جلد پنجم

الہلال

یکم جولائی تا ۱۰ نومبر ۱۹۱۴ء

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

جون ۱۹۸۷ء میں جب اترپردیش اردو اکادمی کی تشکیلِ نو ہوئی اور میں کوئی چار سال کے وقفے کے بعد اس کی مجلس انتظامیہ کا ایک بار پھر چیرمین نامزد کیا گیا تو میرے ذہن نے اس کا جو ترقیاتی منصوبہ مرتب کیا، اس میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صد سالہ جشنِ ولادت کی تقریبات کو سرِفہرست جگہ ملی، اور سچ بات تو یہ ہے کہ میں کسی طرح یہ عہدہ قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا لیکن چھ ماہ کی طویل کشمکش کے بعد میرے اندازِ فکر میں تبدیلی رونما ہوئی اور اس جذبے نے میری انفعالی کیفیتوں کو شکست دے دی کہ مولانا کی شخصیت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہمارے واجبات میں ہے اور اردو اکادمی اس قومی کام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

میں نے جب اکادمی کی مجلس انتظامیہ کے اراکین سے آزاد صدی کے مختلف پہلوؤں پر غیر رسمی گفتگو کی تو ان کے اندر اس منصوبے کی تکمیل کا ذوق مجھ سے کہیں زیادہ ملا اور آخرکار مجلسِ انتظامیہ اپنی پہلی نشست میں الہلال کی مکمل فائلوں کے عکس کی طباعت و اشاعت کا منصوبہ بڑے عزم و حوصلے کے ساتھ منظور کر لیا۔ مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا کہ مولانا آزاد کو اس سے زیادہ مخلصانہ خراجِ عقیدت اور کیا ہوگا کہ الہلال کا عکس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔

اکادمی کا سالانہ بجٹ محدود اور متعین ہوتا ہے۔ اس کی مدیں مقرر ہیں اور ریاستی حکومت ان مدوں کے پیشِ نظر ہر سال گرانٹ دیتی ہے۔ آزاد صدی کا بجٹ الگ سے مرتب کیا گیا اور حکومت کو منظوری اور اضافی گرانٹ کے لیے بھیج دیا گیا۔

بجٹ، ضمنی بجٹ، گرانٹ، اضافی گرانٹ، متواتر اور غیر متواتر گرانٹ ـــــ یہ ایسے موضوعات ہیں جن کی جزئیات ہمیشہ میرے دائرہ فہم سے باہر رہی ہیں۔ ایک مدت تک جب اضافی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے کوئی جواب نہیں ملا اور اکادمی کے افسروں نے اس کے مالہ و ماعلیہ کی تفصیلات مجھے بتائیں تو میرے شب و روز کے معمولات متاثر ہو گئے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ الہلال کے عکس کی اشاعت کیوں کر ممکن ہوگی۔ عوام و خواص سے کسی طرح کا چندہ وصول کرنا ہمیشہ اور ہر حال میں میرے معمولات سے خارج رہا ہے۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے گرانٹ کی منظوری کی توقع پر کام کا آغاز کر دیا۔

اسی اثنا میں گورکھپور ایئرپورٹ پر جناب ویر بہادر سنگھ (سابق وزیر اعلا) سے ملاقات ہو گئی اور میں نے آزاد صدی کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اترپردیش میں "آزاد صدی تقریبات" اس طرح منائی جائیں جو ہر لحاظ سے مولانا آزاد کے شایانِ شان ہوں۔ انھوں نے اضافی گرانٹ کے سلسلے میں کہا کہ اس کی فکر نہ کیجیے، لکھنؤ آجایئے، گرانٹ مل جائے گی۔ میں نے ۲۲ مارچ ۱۹۸۸ء کو جب شری ویر بہادر سنگھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی تو انھیں ایئرپورٹ والی بات یاد آگئی۔ بجٹ کے جو کاغذات اکادمی سے بھجوائے گئے تھے، ابھی ان کی نظر سے نہیں گذرے تھے مگر انھوں نے بطیبِ خاطر ایک دوسرے کاغذ پر پانچ لاکھ کی رقم منظور کی اور کہا کہ جتنی مزید رقم کی ضرورت ہوگی، حکومت ادا کرے گی۔

جون ۱۹۸۸ء میں جناب نراین دت تیواری نے وزیر اعلا کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو اکادمی کی مجلس عام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تیواری جی نے بھی شرکت کی۔ اکادمی کی صدر بیگم حامدہ حبیب اللہ نے آزاد صدی تقریبات کے لیے مزید پانچ لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا۔ تیواری جی نے اسی اجلاس میں اس مطالبے کو منظور کر لیا اور اس طرح آزاد صدی تقریبات کے لیے ریاستی حکومت نے مجموعی طور پر دس لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا۔

الہلال کے عکس کی اشاعت کوئی اہمیت رکھتی ہے کہ نہیں، اس سوال کا جواب ــــ منفی تو ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے اس کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ مولانا آزاد پر کوئی تحقیقی اور تنقیدی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک الہلال کے سارے شماروں کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں صرف اس لیے راہ پا گئی ہیں کہ الہلال کی فائلیں کمیاب ہیں اور خواہش کے باوصف لوگوں کو اس کے مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ الہلال مولانا کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی شخصیت کا حرفِ آغاز بھی ہے اور حرفِ آخر بھی۔

اہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

جلد اوّل	۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸ جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵ جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲ جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷ جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴ جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰ جون ۱۹۲۷ء	تا	۹ دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴۰ شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کر لیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم ________ ایک ساتھ مجلد ہیں

جلد سوم اور جلد چہارم ________ ایک ساتھ مجلد ہیں

جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم ________ ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نیگیٹو سے طبع ہوا ہے۔ تصویریں ہاف ٹون نیگیٹو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں اور صفحات کے تسلسل میں بھی، کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم نقل مطابق اصل کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کر کے متعلقہ جلدوں میں شامل کر دیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جا رہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزادی اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ مورد الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اترپردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے۔ اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ جلوہ گری "ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے" کے ذیل میں آ جاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا دعویٰ تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے انداز قدکی بہرحال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور سیم و زر کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں۔ اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۵ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا۔ بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کرائی تھیں۔ مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا۔ قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دست برد زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سرورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں۔ بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ——— اور انتہا یہ کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشان دہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹروسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ماں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مشہود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹروسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر، ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صورت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹروسٹیٹ کرایا جاتا تاکہ اس کی نگیٹیو بننے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پٹی مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹروسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اصل سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آ جائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو و درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور ہر حال میں یاد رہیں گے، ان میں سب سے پہلے جناب مصطفیٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ لکھنؤ میں رہ کر ان کی فوٹو کاپیاں نکلوائیں۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین، ڈاکٹر تحریہ انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا۔ یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلس انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمٰن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اطہر مسعود رضوی، پبلی کیشن آفیسر اور جناب رام کرشن در، سکریٹری اکادمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدق دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں آخر میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساس فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت تو میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اترپردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۸ء

محمود الٰہی
چیرمین، مجلس انتظامیہ

اولین جنگ فرانس وجرمنی	۱۵	۱۳	۳۸۵
بابوگنگا پرشاد ورما	۲	۳	۴۷
بحر ہند	۱۴	۲	۳۳۲
بحر ہند	۱۵	۴	۳۶۸
بحریاتِ اسلامیہ	۲۰	۹	۵۴۴
بحریات حدیثہ (بیٹل شپ)	۱۲	۱۸	۲۹۴
برطانیہ کا بیڑہ	۸ — ۹	۱۲	۱۹۴
برطانوی افواج کے متعلق ایک عجیب خبر	۱۴	۲	۳۲۲
بلقان کا عقدۂ لاینحل	۱۶ — ۱۷	۱۸	۴۲۶
بنگالی اور پایونیر	۲۰	۱۶	۵۵۴
باب التفسیر:			
الحرب فی القرآن	۱۱	۱۱	۲۶۳
الحرب فی القرآن	۲۰	۳	۵۴۱
الحرب فی القرآن (۳)	۱۲	۱۱	۲۸۷
باب التفسیر:	۷	۱۶	۱۸۲
برید فرنگ	۱۳	۲۰	۳۱۸
برید فرنگ	۱۴	۱۷	۳۵۱
برید فرنگ:			
پریس بیورو لندن	۱۹	۷	۵۱۱
سقوط انٹورپ	۲۰	۹	۵۴۷
ضرورت قانون سے ناآشنا ہے	۱۲	۱۷	۲۹۳
نام نہاد جرمن مظالم	۱۸	۱۹	۴۹۰
بصائر و حکم:			
عاملینِ احکام و صائمینِ رمضان	۷	۷	۱۷۳
فاتحین کا داخلہ	۱۶ — ۱۷	۲۳	۴۳۱
فاتح افواج کا داخلہ (۲)	۱۹	۲	۵۰۶
فاتح افواج کا داخلہ (۳)	۲۰	۱	۵۳۹
پابندی عہد اور قرآن حکیم	۱۵	۵	۳۶۹
تاریخ حیات اسلامیہ:			
خصائص مقدسہ الہلال	۳	۱۸	۸۸
سنۂ قیام الہلال	۱	۲۰	
سنۂ قیام الہلال	۲	۲۰	۶۴
سنۂ قیام الہلال	۴	۲۰	۱۱۴
تاریخ و عبر:			
اولینِ جنگ جرمنی و فرانس	۱۱	۱۴	۲۶۶
اولین جنگ جرمنی و فرانس (۲)	۱۲	۱۴	۲۹۰
اہلِ عرب کی ترقی کا راز	۱۹	۵	۵۰۹
تاریخ فرضیت حج	۱۸	۱۳	۴۸۵
جرمنی کی ترقی کا راز	۱۶ — ۱۷	۱۳	۴۲۱
ریوٹر ایجنسی (تاریخ تاسیس و اشاعت	۱۵	۱۲	۳۸۰
فرانسیس جوزف شہنشاہ اسٹریا			
(حیات خصوصی)	۱۳	۱۶	۳۱۴
تاریخ ہند میں اولین بحری حملہ کا اقدام	۱۴	۴	۳۳۴
تبلیغ اسلام اور ایڈیٹر الہلال	۱۳	۱۳	۳۱۱
تذکار نزولِ قرآن	۶	۵	۱۴۷
جرجی زیدان (حادثۂ ادبیہ عربیہ)	۱۰	۱۷	۲۴۱
جرمن نوآبادیاں	۱۲	۲۰	۲۹۶
جرمنی کے بحری قویٰ کا ایک منظر عمومی	۸ — ۹	۲۰	۲۰۲
جماعت حزب اللہ (اعلان)	۲	۴	۴۸
جنگِ احتساب و روایت	۱۵	۱۷	۳۸۹
جنگ رعد و برق میں حسن و عشق کا ایک نغمۂ الم	۸ — ۹	۲۴	۲۰۶
جنگ یورپ کی پہلی منزل	۷	۱۷	۱۸۳
حادثۂ الیمۂ بج بج	۱۵	۴	۳۶۸
حادثۂ الیمۂ بحریہ	۳	۹	۷۹
حادثۂ بنگال و مدراس	۱۳	۲	۳۰۴
حدیث الجنود	۱۶ — ۱۷	۲	۴۰۷
حزب اللہ	۵	۵	۱۳۳
حوادث و سوانح اقتراعیات:			
کلیسائے دارگریو اور تین خطوط	۵	۱۶	۱۳۴
حول برلن	۲۰	۱۱	۵۴۹
خطبات و مواعظ:			
ان اکرمکم الاشر (۱)	۱	۵	
خدامیائے ٹی یوز	۱۰	۲۰	۲۴۴
خطرناک سکھی	۳	۱۵	۸۵
روزانہ ضمیمہ	۶	۱	۱۹۷
رؤسا ر جنگ یورپ	۱۰	۱۸	۲۴۰
زمیندار کی اپیل	۱	۱۱	۲۷

مضامین و تصاویر کی فہرست

الہلال

جلد پنجم

یکم جولائی ۱۹۱۴ء تا ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

فہرست تصاویر

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
14 McLeod Street
CALCUTTA
Yearly Subscription Rs 8
Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۱ | کلکتہ چہار شنبہ ۶ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵
Calcutta: Wednesday, July, 1. 1914.

پرنس سعید حلیم پاشا صدر اعظم دولۃ علیۃ عثمانیہ

جنگی وزارت نے امۃ و حکومت کی عالمگیر ہلاکت و بربادی کے بعد، اپنے حسن تدبیر اور دوت، نظم و ادارہ سے ترقی و اصلاح کا ایک محیر القول دور شروع کیا ' اور جنگ طرابلس و بلقان کے بعد بھی باب عالی کی قوت کو اس حالت میں قائم رکھا کہ وہ یونان کو ایک، نئی بحری جنگ کیلیے تہدید کرسکے -

و نادى المنادي بشعارها في جو السماء بين الخافقين: " اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله " صارخاً بالشهادتين !

هذا كان شان الاسلام و المسلمين و الامر على ذلك ' حتى عمل الشيطان مكائده عليهم ' و القى باسهم بينهم ' و افشى فيهم فتنة الشبهات و الشهوات ' و زينت لهم التقاليد و العادات و المبتدعات - ودب الفساد الاجتماعي في جسم الامه ' و عم الظلم و الطغيان و الفتنه - و فسد الاخلاق ' و ضعف النفوس ' و تقاعست الهمم ' و خرت العزائم ' و طبع القلوب بالتعبد و التذلل ' والخضوع والخشوع - حتى لا امر بمعروف و لا نهي عن منكر ' و لا تعاون على بر ' و لا تناصر على دفع ضر - فتمزق شمل المسلمين ' و اضاعو السياسة و الدين ' و ردوا الامة اسفل سافلين ' فخسروا الدنيا و الاخرة : ذالك هو الخسران المبين (٢٢ : ١١)

اما خسرانهم للدنيا ' فان معظم شعوبهم و بلادهم قد استولى عليها الكفرة الفجرة ' و ما بقى منها في ايديهم قد اوغلت سلطة الكفر في احشائه ' وهي تهدده بسلب دمائه - واما خسرانهم الاخرة ' فبما ابتدع حماتهم في الدين ' و اتبعوا غير سبيل المسلمين الاولين ' فقد وعد الله بنصر الحق و ما هم منصورين ' وكتب الغلب لحزبه و ما هم بغالبين ' و نراهم قد غلب عليهم الذل ' و لله العزة و لرسوله و للمومنين (٦٣ : ٨)

ان دين الله العظيم ' و شريعة رسوله الكريم ' شانه يعلو عن ان يكون مهباً للاهواء ' او مثاراً لاختلاف الاصول و الارا ' او الة لسلطان الرؤساء ' فهو حنيفية السمحة ليلها كنهارها ' و ظاهرها كباطنها - و قال سبحانه و تعالى في كتابه الميمون : ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً لست منهم في شي ' انما امرهم الى الله ' ثم ينبئهم بما كانوا يعملون (٦ : ١٥٩)

مضى زمن النبي صلى الله عليه وسلم ' و الصحابة رضوان الله عليهم ' و اهل الاسلام على غاية من الاستقامة في دينهم - و هم متعاضدون متناصرون ' متحابون متعاشرون - و لم يكن للناس من الفراغ ما يخلو فيه مع عقولهم ليبتلوها بالبحث في بيان عقائدهم ' و ما كان من اختلاف قليل رد الى السنة و الكتاب : اولائك الذين هداهم الله و اولائك هم اولوالالباب (٢٩ : ١٧)

كان الامر على ذلك ' و لكن خلف من بعدهم خلف اضاعو الصلوات و اتبعو الشهوات (١٩ : ٦٠) ففرقوا بين المومنين ' و مزقوا شمل المسلمين ' و صاروا شيعاً كل شيعة تعادى الاخرى لمخالفتها اياها في المذهب ' و مباينتها فيما احدثت من المشرب - يتنابزون و يتلاعنون ' و يزعمون في ذلك انهم بحبل الله مستمسكون - فقالوا سني و شيعي ' وعربي و عجمي ' وهندي وتركي ' وهذا خارجي يلعن اميرالمومنين ' و هذا شيعي يلعن الخلفاء الراشدين - و السني يكفر الشيعي و يقول انهم الفاسقون ' و الشيعي يقتل السني و يقول انهم الكافرون - و الامم الطامعة من ورائهم يقول انكم مسودون و مستعبدون : الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً ' وكل حزب بما لديهم فرحون (٣٠-٣٢) و يحسبون انهم على شي الا انهم هم الخاسرون (٧ : ١٧٧)

* * *

و قد طفق المسلمون يشعرون في هذه الايام بانهم ما فقدوا مجد سلفهم الصالحين ' و تلك السعادة التى كانت لابائهم الاولين ' الا لانهم لم يهتدوا بالقرآن ' و لم ياخذوه بقوة و ايقان - و ان الامة في مرض ' و الدول في حرض ' فاذا لم تبادر بالعلاج ' تم فساد المزاج -

اما ذالك الشعور الطفيف الذي لاح بارقة في آفاق العالم الاسلامي ' فان هو الا اعدادا طبعيا للانتقال الى طور اخر مصيره مجهول لعامتهم ' و مرتاب فيه عند خاصتهم ' لا يدرون الكون ذلك دراء ناجعا لعهد السعادة و الهناء ' ام داء عضال ينتهى الى موت زوام ؟ فمنهم اليائس يزيد في الافساد ' و منهم الراجي يدعو الى سبيل الرشاد - يستوى في ذلك جميع البلاد الاسلاميه ' حرة كانت او مستعمرة ' محتلة كانت او مستقلة -

و اما اهل الرجاء (و نحن منهم) فانهم يعرفون ما يحتج به اهل الياس و لا ينكرونه و لهم نظر اخر ابعد ' وراى اسد و ارشد ' يويدونه بايات الكتاب المجيد - و يستدلون عليه بوعد الله العليم الشهيد : و هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا و ينشر رحمته و هو الولي الحميد (٤٢ : ٢٨)

فهذه الدعوة الاصلاحية القرانية التى دعانا اليها المصلحون المرشدون ' و هى التي يدعو اليها " الهلال " من اول نشوه و لو كرهها الجامدون الجاهلون ' و المتفرنجون المفسدون -

و قد بلغ الهلال الثالثة من عمره في هذا الشهر و هو دائب على صادق الجدمد ' الذي يعتقد بها فلاح الملة و نجاح الامه - متبعاً سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع ' و ان ينصت له و يستمع - و الباطل اجدر بالدثور ' و اقتلاع الجذور : والله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (٢ : ٢٥٧)

اللهم انقذنى من عالم الشقاء ' و اجعلنى من اخوان الصفاء ' و اصحاب الوفاء ' و سكان السماء ' مع الصديقين و الشهداء ' انت الله الذي لا اله الا انت فاطر الاشياء ' و نور الارض و السماء ' اعطني فيضا من العلوم الالاهيه ' و هذب نفسي با نوار الحكمة النبوية ! و ارني الحق حقا و الهمني اتباعه ' و ارنى الباطل باطلا و احرمني اعتقاده !!

اللهم ايد دينك القويم بالعلماء العاملين ' و اكشف ببركتهم جهل الجاهلين ' و ارفع بتحميل منهم غفلة الغافلين ' وهب لمرشديها وجداناً صادقاً ' و علما نافعا ' و قلبا صافيا ' و لسانا بالحق ناطقا - يجاهدون في سبيل الله و لا يخافون لومة لائم ! انك انت السميع مجيب - و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - و الصلوة لسيدي -

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الخامس

الحمد لله الذي رضي لنا الاسلام دیناً و نصب لنا الدلالة على صحته برهانا مبینا - و وعد من قام باحكامه و حفظ حدوده اجراً جسیما - و ذخر لمن و افاه به ثواباً جزیلاً و فوزاً عظیما - و فرض علینا الانقیاد له و لاحكامه - و التمسک بدعائمه و اركانه - و الاعتصام بعراه و اسبابه - فهو دینه الذي ارتضاه لنفسه ' و لانبیائه و رسله ' و ملائكة قدسه ' و لجمیع مخلوقاته ' فبه اهتدى المهتدون - و الیه دعا الانبیاء و المرسلون : افغیر دین الله یبغون ؟ و له اسلم من فی السماوات و الارض طوعا و كرها و الیه ترجعون (۳ : ۸۳) فلا یقبل من احد دینا سواه من الاولین و الاخرین : و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الاخرة من الخاسرین (۳ : ۸۵) و حكم سبحانه بانه احسن الادیان و لا احسن من حكمه و لا اصدق منه قیلا : و من احسن دینا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن و اتبع ملة ابراهیم حنیفا و اتخذ الله ابراهیم خلیلا (۴ : ۱۲۵) -

فسبحان من جعل دین الاسلام عصمة لمن لجاء الیه - و جنة لمن استمسک به و عض بالنواجذ علیه - فهو حرمه الذي من دخله كان من الامنین - و حصنه الذي من لاذ الیه كان من الفائزین - و من انقطع دونه كان من الهالكین : فمن اهتدى فانما یهتدی لنفسه ' و من ضل فقل انما انا من المنذرین (۲۷ : ۹۲)

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ' شهادة اشهد بها مع الشاهدین - و اتحملها عن الجاحدین !

و اشهد ان محمدا عبده المصطفى ' و نبیه المرتضى ' و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ینطق عن الهوى ' ان هو الا وحي یوحى (۵۳ : ۴) ارسله كافة للناس بشیرا و نذیرا ' و داعیاً الى الله باذنه و سراجاً منیرا (۳۳ : ۴۶) فهدی به من الضلالة ' و بصر به من العمى ' و ارشد به من الغي ' و فتح به اعیناً عمیا ' و اذاناً صما ' و قلوباً غلفا - فبلغ الرسالة ' و ادى الامانة ' و نصح الامة ' و جاهد في الله حق جهاده ' و عبد ربه حتى اتاه الیقین - فصلى الله علیه و على آله الطیبین الطاهرین - و اصحابه المهتدین - و اتباعه الصادقین - و علمائه العاملین - و جمیع الشهداء و الاولیاء و الصالحین - صلوة و سلاماً دائمة بدوام السماوات و الارضین !!

* * *

(و بعد) فان الله جل ثناءه ' و تقدست اسماءه ' بعث محمداً صلى الله علیه و سلم على فترة من الرسل ' و طموس من السبل - و استوجب اهل الارض ان یحل بهم العقاب - و نظر الله سبحانه الیهم ' فمقتهم عربهم و عجمهم الا بقایا من اهل الكتاب (۱) و استند كل امة الى ظلم ارائهم ' و حكموا على الله با باطیلهم و اهوائهم - و ظهر الفساد في البر و البحر بما كسبت ایدي الناس (۳۰ : ۴۱) - من جمیع الشعوب و الاجناس - و ملاءت الارض بشرک المشركین ' و ضلالة المضلین ' و ظلم الظالمین ' و غوایة الضالین ' و قیادة الغاوین ' و سیاسة المستبدین - و اصبحت الدماء مسفوكة ' و الاعراض مهتوكة ' و القوى منهوكة ' و الاموال مسلوبة و منهوبة - والعدل ممقوتاً و العدوان مرموقاً - حتى انت الارض من جور الظالمین - و استغاثت السماء من طغیان الكافرین - و سمع رب العزة انین المظلومین و بكاء الباكین : و اوحى الیهم ربهم لنهلكن الظالمین (۱۴ : ۱۳)

فغلق الله سبحانه بمحمد (صلى الله علیه وسلم) صبح الایمان - و طلع شمس الهدایة من مشرق العرفان - و ملاء الافاق نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دین الله افواجا - انزل علیه كتابا ' احتج على صحة العقائد في الانفس و الافاق - و بین فوائد ما دعا الیه من العبادة و مكارم الاخلاق - و اشار الى مصالح الناس فیما شرعه من الاحكام و السنن - و نبه على مفاسد ما حرمه علیهم من المنكرات و الفواحش ظهر منها و ما بطن - و جعل النظر و الفكر اساس الدین - و قضى على الوثنیة التي اذلت البشر و استعبدتهم الملوک المستبدین ' و رؤساء الروحانیین ' و امراء الظالمین - و قرر حریة الوجدان و الاجتهاد - في جمیع الاعمال و الاعتقاد - و جاء بالبینات و الهدى - فنهى عن التقلید و اتباع الهوى - و عظم شان الفكر و العقل ' و جعله هو المخاطب بفهم النقل - فامتاز دینه على سائر الادیان ' و بطلت دعوة الشیطان ' و تلاشت عبدة الاوثان ' و دل المثلثة عباد الصلبان ' و تقطعت الامة الطالحة في الارض كتقطع السراب في القیعان - حتى و صبغ دین الله تاید الارتفاع و الاعتلاء ' بحیث صار اصلها ثابت و فرعها في السماء (۱۴ : ۲۴)

---

(۱) الحدیث اخرجه مسلم عن عیاض بن حمار -

٦ - شعبـان - ١٣٣٢ هجري

خطبـات و مواعـــظ

(١)

ان الحـــكم الا للـــه

ان الحكم الا لله (١٢ : ٤٠) — فالحكم لله العلي الكبير! (٤٠ : ١٢)
افحكم الجاهلية يبغون ؟ — ومن احسن من الله حكما لقوم يوقنون (٥ : ٥٣)
وهو خير الحاكمين (١٣ : ١٠٩)
الا له الحكم وهو اسرع الحاسبين ! (٦ : ٦٢)
وله الحكم واليه ترجعون ! (٢٨ : ٧٠)

لوگ دنيا ميں سيكڑوں قوتوں كے محكوم هيں - ماں باپ كے محكوم هيں ' دوست و احباب كے محكوم هيں ' استاد اور مرشد كے محكوم هيں ' اميروں ' حاكموں اور پادشاهوں كے محكوم هيں ' اگرچه وه دنيا ميں بغير كسي زنجير اور بيڑي كے آے تهے ' مگر دنيا نے انكے پانوں ميں بهت سي بيڑياں ڈال دي هيں

ليكن مومن و مسلم هستي وه هے جو صرف ايك هي كي محكوم هے - اسكے گلے ميں محكومي كي ايك بوجهل زنجير ضرور هے پر مختلف سمتوں ميں كهينچنے والي بهت سي هلكي زنجيريں نهيں هيں - وه ماں باپ كي اطاعت اور فرماں برداري كرتا هے ' كيونكه اسكے ايك هي حاكم نے ايسا كرنے كا حكم ديا هے - وه دوستوں سے محبت ركهتا هے ' كيونكه اسے رفيقوں اور ساتهيوں كے ساتهه سچے برتاؤ كي تلقين كي گئي هے - وه اپنے سے هر بزرگ اور هر بڑے كا ادب ملحوظ ركهتا هے ' كيونكه اسكے ادب آموز حقيقي نے اسے ايسا هي بتلايا هے - وه پادشاهوں اور حاكموں كا حكم بهي مانتا هے ' كيونكه حاكموں كے ايسے حكموں كے ماننے سے اسے نهيں روكا گيا هے جو اسكے حاكم حقيقي كے حكموں كے خلاف نهوں - وه دنيا كے ايسے پادشاهوں كي اطاعت بهي كرتا هے جو اسكي آسماني پادشاهت كي اطاعت كرتے هيں كيونكه اسے تعليم دي گئي هے كه وه هميشه ايسا هي كرے - ليكن يه سب كچهه جو وه كرتا هے ' تو اسليے نهيں كرتا كه ان سب كے اندر كوئي حكم ملتا اور انكو جهكنے كي جگه سمجهتا هے ' بلكه صرف اسليے كه طاعت ايك هي كيليے هے ' اور حكم صرف ايك هي كا هے - جب اس ايك هي حكم دينے والے نے ان سب باتونكا حكم ديديا ' تو ضرور هے كه خدا كيليے ان سب بندوں كو بهي مانا جاے ' اور الله كي اطاعت كي خاطر وه اسكے بندوں كا بهي مطيع هوجاے !

* * *

پس في الحقيقت دنيا ميں هر انسان كيليے بے شمار حاكم اور بهت سي جهكانے والي قوتيں هيں - ليكن مومن كيليے صرف ايك هي هے - اسكے سوا كوئي نهيں - وه صرف اسي كے آگے جهكتا هے ' اور صرف اسي كو مانتا هے - اسكي اطاعت كا حق ايك هي كو هے ' اسكي پيشاني كے جهكنے كي چوكهٹ ايك هي هے ' اور اسكے دل كي خريداري كيليے بهي ايك هي خريدار هے - وه اگر دنيا ميں كسي دوسري هستي كي اطاعت كرتا بهي هے ' تو صرف اسي ايك كيليے ' اسليے اسكي بهت سي اطاعتيں بهي اس ايك هي اطاعت ميں شامل هوجاتي هيں :

مقصود ما ز دير و حرم جز حبيب نيست
هرجا كنيم سجده بدان آستان رسد !

حضرت يوسف (عليه السلام) نے قيد خانے ميں اپنے ساتهيوں سے كيا پوچها تها ؟

ارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار ؟ (١٢ : ٣٩) — بهت سے معبود بنالينا بهتر هے يا ايك هي قهار و مقتدر خدا كو پوجنا ؟

يهي وه خلاصۂ ايمان و اسلام هے ' جسكي هر مومن و مسلم كو قران كريم نے تعليم دي هے كه :

ان الحكم الا لله ' امر الا تعبدوا الا اياه ! — " تمام جهان ميں الله كے سوا كوئي نهيں جسكي حكومت هو - اس نے هميں حكم ديا هے كه اسكے سوا اور كسي كو نه پوجيں اور نه كسي كو اپنا معبود بنائيں "

يهي " دين قيم " هے جسكي پيروي كا حكم ديا گيا :

ذالك الدين القيم ' ولكن اكثر الناس لا يعلمون (١٢ : ٤٠)

* * *

حديث صحيح هے كه فرمايا :

لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق ! (بخاري و مسلم) — جس بات كے ماننے ميں خدا كي نافرماني هو ' اسميں كسي بندے كي فرماں برداري نه كرو !

اسلام نے يه كهكر كي اعتقاد كه تمام ما سوى الله اطاعتوں اور فرماں برداريوں كي بندشوں سے مومنوں كو آزاد و حر كامل كرديا ' جنكي بيڑيوں سے تمام انسانوں كے پاؤں بوجهل هو رهے تهے ' اور اس ايك هي جمله ميں انساني اطاعت اور پيروي كي حقيقت اس وسعت اور احاطه كے ساتهه سمجها دي كه اسكے بعد اور كچهه باقي نه رها - يهي هے جو اسلامي زندگي كا دستور العمل هے ' اور يهي هے جو مومن كے تمام اعمال و اعتقادات كي ايك مكمل تصوير هے - اس تعليم الهي نے بتلاديا هے كه جتني اطاعتيں ' جتني فرماں برداريان ' جتني وفاداريان ' اور جسقدر بهي تسليم و اعتراف هے ' صرف اسي وقت تك كيليے هے ' جب تك كه بندے كي بات ماننے سے خدا كي بات نه جاتي هو ' اور دنيا والوں كے وفادار بندے سے خدا كي حكومت كے آگے بغاوت نه هوتي هو - ليكن اگر كبهي ايسي صورت پيش آجاے كه الله اور اسكے بندوں كے حكم ميں مقابله آپڑے ' تو پهر تمام طاعتوں كا خاتمه ' تمام عهدوں اور شرطوں كي شكست ' تمام رشتوں اور ناطوں كا انقطاع ' اور تمام دوستيوں اور محبتوں كا اختتام هے - اس وقت نه تو حاكم حاكم هے نه پادشاه پادشاه ' نه باپ باپ هے نه بهائي بهائي - سب كے آگے تمرد ' سب كے ساتهه انكار سب كے سامنے سركشي ' سب كے ساتهه بغاوت - پہلے جسقدر نرمي تهي ' اتني هي اب سختي چاهيے ! پہلے جسقدر اعتراف تها ' اتنا هي اب تمرد چاهيے - پہلے جسقدر فرماں برداري تهي ' اتني هي اب نافرماني مطلوب هے - پہلے جسقدر جهكاؤ تها ' اتنا هي اب غرور هو - كيونكه رشتے كٹ گئے اور عهد توڑ ڈالے گئے - رشته دراصل ايك هي تها ' اور يه سب رشتے اسي ايك رشتے كي خاطر تهے - حكم ايك هي كا تها ' اور يه سب اطاعتيں اسي ايك كي اطاعت كيليے تهيں - جب

ادبیات

آثار علمیۂ خطبیہ

مرزا غالب مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ غزل (۱)

ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ ہوں * میں دشت غم میں آہوے صیاد دیدہ ہوں
ہوں دردمند، جبر ہو یا اختیار ہو * گہ نالۂ کشیدہ گہ اشک چکیدہ ہوں
جاں لب پہ آئی تو بھی نہ شیریں ہوا دہن * از بسکہ تلخیِ غم ہجراں چشیدہ ہوں
نے سبحہ سے علاقہ نہ ساغر سے واسطہ * میں معرض مثال میں دست بریدہ ہوں
ہوں خاکسار پر نہ کسی سے ہے مجھکو لاگ * نے دانۂ فتادہ ہوں نے دام چیدہ ہوں
جو چاہئے نہیں وہ میری قدر و منزلت * میں یوسف بقیمت اول خریدہ ہوں
ہرگز کسی کے دل میں نہیں ہے مری جگہ * ہوں میں کلام نغز ولے ناشنیدہ ہوں
اہل ورع کے حلقہ میں ہر چند ہوں ذلیل * پر عاصیوں کے زمرہ میں میں برگزیدہ ہوں
پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح (اسد)
ڈرتا ہوں آئینہ سے کہ مردم گزیدہ ہوں

التجائے پروانہ

وہ زمانہ بھی ہے تجھکو یاد، اے شمع حرم؟ * نور کے سانچہ میں تیرے جبکہ آسودہ تھے ہم؟
اب مگر تجھہ میں نہیں ہے وہ گسدار سیل نم؟ * یا ہمیں میں درد آسا آتشی ہے خوے رم؟
دیدۂ خونناب کی وہ دجلہ باری کیا ہوئی؟
کیا ہوئی راتوں کی بے صبری آہ و زاری کیا ہوئی
تو ہی ہے، اور تیرے شعلہ کی رعنائی وہی * عارض روشن کی تیری محفل آرائی وہی
تیرے جلوہ میں نہاں ہے سوز فرمائی وہی * ذرہ افزائی وہی حسن تپش زائی وہی
در خور آہنگ سوزش بال پروانہ نہیں
ورنہ یہ تیری ضیا تو اب بھی بیگانہ نہیں
ہائے وہ دن، جب ترا شعلہ ادھر تھا برق کوش * اور ادھر تھا وقف سوزش خرمن صد صبر و ہوش
طور پرور تھا ادھر گر جلوۂ خورشید جوش * رشک موسیٰ تھا ادھر ہر ذرۂ آئینہ پوش
وہ ہجوم نازکی ہر لحظ جلوہ تازیاں!
اور وہ انبوہ نیاز عشق کی جانبازیاں!
سینہ جوشش گاہ سیل وسعت آمال تھا * ولولوں کی موج سے ہر قلب مالا مال تھا
نہ سکون نکہت و دولت جو دور از حال تھا * کارگاہ صد تپش آسودہ زیر بال تھا
شور نغمہ سے غرض معمور تھا ہستی کا ساز
دل مثال آئینہ تھا گریہ بردار گداز

* * *

تجھکو کیا، اک ہم نہیں تو اور پروانے بہت * حسن تیرا چاہیے، مجھہ سے ہیں دیوانے بہت
لطف ساقی ہو تو ساغر اور پیمانے بہت * پردہ داری ہو ترے شب کی تو افسانے بہت
ہر پتنگے میں کہاں لیکن وہ شعلہ باریاں؟
خاک میں اب بھی لگن کے ہونگی کچھہ چنگاریاں!

(نیاز فتحپوری)

(۱) اسکی اصلی سرخی "آثار ادبیۂ خطبیہ" ہے لیکن اسکا بلاک اس وقت طیار نہ تھا - آثار علمیۂ خطبیہ کا دیدیا گیا -

همارے اسلاف کرام کي يه تعريف کي گئي تهي که :

اشداء علي الكفار ' رحماء بينهـــم ! — کافروں کے ليے نہايت سخت هيں پر آپسميں نهايت رحم والے اور مهربان !

پر هم نے اپني تمام خوبياں گنوا ديں' اور دنيا کي مغضوب قوموں کي تمام برائياں سيکهه ليں - هم اپنوں کے آگے سرکش هوگئے اور غيروں کے سامنے ذلت سے جهکنے لگے - هم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نہيں بڑهايا ليکن بندوں کے دستر خوان کے گرے هوے ٹکڑے چننے لگے - هم نے شهنشاه ارض و سما کي خداوندي سے بغاوت کي مگر زمين کے چند جزيروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجهه ليا - هم پورے دن ميں ايک بار بهي خدا کا نام هيبت اور خوف کے ساتهه نہيں ليتے ' پر سيکڑوں مرتبه اپنے غير مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رهتے هيں !

يا ايها الانسان ما غرک بربک الكريم ' الذي خلقک فسواک فعدلک ' في اي صورة ما شاء رکبک ' کلا ' بل تکذبون بالدين ' و ان عليکم لحفظين ' کراماً کاتبين ' يعلمون ما تفعلون - ان الابرار لفي نعيم ' و ان الفجـار لفي جحيـم ' يصلونها يوم الـــدين ' و ما هم عنها بغائبين ' و ما ادراک ما يـوم الدين ؟ ثم ما ادراک ما يوم الدين ؟ يوم لا تملـک نفس لنفس شيأ ' و الامر يومئذ لله ! (۸۲ : ۶)

اے سرکش انسان ! کس چيز نے تجهے اپنے مهربان اور محبت کرنے والے پروردگار کي جناب ميں گستاخ کر ديا هے ؟ وه که اس نے تجهے پيدا کيا ' تيري ساخت درست کي ' تيري خلقت کو اعتدال بخشا ' اور جس صورت ميں چاها تيري شکل کي ترکيب کي ' پهر يه کس کي وفاداري هے جس نے تجهے اس سے باغي بنا ديا هے ؟ نہيں ' اصل يه هے که تمهيں اسکي حکومت کا يقين هي نہيں ' حالانکه تم پر اسکي طرف سے ايسے بزرگ نگرانکار متعين هيں ' جو تمهارے اعمال کا هر آن احتساب کرتے رهتے هيں ' اور تمهارا کوئي فعل بهي انکي نظر سے مخفي نہيں - ياد رکهو که هم نے ناکامي اور کاميابي کي ايک تقسيم کردي هے - خدا کے اطاعت گذار بندے عزت و مراد اور فتح و کامراني کے عيش و نشاط ميں رهينگے ' اور بدکار و نا فرمان خدا کي پادشاهي کے دن نامرادي و هلاکت کے عذاب ميں مبتلا هونگے ' جس سے کبهي نکل نه سکيں گے - يه خدا کي پادشاهي کا دن کيا هے ؟ وه دن جسميں کوئي کسي کے ليے کچهه نه کر سکے گا اور صرف خدا هي کي اس دن حکومت هوگي !

اس سے پہلے که خدا کي پادشاهي کا دن نزديک آئے ' کيا بهتر نہيں که اسکے ليے هم اپنے تئيں طيار کرليں ؟ تاکه جب اس کا مقدس دن آئے تو هم يه کهکر نکال نه ديے جائيں که تم نے غيروں کي حکومت کے آگے خدا کي حکومت کو بهلا ديا تها ' جاؤ که آج خدا کي پادشاهت ميں بهي تم بالکل بهلا ديے گئے هو ! لا بشرى يومئذ للمجرمين :

و قيل اليوم ننساکم کما نسيتم لقاء يومکم هذا ' و ماواکم النـار و ما لکم من ناصرين - ذالـــکم بانکـــم اتخذتم آيات الله هزواً و غرتکم الحياة الدنيا ' فاليوم لا يخرجون منها و لا هم يستعتبون ! (۴۵ : ۳۴)

اور اس وقت ان سب سے کها جائيگا که جس طرح تم نے اس دن کي حکومت الهي کو بهلا ديا تها ' آج هم بهي تم کو بهلا دينگے - تمهارا ٹهکانا آگ کے شعلے هيں اور کوئي نہيں جو تمهارا مدد گار هو - يه اس کي سزا هے که تم نے خدا کي آيتوں کي هنسي اڑائي ' اور دنيا کي زندگي اور اسکے کاموں نے تمهيں دهوکے ميں ڈالے رکها - پس آج نه تو عذاب سے تم نکالے جاؤگے ' اور نه هي تمهيں اسکا موقع ملے گا که توبه و استغفار کرکے خدا کو منالو - کيونکه اسکا وقت تم نے کهو ديا !

* * *

آج خدا کي حکومت اور انساني پادشاهتوں ميں ايک سخت جنگ بپا هے - شيطان کا تخت زمين کے سب سے بڑے حصے پر بچها ديا گيا هے - اسکے گهرانے کي وراثت اسکے پوجنے والوں ميں تقسيم کردي گئي هے ' اور " دجال " کي فوج هر طرف پهيل گئي هے - يه شيطاني پادشاهتيں چاهتي هيں که خدا کي حکومت کو نيست و نابود کر ديں - انکي داهني جانب دنيوي لذتوں اور عزتوں کي ايک ساحرانه جنت هے ' اور بائيں جانب جسماني تکليفوں اور عقوبتوں کي ايک دکهائي دينے والي جهنم بهڑک رهي هے - جو فرزند آدم خدا کي پادشاهت سے انکار کرتا هے ' يه دجال کفر و ظلمت اسپر اپني جادو کي جنت کا دروازه کهولديتے هيں که حق پرستوں کي نظر ميں في الحقيقت خدا کي لعنت اور پهٹکار کي جهنم هے : لابثين فيها احقاباً لا يذوقون فيها برداً و لا شراباً (۷۸ : ۲۳) اور جو خدا کي پادشاهت کا اقرار کرتے هيں ' انکو اپني ابليسي عقوبتوں اور جسماني سزاؤں کي جهنم ميں دهکيل ديتے هيں اور کهتے هيں که : حرقوه و انصروا آلهتکم (۲۱ : ۶۸) مگر في الحقيقت سچائي کے عاشقوں اور راستي باري کے پرستاروں کيليے وه جهنم جهنم نہيں هے - لذتوں اور راحتوں کي ايک جنة النعيم هے ' کيونکه انکے لسان ايمان و ايقان کي صدا يه هے که :

فاقض ما انت قاض ! انما تقضي هذه الحياة الدنيا ! انا امنا بربنا ' ليغفرلنا خطايانا (۲۰ : ۷۵)

اے دنيوي سزاؤں کي طاقت پر مغرور هونے والے پادشاه ! تو جو کچهه کرنے والا هے کرگذر ! تو صرف دنيا کي اس زندگي اور گوشت اور خون کے جسم هي پر حکم چلا سکتا هے بس چلا ديکهه ! هم تو اپنے پروردگار پر ايمان لاچکے هيں تاکه همارے خطاؤں کو معاف کرے - تيري دنياوي سزائيں همیں اس کي راه سے باز نہيں رکهه سکتيں !

جبکه يه سب کچهه هو رها هے ' اور زمين کے ايک خاص ٹکڑے هي ميں نہيں بلکه اسکے هر گوشے ميں آج يهي مقابله جاري هے ' تو بتلاؤ ' پرستاران دين حنيفي ان دجاجلۂ کفر و شيطنت اور اس حکومت و امر الهي ميں سے کس کا ساتهه دينگے ؟ کيا ان کو اس آگ کے شعلوں کا ڈر هے جو دجال کي حکومت اپنے ساتهه ساتهه سلگاتي آتي هے ؟ ليکن کيا انکو معلوم نہيں که انکا مورث اعلى کون تها ؟ دين حنيف کے اولين داعي نے بابل کي ايک ايسي هي سرکش حکومت کے مقابلے ميں خدا کي حکومت کو ترجيح دي ' اور آسے آگ ميں ڈالنے کيليے شعلے بهڑکائے گئے ' پر اسکي نظر ميں علانيت کے وه شعلے گلزار بهشت کے شگفته پهول تهے : قلنا يا نار کوني برداً و سلاماً على ابراهيم ! (۲۱ : ۶۹)

کيا انکے دلميں دنيوي لذتوں اور عزتوں کي اس جهوٹي جنت کي طمع پيدا هوگئي هے جسکے فريب باطل سے يه جنود شيطاني انساني روح کو فتنه ميں ڈالنا چاهتي هے ؟ اگر ايسا هے تو کيا انهيں خبر نہيں که مصر کا پادشاه حکومت الهي کا منکر هوکر اپني عظيم الشان کاخوں اور بڑي بڑي نهروں سے اور اس ملک سے جس پر اسے " رب اعلى " هونے کا گهمنڈ تها ' اپنے دين کا محافظ هوسکا ؟

ان فرعون علا في الارض و جعل اهلهـــا شيعــاً يستضعف طائفة منهم ' يذبح ابناءهم و يستحي نسـاءهم ' انه کان من

فرعون ارض مصر ميں بهت هي بڑهه چڑهه نکلا تها - اس نے ملک کے باشندوں ميں تفريق کرکے الگ الگ گروه قرار ديے - ان ميں سے ايک گروه بني اسرائيل کو اسقدر کمزور اور بے بس

انکے ماننے میں اُس سے انکار' اور انکی وفاداری میں اُس سے بغاوت ہونے لگی' تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا' اُسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا' اور جسکے ہاتھہ نے ملایا تھا' اسی کے ہاتھہ نے الگ بھی کر دیا کہ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق !

سرور کائنات اور سید المرسلین (صلعم) سے بڑھکر مسلمانوں کا کون آقا ہوسکتا ہے ؟ لیکن خود اُس نے بھی جب عقبہ میں انصار سے بیعت لی' تو فرمایا کہ والطاعة في معروف (۱) میری اطاعت تم پر اُسی وقت تک کیلیے واجب ہے' جب تک کہ میں تم کو نیکی کا حکم دوں - جب اس شہنشاہ کونین کی اطاعت مسلمانوں پر نیکی و معروف کے ساتھہ مشروط ہے تو پھر دنیا میں کون پادشاہ' کونسی حکومت' کون سے پیشوا' کون سے رہنما' اور کونسی قوتیں ایسی ہوسکتی ہیں جسکی اطاعت ظلم و عدوان کے بعد بھی ہمارے لیے باقی رہے ؟

آدم کی اولاد دو کی محکوم نہیں ہوسکتی - وہ ایک سے ملیگی' دوسرے کو چھوڑیگی - ایک سے جوڑیگی' دوسرے سے کٹیگی - پھر خدا را مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو چھوڑیگا اور کس سے ملیگا ؟ ایک ملک کے دو پادشاہ نہیں ہوسکتے - ایک باقی رہیگا - ایک کو چھوڑنا پڑیگا - پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کی اقلیم دل کس کی پادشاہت قبول کریگی ؟ کیا وہ اس سے ملیگا جسکی حالت یہ ہے کہ :

و یقطعون ما امر الله به ان یوصل ؟ (۲ : ۲۵)
خدا نے جسکو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے وہ اُسے توڑتے اور جدا کرتے ہیں !

کیا اُسکی پادشاہت قبول کریگا جسکی حالت کی تصویر یہ ہے ؟

و یفسدون في الارض' اولائك هم الخاسرون ! (۲ : ۲۵)
وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور انجام کار وہی ناکام و نامراد رہینگے !

اور کیا اُسکی پادشاہت سے گردن موڑ لیگا جو پکارتا ہے کہ :

یا ایها الانسان ! ما غرک بربک الکریم ! (۸۲ : ۲)
اے غافل انسان ! کیا ہے جسکے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا ہے ؟

مگر آہ' یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟

کیف تکفرون بالله وکنتم امواتا' فاحیاکم' ثم یمیتکم' ثم یحییکم' ثم الیه ترجعون ! (۲ : ۲)
تم اُس شہنشاہ حقیقی کی حکومت سے کیونکر انکار کروگے جس نے تمھیں اُس وقت زندہ کیا جبکہ تم مردہ تھے - وہ تم پر پھر موت طاری کریگا - اسکے بعد دوبارہ زندگی بخشےگا' پھر تم سب اُسی کے پاس بلا لیے جاؤ گے !

دنیا اور اسکی پادشاہیاں فانی ہیں - انکے جبروت و جلال کو ایک دن مٹنا ہے - خداے منتقم و قہار کے بھیجے ہوے فرشتہ ہاے عذاب انقلاب و تغیرات کے حربے لیکر اُترنے والے ہیں - اُنکے قلعے مسمار ہوجائینگے - انکی تلواریں کند ہوجائینگی' انکی فوجیں ہلاک ہونگی' انکی توپیں انکو پناہ نہ دینگی - انکے خزانے انکے کام نہ آئینگے - انکی طاقتیں نیست و نابود کردی جائینگی - انکا تاج غرور انکے سر سے اُتر جائیگا - انکا تخت جلال و عظمت واژگوں نظر آئیگا :

و یوم تشقق السماء بالغمام و نزل الملائکة تنزیلا - الملک یومئذ للرحمن و کان یوماً علی الکافرین عسیرا (۲۵ : ۲۸)
اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائیگا' اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق جوق اُتارے جائینگے - اس دن کسی کی پادشاہت باقی نہ رہیگی - صرف خداے رحمن ہی کی حکومت ہوگی' اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کیلیے بہت ہی سخت دن ہوگا !!

پھر اُس دن جبکہ رب الافواج اپنے ہزاراں ہزار قدوسیوں کے ساتھہ نمودار ہوگا اور ملکوت السماوات والارض کا نقیب پکاریگا :

لمن الملک الیوم ؟ لله الواحد القهار ! (۴۰ : ۱۶)
آجکے دن کس کی پادشاہی ہے ؟ کسی کی نہیں' صرف خداے واحد و قہار کی !!

تو اس وقت کیا عالم ہوگا اُن انسانوں کا' جنہوں نے پادشاہ ارض و سماء کو چھوڑ کر مٹی کے تودوں کو اپنا پادشاہ بنا لیا ہے' اور انکے حکموں کی اطاعت کو خدا کے حکموں کی اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں ؟ آہ اُس دن وہ کہاں جائینگے جنہوں نے انسانوں سے صلح کرنے کیلیے خدا سے جنگ کی' اور اپنے اُس ایک ہی آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا ؟ وہ پکارینگے پر جواب نہ دیا جائیگا - وہ فریاد کرینگے پر سنی نہ جائیگی وہ توبہ کرینگے پر قبول نہ ہوگی - وہ نادم ہونگے پر ندامت کام نہ دیگی !

اے انسان ! اُس دن کیلیے تجھہ پر افسوس ہے ! ویل یومئذ للمکذبین (۸۶ : ۱۵)

وقیل ادعوا شرکاء کم فلم یستجیبوا لهم !
انسے کہا جائیگا کہ اب اپنے اُن خداوندوں اور حاکموں کو پکارو جنکو تم خدا کی طرح مانتے تھے اور خدا کی طرح اُنسے ڈرتے تھے - وہ پکارینگے' پر کچھہ جواب نہ پائینگے !

پس وہ معلم الہی' وہ داعی ربانی' وہ مبشر و منذر' وہ رحمة للعالمین' وہ محبوب رب العالمین' وہ سلطان کونین' آگے بڑھیگا' اور حضور خداوندی میں عرض کریگا :

وقال الرسول : یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا ! (۴۵ : ۳۲)
اے پروردگار ! افسوس ہے کہ میری امت نے قرآن کی ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا - اسی کا یہ نتیجہ ہے جو وہ آج بھگت رہے ہیں !

اللهم صل وسلم علیه وعلی اله وصحبه و اتباعه الی یوم الدین !

* * *

پس سفر سے پہلے زاد راہ کی فکر کرلو' اور طوفان سے پہلے کشتی بنا لو - کیونکہ سفر نزدیک ہے' اور طوفان کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں : جنکے پاس زاد راہ نہوگا وہ بھوکے مرینگے' اور جنکے پاس کشتی نہوگی وہ سیلاب میں غرق ہو جائینگے - جب تم دیکھتے ہو کہ مطلع غبار آلود ہوا اور دن کی روشنی بدلیوں میں چھپ گئی' تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باراں کا وقت آگیا - پھر تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ دنیا کی امن و سلامتی کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے' دین الہی کی روشنی ظلمت کفر و طغیان میں چھپ رہی ہے' مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے' اور طیار نہیں ہوتے کہ انسانی پادشاہتوں سے کٹ کر خدا کی پادشاہت کے مطیع ہو جاؤ ؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا کے تخت جلال کی مناسی پھر بلند ہو' اور اسکی زمین صرف اسی کیلیے ہو جاے' حتی لا تکون فتنة و یکون الدین لله (۲ : ۱۸۹) ؟

* * *

آہ ! ہم بہت سوچکے اور غفلت و سرشاری کی انتہا ہوچکی ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غرور کیا لیکن مخلوقوں کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرماے - ہمارا وصف یہ بتلایا گیا تھا کہ :

اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین ! (۵ : ۵۷)
مومنوں کے ساتھہ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت -

(تصحیح) پہلے فارم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ عربی فاتحۂ جلد خامس میں کئی غلطیاں رہگئی ہیں - دوسرے صفحہ - سطر ۳۲ میں " یستوی فی ذلک جمیع البلاد " ہے - حالانکہ " جمیع " کا لفظ اوپر کی سطر کیلیے پروف میں لکھا تھا گیا جو وہاں دیدیا گیا - اصلی عبارت یوں ہے : تستوی فی ذالک البلاد الا سلامیه -

باب التفسير : قسم علمـي

اختـــلاف الـــوان

صفـحـة من علم الـحيـــوان

(٢)

هم نے گذشته نمبر میں قرآن کریم کي وہ آیتیں جمع کردي تهیں جن میں رنگوں کے اختلاف و ظهور کی طرف اشارہ کیا ہے - اور آخر میں حسب ذیل نتائج اخذ کیے تے :

(١) قرآن کریم کي آیات سے واضح هوتا ہے که مثل آور بے شمار مظاہر خلقت کے رنگوں کا اختلاف بهی خدا کي قدرت کي ایک بہت بڑي نشاني ہے -

(٢) اختلاف الوان کے اندر قدرت الهي کی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ هیں جنکو صاحبان عقل و فکر هي سمجهه سکتے هیں -

(٣) اختلاف الـوان ایک قانون ہے جو هر نوع میں جاري و ساري ہے - پس یه کیسے هوسکتا ہے که ایک ایسا عام ظہور مصالح و اسرار پر مبنی نهو' جبکه قدرت الهیه کا کوئي فعل حکمت سے خالي نهیں ؟

اسکے بعد هم نے لکها تها که شارحین علم نے تحقیقات اس بارے میں معلوم کرني چاهیے که وہ اختلاف الـوان کو کس نظر سے دیکهتے هیں ؟

آج هم صرف حیوانات کی رنگتوں کے اختلاف پر نظر ڈالینگے -

(اختـلاف الـوان اور علـم الحیوان)

یه مسئلہ علم الحیات (بایو لواجي) اور علم الحیوانات (زوا لواجي) کا مشترک موضوع ہے -

جسقدر تحقیقات اس وقت تک هوئي هیں وہ گو ایک مرتب صورت میں مدون کردي گئي هیں' تاهم انهیں ابتدائي درجه سے آگے بڑهنے کا موقع نهیں ملا ہے' کیونکه مقاصد و علل کا بہت کم حصه سامنے آیا ہے اور بہت بڑا میدان ابهي باقي ہے -

علماے " وظائف الاعضا " (فزي یوا لوجي) کے ایک گروہ کي تحقیقات یه ہے که حیوانات میں اختلاف الوان محض فزي یوا لوجیکل اسباب سے پیدا هوا ہے' اور اسمیں قدرت کے کسی ارادے اور قصد یا تقدیر و تخمین کو دخل نهیں ہے (فزي یوا لوجي کا صحیح ترجمه " علم وظائف الاعضا " ہے - " فزي یوا لوجیکل اسباب " یعنے وہ اسباب و موثرات جنکا تعلق علم وظائف الاعضا سے ہے) پس هم پہلے انکي تحقیقات کا خلاصه درج کرتے هیں :

(فزي یوا لو جیکـــل اسبـــاب)

" مادي اشیاء خواہ وہ حیوانات هوں یا نباتات و جمادات" انکے لیے اکثر حالتوں میں رنگ لازمي ہے حیوانات اور نباتات ایک طرف رهے جمادات میں بهي بمشکل کوئي ایسي مثال ملیگي جسکا پانی اور بعض خاص عاروں (گیس) کی طرح کوئي خاص رنگ نه هو - چونکه تمام حیوانات اور نباتات کے جسم جمادات سے مرکب هیں' اسلیے طبیعي طور پر انکے جسموں میں ان جمادات کے رنگوں کا موجود هونا ضروري ہے - البته هماري آنکهوں کو صرف وهي رنگ نظر آتا ہے جو جسم کی بالائی سطح سے قریب هوتا ہے - مگر جب کسی جسم کي تشریح کي جاتي ہے تو اسمیں ان تمام جمادات کے رنگ یا انکے آثار نظر آجاتے هیں جنسے انکا قوام مرکب هوتا ہے -

علم الحیات کی اصطلاح میں حیوانات کی ایک قسم پروٹوزوا (Protozoa) (١) یا حیوانات اولی ہے - جس قسم کے حیوانات پر اس اصطلاح کا اطلاق هوتا ہے انکی نسبت ایک اہم سوال یه ہے که کیا در حقیقت وہ سلسلۂ حیوانات کا اولین حلقه هیں یا ان سے پہلے بهی کوئی اور کڑی هونی چاهیے ؟ قطعی جواب تو اسکا کوئی نهیں دیا گیا اور غالباً دیا بهی نهیں جا سکتا - البته یه معلومات موجودہ یه مسلم ہے که اس وقت تک جسقدر حیوانات دریافت هوے هیں' ان سب میں بسیط ترین اور اولین حیوان یهی هیں -

ان حیوانات کے جسم سے ایک خاص قسم کا لیس دار مادہ نکلتا ہے - اس مادہ سے جب بالو کے ذرہ ملتے هیں تو فوراً چپک جاتے هیں اور ان سے ایک خول (کیس) سا تیار هوجاتا ہے - عموماً اس خول کا رنگ حیوان کے جسم کا رنگ سمجها جاتا ہے - غور کرو که اسمیں رنگ کس شے کا هوگا ؟ ظاہر ہے که بالو کے علاوہ اور کسي شے کا نهیں هوسکتا -

حیوانات کے ظاهري اعضاء کی طرح اندروني اعضاء کے رنگ بهی مختلف هوتے هیں - مثلاً جگر کا رنگ اور ہے آنتوں کا اور' دل کا رنگ ایک ہے اور گردہ کا دوسرا - وهلم جرا - مگر ظاهري اعضاء کي طرح انکے رنگوں کا اختلاف بهي فزیا لوجیکل اسباب هي کا نتیجه ہے - چنانچه انکي کیمیاوي تشریح کے نتائج اسکي تشفي بخش شهادت دیتے هیں " انتهی

(تحقیــق مــزید)

یهاں تک علم وظائف الاعضا کي اس جماعت کے بیان کا خلاصه تها جو کهتي ہے که اختلاف الوان محض حیوانات کی جسماني ترکیب کا ایک اتفاقي نتیجه ہے - اسمیں فطرۃ کے کسي خاص ارادہ اور مقصد کو دخل نهیں -

لیکن اگر اس تحقیق کو تسلیم کرلیا جائے تو اسکے معني یه هونگے که قرآن کریم کا اختلاف الوان کو قدرت الهی کي ایک نشاني قرار دینا اور بار بار " ان في ذالك لایات لقوم یتفکرون " " ان في ذالك لایات للعالمین " اور " ان في ذالك لذکری لاولی الالباب " کهنا (نعوذ بالله) بالکل باطل ہے' کیونکه نشاني وهی چیز

---

(١) " پروٹوزوا " کا مادۂ ترکیب دو یوناني لفظ (Protos) اور (Zoa) هیں جنکے معني علی الترتیب " ابتدائی " اور " حیوان " هیں - عربی میں پروٹوزوا کا ترجمه " حیوانات اولی " هوا ہے جو اس اصطلاح کے ٹهیک لفظي معنی هیں -

المفسدین - و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - و نمکن لهم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحذرون - (۲۸ : ۳)

سمجهه رکها تها که انکے فرزندوں کو قتل کرتا اور انکے اعراض و ناموس کو برباد کرتا - اسمیں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تها - لیکن با ایں همه همارا فیصله یه تها که جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیاده کمزور سمجهی گئی تهی ' اسی پر احسان کریں ' اسی قوم کے لوگوں کو وهاں کی سرداری و ریاست بخشیں ' انهی کو وهانکی سلطنت کا وارث بنالیں ' اور انهی کی حکومت کو تمام ملک میں قائم کرا دیں - اس سے همارا مقصد یه تها فرعون و هامان اور اسکے لشکر کو جس ضعیف قوم کی طرف سے بغاوت و خروج کا کهٹکا لگا رهتا تها ' اسی کے هاتهوں انکے ظلم و استبداد کا نتیجه انکے آگے آئے !

* * *

مسلمانو ! کیا متاع آخرة بیچ کر دنیا کے چند خزف ریزوں پر قناعت کی خواهش هے ؟ کیا الله کی حکومت سے باغی رهکر دنیا کی حکومتوں سے صلح کرنے کا اراده هے ؟ کیا نقد حیات ابدی بیچکر معیشت چند روزه کا سامان کررهے هو ؟ کیا تمهیں یقین نہیں که :

ما هذه الحیاة الدنیا الا لهو و لعب ' و ان الدار الاخرة لهی الحیوان (۲۹ :)

یه دنیا کی زندگی (جو تعلق الهی سے خالی هے) اسکے سوا اور کیا هے که فانی خواهشوں کے بهلانے کا ایک کهیل هے ؟ اصلی زندگی تو آخرة هی کی زندگی هے جسکے لیے اس زندگی کو طیار کرنا چاهیے -

اگر تم صرف دنیا هی کے طالب هو ' جب بهی اپنے خدا کو نه چهوڑو - کیونکه وه دنیا و آخرت دونوں بخشنے کیلیے طیار هے - تم کیوں صرف ایک هی پر قناعت کرتے هو ؟

و من کان یرید ثواب الدنیا فعند الله ثواب الدنیا و الاخرة (۴ : ۱۳۳)

اور جو شخص دنیا کی بهتری کا طالب هے ' اس سے کہو که صرف دنیا هی کیلیے کیوں هلاک هو رها هے ؟ حالانکه خدا تو دنیا اور آخرة دونوں کی بهتری دیسکتا هے - وه خدا کے پاس آئے اور آخرة کے ساتهه دنیا کو بهی لے !

مسلمانو ! پکارنے والا پکار رها هے که اب بهی خدائے قدوس کی سرکشی و نافرمانی سے باز آجاؤ ' اور پادشاه ارض و سماء کو اپنے سے روٹها هوا نه چهوڑو ' جسکے روٹهنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی هستی بهی تم سے من نہیں سکتی ! اس سے بغاوت نکرو ' بلکه دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی هوکر صرف اسی کے وفادار هو جاؤ !

پهر کوئی هے جو اس آواز پر کان دهرے ؟ فهل من مستمع ؟ آسمانی پادشاهت کے ملائکۂ مکرمین اور قدوسیان مقربین اپنے نورانی پروں کو پهیلائے هوئے اس راست باز روح کو ڈهونڈه رهے هیں جو مخلوق کی پادشاهت چهوڑکر خالق کی حکومت میں بسنا چاهتی هے - کون هے جو اس پاک مسکن کا طالب هو ' اور پاکباز روحوں کی طرح پکار اٹهے که :

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم ' فآمنا - ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار - ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزنا یوم القیامة ' انک لا تخلف المیعاد ! ! (۳ : ۱۹۰)

اے همارے حقیقی پادشاه ! هم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو تیری پادشاهت کی آواز دے رها تها - اے همارے ایک هی پادشاه ! هم نے تیری پادشاهت قبول کی پس همارے گناه معاف کر ! همارے عیوب پر پرده ڈال ! اپنے نیک بندوں کی معیت میں همارا خاتمه کر ! تو نے اپنے منادی کرنے والوں کی زبانی هم سے جو وعدے کیے تهے ' وه پورے کر ! اور ابدی آخری پادشاهت میں همیں ذلیل و خوار نکر که تو اپنے وعدوں سے کبهی ٹلتا نہیں ! !

زمیندار کی اپیل

گذشته هفته کی اشاعت میں قارئین کرام یه خبر پڑهچکے هیں که " زمیندار پریس " لاهور کی اپیل کا فیصله هوگیا - ضمانت اور ضبطی ' دونوں کی اپیلیں نامنظور هوئیں -

اس خبر کو سنکر نه تو همیں افسوس هوا اور نه تعجب - هم نے اسکو سنا اور بالکل اسی سنجیدگی اور اطمینان کے ساتهه سنا جس طرح ایک عامة الورود اور متوقع واقعه کی خبر کو سننا چاهیے - تعجب همیشه اس واقعه پر هوتا هے جو توقع کے خلاف هو ' اور شکایت اسی وقت آتی هے جب امید آگے جا چکی هو - لیکن جبکه توقع پیدا هی نه هوئی تو تعجب کس بات پر کیا جائے ؟ اور جهاں امید نے قدم نہیں رکها وهاں اسکے جانے کا صدمه کیوں هو ؟ نظائر و نتائج کا وافر ذخیره همارے سامنے موجود هے ' اور وه اس درس حقیقت کیلیے کافی هے که بحالت موجوده همیں کیا توقعات رکهنی چاهییں ؟ هندوستان اپنی سیر حیات اور دوران بقاؤ ممات کی جس منزل سے گذر رها هے ' وه دنیا میں همیشه قوموں اور ملکوں کو پیش آچکی هے ' اور همارا معامله کیا نہیں هے - اس منزل کے سوانح تاریخ میں بهی پڑهے جاسکتے هیں جبکه وه گذشته حکایتیں سناتی هے اور موجوده عهد کے واقعات میں بهی دیکها جاسکتا هے جو دنیا کے مختلف حصوں میں پیش آرهے هیں - یه منزل پهلی هے جهاں پهنچکر آینده منزلوں کیلیے طیار هونا چاهیے - پهلی منزل هی کے مشاهدات سے کے همت هوکر رهروان مقصود کو گریز نہیں کرنا چاهیے

اس منزل میں پهنچکر توقعات کا پیمانه الٹ دیا جاتا هے اور امیدیں یکسر منقلب هوجاتی هیں - یہاں جسقدر بهی ناکامی و مایوسی اور ضبط و مسمار هو ' عین متوقع اور بالکل امیدوں کے مطابق هے ' اور جب کبهی حق و حقیقت کی صورت نظر آجائے ' بالکل خلاف توقع اور محض غیر متوقع هے - پهلی صورت کو پوری سنجیدگی کے ساتهه جهیلنا چاهیے ' مگر دوسری حالت پر تعجب و حیرت کرنا چاهیے !

پس اگر تم دیکهو که کلکته هائی کورٹ میں رساله مظالم مشهدیه کا مقدمه ناکام رها تو تم کو بالکل متعجب نه هونا چاهیے کیونکه دراصل ایسا هی هونا چاهیے تها - لیکن جب تم چیف جسٹس کی اس رائے کو پڑهو جو پریس ایکٹ کے متعلق دی گئی هے ' تو سخت تعجب کرو کیونکه یه بالکل توقع کے خلاف هے !

اسی طرح اگر نرمل داس کلکته هائی کورٹ سے رهائی پا گیا تو یه بالکل خلاف توقع هے - لیکن اگر زمیندار کی اپیل چیف کورٹ لاهور میں نامنظور کردی گئی تو یه بالکل ٹهیک هے ' اور کوئی وجه نہیں که اسپر تعجب کیا جائے کیونکه ایسا هی هونا بهی چاهیے تها : و ما تخفی صدور هم اکبر ' قد بینا لکم الایات ان کنتم مومنین !

پس همیں زمیندار کی اپیل کے خارج هونے پر ذرا بهی تعجب نہیں هے اور نه اس سے هماری تاسف انگیز معلومات میں کوئی اضافه هوا هے - جب پریس ایکٹ کے تسلط و احاطۂ مستبدانه کے آگے کلکته هائی کورٹ کی شاندار عدالتی روایات بهی کچهه کام نه دیسکیں ' اور وه جماعت جس کے گورنمنٹ هند کے ایک کرور روپیه سے زیاده قیمت کے مقدمات کو انصاف اور حقیقت کے آگے کوئی چیز نه سمجها تها ' بالکل مجبور هوگئی که پریس ایکٹ کے ایک محض بے قیمت عمل کے آگے اپنی بے بسی کا اعتراف کرے ' تو پهر ظاهر هے که اور عدالتوں سے کیا امید هوسکتی هے ؟

البته نهایت ضروری هے که واقعات مقدمه پر تفصیل و بسط سے نظر ڈالی جائے ' کیونکه وه بهت هی عجیب هیں ' اور کامیابی و ناکامی سے قطع نظر ' جس طریقه سے اثبات جرم کا کام لیا گیا هے ' اسکا اثر نهایت وسیع اور محدوش هے - هم انشاء الله تفصیلی نظر ڈالنے سے باز نہیں رهینگے -

جب حیوانات اُن حصوں میں رهنے لگے تو قانون مطابقۃ نے جس طرح انکي تمام جسماني حالت اور قوی کو انکے وسط (گرد و پیش) کے مطابق بنا دیا ؛ اسي طرح ضرور تها که انکي رنگت بهي انکے وسط کے مطابق هوتي - کیونکه قانون مطابقۃ هر جسماني انفعال پر موثر هے -

چنانچه تحقیقات سے نظر آتا هے که ایسا هي هوا - حیوانات کي ایک بہت بڑي تعداد کے متعلق ثابت هوچکا هے که انکے جسم کی رنگت بعینه ویسي هے ' جیسي رنگت انکے گرد و پیش کے درختوں ' پهولوں ' پتوں ' پتهر اور زمین کي هے - یا اُن طبیعي موجودات کي هے جنسے وہ خطه گهرا هوا هے - علماء نشوؤ ارتقاء نے اِس حالت کو ایک خاص موثر طبیعي تسلیم کیا هے - وہ کہتے هیں که یه " مماثلت وسط " هے - یعنے گرد و پیش کے مطابق حیوانات کے جسم کے رنگ کا بهي هونا -

مثلاً شیر نیستان میں رهتا هے - اسکا اصلي وطن وهی هے گو وہ کسي غار کے اندر یا دریا کے کنارے بهی لیٹا هوا نظر آجاے - پس اسی لیے اسکی کهال کے بالوں کا رنگ دهاري دار ' خاکی ' یا مٹیالا هوتا هے -

بعض شیر ایسے هیں جو ریگستان میں رهتے هیں - ریت کی رنگت تمهیں معلوم هے - پس انکے جسم کی رنگت بهی گرد آلود ' زردي مائل ' اور بالکل ریت کی سی هوتی هے !

قطب شمالی کی دب کی رنگت دیکهی گئی هے که بالکل سفید هوتي هے ' کیونکه اسکے وطن کی زمین همیشه برف سے سفید رهتی هے - اسی طرح بے شمار پرند هیں جو درختوں میں آشیانے بناتے هیں ' اور انکی رنگت بالکل ان پتوں کی سی هوتی هے جو ان درختوں کي شاخوں میں لگتے هیں -

یه مماثلت خواہ حیوانات اولی (Protozoa) کے لیس دار جسم کے ساتهه خارجي اجزاء ارضیه کے ملجانے کا نتیجه هو جیسا که علماء وظائف الاعضا کا قول اوپر گذرچکا هے ' یا کسي مخفي قانون طبیعي کا نتیجه هو جیسا که بحمد الله همارا اعتقاد هے ' مگر بهرحال قانون نشو و ارتقا کے علما تسلیم کرتے هیں که اسکے اندر بعض بیش بہا منافع اور حکمتیں نظر آتي هیں !

از انجمله ایک حکمت جس تک هم انساني دسترس پاسکی یه هے که یه مماثلت حیوانات کي زندگي کے بقا اور دشمنوں سے حفظ کا ایک بہت بڑا وسیله هے - یه اگر نه هوتي تو هزارها حیوانات دنیا سے نابود هوجاتے - اس مماثلت کي وجه سے وہ اپنے دشمنوں اور اپنے سے قوي تر حیوانات کي نظروں سے پوشیدہ هوجاتے هیں - کیونکه انکي رنگت اور انکے گرد و پیش کے اشیا کي رنگت ایک هي هے ' اسلیے انکے دشمن کي نظریں انکے وجود کو ارد گرد کي چیزوں سے الگ کرکے نہیں دیکهه سکتیں اور وہ انکے حملے سے محفوظ رهجاتے هیں - گویا رنگت انکے لیے ایک بہترین کمین گاہ کا کام دیتي هے !

برفستان کے اندر ان جانوروں کو دیکهه لینا کسقدر مشکل هے جنکي رنگت کي سفیدي اور برف کي سفیدي میں کچهه فرق نہیں ؟ ریگستان کے اندر ان جانوروں کو کیونکر دور سے پهنچانا جاسکتا هے جو ریت کے کسي ٹیلي کے ساتهه لگ کر لیت گئے هیں ' اور انکي کهال بالکل اسي رنگ کي هے ' جو رنگت که ریت کي هوتي هے ؟

اسکا صحیح اندازہ ان لوگوں کو هوسکتا هے جو شکار کے شائق هیں اور بسا اوقات جنگلوں میں سانپ کي نکلي هوئي دم کو ایک خوشنما اور رنگین پته سمجهه کر پکڑ لیا هے ' حالانکه وہ اُس رنگت والي جلد کا سانپ تها ' جس رنگت کے پتوں اور گهانس سے جنگل کا وہ ٹکڑا بهرا هوا هے !

یه دنیا تنازع للبقا (Struggle for Exeslence) کا میدان کارزار هے ' اور هر حیوان اپنے دشمنوں کي بڑي بڑي صفیں اپنے سامنے دیکهتا هے جو اسکے قرب و جوار هي میں پهیلي هوئي هیں ' یا اس فضا میں اوڑتي پهرتي هیں جو اسکے اوپر پهیلا هوا هے - پس غور کرو که اگر ان حیوانات کي رنگت اُس زمین اور وسط کے مطابق نه هوتي جسمیں وہ رهتے هیں ' تو انکے لیے اپنے گهروں سے نکلکر تلاش غذا میں پهرنا اور زندہ رهنا کسقدر مشکل هوجاتا ؟ لیکن قدرت الہیه اور حکمت ربانیه نے انکي رنگت کو انکے وسط کي رنگت کے مثل بناکر انهیں دشمنوں کی نظروں سے آڑ میں کردیا - وہ نکلتے هیں ' زمین پر پهرتے هیں ' ایک درخت سے اوڑکر دوسرے درخت پر جاتے هیں ' مگر انکے دشمن اکثر اوقات پہچان نہیں سکتے - وہ کبهي درخت کي شاخ یا مٹي کے ٹیلے کے ساتهه لگ کر چهپ جاتے هیں ' اور انکا رنگ ان چیزوں کے ساتهه ملکر دشمنوں کي نظروں کو دهوکا دیدیتا هے : ان في ذالک لایات لقوم یتفکرون !

یه مماثلت کیونکر پیدا هوتي هے ؟

اگر ایک طبیعیانه مذاق رکهنے والا قدرت کي نوازش و مهرباني کے علاوہ کسي دوسرے جواب کا بهي طالب هو تو اسکا جواب یه که ان حیوانات میں پہلے وہ تمام رنگ پیدا هوے جنهیں علم وظائف الاعضاء کے قاعدہ سے پیدا هونا چاهیے تها ' مگر بعد کو انتخاب طبیعي کا عمل شروع هوا جسکے معني یه هیں که فطرۃ صرف قوي ' موافق ' مناسب ' موزوں ' اور صحیح و سالم چیزوں هي کو باقي رهنے دیتي هے اور نشو و نما کیلیے چهانٹ لیتی هے - باقی معدوم و نابود هوجاتے هیں - پس یه انتخاب جب نافذ هوا تو صرف وهي رنگ رهگئے جو انکے وسط و محیط کے مناسب تهے ' اور بقیه رنگ بهت سے اعضاء کي طرح ناپید هوگئے -

(انتخاب جنسي)

اِس سے بهي بڑهکر اختلاف الوان کے مصالح و اسرار کا سراغ اُس نظریه سے لگتا هے جسے انتخاب جنسي (Sexual Selection) کہتے هیں -

خواہ اسباب کچهه هوں ' مگر واقعه یه هے که هر قسم کے حیوانات کي خاص خاص اور الگ الگ غذائیں هیں - علم وظائف الاعضاء کي رو سے جسم پر جن چیزوں کا اثر پڑتا هے ' انمیں ایک بہت بڑي شے غذا بهي هے - غذا کا اثر رنگ پر بهي پڑتا هے جو بقدر استعداد طبیعي کم و بیش هوتا رهتا هے -

چنانچه دیکها گیا هے که حیوانات کي غذاؤں کے رنگ اگر روشن هیں تو خود انکے جسم کے رنگ بهي روشن هیں - اگر غذا کا رنگ تاریک هے تو خود انکا رنگ بهي تاریک هے -

مثلاً طوطا زیادہ تر پهل کهاتا هے ' اسلیے اسکا قیام پهل والے درختوں میں رهتا هے - درختوں کے رنگ عموماً روشن هوتے هیں اسلیے اسکا رنگ بهی روشن هے - یا بعض قسم کي مکهیاں هیں جو اصطبلوں میں رهتي هیں - چونکه وہ نجاست پر زندگي بسر کرتي هیں جسکا رنگ تاریک هوتا هے ' اسلیے خود انکا رنگ بهي تاریک هو جاتا هے -

ایک عرصے کے استعمال سے جانوروں کو اپني غذاؤں کے رنگ سے ایک خاص قسم کي موانست و الفت پیدا هو جاتي هے ' اسلیے جب ان کي تناسلي خواهش میں حرکت هوتي هے تو وہ دوسري جنس کے انهیں افراد کی طرف بالطبع زیادہ مائل هوتے هیں جنمیں

هوسکتي هے جسکے اندر خلقت قدرت و فطرۃ کے اسرار و حکم اور معارف و مصالح پوشیدہ هوں ' لیکن اگر وہ محض حیوانات کے جسماني حالات کا ایک ایسا نتیجه هے جسمیں فطرۃ کے کسي خاص مقصد اور غرض کو دخل نهیں ' تو اسکے وجود و حکمت کي نشاني کیونکر هوسکتي هے ؟

به حیثیت مسلمان هونے کے هم اس تحقیق پر قانع نهیں هوسکتے ' کیونکه همارا اعتقاد یه هے که " ربنا ! ما خلقت هذا باطلا ! " خدایا ! تونے اس عالم کائنات کي کوئي چیز بهي بغیر کسي مقصد و مصلحت کے نهیں بنائي هے - اور هم کو بتلایا گیا هے که : وما خلقنا السماء و الارض و ما بینهما لاعبین (۲۰ : ۱۶)

پس هماري تشفي صرف وهي علم کرسکتا هے ' جو قدرت کے اسرار خلقت کو هم پر منکشف کردے - هماري کتاب هدایت نے هم کو ایسي هي تحقیقات کا عادي بنایا هے ' اور همارا معیار علم به حیثیت حامل قران هونے کے اس بارے میں حاملین علم سے بهت ارفع و اعلی هے - فتعالی الله عما یقولون : مالهم بذلك من علم ان هم الا یظنون ! (۴۵ : ۳۰) بل هم في شك یلعبون ! (۴۴ : ۹)

(قانون مقایسه)

خود علماے حیوانات و علم الحیات هي نے همیں یه بتلایا هے که جاندار چیزوں کي بالیدگي ایک عام قانون کے ماتحت هوتي هے جسکو " موازنه " یا " مقایسه " کهسکتے هیں - یعنے مختلف اشیا کو باهم قیاس میں لانا اور انکا موازنه کرنا - یه قانون جسطرح حیوانات کے قد ' حجم ' اور اندروني ساخت میں نافذ هے ' بالکل اسیطرح رنگ میں بهي جاري هے - چنانچه جب هم مختلف اللون حیوانات کو غور سے دیکهتے هیں ' تو انکي رنگا رنگي اسي قانون کے ماتحت نظر آتي هے -

اگر ایک جانور کے دهنے بازو پر کوئي خاص رنگین خط یا گل هے تو ضرور هے که دوسرے بازو پر بهي بعینه ' اسي جگه ' ویسا هي رنگ هوگا ' کیونکه دونوں بازوؤں کا خمیر ایک هي قسم اور ایک هي مقدار کے مادے سے بنا هے -

شیر اور چیتے کے جسم کو دیکهو - مور کے پروں کا مطالعه کرو - کس نظام و ترتیب اور تناسب و تقابل کے ساتهه ایک بهتر سے بهتر نقاش کي طرح نقاشي کي گئي جس سے زیادہ متناسب اور با قاعدہ نقش و نگار هو نهیں سکتے - مختلف قسم کے هوائي پرندوں پر نظر ڈالو ' اور ان چهوٹي چهوٹي تتلیوں کو دیکهو جو شام کو اڑتي هوئي دیواروں پر آکر بیٹهه جاتي هیں ! انکے پروں میں نقش و نگار رنگین کا نمونه کیسا باقاعدہ ' کیسا منظم ' کیسا مرتب ' کس درجه با اصول هے ؟ ایک معمولي نقاش چند لکیریں بهي کهینچتا هے تو کسي نه کسي تصویر و نقش کے مقصد اپنے کو سامنے رکهتا هے - پهر کیا قدرت کي اتني بڑي نقاشي محض ایک بے قصد و مقصد اتفاق اور ترکیب جسمي هي کا نتیجه هے اور کوئي غرض اور کوئي حکمت اسمیں پوشیدہ نهیں ؟ هل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟ (۶ : ۱۴۸) فما لکم کیف تحکمون ؟ (۱۰ : ۳۵) و یجعلون لله ما یکرهون ؟ (۱۶ : ۶۲)

علماے حیوانات قانون مقایسه کو رنگوں میں ایک باقاعدہ موثر قانون تسلیم کرتے هیں اور کهتے هیں که اگر شیر کے خطوط میں ایک محسوس تسویه اور نظام محفوظ هوتا هے ' تو اسکي وجه صرف یهي قانون هے جسکے سبب سے اسکے دونوں پهلوؤں میں مماثلت و مشابهت نظر آتي هے -

بیشک ' بعض مثالیں ایسي بهي ملینگي جهاں یه قانون بظاهر غیر موثر نظر آئیگا ' لیکن جب زیادہ دقت نظر سے کام لیا جائیگا تو معلوم هو جائیگا که در اصل وهاں بهي یه قانون محفوظ هے مگر کسي غیر طبیعي سبب سے (مثلاً مختلف قسموں کے باهمي اختلاط سے ' یا گرد و پیش کے بعض موثرات خارجیه سے ' یا بعض عوارض اور بیرونی حوادث وغیرہ سے) یه حالت پیدا هوگئي هے -

(مماثلت وسط)

پس هم تلاش و جستجو میں آگے بڑهتے هیں ' اور علم الحیوانات کي بلند تر تحقیقات و معلومات کو ڈهونڈهتے هیں - همارے سامنے محققین فاتزین کا ایک گروہ آتا هے جس نے اسرار الوان کا غائر تر نظر سے مطالعه کیا هے ' اور اسے محض فزیولوجیکل موثرات کا نتیجۂ بے قصد سمجهه لینے پر هماري طرح قانع نهیں هے - اس بارے میں همیں سب سے زیادہ مشهور معلم ' چارلس ڈارون کا ممنون هونا چاهیے جس نے اپنے سفر امریکه کے جمع کردہ جانوروں کے متعلق تحقیقات کرتے هوے اس موضوع کي طرف اشارہ کیا ' اسکے بعد بعض حکماء حال هیں جو علم الحیوانات کي تحقیق طلب راهوں میں تلاش منزل مقصود کیلیے تگ و دو کر رهے هیں -

قانون نشو و ارتقا یا ڈارون ازم کا ایک بنیادي مسئله (Feleslogy) هے جس کا ترجمه " قانون مطابقة " کیا گیا هے ' اور " تاثرات وسط " سے بهي اسے تعبیر کرتے هیں - الهلال جلد ۳ نمبر ۲۴ میں ڈاکٹر رسل ویلس پر مضمون لکهتے هوے هم اس قانون کي تشریح کرچکے هیں -

مختصر لفظوں میں اسکا خلاصه یه هے که حیوانات پر انکے گرد و پیش اور مولد و موطن کے تمام حالات کا اثر پڑتا هے اور رفته رفته انکے اعضا اور جسم میں تغیرات پیدا کردیتا هے - جس قسم کي آب و هوا میں رهتے هیں ' جس طرح کا مکان انهیں ملتا هے ' جیسي غذا انکے اندر جاتي هے ' اسي کے مطابق انکے اندر جسمي تغیرات بهي هوتے رهتے هیں ' اور اسي کے مناسب انکے جسم کي هر شے هو جاتي هے - گرد و پیش کے حالات کو عربي میں " وسط " کهتے هیں جو انگریزي کے لفظ (Middle) کا ترجمه هے - اسي اصطلاح کو هم نے بهي اختیار کیا هے -

اسي قانون مطابقة سے اختلاف الوان کے ایک بهت بڑے بهید کا سراغ لگتا هے -

علماے حیوانات کي تحقیق ابهي هم لکهه چکے هیں که اشیا کا رنگ ان اجزاء کے رنگ کا نتیجه هوتا هے جنسے وہ ترکیب پاتے هیں - مثلاً پته سبز هوتا هے اسلیے که اسمیں کلوروفیل (Chlorophyll) هوتا هے جو سبز هے - خون سرخ هوتا هے کیونکه وہ بے شمار چهوٹے چهوٹے کریات دمویه سے مرکب هے اور انکا رنگ سرخ هے (۱)

پس صرف نباتات و جمادات کو پیش نظر رکهو اور غور کرو که کرۂ ارض کے مختلف حصوں میں عالم نباتات و جمادات کي جسقدر پیداوار هیں ' انکي رنگت ان اجزاء کي وجه سے ایک خاص قسم کي هوگئي هے جنکي ان حصوں میں قدرت نے کثرت و فراواني رکهي هے - اور اسیلیے هر حصۂ زمین میں کسي خاص رنگت کا غلبه و احاطه هے -

---

(۱) " کریات دمویه " سے مراد وہ بے شمار چهوٹے چهوٹے کرے هیں جو خون میں پائے جاتے هیں اور خوردبین سے نظر آتے هیں - ترکي کے بعض مترجمین " حیینات خوردہ بیني " کي اصطلاح سے بهي انهیں موسوم کرتے هیں - علماے تشریح نے دریافت کیا هے که خون کے ایک ایک قطرہ میں کئي کئي کروڑ کریات دمویه هوتے هیں ! !

یه صحیح ہے که ان میں سے بعضوں کي مشابہت بہت هي وهمي ہے مگر اسکے مقابله میں بعض کي مشابہت حیرت انگیز طور پر نہایت نمایاں بهي ہے اور یقیناً دقت نظر کے ساتهه تفتیش کي متحمل هوسکتي ہے - مثلاً بي آرکڈ (Bee Orchid) جسکا اصطلاحي نام افرس ایپیفرا (Aphrys Apifera) ہے' کیا ہے؟ ایک چهوٹا سا اعلی درجه کا رنگین بهونرا ہے - بازو' سر' مونچهیں (Antinnea) روئیں دار جسم' سبهي کچهه اسمیں موجود ہے - اسي طرح نام نهاد فلائي ارکڈ (Fly Orchid) کا' جسکا اصطلاحي نام (Aceras Anthropphoria) ہے' عام اثر بہت هي تعجب انگیز ہے - پهولوں کي قطاریں سبز پتلیوں کي صفیں معلوم هوتي هیں - البته وہ بہت هي عجیب و غریب فلائي ارکڈ جسکو آفرس میو سیفرا (Ophrys Muoifera) کہتے هیں' اسمیں' اس قسم کي مشابہت چنداں قوي نہیں ہے - تاهم ایک قوي تخیل اپني ساحرانه طاقت سے اگر چاهے تو اسکے پروں' مونچهوں' اور آگے کي طرف نکلے هوے سر کو بلا سکتا ہے - اسکے پروں کا زیریں حصه ایک پتلي کے مانند ہے جو شب خوابي کے کپڑے پہنے هوئي ہے' اور اسکے سینه پر ایک پٹکا بندها ہے!

ان مثالوں میں مشابہت کا اصلي سبب انکي کلیوں کي نچلي پنکهڑیوں (Labellum) کي خاص قطع ہے -

مسلمه طور پر آرکڈ کي کسي صنف کا شمار بہت مخصوص و ممتاز پهولوں میں نہیں کیا جاتا' حالانکه انکے حیرت انگیز تغیرات اگر تمامتر نہیں تو زیادہ تر کیڑوں کي مداخلت کا نتیجه هیں - ان میں سے اکثر پهولوں کي تلقیح (۱) (Pollination) محض کیڑوں کي آمد پر موقوف رهتي ہے - چنانچه جب تک کیوپڈ کے (یوناني علم الاصنام میں عشق کا دیوتا ہے - الهلال) یه پر دار پیامبر نہیں آتے اسوقت تک وہ اس قابل نہیں هوتے که ان میں ایک بیج بهي پیدا هو -

نچلي پنکهڑي کے ایک نباتاتي پلیٹ فارم پر یه کیڑے آکر اترتے هیں' اور رس (Nectar) کے لیے پهول کا کونه کونه تلاش کرتے وقت اس پر کهڑے رهتے هیں - چونکه آرکڈ کو ان کیڑوں سے شدید تعلق ہے' اسلیے همیں تسلیم کرلینا چاهیے که هر موقع پر نچلي پنکهڑي کي مخصوص قطع کا مقصد کم و بیش الٰهي مهمانوں کیلیے سہولت پیدا کرنا هوگا جنکي ضیافت زیر بحث پهول خاص طور پر کیا کرتے هیں -

بڑے آرکڈ کے تمام خاندان کي شکلوں میں بیحد اختلاف ہے اس کے مطالعه سے معلوم هوتا ہے که هر شکل ایک خاص قسم کے کیڑے کو اپني طرف کهینچنے یا اسے سنبهالے رکهنے کے لیے بنائي گئي ہے -

بہت سے لڑکے گل طائر کیـنري (Canary bird flower) یا زحاف کیـنري (Canary creeper) سے واقف هونگے - اس کو اصطلاح میں (Tropolum canarieuse) (۱) کہتے هیں - یہاں هم دیکهتے هیں که اسکي کلیونکي غیر معمولي شکل صرف کیڑے هي کي آمد کے لیے ہے - معلوم هوتا ہے که اس قسم کے پردوں کي کلیاں خاص طور پر ایک لنبي زبان والے کیڑے کي حاجت روائي کے لیے بنائي گئي هیں جو پهول پر نہیں بیٹهتا - صرف اسکے سامنے اپنے جلد جلد حرکت کرنے والے پروں پر معلق رهتا ہے - اسي حالت میں وہ اپني زبان نکالتا ہے اور پهول کي "مهمیز" میں (یعني پهول کا وہ حصه جو مهمیز کے کانٹے کي طرح ابهرا هوا هوتا ہے) چبهو دیتا ہے' اسوقت اس کا سر پهول کے اندام نهاني (۲) (Pistil) یا عضو رجولیت (Stamer) پر هوتا ہے' اور پہلي صورت میں مادہ تولید جمع کرتا ہے اور دوسري صورت میں مادہ تولید نکالتا ہے -

---

(۱) قدرت نے حیوانات کو نر اور مادہ' دو صنفوں میں تقسیم کیا ہے - موجودہ علماء نباتات کا یه خیال ہے که یه تقسیم حیوانات کي طرح نباتات میں بهي جاري ہے - چنانچه جب پهولوں کو خورد بیني آلات سے دیکها جاتا ہے تو ایک هي قسم کے پهولوں میں ایسے اجزا نظر آتے هیں جو اپني ساخت اور وظائف طبیعي میں ایک دوسرے سے مختلف هوتے هیں - ان مختلف اجزا کے اندر مختلف نوعیت کے مادے هوتے هیں - جب یه مادے باهم ملتے هیں تو پهل یا بیج پیدا هوتا ہے - یهي پهول کي ولادت ہے -

انگریزي میں اس اختلاط و امتزاج کو Pollination کہتے هیں -

نباتات میں نر اور مادہ کي تقسیم کوئي نیا نظریه نہیں ہے - عربوں کو آج سے بہت قبل یعني عین عهد جهل و بدویت میں بهي اس کا علم تها اگرچه اسکا دائرہ صرف کهجور تک محدود تها - اسکو وہ اپني اصطلاح میں "تابیر" کہتے تهے -

یهي شے ہے جس سے جناب رسالت پناہ (صلعم) نے مدینه والوں کو منع فرمایا تها' مگر جب اس سال پهل نہیں آئے تو پهر اجازت دیدي اور فرمایا که انتم اعلم بامور دنیاکم -

تابیر کا دوسرا نام تلقیح ہے -

تلقیح کا مادہ "لقح" ہے' لقح کا استعمال محاورات عرب میں مختلف طور پر هوتا ہے - لقح اونٹ اور اونٹني کے اجتماع تناسلي کو کہتے هیں - یهي لقح کهجوروں کي تابیر کے لیے بهي استعمال کیا جاتا ہے - اسي کا ایک مشتق یعني "لاقح" اس هواء کے لیے بهي بولا جاتا ہے جسکے چلے بغیر بادل نہیں برستے - آخر الذکر محاورہ قرآن حکیم میں بهي استعمال کیا گیا ہے - سورہ حجر میں خدا تعالی نے اپنے احسانات کے سلسله میں جہاں زمین کي روئیدگي اور آسمان کي بارش کا ذکر کیا ہے' وهاں فرمایا: و ارسلنا الریاح لواقح فارسلنا من السماء ماء

[بقیه حاشیه پہلے کالم کا]

تلقیح کا لفظ ابتداً نباتات میں سے صرف کهجور کے لیے استعمال جاتا تها' مگر جب سے عربي نباتات کي تذکیر اور تانیث کا نظریه رائج هوا ہے' اسوقت سے یه لفظ توسعاً (Pollination) کي جگه بهي استعمال کیا جاتا ہے - منه -

---

(۱) (Topalolum) ایک قسم کي بیل ہے جو جنوب امریکه میں هوتي ہے - اسکي بہت سي قسمیں هیں - ایک کا ذکر مضمون میں آیا ہے - جنوب امریکه میں اس بیل کي کاشت بهي هوتي ہے - اسکے پهولوں کے متعلق مشہور ہے که وہ بہت بے قاعدہ هوتے هیں - "کینري برڈ فلاور" اور "کینري کریپر" اسکے انگریزي نام هیں -

(۲) گذشته حاشیه میں هم لکهه آئے هیں که ایک هی قسم کے پهولوں میں بلکه بسا اوقات ایک هی پهول میں دو ایسے جزء هوتے هیں جنکي شکل اور فرائض طبیعی مختلف هوتے هیں اور اسي بنا پر علماء نباتات نے درختوں میں نر اور مادہ کي تقسیم کي ہے - جو جزء یا عضو نر کے فرائض ادا کرتا ہے اسے (Staman) اور جو مادہ کے فرائض ادا کرتا ہے اسے (Pistil) کہتے هیں -

مثلاً گلاب کا پهول لیجیے اور اسکے درمیاني حصه کو بغور دیکهیے جہاں آپکو بہت سے زیرے مجتمع نظر آئینگے - یهي مقام ہے جہاں اعضاء تذکیر و تانیث هوتے هیں - یه زیرے نہایت هي

مذاکـــرۂ علمیہ

اسي عذاؤں کے رنگ زیادہ نمایاں ہوتے ہیں - یہی شے ہے جسکو انتخاب جنسی کہتے ہیں - پس جس طرح قانون ارتقا کا انتخاب طبیعي ایک مدت مدید کے بعد پوري نوع کي نوع میں انقلاب پیدا کردیتا ہے ' اسیطرح انتخاب جانسي بھی انواع کے رنگ پر حیرت انگیز تغیرات طاري کر دیتا ہے -

بہت سے جانور ایسے ہیں جنکے رنگ عام طور پر تو معمولي حالیت میں رھتے ہیں ' مگر جب انکے توالد و تناسل کا موسم آتا ہے اور نر اور مادے کي یک جائی ضروري ہوتي ہے تو رنگوں میں ایک دلفریب چمک دمک اور ایک خاص رونق و حسن پیدا ہوجاتا ہے - حیوانات کي بعض انواع یعنی کبوتر ' فاختہ ' مور ' ایسي ہیں جو اتحاد تناسلي سے پہلے اپني مادہ کو اپنے طرف مائل کرنے کے لیے مستانہ رقص و تواجد کرتے (یعنے ناچتے) اور اپنے پروں کے دلفریب رنگوں کي ایک خاص انداز سے نمایش کرتے ہیں - اسکی وجہ سے انکے اندر دلفریبي و رعنائي کي کشش پیدا ہوجاتي ہے جو بے اختیار مادہ کو اپني طرف کھینچتي ہے اور جذبۂ طبیعی کیلیے اختلاف الوان ایک بہت بڑا معین خارجي ہوجاتا ہے !

غرضکہ حیوانات کي جنسي خواهش پر رنگوں کا اثر پڑتا ہے ' اور زیادہ تر وهي رنگ موثر ہوتے ہیں جو محبوب و دلفریب ' نظر افروز اور دلپسند ہوتے ہیں - اس سے ثابت ہوا کہ حیوانات کي نسل کي افزایش و حفاظت کیلیے قانون انتخاب جنسي اپنا کام کرتا رہتا ہے اور حیوانات کي رنگت ایک بہت بڑے مقصد حیات ' کو پورا کرتي ہے !

(خــلاصـــۂ مبـاحث)

هم نے بہت اختصار و ایجاز سے کام لیا کیونکہ ابھي اختلاف الوان کا بہت بڑا میدان یعنے عالم نباتات کي بحث باقي ہے امید ہے کہ مندرجۂ ذیل امور قارئین کرام کے سامنے آ گئے ہونگے :

(۱) اختلاف الوان کے متعلق شارحین و حاملین علم نے جو کچھہ تحقیق کیا ہے ' اسمیں ابھي تحقیقات مزید کي بہت بڑي گنجایش باقی ہے - تاهم موجودہ تحقیقات سے بھي ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف الوان کے اندر حکمت الہیہ نے بعض عجیب و غریب اسرار و مصالح رکھے ہیں ' اور آگے چلکر نہیں معلوم اور کسقدر اسرار منکشف ہوں ؟ قرآن حکیم اسي لیے انہیں حکمت الہي کي نشاني کہتا ہے -

(۲) قرآن حکیم نے اس زمانے میں جبکہ انسان کي معلومات محدود تھی ' اسرار خلقت کے چہرے پر نقاب پڑا تھا ' اور اسکے مخاطب وہ لوگ تھے جو علم و حکمت سے بالکل نا آشنا تھے ' اختلاف الوان کو اللہ کي قدرت و حکمت کي نشاني قرار دیا اور فرمایا کہ اسمیں صاحبان عقل و فکر کیلیے بڑے بڑے اسرار و بصائر ہیں - آج علم الحیوان اور علم الحیات کي تحقیقات اسکي تصدیق کرتي ہے اور انسان نے صدیوں کي تحقیق و تفتیش کے بعد چند مصالح کا سراغ لگایا ہے - یہ خدا کے کاموں کي انساني تحقیق ہے اور وہ خدا کے کلمات کا مجموعہ ہے - پھر کیا یہ اسي کا "قول" نہیں جسکے "فعل" کے اسرار و مقاصد کي تحقیقات کي جا رهي ہے ؟

لا تبدیل - " لکلمات اللہ " ولا تبدیل " لخلق اللہ " !

صحیفۂ فطـرت کا ایک دلچسپ صفحـہ

عـالـم نبـاتات اور حیـوانات

مختلف الجنس اشیاء میں حیرت انگیز مشابہت

(مقتبس از سائنٹیفک امریکن)

دنیا کی جن اشیاء میں کوئي حقیقي تعلق نہیں ہے ' انکي شکل یا ساخت میں مشابہت کا سراغ لگانا ایک دلچسپ علمي مشغلہ ہے - چاہے ابتداء میں یہ کام ایک طفلانہ حرکت معلوم ہو ' مگر اس حیثیت سے اسکے مفید ہونے میں تو کسي کو کلام نہیں ہوسکتا کہ اس سے تخیل کو تحریک ہوتي ہے اور نفس کو تحقیق کي ایک ایسي راہ اپنے سامنے نظر آجاتی ہے جو بہت سے اہم اکتشافات تک پہنچا دیسکتي ہے -

اس مشغلہ کا تعلق خاص کر کم سن طلبہ کي تربیت سے ہے ' کیونکہ ایک درجہ کے لڑکوں کے اندر فہم آمیز مطالعہ سے دلچسپي پیدا کرنے میں جو دقتیں پیش آتي ہیں ' انہیں وہ لوگ فوراً تسلیم کرلینگے جنہیں مدرس کي حیثیت سے کوئي تجربہ حاصل ہے - بالفاظ دیگر انکے لیے ایک ایسي شے کي ضرورت ہے جو نفس کي کل کو چلائے ' اور یہ خدمت اس مشغلہ سے بخوبي انجام پاسکتي ہے -

مثلاً ممکن ہے کہ ایک پھول یا کیڑے کے صرف دیکھنے سے یہ مقصد حاصل نہ ہو لیکن اگر هم اس پھول یا کیڑے اور کسي دوسري مانوس و مالوف شے میں کوئي ایسي مشابہت بتلا سکیں جس سے تعجب اور حیرت پیدا ہو یا بے اختیار ہنسي آ جاے ' تو صرف اسي ایک ابتدائي نقطہ سے چلکر اور مختلف درمیاني مراحل سے گذرکر ' هم بڑے بڑے سوالات ساخت طبیعي ' رشتہ باهمي ' گرد و پیش کے حالات کے ساتھہ مطابقت ' وغیرہ وغیرہ تک طالبعلم کو لیجاسکتے ہیں - اور اسکے اندر ایک ایسي دلچسپي پیدا کرسکتے ہیں جو خشک علمي مباحث میں ہر دماغ کو نہیں ہوسکتي !

مثال کے طور پر آرکڈ (Orchid) (۱) نامي پھول کو لیجیے - اسکي چند قسموں کے عام نام ایسے ہیں جنسے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ حیوانات کے بعض اعضاء سے مشابہت رکھتے ہیں - آرکڈ کي قسمیں یہ ہیں :

میں آرکڈ (Man Orchid) -
اسپائڈر آرکڈ (Spider Orchid) -
لیزرڈ آرکڈ (Lazard orchid) -
مونکی آرکڈ (Mankey Orchid) -

(۱) Orchid ایک درخت ہے جسکا دوسرا نام Aphry's ہے - اسکي بہت سي قسمیں ہیں جن میں سے بعض مشہور اور دلچسپ اقسام کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے -

یہ درخت زیادہ تر ان ممالک میں ہوتا ہے جو بحر میڈیٹرین کے کنارہ پر واقع ہیں - ان کي پیدایش کا موسم فصل بہار اور آغاز گرما کا زمانہ ہوتا ہے -

رباعیـــات عمـــر الخیـام
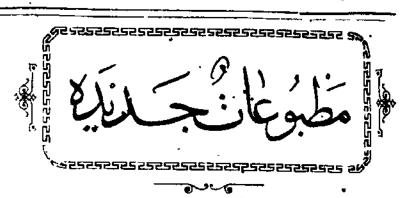
ایک نیـا امـریکن ایـــڈیشن

(۲)

ان رباعیوں کے کی تعداد اختلاف نے یہ مسئلۂ پیدا کردیا کہ اصلی رباعیوں کی تعداد کتنی ہے ؟ اور یہ جو زیادہ سے زیادہ تعداد تک رباعیاں موجود ہیں ' یہ سب کی سب عمر خیام ہی کی ہیں یا نہیں ؟

مستشرقین عمر یبین کا عرصہ تک یہی خیال رہا کہ جسقدر زیادہ رباعیاں نکلتی آتی ہیں ' وہ سب کی سب عمر خیام ہی کی ہیں ' اور جن نسخوں میں تعداد کم ہے ' وہ یا تو ناقص ہیں یا کسی شخص نے اپنے مذاق کے مطابق اصل دیوان رباعیات کا انتخاب کرلیا ہے ۔ چنانچہ جب کبھی کسی زیادہ تعداد والے نسخہ کی ان میں سے کسی کو اطلاع ملی تو وہ اس درجہ خوش ہوا ' گویا علوم و حکمت قدما کا کوئی گم شدہ ذخیرہ ہاتھہ آگیا ہے ' یا برباد شدہ مدرسۂ اسکندریہ کے کتب خانے کا سراغ ملگیا ہے !

حکیم عمر الخیام (۱)

غالباً سب سے پہلے مستشرق بزرگ و شہیر ' پرو فیسر والنتین زوکوفسکی (Valentin Zhukovski) نے اس غلطی کو محسوس کیا ' اور ایک محققانہ رسالہ عمر خیام پر لکھکر ثابت کیا کہ بڑی تعداد رباعیات منسوبۂ خیام کی الحاقی ہے ' اور بعد کو کسی غلط فہمی کی وجہ سے خیام کی جانب منسوب ہوگئی ہے ۔

یہ رسالہ سنہ ۱۸۹۷ میں " المظفریہ " کے رسائل کے ساتھہ سینٹ پیٹرزبرگ سے چھپ کر شائع ہوا - اس وقت سے یورپ اور امریکہ کے عمر یبین و خیامیین کے حلقہ میں الحاقی رباعیات کی تحقیق و تجسس کی ایک نئی کاوش پیدا ہوگئی ہے ۔

پرو فیسر زوکوفسکی نے اپنے دعوے کے ثبوت میں ۸۲ رباعیاں پیش کی ہیں جو مختلف معروف و متداول نسخوں میں خیام کی طرف منسوب ہیں ' حالانکہ خیام سے انہیں کوئی تعلق نہیں -

وہ دراصل شیخ عطار ' خواجہ حافظ ' مولانائے روم ' شیخ عبد اللہ انصاری ' اور انوری وغیرہ متوسطین شعرائے ایران کی ہیں -

اس مضمون کو پڑھکر مستشرقین فرنگ نے الحاقی رباعیات کی تلاش شروع کردی - پروفیسر براؤن نے ۳۲ رباعیوں کا اور ثبوت بہم پہنچایا ہے - انکے بیان کے مطابق اسوقت تک کل ۱۰۱ رباعیاں الحاقی ثابت ہوچکی ہیں - (ان نئی الحاقی رباعیوں کی تفصیل کیلیے پروفیسر براؤن کی تاریخ ادبیات ایران : Literary History of Persia, باب ۱۲ - صفحہ ۲۴۶ سے ۲۵۹ تک دیکھیے)

اسمیں شک نہیں کہ پروفیسر والنتین زوکوفسکی کی تلاش و جستجو قابل تحسین ہے ' لیکن افسوس کہ مستشرقین کے بعض دیگر مباحث خیامیہ کی طرح یہ بحث ہمارے لیے چنداں قیمتی نہیں ہوسکتی ' اور نہ اس بارے میں پروفیسر مذکور کی تحقیقات کے ہم محتاج تھے -

اگر وہ مشرق کے کسی ایسے شخص کی اعانت بہم پہنچا لیتے جو فارسی شاعری کا تھوڑا سا بھی ذوق رکھتا ہے اور عام تذکروں اور دیوانوں کا مطالعہ کرچکا ہے ' تو اس مشکل کی قیمت چند سطری لمحوں کی نظر سے زیادہ نہ نکلتی اور بغیر کسی زحمت و تلاش کے اس سوال کا حل ملجاتا - بلکہ جس حد تک وہ حل کرسکے ہیں ' اس سے بہیں زیادہ وسیع و تشفی بخش ہوتا -

اصل یہ ہے کہ الحاقی کلام کا سوال صرف خیام ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ ایک حد تک عام ہے - الحاقی منسوبات کی عام بلا سے شاید ہی کوئی مشہور شاعر بچا ہو - اس درجہ سے بھی نظر بلند کرکے دیکھیے اور عام طبقۂ مشاہیر و اعاظم مصنفین متقدمین و متوسطین کو دیکھیے تو ہر علم و فن کے ارباب کمال اسی مصیبت سے دوچار نظر آئیں گے - آج کتنی ہی تصنیفات ہیں جو امام ابو حنیفہ ' جابر طرطوسی ' ابن قتیبہ ' امام غزالی ابو معشر فلکی ' فخر الدین رازی بوعلی سینا ' معلم ثانی ' ابن عربی محقق طوسی وغیرہ ' سے منسوب ہیں جنکی مصنفات ہر عہد اور ہر حصۂ عالم میں معروف و متداول رہیں ' لیکن نظر دقت سے دیکھا جائے تو از سر تا پا الحاقی ہیں !

ناصر خسرو ' فردوسی ' خواجہ حافظ ' جلال الدین رومی ' حکیم سنائی ' سب کے دیوانوں کا یہی حال ہے - لیکن جن لوگوں کو ایک ادنی ذوق بھی فارسی شاعری اور مختلف اعصار ادب و علوم کے متعلق حاصل ہے ' اور ہر شاعر کے اندر مخصوص اور افکار مختصہ کے متعلق نظر و بصیرۃ رکھتے ہیں ' وہ بغیر کسی زحمت و کاوش کے باول نظر اندازہ کرلیتے ہیں کہ کس قدر کلام اصلی ہے اور کس قدر بعد کو اغلاط رواۃ و کاتبین اور سہو و التباس ناقلین یا بعض دسائس و اغراض مخصوصہ و دنیوی سے ملادیا گیا ہے ؟

• علی الخصوص عمر خیام کے متعلق تو یہ مسئلہ کچھہ بھی دشوار نہ تھا - اسکا انداز بیان و نظم ایک خاص طرز کا ہے - وہ اپنے افکار شعریہ و حکمیہ میں بعض ایسی خصوصیات رکھتا ہے جو چند رباعیوں کے مطالعہ کے بعد نمایاں ہوجاتی ہیں اور کسی دوسرے کا کلام سمجھے آکر دھوکا نہیں دیسکتا -

(۱) مصورین یورپ نے ابتک عمر خیام کی جسقدر تصویریں کھینچی ہیں ' ان سب میں مسٹر گلبرٹ جیمس کے قلم صنیع کا عموماً زیادہ اعتراف کیاگیا ہے جس نے کئی سال ایک ایرانی فیلسوف کے تصور میں بسر کرڈالے - یہ تصویر اسی تصویر کو پیش نظر رکھکر منشی رحمت اللہ صاحب رعد نے " سوانح نظام الملک سلجوقی " کیلیے بنائی تھی - جو فی الحقیقت ہندوستان میں سنگی طباعت و مصوری کے ایک کہنہ مشق ماہر ہیں -
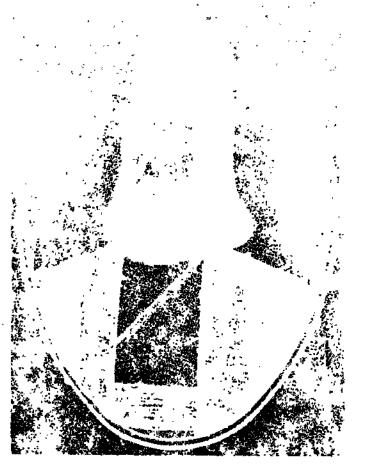
ترایپیولم نامي ایک پھول ہے جو سبز پتیوں کے ایک بیروني لفافه میں رهتا ہے - اس لفافے کو اصطلاح میں (Calyx) (۱) کہتے هیں - اس کا رنگ چمکدار اور اسکی شکل اسطرح لمبي هوتی ہے که مہمیز کا کانٹا سا معلوم هوتا ہے - اسی کا بیروں تنگ حصه رس کا مخزن ہے - اسمیں کبھي کبھی اس قدر کثرت سے رس هوتا ہے که از خود اُبلکے بیرے تک آجاتا ہے - اسي "مہمیز" سے طائر کینري کا سر اور گردن بنتا ہے - رهي دم تو وہ پھیلي هوئي پنکھڑیوں سے پیدا هو جاتي ہے - اسکي شکل هو بہو ایک جاندار مخلوق کي سي هوتي ہے - جب وہ کلي کي حالت میں هوتا ہے تو معلوم هوتا ہے که ایک جڑیا بیٹھی ہے !

(گرم ممالک کا Birth worth)

(Aristolochia gigas) نامی ایک اور پھول ہے جس کی نا شگفته کلي راج هنس سے مشابہت کا ایک دلچسپ نمونه پیش کرتي ہے - یه اور اسکے ساتھه کي اندر اور قسمیں گرم مکانوں (۱) (Hot house) میں ملینگي .... یه تمام عجیب و غریب پھول جو اعجوبگي میں آرکڈ کے حریف هیں' ان دو پر والی مکھیوں کو اپني طرف کھینچتے اور پھر انکو گرفتار کرنے کے لیے بنائے گئے هیں جو نجاست اور مردار کھاتي هیں' اور اسے دوسري بہتر سے بہتر غذا پر ترجیح دیتي هیں - انکي بدبو اور زردي تعفن کی طرف خیال کو متوجه کرتي ہے جس سے انسان کو سخت نفرت پیدا هو جاتي ہے -

اس پھول کي مختلف قسموں کي ساخت میں ایک گونه اختلاف ہے' تاهم ان کي مشابہت کے اصلي مناظر یه هیں :

(۱) ایک ترغیب دینے والا رقبه (۲) وہ چیز جو ایک حلق یا ڈیوڑھي کي طرف رهنمائي کرتي ہے (۳) وہ راہ جو ایک اندروني کمره یا قید خانه میں لیجاتي ہے -

راج هنس سے " اے - بي گاس " نامي مکھیوں کي مشابہت همیں مذکورہ بالا تشریح کے سمجھنے کے قابل بنا دیتي ہے - راج هنس (یعني وہ کلي جو راج هنس معلوم هوتي ہے) کا جسم پھیلکے ترغیب دینے والا رقبه بنجاتا ہے - یه ایک وسیع کشادگي ہے جو ۲۶ انچ لمبي اور ۱۱ - انچ چوڑي هوتي ہے - تمام سطح پر خون نما ارغواني رنگ کي رگوں کا جال پھیلا هوا ہے - اور اسپر اس قسم کے بالوں کي صفیں بچھي هیں جنکي نوکیں اندر کي طرف مائل هیں -

جو مکھي اس ترغیب دینے والے رقبه پر بیٹھتي ہے' اسے پھول کي بدبو کلي کي گردن میں جانے کي ترغیب دیتي ہے - یه گردن ایک عجیب طلسم ہے - وہ آنے وقت تو مکھي کو بے تکلف آنے دیتا ہے اور بال جانے میں سہولت پیدا کردیتے هیں' مگر جب باهر نکلنا چاهتي ہے تو وهي بال روک لیتے هیں اور مجبوراً اندر کے کمره میں جو راج هنس کي گردن کے نیچے هوتا ہے' گھستي چلي جاتي ہے - یہاں اسے اصلي یا صنعتي اعضاء سے ملنا پڑتا ہے -

اس کمره میں مکھیاں قید هوجاتي هیں - ان میں سے جو مکھیاں دوسرے پھولوں سے آتي هیں وہ اپنے همراہ مادۂ تولید بھي لاتي هیں - اسطرح اندام نہاني (Pistil) کي تلقیح وجود میں آ جاتي ہے -

اعضاء تناسل جب بلوغ کو پہنچتے هیں تو ان مفید مکھیوں کے جسم پھر مادۂ تولید سے آلودہ هوجاتے هیں' اور جب تک پھول پژمردہ اور اسکے حلق کے بال خشک نہیں هو جاتے' اسوقت تک انہیں اس قید سے رهائي نہیں ملتي - [البقیة تتلی]

(مسئله قیام الهـــلال)

براے خدا و رسول الهلال کے بند کرنیکے خیال کو بالکل ترک کردیں - خدا کے لیے قوم کي حالت پر رحم کریں - اگر یه رساله بند هوگیا' تو یقین جانیے که قوم پھر مردہ کي مردہ هو جائیگي - میرا ایمان ہے که اس رساله جیسا مفیـد کوئي رساله یا اخبار هندوستان میں نہیں نکلا اور نه ہے - اگر آپکے دل میں قومي درد ہے تو ضرور اسکي اشاعت بدستور جاري رکھئیگا - اگر اسکي آمدني سے ضروریات پوري نہیں هوتیں تو کیوں نہیں اسکي قیمت بڑها دي جاتي ؟ یا تو آپ چنده قبول کریں یا اسکي قیمت بڑهائیں -

آپکا دلي تابعدار - عبد الغني - از لاهور

حضرة المحترم - آپکے اخبار الهلال کي مالي حالت کے ضعف نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا - اراده تو یہي تھا که البـــلاغ بیروت یا العدل قسطنطنیه کو اپنے نام جاري کراتا' مگر اب التماس کرتا هوں که جون کا پہلا پرچه مندرجه ذیل پته پر ارسال فرمائیں -

نیـــاز منـــد

عبد العزیز - عربک پروفیسر مشن کالج - پشاور

مفصله ذیل تین اصحاب کے نام الهـــلال جاري فرمائیں -

خریدار نمبر ۲۱۰۲ از سري نگر کشمیر

[بقیه حاشیه صفحه ۱۳ کا]

باریک خطوط یا ریشوں میں قائم هوتے هیں - ان زیروں اور ریشوں کے اجتماع سے ایک نیزہ سا بنگیا ہے جسکے سرے پر ایک بھرا هوا مشکیزہ ہے - اسکا وسط نیزہ کے سرے پر ہے' اور دونوں گوشوں میں سے ایک گوشه ایک طرف کو زیاده مائل ہے - یہي وہ عضو ہے جو فرائض رجولیت ادا کرتا ہے - اس مشکیزہ نما زیرے میں زرد رنگ کا ایک غبار سا هوتا ہے جسکو انگریزي میں (Pollen) اور عربي میں " طلع " کہتے هیں - خود اس مشکیزہ نما زیرہ کا اصطلاحي نام (Anther) ہے - عربي میں کبھي تو بعینه یہي الفاظ استعمال کرتے هیں اور کبھي اسے " مخزن الطلع " سے بھي تعبیر کرتے هیں -

لیکن کبھي ریشے اور زیرے کي اجتماعي صورت یه هوتي ہے که ایک نیزہ ہے جسکے سرے پر ایک دهانه سا پیدا هوگیا ہے' اور وہ بالکل کھلا هوا ہے - یه عضو فرائض نسائیت ادا کرتا ہے - اسي واسطے هم نے اس کا ترجمه رحم کیا ہے - انگریزي میں اس عضو کو (Pistal) اور اس دهانه کو اسٹیگما (Stigma) کہتے هیں - یہی وہ حصه ہے جو مادۂ تولید کو لیکے اندر پہنچاتا ہے - اسٹیگما ایک ریشه پر قائم هوتا ہے اور اندر سے کھوکلا هوتا ہے - اسلیے عربي میں اسے " قناة " کہتے هیں - انگریزي میں اس کا نام (Style) ہے - اسکے بعد ایک تھیلي سي هوتي ہے جسمیں بیج پیدا هوتے هیں اور ابتدائي پرورش پاتے هیں اسے (ovary) کہتے هیں - عربي میں اسکا ترجمه " مبیض " کیا گیا ہے - اسٹیگما میں هر وقت ایک لیسدار مادہ رهتا ہے - مادہ تولید جب اُس میں داخل هوتا ہے تو اس لیسدار مادہ کے ساتھه مل کے " قناة " کے راسته سے " مبیض " تک پہنچ جاتا ہے -

(۱) یعني وہ غلاف یا لفافه جسمیں کلي کھلنے سے پہلے ملفوف هوتي ہے' اور جو کھلنے کے بعد بھي اکثر باقي رهتي ہے - اسکو انگریزي میں (calyx) کہتے هیں اور عربي میں " کمامه " اکمام اسکي جمع ہے -

مدارس اسلامیہ

۱۰ مئی کا جلسـۂ دہلی

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

(۲)

(۲) اب جلسہ کے واقعات سنیے :

(الف) سب سے پہلے پریسیڈنٹ کے انتخاب کا مسئلہ ہے - جلسہ ہی میں جناب پریسیڈنٹ صاحب سے صدارت کیلیے استفسار کیا گیا اور انہوں نے مہربانی فرماکر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی - پھر ان کے نام کی تحریک و تائید کی گئی - اس وقت کسی بزرگ نے کھڑے ہوکر اختلاف نہیں کیا - چونکہ یہ جلسہ ندوۃ العلماء کے متعلق تھا اس لیے یہ بہتر سمجھا گیا کہ کسی عالم کا انتخاب کیا جائے - میں بالکل یقین دلاتا ہوں کہ پریسیڈنٹ صاحب کے خیالات کے متعلق کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ کیا ہیں' نہ اس لحاظ سے ان کا انتخاب کیا گیا تھا - خدا کے فضل سے جناب پریسیڈنٹ صاحب اس وقت ہم میں موجود ہیں - ان سے دریافت کرلیا جائے کہ کس کس نے ان سے جلسے سے پہلے کیا کیا کہا تھا' اور انہیں کیا کیا ہدایت کی تھی ؟ بہرحال ان کا انتخاب کیا گیا - گو اور اچھے اچھے علماء بھی جلسہ میں تشریف رکھتے تھے' لیکن قومی جلسوں کے قواعد و ضوابط کے متعلق (تحریک صدارت کرنے والوں کی ناقص راے میں) جناب پریسیڈنٹ صاحب کو گروہ علماء میں نسبۃ زیادہ واقفیت معلوم ہوتی تھی - فرض کرلیجیے کہ اگر ان کا انتخاب نہ ہوتا' تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جس بزرگ کو دوسرے اصحاب اس جلسہ کی صدارت کیلیے پیش کرتے تو کیا اس قسم کے اعتراضات سے ان کا اسم گرامی محفوظ رہسکتا تھا - مثلاً اگر کسی تعلیم یافتہ شخص کو اہل جلسہ پیش کرتے تو سب سے پہلے اسکی نسبت بھی یہ اعتراض نہیں کیا جاتا ؟ کم سے کم مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ صدر انجمن صاحب جلسہ سے بہتر ایسے جلسہ کو زیر انتظام رکھہ سکتے' جیسا کہ ۱۰ مئی کا جلسہ تھا -

(ب) اس کے بعد میرے خطوط پیش کرنے کا واقعہ ہے - میں نے جلسہ میں وہ خطوط اور مضامین پیش کیے تھے جو اس کی موافقت و مخالفت میں میرے پاس آئے تھے - جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کسی ایک خط کو بھی نہیں چھوڑا تھا - مجھے معلوم تھا کہ جلسہ کی موافقت کے خطوط زیادہ ہیں اور اسیطرح مختلف شہروں کی انجمنوں نے جو کارروائیاں اپنے اپنے جلسوں کی بھیجی تھیں وہ بھی جلسہ کی موافقت میں زیادہ تھیں - اگر میں ان تمام کو پڑھتا تو کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ جلسہ کا صرف ہوتا اور مجھے معلوم تھا کہ جلسہ کو تھکا دینے والی طوالت دی جائیگی - اس لیے میں نے یہ کہکر کہ " یہ خطوط جلسہ کی موافقت میں میرے پاس آے ہیں لیکن ان کے پڑھنے میں آپ صاحبوں کا وقت ضایع ہوگا - اس لیے ان موافق اور مخالف خطوط کو میں میز پر رکھے دیتا ہوں' جس صاحب کا دل چاہے انہیں دیکھہ لے " پھر میں نے کاغذات میز پر رکھدیے - کسی صاحب نے اتنی تکلیف نہیں فرمائی کہ انہیں دیکھتے نہ کسی شخص نے مجھہ سے خواہش کی کہ انہیں پڑھنا چاہیے - لیکن کیا تو یہ کیا کہ جلسہ کے بعد یہ اعتراض کرنے لگے کہ ان خطوط کو جو ندوہ کی موافقت میں زیادہ تھے نہیں پڑھا گیا - اب بھی وہ سب فایل میں موجود ہیں - جس صاحب کا دل چاہے انہیں پڑھکر اپنا اطمینان فرمالیں' اور دیکھہ لیں کہ موافقت کا حصہ ان میں زیادہ ہے یا مخالفت کا ؟

(ج) جلسہ کی بد نظمی کا بوجھہ بھی جلسہ کرنیوالوں کی گردن پر ڈالنا ایک تسلیم شدہ بات سمجھی گئی ہے - مگر واقعات کبھی چھپانے سے نہیں چھپ سکتے اصل واقعہ یہ ہے کہ اس جلسہ کو برہم کرنے کا قدرتی طور پر بعض اصحاب کے دلوں میں خیال تھا اور انکی دلی خواہش تھی کہ اس جلسہ میں کوئی کارروائی نہ ہوسکے - اس کے ثبوت میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے بولنے کے لیے جو صاحب کھڑے ہوے تھے وہ ندوہ کے ایک معزز رکن تھے' اور پیہم جو کوشش اس فریق کی طرف سے بولنے کی ہوئی وہ بھی کسی شخص پر پوشیدہ نہیں ہے - یہانتک کہ اسٹرایک کا رزولیوشن جو سراسر اس گروہ کے لیے مفید تھا' اسپر تم سے کم دو گھنٹہ تک جھگڑا کیا گیا - بالاخر پیش کرنیوالے نے اسے واپس لے لیا - اس کے علاوہ ہر ایک شخص بولنے کے لیے کھڑا ہونا تھا' اور جب آسے روکا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ ہمیں بولنے سے روکا جاتا ہے - لیکن بولنے کی یہ حالت تھی کہ صرف اسٹرائک کے رزولیوشن کے دو گھنٹے لیلیے تھے' اور آخر میں وہ واپس لے لیا گیا تھا - جو نہیں واپس نہ لیے گئے صورتمیں اور کتنی دیر لگتی - صاحبان ندوہ میں سے بعض اصحاب نے علی الاعلان یہ کہا کہ جلسہ کو جلد ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے' حالانکہ ہم ایک مہینہ تک بحث کیے جائینگے - شاید اس سے بڑھا کر انہوں نے ایک سال یا قیامت تک کی ایک سوئی سی قید بھی لگادی تھی - (مجھے الفاظ و مضمون ٹھیک یاد نہیں) -

ایک طرف یہ حالت تھی دوسری طرف لوگ ان بحثوں سے تنگ آ گئے تھے اور ان مقرروں کی تقریروں میں آخر کار دراندازی کرنے لگے تھے - ایک اور گروہ تھا' جو اس رخنہ سے کچھہ خوش نہ تھا کہ ابھی تک ان میں سے بعض مقرروں کو صدر انجمن صاحب نے بولنے کی اجازت نہیں دی تھی - اس گروہ کے بعض اصحاب بھی جلسہ کی بدنظمی کے ایک حد تک ذمہ دار تھے - اب ان واقعات کو پیش نظر رکھکر فیصلہ کرلیا جائے کہ کون کس حد تک جلسہ کی بدنظمی کا بوجھہ اٹھا سکتا ہے

ایک بزرگ رکن ندوہ نے جو درویش و عالم بھی ہیں' مجھہ سے خود فرمایا کہ بس اب بہتری اسی بات میں ہے کہ اس جلسہ کو ختم کردیجیے' کیونکہ گڑبڑ ہو رہی ہے - میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ کو جلسہ میں بیٹھنے سے تکلیف ہو تو آپ مکان جاکر آرام فرمائیں' یہ جلسہ ایسا نہ ہوگا کہ ختم کردیا جائے - کیا یہ واقعات نہیں تھے ؟ اور کیا ان سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ در اصل جلسہ کو کون بدنظمی کا شکار بنا رہا تھا' اور جلسہ بغیر نتیجہ کے ختم کرنے کا کون خواہش مند تھا ؟ اس کے بعد یہ بھی سنیے کہ جب پریسیڈنٹ صاحب نے کمیٹی کے انتخاب کے رزولیوشن پیش ہوتے وقت یہ فرمایا کہ میں مخالف اور موافق پانچ پانچ حضرات کو بولنے کی اجازت دوں گا' اس کے بعد ووٹ لی جائیگی - تو اس کی بھی مخالفت کی گئی - مگر جب پانچ پانچ حضرات دونوں طرف کے اپنی اپنی تقریریں ختم کرچکے اور پریسیڈنٹ صاحب راے لینے کے لیے آمادہ ہوے' تو ارکان ندوہ میں سے اکثر حضرات اسی وقت جلسہ میں سے تشریف لیگئے -

(د) صدر انجمن صاحب پر یہ غلط الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھنو کے کسی نواب زادہ کو جلسہ سے علیحدہ کرنیکا حکم دیا - حالانکہ اسکی کچھہ بھی اصلیت نہیں ہے -

(ہ) یہ کہا جاتا ہے کہ جلسہ میں بہت سے اصحاب سکھلے ہوئے تھے - اس کے متعلق گذارش ہے [illegible] ذریعہ سے آپ

تصوف و اخلاق سنائي اور عطار' دونوں لهتے هیں - رزم و جنگ فردوسي اور نظامي' دونوں نے لکها هے - خمریات اور جام و صراحي حافظ کي طرح سب کے هانهه میں هے - تغزل اور راز و نیاز عشق سے سعدي کي طرح خسرو اور نظیري کي طرح عرفي کي کائنات شعر بهي معمور هے' لیکن اس سے کیا هوتا هے ؟ گو ان سب کا لباس اور شکل و صورت ایک هو لیکن ادائیں تو خاص خاص هیں جو کسی طرح صاحبان نظر سے چهپ نہیں سکتیں :

من انداز قدت را مي شناسم !

میں تو کهتا هوں که اس شخص کیلیے فارسي شاعري کے ذوق و مطالعه کا دعوا حرام هے جسمیں اتني ادا شناسي بهي نهو که صرف کلام سنکر ایک شاعر کو اسکے دوسرے هم رنگ و هم فکر شاعر سے تمیز کرلے :

هر که خواهد میل دیدن ' در سخن بیند مرا !

علاوہ بریں جو رباعیات عمر خیام کے نام سے منسوب کی گئي هیں' انکا بڑا حصه فارسي کے تذکروں اور دیوانوں میں دیگر شعرا کے نام سے موجود هے جسکے لیے کسي بڑے علمي تجسس کي ضرورت نہیں - تذکرہ دولت شاہ ' مراۃ الخیال ' آتشکدہ ' مجمع الفصحا ' واله داغستاني ' اس درجه کي مشہور کتابیں هیں که معمولي درجه کے فارسي دانوں نے بهي انهیں ضرور دیکها هوگا - ان میں وہ رباعیات دوسروں کے کلام میں هر شخص دیکهه سکتا هے - شیخ بو علي سینا کي یه رباعي همارے یہاں بچه بچه کي زبان پر هے :

در دهر چو یک مني و آن هم کافر
پس در همه دهر یک مسلمان نبود

لیکن بعض نسخوں میں اسے عمر خیام کے نام سے لکهدیا هے - همارے یورپین محققوں کو یه ثابت کرنے کیلیے بڑي هی جانکاہ محنتیں گوارہ کرنی پڑیں که یه رباعي خیام کی نہیں بلکه شیخ کي هے !

اسي طرح شیخ جامي کی لوائح' لمعات' شرح ابن فرض وغیرہ رسائل میں جو رباعیات وحدۃ الوجود وغیرہ کے متعلق بکثرت درج کی گئي هیں ' انکو بهي بعض ناقلین نے خیام کي طرف منسوب کر دیا - پروفیسر ژوکفسکي نے انکي تحقیقات میں کئي سال بسر کر دیے اور سینت پیٹرز برگ کے کتب خانے کي ایک ایک کتاب دیکهه ڈالي ' حالانکه شیخ جامي کے یه رسائل نہایت عام اور کثیر الاشاعۃ هیں ' اور بمشکل کوئي فارسي داں شخص ایسا هوگا جس نے انهیں نه پڑها هو !

شیخ جامي کے بعد سب سے زیادہ التباس شیخ الاسلام انصاري کي بعض رباعیات میں هوا هے - شیخ کي مناجاتوں کا عام انداز یه هے که وہ پلے نثر مسجع میں ایک دعا مانگتے هیں یا رحمت و رافت الهیه سے مخاطبه کرتے هیں - اسکے بعد ایک قطعه یا رباعی مناسب مقام ایراد کرکے دوسرا مخاطبه شروع کرتے هیں - یه رباعیات اکثر خود انهی کی هوتی هیں - کهیں کهیں دوسروں کی بهی لے لیتے هیں - سوز و گداز' والهانه طلب و سوال' عاشقانه شکوہ و شکایت ' اور عارفانه و حکیمانه حکم و مقابله ' شیخ الاسلام کی نظم و نثر کی خصوصیات هیں مگر یهي باتیں ایک دوسرے فلسفیانه رنگ میں خیام کے هاں بهی هوتي هیں - عوام کو اسمیں دهوکا هوا اور شیخ کی بهت سی رباعیاں خیام کے نام سے نسخوں میں لکهدیں - رباعیات خیام کا جو نسخه آجکل ایران اور هندوستان میں رائج هے ' اسمیں بهی شیخ کی متعدد رباعیات ملگئي هیں -

(ایک نئي دریافت)

یہاں تک تو هم نے اُن الحاقی رباعیات کے متعلق لکها هے جنکی تعداد انکے سوت میں طور هے اور جنکا بڑا حصه پروفیسر والانتین ژوکفسکی نے تحقیق کیا هے ' مگر اب هم مستشرقین یورپ کی تحقیقات سے الگ هوکر خود نظر ڈالنا چاهتے هیں - خیام کي مسلمه رباعیات میں سے جنکو تمام ناقدین و محققین و عمریین نے خیام کے مخصوص نوادر فکر و شعر میں سے شمار کیا هے ' ایک رباعي یه هے :

من بندۂ عاصیم ' رضاے تو کجاست ؟
تاریک دلم ' نور و صفاے تو کجاست ؟
ما را تو بهشت اگر بطاعت بخشي
آن بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

اکثر تذکرہ نویسوں نے بهي اس رباعی کو خیام کے ترجمه میں لکها هے اور حقیقت یه هے که ایک نہایت هي بلند ترین مقام عبودیۃ و تذلل و اعتراف هے جو بهتر سے بهتر طریقے ' اور موثر سے موثر انداز میں شاعر نے اسمیں بیان کیا هے - اسکا حقیقي لطف صرف انهي صاحبان حال و کیفیت کو حاصل هو سکتا هے جو اس مقام تک پہنچ چکے هیں -

قران حکیم میں برادران یوسف (علی نبینا و علیه السلام) کا عزیز مصر سے یه کهنا اسي نکته کي طرف اشارہ هے :

جئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل' و تصدق علینا ' ان الله یجزي المتصدقین !

هم ایک ناقص پونجي لیکر تیرے سامنے حاضر هوے هیں' لیکن تو اسکے نقص اور کمی کو نه دیکهه بلکه اپنے لطف و کرم پر نظر رکهکر همیں بهر پور غله دیدے - یه خرید و فروخت اور برابر کا معاوضه نہیں هے' تجهسے بطور صدقه و عطیه کے طلبگار هیں - خدا صدقه دینے والوں کو اسکا بدله ضرور هي دیتا هے ! " بدریوزہ گري آمدہ ایم نه به تجارت "

و قال المتنبي :

وهبت علی مقدار کفی زماننا
و نفسي علی مقدار کفك یطلب !

لیکن خیام کے مطالعه کرنے والے تعجب سے سنینگے که یه رباعي خیام کي نہیں هے بلکه عارف مشہور و جلیل سلطان ابو سعید ابو الخیر قدس الله سرہ کي هے !

سلطان ابو سعید کا کلام نظم غالبا ایک جگه جمع نہیں کیا گیا - صرف تذکروں میں چند رباعیات مل جاتي هیں - ان مشہور رباعیات میں یه رباعي نہیں هے - اسي لیے کسي شخص کو اسکي نسبت شبه پیدا نہیں هوا - لیکن شیخ کے حالات و مقامات میں ایک نہایت ضخیم کتاب انکے پوتے شیخ محمد بن المنور بن ابو سعید نے لکهي هے جسکا نام " اسرار التوحید في مقامات الشیخ ابي سعید " هے - اسکا مطالعه کرتے هوے یکایک اس رباعي پر میري نظر پڑگئي - اسکے مصنف نے تصریح کردي هے که ایک خاص وجداني حالت میں یه دو بیتي شیخ کي زبان پر جاري هوئي تهي -

اگر مزید تلاش کي جاے تو عجب نہیں که اسي طرح الحاقي رباعیات کے متعلق غیر متوقع معلومات جمع هوجاے -

(نیا امریکن ایڈیشن)

اس تفصیل سے مقصود یه تها که نئے امریکن ایڈیشن کي منتخبه رباعیات کي مقدار پر نظر ڈالي جاے - بیان کیا گیا هے که اسمیں ۴۱۸ رباعیوں کا ترجمه دیا گیا هے -

اس سے معلوم هوتا هے که اس ایڈیشن کے مولفین کے نزدیک اصلي مقدار اتني هي هے - مگر هم کو یقین هے که اسمیں ایک بڑي تعداد الحاقي رباعیات کي هوگي - کیونکه اگر سر گور اوسلي کے نسخے کي تمام رباعیات اصلي تسلیم کرلي جائیں ' جب بهي اتنی تعداد اصلی رباعیات کي ثابت نہیں هوتي

بہر حال همیں تکمیل و اشاعت کا انتظار کرنا چاهیے - مطالعه کے بعد صحیح راے قائم کی جاسکے گی -
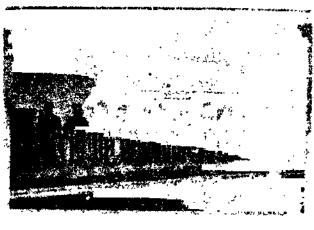
کنیـڈا میـں هنـدوستـــانیـوں کـی حـالت زار

آن چار جانباز هندوستانی عورتوں میں سے ایـک عورت جو جـابرانه قانون کا مقابله کرنے کیلیے کنیڈا میں داخل هوگئی هیں !

کنیڈا میں هندوستانیوں کے رهنے کے مکان -

" تم لوگ همـارے ملـک میں حاکم بننے کیلیے آئے هو - هم تمهارے یهاں قلي بننے کیلیے جاتے هیں - اسپر بهي تم همیں آنے کي اجازت نہیں دیتے ؟ "

[گردت سنگه]

سردار بدہا سنگه جو کنیڈا کے نو آباد هنـدوستـانیوں کے ایـک با اثر لیڈر هیں :

پهر زمین که رسیدیم آسماں پیدا ست !

کنیڈا میں جو جهاز نوآباد هندوستانیوں کو لیکر سردارگردت سنگه گئے تهے اور جو بالآخر ظلم اور جنسیت قومی کے تعصب سے شکست کها کر غالباً واپس آجانے والا هے' اسکے ساحل کنیڈا تـک پہنچنے سے بیشتر مندرجه ذیل مراسلت مشہور اهل قلم سیته نہال سنگه نے کریٹک لنڈن کو بهیجي تهي' جو تازه ولایت کی ڈاک میں آیا هے :

"کنیڈا میں هندوستانیوں کي نو آبادي کا مسئله سخت خطرے کی حالت میں نظر آتا هے - ۳۷۵ هندوستاني ایک جاپانی جہاز میں کولمبیا روانه هوگئے هیں - هندوستان کے ایشیائیوں کے اس جہاز جاپان کے ایشیائیوں سے کرایه پر لیا هے' اور دونوں یکساں طور پر کنیڈا سے اپنے حقوق کے داد خواه هیں !

هندوستانی نہایت استقلال و جوش اور جاں نثاری کے ولولوں کے ساتهه روانه هوے هیں' اور اس بات پر تلے هوے هیں که برطانی رعایا هونیکی حیثیت سے اپنے حقوق حاصل کرینگے - انکا مقصود ایک عملی آزمایش کے ذریعه اس سوال کو حل کرنا هے که آیا سلطنت برطانیه کا ایک جز هونے کے لحاظ سے انهیں کنیڈا میں رهنے کا حق حاصل هے یا نہیں ؟

ان هندوستانیوں میں زیاده تعداد اُن سپاهي پیشه سکهوں کی هے جو زمانهٔ حال کی انگریزي لڑائیوں میں ایک تاریخي افتخار حاصل کرچکے هیں - وه تاج انگلستان کے لیے هندوستان کے اندر اور هندوستان' سے باهر (مثلاً سرحد افغانستان' تبت' چین سمالي لنیڈ) میں لڑچکے هیں اور بارها اپنا خون بهاچکے هیں - ان لوگوں میں شاید هي کوئي شخص ایسا هوگا جسکو یه دعوا نه هوگا که اسکے قریب اور محبوب رشته داروں میں سے کوئی نه کوئي سر فروش اس سلطنت کے لیے اپنا خون بها چکا هے' جسکے تاج سلطنت کا سب سے زیاده قیمتي نگینه هندوستان هے - بهر حال اس بحث کو چهوڑ دو که سکهوں کے حقوق ایک وفادار برطانی سپاهی هونے کي حیثیت سے خاص نوعیت رکهتے هیں - عام قومي اور قانونی لحاظ سے دیکهو' جب بهی یه ایک نہایت هي افسوسناک اور ناقابل تحمل منظر هے - هندوستان هی کے باشندے هیں جنهوں نے محنت و مزدوري کرکے ان نو آبادیوں کو یورپ کی دار الحکومتوں کا هم سر بنا دیا هے' لیکن آج نہایت بے دردي کے ساتهه ان پر اسکا دروازه بند کیا جا رها هے - بظاهر ایسے پر فریب قواعد وضع ایسے گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے که یه دروازه چند رکاوٹوں کے ساتهه اندک کهلا هے' مگر فی الحقیقت وه پوري طرح بند کردیا گیا هے - مثلاً ایک طرف یه قاعده رکها هے که نوآباد هندوستانی کنمبیا میں ایک هی سمت پر نه آئے' دوسري طرف حکم دیدیا گیا هے که اگر وه کسي جگهه جهاز سے اور اسکو آگے بڑهنے کی اجازت نه دي جاے - اسکا صاف مطلب یهي هوا که کوئی هندوستانی دوسری جگه نه جائے - یه قانون یہاں تک سخت کردیا گیا هے که نو آباد هندوستانیوں کي بی بیاں بهی اپنے شوهر کے پاس جانے سے روک دی گئی هیں - یه ایک ایسي کهلي وحشت هے جسے اسکی حالت پر چهوڑ دینا کوئی انسان گوارا نه کریگا !

مظلوم هندوستانیوں کي کے دسی کا ایک منظر ! کینڈا کے حکام صیغهٔ مهاجرۃ نے نو آباد هندوستانیوں کو یہاں مقید کردیا هے !

جو هندوستانی پیشتر سے وهاں موجود هیں' ان پر بهي نوکریوں کا دروازه بند کردیا گیا هے - ساتهه هي ایک طرف حکام نے هندوستانیوں کي بیبیوں کو ان

حضرات چاهیں اس امر کو تحقیق فرمالیں کہ جو صاحب باهر سے بلائے هوے تشریف لائے تھے ' ان میں سے کسی صاحب سے بھی هم لوگوں نے کچھہ فرمایش کی تھی ؟ دهلی میں جو پانچسو کے قریب ٹکٹ تقسیم کیے گئے تھے ' کیا ان کے پاس هم لوگوں نے کسی آدمی کو کچھہ سمجھانے کے لئے بھیجا تھا ؟ کیا مدرسہ طبیہ کے طلباء سے هماري کمیٹی کے کسی شخص نے کچھہ فرمایش کی تھی ؟ بیشک کمیٹی کے سب ممبر ایک خیال کے تھے اور ان کے اکثر احباب ان کے هم خیال تھے - اخبارات میں کافی مضامین نکل چکے تھے - دهلی کے بہت سے پڑھے لکھے حضرات ان مضامین کو پڑھہ پڑھکر اپنی اپنی رائیں قائم کرچکے تھے - ایسی حالت میں اکثر اصحاب کا اصلاح ندوہ پر اتفاق تھا - جس کی ضرورت کو ندوہ کے انصاف پسند حضرات نے خود بھی تسلیم کرلیا تھا اور ۱۰ - مئی کے جلسہ میں اس کا باقاعدہ اعلان بھی هوچکا تھا - ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھکر دهلی کے جلسہ کی عام رائے کے متعلق صرف یہی صحیح قیاس هوسکتا ہے کہ وہ اصلاح ندوہ کے موید تھے اور کسی سے سبق لینے کے محتاج نہ تھے -

(و) یہ تو بار بار لکھا جاتا ہے کہ جلسہ میں مدرسہ طبیہ کے طلبہ موجود تھے ' لیکن کسی منصف مزاج نے یہ نہیں لکھا کہ مدرسہ امینیہ کے اور بعض دیگر اسلامی مدارس کے طلبہ بھی جلسہ میں اچھی تعداد میں موجود تھے ' جو بغیر ٹکٹ کے آگئے تھے ' اور جنھیں جلسہ میں شریک هونے سے کسی نے بھی نہیں روکا تھا - ایک طرف کسی طالب العلم کو داخل هونے سے منتظمین نہیں روکتے تھے - اور دوسری طرف وہ یہ دیکھہ رہے تھے کہ حامیان ندوہ میں سے بعض اصحاب ایک ایک ٹکٹ کو بار بار استعمال کررہے هیں ' اور ان لوگوں کو داخل کررہے هیں جنھیں وہ کسی نہ کسی خاص غرض سے داخل کرنا چاهتے تھے - کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ منتظمین نے رواداری کے برتاؤ کے سوا کچھہ بھی [illegible] پر [illegible] -

(ز) یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ رزولیوشن زبردستی پاس کرلیے گئے حالانکہ اکثر حاضرین جلسہ ان کے خلاف تھے - یہ اعتراض اور اسی قسم کے بعض دوسرے اعتراضات حقیقت میں اس قابل نہیں کہ ان کا کوئی جواب نہ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے - اگر یہ بات سمجھہ میں آسکتی ہے کہ جلسہ خلاف هو اور کوئی رزولیوشن پاس کرلیا جائے ' تو اعتراض بھی سمجھہ میں آسکتا ہے - واقعہ یہ ہے کہ سب موافقت کے لیے هاتھہ [illegible] گیا تو تقریباً سب نے هاتھہ اٹھائے ' لیکن [illegible] هاتھہ اٹھائے گئے تو [illegible] هاتھہ هوا [illegible] سینکڑوں آدمی نے [illegible] اس امر کی [illegible] سکتے تھے - ان سے [illegible] -

([illegible] جلسہ)

میں مختصر طور پر جلسہ کے حالات [illegible] کے بعد اس جلسہ کے نتائج پر بحث [illegible] جس کا وعدہ میں نے اپنے اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں کیا تھا -

میں اس جلسہ کا [illegible] سے جو انصاف پسند هیں [illegible] بڑھاتا ہے [illegible] اصلاح [illegible] ۱۴ جون [illegible] انتظامی کمیٹی کے جلسہ کو بلایا [illegible] حسب ذیل امور کو جگہ دی ہے [illegible] اصلاح سے تعلق رکھتے هیں -

(۱) (الف) منظوري کار روائی جلسہ هاے انتظامیہ گذشتہ -

(ب) حساب [illegible] دار العلوم و ندوۃ العلماء پیش هوگا -

(۲) جن مدرسین کي نسبت مہتمم صاحب دار العلوم نے اپني رپورٹ شائع شدہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے طلبہ کي اسٹرائیک میں حصہ لیا ہے ' ان کا معاملہ بعرض تصفیہ پیش هوگا -

(۳) جن طلبہ نے اسٹرائیک کي تھي انکي وہ درخواستیں پیش هوں گي جن میں انہوں نے اپنے قصور کي معافي چاهي ہے ' میں نے (ناظم صاحب نے) تا تصفیہ جلسہ انتظامیہ ان کو دار العلوم اور دار الاقامۃ دونوں سے مستفیض هونیکا عارضي حکم دیا ہے -

(۴) سالانہ ندوۃ العلماء کے طلب کرنے کي جلد سے جلد ضرورت ہے ' لہذا اس کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین کیا جائیگا -

(۵) مراسلہ ریاست بھوپال و رامپور مشعر التواء امداد تعدادي ۵۰۰ روپیہ سالانہ بلا تعین مدت (پیش هوگا)

(۶) یہ میر مفتي عبد اللہ صاحب اور قاضي تلمیذ حسین صاحب کي رخصت کے متعلق ہے)

(۷) ماسٹر دین محمد صاحب کے متعلق ہے)

(۸) (فقیہہ اول کي جگہ کے انتظام کے متعلق ہے)

(۹) انتخاب ممبران مجلس هاے دار العلوم و مال و کونسل نظامت و فہرست انتخاب اراکین نامزد شدہ (جو منسلک ہے)

(۱۰) تجویز متعلق نگراني بورڈنگ هاؤس -

(۱۱) معاملہ جلسہ دهلي منعقدہ ۱۰ مئي سنہ ۱۹۱۴ و مراسلہ مولوي ثناء اللہ صاحب پریسیڈنٹ جلسہ دهلي بابت اطلاع تقرر کمیٹي براے اصلاح ندوہ -

(۱۲) دیگر ضروري امور جو اس وقت تک هنگامي طور پیش آجائیں یا ضروري تحریرات -

اس اجنڈا سے صاف معلوم هوتا ہے کہ ارکان ندوہ اپنے فرائض کے ادا کرنیکے کا اهتمام کررہے هیں جو امید ہے کہ پورے هوں گے - اگر وہ پورے هوگئے تو جسقدر انہیں خوشي هوگي اسیقدر هندوستان کے ان تمام مسلمانوں کو بھی هوگی جو ندوہ کے ساتھہ دل چسپی رکھتے هیں -

اس کے علاوہ ناظم صاحب ندوہ نے اعلان کردیا ہے کہ هم قواعد و ضوابط کو درست کرنا چاهتے هیں اور اس غرض کے لیے وہ عام مسلمانوں کو دعوت دے رہے هیں - پس ۱۰ - مئي کي منتخب شدہ کمیٹي بھي اپنے خیالات کو ان حضرات کي خدمت میں پیش کرے گي ' اور یہي اس کا فرض ہے - ان تمام باتوں کا جو نتیجہ هوگا ' امید ہے کہ بہتر هوگا اور ۱۰ - مئي کے جلسہ کي غرض کسي نہ کسي طرح پوري هوجائیگي - کیونکہ معزز ارکان ندوہ میں چند حضرات خاص طور پر معاملہ فہمي میں ممتاز هیں - وہ اچھي طرح جانتے هیں کہ هٹ اور ضد سے ندوہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے ' اور صحیح مطالبات کو قبول کرنا ندوہ کي فلاح اور بہبود کا باعث هوگا - دوسري صورت میں قوم کے ایک حصہ کی دل چسپي ندوہ کے ساتھہ ساقط هوجانیکا خوف ہے - پس مجھے امید ہے کہ خدا نے چاها تو تمام معاملات درست هوجائیں گے ' اور آخر کار سب ملکر ندوہ کے ایسے هي خادم بن جائیں گے - جیسے کے پہلے تھے ' اور واقعات کو متفق هوکر بالکل بھلا دیں گے -

بہت سے ایسے اعتراضات میں نے چھوڑ دیے هیں جو گو صحیح نہیں مگر میں انہیں مہتم بالشان نہیں سمجھتا هوں - نیز میں نے ایسے واقعات بھي [illegible] جن کا اس وقت ذکر کرنا مصلحت کے خلاف ہے اور وہ مزیدیں میں بھرنا گوار بحث کا باعث هوجائیں گے - اگر [illegible] اشخاص ایسی بحثوں کو چھیڑیں گے تو میں واقعات کو دهرانے کے لئے حسب ضرورت مجبور هونگا -

محمد اجمل

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں اُنهی کو بذریعه الهـــلال اطلاع دیکر قیمت دوچند یا دوگنی کردینے کی خبر دینی چاهیے - میں امید رکهتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهـــلال کے موجود هیں وہ انشاء الله تعالی بڑی خوشی اور رضا و رغبت کے ساتهه اضافه کو منظور کرکے قیمت ادا کرینگے -

میری عرض کرنے کی کچهه ضرورت نه تهی' جن جن اشخاص نے الهـــلال دیکها هوگا وہ جانتے هونگے ' اور آپ بهی اچهی طرح واقف هیں - بے شک دعوة دینی اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے مگر اسکا قیام و استحکام صرف اسی صورت میں ممکن ہے که تعلیمت برابر جاری رهیں اور ترغیب و تحریص کا سلسله نه ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهـــلال کو قائم و بر قرار رکهے اور اوسکے دلی ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراهیم' تهیکه دار
ازکلو - ایس - ایس - برما

افسوس مسئلہ الهـــلال پر خریداران الهـــلال نے پوری توجه نه کی' اگر ایک ایک خریدار بناتے تب بهی مسئله الهلال کی بابت آپ کو نمبر ۱۹ و نمبر ۲۰ میں درج کرنا نه پڑتا - خدا تعالی اس چراغ کو قائم رکهیگا - میرے نام الهـــلال کی قیمت بجاے آٹهه روپیه کے بارہ روپیه درج کی جاوے - دوسرا پرچه زیادتی چنده کا وی - پی - روانه فرمادیں ایک خریدار پہلے دیچکا هوں - دوسرے کا پته درج ذیل ہے -

فضل الهی ازکلو - ایس - ایس - برما

الهـــلال کی نسبت میری راے بد ہے که یه پرچه ملک بیواسطے رحمت الہی ہے' اسکی اسیطرح کی کمزوری ملک کے واسطے سب سے بڑی مصیبت هوگی' لهذا اگر آپ اسکی قیمت میں اضافه کردیں تو میں نہایت خوش هونگا تا که مالی کمزوری باقی نه رهے - دو خریدار جدید پیش کرتا هوں -

محمد یونس بقی عنه - از ملیح آباد - لکهنؤ

روزانه الهـــلال

چونکه ابهی شائع نہیں هوا ہے' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا ہے که الصبرالیکٹری یعنی سوزنی کام کے کل و پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' دیگر پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل بنفشه وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کیجیے - فهرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر

اشتهـــار

میرٹهه کی مشهور و معروف اصلی قینچی اس پته سے منگائیے
جنرل ایجنسی آفس نمبر ۱۵۶ اندرکوٹ شهر میرٹهه

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بهترین مثالیں موجود هیں' جسکی زبان کی نسبت شاهیر عصر متفق هیں که دهلی اور لکهنؤ کی زبان کا عمدہ نمونه ہے' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع هونا شعر و شاعری بلکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتهه ساتهه سلاست بیان' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے که هر سخن فهم بیسانه سخن کے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کرتا ہے

مولانا حالی فرماتے هیں ...... "آیندہ کیا عجب که اردو فارسی دونوں زبانوں میں ایسے دلکش دیوان کے شائع هونے کی بهت هی کم امید ہے ...... آپ قدماے اهل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے هیں -" قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

مسئلــہ قیــام الهــلال

الهلال نمبر ۱۲ کا مضمون بعنوان " مسئلہ قیام الهلال کا آخري فیصلہ " پڑھکر ایسا صدمہ ہوا کہ اسکا اظہار احاطۂ تحریر سے باہر ہے - نہیں معلوم کونسا جادو اس مضمون میں تھا کہ پڑھتے ہی دل هاتھہ سے جاتا رہا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا - مولانا ! سچ سچ عرض کررہا ہوں کہ اول تا آخر ایک ایک لفظ مکرر سہ کرر پڑھا ' اور غور کرتا رہا اور کرتا ہوں کہ نہ معلوم ہم عاجزوں کیلیے کونسا انقلاب اور کیا حشر ہونے والا ہے ؟

جناب نے فرمایا ہے کہ " الهلال نے خدا سے مہلت مانگی تھی کہ اپنے سامنے اپنے بعض مقاصد کو دیکھہ لے " اور " اب دیکھتا ہوں کہ الهلال اپنا پہلا کام پورا کرچکا ہے اور اپنے بعض مقاصد اپنے سامنے دیکھہ رہا ہے " لیکن مولانا ! خود اپنے ہي ضمیر سے فیصلہ طلب کیجیے کہ کیا " بعض مقاصد " ہي کے پورا کردینے سے کام انجام پاسکتا ہے ؟ اگر نہیں تو پھر کیا ہم گم گشتگان ضلالت کو نیم بسمل چھوڑ نے ہي کے لیے الهلال جاري کیا گیا تھا ؟ اگر ایسا تھا (خدا نہ کرے کہ ایسا ہو) تو بہتر تھا کہ اس کام کا بیڑا ہي نہ اٹھایا جاتا - نہ کہاں کا انصاف اور قانون ہے کہ ادھورا چھوڑ کر اعراض کیا جاے -

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ کا)

آدمي ممانعت کردي' دوسري طرف یہ رپورٹ عام طرحسے پھیلادي گئي کہ ھندو (ھندوستانیوں کو کنیڈا میں ھندو کہا جاتا ہے خواہ وہ مسلمان ھی کیوں نہ ھوں - جس طرح عرب ھر باشندہ ھند کو ھندو کہتے ھیں [illegible]) بالطبع [illegible] ھیں - اور انکي اخلاقي و معاشرتي حالت [illegible] ھو سکتي !

[illegible] کی جماعت جو کنیڈا [illegible] جہاز پر روانہ [illegible] ہے ' [illegible] کہ کنیڈا کی گورنمنٹ [illegible] ھندوستانی [illegible] روک رہي ہے ؟

[illegible] جو ھندوستان سے روانہ [illegible] کوئی کاریگر نہیں [illegible] غیر معمولی ملازم [illegible] کہ ھندوستان [illegible] -

اس بات [illegible] کے بعد ھمیں [illegible] ہے [illegible] جو اسقدر سختي [illegible] بھی دخل ہے - [illegible] وھاں کے [illegible] اور جا پانیوں سے [illegible] اسلیے انکے ساتھہ بھي [illegible] اس بات کا خیال کیا نہیں [illegible] ہندوستانی برطانی رعایا [illegible] -

سلطنت کے [illegible] ہر خیر خواہ برطانیہ اس واقعہ کو [illegible] نظروں سے دیکھیگا - اگر کنیڈا نے یہ اشتعال انگیز طریقہ قائم رکھا تو بہت ممکن ہے کہ ھندوستان میں سخت بے چینی اور اضطراب پھیل جاے" (نہال سنگھ)

میں نہایت عاجزي سے گذارش کرتا ہوں کہ "مسئلۂ قیام الهلال کے آخري فیصلہ " کا فیصلہ جلدي سنا دیجیے تاکہ انتشار و تردد رفع ہو جو اب نہایت شاق گذر رہا ہے - اگر فیصلہ موافق ہوا تو فبہا ' اور اگر نفي میں ہوا تو پھر بہ تعمیل آپکے اس بقول کے کہ " ایک قطعی فیصلہ کرنے میں میرے ساتھہ ہو جائیں " یہ احقر بھي آپکا ساتھہ دینے سے گریز نہیں کریگا - انشاء الله تعالی - الحمد لله میں بھي پہلي منزل پوري کرچکا ہوں اور میرے سامنے بھي دوسري منزلیں کھول دي گئي ہیں - میں بھي انکے طے کرنے کے لیے کمر بستہ ہوجاؤنگا - ناظرین الهلال بھي اپني پہلي منزلیں ختم کرچکے ہونگے اور دوسري کے طے کرنے کیلیے تیار ہونگے ' اگر وہ خدا نخواستہ اپني آیندہ منزلیں طے کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو انا لله و انا الیه راجعون -

آخر میں ناظرین الهلال سے درخواست ہے کہ ۱۲ روپیہ سالانہ قیمت دینے پر تیار ہوجائیں - اگر وہ رضامند نہیں ہیں تو ایک پیسہ کا کارڈ ڈالکر خریداري سے سبکدوش ہوجائیں - اگر کوئي ایسا خط وصول نہ ہو تو ۱۲ - روپیہ پر رضامند سمجھہ لیا جاے اور آیندہ ۱۲ روپیہ سالانہ قیمت مقرر کردي جاے -

تین خریداروں کي فہرست منسلک عریضہ ھذا ہے -

احمد علي خریدار نمبر ۳۸۶۲ - از بھٹنڈا -

آپکے اخبار کے مضامین نے جو اثر میرے دل پر کیا ہے اسکا حال مجھے ہي معلوم ہے - آپکا اخبار بے علموں کیلیے ایک ایسا مقدس ذریعہ علم ہے' جس سے بہت دین اسلام کی حقیقي اور روحاني معلومات حاصل ہوتي ہیں - خداوند کریم آپکو جزاے خیر دے - ایسے اخبار کیلیے قیام و عدم قیام کا سوال پیدا ہونا ہم مسلمانوں کیلیے حیف ہے - میرا تو یہ خیال ہے کہ ہر مسلم کے ہاتھہ میں یہ پرچہ ہونا چاہیے - فی الحال تین اصحاب کے نام اخبار روانہ کیجیے آیندہ بھي انشاء الله کوشش کرونگا - وما توفیقي الا بالله -

براے خدا الهلال کے بند کرنیکا ہرگز ارادہ بلکہ وہم بھي نہ فرمائیں الله مددگار ہے فقط والسلام -

عزیز الدین - خریدار نمبر ۳۹۹۳ از لاہور

آج اتفاق سے ایک بزرگ سے الهلال کا پرچہ نمبر ۲۰ اور ۱۹ جو ایک ساتھہ شائع ہوا ہے' چند مدت کے لیے دیکھنے کو منگیا - الهلال کی توسیع اشاعت کیلیے اهل دل حضرات جان و دل سے کوشاں ہیں - خاکسار ایک غریب طالب العلم ہے' عربي پڑھتا ہے' اتني اوقات نہیں جو آٹھہ روپیہ گھر سے دیکر الهلال کا خریدار بن جاؤں - کیا یہ ممکن ہے کہ آپ میرے اس عریضہ کو اپنے پرچہ کے کسي گوشہ میں جگہہ دیدیں ؟ بہت ممکن ہے کہ میري عرضي شرف قبولیت کو پہونچ جاے' اور کوئي صاحب دل حضرت ایک سال کے لیے الهلال میرے نام آپکو قیمت بھیجکر جاري کرادیں -

خاکسار سید محمد منصور احمد

مقام اوریں - ڈاکخانہ کچرہ - ضلع مونگیر

الهــلال :

ادارۂ الهلال کا آغاز اشاعت سے یہ طریقہ رہا ہے کہ توسیع اشاعت اور اعانت طلبا وغیرہ کي غرض سے بھي کسي پر بار ڈالنا پسند نہیں کیا گیا اور پہلے سال پانچ سو پرچے طلبا کو نصف قیمت پر' اور سو کے قریب مفت' اور اسي طرح دوسرے سال چھہ روپیہ قیمت پر کئي سو پرچے جاري کردیے -

یہ پہلي درخواست ہے جسکا جواب ادارۂ الهلال نے خود نہیں دیا بلکہ قارئین کرام کے آگے بغرض جواب پیش کیا ہے -

هر فرمـايش ميں الهـــلال کا حواله دينا ضروری هے

رينلڈ کي مسٹر يز اف دي کورٹ أف لندن

يه مشهور ناول جو که سوله جلدونميں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت کي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اور اب دس ۱۰ روپيه - پوري جلد هے جسمين سنهري حروف کي کتابت هے اور ۱۶۲۰ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه ميں وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپيريل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يه دوا کل دماغي شکايتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - يه ايک نهايت مبڈر ٹانک هے جوکه ايکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هيں - اسکے استعمال سے اعضاء رئيسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹريه وغيره کو بهي مفيد هے چاليس گوليوںکي بکس کی قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا کے بيروني استعمال سے ضعف باه ايک بار کی دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره کے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ايک ماه کے استعمال سے يه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قيمت دس روپيه اور دس فتکے دوا کی قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هرقسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی واله جنون ' غمگين رهنے کا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغيره وغيره دفع هوتی - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے که کبهی ايسا گمان تک بهي نهيں هوتا که وه کبهی ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. O. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street Calcutta

ايک بولنے والي جڑي

اگر آپ اپنے لاعلاج مرضوں کي وجه سے مايوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگي حاصل کريں - يه جڑي مثل جادو کے اثر دیکهاتي هے - بيس برس سے يه جڑي مندرجه ذيل مرضوں کو دفع کرنے ميں طلسمي اثر دکها رهی هے -

ضعف معده ' گراني شکم ' ضعف باه تکليف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي ' آب نزول وغيره -

جڑي کو صرف کمر ميں باندهي جاتی هے - قيمت ايک روپيه ۸ آنه

ايس - سی - هر - نمبر ۲۹۵
اپر چيتپور روڈ - کلکته

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني مارک هارمونيم سرينا فائده عام کے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاويگي يه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هی عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبل ريڈ قيمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه کرنا چاهيئے -

کمرشيل هارمونيم فيکٹري نمبر ۳/۱۰
لوور چيت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دوباره پيدا هوجاتي هے - اسکے استعمال ميں کسی قسم کي تکليف نهيں هوتی - مايوسي مبدل بخوشی کر ديتي هے قيمت فی شيشي دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغير کسي تکليف اور بغير کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئيں اڑجاتی هيں -
قيمت تين ٹکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -
آر - پي - گهوش

R. P. Ghose, 306. Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ

بهترين اور سريلي آواز کی هارمونيم سنگل ريڈ C سے تک C يا F سے F تک قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيه
ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيه
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -
هر فرمايش کے ساتهه ۵ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ايجاد کرده - آرالا پهالي جو مستورات کے کل امراض کے ليے تير بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکليف کے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تک نهايت زياده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتيں بهي باردار هوتی هيں -

ايک بکس ۲۸ گوليوں کي قيمت ايک روپيه -

سوا تسهائے گوليـان

يه دوا ضعف قوت کے واسطے تير بهدف کا حکم رکهتي هے - کيسا هی ضعف کيوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوتي جو حد بيان سے باهر هے - شکسته جسموں کو سوار طاقت دیکر مضبوط بناتی هے ' اور طبيعت کو بشاش کرتی هے -

ايک بکس ۲۸ گوليوں کي قيمت ايک روپيه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلـوائـنٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابی هو يا دماغی يا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کرديتي هے ' اور کمزور قوی کو نهايت طاقتور بناديتی هے - کل دماغی و اعصابی و زنانی کمزوريونکو دفع کرکے نسل ميں ايک نهايت هی حيرت انگيز تغير پيدا کرديتی هے - يه دوا هر عمر والے کے واسطے يکساں هی مفيد ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسی قسم کا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده کے

قيمت فی شيشي ايک روپيه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtaliah Street, Calcutta

حکمت بالغـہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چريا کوٹي نے ايک نہايت مفيد سلسلہ جديد تصنيفات و تاليفات کا قائم کيا ھے - مولوي صاحب کا مقصود يہ ھے کہ قـرآن مجيد کے کـلام الهي ھونے کے متعلق آجتـک جس قدر دلائل قائم کيے گئے ھيں اُن سب کو ايک جگہہ مرتب و مدون کرديا جاے - اس سلسلہ کي ايک کتاب موسوم بہ حکمة بالغـہ تين جلدوں ميں چھپ کر تيار ھو چکي ھے -

پہلي جلد کے چار حصے ھيں - پہلے حصہ ميں قرآن مجيد کي پوري تاريخ ھے جو اتقان في علوم القرآن علامہ سيوطي کے ايک بڑے حصہ کا خلاصہ ھے - دوسرے حصہ ميں اعجاز قرآن کي بحث ھے ' اس ميں ثابت کيا گيا ھے کہ قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل ھوا تھا وہ بغير کسي تحريف کا مين اسي کے پاس آج بھي موجود ھے ' جيسا کہ نزول کے وقت تھا ' [illegible] مسئلہ کي فلسفہ الٰہي [illegible] مسئلہ ھے - چوتھے حصہ ميں قرآن کے اسماء و صفات کے نہايت مبسوط مباحث ھيں - جن ميں [illegible] علمي مضامين پر معرکة الارا بحثيں ھيں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ھوتي ھے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد کي ايک سو پيشين گوئياں ھيں ' جو پوري ھو چکي ھيں - پيشين گوئيوں کے ضمن ميں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ھيں ' اور فلسفہ جديد جو نئے اعتراضات قرآن مجيد پر اسلام پر کرتا ھے ان پر تفصيلي بحث کي گئي ھے -

دوسـري جلد - ايک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ھے - مقدمہ ميں نبوت کي مکمل اور نہايت محققانہ تعريف کي گئي ھے - آنحضـرت صلعم کي نبوت پر بحث کـرتے ھوے آية خاتم النبيين کي علاحدہ تفسير کي ھے - پہلے باب ميں رسول عربي صلعم کي ان معرکة الارا پيشين گوئيوں کو مرتب کيا ھے ' جو کتب احاديث کي تدوين کے بعد پوري ھوئي ھيں ' اور اب تـک پوري ھوتي جاتي ھيں - دوسـرے باب ميں ان پيشين گوئيوں کو لکھا ھے ' جو تدوين کتب احاديث سے پہلے ھو چکي ھيں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ھوتي ھے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ کے مستند اقوال سے ثابت کيا ھے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہيں آتا تھا - قرآن مجيد کے کـلام الهي ھونے کي دو قطعي دليليں لکھي ھيں - يہ عظيم الشان کتاب ايسے پر آشوب زمانہ ميں جب کہ ھر طـرف سے مذھب اسلام پر حملہ چھائي ھو رھي ھے ' ايک عمدہ ھادي اور رھبر کا کام دےگي - عبارت نہايت سليس اور دل چسپ ھے ' اور زبان اردو ميں اس کتاب سے ايک بہت قـابل قـدر اضافہ ھوا ھے - تعداد صفحات ھر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغـذ عمدہ ھے - قيمـت ۵ روپيہ *

نعمت عظمـــيٰ ! نعمت عظمـــيٰ !

امام عبد الوھاب شعراني کا نام نامي ھميشہ اسلامي دنيا ميں مشہور رھا ھے - آپ دسويں صدي ھجري کے مشہور ولي ھيں - لواقح الانوار صوفياے کرام کا ايک مشہور تذکرہ آپ کي تصنيف ھے - اس تذکرہ ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ھيں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ھو اور عادات و اخلاق درست ھوں اور صوفياے کرام کے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رھے - يہ لا جواب کتاب عربي زبان ميں تھي - ھمارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلى درجہ کے اديب ھيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ھيں اس کتـاب کا تـرجمہ نعمت عظمى کے نام سے کيا ھے - اس کے چھپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافہ ھوا ھے - تعداد صفحات ھر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلى قيمت ۵ روپيہ *

مشـا ھيـــرالاسلام ! مشاھيـــر الاسـلام ! !

يعنے اردو ترجمہ وفيات الاعيان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس ميں پہلي صدي ھجري کے اواسط ايام سے ساتويں صدي ھجري کے خاتمہ تـک دنياے اسلام کے بڑے بڑے علمـاء فقـہا قضاة شعراء متـکلمين نحويين لغويين منجمين مہـندسين مؤرخين محدثين زھاد عباد امراء فقراء حکـماء اطبا سـلاطين مجتہدين و صناع و مغنين وغيرہ ھر قسم کے اکابر و اھل [illegible] مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسيودي سيلن) کے

" اھل اسلام کي تاريخ معاشرتي و علمي کي واقفيت کے واسطے اھل علم ھميشہ سے بہت ھي قدر کي نگاھوں " سے ديکھتے آئے ھيں "

يہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ھے ' ليکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگريزي ترجمہ کو بھي پيش نظر رکھا ھے ' جسے موسيودي سيلن نے سنہ ۱۸۴۲ع ميں شائع کيا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيـہ ' لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني کے متعلق کثـير التعداد حواشي اضافہ کئے ھيں - اس تقريب سے اس ميں کئي ھزار اماکن و بقاع و قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ھوگيا ھے - علاوہ برين فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيودي سيلن کے وہ قيمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ ميں ضم کرتے ھيں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زيادہ مفيد ھوگئي ھے - موسيودي سيلن نے اپنے انگريزي ترجمہ ميں تين نہايت کارآمد اور مفيد ديباچے لکھے ھيں مشاھير الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا ميں ان کا اردو ترجمہ بھي شريک کر ديا گيا ھے - اس کتاب کي دو جلديں نہايت اھتمام کے ساتھہ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چھپوائي گئي ھيں ' باقي زير طبع ھيں - قيمت ھر دو جلد ۵ روپيہ -

(۴) مآثر الکرام يعنے حسان الہند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفياے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعـہ مطبع مفيد عام آگرہ خوشخط قيمت ۲ روپيہ -

(۵) افسر اللغات - يعنے عربي و فارسي کے کئي ھزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۴۶) قيمت سابق ۶ روپيہ قيمت حال ۲ روپيہ -

(۶) نعمان ايران - يعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرنگلنگ آف پرشيا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزير خزانـہ دولت ايران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاوير عکسي قسم اعلى - جلد نہايت خوبصورت اور عمدہ ھے قيمت صرف ۵ روپيہ -

(۷) داستان ترکتازان ھند - کل سلاطين دھلي اور ھندوستان کي ايک جامع اور مفصل تاريخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائي نہايت اعلى قيمت سابق ۲۰ روپيہ قيمت حال ۶ روپيہ

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيہ قيمت حال ۳۰ روپيہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قيمت ۳ روپيہ -

(۱۰) آثار الصناديد - سرسيد کي مشہور تاريخ دھلي کانپور کا مشہور اڈيشن با تصوير قيمت ۳ روپيہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غـلام حسين قدر بلگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي ميں بھي کوئي ايسي جامع کتاب موجود نہيں - نہايت خوشخط کاغذ اعلى صفحات ۴۷۴ - قيمت سابق ۴ روپيہ قيمت حال ۲ روپيہ -

(۱۲) جنـگل ميں منـگل - انـگلستان کے مشہور مصنف رڈيارڈ کپلنگ کي کتاب کا اردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قيمت سابق ۴ روپيہ - قيمت حال ۲ روپيہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبليو - ايچ - رينـگن - ال - ال - ڈي کا اردو ترجمہ جو نظام الدين حسن خان صاحب بي - اے - بي - ال - سابق جج ھائيکورٹ حيدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ھوا ھے - مترجمہ مسٹر مانـک شاہ دين شاہ شاھن جج دولت آصفيہ - آخر ميں اصطلاحات کا فرھنـگ انـگريزي و اردو شامل ھے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قيمت ۸ روپيہ -

(۱۴) ميڈيکل جيورس پروڈنس - حضرت مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب يہ کتاب وکيلوں - بيرسٹروں اور عہدہ داران پوليس و عدالت کے لئے نہايت مفيد و کارآمد ھے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ قيمت سابق ۹ روپيہ قيمت حال ۳ روپيہ -

(۱۵) تحقيق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم يار جنـگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ايک عالمانـہ اور نہايت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قيمت ۳ روپيہ -

(۱۶) شرح ديوان اردو غالب - تصنيف مولوي علي حيـدر طبا طبائي - يہ شرح نہايت قيمتي معلومات کا ذخيرہ ھے - غالب کے کـلام کو عمدہ طريقـہ سے حل کيا گيا ھے صفحات ۳۴۸ مطبوعـہ حيدر آباد قيمت ۲ روپيہ -

(۱۷) تيسير البـاري - يعنے اردو ترجمہ صحيح بخاري بين السطور حامل المتن صفحات تقريباً (۳۷۵۰) نہايت خوشخط کاغذ اعلى قيمت ۲۰ روپيہ -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جاليے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پيئے نهانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نهيں هے -

قيمت سوله گوليوں کی ايک ڈبيه ۵ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ۵ آنه

يه
دو دوائيں
هميشه
اپنے
پاس
رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکے پهاڑ ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ۶ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ۵ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پڑيگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کی ترقي نے جب سب چيزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنايا گيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لی هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کيا گيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دير پا هونے ميں لا جواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هو جاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دواخانے هيں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکيم اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے' نيز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهـــــــر ونهر وتهرا ائنو
ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹريٹ - کلکته

[6]

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ھے

الاســـلام - سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ھے یہ ھے کہ وہ مذهب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف هوں ' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلی الله علیه وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد هیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ھے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ھے ' بچوں کی سمجھ کے مطابق ایسا عمدہ بیان اس کتاب میں ھے - غالباً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا ' اور نہایت مفید بیان کیا ھے - مولوی نذیر احمد صاحب نے بو انداز بیان سے خوش هوکر جابجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ھے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ھے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاھتے هوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور هیں اردو میں لکھے گئے هیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب هیں ' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے هوئے ' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا هو ' اور اُس کے دل میں قرآن مجید کی کچھ بھی عزت و عظمت هو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ھے کہ تھوڑے ھی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ھے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ھے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ھے قیمت چھ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم هیں ' انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی هیں - ان سے بھی وهی فائدہ حاصل هوتا ھے ' جو قرآن مجید کے قصوں سے هوتا ھے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ھے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب هوتی هیں :

نذیر محمد خان کمپنی - لاهور

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی اور مرهٹی هفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

مینیجر

روغن بیگم بہــار

حضرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار ' وکلا ' طلبہ ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ھے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ھے ' ایک عرصے کی فکر اور جونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ھے ' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ھے ' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از استعمال پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جاسکتی ھے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاهر هوسکتا ھے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کیدراجی تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے هیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ھے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسو رنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ھے - اکثر دماغی امراض کبھی علت برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هوجاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ھے تاکہ هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبوسے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں هوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بنیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی مڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بنیکا ــــ کے خواص بہت هیں ' جن میں خــاص خــاص باتیں عمر کی زیادتی ' جوانی دائمی ' اور جسم کی راحت ھے ' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ھے -

راما برنجن تیلہ اور برنمبر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے آبا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط همکو معلوم ھے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کائیھو " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پاس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یونانی لوٹ پاؤڈر کا سامپل یعنی سرکے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ھے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف جس پر نیچے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ ... وتذکیر ... اعراب چڑھے هوے هیں - مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے ❊

(۲) داستان پاستان - فاتحہ ... هسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے ❊

(۳) چمنستان عرب عجم کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ

(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال قیمت اٹھارہ آنے ❊

(۷) یاسمین - ... متعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت ...

(۸) راحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب قیمت ...

(۹) پھول ... بنگالی زبان کی شیرینی ... قیمت آٹھ آنے

(۱۰) اتالیق نسواں - دس حصے قابل دید ... قیمت پانچ روپے

(۱۱) حامی النسواں - طرز تمدن ... قیمت چھ آنے

(۱۲) انقلاب ترکی - قیمت ڈیڑھ روپیہ ❊

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے ❊

(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھ آنے ❊

(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشاء وغیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری وکتب انجمن حمایت الاسلام کتب تاریخ اسلامی

(۱۶) راز و نیاز کے کارڈ - ... درجن و ۱۲ درجن ❊

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی - دولت علیہ خداداد افغانستان کا باتصویر ... اخبار چندہ سالانہ دس روپے ...

ملنے کا پتہ - جنرل نیوز ایجنسی اینڈ بک ڈپو - دہلی ...

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -

منیجر

الہلال کي ششماهی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئی ہیں -

(منیجر)

AL-HILAL.
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
14, McLeod Street.
CALCUTTA
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly 4-14

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲ کلکته: چہار شنبه ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ هجري جلد ٥
Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

شذرات

حادثۂ کرانچي

کرانچي کي بائسکوپ کمپني کے مقدمے کے متعلق پچھلے هفتے هم نے کچھه نہیں لکھا - باوجودیکه همیں معلوم هوچکا تھا که مجسٹریٹ نے مقدمه خارج کردیا هے -

اسکا سبب یه تھا که تفصیل صحیح کے منتظر تھے اور اُن وجوہ کو معلوم کرنا چاهتے تھے جنکي بنا پر مقدمه خارج کیا گیا هے -

جس تار میں مقدمے کے خارج دیے جانے کي خبر دي گئي تھي ' اسی میں میر محمد ایوب صاحب بیرسٹرایٹ لا کرانچي کا یه بیان بھي نقل کیا تھا که " اس فلم کو (حضرة) پیغمبر اسلام (صلے الله علیه وسلم) سے کوئي تعلق نہیں " نیز ظاهر کیا تھا که انھوں نے یه راے فلم کے دیکھنے کے بعد قائم کي هے -

مجسٹریٹ شہر نے خود جاکر اس فلم کو دیکھا اور اسکے بعد مدعي سے کہا کہ مقدمه اُٹھا لے - اُس نے انکار کیا اور مقدمه خارج کردیا گیا -

اس تار کے پڑھنے سے یه خیال پیدا هوتا تھا که بہت ممکن هے ' اس معاملے میں عام مسلمانوں کو کچھه غلط فہمي هوگئي هو' اور انھوں نے عربي لباس میں تصویریں دیکھکر بجاے خود یه نتیجه نکال لیا هو که پیغمبر اسلام (صلے الله علیه وسلم) کو اس عالم میں دکھلایا گیا هے -

یه بھي بالکل سچ هے که مراکش ' مصر ' سوڈان ' اور بلاد عرب کے بعض امرا و رؤساء کے متعلق فرانس میں صدها حکایتیں تصنیف کي گئي هیں اور ان میں مسلمانوں کي بدویت ' خونریزي ' ظلم و سفاکي ' نفس پرستي ' اور حرم کي فرضي زندگي کے مکروہ واقعات دکھلائے گئے هیں - بعض حکایتوں میں آخري نتائج کسی قدر تحسین نما هوتے هیں - مثلاً ایسي حکایتیں جن میں انکي شجاعت ' دوست نوازي ' وفاے عہد ' اور مہمان پرستي کے مناظر بھي آتے هیں ' تاهم چونکه مسلمانوں کے متعلق صدها غلط بیانیوں کا اعتقاد عام طور پر راسخ هوگیا هے - اسلیے ان میں بھي کثرت ازدواج ' شدت و افراط طلاق ' اور حرم کي مکروہ و وحشیانه عیش پرستي کا تذکرہ ضرور هي آجاتا هے -

کئي سال هوے ' ایک باهر کي کمپني بمبئی میں آئي تھي - میں نے اسکا چھپا هوا پروگرام دیکھا تھا جسکی سرخی " مولائی حفیظ کا انصاف " تھی - پڑھنے سے معلوم هوا که ایک مراکشي امیر اور ایک فرانسیسی جنرل کی بیوي کا قصه هے - مراکشي امیر مولائی حفیظ سلطان مراکش کے هاں اسے دیکھکر عاشق هوجاتا هے اور صحرائي بدوؤں کی ایک جماعت بھیجکر گرفتار کرلیتا هے - فرانسیسی جنرل اپني حکومت سے طالب اعانت هوتا هے مگر وہ کچھه نہیں کرسکتی ' اور بڑي تلاش و جستجو کے بعد بھی مفقود الخبر عورت کا پته نہیں لگتا - آخر وہ سلطان کے پاس جاتا هے اور اسکے تخت کا پایه پکڑکے روتا هے - سلطان متاثر هوکر وعدہ کرتا هے اور بادیه نشین قبائل کے ایک شیخ کو بلاتا هے - شیخ جاتا هے اور ایک پرانے کھنڈر کے غار نما تہه خانے سے عورت کو نکالکر رها کردیتا هے -

اسکے بعد مراکشي امیر گرفتار هوتا هے اور سلطان کے آگے مقدمه پیش کیا جاتا هے - وہ حکم دیتا هے که ایک خونخوار شیر کے پنجرے میں زندہ ڈالدیا جاے -

اس حکایت میں بظاهر تو یه معلوم هوتا هے که ایک مسلمان سلطان کے انصاف ' مساوات ' اور عدالت میں عدم امتیاز مسلم و مسیحي کا نمونه پیش کیا گیا هے - لیکن در حقیقت اس سے ایک طرف تو مسلمان امرا کي وحشت و نفس پرستي دکھلانا مقصود هے دوسري طرف انصاف کے پردے میں مولاے عبد الحفیظ کی خونخواري اور درندگي ' که مجرم کو زندہ شیر کے آگے ڈالدیا !

میں اس فلم کو دیکھنے کیلیے گیا - میرے ساتھه ایک پارسي شخص تھا - جب مراکشي امیر کے حرم کے وحشیانه مناظر آنے تو وہ هنسنے لگا - میں نے کہا که واقعات میں جو جزئیات دکھلاے گئے هیں وہ عقلاً مستبعد هیں ' اور کوئي مسلمان ایسا نہیں کرسکتا - اُس نے کہا : " اس حکایت کا مصنف مسلمانوں کا دوست هے - ایک مسلمان بادشاہ کا انصاف دکھلا رها هے - وہ ایسا بہتان نہیں تراش سکتا " میں نے کہا که اگر تمہارا عقیدہ یه هے تو جس غرض سے حکایت لکھي گئي تھی وہ حاصل هوگئي !

غرض اسمیں شک نہیں که اس بارے میں غلط فہمي بھي هوسکتي تھي ' اور میر محمد ایوب صاحب کی شہادت اسکی توثیق میں بیان کی گئي تھي -

مگر دوسري طرف مسلمانوں کي درخواست تھي ' جسمیں نہایت وثوق کے ساتھه دعوا کیا گیا تھا اور پروگرام کي نقل شامل کردي تھي - سینما میٹوگراف کا قاعدہ هے که هر منظر سے پہلے ایک صفحه سادہ سامنے آتا هے جسمیں اسکے متعلق مختصر حالات لکھے هوے هیں - صدها آدمي جو تماشا گاہ میں برابر رفته هونگے ' اُن میں کوئي نه کوئي تو ضرور انگریزي جانتا هوگا اور اُس نے پڑھا هوگا که کیا لکھا هے ؟

ایسي حالت میں یه مان لینا بھی مشکل تھا که دعوا سرے سے ایک جاهلانه حماقت کا نتیجه هے اور اُسکي کوئي اصلیت نہیں -

علم طور پر ایسا باور کرنے کے وجوہ پائے جاتے ہیں یا نہیں ؟ تو اسکا فیصلہ کرانچی کے مسلمان ہی بہتر کرسکتے ہیں - باہر کے لوگوں کیلیے بہت مشکل ہے کہ وہ تمام وجوہ و دلائل کا اندازہ کرسکیں - لیکن اب جبکہ وہ خود انکار کرتا ہے اور بقول سندھ گزٹ کے " تعلیم یافتہ " مسلمانوں کی اعانت اسکے ساتھہ ہے' تو کم از کم یہ بتلانا اسکا فرض ہے کہ " دی پرافٹ " سے خود اس نے کیا سمجھا تھا ؟ اور کس " نبی " کا قصہ دکھلا رہا تھا ؟ اگر وہ صحیح جواب نہیں دیسکتا تو سمجھہ میں نہیں آتا کہ مقدمہ کس بنا پر خارج کردیا گیا ؟

مزید برآں ایک اور تار چھپا ہے' اسمیں لکھا ہے کہ میر محمد ایوب صاحب اب مسلمانوں کے ساتھہ اعتراض میں شریک ہوگئے ہیں اور آیندہ اعتراضی جلسہ میں حصہ لینگے - یہ اگر سچ ہے تو اس معاملے میں انکی راے کا اضطراب و اختلاف بالکل نا قابل فہم ہے - سمجھہ میں نہیں آتا کہ جبکہ انکی شہادت مسٹر کرین فیلڈ کیلیے اسقدر مفید ہوئی ہے' تو ہم کس قسم کا فائدہ حاصل کریں ؟

موجودہ حالت یہ بیان کی گئی ہے کہ کلکٹر کرانچی نے فلم کی ضبطی کا وعدہ کیا ہے' گو قانوناً اسکے دکھانے کیلیے پیکچر پیلس کو پوری آزادی ملگئی ہے -

لیکن ہمارے خیال میں مسلمانان کرانچی کو صرف وعدوں ہی پر مطمئن نہ ہو جانا چاہیے' بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ ایک قطعی فیصلہ حاصل کریں - اگر انکی کوشش بے سود نکلی تو باہر کے مسلمان انکی اعانت کیلیے ہر وقت طیار ہیں -

---

بابـــو گنگـــا پـرشـاد ورما

آنریبل راے بہادر بابو گنگا پرشاد ورما کی وفات ہندوستان کی ان ضالعات عظمیہ میں سے ہے' جنکے ماتم میں ملک کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہیے -

وہ ہندوستان کے اُن مخصوص افراد عالیہ میں سے تھے جنھوں نے اپنی زندگی کے ہر عمل کو سچی خدمت اور بے لوث ملک پرستی کا نمونہ بنایا تھا' اور جنکا وجود اس صداقت کی ایک زندہ شہادت تھی کہ سچائی کے ساتھہ کام کرنے والے کیونکر اپنے لیے راہ عمل و رفعت پیدا کرتے ہیں' اور کس طرح اُن مدارج کو استحقاق و اہلیت کے ساتھہ طے کرتے ہیں" جنہیں بغیر حق و فضیلت کے حاصل کرنے کیلیے نادان انسان مضطرب رہتا ہے ؟

انکی زندگی کی ابتدا ایک ایسے بے شان و حیثیت طالب العلم کی زندگی سے ہوتی ہے' جو میٹریکولیشن کے امتحان میں ناکام رہچکا تھا - اسکے بعد انہوں نے " ہندوستانی " نکالا' اور صوبجات متحدہ کے ایک اردو اخبار نویس کی زندگی سے پبلک میں آئے -

اس واقعہ پر پورے تیس سال گذر چکے ہیں - ایک قرن تک یہ بے حقیقت ابتدا مختلف راستوں سے اپنے شاندار انتہائی مقصود کی طرف بڑھتی رہی -

لیکن آج ہم " ہندوستانی " کے ایڈیٹر اور ایک میٹرک فیل ہندوستانی کی وفات پر ماتم نہیں کر رہے ہیں' بلکہ ہمارے سامنے تیس سال کی ایک شاندار عملی زندگی کے فقدان کا دلخراش ماتم ہے' جو اولو العزمیوں اور فضائل و محاسن سے معمور تھی - وہ اردو کے بہترین ملکی اخبار کے ایڈیٹر تھے - ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے سرگرم رکن تھے - ہندوستان کے ایک اہم ترین صوبے کے پولیٹکل اور تعلیمی رہنما تھے' جس نے تیس سال تک ملک کی مصیبتوں کو کم کرنے کے جد و جہد میں بڑے آدمیوں کی طرح حصہ لیا' اور اپنی قابلیت' دانشمندی' فہم و تدبر' اصابت راے' اعتدال فکر' عزم و ثبات' سچی خدمت' اور بے لوث محنت کا ایسا ذخیرہ فراہم کردیا' جو بجا طور پر ہندوستان کی جدید سیاسی و عملی زندگی کی ایک پر فخر سوانح عمری ہوسکتا ہے!

ملک کی ہر بہتر اور مفید تحریک کیلیے انہوں نے اپنی زندگی کو وقف کردیا تھا - وہ ایک ایسی زندگی رکھتے تھے' جو کسی وقت بھی محنت سے خالی نہ تھی -

پچیس تیس برس سے ہمارے ملک میں ملکی کاموں کی زندگی بسر کرنے کا شوق پیدا ہوگیا ہے اور اسمیں مقبولیت و مرجعیت اور جلب توجہ حکام و حکومت کی بعض ایسی دلکشیاں ہیں' جنکی وجہ سے ہر شخص اس زندگی کے خواب دیکھنے لگتا ہے -

مگر بابو گنگا پرشاد ہندوستان کے ان مخصوص لوگوں میں سے تھے جنکا وجود اس خواب کی سچی تعبیر تھی' اور بہت کم ایسے خوش نصیب ہیں جنکے لیے ملکی خدمت کا خواب' خواب پریشاں کی جگہ ایک رویاء صادقہ ثابت ہوا ہے !

اسمیں شک نہیں کہ انکا احسان صوبجات متحدہ پر اور علی الخصوص لکھنؤ پر سب سے زیادہ ہے' مگر فی الحقیقت وہ تمام ہندوستان کے خادم تھے' اور ہمیں چاہیے کہ انکی زندگی کی عزت کو صوبوں کی تقسیم سے بالا تر سمجھیں - بلا شبہہ انہوں نے لکھنؤ کو اپنی بے نظیر دانشمندی اور محنت و جانفشانی سے بہت شاندار بنا دیا' لیکن وہ جو کچھہ لکھتے پڑھتے رہے' اسمیں تمام ہندوستان کے شاندار بننے کا بھی بیج موجود ہے' اور وہ اس سے کم نمایاں نہیں ہے جسقدر لکھنؤ میونسپلٹی کے کاموں میں نظر آتا ہے - وہ تیس سال تک ایک ایسے عمدہ اخبار کو مرتب کرتے رہے جسکی نسبت ہمیشہ ہمارا خیال یہ رہا کہ وہ اردو کا بہترین اخبار ہے - جسقدر صحیح سیاسی تعلیم اور خالص معلومات وہ اپنے پڑھنے والوں کیلیے فراہم کرتا رہا' شاید ہی کوئی اور اخبار ایسا کرسکا ہو - انکی وفات اردو پریس کیلیے خاصۃً ایک حادثۂ شدیدہ ہے -

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق انکے خیالات نہایت قیمتی تھے' اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے' ہم وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی حملہ آورانہ قومیت کا وہ افسوس ناک رویہ اختیار نہیں کیا' جو بعض ہندو اور مسلمان لیڈر اختیار کرتے ہیں - وہ ہمیشہ پنجاب کے اُن ہندو اخبارات کو ناپسند کیا کرتے تھے جنکی پالیسی کی موجودگی متحدہ ہند کے تصور کے ساتھہ کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی - خود مجھسے انہوں نے بارہا کہا کہ ایسے لوگوں اور اخبارات سے بڑھکر ملک کا کوئی دشمن نہیں خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ ہندو -

پچھلے دنوں جب میں رامپور سے دھلی جا رہا تھا تو مراداباد کے اسٹیشن پر انسے سرسری ملاقات ہوئی - افسوس کہ یہی آخری ملاقات تھی - ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے عملی کام کی نسبت عرصے سے میرے بعض خاص خیالات ہیں - اس ملاقات میں سرسری طور پر انکا تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ اپنے صوبے میں سب سے پہلے اس کی آزمایش شروع کردیں - انہوں نے پوری مستعدی کے ساتھہ اس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ خاص اسی کام کیلیے ایک مرتبہ لکھنؤ آؤ اور صوبے کے بعض دیگر لیڈر بھی شریک صحبت کیے جائیں تو غور و مشورہ کے بعد کام شروع کیا جاے -

اخبار " ہندوستانی " کو قائم رکھنا انکی اولین یادگار ہے - اسکے بعد صوبے کے ارباب راے کو غور کرنا چاہیے کہ زیادہ مفید اور موزوں صورت میں اور کونسی یادگار ہوسکتی ہے ؟ ہمیں امید ہے کہ اگر فنڈ کھولا گیا تو بلا استثنا ہندو مسلمان' سب شریک ہونگے -

هم نے کرانچي کے بعض باخبر اور موثق اشخاص کو تار دیا - اسکے جواب میں جو تحریر آئي ' وہ مراسلات کے صیغه میں درج کردي گئي ہے - اسکے مطالعه سے اس مشکل کا اصلي حل منکشف هوجا تا ہے -

اس اثنا میں جو مراسلة مسٹر محمد علي نے کي تھي ' وہ بھي معزز معاصر " کامریڈ " نے شائع کردي ہے ' اور علی الخصوص اسکا وہ حصه قابل غور ہے جسمیں میر ایوب صاحب کا آخري تار درج ہے -

ان تمام بیانات کے پڑھنے سے معلوم هوتا ہے کہ جو پروگرام شائع کیا گیا تھا ' اسمیں حسب قاعدہ صرف فلم کا نام دیا تھا اور لکھا تھا کہ " عظیم " کا واقعه دکھلایا جائیگا - کوئي تصریح نه تھي که اس واقعه کا تعلق کس شخص سے ہے ' اور کس نے عظیم کي بیوي کے ساتھہ وحشیانه سلوک کیا تھا ؟ لیکن جب تماشه دکھلایا گیا تو اسمیں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ موجود تھا ' اور صدها آدمیوں نے اسے اپني آنکھوں سے دیکھا - خود میر محمد ایوب (جنکا اضطراب حال اور متضاد و متبائن طرز شهادت اس بارے میں نہایت افسوس ناک ہے) " کامریڈ " کو لکھتے ہیں که " تماشے میں پرافت کا لفظ دکھلایا گیا تھا "

معزز مراسله نگار کرانچي وثوق کے ساتھہ اپني چشم دید شہادت پیش کرتے ہیں که تماشے کے پورے هال میں " دي پرافت " کے معنی " عرب کے نبي " هي کے سمجھے گئے ' تمام یوروپین اور پارسي شرکاء نے ایسا هي یقین کیا ' اور مختلف مناظر کو دیکھکر باواز بلند ایسے جملے کہے جن میں " پیغمبر عرب " کي طرف اشارہ کیا گیا تھا - تماشے کا " پرافت " بالکل عربي لباس میں تھا ' اونٹ پر سوار تھا ' معجزات دکھلا رہا تھا ' اور لوگوں کو مخاطب کرکے ملکوں کے فتح ' قوموں کي تسخیر ' مال غنیمت کے حصول ' اور پادشاهت کے قیام کي بشارت دیتا تھا - سب سے زیادہ یه که " خوني جہاد " کا حکم بھي اسکے احکام خاص میں سے دکھلایا گیا تھا ' اور لوگوں کو لونڈي غلام بنا لینا اسکا دائمي مشغله تھا - یه دونوں چیزیں اس تصویر کے نمایاں خال و خط ہیں جو عموماً یورپ کے سوانح نویس اور علی الخصوص مشنري مصنف پیغمبر اسلام (صلی الله علیه وسلم) کي اپنے دهنوں میں بناتے هیں - ان تمام حالات کي موجودگی میں قدرتی طور پر هر شخص وهي نتیجه نکالیگا جو عام مسلمانان کرانچي نے نکالا ' اور کوئي وجه نہیں که ایسا نتیجه نه نکالا جاتا - اگر " دي پرافت " سے مقصود کوئي اور شخص تھا ' تو فلم میں اسکي تشریح کردیني چاهیے تھي - تشریح کسي طرح کي نہیں کي گئي - ایک عرب کو مشہور عربي خصائص کے ساتھہ پیش کیا گیا ' اور وہ تمام باتیں اسکے ساتھہ دکھلائي گئیں جو معاندین شیاطین اسلام کے باني کي نسبت بیان کیا کرتے هیں - پھر کہا گیا که یه ایک " نبي " کا قصه ہے - ایسي حالت میں سواے ان عجیب الخلقت عقلوں کے جو شاید کرانچي کے بعض تعلیم یافته مسلمانوں کو دي گئي هوں ' دنیا بھر کي عقلیں تو یہي سمجھیں گي که باني اسلام و پیغمبر عرب کا قصه دکھلایا جا رہا ہے "

رها میر محمد ایوب بیرسٹرایٹ لا کي شہادت کا بیان تو همیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے که میر صاحب نے کرانچي سے باهر کے مسلمانوں کو پہلي مرتبه اپني نسبت معلومات دیتے هوے کوئي مناسب حالت اختیار نہیں کي ' اور بہتر تھا که وہ مسئله کي اهمیت اور نتائج کو پوري طرح محسوس کرکے ایک اصلي راہ اعتدال اختیار کرتے - انہوں نے پیکچر پیلس کے منیجر کي وکالت کا بار لا حاصل اپنے سر لے لیا ' حالانکه بغیر اس نا مناسب پوزیشن کے وہ اصلي حقیقت کو غلط فہمیوں سے الگ کرسکتے تھے - وہ کہتے هیں که " جب انہوں نے یه فلم دیکھي تو خیال کیا که ان بہت سے احمقانه فلموں میں سے ہے جو فرانس میں مراکش کي زندگي دکھلانے کیلیے تیار کي گئي هیں ' اور جنهیں فرانس کے لوگ اپنے اخلاقي اور مذهبي معیار کے مطابق سمجھکر بنایا کرتے هیں "

لیکن ساتھہ هي وہ اپنے اس تار میں جو کامرید کو بھیجا ہے ' صاف صاف یه بھي تسلیم کرتے هیں که " فلم کے مناظر میں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ دکھلا یا گیا تھا "

یقیناً جس وقت فلم کے مناظر کي نسبت انہیں " مراکشي زندگي " کي تفسیر و توجیه کا خیال هوا تھا ' اسي وقت " دي پرافت " کا لفظ بھي انکي نظر سے گذرا هوگا -

پھر یه کیسي عجیب بات ہے که فلم کے پورے مناظر میں کہیں بھي " مراکش " کا نام نہیں آیا ہے ' تاهم میر صاحب نے اپنے ذهني قیاس اور خیالي توجیه کي بنا پر سمجھه لیا که یه مراکش کي وہ تصویر ہے جو " فرانسیسی معیار اخلاق و مذهب " کے مطابق بنائي گئي ہے ' لیکن " دي پرافت " کا لفظ بے شمار اشارات و قرائن کے ساتھہ خود فلم کے اندر دکھلایا جا رہا تھا ' اسکو دیکھکر اور پڑھکر بھي کیا مسٹر محمد هاشم یه راے قائم نہیں کرسکتے تھے که یه پیغمبر عرب کا قصه ہے ؟ ان هذا لشي عجاب !

میر محمد ایوب صاحب کا بغیر کسي تصریح و تحریر کے " مراکشي زندگي " کي توجیه کرلینا تو قطعاً معقول ہے - کیونکه وہ (بقول مقامي اینگلو انڈین معاصر کے) ایک " تعلیم یافته " اور " انگلینڈ ریٹرن " جنٹلمین هیں ' مگر دوسرے زیادہ عام مسلمانوں کا " دي پرافت " کے لفظ کي موجودگي ' عربي زندگي ' عربي لباس ' اور نبوت کے اظہارات اور معجزات کے ادعا کے معائنه کے بعد بھي " پیغمبر عرب و اسلام " سمجھنا اور یقین کرنا معقول نہیں هوسکتا - کیونکه بدقسمتی سے وہ ایسي قابلیتیں حاصل کرنے سے محروم رہے هیں ' جو ایک مسلمان کو باوجود مسلمان هونے کے اسلام کے " خطر ناک مذهبی جوش و هیجان " سے غیر متاثر بنا دیتے هیں !

ساء ما یحکمون !

اس سے همارا مقصود یه نہیں ہے که هم میر صاحب کے بیانات کو سرتا سر غلط سمجھتے هیں ' یا همارا خیال ہے که کرانچي پیکچر پیلس میں جو فلم " عظیم " کي دکھلائي گئي ' وہ یقیناً پیغمبر اسلام (علیه الصلوة والسلام) هي کے متعلق تھي - بلکه هم صرف یه ظاهر کرنا چاهتے هیں که میر صاحب نے اپني راے ظاهر کرنے میں نہایت نادانشمندانه بے احتیاطي کي ' اور غیر مسلم معاصرین کو بغیر کسي قصور کے مسلمانوں پر هنسنے کا موقعه دیا - اگر انکي راے میں فلم کا پیغمبر اسلام کے متعلق هونا قطعي الثبوت نه تھا ' تو وہ پوري آزادي کے ساتھہ راے دیتے ' لیکن ساتھہ هي " دي پرافت " کے لفظ کي تصریح اور دیگر قرائن و اشارات کے مجموعی اثر کو نظر انداز بھي نه کرتے - انکے لیے معتدل راہ عمل یه تھي که وہ ایک طرف تو مسلمانوں کو سمجھاتے که واقعه کي اصلیت میں غلط فہمي اور اشتباہ کي گنجایش نظر آتي ہے ' اسلیے صبر و تحقیق سے کام لیں ' اور وہ خود هي صبر سے کام لے رہے تھے - دوسري طرف حکام کو توجه دلاتے که نبي کے لفظ کا هونا ایک نہایت وزني شہادت اس بات کیلیے ہے که دیکھنے والوں کا انتقال ذهني پیغمبر اسلام کے طرف هو - ایسي حالت میں یه فلم یقیناً توهین آمیز ہے اور دفعه (۲۹۸) تعزیرات هند اور دفعه ۱۲ پریس ایکٹ تک پہنچ جاتي ہے - گرین فیلڈ اس بات کیلیے ذمه دار ہے که وہ بتلاے که " نبي " کے لفظ سے اسکا مقصود کیا ہے ؟ گو وہ اس فلم کا مخترع نہیں ' لیکن قانوناً اسکي تمام ذمه داري اسی کے سر ہے کیونکه وہ اس فلم کو دکھلا رہا ہے -

رها اس امر کا قطعي فیصله که في الحقیقت گرین فیلڈ نے اس فلم کو پیغمبر اسلام کا قصه سمجھکر دانسته دکھلایا یا نہیں ' اور

لیکن اگر اس مقام کے مسلمانوں کی حالت ایسی نہیں ہے کہ روپیہ کا انتظام ہو سکے یا کوئی انجمن اور جماعت کارکن موجود نہیں ہے کہ پورا انتظام کر سکے، تو اس صورت میں ہمیں اطلاع دینی چاہیے کہ کم از کم اسقدر انتظام وہاں کے مسلمانوں سے ممکن ہے - باقی کا انتظام جماعت خود کرلیگی -

اگر کسی وجہ سے ایسی حالت ہے کہ کچھہ بھی انتظام ممکن نہیں مگر وہاں کام کی ضرورت بھی شدید ہے، تو یہ تیسری صورت ہے - اس صورت میں بھی متوکلاً علی اللہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم سے بلا توقف خط و کتابت کی جاے - انشاء اللہ تمام مصارف اپنے ذمے لیکر حسب ضرورت دعاۃ و سیاحین کا انتظام کردیا جایگا -

(۸) " حزب اللہ " کیلیے کوئی فنڈ قائم نہیں کیا گیا ہے اور نہ اسکے شرکاء سے ابتک کوئی رقم دائمی یا یکمشت طلب کی گئی ہے - دنیا پہلے روپیہ مانگتی ہے - پھر کام کرتی ہے - لیکن ہمارے نزدیک ترتیب برعکس ہونی چاہیے - ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس طرح روپیہ کاموں کیلیے سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، اسی طرح اسکا وجود بہتر سے بہتر کاموں کیلیے سخت و شدید مہلکات و موانع میں سے بھی ہے - ہم ابتدا سے اس کام کو آجکل کی انجمنوں اور مجلسوں کے عام قواعد و رسوم سے بالکل الگ ہوکر کر رہے ہیں، اور ہمارے پیش نظر اپنے گذشتہ اور بھلاے ہوے نمونے ہیں :

لب تشنگی ز راہ دگر بردہ ایم ما !

(۹) ہم مختصراً یہ بھی بتلادینا چاہتے ہیں کہ ان دعاۃ و سیاحین کا کام کیا ہوگا ؟ کیونکہ ابتک اسکا کوئی نمونہ قوم کے سامنے نہیں آیا ہے - بہت ممکن ہے کہ وہ " وعظ " و " تعلیم " اور " تبلیغ و دعوۃ " کے نام سے کسی غلطی میں پڑجاے -

یہ محض وعظ فروشی کی بساط تجارت بچھانے والا کوئی گروہ نہوگا جو چند دنوں کیلیے ایک دکاندارانہ دورہ کرکے آگے بڑھجاتے ہیں، بلکہ جماعۃ دعاۃ و سیاحین سے مقصود ایسے ارباب صدق و خلوص ہیں، جو انشاء اللہ تعالی اپنے کاموں اور اپنی سچی اور راست بازانہ زندگی میں قوم کیلیے ایک نمونہ ثابت ہونگے - وہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا گروہ ہے جس نے اپنی تمام بہتر سے بہتر اور اعلی سے اعلی دنیوی امیدوں اور توقعات و تعلقات سے کنارہ کش ہوکر اور لذائذ و نعائم حیات کی امنگوں اور خواہشوں سے دل کو صاف کرکے، اپنی پوری زندگی خدمت دین و ملت کیلیے وقف کردی ہے، اور اللہ اور اسکے ملائکۂ مقربین کو اپنی قربانی اور جاں فروشی کے عہد و میثاق کا گواہ قرار دیا ہے - وہ نہ تو دنیا کے طالب ہوسکتے ہیں اور نہ دنیوی عز و جاہ کے خواستگار، نہ آرام و راحت کے متلاشی ہوسکتے ہیں، نہ عمدہ بستروں اور لذیذ و قیمتی غذاوں کے آرزومند، کیونکہ ان تمام چیزوں کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آے ہیں - اگر ان چیزوں کے طالب ہوتے تو خود بخود انہیں کیوں چھوڑ دیتے ؟ وہ اللہ کی رضا اور اسکے کلمۂ حق کی خدمت کی راہ میں سیر و سیاحت کرینگے، اور تمام دکھ اور مصیبتیں جو اس راہ میں پیش آئینگی، انہیں خوشی خوشی برداشت کرینگے - کیونکہ یہی وہ کانٹے ہیں جنکی تلاش میں انہوں نے پھولوں کو چھوڑا ہے، اور یہی وہ درد و بیقراری ہے جسکی محبت میں انہوں نے آرام و راحت کی زندگی کو اسکے دشمن کی طرح ٹھکرا دیا ہے -

وہ فقیروں کی طرح نکلینگے - دیوانوں کی طرح آوارہ گردی کرینگے - اور جہاں کہیں ٹھہرینگے، خاکساروں کی طرح ٹھہرینگے - نہ تو وہ کسی سے نذر و نیاز لینگے اور نہ کسی پر ایک پیسہ کا بار ڈالینگے - ضرورت کے مطابق انکے کام ہونگے - وہ قرآن کریم کا درس دینگے، حدیث نبوی کی تعلیمات بیان کرینگے، عام دینی مسائل و معتقدات سے لوگوں کو باخبر کرینگے، تعلیم یافتہ اصحاب کے مذہبی شکوک اور موجودہ عہد کے اعتقادات و اعمال العادیہ کی اصلاح کرینگے - عام مجلسوں میں، انجمنوں میں، مسجدوں میں ایک واعظ کی طرح جاینگے - ذکر میلاد کی مجلسوں میں مولود پڑھینگے، اور ہر موقعہ پر لوگوں کو اللہ اور اسکی مرضات کی طرف بلائینگے - مساجد کی جماعت و جمعہ کا صحیح و شرعی انتظام اور اس سے ہر طرح کے فوائد و نتائج حاصل کرنا انکا ایک بہت بڑا کام ہوگا -

صرف انہی کاموں تک انکی ہمت ختم نہو جائیگی - بلکہ ضرورت پڑیگی تو وہ بیماروں کے شب باش تیمار دار، ضعیفوں کیلیے بلا عذر خادم، مسجدوں کیلیے بلا تنخواہ کے خطیب و موذن، بچوں کے لیے مفت کے معلم، غرضکہ ہر حال میں مسلمانوں کے خادم اور مخدوم، دونوں ہونگے، اور ہر خدمت کو انجام دینے کیلیے مستعد رہینگے -

یہ تو انکے کاموں کی ایک مختصر سی تفصیل تھی - جامع لفظوں میں انکا مقصد یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ " مسلمانوں کے دینی اعتقادات و اعمال کی اصلاح و درستگی، اور انہیں اعتقاداً و عملاً ایک سچا مسلمان، راسخ الاعتقاد مومن، اور اولوالعزم و بلند ارادہ مجاهد فی سبیل اللہ بنادینے کی سعی کرنا، اور مسلمانوں کے عام طبقات کے اندر وہ تمام معلومات ضروریہ وعظ و بیان سے پیدا کردینا، جو ایک عالم و صاحب فضل شخص کو اوراق علم و کتاب حاصل ہیں "

اسکے لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگ مختلف مقامات میں رہجائیں، اور عرصے تک کیلیے اس طرح مقیم ہوجائیں، گویا وہیں انکا اور وہیں انکو آخر تک بسنا اور زندگی گذارنا ہے - سلف صالحین کے داعیوں کا یہی اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے - مدعیان ادعائی واعظوں کی چند روزہ گشتوں اور دوروں سے نہ تو کبھی کوئی اثر پیدا ہوا ہے - اور نہ کسی گروہ کے اندر اس سے کوئی تبدیلی پیدا ہوئی - تبدیلی تعلیم سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ ان چیزوں سے حاصل ہوتی ہے جسکے لیے بجاے ... کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ظہور و قیام کو اللہ نے ضروری قرار دیا تھا -

پس وہ اپنے تمام تعلقات و محبوبات سے بے پروا ہوکر خدمت اسلام و مسلمین کے رشتے کو ترجیح دینگے، اور ایک روز سے لیکر سالہا سال تک کیلیے مقیم ہوجائینگے، تا آنکہ انکی خدمات کے قابل اطمینان نتائج پیدا ہوجائیں اور مزید قیام کی ضرورت باقی نہ رہے -

انکا طریق درس قرآن و سنت و عموم تعلیم و تبلیغ انہی اصولوں کے ماتحت ہوگا جو دعوۃ الہلال کے اصل الاصول ہیں -

فقیر ابوالکلام - کان اللہ لہ -

اطـــلاع

عرب کمپنی سے اطلاع ملی ہے کہ جدہ (پہلوان) آگبوٹ ۱۲ جولائی کو حجاج لیکر جدہ جانیوالا ہے

نرخ بتفصیل ذیل ہے :

تنق ۶۰ روپیہ - چھتوی ۹۰ روپیہ - سکنڈ سلون فلور ۱۰۰ روپیہ - فرسٹ سلون فلور ۱۲۰ روپیہ - سکنڈ کلاس ۱۴۰ روپیہ - فرسٹ کلاس ۲۰۰ روپیہ - مگر دق کا ٹکٹ ۴۰ روپیہ کو بک رہا ہے

محافظ حجاج بمبئی

مسئلـــۀ قيـــام الهـــلال

" مسئله قيـام الهـلال " کا ايک ميں کوئي قطعي فيصله نه هوسکا - ميں نے لکها تها که پهلي جولائي تک فيصلے کو ملتوي رکها جاتا هے - آج ۶ جولائي هے ليکن ميرا تذبذب بدستور باقي هے -

ايک طرف اُن کاموں کو ديکهتا هوں جنکا وقت هاتهه سے نکلا جا رها هے اور الهـــلال کي گرفتاري مهلت نهيں ديتي که انکے ليے کافي وقت صرف کروں - " حزب الله " کے متعلق تمام ابتدائي مراحل طے هوچکے هيں ' کام شروع هوچکا هے ' اور آينـده کاموں کے اجراء کيليے ضرورت هے که کم از کم چهه سات ماه کلکته سے باهر رها کروں اور تمام کاموں سے الگ هوکر صرف اسي کيليے وقف هو جاؤں ' ليکن اگر ايسا کروں تو الهـــلال کو کس پر چهوڑوں ؟

دوسري طرف الهلال کي بقا و ضرورت کا سوال هے - سچي بات يه هے که خود ميري طبيعت بهي گوارا نهيں کرتي که اسے بند کرديا جاے -

اگر اسي طرح جاري رکها جاے ' تو سب سے پهلا سوال مالي مسئله کا سامنے آتا هے - اس دو سال کے اندر جسقدر مجهه سے هوسکا خاموشي کے ساتهه روپيه لٹاتا رها - خداے عليم هي بهتر جانتا هے که کس طرح اب تک کام چلا هے اور کس قدر مالي قربانيوں کے بعد اسکا ايک ايک نمبر نکالا گيا هے ؟ اب اقلاً اتنا تو هو جانا چاهيے که جمع و خرچ برابر هو جاے ' يا آينده نقصان بهي هو تو جزئي هو -

ميري طبيعت کسي طرح منظور نهيں کرتي که قيمت بڑهائي جاے يا احباب پر کوئي اَور مالي بار ڈالا جاے - حتی که کبهي اسکي بهي خواهش نه کي که غير مستطيع شائقين اور طلبا تک الهـــلال کو پهنچانے کيليے کوئي اعانتي فنڈ قائم کيا جاے - هميشه خود هي صدها پرچے مفت ' صدها نصف قيمت پر ' اور اسکے بعد چهه روپيه پر جاري کرتا رها - اسکي وجه سے مالي نقصان اَور زياده وسيع هوگيا هے -

ميں نے توسيع اشاعت کي خواهش کي که هر طرح موزوں اور آسان تهي - ميں سچے دل سے اعتراف کرتا هوں که احباب کرام نے اس بارے ميں پوري طرح کوشش کي ' اور جسقدر سعي وه اپنے اپنے حلقے ميں کرسکتے تهے ' اس سے ذرا بهي دريغ نهيں کيا - ليکن مشکل يه هے که نقصانات اسقدر زياده هيں که ايک معين و محدود زمانے کي سعي سکي تلافي کر نهيں سکتي - دو هزار نئے خريداروں کا جلد پيدا هو جانا آسان نهيں هے - نتيجه يه نکلا که اب تک مطلوبه تعداد کے مقابلے ميں رفتار اشاعت بهت هي کم رهي - ميں سمجهتا هوں که زياده سے زياده چهه سات سو خريدار نئے فراهم کيے گئے هونگے -

بهر حال اکثر مراسلات ميں زور ديا گيا هے که چار هفتے تک اَور نتائج کا انتظار کيا جاے اور فيصلے ميں جلدي نه کي جاے - ميں اسکي تعميل کرتا هوں اور مزيد انتظار اور غور و فکر کيليے آماده هوں - ليکن يه قطعي اور بالکل ناگزير هے که اگست کے پهلے هفتے تک آخري فيصله هو جاے - ميرے دوستوں کو يه نهيں بهولنا چاهيے که آج نهيں ' تين هفتے کے بعد سهي ' ليکن ايک قطعي فيصله بهر حال ناگزير هے -

---

اعــــلان

جماعۀ حـزب اللـه

الا ' ان حـزب الله هم الغالبون !

۱۳۳۱ هجري

(۱) " حزب الله " کے مختلف مدارج اور جماعتوں ميں سے ايک جماعت " السائحون العابدون " کي هے - جنکا کام يه هے که تبليغ و هدايت اور نشر و اشاعت تعليم قرآن و سنت کيليے هميشه سفر و گردش ميں رهيں ' اور جس جگه زياده ضرورت ديکهيں ' وهاں ايک روز سے ليکر سالها سال تک کيليے اس طرح مقيم هوجائيں که :

نشسته ايم که از ما غبار بر خيزد !

(۲) جو چند طالبان حق اس جماعت ميں منتخب هوے هيں ' انهوں نے اپني سياحت شروع کردي هے -

(۳) يه سياحت هندوستان اور بيرون هند ' دونوں کيليے هے ' ليکن هندوستان کو مقدم رکها گيا هے ' اور اسي سے کام شروع کيا گيا هے -

(۴) کن مقامات ميں تبليغ و تعليم اور احتساب و دعوت کي زياده ضرورت هے ؟ اور کن مقامات ميں کس قسم کي ضرورتيں مقدم هيں ؟ اسکي نسبت صحيح معلومات حاصل کرنے کيليے " حزب الله " کے مفتشين سال گذشته اور سال رواں ميں تحقيقات کرچکے هيں - صرف دو صوبوں کے متعلق رپورٹ کي تکميل باقي هے - تاهم اس اطلاع کے ذريعه عام اعلان کيا جاتا هے که مختلف مقامات کے باخبر مسلمان اپني مقامي معلومات کي بنا پر بهي هميں اطلاع ديکر دعاة و سياحين طلب فرما سکتے هيں -

(۵) جن شهروں ' قصبوں ' اور ديهاتوں ميں مسلمانوں کي مذهبي حالت افسوس ناک هو ' اعمال دينيه کي پابندي بالکل مفقود هو ' رسم و رواج ' بدعات و زوائد ' فتنۀ و فساد کا نسبتاً زياده ظهور هو ' عام اخوت و همدردي ' مصائب اسلامي کا احساس ' جماعتي کاموں کا شوق ناپيد هو ' تو ايسے مقامات ميں سب سے پهلے دعاة کو جانا اور قيام کرنا چاهيے - پس هم چاهتے هيں که اس طرح کے مقامات کے لوگ هميں فوراً اطلاع ديں ' اور حسب ضرورت ايک يا دو " داعي " طلب کريں -

(۶) اسکے علاوه جن مقامات کے مسلمان اپنے يهاں قرآن کريم کا باقاعده درس جاري کرانا چاهتے هوں ' مواعظ و خطبات صحيحه و صادقه کے آرزو مند هوں ' مجالس ميلاد اور عام تقريبات ميں سچے اور حقيقي اسلامي مواعظ کو سننا چاهتے هوں ' وه بهي هميں فوراً اطـلاع ديں - بحمد الله سال بهر کي سعي کے بعد هم طيـار هيں که اپنے پيش نظر معيار سے نسبتـاً اقرب اشخاص بهيج سکيں -

(۷) دعاة و سياحين کے طلب کرنے کے دو طريقے ميں : پهلي صورت يه هے که جن مقامات کے مسلمان انهيں طلب کريں ' اقلاً انکے ضروري مصارف کا انتظام خود کرليں ' اور ايسا کرنا کچهه مشکل نهيں هے - صرف ايک محلے کے مسلمان بهي جمع هو کر چاهيں تو کر سکتے هيں - اکثر مقامات پر اسلامي انجمنيں قائم هيں ' اور وه اتنا روپيه فراهم کر سکتي هيں جو ايک يا دو شخص کي ضروريات کيليے کافي هو -

میں ظاہر ہونگی : فقال صلی اللہ علیہ وسلم : لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق ' لا یضرہم من خذلہم ' حتی یاتی امر اللہ وہم غالبون - (مسلم ' ترمذی ' ' ابن ماجہ ' بروایت ثوبان)

وکم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ! (۲ : ۲۵)

اور کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو اللہ کی نصرۃ پا کر بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آگئیں اور اللہ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے !

* * *

اسکے بعد تیسری جلد شروع ہوئی - اسکے فاتحۂ آغاز میں بیان کیاگیا تھا کہ حق و صداقت کا ظہور ایک قانون روحانی اور سنۃ الہی کے ماتحت ہوتا ہے جو اپنی غیر متغیر حقیقت کے ساتھ اُس وقت سے کام کررہا ہے ' جس وقت سے کہ انسان کیلیے ہدایت و ضلالت کی راہیں کھولی گئی ہیں - علی الخصوص امۃ مرحومہ کی ہدایت و احیاء کیلیے اُس نصرۃ فرماے حق و عدالۃ کے کاروبار عجیب و غریب رہے ہیں - وہ ہمیشہ قیام حق و خذلان باطل کیلیے اپنے چند بندوں کو چن لیا کرتا ہے اور انکے دلوں کو حق و ہدایت کیلیے کھولدیتا ہے - وہ گو بظاہر حقیر و ضعیف ہوتے ہیں لیکن بہ باطن اللہ کی روح قاہرہ انکے اندر کام کرتی ہے ' اور نصرۃ غیبی کے ملائکۂ مسومہ انکے ساتھ ساتھ چلتے ہیں - خدا انکے تمام کاموں کو اپنا کام بنا لیتا ہے اور انکی تمام انسانی قوتوں کی جگہ اپنی الہی قوتیں رکھدیتا ہے - انکی ہر اواز حق و صداقت کی اواز ہوتی ہے ' اور انکا ہر قدم جو اٹھتا ہے ' دست الہی کی رہنمائی میں اٹھتا ہے - وہ چونکہ ان بندوں کے ذریعہ ہدایت امۃ و قیام حق و عدالۃ کا کام لینا چاہتا ہے ' اسلیے انکے کاموں میں کچھہ اس طرح کی قوت فاتحانہ و مسخرانہ رکھدیتا ہے کہ وہ شہنشاہوں کی طرح حکم کرتے اور صاحبان تخت و تاج کی طرح بے خوف و ہراس کام کرتے ہیں ' اور کوئی انسانی قوت نہیں ہوتی جو انہیں نقصان پہنچا سکے ' یا انکے اُن کاموں میں مانع ہوسکے جنکو مشیت الہی نے انکے ہاتھوں انجام دینا قرار دے لیا ہے - وہ جب بولتے ہیں تو انکی اواز میں صداے حق کی روح بولتی ہے جو انسانی دلوں کو مسخر اور ارواح متمردہ کو مفتوح کر لیتی ہے - اور جب نظر اٹھاتے ہیں تو انکی انکھوں سے نور الہی کے شعلے چمکتے ہیں جسکی خیرہ کن روشنی کے مقابلے کی کوئی نظر تاب نہیں لاسکتی - انکی تعلیمات و بیانات کا ایک حرف بھی خدا رائگاں ہونے نہیں دیتا ' اور ہر لفظ جو صادق نیتوں اور الہی ارادوں کے ساتھہ انکی زبان سے نکلتا ہے ' ایک روحانی امانت ہوتی ہے جو مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کے دلوں میں محفوظ و مصئون کردی جاتی ہے !

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ' تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا ' و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون - نحن اولیائکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ ' ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم ما تدعون ' نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین ! (۴۱ : ۳۱)

" جن لوگوں نے اقرار کیا کہ صرف اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے اور پھر اپنے کاموں کے اندر اس اعتقاد کا ثبوت دیکر درجۂ استقامت حاصل کرلیا ' سو اللہ کی طرف سے انپر طمانیۃ اور سکینۃ کے فرشتے نازل ہونگے اور انکو مطمئن کر دینگے کہ نہ تو کسی طرح کا خوف اپنے دلوں میں لاؤ اور نہ غمگین ہو ! اور اس جنت کی زندگی کی نعمتوں میں رہو جسکا تم ایسے استقامت والے مومنوں سے وعدہ کیا گیا تھا - دنیا کی زندگی میں بھی ہم تمہارے مددگار ہیں اور آخرۃ میں بھی - تم کو طاقت و اختیار بخشدیا گیا - جس چیز کو تمہارا جی چاہے تمہارے لیے مہیا ہے ' اور جو چیز تم اللہ سے مانگوگے تمہیں ملجائیگی - یہ درجہ تمہیں خداے غفور الرحیم کے طرف سے مرحمت ہوا ہے - اور اس سے بڑھکر اور کس شخص کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کے نام کی دعوۃ دے ' نیز اعمال صالحہ انجام دے ' اور اسکا دعوا صرف اتنا ہی ہو کہ میں مسلمانوں میں سے ایک مسلم ہوں ؟ "

پس انکا وجود سرتا سر ایک تائید الہی اور نصرۃ غیبی ہوتا ہے جو عام حالات و خیالات سے بالکل متضاد و متخالف حقیقتوں کے ساتھہ ظاہر ہوتا ہے ' اور فتح صداقت و غلبۂ حقانیت کے نئے نئے سامانوں اور بندو بستوں کے ساتھہ کام کرتا ہے - تا انکہ مشیت الہی پوری ہوتی ہے ' حق و صداقت کی روشنی کفر و ضلالت کی تاریکی پر غالب آتی ہے ' " یوم اللہ " کی عظمت " ایام ابلیسیہ " کے کارخانوں کو درہم و برہم کردیتی ہے ' اور شیطان اور اسکے مظاہر خبیثیہ کی جگہ خداے رحمان کی دعوہ کی فتح مندی دو پہر کے سورج کی طرح عالم آشکارا ہو جاتی ہے :

یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ ینصر من یشاء وہو العزیز الحکیم - - وعد اللہ ' لا یخلف وعدہ ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون - یعلمون ظاہراً من الحیاۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون ! (۳۰ : ۴)

وہ دن ہوگا کہ اللہ کی مدد و نصرت کے ظہور سے ایمان والوں کیلیے خوشی اور راحت ہوگی - وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے - وہ عزیز و رحیم ہے - یقین رکھو کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے - اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف کبھی بھی نہیں کرتا - البتہ بہت سے لوگ ہیں جو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے - یہ وہ لوگ ہیں کہ انکا علم دنیا کی ظاہری زندگی تک محدود ہے - اور اخرۃ سے بالکل غافل ہو گئے ہیں !

* * *

آخری فاتحۂ جلد جدید ' گذشتہ جنوری کے مقالات افتتاحیہ تھے جو غالباً تین نمبروں میں مسلسل نکلے - اب وقت آ گیا تھا کہ اس دعا کو دھرایا جاتا جو الہلال نے اپنا سفر شروع کرتے وقت علانیہ مانگی تھی ' اور اس لطف الہی اور توفیق ربانی کے عجائب و خوارق اشکارا کیے جاتے کہ کیونکر اُس نے الہلال کے " بعض مقاصد " کو ڈیڑہ سال کی اقل قلیل مدت کے اند تکمیل و بلوغ تک پہنچا دیا ' اور کس طرح اسکی غیبی نصرت و تائید نے اُن تمام مہیب اور طاقتور قوتوں کے استیلا و تسلط سے ہر موقعہ پر اسکی حفاظت کی ' جو اسکی ہستی کو بالکل نیست و نابود کردینا چاہتی تھیں ؟ وہ کلمۂ حق کا ایک بیج تھا جسے ایک نہایت درماندہ و مسکین ہاتھہ نے محنتوں اور مشقتوں کی راتیں جاگ کر اور بے چینی و اضطراب کے دن کاٹ کر اس امتحان زار صداقت میں تن تنہا بویا تھا ' اور نہیں جانتا تھا کہ ہلاکتوں اور بربادیوں کے طوفان اسکے منتظر ہیں ' یا فتح و مراد کے فرشتے اسپر اترنے والے ہیں ؟ تاہم جبکہ اسکا ہاتھہ زمین پر دانہ پھینک رہا تھا ' تو اسکی نظریں آسمان پر لگی تھیں - اور جبکہ وہ زمین سے اپنا معاملہ شروع کر رہا تھا ' تو اسکا اصلی رشتہ آسمان والے سے تھا - قبل اسکے کہ زمین بیج کو قبول کرے ' اس نے دعا مانگی تاکہ وہ آسمانوں میں قبول کرلیا جاے :

و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ' فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی ' لعلہم یرشدون (۲ : ۱۸۲)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو انہیں کہدو کہ میں تو انسے بالکل ہی قریب ہوں - جب کوئی بندہ میرے سامنے آتا اور دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں - دیکھو ! تمہارے ساتھہ میرا سلوک کیسا لطف و محبت کا

الهلال

۱۳ - شعبـــان - ۱۳۳۲ هجـــري

فـاتحـــة السنـــة الـثـــالـثـــه

هـذا بيا ن للنا س

وهدي و رحمـــة لقوم يوقنون !

فيضي كماں مبركه غم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت گفته ايم !

الهلال' يا دعوة دينية الاهيه " امر بالمعروف و نهي عن المنكر" كي زندگي كے تيسرے سال كا يه عهد ابتدائي هے - چار جلديں مكمل هوچكيں اور اس رسالے سے پانچويں جلد كا آغاز هے :

فالحمد لله في البداية و الانتهاء ' و الشكر له في الضراء و السراء ' و نسا ءل الله ان يرزقـنا ' كمال الحسنى ' و سعادة العقبى ' و خير الاخرة و الاولى !

ميں نے اس سفر كو جس دعاء مقدس سے شروع كيا تها ' اور اسكي هر شش ماهي منزل كے وصول پر جس دعاء كو هميشه دهراتا رها ' وهي دعا آج بهي رفيق كار و مونس راه و ملجاء آمال هے :

رب ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق ' و جعلني من لدنك سلطانا نـصـــيـرا ! (۱۷ : ۷)	اے پروردگار ! اس سفر ميں جو ميں نے شروع كيا هے ' ايک بهتر مقام تک پہنچائيو ' اور دشمنوں كے هجوم سے نكاليو تو فتح و مراد كے

ساتهه نكاليو ! گو ميں ضعيف و ناتواں هوں مگر تو اپني توفيق و نصرة سے كارزار حق و باطل ميں مجهے غلبۂ و فتح عطا فرما !

(فواتح سنين و مجلدات جديده)

آغاز اشاعت الهلال سے اس عاجز كا طريقه يه رها هے كه هر نئي جلد كا آغاز ايک مبسوط و مفصل فاتحة الكتاب سے هوتا هے جو نئي جلد كيليے مثل ديباچه يا مقدمه كے هوتا هے ' اور ادبيات عربيه كے خطبات حكميه كے طرز پر لكها جاتا هے - اردو ميں اس طرز كے فواتح سنين و مجلدات كي تحرير منجمله الهـلال كي مخصوصات و اوليات كے هے -

يه فواتح سنين في الحقيقت الهلال كے تمام مقالات و مصول ميں اپنے مطالب و مقاصد كے لحاظ سے ايک خاص اهميت ركهتے هيں ' اور اسكے تمام مقاصد كا لب لباب اور اسكے تمام جهاد لساني و قلمي كا خلاصۂ امور و حاصل معتقدات هيں - اگر ايک طالب حق و بصيرة الهلال كي تمام جلدوں كو نظر انداز كردے ' اور صرف ان فواتح مجلدات هي كو نظر و تفكر كے ساتهه ايک بار پڑهلے ' تو ميں سمجهتا هوں كه اسكے ليے بس كرتا هے - كيونكه كار و بار دعوة و اصلاح كے قيام و ظهور ' هداية الاهيه كے اعلان و نتائج ' قوانين ربانيه كے اثرات و نفاذ ' اور ناموس نصرة حق و خذلان باطل كے عجائب و خوارق متذكرة قـران حكيم كے متعلق جو معنويات و معارف ان ميں بيان كيے گئے هيں ' اگر گوش حق نيوش باز اور ديدۂ بصيرة وا هو تو ان ميں سے هر بيان موعظة و حكمت كا ايک دفتر درس اور تصفيۂ قلوب و تنوير افكار كيليے ايک صحيفۂ هدايت هے :

فيضي گماں مبركه غم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت ' گفته ايم !

اور ايسا كہنا خود ميرے ليے كسي فضيلت و ادعا كا موجب نہيں هوسكتا - كيونكه ان ميں جو كچهه لكها گيا هے ' وه يكسر قران حكيم سے ماخوذ هے ' اور اسي كے ارشادات كي حرف بحرف ترجماني هے - پس اگر دلوں كے ايقان و بصيرة كيليے اسميں هدايت نہيں هے تو پهر دنيا ميں اور كونسي آواز هے جو انسانوں كو پكاريگي ؟ كونسا هاتهه هے جو گمراهوں كو تهامے گا ؟ اور كون هے جو تاريكي سے نكالكر روشني ميں پهنچائيگا ؟ و من لم يجعل الله له نورا فماله من نور :

لقد جاء كم من الله نور وكتاب مبين - يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و يخرجهم من الظلمات الي النور و يهـــديهم الي صراط مستقيـــم (۵ : ۱۸)	بيشک تمهارے پاس الله كي طرف سے روشني اور هر بات كو بيان كرنے والي كتاب آئي - الله اسكے ذريعه سلامتي كے راستے اس شخص پر كهول ديتا هے جو اسكي رضا چاهتا هے اور ' پهر اسے هر طرح كي تاريكي سے نكالكر روشني ميں لاتا اور صراط مستقيم پر چلاتا هے !

ان في ذالك لذكرى لمن كان له قلب او القي السمع و هو شهيد !
(۵۰ : ۳۷)

* * *

اس سلسلے ميں سب سے پہلے الهلال كي اولين جلد پر نظر پڑتي هے جسكا مقالۂ افتتاحيه چند ارادوں كے اظهار و اعلان كے بعد حضرة باري (عز اسمه) ميں ايک خاص دعا مانگتے هوے ختم كرديا گيا تها ' اور في الحقيقت اس مختصر سي دعاء كے دس بارہ جملوں كے اندر هي الهلال كے كاموں كي پوري تاريخ پوشيده هے -

* * *

اسكے بعد جنوري سنه ۱۹۱۳ ميں دوسري جلد شروع هوئي - يه وقت وه تها كه ايک شش ماهي كے اندر هي اندر الهلال كي دعوت هندوستان كے مشرق و مغرب تک پهنچ چكي تهي ' اور اعلاء كلمه ' و رفع ذكر ' و رجوع قلوب ' و اجتماع انا س ' و سلطان تبليغ ' و نفوذ دعوة كا ايک ايسا ما فوق العاده ظهور ارباب حق كيليے بشارت فرما اور معاندين و منكرين كيليے حسرت افزا تها ' جو دعوة و انقلاب كي تاريخ ميں هميشه تعجب و تحير كے ساتهه ياد كيا جائيگا : و ما جعله الله الا بشرى لكم و لتطمئن قلوبكم به ' و ما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ' ليقطع طرفا من الذين كفروا او يكبتهم فينقلبوا خائبين ! (۳ : ۱۲۲)

پس اس جلد كا آغاز دعوة امر بالمعروف و نهي عن المنكر كي تاريخ سے هوا ' اور اس سلسلۂ الهي كے بقا و قيام پر توجه دلائي گئي جو حفظ كلمۂ حق ' و دفع منكرات ' و احياء امة ' و هدايت عموم انا س كيليے تاريخ اسلام ميں هميشه اپني دائمي زندگي كا ثبوت ديتا رها هے ' اور جسكي پيشين گوئي زبان وحي نے روز اول هي سے كردي تهي - جب كه فرمايا كه امة مرحومه كي حيات ايماني و بقاے معنوي كيليے هميشه ايک طائفۂ مهتدين اور گروه مومنين صالحين باقي رهيگا - اسكي بهت بڑي علامت يه هوگي كه باوجود قلت تعداد و فقدان اسباب و ضعف ظاهري كے ' وه جيوش ضلالت اور سلطان كفر و فساد پر فتح پائيگا ' اور اسكے مخالفين و منكرين كي تمام كوششيں رائگاں جائينگي جو اسكي مقاومت

علـــوم القـــرآن

یعنی مسلمانوں نے قرآن مجید کے متعلق کون کون علوم ایجاد کیے اور اس پر کتنی کتابیں لکھیں ؟

(٤)

مباحث باقیه متعلق الفاظ القرآن

از مولانا السید سلیمان الزیدی پروفیسر عربی پونا کالج

علوم القرآن کے عنوان سے ایک سلسلۂ مقالات اس جلد کے ابتدائی نمبروں میں شروع ہوا تھا جسکا آخری نمبر ۲۵ فروری کی اشاعت میں نکلا تھا - ان نمبروں میں قرآن حکیم کے متعلق ۲۰ علوم کا تذکرہ ہوچکا ہے - آخری عنوان الفاظ القرآن تھا - اسکا بقیہ حصہ آج سے پھر شروع کیا جاتا ہے -

(۲۱ ـــ هجـــاء القـــرآن)

عجائب قدرت الہی کا ایک نمونہ یہ ہے کہ دنیا میں تقریباً ۵۰۰۰ زبانیں بولی جاتی ہیں جو باوجود اختلاف شدید ' حروف ہجاء کی آواز میں (باستثنائے چند حروف) بالکل متحد و مشترک ہیں - لیکن یہہ اتحاد و اشتراک انکے الفاظ کے اتحاد و اشتراک پر ذرا بھی موثر نہیں ہے - زیادہ سے زیادہ ۳۲ یا ۳۳ حروف ہیں جو کم و بیش دنیا کی پانچ ہزار زبانوں کے لیے ہمیشہ جدید اور غیر مشترک الفاظ کا ذخیرہ فراہم رکھتے ہیں !

عربی زبان تمام السنۂ سامیہ سے زیادہ حروف رکھتی ہے - عبری جو باعتبار ادبیات و علوم تمام سامی زبانوں میں سب سے زیادہ قدیم ہے ' اوسکی بنیاد صرف ان ۲۲ حروف پر ہے :

اب ج د - (گ) ہ و ز - ح ط ی - ک ل م ن - س ع ف (پ) ص - ق ر ش ت -

انکا مجموعہ ابجد - ہوز - حطی - کلمن - سعفص - قرشت - ہے - عربی زبان میں ۶ حرف زیادہ ہیں : ث خ ذ - ض ظ غ - جنکا مجموعہ ثخذ اور ضظغ ہے -

اس تفصیل سے تم نے سمجھہ لیا ہوگا کہ عربی زبان میں حروف ہجاء کی بہ تبعیت عبری ترتیب کیا تھی ؟ یعنی دراصل اسطرح تھی :

اب ج د' ہ و ز' ح ط ی' ک ل م ن' س ع ف ص' ق ر ش' ت ث خ ذ' ض ظ غ -

بعد از اسلام سب سے اول جس چیز کو عربی زبان حیطۂ تحریر میں لائی ' وہ قرآن مجید ہے - کسی چیز کو لکھنے کے لیے حروف ہجا کی ترتیب و تحسین کوئی ضروری شے نہیں ' لیکن اوسکے پڑھنے کے لیے یقیناً سب سے اول حروف ہجاء کی ' اور پھر اوسکو بحسن و صحت پڑھسکنے کے لیے حروف ہجاء کی ترتیب صحیح و آسان کی ضرورت ہوتی ہے - چنانچہ سب سے پہلے مسلمانوں نے حروف ہجاء کو آسان ترین و بہترین ترتیب میں مبدل کیا ' اور تمام ہم شکل و متحد الصورت حروف کو یکجا کردیا - مثلاً :

ا ' ب ت ث ' ج ح خ ' د ذ ' ر ز ' س ش ' ص ض ' ط ظ ' ع غ ف ق ' ک ' ل ' م ' ن ' ہ ' و ' ی -

حروف ہجاء کے تلفظ کی ایک اور مصیبت تھی - عبری میں که السنہ سامیہ کی مہذب ترین شاخ تھی ' تلفظ کی صورت یہ تھی -

الف - بتھہ ' گیمل ' دالھہ ' ہے ' واو ' زین ' حتھہ ' طتھہ ' یود ' کاف ' لامیر ' مم ' نن ' سن ' عین ' فے ' صمخ ' قف ' رش ' شن ' تاو -

قرآن مجید کے لیے حروف ہجاء کی تہذیب و ترتیب میں اس اختلاف تلفظ کو بھی دفع کیا گیا اور حتی الامکان ایک متحد و متساوی الصوت تلفظ وضع کیا گیا مثلاً الف ' بے ' تے ' ثے - الخ - یا الف ' با ' تا ' ثا ' الخ -

الغرض یہ مباحث ایسے تھے' جو مسئلہ تدوین علوم قرآنیہ میں سب سے اول بحث و ترتیب کے لائق تھے ' چنانچہ دوسری اور تیسری صدی کے علمائے ان مباحث پر بھی منفرد و مخصوص کتابیں لکھیں جنکا نام عموماً " ہجاء المصحف " ہے - ابن ندیم جو چوتھی صدی کا مصنف ہے' اوس نے اس موضوع پر متعدد تصنیفات کا ذکر کیا ہے' جیسے : ہجاء المصحف یحیی بن حارث' ہجاء المصحف ابن شیب' ہجاء المصحف احمد بن ابراہیم الوراق - وغیر ذلک -

(۲۲ ـــ النقـــط و الشـــکل فی القـــرآن)

عربی زبان میں ابتداءً حروف ہجا میں نقطے نہیں ہوے تھے اسلیے اکثر اہل عجم کی نظر میں حروف باہم متشابہ معلوم ہوتے تھے اور وہ صحیح نہیں پڑہ سکتے تھے - حجاج بن یوسف ثقفی کے تمام اوراق عمل میں سیاہی کے سوا اور کچھہ نہیں' تاہم اگر آن میں کچھہ اجالا ہے تو یہی ہے کہ اوس نے قرآن کو اس مشکل سے نجات دی -

چنانچہ چند علما کی مدد سے اوس نے نقطے ایجاد کرائے - اس پر بھی غلطی رفع نہوئی تو قرآن کے الفاظ پر شکل یعنی زبر' زیر' اور پیش لگائے - اکثر عربی کتابوں میں تم نے " اعجام" اور حروف " معجم" پڑھا ہوگا - اسکے اصلی معنی یہ ہیں کہ " لفظ عربی کو عجمی بنانا " چونکہ یہ نقطے عجمیوں کی خاطر ایجاد کیے گئے تھے' اسلیے حروف ہجاء پر نقطے لگانا گویا " اعجام" ہونا تھا - یعنی عربی لفظ کو عجمی بنانا تھا -

چونکہ یہ علامات بالکل نئی تھیں اسلیے ان کے قواعد و اصول کیلیے مستقل تصنیفات کی ضرورت تھی - علماے اسلام نے یہ ضرورت بھی باحسن وجوہ پوری کی اور حسب ذیل کتابیں یادگار چھوڑیں :

کتاب النقط و الشکل خلیل بن احمد (واضع علم عروض) المتوفی سنہ ۱۷۰ ھ - کتاب النقط و الشکل محمد بن عیسی ' کتاب النقط و الشکل یحیی بن مبارک یزیدی النحوی المتوفی سنہ ۲۰۲ ھ - کتاب النقط و الشکل ابو حاتم سجستانی المتوفی سنہ ۲۴۸ ھ (یہ کتاب جداول و دوائر پر مشتمل ہے) کتاب النقط و الشکل ابن قتیبہ دینوری المتوفی سنہ ۲۷۶ ھ

هے ؟ پس چاهیئے که تم بهی میري سنو اور مجهپر سچا ایمان لاؤ - کچهه عجب نہیں که هدایت و ارشاد کا دروازہ تم پر کهل جاے "

اور بیشتر اسلیے که اس نے باهر رد و قبول' فتح و شکست' اور موت و حیات کا فیصله هو' اس نے خود اپنے اندر هي اسکا فیصله کرلیا - اُس نے دعا مانگي که اگر اسکي امة مرحومه اور اسکے کلمة الحق کي خدمت کي کوئي حقیقي طلب اسکے اندر موجود هے' اور نیت کے خلوص اور ارادے کي سچائي کا ایک ادنی حصه بهي اسے ملا هے تو اسکو مہلت دي جاے' اور غیبي نصرتوں کا دروازہ اسپر کهل جاے - لیکن اگر ایسا نہیں هے تو پهر اسکے ساتهه وهي کیا جاے جسکا هر تخم باطل اور اعلان فساد مستحق هے : لاتستوي الحسنة و لا السئیة (۴۱ : ۳) -

ان الله سیبطلـه ' ان اللــه لا یصلـــح عمل المفسدین (۱۰ : ۸۱)	الله تعالے کا قانون هے که وہ بہت جلد جهوٹے کاموں کو باطل کردیگا - الله کبهي مفسدوں کے کاموں کو کامیاب هونے نہیں دیتا !

پس اُسکي دعا قبول هوئي : فستجاب له ربه (۱۲ : ۳۴) اور اُسے مہلت بهي دي گئي اور نصرت بهي مرحمت هوئي - اسکے " بعض مقاصد " تکمیل کو پہنچے' اور انکی تکمیل کي راہ میں کوئي طاقت مانع نه هوسکي : و یحق الله الحق بکلماته و لو کرہ المجرمون - (۱۰ : ۸۲)

ضرور تها که یه دعا دهرائي جاتي اور اسکے نتائج سے جو فیصله حق و باطل کا کیا هے وہ عالم آشکارا هوتا - چنانچه یہي اعادۂ صحیحه اور تکرار حقیقت تهي جس سے گذشته فاتحة الکتاب شروع هوا -

اسکے ساتهه هي " قانون نصرة حق و خذلان باطل " کے متعلق قرآن حکیم کي تصریحات اور انکے بعض مخصوص معارف بیان کیے گئے تے' اور اُن علائم و آثار کي توضیح کي تهي جو دعوۃ الی الحق کیلیے خدا کي بتلائی هوئی نشانیاں هیں - پهر " کلمۂ طیبه " اور " کلمۂ خبیثه " کے دو درختوں کا حال لکها تها جو زمین میں یکساں اسباب و عزائم کے ساتهه بوئے گئے' پر ایک نے اپني شاخوں میں فتح و مراد کا پهل پایا اور دوسرے نے اپنے اوپر هلاکت اور خسران کي آندهیاں چلتي هوئي دیکهیں ! و مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثته اجتثت من فوق الارض' ما لها من قرار (۱۴ : ۲۶) کلمة طیبة کشجرة طیبة' اصلها ثابت و فرعها في السماء (۱۴ : ۲۵)

* * *

پهر ان تمام بیانات سے بهي بڑهکر ایک امر اهم و عظیم تها جسکو واضح و بین کردینا بہت ضروري تها - پس تیسرے نمبر میں اس سوال پر بحث کي گئي که یه سب کچهه جو هوا اور هو رها هے' اور یه تمام اظہارات و تصریحات جو بہتوں کي نظروں میں ما فوق العادہ قوتوں کا ادعا اور غیر معمولي مدارج کا اعلان هے' آغاز کارسے کیے جا رهے هیں' تو انکا مقصود حقیقي کیا هے' اور اُن تمام کامیابیوں کي فضیلت کس کو پہنچتي هے ؟

چنانچه اچهي طرح واضح کردیا تها که نه تو یه کوئي غیر معمولي دعوا هے اور نه مخفي طاقتوں اور روحاني خوارق کے ظهور کا کوئي اعلان هے - بلکه ایک نہایت هي عام اور معمولي بات هے - اتني معمولي بات که همیشه اسکي حقیقت کو تمام انسانوں نے تسلیم کیا هے - اور اب بهي هر زبان سے کہلوا دي جاسکتي هے اور هر شخص ایک عام بات کي طرح اسے کہتا اور مانتا هے - تم میں سے کون هے جسکا یه اعتقاد نہیں هے که سچي اور نیک بات همیشه کامیاب هوتي هے اور حق جس زبان سے نکلے' فتح و مراد کو اپنا منتظر پائیگا ؟ پهر اگر ایسا هي هوا تو یه کوئي ایسي نئي بات نہیں هے جسپر تعجب کیا جاے اور اسے ایک ما فوق العادہ دعوا سمجها جاے - اسمیں نه تو سچ بولنے والے کیلیے کوئي فضیلت هے' اورنه یه داعي حق کي غیر معمولي بزرگي و کمال کا کوئي ثبوت هے - کیونکه سچ خود هي اپنا راسته پیدا کرتا هے اور دعوا حق خود هي اپنے خواص دکهلاتي هے - عام اس سے که اسکا بولنے والا کون هے اور کتني فضیلت رکهتا هے ؟

ایک مومن روح کا اعتقاد تو یه هونا چاهیے که خدا اگر چاهے تو اپني سچائي کیلیے پتهرکے ٹکڑوں اور جلانے کي لکڑیوں سے بهي وہ کام لیلیے جو بڑے بڑے انسان نہیں کرسکتے - پهر اگر ایک عاجز و تصورمند هستي کے هاتهوں اسکا کوئي کام انجام پاگیا تو یه کونسي عجیب بات هے ؟ اگر ایمان مر نه گیا هو اور دلوں نے اعتقاد الہي کهو نه دیا هو تو نه صرف هر مسلمان کو اسے ماں هي لینا چاهیے' بلکه خود کرکے قوة حق و صداقت کے معجزوں کو آزمانا چاهیے - اور دیکهه لینا چاهیے که خداے ناصر و قیوم انکے ساتهه کیا کرتا هے ؟

ایمان و حقانیت تو وہ چیز هے که اسکي پکار بلند کرنے والے کو حق پہنچتا هے که تمام دنیا کو اپنے آگے مسخر اور تمام طاقتوں کو اپنے آگے سربسجود بتلاے - وہ اگر ایسا دعوا کرے تو اسمیں رائی برابر بهي غرور نه هوگا - بلکه ایک ایسي بات هوتي جیسے کوئي دن کو دن اور رات کو رات کہے - یا یه کہے که دو اور دو چار هوتے هیں اور جب پاني برستا هے تو اناج پیدا هوتا هے - کیونکه وہ مومن هے اور صرف مومن هي کو ساري عزتیں' ساري فتح مندیاں' اور هر طرح کي عظمتیں اور رفعتیں پہنچتي هیں :

و لله العـــزة و لرسوله و للمومنین - و لکـــن المنـــافقین لا یعلمـــون (۶۳ : ۸)	عزة صرف الله کیلیے هے' اسکے رسول کیلیے هے' اور مومنوں کیلیے - مگر افسوس که جو لوگ منافق هیں وہ اس حقیقت سے بے خبر هیں !

(فاتحة السنـة الثالثه)

ان تمام فواتح سنین میں دعوۃ الهـلال کي کامیابیوں کا ذکر کرتے هوے مناسب نه سمجها گیا که کامیابي کے اُن حالات و حوادث پر بهي تفصیل کے ساتهه نظر ڈالي جاے جن سے اس دعوۃ الاهیه کي مدت دو ساله معمور هے' اور واضح کیا جاے که یه کامیابي کن کن راهوں اور کن کن صورتوں میں نمودار هوئي ؟ کیونکه اول تو یه موضوع نہایت اطناب طلب تها - ثانیاً الهـلال کے کاموں کے نتائج و سوانح اسقدر روشن اور آشکارا تے که محض سرسري اشارہ اور اجمالي تذکرہ کردینا هي انکے لیے کافي تها -

لیکن آج پانچویں جلد کو شروع کرتے هوے مناسب معلوم هوتا هے که اس موضوع پر بهي ایک اجمالي نظر ڈالي جاے اور کاروبار دعوت کے تمام دیگر پہلوؤں سے قطع نظر کرکے صرف اسکي کامیابي اور تکمیل مقاصد کے واقعات کو بحث و نظر کیلیے مخصوص کرلیا جاے - تقریباً تین جلدوں سے برابر دعوۃ الهلال کي کامیابي اور مخالفین منکرین اور معاندین مفسدین کے عدم تسلط و استیلا' و خذلان اعمال' و خسران آمال کا ذکر کیا جا رها هے - پس ضروري هے که الهلال کي مخالفت و معاندت کي تاریخ و سوانح پر بهي ایک بار نظر ڈال لي جاے - عجب نہیں که ضمناً اسمیں بہت سے ایسے مواعظ و بصائر حواله قلم هوں جو شاید کسي مستقل عنوان کے ساتهه بمشکل تحریر میں آتے -

لیکن قبل اسکے که اصل بیان شروع هو' ایک مختصر تمہید ضروري هے - اور اسلیے یه مضمون تین نمبروں میں ختم هوگا - مگر اس کا هر ٹکڑہ بجاے خود مستقل هوگا -

و الحمد لله رب العالمین -

صحیفۂ فطـرت کا ایک دلچسپ صفحـہ

عـالـم نبـاتات اور حیـوانات

مختلف الجنس اشیاء میں حیرت انگیـز مشـابہت

(۲)

پھولوں کي مشابہت کی جتنی صورتیں ہیں' ان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز (Schuberati (1) grandiflora) نامی پھول کي مشابہت ہے - اسے دور سے دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہربان شکل اور کہن سال آدمي آپکو دیکھہ رہا ہے ! ہر انساني خط و خال کي شبیہ نہایت مکمل طور پر اسمیں موجود ہے اور ہر پھول ایک انسان کا چہرہ بنگیا ہے - اسکي ہر شاخ میں متعدد پھول ہوتے ہیں' اور شاخ خم کھا کر عرض میں دھنے سے بائیں طرف چلی جاتي ہے - اسلیے ہر شاخ میں بجاے ایک چہرے کے مسلسل کئي چہرے پیدا ہوگئے ہیں !

آرکڈ کي طرح یہاں بھي مادہ تولید کے ذرات ملکر چھوٹے چھوٹے ڈلے بنجاتے ہیں جنہیں مناسب قد کے کیڑے توڑ کے مادہ کو دوسرے پھولوں تک لیجاتے ہیں - اس درخت کے پھول میں جو رس ہوتا ہے اسی کي تلاش میں کیڑے آتے ہیں' اور عضو رجولیت کے کالم (ستون) پر بیٹھہ جاتے ہیں - بیٹھتے ہي انکے پیر ان طویل اور عمیق شگافوں میں چلے جاتے ہیں جو اسکے تمسخر انگیز چہرے کے ہر طرف پیدا ہوگئے ہیں - جب کیڑا بھاگنا چاہتا ہے تو اسکے پیر اوپر کي طرف جا کے سیاہ قرصوں (یعنی چہرہ کي آنکھوں) کے ایک تنگ سوراخ میں پھنس جاتے ہیں' اور وہ اپنے پانوں نکالنے کیلیے سخت جد و جہد کرنے لگتا ہے - اس کشمکش میں آنکھوں کے قرص مع مادۂ تولید کي دونوں ڈلیوں کے ٹوٹ جاتے ہیں اور اسطرح عروس گل کے حاملہ ہو جانے کا سامان پیدا ہو جاتا ہے !

جب کبھي کوئي بڑا اور طاقتور کیڑا پھنستا ہے تو یہ تدبیر پوري طرح انجام پاتي ہے' لیکن اگر چھوٹا اور کمزور کیڑا گرفتار ہوا تو پھر وہ نہیں نکل سکتا - وہیں مرکے رہجاتا ہے' اور وہ مقصد (یعنے تلقیح) فوت ہوجاتا ہے جسکے لیے یہ تدبیریں کي گئي تھیں - اسي لیے ان پھولوں کو " ظالم " یا " صیاد " (Pinching trop) پھول بھي کہتے ہیں جو اپنے عشق و محبت کي کامجوئیوں میں اسقدر جلاد اور خونریز ہیں !

جب کوئي طاقتور کیڑا مادہ تولید نکالکے لیجاتا ہے تو اس مادہ میں ایک ایسي حرکت پیدا ہوتي ہے جسکی وجہ سے انکے پھیلے ہوے اجزا سمٹکے مختصر ہو جاتے ہیں - اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جب کیڑا دوسرے پھول پر جا کے بیٹھتا ہے تو اسکے رحم میں یہ مادہ بآساني داخل ہو جاتا ہے - ان پھولوں کے قرب و جوار میں بکثرت بھڑیں اور دوسرے قسم کے کیڑے ملینگے جنکے پیروں میں مادۂ تولید کي ڈلیاں یا ان آنکھوں کے ٹکڑے لگے ہونگے جن سے یہ مادۂ تولید نکالا گیا ہے -

(Acarus calmus) (۱) کے کھلنے کا طریقہ بھي عجیب و غریب ہے - اسوقت اسکے پھولوں کا تختہ حیرت انگیز طور پر ایک گول صف کے مشابہ ہوجاتا ہے !

اس پھول کا تعلق (Orantiaceal) کی قسم سے ہے - یہ دراصل مشرقي ایشیا کا پھول ہے مگر اب دوسرے ملکوں میں بھي ہونے لگا ہے' اور جنوبي روس میں تو اسکا مربہ بھي بنایا جاتا ہے - وہیں سے اسکي جڑیں آتي ہیں - ان جڑوں سے ایک قسم کا خوشبودار' معطر' مقوي' مگر تلخ عرق نکلتا ہے جو بعض شربتوں میں طبي طور پر ملایا جاتا ہے -

تلقیح نفس (یعني از خود تلقیح کا ہونا اور کسي دوسرے پھول کے مادہ تولید کا عدم شمول جسکو اصطلاح میں Self-pollination کہتے ہیں) یا ازدواج نفس (یعني نر اور مادہ الگ الگ نہ ہوں - خود ہي نر بھي ہو اور مادہ بھي جسے اصطلاح میں Autogamy کہتے ہیں) ہمارے سوال کے دائرہ سے خارج ہے کیونکہ ہر پھول کا رحم مرکز مادۂ تولید کے نکلنے سے پہلے ہي مرجھا جاتا ہے - ہاں یہ صحیح ہے کہ تختہ کے بالائي پھولوں کے رحم میں نیچے کے پھولوں کے عضو رجولیت سے مادہ تولید نکالا جاسکتا ہے' مگر یہ اسیوقت تک بار آور ہو سکتا ہے جب تک کہ اسمیں کیڑوں کي اعانت شریک نہ ہو -

لڑکے نہایت شوق سے اس پھول کے بھچے ہوے جیڑوں کو

---

(۱) Schubertia ایک درخت ہے جو جنوبي امریکہ میں ہوتا ہے - اسکے پتے پیچ و خم دار ہوتے ہیں - پتیوں کي سطح پر بکثرت باریک بال ہوتے ہیں اور توڑا جاے تو اندر سے دودھ کي طرح سفید عرق نکلتا ہے - اسکي مختلف قسمیں ہیں جنمیں سے ایک مشہور قسم Schu. Grandiflora ہے -

(۱) Acarus یعني ایکرس ایک قسم کا درخت ہے جسکي مختلف قسمیں ہیں - ان اقسام میں سب سے زیادہ دلچسپ قسم Acarus Calmus ہے جسکا ذکر مضمون میں آیا ہے - ایکیرس انگلستان میں زیادہ تر ساحلي اور مرطوب مقامات میں ہوتا ہے - انگلستان کے علاوہ ہندوستان اور شمال امریکہ کے سرد حصوں میں بھی پایا جاتا ہے -

(۲۳ — اجزاء القـــرآن)

هر کتاب تفصیل فوائد اور تسہیل مطالب کي غرض سے مختلف ابواب و فصول پر منقسم هوتي هے - صحف الہیه بھي اس اصول سے مستثنی نہیں - تورات مختلف پرق (فرق) یعني منازل، اور مختلف اصحاح یعني سورز پر منقسم هے - قرآن مجید کي اصلي تقسیم معنوي تو سورتوں پر هے، لیکن لوگوں نے تلاوت کي آساني کے لیے مختلف اجزاء پر اوسکو منقسم کردیا هے - ان تقسیمات کا مدعی صرف الفاظ و عبارات کي متساوي تقسیم هے، تاکه پڑھنے والوں اور حواله دینے والوں کو سہولت و آساني هو -

قرون اولی کے عباد و زهاد علی العموم قرآن کي کامل تلاوت ایک هفته میں ختم کردیتے تھے - اس مناسبت سے قرآن کي سب سے پہلي لفظي تقسیم یه هوئي که سات ٹکڑوں پر منقسم کیا گیا جن میں سے هر ایک کو " حزب " (ٹکڑا) یا " منزل " کہتے هیں که تلاوت قرآن کا مسافر هر روز وهاں اپنے سفر الی الله کي ایک منزل ختم کرتا هے -

تلاوت کا اس سے زیادہ سہل طریقه یه هے که هر مہینے میں ایک بار ختم کیا جاے - اس بنا پر لوگوں نے قرآن کو تیس روز کے حساب سے برابر برابر تیس حصوں پر تقسیم کردیا، جن کا نام " پارہ " یا " جزء " هے -

پھر هر پارہ دو برابر حصوں میں منقسم هوتا هے - جنکو " نصف " کہتے هیں - نصف کے بھي دو ٹکڑے هیں جن میں سے هر ایک کا ایک ایک " ربع " هے - لیکن اصلاحاً ایک ٹکڑے کو ربع، دو ٹکڑے کو نصف، تین ٹکڑے کو ثلث، اور چاروں ٹکڑوں کو ملاکر ایک " پارہ " کہتے هیں -

قرآن مجید کے ان مختلف اجزا و اقسام کي تعیین که کہاں سے شروع هوتے هیں ؟ کہاں ختم هوتے هیں ؟ کہاں تک نصف هے ؟ کہاں ربع هے ؟ کہاں ثلث هے ؟ محتاج تالیف و ترتیب تھي، اسلیے دوسري اور تیسري صدي کے علماے نحو و ادب نے اس احتیاج سے بھي قرآن کریم کو مستغني کردیا - اجزاء القرآن ابوبکر بن عیاش الموجود سنه ۱۲۷ ھ (یه کتاب ۳۰ پاروں کي تقسیم میں هے) اجزاء القرآن حمید بن قیس الهلالي، اسباع القرآن (۷ منازل کي تفصیل) حمزہ زیات المتوفی سنه ۱۵۶ - اجزاء القرآن سلیمان بن عیسی، اجزاء القرآن کسائي نحوي المتوفی سنه ۱۸۸، اجزاء القرآن ابو عمر الدوري الموجود سنه ۲۰۲ -

(۲۴ — مقطوع القرآن و موصوله)

کسي ایسي کتاب کے لیے جو متنوع المعاني اور مختلف المطالب هو، اوس کو پڑھتے وقت نہایت ضروري هے که عبارت کا توڑ جوڑ اور ختم و شروع اپنے نقرہ پر کیا جاے، جس سے عبارت بے ربط اور معني مختلط نہوں، اسي کا نام قطع و وصل هے - قرآن مجید کي تلاوت کے لیے بلکه صحیح طور مطالب سمجھنے کے لیے نہایت ضروري هے که قرآن مجید کي مقطوعات و موصولات سے واقفیت هو - حسب ذیل کتابیں اسي واقفیت کا ذریعه هیں مقطوع القرآن و موصوله عبد الله عامر یحصبي قاري شام المتوفی سنه ۱۱۸، مقطوع القرآن و موصوله حمزہ بن حبیب الزیات قاري بصرہ المتوفی سنه ۱۵۶، مقطوع القرآن و موصوله علي بن حمزہ کسائي قاري کوفه المتوفی سنه ۱۸۸ -

(۲۵ — عدد آي القرآن)

جسطرح عام کتابوں کي هر فصل و باب کي ترکیب فقروں سے هوتي هے - اسي طرح قرآن مجید کي هر صورۃ آیتوں سے مرکب هوتي هے - " آیۃ " عربي میں (اور اوۃ عبري میں) لغۃ نشان و علامت کے مرادف هے، اور اصطلاحاً عبري میں تورات کے ایک حرف کو بھي اوۃ کہتے هیں که وہ اپنے مدلول علیه کے لیے صرف ایک قسم کا نشان اور علامت هے - لیکن عربي کي اصطلاح اس سے زیادہ وسیع قرار دي گئي هے، اور وہ قرآن کے پورے ایک نقرہ پر حاوي هے -

آیت یا نقرہ کسکو کہتے هیں ؟ کسي کلام مسلسل کے اوس مختصر ٹکڑے کو جو اداے مطلب اور تفہیم معني میں مستقل هو - اس تعریف کي رو سے ممکن هے که کلام کا ایک ٹکڑا جسکو هم اداے مطلب کے لیے مستقل سمجھتے هوں، تم نه سمجھتے هو، پس یه بالکل ممکن هے که اگر ایک فریق کے نزدیک سورہ فاتحه کے سات ٹکڑے هوں یعني سات آیتیں، تو دوسروں کے هاں چھه هوں یا آٹھه، اسي پر پورے قرآن مجید کي تمام آیات کي تعداد کو قیاس کرلو -

قرآن مجید کے تحفظ و صحت دي اخیر حد یہه هے که مسلمانوں نے اس کے ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ، او و ایک ایک آیت کا شمار کرلیا هے - حروف اور الفاظ کي تعداد میں تو زیادت و نقص نہیں هو سکتي، لیکن بڑہاے تفصیل ما موق، آیات دي تعداد میں اختلاف راے ممکن هے، چنانچه " علم عدد آي القرآن " کا موضوع یہي مسئله هے -

علم القرأۃ کي تفصیل میں اوپر گذر کرچکا هے ده معین قرآن کے لیے قرون اولی میں ۵ مشہور اسکول (درسگاہ) تھ : مکه معظمه، مدینه مبارکه، بصرہ، کوفه، شام - ان میں سے هر اسکول نے اپني تحقیق و راے کے مطابق آیات قرانیه کي تعداد و شمار پر مستقل رسائل ترتیب دیے هیں -

مکه معظمه

کتاب العدد عطاء بن یسار الفقیه، کتاب العدد مزالی، کتاب حروف القرآن خلف البزاز -

مدینه مبارکه

کتاب العدد نافع قاري مدینه المتوفی سنه ۱۶۹، کتاب العدد عیسی المدني، کتاب العدد اسماعیل بن ابي کثیر القاري -

کوفه

کتاب العدد حمزۃ الزیات قاري کوفه المتوفی سنه ۱۵۶، کتاب العدد خلف النحوی الکوفی، کتاب العدد محمد بن عیسی الکوفي، کتاب العدد علي بن حمزہ الکسائي النحوي قاري کوفه المتوفی سنه ۱۸۹ ھ -

بصرہ

کتاب العدد ابن معانا، کتاب العدد عاصم الجحدري، کتاب العدد حسن بن حسن بصري، عدد اي القرآن محمد بن مستنیر مطرب المتوفي سنه ۲۰۶ -

شام

کتاب العدد یحیی بن حارث الذماري، کتاب العدد خالد بن معدان، کتاب اختلاف العدد وکیع الفقیه -

یه قدما کي تصنیفات هیں، متاخرین میں موصلي (نام نہیں معلوم) کي ذات الرشد، اور ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبري المتوفی سنه ۴۷۸ کي تعداد الاي القرآن وغیرہ اسي فن کي کتابیں هیں -

[الباقی یتلی]

هندوستـان میں ایـک بڑا کیـڑا هوتا ہے جسے " سانپ " (Attacus attas) کہتے هیں - اسے یه لقب اسلیے ملا ہے که اسکے اگلے پر کے سرے ایسے نظر آتے هیں جیسے ایک پر غضب کوبرا (ایک قسم کے زهردار سانپ) کا سر ہے جو کسي تصویر کے خاکے میں دکھایا گیا ہے !

اس خاندان کے دوسرے کیڑوں کے اگلے پروں پر بھي بہت سے خوشنما اور تعجب انگیز صفیں هوتي هیں - چنانچه اس ڈروپنگ برڈ (Drooping bird مرجھانیوالي کلي) کو دیکھیے جو " چاند " نامي کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي ہے - یه اور اسي قسم کے اور نمونے جو تتلیوں اور کیڑوں کے پروں پر هوتے هیں ' گونه گوں وضعوں اور طرح طرح کے نمونوں کا ایک ایسا ذخیره جمع کردیتے هیں جن سے مصور بہت فائده اٹھا سکتے هیں - جب انهیں نئي نئي وضعوں کے القا و الہام کي ضرورت هوتي ہے تو فطرۃ کي یه مصنوعات عجیبه و غریبه انکے سامنے نمونه کیلیے آ جاتي هیں - اگر یورپ کي بہت سي صنعتوں اور نقش و نگار کے کاموں کے اصل کا سراغ لگایا جاے تو یقیناً انهي کیڑوں کے پر نکلینگے - کشمیر اور هندوستان کي مشہور شالوں کے نمونوں میں (cethocia) نامي جنس کے نقش و نگار تتلیوں هي کے رنگ هیں جنکي نقل اتاري گئی ہے -

(مـــرقـــع)

اس مضمون کے ساتھه اُن پھولوں اور کیڑوں کا ایک مرقع بھي دیا جاتا ہے جنکا ذکر گذشته اور آج کے نمبر میں آیا ہے - بائیں جانب سے به ترتیب دیکھتے آئیے - تصویریں دو کالم میں کردي گئي هیں - پہلے کالم کو ختم کر کے دوسرے کالم کو شروع کیجیے گا :

(۱) " سانپ " نامی هندوستاني کیڑا جو کوبرے کا سر معلوم هوتا ہے -

(۲) یه " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کي تصویر ہے ' جسکے جسم پر انسان کي کھوپریوں کي متقاطع هڈیوں کی شکل هوتي ہے -

(۳) یه " مرجھانے والي کلي " ہے ' جو " چاند " نامی کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي ہے -

(۴) وہ تتلي جس کے پروں پر انگریزي کے (80) هندسه کی شکل هوتی ہے -

(۵) یه گل ترو پیولم ہے - اسکي شکل هو بہو ایک نہایت عمده لقا کبوتر کي سي هوتي ہے - اس پھول کي دو تصویریں دي گئي هیں - ایک تصویر پوري طرح کھلے هوے پھول کي ہے - اسي لیے اسمیں مشابهت بہت واضح ہے - دوسري تصویر ایک نیم شگفته کلي کي ہے ' اسلیے زیاده نمایاں نہیں ہے -

(۶) اولین نظر میں یه معلوم هوتا ہے که بہت سي انساني کھوپریاں هیں ' جو یکے بعد دیگرے رکھدي گئي هیں ' مگر در حقیقت یه وہ پھلیاں هیں جنمیں اسنیپ ڈراگن Snap-dragon نامي درخت کے بیج هوتے هیں -

(۷) یه ایکرس کیلمس نامي درخت کے پھول کی تصویر ہے جس کا ذکر گذشته نمبر میں کیا گیا ہے -

(۸) یه اس پھول کي تصویر ہے جو ایک پیر مرد کے مشابه هوتا ہے - اس کا ذکر اس نمبر کے گذشته حصه میں آیا ہے -

(۹) Aristolochia کا ذکر اس مضمون کے گذشته نمبر میں آیا ہے - یه اسی کي کلي ہے - اس کلي کو اگر ایک رخ سے دیکھیے تو معلوم هوتا ہے که راج هنس کے چہرہ کا ایک غیر مکمل خاکه ہے -

بريد فرنگ

اقتـراعـیـات

حقوق پرستـــان انگلستان کے تازہ ترین سوانح و حوادث

اقتراعیۃ (یعني عورتوں کے سیاسي حقوق کے تحریک) دراصل حق انتخاب کا مطالبه ہے - یه اس صنف کي طرف سے کیا گیا ہے - جسے تورات مقدس کي روایت کے بموجب محض مرد کے دل بہلانے کے لیے پیدا کیا گیا تھا - لیکن اس دل بہلانے والے کھلونے کے مطالبات نے اب ایسي خطرناک صورت اختیار کرلي ہے که سارا انگلستان درد و اضطراب سے چیخ اٹھا ہے ' اور جیسا که مقامي اینگلو انڈین معاصر کے مراسله نگار لندن نے لکھا ہے " انکا وجود انگلستان کے لیے ایک سخت ترین اجتماعي خطرہ هوتا جاتا ہے جسکي برباد کن ترقي کي رفتار بہت هي تیز ہے - اس اجتماعي خطرہ کا اگر جلد تدارک نه کیا گیا تو مسٹر ڈوایل کا یه اعلان عملاً سامنے آجائیگا که " لوگ قانون کو اپنے هاتھوں میں لے لینگے ' اور ان عورتوں کو خود سزا دینگے جو مردوں کو سزا دینے میں اب بالکل ناقابل برداشت هوگئي هیں " -

اقتراعیه کي دراز دستیوں کا دائرہ اسقدر وسیع هوگیا ہے که ایک ادنی پولیسمین سے لیکر شاہ عہد تک ' اور گولف اور ٹینس کلبوں کے خیموں سے لیکر مصنوعات نفسیه کي گیلریوں اور مقدس مذهبی مقامات و آثار تک انکي دست درازي سے محفوظ نہیں !

(پولیسمین)

وہ لال پگڑي والی طاقت جسکے کمر کے چھوٹے سے ڈنڈے کي ایک معمولی جنبش هزارها هندوستاني مردوں کے بھرے مجمع کو منتشر کر دیتي ہے ' انگلستان میں خوبصورت هیئت اور رعب انگیز قیمتي وردي کے اندر بہت با قاعده ہے - تاهم گرفتاري کا قصد ایک طرف رها ' اگر محض بچانے کے خیال سے بھي کوئی پولیسمین ان عورتوں کو پکڑتا ہے تو بقول مراسله نگار انگلشمین " اس حفاظت کا صله اسے ایک زنانه ایڑي کے بوٹ کي ٹھوکر کي شکل میں ملتا ہے " !

یه کسي نازک اندام کي لا ابالانه ٹھوکر نہیں هوتي که " ضرب حبیب ضبیب " کا لطف آئے ' بلکه ایک ایسي عورت کی جس نے اچھي طرح اس عجیب اسلحه کے استعمال کي مشق کرلي ہے ' اور جو وزن میں ۹ اسٹون (۱) سے بھي کہیں زیاده ہے ! وہ اسقدر زور سے بے محابا اور اسطرح تاک کے با اصول ٹھوکر مارتي ہے که جنگ پیشه سپاهي حیرت سے مبہوت رهجاتا ہے !

هندوستان میں پولیس کے کسي غیر قانونی حکم کي بھي نافرماني کم از کم ۲۴ گھنٹه حوالات میں رکھنے کے لیے کافی هوتي ہے - ممکن ہے که آپ انگلستان کو بھي اسي پر قیاس کرلیں ' اور کہیں که چونکه اس نے اداے فرائض حکومت میں مداخلت کي ہے اسلیے دفعه (۲۲۴) عاید کي جاتي ہے اور بقید دو سال قید کي مستحق ہے - مگر یه قیاس صحیح نہوگا - گوري رنگت کي برٹش گوري آبادي کیلیے هم سیاہ رو وحشیوں کا سا قانون نہیں رکھه سکتي - انگلستان کا ضابطه فوجداری ایسے موقع پر پولیسمین کو

(۱) ایک اسٹون ۱۴ - پونڈ کا هوتا ہے -

چٹکي سے نوچتے هیں' جسکا نام (Antirrhinum) (۱) نہایت هي مناسب اور موزوں هے -

لارڈ اویبري اس پهول کو ایک ایسے مضبوط صندوق سے تشبیه دیتے هیں جسکي کنجي صرف بهونرے هي (Humble bee) کے پاس هے ' کیونکه چهوٹے چهوٹے کیڑے تاج (Corolla) (۲) کی بند پنکهڑیوں میں سے اپنا راسته نکالنے میں کامیاب نہیں هوسکتے -

اس پهول کي تلقیم کے لیے ایک بڑي زبان والی مکهي کي ضرورت هوتي هے - اسکا عضو نسائی ایک قسم کي زیر زمین راه هے جسمیں سے هوکے کیڑا رس تک پهنچسکتا هے اور جو بالکل اسکے کنارے میں هوتا هے - اس راه کے سرے پر اسکي چهت کي طرف دبے هوے ماده تولید میں ملفوف اینتهر هوتے هیں - پهول کے امتحان سے صاف نظر آتا هے که اگر کیڑے اندر جا سکتے تو وه ان مرکز هاے ماده تولید کو مس کیے بغیر اس تک پہنچ جاتے -

بڑي مکهي سے یه راه بالکل بهر جاتي هے ' اسلیے جب وه باهر نکلتي هے تو خود بخود اسکي روئیں دار پیٹهه کے ساتهه ماده تولید کے ذرات بهي لگ کے چلے آتے هیں -

یه واقعات هیں جن سے اس پهول کے ان بهتے هوے جبڑوں کے حالات کي تشریح هوتي هے جو اپنے کهلنے کے لیے شه زور کیڑوں کو همیشه صلاے زور آزمائي دیتا رهتا هے -

اس پهول کا سب سے زیاده دلچسپ حصه بیجسپول هے (۳)

اس مضمون کا یه مقصد نہیں که اس میں تمام تعجب انگیز مشابهتوں کي ایک مکمل فہرست پیش کي جائے - اگر ایسا کیا جاے تو اس موضوع پرایک مبسوط کتاب لکهنے والے مصنف کا بوجهه هم اپنے سر لے لینگے حالانکه اسکے لیے بالکل طیار نہیں هیں - همارا مقصود صرف یه هے که چند دلچسپ صورتوں کا اجمالي تذکره کردیں اور اسپر توجه دلائیں که اس موضوع سے تعلیم میں کیونکر فائده اٹهایا جا سکتا هے ؟ پڑهنے والے اپنے تخیل اور مشاهده کي قوت سے کام لینگے تو انہیں اس موضوع کے متعلق قریباً بے پایاں سلسلوں کے دریافت کرنے میں کوئی دقت نه هوگي -

(عالم حیوانات)

اب تک تو نباتات کا ذکر تها - اب هم حیوانات کو لیتے هیں -

کیڑوں کے پر جس قسم کے نقش و نگار کے نمونے پیش کرتے هیں' اگر انکو جمع کیا جائے تو انمیں بہت سي مختلف صنعتوں اور تصویروں کا سراغ ملیگا - هم نے اپنے مضمون کے ساتهه صرف ایک دو پروں کي تصویر دي هے - غالبا ان تصویروں میں سب سے زیاده تعجب انگیز نشان وه هے جو بالکل رومن اعداد کا عدد ۸۰ - یعنے 80 لکها هوا دکهائي دیتا هے - اور جو جنوبي امریکه کي تتلي (Catagramma) نامي کے پچهلے پروں پر هوتا هے - بے شک یه عدد اس جنس کي تمام انواع میں پوري طرح واضح نہیں هے' مگر عموماً پچهلے پر کي اندروني سطح پر 80 یا 88 کا نشان ضرور هوتا هے - اسیواسطے جو لوگ برازیل میں ان تتلیوں کو پکڑتے هیں' وه انہیں " ایتٹي ایٹ " (اٹهاسی) کہتے هیں -

وه کیڑے جو موت کا سر (Death's Head) کہلاتے هیں' انکے سینے کے نقش و نگار بهي ایک نہایت دل نشیں منظر هے - کیونکه وه انساني کهوپڑیوں اور انکي متقاطع هڈیوں کي نہایت عمده نقل هوتي هیں' اور انہیں دیکهکے جرمن سواروں کے مشہور رسالے کا نشان یاد آجاتا هے !

جرمني اور پولینڈ میں (جہاں یه کیڑے کثرت سے هوتے هیں) انکو (Death's head phantom " موت کے سر کي تصویر " یا (Wandering death bird) یعنی " موت کے آواره گرد کیڑے " کہتے هیں - وهاں کے جاهل کسانوں کا عقیده هے که وه بہت هي منحوس اور بد اثر هیں !

---

(۱) یه ایک قسم کا درخت هے جسکي ۱۴ قسمیں هیں - اسکا اصلي وطن بحر میڈیٹرینین هے مگر بسا اوقات کالفورنیا میں بهي نظر آجاتا هے -

(۲) " کارولا " پهول کا وه حصه هے جو کلی کے اندر اور باہر اور حصه کے گرد هوتا هے - اسکا وجود عموماً محض دو تین پتیوں هي سے عبارت هوتا هے جو تکمیل نشو کے بعد بڑي هوجاتي هے - یه پتیاں بالائي غلاف (کمامه) کي پتیوں سے زیاده خوشنما اور پر رونق هوتي هیں - انگریزي میں انکو (Corolla) کہتے هیں جو ایک لاطیني نژاد لفظ هے - لغت میں اسکے معني تاج کے هیں - اسي لیے هم نے بهي تاج هي ترجمه کیا -

(۴) وه ایک تهیلی هے جسمیں بیج رهتے هیں - عربي میں اسکو " خریط " کہتے هیں -

تھي اور کچھہ زمین پر کھنچي چلي جاتي تھي - انھي کے ساتھہ ساتھہ لیڈي بلوم فیلڈ اور انکي همشیر بھي باھر نکل آئیں -
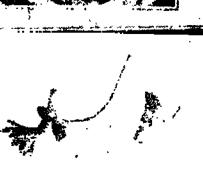
بیان کیاجاتا ھے که اس واقعه پر شاہ یا ملکه نے چنداں توجه نه کي - دربار اس طرح اپني حالت پر رھا گویا کچھہ ھوا ھي نہیں - چنانچه جو لوگ پیچھے تھے جب انھوں نے مس بلوم فیلڈ کو مع اپني والدہ اور همشیرہ کے اسطرح جاتے دیکھا تو وہ سمجھے که یه بے هوش هوگئي ھے -

یه بیانات ھیں جو شائع کیے گئے ھیں ' لیکن اصلي واقعه اب اسقدر مختلف اور مخفي هوگیا ھے که کچھه نہیں کھلتا ' صورت حال کیا پیش آئي تھي ؟

(ایک تاریخي کلیسا)

یہ دن انگلستان کے لیے ایک منحوس و نامبارک دن تھا ' کیونکه ایک طرف تو دربار کي اسطرح توھین ھوئي - دوسري طرف وہ اپنے ایک نہایت تاریخي و دیني سرمایه سے محروم ھوگیا -

اقترامي عورتوں نے ڈربي شائر کے مشہور اور تاریخي گرجے میں آگ لگا دي - ریورینڈ جان وھالیٹیکر اسکے ریکٹر (ایک مذھبي عہدہ ھے) بلاے گئے - ڈربي کا آگ بجھانے والا انجن بھي آیا ' مگر کیا حاصل ؟ چھت گرچکي تھي ' شعلے ھوا میں بلند هو هو کے گاؤں بھر میں آتشزدگي کا اعلان کر رھے تھے - آفتاب طلوع ھوا تو لوگوں نے اس عظیم الشان تاریخي کلیسا کي سوخته اور برھنه دیواریں دیکھیں - مشہور طبیعي چارلس ڈارون ' اسکے چچا کي یادگاریں ' اور انکے علاوہ اور جسقدر آثار عتیقه اس کلیسا میں موجود تھے ' سب کے سب جلکر خاک سیاہ ھو گئے - وہ پرانا خوشنما پردہ جو اس کلیسا کے آثار محفوظه میں ایک نہایت ممتاز یادگار تھي ' وہ قدیم کتابیں جنکو اھل شائر نہایت تقدیس و احترام کي نظر سے دیکھتے تھے اور جو پڑھنے کے ڈیسک میں رکھي رھتي تھیں ' وہ اسکي عظیم الشان ' مستحکم ' خوبصورت عمارت جسکو دیکھنے کیلیے سیاح آتے تھے ' آہ ! سب برباد ھو گئے ! عورت ' نازک ' حسین ' دلربا ' محبت طلب عورت نے سب برباد کر دیا ! کلیسا کي عمارت نارمن طرز تعمیر کي ایک خاص یادگار تھي - اگرچه اس عہد کي بني ھوئي چیزوں میں سے صرف ایک جنوبي دروازہ ھي باقي رھگیا تھا ' مگر وہ بھي کچھه کم باعظمت نه تھا - اس دروازہ کے متعلق اثریین (آرکیا لوجسٹس) کا اندازہ تھا که وہ سنه ۱۱۵۰ ع کا بنا ھوا ھے -

مگر اس تذکرہ سے کیا حاصل ؟ "عورت" اب بربادي و ھلاکت کي دیبي بنگئي ھے - وہ سب کچھه جلادیگي ! سب کچھه برباد کردیگي !

(گیلري)

تصاویر کے عجائب خانوں اور گیلریوں پر تو اتنے حملے ھو چکے ھیں که اب معمولي حملوں کا تذکرہ کوئي خاص دلچسپي نہیں رکھتا - لیکن ھم جس واقعه کا ذکر کرنا چاھتے ھیں وہ اس عام حکم سے مستثني ھے - کیونکه اسکے ساتھه ایک خط بھي ملا ھے جو اقترا عیات کے جذبات و حیات کا ایک عبرت انگیز آئینه ھے -

بونڈ اسٹریت میں مصنوعات نفیسه کي ایک گیلری ھے جو "ڈور گیلري" کہلاتي ھے - ھفته کي ڈاک میں ایک کم سن اور حسین عورت اپنے گون میں ایک کلھاڑي چھپاے ھوے آئي ' اور نظر بچا کے دو تصویروں کو کلھاڑي سے کھرچ ڈالا - ان دونوں تصویروں میں سے ایک کا نام "مجروح عشق" تھا - یه بارٹولوزي نامي مشہور مصور کي کندہ کاري (اِنگریونگ) کا نمونه تھي ' اور بالاخر اسي حسن کے ھاتھوں مجروح ھوئي جو دنیا میں عشق کا حریف قدیم ھے !

دوسري گریڈ کیسلي وینس کي تصویر تھي - اس پر آبي رنگ (واٹر کلر) تھا - یه تصویر جان شیپلینڈ کے زور قلم کا نتیجه تھي اور سو پونڈ میں خریدي گئي تھي - گیلیري کے نگران و مہتمم کو کسي طرح اسکا علم ھوگیا - اس نے اپنے حسین مجرم کو پکڑ لینا چاھا - لیکن یہاں حسن کا ظہور ویسا نرم و لطیف نه تھا جیسا که ابتک رھا ھے - عورت کے پوري طرح گرفت میں آنے سے پہلے ایک نہایت سخت کشمکش ھوئي ' حتی که غریب گیلري کا مہتمم زخمي ھو گیا !

جسکا تو قاتل ھو اسکے واسطے
کونسي لذت ھے خنجر سے لذیذ !

یه عورت مارلو اسٹریٹ کے مجسٹریٹ کي عدالت میں حاضر کي گئي - گواھي میں زخمي مہتمم نے تفصیل کے ساتھه بیان کیا که کیونکر اس نے گیلری کے جنوبي و مغربي حصے میں شیشه ٹوٹنے کي آواز سني ' اور جب وہ آیا تو اس نے دیکھا که ایک ھاتھه کلھاڑي لیے شیپلینڈ کي تصویر کے پاس متحرک ھے - پھر آتے آتے دیکھکے کس طرح عورت نے کلھاڑي اس پر بھي اٹھائي مگر اس نے نہایت ھشیاري سے کام لیا اور فوراً ٹوٹ پڑنے کے بدلے دریافت کیا که اس نے یه حرکت کیوں کي ؟ جسکے جواب میں عورت نے کہا که بس یہي ایک راسته ھے جو ھمارے واسطے اب باقي رھگیا ھے -

اس نے کہا که دوسري تصویر بھي خراب ھوگئي ھے -

اسکے بعد ایک خط اسي گیلري میں پڑا ملا جسکا مضمون یه تھا :

" اگر تم ان حرکتوں کو روکنا چاھتے ھو تو ھمارا انصاف کرو - ھم اپنے مطالبه سے دست بردار ھونے سے پہلے اپني جان دیدینے کے لیے تیار ھیں - ھم تمام دروازوں کو کھٹکھٹا چکے ھیں ' اور ھر جگھه سے مایوس ھوکے ادھر آئے ھیں - بیشک ھم گذشته زمانے میں بہت ھي زن نما تھے مگر ھمارا وہ دور ختم ھوگیا - اب ھم مردوں سے بھي بہتر جنگ کے لیے تیار ھیں - تم ھمکو قتل کرنے کا حکم دیسکتے ھو ' لیکن ھمارے مرنے سے ھماري تحریک مردہ نہیں ھوسکتي - اگر ھم میں سے ایک مرجائیگي تو اسکي جگھه دس بہنیں اور پیدا ھوجائینگي - میں (یعني کاتبهٔ خط) بھي جنگ میں شریک ھوگئي ھوں "

(خانقاہ ویسٹ منسٹر)

لیکن ان سب میں بربادي کي شدید ترین کوشش وہ تھي جو حال میں کي گئي ھے - خانقاہ ویسٹ منسٹر اپني اھمیت و عظمت کے لحاظ سے انگلستان کي سب سے بڑي خانقاہ ھے - یہي جگھه ھے جہاں کے کلیسا میں شاہ انگلستان کي تاجپوشي ھوتي ھے -

اس میں ایک بمب کا گولا رکھا گیا تاکه اسکي عمارت کا خاتمه کردے - حسن اتفاق سے اسکي ساخت نامکمل رھگئي تھي ' اسلیے وہ ناقص طور پر پھٹا ' اور خانقاہ کي بہترین اشیاء مثلاً سکون کا پتھر ' تاجپوشي کي کرسي ' شاہ ایڈورڈ کنفیسر کا چیپل وغیرہ ' بچ گئے - ورنه یه تمام عظیم الشان یادگاریں دھواں بنکر اڑ جاتیں ' اور اس عظیم الشان عمارت کے بہترین حصے بھي گر کر ریزہ ریزہ ھو جاتے !

حق نہیں دیا کہ اپنی حفاظت کے لیے اس حملہ آور عورت کو ترکی به ترکی جواب دے !

(مجسٹریٹ)

مجسٹریٹ جو ہندوستان میں اپنے زیر انتظام شہر کا پادشاہ ہوتا ہے' اور بغیر کسی تامل کے مچھلی بازار کانپور کے ایک نہتے مجمع پر مسلسل ۱۰ منٹ تک ۶۰۰ کارتوسوں کی بارش کراسکتا ہے' اسکی رفعت یه عورتیں اتنی بھی تو نہیں کرتیں جتنی ہندوستان کے کسی بڑے شہر میں پولیس کے جمعدار یا داروغه کی ہوتی ہے !

"نیلی ہال" اور "کرس رو" دو اقتراعیه عورتیں ہیں جنکا چالان چند اقتراعی سازشوں کے سلسلے میں پولیس نے کردیا تھا - جب پیشی کا دن آیا تو مسٹر پال ٹیلر نامی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر کی گئیں - ابھی مسٹر باڈکن وکیل استغاثه نے کھڑے ہوکے مجسٹریٹ کو مخاطب ہی کیا تھا که "نیلی ہال" نے پولیس کے جبریه کھانا کھلانے کا افسانه چھیڑ دیا - مسٹر ٹیلر سر جھکا کے سنا کیے - تھوڑی دیر کے بعد انھوں نے سر اٹھایا ہی تھا که ہال چیخ اٹھی :

" تم کو اچھی معلوم ہے که ہم پر کیا کیا ظلم کیے گئے ہیں (یعنی کس طرح بجبر کھانا کھلایا گیا ہے ؟) اسلیے اگر تم غیرت مند ہوتے تو ہم سے آنکھیں چار نه کر سکوگے "

اسکے جواب میں مسٹر ٹیلر نے کہا :

" قصور معاف - یه خود کردہ مصائب ہیں "

اس پر ہال برہم ہوکے بول اٹھی : " اس کا مزہ تم نہیں جانتے - کیونکه تم پر کبھی بڑی ہی نہیں "

" رو " نے بھی اپنی سہیلی کی تائید کی ' اور نہایت بے باکی سے ظاہر کیا که اسے مجسٹریٹ کا چہرہ دیکھکے خوف آتا ہے - گویا مجسٹریٹ آدمی نہیں ہے - ایک مانسٹر (عجیب الخلقت جانور) ہے - اس پر مسٹر ٹیلر نے ایک زہر خند ہنسی کے ساتھه کہا :

" تم نہیں چاہتیں که میں تمھیں برابر دیکھتا رہوں ؟ کیوں ؟ ایسا ہی ہے نا ' نا چاہتی ہو ؟ بولو ! "

ہال اور برہم ہوگئی - جھلا کے بولی :

" اگر تمھیں دن بھر میں تین بار زبردستی کھانا کھلایا جاتا تو تم اسطرح نه ہنستے "

اب مجسٹریٹ صاحب بھی ذرا ہلے اور کسی قدر غضب آلود سنجیدگی کے ساتھه کہا :

" میں بھی تم پر ہنستا ہوں پھر کیا تم مجھے بھی الزام دیتی ہو ؟ بولو ! "

اتنا سننا تھا که " ہال " اور " رو " دونوں آگ بگولا ہوگئیں اور کئی دفعه زور زور سے چلائیں " مسٹر باڈکن اسے (یعنی غریب مجسٹریٹ کو) روکو "

مسز ڈیلی ہال پولیس کے قبضے میں - کشمکش ' مقابله ' اور بالاخر شکست !

اسکے بعد اس عجیب الخلقت مقدمے کی کارروائی شروع ہوئی - اثناء شہادت میں دونوں نے کئی بار کہا :

" ہم نہیں چاہتے که ہمارا مقدمه چلایا جاے - ہمکو یوں ہی سزا دیدو "

مگر مقدمه کی کارروائی ہوتی رہی - ایک پولیس کا گواہ پیش ہوا - اسکے بعد مقدمه آیندہ کے لیے ملتوی کردیا گیا - جب " ہال " اور " رو " باہر لائی گئیں تو دونوں بہت زور سے چلائیں :

" خیر ' کچھه پروا نہیں - ہم لوگ برابر لڑتے رہینگے ! لڑتے رہینگے !! لڑتے رہینگے !!! "

(شاہ اور ملکه)

ان واقعات کا ذکر ہم نے اس خیال سے کیا که وفا کیش اور اطاعت بردار ہندوستان کی ہمت کے لیے یہی واقعات لرزہ انداز و دہشت انگیز ہیں ' ورنه جس جماعت کا اسوقت ذکر ہو رہا ہے ' وہ تو خود وزیر اعظم مسٹر ایسکویتھه کو برسر مجلس بارہا ذلیل و رسوا کرچکی ہے ' اور پھر اتنا ہی اسکے طائر جرأت کا سدرۃ المنتہی نہیں ہے - وہ اس عرش عظمت و جلال تک بھی پرواز کرچکی ہے ' جو انگلستان کی دنیا میں احترام و اجلال کی آخرین منزل ہے !!

پادشاہ کے ساتھه گستاخانه جرأت کی ابتدا تو اس سرفروشانه اقدام سے ہوتی ہے جو ایک اقتراعیه نے گھوڑ دوڑ کے میدان میں دکھلایا تھا ' اور شاہی گھوڑے کو پکڑنے کی لاحاصل کوشش میں اپنی جان تک گنوا دی تھی ' مگر اسکے بعد ایک دوسرا واقعه پیش آیا جسکے متعلق انگریزوں کا خیال ہے که " وہ مہذب دنیا کی نظروں میں انگریز عورت کی گستاخی اور بد تہذیبی کا ایک شرمناک ترین منظر ہے " - شاید ایسا ہی ہو !

ڈرائنگ روم کا شاہی دربار تھا - شاہ اور ملکه رونق افروز تھے اور درباری باری باری سے گذر رہے تھے - کوئی گیارہ بجنے والے تھے که لیڈی ڈارن شینڈ اپنی ہمشیرہ مسز والٹروپڈ کی طرف سے مراسم دربار ادا کرکے ہٹیں ' اور انکے بعد لیڈی بلوم فیلڈ مع اپنی دونوں لڑکیوں کے آگے بڑھیں -

لیڈی بلوم فیلڈ شاہ کے حضور آداب بجا لاچکی تھیں اور ملکه کے لیے جھکنے والی ہی تھیں که یکایک ایک شیریں اور پر از نغمه و موسیقیت آواز بلند ہوئی ' اور تمام دربار حیرت زدہ ہوگیا :

" یور مجیسٹینز ! خدا کے واسطے !! .... "

لیڈی بلوم فیلڈ نے مڑکے دیکھا تو انکی لڑکی گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی ہے ' اور دونوں ہاتھه شاہ اور ملکه کے آگے پھیلا ہوے ہے !

یه منظر دیکھکے وہ گھبراہٹ میں پیچھے مڑی - اتنے میں اسکی دوسری لڑکی نے بڑھکے اپنی بہن کا ہاتھه پکڑلیا - جب تک سر ڈی - ڈاسن بھی آ گئے جو لارڈ چمبرلین کے ساتھه شاہ کے بائیں جانب کھڑے تھے - ان دونوں نے چند دیگر اشخاص کی مدد سے مس بلوم فیلڈ کو اسطرح باہر نکالا که کچھه تو لوگوں کے ہاتھه میں

هـــوائی ریـــل

(ایک گھنٹہ میں ۳۰۰ میـــل کی رفـــتار)

ایک عظیم الشان اختراع

قوۃ دفع کے نتائج محیرہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسي ریل طیار کی ہے جو موجودہ صدي کا سب سے بڑا محیر العقول معجزۂ علم سمجھي جائیگي - فاصلے کي تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئي بھي اس ریل کا مقابلہ نہیں کرسکتا - یہ ایک معلق ہوا پر چلنے والي ریل ہے جو فی منٹ ٥ میل تک مسافت طے کریگی -

عام ریلوں کي طرح اسمیں سٹیم سے مدد نہیں لی گئي ہے - جس طرح یورپ میں سٹیم کي جگہہ برقي طاقت سے اب بکثرت کام لینے لگے ہیں اور اس کو ہر جگہہ قدرت کي سب سے بڑي طاقت تسلیم کرتے ہیں' اسی طرح ہوائي ریل میں بھي برق ہی کا دست اعجاز کام کرتا ہے -

اس ریلوے کا نام (Lavitated Railway) ہے - اسکا موجد ایک فرانسیسی ہے جسکا پورا نام عمائل بیشیل (Emile Bachelet) ہے - بیشیل ۲۲ سال تک امریکا کے سرکاري محکمۂ تعمیرات میں ملازم رہچکا ہے -

(۲۲ - سالہ جہاد علمی)

بیشیل کو ایک بار خیال ہوا کہ اگر ہم ثقل کو اسطرح اپنے اختیار میں کرنا چاہیں کہ وہ وسط ہوا میں بغیر کسي محسوس سہارے کے معلق رہے تو ایسا کیونکر کرسکتے ہیں؟ اس خیال میں وہ ۲۲ سال تک غلطاں و پیچاں رہا - گو اسکی جد و جہد سخت ترو پر و جانفشاں' اور اسکے مقابلے میں نتائج ہمیشہ مایوس کن اور ہمت شکن رہے' تاہم اس نے ابھی بھی سررشتۂ صبر و استقلال ہاتھہ سے نہ دیا اور اپنی کوششوں کو برابر جاري رکھا - یہاں تک کہ [illegible] ہوا جو ہر مستقل اور مسلسل کوشش کے لیے وعدہ کیا گیا ہے' یعنی فرانسیسی اخبارات نے اسکی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز مضمون کے ذریعہ کردیا!

(ایجـــاد کی روح)

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع و جذب' دونوں رکھي ہیں جنکو اصطلاح میں علی الترتیب (Attraction) اور (Repulsion) [illegible] ہیں -

یعنی جس طرح مقناطیس [illegible] کی طاقت سے کسي [illegible] کھینچ سکتا ہے' [illegible] طرح اسے پیچھے بھی ہٹا سکتا ہے -

انسان نے مقناطیس کی قوت [illegible] سالہا اور اس سے [illegible] بھی اٹھایا - چنانچہ قطب نما اسی کا صدقہ ہے جسکی برکت [illegible] طوفان خیز اور ناپید کنار سمندروں کے قلب کو چیرتے ہوے جہاز گزر جاتے ہیں - لیکن اسکي قوت دافعہ عرصے تک مخفي رہي - بعضوں کو علم ہوا بھی تو بیشیل سے پہلے کسیکو اس سے فائدہ اٹھانیکي توفیق نہ ملي -

بیشیل پہلا شخص ہے جس نے اس معطل قوت کي طرف توجہ کي' اور ۲۲ سالہ شب ہاے انتظار اور روز ہاے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رہا ہے! - فنعم اجر العاملین!

(ریل کا نظام)

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن ہوتا ہے اور نہ معمولي پہیے ہیں' نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط و باہم وابستہ سلسلہ ہے اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کردیتي ہے -

پھر یہ ریل کیونکر چلتی ہے ؟

گاڑي ایک پٹري پر رکھي رہتي ہے - اس پٹری میں خم ہوتے ہیں جنمیں مقناطیس کي قوت دافعہ بھري ہوتي ہے - جب چلانا مقصود ہوتا ہے تو ایک بٹن کو دبا دیتے ہیں' جسکے بعد قوت دافعہ کي رو گاڑي میں ساري ہوجاتي ہے اور گاڑي اسکے دھکے سے ہوا میں بلند ہو جاتی ہے - گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم ہو جاتا ہے -

لیکن صرف گاڑي کے اچھل جانے سے نہ تو اصلي مقصد پورا ہو سکتا ہے' اور نہ اسکے لیے یہ ایجاد کسي قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق ہے - اسلیے درحقیقت ایجاد کا اصلی کمال اسکے بعد سے شروع ہوتا ہے -

موجد نے یہ انتظام کیا ہے کہ گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد اسے [illegible] برقي رو ملجاتی ہے جسکے سہارے پر وہ تھمي رہتی ہے' لیکن دیکھنے والا [illegible] سہارا نظر نہیں آتا -

لیکن برقي رو [illegible] ہے [illegible] آگے بڑھنے کا سوال [illegible] ہے -

اسکے لیے موجد [illegible] ہے [illegible] پروبیدالنٹ رکھے ہیں [illegible] مقناطیس سے [illegible] کی رفتار جب [illegible] قوت کی طالب ہوتی ہے تو فوراً [illegible] قوت پہنچ جاتی ہے' اور اس قوت کی [illegible] سے گاڑی برابر آگے بڑھتی رہتی ہے -

(ہوائي ریل کا نمونہ)

لندن کے عین وسطی حصہ میں ایک [illegible] ہوائي ریل [illegible] [illegible]

ادبیات

اســـوۂ حســـنــــہ

هجرة نبوي (صلیٰ الله علیه و سلم)

جب کہ آمادۂ خوں ہوگئے کفار قریش ' * لاجرم سرور عالم نے کیا عزم سفر
کوئی نوکر تھا ' نہ خادم ' نہ برادر ' نہ عزیز ' * گھر سے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرور!
اِک فقط حضرت بوبکرؓ تھے ہمراہ رکاب * اُن کی اخلاص شعاري تھي جو منظور نظر
رات بھر چلتے تھے ' دن کو کہیں چھپ رہتے تھے * کہ کہیں دیکھہ نہ پائے کوئی آمادۂ شر
چونکہ سو اونٹ کا انعام تھا قاتل کے لیے ' * آپ کے قتل کو نکلے تھے بہت طالب زر
انھي لوگوں میں سراقہ خلف جعشم تھے * جن کو فاروق [۱] نے کرے کے پنھائے تھے گھر
تین دن رات رہے ثور کی غاروں میں نہاں * تھا جہاں عقرب و افعي کي حکومت کا اثر
بیم جان ' خوف عدو ' ترک غذا ' سختی راہ ' * اِن مصایب میں ھوئي اب شب هجرت سی سحر

* * *

ہاں مدینے میں ہوا غل کہ رسول آتے ھیں * راہ میں آنکھہ بچھانے لگے ارباب نظر
لڑکیاں گانے لگیں ذوق میں آکر اشعار * نغمہ ھاے " طلع البدر " سے گونج اُٹھے گھر
ماں کی آغوش میں بچے بھي مچل جانے لگے ' * نازنینان حرم بھي نکل آئیں باھر!
آل نجار [۲] چلے شہرت ہوکر تیار * زرہ و جوشن و چار آیینۂ و تیغ و سپر!

* * *

دفعتاً کوکبۂ شاہ رسل آ پہنچا * غل ہوا : صل علی خیر الناس و بشر
جلوۂ طلعت اقدس جو ہوا عکس فگن * دفعتاً تار شعاعي تھا ھر اِک تار بصر
طور سے حضرت موسیٰ کی صدا آتی تھی : * آج ایک اور جھلک سي مجھے آتی ہے نظر!

* * *

سب کو تھی فکر کہ دیکھیں یہ شرف کسکو ملے * میہمان ہوتے ھیں کس اوج نشیں کے سرور؟
سامنے تھے یہ کہ خدمت کو دل حاضر ہے ' * آنکھیں کہتي نہیں کہ در آور بھی طیار ہے گھر!

* * *

ہاں مبارک تجھے اے خاک حریم ناوي * آج سے تو بھی ہوئي خاک حرم کی ہمسر!

صلّ یا رب ' علی خیر نبی و رسول !

صل یا رب ' علی افضل جن و بشر!

[۱] جب ایران فتح ہوا اور کسری کے ملبوسات اور زیورات مال غنیمت میں ہاتھ آئے تو حضرت عمر نے حضرت سراقہ کو پہنا کر دیکھا تھا - کیونکہ وہ بہت جامہ زیب تھے -

[۲] نجار کا خاندان آنحضرت سے ننہالی رشتہ رکھتا تھا -

مراسلات

اعلان از جانب خدام کعبہ

میں حسب الحکم جناب خادم الخدام صاحب بہ اجلاس ارکان اصلیہ یہ درخواست کرتا ہوں، کہ جو جو برادران ملت امسال حج بیت اللہ شریف کو اپنے اپنے اخراجات سے تشریف لیجانیوالے ہیں - وہ براہ کرم انجمن کے دفتر کو جسقدر جلد ممکن ہو اطلاع دیں کہ وہ کس وقت روانہ ہونیوالے ہیں؟ یہاں یہ تجویز زیر عمل ہے کہ اُن حضرات کا جو انجمن میں داخل ہوچکے ہیں ایک منتخب وفد بدیں غرض ترتیب دیا جائے کہ وہ دوران سفر کے کل حالات و ضروریات پر حسب منشاء انجمن خدام کعبہ ایک ایسی تحقیقات فرمائے جو انجمن کو آئندہ خدمات کے لیے مشیر راہ کا کام دے - نیز جناب شریف مکہ اور افیسران دولت عثمانیہ سے تبادلۂ خیالات کرکے صاف صاف بتلائے کہ حجاج و زوار کو کس کس قسم کی تکالیف و ضروریات سے سابقہ پڑتا ہے، اور اُنکے دفع کرنے اور آسانیاں بہم پہنچانے کے کیا ذریعے اور وسائل ہوسکتے ہیں؟ اس وفد کی ترتیب کے متعلق بہتر صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جب جانیوالے حضرات کے نام معلوم ہوجائیں تو اُن میں سے چند پرجوش، جفاکش، ہر معاملہ پر غائر نظر ڈالنے اور ہر معاملہ کی حقیقت دریافت کرنیوالے حضرات کا انتخاب عمل میں لایا جائے، اور اُنکو پہلے دہلی تشریف لانے اور باہم مشورہ کرنے کی تکلیف دی جائے - یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُنکے روانگی کی تاریخ مقرر کی جائے تاکہ بمبئی میں اس وفد کی ترتیب اور انتخاب ممکن ہوسکے -

میں حسب الحکم ارکان اصلیہ بہ تعمیل فقرہ نمبر ۵ روئداد مذکور المصدر ۲۶ جون سنہ ۱۹۱۴ ع کو بمبئی بدیں غرض حاضر ہوگیا ہوں کہ حجاج و زوار کے واسطے دوران ایام قیام بمبئی میں خرید ٹکٹ و جائے قیام و روانگی وغیرہ میں انجمن کی جانب سے مع دیگر سیدائیوں کے اپنی خدمت بجا لاؤں - انجمن خدام کعبہ کی جانب سے گورنمنٹ بمبئی حج کمیٹی کی خدمت میں ایک مراسلہ بدیں استدعا بھیجدیا گیا ہے کہ انجمن کی خدمات سے فائدہ اُٹھایا جائے - پس امیدوار ہوں کہ جانے والے حضرات جس قدر جلد ممکن ہوسکے اپنے اپنے ارادوں سے دفتر کو مطلع فرمادیں -

شوکت علی بی - اے - معتمد انجمن خدام کعبہ
جمعیت اصلیہ دہلی

(بمبئی کا پتہ :- نمبر ۱۳ اسپلینڈ روڈ - مکان انریبل سر فاضل بھائی کریم بھائی - بمبئی)

اپیل برائے وظائف

ہماری قوم کو ابھی پورے طور سے معلوم نہیں ہے کہ علیگڈہ کالج میں صدہا طلبا نے جو اعلی تعلیم حاصل کی ہے ان میں بہت بڑی تعداد ایسے طلبا کی ہے جنکو اگر کالج اور کانفرنس سے مالی مدد نہ دی جاتی تو وہ علم کی نعمت سے قطعاً محروم رہ جاتے - انجمن "الفرض" اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جسقدر آمدنی قوم کے روشنضمیر اصحاب کی فیاضی کی بدولت ہوتی رہی ہے اسکا بڑا حصہ قوم کے ہونہار غریب طلبا کی امدادمیں صرف ہوتا رہا ہے، جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے تمام صوبجات میں قومی کالج کی تعلیم اور تربیت یافتہ نہ صرف نظر آتے ہیں بلکہ با اثر اور با وقعت مدارج پر ممتاز ہیں -

سر سید علیہ الرحمۃ اور نواب محسن الملک مرحوم کے زمانہ میں وظائف کیلیے خاص چندہ ہوتا تھا، اور اس کا فنڈ علحدہ رہتا تھا - لیکن اسکے بعد جب کانفرنس کے کام میں وسعت ہوئی اور اسکی آمدنی میں اضافہ ہوا تو اسی میں سے وظائف کے لئے بڑا حصہ صرف ہوتا رہا - لیکن سنہ ۱۹۱۱ ع میں مسلم یونیورسٹی کیوجہ سے کانفرنس کیلیے چندہ قطعاً وصول نہیں کیا گیا، اور سنہ ۱۲ و ۱۹۱۳ ع میں جنگ بلقان اور عام قومی انتشار کے سبب سے کانفرنس کی آمدنی بہت کم ہوئی - باوجود اسکے وظائف کی تعداد اور مقدار میں کمی نہیں کیگئی، اور پچھلے سال تک تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہوار وظائف پر صرف ہوتا رہا - لیکن گذشتہ تین سالوں میں چونکہ آمدنی نہیں ہوئی اسلیے یہ خرچ اس رقم میں سے کیا گیا، جو گذشتہ چھہ سال میں پس انداز کی گئی تھی - مگر اب سب خرچ ہوچکی ہے، اور اب نہ کانفرنس فنڈ میں گنجایش ہے، اور نہ وظائف فنڈ میں، اور حالت یہ ہے کہ کالج میں داخلہ کا وقت قریب آنے کی وجہ سے درخواستوں پر درخواستیں طلباء کی چلی آرہی ہیں، اور ان میں بہت سے ایسے ہیں جن کی اگر مدد نہ کی جائے تو ان کو تعلیم ترک کرنا پڑیگی - میں عرصہ سے ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی توجہ اسطرف مبذول کررہا ہوں اور رؤسا کی خدمت میں عرضداشتیں بھیج رہا ہوں لیکن اسوقت تک کچھہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا -

ممکن ہے کہ کسی کو یہ خیال ہو کہ یہ مدد صرف ایک کالج کے لیے دی جاتی ہے، اور مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتیں سب جگہ یکساں ہیں - اگر کسیکا ایسا خیال ہو تو وہ قابل اصلاح ہے، کیونکہ علیگڈہ کالج میں طلبہ علیگڈہ خاص کے تعلیم نہیں پاتے بلکہ جو مدد دی جاتی ہے وہ ہندوستان کے کل صوبجات کے مستحق طلبہ کو دی جاتی ہے - علاوہ اسکے یہ خوب سمجھہ لینا چاہیے کہ تمام صوبجات کے ہونہار طلبہ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ علیگڈہ کالج میں تعلیم پاویں - لیکن اگر ان کی مدد نہ کی جاوے تو ان میں سے بہت سے ناکام رہتے ہیں - اسلیے اس کالج کے غریب طلبا کی مدد کرنا فی الحقیقت کل ملک کے مسلمانوں کی تعلیم میں مدد کرنا ہے - آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اس کالج کے طلبہ کی مدد اسی وجہ سے کرتی کہ یہ دار العلوم مرکزی ہے، اور اسکے ذریعہ سے کل صوبجات کے ہونہار مسلمانوں کی مدد ہوسکتی ہے - علاوہ ازیں کانفرنس کے وظائف صرف کالج تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ وظائف تمامی صوبجات میں اور مختلف کالجوں میں دیے جاتے ہیں - اسوقت علاوہ علیگڈہ کے لاہور، بریلی، میرٹھہ، لکھنؤ، الہ آباد، کلکتہ، پونا، بمبئی، ناگپور، جے پور - وغیرہ میں یہ وظائف دیے جاتے ہیں، بلکہ بعض طالبعلموں کو انگلستان کی تعلیم کے لیے بھی وظیفہ دیا جاتا ہے - ماسواء اسکے وظائف کسی خاص تعلیم کے لیے مخصوص نہیں ہیں، بلکہ آرٹ کی تعلیم انجنیری، ڈاکٹری، ٹریننگ وغیرہ کے لیے ہر قسم کی مدد دی جاتی ہے - ان وجوہ سے کانفرنس کے وظائف کو مقامی وظیفہ خیال کرنا بالکل غلط ہے -

پس اب یہ اپیل قوم سے کی جاتی ہے، اور استدعا ہے کہ وظائف فنڈ کے لیے جو جس سے ہوسکے وہ جلد عطا کرے - اس مصرف سے بہتر ہماری قوم میں اور مقاصد بہت کم ہوسکتے ہیں - بیسیوں درخواستیں رکھی ہوئی ہیں اور انکی منظوری کا انحصار اسی پر ہے کہ وظائف فنڈ میں کچھہ روپیہ وصول ہو -

(آفتاب احمد آنریری جائنٹ سکریٹری آل انڈیا
محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس)

دباتے هیں تو فوراً گاڑیاں الیومینیم کے تاروں سے علحده هوکر هوا میں معلق هوجاتي هیں - اس کے بعد آلۂ دافع (پروپیلر) کے ذریعه حرکت کہاتے هي تیر کیطرح اس تیزي سے دوڑنے لگتي هیں که انساني نظر ان کا پیچها نهیں کرسکتي -

(شرح رفتار)

اس قسم کي ریل گاڑیوں میں نه تو خود گاڑیاں کوئي وزن رکهتي هیں ' نه سڑک کوئي مقاومت (Resistance) کرتي هے ' اور نه پہیوں اور انکي رگڑ کا جهگڑا هے - اسلیے یه کهنا بالکل بجا هوگا که رفتار کي سرعت کا دار و مدار صرف هوا کي مقاومت پر هے - جہاں هوا کا فشار اور دباؤ Pressure باتصادم کم هوگا ' رهاں یقیناً اسکي رفتار بهی زیاده هوگي ' اور جہاں یه دونوں یا ان میں سے کوئي ایک زیاده هوگي ' اسي کے تناسب سے رفتار میں بهی کمی هوتی جائیگی -

خیر ' یه تو اصولی بحث تهی - سوال یه هے که اسوقت تک اسکی رفتار کا اوسط کیا رها هے ؟ اسوقت تک جسقدر تجربے هوچکے هیں انکی بنا پر موجد کا اندازه یه هے که اس ریل کی شرح رفتار ۳ سو میل فی گهنٹه هوگی !

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اسوقت تک جو نمونه پیش کیا هے ' وه صرف نامه بري کے لیے موزوں هے - چنانچه خود موجد کو بهی اس کا اعتراف هے - وه اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لیے پیش کرتا هے ' البته اسکا دعوی هے که یه نظام اصلاً مسافروں کے لیے جانے سے بهی عاجز نہیں هے - اسمیں کسیقدر اضافه و ترمیم کي ضرورت هوگي - اسکے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا هو ' ان میں ایک پٹري کے بدلے دو پٹریاں اور سوالے نائد کے بدلے آلۂ محرک Motor اور هوائي دافع Aerial propellor لگانا چاهیے -

(پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ دس گهنٹوں میں)

هوائي ریل کے ذریعه پیرس سے پیٹرز برگ میں (جن کا باهمي فاصله ۳۰۰۰ میل هے) صرف - ۱۰ گهنٹے کے اندر جاسکتے هیں - اسي طرح هوائي ریل لنڈن سے برلن تک ۵ گهنٹوں میں پهنچ جائیگي - پلائي مرتهه سے ایک خط کا جواب تین گهنٹه کے اندر آسکیگا !

(هوائی ریل کا مستقبل)

اس کا موجد اس بات کا مدعي هے که اگر پروپیلر مضبوط هو اور برقي طاقت کافي پیمانه پر طیار هوسکے ' تو هوائی ریل کے ذریعه في گهنٹه ۶۰۰ میل تک جا سکتے هیں ' یعني اسکی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل هوگی - اس کا خرچ بهي بهت کم هوگا - یعني ۳۰۰ میل تک آده سیر وزن لے جانے میں صرف ۲ پیسه خرچ هوتا هے -

(تین تصویریں)

اس مضمون کے ساتهه تین تصویریں دي گئي هیں :

(۱) پہلي تصویر میں اس ریل کے داخلي آلات دکهلائے گئے هیں - ماسٹر کیتهه الدرٹن نامی ایک بچه بٹها دیا گیا هے - کیونکه ابهي ریل اسقدر چهوٹی هے که بڑے آدمي کي اسمیں گنجایش نہیں -

(۲) دوسري تصویر "گریفک" لنڈن کے نامه نگار نے بنا ئي هے ' اس سے ریل کي بیروني شکل کا جو مثل سگار کے گاؤ دم هے ' اندازه کیا جا سکتا هے - اگر ریل لنڈن میں جاري هوئي تو اسکي صورت ایسي هوگي -

(۳) تیسري پیرس کے رساله " السٹریشن " سے نقل کي گئي هے جو اس ریل کے نمونے کي آصلي تصویر هے ' اور خود موجد نے شائع کي هے -

(مسئله قیام الهلال)

آج الهلال مورخه ۱۳ و ۲۰ ماه مئي سنه ۱۹۱۴ ع کا ڈبل پرچه ملا - پہلے هی صفحه پر شذرات کے ضمن میں جو نوٹ مسئله قیام الهلال کي نسبت تها ' اسے پڑهکر از حد بیقرار هوں ' مگر کیا کروں مجبور هوں - آپ کسي کو اس کار خیر میں حصه لینے کا موقعه دیتے هي نہیں -

آپنے جو دو هزار نئے خریداروں کے واسطے لکها هے تو اول تو یه تعداد اگر برابر کوشش کیجاے جب بهی کہیں عرصه میں جاکر پوري هوگي ' کیونکه حق و صداقت کے جویاں صادق اور سچے دل والے لوگ بہت کم هونگے - اور اگر خریدار هو بهي جائیں ' تو یه معلوم نہیں که وه دائمي خریدار هیں یا عارضي ؟

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں آنهي کو بذریعه الهلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑهي یا دوگنی کردینے کي خبر دیدیني چاهیے - میں آمید رکهتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهـــلال کے موجود هیں وه انشاء الله تعالی بڑي خوشي اور رضا و رغبت کے ساتهه اضافۂ قیمت کو منظور کرکے قیمت ادا کردینگے -

میري عرض کرنے کي کچهه ضرورت نه تهی ' جن جن اشخاص نے الهـــلال دیکها هوگا وه جانتے هونگے ' اور آپ بهي اچهي طرح واقف هیں - بے شک دعوة دینی اپني پہلی منزل سے گذر چکی هے - لیکن اسکا قیام و استحکام صرف اسي صورت میں ممکن هے که تعلیمات برابر جاري رهیں اور ترغیب و تحریص کا سلسله نه ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهلال کو قائم و بر قرار رکهے اور اوسکے دلي ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراهیم ' ٹهیکه دار

از کلو - ایس - ایس - برما

" كذاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ : ١٨)
" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال

في

مجلدات الہلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(١) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیا، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدیٰ عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسیج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنیٰ مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین، مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن، صادق الاعمال مسلم، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور مجموعے ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے ! ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالیٰ نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و ہدایت، دلدادگان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الٰہیہ و علوم تدریہ عرفیہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلیٰ اور بہتر و افضل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(٧) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد، اعلیٰ ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی دوسری کتاب میں ہوں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(٩) باایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی

تاریخِ حیاتِ ملیۂ اسلامیہ

مسئلـــۂ قیـــام الهـــلال

اردو پریس اور کم ازکم اسلامی پریس میں صرف الهلال هي کو یه خاص شرف حاصل تها که اسکے مالـک و اڈیٹر نے خدا کا نام لیکر بغیر اپیلیں شایع کرنے اور بغیر طویل و عریض اشتہاري مضامین جهپوانے کے چپ چاپ اور تک بیک ایک نہایت سخت کڑے وقت میں :

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

الهلال جاري کر دیا اور اس مسخرانه نوٹ کے ساتهه جاري کر دیا که هندوستان کي اخباري دنیا میں اسکي نظیر ملنی مشکل هے - مگر هماري بد بختي هے که تهوڑے عرصه سے الهلال میں بهي اس قسم کے مضامین نکلنا شروع هو گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے که اسکي مالي حالت قابل اطمینان نہیں - حقیقت یه هے که الهلال کے مضامین " صدا بصحرا " کے ناظرین الهلال کے دل هلا دیے هیں' اور اس سلسله میں اڈیٹر صاحب کے آخري نوٹ نے جو الهلال کي ۱۳ اور ۲۰ - مئي کي تکجائي اشاعتوں میں شایع هوا هے ' دلوں پر اور بهي بجلي گرا دي هے - معلوم نہیں مولانا ناظرین الهلال کي اس محبت و الفت کا امتحان کرنا چاهتے هیں جو ان کو اپنے پیارے الهلال سے هے ' یا کوئي اور ایسی بات پیدا هو گئي هے که اب الهلال کي خدمت سے کنارہ کشي اختیار کرنا چاهتے هیں - بهر حال کچهه بهي هو مولانا کے اس خیال اور عذر سے تو کم از کم مجهے اتفاق نہیں که " پہلی منزل اب طے کر چکے هیں ' احیاے ملت اور دعوت دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپنی ابتدائی منزلوں سے گزر چکا هے .. .. اور الهلال کي دعوت نے اپنا پہلا کام پورا کر دیا هے "

میں نہیں جانتا الهـلال سا اخبـار هو ' اور پهر اسکي کمي اشاعت کي شکایت اور رونا هو ؟ اگر ایسا هے تو پهر صاف ظاهر هے که الهلال کا یه دعوا (که اس نے پہلي منزل اپنے کام کي ختم کرلي هے اور اب اسے دوسرے زیادہ ضروري کاموں کي طرف جانا هے) بالکل غلط اور سراسر بے بنیاد هے - اگر قوم میں ابهي تک الهلال جیسے اخبار کو زندہ رکهنے کي ضرورت کا احساس پیدا نہیں هوا ' تو میں کهونگا که الهلال نے ابهي پہلي منزل کیا معنی پہلي منزل کا پہلا میل بهي طے نہیں کیا - " صدا بصحرا " جیسے زبردست مضامین شایع هوں ' اور پهر دو هزار جدید خریدار مہیا نه هوں ؟

مسلمانوں کي سیاسي ' ادبي ' اور مذهبي زندگي میں انقلاب پیدا کرنے والے الهلال کي زندگي کا فیصله آینده جولائي اور اخیر جون میں کیا جایگا - دیکهیے اس دن هماري قسمت کا کیا فیصله هوتا هے ؟ لیکن میں قوم سے بالعموم اور ناظرین الهـلال سے بالخصوص اپیل کرتا هوں که اس فیصله کي اهمیت کا وہ خدا را بر وقت اندازہ لگا لیں - اگرچه اڈیٹر صاحب نے اسقدر وعدہ فرمایا هے که وہ ایک بار اور عام مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرینگے - لیکن اس سے بڑهکر شرمناک بات اور کیا هو سکتي هے که آینده جولائي تک مطلوبه تعداد جدید خریداران کي پوري نه هو ؟ اس مشورہ کي ضرورت هي پیش نہیں آئیگي اگر موجودہ ناظرین الهـلال تهوڑي سی کوشش اور توجه سے بهي کام لیں گے - خاکسار اس سلسلے میں چار خریدار الهلال کي نذر کرتا هے ' اور اڈیٹر صاحب سے میري درخواست هے که آینده جولائي سے وہ میرے نام ایک پرچے کي جگه جو اسوقت جاري هے ' ۵ پرچے الهـلال کے بهیجا کریں - امید هے که دیگر اصحاب بهي اس طرف فوراً توجه فرمائینگے ' اور مسئلۂ قیام الهلال جو اسوقت بے انتها تشویش اور پریشاني کا موجب هو رها هے خود بخود حل هو جائیگا - ورنه خدا نخواسته اگر الهلال بند هو گیا تو اس سے جو نقصان عظیم قوم کو برداشت کرنا پڑیگا ' اسکي تلافي کسي طرح ممکن نه هوگی -

الهـلال اگر بوجه کمي اشاعت اور زیادتي اخراجات کے مزید مالي قربانیوں کا متحمل نہیں رها هے تو قوم کا فرض هے که وہ اس بارہ میں الهـلال کو هر طرح امداد دے اور هر ممکن کوشش الهلال کو زندہ رکهنے کي جاے -

مقبـــول از کشمیر

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرکی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ٦ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ١٠ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مزید یہ کہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک ہو جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر زبردرا اقو
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ٢٢ و ٧٣
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

[6]

مسلمـان مستـورات کی دینی، اخـلاقی، مذھبی حالت سنوارنیـکا بھترین ذریعه

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہـزار صفحه سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیه سا‌ڑھے ۱۰ آنه محصول ۷ آنه -

جسکو ھندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامة حضـرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فـرماکـر عورتوں کی دینی ز‌ندیاری تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ھے - یه کتاب قرآن مجید و صحاح ستة (احادیث نبوی صلی الله علیه وسلم) و فقه حنفی کا اردو میں لب لباب ھے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ھے - اسکے مطالعه سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ھیں - اور ھـر قسم کے مسائل شرعیه اور دینوی امور سے واقف ھو سکتے ھیں - اس نصاب کی تـکمیل کیلیے زیاده عمر اور زیاده وقت کی ضـرورت نہیں - اردو پڑھی ھوای عورتیں اور تعلیم یافته مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑہ سکتے ھیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خوان نہیں وہ تھوڑے عرصه میں اسکے حصه اول سے ابجد پڑھکر اردو خوان بن سکتے ھیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ھو سکتے ھیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھه اسکی بھی تعلیم جاری کر دی جاتی ھے' اور قـرآن مجید کے ساتھه ساتھه یه کتاب ختم ھو جاتی ھے (چنانچه اکثر مکاتب و مدارس اسلامیه میں یہی طرز جاری ھے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ھوئی ھے که اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھه ستر ھـزار سے زیاده شائع ھو چکی ھے - دھلی' لکھنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یه کتاب موجود ھے - انکے علاوہ ھندوستان کے بـڑے بـڑے شہروں میں صدھا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ھیں' اور بعض جگہه مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ھے که نماز کے بعد اهل محله کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ھیں اور ھر حصے کے ۹۶ صفحات ھیں اور سا‌ڑھے ۳ آنه قیمت -

حصه اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقه - عقائد ضروریه - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصهٔ دویم حیض و نفاس کے احکام نمـاز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصهٔ سویم روزہ' زکوۃ' قربانی' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصهٔ چہارم طلاق' نکاح' مہـر' ولی عدت وغیرہ -

حصهٔ پنجم معاملات' حقوق معـاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصهٔ ششم اصلاح و تردید رسوم مـروجه شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصهٔ هفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصهٔ هشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصهٔ نہم ضـروری اور مفید علاج معـالجه تمام امـراض عورتوں اور بچوں کا -

حصهٔ دهم دنیاوی ھدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصـه بہشتی گوھر ھے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ھیں - اسکی قیمت سا‌ڑھے ۷ آنه - اور صفحات ۱۷۴ ھیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیه سا‌ڑھے ۱۰ آنه اور محصول ۷ آنه ھے - لیکن پوری کتاب کے خریـداروں کو صرف ۳ روپیه کا ویلو روانه ھوگا' اور تقـویم شرعی و بہترین جہیز مفـت نذر ھوگا -

بہتـرین جہیز - رخصـت کے وقت بیٹی کو نصیحـت حضـرت مولانا کا پسند فرمایا ھوا رساله قیمت دو پیسه -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنه ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین سے عـزت بخشی ھے - دیندار حضرات کا خیال ھے که آجتـک ایسی جنتری مرتب نہیں ھوئی قیمت ڈیڑہ آنه -

راقـــــم

فقیر اصغر حسین ھاشمی - دارالعلوم مدرسه اسلامیه دیوبند ضلع سہارنپور

پبلک کی دلچسپی و فائـدہ رسانی

کا سامان بہم پہنچانا اور خالص ھمدردی کی سپرٹ میں ملک و قوم کی سچی خدمت بجا لانا اخبار " ھمدرد " کا اس کے یوم اجراء سے مقصد رھا ھے' اور اس مقصد کو زیاده وسعت و سہولت کے ساتھه انجام دینے اور ھر حیثیت و درجه کے آدمیوں تک پہنچنے کی خاطر ھمدرد نے بجاے عربی ٹائپ کے یکم جولائی سنه ۱۹۱۴ سے مقبول عام خط نستعلیق اختیار کیا ھے' جسمیں وہ بجلی کی طاقت سے چلنے والی لیتھو گراف مشینوں پر اعلی درجه کے اهتمام سے چھاپا جاتا - اس تبدیلی رسم الخط کے باعث مضمون میں دگنی گنجایش پیدا ھوگئی ھے' اور ھندوستان و ممالک غیر کی ضروری تار برقیاں - سبق آموز رائیں اور دلچسپ و مفید علم مضامین زیاده مقدار میں جلد سے جلد شائع کرنیکا موقعه بہم پہنچا ھے - اس کے ساتھه ھی قیمت بھی پہلے کی نسبت بقدر نصف گھٹا دی گئی ھے' اور اب زیاده استطاعت نه رکھنے والے اصحاب بھی مقامی ایجنسیوں سے روزانه " ھمدرد " ایک پیسه فی پرچه کے حساب سے خرید سکتے ھیں' اور ۱۲ روپیه سالانه - ۶ روپیه ۸ آنه ششماھی اور ۳ روپیه ۹ آنه سه ماھی - چندہ معه محصول ڈاک پر براہ راست دفتر سے منگا سکتے ھیں - آپ اپنے ھاں کی ایجنسی سے ایک پرچه خرید کر' یا دفتر سے نمونه منگاکر دیکھیں -

المشـــتهر

منیجر اخبار " ھمدرد " کوچۂ چیلاں دھلی

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مدیر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۳ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta: Wednesday July, 15. 1914.

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -

منیجر

شہبال

ایکپ ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پرھے گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل ہو گئے ہوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کر کے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید ھی کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ہندوستاني دوا خانہ دھلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - سیکڑوں دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت؛ (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

الہلال کي ششماھی مجلدات
قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماھي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ھاف ٹون تصویریں بھي ھیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رھگئی ھیں -

(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربي ترکی اور اردو - تین زبانوںمیں استانبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ ہندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلي طاش نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

اڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک بنواتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي ہیں' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي ہے' مزید برآں مقابلۃ قیمت میں بھي ارزاں ہیں' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے' ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ ربن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

Telephone No 648.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

14 Mcleod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly „ Rs. 4.12

مقام اشاعت

۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ ــــ ۸ ــــ روپیہ

ششماہی ــــ ۴ ــــ ۱۲ ــــ آنہ

نمبر ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta: Wednesday July, 15. 1914.

الاسبوع

البانیا کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے اور ایسا ہونا طبیعی ہے - کیونکہ یورپ جس قسم کی حکومت پر البانیوں کو مجبور کر رہا ہے وہ انکے ملکی اور ملی مصالح اور حیات و جذبات کے لیے قاتل ہے -

دورزو کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بد بخت شہر پر ایک رات بھی امن و سکون کی نہیں گذرتی - گویا اس کے لیے غروب آفتاب جنگ کا اعلان ہے' اور جب رات زیادہ آجاتی ہے تو آتشیں اسلحے اپنے تماشے دکھانے لگتے ہیں !

یورپ کے پاس سب سے زیادہ کامیاب ہتیار جھوٹ ہے' اور اسلام کے مقابلہ میں جب کبھی اسے میدان جنگ میں شکست ہوتی ہے تو وہ اس شکست کا انتقام ٹیلی گراموں' سفارت خانوں' اور اخبارات کے دفتروں میں لے لیتا ہے !

البانی مسلمان جو تعداد میں ۹۵ فیصدی ہیں' چاہتے ہیں کہ انکا پادشاہ مسلمان ہو - یہ مطالبہ جزیرہ نماے بلقان کی دوسری قوموں کی طرف سے تو ایک جائز مطالبہ تھا ' چنانچہ اسی بناء پر انگلستان نے یونان اور روس نے بلغاریا کو ٹرکی کی غلامی کے بارے سبکدوش کردیا ' مگر اب جبکہ یہی مطالبہ مسلمان البانیوں کی طرف سے کیا گیا ہے تو یہ بغاوت اور سرکشی ہے جسکے لیے دھمکی دی گئی ہے کہ اس کا نتیجہ سلب خود مختاری اور بین القومی احتلال ہوگا ! ویل للمطففین !

لیکن شاید ضمیر کی ملامت (اگر ضمیر یورپ میں اسلامی معاملات کے لیے زندہ سمجھا جاسکتا ہو) اور اس دھمکی کی نامعقولیت نے اس پر قائم رہنے نہ دیا - اسلیے اب ایک نو تصنیف نغمہ خبروں کے اُس گراموفون میں بھرا گیا ہے جسکی کنجی انگلستان کے ہاتھہ میں ہے -

ریوٹر اطلاع دیتا ہے کہ " دورزو میں ایک اجتماع ہوا جسمیں تمام اطراف و اکناف البانیا کے ۴۰ قائمقام موجود تھے - موجودہ حالت پر ایک سرگرم مباحثہ کیا گیا - گو اس کارروائی کا کوئی نتیجہ ابھی تک نہیں نکلا ہے' تاہم یہ امر خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ شہزادہ ویڈ کی حکومت کے بقاء و استحکام کے لیے مسلمانوں اور عیسائیوں میں پورا اتفاق تھا " سبحانک ہذا بہتان عظیم !

شہزادہ ویڈ کو رومانیا سے کیا کیا امیدیں نہ تھیں ؟ مگر شاید وہ وقت قریب آگیا ہے جبکہ امیدوں کا پردہ فریب چاک ہوجایگا - دورزو کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ البانیا کے امن و نظام کے لیے رومانیا سے فوجی اعانت ملنے کی کچھہ امید نہیں -

اسلیے بعض مشیران کار یہ راے دیرہے ہیں کہ بین الملی فوج کے لیے کوشش کرنی چاہیے -

---

حال میں سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک مؤتمر اسلامی منعقد ہوئی تھی' جسمیں یورپین اور ایشیائی روس کے ۴۰ سے زائد مبعوث (وکلا) شریک ہوے - اس مؤتمر کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ تمام کوششیں جو اسوقت منتشر و متفرق طور پر مسلمانان روس کی دینی وغیر دینی مصالح کی حفاظت میں مصروف کار ہیں' ان سب میں ایک مرکزیت اور تنظیم پیدا کردی جاے -

مسئلہ تعلیم کے متعلق اس مؤتمر نے یہ راے قائم کی کہ جب تک عورتوں میں تعلیم کی اشاعت نہ ہوگی اسوقت تک نئی اسلامی نسل کوئی صحیح و مطلوب ترقی نہیں کرسکتی -

---

بالآخر السٹر نے اپنے صوبے کی علحدہ گورنمنٹ کا اعلان کر کے السٹر پارلیمنٹ قائم کرہی لی - اس گورنمنٹ نے اپنا مطمح نظر یہ قرار دیا ہے کہ ملک میں قانون ' امن ' اور انتظام کی حفاظت کی جاے' ساتھہ ہی آئرش پارلیمنٹ میں السٹر کے بجبر شامل کرنے کے خلاف جنگ کی جاے ' مگر اسطرح کہ شاہ برطانیہ کے ساتھہ کوئی اعلان بغاوت نہو -

جب سے یہ خبر شایع ہوئی ہے' اسوقت سے انگلستان میں ایک ہنگامۂ قلم و زبان برپا ہے - مختلف جماعتوں کے اخبارات میں اسکے متعلق: اہمیت و حقارت ' اعتراض و جواب ' الزام و حمایت ' اور تحسین و تقبیح سے لبریز مضامین شائع ہو رہے ہیں -

---

سر ایڈورڈ کارسن نے فدا کاران السٹر کی فوجی قواعد دیکھتے ہوے ایک پر جوش تقریر کی اور کہا :

" بظاہر صلح کی کوئی امید معلوم نہیں ہوتی ' لیکن بہر حال اگر عزت کی صلح ناممکن ہوئی تو پھر عزت کی جنگ کی جاےگی "

بیلی میںا میں مسٹر والٹر لوانگ نے لوگوں سے کہا : " حکومت اب تمہاری حکومت نہیں رہی - اسکے خلاف اپنے لیڈر سر ایڈورڈ کارسن کی پیروی کرلو "

جہاز کوماگاٹا مارو کے متعلق آخری فیصلہ ہوگیا - اسے واپس آنا پڑیگا - عدالت اٹاوا کے نزدیک ہندوستانیوں کے اخراج کے متعلق حکومت کے قواعد بالکل جائز اور عین عدل و انصاف ہیں !

کوماگاٹا کے مظلوم مسافروں نے درخواست کی کہ انہیں واپسی کیلیے مدد دی جاے - اسکے جواب میں گورنمنٹ نے لکھا کہ مدد نہیں دی جاسکتی ' تاکہ تمہاری حیرانی اوروں کے لیے وسیلۂ عبرت ہو !

سچ یہ ہے کہ جو ملک عزت سے محروم ہوگیا ہو اسکا وجود صرف عبرت ہی کیلیے کار آمد ہو سکتا ہے -

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۹ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبد الحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] غوثِ معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الدین ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جعفر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - آنہ - (۴۰) زندگان پنجاب کے اولیائے کرام کے حالات ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ - رعایتی ۲ - آنہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - آنہ - رعایتی ۳ آنہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ قریباً ہزار صفحہ کی تصوف کی لاجواب کتاب ۹ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکے سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] الجریان اس نامراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب ۵ جلد قیمت ایک روپیہ [۵۱] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ - جست بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کی پیمائش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور رنگین معہ رول رکھیرا بالم رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

ہز مجسٹی امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبی بخش خان کی مجرب ادویات

جواہر نور العین بیس روپیہ ماشہ والا خالص ممیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمہ جات تو اسکے سامنے کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتے - اس کی ایک ہی سلائی سے ۵ منٹ میں نظر دوگنی ' دھند اور شبکوری دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پھولہ ' ناخونہ ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کی عادت اور ہر قسم کا اندھا پن بشرطیکہ آنکھہ پھوٹی نہ ہو ایک ماہ میں رفع ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - اور آنکھہ بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہتی ' قیمت فی ماشہ درجہ خاص ۱۰ روپیہ - درجہ اعلیٰ ۴ روپیہ - درجہ اول ۲ روپیہ -

محبوب شباب اور دنیا بھر کی طاقتور دواؤں سے اعلیٰ اور افضل ' مولد خون اور معرک اور مقوی اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری بہت جلد رفع کرکے اعلیٰ درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی اور بیرونی درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹے سے زخم کا درد جلد لمحہ میں دور ' اور بد ہضمی ' قے ' اسہال ' منہہ اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کی ورم اور زخم اور جلدی اور امراض ' مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتی اُچھلنا ' خناق ' سرکن ' دانت کی درد ' کنٹھمالا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

حسن افروز ایک ہفتہ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

تریاق سگ دیوانہ اس کے استعمال سے دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے مریض کے پیشاب کے راستہ مچھر کے برابر دیوانہ کتے کے بچے خارج ہوکر زہر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ روپیہ نمونہ ۳ روپیہ -

طلائے مہاسہ چہرہ کے کیلوں کی ورم ' درد اور سرخی رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محبوب مہاسہ اس کے استعمال سے چہرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ -

اکسیر ہیضہ ہیضہ ایک ایسی ادلے مرض نہیں ہے کہ ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتھہ اسکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافی نہیں ہوا کرتی - اسکے ۳ درجہ ہوتے ہیں - ہر درجہ کی علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر ہیضہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نہ ہوں وہ خواہ کیسا ہی قابل اور مسلمہ ڈاکٹر کیوں نہ ہو اس مرض کا علاج درستی سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنوں میں ہر سہ قسم کی اکسیر ہیضہ تیار رکھنی چاہئے - قیمت ہر سہ شیشی ۳ روپیہ -

پتہ : — منیجر شفاخانہ نسیم صحت دہلی دروازہ لاہور

در جـنون بیـکار نتوان زیستن
آتشـم تیزست ر داماں می زنـم!

یہ بالکل سچ ہے اور یہی میرے دل کا اصلي زخم ہے - لیکن افسوس کہ وہ یہ کہتے ہوے اپني اور اپنے گردو پیش کي حالت بھول گئے - میں صرف اس حالت پر توجہ دلا دینا انکے جواب کیلیے کافي سمجھتا ہوں -

اس قسم کے تمام کاموں کیلیے اولین شے تقسیم عمل ہے - یعنے متعدد اشخاص اور جماعتوں کا موجود رہنا جن میں سے ہر شخص یا جماعت کام کے ایک ایک حصے کو اپنے ذمے لیلیے ' اور ان سب کي مجموعي مساعي و اعمال سے تکمیل مقصد ظہور میں آے -

پس صورت یہ ہونی چاہیے کہ ایک جماعت تو ہمیشہ صرف تحریک و دعوت اور تنبہ و ایقاظ کے کاموں میں مشغول رہے' تاکہ بیداري قائم اور غفلت کا استیلاء مقہور و مخذول رہے - دوسري جماعت اس تحریک کے نتائج سے کام لے ' اور جو استعداد پیدا ہوتي جاے اسے ضائع نہونے دے -

ہماري اصلي بدبختي یہي ہے کہ اس قسم کے کام کرنے والے نا پید ہیں اور کوئي حقیقي تقسیم عمل ہو نہیں سکتي - میں دو سال تک اسي چیز کي تلاش میں رہا کہ کسي طرح دونوں کاموں کو ایک ہي وقت میں انجام دیا جاسکے مگر اپني مجبوري سے کامیاب نہوا -

* * *

اب میرے سامنے صرف دو ہي راہیں ہیں - پہلي راہ یہ ہے کہ محض تحریک و قیام دعوۃ ہي کے کام میں مشغول رہوں ' اور اسکے علاوہ جو دیني' علمي ' ادبي ' سیاسي' اور عام اصلاح و ترقي کي شاخوں میں الہلال کام کر رہا ہے یا کرسکتا ہے ' اس پر قناعت کرلوں - یہ میدان بھي کام کرنے والے کیلیے کچھہ کم قدر و قیمت نہیں رکھتا اور بجاے خود ایک بڑي سے بڑي خدمت ہے - مگر کیا کروں' دل ہمت طلب صرف اتنے پر قناعت نہیں کرتا - میں دیکھہ رہا ہوں کہ وقت کم اور فرصت مفقود ہے - آمادگیاں ضائع جا رہي ہیں ' اور استعداد بغیر جمعیت افکار و عمل کے بھٹک رہی ہے - بیج ڈالا جاچکا ہے مگر کوئي نہیں جو آبپاشي کا سامان کرے - کس دل سے گوارا کروں کہ ایسا دیکھوں اور آنکھیں بند کرلوں ' اور اپنے تمام بہترین عزائم کو سپرد خاک کردوں ؟

پھر یہ بھي ہے کہ ہماري حالت اوروں کي سي نہیں ہے - اب وقت اسکا نہیں رہا کہ آہستہ آہستہ ایک ایک منزل کو طے کیا جاے - اب تو معرکۂ جنگ درپیش ہے - ہر سپاہي جو کچھہ کرسکتا ہے کرے' اور صرف اپنے ایک ہي فرض پر قناعت نہ کرلے -

پس خواہ کچھہ ہي کیوں نہو ' میں نے تو روز اول جو فیصلہ کرلیا ہے اور جسکے اندر اس قادر قیوم نے میرے دل کا اصلي سکھہ اور میري روح کي حقیقي لذت رکھدي ہے' اُسے ترک نہیں کرسکتا - ممکن ہے کہ میں اپني قوت اور اپنے بس سے تن تنہا زیادہ کام کرنے کی طلب میں پوري طرح کامیاب نہوں ' لیکن وہ ناکامي جو تلاش کے بعد ہو' اس سے بہتر ہے کہ ناکامي کے خوف سے تلاش ہي نہ کي جاے - کامیـابي محض اشخاص و تعینـات سے وابستہ نہیں ہے - وہ کہ حقیقي یقین کي آواز صرف اسي کے منہہ سے نکلتي ہے ' کہہ رہا ہے کہ صادق نیتوں کے لیے نا کامي نہیں ہوسکتي - مجھے کامیابي نہو' مگر یہ تو طے شدہ ہے کہ میرے مقصد کو طلب و جستجو کي ہر منزل میں فتح مندي اور کامیابي ہي ہوگی : ربنـا علیک توکلنـا والیک انبنا والیک المصیر! ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا ' و اغفرلنا ربنا ' انـک انت العزیز الحکیم ! ! (۶۰ : ۵) ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکفرین ! (۲ : ۱۸۲)

* * *

رہي دوسري صورت یعنے اپنے ارادوں اور طلب و اضطراب کے مطابق "دوسري منزل" کے جن کاموں کو شروع کرچکا ہوں' انہیں تکمیل تک پہنچانے میں لگ جاؤں اور اسکے سوا چارہ بھي نہیں' تو حقیقت یہ ہے کہ متضاد سمتوں کي کشمکش و کشاکش سے میں عاجز آگیـا ہوں - ایـک ہي وقت میں تن تنہـا اعلان و دعوت کے کاموں اور خدمات علمیہ و ادبیہ کو بھي قائم رکھنا ' نیز دوسري منـزل کے کاموں کو بھي کرنا بہت دشوار ہے - جو کام اب درپیش ہیں انکے لیے پورے وقت کے صرف کردینے کي ضرورت ہے ' اور اکثر اوقات کلکتہ سے باہر رہنے کي اور ایسے کاموں سے گھر جانے کی جن میں شغل تحریر و کتابت و ترتیب و تدوین رسائل کي مہلت نہیں ملسکتي -

میں دو سال تک اس فکر میں رہا کہ اقلاً اتنا ہي انتظام ہو جاے کہ الہلال جاري رہے ' اور اگر پورا وقت نہیں نکال سکتا تو اور کاموں کیلیے نصف وقت تو نکال سکوں - لیکن تجربے سے ثابت ہوا کہ ایسا ہونا بحالت موجودہ آسان نہیں - پس اگر اُن کاموں میں مصروف ہوتا ہوں تو الہلال کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے ' اور حیران رہجاتا ہوں کہ کیا کروں ؟

* * *

الہلال کي ترتیب اور دائمي مشغولیت کیلیے جس طرح ایک پوري جانکاہ اور دماغ پاش زندگي چاہیے ' اسکا اندازہ میرے دوستوں کو نہیں ہے :

بحرام سوے کلبـہ احـزان من شبے
تا بنگـري کہ عشق تو با ما چہ میکند ؟

ایک پرچہ الہلال کا اٹھا کر دیکھیے اور اسکے تمام ابواب پر نظر ڈالیے - اگر اسقدر مواد محض نقل ہي کیا جاے - جب بھي اسکے لیے ایک دو آدمي کافی نہیں ہوسکتے - چہ جائیکہ دماغ کا بہ یک وقت ان سب کو مدون کرنا اور تمام شرائط و خصائص کے تحفظ کے ساتھہ لکھنا - پھر انکی ترتیب و نگراني اور نظر عمومی و نظم مجموعي -

بلا شبہ مجھے بعض حضرات سے مدد بھي ملتي ہے جسکے لیے میں انکا ممنون ہوں ' لیکن وہ مدد ایسي نہیں ہے جو الہلال کو بہ حیثیت الہلال میري عدم موجودگي میں قائم رکھے -

* * *

یہ کشمکش ہے جسمیں گرفتار ہوں ' اور اسي کے طرف میں نے اشارہ کیا تھا - افسوس ہے کہ بعض حضرات نے اسپر غور نہیں فرمایا اور متعجب ہوکر پوچھنے لگے کہ الہــلال کو بند کر دینے کا خیال کیوں پیدا ہوا ہے' اور " پہلي منزل " سے مقصود کیا ہے ؟ حالانکہ مقصود تو صاف تھا اور حالات بالکل غیر پیچیدہ -

* * *

یہ دوسري منزل " جماعۃ حزب اللہ " کي تکمیل ہے -

" حزب اللہ " کے اعلان کو ایک سال ہوگیا - اس عرصے میں جو ابتدائي مراحل اسکے متعلق ضروري تھے ' رفتہ رفتہ طے ہوتے رہے ' اور متعدد اہم الامور مراتب کي انجام دہي کي حق سبحانہ نے توفیق دي - ایک بڑا کام کلکتہ میں کسی مرکزي درسگاہ اور " دار الجماعۃ " کي تعمیر و تاسیس تھي ' سو الحمد للہ کہ اسکے متعلق بھي تمام انتظامات تکمیل کو پہنچگئے ہیں اور انشاء اللہ پہلي رمضان المبارک کو اسکا بنیادي پتھر نصب کردیا جائیگا : الذي انزل فیہ القرآن -

اب اسکے بعد جو کام ہیں ' انکے لیے ضرورت ہے کہ کچھہ عرصے تـک کیلیے اپنا پورا وقت صرف کروں' اور یکسوئی کے ساتھہ اسکي تکمیل کیلیے وقف ہو جاؤں -

یہي " دوسري منزل " ہے جسمیں اب کسي طرح توقف نہ ہونا

شذرات

مسئلـــۂ قیـــام الهــــلال

" پہلـی منزل "

مسئلۂ قیام الہلال کو پیش کرتے ہوے اس عاجز نے لکھا تھا کہ " دعوت الہلال اپني پہلي منزل سے گذر چکي ہے" بعض احباب کرام کو اسکے سمجھنے میں غلطي ہوي - حالانکہ " صدا به صحرا " کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا ' اسمیں ایک حد تـک اسکي تصریح کردي گئي تھی -

میں تفصیل کےساتھہ نہیں لکھہ سکتا - مختصر یہ ہے کہ الہلال متعدد حیثیتیں رکھتا ہے - ازانجملہ ایک حیثیت دعوة و تحریک کي ہے - تحریـک کے لیے پہلی منـزل یہ ہے کہ دلوں کي غفلت دور کي جاے' عام احساس و بیداري پیدا ہو جاے ' اور جن مقاصد کیلیے پکارا جا رہا ہے وہ ہزاروں دلوں میں اپنا گھر بنا لیں

جب ایسا ہو جاے تو دعوت ابھي " پہلي منزل " سے گذر گئي - اسکے بعد اس سے سخت تر اور مہم تر منزلوں کي طرف بڑھنا چاهیے - استعداد و قبول مثل تخم ریزي کے ہے - اسکے بعد آبیاشي کي فکر کیجیے - تا کہ کھیت پوري طرح نشو و نما پاے' اور فصل آے تو کاٹنے کے لیے ہر شاخ اپنا ذخیرہ پیش کر سکے -

* * *

اِس آبیاشي کي مختلف صورتیں ہیں اور اسي کو میں " دوسري منزل" قرار دیتا ہوں -

الہـــلال بہ حیثیت داعي الی الحق ہونے کے اسلیے آیا تھا تا کہ سنۃ مقدسۂ حریۂ اسلامیہ کا احیاء کرے' اور اسلام کی تعلیمات حقہ کو انکي اصلي وسعت اور محیط کل صورت میں پیش کردے - نیز بتـلاے کہ تعلیم الہي محض چند احکام وضو و طہارت ہي سے عبارت نہیں ہے جیسا کہ بد بختي سے سمجھا جا رہا ہے' بلکہ وہ ایک نظام اجتماعي و مدنیۃ صالحہ کا نام ہے' جو انسانوں کے فلاح و نجاح کے لیے سنن الہیہ کے ماتحت ہر قسم کي اعلي ترین ہدایات اپنے اندر رکھتي ہے' اور اس نے مقام انسانیت کو اسقدر ارفع و اعلی کر دیا ہے کہ دنیا کی کوئي دوسري الہامي و حکمي تعلیم اسکي نظیر پیش نہیں کرسکتي - وہ اصلاح عالم اور نظام کائنات کا ایک قانون ہے جو تمام مخلوقات و موجودات پر حاوي ہے' اور جب کبھي کسي گروہ یا ملـک نے رفعت و عظمت حاصل کي ہے تو اسي نظام کے ماتحت آکر' گو اس نے اسلام کي حقیقت نہ پہچانی ہو اور طرح طرح کے مختلف ناموں سے اُسے تعبیـر کیـا ہو:

فاقم وجهك للدين حنيفا ' فطرة الله التي فطر الناس عليها - لا تبديل لخلق الله' ذلك الدين القيم' و لكن اكثر الناس لا يعلمون (٣٠ : ٢٩)

* * *

چنانچہ اس نے اپنی آواز بلند کی اور تمام مخالف و مفسد قوتوں کے خلاف اعلان جہاد کردیا - اس راہ میں سب سے بڑا بت وہ ہیبت اور مرعوبیت تھي' جو کفر و ارباب کفر اور انکے خلفاء مضلین کي مسلمانوں کے دلوں پر چھا گئي تھي' جسکو بعض منافقین مفسدین اور ملحدین مارقین نے اپنی ابلیسانہ مساعي سے اور زیادہ محکم و جا گرفتہ کردیا تھا' اور جسکي وجہ سے اس پوري نصف صدي کے اندر کسي مسلمان کي زبان اُن کلمات الہیہ کي دعوة و تحیلہ کیلیے نہ کھل سکي جو مذہب اسلام کي اصل اساس و بنیاد نظام ہیں ' اور جن سے کتـاب و سنت کے تمـام اوراق و صحائف بھرے ہوے ہیں' اور سلف صالحین نے اپنی بڑي بڑي مدتیں [illegible] کی دعوت اور پکار میں بسر کردي ہیں -

پس سب سے پہلے اس نے اسي طاغوت اعظم اور ابلیس شرک و کفر مجسم کو اپني بے پردہ دعوة کا نشانہ بنایا ' اور اتبـاع اسوۂ مقـدسۂ ابراهیمي کي روح سے معمور ہوکر علانیـہ پکار اٹھا:

تا لله لا كيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين (٢١ : ٥٨)

افتعبـــدون مـــن دون الله ما لا ينفعكـــم شيئـــاً ولا يضـــركم ؟ اف لكـــم ولما تعبدون من دون الله افلا تعقلون ؟ (٢١ : ٦٧).

کیا تم خداکو چھوڑ کر ایسے (لوگوں) کي غلامي کرتے ہو جو نہ تو تم کو کچھہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان ؟ تف ہے تم پر اور تمہارے اُن خداوندوں پر جنھیـــں خدا کو چھوڑ کر تم پوجنے لگے ہو ! تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ ایسي سچي بات بھي تمھاري عقلوں میں نہیں سماتي ؟ "

* * *

الحمد للہ کہ ضلالت و افساد کے بہت سے چھوٹے چھوٹے بت دو نیـــم ہوکر گرچکے ہیں ' " طاغوت اعظـم " کي ہیبت و مرعوبیت کي جگہہ ہزار ہا قلوب مومنین مخلصین میں خداے ابراهیم و محمد (علیهما الصلواة و السلام) کی عظمت حقیقي اور عبودیۃ صادقہ جا گزیں ہو چکي ہے' اور احساس و افکار کے انقلاب عام کاایک ایسا عدیم النظیر اور محیر العقول منظر سامنے ہے جو کسي کے وہم و گمان میں بھي نہ تھا !

پس اتباع اسوۂ ابراهیمي و محمدی (علیهما الصلوة و السلام) و اطاعت اوامر اسلامیہ ' و جوش خدمت کلمۂ اسلام و مسلمین ' و دفع بدعات و زوائد ' اور و تبلیغ دین الخالص کتاب اللہ و سنۃ رسولہ کي جو دعوة شروع کی گئي تھي ' الحمد للہ کہ وہ عام طور پر " قبول " کرلي گئي ہے - اسي قبولیت کو میں " پہلي منزل" سے تعبیر کرتا ہوں -

اب دوسري منزلیں اسکے بعد کي ہیں - ازانجملہ یہ کہ اس استعداد کو فوراً ایک ایسي منظم و نافذ صورت میں منتقل کردیا جاے کہ اعمال و افعال میں اسکا ظہور پوري قوت و تاثر کے ساتھہ نمایاں ہو جاے ' اور یہ جو تبدیلي مختلف گوشوں اور افراد میں پھیلي ہوئي اور متفرق ہے ' اسے یکجـا و مجتمع کرکے ایسی جماعتیں پیدا کی جائیں جو قولاً و عملاً دعوة اسلامیہ کي حامل ہوں' اور سلف صالح و مسلمین اولین کے فراموش کردہ طریقوں کے مطابق چلکر ایک عام تبدیلي مسلمانوں کے دیني معتقدات و اعمال میں نافذ و ساري کر دیں -

* * *

ہر کام کیلیے دعوت ضروري ہے' اور اسلیے اعلان و اظہار بھي ضروري - لیکن اعلان و اظہار کا عہـد ختم ہوگیا - اب خاموشي و گمنامي کا دور حقیقي شروع ہونا چاهیے - آگ جب تک نہیں ملي تھي' اُسکي طلب میں شور و ہنگامہ تھا - پر جب ملگئي تو اب جلنے اور سوز و تپش کي لذت حاصل کرنے کے سوا اور کوئي مشغلۂ نہ ہونا چاهیے :

کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیا مد !

الحمد للہ کہ یہ عاجز شور و ہنگامہ کے عینِ عروج میں بھي سکوت و خاموشي کے اعمال کي لذت سے بے خبر نہ رہا' البتہ ضرورت جس استغراق و استہلاک کي ہے' اسکي مہلت برجہ مشغولیت الہلال نہ ملسکي -

* * *

اکثر حضرات اس امر پر زور دیتے ہیں کہ دعوة و تحریک کے قیام کیلیے ضروري ہے کہ اُسکا سلسلہ همیشہ جاري رہے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک واقعي صداقت ہے جسے اسکے صحیح و اصلی موقعہ پر رہ دھرا رہے ہیں - اگـر الفاظ بدل دیے جائیں تو انکا مقصود زیادہ واضح ہو جایگا - آگ کے شعلے مطلوب ہیں تو سلگا کر چھوڑ نہ دینا چاهیے - ہر وقت اسے ہوا پہنچانے اور پنکھا جھلتے رہنے کا بھی بندو بست کرنا ضروري ہے :
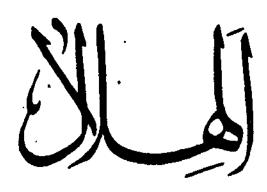
۲۰ - شعبـــان - ۱۳۳۲ هجـــري

بسلسلـــۂ فاتحـــۃ السنـــۃ الثـــالثـــه

اولیـــاء اللـــه و اولیـــاء الشیطـــان

اصحـــاب النـــار و اصحـــاب الجنۃ

تفسیـــر القـــرآن کا ایـــک باب

قران حکیم کے تدبر و مطالعه سے معلوم هوتا هے که حق و باطل ' ایمان و کفر ' نور و ظلمت ' تعلق علوي و رشتۂ سفلی ' اور اعمال صالحه و کاروبار مفسده و سیئه کے اختلاف کے اعتبار سے دو بالکل متضاد اور باهمدگر مخالف گروه دنیا میں همیشه سے هوتے چلے آے هیں ' اور جب کبهی حق و باطل کا معرکه گرم هوتا هے تو انهیں دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا هوتي هیں - قران حکیم نے مختلف ناموں سے ان دونوں جماعتوں کا ذکر کیا هے اور جابجا انکے اثار و علائم اور خواص و اعمال کی تشریح کی هے -

مثلاً ۳۲ سے زیاده مقامات میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا هے جس نے اپنے دلوں کو حق کے قبول کیلیے مستعد کرلیا هے اور جو اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے الله اور اسکی صداقت کو چاهنے والی اور پیار کرنے والی هے ' اور اسلیے الله نے بهی اسے اپنا دوست اور ساتهي بنا لیا هے -

اس جماعت کو " اولیاء الله " کے لقب سے پکارا گیا هے - یعنے وه خدا کے دوست هیں اور اسکے چاهنے والوں کے گروه میں داخل هیں - چنانچه سوره بقر میں فرمایا :

الله ولی الذین امنوا یخرجهم من الظلمات الی النور (۲ : ۲۵۷)	الله تعالی مومنوں کا ولي (دوست) هے - وه انهیں تاریکي سے نکال کر روشني میں لاتا هے -

آل عمران میں کها :

والله ولی المـــومنین (۳ : ۶۸)	اور الله مومنوں کا " ولي " یعني دوست هے -

سورۂ جاثیه میں متقین کها :

والله ولی المتقیـــن -	الله متقي انسانوں کا ولي هے -

سوره اعراف میں صالحین کها :

وهو یتولی الصالحین (۷ : ۱۹۵)	الله صالح انسانوں کا دوست هے -

اولیاء الله کی پهچان -

سورۂ جمعه میں اس گروه کیلیے ایک آزمایش بتلائي جسمیں پڑکر معلوم هو جایگا که کون اولیاء الله میں سے هے اور کون اولیاء الشیطان میں سے ؟

قل یا ایها الذین هادوا ان زعمتم انکم اولیاء لله من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین (۶۲ : ۶)	اے پیغمبر یهودیوں سے کهدو که اگر تم کو اس بات کا دعوا هے که تمام بندوں میں سے صرف تم هي الله کے ولي اور دوست هو ' تو اسکي آزمایش یه هے که خدا کي راه میں موت کي آرزو کرو - اگر تم سچے هوگے تو ضرور ایسا هي کروگے -

اس آیۃ سے ثابت هوا که الله کے دوستوں کی سب سے بڑي پهچان یه هے که جب انهیں جان دینے اور زندگي اور اسکي لذتوں سے دست بردار هوجانے کي دعوت دي جاتی هے تو وه لبیک کهتے هوے اسطرح دوڑتے هیں ' گویا بهوکوں کو غذا کي اور پیاسوں کو پاني کي پکار سنائي دي - پر جو جهوٹے هیں اور الله کي ولایت سے محروم ' وه انکار کر دیتے هیں اور یه انکے جهوٹے هونے کی مهر هے جو خود انهوں نے اپنے اوپر لگا دي :

ولا یتمنونه ابدا بما قدمت ایدیهم والله علیم بالظالمین !	اور یه الله اور اسکي صداقت کي دوستي کا جهوٹا دم بهرنے والے کبهی بهي موت کی تمنا کرنے والے نهیں - کیونکه انهوں نے ایسے کام کیے هیں جو انهیں موت کے تصور سے ڈراتے هیں اور زندگي کي مهلت کو غنیمت سمجهے هوے هیں -

موت کي تمنا سے مقصود هرگز یه نهیں هے که کوئي آدمي موت کو پکارے اور اسکے لیے التجا کرے - الله کا مقصود اس سے یه تها که سچے اور جهوٹے کي پهچان کیلیے ایک کسوٹي دیدے - پس فرمایا که اگر خدا کے دوست هو تو موت کي تمنا کرو - یعنے اسکے لیے اور اسکے کلمۂ حق کیلیے ایسے کاموں میں پڑو جن میں جان دینے ' اپنا خون بهانے ' اپنے جسم کو طرح طرح کی مهلک مشقتوں میں ڈالنے ' اور زندگي کے عیش و نشاط سے محروم هونے کی ضرورت هے - اسکے بعد پهر خود هی فیصله کیا که یه کام اولیاء الله کا هے - اولیاء الشیطان کبهي بهي ایسا نهیں کرینگے - کیونکه یه موت کے نام سے ڈرتے اور کانپتے هیں ' اور زندگي کے عشق میں پاگل هوگئے هیں :

قل ان الموت الذي تفرون منه ' فانه ملاقیکم ' ثم تردون الی عالم الغیب والشهادة ' فینبئکم بما کنتم تعملـــون ! (۶۲ : ۸)	انسے کهدو که اے نفس پرستو ! جس موت سے که تم اسقدر بهاگتے هو ' وه کچهه تمهیں چهوڑ نه دیگي - ایک دن ضرور هي آئیگي - پهر تم اسی خدا کے طرف لوٹاے جاؤگے جو پوشیده اور ظاهر سب کچهه جانتا هے -

لاخوف علیهم ولا هم یحزنون -

سورۂ یونس میں انکي ایک بهت بڑي علامت یه بتلائي که انکے لیے خوف اور غم نه تو دنیا میں هوتا هے اور نه آخرۃ میں :

الا ' ان " اولیاء الله " لا خوف علیهم ولا هم یحزنون - الذین آمنوا و کانوا یتقون - لهم البشری فی الحیاة الدنیا و فی الاخرہ ' لا تبدیل لکلمات الله ' ذالك هو الفوز العظیـــم ! (۱۰ : ۶۲)	یاد رکهو که " اولیاء الله " پر نه تو کسي طرح کا ڈر اور خوف طاري هوگا اور نه وه غمگین هونگے - یه وه لوگ هیں که الله پر سچي روحوں کی طرح ایمان لاے اور اپنے اعمال میں اسکا خوف پیدا کیا - پس انکے لیے دنیا کی زندگی میں بهي خوشخبري هے اور آخرۃ میں بهي - یه الله کا قانون هے اور الله کے کلمات میں ذرا بهي تبدیلي نهیں هوتي - انسان کیلیے یهي سب سے بڑی کامیابی هے !

دارالسلام

سورۂ انعام میں اُن ارباب حق کا ذکر کیا جنکے دلوں کو خدا نے اسلام کیلیے کهولدیا هے : فمن یرد الله ان یهدیه ' یشرح صدره للاسلام - اور جو اُن لوگوں کے مقابلے میں هیں جنکے دل نشار کفر و ضلالت سے

چاهیے - نہیں کہہ سکتا کہ کیونکر یہ تمام کام انجام پالینگے ؟ بجز اسکے کہ اللہ تعالی کوئي ایسا سامان مہیا کردے جس سے ایک طرف الہلال کي صداے دعوت و خدمات علمیہ و ادبیہ کا سلسلہ بھي قائم رہے - دوسري طرف اسکا وجود " دوسري منزل " کي تکمیل و اعمال میں بھي مانع نہو !

ربنا اتنا من لدنک رحمة و ھئي لنا من امرنا رشدا ! (۱۸ : ۱۰) ربنا لا تزغ قلوبنا بعـــد اذ هـــدیتنا ' و هب لنا من لدنک رحمه ' انـــک انت الوهاب ! ربنا انک جامع النـــاس لیوم لا ریب فیه ' ان اللہ لا یخلف المیعاد (۳ : ۸) ربنا انـــک اتیت فرعون و ملاہ زینـــة و اموالا في الحیاۃ الدنیا - ربنا لیضلوا عن سبیلـــک ' ربنا اطمس علی اموالهم ' و اشدد علی قلوبهم ' فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم ! (۱۰ : ۸۸)

مشهـــد اکبـر

مواعیـــد باطلـــہ کا خاتمـــہ

مسجد کانپور کی تعمیر جدید کا نقشہ پیش کردیا گیا

متولیان مسجد جواب دیں

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین' ایبتغون عند هم العزہ ؟ فان العزۃ للہ جمیعا - (۴ : ۱۳۶)

هز ایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کے فیصلے کے بعد مسجد مچهلي بازار کانپور کي از سر نو تعمیر کا مسئلہ چهیڑ دیا گیا تها - هز آنر سر جمیس مسٹن نے کانپور میں متولیان مسجد سے ملاقات کرکے بعض رقوم کا اعلان کیا تها اور کہا تها کہ تیس چالیس هزار روپیہ صرف کرکے از سر نو مسجد کي تعمیر کي جاے - بعض متولیوں نے کہا کہ هم بغیر مسلمانوں کے مشورہ کے کچهہ نہیں کہہ سکتے - اسپر انهوں نے " مسلمانوں " کے لفظ کي تعریف دریافت فرمالي اور کہا کہ کیا تمام دنیا کے " مسلمانوں " سے راے لي جائیگي ؟

جواب میں کہا گیا کہ اگر ممکن هو تو ایسا بهي کیا جاسکتا ہے -

اسکے بعد بالکل خاموشي رهي اور کچهہ معلوم نہ هوا کہ کیا هو رہا ہے ؟ بعض اصحاب سے هم نے تحقیق کیا تو معلوم هوا کہ ابهي کوئي فیصلہ نہیں هوا - همیں یقین تها کہ مسجد مچهلي بازار کے متولي حادثۂ گذشتہ کے بعد اسقدر جلد خود راے اور شتر بے مہار نہ هو جائینگے کہ ایک ایسے اهم معاملہ کے متعلق جسکي قیمت میں مسلمانوں کا خون ' بیواؤں کي آهیں ' اور یتیم بچوں کے اشک هاے حسرت دیے جا چکے هیں ' بغیر مسلمانوں کے علم و حصول راے کے آخري فیصلہ کر دینگے -

لیکن اسي اثنا میں برتهہ ڈے کي فہرست خطابات شائع هوئي اور کانپور کے دو مسلمانوں کو " خـان بہادر " اور " خانصاحب " کا خطاب دیا گیا - بظاهر یہ ایک بے تعلق بات تهي اسلیے هم نے زیادہ توجہ نہ کي - صلہ همیشہ پچهلي خدمتوں کا ملتا ہے نہ کہ مستقبل خدمات کا - اور ایسے مزدور جنهیں پوري ایک شش ماهي کے بعد کام کي اجرت ملي هو' بہر حال رحم کے مستحق هیں - انهیں چهوڑ هي دینا بہتر ہے -

مگر هم ایران کے ایک صائب الراے حکیم کا قول بهول گئے تهے :

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش !

۷ جولائي کي صبح کو ڈپٹي محمد علي " خان بہادر " اور عنایت حسین " خانصاحب " کلکٹر صاحب کے هاں گئے - وهاں سے واپس آکر مسجد کے چار متولیوں کو جن میں سب سے زیادہ قابل ذکر مجید احمد اور بساطي بازار کا مشہور " کریم احمد " ہے ' اپنے ساتهہ لیا - ان لوگوں کے پاس مجوزہ تعمیر مسجد کا ایک سادہ نقشہ تها ' نیز کلکٹر کے نام ایک درخواست تهي - درخواست میں لکها تها کہ " بحضور' فیض گنجور' غریب پرور' خداوند بندگان " وغیرہ و غیرہ من التعبد والتـذلل والخرافـات - آستاں بوسي و باریابي کے بعد نقشہ اور درخواست پیش کي گئي اور اسي وقت " منظور کرکے " بغیر حق ادخال میونسپل بورڈ واپس بهي کردي گئي : یخادعون اللہ والذین امنوا ' وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون ' (۲ : ۸)

مسئلۂ مسجد کانپور کا آغاز جس قوت و استیلا و عظمت و نفوذ کے ساتهہ هوا تها ' اور جس طرح مسلمانوں کے اجتماع عام اور قوۃ دیني نے مقامي حکومت کے استیلاء کو شکست فاحش دي تهي ' افسوس کہ اسي طرح اسکا خاتمہ بهي کمال غفلت و نادانی اور لغزش و تزلزل پر هوا - لے دیکے اب تمام امیدیں صرف مسجد کي مستقبل حالت پر رهگئي تهیں اور چونکہ علانیہ وعدہ کیا گیا تها کہ سڑک کي تعمیر کے وقت میونسپل بورڈ میں بہتر تجاویز منظور هو جائینگي ' اسلیے مسلمان خاموش تهے اور سمجهتے تهے کہ اس مرتبہ متولیان مسجد اپني گذشتہ سنۃ نفاق کی تجدید نہ کرینگے ' اور انهیں غافل رکهکر ملت فروشي کا سودا نہ چکا دینگے - مگر افسوس کہ انکي غفلت سے پورا پورا فائدہ اٹها یا گیا ' اور نفاق کا درخت وهی پهل لایا جو بہر حال اسے لانا تها -

تاهم متولیان مسجد اور انکے خداوند ان نعمت کو هم مطلع کردیتے هیں کہ انهوں نے مسلمانوں کی غفلت کو جسقدر مفید مطلب سمجهہ لیا ہے ' خوش قسمتی سے ابهي اسدرجہ نہیں ہے - سمندر کي سطح کو ساکن دیکهکر مغرور نہ هو جانا چاهیے - بہت ممکن ہے کہ اسکي تہہ میں لہریں چهپي هوئي هوں - وہ اگر ساکن و پر امن هونا جانتا ہے تو هیجان و تلاطم بهی اسکے خواص میں داخل هیں - یہ کسي طرح ممکن نہیں کہ اس مسجد کي قسمت کا فیصلہ چار متولیوں کے هاتهوں میں چهوڑ دیا جاے جسکے لیے هم اپنا خون بہا چکے هیں ' اور جسکے دهبے ابتک مسجد کي دیوار پر باقي هیں گو انکے محو کر دینے کی غرض سے جدید تعمیر کیلیے فیاضانہ اصرار کیا جا رہا ہے - مسجد خدا کي ہے اور علی الخصوص مسجد کانپور تو تمام مسلمانوں کا مسئلہ بنگئي ہے - اسکے لیے انهوں نے اپني جانیں دي هیں ' روپیہ لٹا یا ہے ' خطرات میں پڑے هیں ' اور مہینوں آگ کے انگاروں پر لوٹے هیں - بساطي بازار کے چند دکانداروں کو خان بہادر اور خانصاحب اپنے همراہ لیجاکر نقشے منظور کراتے هیں تو کرا لیں - مسلمان ایک منٹ کیلیے بهی انهیں کوئي وقعت نہیں دیسکتے - وہ کبهی اپني رضا و خاموشي سے موقع نہ دینگے کہ بغیر عام اعلان و منظوري کے مسجد کي عمارت میں ایک رائي برابر بهي تبدیلي هو ' اور اس بارے میں انتہائی جد و جہد جو وہ کر سکتے هیں ضرور کرینگے -

هم اس مضمون کے ذریعہ متولیوں کو توجہ دلاتے هیں کہ وہ اس وقت تک کي تمام کارروائي فوراً شائع کر دیں اور بتلائیں کہ انهوں نے کس قسم کا نقشہ پیش کیا ہے ' اور کیا طے پایا ہے ؟ هم کبهي بهي اس مسئلہ کو غفلت میں گم هو جانے کیلیے نہیں چهوڑ سکتے -

هم کو مسجد کي نئي تعمیر اسطرح منظور نہیں - نہ هم ایسي شاندار عمارت بنانے کیلیے صوبجات متحدہ کي " فیاض " گورنمنٹ کو زحمت دینا چاهتے هیں - همیں همارے افلاس و فقر پر چهوڑ دیا جاے - هم مسجد کو اسکي موجودہ حالت پر رهنے دیں ' اور شرعاً بهي وهاں کسي بڑي مسجد کی ضرورت نہیں ہے جسکے لیے غیر مسلم ارباب فیض کی اعانت منظور کي جاے -

اکتفا کرونگا - امید ہے کہ عنقریب بسلسلۂ " باب التفسیر " ایک مستقل مضمون اس موضوع پر لکھہ سکوں -

ما وجدنا علیـــہ آبائنا

ازانجملہ اس جماعت کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جب کبھی اولیاء اللہ اسے برائیوں اور معصیتوں سے روکتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ :

وجدنا علیه اباءنا و اللہ امرنا بها ' قل : ان اللہ لا یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ؟ (۷ : ۲۷)

ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے - اسکے جواب میں ان گمراہوں سے کہدو کہ خدا نے کبھی بھی اپنے بندوں کو برائیوں اور فواحش کا حکم نہیں دیا - کیا تم اللہ کی نسبت وہ باتیں کہتے ہو جنھیں نہیں جانتے ؟

خسران عاقبت

اولیاء الشیطان کی ایک بہت بڑی علامت یہ بھی ہے کہ کامیابی و فلاح انہیں نصیب نہوگی اور عاقبت کار گھاٹے ٹوٹے ہی میں رہینگے :

و من یتخذ الشیطان ولیــاً من دون اللـــہ فقد خسر خسراناً مبیناً - یعدهـــم و یمنیهم و ما یعدهـــم الشیطـــان الا غرورا (۴ : ۱۱۸)

" اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو یقیناً بڑے ہی سخت گھاٹے ٹوٹے میں پڑا - شیطان اپنے دوستوں اور پجاریوں سے طرح طرح کے وعدے کرتا اور بڑی بڑی امیدیں دلاتا ہے ' لیکن جان رکھو کہ شیطان جو کچھہ وعدے کرتا ہے اُن میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھہ نہیں ہے "

تخویف شیطانی !

شیطان اپنے ولیوں اور پجاریوں کے ذریعہ اللہ کے ولیوں اور پرستاروں کو ہمیشہ ڈراتا اور دھمکاتا رہتا ہے - مگر مومنوں کیلیے کوئی خوف نہیں :

انما ذالکـــم الشیطان یخوف اولیاءه ' فلاتخافو هم و خافون ان کنـتم مومنین ! (۳ : ۱۷۵)

" بیشک ' یہ شیطان تھا جسکا قاعدہ ہے کہ اللہ کے دوستوں کو اپنے دوستوں کی جماعت کا ڈراؤ دکھلاتا ہے - مگر اے مسلمانو ! تم اس سے ذرا بھی نہ ڈرنا - اگر تم سچے مسلمان ہو تو بس ہماری ہی حکومت کا خوف کرو ! "

یخرجونهم من النور الی الظلمات

ایک بہت بڑا فرق حالت یہ بھی ہے کہ " اولیاء اللہ " ایسے عہد میں ہوتے ہیں جبکہ حق اور سچائی معدود ' مگر باطل اور فساد عام ہوتا ہے ' اور گمراہی کی تاریکی اس طرح پھیل جاتی ہے کہ کوئی گوشہ بھی پوری طرح روشن و منور نہیں ہوتا - ایسی ہی سوسائٹی اور اسی طرح کے گرد و پیش میں وہ پرورش پاتے ہیں ' اور انہی خیالات و اعتقادات کو آنکھیں کھولکر ہر طرف دیکھتے ہیں - انکے سامنے جو کچھہ ہوتا ہے وہ بھی یکسر گمراہی ہوتی ہے ' انکے کان جو کچھہ سنتے ہیں اسمیں بھی ضلالت ہی کی صدا اُٹھتی ہے ' اور دماغ و فکر جو کچھہ سونچتا ہے اُسکا سامان بھی سرتا سر گمراہی و باطل ہی کے واسطے سے میسر آتا ہے !

لیکن جبکہ وہ اس طرح چاروں طرف کی پھیلی ہوئی اندھیاری میں گھرے ہوتے ہیں تو یکایک خدا کا ہاتھہ چمکتا ہے ' اور انہیں گمراہی سے نکالکر حق و ہدایت کے اُجالے میں لے آتا ہے - انکی ہدایت کی مثال بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی معذور آدمی اندھیری رات میں ٹھوکروں سے قریب اور غاروں کے کنارے کھڑا ہو اور اندھوں کی طرح دیکھنے اور چلنے سے معذور ہوگیا ہو - اتنے میں ایک واقف راہ اور با خبر ہاتھہ ظاہر ہوکر اُسکا ہاتھہ تھام لے ' اور ٹھوکروں سے بچاتے ہوے اور گڑھوں اور غاروں سے نگرانی کرتے ہوے ایک سیدھے اور محفوظ شاہراہ سے منزل مقصود تک پہنچا دے - یا یوں سمجھنا چاہیے کہ جبکہ گمراہی اور باطل پرستی کی رات آنکھوں کو اندھا اور بصارت کو بے فائدہ کردیتی ہے ' تو اُس وقت خدا تعالی اپنے دوستوں کیلیے ہدایت کا سورج چمکا دیتا ہے ' اور انکے دلوں کا اسکی روشنی کے اخذ و انعکاس کیلیے انشراح کردیتا ہے !

لیکن جو لوگ قواے الہیہ کی جگہہ قواے شیطانیہ کو اپنا مولی اور آقا بناتے ہیں ' اور شیطان کے عاشقوں اور پیارکرنے والوں کے جرگے میں شامل ہوجاتے ہیں ' سو انکی حالت ان لوگوں سے بالکل برعکس ہوتی ہے - پہلی جماعت تاریکی سے نکل کر روشنی میں آتی ہے - پر یہ جماعت روشنی سے نکال کر تاریکی میں ڈالی جاتی ہے - پہلی جماعت کی اصلی اور ابتدائی حالت تاریک رہی ہے مگر اللہ انہیں سعادت و ہدایت کی نورانیت میں نکال لاتا ہے - دوسری جماعت کے لیے ابتدا میں تو ہدایت و سعادت موجود ہوتی ہے لیکن بعد کو شیطان سعادت سے نکالکر شقاوت میں دھکیل دیتا ہے - چنانچہ سورۂ بقر کی آیۃ کریمہ اوپر گذرچکی ہے - اسکے لفظوں پر غور کرو :

اللہ ولی اللہ الذین امنــوا یخـــرجهـــم من الظلمـــات الی النور ' والذین کفروا اولیـــاءهم الطـــاغوت ' یخرجونهـــم من النور الی الظلمات -

اللہ مومنوں کا دوست اور ولی ہے - وہ انہیں تاریکی سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے - مگر جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ' انکے دوست طاغوت ہیں جو انہیں اللہ کی روشنی سے نکالکر شیطان کی اندھیاری میں ڈالتے ہیں !

اولیاء اللہ کی نسبت کہا کہ یخرجهم من الظلمات الی النور - اور اولیاء الشیطان کیلیے کہا : یخرجونهم من النور الی الظلمات -

و یحسبون انهم مهتدون

ایک علامات انکی یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے زعم باطل میں اپنے تئیں حق و ہدایت پر سمجھتے ہیں - اسکا انہیں بڑا دعوا ہوتا ہے اور بڑا ہی گھمنڈ ' حالانکہ وہ ہدایت سے اسقدر دور ہوتے ہیں جسقدر باوجود اتصال کے روشنی سے تاریکی :

انهم اتخذوا الشیاطین اولیـــاء من دون اللہ و یحسبـــون انـــهـــم مهتدون (۷ : ۲۹)

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانی قوتوں کو اپنا دوست بنا لیــا ہے - با ایں ہمہ اس زعم باطل میں گرفتـــار ہیں کہ وہی راہ ہدایت پر ہیں !

وحی شیطـــانی

شیاطین ہمیشہ اپنے اولیاء پر وحی کرتے رہتے ہیں تاکہ خدا کے دوستوں سے شیطانی الہامات کے مطابق بحث و جدل کرسکیں اور انہیں اللـــہ کی بادشاہت سے نکالکر شیطـــانی حکومتوں میں داخل ہونے کی ترغیب دیں :

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم لیجادلوکم ' و ان اطـعـتـمـوهـــم انکـــم لمشـــرکون ! (۶ : ۱۲۱)

اور شیاطین اپنے ولیوں کی طرف وحی کرتے رہتے ہیں ' تاکہ وہ تمھارے ساتھہ شیطانی القا کے بموجب بحث و جدل کریں - لیکن اگر تم نے انکی باتوں کی اطاعت کرلی تو جان رکھو کہ پھر تمھارا شمار بھی مشرکوں میں ہوگا !

(حزب اللہ و حزب الشیطان)

قران کریم ان دو جماعتوں کو ایک دوسری اصطلاح سے بھی موسوم کرتا ہے - سورۂ مائدہ میں مسلمانوں کو اس سے منع کیا ہے کہ اللہ اور اسکی شریعت کے مقابلے میں یہود و نصاری کو اپنا ولی بنائیں :

لا تتخذو الیهود و النصاری اولیاء - اسکے بعد فرمایا ہے کہ اگر لوگ اللہ کی دوستی کی راہ چھوڑ کر الگ ہوجائیں ' تو اسلام کے کاموں کا کچھہ بھی نقصان نہ ہوگا - خدا ایک دوسری جماعۃ سچے مومنوں اور اپنے دوستوں کی پیدا کردیگا ' جنکی ولایت الہی اور محبت ربانی یہاں تک بڑھی ہوگی کہ وہ اللہ کے چاہنے والے ہونگے اور اللہ اُنسے پیار کریگا : یحبهم و یحبونه - پھر کہا کہ :

اسقدر تنگ هوگئے هیں که اب انکا انشراح روحانی هو نهیں سکتا :

و من یرد ان یضله یجعل صدره ضیقاً حرجاً - اسکے بعد اول الذکر جماعت کے لیے بشارت دی :

لهم دار السلام عند ربهم و هو " ولیهم " بما کانوا یعملون (۶ : ۱۲۷)	انکے پروردگار کے پاس انکے لیے امن اور سلامتی کا گھر هے اور انکے نیک عملوں کے صلے میں وهی انکا " ولی " هے !

قال اننی من المسلمین

سورہ حم سجدہ میں ان مومنین کاملین کا حال بیان کیا هے جنھوں نے پہلے مقام عبودیة و اعتراف ربوبیت حاصل کیا - پھر مقام استقامت و ثبات عمل و ایمان تک مرتفع هوے : ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا - انکی نسبت فرمایا که : تتنزل علیهم الملائکة الاتخافوا و لا تحزنوا و ابشروا بالجنة التی کنتم توعدون - یعنی ایسے صاحبان استقامت و کاملین پر نزول ملائکہ هوتا هے ' جو طمانیة و سکینة اور بے خوفی و بے غمی کا مقام انپر طاری کردیتے هیں اور جس نعمة جنت کا وعدہ کیا گیا هے اسکی انھیں بشارت دیتے هیں اور کہتے هیں که :

نحن " اولیاؤکم " فی الحیاة الدنیا و فی الاخرة ' ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون - نزلاً من غفور رحیم - و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحاً و قال اننی من المسلمین ! ! (۴۱ : ۳۰)	هم تمهارے مددگار هیں دنیا میں بھی اور آخرة میں بھی - اور تمھیں اس حیات بہشتی میں هر طرح کا اختیار اور حکم بخشدیا گیا هے - جس چیز کو تمهارا جی چاهے تمهارے لیے مہیا هے ' اور جو نعمت الله سے مانگو گے تمھیں عطا هوگی - یه مقام تمھیں خداے غفور الرحیم

کی طرف سے عطا هوا هے - اور ظاهر هے که اُس شخص سے بڑهکر اور کس کی بات هو سکتی هے جو الله کی طرف لوگوں کو دعوة دے اور اعمال صالحه اختیار کرے - نیز کهے که میں مسلم هوں ؟

اولیــاء الشیطـان

لیکن اس جماعت کے مقابلے میں ایک دوسری جماعت هے جو اپنے خواص و اعمال میں بالکل اسکی ضد اور مخالف واقع هوئی هے - قران کریم اسے " اولیاء الشیطان " سے تعبیر کرتا هے - قران کی اصطلاح میں وہ تمام قوتیں جو تعلق الهی اور رشتۂ حق و صداقت کے مخالف هیں ' شیطانی قوت هیں ' اور ان میں هر قوت اور هر عمل شیطان لعین کا ایک مظهر خبیث هے - پس جو لوگ حق و عدالة کی راہ روشن سے هٹکر اعمال باطله کی تاریکی میں گم هوگئے هیں اور الله کا رشته انکے هاتھوں میں نهیں هے ' وہ خواہ کسی حال اور کسی شکل میں هوں ' لیکن درحقیقت شیطان کے ولی ' اسکے پرستار ' اسکی نسل کے چاکر ' اور اسکی پادشاهت کے غلام هیں -

یهی وہ شیطان کی ولایت اور پرستش هے جسکے متعلق بنی ادم سے ربوبیة الهیه نے عهد لیا تھا :

الم اعهد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدوا الشیطان انه لکم عدوا مبین - وان اعبدونی ' هــذا صـراط مستقیم ؟ (۳۶ : ۵۹)	اے اولاد آدم ! کیا همنے تمهیں تاکید نهیں کردی تھی که شیطان کی پوجا نه کرنا - وہ تمهارا کھلا دشمن هے ؟ اور یه که صرف هماری هی بندگی کرنا یهی انسان کیلیے سیدھا راسته هے ؟

چنانچه سورہ اعراف میں صاف صاف اسکی تصریح کی :

فریقاً هدی ' و فریقاً حق علیهم الضلالة ' انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون الله و یحسبون	خدانے دو فرقوں میں سعادت و شقاوت کو تقسیم کردیا - اُسنے ایک جماعت کو هدایت دی هے اور ایک فریق هے که گمراهی اسپر چھا گئی هے - یه وہ لوگ

انهم مهتدون ! (۷ : ۲۸)	هیں (یعنی دوسری جماعت کے گمراہ)

که انھوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا هے ' اور با ایں همه اس زعم باطل میں گرفتار هیں که وهی راست پر چل رهے هیں -

اسی سورة میں اس سے کچھه پہلے ایمان و مومنین کے مقابلے میں " اولیاء الشیطان " کا ذکر کیا هے -

انا جعلنا الشیاطیـــن اولیــاء للذین لا یومنون. (۷ : ۲۷)	هم نے شیطانوں کو اُن لڑکوں کا ولی یعنی آشناء و همدم بنادیا هے جو ایمان سے محروم هیں -

معرکۂ قتال و جدال

پس اس اٰیة سے صاف صاف همارا استدلال واضح هو گیا - یعنی دو فرقے هیں جن میں سے ایک کو خدا نے اولیاء الله کے نام سے پکارا ' اور دوسرے کی نسبت تصریح کی که اُس نے شیطان کو اپنا ولی بنا لیا هے -

سورۂ کهف میں شیطان کا ذکر کرکے فرمایا :

افتتخذونه وذریته اولیاء من دونی وهم لکم عدو ؟ بئس للظــالمین بدلا ؟ (۱۸ : ۵۱)	کیا تم هم کو چھوڑ کر شیطان کو اور اُسکی نسل کو اپنا ولی بناتے هو حالانکه وہ تمهارا دشمن هے ؟ ظالموں کیلیے یه کیا هی برا بدله هے که وہ

خدا کی جگه نسل شیطانی کے ماتحت آگئے !

معرکۂ قتال و جدال

پس ایک طرف تو " اولیاء الله " هیں ' اور دوسری طرف " اولیاء الشیطان " - " اولیاء الشیطان " کے بھی مثل اولیاء الله کے مختلف مدارج و مراتب هیں - آخری مرتبه درجه " کفر " هے اور اسکا سب سے بڑا اضل و اشقی گروہ " الکافرین " کا هوتا هے - یه دونوں جماعتیں همیشه ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا رهتی هیں اور باهم معرکۂ جنگ و قتال گرم رهتا هے :

الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل الله ' والذین کفروا یقاتلون فی سبیــل الطاغوت - (۴ : ۷۵)	پس جو لوگ مومن اور الله کے ولی هیں ' وہ تو الله کی راہ میں لڑتے هیں مگر جن لوگوں نے " کفر " اختیار کیا وہ " طاغوت " کی راہ میں لڑنے کیلیے نکلتے هیں !

طــاغــوت

" طاغوت " سے مراد بھی قوة ابلیسی و شیطانی اور اسکے مختلف مظاهر هیں - خواہ وہ پتھر کے بت هوں یا بولنے والے انسان - اسی لیے سورۂ بقر کی آیۂ کریمه میں اولیــاء الله کا ذکر کرکے اولیاء الشیطان کی نسبت فرمایا که والذین کفروا ' اولیاءهم الطاغوت (۲ : ۲۵۷) جن لوگوں نے حق سے انکار کیا ' انکا دوست اور ولی خدا نهیں هے - طاغوت هیں -

حکم قتال

غرضکه پہلی جماعت الله کی راہ میں اپنے تئیں قربان کرنے کے لیے نکلتی هے ' اور دوسری جماعت شیطان کی راہ میں جنگ و قتال کرنے کے لیے :

فقاتلوا اولیاء الشیطان ' ان کید الشیطان کان ضعیفا - (۴ : ۷۵)	" پس اولیاء الشیطان کو قتل کرو تاکه دنیا ظلم و فساد سے نجات پاے اور صرف الله کیلیے هوجاے - شیطان کے مکر و فریب

خواہ کتنے هی مهیب اور ڈراونے نظر آئیں ' تاهم یقین کرو که اولیاء الله کے مقابلے میں بالکل کمزور و ضعیف هیں "

اگر اُن تمام آیتوں کو جمع کیا جاے جن میں ان متضاد و متخالف دو جماعتوں کے خواص و اعمال کا اور انکی پہچان کی نشانیوں کا ذکر کیا گیا هے تو مضمون اسقدر بڑهجاے که اصل مطلب کی گذارش کی نهیں معلوم کتنی اشاعتوں کے بعد نوبت آے - پس میں نهایت اختصار سے کام لونگا اور صرف اشارات موجزہ پر

حـادثـه اليـمـه بحـريـه

ايمپريس اف آئر لينڈ كا ماتم !
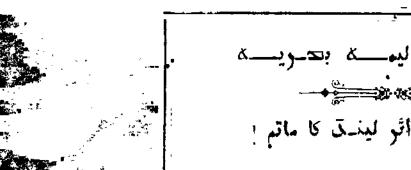
حفظ ما تقدم كي ايك نئي تجويز

آينده جهاز كا هر تخته بجاے خود ايك جهاز هوگا !

جهاز ايمپريس كي مهيب تباهي كے حالات اخبارات ميں شائع هوچكے هيں - ليكن هم منتظر تهے كه ولايت كي ڈاك ميں جزئيات حادثه كے متعلق پوري تفصيل اور مصور رسائل ميں ضروري مناظر آجائيں تو الهلال كيليے مضمون ترتيب ديں -

ولايت كي گذشته ڈاك ميں اسكے متعلق نهايت مفصل اور دلچسپ مواد آگيا هے -

موجوده فن مصوري كي ايك شاخ واقعات و حوادث كي تعدد مرسومه و مصوره هے - يعني كسي واقعه كے تمام حالات و جزئيات سامنے ركهكر اسكي تصوير بنانا ' اور اسكے ذريعه ان دقيق و مشكل جزئيات واقعه كو ذهن نشين كر دينا جو محض عبارت و بيان سے ذهن نشين نهيں هوسكتيں -

قديم زمانے كے مصور خيالي قصص و حكايات كيليے تصويريں بناتے تهے - انكا مقصود بهي يهي تها - ليكن اب يه فن اسقدر ترقي كر گيا هے كه چهوٹے چهوٹے واقعات اور معمولي حوادث بهي بڑے بڑے مصور صفحات و مرقعات كے ذريعه سمجهاے جاتے هيں - اور ايك ايك واقعه كے متعلق دس دس تصويريں بنائي جاتي هيں تاكه اسكا هر حصه نظروں كے سامنے آجاے -

جهاز " ايمپريس " كے حادثے كے متعلق بهي يورپ كے مصور رسائل نے بے شمار تصويريں شائع كي هيں اور ان ميں هر تصوير كسي نه كسي اهم اور پر از معلومات پهلو كو واضح كرتي هے - اگر ايك سو صفحے حادثه كي تفصيل بيان كرنے ميں سياه كر دے جائيں ' جب بهي اسقدر صحيح اور تشفي بخش معلومات حاصل نهونگي جسقدر ان تصويروں ميں سے ايك چهوٹي سي تصوير بتلاديسكتي هے - هم چند تصويريں شائع كرتے هيں -

(تفصيل حادثه)

مگر پہلے حادثه كي اصلي صورت ذهن نشين كر ليني چاهيے - حادثه دو جهازوں ميں تصادم سے هوا - دونوں كے كپتان زنده بچ گئے جو موجود هيں اور اپني اپني بريت كي كوشش كر رهے هيں - اسليے دونوں كے بيانات ميں اختلاف هے اور ايك دوسرے كو ملزم قرار ديتے هيں - صحيح واقعه كا معلوم كرنا مشكل هوگيا هے - هم نے كوشش كي هے كه دونوں بيانات كے متفق عليه حصے كو اختيار كريں -

جهاز ايمپريس آف آئرلينڈ مقام كيوبك (استريليا) سے ۱۴۶۷ مسافر ليكر لورپول كي طرف روانه هوا - ۱۸۰ - ميل راسته طے كيا تها كه شب كے وقت كهر كي زيادتي كي وجه سے اسے رك جانا پڑا - يه مقام جهاں وه ركا ' فادر پوئنٹ Father point (۱) سے زياده دور نه تها -

ليكن اسي اثناء ميں ناروے كا ايك جهاز سامنے سے آرها تها جس كا نام " اسٹوارسٹيڈ " هے - ايمپريس كے كپتان كا بيان هے كه اس نے دو ميل كے فاصلے سے اسے ديكها ' اور لاسلكي (بے تاركي خبر رساني) كے ذريعه اپنے وجود سے مطلع كيا -

ايمپرس كا خيال تها كه اسٹوارسٹيڈ دهنے هوكر نكل جائيگا - اسٹوارسٹيڈ كهتا هے كه ميں نے اس اطلاع پر عمل كيا ليكن خود ايمپريس سامنے آگيا - بهر حال جب دونوں جهاز قريب هوے تو غالباً دونوں نے ايك دوسرے كو كترا كر نكل جانے كي كوشش كي - ليكن كهر بهت زياده تها اور انجن پوري قوت ميں تهے - ايمپريس نے اسٹوارسٹيڈ كو اپنے دهنے چهوڑ نے كي كوشش كي اور اسليے (بقول خود) جهاز كا رخ اور زياده بائيں جانب كرديا - اسٹوارسٹڈ بجاے اسكے كه دهني جانب هوكر نكلجاتا ' سيدها بڑها چلا آيا ' اور عين اس وقت جبكه ايمپريس دهني طرف مڑنے كي وجه سے اسٹوارسٹيڈ كے سامنے عرض ميں آگيا تها ' بخط مستقيم بڑهكر اسكے درمياني حصے كے سامنے پهنچ گيا -

يهي موقعه اس وقت تك حادثه كا اصلي وقت سمجها گيا هے - دونوں جهاز ٹكراے - مگر بالمقابل هوكر نهيں ٹكراے - كيونكه اسٹوارسٹيڈ سيدها آرها تها اور ايمپريس اسكے عرض ميں آگيا تها - اگر دونوں كو انسان فرض كرليں جو ليٹے هوے تهے ' تو صورت حادثه يوں هوئي كه اسٹوارسٹيڈ كے سر كي ايمپريس كے سينے سے ٹكر لگي ' اور پچهلي جانب كي ديوار كا تخته انڈے كے چهلكے كي طرح ٹوٹ كر الگ هوگيا !

(لا سلكي)

جس وقت يه حادثه هوا ايمپريس لاسلكي تار (بے تار كي خبر رساني) كے مركزي اسٹيشن سے بهت قريب تها - حادثے كے ساتهه هي اس نے اپني مصيبت كي اطلاع دي ' اور فوراً دو دخاني كشتياں اعانت كيليے روانه هوگئيں - ان ميں سے ايك كا نام ليڈي ايولين اور دوسرے كا نام يوريكا تها -

(۱) فادر پوينٹ درياے سينٹ لارنس كے ايك لا سلكي (بے تاركي خبر رساني) كے اسٹيشن كا نام هے - يهاں هر وقت متعدد چهوٹے اسٹيمر موجود رهتے هيں -

اس صفحه كي چار تصويروں ميں دهني جانب كي پهلي تصوير جهاز اسٹوارسٹيڈ كي اور دوسري ايمپريس كي هے -
بائيں جانب ميں پهلي ليڈي ايولين اور دوسري يوريكا كي هے -

انما وليكم الله و رسوله و الذين آمنوا ' الذين يقيمون الصلوة و يوتون الزكـوة و هم راكعون - و من يتول الله والذين امنوا فان "حزب الله" هم هم الغالبون (۵ : ۶۱)

" مسلمانو ! تمهارا دوست الله اور اسكا رسول هے ' اور وه مومن جو ايمان لاچكے هيں ' جو صلوة الهى كو دنيا ميں قائم كرتے هيں ' جو خدا كي راه ميں اپنا مال خرچ كرتے هيں ' اور جو هر وقت الله اور اسكے حكموں كے آگے جهكے رهتے هيں - پس جو شخص الله ' اسكے رسول ' اور مومنوں كا دوست و ولي هوكر رهيگا "حزب الله " وه ميں سے هے ' اور يقين كرو كه " حزب الله " هى كے لوگ غالب هونے والے هيں ! "

اس آية كريمه سے معلوم هوا كه جو لوگ الله كے ولي اور اسكے دوست هيں ' انكا ايك نام لسان الله الحكيم ميں " حزب الله " بهي هے - " حزب " كهتے هيں گروه اور جماعت كو - حزب الله سے مقصود وه لوگ هوے جو الله كي جماعت هيں -

چنانچه سورۂ حشر ميں فرمايا كه جو لوگ الله كى محبت كي راه ميں دنيا كے تمام رشتوں كي كچهه پروا نه كريں ' حتى كه ماں باپ اور عزيز و اقربا كي محبت اور دامنگيري كو بهي هيچ سمجهيں ' اور خدا كي پكار جب انكے كانوں ميں پڑ جاے تو سب كو چهوڑ چهاڑ كر اسى كي طرف دوڑ جائيں ' تو ايسے لوگ " حزب الله " هيں :

اولائك " حزب الله " الا ان حـزب الله هـم المفلحون - (۵۸ : ۲۲)

يهي لوگ " حزب الله " هيں - سن ركهو كه يقيناً " حزب الله " هي كے افراد فلاح پانے والے هيں !

جس طرح اولياء الله كا ايك نام با ادگ درجه " حزب الله " هے - اسي طرح " اوليـاء الشيطـان " كا بهي دوسـرا نام " حزب الشيطان " هے :

استحوذ عليهم الشيطان فانسا هم ذكـر الـلـه ' اولائـك " حـزب الشـيطـان ' الا ان " حـزب الشـيطـان " هـم الـخـاسـرون ' (۵۸ : ۱۹)

شيطان اور اسكي قوتيں ان پر مسلط هوگئي هيں - پس انهوں نے خدا كے ذكر اور رشتے كو فراموش كرديا هے - يهي لوگ " حزب الشيطان " هيں - اور جان ركهو كه حزب الشيطان كيليے آخر كار نقصان اور خسران هي هے !

(اصحاب النار و اصحاب الجنه)

اور يهي وه دو جمـاعتيں هيں جنكـو صدها مقـامات ميں " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنة " كے لقب سے بهي ياد كيا گيا هے ' اور انكے اعمال و خواص كي جابجا توضيح كي هے - چنانچه سورۂ بقر والي آيه كو ايك بار اور پڑهو اور اسكے بقيه ٹكڑے كے الفاظ پر غور كرو :

و الذين كفروا اولياء هم الطاغـوت ' يخرجونهم من النور الى الظلمات ' اولائك " اصحاب النار " هم فيهـا خالـدون ! (۲ : ۲۵۸)

اور جن لوگوں نے راه كفر اختيار كى ' سو انكے اولياء طاغوت هيں جو انهيں نور و هدايت سے نكال كر ظلمات ضلالت ميں مبتـلا كرتے هيں - يـه لوگ " اصحاب النـار " هيں اور هميشه دوزخي عذابوں ميں رهينگے -

اس آية كريمه سے معلوم هوا كه جن لوگوں كے اوليا و سردار " طاغوت " هوں (اور " طاغوت " سے مراد بهي شيطان اور اسكے خلفاۓ مظاهر هي هيں) تو ايسے لوگ " اصحاب النار " هيں ' كيونكه انكي زندگي هميشه آگ ميں جلتے رهنے كي اور سوختني هوگي - روح كي راحت اور دل كا سكهه انهيں نصيب نه هوگا -

اس سے پہلے ايک آية گذر چكي هے جسميں " اولياء الله " كي نسبت فرمايا كه : تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

اس آية كريمه ميں خاص طور پر اولياء الله كو "جنت" كي بشارت دي گئي هے - پس في الحقيقت وهي " اصحاب الجنة " بهي هيں - كيونكه انكي حيات دنيوي و ديني ' جسمي و روحي ' ظاهري و معنوي ' هر حال اور عهد و دور ميں كاميابيوں ' فتح مندیوں ' آرام و رحمت ' نعائم و لذائذ ' اور عيش و نشاط كى زندگي هوگي !

اعمـال و خصـائص

سورۂ يونس ميں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " كي تعريف پوري وضاحت كے ساتهه بتلا دي هے ' اور يه بهي واضح كرديا هے كه دونوں جماعتوں كے اعمال كيسے هوتے هيں ؟ اور كن نتائج كي بنا پر ايک كو جنت والونكي اور ايک كو نار والوں كى زندگي ملتي هے ؟

الذين احسنوا الحسنى و زيادة و لا يـرهـق وجوههـم قتـر و لا ذله ' اولائك " اصحاب الجنة " هـم فيهـا خالـدون - (۱۰ :)

" اور جن لوگوں نے دنيا ميں اچهے اور بهلائي كے كام كيے ' انهيں نيک كاموںكے بدلے ميں ويسي هي بهلائي اور فلاح مليگي ' بلكه انكے حق سے بهي زياده مليگي - انكو كبهي بهي ناكامي كا غم ' شكست كى رسوائي ' اور نامرادي و تذلل كي ذلت پيش نه آئيگي - يهي لوگ " اصحاب الجنة " هيں جو هميشه بهشتي زندگي ميں رهينگے "

اسكے بعد دوسرے گروه كى حالت بتلائي :

والذين كسبوا السيئات ' جزاء سيئة مثلها و ترهقهم ذله ' ما لهـم من الله من عاصم ' كانما اغشيت وجوههم قطعاً من الليل مظلماً ' اولائك " اصحاب النار " هم فيها خالدون ! (۱۰ :)

اور جن لوگوں نے دنيا كے كاموں ميں برائي حاصل كي اور بدي كا راستـه اختيار كيا ' تو يه ظاهر هے كه فطرة الهي برائي كا بدله ويسي هي برائي سے ديگي - ذلت اور نامرادي سے انكے چهرے ايسے كالے پڑ جائينگے گويا رات كي چادر ظلمت كا ايک ٹكڑه پهاڑ كر انكے چهروں پر ڈالديا گيا هے - الله كے اس عذاب سے انهيں كوئى نهيں بچا سكتا - يهى لوگ " اصحاب النار " هيں جنكے ليے هميشه دوزخي زندگي هوگي "

ان دو آيتوں كي اگر اپنے مذاق كے مطابق تفسير كروں تو ايک مستقل كتاب هوجاے - اسلامى تعليم كي حقيقت اور قرآن حكيم كے اصول درس حقائق و معارف كا ايک بحر ذخار هے جو ان دو چار جملوں كے اندر بند كرديا گيا هے : ختامه مسك ' و في ذلـك فليتنافس المتنافسون !

ثواب و عذاب كي حقيقت ' نتائج افعال اور مكافات عمل كے فطري اور طبيعي اصول كي تشريح ' مذهب و اخلاق كي اساسات اصليه اور امتيازات عمليه ' قانون تعالى و تسفل بشري كے مبادي حقائق ' اصحاب جنة و ارباب نار كي قدرتي تقسيم ' فطرة كا قانون عمل بالمثل ' اور انسان كيليے راه سعادت و هدايت كي كلي اور اصولي تعليم ' غرضكه شريعت و اخلاق اور حكمت و تعليم كي كوئي اصولي بحث ايسي نهيں هے جو ان دو آيتوں پر متفرع نهوتي هو ' اور انكي طرف ايک واضح و بين اشاره ان ميں نه كرديا گيا هو - تا وقتيكه تفسير القرآن كي تحرير و ترتيب كا مستقل انتظام نهو ' ضمني طور پر يه چيزيں بيان ميں نهيں آسكتيں (۱)

(۱) يهاں كا حاشيه ايک مستقل مضمون كي صورت ميں زير عنوان مقالات درج هے -

ایک نئی اسکیم

جہاز ایمپریس کی تباہی کے اسباب حسب ذیل تھے :

(۱) تقابل کی حالت میں متقابل جہازوں کی غلط فہمی اور کہر کی شدت کی وجہ سے معائنہ کی مشکلات -

(۲) جہاز کے تختوں کے ٹوٹ جانے کی حالت میں جہاز کی بالکل بے بسی -

(۳) اس قسم کے اسباب کا نہ ہونا جنکی وجہ سے تھوڑے عرصے کے اندر بڑی تعداد مسافروں اور اسباب و سامان کی بچائی جاسکے -

(۴) حوادث کے وقت محض اُن چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر اعتماد جنھیں نہ تو بڑی تعداد میں جہاز رکھہ سکتا ہے اور نہ بڑی تعداد مسافروں کی اُن میں آسکتی ہے -

(۵) انجن کے ٹوٹ جانے کے بعد کسی دوسرے وسیلہ کا باقی نہ رہنا جو جہاز کو غرق ہونے سے بچا سکے -

ان اسباب میں آخری اسباب کو سب سے زیادہ دخل تھا - اگر غفلت اور غلط فہمی کی وجہ سے تصادم ہوگیا تھا ' تو محض تصادم ہی سے اتنی بڑی انسانی تعداد ہلاک نہیں ہو سکتی تھی - تصادم کے بعد صدہا انسان زندہ جہاز میں موجود تھے - اگر ایسے اسباب مہیا ہوتے جو جہاز کو انجن ٹوٹنے کے بعد بھی کھینچکر لاسکتے یا مسافروں کو جہاز سے الگ کر لیتے ' تو حادثہ کوئی بڑا نقصان نہ پہنچا سکتا -

ان تمام اسباب پر غور کرکے بعض مخترعین بحریہ نے ایک نئی اسکیم نکالی ہے ' جسکے مطابق آیندہ جہاز بنائے جائینگے ' اور اُن تمام خطرات کا انسداد ہو جائیگا جو اسطرح کے حوادث کے وقت موجب ہلاکت و بربادی ہوتے ہیں -

فن آلات بحریہ و جہاز رانی کے مشہور ماہر فن ' مسٹر فرانک تی - بولین Frank T. Bullen نے اس اسکیم کو پسند کیا ہے -

اس اسکیم کا ما حصل یہ ہے کہ جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے آیندہ سے ایسے بنائے جائیں ' جو جہاز سے الگ ہونے کی صورت میں ایک بہت بڑے تیرنے والا تختے کا کام دیں ' اور جڑے ہونے کی صورت میں معمولی ڈیک ہوں - انکی وجہ سے نہ تو جہاز میں کوئی نئی چیز بڑھانی پڑیگی اور نہ کوئی نیا آلہ لگانا پڑیگا - جس طرح اب جہاز کی بالائی سطح پر تختے ہوتے ہیں ' ویسے ہی تختے اس وقت بھی رہینگے - لیکن انکی تعداد تو بر تو زیادہ ہوگی ' اور جہاز کے ہر حصے کو (جو اسطرح کا تختہ بن سکتا ہے) تیرنے والا تختہ بنا دیا جائیگا -

جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے ' سب سے اوپر کی نشست کی جگہ ' ڈائینگ ہال ' ڈرائینگ روم ' بال روم ' اور اسی طرح تمام بڑے بڑے مکانوں کی چھتیں ' سب ایسے تختوں سے بنائی جائیں گی جو ہر وقت اپنی جگہ سے الگ ہوسکیں ' اور مستقل حالت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے کشتی نما تختے کی صورت اختیار کرلیں - علی الخصوص جہاز کی چھت صرف انہی سے پاٹی جائیگی -

تصویر نمبر ۲ کسی واقعی جہاز کی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ فرض کرکے کہ اسکیم کے مطابق ایک جہاز بنگیا ہے اور وہ حادثہ میں مبتلا ہوگیا ہے ' دکھلایا گیا ہے کہ کیونکر اس اسکیم کی بدولت اسے بچایا جاسکتا ہے ' اور کس طرح جہاز کے تیرنے والے تختے دریا میں ڈالے جارہے ہیں ؟

(۱) یہ جہاز کا تیرنے والا تختہ نمبر [۱] ہے - جہاز کے ٹوٹنے کے بعد یہ پانی میں تیرنے لگتا ہے - اسکے اوپر آہنی جالیاں ہیں -

(۲) یہ تیرنے والا تختہ نمبر [۲] ہے - یہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جس رخ ہوا چلتی ہے اس طرف کو نکلا ہوا ہے - چند ڈھیلی جالیوں کے ذریعہ اسے جہاز سے وابستہ کردیا گیا ہے - جالیاں اسلیے بنائی گئی ہیں تاکہ تیرنے میں سہولت ہو - عموماً ہر تیرنے والے تختے میں مستول ' بادبان ' متحرک ڈانڈے ' اور پانی کے حوض تیار رہتے ہیں تاکہ جہاز سے الگ ہوکر معاً دریا میں تیرنا شروع کردیں -

(۳) یہ جہاز کی پوری دیوار ہے جو طول میں چلی گئی ہے مگر دراصل تیرنے والے تختوں کا مجموعہ ہے - ان تختونکی مجموعی طاقت سے زخمی جہاز کھینچ کر لایا جاسکتا ہے - اگر یہ تختے ہوتے تو ایمپریس انجن کے بیکار ہونے سے ڈوب نہ جاتا - ان میں سے ہر تختے کا طول ۱۰ - فٹ اور عرض ۴۰ - فٹ ہے - اس حساب سے تمام تختوں کا مجموعی رقبہ ۲۴ - ہزار مربع فیٹ ہوا - اتنی بڑی قوت یقیناً جہاز کھینچ کر لیجا سکتی ہے -

(۴) جہاز سے ڈاک کے تھیلے اور سامان خورونوش وغیرہ اتارا جا رہا ہے -

(۵) یہ وہ جھولے ہیں جنمیں بیٹھکر مسافر ان تختوں پر چلے آئینگے - دکھلایا ہے کہ مسافر جھولوں میں بیٹھے ہوے اتر رہے ہیں -

(۶) مستول کا باد بان -

(۷) ملاحوں سے بھری ہوئی کشتیاں جو تیرنے والے تختوں کو کھینچنے کیلیے اُتر رہے ہیں -

(۸) یہ ایک خاص قسم کا تختہ ہے جسکے اندر کاگ بھرا ہوا ہے تاکہ پانی میں کسی طرح ڈوب نہ سکے -

(۹) اُتارنے سے پہلے تیرنے والے تختے کی حالت -

(۱۰) یہ وہ پٹڑیاں ہیں جہاں سے تختے اٹھائے جاتے ہیں -

(۱۱) ایک تختہ اتارا جاچکا ہے - دوسرا اتارنے کیلیے تیار کیا جا رہا ہے -

(۱۲) اس تختے کو اُتارنے کیلیے بالکل تیار کرچکے ہیں -

(۱۳) اگر کشتیوں کی سی صورت نہ بنائی جائے تو تختے کی صورت ایسی ہوگی -

لیکن ان دونوں کشتیونکا پہنچنا کچھہ مفید نہ ہوا - تصادم نے ایمپریس کو بالکل برباد کردیا تھا - جہاز کا ایک تہائي حصہ ٹوٹ گیا تھا جسکي وجہ سے ڈوبنے میں بہت کم وقفہ لگا - صرف چار کشتیاں اُتاري جاسکیں جن میں ۴۴۴ آدمي سوار ہوگئے اور بچ گئے - باقي ۱۰۲۳ انسانوں کو چند لمحوں کے اندر ' خشکی سے صرف ۱۸۰ میل کے فاصلے پر ' نئي دنیا کے تمام سامانوں اور بندوبستوں کے ساتھہ ' بالاخر قعر سمندر کا گوشہ نصیب ہوا !!

(حادثـہ کا اثـر)

تـکرانے کے ساتھہ ہي ایمپریس کے پچھلے حصے کي دیوار بالکل ٹوٹ گئي - یہ وہ حصہ تھا جسکے اندر انجن کا گھر تھا ' اور اسکے بعد ہي مسافروں کے داخلي کمرے (کیبن) تھے - حادثہ رات کے وقت ہوا - تمام لوگ بے خبر بستروں پر لیٹے تھے - تـکر کا اثر سب سے پہلے انجن پر ہوا ' اسکے سامنے کا تختہ ٹوٹ کر الگ ہوگیا ' اور پانی کے سیلاب نے اندر پہنچکر انجن کو بیکار کردیا - بحري سفر میں

(۵) اس خط کے ذریعہ وہ راستہ بتلایا ہے جس سے ایمپرس گذرا -

(۶) ایوریکا جو اعانت کے لیے روانہ ہوا -

[اب نمبر ۷ سے لیکر نمبر ۹ تک ایمپرس کا وہ حصہ دکھلایا ہے جو تصادم سے ٹوٹ گیا تھا -].

(۷) ان تمام کمروں میں جتنے مسافر تھے یا تو اپنے بستروں ہي پر مرگئے یا ڈوب گئے - سیکڑوں کو تو اٹھنے اور حادثے کو سمجھنے کا موقعہ ہي نہیں ملا -

(۸) اس حصے میں جو سوراخ ہوا ' زیادہ تر اسي راہ سے سمندر کو اندر جانے کا موقع ملا -

(۹) یہاں سب سے پہلے ٹکر لگي اور انجن میں پاني بھر گیا -

(۱۰) اس خط کے ذریعہ وہ راہ دکھلائي ہے جسپر سے گذرکر استوارسٹیڈ جہاز ایمپرس سے متصادم ہوا اور پھر پیچھے ہٹا -

(۱۱) استوارسٹیڈ پیچھے ہٹ رہا ہے (ایمپرس کا بیان ہے کہ ٹکر لگنے کے ساتھہ ہي اُس نے استوارسٹیڈ کو لا سلکي کے ذریعہ کہا

مغرور انسان کا سب سے زیادہ اعتماد دھوئیں اور بھاپ کے اس بت ہي پر ہوتا ہے - سب سے پہلے قدرت نے اسي دیوتے کو بیکار کردیا !

اسکے ساتھہ ہي وہ حصہ پھٹا جو جہاز کے داخلي کمروں کے بالمقابل تھا - انکے اندر کے تمام مسافر یا تو اندر ہي مرگئے یا پاني کے سیلاب میں غرق ہوکر بہہ گئے !

تصـــویـر نمبر [۱]

اس تصویر میں حادثہ کي صورت دکھلائي گئي ہے - تصویر میں نمبر دیدیے ہیں - انکي تشریح حسب ذیل ہے :

(۱) مقام کیوبک جہانسے ایمپرس روانہ ہوا -

(۲) ریموسکی - یہ وہ جگہ ہے جہاں ایمپرس کي تباهي کے بعد بقیہ ۴۴۴ مسافر اُتارے گئے -

(۳) لیڈي ایولن لا سلکي کے ذریعہ خبر پاکر اعانت کیلیے جا رہا ہے !

(۴) دریاے سینٹ لارنس -

کہ پیچھے نہ ہٹے اور اسي طرح ایمپرس سے لگا ہوا آگے بڑھتا جاے - اس سے مقصود یہ تھا کہ اگر معاً پیچھے ہٹ گیا تو ایمپرس کا جسقدر حصہ ٹوٹ گیا ہے ' وہاں سے فوراً پاني بھرنا شروع ہوجائیگا اور بچنے کے لیے مہلت نہ ملیگي - اگر تصادم کے بعد اسي طرح دونوں جہاز ملے رہے تو شکستہ تختے کچھہ عرصے تک نہیں گرینگے اور کچھہ مہلت درستگي یا بچاؤ کي مل رہیگي -

استوارسٹیڈ کا بیان ہے کہ بیشک مجھسے ایسا چاہا گیا تھا مگر میں قوانین طبیعۃ کے آگے مجبور تھا - ٹکر کے بعد ہي جہاز خود بخود پوري طاقت سے پیچھے ہٹا ' اور میں نے ہرچند روکنا چاہا مگر کامیابي نہوئي - یہ جواب بالکل صحیح ہے - استوارسٹیڈ کا کپتان طبیعۃ کي قوۃ دفع کو کیونکر روک سکتا تھا ؟

بہر حال تحقیقات ہو رہي ہے - لارڈ میرسی کي زیر ریاست کمیشن مصروف تفتیش ہے - ممکن ہے کہ کمیشن کا فیصلہ اس اختلاف بیان کا تصفیہ کرے -)

مذاكرهٔ علميه

ريڈيـم اور اسكے اثـرات

(از جناب مولوي محمد عبد الله صاحب وكيل
سكريٹري انجمن اصلاح تمدن - ناندير - دكن)

عجائب زار كائنات جن معجزهٔ نما اشيا سے معمور هے' انميں ايک عجيب شے ريڈيم بهي هے جو ايم - كوري آف پيرس (M. Curie of Paris) نے اپنے مرنے سے آٹهه سال پيشتر سنه ١٨٩٨ ع ميں دريافت كيا تها - ريڈيم خالص سونے سے تين هزار مرتبه زياده وزني هے' اوسكا رنگ معمولي ٹيبل سالت (نمک) كے مانند هے - ابتک صرف چند اونس ريڈيم زمين سے نكالا اور صاف كيا گيا هے -

چند دن هوے امريكه كے رسالهٔ ميكليورس ميگزين (Macluras Magaine) نے وه گفتگو شائع كي تهي' جو مسٹر كيليو لينڈ مرفٹ (Mr. Clevelras moffet) اور ايم - كوري اور اسكے ليبوريٹري اسسٹنٹ مسٹر ايم - ڈين (M. Danve) ميں هوئي تهي - رساله مذكوره سے اوسكا ترجمه درج ذيل كيا جاتا هے - يقين هے كه ناظرين كرام كي دلچسپي كا موجب هوگا :

" مسٹر موفٹ " جب ايم - كوري سے ملے تو انهوں نے اس موقع سے فائده اٹها كر اسكے مددگار مسٹر ڈين سے چند ابتدائي سوالات ريڈيم كے متعلق كيے - مسٹر موفٹ اگرچه ريڈيم كے تمام حالات كا مطالعه كرچكے تهے' با اين همه يه سوالات اسليے ليے كه وه ريڈيم كے حالات ايسي زبان سے سننا چاهتے تهے جو اسكے متعلق نهايت صحيح ترين معلومات بيان كرنيكا حق ركهتي هے -

مسٹر موفٹ — كيا يه سچ هے كه ريڈيم سے حرارت اور روشني هميشه اور مسلسل پيدا هوتي رهتي هے اور يه كه وه ايک بے اندازه قوت كا منبع هے ؟

مسٹر ڈين — هاں يه بالكل سچ هے كه صاف شده ريڈيم بغير كسي مضر اثر كے پيدا كيے' هماري ايجاد كرده خوشنما آلات كے ذريعه روشني اور حرارت دونوں پيدا كرتا هے -

مسٹر موفٹ — كيا يه روشني چمكتي هوئي هوتي هے ؟

ايم ڈين — هاں يه روشني بالكل چمكتي هوئي هوتي هے - ايم - كوري آپكو اسكي روشني بتلائينگے -

مسٹر موفٹ — كيا دوسرا شخص اسكو نهيں بتلا سكتا ؟

ايم - ڈين — اسكے متعلق اگرچه بهت سے نظريے قائم كئے گيے هيں ليكن انكے ذريعه بتلانا كسيقدر مشكل هے -

ايم - ڈين نے مسٹر موفٹ سے ريڈيم كي چند اور تاثيرات كا ذكر كيا جو نهايت هي عجيب هيں - علاوه روشني اور حرارت كے اس عجيب دهات سے تين قسم كي نا معلوم شعاعيں بهي نكلتي رهتي هيں' اور جس سرعت كے ساتهه روشني حركت كرتي هے' اوسي سرعت سے يهه بهي حركت كرتي هيں - اگر ان شعاعوںكو خاص طريقے سے استعمال كيا جاے تو حسب ذيل اثار پيدا كرتے هيں :

ان شعاعوںكے اثار مفيد اور مضر دو قسم كے هوتے هيں -

مفيد آثار :

(١) زندگي كو قوت بخشتا هے -

(٢) ايسے جراثيم كو هلاک كرتا هے جو زندگي كے ليے خطرناک هيں - كسي درد كا خصوصاً خوفناک (Lupus) كا نهايت عمده علاج هيں -

مضر آثار :

(١) جسم ميں نا قابل محسوس درد پيدا كرتا هے -

(٢) زندگي كو فنا كرديتا هے -

دوسرے دن مسٹر موفٹ نے ديكها كه ايم - كوري ايک چهوٹے سے چيني كے برتن پر جهكے هوے هيں جسميں سات سو پونڈ ريڈيم آهسته آهسته گهولا جا رها هے - مسٹر موفٹ كے دريافت كرنے پر انهوں نے كها كه ريڈيم كو غليظ دهاتوں سے پاک كركے خالص ريڈيم اسي طرح حاصل كيا جاتا هے - ليبوريٹريوں دار التجارب يا معمل ميں ماهرين كي آزمايش كيليے ريڈيم كي انتهائي صفائي اور اسميں بلور كي سي چمک پيدا كرنے ميں سخت احتياط كي ضرورت هے' كيونكه اسكے ضائع هوجانے كا خوف هر وقت دامنگير رهتا هے - چنانچه اسي بے احتياطي كي وجه سے چند هفته پيشتر مجهه سے ١½ گرين ريڈيم ضائع هوچكا هے - يه ضائع شده ريڈيم ايک چهوٹي سی نلكي ميں ركها هوا تها - يه نلكي ايک دوسري نلكي ميں ڈالكر اسميں سوراخ كرديا گيا تها - ان دونوں نلكيوں كو ايک برقي انگيٹهي پر ركهكر گرم كرنا شروع كيا - جب دو هزار درجه تک حرارت پهونچ گئي تو يكايک دونوں نلكياں ٹوٹ گئيں اور يه گراں بها شے ضائع هوگئي - بظاهر ميري غفلت كے سواء اس حادثه كا اور كوئي سبب معلوم نهيں هوتا -

مسٹر موفٹ نے پهر دريافت كيا كه جب ريڈيم ميں صلابت آجاتي هے تو كيا وه اپني شكل بدلديتا هے ؟ ايم - كوري نے جواب ديا كه نهيں' اسوقت بهي اسكي شكل بلور كے سفيد ٹكرے كے مانند هوتي هے' اور سفيد سفوف ميں صاف كرنے كے بعد معمولي نمک كي طرح معلوم هوتا هے - ريڈيم كے چند ٹكرے يهاں پڑے هيں - انكے ديكهنے سے تم پر واضح هوجائيگا -

اب پروفيسر كوري نے ريڈيم كي شعاعوں كے آثار دكهلانے كے ليے ميز كے خانے سے شيشه كي ايک چهوٹي نلكي نكالي جسكے اندر سفيد سفوف تها' نلكي ديا سلائي سے زياده موٹي نه تهي - اس كے دونوں طرف مهريں لگي تهيں اور اسپر سيسے كي ايک ته چڑهي هوئي تهي - سيسه نلكي پر اس غرض سے چڑهايا گيا تها كه جب كوئي شخص نلكي كو پكڑے تو ان مضر شعاعوں سے محفوظ رهے جو هر وقت نلكي سے نكلتي رهتي هيں - سيسه مضر شعاعوں كو روكديتا هے - پروفيسر نے كها كه نلكي كے اندر ريڈيم ايک مضطرب حالت ميں رهتا هے اور اسكي حرارت ٥,٠٠,٠٠٠ درجه هوتي هے - اگر ميں اسكو تمهارے هاتهه يا جسم كے كسي دوسرے حصے پر ركهدوں تو تم اس حرارت سے واقف هوجاؤگے -

مسٹر موفٹ — مجهے تو كچهه حرارت محسوس نهيں هوتي -

پروفيسر — بے شک' ابهي محسوس نهيں هوگي اور جب كه ريڈيم كو ميں نے پہلے بار چهوا تها تو مجهے بهي محسوس نهيں هوئي تهي -

بــاب الـتـفسيــــر :

بعض مبـــادث مهـــمة

(حاشيه متعلق مقـالـــهٔ افـتـتـاحيـه)
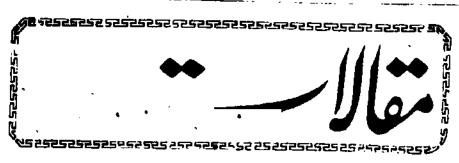
اس هفته کے مقالهٔ افتتاحیه میں دو آیتیں ایسي آگئي هیں جن پر مستقل عنوان سے نظر ڈالني تهي - لیکن اسکي ابهي الهلال میں گنجایش نهیں - حاشیے میں کسی قدر تفصیل کی گئی ' مگر حاشیه اسقدر بڑھگیا که ایک مستقل مضمون کی طوالت پیدا هوگئي - خیال هوا که اسے ایک مستقل مضمون کي طرح باب التفسیر کے تحت میں دیدیا جاے - قارین کرام پلے ملاحظه فرمالیں که مقـالهٔ افتتاحیه کے صفحه ٤ کالم ٢ سطر آخري میں نمبر (١) دیا گیا ہے - اسي کے متعلق یه حاشیه ہے -

(١) الذین احسنو ' الحسنی و زیادة ' ولا یرهق وجوههم قتر ولا ذله ' اولائك اصحاب الجنة هم فیها خالدون (١٠ : ٦٣)

اس آیة میں " ولا یرهق وجوههم قتر " کا لفظ آیا ہے " قتر " کے معني تاریک غبار کے هیں - چهرے کی سیاهي اور دهویں کے معنوں میں بهی بولتے هیں - کم کرنے کے معني میں بهی آتا ہے - " ذلة " خضوع و انکسار اور انتها درجه کی عاجزي اور اپنے تئیں حقیر کرنے کو کهتے هیں - پس آیة کا لفظی ترجمه یه هوا که جو لوگ اصحاب الجنة هیں " انکے چهروں پر سیاهي اور ذلت کبهي نه چهالیگي " حاصل مطلب یه ہے که کبهي انکي حالت ایسي نهوگي جو رسوائي ' حقارت ' مایوسي ' اور شکستگي کی هو - هر طرح کي انساني اور قومي ذلتیں اسمیں داخل هیں - سب سے بڑي ذلت محکومي و غلامي ہے جو کبهي الله اپنے دوستوں اور مومنوں کیلیے پسند نهیں کرسکتا بشرطیکه اسکے سچے مومن هوں -

دوسري آیة میں " اصحاب النـار " کیلیے فرمایا که " ترهقهم ذلة " اور کها که " کانما اغشیت وجوههم قطعاً من اللیل مظلما " - " قطع " بفـتح الطاء " قطعه " کی جمع ہے - ایک قرات میں بسکون طاء بهي آیا ہے - " قطع " کے معني ایک ٹکڑے اور حصے کے هیں - اسلیے اس آیة میں " قطعاً من اللیل " کا ترجمه " رات کا ایک ٹکڑا " هوگا (قال ابن السکیت : القطع طائفة من اللیل) اسي لیے هم نے ترجمه میں " رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑا " لکها ہے - (دیکهو ترجمهٔ آیت مقالهٔ افتتاحیه میں) مقصود یه ہے که انکے چهرے شدت ذلت و ناکامي اور شکست و مایوسي سے ایسے کالے کلوٹے هو جائینگے ' گویا رات کي اندهیاري انکے منهه پر چها گئي ہے !

اس تشبیه کي اصل یه ہے که قرآن حکیم نے هر جگه ایمان کو " روشني و نور " اور ضلالت و کفر کو " تاریکي و ظلمت " قرار دیا ہے : لقـد جائکم من الله نور و کتاب مبین (٥ : ١٨) الله نور السماوات و الارض (٢٤ : ٣٥) و من لـم یجعل الله لـه نوراً فماله من نور (٢٤ : ٤٠) هو الذي ینزل علی عبده آیات بینات لیخرجکم من الظلمات الی النور (٥٧ : ٩) الحمد لله الذي خلق السماوات و الارض و جعل الظلمات و النور (٦ : ١)

اس آیة میں اصحاب النار کی نسبت کها که انکے چهرے تاریک هونگے - یه ٹهیک ٹهیک اس حالت ایماني و اسلامي کي ضد ہے جو دوسري جگه مومنوں کیلیے فرمائي ہے - یعني انکے ایمان و اعمـال حسنه کي روشني و نورانیت کی شمع انکے سامنے روشن رهیگی :

یوم لایخزي الله النبي والذین آمنـوا معه ' و نورهـم یسعی بیـن ایدیهـم و بایمانهـم : یـقـولـــون ربـنــا ! اتـمـــم لنـا نـورنـا ! (٦٦ : ٨)	وه عاقبت کار اور ظهور نتائج کا وقت که خدا اس دن اپنے نبي کو اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتهه ایمان لائے هیں ' کبهي شرمنده و رسوا نه کریگا - انکا نور انکے آگے اور انکے دهني طرف ساتهه ساتهه چلے گا ' اور وه الله سے التجا کرینگے که اے پروردگار ! همارے اس نور کو کامل کردے اور آخر تک قائم رکهه !

اسي طرح سورهٔ حدید میں ایمان و کفر اور مومنین و منافقین کی تقسیم کرکے نور و ظلمت هي کی مثال دي ہے :

یـوم تـری المومنین والـمومنـــات یسعی نورهم بایدهم و بایمانهم ' بشـــرا کـم الـیـوم ! (٥٧ : ١٢)	اس دن تم مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکهوگے که انکا نور انکے آگے آگے اور انکے ساتهه ساتهه چل رها هوگا ' اور انسے کها جائیگا که آجکے دن تمهارے لیے فتح و مراد کي بشارت ہے !

لیکن منافقین و مضلین اس " نور " سے محروم هونگے اور نهایت حسرت کے ساتهه مومنوں کی حالت دیکهینگے - اسکي مثال یوں فرمائي :

یـوم یقول المنافقون والـمنافقـات لـلذین آمنوا : انظرونا نقتبس من نورکم ! قیل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نـوراً (٥٧ : ١٣)	اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کهینگي که ذرا همارا انتظار کرو که هم بهي تمهارے اس نور سے کچهه روشني حاصل کرلیں - مگر انسے کها جائیگا که ایسا نهیں هوسکتا - آگے مت بڑهو - پیچهے هٹو اور کوئي اور روشني تلاش کرلو -

اندلس کے ایک شاعر نے اپنے نقاب پوش خلیفه کو مخاطب کرکے اس آیت کو نظم کر دیا تها :

انظرونا نقتبس من نورکم
ان هذا نور رب العالمین !

بهر حال اس " نور " سے مراد وه الهي روشني ہے جو " اولیاء الله " اور " اصحاب الجنة " کو اپنے اعمال صالحه کے نتائج سے حاصل هوتي ہے اور انکے تمام اعمال و افعال کو ضلالت کي تاریکي سے پاک کر دیتي ہے - اسکا ساتهه ساتهه چلنا اس طرف اشاره ہے که جس آدمي کے ساتهه اندهیري رات میں روشني هو ' اور وه اسکے ساتهه اس طرح کردي جاے که جهاں جاے ایک مشعل راه دکهلاتي اسکے آگے هو ' تو وه کبهي ٹهوکر نهیں کهائیگا اور نه کبهي بهٹکے گا - اسي طرح سچے مومنوں اور الله کے پرستاروں کیلیے هدایت و سعادت کي ایک مشعل روشن هو جاتي ہے ' جو همیشه انکے ساتهه رهتي ہے ' اور جهاں جائیں انکے ساتهه ساتهه حرکت کرتي ہے - نه تو کبهي انپر تاریکي چها سکتي ہے ' اور نه انکے لیے ٹهوکر اور گمراهي ہے -

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ١٧ ملاحظه هو]

باب الصحة و تدبير المنزل

خطـــرنــاک مکهـــي !

ان الله لا يستحي ان يضرب مثلا ما بعوضة (۲ : ۲۴)

حال میں مکھیوں کے متعلق ڈاکٹر اڈورڈ راس کی تحقیقات نے علمی و طبی حلقوں کو اس موضوع پر خاص توجہ دلائی ہے - ڈاکٹر موصوف مشہور سر رونا لڈ راس کے بھائی ہیں اور علم الجراثیم (بکٹریالوجی) کے مسایل کی تکمیل و تحقیق سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں -

ایک مختصر سا مضمون انکا "گریفک" میں نکلا ہے جسمیں عام پبلک کی واقفیت کیلیے سرسری طور پر اپنی تحقیقات کی طرف اشارہ کیا ہے - ہم اسکا خلاصہ مع ایک دلچسپ تصویر کے شائع کرتے ہیں - (الهـــلال)

(تندرستی کا جہاد)

سائنس کے تجارب سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ گھر کی معمولی مکھیاں سخت خطرناک چیزیں ہیں - یہی ہوائی سیاح ہیں جو ایک شخص کی بیماری دوسرے تک لیجاتی ہیں ' اور اسلیے اسقدر حقیر نہیں ہیں جسقدر کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے - ہر گھر کیلیے جسمیں صحت اور تندرستی کی قیمت محسوس کی جاتی ہو' ضروری ہے کہ انکی تعداد کم کرنے کیلیے ایک سخت جہاد شروع کردے ' تاکہ وہ بیماریاں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہیں ' کم ہوجائیں اور کچھہ دنوں کے بعد بالکل معدوم -

(ہلاک کرنے کی کوشش)

ایک طریقہ ان بیماری پھیلانے والی مکھیوں کے کم کرنے کا یہ ہے کہ انھیں ہلاک کردیا جاے ' اور اسی لیے " مکھی مار" کاغذ کا استعمال بہت سے مقامات میں ' خاصکر امریکہ کے شہروں میں شروع ہوگیا ہے - لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چنداں مفید نہیں - اسطرح کے وسائل سے مکھیاں اتنی تعداد میں ہلاک نہیں ہوسکتیں ' جس سے انکی مہیب تعداد میں کوئی بڑی کمی واقع ہوسکے - گھراؤ مکھیوں کے بچے گرمی کے موسم میں بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوجاتے ہیں ' اور انکی ہلاکت اور پیدایش کا مقابلہ کرنے سے پیدائش کی تعداد ہر حال میں زیادہ ہی رہتی ہے -

پس دراصل مارنے کی کوشش کی جگہ اس بات کی سعی کرنی چاہیے کہ کسی طرح انکی پیدایش کو کم کیا جاے - کسی بیماری کے علاج سے پیشتر اس بیماری کے نہ ہونیکی تدبیر ہی کیوں نہ کی جاے؟ سب سے بہتر طریقہ اس کا یہ ہے کہ صفائی کا بہت زیادہ لحاظ رکھا جاے - صفائی سے یہ فائدہ ہوگا کہ کیڑے آپ ہی آپ دور ہو جائینگے اور بیماریاں جو انکے ساتھہ آتی ہیں بالکل غائب ہوجائینگی - یہ طریقہ پناما اور نہر سویس کے کنارے مچھروں کے دفعیہ کے لیے برتا گیا ' اور نہایت کامیاب ثابت ہوا -

(موطن و مولد)

گھراؤ مکھیاں میلی اور گندی جگھوں میں انڈے دیتی ہیں - موسم گرما میں ایک مادہ مکھی قریب ڈیڑھہ سو انڈے سڑے ہوئے پتوں یا مکان کے کوڑے کرکٹ یا غلیظ راستوں میں دیتی ہے - ان انڈوں سے کچھہ دنوں کے بعد بے شمار چھوٹے چھوٹے کرم پیدا ہوجاتے ہیں - پانچ دن گذرنے کے بعد انکی شکل چنے کے مانند گول ہوجاتی ہے - دسویں دن دو پاؤں اور جھہ پر مکمل طور پر نکل آتے ہیں - اسی کا نام مکھی ہے -

نیلے پیٹ والے مکھی بھی اسی طرح انڈے دیتی ہے - مگر فرق صرف اسقدر ہے کہ وہ زیادہ تر سڑے ہوئے گوشت میں انڈا دیتی ہے -

(جراثیم)

گھراؤ مکھی اور چھوٹی مکھی اپنے پاؤںکو مریض مقامات میں آلودہ کرکے بیماری کے کیڑے اپنے ساتھہ لے لیتی ہے اور غذا کی تلاش میں اڑتی ہے - بیماری کے کیڑے بکثرت اسکے پاؤں میں لپٹے ہوتے ہیں ' اور اسکی ڈنک بھی مہلک جراثیم کی ایک پوری آبادی ہوتی ہے - پھر وہ دودھہ کے جگ میں ' چاے کی پیالی میں ' روٹی کے ٹکڑے پر اور ہر طرح کی غذاؤں اور انسانی جسم و اعضا پر آکر بیٹھتی ہے اور بغیر قصد کے صدھا مہلک کیڑوں کو پھیلا دیتی ہے جو فوراً اپنا کام شروع کردیتے ہیں - بعض مکھیاں کیڑے کو نگل لیتی ہیں - وہ اس کے اندر جاکر اور بڑھتے ہیں اور اسکے بعد جب مکھی بیٹھتی ہے تو وہی کیڑے نکل کر جمع ہو جاتے ہیں !

(ان الله يحب المتطهرين)

ہم لوگ تھوڑی سی توجہ بھی باقاعدگی کے ساتھہ اس طرف کریں ' تو بربادیوں کی اس بہت بڑی فوج سے نجات پاسکتے ہیں - ہم لوگوں کو چاہیے کہ اپنے رہنے کے تمام مقامات کو ہر طرحکی کثافت اور میلے پن سے پاک کردیں - اگر ہم نے ایسا کردیا تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ اپنے دشمنوں کو بیخ و بنیاد سے نیست و نابود کردیا - کیونکہ اصلی سوال پیدایش کا ہے ' اور مکھی صرف کثافت اور غلاظت ہی میں انڈے دیتی ہے - ہر گرد آلود اور میلی جگہ کم سے کم ہفتہ میں ایک بار ضرور ہی صاف کر دینی چاہیے -

حال میں اخبارات نے مکھیونکے خلاف اعلان جنگ کیا ہے - نیز حفظان صحت کے محکموں کے ڈاکٹر ان کے دور کرنے کی تدابیر محنت کے ساتھہ ڈھونڈ رہے ہیں - لیکن جب تک لوگوں کو خود صفائی کی طرف توجہ نہوگی ' یہ کوششیں کچھہ مفید نہیں ہو سکتیں -

یہ کہکر پرروفیسر نے اپنی قمیص اتاری اور اپنا بازو مجھے دکھلایا جسمیں زخم کی وجہ سے ابھی تک سرخی اور گہرا داغ موجود تھا -

اسی سلسلہ میں انہوں نے اپنے دوست پرروفیسر بیکرل (Pro. Becquerel) کا تجربہ بیان کیا کہ وہ لندن کے سفر میں اپنے تجارب دکھلا نے کے لیے ریڈیم کی ایک نلکی اپنی واسکٹ کی جیب میں رکھکے لیگئے - اثناے سفر میں تو انہیں کچھہ تکلیف نہیں ہوئی - لیکن دو ہفتہ کے بعد پرروفیسر نے دیکھا کہ جیب کے نیچے کی جلد سرخ ہوگئی ہے اور جھڑ رہی ہے - آخر کار اس جگہہ ایک گہرا اور تکلیف دہ زخم ہوگیا جو کئی ہفتہ تک اچھا نہ ہوا - ریڈیم کے ان زخموں میں یہ ایک عجیب خاصیت پائی جاتی ہے کہ شعاعوں کے اثر کرنے کے بعد وہ ایک عرصہ تک بالکل نظر نہیں آتے !

مسٹر مونٹ نے ایم - کورے سے دریافت کیا کہ کیا اسوقت بھی ریڈیم حرارت اور روشنی پیدا کرتا ہے ؟

ایم - کوری — بے شک ' روشنی اور حرارت دونوں پیدا کرتا ہے - روشنی کے تجربہ کے لیے میں تمھیں ایک تاریک کوٹھری میں لیجاؤنگا اور وہاں اسکی روشنی دکھاؤنگا - حرارت کے متعلق جو دریافت کرنا چاھتے ہو تو تھرمامیٹر کے ذریعہ تم معلوم کر سکوگے کہ بہ نسبت اطراف کی ہوا کے ریڈیم کی نلکی ڈیرہ درجہ زیادہ گرم ہے !

مسٹر مونٹ — کیا یہ نلکی ہمیشہ اتنی ہی گرم رہیگی ؟

ایم - کوری — جہانتک مجھے علم ہے یہ ہمیشہ گرم رہیگی - اب میں اس نلکی کو یونہی رکھہ دیتا ہوں اور تم دیکھوگے کہ منجمد ریڈیم خود بخود رقیق ہوتا چلا جائیگا -

مسٹر مونٹ — یہ ہمیشہ رقیق ہوتا رہتا ہے ؟

ایم کوری — میں اپنی تجربہ کے بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہمیشہ ہوتا ہے -

اسکے بعد پرروفیسر ایم - کوری مجھے ایک تاریک حجرہ میں لے گئے ' اور میں نے نلکی سے نہایت صفائی کے ساتھہ روشنی نکلتے دیکھی - یہ روشنی اتنی چمکتی ہوئی تھی کہ ایک مطبوعہ کتاب بآسانی پڑھی جاسکتی تھی - پرروفیسر نے کہا کہ $\frac{1}{10}$ گرام ریڈیم پندرہ مربع انچ سطح زمین کو روشن کردیتا ہے جو پڑھنے کے لیے بالکل کافی ہے - اسی طرح ایک کیلوگرام (۲ ، ۲) پونڈ ریڈیم میں تیس مربع فیٹ رقبہ کا حجرہ روشن ہوجاتا ہے - یہ روشنی اور زیادہ چمکنے لگے اگر سلفائڈ اف زنک کے پردے ریڈیم کے نزدیک رکھے جائیں : لیکن اس قسم کی روشنی کے پیدا کرنے کے لیے بہت صرف ہوتا ہے - کسی آبادی میں اگر ریڈیم کی روشنی کیجاے ' تو وہ آبادی فالج اور دوسری اعصابی امراض میں مبتلا ہو جائیگی - اور اسی وجہ سے آیندہ ایک زمانے تک ریڈیم کی روشنی صرف تجربہ گاہوں کے عجائبات ہی میں رہیگی -

کچھہ دیر تاریک حجرہ میں ٹھیرنے کے بعد ایم - کوری نے ریڈیم کی نلکی دبیز کاغذ میں لپیٹ کر مسٹر مونٹ کے ہاتھہ میں دیدی اور کہا کہ آنکھیں بند کر کے اس نلکی کو اپنی پلکوں پر رکھو اور زور سے دباؤ - مسٹر مونٹ نے انکے کہنے پر عمل کیا اور انکو آنکھہ کے بیرونی حصے میں وسیع روشنی کا اثر محسوس ہونے لگا - ایم - کوری نے انکو یقین دلایا کہ یہ روشنی آنکھہ کے بیرونی جانب نہیں بلکہ اندرونی حصہ میں ہے - پرروفیسر نے مسٹر مونٹ کو ہدایت کی کہ ریڈیم کی نلکی کو زیادہ عرصہ تک پلکوں پر نرکھیں ' کیونکہ اوسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ یا تو بصارت کو سخت صدمہ پہنچیگا یا بصارت بالکل جاتی رہیگی - دوسرا تجربہ ریڈیم کو پیشانی پر رکھکر کیا گیا - اس مقام پر بھی باوجود آنکھیں بند ہونیکی مدھم روشنی کا اثر نظر آنے لگا - شعاعوں نے سر کی ہڈیوں میں سے نفوذ کرکے آنکھہ کے ڈھیلے پر اپنا اثر ڈالاتھا -

ریڈیم کی شعاعیں ابتک امراض چشم میں استعمال کی گئی ہیں ' اور موتیا بن کی تشخیص کا نہایت عمدہ ذریعہ ثابت ہوئی ہیں ' ان سے معلوم ہوجاتا ہے کہ رٹینا (Retina) بے نقص ہے یا نہیں ' اور عمل جراحی کہاں تک کامیاب ہو گا ؟

موتیا بن کی وجہ سے اگر کسی شخص کی بصارت جاتی رہی ہے اور وہ ریڈیم کی روشنی میں دیکھہ سکتا ہے ' تو اسکی بصارت واپس ہوسکتی ہے - اگر ریڈیم کی روشنی میں بھی نہیں دیکھہ سکتا تو بصارت کی واپسی کی امید نہیں -

ابتک زمین سے بہت کم ریڈیم نکلا ہے ' اور ایم - کوری کو زمین کے اندر زیادہ مقدار میں ریڈیم موجود ہونیکے متعلق شک ہے - انکا بیان ہے کہ قرب و جوار کی کانوں میں ریڈیم اتنی کم مقدار میں پایا جاتا ہے کہ کئی سو مربع گز چٹانوں میں کہیں کہیں اوسکے آثار پاے جاتے ہیں -

کان سے ریڈیم نکالنے کی اجرت بھی اسکے نکالے جانے میں مانع ہے -

الهـــلال :

ریڈیم کے متعلق الهلال کی دوسری جلد میں ایک مفصل مضمون نکل چکا ہے ' جسمیں بتلایا ہے کہ کیونکر ڈاکٹر ایم کوری اپنے انکشافات میں کامیاب ہوا ؟ قارئین کرام اسپر بھی ایک نظر ڈال لیں -

عالم اسلامی

جدید عثماني کارخانه هاے صناعي

جده میں آب شور کو شیریں بنانے کا کارخانه

جده سے سرزمین حجاز کي سرحد شروع هرتي هے ' جهاں آب شیریں همیشه سے ناپید هے - مکۂ معظمه اور مدینه منوره (زاد الله شرنهما) میں چند کنووں اور نهر زبیده کے سوا اور کوئي منبع آب نهیں - جده اگرچه ساحلی مقام هے لیکن سمندر کا نمکین پاني پینے کے کام میں نهیں آسکتا -

دولۃ عثمانیه نے سرزمین حجاز کي ترقي و اقتصاد پر از سرے نو توجه شروع کردي هے - اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے سمندر کے پاني کو میٹھا پانی بنا نے کا دخانی کارخانه هے جو نهایت وسیع پیمانه پر قائم هوا هے - اور اب بغیر صرف و مشقت کے صدها گیلن میٹھا پانی هر شخص حاصل کر لے سکتا هے -

یه تینوں تصویریں اسی کارخانے کي هیں - پهلي تصویر کارخانے کے ایک خاص حصه کو نمایاں کرتي هے' جهاں پاني لینے والوں کا مجمع هے - دوسري تصویر کارخانے کے آلات اور مشینري کا نمونه دکھلاتي هے' جهاں سمندر کے پانی سے نمک نکال لیا جاتا هے' اور چند لمحوں کے اندر پاني میٹھا هوجاتا هے

تیسري تصویر صناعي آب شیریں کا مرکزي حوض هے جهاں هر وقت پانی موجود رهتا هے' اور اهل شهر میں تقسیم هوتا هے -

[بقیه مقالات صفحه ١٦]

پس اس آیۃ میں " اصحاب النار " کي نسبت جو یه کها هے که انکے چهروں پر تاریکي چها جائیگي ' تو یه ٹهیک ٹهیک " اصحاب الجنۃ " کي اس حالت کے مقابلے میں هے جو پچھلي آیتوں میں بیان کي گئي هے : نورهم یسعي بین ایدیهم و بایمانهم !

آیۃ متذکره متن کے متعلق ایک اور نکته بهي قابل درس و فهم هے جسپر توجه دلاے بغیر نهیں رهسکتا - فرمایا که " للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ " جن لوگوں نے نیکي اور بھلائي کے کام کیے ' انهیں ویسا هي نیک اجر بهي ملیگا - نیز اس سے بهي کچھه زیاده یعني جسقدر عمده کام کیے هیں انکے مطابق تو نتائج حاصل هي هونگے ' لیکن اسکے علاوه بطور لطف و مرحمت کے بهي بهت کچھه عطا کیا جائیگا -

اس آیۃ کریمه میں نیکي کے بدلے نیکی کی مقدار سے کهیں زیاده معاوضه ملنے کي بشارت دي هے' لیکن دوسري آیت میں جب برائي اور بد عملي کا ذکر کیا هے تو وهاں صرف اسیقدر هے : " والذین کسبوا السیئات جزاء سیئۃ مثلها - جن لوگوں نے برائي حاصل کي تو جیسي برائي کي ' ویسا هي اسکا بدله بهي پائینگے -

یهاں " زیادۃ " نهیں کها بلکه " مثلها " کا لفظ کها - جس سے ثابت هوا که نیکي کا بدله نیکي کے مقدار سے زیادۃ ملیگا ' پر بدي کیلیے اتني هي سزا هوگي جتني که بدي کي گئي هے - اسي قسم کي هوگي جس قسم کي وه بدي تهي -

الله کي عدالۃ حقه کا بهي اصول لطف و مرحمت هے - وه نیکي کے معاوضه میں فیاض و رحیم هے لیکن بدي کي سزا دینے میں صرف عادل - اگر ثواب کي طرح عذاب میں بهي یه " زیادتي " کا اصول عمل میں آتا ' تو نهیں معلوم اس معصیت سراے عالم کا کیا حال هوتا ؟ شاید ایک هستي بهي زمین پر باقی نه رهتي - کمال قال سبحانه :

ولو یواخذ الله الناس بظلمهم ما ترک علیها من دابۃ ولکن یوخرهم الی اجل مسمی (١٦ : ٦٣)	اور اگر الله انسانوں کو انکے ظلم و گناه پر پورا پورا پکڑتا اور سزا دیتا تو زمین پر ایک حیوان بهي باقي نه رهتا اور اپني بد اعمالیوں کي پاداش میں سب کے سب برباد و هلاک هوجاتے - لیکن
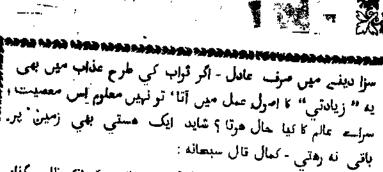
وه عفو و درگذر سے کام لیتا هے اور انکے معاملے کو چھوڑ دیتا هے - یهاں تک که انکے کاموں کے قدرتي نتائج کے ظهور کا وقت آجاے اور وهي سزا انکے لیے بس کرتي هے !

قران حکیم میں دوسري جگه اسے کهول کر بالکل واضح کر دیا هے :

من جاء بالحسنۃ فله عشر امثالها ' و من جاء بالسیئۃ فلا یجزي الا مثلها - (٦ : ١٦٠)	جو شخص نیکي اور بھلائي کے ساتھه همارے سامنے آئیگا تو اسکا بدله دس گنا زیاده ملیگا - اور جو بدي لیکر آئیگا تو اسکے لیے کچھه زیادتي نهوگي' بلکه

ٹهیک ٹهیک اتني هي سزا پائیگا جتني که اس نے بدي کی هے !

اسي طرح سورۂ نمل اور سورۂ قصص میں کها : من جاء بالحسنۃ فله خیر منها (٢٧ : ٨٩ و ٢٨ : ٨٤)

کاش " البصائر " نکلتا اور مباحث کلام الله کیلیے کافی میدان بحث و نظر هاتهه آتا - اسطرح ضمناً نه توجهی بهرکر لکها جاسکتا هے ' اور نه کوئي مرتب اور منظم سلسله شروع هوسکتا هے -

هم لوگوں میں سے هر شخص مکهي کے مقابلے میں حصه لے سکتا هے - کیونکه هم سے هر شخص خواه وه کتنا هي غریب هو' اپنے گهروں کو مکهیوں سے پاک رکهه سکتا هے - هفتے میں ایک بار صبح کے وقت اپنے گهر کو اچهي طرح دیکهه لو که صفائی اور چیزوں کي ترتیب کا کیا حال هے ؟ سب سے پہلے باورچي خانے سے معائنه شروع کیا جاے - برتن رکهنے کي جگهوں کو دیکهیں' موري خانه کهلوائیں' جنس اور اشیا کے ظروف کا تجسس کریں - تفتیش اس بات کي هوني چاهیے که هر گوشه صاف هے یا نہیں ؟ اسکے بعد خصوصیت کے ساتهه گهر کے ان تمام موقعوں کو بذات خاص دیکهنا چاهیے جو کوڑا کرکٹ پهینکنے اور کثافت جمع هونے کي جگهیں هیں - هماري زندگي کي سلامتي کا رشته گهر کے انهیں ادنے اور حقیر گوشوں کے هاتهه میں هے - اگر انکو جلد جلد صاف کرنے کا انتظام کرلیا گیا تو پهر اس معرکے میں فتح هي فتح هے - چاء کي پتیاں اور بچا هوا کهانا پهینک دینا مکهیوں کو انڈۓ دینے کیلیے بلانا هے - اسکي بڑي احتیاط رکهني چاهیے -

(غطـــو الاناء !)

ایک بہت بڑا اصولي نکته یه هے که کهانے کي هر چیز هر حال میں ڈهانپ کے اور بند کرکے رکهني چاهیے - انهیں کهلا چهوڑ دینا هي اسکا سبب هوتا هے که مکهي آکر بیٹهے اور اپنے پانوں کے لپٹے هوے قاتل کیڑوں کو ڈالدے !

(زندگي کا مسئله)

صفائي کا مسئله زندگی کا مسئله هے' اور اس شخص سے بڑهکر کوئي احمق نہیں جو اپني زندگی نوکروں کے اعتماد پر چهوڑ دے -

جنگي جهازوں کا قاعده هے که هر اتوار کي صبح کو کپتان اور دیگر افسر جهاز کے گوشے گوشے کو صفائي کیلیے دیکهتے هیں - هم لوگوں کو بهي چاهیے که اپنے گهر کے کپتان بن جائیں' اور اسي طرح هفته میں چند گهنٹے زندگي اور صحت کیلیے صرف کریں -

یه بهي ضروري هے که هم اپنے همسایونکو مکهیوں کي خطرناک حالت سے اچهي طرح مطلع کردیں اور ان سے التجا کریں که وه بهی همارے مقابلے میں شریک هوں - اسطرح ایک مجموعی طاقت مکهیوں کے دفعیه میں سرگرم جهاد هوني چاهیے - بچوں کو بهي اسکے متعلق ابتدا سے تعلیم دینا نہایت ضروري هے' اور ان صدها تعلیموں سے یقیناً مقدم جو اسکولوں کے اندر دي جاتي هیں -

اگر هم لوگ اپنے گهر کو پاک و صاف رکهیں تو همارے بچوں کی صحت اچهي رهیگي' گرمي میں جو بیماریاں بکثرت هوتی هیں بالکل نه هونگي' ٹائیفوڈ کم هوجائیگا' ڈاکٹر کا بل بهي کم آیا کریگا' گهر کا هر فرد چین اور سکهه کی زندگی بسر کریگا - خدا اور اسکے بندے' دونوں کی خدمت صرف تندرست آدمی هي کرسکتا هے - پس آؤ' هملوگ اسي کے مطابق عمل کریں !

(مـــلاحظـــات)

آج جبکه علوم کي انتهائي ترقیات و کشفیات سے یه نتیجه اخذ کیا گیا هے که مکهیوں سے غذا کو بچانا چاهیے' اور سخت تاکید کي جا رهي هے که غذا کو ڈهانپ کر رکها کرو' تو ان احادیث نبویه کو بهي یاد کرلینا چاهیے جن میں نہایت اصرار سے تاکید کي گئي هے که کوئي چیز کهانے کي کهلي نه رکهو -

اس قسم کي احادیث بکثرت وارد هیں' اور عموماً کتب حدیث کے ابواب" اطعمه و آداب اکل و شرب" میں درج کي گئي هیں -

بعض کتابوں میں " تغطیة الاواني " کا مستقل باب رکها گیا هے اور اسکے تحت میں اس قسم کي تمام حدیثیں جمع کردي هیں - ان سب پر نظر ڈالنے کیلیے بہترین کتاب جمع الجوامع هے - امام غزالي نے بهي احیاء میں ذکر کیا هے - هم صرف بخاري و مسلم کي ایک متفق علیه حدیث یہاں نقل کردیتے هیں :

جاء رجـل من الانصار باناء	آنحضرت (صلعم) کی خدمت میں
من لبن الی النبي صلی	ایک شخص برتن میں دوده لایا -
الله علیه و سلم - فقـــال	آپنے دیکهکر فرمایا که تونے اسے ڈهانکا
الا خمـــرتـــه و لـــو ان	نہیں - کسي تنکے هي سے سهي -
تعـــرض علیـــه عـــوداً -	لیکن ڈهانک دینا ضروري هے !

اسکے علاوہ متعدد حدیثوں میں " غطو الاناء " (یعنی برتنوں کو ڈهنکا هوا رکهو) بهي آیا هے :

اس سے همارا مقصود اُس مسلک کو اختیار کرنا نہیں هے' جو آجکل کے بعض مصنفین و اهل قلم حضرات کا هر نئي تحقیق کو کسي قدیمي تعلیم سے تطبیق دینے کا هے - اکثر صورتوں میں ایسي کوششیں محض بے معني و لغو هوتي هیں - هم صرف یه دکهلانا چاهتے هیں که احادیث نبویه میں مفید تعلیمات کا بہت بڑا حکیمانه ذخیرہ موجود هے -

(مـــرقـــع)

اس مضمون کے ساتهه ایک تصویر بهي دي گئي هے' جسمیں دکهلایا هے که مکهي کیونکر انڈے دیتي هے اور مہلک کیڑے کس طرح اسکو اپني قاتل سیاحت و نفوذ کا مرکب بناتے هیں ؟ تصویر میں جابجا نمبر دیدیے هیں - یہاں انکي تشریح کردي جاتي هے - تصویر سامنے رکهه لیجیے :

(١) مکهي کے انڈے اپني اصلي مقدار میں -

(٢) مکهي کے بچے انڈوں سے نکل رهے هیں -

(٣) مکهي کے بچے -

(٤) انڈے اصلي حالت سے بہت بڑا کرکے دکهلاے هیں -

(٥) مکهی کے پانوں جن میں بیماري کے خورد بیني کیڑے (میکروب) لپٹ جاتے هیں - دونوں جانب پروںکے نیچے اُسکی ٹانگیں دکهائي دیتي هیں - ٹانگونکے سروں پر × کا نشان بنا دیا هے - اسي طرح سامنے کي چار ٹانگوں کے سروں پر بهي یهي نشان هے - نیز منه کے سامنے بهی نشان دیا هے - یه تمام مقامات خورد بیني کیڑوں کے جمع هونے کے هیں -

(٦) یه بیماري کے خورد بیني کیڑوں کي صورت هے - انکے اصلي جسم کو کئي سو مرتبه بڑا کرکے دکهلایا هے -

(٧) مکهي کي زبان - اصل سے بدرجها بڑي کرکے دکهلائي هے -

(٨) مکهي کي زبان کا وه حصه جو خورد بیني کیڑوں کو جمع کرتا هے -

(٩) خورد بیني کیڑے لپٹے هوے هیں -

(١٠) مکهي کا پانوں - اصل سے بدرجها بڑا کرکے دکهلایا هے

کیسا سمجھتا هوں اور وہ کونسي بعض خوبیاں هیں جو مجھے نظر آتی هیں ؟ مختصراً عرض کرونگا - یہ ایک نہایت ضروری مبحث ہے - ضرورت تھي کہ اسپر تفصیلي نظر ڈالی جاتي اور مشرح کہاجاتا - مگر با وجود اختصار ملحوظ رکھنے کے تحریر طویل هولی جاتي ہے' اور یہ بھی چاهتا هوں کہ جلد سے جلد وہ شائع هوجاے - پس مختصر اشارات عرض کرونگا -

اسلام اور اسلامیونکو خداے کریم و رحیم نے منجملہ بیشمار نعمات عطاے دیني و دنیوي کے ایک نعمت غیر مترقبہ قران کریم عطا فرمائی ہے جو همارے تمام امراض روحاني و جسماني کي ایک هي دوا و علاج ہے' اور هماري روزانہ زندگی کا ایک هي قابل تعظیم دستورالعمل ہے - هماري هر ضرورت خواہ وہ دیني هو خواہ دنیوی' اُسي کے زیر حکم هوني چاهیئے -

مگر صد حسرت و افســوس هماری غفلتوں اور گمراهیوں پر! اس زریں و متبرک اصول کو جب سے هم فراموش کر بیٹھے هیں' کونسي تباهي ہے جو نازل نہیں هولي' اور کونسا حادثہ ہے جو همپر نہیں گذرا ؟ فن طبابت میں تشخیص مرض دشوار ہے اور جب مرض کی تشخیص صحیح هوجاے تو پھر ازالۂ سبب مرض مشکل نہیں رهجا تا - الهلال کي پہلی اور قابل تعظیم خصوصیت یہي ہے کہ اُسنے سب سے اول سبب اصلي کي تشخیص کی - اور بلا شبہ الهـلال هي وہ مصلح اعظم و اول ہے جسنے اخباری اجسام میں قران کریم کي روح پھونکدی اور گم کشتگان بادیۂ ضلالت کو صراط مستقیم بتا دی - یعنی مدتوں کي سوئی هولي قوتونکو چند ماہ کے اندر بیدار کردیا ' اور یہي اُسکا وہ مسلک محبوب ہے جسپر همیں هزار جان سے نثار هونا چاهیے -

دوسری خصوصیت اُسکي امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا وعظ ہے - یعنی وہ برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کي تعلیم و تلقین کرتا ہے - یہي وہ تعلیم ہے جو همارا لباس کار هو تو تمام روگ دور هو جائیں -

تیسری خصوصیت اُسکي راہ حق و صداقت میں مجاهدہ و بے نظیر استقلال و ثبات ہے - میں بلا خوف تردد کہہ سکتا هوں کہ اگر اس عصیاں آباد هند میں ایک متنفس بھی اُسکے مطابق آواز بلند کرنیوالا باقی نہ رہے ' اور تمام دنیا کي حاکم و قاهر قوتیں اُسکي دشمن هو جائیں' پھر بھی اُسکے پاے ثبات و استقلال کو فضل الہی سے جنبش نہوگي : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء !

ان تین عظیم و جلیل خصوصیتوں کے بعد بیشمار خصوصیات اور بھی هیں جو هر هفتہ نئے نئے انداز و کرسمونکے ساتھ جلوہ آرا هوتی هیں -

پھر اُنکا طرز نو و جدید ' اُسکی رزم و بزم ' اُسکی متانت و ظرافت ' اُسکی انشاپردازی و بلاغت ' همدردي انام ' خدمات اسلام ' واقفیت عامہ ' تبحر علمي ' علوم و فنون ' بصائر و حکم ' با قاعدہ و منظم اشاعت' تقسیم ابواب و فصول ' تسمیہ عناوین وغیرہ وغیرہ بے شمار خصائص هیں کہ هر صفت کو تمام مطبوعات میں عدیم النظیر و بیمثال پا تا هوں -

اگر مفصل لکھا جاے تو الهلال کي هر هر خوبي بجاے خود ایک مبحث ہے - مختصر یہ کہ وہ امۂ مرحومہ کیلیے چودھویں صدی کی ایک قابل صد فخر و ناز نعمت ہے - اُسکي خوبیاں اور فضایل گنانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ جنھوں نے ابتک نہ دیکھا هو دیکھیں' اور پڑھیں' سوچیں' اور سمجھیں -

الهلال کے قیام کے مسئلہ کا اختیار آپکو نہیں' مشتاقان و شیفتگان هلال کو ہے - اگر وہ مالي دقتوںسے بند کیا جاتا هو تو جان نثاران هلال کو ایثار مال سے نہ روکیے - ایک طرف تو آپ کي غیور طبیعت کی یہ سختی کہ قبول خدمات سے انکار شدید' اور دوسري طرف اُسکے بند کردینے کي تنبیہ و تہدید !

هم بھی منہہ میں زبان رکھتے هیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے ؟

خریدار نمبر ٤٠٧٣

خصـــایـص مقدسه الهـــلال

طرز دگراں و داع کردی ! * طرز دگر اختـراع کـردي !

آپ جیسے بلند نظراور مستقل خیال بزرگ کیخدمت میں دفعة کچهه عرض کرنیکي جرات کرنا شاید نتیجه خیز نہیں هوسکتا - جب سے که صدا بصحرا کے عنوان سے الہلال میں مضمون شایع هوا ہے ' میں مضطرب رها هوں اور سخت متفکر - چاهتا رها که کچهه عرض کروں' مگر مانع گذارش یه فکر رهي که عرض کروں تو کیا عرض کروں ؟ ابتک جسقدر مکاتیب اس بارے میں شیفتگان و دلدادگان هلال کے شائع هوچکے هیں ' اُنمیں صاحبان همت و حیثیت کیا کیا کچهه نه کرچکے ' اوراب کیا باقي رهگیا ہے جسکے عرض کرنے کے لیے میں اپنے قلب کو مضطر پاتا هوں ؟

هلال کا هر نمبر جب نظر افروز چشم نظارہ گیاں هوتا ہے تو اپنے ساتهه کچهه جملے ' کچهه الفاظ ایسے بهي رکهتا ہے جسکے خیال سے قلب کا کچهه عجیب حال هوجاتا ہے - خصوصاً نمبر ۲۱ دیکهنے کے بعد عرض حال کیلیے مجبور هوگیا هوں -

میں ایک نہایت ناچیز حیثیت رکهتا هوں - الحمد لله که خداے کریم نے جمع مال کی فکر سے مجهے آزاد رکها ہے - الهلال عرصه سے بالالتزام دیکهتا هوں' مگر کسي خریدار سے مانگ کر- الهلال کے پہونچنے کا دن جب آتا ہے تو خریدار صاحب کے مکان پر جاتاهوں اور اکثر ایسا هوتا ہے که یا تو وہ نہیں ملتے یا پرچه نہیں ملتا ہے - ادهر شوق و اشتیاق کا یه تقاضا ' اودهر بے بضاعتي کا یه حال که میں بقیمت اُسے خرید نہیں سکتا ! بالاخر جنوري سنه ۱۴ع سے ادارۂ الهلال نے مجهے اطلاع دي که تمهارا چنده وصول هوگیا - آینده پرچه پہونچے گا -- اب خریداران الهلال کي آستاں بوسي موقوف هوئي اور ڈاکخانه کي حاضري مقرر هوگئي :

خود هي چلکر نه بلا لائیں گر آنے میں ہے دیرا

پرچه پہونچنے میں جب کبهی ایک روزکي دیر هوجاتي ہے تو عرض نہیں کیا جا سکتا که وہ انتظار کسدرجه شدید هوتا ہے ؟ اور اگر دو پرچے ایک ساتهه آنے کا حال معلوم هو تو دوسرا هفته بڑي هي دقت سے ختم هوتا ہے -

پس جس محبوب و مطلوب کي تلاش میں کوچه گردي کرني پڑتي هو' جس حسن مجسم کا یکروزہ فراق بهي بیتاب کردیتا هو' جس محب رنگیں ادا کي چند روزہ جدائي آنکهونکو انتظار کا روگ لگا دیتي هو - یعني جس شاهد مقصود کي چند لمحوں یا چند دنوں کي مفارقت بهي برهم زن متاع هوش و خرد هو' خدارا ' انداز کیجیے که اُسکے فراق دایمي کا خیال دل و دماغ پر کیا کیا بجلیاں نه گراتا هوگا ؟ پهر یه حالت میري هي نہیں ہے بلکه خریداران الهلال کے بیشتر حصے کا بعینه یهي حال ہے :

هم هوے تم هوے که میر هوے
انہیں زلفونکے سب اسیر هوے

مشاهدات کی بنا پر کہنا پڑتا ہے که الهـــلال ایک هي مقبول انام اور محبوب خواص و عوام پرچه ہے اور لوگ اُسے حرز جاں بنا کر رکهتے هیں - میں نے اُسکا کوئی ورق ناکارہ هوتے نہیں دیکها - کوئي حصه ناقابل حالت میں نہیں پایا - هاں یه اکثر دیکها ہے که شوقین طبع اور نفاست پسند لوگ نہایت خوشنما و بیش قیمت جلد بندي کراکے اپنے کتب خانے میں ایک ممتاز اضافه کیا کرتے هیں - موجودہ عالم اسلامي کی هر چهپنے والي شے میں جو شرف و قبولیت عامه اسکو حاصل ہے ' وہ عدیم النظیر و بدیع المثال کہا جا سکتا ہے - هر بات کي کوئي وجه ضرور هوا کرتي ہے - محبت کسي شے کي بلحاظ اُسکی خوبیونکے هوتی ہے - ارباب بصیرت و اصحاب قابلیت کا فرض تها که الهـلال کو نقد نظر سے دیکهتے تاکه بدفعة واحدة اُسکے خصایص و فضایل سامنے آجاتے ' اور اُسکی وہ خوبیاں جو اُسے وحید الوجود و عدیم المثال بناے هوے هیں' عام هوجاتیں - میں الهلال کو اپني ناچیز اور ناقص خیال میں

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چراپ ' مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی سستی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

دورے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - غرضکہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ہیڈ ڈپو

ایم - ایس - عبد الغنی کمپنی - ۲۲ و ۷۳ کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

" هر فــرمايش مــيں الهــلال كا حوالہ دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹريز آف دي كورٹ آف لندن

يہ مشہور ناول جو كہ سولہ جلدونميں هے ابهي , چهپ کے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيہ اور اب دس ۱۰ روپيہ ، كپڑے كي جلد هے جسميں سنهري حروف كي كتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلديں دس روپيہ ميں وي - پي - اور ايک روپيہ ۱۲ آنہ محصول ڈاک -

امپيريل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ، يہ دوا دل دماغي شكايتونكو دفع كرتي هے - پژمردہ دلونكو تازہ كرتي هے - يہ ايک نہايت موثر ٹانک هے جوكہ ايكساں مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے اعضاء رئيسہ كو قوت پہونچتي هے - هسٹريہ وغيرہ كو بهي مفيد هے چاليس گوليوں كي بكس كي قيمت دو روپيہ -

زينو ٹون

اس دوا کے بيروني استعمال سے ضعف باہ ايک بار كي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال كرتے هي آپ فائدہ محسوس كرينگے قيمت ايک روپيہ آٹهہ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رہا -

يہ دوا آب نزول اور فيل پا وغيرہ کے واسطے نہايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايک ماہ کے استعمال سے يہ امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيہ اور دس دنكے دوا كي قيمت چار روپيہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هر قسم كا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگي والہ جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغيرہ وغيرہ دفع هوتي - هے اور وہ ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كہ كبهي ايسا گمان تک بهي نہيں هوتا كہ وہ كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ايک بولنے والي جڑي

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں كي وجہ سے مايوس هوگئے هوں تو اس جڑي كو استعمال كرکے دوبارہ زندگي حاصل كريں - يہ جڑي مثل جادو کے اثر دكهاتي هے - بيس برس سے يہ جڑي مندرجہ ذيل مرضوں كو دفع كرنے ميں طلسمي اثر دكها رهي هے -

ضعف معدہ ' گراني شكم ' ضعف باہ تكليف کے ساتهہ ماهوار جاري هونا - هر قسم كا ضعف خواہ اعصابي هو يا دماغي ' آب نزول وغيرہ -

جڑي كو صرف كمر ميں باندهي جاتي هے - قيمت ايک روپيہ ۸ آنہ

ايس - سي - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چيتپور روڈ - كلكتہ

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس کے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دوبارہ پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نہيں هوتي - مايوسي مبدل بخوشي كر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغير كسي قسم كي جلد پر داغ آنے کے تمام روئيں اڑجاتي هيں - قيمت في بكس آٹهہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گهوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنكاري فلوٹ

تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم

سنگل ريڈ C سے C تک يا F سے F تک

قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيہ

ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيہ

اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يہاں موجود هے -

هر فرمايش کے ساتهہ ۵ روپيہ بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امـراض مسـتـورات

کے ليے ڈاكٹر سيام صاحب كا اوبهرائين

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - كا خلاصہ نہ آنا - بلكہ اسوقت درد كا پيدا هونا - اور اسكے دير يا هونيسے تشنج كا پيدا هونا - اولاد كا نهونا غرض كل شكايات جو اندروني مستورات كو هوتے هيں - مايوس شدہ لوگونكو خوشخبري ديجاتي هے كہ مندرجہ ذيل مستند معالجوںكي تصديق كردہ دوا كو استعمال كريں اور ثمرہ زندگاني حاصل كريں - يعني ڈاكٹر سيام صاحب كا اوبهرائن استعمال كريں اور كل امراض سے نجات حاصل كرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهر - ڈاكٹر ايم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ كيميكل اكزامنر مدراس فرماتے هيں :- " ميںنے اوبهرائن كو نہايت مفيد اور مناسب پايا امراض مستورات كيليے " -

مس ايف - جي - ويلس - ايل - ايم ايس - آر - سي - پي اينڈ ايس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هيں : " نمونے كي شيشياں اوبهرائن كي اپنے مريض پر استعمال كرايا اور بيحد نفع بخش پا " -

مس ايم - جي - ايم - براڈي - ايم - ڈي - (برن) بي - ايس - سي - (لنڈن) سينٹ جان كا اسپتال اركاڈي بمبئي فرماتي هيں :- " اوبهرائن بہت عمدہ اور كامياب دوا هے زنانہ شكايتوں كيليے جسكو كہ ميںنے استعمال كيا هے "

قيمت في بوتل ۲ روپيہ ۸ آنہ - نو بوتل کے خريدار كيليے صرف ۱۶ روپيہ -

پرچہ هدايت مفت درخواست آنے پر روانہ هوتا هے -

Harris & Co
Chemists, Calcutta,

خوش قسمتي اگر انسان حاصل كرنا چاهے تو " راے صاحب " ڈاكٹر سي والس كا سيكسوئيل سائنس نامي زبردست بكار آمد و مفيد رسالہ كا ملاحظہ كرے - جسميں صحت و تندرستي اور تمدن کے بيحد نسخے درج هيں - يہ رسالہ جوان بوڑهے سب كيليے مفيد بلكہ هادي هے - اوسپر لطف يہ كہ بالكل مفت يہانتک کے محصول ڈاک بهي نہيں - جلد درخواست ذيل کے پتہ سے روانہ كرو :-

Swasthasahaya Pharmacy,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

مرض قبض بهي ايک بلاے بے درمان هے اسكي وجہ سے جس جس بڑے امراض كا سامنا هوتا هے خدا كي پناہ - اندروني و جلدي دونوں قسم کے امراض كي جڑ هے - اسكے ليے نہايت جستجو کے بعد يہ دوا طيار هوئي هے - اسكے وجہ سے كوئي مرض كتنا هي پرانا كيوں نهو - حكم دور هوجاتا هے - قيمت في شيشي ۴ روپيہ

(سفيد داغ كا لاجواب علاج)

اسكے استعمال سے شفا حكمي طور پر حاصل هوتي هے - اس مرض ناپاک كيليے يہ اكسير دوا بيحد محنت سے طيار هوتي هے - مايوس جلد دوڑو موقع نادر هے اسے حاصل كرو اور زندگاني اوٹهاؤ - قيمت ۴ روپيہ -

White & Co. 50, Tallygunge,
CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ٦٤٨

قیمت
سالانہ ١٢ روپیہ
ششماہی ٦ روپیہ ١٢ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
٧ - مکلارڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٥ | کلکتہ : چہار شنبہ ٢٧ - شعبان ١٣٣٢ هجري | نمبر ٣

Calcutta : Wednesday, July, 22 1914.

مولانٰي مراش کر فرانسيسي قنصل دنيا کا نقشہ دکھلا رہا ہے
کہ اب کس قدر حصہ اسلام کے زیر اثر باقی رہگیا ہے ؟

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ : ١٨)
" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحـــر الحـــــلال

في

مجلـــدات الهـــــلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(۱) " الهـــلال " تمام عالم اسلامي ميں پهلا هفته وار رساله ہے جو ايک هي وقت ميں دعوة دينية اسلامية کے احياء ' درس قرآن و سنت کي تجديد ' اعتصام بحبل الله المتين و وحدة كلمة امة مرحومه کي تحريک کا لسان الحال ' اور نيز مقالات علميه و فصول ادبيه ' و مضامين و عناوين سياسية و فنيه کا مصور و مرصع مجموعه ہے - اسکے درس قرآن و تفسير و بيان حقائق و معارف كتاب الله الحكيم کا انداز مخصوص محتاج تشريح نهيں - اسکے طرز انشاء و تحرير نے اُردو علم ادب ميں دو سال کے اندر ايک انقلاب عام پيدا کرديا ہے - اسکے طريق استدلال و استشهاد قرآني نے تعليمات الاهيه کي محيط الكل عظمت و جبروت کا جو نمونه پيش کيا ہے ' وہ اسدرجه عجيب و موثر ہے کہ الهلال کے اشد شديد و اعدى عدو مخالفين و منكرين تک اسکي تقليد کرنے کيليے ساعي هيں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هيں - اسکا ايک ايک لفظ ' ايک ايک جمله ' ايک ايک تراكيب ' بلكه عام طريق تعبير و ترتيب و اسلوب و سبع بيان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخيره ميں مجددانه و مجتهدانه ہے -

(۲) قـرآن کريم کي تعليمات اور شريعة الالهيه کے احکام کو جامع دين و دنيا و حاوي سياست و اجتماعية ثابت کرنے ميں اسکا طريق استدلال و بيان اپني خصوصيات کے لحاظ سے کوئي قريبي مثال تمام عالم اسلامي ميں نهيں رکهتا -

(۳) وہ تمام هندوستان ميں پهلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سياسي و غير سياسي معتقدات و اعمال ميں اتباع شريعت کي تلقين کي ' اور سياسي آزادي و حريت کو عين تعليمات دين و مذهب کي بنا پر پيش کيا - يهاں تک کہ دو سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و مصالف سے معتقدانه نکلوا ديا !

(۴) وہ هندوستان ميں پهلا رساله ہے جس نے موجوده عهد کے اعتقادي و عملي الحاد کے دور ميں توفيق الهى سے عمل بالاسلام والقرآن کي دعوت کا از سر نو غلغله بپا کرديا ' اور بلا ادعاء مبالغه کے کها جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار متشككين من مذبذبين ' متفرنجين ' ملحدين ' اور تاركين اعمال و احكام راسخ الاعتقاد مؤمن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبيل الله مخلص هوگئے هيں - بلکه متعدد بڑی بڑی آباديوں اور شهروں ميں جن ميں ايک نئي مذهبي بيداری پيدا هوگئي ہے : و ذالك فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم !

(۵) علي الخصوص حكم مقدس جهاد في سبيل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالى نے اسکے صفحات پر ظاهر کيے ' وہ ايک فصل مخصوص اور موهبت و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدايت ' دلدادگان علم و حكمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهيه و علوم نبويه غرضكه سب کيليے اس سے جامع و اعلى اور بهتر و اجمل مجموعه اور کوئي نهيں - وہ اخبار نهيں ہے جسکي خبريں اور بحثيں پراني هوجاتي هوں - وہ مقالات و فصول عاليه کا ايک ايسا مجموعه ہے ' جن ميں سے هر فصل و باب بجاے خود ايک مستقل تصنيف و تاليف ہے ' اور هر زمانے اور وقت ميں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و كتب کے مفيد هوتا ہے -

(۷) چهه مهينے ميں ايک جلد مکمل هوتي ہے - فهرست مواد و تصاوير به ترتيب حروف تهجي ابتدا ميں لگا دی جاتي ہے : رلايتي کپڑے کي جلد ' اعلى ترين کاغذ ' اور تمام هندوستان ميں سب سے عمده و مزيد چهپائي کے ساتهه بڑي تقطيع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پهلي اور دوسري جلد دوباره چهپ رهي ہے تيسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقي رهگئے هيں تيسری جلد ميں (۹۹) اور چوتهي جلد ميں (۱۲۵) سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں ' اس قسم کي دو چار تصويريں بهي اگر کسي انگريزي کتاب ميں هوتی هيں تو انکي قيمت دس روپيه قرار دی جاتی ہے -

(۹) با اين همه قيمت صرف پانچ روپيه ہے - ايک روپيه جلد کي اجرت ہے -

بهت ممکن ہے کہ الهلال کی قیمت بڑها دی جاے - اگر ایسا هوا تو پهر مکمل جلدوں کی قیمت بهی زیادہ هو جائیگی .

Telegraphic Address-"Alhilal" Calcutta
Telephone No 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly .. Rs 4 12

الہلال

مقصد وحید
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ ـ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ ـــ ۸ ـــ روپیہ
ششماہی ـــ ۴ ـــ ۱۲ ـ آنہ

جلد ۵ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۷ شعبان ۱۳۳۲ هجري | نمبر ۴
Calcutta : Wednesday July, 22. 1914.

مسئلہ قیام الہلال

اس مسئلہ کا اب ایک قطعي اور آخري فیصلہ کرهي دینا چاهیے - تذبذب میرے لیے بهي تکلیف دہ ہے اور احباب کرام کیلیے بهي -

اس وقت تک جسقدر خطوط اور مضامین اس مسئلہ کے متعلق آے هیں اور جن میں سے بہت تهوڑے خطوط شایع کیے جا سکے ' ان سب کا خلاصہ مندرجۂ ذیل تجاویز هیں :

(۱) الہلال هفتہ وار کو بند کردیا جاے اور اسکي جگهہ الہلال ماهوار یا البلاغ ایک ضخیم ترین ماهوار رسالے کي صورت میں شایع هو -

(۲) دو هزار نئے خریداروں کے فراهم هونے کیلیے مدت بڑها دي جاے (اسکي تعمیل کي جا چکي)

(۳) لوگوں سے قیمت کے علاوہ بهي مالي اعانت لي جاے (جزاکم الله تعالی)

(۴) الہلال پریس کو ایک مشترکہ کمپني بنادیا جاے اور دس دس بیس بیس روپیہ کے حصے قرار دیے جائیں - [illegible] الہلال جس قسم کا کام کر رہا ہے [illegible] کي صورت میں ممکن نہیں - [illegible] اور لوگوں کے روپیہ کا بوجهہ [illegible] اپنے تئیں طیار بهي نہیں کرسکتا - آدمي ملینگے نہیں - پس بحالت موجودہ تجویزوں کے جواب کو بهلا دینا هي بہتر ہے !

(۵) الہلال کي قیمت بڑها دي جاے ([illegible] کي راے ہے لیکن غیر مستطیع خریداروں کیلیے بعض نے سستے [illegible] واقفیت مصارف ایک اردو ایڈیشن نکالنے کي راے دیدي هیں حالانکہ محض کاغذ کے اختلاف سے مصارف میں کچهہ کمي نہیں هوسکتي ' اور بعض ایک اعانتي فنڈ کهولنے کي)

(آخري فیصلہ)

میں نے بہت غور کیا اور تمام پہلوؤں پر نظر ڈالي اگر الہلال کو ایسے جاري رکها جاے تو حسب ذیل دفعات ناگزیر هیں :

(۱) زمانہ جانتا ہے کہ باوجود اشد شدید نقصانات کے قیمت بڑهانے کا میں ابتدا سے سخت مخالف رہا هوں - اسي لیے دو هزار نئے خریداروں کي تجویز کي گئی تهي - اسکے لیے احباب کرام نے جو مخلصانہ اور بلا شائبۂ ریا ' مزد خدمات انجام دیں ' انکے لیے نہایت شکرگذار هوں - لیکن تجربہ سے ثابت هوا کہ ایک محدود زمانہ اسکے لیے کافی نہیں ہے - ابتک کل سات یا آٹهہ سو نئے خریدار هوسکے هیں - پس اب في الحقیقت اضافۂ قیمت کے سوا چارہ نہیں رہا - یہي آخري تدبیر ہے - میں اپنے عقیدے میں پہلي منزل طے کرچکا اور دعوة الہلال کا کام پورا هوگیا ہے - پس مجبور نہیں هوں کہ مزید مالي قربانیوں کا اسے مستحق سمجهوں - اگر ایسا نہ هوتا تو میں پورے یقین کے ساتهہ کہتا هوں کہ اسي حالت میں کئي سال تک اور ' کسي نہ کسي طرح الہلال کو جاري رکهتا

بہر حال اب ناگزیر ہے کہ آئندہ سے ۱۲ - روپیہ سالانہ قیمت قرار دي جاے - [illegible] میں بهي الہلال اسقدر ارزاں ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں - اسي کا [illegible] سالانہ قاعدہ سے نکلتا ہے الوجودتہ ماهوار ہے یعني سالانہ قیمت ۱۰ روپیہ علاوہ محصول رکهي گئی ہے - یہ اضافہ عارضي هوگا - یعني صرف اس وقت تک کیلیے جب تک کہ الہلال کي اشاعت کافي هو جاے - اگر اسکي اشاعت مطلوبہ حد تک پہنچ گئی تو پهر بدستور ۸ - روپیہ [illegible] بهي [illegible] قیمت کردي جائیگي -

لیڈي هارڈنگ
جنکي وفات پچهلے هفتے ایک افسوس ناک واقعہ ہے -

(۲) یہ تو [illegible] حل تها مگر اصلي مسئلہ باقي رهگیا ہے - یعني دوسرے [illegible] علی الخصوص " حزب الله " کیلیے فرصت کا [illegible] طرح اب ابهي اس طلب سے باز نہیں آسکتا -

سردست اسکا صرف یہي علاج ہے کہ حتی الامکان ایڈیٹوریل اسٹاف کو وسیع کرنے کي ایک اور کوشش کروں - اور ساتهہ هي احباب کرام سے سال میں ایک ماہ کي فرصت بهي حاصل کروں -

ایک ماہ کي فرصت سے مقصود یہ ہے کہ آیندہ الہلال کا سال اشاعت گیارہ مہینے کا قرار پاے - نومبر میں اسکي جلد ختم

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتي ہے کہ ہندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رہیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن ننٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ۔

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے ۔

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے ۔

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ا پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں ۔

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں ۔

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھ ان چیزونکي قیمت او ر اوصاف سے بہت تشفي ہے ۔

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ہوں ۔

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ہوں - یہ کمپني اِس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررھي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں ۔

چند مستند اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں ۔

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے ۔

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے ۔

اس کمپنی کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے ۔

بونیم سول کورٹ رز سنگالیل ۔

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا ۔

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

دارالعلوم کے مکان میں آگ لگا دینے یا لکھنو سے اپنے وطن و مکان کو چھوڑ کر هجرت کر جاتے' یا ندوہ کو ایک مردہ لاش بناکر گومتي میں غرق کرڈالتے؟ پھر یہ کیا عقل کي تضحیک اور سمجھہ کا تمسخر ہے جو بے تامل کیا جا رہا ہے' اور کسي کو خیال نہیں آتا کہ دنیا کو بھي اتنا هي عقلمند سمجھے جتنا اپنے تئیں سمجھنے کے حسن ظن میں مبتلا ہے؟

کسی کام کے مرجانے کے یہ معني هیں کہ اسکي هستي کا اعتراف مفقود هوجاے' اور زندگي کے معني یہ هیں کہ اسکے وجود کا احساس و اعتراف عام طور پر هونے لگے - تمام باتیں اسي کا نتیجہ هوتي هیں - پس سر انٹوني کے الزام بغاوت کے بعد حالت اس درجہ افسوس ناک تھي کہ ندوہ کا وجود کالعدم هوگیا تھا اور لوگوں نے بھي اُسے اسکي قسمت پر چھوڑ دیا تھا - اسکے بعد مالي حیثیت سے سب سے پہلي اعانت ریاست بھوپال نے کي' اس کے اعلان کے ساتھہ هي لوگوں کو معلوم هوا کہ ندوہ پھر اٹھہ سکتا ہے اور کام کر سکتا ہے - بند ٹوٹا تو سب طرح کے اسباب جمع هوگئے اور مالي حالت رفتہ رفتہ درست هوگئي -

بہر حال یہ بحث فضول ہے - اس سے کوئي فائدہ نہیں - اصلي مسئلہ ندوہ کے حال و مستقبل کا ہے - اگر کچھہ لوگ ایسے هیں جنھوں نے ندوہ کي بڑي بڑي خدمتیں انجام دي هیں تو چشم ما روشن دل ما شاد - لیکن اسکے صرف یہي معني هونے چاهئیں کہ وہ اب بھی اسکے خادم بنیں نہ کہ مالک' اور پرانی باتوں کو بھلا کر اصلاح کیلیے آمادہ هوجائیں -

اصلی ضروري بات جو اس مضمون میں لکھی گئی ہے وہ ریاست بھوپال کے ماهوار عطیہ کے التوا کی شکایت ہے -

اول تو مجھے نہایت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میرے عزیز دوست نے غالباً ناواقفیت کي وجہ سے اس واقعہ کی تعبیر بالکل غلط اور خلاف واقعہ لفظوں میں کي ہے - یعنے " التوا " کو " بندش" اور " روک دینے" سے تعبیر کیا ہے -

حالانکہ یہ بالکل غلط اور صریح اتہام ہے - نہ تو ریاست بھوپال نے " نــــدوہ کا رزق " بند کیا ہے اور نہ عطیہ کو بالکل روکدینا چاها ہے - جو ریاست اس وقت بلا مبالغہ اپنے محاصل کا بڑا حصہ مسلمانوں کي عام خدمت دین و علم میں صرف کررهی هو' اسکے متعلق ایسا خیال کرنا معصیت سے کم نہیں -

البتہ ریاست نے دیکھا کہ ندوۃ العلما کي حالت روز بروز خراب هو رهي ہے - قوم کا ایک بڑا حصہ اصلاح کا طالب ہے - خود ارکان ندوہ کا ایک حصہ برسوں سے اصلاح اصلاح چیخ رها ہے اور کوئي نہیں سنتا' حتی کہ بقول خواجہ غلام صادق خاں بہادر " اصلاح کے طرف سے مایوس هوکر لوگ بیٹھہ رہے هیں" پس اُس نے قانون' اخلاق' اور شریعت کی تعلیمات حقہ کے ٹھیک ٹھیک مطابق' ایک سچي اور راست باز اسلامي ریاست هونے کي حیثیت سے اپني اعانت کو " تا اصلاح " ملتوي کردیا - اور یہ ایک ایسا اعلیٰ و اشرف عمل اسلامي و شرعي ہے' جسکو فی الحقیقت ریاست بھوپال کا سب سے بڑا کارنامہ سمجھنا چاهیے' اور انتہائي جد و جہد کرني چاهیے کہ تمام دیگر ریاستیں اور تمام مسلمان امرا اس اسوۂ حسنہ کی پیروي کریں - نیز تمام قوم بھي اسکی پیروي و تقلید کیلیے اٹھہ کھڑي هو - تاکہ افساد شکست کھاے اور اصلاح کو فتح هو - اور تاکہ اعـانت افساد و تضعیف اصــلاح کي معصیت سے ارباب دول نجات پائیں -

میں علانیہ اعلان کرتا هوں کہ تمام هندوستان میں جس شخص کو ریاست بھوپال کے اس اشرف و اعلیٰ عمل شرعي و اسلامي پر اعتراض هو' وہ بے معنی و ظاهر فریب بیانات کو چھوڑ کر دلیلوں اور احکام و حقائق کی روشني میں آے' اور ثابت کرے کہ کس دلیل شرعي' کس دلیل اخلاقي' کس دلیل قانونی کي بنا پر ریاست بھوپال کا یہ فعل مستحسن نہیں ہے؟ اور کیوں ایک ایسے کام کي اعانت روک نہ دي جاے جسکا درست و صحیح هونا مختلف فیہ هوگیا هو' اور ایک بہت بڑي جماعت مسلمانوں کی (جن میں هر طبقہ کے معتمدین ملت شریک هوں) دلائل و واقعات کي بنا پر اُسے مفسد بتلا رهی هو' اور جسکو ایک خود مختار اور بے قاعدہ جماعت (جو سرے سے ندوہ کي رکن و عضو هي نہ رهي هو) چلا رهي هو' اور پھر سب سے اخر یہ کہ ایک عظیم الشان اجتماع اسلامي کمال صلح و صلاح اور عفو و تسامح کے ساتھہ اُس سے طالب اصلاح هوتا هو مگر وہ اسکي کچھہ پروا نہ کرتي هو؟ ایک مدت' ایک دقیقہ' ایک عشر دقیقہ کیلیے بھي کیوں اُسے روپیہ دیا جاے' اور کیوں تمام اعانتوں کو روک کر مجبور نہ کیا جاے کہ اصلاح کو اسکے صحیح اور حقیقي طریقوں سے وہ منظور کرے؟

یا للعجب! جس قوم کی اصلاح طلبی کي حکام ندوہ کو ذرا بھي پروا نہ هو' وهي قوم اسکے لیے مجبور بھی کی جاے کہ ندوہ کو روپیہ دیتی رہے؟ هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین! (۲: ۱۱۱)

بہت سی باتیں هیں کہ لوگ هاے واے کرنے کیلیے کہدیتے هیں' اور اس حد تک وهیں تو سننے میں اچھي بھی معلوم هوتي هیں لیکن حقیقت اُسے اتنی هی دور هوتي ہے جتنی کہ ندوہ کے صدر مقام سے مسٹر قسبدوائی کی موجودہ قیام گاہ لندن - میرے بے خبر اور مبتلاے سوء فہم دوست نے بھی اسی طرح کي چند باتیں لکھدي هیں اور انکو پڑھکر تعجب هوتا ہے کہ ایک صاحب فہم و راے آدمی کیونکر ایسی باتیں لکھہ سکتا ہے؟ مثلاً وہ لکھتے هیں کہ سر انٹونی میکڈانل نے ندوہ کی اعانتیں رکوادي تھیں - بیگم صاحبہ نے بھی روک دیں - گویا انکے خیال میں گورنمنٹ کا ندوہ کو باغي سمجھکر مخالف هونا اور ریاست بھوپال کا بغرض اصلاح اعانت کو ملتوي کردینا دونوں ایک ہے! و یقذفون بالغیب من مکان بعید! (۳۴: ۵۳)

یا مثلاً بڑے هي سوز و گداز کے متوکلانہ و عارفانہ لہجہ میں لکھتے هیں کہ اگر ریاست بھوپال نے اعانت بند کردي ہے تو خیر' اسلام کے کاموں کا اللہ مالک ہے'

میں تسلیم کرتا هوں کہ میرے دوست جنگ بلقان کے موقعہ پر اور مصائب اسلامی کے گذشتہ قریبی عہد میں اظہار عظمت اسلامي و نصرت الہي کے بہت سے موثر جملے دل سے لکھتے رہے هیں' اور میں نے انھیں بہت پسند کیا ہے' لیکن براہ کرم انکے مواقع استعمال کے متعلق ذرا سمجھہ سے کام لیں' اور اس حقیقت کے ماننے سے انکار نہ کریں کہ ایک هی جملہ هر جگہ مزہ نہیں دیسکتا - کجا اصــلاح کی غرض سے اعانت کا ملتوي کرنا اور کجا شان توکل و استغناء اسلامي کا اظہار! کل کو اگر ایک شخص کسی مسجد کے امام کی تنخواہ اسلیے بند کردیگا کہ وہ ٹھیک نماز نہیں پڑھاتا اور مسجد کو اس نے برباد کردیا ہے' تو غالباً میرے دوست اس پیش امام کو بھي یہی صلاح دینگے کہ تم اخبارات میں چھپوادو: "میری تنخواہ اگر بند کی گئي ہے تو بند هوجاے' خیر' اسلام کا بھی خدا مالک ہے - وہ تنخواہ بند کردینے سے هلاک نہیں هو جائیگا"

هوجائيگي اور دسمبر میں کوئی نمبر (بغیر اشد ضرورت یا کسی اهم مسئله کے پیش آجانے کے) شائع نہوگا - پہلی جنوري سے نئی جلد شروع هوگی -

میں ایک مہینه میں کلکته سے باهر بسر کیا کرونگا اور الهلال کے طرف سے فارغ البال رهونگا - مصر کے بعض پرچے ایسا هي کرتے هیں - الهلال قاهره نے اپنا سال دس ماه کا رکھا هے -

لیکن یه ایک ماه کی تعطیل بھی خریداران الهلال سے بالکل رائگاں نہیں مانگی جاتی - اگر الهلال کے چار پرچے انہیں نہیں ملینگے تو اسکے معاوضے میں ان سے کہیں بہتر و اعلی چیزیں پیش کی جائینگی - یعنی جنوري کے پہلے هفته میں کوئی ضخیم اور مفید کتاب (جو غالباً تفسیر القرآن کے مستقل اور مبسوط سلسلے کی ایک ضخیم جلد هوگی) نذر کی جائیگی - یا جنوري کا نمبر غیر معمولی ضخامت و مضامین کے ساتھه نکلیگا' اور اس طرح ایک ماه کی کمی پوری هو جائیگی -

اخوان کرام کو اس پر بھی نظر رکھنی چاهیے که میں تاجر کا اور انکا معامله کوئی تاجرانه اور دکاندارانه معامله نہیں هے که قیمت اور جنس کا سوال سامنے آئے - ایک خدمت دینی هے جسمیں وه میرے معاون هیں' اور حتی المقدور میں اسے انجام دینا چاهتا هوں - اگر ایک مہینے کی رخصت اسے چاهتا هوں تو وه بھی اپنے ذاتي آرام و آسائش کیلیے نہیں' بلکه ویسي هي کاموں کیلیے جیسا که الهلال هے - پس اگر انہوں نے بخوشی رخصت عطا فرما دی تو یه بالکل اسی طرح کی اعانت حق و عمل هوگی' جس طرح کی اعانت الهلال کے ذریعه وه کر رهے هیں -

آرام و راحت کا سوال میرے لیے بالکل غیر موثر هے - میرا حال تو اس قیدي کی طرح هوگیا هے جو بیس سال تک قید خانے میں رها تها اور جب رها کیا گیا تو اس نے کہا که مجھے پھر قید خانے میں بھیجدو - قید کی محنت و مشقت کا اس طرح عادي هوگیا هوں که اب آزادي کی زندگی مجھے تکلیف دیتی هے -

اگر میں بیکار رهکر آرام اتھانا چاهوں بھي' جب بھی نہیں اتھا سکتا - اسکی بارها آزمائش کرچکا هوں جبکه ڈاکٹروں نے اپنی حاکمانه نصائح کی کثرت و تواتر سے مجھے مجبور کردیا هے -

میرا آرام اور چین کام کرنے میں هے - کام سے الگ هونے میں نہیں هے - میں دن بھر مزدوروں کی طرح کاموں میں ڈوبا رهنے کا لذت شناس هوں' اور راتوں کو سونے کی جگه چراغ کے آگے بیتھے رهنے کا عاشق - خواه الهلال کو مرتب کروں' خواه اور کسي شکل میں مشغول کار رهوں - لیکن هر حال میں مقصود کام هي هے - اطبا کي نصیحتوں کو بارها سن چکا هوں' مگر کبھي بھی ان کے احکام میں جي نه لگا :

لو یسمعون کما سمعت کلامها
خروا لعزة سجداً و رکوعا !

(مشـــورہ)

پس احباب کرام سے ملتجی هوں که میں نے آخري فیصلے سے پہلے مشورے کا وعده کیا تها' چنانچه اسیکے مطابق اپنے آخري فیصله کو آج پیش کردیا هے - اگست کی پہلي تک چاهتا هوں که انقطاعي فیصله هو جائے - پس براه کرم وه ان سطور کو بغور ملاحظه فرمالیں اور مجھے اطلاع دیں که اس پر انہیں کوئي اعتراض تو نہیں هے ؟ اطلاع دینے کی آسان صورت یه هے که جن بزرگوں کو اختلاف هو' وه اس نمبر کو ملاحظه فرماتے هي ایک کارڈ لکھکر مطلع فرمادیں - جو متفق هیں انکی خاموشی انکے اتفاق کی ترجمان هوگی - خط لکھنے کی ضرورت نہیں : وما تشاؤن الا ان یشاء الله ان الله کان علیماً حکیما -

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوه

اور ریاست بھوپال' ادامها الله بالعز و الاقبال !

اولئک ینادون من مکان بعید (۴۱ : ۴۴)

میرے عزیز و اعز دوست مسٹر مشیر حسین قدوائي کی ایک تحریر روزانه معاصر زمیندار میں شائع هوئي هے جسمیں انہوں نے ندوة العلماء کے مختلف عہدوں کي تاریخ بیان کي هے' اسکے اصلي خدمت کرنے والوں کے نام گنائے هیں' اسکے مقاصد کي تشریح کی هے' اور اسي طرح کی بہت سی باتیں لکھی هیں - ان میں بعض باتیں مشتبه هیں' بعض اغلاط آمیز هیں' بعض میں بیجا حسن ظن یا سوء ظن کام کررها هے - بعض باتیں انکی دائرۂ معلومات و رائے سے خارج هیں - مثلاً مسئلۂ اصلاح و تجدید' و جمع علوم و حکمت واعمال دینیه' - تربیت علمی و دینی که بنیاد مقاصد ندوه هیں - اسلیے وه صحیح رائے قائم کرنے سے معذور رهیں -

کچھه حصه اسپر مشتمل هے که ندوه سے گورنمنت کی بدظنی کے دور هونے اور سرکاري اعانت ملنے کا اصلي سبب خود مسٹر موصوف تھے' چنانچه تمام واقعات کو وه بصیغهٔ جمع متکلم تعبیر کرتے هیں - مثلاً "هم نے مولانا شبلی کو پیش پیش کیا" "هم نے اس وقت یہی مناسب سمجھا" "هم نے یه حالت دیکھی" مجھے اسکے مان لینے میں کچھه عذر نہیں' کیونکه اس سے مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوه پر کوئی اثر نہیں پڑتا - اور جہاں تک مجھے یاد هے میں نے کبھي بھی یه نہیں لکھا هے که گورنمنٹ کے تعلقات محض مولانا شبلي کی وجه سے اچھے هوے - البته میرے دوست کو یه مشکل ضرور پیش آئیگی که اس "صیغهٔ متکلم" کے حصه دار خود ندوه کے اندر اور بھي بہت سے حضرات موجود هیں' اور بعینه اسي طرح' اسي بے پروائی کے ساتھه' ایسے هی بیان واقعه کے لب و لہجے میں' وه بھي غریب ندوه کی هر بات کو بصیغهٔ متکلم بیان کرتے آئے هیں - میرے دوست ان لوگوں سے اپنے "جمع متکلم" کے معاملے کو صاف کرلیں - میں انہیں مطلع کیے دیتا هوں که اس مقدمے میں بڑي بڑي مشکلات پیش آئینگی -

رهي خود میري معلومات تو وه یه هے که مسٹر مشیر حسین کو واقعي ابتدا سے ندوه کے ساتھه خاص دلچسپي رهی هے اور جیسا که انکا قاعده هے برابر اسکے لیے لکھتے پڑھتے رهے هیں - اس بات کو بلا تامل مان لینا چاهیے -

انہوں نے یه بھي لکھا هے که ندوه کا ابتدائي دور ایسا تھا اور ویسا تھا' اور پھر جب سر انٹوني میکڈانل مخالف هوگیا تو صرف فلاں فلاں اشخاص هي اسکے "ساتھه" رهے -

یه پڑھکر مجھے اپنے عزیز دوست کی غلط فہمي پر نہایت افسوس هوا - اور بھي بعض لوگوں سے بارها ایسا سن چکا هوں - لیکن کوئي مجھے یه نہیں بتلاتا که ندوه کے ابتدائي دوروں میں سب کچھه هوا مگر "کام" کتنا هوا اور کیا هوا ؟

رها سر انٹوني میکڈانل کا دور' تو سمجھه میں نہیں آتا که ندوه کے "ساتھه دینے" کا مطلب ان بزرگوں نے کیا سمجھا هے ؟ ندوه تباه هوگیا تھا - دار العلوم میں خاک اڑ رهي تھي - ایک پیسه کہیں سے آتا نه تھا - تحویل کا یه حال تھا که کل کا خدا حافظ - لوگ بھي چپ تھے اور بحال خود غرق - ایک متنفس بھي نه تھا که اٹھے اور نڈر هوکر قوم کو متوجه کرے - جنکا تعلق ندوه سے تھا وه سب کے سب خاموشي کے ساتھه اپني مجبوریوں میں پڑے تھے - اگر اسي کا نام ساتھه دینا هے تو شاید ساتھه نه دینے اور چھوڑ دینے کا مطلب میرے دوست کے ذهن میں یه هوگا که

۲۷ - شعبـــان ۱۳۳۲ هجري

سلسلۂ فاتحۃ السنۃ الثالثہ

اوليـــاء اللـه و اوليـــاء الشيطـــان

اصحاب الجنـــۃ و اصحاب النـــار

اصحاب المشئمہ و اصحاب الميمنہ

(بقيہ - اصحاب الجنۃ)

گذشتہ مضمون کے آخر میں " اصحاب الجنہ " اور " اصحاب النار " کي تقسيم کرتے هوے سورۂ یونس کي ایک آیۃ درج کي تهي :

للذين احسنوا الحسنى و زيادة ، و لا يرهق وجوههم قتر و لا ذلة ، اولئك " اصحاب الجنۃ " هم فيها خالدون - (۱۰ :)

جن لوگوں نے دنیا میں اچھے اور بھلائی کے کام کیے ، انهیں ویسي هي بهلائي اور فلاح بهي مليگي - بلکہ انکے استحقاق سے نہیں زیادہ بدلہ مليگا - یهی لوگ " اصحاب الجنہ " هیں جو همیشہ بہشتي زندگي میں رهینگے !

اسکے بعد ایک دوسرے گروہ کا حال بیان کیا جو اس گروہ کے مقابلے میں بالکل اسکي ضد واقع هوا هے :

والذين كسبوا السيئات ، جزاء سيئة بمثلها و ترهقهم ذلة ، ما لهم من الله من عاصم - كانما اغشيت وجوههم قطعاً من الليل مظلماً ! اولئك " اصحاب النار " هم فيها خالدون ! (۱۰ :)

اور جن لوگوں نے برائیوں کا اکتساب کیا تو یہ ظاهر هے کہ برائی کا نتیجہ بهي ویسي هی برائی هے جیسی کہ کی گئی - انکے چهرے ذلت اور نامرادي کي پهٹکار سے ایسے کالے هو جائینگے گویا رات کي چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ پهاڑ کر انکے چہروں پر ڈالدیا هے ! اللہ کے اس عذاب سے انهیں کوئي نہیں بچا سکتا - یہی لوگ " اصحاب النار " هیں جو همیشہ دوزخي زندگي میں رهینگے ! "

ان آیات کے درج کرنے سے مقصود یہ تها کہ " اصحاب الجنہ " اور " اصحاب النار " کي کهلي کهلي تقسیم کرکے انکے کاموں اور کاموں کے نتائج کو صاف صاف بتلا دیا هے - بس یہ دو آیتیں هماري بحث و استدلال کي اصل و اساس هیں - انسے واضح هوگیا کہ دونوں گروہ بالمقابل اور بالضد واقع هوے هیں - ایک کیلیے کامیابي ، فتح و مراد ، اور فوز و فلاح هے اور ذلت و رسوائي سے همیشہ محفوظ هے - دوسرے کے لیے شرمندگي ، خجالت ، ناکامی اور همیشہ آگ میں سوکهي لکڑي اور خشک پتوں کی طرح جلنے کا عذاب الیم هے !

دونوں جماعتوں کي سب سے بڑي پہچان یہ هے کہ " اصحاب الجنۃ " همیشہ کامیاب و فتح مند هونگے اور اصحاب النار کے حصے میں همیشہ عاقبت کار اور انجام امور کا خسران و نقصان آئیگا :

لا يستوي اصحاب النار و اصحاب الجنة ، اصحاب الجنة هم الفائزون - (۵۹ : ۲۰)

اصحاب الجنۃ اور اصحاب النار اپنے کاموں اور انکے نتیجوں میں ایک طرح نہیں هوسکتے - اصحاب الجنۃ هي کامیاب هونے والے هیں !

موقع تفصیل کا نہیں - تقریباً ۸۰ مقامات پر " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنہ " کے اعمال و علائم اور آثار و نتائج بہ تفصیل بیان کیے گئے هیں - پهر ان جماعتوں کے بهي مختلف مدارج هیں اور اسي بنا پر " اصحاب النار " کو " اصحاب الجحیم " اور " اصحاب السعیر " بهی کہا گیا هے - مگر میں بحث کو طول نہ دونگا -

تمام آیتوں کے جمع کرنے سے ثابت هوتا هے کہ وہ نفوس مومنہ و صالحہ جو " اعتقاد حق " اور " عمل صالح " کے ساتهہ متصف هیں ، اور جنهوں نے اللہ کے رشتے اور تعلق کے آگے تمام باطل اور خبیث قوتوں کے رشتوں کو توڑ ڈالا هے ، اور اسکي بخشی هوئی قوتوں کو اسي کے بتلائے هوے صالح اور صحیح کاموں میں خرچ کرتے هیں ، سو ایسے تمام لوگ اصحاب الجنۃ میں داخل هیں : هم فیها خالدون همیشہ هر طرح کی کامیابیاں اور خوبیاں انهی کیلیے هیں - لیکن جو لوگ اعتقاد حق اور عمل صالح سے محروم هیں ، اور اللہ کے تاج و تخت قدوس سے باغي هوگئے هیں ، خواہ کسی بهیس اور کیسي هی زرق برق میں هوں ، لیکن وہ سب کے سب " اصحاب النار " میں داخل هیں - انکے تمام کاموں کیلیے آگ کی تپش اور سوختنی کے سوا اور کچهہ نہیں هے - جنگل کی سوکهی لکڑي اور درختوں کے خشک پتے جس طرح بهڑکتے هوئے شعلوں میں جلتے هیں - ٹهیک ٹهیک اسی طرح وہ بهی جلینگے !

(اصحاب الميمنہ و اصحاب المشئمہ)

پهر ایک اور تقسیم بهی هے جو ان دو جماعتوں کے متعلق قرآن حکیم میں نظر آتی هے - بعض خاص حالات و خصائص کی بنا پر انهیں " اصحاب الميمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " کے ناموں سے بهی موسوم کیا گیا هے ، یعنے دهنی جانب کی جماعت اور بائیں جانب کا گروہ :

فاصحاب الميمنة ، ما اصحاب الميمنة ، و اصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة و السابقون السابقون - اولئك المقربون - في جنات النعيم - (۵۶ : ۸)

اصحاب الميمنہ ، اور اصحاب الميمنہ کے مدارج کیا کہنا ! بہت هي عالي مرتبہ هیں ! اور اصحاب المشئمہ ، اور اصحاب المشئمہ کی بدبختیوں کو کیا پوچهنا کہ انکی کوئی حد و انتہا هی نہیں ! اور پهر سابقون السابقون کہ درگاہ الہی سے وهی مقرب بندے هیں !

یہاں تین جماعتوں کا ذکر کیا هے - پہلی دو جماعتیں " اصحاب الميمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " هیں - اور تیسري " السابقون السابقون " - چنانچہ اس سے پہلے فرمایا هے : و کنتم ازواجا ثلاثة -

" سابقون السابقون " سے وهي لوگ مراد هیں جنکي نسبت سورۂ انبیاء میں فرمایا هے : ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون - لیکن اس جماعت کا حال میں

مسئلـــہ اسلامیـــہ کانپـــور

مسجد مچھلی بازار

مسجد کے متنازع فیہ حصے کے نقشہ کی دو صورتیں ھیں - ایک وہ جسکے متعلق جناب مولانا عبد الباری کا بیان ہے کہ پہلے وہی صورت فیصلہ کیلیے پیش کی تھی' اور جسپر پچھلے دنوں الہلال میں کافی بحث ھو چکی ہے - یعنے اوپر چھجہ نکالکر ایکدے ایک سہ درہ سا بنا دیا جاے اور مسجد کا زینہ زمین میں رکھا جاے - مولانا عبد الباری صاحب کا اس سے مقصد یہ تھا کہ سیڑھی کے ھونے کی وجہ سے عام مرور کی صورت قائم نہ رھیگی - اور مقدس حصے کا یک گونہ تحفظ ھو جایگا -

بار بار وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کی تعمیر کے وقت اسکا لحاظ رکھا جایگا' اور اگر ھماری یاد غلطی نہیں کرتی تو خود سر علی امام اور سر میلی قائم مقام لفٹنٹ گورنر کا وعدہ اس بارے میں بہ تصریح نقل کیا جاتا تھا -

دوسری صورت یہ ہے کہ دہلیس کا تمام حصہ فٹ پاتھہ میں شامل کر دیا جاے اور زمین کی مسجد عمل طور پر شامل نہ ھو جاے -

اصولاً اس مسئلہ کا تعلق میونسپل بورڈ سے ہے' نہ کہ حکام سے -

ھم کو نہایت صحیح اور موثق ذریعہ سے جو اطلاعات ملی ھیں انکا خلاصہ یہ ہے :

مسجد مچھلی بازار کی تولیت پہلے صرف منشی کریم احمد یا کسی اور شخص سے متعلق تھی' لیکن جب قصہ بڑھا تو اور آدمی بڑھاے گئے اور کل بارہ متولی قرار پاے - سیٹھ احمد اللہ اور مولوی عبد القادر صاحب سبحانی کا اسی وقت تقرر ھوا تھا -

لیکن ھز ایکسلنسی کے فیصلہ کے بعد متولیوں نے دیکھا کہ سخت کشمکش میں جان پڑ گئی ہے - ایک طرف مسلمانوں کے آگے جوابدھی ہے - دوسری طرف " حضور' فیض گنجور' غریب پرور " زیرہ وغیرہ ھیں - کون اس مصیبت میں پڑے ؟ نتیجہ یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ مستعفی ھونا شروع ھوگئے' اور بارہ متولیوں میں سے صرف پانچ آدمی باقی رھگئے : مولوی عبد القادر سبحانی' شیخ عبد الرحیم' منشی مجید احمد' منشی کریم احمد (متولی قدیم و مشہور - ھداہ اللہ تعالی) اور ایک اور صاحب -

سخت اصرار اور تعجیل اس بارے میں ھونے لگی - بالاخر مسجد اور سڑک کے تعلقات کے متعلق با قاعدہ اور بے قاعدہ جلسے شروع ھوے - مولوی عبد القادر سبحانی اور شیخ عبد الرحیم نے یہ راے دی کہ نقشہ ایسا بنایا جاے جسمیں زینہ مسجد کے مقدس حصے پر تعمیر ھو اور اسے حسب قاعدہ میونسپل بورڈ میں پیش کیا جاے - لیکن مجید احمد سکریٹری کو اصرار تھا کہ ایک سادہ نقشہ کلکٹر صاحب کے سپرد کردیا اور انہیں کے لطف و کرم اور " غریب پروری " پر سب کچھہ چھوڑ دینا چاھیے - یقیناً یہ اس شخص کے نفس کا خود ساختہ خیال نہوگا' بلکہ اُن کی طرف سے القا کیا گیا ھوگا جسسے مسلمانوں نے ھمیشہ پناہ مانگی ہے :

الذی یوسوس فی صدور الناس' من الجنة و الناس !

کریم احمد متولی بھی ابتدا میں اس خیال کا مخالف تھا مگر بعد کو ساتھہ ھوگیا : اولیاؤ بعضھم اولیاء بعض (٥ : ٥٤)

٢ - جولائی کو آخری جلسہ ھوا - اس میں غالباً شیخ عبد الرحیم صاحب نے بھی راے بدلدی (قطعی طور پر ھمیں نہیں بتلایا گیا ہے) اور اس طرح چار متولیوں نے ملکر " حضور' فیض گنجور' غریب پرور " کی خدمت میں پیش کرنے کیلیے سادہ نقشہ منظور کرلیا - ڈپٹی محمد علی " خان بہادر " اور عنایت حسین " خان صاحب " رھنماے طریقت ھوے' اور ٨ - کی صبح کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ کی جبہہ سائی چاروں متولیوں کو نصیب ھوگئی :

از بخت شکر دارم و از روزگار ھم !

افسوس کہ ان تمام نتائج کا الزام سب سے پہلے ان لوگوں پر عائد ھوتا ہے جنھوں نے ایک ایسے اھم معاملے کو صرف چار آدمیوں کے ھاتھوں میں چھوڑ دیا' اور ایسے آدمیوں کے ھاتھوں میں جنکا تجربہ اچھی طرح پہلے ھوچکا ہے -

ھم نے شخصی طور پر ھمیشہ کانپور سے حالات دریافت کیے مگر کبھی بھی کوئی ایسی اطلاع نہیں دی گئی جس سے معلوم ھوتا کہ بہت جلد فیصلہ ھوجانے والا ہے -

کانپور کے معززین سے کیا شکایت کی جاے کہ انہوں نے معاملہ کو کوئی با وقعت کمیٹی بنا کر اپنے ھاتھوں میں نہیں لیا' کیونکہ وہ بیچارے تو ایسے سہمے ھوے اور اپنی اپنی فکر میں پڑے ھیں کہ کوئی ذمہ داری کا کام کر ھی نہیں سکتے - البتہ تمام مسلمانان ھند کا مطالبہ اُن اصحاب سے ہے جنھوں نے اس مسئلہ میں خود پڑکر اپنی ذمہ داری پر فیصلہ کرایا تھا اور مسلمانوں کو ھمیشہ سمجھاتا تھا کہ اسی نہ کسی طرح اس فیصلہ پر خاموش ھورھیں - یعنی سر راجہ صاحب محمود آباد' مولانا عبد الباری فرنگی محلی' اور مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ات لا -

ھم ان بزرگوں کو توجہ دلاتے ھیں کہ کم از کم آیندہ کیلیے تو اس معاملہ کو اپنے ھاتھوں میں لے لیں یا ایک معتمد کمیٹی بنا کر اسکے سپرد کردیں - شہداء کانپور کے پس ماندوں کی اعانت وغیرہ بھی اسی کمیٹی کے متعلق ھوجائیگی - نیز اُس روپیہ کی بھی وھی امین بنا دی جائیگی جسکا بوجھہ ابتک تنہا صرف مسٹر مظہر الحق ھی کے سر ہے - مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ انگلستان نہ چلے گئے ھوتے تو تمام روپیے کو باسم " بیت المال ملی " ایک کمیٹی کے سپرد کر دیتے -

یہاں تک لکھہ چکے تھے کہ ایک اشتہار ملا جو الہلال کی گذشتہ تحریر کے رد میں شیخ مجید احمد نے شائع کیا ہے - اسمیں لکھا ہے کہ جو کارروائی کی گئی وہ سر راجہ صاحب' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ' اور مولوی فضل الرحمن صاحب وکیل کے مشورہ سے کی گئی' اور نقشہ میونسپل بورڈ میں بھی پیش ھوگا -

ھم اشتہار دینے والوں کو مطلع کرتے ھیں کہ ھم نے جو کچھہ لکھا ہے' وہ ایسے موثق اور معتبر ذرائع سے معلومات حاصل کرکے لکھا ہے جس سے زیادہ قابل اعتماد ذریعہ بحالت موجودہ معاملات کانپور کیلیے نہیں ھوسکتا - جن بزرگوں کی نسبت اشتہار میں لکھا ہے کہ وہ شریک کار ھیں' جب تک انسے دریافت نہ کرلیں، کچھہ نہیں کہہ سکتے - اب ھم اس معاملہ کو آخر تک پہنچائینگے اور جو کچھہ اصلیت ھوگی بہت جلد منکشف ھوجائیگی - متولیوں کو چاھیے کہ بہت جلد اپنی کارروائیوں کی رپورٹ شائع کردیں -

آیندہ نمبر میں زیادہ تفصیل سے بحث کی جائیگی -

(مسٹر محمد علی کا جواب)

مسٹر محمد علی کا جواب آگیا - لکھتے ھیں کہ " مجید احمد نے اشتہار میں جو کچھہ لکھا ہے بالکل غلط اور گمراھکن ہے - کریم آیا تھا مگر ھر ایک امر میں میری راے کے خلاف کیا گیا " مفصل آئندہ -

دعوة خدا کي پادشاهت اور اسکا کلمۂ علیا هوتا هے' پس وہ خدا کے حکموں کو بیان کرنے اور اسکے پاک اور مقدس اوامر کے ترجمان هوتے هیں - اولیاء الشیطان کي چیخ پکار اور جد و جهد کا مقصد شیطاني حکومت هوتا هے' پس وہ شیطان کے احکام مفسدہ کي اشاعت کرتے اور اسکے اوامر خبیثه کے سفیر هوتے هیں - اسی لیے اولیاء الله کي دعوة دنیا کي اصلاح و فلاح اور قیام انسانیة کامله و مدنیة صحیحه کا سرچشمه هے' اور اولیاء الشیطان کي دعوة شر و فساد' عدوان و طغیان' معاصي و فسوق' اور تخریب انسانیة و مدنیة مفسدہ و ردیه کا منبع!

اب دیکھو که الله کے احکام کیا هیں اور شیطان کیا حکم دیتا هے ؟

الله کا حکم یه هے :

ان الــلــه یــامــر بــالعــدل والاحسان و ایتاء ذي القربی و ینهیٰ عن الفحشاء و المنکر (۱۶ : ۹۲)

الله حکم دیتا هے که عدل کرو اور تمام نیک باتوں اور هر طرح کي راست بازیوں کو اختیار کرو' اور اسي طرح روکتا هے که هر طرح کے فواحش اور ظلم و معصیت سے بچو!

لیکن شیطان کا حکم اس کے بالکل متضاد و مخالف هے - چنانچه فرمایا :

لا تتبعـوا خطوات الشـیطان فـانه یـامر بالفحشاء و المنکر (۲۴ : ۲۱)

شیطاني وسوسوں کي پیروي مت کرو کیونکه وہ فواحش اور ظلم و عصیان کے کرنے کا حکم دیتا هے -

پس الله کا دوست اور ولي وهي هوسکتا هے جو اسکے حکم کا پیرو اور داعي هو' اور اسي طرح شیطان کا ولی وہ هے جو اسکے حکموں کي منادي کرے - الله کا حکم یه هے که " یـا مر بـالعدل والاحسان " اسلیے اولیاء الله کي پهچان بهي یهي هے که وہ " آمر بالمعروف و نا هي عن المنکر" هوتے هیں - کیونکه وہ الله کے دوست' اسکے سفیر' اور اسکي حکومت کے خلیفه هیں' اور سفیر وهي هے جو اپنے پادشاہ کے حکموں کا ترجمان هو - یهي سبب هے که امر بالمعروف اور نهي عن المنکر پر جا بجا زور دیا گیا' اور اسے مومنوں کے تمام اعمال حسنة کي بنیاد اور اساس بتلایا :

الذین ان مکنا هم في الارض اقـامو الصلوة و اتـوا الزکواة و امروا بـالمعروف و نهوا عـن المنکر' و الی الـلـه عاقبـة الامــور (۲۲ : ۵۴)

" وہ مسلمان که اگر هم انهیں دنیا میں قائم کردیں تو انکا کام یه هوگا که صلواة الهي کو قائم کرینگے' الله کي راہ میں اپنا مال خرچ کرینگے' اور امر بالمعروف اور نهي عن المنکر انکي دعوت هوگي' اور تمام کاموں کا انجام الله هی کے هاتهه میں هے "

[ایک اهم آیه]

اور یهي سبب هے که سورۂ اعراف میں جهاں یهود و نصارا کو خاص طور پر اسلام کي دعوة دي هے' وهاں حضرة ختم المرسلین کي دعوة کے اهم اور نمایاں کام یه بتلاے هیں :

الـذین یتبعون النبـي الامي الـذي یجدونه مکتوباً عند هــم في التــورات و الانجیـل : یامرهـم بالمعروف وینها هم عن المنکر' ویحل لهم الطیبــات ویحــرم الخبائث' ویضع عنهم اصرهم و الاغـلال التي کانت علیهم' فالـذین امنوا به و عزروہ و نصروہ واتبعوا النور الذي انزل معــه' فاولائــک هــم المفلحون (۷ : ۱۵۶)

وہ لوگ که انهوں نے الله کے رسول و نبي امي کي پیروي کي' جنکي بشارت انکے پاس تورات و انجیل میں لکهي هوئي موجود هے - وہ رسول اچهے کاموں کا حکم دیتا هے اور برائیوں سے روکتا هے - پاک چیزوں کو انکے لیے حلال کرتا اور خبائث کو انپر حرام کرتا هے - اور سخت حکموں کے جو بوجهه انکے سروں پر تهے انسے رهائي بخشتا' اور غلامي و استبداد اور تقلید اشخاص کے جو پهندے (!) انکے گلوں میں پڑے تهے' انسے نجات دیتا هے - پس جو لوگ اسپر ایمان لاے' اسکي حمایت کي' او ر اسکی نصرت کي راہ میں نکلے' اور جو نور صداقت اسکے ساتهه بهیجا گیا هے (یعنے قران و اسلام) اسکي متابعت کي' تو یهي لوگ هیں جو هر طرح کي فلاح اور فتح و کامیابي پائیں گے "

یه آیة کریمه تمام تعلیمات اسلامیه کا ایک جامع و مانع خلاصه هے جو خود قران حکیم نے پیش کردیا هے - اور دین الهی و شریعة فطریه کا کوئي رکن ایسا نهیں هے جو اس کے اندر بیان نه کردیا گیا هو - اسمیں داعي اسلام کا اولین کام امر بالمعروف و نهي عن المنکر فرمایا - کیونکه اسکي دعوة الله کي طرف هے اور الله کا حکم یهي هے -

[امر بالمنکر]

لیکن شیطان ایک قوة خبیثه هے جو سعادت عالم کي دشمن اور هدایت انساني کو روکنے والي هے - پس وہ اپنے گهرانے کو اور اپني نسل کے چاکروں کو حکم دیتي هے که اولیاء الله کي منادي کي مخالفت کریں اور عدل و احسان کي جگه ظلم و عدوان کی طرف لوگوں کو بلائیں : فانه یامر بالفحشاء والمنکر - اسلیے جو لوگ شیطاني حکموں کے سامنے گر جاتے هیں اور الله کو چهوڑ کر اسکي سفارت و خلافت اختیار کر لیتے هیں' انکا کام امر بالمعروف کي جگه امر بالمنکر اور نهي عن المنکر کی جگه امر بالمنکر هوتا هے - یعنے اولیاء الله تو نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے هیں' لیکن وہ برائیوں کا حکم دیتے اور نیکیوں سے روکتے هیں - قران کریم نے صاف صاف لفظوں میں اسکي تصریح کر دي هے :

المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض: یامرون بالمنـکر و ینهون عـن المعـروف و یقبضــون ایــدیهـم' نســو الـلــه فنسیهم' ان المنـافقین هم الفاسقون - (۹ : ۶۸)

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک هي قسم کي هیں - برائي کا حکم دیں' نیکیوں سے روکیں' اور الله کي راہ میں خرچ کرنے کا وقت آے تو مٹهیاں بهینچ لیں - حقیقت یه هے که انهوں نے الله کو بهلایا - نتیجه یه نکلا که الله نے بهي انهیں بهلا دیا - کچهه شک نهیں که یه منافق هي هیں جو سخت فاسق هیں!

حالانکه مومنوں کا حال یه هے :

والمومنــون والمومنـات بعضهـم اولیــاء بعض : یامــرون بـالمعــروف و ینــهون عــن المـنـکر و یقیمون الصـلاة و یوتون الـزکواۃ و یطـیعون الله و رسوله - اولائک سیرحمهم الله - ان الله عزیز حکیم -

برخلاف منافقوں کے مومن مرد اور مومن عورتوں کا حال یه هے که نیک کاموں میں ایک کا ساتهي ایک هے - نیکي کا حکم دیتے هیں' برائي سے روکتے هیں' صلوة الهی کو قائم کرتے هیں' الله کي راہ میں مال خرچ کرتے هیں' غرضکه الله اور اسکے رسول کے حکم پر چلتے هیں - یهي لوگ هیں که انپر عنقریب الله رحم کریگا - کچهه شک نهیں که الله عزیز و حکیم هے -

پهلي آیة میں " منافق" کا لفظ فرمایا - نفاق ایمان کے مقابلے میں اور کفر اسلام کے مقابلے میں قران کي اصطلاح هے - پس یه اُن لوگوں کا حال هے جو مومنوں کے ضد و مخالف هیں' اور مومنوں کا دوسرا نام " اولیاء الله " هے -

فرمایا که " نسو الله فنسیهم" انهوں نے الله کو بهلادیا هے اسلیے وہ بهي بهلا دیے گئے -

یہاں نہیں لکھونگا (۱) مقصود صرف پہلی دو جماعتیں ھیں۔ ان جماعتوں کے اعمال و خصائص کی تشریح یہاں تو نہیں کی کی گئی - لیکن سورۂ بلد میں صاف صاف بتلا دیا ہے :

وما ادراك ما العقبه ؟ فلك رقبة او اطعام فی یوم ذي مسغبة ' یتیما ذا مقربـه ' او مسکینا ذا متـربه ' ثـم کان من الذین آمنوا و تواصوا بالصبر وتواصو بالمرحمه ' اولائك " اصحـاب المیمنه " (۹۰ : ۱۲)

" تم سمجھے کہ ھم نے جو یہاں " عقبه " کا لفظ کہا ہے سو اس سے کیا مقصود ہے ؟ " عقبه " سے مراد یہ ہے کہ انسان کی گردن کو غلامی کے پھندے سے چھڑا دینا ' بھوکوں کو کھانا کھلانا ' اور یتیم کی (علی الخصوص جبکہ اپنے قریبی لوگوں میں سے ھو) اور محتاج و مسکین کی مدد کرنا - پس جو انسان کہ اپنی بڑائی کا مدعی ہے ' اسے چاھیے تھا کہ اس آزمایشی گھاٹی کی منزل سے گذرتا اور اسکے علاوہ اس جماعة کے لوگوں میں سے ہوتا جو الله پر ایمان لاے ھیں اور ایک دوسرے کو صبر و برداشت کی اور باھم مرحمت کی وصیت کرتے ھیں - یہی لوگ " اصحاب المیمنه " ھیں "

اسکے بعد دوسرے گروہ کے کاموں اور نتائج کی تعریف بیان کی :

والذین کفروا بایاتنا ' هم " اصحاب المشئمه " علیهم نار موصـده ! (۹۰ : ۱۷)

مگر جن لوگوں نے ھماری نشانیوں کو ' ھماری تعلیمات کو ' ھمارے احکام کو ' اور ھماری بھیجی ھوئی ھدایت کو ' قول سے اور عمل سے جھٹلایا ' تو وہ لوگ " اصحاب المشئمه " ھیں -

ان آیات سے پہلے انسان کی خلقت کے ضعف اور پھر نفس و ھوی کی ابلیسانہ گمراھی کا ذکر کرکے غافل انسانوں کو ملامت کی ہے اور کہا ہے کہ خدا نے انسان کے آگے ھدایت و ضلالت ' دونوں راھیں کھول دی ھیں - آنے دیکھنے ' سونچنے ' امتیاز کرنے کیلیے عقل و تمیز بھی دیدی ہے - پس باوجود اسکے یہ کیسی شقاوت ہے کہ ھدایت کی راہ چھوڑکر ضلالت کا راستہ اختیار کیا جاے ' اور الله کی آیات و بصائر سے بالکل آنکھیں بند کرلی جائیں ؟ اسکے بعد فرمایا ہے کہ اس گمراہ انسان کو دیکھو جو بڑے بڑے دعوے اور گھمنڈ کی باتیں کرتا ہے ' پر آزمایش کی اس گھاٹی تک کو طے نہ کرسکا ہے جو انسان کی ھدایت کی پہلی منزل ہے - یہاں اصلی لفظ " عقبه " کا آیا ہے - اسکے معنی دشوار گذار کام یا گھاٹی کے ھیں - چونکہ " اصحاب المیمنه " کے کاموں میں دشوار اور مشکل امتحانات ھیں اسلیے انہیں " عقـبه " (۲) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے -

اس آیة سے معلوم ھوا کہ " اصحاب المیمنه " کے کاموں کے دو درجے ھیں - پہـلا درجہ جو اس سفر میں بطور آزمایش کی ایک گھاٹی (عقبه) کے ہے ' وہ یہ ہے کہ بنـدگان الہی کو غلامی و محکومی سے نکالنے کیلیے سعی کرنا ' اور انکی گردنوں کو انسانوں کے تسلط و حکومت کے بوجھہ سے آزاد کرانا - نیز اپنے مال کو مسکینوں ' محتاجوں ' اور یتیموں کیلیے خرچ کرنا ' اور بھوکوں کو افلاس و فقر کے زمانے میں کھانا کھلانا ہے - جب اس منزل سے گذر جائیں تو اسکے بعد دوسری منزل آتی ہے - جسے تـوا صوا بالصبر و تـوا صوا بالمرحمه سے تعبیر کیا ہے - اور یہی مقام ہے جسے سورۂ عصر میں و تواصوا بالحق و تواصو بالصبر کہا ہے - تمام وہ فضـائل و اعمـال جنکے لیے صرف قوی ' و تحمل مصائب ' و نظارۂ آلام ' و ثبات و استقامت کی ضرورت ہے ' مفہوم " صبر " میں داخل ھیں - " مرحمه " سے مقصود تمام اعمال حسنه و فاضله ھیں - والقصة بطولها -

" اصحاب المشئمه " ان دونوں مقاموں سے محروم ھوتے ھیں یہی انکی علامت ہے - .

(اصحاب الیمین و اصحاب الشمال)

" اصحاب المیمنه " کو " اصحاب الیمین " بھی کہا ہے اور " اصحاب المشئمه " کو " اصحاب الشمال " کے نام سے بھی موسوم کیا ہے - دونوں کا مفہوم ایک ھی ہے - چنانچہ سورۂ واقعه میں اصحاب المیمنه اور اصحاب المشئمه کا ذکر آگے چلکر یوں کیا گیا :

و اصحاب الیمین ' ما اصحاب الیمین ! في سدر مخضود ' و طلح منضود ' و ظل ممدود ' و ماء مسکوب ' و فا کهة کثیرة ' لا مقطوعة و لا ممنوعه (۵۶ :) کہ اصحاب الیمین کے لیے باغ و بہار کی دائمی خوشیاں اور نظارے ھیں - جو نہ تو کبھی روکے جاسکیں گے اور نہ کبھی انکا سلسلہ ٹوٹیگا -

پھر کہا کہ : اصحاب الشمال ' ما اصحاب الشمال ! في سموم و حمیم ' و ظل من یحموم ' لا بارد و لا کریم ' انهم کانوا قبل ذالك مترفین - الخ - (۵۶ :) یعنی اصحاب الشمال وہ ھیں کہ انکے لیے تپش و سوزش اور کھولتے ھوے پانی کی سی گرمی ہے - یہ وہ لوگ ھیں کہ پہلے بڑے آسودہ حال تھے ' مگر پاداش عمل میں انکا یہ حال ھوگیا -

پہلی آیة میں لا مقطـوعة و لا ممنـوعه اور دوسرے میں انهم کانوا من قبل ذالك مترفین قابل غور ہے -

(دعوة الی الله و دعوة الی الشیطان)

ایک اہم موضوع بحث ان دونوں جماعتوں کے خصائص و اعمال ' آثار و نتائج ' اور عوائد و عواقب کا ہے - چونکہ یہ دونوں جماعتیں باھم ایک دوسرے کی ضد ھیں اسلیے انکے تمام کام بھی ایک دوسرے سے بالکل متضاد و مخالف واقع ھوے ھیں -

قـران حکیم نے اس کثرت سے انکے متضاد و متبـائن خصائص و اعمال کا جا بجا ذکر کیا ہے کہ اگر ان سب کو یکجا کیا جاے تو اقلاً سو آیتیں ضرور ھوجائیں ' اور انسان کے اعمال ھدایت و ضلالت کے متعلق عجیب عجیب اسرار و معارف منکشف ھوں - مگر چونکہ اس مضمون میں یہ تمام تذکرہ ضمناً و تبعاً ہے نہ کہ اصلاً ' اسلیے صـرف سرسری نظـر سے کام لے رہا ھوں اور انہی امور کی طرف اشارہ کرتا ھوں جنسے آگے چلـکر اصل موضوع کے فہم و درس میں مدد ملیگی - شایـد ایک مستـقل مضمون " اولیاء الـرحمن و اولیاء الشیطان " کے عنوان سے بسلسلۂ باب التفسیر لکھکر اپنے تمام خیالات کو بہت جلد یکجا کرسکوں -

از آنجملہ ایک سب سے بڑا نمایاں اور بنیادی اختلاف جو ان دونوں جماعتوں کے کاموں میں ھوتا ہے اور جسکو قرآن کریم نے انکا امتیازی نشان قرار دیا ہے ' یہ ہے کہ یہ دونوں جماعتیں دنیا کو اپنے اپنے دوستوں اور محبوبوں کی طرف بلاتی اور دعوت دیتی ھیں - " اولیاء الله " الله کے دوست اور ساتھی ھیں ' اسلیے وہ اپنی تمام قوتوں کو الله کی پکار بلند کرنے اور اسکی طرف انسانوں کو بلانے میں صرف کر دیتے ھیں - پر اولیاء الشیطان قواے شیطانیہ کے پجاری اور والہ و شیفتہ ھوتے ھیں ' اسلیے انکا جہاد خدا کی جگہ شیطان کی راہ میں ھوتا ہے اور اسی کی طرف خدا کے بندوں کو دعوة دیتے اور پکارتے ھیں - اولیاء الله اور اصحاب الجنة کا مقصد

(۱) سورۂ واقعه کی مستقل تفسیر مرتب ہے اور متعدد اہم مطالب و مقاصد پر مشتمل - بسلسلۂ باب التفسیر شائع ھوگی - نیز بصورت رسالہ -

مدارس اسلامیہ

بازگو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوۃ العلما کی بے نتیجہ ترمیم

عام راے کے اظہار اور اصلاح ندوہ کا اصلی وقت

حضرات ندوہ کی جانب سے ایک دستور العمل اخبارات میں بغرض حصول آرا شائع کیا گیا ہے - برسوں سے ندوۃ العلما کی منتظمہ کمیٹی ترمیم ترمیم کہہ رہی تھی - خدا خدا کرکے اب کہیں اس نے مسودہ کی تدوین سے فراغت پالی - اگر ندوہ کوئی ضروری شے ہے اور اگر اسے زندہ رہنا چاہیے تو فی الحقیقت اصلی نقطۂ کار یہی ہے جو ہمارے سامنے آیا ہے - یعنی مسئلۂ اصلاح دستور العمل و مسئلہ نظام و قواعد -

لیکن قبل اسکے نہ دستور العمل پر نظر ڈالی جاے ' ایک مرتبہ اُن مفاسد کو مجملاً دہرا لینا چاہیے جنکی اصلاح مطلوب ہے اور جنکے دفع کرنے کیلیے نیا دستور العمل بنایا جا رہا ہے - جب تک لوگوں کے سامنے وہ امور صاف صاف طور پر نہ آجائینگے' وہ دستور العمل کے متعلق کوئی صحیح راے قائم نہیں کرسکتے -

(مفاسد کار)

ندوہ کے مفاسد اصولاً دو قسموں میں بیان کیے جا سکتے ہیں :

(۱) دستور العمل اور قانون اساسی (کانسٹی ٹیوشن) کا اصول قوانین عامہ مجالس کے لحاظ سے انتہائی حد تک بے قاعدہ ' بے اصول ' غیر منظم ' اور یکسر مستبدانہ ہونا ' جو ایک لمحہ کیلیے بھی کسی جماعتی اور اسلامی و شرعی کام کا دستور العمل نہیں ہوسکتا - اسکی اکثر دفعات شریعۂ حقہ اسلامیہ کی صریح مخالف ہیں - کیونکہ اصول مقدس شوری امۃ کو (کہ بغیر اسکے کوئی جماعتی کام اسلامی نہیں ہوسکتا) بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے -

مثلاً دستور العمل میں ایک مجلس علاوہ مجلس انتظامیہ کے " مجلس خاص " کے نام سے بڑھائی گئی ' اور کانسٹی ٹیوشن کا تغیر و تبدل ' منیجنگ ممبروں کا انتخاب ' صیغۂ مال کے حسابات کی جانچ ' اور اسی طرح کے تمام اہم اور بنیادی امور اسکے ہاتھ میں دیدیے گئے - لیکن اسکے نظام کا یہ حال ہے کہ کوئی وقت اور کوئی زمانہ معین اسکے لیے ضروری نہیں " حسب تحریک ارکان یا ناظم یا نائب ناظم جب ضرورت پیش آے منعقد ہوسکتا ہے " (دفعہ ۲۸)

اس عجیب الخواص " مجلس خاص " کے قائم کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ندوہ کی تمام ہستی بیکار ہو گئی - نہ تو ارکان انتظامی کچھہ چیز رہے - نہ شوری و اکثریت کی کوئی حقیقت باقی رہی - جب ناظم یا نائب ناظم چاہے' چند آدمیوں کو اکٹھا کرکے اپنے حسب منشا نئے ممبر بنا لے' یا قواعد منسوخ کرڈالے' یا حسابات کے متعلق موافق و مخالف رزولیوشن پاس کرلے - چنانچہ بارہا ایسا ہی ہوا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ندوہ چند اشخاص کے زیر تسلط آگیا ہے - جب چاہے ہیں مجلس خاص منعقد کرکے بغیر اطلاع ممبران انتظامیہ و حصول راے ' پندرہ پندرہ شخص ممبر بنا لیتے ہیں ' تا کہ اپنے مذاق کی اکثریت پیدا کر کے مخالف کو شکست دیدیں -

جمہوری اور جماعتی کاموں کا کبھی بھی یہ منشا نہیں ہوا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے کل افراد قوم کو کسی کام میں شریک کرلیا جاے - عملاً بھی یہ ناممکن ہے - جمہوریت اور شوری سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ حتی الامکان ایسے قوانین وضع کیے جائیں جنکی وجہ سے کسی ایک شخص یا چند آدمیوں کو تسلط و تغلب کا موقع نہ ملے' اور راے زیادہ سے زیادہ ممکن الاجتماع افراد میں بٹ جاے - ان افراد میں پہلا گروہ وہ ہوتا ہے جو شریک کار ہوتا ہے - دوسرا وہ وسیع تر گروہ جو پہلے گروہ کو منتخب کرتا ہے - اس طرح معاملہ بہت سے آدمیوں کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے " شخصیت اسمیں کم ہوجاتی ہے" اور علی سبیل الاستبدال تمام افراد قوم و جماعت اسمیں شریک ہوجاتے ہیں یا ہوسکتے ہیں -

یہی معنی اصول شوری اور اجتماع حل و عقد کے ہیں اور اسی اصول پر آج تمام دنیا کے مشترکہ اور مجلسی کام ہو رہے ہیں - کوئی چھوٹی سے چھوٹی مجلس بھی ایسی بمشکل ملیگی جو اپنے تئیں " شخص " کی جگہ " مجلس " کہتی ہو' اور پھر " مجلس خاص " کی طرح ایک خود مختارانہ کمیٹی بھی اس نے بنا لی ہو -

یا مثلاً سکریٹری کی معزولی کا حق عام مسلمانوں کی جگہ ایک خود ساختہ جماعت انتظامیہ کے ہاتھہ میں دیدینا جو مسلمانوں کا حق دینی و شرعی ہے - اور جبکہ وہ خلیفۂ وقت کو معزول کرسکتے ہیں تو کسی انجمن کے سکریٹری کو بھی معزول کرسکتے ہیں بشرطیکہ شرائط عزل بیان کردیں - ندوہ کا اصلی دستور العمل جسپر سالہا سال تک عمل ہوتا رہا ' اسمیں بھی حق عزل جلسۂ عام کو دیا گیا تھا - جلسۂ عام میں ہر شخص شریک ہوسکتا ہے' اور اضافی کثرت و عمومیت اسے حاصل ہوتی ہے ' اسلیے اطلاق عام راے کا اسی پر کیا جائیگا -

یا مثلاً منیجنگ کمیٹی کے ممبرونکا انتخاب عام ممبروں کی راے لیکر ہونا چاہیے - جو لوگ کسی مجلس کی تمام ہستی اپنے دست اقتدار میں لیتے ہیں' قانوناً و شرعاً و اخلاقاً انہیں مسلمانوں کے وسیع گروہ کی جانب ہی سے منتخب ہونا چاہیے - اسمیں مصلحت یہ ہے کہ خاص خاص شخصوں اور محدود جماعتوں کو اپنا غلبہ پیدا کرنے کا موقعہ نہ ملے اور ہر شخص اپنے تئیں منتخب کراکے ندوہ کے کام میں حصہ لے سکے - قدیم دستور العمل میں ایسا ہی تھا لیکن نئے دستور العمل سے یہ دفعہ نکال دی گئی -

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جلسۂ انتظامیہ کوئی شے نہ رہا - اسکو " جلسہ " کہنا مجلسی و مشترکہ کاموں کی حقیقت کو مشتبہ کرنا ہے - وہ چند آدمیوں کی ایک بے قاعدہ بھیڑ ہوگئی جسے آپس کے مبادلۂ انتخاب سے اکٹھا کرلیا گیا ہے - جن مسلمانوں کی جانب سے نیابت کا اُسے دعوا ہوتا ہے' انہیں یہ تک نہیں معلوم کہ کون ہمارا مختار کل ہوا ہے ؟ کب ہوا ہے ؟ اور کب اسکے پنجے سے چھٹکارا نصیب ہوگا ؟

یا مثلاً ندوہ کسی خاص صوبے یا شہر کی مخصوص انجمن نہ تھی - تمام مسلمانان ہند کیلیے کام کرنا چاہتی تھی ' پس ضرور تھا کہ تمام صوبوں سے اسمیں ممبر لیے جاتے اور اس طرح صحیح انتخابی اصول کی تعمیل کے ساتھہ عام دلچسپی اور واقفیت بھی مسلمانوں کو ہوتی ' مگر اسکا کچھہ لحاظ نہیں رکھا گیا اور تمام کاموں کو صرف چند ہاتھوں کے ذریعہ انجام دیے کی باسم مجلس ایک نئی مثال مشئوم قائم کی گئی -

غرضکہ اسی طرح کے مفاسد سے موجودہ دستور العمل لبریز ہے' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ جب تک یہ پتھر راہ سے نہ ہٹے ' کوئی اصلاح نہیں ہوسکتی - یہی ندوہ کی ریڑھہ کا اصلی مرض ہے اسی نے اُسے تمام مقاصد دینی و تعلیمی کے حصول سے یک لخت محروم کردیا ہے اور کام ہو نہیں سکتا - خواہ انسانوں کی جگہ آسمان سے فرشتے بھی اتر آئیں لیکن ایسے دستور العملوں کی موجودگی میں وہ کچھہ نہ کرسکینگے -

طبیعت کی اگر کسی شے کی مفسد ہو تو وہ اپنے تئیں کبھی بھی صالح نہیں بنا سکتی - انجمنوں کیلیے انکا کانسٹی ٹیوشن بمنزلۂ طبیعت و فطرت کے ہے جب یہ قائم ہوگئے تو پھر جبلت میں تبدیلی نہیں ہوسکتی - پس سب سے پہلا سوال بنیاد کا ہے نہ کہ در و دیوار کا -

[نسیان ذکر الہی]

الله اور اسکے ذکر کو بھلانا ایک حقیقی شیطانی عمل ہے - ہر جگہ قران حکیم میں نسیان و ذھول کو شیطان کی طرف نسبت دی ہے - حضرة موسی علیه السلام اپنے بحري معلم کی تلاش میں جب نکلے اور دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ پر مچھلی بھول آے تو انکے ساتھی نے کہا : وما انسانیه الا الشیطان (۱۸ : ۶۴) شیطان نے مجھپر نسیان طاري کردیا - حضرت یوسف علیه السلام نے اپني قید خانے کے ساتھي سے کہا تھا کہ " اذکرني عند ربک " عزیز مصر سے میرا ذکر کردینا - اگر وہ عزیز مصر سے ذکر کردیتا تو عجب نہیں کہ حضرة یوسف کو جلد رہائی ملجاتی - لیکن شیطان نے بھلا دیا اور اُسے یاد نہ رہا : فانساه الشیطان ذکر ربـــه فلبث في السجن بضع سنین (۱۲ : ۴۲) شیطان نے اسپر نسیان طاري کردیا اور وہ اپنے آقا سے حضرة یوسف کا تذکرہ کرنا بھول گیا -

اسی طرح سورہ انعام میں فرمایا : و اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (۶ : ۶۴)

اصل یہ ہے کہ نیکی کا سر چشمہ الله کی یاد اور اسکا ذکر ہے - قوة شیطانی اس ذکر کو بھلا دیتي ہے اور ہر کام جو نیک اور صالح ہوتا ہے اسکے لیے نسیان و ذھول طاري ہوجاتا ہے - گذشتہ صحبت میں " حزب الشیطان " کا ذکر آچکا ہے جو اولیاء الشیطان کی جماعت کا نام ہے - اسکا ذکر کرتے ہوے خدا نے فرمایا کہ " استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله - اولائک حزب الشیطان " (شیطان انپر مسلط ہوگیا ہے - پس انہوں نے خدا کے ذکر کو بھلا دیا ہے - یہي لوگ حزب الشیطان ہیں) - آیة بالا میں بھی " نسیان شیطانی " کا ذکر دیا ہے اور اس آیة میں بھي حزب الشیطان کیلیے " نسیان ذکر " کی طرف اشارہ کیا ہے - اس سے واضح ہوتا ہے کہ جن منافقین و منافقات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے' وہ بھی حزب الشیطان ہے : اولائک هم الخاسرون !

[عود الی المقصود]

برخلاف اولیاء الشیطان اور حزب ابلیس کا کام دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ امر بالمعروف والعدل کے مقابلے میں امر بالمنکر و الافساد کریں اور نہي عن المنکر کي جگہ امر بالمنکر کیلیے پکاریں :

هل یستوي هو ومن یامر بالعدل وهو علی صـــراط مستقیـــم ؟ (۱۶ : ۷۶)	(پھر) کیا ایسا شخص اور وہ مومن مخلص اپنے کاموں میں برابر ہوسکتے ہیں جو دنیا کو عدل کا حکم دیتا ہے اور خود بھی صراط مستقیم پر چل رہا ہے ؟

اور چونکہ دونوں جماعتوں کی تعلیم اور دعوة ایک دوسرے کے ضد اور مخالفت میں ہوتي ہے' پس ہر اعلان صداقت و دعوة الی الله کے موقعہ پر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہوجاتی ہیں - ایک صف کے ہاتھ میں امر بالعدل والمعروف کا علم صلح و اصلاح ہوتا ہے - دوسري صف کے اوپر مکر و فساد اور فواحش و منکرات کا جھنڈا ہوتا ہے - ایک سے امر بالمعروف و دعوة الی الله کي صدا اٹھتی ہے - دوسرے سے امر بالمنکر و دعوة الی الشیطان کي منادی بلند ہوتی ہے - ایک الله کي راہ میں اپنا خون بہاتا اور حق کیلیے جہاد کرتا ہے - دوسرا شیطان کی راہ میں لڑتا اور ظلم کیلیے قتال کرتا ہے :

الذین آمنـــوا یقاتـــلون في سبیل الله ' و الذین کفرو یقاتلون في سبیل الطاغـوت (۴ : ۷۵)	مومن الله کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور صاحبان کفر شیطان اور اسکے خلفا و مظاہر کي راہ میں -

پس مومن اور الله کا ولی وہي ہے جو شیطان کے ولیوں کو قتل کرے' اور انکے فساد و طغیان سے ارض الہي کو پاک کردے ' کیونکہ اسکے ایک ہي آقا اور خداوند نے حکم دیا ہے :

فقاتلوا " اولیاء الشیطان " ان کیـد الشـــیطان کان ضـعیـــفا ! (۴ : ۷۵)	شیطان کے دوستوں اور پجاریوں کو قتل کرو - شیطان کے مکر و فساد خواہ کتني هی قوي اور مہیب نظر آئیں لیکن الله کے ولیوں کے سامنے بالکل هي ضعیف و بے طاقت ہیں !

اور ایسا کرنا قتل و خونریزي نہیں بلکہ عین صلح و اصلاح اور امن و نظام ہے - کیونکہ فساد و ظلم کے روکنے کیلیے جو شخص خون بہاتا ہے' وہ دنیا کا حقیقی مصلح اور محسن ہے - کیونکہ اُس نے ایک جماعت کا خون بہا کر تمام عالم کو زندگي بخشدي - اور جو شخص ظلم و فساد کو زندگي بخشتا ہے وہي دنیا کا دشمن اور انسانیت کا عدو ہے' کیونکہ چند انسانوں کي خاطر تمام انسانوں سے دشمنی کررہا ہے :

و لکم في القصاص حیاة یـا اولی الالـــبـاب ! (۲ : ۱۹۳)	اور قتل کے بدلے قتل کرنے میں اے صاحبان عقل' تمہارے لیے زندگي ہے - کیونکہ ایک کو قتل کرکے اسکے شر و ظلم سے تم نے تمام دنیا کو نجات دلادي !

نیز فرمایا کہ :

و قاتلوهم حتي لا تـکون فتـنـة و یکون الدین لله (۸ : ۳۹)	اور اولیاء الشیطان کو قتل کرو یہاں تک کہ دنیا میں فتنہ و فساد باقي نہ رہے اور دین صرف الله هي کا قائم ہو جاے -

اولیاء الشیطان کا بھي کام یہي ہوتا ہے کہ وہ اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و معروف کا وعظ کرتے اور اسکي منادي بلند کرتے ہیں : و یقتلون الذین یامرون بالقسط (۳ : ۲۱) یعني وہ ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں - پس ضرور ہے کہ داعیان حق و عدل کے ہاتھوں وہ بھي قتل کیے جائیں :

فمن اعتـدی علیـــکم فاعتـدوا علیه بمثـل ما اعتدی علیکم ! (۲: ۱۹۴)	جو تم پر زیادتی کرے' تم بھي اسي طرح اور اسي قدر اسپر زیادتي کرو تا کہ ظلم و عدوان الله کے بندوں کو نیست و نابود نہ کردے -

(اولیاء الله سے مقصود)

لیکن واضح رہے کہ " اولیاء الله " سے قران کریم کا مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت " اولیاء الله " کي نہیں ہے' بلکہ ہر مومن صادق جس نے شیطاني قوی سے اپنے تئیں الگ کرلیا ہے اور الله اور اسکے رسول کے احکام کي اطاعت کرتا ہے ' وہ الله کے اولیاء اور دوستوں میں شامل ہوجاتا ہے - ایسے هي لوگوں کا ان آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے -

البتہ اولیاء الله کے مقامات و مدارج کے خاص خاص حالات ضرور ہیں' اور کتاب و سنت سے ایسے مقامات کا پتہ چلتا ہے جو ایمان الہي اور ذہاب الی الله کے انتہائي مراتب ہیں - احادیث صحیحہ علی الخصوص صحیح بخاري کے کتاب التواضع کی حدیث " ولي " میں اسکي طرف اشارہ کیا گیا ہے - نیز حضرة فاروق رضي الله عنه کو " محدث " فرمانا اسي کے ایک مرتبۂ اعلی کي صراحت تھي لیکن اسکی تشریح کا یہاں موقعہ نہیں - اولیـاء الله کے مدارج اس مشہور آیة شریفه میں بیان کردیے گئے ہیں کہ : و من یطع الله و الرسول فاولائـک مـع الـذین انعم الله علیهـم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین - وحسن اولائك رفیقا -

(۲) دوسرا سرچشمۂ مفاسد ایسی طبائع کا سوال ہے جو قواعد کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں' اور یہ مرض پہلے سے بھی زیادہ مہلک ہے - کیونکہ صحیح و سالم کاموں کیلیے جس درجہ صحیح و سالم قانون کی ضرورت ہے' اتنی ہی ایسے سالم و صحیح العمل لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو قانون کی پابندی کریں اور انکا دماغ کسی با قاعدہ کام کے کرنے سے انکار نہ کرے - اگر ایسا نہ ہو تو پھر قانون بیکار ہے اور قواعد کی حقیقت محض بے سود - آپ بہتر سے بہتر قانون بناکر کاغذ پر لکھہ لیں' لیکن وہ صرف کاغذ ھی تک رہیگا اگر اسپر عمل نہ کیا گیا - یہی نکتہ ہے جسکی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کیا جبکہ آغاز قرآن میں فرمایا :

ذالک الکتاب لاریب فیه ' هدی للمتقین - الخ (۲ : ۲)

قرآن کریم بلا شک و شبہہ خدا کی کتاب ہے - اُن لوگوں کو هدایت بخشنے والی ہے جو متقی هیں اور احکام الہیہ پر عمل کرتے هیں - مثلاً ایمان بالغیب و قیام صلواۃ و ایتاء زکواۃ -

فرمایا کہ قران " هدی للمتقین " ہے - متقی روحوں کو هدایت دینے والا ہے - یہ نہیں فرمایا کہ " هدی للمضلین و الکافرین " ہے - یعنے گمراهوں اور کافروں کو هدایت دینے والا ہے حالانکہ هدایت کی ضرورت تو گمراهوں کو هوتی ہے نہ کہ انکو جو متقی هیں ؟ نسخہ بیمار کو چاهیے نہ کہ تندرست کو ؟

لیکن حقیقت اسکی یہی ہے کہ کتاب الہی ایک قانون ہے قانون اُسی کام کو درست کرسکتا ہے جو قانون کے مطابق کیا جاے اور اسکی تعلیمات عمل و نفاذ میں آئیں - لیکن اگر ایک شخص قانون کی پروا نہیں کرتا اور اسپر عمل کرنے کیلیے طیار نہیں تو ایسے شخص کیلیے وہ قانون اسی طرح بیکار ہے جیسا اس بیمار کیلیے دوا جو طبیب سے نسخہ لیکر اُسے استعمال نہیں کرتا' اور هر طریقہ کے مطابق پرهیز کرنے کیلیے مستعد نہیں

متقی وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور ڈرتا وهی ہے جو اللہ کے احکام کو مانتا اور اسپر عمل کرتا ہے - پس فرمایا کہ قران کے قانون الہی اور نسخۂ شفا هونے میں تو کوئی شک نہیں - البتہ یہ قانون اسی کیلیے قانون ہے جو اسپر عمل کرے' اور یہ نسخہ اسی کیلیے وسیلۂ شفا ہے جو اسے استعمال کرے : یهدی به اللہ من اتبع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور و یهدیهم الی صراط مستقیم (۵ : ۱۸)

ورنہ اکثر اوقات تو گمراهوں کیلیے قانون کی موجودگی اور زیادہ موجب گمراهی هو جاتی ہے - کیونکہ قانون سے انہیں عناد هو جاتا ہے' اور اور زیادہ اسکی مخالفت کرنا چاهتے هیں : یضل به کثیراً و یهدی به کثیرا و ما یضل به الا الفاسقین ! (۲ : ۲٦)

پس ندوہ کے موجودہ مفاسد میں اعتقاد اور عمل ' قول و فعل' قلب و اعضاء' قانون و نفاذ' دونوں قسم کے مفاسد موجود هیں - اسکا دل اور جسم دونوں بیمار هیں - اول تو اسکے پاس کوئی صحیح قانون هی نہیں ہے جو بمنزلۂ اعتقاد کے ہے اور جسپر اعضا و جوارح کے تمام اعمال مرتب هوتے هیں - پھر جیسا کچھہ بھی ناقص و بے قاعدہ قانون موجود ہے' ستم پر ستم یہ کہ اسپر بھی عمل نہیں هوتا - و للہ در ما قال :

لاگ هو تو اسکو هم سمجھیں لگاؤ
جب نہ هو کچھہ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ؟

پس اسکی بیماری نہ صرف قانون کی ہے' بلکہ قانون کے عمل و نفاذ کی بھی ہے - اگر هم دیکھتے کہ جیسا کچھہ بھی قانون موجود ہے' اسکے مطابق ندوہ میں کام هو رها ہے تو همارا ماتم صرف اسی قدر هوتا کہ قانون کی ترمیم یا تجدید کردیں - ایک بہتر قانون بنا کر یا خود انہی لوگوں سے بنوا کر ندوہ کے سپرد کردیں اور پھر فارغ البال هوکر بیٹھہ رهیں - لیکن بلا شدید سے اشد ہے' اور مصیبت وسیع سے وسیع تر - دستور العمل کی درستگی کے بعد اسکے نفاذ و عمل کا مسئلہ سامنے آتا ہے اور هم دیکھتے هیں کہ نہ صرف فروعات و جزئیات هی میں بلکہ یکسر بنیادی اور اساسی امور میں ندوہ کا مسلمہ دستور العمل بالکل بے اثر اور قطعاً بیکار ہے - کبھی بھی اسکو پروا نہ هوئی کہ اقلاً اسکی موٹی موٹی دفعات اور اصولی نظم و قواعد هی کی پیروی کرلی جاے' اور کم سے کم اس مجلس کی بنیاد اور اساس تو باقاعدہ هوجاے -

بلا شبہہ مسلمانوں کے دوسرے مجالس کاموں میں بھی بے قاعدگیاں اور خلاف ورزیاں دیکھائی دیتی هیں - پونا کی مسلم لیگ سے لیکر علی گدہ کالج کے عظیم الشان ٹرسٹیوں تک کا یہی حال ہے - شاید هی کوئی انجمن ایسی نکلے جسمیں ٹھیک ٹھیک قواعد و ضوابط کی پیروی کی جا رهی ہے اور کوئی بات قابل اعتراض نہ هوتی هو - لیکن بے قاعدگیوں کی بھی قسمیں هیں اور قانونی خلاف ورزیاں بھی یکساں نہیں هوتیں - ایک بے قاعدگی جزئی اور فروعی امور میں هوتی ہے - ایک اصولی اور اساسی امور میں -

ایک بے قاعدگی یہ ہے کہ کام اصلاً تو با قاعدہ بنیادوں پر قائم هوچکا ہے - اساسی دفعات عمل میں آچکی هیں اور اسدرجہ محکم هوچکی هیں کہ ان میں کوئی ایک فرد واحد یا کوئی محدود جماعت تغیر و تبدل نہیں کرسکتی - لیکن اسکے طریق کار و عمل میں بعض فروعی دفعات نظر انداز کردی جاتی هیں' یا چند اشخاص اپنی کسی خاص غرض کو حاصل کرنے کیلیے چند مخصوص قواعد کے عمل میں مانع هونے لگتے هیں - یا عمل کراتے بھی هیں تو انکی اصلی حقیقت پیدا نہیں هونے دیتے وغیرہ وغیرہ -

لیکن ایک بے قاعدگی یہ ہے کہ سرے سے کام کی بنیادی دفعات هی پر عمل نہیں کیا گیا ہے - جن قواعد کی بنا پر اس کام کی بنیاد رکھی گئی ہے' اور جنکے عمل میں لانے کے بعد وہ ایک انجمن اور ایک باقاعدہ مجلس بنتی ہے' سرے سے انہی کو یک قلم چھوڑ دیا ہے - نہ صرف فروعات بلکہ اصول مفقود هیں - نہ محض طریق عمل هی غلط ہے بلکہ عمل کیا هی نہیں گیا ہے - سالها سال گذر گئے لیکن ایک نظیر بھی نہیں پائی جاتی جو ان اصولی دفعات کے عمل و نفاذ کا یقین دلاے !

ان دونوں قسم کی بے قاعدگیوں اور خلاف ورزیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے' گو بے قاعدگی دونوں هیں - ایک شخص فرض نماز پڑھتا ہے' سنت چھوڑ دیتا ہے - ایک کو فرض رکعتیں ادا کرنے کی بھی توفیق نہیں :

یزید سلیم و الاعز ابن حاتم !

بلا شبہہ پہلی قسم کی بے قاعدگی عام ہے اور بد قسمتی سے اکثر کاموں میں پائی جاتی ہے جسے دور کرنا چاهیے - لیکن ندوہ کی بے قاعدگی دوسری قسم کی بے قاعدگیوں میں سے ہے' اور اسلیے اسکی حالت مجالس و انجمن کی عام بے قاعدگیوں سے بالکل مختلف ہے :

ز شتان ما بین خل و خمر !

یہ کہنا کہ یہ بے قاعدگی فلاں نے کیوں دور نہ کی اور فلاں پر اسکا الزام زیادہ ہے' بالکل بے معنی ہے - سوال مفاسد کا ہے - اگر اسکا وجود ہے تو جب اور جس وقت اور جن لوگوں کو مہلت ملے انکی اصلاح کرنی چاهیے - خواہ کسی عہد میں پیدا هوئی هوں اور خواہ زید انکا پرورش کنندہ هو یا عمر ؟

هم آیندہ نمبر میں ایسی بے قاعدگیوں کی چند مثالیں بھی پیش کرینگے تاکہ لوگوں کو صحیح راے قائم کرنے میں مدد ملے - اور سمجھہ سکیں کہ اصلاح ندوہ کے مسئلہ میں اصلی بل کہاں پر کیا ہے ؟

اسکے بعد اس دستور العمل پر نظر ڈالینگے جو شائع کیا گیا ہے' اور بتلاینگے کہ وہ کس بنا پر محض بیکار ہے اور بعض اصولی امور میں تو پہلے سے بھی بدتر ہے - ندوہ کے اصل مفاسد میں سے کسی ایک فساد کی بھی اس سے اصلاح نہیں هوسکتی - اسکے بعد مسلمان راے قائم کریں کہ ندوہ کی موت و حیات صرف انہی کے هاتھہ میں ہے

مکتـــوب آستـانه علیـــه

(از دائرۂ مقدسۂ مشیخت اسلامیۂ کبری زاد الله شرفها)

(شیـــخ الاســـلام فیلی پائن)

حضرة الشیخ محمد رجیه الجیلانی (جنکا تذکرہ ایک سے زیادہ مرتبہ الہلال میں ہو چکا ہے اور جو گذشتہ دسمبر میں براہ ہند فلي پائن گئے تھے) حال میں انکا ایک خط آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلی پائن کی آب و ہوا انکے سخت ناموافق ہوئی اور مجبوراً بغرض علاج قسطنطنیه واپس آنا پڑا - چنانچہ تحریر فرماتے ہیں :

اے استاذ حکیم ! السلام علیک و رحمة الله و برکاته !

و بعد ' در جزائر فیلي پائن دو ماه و نیم قیام کرده بودم - مرض مزمن ـــ که در اواخر قیام آثار پر خطره اش ظهور یافته بود ـــ عاجز مسکین را بدار الخلافة مجبور عودت کرد -

لاکن لله مزید المنه که الان ان خطر زائل ' و صحت بدورۂ ضعف و نقاهت داخل شد - ان وقت که از جزائر حرکت کردم ' مشغول بالنفس بودم ' و بجانب اشرف حضرة عالي عریضۂ جوابیه نتوانستم تقدیم کنم - اما انچه نوشته بودند بوضوع انجامید' و الحق از مطالب مهمه را.........................تحریر نمودم- و الان بالمشافه یک صحبتی مفصلی میسر آمد.........................

در روز مفارقت از فیلي پائن جریدۂ یومیۂ محلیه " دي منیلا ٹائمس " یک مقالۂ مطوله متعلق بایں عاجز نشر کرده بود که مقطوعش را (یعنی اسکے کٹینگ کو) همراه ایں عریضه ارسال دارم- اگر مناسب است ترجمه اش را نشر نمایند -........................

از طرف ایں عاجز جمیع اخوان مسلمین هند را تحیة و سلام ' و بر سبب مفارقت از فیلي پائن مطلع فرمایند - امید وارم از لطف و کرم حضرة عز اسمه که در وقت قریب بایں عاشق خدمت صحت و توانائي حاصل ' و بجزائر مذکوره عودت میسر خواهد شد -

عضویت مجلس گزین مقدس تبشیر را با کمال فخر و مباهات قبول کردم و انشاء الله العزیز دریں قیام دار الخلافة نقاط مهمۂ این مطلب با تمام و تکمیل خواهد انجامید - از غیرت و حمیت اسلام پرورانه وخدمات عظیمۂ اسلامیۂ حضرة عالي حضرة اجل و اعظم شیخ الاسلام و المسلمین بسیار ممنون و متشکر اند ' و در مجالس حضرة ایشان ذکر جمیل شما بکرات و مرات مي آمد - متع الله الاسلام و المسلمین بطول حیاتکم !

از دعوات صالحه ایں مریض را فراموش نفرمایند - الله سبحانه حافظ و ناصر شما باشد - و السلام علیکم و علی جمیع اخواننا المسلمین -

اخو کم : محمد رجیه الجیلاني
شیخ الا سلام فیلي پائن - قسطنطنیه

اس خط میں فیلي پائن کے روزانہ اخبار " منیلا ٹائمس " کے جس مضمون کا حوالہ دیا ہے' اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے :

(شیخ الاسلام جـزائـــر)

(شیخ محمد وجیہہ الجـــیلانی)

" افسوس ہے کہ شیخ الاسلام جزائر فیلیپائن اپنی ناز ساري مزاج اور موسم جزائر کي عدم موافقت کي وجہ سے مجبوراً قسطنطنیہ واپس چلے گئے - روانگي سے قبل " زیمبوگا " میں ایک عظیم الشان وداعي جلسہ منعقد ہوا تھا جسمیں ۵ ہـزار سے زائد مسلمانـان جزائـــر شریک تھے -

اس عظیم الشان مجلس میں لوگ جوش عقیدت سے زمین پر جھک جھک کر ان کے قدموں اور انکے دامن کو نہایت ادب و احترام اور ارادت و عقیدت سے بوسه دیتے تھے اور بمنت و الحاح التجا کرتے تھے نه خدا کے لیے یہاں سے نہ جائیے !

جو لوگ مسلمانان جزائر کي حالت کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں انکا خیال ہے کہ شیخ الاسلام کي آمد سے مسئلہ مور (مسلمانان جزائر) کے حل کا آغاز ہوگیا ہے - انکي رائے ہے کہ اگر مسلمان ان نیم وحشي لوگوں پرانہي کے مذہب کي راہ سے اثر ڈالنا چاہیں تو ان پر بڑي حد تک اقتدار حاصل ہوسکتا ہے اور اسطرح یہ نیم وحشي پر امن اور کارکن شہري بن جا سکتے ہیں -

شیخ الاسلام کي قسطنطنیہ سے روانگي بھي ایک ممتاز اور نمایاں واقعہ تھا کیونکہ انکو رخصت کرنے کے لیے مشاہیر مذہب اور اعیان و اشراف ملت آئے تھے اور انہیں بعض گرانبہا تحائف بطور یادگار کے دیے گئے تھے - انہوں نے شکـریہ کے ساتھہ تحـائف واپس کر دیے اور کہا :

" مجھے اپني ذات کے لیے ان تحائف کي یا کسي اور شے کي ضرورت نہیں - میں اگر آپ لوگوں سے کچھہ چاہتا ہوں تو وہ یہ ہے کہ ان لوگوں کي اصلاح میں میري مدد کیجیے جنکے لیے میں جا رہا ہوں"

شیخ الاسلام جب آئے تو " زیمبوگا " اور اسکے قرب و جوار کے ناواقف اور بے خبر فیلي پائني امریکی عام طور پر ڈرتے تھے کہ یہ کوئي نئے نبي یا ایک نئے مہدي ہیں جو اسلیے آئے ہیں تاکہ مسلمانوں کے غولوں کو لیکے مقدس جنگ شروع کردیں -

مگر جب انکا قیام ہوا تو یہ خوف محض بیجا نکلا اور ثابت ہوگیا کہ وہ نہ صرف خلیفة المسلمین کے نائب اور شریعۂ اسلامیہ کے ایک مفتي ہي ہیں' بلکہ ان فضائل کے ساتھہ ایک نہایت شریف خصائل و بہترین تعلیم یافتہ شخص بھي ہیں جو اس عہد کا ایک مسلمان ہوسکتا ہے -

ہمارے اخبـار کے نامہ نـگار نے مسلمانان جزائر فیلی پائن کے سیاسي مستقبل کے متعلق شیخ موصوف سے دریافت کیا تھا - انہوں نے جواب دیا :

" جب میں نے یہاں کے مسلمانوں کی حالت دیکھي تو میرا دل فرط غم و تاسف سے چور چور ہوگیا - انکو مدد کي سخت ضرورت ہے - انہیں ہر طرح کي عمدہ تعلیم دیني چاہیے - اسوقت عالم اسـلامي میں ان لوگونکي اصلاح و ترقي سے زیادہ افضل و اشرف کوئي کام نہیں"

مراسلہ نگار نے اس وحشیانہ قتل و خونریزي کے متعلق پوچھا جسے یہاں " جورا مینٹیڈو " کہتے ہیں - شیخ الاسلام نے کہا کہ یہ انکي ایک وحشیانہ عادت ہے جو بطور آثار عہد جاہلیت کے اب تک ان میں باقي ہے - چنـانچہ جو لوگ حج کر آئے ہیں وہ اس حرکت کے سخت خلاف ہیں - اسلامي تعلیم کي اشاعت سے اس مذموم عادت کي بیخکني ہوسکتي ہے - قرآن شریف میں یہ کہا گیا ہے کہ جو آدمي ایک انسان کو قتل کرتا ہے' گویا وہ سب کو قتل کرتا ہے (من قتل نفساً بغیر نفس او فساد في الارض فکانما قتل الناس جمیعاً)-

الارض بغيـــر الحـــق (١٠ : ٧٢)	خدا کی طرف متوجه کردیتي هے' اور نہایت خلوص اور عبودیت کے ساتھه

دعائیں مانگنے لگتے هیں که خدایا ! اگر اس مصیبت سے تو همیں بچالے تو هم پھر کبھی تجھے نه بھلائینگے اور همیشه تیرا شکر کرتے رهینگے !

لیکن جب خدا انہیں اس بلا سے نجات دیدیتا هے تو وہ خشکی پر پہنچتے هی سرکشي اور بغاوت کرنے لگتے هیں' اور اپنی مصیبت کی گھڑي اور وعدے کو بھول جاتے هیں "

* * *

قرآن حکیم نے تقریباً دس بارہ موقعوں پر یه مثال بیان کي هے۔ یه اُس وقت کی مثالیں نہیں جبکه جہازوں اور کشتیوں کي سلامتي کا دارومدار محض هوا پر تھا' جبکه سمندر کي قہرمانیة کے آگے انسان کي بے بسی بہت هی زیادہ تھی ' اور جبکه هوا کي مخالفت ' سمندر کي طغیاني ' بحري راستوں کي ناواقفیت ' اور خوفناک دریائی حیوانات کی خونخواری کے مقابلے کیلیے چھوٹے چھوٹے تختوں کی کشتیاں کچھه کام نہیں دے سکتي تھیں۔ لیکن اب دنیا تیرہ سو برس آگے بڑھگئي هے ' اور انسان نے اپني مصیبتوں کو دور کرنے کیلیے صنعت اور علم کے بڑے بڑے معجزات دکھلاے هیں - استیم کی ایجاد نے هوا کي موافقت و مخالفت سے بے نیاز کر دیا هے جسکے آگے انسان کي کوئی کوشش کارگر نہیں هوتی تھی - تمام دریائی راستے اس طرح معلوم کر لیے گئے هیں که پچھلے زمانے کے لوگوں کو خشکی کی راهوں کا بھی اتنا علم نه هوگا - روشنی کے منارے ' جہازوں کی دائمی آمد و رفت ' حرکت و سکون کے عجیب الخواص آلات ' بے تار کي خبر رسانی ' اور نئی نئي ایجادات و انکشافات نے دریائي سفر کو زمین کے سفر کی طرح بالکل پر امن کردیا هے ' اور ایسے بڑے بڑے جہاز سمندروں میں ڈالے جاتے هیں که مثل ایک پوري بستي اور آبادي کے هوتے هیں ' اور تمام بحري حوادث و خطرات سے بے خوف و خطر هر طرف پھرتے اور دنیا کے ایک گوشے کو دوسرے گوشے سے متصل کرتے رهتے هیں :

پس اگر ایسا هي هوا هے تو کیا یه تمام مثالیں جو قرآن حکیم نے دریائي سفر کے متعلق دي هیں بیکار هوجائینگي ؟ کیا اب انسان کي عبرت کیلیے لسان الہی کے بیانات کام نه دینگے ؟ کیا انسان نے اپني بے بسی کی مصیبتوں کو نابود کردیا' اور خدا کے پکارنے کي اُسے کچھه احتیاج نه رهي ؟

* * *

بارها میرے دل میں یه سوالات اٹھے' مگر سچ یه هے که انسان نے ابتک کچھه بھي نہیں کیا هے - اسکے غرور اور گھمنڈ کو کچلنے کیلیے ابتک حوادث ارضیه و بحریه کا هاتھه متحرک هے۔ زمین اسی طرح بے بس کردینے والي مصیبتوں سے معمور هے جس طرح که پہلی تھي' اور دریا ٹھیک ٹھیک اسي طرح مایوسي و نا امیدي کي هلاکت کے بے شمار مواقع رکھتا هے جسطرح که قران حکیم نے بتلایا هے - مصیبت و عجز انساني کي ایک مثال بھي ابتک بے اثر نہیں هوئی - انسان نے بہت ترقي کي هے' لیکن وہ خدا کے سامنے ابتک بےبس اور لاچار هے- وہ خواہ کتنے هي طاقتور اور ناقابل تسخیر جہاز بنالے ' لیکن جیسا که اُسکے خدا نے کہا هے ' اُسے سمندروں کی مصیبتوں سے دو چار هونا هي پڑیگا - وہ طوفانوں میں ضرور گھریگا ' موجوں کے احاطے سے بے بس هوگا ' پانی کی چادریں اسپر سے گذرینگي ' لہروں کي طغیانی اسکا محاصرہ کریگي ' بالاخر اسکو اپنے گھمنڈ اور تمرد کا سرجھکانا پڑیگا ' اور بے بس اور عاجز هوکر خدا کو پکارنا هي پڑیگا - ٹھیک اسي طرح جسطرح که ابسے بہت پہلے انسانوں نے خدا کو پکارا تھا جبکه وہ چھوٹي چھوٹي کشتیوں میں۔ چند بانوں کے ٹکڑے جمع کر رهے تھے ' اور سمندر کي قہرمان هستي کے مقابلے کے لیے عظیم الشان جہازوں اور مہیب انجنوں کي جگه صرف لکڑي کے چند جڑے هوئے تختے اپنے ساتھه رکھتے تھے ! '

* * *

مصیبت کیلیے کچھه ضرور نہیں که وہ ایک هي راستے سے آئے - حالات کے بدلنے سے وسائل و بواعث بھي بدلتے رهینگے - یه سچ هے که اب باد باني جہاز نہیں هیں جنکي سلامتی هوا کی موافقت پر موقوف تھي - تاهم بحر اطلانطک میں بہتي هوئي برف کی کوئی نه کوئی چٹان تو اب بھي نکل آسکتي هے جو " ٹائٹینک " جیسی انسان کی مغرور اور عظیم الشان صناعي قوت کو فنا کردیگي ؟

اگر یه صورت بھي نهو تو خود وهي انجن جسکے اعتماد پر انساني غرور نے تسخیر بحر کا اعلان کیا هے ' موت اور تباهي کا وسیله بن جاسکتا هے اور پھٹکر تمام جہاز میں آگ لگا دیسکتا هے - جہاز " والٹرنو " کي آتشزدگی سے بربادي چند ماہ پیشتر کی بات هے !

* * *

حال میں " ایمپرس آف آیرلینڈ " کی درد انگیز تباهي نے اس حقیقت کو بالکل واضح کردیا هے - نه تو قوة دخاني کا عظیم الشان دیو کچھه کرسکا ' نه تو بے تار کي خبر رساني کچھه کام آئي ' اور نه بیسویں صدي کے سائنس اور تمدن نے کچھه فائدہ پہنچایا - وہ سب کچھه هوا جو اِن مثالوں میں قرآن حکیم نے بیان کیا هے - دریا کی موجیں هر طرف سے اٹھیں ' لہروں نے بڑھکے سطح جہاز پر قبضه کرلیا ' سمندر کی قہرمانیت هر طرف سے محیط هوگئي ' اور چند گھنٹوں کے اندر ایک هزار تئیس متمدن انسان انتہائي بے بسي اور درماندگي کے ساتھه دریا کے اندر فنا هوگئے - انساني علم و ایجادات کا غرور ایک متنفس کو بھي نه بچا سکا : ما لهم من الله من عاصم !

* * *

یه فی الحقیقت الله تعالی کے طرف سے انسانی غرور اور گھمنڈ کے پشت غفلت پر ایک تازیانۂ عبرت هے جو کبھي کبھي حرکت کرتا هے تا که دنیا کو معلوم هو جاے که بڑي بڑي ترقیوں کے بعد بھی انسان اسی طرح فطرة کے پنجے میں هے جیسا که خلقت کائنات کے پہلے دن تھا' اور خدا کے پکارنے کیلیے ابتک اسی طرح مجبور هے جیسا که هزاروں برس پہلے تھا - خواہ وہ کتنا هی اپنی تدبیروں میں غرق اور اپنی فتح مندیوں پر نازاں هو لیکن جسطرح خدا نے اپنی حفاظت کیلیے یکے بعد دیگرے نئی نئی تدبیریں سوجھاتا رهتا هے ' اسی طرح وہ نئی نئی تدبیروں سے اسکے سر غرور کو کچل بھي سکتا هے - ادھر کوئی نئي تدبیر بچاؤ کی نکلیگی ' اودھر قدرت هلاک کی کسي نئی صورت کو مسلط کردیگی :

و اذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ فلما نجاکم الی البر اعرضتم' و کان الانسان کفورا - افامنتم ان یخسف بکم جانب البر او یرسل علیکم حاصباً ثم لا یجدوا لکم وکیلا ؟ (١٧ : ٦٨)	" اور جب سمندر کے اندر تم مصیبت میں مبتلا هو جاتے هو تو جن قوتوں پر تمھیں اعتماد تھا ' ان میں سے کوئي بھي تمھارے کام نہیں آتي - تم سب کو بھول جاتے هو - صرف خدا هي تمھیں یاد آتا هے - لیکن پھر جب خدا تمھیں

خشکي تک پہنچا دیتا هے ' تو اُس سے گردن موڑ لیتے هو اور اپني مصیبت کي گھڑي بھول جاتے هو !

لیکن اگر تم اپني مصیبتوں کي طرف سے مطمئن هو گئے هو اور سمجھنے لگے هو که اب اور کونسي مصیبت هم پر آسکتي هے تو یه تمھاري بڑی هي غفلت هے - کیا یه ممکن نہیں که خدا تمھیں دریا کي جگه خشکي هی میں هلاک کرڈالے اور زمین کو دھنسا دے ؟ یا خوفناک آندھیاں چلا دے اور اُس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نه پاؤ ؟ اسکے عذاب کي تو هزاروں صورتیں هو سکتي هیں۔ وہ کچھه تمھاري طرح اپنے کاموں میں عاجز و درماندہ نہیں هے "

پروفیسر موصوف نے بہت سے ایسے عجیب عجیب آلات بنائے ہیں جو نہایت صحت و دقت کے ساتھہ ان تمام حرکات و تغیرات کو قلمبند کر لیتے ہیں جو پودوں میں خارجی اثرات سے پیدا ہوتے ہیں یا خارجی اثر کے بغیر خود بخود اندر ہی اندر پیدا ہوتے رہتے ہیں - روایل سوسائٹی کے صدر جب پروفیسر موصوف کی پرائیوٹ تجربہ گاہ میں آئے تو ان پر سب سے زیادہ اثر انہی آلات کا پڑا - چنانچہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) کے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہے وہ بہت اہم ہے - نیز انہیں امید ہے کہ یہ تحقیقات ایک ایسے انداز میں جاری رہیگی جو اس مسئلہ کے شایان شان ہے -

" اسٹینڈرڈ ورک ان فزیالوجی " (علم وظائف الاعضاء میں ایک مستند کتاب) کے مصنف پروفیسر ایسٹارلنگ (Professer Starling) اور علم " وظائف اعضاء نباتات " (Plant Physiology) کے مشہور ماہر پروفیسر آلیور (Olwer) بھی پروفیسر بوس کی لیبوریٹری میں آئے تھے - انکے ساختہ آلات کی دقت و صنعت عملی سے بیحد متاثر ہوئے - انہوں نے اعتراف کیا کہ پروفیسر بوس کا عملی اور علمی طریق دونوں بہت اہم اور عظیم الشان ہیں !

(عام دلچسپی اور اعتراف)

یہ عجیب بات ہے کہ اس دلچسپی کا دائرہ محض علم النباتات اور اسکے ہمرشتہ علوم کے حلقوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ طبعیات کے دیگر حلقوں میں بھی نہایت گہری توجہ پیدا ہوگئی ہے -

پروفیسر کارویتھہ رید ایک ماوراء طبیعی (Metaphysician) ہیں - یعنی انکا موضوع بحث و فکر مسائل ما وراء الطبیعیات ہواکرتے ہیں - فطرۃ (نیچر) کے ماوراء الطبیعی مسائل پر انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جسکا نام " میٹافزکس آف نیچر " ہے -

وہ کہتے ہیں کہ علمی دنیا میں سالہا سال سے کوئی کام اس قدر اہم نہیں ہوا ہے جیسا کہ اس ہندوستانی عالم نے کیا - انکی رائے میں یورپ کے موجود فلسفیانہ خیالات پر اس انکشاف کا نہایت گہرا اثر پڑیگا - اور اب تک ہم جس نظرے سے روح اشیاء کو دیکھتے آئے ہیں ' اسمیں یقیناً بہت کچھہ تغیر ہو جائیگا -

مسٹر ارتھر بالفور بھی پروفیسر بوس کے نظریہ سے بہت متاثر ہیں - اور انکی پرائیویٹ تجربہ گاہ میں کئی بار آچکے ہیں - پروفیسر نے انکو درختونکی زرد رنجی اور جو چوٹ ہیں کے متعلق جو تجارب دکھلاے ' انمیں انہوں نے نہایت گہری دلچسپی لی - مسٹر بالفور کو حیرت ہے کہ یہ نظریہ علماے وظائف الاعضاء کے لیے کسقدر اہم و عظیم الاثر ہے !

ادبیات

آثار علمیہ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

شب وصال میں مونس گیا ہے بن تکیہ
ہوا ہے موجب آرام جان و تن تکیہ
خراج بادشہ چین سے کیوں نہ مانگوں آج ؟
کہ بن گیا ہے خم جعد پر شکن تکیہ
بنا ہے تختہ گلہاے یاسمین بستر
ہوا ہے دستۂ نسرین و نسترن تکیہ
فروغ حسن سے روشن ہے خوابگاہ تمام
جو رخت خواب ہے پرویں ' تو ہے پرن تکیہ

قطعہ

مزا ملے کہو کیا خاک ساتھہ سونے کا ؟
رکھے جو بیچ میں وہ شوخ سیم تن تکیہ
اگرچہ تھا یہ ارادہ مگر خدا کا شکر
اٹھا سکا نہ نزاکت سے گلبدن تکیہ
ہوا ہے کاٹ کے چادر کو ناگہاں غائب
اگرچہ زانوے نل پر رکھے دمن تکیہ
بضرب تیشہ وہ اس واسطے ہلاک ہوا
کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا کوہکن تکیہ
یہ رات بھر کا ہے ہنگامہ صبح ہونے تک
رکھو نہ شمع پر اے اہل انجمن تکیہ
اگرچہ پھینکدیا تم نے دور سے لیکن
اٹھاے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن تکیہ
غش آگیا جو پس از قتل میرے قاتل کو
ہوئی ہے اسکو میری نعش بے کفن تکیہ
شب فراق میں یہ حال ہے اذیت کا
کہ سانپ فرش ہے اور سانپ کا ہے من تکیہ
روا رکھو نہ رکھو تھا جو لفظ " تکیہ کلام "
اب اسکو کہتے ہیں اہل سخن " سخن تکیہ "
ہم اور تم فلک پیر جسکو کہتے ہیں
فقیر غالب مسکین کا ہے کہن تکیہ

(مسٹر بوس کا کارنامہ)

یہ مضمون ہم نے صرف اسلیے اس اشاعت میں شائع کیا تاکہ پروفیسر بوس اک سرسری تعارف الہلال کے حلقۂ مطالعہ سے ہوجاے - ورنہ اصلی موضوع بحث پروفیسر موصوف کی تحقیقات و انکشافات کی تشریح ہے اور اسکا باتصویر سلسلہ آئندہ اشاعت سے شروع ہوگا -

شـذرات علمیـہ

کوا پریٹو سوسائٹی

شکر ہے کہ کوا پریٹو سوسائٹی کی تحریک ہندوستان میں آگے بڑھہی ہے اگرچہ رفتار افسوسناک طور پر سست ہے - اس تحریک کے آغاز کو دس سال ہوگئے - اسوقت کل ۲ ہزار سوسائٹیاں ہیں ' اور انکے ممبروں کی تعداد قریباً ۹ لاکھہ - کار و بار میں لگے ہوے سرمایہ کی مقدار ۵ کرور ہے -

یہ نظام اعانت ہندوستان کے علاوہ مصر جرمنی ' اور اطالیا میں بھی رائج ہے - مصر میں ہندوستان کے بعد اور اسی کے نمونہ پر روشناس کیا گیا ' اسلیے اسکے نتائج قابل ذکر نہیں - البتہ اطالیا اور جرمنی کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زراعتی آبادی میں سے ہر ۲۰ ہزار کے لیے اطالیا میں ۱۵ اور جرمنی میں ۵۲ ' ہیں مگر بدبخت ہندوستان میں صرف " ایک " !

اسکی وجہ کچھہ تو اس تحریک کی نو عمری اور زیادہ تر ملک کی وسعت ' جہل و استیلاء ' اور تعلیمیافتہ طبقہ کی اقتصادی و اجتماعی تحریکوں سے غفلت و بے رغبتی ہے

دول یورپ اور فوج

آیندہ سال امن کی حالت میں جرمن فوج کی کل تعداد ۸ لاکھہ ۷۰ ہزار ہوگی لیکن جنگ کے زمانہ میں ۵۴ لاکھہ تربیت یافتہ اشخاص کی خدمت حاصل کرسکیگی با این ہمہ فوجی حلقوں میں مزید اضافہ کی فرمایش ہورہی ہے - جرمنی کو دیکھکر فرانس نے بھی اپنی فوج میں معقول اضافہ کرلیا ہے مگر وہ اضافہ کے بعد بھی جرمنی سے بہت کم ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ فرانس جرمنی کی طرح فوجی مصارف کا متحمل نہیں ہوسکتا یہی سبب ہے کہ وہ اپنے حلیفوں کی طرف اعانت طلب نظروں سے دیکھرہا ہے -

روس بھی اپنے فوج میں اضافہ کا انتظام کررہا ہے جسکی تعداد ۴ لاکھہ ۵۰ ہزار ہوگی سب ملاکر امن کی حالت میں روسی فوج کی تعداد ۱۷ لاکھہ ہے - گویا جرمنی سے کوئی دو چند -

لیکن سچ یہ ہے کہ جرمنی کو اس نئے معمولی اضافہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا - کیونکہ اب بھی مفاہمت ثلاثہ کی فوجی طاقت اتحاد ثلاثہ کی فوجی طاقت سے بہت زیادہ ہے -

مشهـور پـروفیسر جے - سی - بـوس

اور

علماء انگلستـان کي قـدرداني

آجکل مشهور بنگالی عالم پروفیسر بوس انگلستان میں مقیم هیں اور اپنے نودریافت نظریه پرجا بجا تقریریں کر رهے هیں - انکی پرائیویٹ برطانی تجربه گاه (لیبورٹری) علما و محققین انگلستان کا مرکز شوق و شغف بنگئی هے !

آج دنیـا کے سب سے چهوٹے براعظم (یورپ) اور بقیه کرۂ زمین کي هر شاخ حیات ملی میں جو عظیم الشان فرق نظر آتا هے ' وه قدرت کی کسي غیر عادلانه تقسیم کا نتیجه نہیں هے - قدرت نه تو بخیل هے اور نه متعصب - اسکے نزدیک امتیاز مرز و بوم ' و تفریق رنگ و نسل کوئی شے نہیں -

سیاه افریقه ' گندم گون ' زرد رو مشرق اقصی (چین و جاپان) بوقلموں هندوستان ' اور سفید یورپ ' سب اسکے نزدیک ایک هیں :

کلکم من آدم و آدم من تراب !

اس کا ابر کرم سب پر یکساں برستا هے - البته جو لوگ اپنے باغ و چمن کو اس سے سیراب کرلیتے هیں ' انکا دامن همت گل و ثمرات سے مالا مال رهتا هے - لیکن جنکے یہاں برسات کا موسم غفلت میں کاٹ دیا جاتا هے ' انکے وهاں همیشه خاک اُڑتی رهتی هے :

من عمل ' فلنفسه - و من عسی فعلیه !

مواهب ذهنیه قدرت نے یورپ اور غیر یورپ ' دونوں کو یکساں دیے هیں - یورپ میں انکي تربیت و پرداخت کي جاتي هے - اسلیے جلیـل القدر فلسفی ' عظیم الشان طبیعی ' عالی مرتبـۂ مخترع ' بلند پایه مصنف ' جادو نگار انشاء پرداز ' اور سحر آفرین لیڈر پیدا هوتے هیں ' لیکن مشرق نے اپنے تمام خصائص تعلیم و تربیت کهو دیے - نتیجه یه نکلا که وه تمـام فطري قوتیں جو قدرت کي بخشش سے اُسے ملي هیں ' ضائع جاتی هیں ' اور هم میں اکابر و ابطال (هیروز) کا هر طرف قحط هے : و ما کان الله لیظلمهم و لکن کانوا انفسهم یظلمون !

* * *

اس حقیقت کی مثالوں کي کمي نہیں اور نه همیں کسي غیر معمولی تفحص و تلاش کی ضرورت هے - کیونکه اسکي تازه ترین مثال پروفیسر بوس همارے سامنے موجود هیں - وه ایک ایسی قوم کے ممبر هیں جو صدیوں سے خوابیده و افتاده پڑي تهی - مگر ایک صدي سے کم کي بیداري نے آج اسمیں ارتقاء دماغی کی بہترین مثالیں پیدا کردي هیں !

(اکسفورڈ)

پروفیسر موصوف کي اولین تقریر غالباً آکسفورڈ میں هوئی هے - اس تقریر کي کامیابی کا غلغله جب سے بلند هوا هے ' اسوقت سے تمام علمی حلقوں کي نظریں دفعةً اٹهگئي هیں اور دوسرے علمي معاهدوں (انسٹیٹیوشنز) سے بهي دعوتیں آرهی هیں که اپنی تحقیقات سے انهیں افاده کا موقعه دیں !

(کیمبرج)

آکسفورڈ کے بعد انہوں نے کیمبرج میں تقریر کي - کیمبرج والوں نے اسقـدر اهتمام کیا که انکے تجربه کے پودوں کے لیے خاص هندوستان کي مٹی مہیا کي !

کیمبرج کا بٹانیکل تهیٹر (تماشا گاه نباتات) ایک وسیع اور کشاده عمارت هے - پروفیسر موصوف اسی عمارت میں اپنی تقریر کے متعلق تجربے دکها رهے تهے - ریوٹر کا بیان هے که یه عمارت بڑے بڑے طبیعیین اور خصوصیین (اکسپرٹس) سے اس طرح بهري هوئی تهي که تل رکهنے کي جگه نه تهي - اور یه تمام مجمع اساتذۂ علم همه تن گوش هورها تها !

کیمبرج کا قاعده هے که جب کوئی طالب علم کسي خاص شاخ میں فضیلت (آنرز) کا درجه حاصل کرتا هے تو ایک خاص امتحان لیا جاتا هے - اسے ٹرپوس (Tripos) کہتے هیں -

پروگرام کے قرار داده وقت کي رو سے تقریر کا وقت آگیا تها مگر اسوقت بعض مستعد طلبه ٹرپوس میں بیٹهے تهے - اسلیے پروفیسر بوس سے درخواست کي گئی که وه صرف دس منٹ اور توقف کریں تاکه طلبه امتحان سے فارغ هوکے آجائیں اور محروم نه رهیں -

(سر ایف - ڈارون)

اثناء تقریر میں هر تجربه اور اسکے مظاهره (Demonstration) کا استقبال گرمجوشي اور پر زور چیرز سے کیا جاتا تها - چیرز کے متعلق یه امر قابل ذکر هے که انکي ابتداء موجوده انگلستان کے مشهور عالم نباتات (Botanist) سر فرانسس ڈارون کرتے تهے - عموماً پہلے انهی کے هاتهوں کو تالیوں کیلیے بے اختیارانه جنبش هوتی تهی ' اور پهر تمام هال گونج اٹهتا تها !

سر ایف - ڈارون نے آخر میں یه تجویز پیش کي که پروفیسر بوس کے لیے شکریه کا ووٹ پاس کیا جاے - ووٹ تجویز کرتے هوے انہوں نے کہا که وه قدر داني کے جذبات سے لبریز هیں - نه صرف اسلیے که یه کام نہایت درخشاں و یادگار هے ' بلکه اس لیے که تجارب کی نوعیت ایسي هے که انسان کو ناگزیر طور پر قائل هوجانا پڑتا هے - انہوں نے اعتراف کیا که مقرر ایک نادرالوجود ذهن و دماغ رکهنے والا صاحب عملیات هے - نیز حاضرین کو اس امر کي طرف توجه دلائي که انہوں نے جو کچهه ابتک کیا هے محض اپني جیب خاص کے مصارف سے کیا هے - حتی که انکو اپنے تجارب کے لیے بہت سے خاص خاص آلات بنانا پڑے جو اسقدر قیمتی اور نازک هیں که دیکهکے حیرت هوتي هے -

نفس موضوع کے متعلق انہوں نے کہا که اپنے اندر ایک وسیع دلچسپي رکهتا هے اور اگر یه کام آگے بڑها تو اس سے بہت کچهه امید کي جاسکتی هے -

(مسٹر بوس کی تجربه گاه)

پروفیسر بوس کے مسئله کے متعلق انگلستان کے علمي حلقوں میں اسقدر دلچسپي بڑهگئي هے که بہت سے اجله علماء و مشاهیر انکي پرائیوٹ تجربه گاه (لیبوریٹري) میں آتے هیں اور انکے مخصوص و مابه الافتخار مسئله کا درس و مطالعه کرتے هیں !

جو کرکے اٹھنے میں وہ انسے زیادہ بے خطر دوڑتے میں جنھیں راہ کی ٹھوکروں کی خبر نہیں -

وہ ہمیشہ کیلیے بندھگیا - یہی حملہ کیوپڈ کا ناقابل دفاع ہوتا ہے ' حالانکہ جنگل کی عورتوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھکر کہا تھا : " تو اپنی کمان کھینچ مگر زنجیر سے کام نہ لے " (۱)

عشق چوں برسر کسی حملۂ بیداد آرد
اولش قوت بگسریختن از پا ببرد

* * *

" کریفک " لندن کے مشہور انتقاد نگار مسٹر فلپ کپس نے اس کتاب پر نہایت دلچسپ ریویو لکھا ہے اور بعض قابل غور اقتباسات پیش کیے ہیں - ہم اسکا خلاصہ درج کرتے ہیں :

" پارنل " اپنے وقت میں آئرش تحریک کا سب سے بڑا لیڈر تھا - اسوقت کسی کو اسکا وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ ایک عورت کے لیے تمام دنیا کو کھو بیٹھے گا ؟ یا یہ کہ ایک قوم جو انتہائی دل شکنی کے لیے اٹھی ہے ' اپنی قومی قسمت کے ایک نہایت ہی نازک وقت میں اپنے ایک ہی لیڈر کو صرف اسلیے چھوڑ دیگی کہ اس نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی تھی ؟

مگر ایسا ہی ہوا - پارنل سے لغزش ہوگئی - عشق کے حملے کو وہ نہ روک سکا - اسکے متبعین نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ آئرش تحریک کم از کم بیس سال پیچھے ہٹگئی -

مسز " ارشے " ہی وہ عورت ہے جسکے لیے پارنل نے اپنا مستقبل برباد کیا ' اسلیے اسکے اس قول کو ضرور باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ (یعنی مسیز ارشے) " پارنل کی روح کے خلوتکدوں میں اسکی پیچیدہ تاریکیوں اور نظر خیرہ کن روشنیوں کے باوجود داخل ہوئی " -

پارنل ایک دراز قامت ' عمیق و سنجیدہ چشم ' مسرور مگر ہوشمند چہرہ انسان تھا - تعجب یہ ہے کہ جب وہ ان لوگوں سے ملتا تھا جن کو اس سے ہمیشہ سابقہ پڑتا تھا ' تو اسوقت بھی وہ معمولی انسان نہیں معلوم ہوتا تھا !

اسمیں اپنے انگریزی آبا و اجداد کی نخوت اور مغرورانہ کم سخنی تھی جسکی تائید اسکے حیاء پرور اور ذکی الحس مزاج سے ہوتی تھی ' لیکن ساتھہ ہی اسکے کریکٹر میں چڑچڑاپن کا بھی انداز تھا - آئرش قوم کی روح پوری طرح اسمیں موجود تھی - اسکی گہری اداسی ' اسکی وہم پرستی ' اسکا دسانوں کا سا اندر ہی اندر سالگنے والا جذبہ کیسا عجیب تھا ! وہ رومن کیتھولک نہ تھا ' مگر انکی اسرار پرستی کی ہوا اسے لگ گئی تھی - تاہم وہ انکے عقائد سے اتفاق نہ کر سکا -

مسز ارشی لکھتی ہیں : " اسکا (پارنل کا) ارادہ سخت خود مختار تھا - وہ جب ایک دفعہ کسی کام کا ارادہ کرلیتا تو پھر نہ کسی کو اسمیں مداخلت کرنے دیتا تھا ' اور نہ کسی شے کو اپنی راہ میں حائل ہونے دیتا "

مسز مذکور بتلاتی ہیں کہ " جب اسکی جماعت میں سے کوئی شخص اسے روکتا تھا ' تو وہ کس طرح خوفناک سفید ہو جاتا تھا ؟ اور کس طرح اس شخص کو اپنی جماعت سے ایک ایسی خاموشی اور سرد مہری کے ساتھہ نکالدیتا جو اسکے ارادہ کی اندیشیدہ مخالفت سے پیدا ہوتی "

اسکا قول تھا کہ " جب تک میں لیڈر ہوں ' لوگ میرے آلات اور اوزار ہیں - اگر انہیں یہ منظور نہیں تو چلے جائیں " اس نے بیرحمی سے ان " آلات " کو اپنی خطرناک سرد طاقت سے ڈھال کے سد راہ ہونے اور ڈرانے کا وہ معرکہ شروع کیا جو انگریزی ارباب سیاست کے لیے ایک " خواب پریشان " ہوگیا -

لیکن یہ اتفاق دیکھو کہ جب وہ اپنے سے باہر اس طرح محشر بپا کر رہا تھا تو خود اپنے اندر عشق کا شکار ہوگیا - اسی کی داستان الم کا دفتر ایتھرائن ارشی نے اپنی کتاب میں کھولا ہے -

پہلے کیتھرائن کیپٹن ارشی آئرش ممبر پارلیمنٹ کی بیوی تھی - اس نے پارنل ' بہت لمبے ' دبلے ' اور خوفناک زرد رو پارنل کو سب سے پہلے " پیلس یارڈ " میں دیکھا - وہ لکھتی ہے :

" اس نے (پارنل نے) ایک تبسم کے ساتھہ میری طرف سیدھی نظروں سے دیکھا - اسکی شعلہ مثال آنکھوں نے کچھہ ایسے حیرت انگیز شوق کے ساتھہ دیکھا تھا کہ میرے دماغ میں اسکی عجیب ہستی کا تصور پیدا ہوگیا - میں نے خیال کیا یہ شخص عجیب و غریب اور مختلف قسم کا ہے "

اسی وقت سے یہ معلوم ہونے لگا کہ ان دونوں میں بہت گہری ملاقات ہوگئی ہے - اسکے بعد ہی باقاعدہ مگر مخفی خط و کتابت بھی شروع ہوگئی -

سنہ ۱۸۸۰ع میں جب پارنل کو خوف پیدا ہوا کہ اسے بغاوت کے جرم میں گرفتار کرلیا جائیگا ' تو وہ ایک دن شب کو مسز ارشی کے مکان پر آیا اور اس سے اپنے تئیں چھپانے کی فرمایش کی -

پارنل مسز ارسی کے ڈریسنگ روم میں دو ہفتہ تک چھپا رہا - مکان والوں میں سے کسی کو اسکی خبر نہ ہوئی - البتہ نوکروں نے صرف اسقدر کہا کہ " بیوی (مسٹریس) پہلے جسقدر گوشت کھاتی تھیں - اب ڈریسینگ روم میں اس سے زیادہ کھانے لگی ہیں ! "

مسز ارشے کے یہاں سے جب پارنل جانے لگا تو اس نے تمام سیاسی مراسلات مسز ارشی کے حوالے کردیں - مسز ارشی نے ایک مجوف کنگن بنوایا اور اسمیں ان مراسلات میں سے دو مراسلتوں کو جو خاص طور پر اہم اور خطرناک تھیں ' رکھکر اپنے بازو پر پہن لیا - یہ کنگن اسیطرح تین برس تک اسکے بازو پر بندھے رہے -

مسز ارشے پارنل کے تمام رازوں کی محرم تھی - یہ اسی کا مکان تھا جہاں پارنل اپنی جماعت کے جلسوں کو چھوڑ کے آ جایا کرتا تھا ' اور گھنٹوں اس عجیب عورت کے ساتھہ بیٹھا رہتا تھا جسکو وہ اپنی زبان میں " ملکہ " کہتا تھا ' وہ بھی اسے اپنا " بادشاہ " کہتی تھی !

بارہا ایسا ہوا کہ وہ نہایت اہم جلسوں میں صرف اسلیے نہ جا سکا کہ اسکی " دلربا ملکہ " نے اسے اجازت نہ دی - آہ ! وہ کس قدر ظالم تھی جبکہ اس انسان کو روک رہی تھی ' جسکے جانے پر ایک پورے ملک کے مستقبل استقلال کا دار و مدار تھا !

مسز ارشی جب کبھی اسے لعنت و ملامت کرتی تو وہ ہمیشہ یہ جواب دیتا کہ ملکہ ! تم آئین بادشاہت سے واقف نہیں " نہ کبھی وجہ بیان کرے اور نہ کبھی معذرت کرے " !

اسکے ساتھہ ہی ہنسکر (جو اسکے لیے عام طور پر ایک نادر الوقوع امر تھا) ان الفاظ کا اضافہ کردیتا : " اگر میں معذرت کی انسانی کمزوری سے بالاتر نہ ہوتا تو اپنی جماعت کو قائم نہ رکھہ سکتا "

اس قصہ کا وہ حصہ بہت دلچسپ ہے جہاں مسز ارشی نے یہ بتایا ہے کہ وہ کیونکر پارنل اور گلیڈسٹون میں ایک متوسط کی حیثیت سے کام کیا کرتی تھی اور کس طرح حسن و عشق سیاست ' اور قومی تحریک کا نامہ بر تھا ؟

مسز ارشی کا دعوا ہے کہ اس محبت کے بارے میں وہ پارنل کو (جس نے اپنی تمام عمر ایک عورت کے لیے خطرہ میں ڈالدی) اور اپنے آپ کو (جس نے اپنے جاں نثار عاشق کے لیے شریف شوہر سے بیوفائی کی) ہرگز مجرم نہیں سمجھتی - اور وہ ان لوگوں کے نفاق کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو اس قصہ کے طشت ازبام ہونے اور طلاق کے منظور ہونے کے بعد ان دونوں کی محبت کو برا کہتے ہیں - حالانکہ وہ اس سے پہلے بھی انکے باہمی تعلقات سے واقف تھے مگر کبھی انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا

---

(۱) یونانی علم الاصنام میں کیوپڈ عشق کا دیوتا ہے جسکے ہاتھہ میں عشق کا تیر و کمان ہے - ایک منظر میں دکھلایا ہے گیا کہ صحرا میں حسین عورتوں نے سب سے پہلے اسے دیکھا اور فریاد کی کہ تو کھینچ مگر زنجیر سے کام نہ لے -

مستر اوشي

مطبوعات جديده

تاريخ استقلال ائرليند كي ايك عشق اميز داستان

مسز اوشي

چارلس استوارت پارنل

(ايک پولیٹکل ليڈر اپنے عشق و محبت كي زندگي ميں !)

آجكل آئرليند كي آزادي و استقلال كي تحريک اپني آخرين منزلوں سے گذر رهي هے - اس موقعه پر اگر اس تحريک کے ايک مشهور ليڈر کا تذکره کيا جاے تو غالباً وقت اور موسم کے خلاف صحبت نه هوگي - علي الخصوص ايسي حالت ميں كه اسکے اندر انساني حيات کے بهت سے دلچسپ اور مطالعه طلب اسرار كا انكشاف هو !

* * *

اس تحريک کے مشهور ليڈروں ميں ايک جانباز شخص " چارلس استوارت پارنل" تها - اس نے مستر گليد اسٹون کے زمانے ميں بے انتها شهرت حاصل کي جبكه وه آئرليند كا " هوم رول بل" ترتيب دے رهے تهے - موجوده تحريک کي زندگي اسي کي جانفروشيوں كا نتيجه هے -

آئرش تحريک کے تمام هوا خواهوں ميں اسکي پرستش کي جاتي تهي اور تمام قوم اسكي مطيع و منقاد تهي !

* * *

ليكن اسكے بعد کچهه ايسے واقعات پيش آگئے جنکي وجه سے پارنل يكايک نظروں سے گر گيا ' اور خود اسے بهي محسوس كيا كه اسكي عملي قوت شكست كهاكے اسے چهوڑنا چاهتي هے -

پبلک اس سے بدظن هوگئي' عزت و اطاعت کي جگه حقارت و تذليل کے ساتهه اسكا ذكر هونے لگا - خود انهي لوگوں نے ساتهه چهوڑ ديا جنکے استقلال كيليے اس نے اپني زندگي خطرات و مهالک ميں ڈالدي تهي - نتيجه يه نكلا كه آئرليند كا مسئله كاميابي سے قريب تر هوكر پهر گر گيا ' اور آئرش تحريک بيس سال كيليے پيچهے رهگئي - يه مسلم هے كه اگر مستر پارنل کو اسكي قوم نے چهوڑ نه ديا هوتا تو آئرليند کي موجوده حالت ابسے ايک چوتهائي صدي پہلے هو رهتي -

* * *

يه انقلاب جو ايک محبوب القلوب اور پر عظمت و رفعت زندگي ميں هوا اور جس سے آفتاب شهرت کو عين نصف النهار کے وقت گهن لگ گيا ' اسكي علة صرف ايک عورت، کي نگه ساحر کي افسوں طرازي تهي ' جسکے آگے آئرليند کو استقلال دلانے والے دماغ نے اپنے تئيں بالكل بيدست و پا پايا ' اور همت و عزائم کے جس تاج و تخت کو حکومت کي سطوت و هيبت مرعوب نهيں كرسكتي تهي' وه ايک متبسم چهرے ' ايک شگفته چشم و ابرو' ايک پر از عشق نگه ناز' اور ايک دلستاں و شكيب ربا صداے مترنم کے آگے اضطراب و تزلزل سے کانپنے لگا !

اس عورت كا نام " مسز اوشي" تها - مستر اوشي ممبر پارليمنت کي بيوي تهي مگر پارنل کے ليے اس نے اپنے شوهر کو چهوڑ ديا ' اور جب عرصے تک خفيه تعلقات رهچکے تو طلاق ليكر صرف اسي کي هوگئي - يه حالات جب مشهور هوے تو لوگوں کو سخت افسوس هوا اور' افسوس نفرت و حقارت بنكريكايک تمام ملک ميں پهيل گئي !

حال ميں خود " مسز اوشي " نے ايک نهايت دلچسپ كتاب مستر پارنل کے متعلق شائع کي هے جسكا نام " پارنل ' اسكے عشق كا افسانه ' اور اسكي سياسي زندگي" هے - يه كتاب نهايت دلچسپ هے - علي الخصوص اس ليے كه گويا ايک صيد و نخچير کي سرگذشت هے جو خود صياد کي زبان سے نكلي هے - اور اس خصوصيت کے اعتبار سے شايد اپنے رنگ ميں ايک هي كتاب هے -

فرهاد و شيريں ' ليلي و مجنوں ' جميل و سلمی ' اور قيس و لبنی كا عهد گيا :

دور مجنوں گذشت و نوبت ما ست !

اب اس عهد نے مجنوں و فرهاد مستر پارنل جيسے عشاق ميں' اور ليلي و شيريں كا جميلهٔ حسن مسز اوشي جيسي نكته شناس اور كتاب طراز فتنه گروں کو ملا هے - پہلے عشق کي داستانيں صرف زبان عشق هي سے سني جاتي تهيں - اب زبان حسن انكي ترجماني كريگي - يه گويا فرهاد کي سوانح عمري هے جو اس عهد کے شيريں کے قلم سے نكلي هے !

تا رب کس آشناے کسے نکته داں مباد !

* * *

سب سے بڑي خصوصيت جو اس سوانح عمري ميں هے ' وه ايک سياسي زندگي كا حيات عشقيه سے آميز هونا هے - اس سے اندازه كيا جا سكتا هے كه حسن و عشق کي خود فراموشانه صحبتوں ميں آكر ايک پولیٹکل ليڈر كا كيا حال هوتا هے ؟

بظاهر يه دونوں چيزيں متضاد نظر آتي هيں مگر حقيقت ميں سرچشمه دونوں كا ايک هي هے - ايک نه هو جب بهي عشق کي روح تو وه جوهر حيات هے جو هر جسم کو زنده كرديتا هے :

يكے دوا ست بدار الشفاء ميكده ها
ز هر مرض كه بنالد كسے شراب دهند !

كرامويل نے بهي محبت کے نمود کي تقديس کي ' اور اٹلي کے پاک نژاد " ميزيني " کي نسبت بهي كها جاتا هے كه ايک زلف صد كمند تهي ' جسكي لٹوں ميں كبهي كبهي اسكي بے مهر انگلياں محبت سے شانه ليا كرتي تهيں - نيولين جب ماسكو کو تباه كرکے واپس آ رها تها تو اس نے كها: " ميں عشق سے انكار نهيں كرتا ! "

ليكن پارنل کي مصيبت دوسري قسم کي تهي - وه گر كر اٹهه نه سكا حالانكه

مستر استوارٹ پارنل

دولــۃ عثمــانیــہ کا مستـقبــل

اور تعلیم و تربیت و نظام عمومی

حضرت مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ - جب خالد خلیل بے بمبئي میں تشریف فرما تھے ' تو میں نے اونکی خدمت میں چند خیالات ظاہر کرنے چاہے تھے ' مگر افسوس کہ وہ یہاں سے چلے گئے اور مجہکو وقت نہ ملا کہ اپنا ارادہ پورا کرسکتا -

اسمیں کچھہ شبہہ نہیں کہ نصراني یورپ اس باقي ماندہ اسلامي سلطنت ترکي کي تباهي کے درپے ہے اور انساني قوتوں کي رفتار پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بفرض محال اگر ترکي کي اسلامي رعایا میں وہ جوش پیدا بھي ہوجاے ' جو قرون اولی کے مسلمانوں میں تھا یا اب جاپان میں ہے ' تو بھي انکا ترقي کرکے کسي ایک نصراني سلطنت کے ہم پلہ ہونا بھي ممکن نہیں -

یہ سب کچھہ تسلیم کرنے کے بعد بھی دل محض سکوت اور خاموشي پر مائل نہیں ہوتا - میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا دار مدار صرف اب ترکی تلوار هي پر ہے - اگر خدا نخواستہ ترکي نہیں تو مسلمانوں کا بھي خاتمہ ہے - یہودي سلطنت کھوکر تاجر بن گئے ' مگر بدبخت مسلمانوں میں تو یہ مادہ بھي نہیں اور نہ ہوسکتا ہے کہ وہ بنیے بقال بن جائیں - پس ہمکو اس پرچم اسلام کي حفاظت کے لیے جو کچھہ ہوسکے کرنا چاهیے ' اگرچہ موجودہ علائق کي بیڑیوں کی وجہ سے هماري کوشش کا دائرہ کتنا هي محدود اور تنگ کیوں نہ ہو -

میں نے آپکي خدمت میں پہلے بھي لکھا تھا کہ خدام کعبہ کي تحریک ایک اصلي اور بہترین تجویز ہے ' بشرطیکہ اسکو صحیح اصول اور غیر متزلزل دیانت کے ساتھہ چلایا جاے - میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ خدا نخواستہ بانیان خدام کعبہ کي دیانت مشتبہ ہے مگر جبتک کہ روپیہ کا انتظام اس سے بھي زیادہ باقاعدہ نہو جیسا کہ اب ہے ' پبلک کو اطمینان نہیں ہوسکتا ' اور اگر ایسا هی ہو جاے تو پھر دیگر عوائق کے پیش آنے کا احتمال ہے جسکو یہ جماعت ابھي سے محسوس کررهي ہے - خیر ' یہ تو بیروني مساعي هیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جبتک اندروني کوششیں نہونگي اسوقت تک ترکی کی موجودہ حالت قائم رہتے نظر نہیں آتي - حکومت کا انتظام بالکل ناقص ہے جسکي وجہ کارکن اشخاص اور حکام کے نالائقي ہے - سول سروس باقاعدہ نہیں - مشرقي اصول پر با اثر وزرا کے متوسلین اور رشتہ دار عہدوں پر مامور هیں ' اور چونکہ ایسے اشخاص عموماً نا قابل هوا کرتے هیں اسلیے اپنے فرائض منصبي کو وہ ادا نہیں کرتے ' جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اجنبي نصاری کو دخل دینا کا موقع ملتا ہے - اسکے انسداد کے لیے میں ایک تجویز پیش کرتا هوں :

قسطنطنیہ میں ایک کالج قائم کیا جاے ' یا یوں کہیے کہ امتحان کا ایک بورڈ هو ' اور اسمیں کل عثماني رعایا کے اشخاص مقابلہ کا امتحان دیسکیں ' اور امتحان میں کامیاب ہوکر سول سروس کے ادني درجہ سے ترقي کریں - انکے سوا کسي کو سول کے عہدے نہ دیے جائیں - انکے واسطے ایک یوروپین زبان مثلاً انگریزي یا جرمن وغیرہ لازمي هو - اسکے علاوہ انکے نصاب میں یوروپین قانون ' قانون بین الاقوام ' قران شریف کل معہ ترجمہ ترکي فقہ کا وہ حصہ جو معاملات سے متعلق ہے ' اور عربي علم ادب هو - گھوڑے کی سواري اور امتحان صحت هي کیا جاے جسے یورپ کے تعلیم یافتہ تین مسلمان ڈاکٹر کیا کریں - اس امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد ان امید واروں کو تنخواہ ملني شروع ہوجاني چاهیے جو مقدار میں بہت کم هو مگر ضروري مصارف کے لیے کافي هو - پھر ان سے کہاجاے کہ جس ملک کي زبان انہوں نے امتحان میں لي هو ' اوسي ملک میں ایک سال تک رہکر وہانکا قانون اور عدالتوں کی عملي کارروائي کا مطالعہ کریں - اسکے بعد ایک سال کیلیے وہ هندوستان میں آکر کسي ضلع میں بطور آنریري مجسٹریٹ کام کا تجربہ حاصل کریں - اردو زبان چنداں مشکل نہیں - دو تین مہینے میں سیکھي جا سکتي ہے - البتہ لکھنا مشکل ہے ' لیکن آنریري مجسٹریٹ کو اپني هي قلم سے لکھنا ضروري نہیں ہے - اسکے بعد وہ اپنے ملک میں جاکر کام کریں - اکیس برس سے کم عمر کا آدمي امتحان مقابلہ میں شریک نہوسکے ' اور ۲۳ سال سے زیادہ عمر کا آدمي نہ لیا جاے - دو سال تجربہ کے لیے کافي ہونگے - هاں ریاضي انٹرنس کے درجہ تک کے لازمي کیجائے - اگر ترک ایسا کوئي انتظام کر سکیں تو میں یقین کامل رکھتا هوں کہ نہ تو یورپ سے انسپکٹر لیدے کي ضرورت اونکو پیش آئیگي اور نہ وہ عہدہ دارونکے لیے بھیک مانگتي پھریگي - اس امتحان میں هندوستان اور کابل کے مسلمانوں کو بھي شامل ہونے کي اجازت دیجاے ' بشرطیکہ وہ ترکي زبان میں مہارت حاصل کرلیں ' اور پندرہ برس کي عمر سے اکیس سال کي عمر تک سلطنت عثمانیہ کے حدود میں سکونت رکھیں -

دوسرا اهم مسئلہ ترقي تجارت کا ہے ' اور شاید اس سے بھي زیادہ مشکل ہے ' کیونکہ بلاد عثمانیہ کے نصاری یورپ کي خاص ملک ہے - اور اسکو آپ سے زیادہ غالباً کوئي هندوستان میں نہیں سمجھہ سکتا ' مگر پھر بھي ایشیاے کوچک میں ترقي تجارت کے وہ موقع هیں جو شاید اور کسي یورپ کے ملک میں نہوں - کتني بڑي شرم کي بات ہے کہ ابتک ترکي ٹوپیاں ترکي میں نہیں بن سکتي تھیں - اب کچھہ کارخانے کھلے هیں - لیکن سوتي اور اوني کپڑا اب بھي وهاں مطلق نہیں بنتا - اسکے لیے جائنٹ سٹاک کمپني کے طریق پر جا بجا ایشیاے کوچک میں با قاعدہ طور پر کارخانے کھولنے چاهئیں ' اور قبل اسکے کہ ایسے کارخانے جاري کیے جائیں ' تین اشخاص کو جنمیں سے ایک مصري تاجر ضرور هو ' هندوستان میں آکر کانپور ' بمبئي ' دهریوال ' اور کلکتہ میں اس قسم کے کارخانوں کا مطالعہ اور معاینہ کرنا چاهیے ' اور انتظام کا طرز دیکھنا چاهیے - ان کارخانوں کے منیجر ابتداً جرمن اور انگریز بنائے جاسکتے هیں ' لیکن اگر روپیہ عثماني هو تو مالک کارخانہ صرف مسلمان هو یا عثماني رعایا هو - اجنبي نصرانیونکو حصے بھي نہ دیے جائیں - یہ کپڑا اگر معمولي قیمت پر هندوستان میں آئیگا ' تو لاکھوں مسلمان خوشي خوشي خرید لینگے ' اور اسکو زیب تن کرنا موجب فخر سمجھینگے -

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جاپان کي ترقي کا بڑا محرک اسمائل کي کتاب سلف هلپ ' ڈیوٹی ' اور کیرکٹر ' ہے -

آثار عتيقه

اس صفحه میں باهم تصویریں آپکے سامنے هیں - هر صفحه پ دو تصویریں عمر سري بک اور عصم الدین بک دو مشهور عثماني ماهرین فن آثار کي هیں ' جنکي زیر ادارت آثار عتیقۀ عثمانیه کا صیغه قائم هوا هے اور جس کا مرقع "آثار قدیمه" کے عنوان سے کسي گذشته اشاعت میں کر چکے هیں -

آثار عتيقه کے اجتماع کے لحاظ سے دنیا میں کوئي حکومت دولت عثمانیه سے بڑھکر صاحب خزائن و اموال نہیں - یونان ' روم ' مصر ' کالدیا ' بابل ' یمن ' جو قدیم تمدن کا منبع تھے ' اسي کے زیر حکومت آے ' اور خود اپنا تخت خلافت بھی اس نے ایک ایسے شہر میں بچھایا جو یوناني و روماني تہذیب کا آخري سرچشمه تھا -

اسي طرح تاریخ اسلام کے تمام آثار و نوادر بھی اسی کے قبضے میں آئے - علی الخصوص قرون متوسطه و اخیرۀ اسلامیه کا تمام عہد اسکي آنکھوں کے سامنے گذرا -

پس اگر وہ اپنی اس دولت کی قدر پہچانتی اور اسے محفوظ رکھتي تو آج یورپ کے بڑے بڑے عجائب خانوں کے تمام خزائن علمیه صرف اسي کے قبضه میں هوتے -

حال میں دولۃ عثمانیه نے آثار و نفائس کے حفظ و جمع پر توجه کي هے اور متعدد صیغے باقاعده کھل گئے هیں - ازانجمله ایک صیغه خالص " آثار عثمانیه " کا هے جسمیں خاندان عثماني کے آثار اوائل عہد سے لیکر اس وقت تک کے یکجا کردیے هیں -

آخر صفحه کی دونوں تصویریں اسی صیغے کا ایک قیمتي مرقع هے جو سلطان محمد فاتح کے عہد میں مصورین عجم نے طیار کیا تھا - اسمیں دو مطربه اور رقاصه عورتوں کی تصویریں دکھلائي هیں جن سے اس زمانه کے لباس اور طرز و شباهت کے متعلق دلچسپ تاریخي معلومات حاصل هوتي هیں -

(شاہ قسطنطین کا علم)
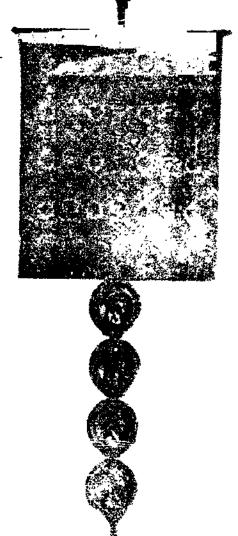
وسط صفحه میں مشهور شاہ قسطنطین (جسکے نام سے قسطنطنیه آباد هوا) کے علم کی تصویر هے - جرمني کے مشهور اثري (ارکیو لوجسٹ) ولپرٹ (Wilpert) نے جب اس علم کے متعلق اپنی تحقیقات کی اطلاع قیصر جرمني کو دی تو قیصر نے مدریا لاش (Marialaach) کے پادریوں کو حکم دیا که اس کی جسقدر صحیح سے صحیح نقل ممکن هو تیار کردیں - پادریوں نے تعمیل ارشاد میں علم کے متعلق ان بیانات سے بھي مدد لي جو مشهور اسرائیلی مورخ یوسیفوس نے لکھے هیں - وہ لکھتا هے که متقاطع سوراخ میں روابل روف کا (ایک قسم کا کپڑا هوتا هے) ایک ٹکڑا لگایا گیا هے اور وہ نہایت درخشاں جواهر سے مرصع اور طلائي تاروں سے زرکار هے - اس مرصع کاري و زر کاري سے نظروں کے لیے ایک عجیب و غریب خوشنما منظر پیدا هوگیا هے - اس کا طول و عرض برابر هے -

اس نقل میں تین میٹر کا ایک نیزہ بنایا گیا هے - نیزہ پر طلائي پتر منڈھا هوا هے - لارل ایک قسم کا درخت هوتا هے - اسکا طلائي هار بنا کر وسط میں شاہ قسطنطین کے نام کا طغرا X T I نقش کیا هے - طغرا اور هار دونوں بیش بہا جواهرات سے آراسته هیں

متقاطع دونوں [illegible] رسم کا پرچم آویزاں کیا گیا هے - [illegible] زر خالص [illegible] جالی [illegible] اور اسمیں هر حلقه میں نہایت قیمتي [illegible] لٹکے هوے هیں -

پرچم کے [illegible] ایک [illegible] هے [illegible] تمغہ هیں - ایک [illegible] هے اور [illegible] لوگوں کے جنکي [illegible] قسطنطین [illegible]

یه علم [illegible] خانقاہ [illegible] کي طرف [illegible]

[illegible] خدمت [illegible] خاص [illegible]

[illegible] ساتھ تھی [illegible]

[illegible] محمد [illegible] متصل [illegible]

سلطان [illegible] هندي [illegible] صاحب علم کے تخت [illegible] الحمد لله [illegible]

یه هندي [illegible] واپس نہیں کي جاسکتي هے -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھي نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھي آپکو درد سرکي تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہي سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پاني کردیگي -

قیمت بارہ ٹکیونکي ایک شیشي ۹ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہي کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائی حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاہري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موہني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي ہي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتي ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلٹھیاں بھي ہوگئي ہوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاہلي رہتي ہو - کام کرنے کو جي نہ چاہتا ہو' کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتي ہے

المشتہر ڈ بروبرا لٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

جاپان میں اس وقت کوئي گهر شاید مشکل سے ملے گا جسمیں یہ کتابیں بزبان انگریزي یا جاپاني موجود نہ هوں - میں نے بهي ان کتابوں کو پڑها هے - في الحقیقت اگر ان کتابوں کا عام رواج ترکي میں هوجاے تو ممکن هي نہیں که انکا اثر نہ پڑے - گولڈن ڈیڈز (Golden Deeds) ایک اور کتاب هے جسکا ترکي میں ترجمه هونا چاهیے - اگر ان کتابوں کا ترکي میں ترجمه هونے کا کوئي انتظام صورت پذیر هو تو میں ایک مختصر رقم سو روپیه کی اپنے پاس سے دینے کو آماده هوں (اسمائل کی تصنیفات کا ترجمه ابسے پچیس برس پہلے ترکي میں هوچکا هے - اور اسکے علاوہ اور بهی صدها مصنفات جدیده کا - تراجم کے اعتبار سے ترکی کا جو پایه هے اسپر جناب کی نظر نہیں - اصلی مرض صرف ڈیوتی اور سلف هلپ کے مطالعه هی سے دور نہیں هوسکتا - الهلال)

هر سال مکۂ معظمه میں قرباني کي لاکهوں کهالیں ضائع هوتي هیں اگر کوئي کهالونکے رنگنے کا کارخانه خاص مکۂ معظمه میں یوروپین طریق پر جاري کیا جاے' تو بلا مبالغه لاکهوں هي روپیه کا نفع هوسکتا هے - اسکي طرف بهي سلطنت کو توجه دلانی چاهیے - مگر اسکي بابت میں یه عرض کرونگا که براے مہربانی کلکته کے کسی مسلمان سوداگر حرم کو مائل کریں که وہ مکۂ معظمه میں ایک چرم سازي و دباغی کا کارخانه کهولے -

آپکا خادم

محمد فضل مدین

الهـــلال :

آپکے خیالات نہایت صحیح هیں - کئی سال سے ان امور پر بذریعه مراسلات طویله و مبسوطه اولیاء حکومت کو توجه دلا رها هوں - لیکن علم و تجارت سیکهنے کیلیے ترکونکو هندوستان آنیکی دعوت دینے کی ضرورت نہیں - سول سروس کے امتحانات اور نظم تعلیم کے متعلق آپکے حکومت عثمانیه کو جس قدر مفلس سمجهه لیا هے اس قدر نہیں هے - ایک بہت بڑا سوال امن و فرصت اور صحیح العمل جماعت کا هے

تاریخ حسیات اسلامیه

مسئلـــه قیـــام الهـــلال

الهلال کي اشاعت نے مسلمانوں میں جو احساس مذهبي پیدا کردیا هے وہ بلا شبه بے نظیر هے اور اُسکے لیے آپ خاص طور پر مبارکباد کے مستحق هیں - الهلال کا بند کرنا بلا شبه مسلمانوں کے لیے سخت جانکاہ صدمه هوگا - خواہ اُسکي قیمت میں اضافه کرکے اور خواہ اشاعت میں ترقي کراکے لیکن براے خدا جاري رکهیں' اور اُسکے بند کرنے کا خیال بهي دل میں نه لائیں - یه سچ هے که ایسے عدیم المثال رساله کا جاري رکهنا بدون کافي سرمایه یا ترقي تعداد اشاعت کے محال بلکه ناممکن هے - لیکن هندوستان کے مسلمان تو دونوں باتوں پر راضي هیں' پهر کیوں نہیں آپ اس کا ایک دفعه فیصله کر دیتے ؟ قیمت میں اگر اضافه دس روپیه سالانه تک هو جاے' تو بمقابله حیثیت الهلال کے کچهه زیاده نہیں هے - تعداد اشاعت میں ترقي کے لیے آپ جا بجا اسکے ایجنٹ مقرر فرمائیں - کم سے کم اگر دس هزار کي اشاعت مستقل طور پر هوجاوے تو پهر باطمینان یه رساله اسي قیمت پر جاري رہ سکتا هے -

خاکسار عطا محمد خان گورنمنٹ پنشنر امرتسر - کٹرہ اهلو والیه نیومارکٹ

تاریخ حسیات اسلامیه کے عنوان سے جو خطوط شائع هوئے هیں اُن سے معلوم هوتا هے که خریدار پیدا کرنیکي کوشش جاري هے - لیکن وہ رفتار جو الهلال جیسے ملی و قومي مصلح کے لیے هوني چاهیے نهی نہیں هے - اگر آنجناب اُن خریداروں کی تعداد بذریعه الهلال ظاهر فرمادیتے جو ابتک هوچکے هیں' تو بقیه کے لیے زیاده جوش سے کوشش کیجاتی - چار خریدار حاضر خدمت هیں -

نیاز مند رحیم حسین قدوائي - بارہ بنکی

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

Al-Hilal.

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۵ - رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : Wednesday, July, 29 1914.

نمبر ۵

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ وَنَجِّنَا

بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَٰفِرِينَ ! (۱۰ : ۸۶)

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَ

أَمْوَالًا فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا، رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن

سَبِيلِكَ، رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ

الْأَلِيمَ !! (۱۰ : ۸۸)

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ : ١٨)
" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

نوائے کہ مصر و سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(١) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیہ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو غیر تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے مرحومہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبيل الله مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذلك فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبيل الله کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فصل مخصوص اور موہبت و رحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(٧) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی قرین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(٩) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جائے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Telegraphic Address-"Alhilal" Calcutta
Telephone N° 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street.
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly „ Rs 4 12

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ٥ | کلکتہ: چہار شنبہ ٥ شعبان ۱۳۳۲ هجري
Calcutta: Wednesday July, 29. 1914 | جلد ٥

شہداے ادرنہ کی یادگار

یہ اُس جدید عثمانی درسگاہ مرقع ہے جسے شہداے ادرنہ کی یادگار میں غازي انور پاشا نے ادرنہ (اڈریا نوپل) میں قائم کیا ہے - اور جسکے ساتھہ هي پس ماندگان جنگ کے لیے ایک دارالیتامی کی بھي بنیاد ڈالی ہے - اس مرقع کیلیے هم مرزا محمود علي بیگ رئیل مالي کورٹ حیدر آباد کے ممنون هیں جنہوں نے سفر قسطنطنیہ کے اثنا میں اس مدرسہ کی زیارت کی ' اور اس مرقع میں بھي دهنی جانب هندوستانی لباس میں موجود هیں -

مسئلـــہ قیـــام الهـــلال

گذشتہ نمبر میں هم نے اضافۂ قیمت ازفرصت یک ماهہ کے متعلق آخري تجویز بغرض شوری پیش کی تھی اور معاونین کرام سے درخواست کي تھی کہ بصورت اختلاف بہت جلد اپني راے سے اطلاع بخشیں -

اس وقت تک متعدد تحریریں اتفاق و منظوري کي آچکي هیں جیسا کہ همیں احباب کرام کے لطف و کرم سے امید تھی - مخالفت میں صرف ایک بزرگ نے راے دي ہے -

اب هم چاهتے هیں کہ جن حضرات کا سال خریداري جون یا جولائی کے کسي هفتہ سے شروع هوا ہے اور ۸ روپیہ کے حساب سے انهوں نے قیمت روانہ کی ہے یا وي - پي - وصول کیے هیں ' وہ ۱۲ - روپیہ قیمت تصور فرماکر بقیہ روپیہ خود ارسال فرمادیں یا وي پي بهیجنے کي اجازت دیں - انمیں سے اکثر حضرات نے لکھا تھا کہ ۱۲ - روپیہ کا وي پی بهیجا جاے لیکن چونکہ اس وقت تک کوئی آخري راے قرار نہیں پائی تھي ' اسلیے انکے نام حسب معمول ۸ - روپیہ کے حساب سے وي - پي - روانہ کیے گئے - اب جبکہ انکي تجویز اور اظہارات کریمانہ کے مطابق مجبوراً قیمت بڑھانے کا فیصلہ هوگیا ہے ' تو یہ خواهش بیجا نہیں اگر کي جاے کہ وہ اسي سال سے اس قیمت

یصله کرنا چاهیے که آینده مقامي دباؤ اور تلقینات و وساوس سے اس مسئله کو کیونکر محفوظ رکھا جاے ؟

اشتہار میں بڑے زرو سے اپنا یه بہادرانه کارنامه بهي لکها ہے که هم نے درخواست میں مولانا عبد الباري صاحب کے کسي تار کا حواله دیا تها که " بوقت تعمیر اسلامي جذبات کا لحاظ رکھا جائے " مگر معلوم نہیں که اسلامي جذبات سے مقصود کیا ہے ؟ اگر " اسلامی جذبات " سے مقصود چند مسلمانوں کے جذبات هیں تو اسمیں شک نہیں که گذشته فہرست خطابات میں ان جذبات کا کافي لحاظ رکھا گیا ' اور اگر آینده بهي مسلمانوں کو استرضاء کفر ونفاق کي توفیق ملی تو انشاء الله بہت کچهه لحاظ رکھا جائیگا - لیکن اگر اسلامی جذبات سے وہ جذبات مراد هوں جنکا لحاظ ٣ - جولائي اور ١١ - اگست کو رکھا گیا تها ' تو هم سمجهتے هیں که مسلمان اب اپنے جذبات کي رعایت کے معني اچهي طرح سمجهه چکے هیں ' اور وہ مسٹر ٹائیلر کو اس بارے میں مزید احسانات کیلیے زحمت دینا نہیں چاهتے -

یه بالکل ایک واضح بات ہے که مسجد کی زمین کا جو فیصله کیا گیا اس سے حقیقت میں مسلمانوں کو ذرا بهي اطمینان نه هوا ' اور اگر بہت سے رزولیوشن اظہار شادمانی کے پاس کیے گئے تو لاکهوں مسلمان غم و غصه میں متالم و متاسف بهی رہے - تاهم بار بار اطمینان دلایا گیا که فٹ پاتهه کي تعمیر کے وقت کوئی نه کوئی ایسی بات ضرور کي جائیگي جس سے ایک حد تک حکم شرعی کا تحفظ هو جائیگا ' اور صرف یهي سبب ہے که بڑي بڑي شدید مخالفتوں کے طوفان جو اس فیصله کے متعلق اٹهنے والے تهے ' بڑي مدتوں کے بعد سمجها بجها کے روکے گئے - پهر کیا اب فیصله کرانے والوں کا یه فرض نہیں ہے که وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے آگے تکمیل قول و ایفاء مواعید کا ذمه دار سمجهیں ' اور مسجد کے معاملے کو اپنے هاتهوں میں لیکر آخر تک پہنچائیں ؟

اشتہار میں یه بهي لکها ہے که متولیوں نے صرف اس منظوري کیلیے نقشه پیش کیا تها که ویسراے کے فیصله کے خلاف تو نہیں ہے ؟ اول تو یه محض جهوٹ ہے اور اسقدر صریح جهوٹ جس سے زیادہ بیباکانه جهوٹ نہیں هو سکتا - نقشه کا پیش کرانا محض اندروني تلقینات و وساوس کا نتیجه تها جو متصل و پیهم جاري تهیں ' اور اسی کیلیے شیخ کریم احمد لکهنو اور دهلي گیا تها تا که کسی طرح اور لوگوں کو بهي اپنا ساتهی بنا لے - جب اس میں کامیابي نه هوئي تو پهر یه کیاـدي کی گئي که تین ممبروں کا کورم قرار دیکر ایک براے نام جلسه قرار دیدیا اور نقشه منظور کرکے پیش کردیا -

لیکن اگر بالفرض اسے تسلیم بهی کرلیا جاے ' جب بهي سوال یه ہے که متولیوں کو کس قانون اور عدالت نے مجبور کیا تها که خواہ مخواہ نقشه کلکٹر کے سامنے پیش کریں ؟ اسکي ضرورت هي کیا تهی ؟ حسب قاعدہ میونسپل بورڈ میں پیش هوتا ' اور پهر اسکے بعد حکام کو بهي مداخلت کا موقع حاصل تها - جو کچهه هونے والا هوتا هو رهتا -

پهر اس حماقت پر انسان روے یا هنسے ؟ ابتدا میں تو یه نادان شخص یه لکهتا ہے که منظوري کیلیے کلکٹر صاحب بہادر کو نقشه دکهلایا گیا ' مگر آخر میں کہتا ہے که " نقشے طیار کراے جارہے هیں - اس وقت تک طیار نہیں هوے هیں جو میونسپلٹي میں داخل کیے جاتے "

سوال یه ہے که اگر نقشے ابتک طیار نہیں هوے هیں تو وہ کمبخت نقشه کونسا تها جو کلکٹر صاحب کي " غریب پرور " پیشگاہ میں به معیت " خاں صاحب " و " خاں بہادر " حاضر کیا گیا ؟

مدارس اسلامیه

باز گو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوۃ العلماء

هم نے گذشته نمبر میں ندوہ کے مفاسد پر نظر ڈالتے هوے انهیں دو قسموں میں منقسم کردیا تها - ایک اصل قانون اور کانسٹي ٹیوشن کے مفاسد - دوسرا عدم نفاذ قانون کا افساد عظیم که جیسا کچهه دستور العمل موجود ہے ' اسپر بهي عمل نہیں هوتا - پہلي قسم کي چند مثالیں دي تهیں - دوسري قسم کي مثالیں پیش کرنا باقي هیں -

دستور العمل کی خلاف ورزیوں کی مختلف صورتیں هیں - هم صرف چند نہایت اهم اور بنیادي باتوں کو لے لینگے - اگر جزئیات و عام طرز عمل کو پیش نظر رکهیں تو یه داستان بہت طول طویل ہے -

مثلاً دستور العمل حال کي دفعه ٥ ہے :

" رکن ندوۃ العلما وہ شخص هوگا جسکو جلسۂ انتظامیه مندرجۂ دفعه ١٥ منتخب کرے "

دفعه ١٥ جسکا اس دفعه میں حواله دیا ہے یه ہے :

" ندوۃ العلماء کی تین قسم کی مجلسیں هونگي : مجلس انتظامی ' مجلس خاص ' مجلس عام "

اسکے بعد " رکن " کے متعلق حسب ذیل بیان اور ہے :

" (الف) رکن وہ شخص منتخب هوسکے گا جو علاوہ خیرخواہ ندوۃ العلماء هونے کے طبقۂ علما یا مشائخ میں سے هو - تحریر یا تقریر میں با کمال مشہور هو ' یا کسي قسم کي قابلیت خاص رکهتا هو - (ب) هر رکن کا ذمه اداے زر چنده کم از کم دو روپیه سال هوگا بشرطیکه مجلس انتظامي اسے مستثنی نه کردے "

ان دفعات سے واضح هوا که ندوۃ العلما کی ترکیب تین قسم کے ممبروں سے ہے : ممبران انتظامي ' ممبران خاص ' ممبران عام -

ممبران عام وہ هیں جو اصلاً دو روپیه سالانه دیں ' اور علما و مشائخ سے هوں ' مقررین و کاملین میں سے هوں ' یا کوئی اور نمایاں قابلیت رکهتے هوں -

ایسے ممبروں کو مجلس انتظامیه حسب دفعه ١٥ " منتخب " کریگی -

لیکن لوگ اس واقعه کو سنکر حیرت و تعجب سے چیخ اٹهینگے که ندوۃ العلماء میں آجتک دستور العمل کي اس بنیادي اور اساسی دفعه تک پر کبهی عمل نہیں کیا گیا ' اور آجتک مجلس انتظامي نے نه تو ارکان کو کبهی باقاعدہ منتخب کیا ہے اور نه انکی کوئی فہرست بنائي ہے ' اور نه ان میں سے کسی شخص کو اسکا احساس اور خیال ہے !

جس مجلس کے کارکنوں کا یه حال هو که آجتک ممبروں کا انتخاب تک نہوا هو اور کسي رکن انتظامي کو اسکا حس بهي نہو ' ظاهر ہے که اس سے عام دفعات قانون کي پیروي اور دیانت دارانه پابندي کی کیا امید کی جاسکتی ہے ؟

کر منظور دیں ' اور بقیہ قیمت روانہ فرمادیں - اگر انکی قیمت ششماہی تھی تو جدید اضافہ کے بعد ۶ - روپیہ - ۱۲ - آنہ قیمت شش ماہی ہوگی -

یہ ممکن تھا کہ نیا اضافہ آیندہ ششماہی جلد سے قرار دیا جاتا لیکن اس صورت میں دفتر کی مشکلات کو اس سے کچھہ بھی فائدہ نہ ہوتا - اصلی سوال تو موجودہ مالی مشکلات اور نقصانات کا ہے - اگر قیمت بڑھانے کے بعد اس وقت مدد نہ ملی تو یہ اضافہ بحالت موجودہ بالکل بے سود ہوگا -

ہم ایک مرتبہ اور احباب کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ قیمت کی زیادتی بڑی ہی مجبوری کے عالم میں کی گئی ہے - اگر ہماری پہلی تجویز تکمیل تک پہنچ جاتی تو ہم کبھی بھی ایسا نہ کرتے - اب بھی اس اضافے کو محض عارضی اور موقت سمجھتے ہیں اور جس وقت اسکی اشاعت مطلوبہ تعداد تک پہنچا دی جائیگی ہم معاً اسکی قیمت کم کردینگے ' اور بہت ممکن ہے کہ سابق سے بھی زیادہ تخفیف ہوجاے -

ہمیں احباب کرام کی اُس محبت و لطف سے جسکی ناقابل فراموش شہادتیں اپنے دل میں محفوظ پاتے ہیں ' پوری امید ہے کہ انپر یہ اضافہ شـــاق نہ گذریگا کیونکہ انہیں کے اصرار کی تعمیل کی گئی ہے ' اور جون اور جولائی کے تمام قدیم و جدید خریدار نئی قیمت کے حساب سے بقایا روانہ کردینگے -

مسئلـۂ اسلامیــۂ کانپــور

فروغ کذب و افســاد افـتـراء

جبکہ بڑے بڑے عقلمند و دانا ' مدبر و ہوشمند ' داراے علم و فضیلت ' صاحبان تجربۂ و خبرۂ ' نفس و شیطان کے استیلاؤ تسلط سے مجبور ہوکر بے وقوفوں کی سی باتیں ' بچوں کی سی نا دانیاں ' اور دیوانوں کی سی ہرزہ سرائیاں کر بیٹھتے ہیں ' تو بساطی بازار کانپور کے دو شخصوں کی نادانی پر افسوس کرنا لا حاصل ہے ' جنھوں نے گذشتہ ہفتے اپنی محرومانہ بے بسی سے عاجز آکر کذب و افتراء کے دامن میں پناہ لینی چاہی ہے ' اور یہ دیکھکر کہ عین موقعہ پر مسجد کا معاملہ انکے ہاتھہ سے نکل گیا ہے ' الهــلال کے بیانات کی تغلیط کیلیے ایک اشتہار شائع کیا ہے - حالانکہ اگر ان میں قبول ہدایت کی انگ رائی برابر بھی صلاحیت باقی ہوتی ' تو بریت کی کذب پرستی کی جگہ توبۂ و اعتراف کا طریق صالح و مسلک مومنین اختیار کرتے : وطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون (۹ : ۸۸)

جھوٹ انسان کی ایک عالمگیر کمزوری ہے اور کروڑہا انسان اسمیں مبتلا ہیں ' لیکن کذب و افترا کی بے باکانہ جسارت فقدان ایمان کا وہ مرتبۂ بلند ہے جو ہر کذب پرست کو نصیب نہیں ہوسکتـــا !

ایں شقاوت بزور بازو نیست !

مگر تعجب ہے کہ مسجد مچھلی بازار کے دو متولیوں کو صرف ایک سال کی حیات نفاق آمیز و پرستش ائمۂ کفر سے یہ مرتبۂ بلند کیونکر حاصل ہوگیا ؟

شیخ مجید احمد نے اپنے دستخط سے جو اشتہار شائع کیا ہے اسمیں نہایت بے باکی اور دلیری کے ساتھہ لکھا ہے کہ " بعد مشورۂ راجۂ صاحب محمود آباد ' مسٹر محمد علی ' مولوی فضل الرحمن و چند مسلمانوں کے ' جولائی کو ایک نقشہ نت پاتھہ کا ...... صاحب کلکٹر بہادر کیخدمت میں پیش کیا گیا "

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھہ کارروائی کی وہ مندرجۂ صدر اشخاص کے مشورے سے کی - اگرچہ یہ بیان عقلاً بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا تھا ' اور شیخ مجید احمد اور اسکے رشتۂ نفاق کے حقیقی بھائی کریم احمد کی تمام پچھلی کارروائیاں پیش نظر تھیں ' تاہم خیال ہوتا تھا کہ ایک شخص خواہ کتنا ہی آبرو باختہ اور ایمان فروش ہو ' لیکن اسطرح ایک چھپے ہوے اعلان میں یکسر جھوٹ بولنے سے ضرور شرمائیگا - کچھہ نہ کچھہ اسکی اصلیت ضرور ہوگی - اسی خیال سے ہم نے نامبردہ اشخاص سے پہلے تحقیق کرلینا چاہا - اور بذریعہ تار دریافت کیا :

مسٹر محمد علی لکھتے ہیں : " مجید احمد کا بیان بالکل غلط اور گمراہ کن ہے - کریم احمد میرے پاس آیا تھا لیکن میں نے اسے موجودہ کارروائی کے بالکل خلاف مشورہ دیا ' جسپر عمل نہیں کیا گیا "

سر راجہ صاحب محمود آباد لکھتے ہیں : " اس کارروائی میں میرے مشورہ یا راے کو ذرا بھی دخل نہیں "

مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کا بیان ہے : " مجھے اس کارروائی کی کوئی اطلاع نہیں "

مولوی سید فضل الرحمن تار دیتے ہیں : " میری نسبت مجید احمد کا بیان بالکل غلط ہے - ہرگز ہرگز میرا یہ مشورہ نہ تھا "

اب ذرا اس شخص کے جھوٹ بولنے کی ہمت دیکھو کہ لاکھوں مسلمانوں کو علانیہ دھوکا دینے سے نہیں شرماتا ' اور کیسی ماتم انگیز اخلاقی و ایمانی موت اسپر طاری ہوگئی ہے کہ چار مسلمانوں کی نسبت تہمت و افتراء کرنے کے خلاف کوئی ایمانی صدا اسکے دل سے نہیں اٹھتی ؟ چند منافقین مفسدین کی وسوسہ اندازی اور بعض شیاطین الانس کے پیہم القاء ابلیسی نے اُسے اس طرح اپنے قابو میں کرلیا ہے کہ نہ تو مسلمانوں کے دل سے کسی بات کو سوچ سکتا ہے ' نہ مسلمانوں کی آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھہ سکتا ہے اور نہ مسلمانوں کے کانوں سے کسی آواز کو سن سکتا ہے - بلکہ از فرق تا بقدم ایک خول بنگیا ہے ' جسکے اندر سے صرف " حضور ' فیض گنجور ' غریب پرور سلامت " ہی کی روح بول رہی ہے : انہم اتخذو الشیاطین اولیاء من دون اللہ و یحسبون انہم مہتدون (۷ : ۲۹) کاش ان دونوں کی آنکھیں اپنے اوپر روئیں اور انکا دل اپنے ایمان و صداقت کی موت پر ماتم کرے !

بہر حال ہم اس اشتہار کے حصے پر زیادہ وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے ' اور اگر کچھہ ہے تو صرف مسلمانوں کی بد بختی ہے کہ جس مسجد کیلیے موجودہ سنین میں انہوں نے سب سے زیادہ جان و مال کا انفاق و ایثـار کیا ہو ' وہ صرف اُن لوگوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دی گئی ہے ' تاکہ چند بے حقیقت شرارتیں لاکھوں مسلمانوں کو احمق بنائیں ' اور بالآخر کام کرنے والوں کو اُن کے پیچھے مارا مارا پھرنا پڑے ' اور انکی مخاطبت میں وقت ضائع کرنا پڑے -

یہ سچ ہے کہ ان لوگوں کیلیے ۱۱ - اگست کے مسٹر ٹائیلر کی نگہ مہر بڑی قیمتی ہے ' مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کیلیے ۱۱ اگست کا خون بھی محض بے قیمت نہیں ہے اگرچہ بد قسمتی سے اسے بے قیمت بنایا گیا - وہ کسی طرح بھی راضی نہیں ہوسکتے کہ اس مسئلہ کی آخریں منزل کو بغیر جد و جہد انتہائی کے چھوڑ دیں !

پس فی الحقیقت اصلی سوال شیخ مجید احمد و کریم احمد کے اعلانات و مزخرفات و مکذوبات کا نہیں ہے ' بلکہ مسجد کے مقدس حصۂ متنازع فیہ کی تعمیر کا ہے - اور اب فوراً ہم کو اسکا

۱۳ ۳۰

„ دار الجمـــاعـــة “ كـــي تاسيس

شهر رمضان الذي انزل فيه القران !
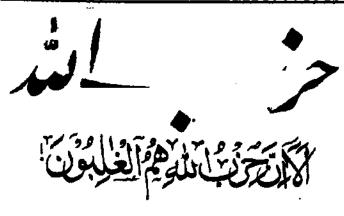
" واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل : ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ! ربنا واجعلنا مسلمين لك و من ذريتنا امة مسلمة لك ' وارنا مناسكنا وتب علينا ' انك انت التواب الرحيم ! " (۲ : ۱۲۲)

الحمد لله كه توفيق الهي مسبب الاسباب هوئي' اور گذشته اتوار كے دن كه رمضان المبارک كا آغاز تها ' عصر و مغرب كے درمياني وقفه ميں حزب الله كے " دار الجماعة " كا بنيادي پتهر نصب كرديا گيا : ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم !

(مسئلۂ تعميرات)

" حزب الله " كے تمام كاموں كي تكميل كيليے سب سے مقدم كام ايک مركزي دارالجماعة كي تاسيس تهي - بغير اسكے نه تو جماعة كے مختلف مدارج كي تعليم و تربيت كا انتظام هوسكتا تها ' اور نه اخوان جماعة كي مجتمعه مجاهدات كا سلسله شروع هوسكتا تها -

اسكي تكميل كي آسان اور قدرتي صورت تو يه تهي كه عام طور پر چنده كي فهرست كهولي جاتي ' يا اقلاً جو مخلصين ملت جماعة ميں شريک هو چكے هيں ' انكو اطلاع دي جاتي كه وه ايک ابتدائي رقم كا اس كام كيليے انفاق كريں - اگر ايسا كيا جاتا تو الحمد لله اخوان جماعة كا اتنا وسيع حلقه موجود هے كه دو هفته كے اندر ايک گرانقدر رقم جمع هو جاسكتي تهي -

آجكل كے تمام كاموں كا طريق عمل يهي هے - ليكن يه كام ابتدا سے جس اسلوب پر اٹهايا گيا هے اور اسلاف صالحين و مومنين اولين (الذين سبقونا بالايمان - رضي الله عنهم و رضوا عنه) كے جو نمونے پيش نظر هيں ' الحمد لله وه اس سے بہت ارفع و اعلى هيں كه اس كام كو رسمي طريقوں سے آلوده كيا جاے - انجمنوں كے چندوں اور ممبري كي فيس كے روپيوں سے كالج بن سكتے هيں ' اور لوگوں كو اسكولوں كے بورڈنگ هاؤسوں ميں كرايه ديكر رکهوايا جا سكتا هے ليكن دين كي خدمت نهيں هو سكتي - خدا كے كاموں كيليے صرف خدا كے بخشے هوے جوش اور دل كے خود بخود اٹهے هوے ولولوں هي كي ضرورت هے - چندوں كي فهرستوں كي رقميں دل كا ولوله اور قرباني كا عزم كہاں سے لائينگي ؟ همارے ليے خدمت دين و ملت كا اصلي اسوۂ حسنه صحابۂ كرام اور مومنين اولين رضوان الله عليهم اجمعين كي زندگي هے - بلا شبه ان ميں سے ايک ايک مومن قانت نے اپنا تمام مال و متاع راه حق ميں لٹا ديا ' اور بلا شبه جماعتوں اور گروهوں نے مل جلكر بڑے بڑے ملي جهادوں اور اسلامي دفاعوں كے ساز و سامان كي فراهمي ميں حصه ليا ' مگر

اس طرح نهيں كه لوگوں سے چندے لكهوائے گئے هوں اور فهرستوں پر جبر آميز الحاح والتجا سے دستخط كرالیے گئے هوں' بلكه حالت يه تهي كه خدا نے انكے دلوں كو خود بخود خدمت حق كيليے كهولديا تها - اور انكے سينوں كا انفاق في سبيل الله كيليے كچهه اسطرح انشراح هوگيا تها كه خود انحضرة صلى الله عليه وسلم بارها انهيں روكتے تهے اور حقوق اعزاء و اقارب كا خيال دلاتے تهے ' مگر وه اپنا تمام مال و متاع لا كر آپكے قدموں پر نثار كردينا چاهتے تهے ! حضرت صديق رضی الله عنه كا انفاق سب كو معلوم هے - جب آپ سے پوچها گيا كه گهر ميں كيا چهوڑ آے هيں ؟ تو فرمايا كه الله اور اوسكے رسول كو :

آنكس كه ترا جويد ' جانــرا چه كند ؟
فرزند و عيال و خان و مان را چه كنـد ؟
ديوانه كني هـر دو جهـانش بخشي
ديوانۂ تو هر دو جهـان راچه كنـد ؟

يهي وه درجۂ عظيم اور مقام رفيع تها' جسكي بنا پر آنحضرة نے فرمايا تها : " اني احب ابابكر لا بكثرة صلاته و لا بكثرة صيامه ' ولكن بشي وقع في قلبه " ميں ابو بكر كو دوست ركهتا هوں مگر نه تو اسليے كه وه بہت نماز پڑهتا هے ' نه اسليے كه بہت روزه ركهتا هے بلكه صرف اُس چيز كے ليے جو اسكے دل ميں هے - ان الله لا ينظر الى صوركم و اعمالكم و لكن ينظر الى قلبكم و نياتكم !

معمورۂ دلے اگـــرت هست بازگـــوئے
كيں جا سخن به ملک فريدوں نمی رود !

غربة اولى و عود الى الغربة

اسلام كي ابتدا غربت سے هوئي تهي' اور آ سے غربت ميں دوباره مبتلا هونے كي خبر ديگئي هے - بدء الاسلام غريباً وسيعود الى الغرباء - آج پهر اسلام پر غربۂ اولى كا سا عالم چها گيا هے - پس وهي مومنين مخلصين اسكے سچے خادم هوسكتے هيں' جو اسكے عهد ابتدائي كے خادموں اور جاں نثاروں كي طرح اپنے جان و مال كو اُسپر نثار كرديںگے - آج اگر هر طرف ابو سفيان اور ابو جهل كي ذرية نے ديار اسلاميه كا احاطه كرليا هے' تو ضرورت هے كه مهاجرين مكه اور انصار مدينه كے متبعين صادقين بهی هر طرف پيدا هوجائيں' اور اگر دشمنوں نے دوباره حمله كيا هے تو دوستوں كو بهي دوباره نكلنا چاهيے - آج هميں نه محض مامون الرشيد كا بيت الحكمة فائده ديسكتا هے ' نه صرف صلاح الدين

دهلي ميں ۹ مئي كى شام كو ايک جلسۂ شوریٰ حسب تعريک نواب محمد اسحاق خان صاحب منعقد هوا تها - اسميں اكثر حضرات ندوه و عهده داران حال موجود تهے اور انكے سامنے ايک ايک كركے اصلاح طلب امور بيان كيے گئے تهے - مغرب كے بعد كي صحبت ميں جب اس مسئلۂ كو پيش كيا گيا تو مسٹر ظهور احمد وكيل لكهنؤ و ركن انتظامي ندوة العلما نے جواب ديا كه " چونكه آجتک كسي شخص نے هم سے اسكا مطالبه نهيں كيا ' اسليے جلسۂ انتظاميه كے ممبر منتخب نهيں كيے "!! اسكا صاف مطلب يه هے كه جب تـک عام پبلک ندوه سے اپنا حق بزور و جبر طلب نه كريگي ' اس وقت تک اسكے حقوق پا مال هوتے رهينگے - اور مجلس كي اساسي و بنيـادي دفعات تـک پر عمـل نهيں كيا جايگا !

يه جواب اس لحاظ سے تو صحيح هے كه اب پبلک اسي اصول پر عمل كرنا چاهتي هے ' اور ندوه كو اشخاص سے واپس لينے كيليے آماده هوگئي هے ' ليكن اس سے اركان ندوه كے اخلاق و اصول كا جو ثبوت ملتا هے ' وه نهايت مكروه و افسوس ناک هے -

يه تو اركان عام كا حال تها - اركان انتظاميه كا حال اس سے بهي زياده تمسخر انگيز هے -

مجلس انتظاميه سے مقصود مينجنگ كميٹي هے - يهي كميٹي مجالس كا جزو كل انجام ديتي هے ' اور اسي كے ممبر اسكي هستي كے اصلي اركان و جوارح هوتے هيں - ندوه كا كانسٹي ٹيوشن اس اصول پر قرار ديا گيا هے كه مينجنگ كميٹي كے ممبروں كا انتخاب دو سال كيليے هونا هے - بس ايک مدت كے ختم هونے كے بعد پهر از سر نو انتخاب هونا چاهيے - ممبروں كي تعداد ندوه كے سابق و حال ' دونوں دستور العملوں ميں ۳۵ يا ۳۶ ركهي گئي هے - ليكن دار العلوم كے سنگ بنياد ركهنے كے موقعه پر ايک بے قاعده جلسه كرکے ۱۵ ممبر اور بڑها ليے گئے تهے - اسطرح ۳۶ كي جگه اب ۵۱ سمجهي جاتي هے -

تمام دنيا ميں دو ساله يا سه ساله ممبروں اور عهده داروں كے انتخاب كے يهي معني سمجهے جاتے هيں كه كسي عام تر گروه سے ايک خاص تعداد كے اعضاء منتخب كيے جائيں' اور دو سال كے بعد يا تين سال كے بعد جب انكا زمانه ختم هوجاے تو پهر از سر نو انتخاب كيا جاے - اس انتخاب ميں اگر سابق هي كے ممبر اور عهده دار پهر دوباره منتخب هوگئے تو وهي ممبر هوجائينگے - ورنه نئے اشخاص رائيں حاصل كركے اپنے تئيں منتخب كرالينگے -

ليكن نـدوه ميں انتخاب كے معني يه سمجهے گئے هيں كه ايک مرتبه جو شخص انتظامي ممبر منتخب هوجاتا هے گو قانوناً وه صرف دو سال كے ليے هوتا هے' ليكن عملاً الف ممبر هوتا هے - جب ۳۶ يا ۵۱ ممبروں كا زمانه ختم هوتا هے تو وهي لوگ باهمدگر رائيں ديكر پهر اپنے تئيں منتخب كرليتے هيں' اور جب چاهتے هيں اور آدميوں كيليے بهي رائيں ديديتے هيں !

ليكن ايسا كرنا قانون كي هنسي اور مجلس كا تمسخر هے - اور اس درجه كي خلاف ورزي هے جس سے زياده قانون كي خلاف ورزي تصور ميں نهيں آسكتي - جو لوگ دو سال كيليے منتخب هوتے هيں ' بمجرد انقضاء مدت دو ساله ' انكي ممبري ختم هوجاتي هے اور اسكے بعد وه ممبر رهتے هي نهيں - پس نه تو انهيں ووٹ دينے كا حق هوتا هے اور نه وه كسي طرح كي باقاعده كارروائي كرنے كے مجاز هيں - اسكے بعد پهر از سر نو انتخاب هونا چاهيے اور كسي دوسري جماعت كي آواز اسكے ليے حاصل كرني چاهيے - اگر دوباره وهي لوگ منتخب هوجائيں تو البته ركن انتظامي هيں - ليكن جبكه وه ممبر رهے هي نهيں تو انكا ووٹ كيا معني ركهتا هے ؟

۹ - مئي كے جلسۂ شوریٰ منعقدۂ دهلي ميں جب يه مراتب پيش كيے گئے تو تمام جلسه حتى كه حضرات ندوه كے اعوان و انصار تک حيرت و تعجب سے دم بخود رهگئے' اور تمام اركان ندوه ميں سے ايک شخص بهي كوئي معقول جواب نه ديسكا' اور بالآخر تسليم كرنا پڑا -

اصل يه هے كه ندوة العلما ميں قانون اور عمل عرصے سے الفاظ مهمل هيں - مولانا شبلي نعماني ' شيخ عبد القادر - بي اے ' بابو نظام الدين ' خواجه غلام صادق وغيره اركان نے اندر هي اندر اسے درست كرنا چاها - ايک جماعت انكي مخالف هوگئي - وه انكی مخالفت ميں قانون كي جگه خود مختاري اور بے قاعده جتها بندي سے كام ليتي رهي - مذهبي الزامات كو آلۂ كار بنايا گيا' اور هر سعي اصلاح كي جو اس جانب سے ظهور ميں آئي مخالفت هوئي - نتيجه يه نكلا كه آٹهه برس كي نئي جد و جهد ميں بهي ندوه كا نظام درست نهوسكا - مولانا شبلي نے غلطي يه كي كه ان تمام باتوں كو گوارا كرتے رهے' اور هميشه يه خيال كيا كه كسي نه كسي طرح كام كو چلاتے رهنا چاهيے - وه سمجهے كه دار العلوم كے اندر كام كرنے كي مهلت ملتي رهے تو كافي هے - حالانكه جس وقت تـک ايک چيز كا كانسٹي ٹيوشن هي درست نهو' اس وقت تـک وه كيونكر مستحكم هوسكتا هے ؟

چند موٹي موٹي مثاليں قانوني خلاف ورزيوں كي اور بهي هيں جنهيں اس سے پہلے به تفصيل بيان كيا جاچكا هے' اور انكي واقعيت كو جلسه شوریٰ دهلي ميں حضرات ندوه كو تسليم كرنا پڑا - مثلاً ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - جولائي سنه ۱۹۱۳ كے جلسۂ خاص و انتظامي ميں جو كارروائي كي گئي ' وه نه صرف دستور العمل ندوه كے خلاف تهي بلكه مجالس و مجامع كے علم قوانين و نظام كے لحاظ سے بهي يكسر باطل هے -

(حاصل مطالب)

ان چند مثالوں كے پيش كرنے سے مقصود يه تها كه ندوه كا فساد صرف قانون كے نقائص هي كا نهيں هے بلكه اسكے عمل كا بهي هے - موجوده حالت ميں نه تو دستور العمل درست هے اور نه دستور العمل پر كوئي عمل كرتا هے - اب اگر اسكي اصلاح اور درستگي هوسكتي هے تو صرف اس طرح كه پہلے ايک صحيح اور صالح قانون بنايا جاے ' اور پهر اس وسائـل كو بهي عمل ميں لايا جاے جنكے بعد ندوه كا قانون صرف روئدادوں كے ساتهه تقسيم كرديني يا دفتر كي كهنه الماريوں ميں غذاے كرم هونے كيليے نه رهجاے بلكه اسپر ٹهيک ٹهيک عمل بهي هو - اور جس طرح ايک اسلامي مجلس كو نظام شرعي و ديني كے مطابق هونا چاهيے ' ٹهيک ٹهيک اسي طرح وه اپنے كاموں كو انجام دے -

اگر ايسا هوگيا تو ندوه كا نظام درست هوجائيگا اور اغراض و مقاصد كو تخريب كار كي ويسي مهلت نه ملسكے گي جيسي كه اب تک بدبختانه ملتي رهي هے - اسكے بعد اسكے مقاصد كي حقيقي تكميل اور اسكے كاموں كي معنوي روح عمل كا مسئلۂ اهم و اعظم هے جسپر متوجه هونا چاهيے ' ليكن جب تک نظام درست نهوگا اور استبداد و خود مختاري اور شخصيت و حكومة مطلقه كا شجرا خبيثه بالكل جڑ سے كاٹ نه ديا جائيگا ' اس وقت تک هر طرح كي تخم ريزي اور آبپاشي اس سرزمين ميں بالكل بيكار هوگي -

آئنده نمبر ميں هم ترميم شده دستور العمل پر نظر ڈالينگے -

چاهیے' اور پبلک کي طرف سے کوئي ایسي ذمه داري نهیں لے لینی چاهیے جو اصل مقصد میں خلل انداز هو اور جسکے بعد کام' وقت' مصالح عمل' اور مقتضیات پر نظر نهیں رکهي جاسکے' بلکه تاجروں اور دکانداروں کي طرح هر وقت شراکت داروں کو بتلاتے رهنا پڑے که کیا کام کیا جا رها هے؟ کیونکر کیا جا رها هے؟ اور اس وقت تک تحویل میں کتنا آیا هے؟

اس طرح تمام قومي کام کیے جاسکتے هیں مگر دعوة و تبلیغ کے کام نهیں هوسکتے جن میں بسا اوقات متجسس سوالوں کا جواب دینا بهي جائز نهیں هوتا :

کیں زمیں را آسمانے دیگر ست!

ان تمام باتوں سے بهي بڑهکر یه که اس وقت تک تجویزوں کے اعلان اور اعانتوں کے غلغلوں کے بہت سے تجربے هوچکے - اب ایک ایسا تجربه بهي کرنا چاهیے که پہلے کام شروع هوجاے اسکے بعد لوگوں کو اعانت کي دعوت دي جاے -

(اذا اراد الله شیئاً هیئاله اسبابه)

پس الحمد لله که الله تعالی کي توفیق راهنماے کار هوئي - اس نے اسکا سامان حسب التجا و آرزو خود بخود کردیا' اور وہ اپنے دروازوں کے سائلوں کو کبهي دوسروں کے دروازوں پر نهیں بهیجتا:

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه (۶۵ : ۳)

اور جس نے الله پر بهروسه کیا سو الله کي اعانت و نصرت اسکے لیے بس کرتي هے! اور کیا اسکے خزائن

الیس الله بکاف عبده (۳۹ : ۳۶)

رحمت اسکے بندے کیلیے کافي نهیں که وہ اسے دوسروں کے دروازوں پر بهیجے؟

دارالجماعة کیلیے سب سے پہلا سوال زمین کا تها - زمین کا مسئله کلکته اور بمبئي میں جس درجه مشکل مسئله هے اسکا اندازه صرف وهی لوگ کرسکتے هیں جنهیں ان شهروں میں رهنے کا اتفاق هوچکا هے -

قیمت کے بعد پهر دوسرا اهم سوال زمین کے محل و موقع کا تها - اس کام کیلیے سب سے پہلی شرط یه تهی که زمین شهر سے باهر اور آبادي سے دور هو - دلوں کی بستی همیشه ویرانوں هی میں آباد هوئی هے' اور شهروں کی آبادي سکون خاطر اور استغراق قلب کے کاموں کیلیے سب سے بڑا مهلکه هے - آبادي کے پر شور میدانوں میں کام کرنے سے پہلے ضرور هے که باهر کی خاموشي اور سناٹے میں اپنے تئیں طیار کرلیا جاے' کیونکه شهروں کے اندر صرف انهی لوگوں نے کام کیے هیں جنهوں نے شهروں سے باهر اپنی زندگی کا کچهه حصه بسر کرلیا هے - بلا شبه شهروں کی رونق بڑي هي کار آمد اور قیمتي هے مگر کاموں کے اتمام کیلیے نه که آغاز کیلیے -

بعض مصالح عظیمه کی بنا پر دار الجماعه کیلیے کلکته هی کو سردست منتخب کرنا پڑا تها' تاهم ضرور تها که آبادي کے کسی غیر آباد کنارے میں اسکے لیے جگه نکلتي -

ایسے اٹهاره سو برس پہلے رومیوں کے عظیم الشان شهر انطاکیه کے ایک کنارے سے دعوة حق کی صدا اٹهی تهي - وہ ایک پاک روح تهی جس نے لوگوں کو نبیوں اور رسولوں کے اتباع کي طرف بلایا تها" اور کہا تها که اُن بتوں کی پوجا چهوڑ دو جو تمهیں کچهه بهي نفع و ضرر نهیں پهنچا سکتے :

وجاء من اقصی المدینة رجل یسعی' قال یا قوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجراً وهم مهتدون - وما لی لا اعبد الذی فطرني و الیه ترجعون؟ ءاتخذ من دون الله آلهة ان یردن الرحمن بضر لا تغن عني شفاعتهم شیئاً ولا ینقذون - (۳۶ : ۲۳)

اور شهر کے کنارے سے ایک آدمي دوڑتا هوا بڑها - اس نے کہا که اے میري قوم کے لوگو! سچائي کے ان رسولوں کے حکموں کو مان لو' ایسے لوگوں کی اطاعت کرو جو تمهیں گمراهي سے نجات بخشتے هیں اور پهر اپنی محنت اور خدمت کا کوئي بدله بهي نهیں مانگتے - مجهے کیا هوگیا هے که میں ایسي کهلي اور صریح تعلیم سے آنکهیں بند کرلوں اور جس پروردگار نے مجهے پیدا کیا هے اسکي پرستش سے انکار کروں؟ حالانکه تم سب اُسی کی طرف لوٹا کر لاے جاؤگے -

وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، هُوَ اجْتَبٰكُمْ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ، هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ، وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ، فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ، وَاعْتَصِمُوْا بِاللهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ! (۲۲ : ۷۸)

رومیوں کے عظیم الشان شهر کے کنارے سے یه آواز اٹهي جبکه خدا کے رسولوں کو جهٹلایا جا رها تها اور احکام الهیه کی هنسي اڑائي جارهي تهي - اس نے "امنت بربکم" کا اقرار کیا' اور سچے رسولوں کی پیروی کی راه میں ان بڑي بڑي دنیوي سزاوں اور جسماني عقوبتوں کی پروا نه کی جو بت پرستوں کی آبادي میں خدا پرستوں کو دي جا رهي تهیں - حتی که اسي راه میں شهید هوگیا - کلکته بهي آج هندوستان کی سب سے بڑي آبادي هے اور دنیا خداے واحد کو بهلا کر ضلالت و باطل پرستی کے بهت سے بتوں کو اسکي جگه دے رهی هے - پس آؤ که هم سب بهی یک جا مجتمع هوں' تاکه شهر کے ایک کنارے سے نمودار هوکر رسولوں کے اتباع کی دعوة دیں' اور مقدس حکموں کے ایمان و عمل کی پکار بلند کرکے خدا کے بندوں کو خدا کی طرف بلائیں عجب نهیں که همـاري عاجز و درمانده بندگی قبول کرلی جاے' اور انطاکیه کی اُس شهید روح کی طرح هم بهی بشارت پائیں :

قیل ادخل الجنة! قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلي ربی وجعلني من المکرمین! (۳۶ : ۲۵)

پس اسے بشارت ملی که جنت کی حیاة طیبه میں داخل هوجا! اس وقت اس نے کہا که کاش میري قوم جانتی که میرے پروردگار نے مجهے اس طرح بخش دیا اور اپنے نوازے هوؤں میں شامل کرلیا!

(مخلص قدیم حاجي مصلح الدین صاحب)

چنانچه الله تعالی نے اسکا یه سامان کیا که مخلص و محب قدیم جناب حاجي مصلح الدین صاحب کو اس خدمت جلیل و عظیم کیلیے بلا تحریک و تشویق خود بخود طیار کردیا - انکي ملکیت میں ایک وسیع قطعهٔ زمین شهر کے مشرقي کنارے میں موجود تها - یه حصه برخلاف شهر کے تمام اطراف کے اب تک نسبتاً غیر آباد هے' اور حدود میونسپلٹي سے کچهه فاصلے پر واقع هے حاجي صاحب نے اس خدمت کیلیے اس قطعه کو وقف کردیا -

حاجي صاحب موصوف کے تعلقات اس فقیر کے خاندان سے نهایت قدیمي هیں' اور اُس زمانے سے هیں جبکه اب سے چالیس سال پہلے حضرة والد مرحوم پہلي مرتبه مکهٔ معظمه سے کلکته تشریف لاے

ایوبی کی تلوار اور نہ ابن سبکتگین کا خزانہ - کیونکہ یہ درمیانی عہد کی کڑیاں تھیں اور اب ہم پھر اپنی ابتدائی غربت کی طرف ھٹ آـہ ھیں - ہم کو اُن سب کی جگہ مہاجرہ و ذھاب الی اللہ کا وہ ولولہ چاھیے جو جعفر طیار نے ھجرۂ حبشہ میں دکھلایا - ہم کو وہ خلوص و جاں نثاری چاھیے جو غارثور میں صدیق اکبر اور اسد اللہ الغالب نے دکھلائی : اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا - ہم کو وہ جوش انفاق فی سبیل اللہ چاھیے جو ھجرت مدینہ کے دن انصار مدینہ نے دکھلائی ' اور اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنا گھر بار تک سونپ دیا : فسوف یأتی اللہ بقوم یحبهم و یحبونه - ہم کو وہ جذبہ جہاد اور عشق قتال فی سبیل اللہ درکار ہے جسکی نسبت الہی نے مدحت سرائی کی : اذلـة علی المومنین اعزة علی الکافرین - یجاھدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم (   ) ہم کو وہ بھائیوں کی سی برادری اور سپاھیوں کی سی فوج چاھیے جسکی نسبت وحی الہی پکار اٹھی تھی :

اشداء علی الکفار رحماء بینهم ! کافروں کیلیے نہایت سخت مگر آپسمیں نہایت رحم والے !

ہم کو " بدر " چاھیے اور ہم " احد " کے دامن کے مفلس ھیں - ھمارے دکھہ کی دوا انصار مدینہ کی اُن عورتوں کے پاس ہے جو اپنے سات سات عزیزوں کی موت کی خبر سنتی تھیں' مگر محبوب رب العالمین کی سلامتی کا مژدہ انکی آنکھوں کو اشکبار ہونے کی جگـہ خوشی سے دمـکا دیتـا تھا - ہم مردوں کو اُن عـاں فروش جنگجو نشینوں کے آگے کرنا چاھیے جو اپنے سینوں کو تیروں کی بارش سے چھلنی کردیتی تھیں مگر رسول اللہ کے جسم مبارک کے سامنے سے نہیں ہٹتی تھیں کہ مبادا دشمنوں کا نشانہ اُس وجود مقدس کو صدمہ نہ پہنچادے جسکے قیام سے تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا قیام ہے !!

من و دل گر فدا شـدیم چـه باک
غرض انـدر میاں سلامت اوست !

ھمارے اسلاف کرام میں بڑے بڑے فاتح' بڑے بڑے سلاطین' اور بڑے بڑے مالک خزائن و اموال گذرے ھیں مگر اب ھماری زندگی بغداد کے دار الخلافة اور دھلی کے تخت عظمت و جـلال کی یاد میں نہیں ہے' بلکہ مدینہ کی ایک خس پوش مسجد کے فقرا و صعالیک کی یاد کے اندر ہے - اللہ اکبر ! وہ فقراء مقدسین کہ انکا واسطہ دیکر سید المرسلین حضرة الہی میں دعاء فتح مانـگتے تھے ! وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یستفتح بصعالیك المهاجرین '

مگر آہ " میں تنہا ھوں اور میرے دل کا ساتھی کوئی نہیں - کس کے پاس جاؤں اور جو سمجھتا ھوں وہ کسے سناؤں ؟ نہ تو قسطنطنیہ میں اُن صداؤں کیلیے کان ھیں ' نہ رود نیل کا کنارہ انکے لیے طیار ہے ' اور نہ اس ناقدر دار ھند کی گلیوں میں کوئی راهگیر ہے جو ان صداؤں کے سننے کیلیے ٹھہر جاے :

کس زبان مـرا نمی فہمـد
بعزیزاں چـه التمـاس کنم ؟

زمانہ جن کاموں میں مبتلا ہے اور کام کرنے والی قوتیں جن راھوں میں بھٹـک رہے ھیں' وہ ھمیں کچھہ بھی نفع نہیں پہنچا سکتیں - لوگوں نے نہ تو منزل مقصود کو پایا ہے اور نہ اسکی راہ ھی پہچانی ہے - مکان معلوم ھو تو راہ میں بھٹک جانے کا چنداں غم نہیں ' کیونکہ کبھی نہ کبھی ٹھیک راہ پر لگ ھی جائینگے - لیکن مصیبت یہ ہے کہ اپنے گھر ھی کو بھول بیٹھے ھیں - پھر راہ خواہ کتنی ھی پر فضا اور خوشنما ھو' مگر جس قدر چلتے رھینـگے' منزل سے دور ھی ھوتے جائینگے - کیونکہ راہ اچھی ہے مگر منزل فراموش ہو چکی ہے - ممکن ہے کہ کسی عالیشان محل کے دروازے پر پہنچ جائیں مگر اس طـرح چلـکر ھمیں ھمارا گم شدہ جھونپڑا تو نہیں ملسکتا !

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ ، وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَٰفِرِينَ ! (۱۰ : ۸۶)

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَّأَمْوَالًا فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا . رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ ، رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ !! (۱۰ : ۸۸)

عجب مصیبت ہے - نہ تو دکھ کو بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ بغیر کہے چین پڑتا ہے :

مثال ماہی دریا و آب مستسقی ست
دھند شوق ولے رخصت نظر نہ دھند !

اللہ کے ھاتھہ میں ہے کہ وہ تنہائی کو جماعة سے' انفراد کو کثرت سے' غربت کو عظمت سے' اور التجاؤں کو اجابت سے بدلدے : و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة !

(اتباع اسوہ " محمد رسول اللہ و الذین معہم ")

بہر حال آج جو کام مختلف شاخوں میں ہو رہے ھیں' انھیں ہونے دو - لیکن خدمت دین و ملت کیلیے ضروری ہے کہ اپنے عزائم کو بلند کرو' اپنی نظروں کو سامنے سے ھٹا کر پیچھے کرو' اپنا قبلۂ رخ سامنے کے مناظر کو نہیں بلکہ عقب کی چھوٹی ہوئی منزلوں کو بناؤ' اور اپنے تمام کاموں میں صحابۂ کرام اور سلف صالح کی پیروی و اتباع کی حقیقت ثابتہ پیدا کرو - خواہ وہ مسئلۂ مال و متاع ہو' یا مسئلۂ جان و دل - خواہ وہ کاموں کا آغاز ہو یا ارادوں کا اتمام' اور خواہ' وہ امن کی طیاری ہو یا جنگ کی پکار -

اس سلسلے میں روپیہ کی فراھمی کا مسئلہ بڑا ھی نازک مسئلہ ہے - یہ ظاھر ہے کہ ھر طرح کے کاموں کیلیے اسکی ضرورت ہوتی ہے اور دعوۃ و تبلیغ اور اعلاء کلمہ و تحریک ملت کے کام بھی بغیر اسکے انجام نہیں پا سکتے - لیکن ساتھہ ھی اسکا وجود اور اعانہ کا عام پھیلاؤ طرح طرح کے مہلکات و موانع کا موجب بھی ہو جاتا ہے ' اور ھمتوں کیلیے اسمیں بڑی ھی ٹھوکریں اور نیتوں اور طمانیتوں کیلیے اسمیں بڑے ھی خدشات ھیں -

سب سے زیادہ یہ کہ کام کا دار و مدار دل کی جگہ جیب پر ہوجاتا ہے ' اور نیتوں اور ارادوں میں وہ سکون و انشراح باقی نہیں رھتا جو بغیر اسکا قدم درمیان آے لوگوں کو حاصل ہے - اسلیے اولا اس طرح کے کاموں کی ابتدا کو تو ضعفاء قلوب کیلیے آزمایش نہ بنانا

عالم اسلامی

مسئلۂ اصلاح و تجدید علوم اسلامیہ

بخارا میں دعوۃ اصلاح کا آغاز

بخارا اسلام کے تمدن و تہذیب ' علم و فضل ' جاہ و جلال ' عظمت و شوکت کا نہایت قدیم مرکز ہے - اب اگرچہ دنیا کے سامنے تمدن و تہذیب کے دوسرے مناظر آگئے ہیں ' اسلیے وہ اسلام کی تمام تمدنی یادگاروں کی طرح بخارا کو بھی بھول گئی ہے ' لیکن بخارا کی خاک سے جس درجہ کے اہل کمال پیدا ہوے ' جس پایہ کے فضلاء اوٹھے ' اسلامی مصنفات و فنون علمیہ میں جیسا عظیم الشان حصہ انہوں نے لیا ' تاریخ اب تک اسکا تذکرہ ادب کے ساتھہ کرتی ہے ' اور جب کبھی اسلام کے قدیم علوم و فنون کی مرثیہ خوانی کی جاتی ہے ' تو بخارا کے اوراق اشک شوئی کیلیے اپنے دامن کو پھیلا دیتے ہیں !

یہ سچ ہے کہ بخارا کی قدیم عظمت ' دولت و ثروت ' اور زرخیزی کے افسانے اب داستان پارینہ ہوگئے ہیں ' لیکن اگر ہم اونکو یاد دلانا چاہیں تو کسی مطول تاریخ کی اوراق گردانی کی ضرورت نہوگی ' بلکہ خواجہ حافظ کا ایک مصرعہ کافی ہوگا :

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

اگرچہ ایشیاء و یورپ کی زبانوں میں اختلاف ہے ' اور فرانس و جرمنی کی طرح روس نے مشرقی علوم و فنون کے احیاء و ترویج میں بہت زیادہ شہرت حاصل نہیں کی ہے ' تاہم اوسکو حافظ کا یہ مصرعہ ضرور یاد تھا ' اور ایشیاء کی فیاضی کی داستان کا خلاصہ اوسکے پیش نظر تھا ' جس سے وہ اب کام لے رہا ہے - یورپ کا دامن حسن و جمال دولت و ثروت کے سمیٹنے کی غیر معمولی وسعت رکھتا ہے - بخارا میں روسی عورتیں بکثرت آتی ہیں ' اور اپنے خال و خط دکھا کر کہتی ہیں کہ تمہارے آباء و اجداد نے فیاضی کا جو معیار قائم کردیا تھا ' تم بھی اُسے قائم رکھو - انسان بے قابو ہو جاتا ہے ' اور کہتا ہے کہ ہم اس سے بھی اعلی معیار قائم کرسکتے ہیں :

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

چنانچہ بخارا میں فسق و فجور کا بازار گرم رہتا ہے ' حدود شرعیہ بالکل معطل ہوگئے ہیں جس نے ہوا و ہوس کا میدان اور بھی وسیع کردیا ہے اور وہ برابر پانوں پھیلاتی جاتی ہیں ' من یتعد حدود اللہ کی وعید کسی زبان سے نہیں نکلتی !

عملی نتائج کے لحاظ سے بخارا کی قدیم علمی عظمت بھی اخلاقی حالت کی طرح پامال اور مذہبی حدود کی طرح بے اثر ہے - قدیم علمی ترقی کا افسانہ صرف تاریخ کے اوراق و بطون میں باقی رہگیا ہے - یا دلوں میں ہے ' یا زبانوں پر ہے - مگر افسوس کہ اعمال ' اور اعمال کے نتائج میں اس کھوئی ہوئی دولت کا سراغ نہیں لگ سکتا !

بخارا کی موجودہ تعلیمی حالت نہایت افسوسناک ہے مدارس قائم ہیں ' تعلیم جاری ہے ' طلباء پڑھتے ہیں ' اساتذہ پڑھاتے ہیں - ایک نصاب تعلیم بھی ہے - لیکن تعلیم کی وہی فرسودہ حالت ہے جسکا رونا اسقدر رویا گیا ہے کہ اب روتے ہوے ہنسی آتی ہے - نصاب تعلیم میں قدماء کی ایک کتاب بھی نہیں - علوم و فنون میں کمال پیدا کرنے کی جگہہ محض فقہ و فروع کی کتابی تعلیم پر قناعت کرلی گئی ہے - قران و حدیث کے ساتھہ بالکل اعتناء نہیں ' علوم شرعیۂ حقیقیہ کا علم و فہم یکسر مفقود ہے - موجودہ علوم و فنون و موجودہ ضروریات کا مطلق لحاظ نہیں رکھا جاتا - غرض ہندوستان کی جو حالت ہے اور جس غرض سے ندوۃ العلماء قائم کیا گیا تھا ' وہاں کا بھی یہی حال ہے ' اور حالات کے لحاظ سے اسی قسم کے اصلاح کی ضرورت ہے -

لیکن مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیے کہ حال میں والی بخارا نے اس ضرورت کی طرف غیر معمولی توجہ مبذول کی ہے ' اور اس طرز تعلیم کو بدلنا چاہا ہے جو علوم اسلامیہ کے قالب کو دیمک کی طرح کھا رہا ہے -

ہندوستان میں چند اصلاح طلب علماء نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا اور قدیم طرز تعلیم کی اصلاح کرنا چاہی تھی ' لیکن افسوس کہ ندوۃ العلماء انہی کے ہاتھوں برباد بھی ہوگیا - تاہم ندوہ سے کو خود کوئی عظیم الشان تبدیلی پیدا نہ کی ہو ' مگر اسکے اس فخر کو کوئی چھین نہیں سکتا کہ جو فرض تمام عالم اسلامی حتی کہ جہل اباد بخارا و خیوا تک میں آج محسوس کیا جا رہا ہے ' اسکی تشخیص کی توفیق سب سے پہلے اسی کی نباض نظر و فکر کو ملی !

لیکن بخارا کے علمی جمود کا یہ کتنا شرمناک منظر ہے کہ جب والی بخارا کو اصلاح تعلیم کا خیال پیدا ہوا تو بخارا کی تمام جغرافیائی وسعت اور قدیم مدارس و جوامع کی چار دیواریوں کے اندر سے ایک ہاتھہ بھی نہ اوٹھا کہ جو کچھہ والی بخارا کے دل میں تھا اوسکو عملی قالب میں ڈالکر نمایاں کردیتا - بخارا کے تمام علما اس کام سے عاجز و درماندہ تھے - مجبوراً ترکستان و قفقاز کے روشن خیال علما طلب کیے گئے - اب انکی ایک خاص کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی ہے - ترکستان کے علماء عالم اسلامی میں نہایت روشن خیال اور معتدل الفکر ہیں - ان میں نہ تو جمود و تقلید کا وہ اشتداد ہے کہ اصلاح کو کفر و بدعت قرار دیں ' اور نہ الحاد و تفرنج کی وہ روشن خیالی ہے کہ اصلاح کے نام سے تخریب دین و شریعت کا عمل شیطانی انجام دیں - اسلیے امید ہے کہ یہ کمیٹی اپنا مقصد صحت و اعتدال فکر کے ساتھہ پورا کریگی !

مسلمانوں کو اس علمی انقلاب کا خیر مقدم کرنا چاہیے - کیونکہ ایک کھوئی ہوئی دولت ڈھونڈھی جا رہی ہے ' اور ایک گڑا ہوا خزانہ کھودا جا رہا ہے - اگر مل گیا تو ہر مسلمان اوسکا کلید بردار ہوسکتا ہے ' بشرطیکہ سعی جاری رہے اور ارباب اصلاح کا قدم جادۂ حقیقت و عمل سے نہ ڈگمگاے -

اس تحریک کے عملی نتائج سے اگر قطع نظر بھی کرلی جاے جب بھی یہ خیال بجاے خود اس قدر رفیع ہے کہ والی بخارا کے چہرے پر ہر مسلمان کو محبت آمیز نگاہ ڈالنی چاہیے -

تھے - والد مرحوم کو انکي محبت و خلوص پر بڑا هي اعتماد دیا گیا تھا ' اور وہ همیشه انکے جوش ایماني اور محبت دیني کو اور لوگوں کے سامنے بطور نمونے کے پیش کیا کرتے تھے - اس سلسلۂ ارشاد اور اخوان طریقت کي خدمت و اعانت میں بارها اُنهوں نے بڑي بڑي گرانقـدر رقموں سے انفاق کیـا ' مگـر سچ یه ہے که " حزب الله " کے دارالجماعه کي تاسیس کا شرف ان تمام خدمات سے بدرجها ارفع و اعلی تھا ' اور جزو کے مقابلے میں کل کا حکم رکھتا تھا - پس کچھه شک نہیں که یه الله تعالی کا فضل مخصوص ہے که اس خدمت کي توفیق بھي بالاخر انهي کے حصے میں آئي :

و ذلك فضل الله یوتیه من یشاء ' والله ذوالفضل العظیم !

پھر صرف اتنا هي نہیں ' بلکه دار الجماعة کي عمارتوں میں سے دار الارشاد کي تعمیر کے تمام مصارف بھي انهوں نے اپنے ذمے لے لیے هیں اور یہي سب سے زیاده مقدم و اهم عمارت تھي : الذین ینفقون اموالهم في سبیل الله ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذی' لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم و لا هم یحزنون ! (۲ : ۲۶۳)

(دار الارشـــاد)

بالفعل " دار الجماعه " کو صرف تین عمارتوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکه جلد سے جلد کام شروع هوسکے - بقیه عمارات کیلیے کافي زمین مناسب و موزوں تقسیم کے ساتھه چھوڑ دي گئي ہے -

اولین عمارت " دار الارشاد " ہے جسکو آجکل کي اصطلاح میں لکچرروم یا ایوان درس سمجھنا چاهیـے - یه ایک بہت بڑا و سیع هال هوگا جسمیں به یک وقت کئي سو آدمیوں کے درس کي گنجایش هوگي - تعلیم و ارشاد کا صیغه بغیر اس عمارت کے شروع نہیں هوسکتا تھا ' اسلیـے اسے مقدم رکھا گیا - حاجي صاحب نے علاوه زمین کے اس عمارت کے تمام مصارف بھي اپنے ذمے لیلیے هیں -

دار الارشاد کے بالکل سامنے ایک نہایت خوشنما اور شاندار مسجد ہے جسکي تعمیر گذشته سال ختم هوگئي - مسجد کا هال ۵۰ فٹ لنبا ہے اور ایک وسیع صحن اسکے علاوه ہے - مسجد مقدس کی تعمیر سب پر مقدم تھي' سو الحمد لله وه مکمل موجود ہے -

دار الارشاد کے ساتھه هي کتب خانه هوگا اور اس عاجز نے اراده کرلیا ہے کہ اپنا ذاتي کتب خانه وهیں منتقل کردے -

دار الارشاد اور کتب خانے کے دونوں جانب مسلسل کمروں کي قطاریں هونگي - جنمیں سامنے برآمده ' عقب میں غسل خانه' اور وسط میں ایک کشاده کمره هوگا - اسکے لیے اتني جگه موجود ہے که انشاء الله به یک وقت کئي سو آدمیوں کے رهنے کي جگه نکل آئیگي - سر دست کام کے جلد جاري کردینے کیلیے اقلاً ایک سلسله مکمل هوجانا چاهیے ' تاکه ایک کافي تعداد دعاة و مهاجرین کي وهاں مقیم هوسکے - ایک بڑے کمرے کي لاگت ایک ایک هزار روپیه قرار پائي ہے ' اور امید ہے که الله تعالی بہت سے ایسے لوگوں کو بھیج دیگا جو کم از کم ایک ایک کمرے کی تعمیر اپنے ذمے لے لینگے -

(تـــاسیس دار الارشـــاد)

جناب حاجي صاحب کا اصرار شدید تھا که جہاں تک جلد ممکن هو بنیادي پتھر نصب کردیا جاے ' مگر بعض وجوه سے میں تاخیر کر رها تھا -

لیکن اسی اثناء میں رمضان المبارک کا ورود هوا - یه وه ماه مبارک ہے جو برکات سماویه کے نزول کا منبع اور سعادت عالم کے آغاز کا عهد اولیں ہے - : شهر رمضان الذي انزل فیه القرآن !

پس اس ماه مبارک سے بڑھکر دار الجماعه کي تاسیس کیلیے اور کونسا وقت مبارک و میمون هوسکتا تھا ؟ چنانچه اتوار کا دن اس غرض سے قرار پایا اور عین اُس وقت جبکه چوده گھنٹے کي بھوک پیاس کے بعد افطار کے وقت کا انتظار تھا ' اُن ادعیۂ مقدسه کي تـلاوت کے بعد جو دین حنیفی کے باني اول نے خانۂ کعبه کي بنیاد رکھتے هوے مانگي تھیں' اور اُن دعاؤں کي پکار کے ساتھه جو ایک مومن و مسلم زندگي کي حقیقي التجائیں اور آرزوئیں هیں ' دارالارشاد کا سنگ بنیاد نصب کردیا گیا -

(دعاے موسوي)

سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد تمام حاضرین نے جناب الهی میں مکرر دست نیاز اٹھایا - افطار کے وقت میں صرف چند منٹ باقي رهگئے تھے اور ایک عجیب و غریب وقت متبرکۂ الهیه کے برکات و افضال اور خشوع و تضرع کا هر شخص کو احساس روحانی هو رها تھا - اس موقعه پر الله تعالی نے وه دعاے جلیل و عظیم بے اختیار هماري زبانوں پر جاري کردي جو حضرة موسی اور انکے ساتھیوں نے مانگی تھي - جبکه انهیں مصر سے نکلنے کی جگه مصر هي میں اپنا گھر بنالینے اور تبلیغ و تبشیر کے ذریعه قوم کو طیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا ' اور جبکه فرعون کے ظلم و طغیان سے اسرائیل کي نسل عاجز و درمانده هوگئي تھي :

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظـالمین ! ونجنـا برحمتـك من القـوم الكافرین ! و اوحینا الی مـوسی و اخیـه ان تبوالقومكما بمصر بیوتا واجعلوا بیوتكم قبلـة واقیموا الصلـواة و بشر المومنین - وقال موسی : ربنا انك اتیت فرعون وملاه زینـة و اموالاً فی الحیاة الـدنیا ' ربنـا لیضلوا عن سبیلك ' ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علي قلـوبهم فلا یومنوا حتي یروا العذاب الالیـم (۱۰ : ۸۸)

اس عهد کے مظلوم مومنوں نے دعا مانگي که " اے همارے پروردگار ! همیں ان ظالموں کے ظلم کا تختۂ مشق نه بنا اور اپني رحمت سے همیں کفار کے تسلط سے نجات دے ! " اسکے بعد هم نے حضرة موسی اور انکے بھائي کي طرف وحي بھیجي که مصر میں اپني قوم کي هدایت و ارشاد اور تحریک و تبلیغ کیلیے گھر بنالو اور اُنهیں کو اپني عبادت گاه قرار دو اور صلوة الهی کو قائم کرو' اور اس طرح ارباب ایمان کو خوشخبري دو که فرعون کے تسلط سے نجات پانے کا وقت قریب آ گیا - پس حضرة موسی نے دعا مانگي که " خـدایا ! تو نے فرعون اور اسکے حاکموں کو بڑي هي شان و شوکت اور جاه و دولت دے رکھی ہے تاکه لوگ انکي دنیاوي حالت سے دھوکا کھالیں - اور سمجھیں که خدا کفر و ظلمت سے خوش هوتا ہے جبھي تو کافروں کو ایسی عظمتیں دے رکھي هیں ' اور اسطرح وه لوگوں کو راه حق سے بھکائیں - تو اے پروردگار ! حق کي مظلومي اور ضلالت کي طاقت اب تـک رهیگي ؟ اپنـا وقت جلـد بھیج ' اُنکے مال و دولت اور طاقت و جبروت کو فنا کر دے ' اور اُنکے دلوں کو سخت کر دے کیونکه یه لوگ عذاب دردناک دیکھے بغیر کبھي حق کو قبول نه کرینگے "

یه ایک عجیب و غریب دعا ہے جو بني اسرائیل کی نجات کا وسیله بني' اور جسکے بعد هي حکم الهي کے مطابق اُنهوں نے گھر بنا کر دعوۃ و تبشیر کا کام شروع کر دیا - حدیث نبوي میں آیا ہے که امۃ مرحومه پر ایک ایک کر کے وه تمام حالتیں طاري هونگي جو بني اسرائیل پر گذر چکي هیں' اور في الحقیقت آج امۃ اسلامیه کي حالت ٹھیک ٹھیک بني اسرائیل کے اس عهد کي سی هوگئي ہے جبکه وه مصر میں گرفتار مصائب و الم تھے - پس چاهیے که هم بھي آج انهي دعاؤں میں اپني عالمگیر مصیبت کی نجات ڈھونڈیں' اور اسوۂ مقدسۂ موسویه کو اپنے سامنے رکھکر پورا پورا اُسکا اتباع کریں -

یہی سبب ہے که دار الجماعۃ کی تاسیس کے وقت یه دعا زبانوں پر جاري هوئی - اور کچھه عجیب طرح کا تضرع و خشوع تمام حاضرین کو میسر آیا جسکي کیفیت اب لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی -

جو بعض کاغذات بطور آثار اساس کے بنیاد میں رکھے گئے' انمیں ایک بوتل کے اندر سورۂ حج کي پانچ آیتیں اور یه ادعیۂ مقدسه بھي تھي' اور اسي لیے ان دونوں آیتوں کو اس مضمون کے وسط میں درج کیا گیا ہے که حاصل مقاصد دار الجماعـة یہي هیں !

روح ' اسکا مسکن اور حکمـاء مادیین
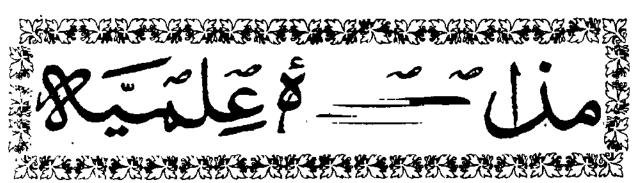
(مشاهیر علمـا کے احکام و آراء)

جو لوگ علم العیات کي تاریخ سے واقف هیں' انکے لیے یه کہنا ضروري نہیں که نباتات میں بهي روح فرض کي گئي ہے - اریزو (Arezzo) کا مشہـور طبیعي اندریا سیـل فینس Andrea Cæsalpinus (۱۵۱۹—۱۶۰۳) جو اس وقت تک اطالیا میں دوران خون کا مکتشف سمجها جاتا ہے' اس نے اپني کتاب دي پلینٹس لیبري De Plantis Libri میں نباتاتي روح کي ماهیت اور اسکے مسکن کے متعلق ایک طویل بحث چهیڑي ہے -

روح کو کہـاں رهنا چاهیے ؟ اسکے متعلق همیں دقیقه رس سیسلپینس کے تفصیلي دلائل کے تتبع کي چنداں ضرورت نہیں ہے - صرف اسقدر جان لینا کافي هو گا که بالآخر روح نباتاني کو وہ اس مقام پر رکهنا ہے جہاں تنا اور جڑیں آکے ملتي هیں -

یه مقام جو بعد کو کولیٹ (Collet) یا گردن کے نام سے مشہور هوا ' اسکے متعلق (Linnæus) کے بعد بهي ایک توهم پرستانه عزت کے ساتهه یه خیال کیا جاتا رها که یہاں زندگی کا کوئي خاص مرکز قائم نہیں کیا گیا ہے -

لیکن فرانس کا ایک مشہور عالم (Burgundian Marriotte) المتوفی سنه ۱۶۸۴ ع اپني کتاب (Sur Le Sujetdes Plantes) میں صاف صاف کہتا ہے :

" هم نباتات کي روح کے متعلق کچهه نہیں جانتے - اسلیے نبـاتات کے علم وظائف الاعضاء میں اسـکا فـرض کرنا ذرا بهي مفیـد نہیں "

روح اور ماده کے زیریں طبقه (Material substratum) میں جو باهمي تعلق ہے' اسکي تاریخ کے گذشته اوراق اگر کافي مقدار میں الٹیں تو همیں نظر آئیگا که ابتداً عقلي کاموں کے لیے نظام عصبي میں کوئي جگه تسلیم نہیں کي گئي تهي - قدیم مصري سمجهتے تهے که روح دل میں رهتي ہے - ارسطو کا بهی یہي خیال تها -

یه خیـال عهد نیپولین کے مشہور فلسفي ویکو (Vico) کے وقت تـک زنده رها - چنانچه وہ ڈیکارٹ (Descartes) کے علی الرغم همیشه یہي کہتا رها که نفس کا مسکن دماغ نہیں بلکه دل ہے -

(حجـــاب حاجز)

یونانیوں کا ایک دوسرا قدیم خیال یه ہے که روح یا نفس' حجاب حاجز کا مسکن Diaphragm (۱) ہے' جسکی یادگار هماري زبان کے ایک لفظ Phrensy (جنون) میں ابهی تـک باقي ہے - کیونکه وہ لفظ فرین Phren سے مشتق ہے جو یوناني زبان میں حجاب حاجز کو کہتے هیں - فرین سے بہت سے الفاظ مشتق هوے جن میں سے بعض متداول اور بعض قلیل الاستعمال هیں - مثـلا Phreno-pathia جو اب عقل کے علاج کے لیے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے - یا Phrenetse جو اسوقت تـک عام طور پر ایسے شخص کو کہتے هیں ' جسکي عقل میں نفساني هیجان اور برانگیختگي پیدا کي جاسکے - یا Phrenitis جو در حقیقت اسعتال دماغ (Inflammation of brain) کے بالکل مرادف ہے - اسي طرح Phrenology جو ایک فرضي علم کا نام ہے' اسي فرین سے مشتق هوا ہے -

یه خیال که روح کا مسکن حجاب حاجز ہے' کیونکر پیدا هوا ؟ اسـکا سمجهه میں آنا چنداں مشکل نہیں "یه حجاب حاجز سانس کے لیے اسدرجه ضـروري ہے که اس پر جذبات کے شدید هیجان کا بہت سخت اثر پڑتا ہے - هر جاندار محسوس کرتا ہے که جذبات کے هیجان سے سینه ابهر آتا ہے اور سانس پهولنے لگتی ہے ' اسلیے جذبات کا هیجان سینے اور اسکے خاص عضله حجاب حاجز میں پیدا هوتا ہے یا رهتا ہے " یه ہے وہ دلیل جو قدما اس خیال کي تائید میں بیان کرتے تهے '

(جذبـات اور مختلف اعضـاء شکم)

کیا اتنے قدیم زمانه سے جسکا آثار همارے حافظه کي دسترس سے باهر ہے' تلي (طحال) کے متعلق یه خیال نہیں کیا جاتا ہے که وہ غیـظ و غضب اور رشـک و حسد کا گهر ہے ؟ هم ابهي تـک (Splenotice) اور (Fit of spleen) بولتے هیں جس سے مراد غصه ور آدمي اور غصه کا دوره هوتا ہے - حالانکه انکی لفظي ترکیب میں اسی خیال کا اثر موجود ہے - انگلستان کا سب سے بڑا شاعر شیکسپیر بهي پیٹ کے مختلف حصوں میں تقسیم جذبات کے مذهب کو تسلیم کرتا تها - مثلاً وہ محبت کي جگه جگر کو قرار دیتا ہے - البته وہ دوسرے نظریه سے بهی ناواقف نہیں ہے - بلکه یقیناً دماغ کے متعلق بهي سن چکا ہے که وهي روح کا گهر ہے - چنانچه وہ " شاہ جان " کے ڈرامے میں پانچویں ایکٹ کے ساتویں سین میں کہتا ہے :

" بہت دیر هوگئي - اسکی تمام خونین زندگي فساد پذیر طور پر متاثر هوچکي ہے - اور اسکا دماغ (جسکے متعلق بعض لوگ کہتے هیں که وہ روح کي ناپائیدار قیام گاہ ہے) اپني هرزه سرائیوں سے فاني هستی کے ختم هونے کي پیشینگوئي کر رها ہے"

(روح اور معدہ)

بیلجیم کا قدیم کیمیا داں وان هیلمنٹ (van Helmont) (المتوفي ۱۵۷۷ - ۱۶۴۴) غالباً ارباب علم میں سب سے آخري شخص ہے جو روح کي جگه سر کے باهر مانتا ہے - وان هیلمنٹ کے نزدیک روح قعر معدہ (Pylorus) میں رهتي ہے' اور اسکے ثبوت میں جو دلائل پیش کرتا ہے وہ ایک عجیب و غریب قسم کا ذخیرۂ دلائل ہے - اسکے نزدیک " اگرچه روح کے تمام حرکات اور احساسات دماغ اور اعصاب کے ذریعه ظاهر هوتے هیں مگر اسکا اصلی تخت حکومت قعر معدہ

(۱) ڈائي ایفرم Diaphragm ایک یوناني نژاد لفظ ہے - یه ایک حیواني عضله کا نام ہے جو سینے اور شکم میں حائل ہے - علوم طبیه کا جب عربي میں ترجمه هوا تو اسوقت اسکے لیے کوئي نیا لفظ نہیں وضع کیا گیا بلکه اسیکو معرب کرلیا - چنانچه متقدمین کي تصانیف میں ڈائي ایفرم بصورت "دي ایفرغما" اکثر ملتا ہے - متاخرین نے اسکے لیے " حجاب حاجز" وضع کیا ' جو ڈائي ایفرم کا قریباً لفظی ترجمه ہے - (الهـــلال)

اکتشــاف و اختـــراع

وائر لیس ٹائپ رائیٹر

" وائرلیس" اور " ٹائپ رائیٹر" علحدہ علحدہ کوئی نئی شے نہیں ہیں - آپ ان دونوں سے اچھی طرح واقف ہیں - وائرلیس بے تارکی خبررسانی کو کہتے ہیں جسکی " لاسلکی" کے نام سے ہم بارہا معرفی کرچکے ہیں - البتہ ان دونوں کا مجموعہ یعنی " وائرلیس ٹائپ رائیٹر" ایک تازہ ترین اختراع ہے جسکو خود یورپ میں بھی لوگوں نے اس وقت تک صرف اخباروں ہی کے صفحات میں دیکھا ہے -

وائرلیس ٹائپ رائیٹر ایک مشین ہے' جسکا کام یہ ہے کہ لاسلکی کے ذریعہ جو پیغام آتا جائے وہ ساتھہ ہی ساتھہ قلمبند بھی ہوتا جاے' اور اسطرح چھپتا جاے جسطرح ٹائپ رائیٹر مشین میں چھپ جاتا ہے -

اسکے موجد ناروی (ناروجین) بیڑے کا کپتان اے - این - ہولینڈ ہے - کپتان ہولینڈ کو جب اس مشین کی ایجاد میں کامیابی ہوگئی ' تو اس کا تجربہ لاسلکی تاروں پر کیا گیا - مگر پہلا نتیجہ مشکوک اور نا قابل اعتماد نکلا -

ٹیلیگرافی میں ایک آلہ ہوتا ہے جسکو ریلے (Relay) کہتے ہیں - اس آلہ کے پاس برقی قوت کی ایک بیٹری ہوتی ہے اس کا کام یہ ہے کہ جب تار کے اشارات اس پر سے گذرتے ہیں تو وہ بیٹری کی مدد سے مزید قوت پیدا کردیتا ہے اور کمزور اشارے بھی دور دراز مقامات تک پہنچ جاتے ہیں -

مسٹر ہولینڈ کو جو اپنے اولین تجربہ میں قابل اعتماد کامیابی نہیں ہوئی' تو اسکی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کوئی ایسا " ریلے" استعمال نہیں کیا تھا جسمیں اسقدر احساس ہو تا کہ کمزور لاسلکی اشاروں کو بھی محسوس کرلیتا ' اور انمیں مزید قوت پیدا کردیتا تا کہ وہ آگے بڑھسکتے یا ٹائپ رائیٹر کو چلا سکتے -

موجد کو جب اپنی نا کامی کی وجہ معلوم ہوگئی تو اس نے از سر نو کوشش شروع کردی - حال میں اس نے اعلان کیا ہے کہ میں نے ایسے " ریلے" بہم پہنچا لیے ہیں جو کمزور لاسلکی اشاروں کو تقویت دیسکتے ہیں ' اور امید ہے کہ عنقریب ٹیلیگراف ٹائپ رائیٹر کی طرح وائرلیس ٹائپ رائیٹر بھی ہر لا سلکی اسٹیشن میں نظر آنے لگے گا !

اس وائرلیس ٹائپ رائیٹر کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا استعمال مختلف مخفی کوڈوں (مصلحات خصوصی) میں بھی ہوسکتا ہے - چنانچہ اس طرح کے کوڈز کے ۷۲۰ حروف ابجد ترتیب دیے ہیں' اور انکے ساتھہ ایک اور آلہ بھی درست کیا گیا ہے جو حسب خواہش حروف کو بدلدیتا ہے -

کپتان ہولینڈ کے ٹائپ رائیٹر میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ خواہ کسی کوڈ کے حروف استعمال کریں مگر قلمبند کرنے والا حصہ ہمیشہ اسے معمولی کتابی و طباعی حروف میں لکھیگا' اور اسطرح جب تار مرسل الیہ کو ملیگا تو وہ بغیر کسی مزید تکلیف کے اسے پڑھلیگا !

(کہربا اور خزائن الارض)

گوٹنجن یونیورسٹی کے دو پروفیسر ڈاکٹر لیمباچ Dr. Leimbach اور ڈاکٹر لوی (Dr. Lowy) نے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ہے جسکے ذریعہ زمین کی ساخت' اسکے اندر بہنے والے چشمے' مدفون خزانے وغیرہ وغیرہ' بغیر کھودے ہوے محض لاسلکی تار کی برقی رو کے ذریعہ معلوم ہوسکتے ہیں -

اس کا تجربہ مقام ہینوور (Hanover) میں کیا گیا تھا' جسمیں خاطرخواہ کامیابی ہوئی - چنانچہ ایک مہم بسرپرستی صیغۂ مستعمرات (کالونیز) مغرب و جنوبی افریقہ میں فلزات اور پانی کی جستجو میں گئی ہے' اور ایک دوسری عنقریب ممالک متحدہ امریکا میں بھی جانے والی ہے -

اس اکتشاف کا سراغ کیونکر لگا؟ اسکو خود ڈاکٹر لیمباچ نے ایک شخص سے بیان کیا ہے - انہوں نے کہا کہ " برقی رو کے ذریعہ اندرونی زمین کے آشکارا کرنے کیلیے میں اور ڈاکٹر لوی سنہ ۱۹۱۰ ع سے ایک اسکیم پر عمل کررہے تھے - ہمیں گوٹنجن کی ایک سوسائٹی سے مدد ملتی رہتی تھی - اس نے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ جو طریقہ تجویز کیا جائیگا اسکے تجربہ کو اپنے ذمہ لے لیگی -

اس اسکیم پر عمل کرتے ہوے ابھی صرف چند ماہ ہوے تھے کہ نہایت غیر متوقع کامیابی ظاہر ہوئی - ہم نمک کی کانوں میں سیلاب کو یقینی طور پر روکنے لگے' اور ایجاد کے عملیات کا کام شروع کردیا -

اس سال ہم نے ان کانوں میں تجربہ شروع کیا' جہاں سیلاب کے انسداد کے لیے پانی کو منجمد کردینے یا سمینٹ لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے - ہم نے دیکھا کہ منجمد یا سمینٹ لگی ہوئی محافظ دیواروں میں اگر شگاف ہوجاتے ہیں تو وہ برقی رو سے صاف صاف معلوم ہوجاتے ہیں - ہمارے اکتشاف کی یہی ابتدا ہے "

(خورد بینی دوربین)

" خورد بین" اور " دور بین" دونوں کے فرائض علحدہ علحدہ ہیں - خوردبین کا کام یہ ہے کہ وہ چھوٹی شے کو بڑا کرکے دکھاتی ہے - دوربین سے دور کی شے بڑی ہوکر نظر آتی ہے - کچھہ عرصے سے یہ کوشش ہورہی تھی کہ ایسا جامع آلہ طیار کیا جاے جس سے دونوں کام لیے جاسکیں -

چنانچہ ایک ایسی دوربین تیار ہوگئی ہے جو خوردبین کا کام بھی دیسکتی ہے - اسے (Davon micro-telescope) کہتے ہیں - ہم نے اسکا نام " خورد بینی دور بین" تجویز کیا ہے -

ڈاوڈ اینڈ کمپنی نے جو دوربین اس وضع کی بنائی ہے اسمیں ایک خاص اضافہ اور بھی کیا ہے - یعنی بعض شیشے ایسے لگادیے ہیں کہ خواہ ستارہ کتنا ہی بے رخ ہو' مگر دوربین سے دیکھنے والا (راصد) اپنی نشست بدلے بغیر اسے دیکھہ سکیگا -

الحسبة في الاسلام

(يعني احتساب اور اسلام)

انسان کي انکھوں پر غفلت کے پردے پڑ جاتے هیں' اوسکے دل پر جہل و ضلالت کی مہر لگ جاتي هے' اوسکی قوت سامعه بے حس هوجاتي هے' تاهم وہ اس قدر اندها نهیں هوجاتا که نور و ظلمت کا بدیهي فرق محسوس نه کرسکے' اسقدر جاهل نهیں بن جاتا که خیر و شر میں تمیز نه کرسکے' اس قدر بهرا نهیں هوجاتا که نغمه هاے شیریں اور دشنامهاے تلخ سے اوسکے کان کے پردوں میں دو مختلف تموج پیدا نه هوسکیں - وہ دیکھتا هے' سنتا هے' سمجھتا هے - با اینهمه کبھي نهیں دیکھتا ' نهیں سنتا ' اور نهیں سمجھتا ' کیونکه :

ذهب الله بنورهم و ترکهم فی ظلمات لا یبصرون - صم بکم عمي فهم لا یرجعون (۲ : ۱۳)	خدا نے اون لوگوں کي آنکھوں کا نور سلب کرلیا اور اون کو تاریکي میں چھوڑ دیا - اب اونکو کچھه نهیں نظر آتا - بهرے' گونگے

اندھے هوگئے هیں - پس وہ کسي طرح راہ راست پر نهیں آسکتے !

یه اجتماع الضدین نهیں هے' بلکه پردۂ کائنات کا ایک چھپا هوا راز هے جسکا فاش کرنا عیب نهیں بلکه هنر هے - دنیا کي هر چیز میں خیر و شر ملا هوا هے - دامان گل کانٹوں سے اولجھا هوا هے' شهد کا ذخیرہ نیش هاے زهر آلود سے گھرا هوا هے' نور' ظلمت سے مخلوط هے - آب شیریں اور آب شور ایک ساتھه بهتے هیں :

مرج البحرین یلتقیان (۵۵ : ۱۸)	اوس نے کھارے پاني اور میٹھے پاني کے دو سمندر نکالے که آپس میں ملتے هیں -

لیکن اس اختلاط و التباس کے باوجود دونوں کے درمیان ایک هلکا سا پردہ بهي ڈالدیا گیا :

بینهما برزخ لا یبغیان	دونوں کے درمیان ایک پردہ پڑا هے که اوس کی وجه سے ایک دوسرے کي طرف بڑھه نهیں سکتا !

یه ایک جزئي تمثیل هے' اور قرآن حکیم کا طرز خطاب یهي هے که کلیات کو جزئیات کے ذریعه سمجھاتا هے اور کلیات کو حذف کردیتا هے -

یه التباس و امتیاز عبادات ' معاملات ' سیاست ' اخلاق ' غرض تمام چیزوں میں صاف نظر آتا هے' اور نبوت کي ضرورت اور انبیاء کرام کے وجود کا صرف یهي مقصد هے که خیر و شر کے درمیان جو چلمن تهري کي گئي هے اوسکو صرصر ضلالت سے بچائیں اور قائم رهیں ' تاکه قانون الهي کے تحفظ کے ساتھه دنیا میں عدل و اعتدال قائم رهے -

لیکن آندھي چلتي هے' طوفان آتا هے' موجیں ساحل سے ٹکراتي هیں - اسوقت ادا شناسان فطرت گھبراتے هیں که کہیں خیر و شر' نور و ظلمت' یمین و شمال ' آب شیریں و آب شور' باهم مل نه جائیں ' پس وہ هاتھه بڑھاتے هیں که ان پردوں کو روکیں تب آندھي تھم جاتي هے ' سیلاب رک جاتا هے ' اور موجیں ٹھر جاتي هیں - کیونکه جو هاتھه حق کي حمایت کیلیے اوٹھتا هے' وہ پل هاے آهنیں کی طاقت رکھتا هے جن پر سے سیلاب گذر جاتے هیں مگر وہ کج نهیں هوتے -

خیر و شر' هدایت و ضلالت ' اور حق و باطل کا یهی اختلاط امر بالمعروف و النهي عن المنکر کی راہ کھولتا هے' اور جو لوگ ان کے درمیان امتیازات قائم کرنے کي کوشش کرتے هیں' اونهي کا نام " آمرین بالمعروف والناهین عن المنکر" هے- انبیاء کرام کا صرف یه کام هے که اشیاء کے مضار و منافع کو جو سیکڑوں پردوں کے اندر چھپے هوے هیں' بے نقاب کردیں - تاکه دنیا کي تشنه کامي آب شیریں کو پالے اور محروم نه رهے -

و هو الرسول النبي الامی المکتوب في التوراة والانجیل : یامر بالمعروف و ینهي عن المنکر و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث - (۷ : ۱۵۶)	اور وہ وهي نبي امي رسول خدا هے' جسکي نسبت تورات و انجیل میں بشارت دي گئی هے- وہ نیکي کا حکم دیتا هے' برائی سے روکتا هے' اچھی چیزوں کو حلال اور خبائث کو حرام کرتا هے -

(تمدن اور احتساب)

مذهب کے تمام اجزاء اگرچه بالواسطه یا بالذات تمدن سے تعلق رکھتے هیں' لیکن " احتساب" تمام تمدني دنیا پرحاوي هے' بلکه سیادت و حکومت کو بهي (جو تمدن کے محافظ هیں) احتساب هی نے پیدا کیا هے - فطرت کا یه قانون تم کو معلوم هوگا که هر چیز خیر و شر سے ملي جلي هے' اسلیے انسان کو هر وقت هشیار رہنے اور جگاتے رهنے کی ضرورت هوتي هے' تاکه وہ شهد کے بدلے زهر نه پي لے' اور لعل کی جگه انگارے کو نه اٹھالے - اگر ایک شخص وحي کے ذریعه اس فرق اور پهچان کو قائم کرتا هے تو وہ پیغمبر هے- اگر ایک شخص فلسفه و اخلاق کے پیرایه میں یه راز بتانا چاهتا هے تو وہ حکیم هے' اگر ایک شخص حکومت کي قوت سے اس فرض کو ادا کرتا هے تو وہ حاکم هے' اگر ایک شخص راستے میں بیٹھکر اندھوں کو راہ دکھاتا هے تو وہ خدا کا نیک بندہ هے' اگر ایک شخص لوگوں کو بازار کا نرخ ٹھیک بتا دیتا هے تو وہ تاجر امین هے' اور اگر ایک شخص صرف صداقت کی خاطر صداقت کا وعظ کرتا هے اور نیکی کا دروازہ کھولتا هے تو وہ مومن و مسلم هے : و من احسن قولا ممن دعا الی الله و عمل صالحا و قال انني من المسلمین '

اسي تعاون و تناصر کا (یعني باهم ایک دوسرے کي مدد کرنے کا اور آپ نقصان اور خرابی سے بچانے کا) نام تمدن هے' پس احتساب کي ضرورت صرف تمدن حقیقی کی حفاظت کیلیے هے ' اگر وہ مفقود هوجاے تو تمدن بهي قائم نه رهے -

تعاون و تناصر چونکه هر مسلمان کا فرض هے' اسلیے هر مسلم بالطبع محتسب هوتا هے اور اسیلیے هر مومن محافظ تمدن عالم هے- اگر ایمان و اسلام کی حقیقت دنیا سے ناپید هو جاے تو تمام دنیا برباد هو جاے - اسي بنا پر الله تعالی نے هر مسلمان کو ایک دوسرے کا ناصر و مددگار کہا :

والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر -	مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار هیں - نیکي کا حکم دیتے هیں اور برائي سے روکتے هیں -

هي ميں هے ' اور وہ خود بهي دهن معدہ ميں رهتي هے " اسكي تائيد ميں وہ كهتا هے : " جذبات كا عظيم الشان هيجان هميشه بالاے معدہ پر محسوس هوتا هے" نيز يه كه " اگر ايک شخص كا سر تڑپ كے گولے سے أڑ جاے تو اسكا دل تهوڑي دير تک حركت كرتا رهيگا ليكن اگر بالاے معدہ كوئي سدند صدمه پهنچے تو فوراً دل كي حركت بند هوجاليگي ' اور اسي كے ساتهه اسكا شعور يا آگهي بهي رخصت هوجاليگي " -

اپنے اس خيال كي تعبير وہ اس نازک انداز ميں كرتا هے :

" اگرچه وہ ايک جگه رهتي هے' مگر مقامي حيثيت سے نهيں رهتي - تم ديكهتے هو كه بتي ميں روشني رهتي هے - ٹهيک يهي مثال معدہ اور روح كي هے "

(روح اور مــــركـــزي نظام عصبي)

روح كے سر سے باهر كسي دوسري جگه رهنے كے متعلق ان خيالات كے ساتهه خيالات كے بعض دوسرے مدرے بهي موجود هيں جنكے نزديک نفس كا تعلق مركزي نظام عصبي سے هے - ولادت مسيح سے تين سو برس قبل اسكندريه كے هيرو فلس كا خيال يه تها كه مقدمة السراس كے سوراخوں ميں (جو تمام جسم ميں سب سے زيــادہ انـــدروني سوراخ هيں) جو سيال مادہ هوتا هے' اسي ميں روح رهتي هے - خاصكر چوتهے سوراخ كو وہ مسكن عقل سمجهتا تها -

هيرو فلس كا يه خيال همارے ليے بهت هي دلچسپ هے - كيونكه ٹهيک اس سوراخ كے نيچے نظام عصبي كے بعض نهايت اهم مراكز موجود هيں - انصاف يه هے كه سب سے پہلے كلاڈيس گيلن Claudius Galen (متوفى سنه ۲۰۰ع) نے يه تعليم دي تهي كه " دماغ هي وہ جگه هے جهاں روح اور دهن دونوں رهتے هين "

هم گيلن كي موت اور ويسيلي اس Vesalius كي عظيم الشان تصنيف De Corporis Humani Fabrica كي درمياني صديوں كو نظر انداز كرسكتے هيں ' كيونكه دماغي خواص كے ليے كسي مقام كے تعين كے متعلق وضاحت كے ساتهه غور كرنے ميں ان سے كسي قسم كي مدد نهيں ملتي -

علم تشريح كا اب الاباء ويسيلي اس (۱۵۱۴ - ۱۵۶۴) جسكے ليے علم وظائف الاعضاء كے مسائل كسي طرح بهي دلچسپي سے خالي نه تهے' نفس كے متعلق اس حيثيت كو ملحوظ ركهتے هوے كه اس كا تعلق دماغ سے هے ' حسب ذيل ملهمانه ريمارک كرتا هے :

" ليكن دماغ اپنے وظائف بتحدل (۱) استدلال ' غور ' اور حافظه

(۱) اصلي عبارت ميں لفظ Function هے - انگريزي ميں فنكشن اور ڈيوٹي دو ايسے لفظ هيں جنكے معني اگرچه متحد هيں مگر محل استعمال مختلف هے - عربي ميں فنكشن كے ليے بحالت مفرد " وظيفه " اور بحالت جمع " وظائف " آتا هے - ڈيوٹي كے ليے بحالت مفرد " واجب " اور بحالت جمع " واجبات " استعمال كيا جاتا هے - ليكن اردو ميں فنكشن اور ڈيوٹي دونوں كے ليے لفظ " فرض" هي بولا جاتا هے جو اگرچه اصولاً غلط نهيں هے مگر توسع زبان اور تدقيق علمي كے لحاظ سے صحيح نهيں - اسي ليے ايک عرصے سے هم وظيفه اور وظائف كو فرائض كے معنوں ميں استعمال كرتے هيں تاكه اپنے صحيح معنوں ميں يه الفاظ رائج هوجائيں - يه نهايت افسوس كي بات هے كه اردو كے بڑے بڑے مترجموں نے بهي آجتک اس فرق كو محسوس نهيں كيا ' اور هر جگه فرض هي كا لفظ لكهتے رهے - جب تک ملک ميں عربي دان مترجم علوم جديدہ پيدا نهونگے' اردو كي بد بختي لا علاج رهيگي - اس حقيقت پر روييے تو بهت سے مدعيان علم و تراجم كو شاق گذرتا هے - يه دوسري مصيبت هے -

(يا اور كسي طرح ' غرضكه خواہ تم اِس شخص كا مذهب اختيار كرو يا اُس شخص كا ' اور چاهے تم اصلي روح كي چند قيام گاهوں كا نام لينے كو ترجيح دو يا كوئي ترتيب و درجه بندي قائم كرلو) كيسے انجام كرديتا هے ؟ ميں اسكے متعلق كوئي بهي راے قائم نهيں كرسكتا ' اور نه ميرے خيال ميں اسكے متعلق كوئي امر علم تشريح سے يا ان علماء الهيات كے انداز سے دريافت هوسكتا هے جو حيوانات كو قوت استدلالي بلكه ان تمام قوى سے محروم سمجهتے هيں جنكو هم اصلي روح كهتے هيں "

" اسليے كه دماغ كي ساخت كے لحاظ سے بندر' كتا ' بلي ' گهوڑا ' اور تمام چوپائے جنكا امتحان ميں نے اب تک كيا هے بلكه تمام پرندے اور هر قسم كي مچهلياں تک انسان سے هر ايک شے ميں مشابهت ركهتي هيں ' اور تشريح كے وقت هميں كوئي ايسا فرق نظر نهيں آتا جس سے يه معلوم هوسكے كه حيوانات كے فرائض سے هميں اسطرح بحث كرنا نهيں چاهيے' جسطرح كه هم انسان كے فرائض سے بحث كرسكتے هيں "

" اور اگر جسم و دماغ كے باهمي تناسب كے لحاظ سے ديكهيے تو سب سے زيادہ ايپ اور اسكے بعد كتے كا دماغ بڑا نظر آتا هے - اس سے ثابت هوتا هے كه جن جانوروں كے متعلق معلوم هوگيا هے كه انهيں اصلي روح كے قوى ملے هيں ' انكے دماغ بهي نسبتاً (۱) بڑے هيں "

" ميں نے مدرسه نشين علماء الهيات اور دنيا دار فلاسفه كي تحريروں ميں تين جوفوں Ventricles كے متعلق جو كچهه پڑها هے اس پر مجهے حيرت هوتي هے "

اس آخري فقرہ ميں ويسيلي اس جس خاص راے سے اتفاق نه كرسكا ' وہ لوگوں كا يهي خيال تها كه دماغ كا ايک بهت هي اندروني جوف قدرت نے صرف احساسات كے ليے ركها هے - مثلاً اسكا درمياني حصه تخيل كے ليے هے - آخري حصه حافظه كے ليے - وغيرہ وغيرہ -

دراصل اس خيال كے موجد علماء عرب هيں جسے بعد ميں ڈنس اسكوٹس Duns Scotus اور طامس آكنيونس Thomas Aquinas وغيرہ نے اختيار كيا -

(روح اور پي نی ال گلينڈ)

ان كوششوں كے بعد روح ميں ايک مقامي حيثيت پيدا كرنے كيليے جو كوشش كي گئي' اسكا باني ايک فرانسيسي عالم ريني ڈيكارٹي Rene Descartes هے - يه كوشش جس قابليت سے كي گئي تهي اسي قدر اسے شهرت بهي حاصل هوئي - ٹورين Touraine كے فلسفي اعظــم نے روح كو Pineal gland (۲) ميں ركها هے -

(۱) " نسبتاً ' فطرتاً ' دفعتاً ' قدرتاً " وغيرہ الفاظ كا صحيح رسم الخط " نسبة ' فطرة ' دفعة ' قدرة " هے كيونكه انكے آخر ميں صرف تنوين هے نه كه الف - ليكن چونكه همارے ٹائپ ميں تاء مدورہ تنوين والي نهيں هے' اسليے مجبوراً اظهار تنوين و تسهيل قرات كيليے اس عام غلطي كو گوارا كرليتے هيں - هم نے صحت رسم الخط و سهولت قرات كيليے هر طرح كے حروف و اشكال ڈهلوا ليے ليكن يه حرف كارخانے كي غفلت و تساهل سے ابتک نهيں بنا - الهــــلال -

(۲) دماغ كے بالكل اندروني حصے ميں ايک چهوٹا سا غدود مٹر كے دانے كے برابر هوتا هے' جسكو موجودہ علم تشريح كي اصطلاح ميں " پي ني ال گلينڈ " كهتے هيں -

لا تدركه الابصار و هو يدرک الابصار - (۶ : ۱۰۳)
اُوسکو آنکهیں نہیں دیکهه سکتیں مگر وہ آنکهوں کو دیکهتا ہے -

وہ آنکهوں کی نگرانی کرتا ہے کہ کہیں مغز کو چهوڑ کر چهلکے پر تو نہیں پڑیں' اسلیے جب نگاهوں کو بهٹکتا دیکهتا ہے تو ٹوک دیتا ہے :

ان اکرمکـــم عنــد الله اتقاکم - (۴۹ : ۱۳)
تم میں سے زیادہ شریف وهی ہے جو سب سے زیادہ پرهیزگار ہے -

یا بالفاظ دیگر جو سب سے زیادہ " ناهی عن المنکر" یعنے محتسب ہے !

اب حر و عبد' مالک و مملوک ' اور آقا و غلام کی اصلی صورت دیکهو - تم کو ضعف بصارت کی شکایت تهی' عینک تمهارے سامنے ہے' کیا تم عینک کو بهی نہیں دیکهتے ؟

امام ابو حنیفه (رحمة الله علیه) نے کہا کہ الحجر علی الحر (آزاد کو کوئی استعمال آزادی سے روک نہیں سکتا) اسلیے وہ سب کچهه کر سکتا ہے' اور فرض احتساب سے آسے کوئی نہیں روک سکتا - لیکن غلام اس مقدس فرض کو پوری طرح ادا نہیں کرسکتا تها - یهی ایک غلام اور ایک ازاد زندگی کا حقیقی فرق و امتیاز ہے - اسلیے اسلام نے غلامی کو تو مٹادیا ' مگر اس پابندی اور ضروری انقیاد کو قائم رکها جو تعاون کے لیے ضروری ہے - اب اگر ایک شخص سلطنت سے اسلیے آزادی کا طلبگار ہے کہ وہ بهی اوسی گلاس میں شراب پیے جس میں فرانس کا ایک متوالا پیتا ہے' تو وہ صالح آزادی کا طالب نہیں ہے بلکہ غلامی کا عارضی طوق آتار کر ابدی لعنت کا طوق پہننا چاهتا ہے :

انـا جعلنا في اعناقهم اغلالاً فهي الی الاذقان فهم مقمحون - (۳۶ : ۷)
هم نے انکی گردنوں میں طوق ڈالدیے هیں' جو انکی تهڈیوں تک آ گئے هیں اور اون کے سر اللل کے رهگئے هیں -

هاں' اگر وہ احتساب کا میدان وسیع چاهتا ہے کہ اپنی آزادی کا صحیح استعمال کرے ' دنیا کو بری باتوں سے بچاے ' اور نیک کاموں کی هدایت کرے' تو وہ خدا کا سچا بندہ ہے اور اوسکو سچی آزادی کا سچا سکهه ملنا چاهیے -

اسلام حریت و مساوات کی تعلیم اسی اصول کی بنا پر دیتا ہے اور چونکہ هر مسلمان طبعاً امر بالمعروف و النهی عن المنکر کرتا ہے' اسلیے مساوات اوسکا مایۂ خمیر ہے -

الهلال اسی مساوات اسلامی کی دعوت دیتا ہے ' اور حریۃ اورنجیه اور حریۃ اسلامیه کا یهی فرق عظیم اوسکے طریق دعوت کو دنیا کے دوسرے احرار کے طریقوں سے مختلف کردیتا ہے -

دنیا نے ابهی حریت کے مفهوم تک کو نہیں سمجها ہے وہ اوس تعریت کو کیونکر سمجهه سکتی ہے جو تعلیمات شرعیه کے غلاف کے اندر مستور ہے - یهی سبب ہے کہ اس طریق دعوت میں گرہ پر گرہ کهولنی پڑتی ہے پر نہیں کهلتی - اسی گرہ کے کهولنے کیلیے حضرت موسی علیه السلام نے دعا مانگی تهی :

و احلل عقدة من لساني ! (۲۰ : ۲۷)
خدایا میری زبان کی گرہ کهولدے !

پس مساوات کا دوسرا نام ہے احتساب ' اور احتساب کا نام ہے اسلام' اسلیے اسلام مساوات کا پیکر حقیقی ہے -

(ایک فضیلـــت مخصـــوصـــه)

دنیا کے تمام مذاهب میں اختلافات موجود هیں - اهل کتاب کے علاوہ بعض مذاهب ایسے بهی هیں جو سزا و جزاے اخروی کے قائل نہیں لیکن دنیوی آرام و راحت کے وسائل میں کسی کو بهی اختلاف نہیں ہے - اسلیے احتساب هر مذهب کا جزو ہے - اسکی سزا دنیا کے معیار اخلاقی کو قائم رکهتی ہے - سلطنت کی اطاعت ' والدین کی فرمانبرداری ' قانون کی پابندی ' هر مذهب کی اولین تعلیم ہے :

ومن یعص الله و رسوله و یتعد حدوده یدخله نارا خـــالدین فیهـــا ولـــه عـــذاب مهین -
جو شخص خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کرتا ہے ' اور اوسکے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو خدا اسکو آتشیں عذاب میں ڈالدیگا جس میں وہ همیشه رہے گا اور اسکے لیے ذلیل کرنے والا دکهه ہے !

لیکن اس باب میں اسلام کو ایک فضیلت مخصوصه حاصل ہے' یعنے اسلام احتساب کے تمام ابواب و شرائط کا جامع ہے :

و یحل لهم الطیبـــات و یحرم علیهم الخبائث (۷ : ۱۵۶)
اور اونکے لیے تمام پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور تمام خبائث کو حرام قرار دیتا ہے -

آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اپنی بعثت کی غرض ان جامع الفاظ میں بیان فرمائی :

انما بعثت لاتمـــم مکارم الاخـــلاق - (الحدیث)
میں صرف اسلیے مبعوث هوا کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں -

اس سے ثابت هوا کہ مکارم اخلاق کی تکمیل اب تک باقی تهی - قصر شریعت کی آخری اینٹ نے اس عمارت کو مکمل کردیا -

حقیقت یہ ہے کہ احتساب قدیم مذاهب کا بهی جزو تها لیکن جزو ناقص - کسی شریعت نے دنیا کی تمام چیزوں کے فائدوں اور نقصانوں کو دنیا کے سامنے اس جامعیت کے ساتهه نہیں پیش کیا تها جو اسلام کا طغراے امتیاز ہے - بعض مذاهب نے تو سرے سے کوئی پرهیز هی نہ رکها حالانکہ " الحمیة راس الدواء " پرهیز دوا کی اصل ہے :

کل الطعام کان حلا لبني اسرائیـــل الا ما حـــرم اسرائیـــل علی نفسه - (۳ : ۹۳)
تمام کهانے کی اشیا بنی اسرائیل کیلیے حلال تهیں مگر وہ جسکو اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کرلیا تها -

یعنی دوسرے مذاهب و شرائع میں خاص خاص احکام دائرۂ احتساب کے اندر آگئے تهے' مگر هر شخص اس فرض کو ادا نہیں کرتا تها' اور نہ وہ اسکا فرض قرار دیا گیا تها - منطق کی زبان میں اسے یوں سمجهنا چاهیے کہ صرف جزئی قوت جزئی مادہ میں عمل کرتی تهی -

مگر اسلام کی اصلی فضلیت کبری اور مزیت عظمی یہ ہے کہ تمام دنیا میں صرف وهی اخلاق اور نیکی کی پہلی بادشاهت ہے جس نے ایک طرف تو انسان کے هر عمل کو محکمۂ احتساب کے ماتحت کردیا - دوسری طرف هر انسان پر احتساب فرض کرکے قوت محتسبه کو بالکل عام کردیا - جس طرح ایک مومن نماز پڑهتا ہے' روزہ رکهتا ہے' زکواۃ دیتا ہے ' کیونکہ یہ تمام باتیں شخصاً اسپر فرض هیں - ٹهیک اسی طرح آسے امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کیلیے ایک دائمی محتسب بهی هونا چاهیے ' کیونکہ مومن وهی ہے جو نیکی اور عدالت کیلیے محتسب هو -

یہاں " ولي " کا لفظ فرمایا - " ولي " کا صرف یہي کام ہے کہ وہ جس کا ولي ہے اوسکو نیک راہ بتائے ' برائی سے روکے ' اوسکے مصالح کا لحاظ رکھے ' اوسکي ضروریات و مصالح کا محافظ ہو ' اور تمام خباثت و رذائل اور تسلط شیطاني و بہیمي سے اسکو بچانے کا آرزومند رہے -

حکومت کے مختلف صیغوں کی تقسیم اسي امر بالمعروف او و نہي عن المنکر کا نتیجہ ہے - کانٹے راہ میں بچھے ہوے ہیں ' ہر شخص کا قدرتي فرض ہے کہ چلنے والوں کو بتائے کہ قدم سنبھال کے رکھیں - لیکن ایک هي شخص ہر جگہ موجود نہیں ہو سکتا اور ہر کام کو نہیں کرسکتا - اسلیے تقسیم عمل کي رو سے صیغے فرائض ' پیشے ' تقسیم ہو جاتے ہیں - یہي وجہ ہے کہ تمدن جس قدر ترقي کرتا ہے ' اوسي قدر ان تقسیمات کو بھي ترقي ہوتي جاتی ہے - چنانچہ اسلام نے احتساب کے اس بہترین اصول کو ہر موقع پر قائم رکھا اور کہا کہ نظم و قوام امور کیلیے همیشہ ایک شخص کو اپنا امیر بنا لیا کرو - یہاں تک کہ اگر صرف تین مسلمان کسي مقام پر جا رہے ہوں تو انکے لیے بھي ضروري ہے کہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں :

لا یحل لثلاثـة یکونون بفلاة من الارض' الا امروا احدهم - (الحدیث - ابوداود)	تین آدمیوں تک کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسي میدان میں ہوں اور ایک کو اپنا امیر نہ بنالیں

کیونکہ هدایت و ارشاد کي ہر وقت ضرورت ہے ' اور بادیۂ ضلالت کے رهروؤں کو تو اور بھي زیادہ ضرورت ہوجاتي ہے ' پس امیر یا حاکم کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ پھولوں کي سیج پر لیٹ کے هدایت و ارشاد کرے - اوسکو آبلہ پا رهروں کے ساتھہ اپنے تئیں بھي کانٹوں پر ڈالدینا چاهیے تاکہ دوسروں کے تلوؤں میں کانٹے نہ چبھنے پائیں !

(عبادات اور احتساب)

اسلامي عبادات کی حکمتوں اور مصلحتوں کے متعلق بہت کچھہ کہا گیا ہے ' لیکن اگر غور کیا جاے تو یہ تمام مصالح و اسرار ایک محیط کل قانون کي جزئیات و فروع هیں - احتسات تمدن کا محافظ ہے اور اسلام ایک خالص حقیقي مدنیۂ فاضلہ ہے - اس بنا پر احتساب کا قانون بھي اسلام کی تمام تعلیمات میں یکسان قوۃ و نفوذ کے ساتھہ کام کررها ہے - نماز بجاے خود ایک محتسب اعظم ہے :

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنکر (۲۹ : ۴۵)	نماز بري باتوں اور تمام بد اخلاقیوں سے روکتي ہے -

اور محتسب کا بھي یہي کام ہے -

احتساب تمدن کا محافظ ہے اور تمدن باهم ایک دوسرے کي مدد و معاونـۃ کا نام ہے - اسلیے زکوۃ میں احتساب یہ ہے کہ اس سے فقراء کو مدد ملتي ہے ' اور اسلیے وہ نماز کي شفیق ہے :

یقیمــــون الصلــوۃ و مما رزقنهم ینفقون - (۲ : ۳)	نماز کو قائم کرتے هیں اور هم نے جو کچھہ انہیں دے رکھا ہے اسمیں سے لوگوں کو بھي دیتے ہیں -

تمام قرآن حکیم کو پڑھجاؤ - ہر جگہ قیام صلوۃ کے ساتھہ ایتاء زکوۃ کا بھي ذکر پاؤ گے -

حج تعاون و تناصر کي بہترین نمایش گاہ ہے - کلي طور پر وہ ایک وسیلۂ تجارت بھي ہے :

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم - (۲ : ۱۹۸)	تمہارے لیے کوئی ہرج نہیں کہ خدا کے فضل (مال و تجارت) کي تلاش کرو !

اور تجارت اعانت باهمي کا نام ہے - وهي زکواۃ کي بھي راہ کھولتا ہے :

فمن کان منکم مریضا او به اذی من راســه ففـدیة من صیام او صدقة او نسک (۲ : ۱۹۶)	تم میں سے جو شخص مریض ہو ' یا اوسکے سر میں کوئي دکھہ ہو تو اسے چاهیے کہ فدیہ میں روزہ رکھے ' یا صدقہ دے ' اور یا قرباني کرے -

روزہ تقوی کي طرف دلالت کرتا ہے ' اور تقوی کے لغوي معنے بچنے کے هیں - اصطلاح شریعت میں ہر برائي سے بچنے کا نام تقوی ہے ' اور بچنے بچانے هي کا نام احتساب ہے :

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلـکم لعلکـم تتقون - (۲ : ۱۸۳)	مسلمانو ! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پیشتر کے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا - تا کہ تم تقوی حاصل کرو -

یہ محتسب تمہارے پاس پانچ وقت آتے هیں ' ہر سال آتے هیں ' تمام عمر میں ایک بار آتے هیں ' افسوس کہ پھر بھي تمکو هدایت نہیں ملتي ؟

فاین تـــذهبون ؟ (۸۱ : ۲۶)	تم سرشاري ضلالت میں کہاں بہکے جا رہے ہو ؟

(جزئیـــات تعلیمـــات اسلامیـــه)

اسلام کي اخلاقي جزئیات اسي احتساب کي شاخیں هیں - میرے پاس چاے کا چمچہ نہیں ہے ' میں تم سے مانگتا ہوں - تم نہیں دیتے - اور اس طرح احتساب یعنے تعاون کے ایک نہایت ارزاں موقع کو کھو رہے ہو - تمکو یہ موقع حقیر معلوم ہوتا ہے کیونکہ تم بیش قیمت چیزوں کے قدرداں ہو ' لیکن شریعت کی چشم عتاب کچھہ اور اشارہ کرتي ہے :

الـــذین هـــم یراؤن و یمنعـــون الماعون - (۱۰۷ : ۹)	پھٹکار ہے اُن لوگوں پر جو ریاکاري کرتے هیں اور حقیر چیزوں کے دینے میں اُنھیں دریغ و تامل ہے -

تم ایک شخص کیلیے سودا تولتے ہو ' اور اپنے ہاتھہ کي خدافت آمیز گردش سے جنس میں ایک تولہ کم کردیتے ہو کیا ایک تولہ کوئي بڑي چیز ہے ؟ ہاں مادہ تو بڑا نہیں ' لیکن روح بہر حال بڑي ہے - تعاون میں اس سے خلل آگیا ' احتساب کا اصول ٹوٹ گیا ' اسکے ٹوٹنے کیلیے ایک رتي کا معاملہ بھي ویسا هي ہے جیسا ایک من کا :

ویل لـلمطففین الـــذین اذا اکتـالوا علی الناس یستوفون ' و اذا کالوهم او وزنوهم یخســــرون ! (۸۳ : ۳)	کم تولنے والوں کیلیے پھٹکار ہے جو لوگوں سے لیتے ہوے تو ناپ کے پورا لیتے ہیں ' مگر جب دیتے ہیں تو کم کر کے !

راستے میں ایک تنکا پڑا ہے - تم اوٹھا لیتے ہو - یہ تمہیں ایک دل بہلاؤ مشغلہ معلوم ہوتا ہے ' لیکن کیا تم نے کسي زخم رسیدہ پاؤں کو بھي اس سے نہیں بچا دیا ؟ اگر بچا دیا تو فرض احتساب ادا کر دیا - اسلیے یہ صدقہ ہے جسکا تمہیں ثواب ملے گا -

اگر تم کوئي صیغۂ احتساب قائم کرو تو اسکے لیے یورپ کے قانون کا اتباع ضروري نہیں ' صحاح ستہ کافي هیں *

(مســـاوات اســـلامی)

حضرت عمر رضي اللہ عنہ نے فرمایا تھا :

لم استعبدتم النـــاس و ولدتهم امهم احرارا ؟	تم نے لوگوں کو کیوں غلام بنا لیا ہے ' حالانکہ انکي ماؤں نے تو انھیں آزاد جنا تھا -

آزاد و غلام میں تمہیں کیا فرق معلوم ہوتا ہے ؟ تم کرسي پر بیٹھے ہو ' وہ زمین پر - تم گوشت کھاتے ہو وہ سوکھي روٹي - تم حریر پہنتے ہو وہ گاڑھا - ہاں مغرور انسان ایسا هي دیکھتا ہے ' لیکن خدا کي آنکھہ اُس سے زیادہ روشن ہے :

یہ اس طول طویل بحث کا نہایت مختصر خلاصہ ہے جو نوضوئین استعمال قوت کی ضرورت پر کرتے ہیں ' اور پھر اسی اصول کا وہ مہلک استغراق اور خونیں غلو ہے جو قتل و خون تک پہنچ جاتا ہے اور انسانوں کے امن اور آرام کو نابود کردیتا ہے -

* * *

قوت کا استعمال کیونکر کیا جائے ؟

اسکے متعلق نوضوئین کا یہ خیال ہے کہ اگر طاقت اسقدر وسیع پیمانہ پر موجود ہو کہ عام انقلاب پیدا کیا جاسکے تو فوراً سرکشی اور طغیانی سے کام لینا چاہیے' ورنہ اسکو بتدریج و بدفعات استعمال کرنا چاہیے کہ یا تو جان و مال کا نقصان ہو یا کم از کم خوف و دہشت پیدا ہوسکے ' اور ملک قوۃ مستبدہ کی کمزوری اور درماندگی کو دیکھکے اس سے برداشتہ خاطر ہوجائے -

انکے اس اصول کے مطابق نقصان کا نشانہ صرف انھی لوگوں کو ہونا چاہیے جنکو حکومت سے تعلق ہے ' مگر نوضوئین کے نزدیک بسا اوقات عام پبلک ہی کو نشانہ بنانا مقتضاے مصلحت ہوتا ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ حکومت کی پالیسی کے خلاف متفقہ آواز بلند کریگی -

یہ خیالات ہیں جو ان خطرناک لوگوں کو اخلاق کی تمام امن طلبانہ تعلیمات سے بے پروا کردیتے ہیں' اور وہ نہایت افسوس ناک اور وحشیانہ طور پر قتل و غارت شروع کردیتے ہیں -

* * *

کلیساے وارگریو کی آتشزدگی کے سلسلے میں جو تین خطوط ملے ہیں ' انمیں ایک کا پتہ یہ ہے :

" حکومت کے زرخرید غلاموں اور عورتوں پر ظلم کرنے والوں کے نام "

یہ ایک کارڈ ہے - اسکے دوسرے رخ پر یہ عبارت لکھی ہے :

" ہم خوف انگیزی کا تجربہ کر چکے مگر وہ بے اثر ثابت ہوئی' اسلیے اب ہم نے مال و دولت کو نقصان پہنچانا شروع کیا ہے- یہ کارروائیاں حکومت کی درندگی اور ستمرانی کا ترکی بہ ترکی جواب ہے - قبل اسکے کہ زیادہ دیر ہو کلیسا کو خود اپنے احکام کی پیروی کرنے دو - ہم اپنی حرکتیں آخر تک نہ چھوڑینگے - پبلک کو دیکھنا چاہیے کہ حکومت جو ہماری فوجی جماعت کو فنخریہ اور بجبر روکنا چاہتی ہے ' اسکا نمونہ یہ ہے ".

دوسرے کارڈ کی سرخی یہ ہے :

" ظلم کا جواب "

" ہم نے اب تک جانوں پر حملہ کرنے سے احتراز کیا تھا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم جانوں پر بھی حملہ کریں' اور اسکی ابتداء ان سنگدل اور ضمیر فروشوں سے ہو جو قید خانوں میں ہم پر ظلم کرتے ہیں " -

تیسرا خط نہایت مختصر ہے مگر با ایں ہمہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اپنے مصائب کا کیا صلہ سمجھتی ہے ؟

" تمہارے مظالم ہمارے لیے حوصلہ شکن نہیں ہوسکتے- ہمارا عقیدہ ہے کہ جو لوگ حق و صداقت کی راہ میں مصائب جھیلتے ہیں ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے ' اور انہیں بہشت کی حکومت ملتی ہے ".

(ایڈیٹر)

ہندوستان میں ایک ایڈیٹر کی حیثیت خواہ کچھہ ہی ہو' مگر انگلستان میں وہ خیال اور راے پر حکومت کرنے والی طاقت ہے - اشخاص کی نیک نامی و بد نامی ' تجاویز کی منظوری و نا منظوری ' حکام کا عزل و نصب ' وزارتوں کی شکست و فتح ' اور ملکوں کی جنگ و صلح ' ایک ایڈیٹر کی جنبش قلم کے عامۃ الوقوع کرشمے ہیں !

لیکن جبکہ تمام انتظامی طاقتیں اقتراعیات کی زد میں آچکی تھیں ' تو یہ قلمی طاقت باوجود شدید مخالفت کے بھی اسوقت تک انکے حملوں سے محفوظ تھی - اب اسکی سرزنش کی بھی ابتدا ہوگئی ہے - بیلفاسٹ سے ایک اخبار نکلتا ہے جسکا نام " بیلفاسٹ نیوز لیٹر " ہے - اس اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ گولف کے بعض کلبوں کے ممبروں نے یہ طے کرلیا ہے کہ اگر اب اقتراعیات نے ان پر یورش کی تو وہ قانون کو اپنے ہاتھہ میں لیکے خود انہیں سزا دینگے -

ایک عورت جو تنومند' شہزور' پوری ۶ فیٹ لنبی تھی' دفعۃً اس اخبار کے ایڈیٹر کے کمرہ میں داخل ہوئی - اور نہایت تہدید آمیز لہجہ میں پوچھنے لگی : " کیوں جی ! کیا تم کو اس خبر کے ساتھہ ہمدردی ہے ؟ "

ایڈیٹر نے کہا " ہاں "

ہاں کا منہ سے نکلنا تھا کہ اس مرد نما عورت نے اُس کے منہہ پر اس زور سے ایک گھونسا مارا کہ اُسکے لمبے اور تیز ناخن (جو اسی غرض سے بڑھاے گئے تے) ایڈیٹر کے گالوں میں بیٹھہ گئے ! !

ایڈیٹر فوراً اس حملہ آور عورت کے لپٹ گیا اور دونوں میں کشا کش شروع ہوگئی - اس کشاکش میں عورت گر پڑی اور اُسکا سر دہل گیا' تاہم اسکی ہمت یا جوش انتقام میں ذرا بھی فرق نہ آیا - وہ برابر حملے کیلیے کوشش کرتی رہی !

شور و غل سنکے اور لوگ بھی باہر سے آگئے اور انہوں نے کشاں کشاں اس عورت کو بہزار مشکل باہر نکالا -

* * *

بیل فاسٹ سے ایک اور اخبار نکلتا ہے جسکا نام " بیلفاسٹ ایوننگ ٹیلیگراف " ہے - اسکے ایڈیٹر نے بھی اقتراعیات کے خلاف کوئی حرکت کی تھی - اسکی سزا میں ایک عورت اسکے دفتر میں گھس گئی اور خوب ہی رد و کوب کرکے کرسی کے نیچے ڈالدیا !

مسئلۂ مسجد گلبرگہ

عالیجناب نے گلبرگہ کی مسجد کے متعلق بذریعہ تار برقی گورنمنٹ نظام کو جو توجہ دلائی تھی الحمد للہ کہ بالاخر اسکا نتیجہ ظاہر ہوا اور ارکان ریاست نے کمال عدل و انصاف سے توجہ فرمائی - جو حکم اب جاری ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے :

" نہمائش نامہ مورخہ ۲ شہر یور سنہ ۲۳ ف

ذریعہ ہذا نہمایش دیجاتی ہے کہ پیشگاہ اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ سے تصفیہ فرمایا گیا ہے کہ مسجد زیر تعمیر کی تکمیل کی اجازت دیجاے -

حسبہ ضلع کو ذریعہ مراسلہ لسان ۱۵۶۱ مورخہ ۱۷ خورداد سنہ ۱۳۲۳ف لکھدیا گیا ہے - بہرحال آپ مسجد زیر تعمیر کی تکمیل کرسکتے ہیں - جسقدر حصہ تکمیل طلب رہجائیگا اسکو سرکاری خرچ سے بنوا دیا جائیگا ۱۲ شعبان سنہ ۳۲ -

مولوی فصیح الدین احمد خاں صوبہ دار صوبہ گلبرگہ -

اقتراعیات

حوادث و سوانح

(کلیسائے وار گریو اور تین خطوط)

اقتراعیه عورتوں نے اب یه طریقه اختیار کیا ھے که وہ اپنے حملوں کے بعد بعض تحریریں چھوڑ جاتی ھیں تا که پبلک کو اس روح کا اندازہ ھوسکے جو انکے قانون شکن اعمال کے اندر کار فرما ھے - چنانچه وار گریو کے گرجا کی آتشزدگی کے بعد تین کارڈ ملے ھیں - یه کارڈ درحقیقت فوضویت (انارکی) کے تین اساسی و بنیادی اصولوں کا ایک اجمالی بیان ھے -

* * *

وار گریو ایک ساحلی مقام ھے جو دریاے ٹیمس کے کنارے واقع ھے - یہاں نہایت قدیم اور تاریخی گرجا تھا - اسکی دیرینه عہدی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ھے که جو مختلف قسم کے رجسٹر یہاں محفوظ تے انکا آغاز سنه ۱۵۳۸ سے ھوتا تھا - گرجے میں ایک خوشنما اور پر فضاء چمن بھی تھا جسکی تاریخ قدیم کے متعلق علماء آثار برطانیه میں اختلاف ھے - بعض اسکو ملکه الیزبتھ کے عہد کا قرار دیتے ھیں - بعض شاہ چارلس سوم کی طرف منسوب کرتے ھیں -

اتوار کا دن ' صبح ۹ بجے کا وقت تھا که اس گرجے کے قریب تین عورتیں نظر آئیں - وہ بظاہر شریف و شایسته معلوم ھوتی تھیں -

انگلستان اب ان فوضویت کی دیبیوں سے اس قدر ترساں اور لرزاں ھوگیا ھے که (بقول مراسله نگار انگلشمین) یه تصور کرتے ھی که فلاں قومی معہد (نیشنل انسٹیٹیوشن) میں ایک عورت آگئی ھے' خوف پیدا ھوجا تا ھے که کہیں اسکے نکلنے کے بعد بمب کے پھٹنے یا کسی تاریخی اور گراں بہا یاد گار کے برباد ھونے کی خبر نه آے !

چنانچه اکثر عمارتیں بند پڑی رھتی ھیں - بعض کھلی ھیں مگر انکی مراقبت و نگرانی اسقدر شدید ھے که اگر ایک شریف مرد کسی شریف صورت لیڈی کے ھمراہ اندر جا نا چاھتا ھے تو اسے پہلے دروازہ پر پاسبانوں سے ایک اچھا خاصه مناظرہ کرنا پڑتا ھے !

* * *

مگر جب بربادی آنے والی ھوتی ھے تو اسکا راسته ھموار کرنے کے لیے غفلت پہلے آجاتی ھے - ان عورتوں کو متعلقین کلیسا نے دیکھا مگر کچھه خیال نه کیا -

۵ گھنٹے کے بعد یعنی ۲ بجے ایک خاندان نے جو گرجے کے سامنے رھتا تھا ' یکایک دھماکے کی آواز سنی اور تمام لوگ گھبرا کے باھر نکل آے - دیکھا تو آگ کے شعلوں سے تمام افق شفق آلود ھو رھا ھے' اور گرجے کی عمارت میں آگ لگ گئی ھے - فوراً آگ بجھانے والے انجن کے اسٹیشن کو ٹیلی فون دیا گیا - مقامی اور اسکے بعد ھیڈلی وکنگھم کے انجن بھی پہنچ گئے - انجن والوں اور متعلقین کلیسا کی سخت عرقریز کوششوں کے باوجود آگ گرجے کے اور حصوں میں دوڑ گئی ' اور جب بمشکل بجھی تو یه گرجا ' انگلستان کے معبود و دلپسند دریاے ٹیمس کا تاریخی گرجا ' اپنی برباد و سوخته حالت میں ' معزز صنف انسانی کے غضب و انتقام کی ایک سبق آموز یاد گار تھا !

البته وہ نہایت قدیم رجسٹر جو حسن اتفاق سے ایک آھنی الماری میں بند تھا ' اور خوشنما و پر فضا چمن جسکے عہد تعمیر میں اختلاف ھے' یه دونوں چیزیں بچ گئیں -

جب آگ سرد ھوئی تو گرجے کی کھڑکی کے نیچے ایک نیشه اور تین خطوط ملے -

(خطوط اور بعض اصول فوضویت)

فوضویت درحقیقت استبداد کا علاج بالمثل ھے' اور اگر استبداد کوئی درخت ھے تو اسکا ثمرۂ تلخ فوضویت کو سمجھنا چاھیے - چنانچه جسقدر استبداد زیادہ ھوتا ھے ' اتنا ھی اس کے درخت میں یه کڑوا پھل بھی زیادہ لگتا ھے !

مثلاً فوضویت سب سے زیادہ روس میں ھے جہاں اسکی شدت ظہور و استہلاک کی وجہ سے اسکا نام عدمیت (نہلزم) رکھدیا گیا ھے - لیکن غور کرو که یورپ میں مستبد ترین سلطنت بھی رھی رھگئی ھے -

فوضوئین کہتے ھیں که " عدل و انصاف " کے الفاظ خواہ کتنے ھی خوش آھنگ اور دلفریب معلوم ھوں ' مگر افسوس ! که انکی حقیقت مکر و فریب سے زیادہ نہیں -

وہ کہتے ھیں که دنیا کی بہت سی قومیں ھیں جنکو غلامی کے بعد آزادی ملی ھے' اور بہت سے حقوق ھیں جو غصب ھونے کے بعد انکے مالکوں کو واپس کیے گئے ھیں اور انکے حالات آج بھی ھماری عبرت و بصیرت اور سبق آموزی و رھنمائی کے لیے موجود ھیں' مگر کیا کوئی بتلاسکتا ھے که انمیں سے ایک قوم کی گردن سے بھی عدل کے ھاتھه نے غلامی کا طوق اتارا ھے ' یا ایک حق بھی کسی غاصب کے پنجے سے نکالکے مظلوم مالک کو واپس دلایا ھے ؟ یقیناً اس کا جواب سواے " نہیں " کے کچھه نہیں ھوسکتا - اگر تمام تاریخ میں کوئی مثال اس کلیه کے جزئی استثنا کی ملتی ھے تو وہ صرف جاپان ھے -

جب کبھی حقوق کے لیے ضمیر سے اپیل کی گئی ھے اور عدل و انصاف یا ترحم و تلطف کا استبداد کو واسطه دیا گیا ھے تو ھمیشه اسکے جواب میں تغافل و تجاھل ھی کیا گیا ھے' اور جب کبھی صداے حق طلبی کا خروش زیادہ بڑھا ھے تو قانون کی لگام منھه میں ڈالدی گئی ھے - " عدل و انصاف " ایک تماشه ھے جس سے کوتاہ اندیش اور بیخبر جماعتوں کی بڑی بڑی امیدیں وابسته ھوتی ھیں ' مگر حقیقت بیں دھوکا نہیں کھاتے !

طاقت جب تک مجبور نہیں ھوتی' اپنے فوائد سے دست بردار ھونا نہیں چاھتی !

وہ کہتے ھیں که جب کبھی عدل و انصاف کے حق پژوہ اور رحمدل فرشته کے بدلے ' طاقت کے خون آشام اور سنگدل دیو سے مدد طلب کی گئی ھے ' تو ھمیشه صدائیں رسا ' خواھشیں کامیاب ' امیدیں فتح مند ' اور مطالبات منظور ھوے ھیں - ماضی کا تمام تجربه اور انسانی فطرت کا پورا مطالعه بتلاتا ھے که اگر کوئی شے ھے جو ناله و فغاں میں اثر اور مطالبات میں زور پیدا کرتی ھے ' اگر کوئی شے ھے جو ذلیل کو معزز ' سربسجود کو سر بلند ' خاک نشین کو سریر آرا ' غلام کو آزاد ' اور محکوم کو حکمراں بناتی ھے ' تو وہ طاقت اور صرف طاقت ھی ھے !

اسی لیے طاقت ھی ھماری امیدوں کا قبله ھے - ھم اپنی اعانت و مدد کے لیے صرف اسی کی طرف رجوع کرتے ھیں - ھمارے تمام عزائم و مقاصد کی روح و رواں یہی طاقت ھے ' ھمارے تمام افعال و اعمال اسی محور کے گرد گردش کرتے ھیں -

و خرید و فروخت کرنے یا اون سے هم کلام هونا ' وغیرہ وغیرہ (۱)

اس عہد نامه پر تمام قریش کے دستخط هوئے ' اور یه غلاف کعبه میں اٹکا دیا گیا - اس معاهده کے بعد حضرت ابو طالب اپنے تمام خاندان کو لیکر شعب ابو طالب میں چلے گئے ' اور آنحضرت بھی مسلمانوں کے ساتھه رهنے اقامت پذیر هوے - قریش کا یه معاهده تین برس تک قائم رها ' اور اس وسیع مدت میں آنحضرت نے شعب ابی طالب هی میں قیام فرمایا ' چنانچه یه درد انگیز واقعه سیرت کی تمام کتابوں میں مذکور هے - اور وه لوگ بھی مسٹر امیر علی کی کتاب سے اس کی تحقیق کر سکتے هیں ' جو کتب حدیث و سیرت سے روایات کے فراهم کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے -

خود اسلام میں جب کسی شخص نے قومی منافع پر شخصی فوائد کو ترجیح دی هے ' تو اسکے خلاف صحابه اور خود آنحضرت نے اسی قسم کا طرز عمل اختیار فرمایا هے - اسلام کی تاریخ میں غزوہ تبوک بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک خاص تاریخی اهمیت رکھتا هے - چونکه یه لڑائی سخت گرمی کے موسم میں واقع هوئی تھی اور مقابله بھی شدید تھا ' اسلیے عموماً منافقین اوسکی شرکت سے علحدہ هوگئے ' بلکه خود بعض مسلمانوں نے بھی شرکت سے جان چرائی - چنانچه جب آنحضرت تبوک سے واپس آے ' تو مخلفین کو (وہ لوگ جو لڑائی میں شریک نہیں هوئے تھے) طلب فرمایا جنکی تعداد ۸۰ سے متجاوز تھی ' اور هر ایک سے عدم شرکت کی وجه پوچھی - سب نے اپنا اپنا عذر پیش کیا ' اور آپ نے اوسکو قبول فرما لیا - پھر اون سے بیعت لی اور اونکے لیے استغفار کیا - (یه سب منافق تھے) لیکن کعب بن مالک ' مرارہ بن الربیع ' هلال بن امیه الواقفی کا عذر مقبول نه هوا ' حالانکه یه لوگ مخلصین مومنین میں سے تھے - چنانچه آنحضرت نے ان تینوں بزرگوں پر سخت ناراضی ظاهر کی اور تمام صحابه کو اون کے ساتھه سلام ' کلام ' نشست و برخاست سے منع فرمادیا - پورے پچاس دن تک یه حالت قائم رهی - اسکا دو بزرگوں پر یه اثر هوا که تنگ آکر گھر میں گوشه نشین هوگئے - صرف کعب بن مالک بازاروں میں اس امید میں پھرتے رهتے تھے که کوئی سلام کرے - خود مسجد میں آتے اور آنحضرت کو سلام کرتے ' مگر جواب نه ملنے پر یه حسرت دیکھتے که لب مبارک پر حرکت کے آثار ظاهر هوے یا نہیں ؟ پھر آنحضرت کے قریب جاکر نماز پڑھتے اور دزدیدہ نظروں سے آپکی طرف دیکھتے جاتے ' جب وہ مصروف نماز هوتے تو آنحضرت انکی طرف متوجه هوتے ' اور جب وہ آپ کی طرف دیکھتے تو آپ منهه پھیر لیتے - اس واقعه نے اس قدر شہرت حاصل کی که بادشاہ غسان نے واصد کے بازار میں اونکو ایک خط دیا جسکا مضمون یه تھا که " محمد صلعم تم کو ذلیل کر رهے هیں ' تم هم سے ملجاؤ - هم تمہارے ساتھه همدردی کرینگے " لیکن اونکے جوش اخلاص نے اس خط کو تنور میں ڈالدیا - ۴۰ دن کے بعد اس حالت میں اور اشتداد پیدا هوا - یعنی آنحضرت نے حکم دیا که یه لوگ اپنی بی بیوں سے بھی علحدگی اختیار کرلیں جو اس مصیبت میں اونکی شریک و رفیق تھیں - چنانچه کعب بن مالک نے اپنی بی بی کو امال اطاعت سے اسکے میکے روانه کردیا - جب دس روز اس حالت میں بھی گذر گئے ' تو ایک دن کعب بن مالک اسی حالت تنہائی میں

(۱) آپنے غالباً اسٹرائک اور بائیکاٹ میں فرق نہیں کیا هے - دونکی مثالیں نہایت موثر هیں لیکن اس انقطاع تعلقات و تعاون تمدنی کیلیے موزوں تر هیں جسے آجکل بائی کاٹ کہتے هیں - اسٹرائک بھی اسمیں شامل هے مگر اسکی صورت دوسری هے بهر حال آخر میں اپنا خیال ظاهر کرونگا - الهلال

اپنے کوٹھے پر بیٹھے تھے که ایک شخص نے [illegible] کی چوٹی سے پکار کر کہا : " اے کعب بن مالک ! تمہیں بات کعب بن [illegible] خوشخبری هو " - وہ فوراً سجدے میں گر پڑے [illegible] سمجھه گئے که مصیبت کا خاتمه هوا ' چنانچه آنحضرت نے نماز فجر کے بعد ان لوگوں کی توبه کے قبول هونے کا اعلان فرمادیا - اور لوگ جوق جوق آکر بشارت دینے لگے - ایک شخص گھوڑا دوڑاتا هوا آیا اور یه مژدہ جانفزا سنایا - ایک شخص نے پہاڑ کی چوٹی سے بشارت دی ' چونکه اوسکی آواز گھوڑے سے پہلے پہونچی تھی ' اسلیے بطور انعام کے اوسکو کعب بن مالک نے [illegible] اوتار کر پہنا دیا - خود عاریتاً کپڑے مانگ کر پہن لیے ' اور بے اختیار دوڑتے هوے آنحضرت کی خدمت میں حاضر هوے - لوگ انکو مبارکباد دیتے جاتے تھے - طلحه بن عبید الله نے دوڑ کر مصافحه کیا - آنحضرت کی خدمت میں پہونچے تو آپ کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا اور آپ نے بھی بشارت دی - اس مسرت میں کعب بن مالک نے اپنا تمام مال صدقه میں دینا چاہا ' لیکن آنحضرت کے فرمانے سے کچھه مال اپنے پاس بھی رکھه لیا (دیکھو بخاری جلد ثالث مطبوعه مصر ص ۱۲ ذکر غزوہ تبوک)

ان تمام واقعات پر یه ترتیب غور کرنے سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں :

(۱) " زبردست گروہ کو کمزور گروہ کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نہیں " جیسا که قریش مکه نے کیا تھا اسلیے زمانه اسٹرائک میں طلباء کا کھانا بند کردینا ' انکو تنگ کرنا سے ذلیل کرنا جائز نہیں

(۲) اسٹرائک صرف یورپ کی ایجاد نہیں بلکه وہ ایک فطری چیز هے - اور قدیم عرب و عہد نبوت میں اسکی مثالیں پائی جاتی هیں

(۳) اسٹرائک صرف جمہوری اصول کی تائید میں کیجاتی تھی جیسا که آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے [illegible] کے خلاف کیا جو ایک قومی جہاد میں شرکت سے گریز کیا تھا -

(۴) اگر اسٹرائک استقلال کے ساتھه قائم رکھی جاے ' تو اسکا اثر نہایت شدید هوتا هے -

(۵) اسٹرائک کیلیے جمہوری حالت بھی ضروری نہیں بلکه وہ کسی جرم کی سزا بھی هو سکتی هے -

(۶) اسٹرائک تجارت پیشه گروہ کیسے مخصوص نہیں هے بلکه خالص مذهبی گروہ بھی کر سکتا هے

(۷) اسٹرائک کے لیے مساوات کی [illegible] نہیں هے ' کعب بن مالک آنحضرت اور دیگر صحابه کے همسری نه تھے - جب ایک گروہ ضعیف کے مقابلے میں اسٹرائک کر سکتا هے تو ضعیف کو قوی کے مقابلے میں اسکا حق مرجح حاصل هے -

(۸) جو شخص جتنا مذهب میں سخت هوگا ' اور اوس سے جسقدر خیر خواهی (۱) و حمایت کی توقع هوسکیگی ' اوسکے مقابل میں اسٹرائک بھی اتنی هی سخت هونی چاهیے - البته اگر کمزور لوگ مدد میں کمی کریں ' تو انکو معذور رکھنا چاهیے ' جیسا که آنحضرت نے منافقین کو معذور رکھا - فتح الباری میں هے " و فیه ان القوی فی الدین یواخذ باشد مما یواخذ الضعیف " یعنی کعب بن مالک کی حدیث سے یه نتیجه نکلتا هے که قوی المذهب اور [illegible] شخص سے به نسبت ضعیف کے سخت مواخذہ کیا جاتا هے (ص ۹۰ جلد ۸)

(۹) جمہوری فوائد کیلیے اون اخلاق و آداب کی پابندی

۰ (۱) لیکن بعض لوگ اسی خیر خواهانه تعلقات کی بنا پر تعلیمی اسٹرائک کے عدم جواز کا فتوے دیتے هیں : و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا - منه
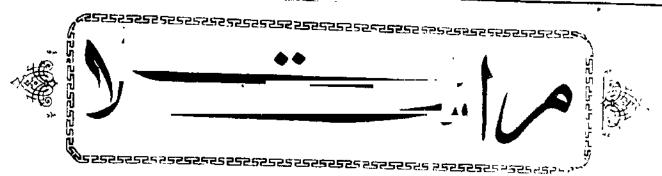
الاعتصاب فی الاسلام

(از مولانا عبد السلام - ندوي)

طلباے دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک نے جو مباحث پیدا کردیے' . ان میں ایک اهم بحث یه هے که اسٹرائک شرعاً مسلمانوں کیلیے جائز هے یا نہیں؟ صاحبزادہ افتاب احمد خاں صاحب نے جو مضامین اخبارات میں لکھے تھے ان میں بہت افسوس کیا تھا که اسٹرائک کے عدم جواز کے خلاف کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتي - هم چاهتے هیں که انکے ارشاد کی آج تعمیل کریں -

هندوستان میں بلکه تمام بلاد اسلامیه میں جب اس قسم کے مسائل پر بحث شروع هوتی هے' تو اکثر طبقه قدیمه و طبقه جدیده میں اختلاف پیدا هو جاتا هے اور آزاد خیالی کی بنا پر آخر الذکر گروہ اکثر جواز کا فتوی دیدیتا هے' لیکن حسن اتفاق سے اسٹرائک کو دونوں گروہ نے نا جائز قرار دیا هے - دونوں فرقوں کے دلائل حسب ذیل هیں :

(۱) اسٹرائک تمدن جدید کی پیداوار هے - ایشیاء کی قدیم تہذیب اسکو جائز نہیں رکھتي' بالخصوص "طلباے مدارس" عربیه کیلیے تو بالکل نا جائز هے : من تشبه بقوم فهو منهم -

(۲) اسٹرائک ان اصول کے مخالف هے جو اسلام نے استاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق قائم کیے هیں - جدید فرقه اسکو ڈسپلن کی مخالفت سے بھی تعبیر کرتا هے -

پہلي دلیل اگرچه طبقه قدیمه کے لیے کافی هے' لیکن جدید گروہ کے نزدیک کسی چیز کے نا جائز هونے کی صرف یه وجه نہیں هوسکتي که "وہ جدید تمدن کی پیداوار هے" اس بنا پر وہ اس دلیل کو ایک محدود شکل میں پیش کرتا هے اور کہتا هے که :

(۳) تمدن جدید صرف سیاسي و تجارت پیشه گروہ کو اسٹرائک کي اجازت دیتا هے' اور استاد و شاگرد کے تعلقات یورپ میں بھي محض اخلاقي حیثیت رکھتے هیں -

ان دلائل پر نقد و بحث کرنے کیلیے امور ذیل تنقیح طلب هیں :

(۱) کیا اسٹرائک تمدن جدید کي محدثات و بدعات میں سے هے ؟

(۲) کیا اسٹرائک صرف تجارت پیشه گروہ هی کیلیے مخصوص هے ؟

(۳) اسلام نے استاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کیا اصول قائم کیے هیں جنکا اتباع طلبا پر واجب هے ؟

(تنقیح اول)

(کیا اسٹرائک تمدن جدید کے محدثات میں سے هے ؟)

انسان فطرتاً مدنی الطبع پیدا هوا هے' اسلیے وہ تمدني' مالي' اخلاقي' غرض متعدد حیثیتوں سے دوسرے افراد کے تعاون کا محتاج هے - اعانت باهمي کا یهی اصول تمدن کا سنگ بنیاد هے' اور یه اصول جس قدر منضبط و مستحکم هوتا هے' اوسی قدر انساني زندگي پر لطف' خوشگوار' دلچسپ' بلکه دیر پا هوجاتي هے - اگر کشمکش حیات میں اس اصول کو نظر انداز کردیا جاے تو دفعتاً حیات انساني خطرے میں پڑ جاے -

لیکن اس فطري اعانت سے انسان کو جو فوائد و منافع حاصل هوتے هیں' کبھی کبھي خود غرضي اونکي مساویانه تقسیم میں خلل انداز هوجاتي هے - یعنی ایک گروہ صرف لینا چاهتا هے اور دینا نہیں چاهتا - اسلیے دوسرا گروہ اپنی مالي یا جسماني یا اخلاقي اعانت سے اوسکو محروم کردیتا هے - اسیکا نام اسٹرائک هے - اس بنا پر صرف ایک ایک فرد بھي اپنی ذاتي اعانت سے دوسرے فرد کو محروم کرسکتا هے - چنانچه حضرت عائشه رضی الله عنها پر جن لوگوں نے اتہام لگایا تھا ان میں حضرت ابوبکر کے غلام مسطح بھي تھے - انکی معاش کا دار مدار صرف حضرت ابوبکر کي ذات پر تھا - حضرت ابوبکر نے اونکو نفقه سے بالکل محروم کردیا' اور اسپر قسم کھالي - چنانچه صحیح بخاري میں هے :

فحلف ابوبکر ان لاینفع مسطحا بنافعة ابدا	حضرت ابوبکر نے قسم کھالي که مسطح کو کبھي کسي قسم کا فائدہ نه پہونچائینگے -

حضرت ابوبکر کا یه فعل اگرچه بالکل جائز تھا' تاهم چونکه مسطح کا کوئي دوسرا سر پرست نه تھا' اور اس جرم کي بنا پر کوئي شخص سر پرستي کیلیے آمادہ بھي نہیں هو سکتا تھا' اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے اوسکي زندگي خطرے میں پڑ گئي تھي' پس خدا تعالی نے اخلاقي حیثیت سے (نه که نهیاً و وجوباً) اونکو اس سے روکدیا :

ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین في سبیل الله و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر الله لکم والله غفور رحیم - (بخاري مطبوعه مصر جلد ۳ ص ۱۱۶)	اهل دولت قرابت دارون اور غرباء اور مهاجرین کو دینے سے دریغ نه کریں' اور انهیں معاف کردیں - کیا تم لوگ یه نہیں پسند کرتے که خدا تمکو معاف کردے ؟ خدا تو بڑا رحم و مغفرت کرنے والا هے -

لیکن اصطلاحاً اس قسم کے تمدني قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرائک کا اطلاق کیا جاتا هے' جب ایک گروہ دوسرے گروہ یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا هے - اسی بنا پر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو "اعتصاب" کہتے هیں جسکے معني گروہ بندي کے هیں - آجکل اگرچه یورپ اکثر اس اصول پر عمل کرتا هے' لیکن اعانت باهمي کسي نه کسي صورت میں هر تمدن کا جزو مشترک رهي هے - پس هر تمدن اسٹرائک کي گنجایش رکھتا هے' اس میں یورپ و جاپان کي تخصیص نہیں -

دنیا میں سب سے زیادہ سادہ تمدن دیہات کا هوتا هے جہاں تعلیم و تربیت کي هلکي سي شعاع بھي نہیں پڑتي - لیکن عموماً تمام دیہاتوں میں کوذات کرنے کا طریقه جاري هے جسکے رو سے ایک شخص کا حقه' پاني' کھانا' پینا بند کردیا جاتا هے' اور وہ اوسکي زندگي کو تمام تمدني منافع اور تعلقات صحبت سے محروم کردیتا هے - ابتداء بعثت میں قریش نے بھي آنحضرت کے ستانے کیلیے اسی قسم کا معاهدہ کرلیا تھا - یعني تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عهد نامه لکھا تھا که قریش میں کوئی شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکي ندیگا - اون سے لین دین

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکايتوں سے پريشان هيں تو اسکي دو گولياں رات کو سوتے وقت نگل جائيے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پينے نهانے ميں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے ميں بدمزه بهي نهيں هے -

قيمت سوله گوليوں کي ايک ڈبيه ٥ آنه محصول ڈاک ايک ڈبيه سے چار ڈبيه تک ٥ آنه

يه دو دوائيں هميشه اپنے پاس رکهيں

درد سر رياح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سرکي تکليف هو يا رياح کے درد ميں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ايک ٹکيه نگلنے هي سے پل ميں آپکے پهاڑ ايسے درد کو پاني کرديگي -

قيمت باره ٹکيونکي ايک شيشي ٦ آنه محصول ڈاک ايک سے پانچ شيشي تک ٥ آنه -

نوٹ — يه دونوں دوائياں ايک ساتهه منگانے سے خرچ ايک هي کا پڑيگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسميں ورم جگر اور طحال بهي لحق هو' يا وه بخار' جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجاے تو بهوک بهي ہو جاتي هے ' اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نيز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں ' بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر ڈاکٹر
ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ ٢٢٠ و ٧٣
لوار ٹوله اسٹريٹ - کلکته

[6]

S. C. MITRA & Co.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان ... بنانے کی دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں ...

کارخانے کی خصوصیات

(١) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (٢) کم قیمت

(٣) ... ہر شخص کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

...

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ١ - نارکل باگان لین کلکتہ

NARIKEL BAGAN LANE

CALCUTTA.

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بناياگيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کياگيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سوتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قيمت في شيشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں ' اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکيم اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم

ضروري نہیں جو حالت سخصمت میں باهمی تعلقات کیلیے ضروري تهی ' چنانچه حافظ ابن حجر فتح الباري میں لکھتے هیں :

وفیها ترک [۱] السلام علی من اذنب و جواز هجره اکثر من ثلاث و اما النهی عن الهجر فوق الثلاث فمحمول علی من لم یکن هجره شرعیا (جلد ۸ ص ۹۴)

اس حدیث سے ثابت هوتا ہے کہ جو گنہگار هو اسکو سلام نہیں کرنا چاهیے' اور تین دن سے زیادہ اوس سے جدائي اختیار کیجا سکتي ہے ' لیکن شریعت میں تین دن سے زیادہ کی جدائي کي ممانعت اوس شخص کیلیے ہے' جسکي علحدگي مذهبی نه هو -

تاهم غیر مذهبي اور ذاتی اغراض کیلیے بهی تین دن تک اسٹرائک جاري رکهي جاسکتی ہے - [لها بقیة صالحه]

عـــرب اسـتـیـمـر کـمـپـنـــی

مخدوم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الهلال کلکته السلام علیکم - اخبار اتحـاد مطبوعه ۲۳ جون میں جو مضمون مذکورہ بالا کمپني کے متعلق شایع هوا ہے' اسمیں یه بات ظاهر کیگئي ہے کہ عرب اسٹیمر کمپني ٹرنر موریسن کمپنی کےهاتهوں (جو اس سے پیشتر پرشین اسٹیم نیویگیشن کمپني کے خریدنے میں کامیاب هوچکي ہے) فروخت کرڈالي گئي ہے - لیکن یه خبر غلط اور واقعه کے خلاف ہے - عرب اسٹیمر کمپني اب تک اپني اصلي حالات پر قائم ہے' اور وہ پبلک بالخصوص حجاج کی ویسي ہے خدمت بجا لانے کی کوشش کر رهي ہے جیسا کہ پیشتر بجا لاتی رهی ہے - البته ٹرنر موریسن کمپني کے ڈائرکٹروں سے هماري کمپني کے فروخت کیے جانے کي بابت کچهه گفتگو هوئي تهي جو نا تمام رهي - بات یه ہے کہ عرب کمپني نے حال میں بی انڈ ار کمپني کے دو نہایت عمدہ جہاز خرید لیے هیں - امید تهي کہ مسلمان اس مفید کام میں هماري مدد کرینگے اور سواریاں اور مال همارے هي جهازوں کے ذریعه حجاز کو بهیجا جاوے گا ' مگر افسوس ہے کہ اس معامله میں هم لوگوں کو بڑي هي - مایوسي هوئي - مسلمانوں نے هماري امداد اور کمپني کے حصص خریدنے میں بڑي سرد مہري کا اظہار کیا - اگر خدا نخواسته ایسي هي عدم همـدردي کا سلسله جاري رها تو اندیشه ہے کہ یه اسلامي کمپني اپنا کام کم کردے اور حجاج کو صرف کثیر برداشت کرنے کے علاوہ دیگر آفتوں میں بهی مبتلا هونا پڑے عرب اسٹیمر کمپني تجارتي فوائد کو مد نظر رکهنے کے ساتهه ساتهه خدمت اسلام بالخصوص امداد حجاج کو اپنا فرض عین تصور کرتي ہے اور ٹکٹ میں قیمت حجاج کي آسایش و سہولت کیلیے همیشـــه معقـول رعایت کي ہے لیکن کمپني کي ترقي اور حجاج کي راحت اسیوقت ممکن ہے جبکه مسلمان اسلامی همدردي اور حمیت سے کام لیں اور کمپني کي امداد میں پوري پوري سعي فرمائیں -

راقم محمد مشاري - منیجنگ ڈائرکٹر عرب کمپني بمبئي

(۱) یه جو بعض مدعیان علم و حدیث شکایت کرتے هیں که اسٹرائک کے دوران میں سلام و کلام بزرگوں کو ضرور کرنا چاهیے حالانکه نہیں کیا گیا ' تو اوسکا مبني بخاري کا وہ نسخه هوگا جسکو مولانا احمد علي مرحوم والد بزرگوار مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري نے چهپوایا تها - اوس میں شاید یه حدیث نہوگي کیونکه اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنے والا تها - مگر هم نے مصر کے نسخه مطبوعه سے اس روایت کو لیا ہے - (منه)

سر جیمس مسٹن اور متولیان مسجد کانپور

تصحیح و تشریح

مسجد مچهلی بازار کانپور کے نقشه تعمیر کے متعلق آپکے اخبار میں ایک مضمون شائع هوا ہے' جسمیں لکها ہے کہ لفٹننٹ گورنر بهادر نے چالیس هزار روپیه اور جگه دینے کا اعلان کیا تها - یه صحیح نہیں ہے - اصلیت یه ہے کہ جسوقت سر جیمس مسٹن بهادر کانپور آنیوالے تهے اونسے ایک روز قبل ماسٹر بشیر الدین اڈیٹر البشیر کانپور آئے' اور مجهسے اور نیز دو ایک متولیوں سے بیان کیا کہ جناب لفٹننٹ گورنر صاحب آمادہ هیں کہ تعمیر مسجد کیلیے جانب شمال کا کل میدان بلا قیمت اور مبلغ پچیس هزار روپیه نقد بطور عطیه عنایت کریں تاکه مسجد عالیشان تعمیر هوجاوے ' لیکن جزو مسجد منہدمه پر برآمدہ کے متعلق کوئی رعایت اس قسم کے نہیں کرینگے جو حسب منشاے مسلمانان زینه وغیرہ اندرون برآمدہ هونے سے خیال کیا جاتا ہے' بلکه نیچے عام راسته رهیگا -

هم لوگوں کا یه خیال تها کہ نیچے کے برآمدہ میں نصف حصه مسجد میں جانیکے لیے زینه هوجاے ' اور نصف حصه رهگذر عام کیلیے رہے اور یه خیال کسي طرح فیصله وایسرائے کے خلاف بهی نہیں تها - دوسرے روز حضور لفٹننٹ گورنر بهادر رونق افروز کانپور هوے' اور جمله متولیان بلائے گئے - نواب لفٹننٹ گورنر بهادر کے سامنے گفتگو کرنے کیلیے کمترین منتخب کیا گیا - وقت پیشي دیکها که ماسٹر بشیر الدین صاحب دست راست پر رونق افروز هیں - هم لوگوں کے پہنچ جانے پر لارڈ صاحب بهادر نے دریافت فرمایا که مولوي بشیر الدین صاحب نے بہت کوشش کی ہے' اور نیز مولوي صاحب ایک با اثر مسلمان هیں (۱) لہذا مولوي صاحب نے آپ لوگوں سے جو کہا ہے اسمیں کیا راے ہے ؟ میں نے عرض کیا که مولوي صاحب نے تذکرۃ مجهسے ضرور حضور کے خیال کا کچهه ذکر کیا ہے - ممکن ہے اور بهي دو چار اصحاب سے کہا هو - لیکن عام طور پر لوگ بے خبر هیں - اسلیے تا وقتیکه هم لوگ استصواب کافي نکریں کچهه راے ظاهر نہیں کرسکتے هیں - اسپر حضور ممدوح نے فرمایا که " کیا تمام دنیا کے مسلمانوں سے راے حاصل کرنیکي ضرورت ہے" میں نے جواباً عرض کیا که اگر چه زیادہ وقت حصول جواب کیلیے نہیں ہے تب بهی کم سے کم مقامي اهل الراے سے راے لینا تو بہت ضروري ہے - هم لوگ تنہا راے سے ایک مذهبي کام میں دخل دینے سے قاصر هیں - اسپر فرمایا که بہتر ہے -

اسکے بعد بذریعه راجه صاحب محمود آباد (که وہ بهي اس روز تشریف لائے هوئے تهے) حضور لفٹننٹ گورنر بهادر سے معلوم هوا که ماسٹر بشیر الدین صاحب کا بیان ٹهیک نہیں ہے - ثقل سماعت کے باعث انهوں نے وہ سمجها جو کہا ' ورنه لارڈ صاحب نے انسے پچیس هزار کا وعدہ نہیں کیا تها -

نیازمند محمد نثار الدین تاجر لٹهه کانپور مستعفي
متولی مسجد مچهلي بازار کانپور

(۱) بعض راویوں نے هز انر کا یه جمله بهي نقل کیا ہے که " مولوي بشیر الدین صاحب مسلمانوں کے بہت بڑے عالم اور لیڈر هیں ! (الهـلال)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ٦

کلکتہ: چہارشنبہ ١٢ رمضان ١٣٣٢ ہجری

Calcutta: Wednesday August, 5. 1914.

جلد ٥

دولۃ علیہ کا جہاز:

" آلدین رئیس "

" عذاب مرقوم یشهده المقربون (۸۳ . ۱۸)

" في ذالک فلیتنافس المتنافسون ! " [۸۳ . ۲۳]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی

مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد و رای نے تعلیمات الہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکے تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ ہر سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے معتقدانہ منوا دیا ! -

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالسنۃ والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام اسلام الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الہیہ و علوم دینیہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و افضل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر اسی نوع کی کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با اینہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Telephone No. 648
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly Rs. 4-12

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ - ۱۲ آنہ

جلد ۵
کلکتہ : چہار شنبہ ۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, Augst, 5 1914.
نمبر ۶

نار اللہ الموقدۃ ، التی تطلع علی الافئدۃ !!

عفریت جنگ کا عالمگیر تسلط

مدنیۃ حدیثہ کا خذلان و خسران !

بلقان کے کوہ آتش فشاں کا ایک شرارہ
تمام یورپ میں آگ لگا دیگا
(پرنس بسمارک)

بالاخر استعمار کے اس شجرۂ ملعونہ میں پھل آگئے جسے آج سالہا سال سے یورپ مشترق کے خون سے سینچ رہا ہے - اب ان پھلوں کی تلخی اسکے کام و دہن کے لیے ایک عذاب الیم ثابت ہورہی ہے - فسبحان من بطشہ شدید ' و اخذہ وبیل -

* * *

یعنی یورپ میں موعود و منتظر عالمگیر جنگ چھڑ گئی -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ اس چنگاری کی لگائی ہوئی ہے جو عشق " سرویہ عظمی " کی راہ میں ایک سر فروش سروی طالب العلم کی ریوالور سے نکلی تھی اور ولی عہد اسٹریا کے دل و جگر سے پار ہوگئی تھی ' مگر یورپ اب شاہ پرست نہیں ہے - وہ وابستگی شاہ بلکہ خود شاہ کے انتقام کو بھی اتنا ضروری نہیں سمجھتا کہ اسکے لیے قوموں اور ملکوں کو قربان کردے - پس ہم کو اسباب جنگ کے سراغ میں اور آگے بڑھنا چاہیے -

(جنگ کا ابتدائی سر رشتہ)

تاریخ عالم کے گذشتہ صفحات الٹیے اور سنہ ۱۸۷۸ ع یعنی جنگ روس و دولت علیہ ' معاہدہ سینٹ اسٹی فانو ' اور بالاخر برلن کانگریس تک آییے - یہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرانس اور انگلستان دونوں روس کے نہایت شدید رقیب تھے - دونوں انتہائے اضطراب و حسرت کے ساتھہ دیکھہ رہے تھے کہ روس کلید عالم (قسطنطنیہ) پر عملاً قابض ہوا چاہتا ہے -

انگلستان اور فرانس دولۃ عثمانیہ کے حامی بنکے آئے تھے ' مگر انگلستان بقول نیپولین ایک تجارت پیشہ اور بقال سرشت قوم ہے اسلیے خواہ وہ کتنا ہی شریف المقصد اور بلند پایہ کام کرے تاہم " نفع و ربح " کا نقطہ اسکے پیش نظر رہتا ہے ' اور جب کبھی وہ علم ' انسانیت ' مسیحیت ' یا امن کی خدمت انجام دیتا ہے تو اسکے خرمن حرص میں کوئی نہ کوئی دانہ ضرور بڑھجاتا ہے -

انگلستان نے دولت عثمانیہ سے اپنی حمایت کی فیس میں جزیرہ قبرس لے لیا -

ڈسرائیلی اور لارڈ سالسبری نے اس معاہدہ پر دستخط کیے تھے جسکا مفاد یہ تھا کہ وہ کانگریس میں ترکوں کے ساتھہ کوئی پوشیدہ منصوبہ یا خفیہ انتظام کیے بغیر داخل ہوئے ہیں ' حالانکہ جو کچھہ کرنا تھا وہ کرچکے تھے -

اتفاق سے گلوب نامی ایک اخبار کو معاہدۂ قبرس ملگیا اور اس نے اسکا اقتباس شائع کردیا -

اس عین وقت پر پردہ دری کا اثر فرانس اور روس پر یہ پڑا کہ دونوں ملکوں میں نفرت و عداوت اور غیض و غضب کا ایک طوفان بپا ہوگیا ' اور فرانسیسی و روسی وفد نے کہا کہ وہ فوراً برلن چھوڑ دیتے ہیں -

اسوقت داہی زمانہ پرنس بسمارک " ایماندار دلال " کے بھیس میں آیا اور اس معاملہ کو معاہدہ برلن کی صورت میں طے کرا دیا -

اسی معاہدہ برلن میں ہرزی گوینا اور بوسینیا آسٹریا کو دلوایا گیا -

سلافی روس کے لیے جرمن نسل کے ہاتھوں یہ دوسرا چرکا تھا جو اسٹریا کے اقتدار سے لگایا گیا ' مگر وہ بالکل مجبور تھا - کیونکہ دول یورپ میں کسی نے اسکا ساتھہ نہیں دیا -

لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت سے روس اور جرمنی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی -

سنہ ۱۸۷۰ ع کی جنگ کے بعد سے جرمنی اور فرانس کے تعلقات نہایت درجہ خراب ہورہے تھے - فرانس نے اس فرصت کو مغتنم سمجھا اور روس سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش شروع کی - ادھر بسمارک نے بھی اپنی غلطی محسوس کی اور تلافی مافات کرنا چاہی ' مگر اس منافست و مقابلہ میں فرانس کامیاب ہوا -

پس اسٹریا اور روس کے باہمی تعلقات میں برلن کانگریس کے بعد سے ایک عاصب و مغصوب یا فائز المرام و خرمان نصیب حریفوں کی نسبت پیدا ہوگئی -

جزیرہ نماے بلقان کی آزادی کا خیال برلن کانگرس سے پیشتر نہ تھا مگر کانگرس کے بعد سے یہ خیال سلافی نسل میں پیدا ہوگیا ' اور نہ صرف پیدا ہوگیا بلکہ انکے دلوں میں پوری طرح جاگزیں بھی ہوگیا - چنانچہ اسکے بعد ہی سے اسکی تیاریاں ہونے لگیں -

بغرض اختصار ہم سنہ ۱۸۷۸ سے سنہ ۱۹۱۲ ع تک کا درمیانی زمانہ نظر انداز کر دیتے ہیں -

سنہ ۱۲ ع میں ایک طرف تو تیاریاں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی تھیں ' دوسری طرف ترک جنگ طرابلس میں الجھے ہوے تھے - سلافی نسل کو خیال آیا کہ اس مقصد کے لیے ایک طلائی فرصت انہیں حاصل ہے - روس نے جنگ بلقان کی تجویز پیش کی

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھ کو چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے علاوہ کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپنے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنم — سول کورٹ زرق ٹنکالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

(آسٹریا اور جرمنی)

ولیعہد کے قتل نے یہ ثابت کردیا کہ پانی سر تک پہنچ گیا ہے اور اگر آج بھی انتظام نہ کرلیا گیا تو کل سر سے گزر جائیگا -

بقول جان بل نامی اخبار کے' آسٹریا کو بہ تحقیق معلوم تھا کہ اس سازش میں سرویا شریک ہے - اس نے شاہنشاہ آسٹریا کو ہر ممکن نقصان پہنچانیکے لیے ایک انجمن لندن لیگیشن ۴۰ پرانسٹ اسٹریٹ میں اور پھر بلگراد میسن ہوٹیل' اور اسکے بعد کرلنس گیٹ میں قائم کی تھی جسکا نام " سیکریٹ سروس بیوریا " ہے اور یہ قتل اسی مجلس کی کوشش و انتظام سے ہوا -

سازش قتل میں سرویا کی شرکت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ جان بل کو خود اس تحریر کا ایک حصہ ملگیا جسمیں ولیعہد کے قتل کی تجویز لکھی تھی - یہ تحریر کیونکر ملی؟ اسکا ایک عجیب قصہ ہے - سیکریٹ سروس بیوریا کا دفتر جب بلگراد میسین ہوٹل سے کرلنس گیٹ کو منتقل ہونے لگا ہے تو بہت سے کاغذات جلائے گئے تھے جنمیں یہ تحریر بھی تھی - مگر سرویا کی بدقسمتی سے اسکا ایک حصہ نہیں جلا' اور اتفاق سے جان بل کے دفتر تک پہنچ گیا - اسمیں مصارف قتل کے لیے ۴ ہزار پونڈ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا -

پس اسوقت آسٹریا کے سامنے دو راہیں تھیں: فیصل کن جنگ کی شمشیر' یا دائمی سازش کا پھندا' اور کون ہے جو میدان جنگ میں عزت کی موت کو سازش کاہوں میں ذلت و بے بسی کے ساتھہ مرنے پر ترجیح نہ دیگا؟

یہ صحیح ہے کہ سرویا تحقیقات کے لیے مستعد نظر آتی تھی مگر خود مجرم اپنی تحقیقات کیا کریگا؟ اگر سرویا ان چند افسروں یا عہدہ داران حکومت کو معزول بھی کردیتی' تو اس سے آسٹریا کے آیندہ مصائب کا خاتمہ نہیں ہوسکتا تھا' کیونکہ چند اشخاص کے سزا یاب ہونے سے وہ تحریک تو مردہ نہیں ہوجاتی جو خود حکومت کی آغوش میں پرورش پا رہی ہے؟

ادھر جرمنی بھی جنگ کے لیے مجبور تھی - ایک طرف آسٹریا کی اعانت اسکے لیے ناگزیر تھی - کیونکہ وہی اسکا اصلی دست بازو ہے اور بقول اسکے میدان جنگ کے ڈوئل میں جرمنی کا " بے مثل ثانی " - دوسری طرف خود اسکی آبادی روز افزوں ہورہی ہے جسکے لیے نو آبادیاں نہایت ضروری ہیں' اور اتفاق سے مفاہمت کچھہ اسطرح دنیا پر چھایا ہوا ہے کہ جرمنی کو قدم رکھنے کی کہیں جگہ نہیں ملتی

یہ حالت تھی جسکی وجہ سے آسٹریا نے سرویا سے حد درجہ توہین آمیز اور نا ممکن القبول مطالبات کیے' جنھیں سرویا نے اعتراض کے ساتھہ منظور کرلیا - تاہم آسٹریا کے لیے یہ منظوری تشفی بخش نہ ہوئی' اور قبل اسکے کہ ڈپلومیسی اپنی کارگزاریاں دکھلائے' اعلان جنگ کردیا گیا -

(آغـــاز جنگ)

۲۵ جولائی کو سرویا اور آسٹریا کے تعلقات منقطع ہوگئے - سرویا جو جنگ بلقان کے زخموں سے چور چور ہورہی تھی' یہ جانتی تھی کہ وہ ایک تازہ دم فوج کا کہاں تک مقابلہ کرسکتی ہے؟ پس اعلان جنگ سے پہلے ہی وہ اپنا دار السلطنت کراگیر جیوکس نامی شہر میں لیگئی جو بلغراد سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

آسٹریا نے اپنی تمام قلمرو میں فوجی قانون کا اعلان کردیا - سرویا کے کمانڈر انچیف کو جو اسوقت ہنگری میں سفر کر رہا تھا آسٹریا نے گرفتار کرلیا ہے -

(فرانســـہ امن کی افســـردہ لے)

" ڈپلومیسی میں سب سے آگے اور جنگ میں سب سے پیچھے " انگلستان کی قومی عزت ہے - اسلیے انقطاع علائق کی خبر سنتے ہی وہ پر عظمت و افتخار دور آ گیا یاد آگیا جو جنگ طلبان میں تمثیل کرچکا تھا - ایک امن سازانہ انداز میں پسلی کو جنبش ہوئی - اور روم' پیرس' اور برلن سے پوچھا گیا: " کیا تم اسکے لیے راضی ہو کہ دار السلام لندن میں تمہارے سفراء جمع ہوں' اور موجودہ مشکلات کے حل کی تدبیر سوچیں؟ " مگر یہ دار السلام کے آخری نقش پا (ٹرکی) کی قسمت کا فیصلہ نہ تھا بلکہ آسٹریا کی پالیسی تھی - فرانس نے اپنے حلیف کی خاطر اور اطالیا نے جنگ سے جان بچانے کے لیے ڈاؤننگ اسٹریٹ کے طواف کی ذلت گوارا کرلی' مگر موجودہ یورپ کے عفریت اجلال و عظمت یعنی جرمنی نے یہ کہکر ٹالدیا کہ گو اصولاً تو اتفاق ہے' مگر یہ تدبیر کارگر نہ ہوگی - کیونکہ آسٹریا اپنی پالیسی کو کسی ثالث کے ہاتھہ میں دینے کے لیے تیار نہیں -

یوں بالا مخوانی و خود فروشی کی اور بات ہے - ورنہ سچ یہ ہے کہ دیگر دول یورپ بھی امن پروری کے انگلستان سے کم حراسگار نہیں ہیں - ۲۵ جولائی ہی کو فرانس اور روس کے سفراء نے وائنا میں ملاقات کی اور آسٹریا کو اپنے ارادہ (اعلان جنگ) سے باز رکھنا چاہا - جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو روس نے آسٹریا سے براہ راست گفتگو شروع کی اور بعض تجاویز بھی پیش کیں' اسکے علاوہ خود زار اور قیصر میں بھی مبادلہ آراء ہوا -

مگر ان تمام مساعی میں سے ایک بھی کارگر نہ ہوئی' کیونکہ روس کا منشاء یہ تھا کہ آسٹریا سرویا کو اسکے اس سنگین جرم کی سزا نہ دیسکے' اور جرمنی کا مقصد یہ تھا کہ جنگ کا رقبہ محدود رہے -

(اتحـــاد و مفاہمت کا اعـــلان جنـــگ)

غرض روس نے مداخلت پر اصرار کیا اور آسٹریا پر حملہ آور ہوگیا' اسلیے جرمنی نے بھی اسکے حلیف فرانس کے مقابلہ میں اعلان جنگ کردیا -

اب جنگ پورے اپنے پورے معنی میں شروع ہوگئی ہے سرویا آسٹریا' روس اور فرانس پوری طرح میدان جنگ میں اتر آئے ہیں - بلغراد جلکے خاک سیاہ ہوچکا ہے -

جرمن فوج نے ۲ - اگست کو سیری پر حملہ کیا اور ایک لاکھہ کی تعداد میں لگزمبرگ [یہ ایک غیر طرفدار مقام ہے] کی راہ سے فرانسیسی سرحد کے برابر کوچ کردیا - لانگوے کے قریب فرانسیسی قلمرو میں جو جنگ ہوئی' اسمیں جرمن افسر کام آئے ہیں - روسی فوج نے حدمیں داخل ہوئی ہیں' ایک جرمن مقام بیالانی کو تاراج کردیا ہے - آج ۵ اگست کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی فوج ہالینڈ پر قابض ہوگئی ہے اور لی یوا نامی مقام پر گولہ باری کررہی ہے - فرانس میں عام تیاری کا سلسلہ نہایت سرعت سے جاری ہے -

اطالیا نے ابتدا میں اپنے حلفاء کی اعانت کا اعلان کیا تھا مگر جنگ میں شرکت کے باب میں اسکے وزیر خارجیہ اور وزیر اعظم میں سخت اختلاف و مناقشہ ہوا - بالآخر یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اسوقت تک غیر طرفدار ہے -

۳ - اگست کو سر ایڈورڈ گرے نے دار العوام میں ایک مفصل و اہم تقریر کی - تقریر کے وقت خوف و فکر سے انکے چہرہ کا یہ عالم تھا کہ وہ معمول سے زیادہ بوڑھے معلوم ہوتے تھے - اس تقریر میں انہوں نے موجودہ اور آیندہ حالات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد یہ اعلان کیا کہ ہم نے فرانس سے وعدہ کرلیا ہے کہ اگر بحر شمالی (نارتھہ سی) میں جرمنی نے قدم رکھا' تو ہم اسکی ہر ممکن مدد کرینگے - ساتھہ اس مضمون کا اعلان جرمنی کو بھی دیدیا گیا ہے تمام انگریزی مستعمرات نے انگلستان کو اطلاع دی ہے کہ وہ ہر قسم کی اعانت کے لیے تیار ہیں - آسٹریلیا نے تو اپنا بیڑا امیر البحر کے حوالے کردیا ہے -

آج کلکتہ میں رائٹر کی ایک خبر چھپی ہے جسمیں سر ایڈورڈ گرے کی تقریر سنائی ہے کہ انگلستان نے پوری طرح اعلان جنگ کردیا ہے -

انگلستان نے جو ساحل باسفورس پر اپنے اثر کی کمی اور جرمنی نفوذ کی روز افزوں ترقی دیکھہ دیکھکے خار کہا رہا تھا اور ترکوں کو زک دینے کیلیے چالاک بلی کی طرح اشتغال و مصروفیت کا منتظر تھا ' اس تجویز کی نہایت شد و مد سے تائید کی ' اور بالاخر فرانس بھی راضی کرلیا گیا -

اتحاد ثلاثہ (ٹرپل الائنس) میں سے اطالیا کو تو یہ سمجھا کر راضی کرلیا گیا کہ اگر دولت عثمانیہ جنگ بلقان میں پھنسگئی تو پھر طرابلس میں تمہارے لیے میدان صاف ہوگا - آسٹریا کو مخالفت کی گنجایش نہ تھی کیونکہ جب اس نے ہرزیگوینا اور بوسینیا کا الحاق کیا ہے ' تو باوجودیکہ اسمیں بڑی آبادی سلافی عنصر کی تھی مگر پھر بھی روس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا - بظاہر جرمنی کے رام ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - خصوصاً ایسی حالت میں کہ نوجوان ترکوں سے اور اسکے تعلقات نہایت درجہ بڑھے ہوے تھے ' مگر اغلباً اطالیا کے پاس حلف نے اسے مجبور کردیا ہوگا -

اگر اتحاد ثلاثہ کو ان غیر متوقع نتایج کا وہم بھی ہوتا تو وہ یقیناً اس جنگ کو منظور نہ کرتا ' مگر بہر حال اعلان جنگ ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو ہونا تھا -

(موجودہ جنگ کی ابتدا)

یہ خلاف امید فیروز مندیاں موجودہ جنگ کی تمہید تھیں کیونکہ ایک طرف آسٹریا کی جرمن نسل کو (جو تعداد میں زائد سے زائد ۸ - ملین ہے) اپنے سامنے حریف قاہر کا اور اپنے سے تعداد میں سہ چند زیادہ سلافی نسل کا ایک امنڈتا ہوا عظیم الشان سیلاب نظر آیا - دوسری طرف اہل سرویا " ساحل ایڈریاٹک سے لب بحر روم تک پھیلی ہوی سرویۂ عظمی " کا خواب پریشان دیکھنے لگے !

آسٹریا نے اتحاد ثلاثہ کی پالیسی کی غلطی اور اس کے آنے والے خطرہ کو اسی وقت محسوس کرلیا اور چاہا کہ بڑھتے ہوے سیلاب کے لیے ایک بند باندھے - چنانچہ سرویا کے ان خوش آیند اور شاندار امیدوں کی پامالی کے لیے البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا -

اس کار روائی میں مقتول ولی عہد سرویا نے غیر معمولی حصہ لیا تھا - اس سے اور زیادہ سرویوں میں آسٹریوں کی طرف سے بغض و عداوت کی آگ بھڑک اٹھی - بالاخر اسے قتل کرکے چھوڑا -

(اتحاد و مفاہمت)

یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو چھوڑ کے کل ۶ - بڑی سلطنتیں ہیں - انمیں سے جرمنی ' آسٹریا ہنگری ' اور اطالیا کا باہمی اتفاق اتحاد ثلاثہ (ٹرپل الائنس) کہلاتا ہے - روس اور فرانس کے باہمی اتحاد کو اثنین (ڈیول الائنس) کہتے ہیں - اور روس ' فرانس ' اور انگلستان ' تینوں کے باہمی اتحاد کا نام مفاہمت ثلاثہ (ٹرپل اینٹنٹ) ہے -

اتحاد ثلاثہ کے معاہدہ کی رو سے اگر کسی ایک رکن پر حملہ کیا جاے تو بقیہ ارکان کا فرض ہوگا کہ وہ اسکی مدد کریں - اتحاد اثنین کے عہد نامہ کی بموجب جب دونوں میں سے کسی ایک سے جنگ ہو تو دوسرے کو بھی حصہ لینا پڑیگا - لیکن مفاہمت ثلاثہ کی رو سے ضروری نہیں کہ اگر ایک رکن عہد جنگ میں پڑجاے تو دوسرے ارکان بھی جنگ میں ضرور ہی حصہ لیں -

مفاہمت ثلاثہ اور اتحاد ثلاثہ کے بحری اور بری قوی کا موازنہ ذیل کی جدول سے ہوسکتا ہے :

(قواے بحریہ)

نام جہاز	مفاہمت	اتحاد ثلاثہ
ڈریڈ ناٹ	۳۵	۲۲
چھوٹے ڈریڈ ناٹ	۹۷	۵۷
کروزر	۸۴	[illegible]
ہلکے کروزر	۹۲	[illegible]
تباہ کن کشتیاں	۴۲۷	[illegible]

چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیاں مفاہمت کے پاس اتحاد ثلاثہ سے بہت زیادہ ہیں -

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر برطانیہ کو علحدہ کرلیا جاے تو مفاہمت کی قوت نصف سے بھی کم رہجاتی ہے -

(قواے بریہ)

جرمنی

فوج میدان (فیلڈ آرمی)	[illegible]
مستحفظ	[illegible]
لینڈر ہیر	[illegible]
لینڈ سٹرم	[illegible]
	[illegible]

آسٹریا

فوج میدان	۱۳۶۰۰۰۰
مستحفظ (غیر تربیت یافتہ)	۱۶۸۰۰۰۰
ہوایند	۲۲۰۰۰۰
لینڈر ہیر	۲۴۰۰۰۰
	۳۵۰۰۰۰۰

اطالیا

فوج میدان	۲۵۰۰۰۰
غیر محدود رخصت پر	۴۵۰۰۰۰
ملیشیا	۳۲۰۰۰۰
ٹرٹیوریال ملیشیا	۲۲۰۰۰۰۰
	۳۲۲۰۰۰۰

ان میں سے صرف ۱۰۲۰۰۰۰ کم و بیش تربیت یافتہ ہیں -

روس

فوج میدان	۲۹۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۰۶۴۰۰۰
سرحدی بٹالین	۴۱۰۰۰
کاسک	۱۵۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۱۲۴۵۰۰۰
	۵۴۰۰۰۰۰

لیکن روس اپنی فوج کا بیشتر حصہ سلطنت کے کسی ایک حصہ میں بمشکل جمع کرسکتا ہے -

فرانس

فوج میدان	۱۴۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۱۰۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۲۰۰۰۰۰۰
	۴۵۰۰۰۰۰

انگلستان

فوج مہم (ایکسپڈ یشنری جیوریں) تقریباً	۱۷۰۰۰۰۰

* * *

یہ بری قوی کا ایک سرسری و تخمینی نقشہ ہے - ان دونوں نقشوں سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ بحری قوت میں مفاہمت زیادہ ہے اور بری قوی میں اتحاد کا پلہ بھاری ہے - مجموعی حیثیت سے دونوں میں ایک بھی اسقدر قوی تر نہیں کہ بغیر ضرورت شدید بلکہ انتہائی مجبوری کے دوسرے پر حملہ آور ہو ' کیونکہ یہ حملہ ایک مایوسانہ جانبازی ہوگی -

جب حالت یہ ہے تو پھر آسٹریا اور جرمنی کو جنگ پر اصرار کیوں ہے ' اور وہ ایک غیر متیقن اور مشتبہ کھیل میں کیوں اپنے تئیں ڈال رہی ہے ؟

الهــلال

۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

تــذکار نــزول قــرآن

شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن

اسوة النبي صلی الله عليه و سلم

دنيا ايک تماشا گاه حوادث هے جسکے مناظر دمبدم متغير هوتے رهتے هيں - اسکا نقاب جسم و صورت ايک جلوا نيرنگي و بو قلمونی هے' جو حوادث و انقلابات عالم کے هاتهوں هميشه بدلتا رهتا هے يه تغير عام هے' اور تجدد و تبدل کے قانون سے کائنات کي کوئي شے خالی نهيں - جسطرح انسان کي عظيم الشان آباديوں اور بحر و بر کے بڑے بڑے رقبوں ميں انقلابات و تبدلات هوتے رهتے هيں' اسي طرح ان غير مرئي ذروں ميں بهی ايک مستمر تغير اور مستغير تجدد بپا هے' جس سے جسم کائنات کے اجزاء طبيعيه ترکيب پاتے هيں' اور جو اسقدر چهوٹے هيں که انهيں انسان کی چشم غير مسلم (۱) نهيں ديکهه سکتی !

ان انقلابات کا ايک بڑا نمونه مظاهر فطرة کا نمود اور کائنات هستي کے تغيرات طبيعيه هيں جو آغاز تکوين سے جاري هيں اور جنهوں نے نهيں معلوم کتني مرتبه کرۂ ارضي کا نقشه بدلديا هے ؟ مثلاً وه حوادث طبيعيه جنکي وجه سے دريا خشک هوگئے' زمين کے بڑے بڑے رقبے سمندر ميں ملکر فنا هوگئے' درياوں نے اپنا رخ بدلديا' اور اپني رواني کي جگه خشکي کے بڑے بڑے ٹکڑے چهوڑديے - بحر اطلانطيک ميں کبهي بے شمار جزيرے تهے - آج سب کے بڑي دريائي موجيں اسي ميں اٹهتي هيں - بحر عرب اور قلزم کے درميان بهت بڑا حصۂ ارضي حائل تها مگر چند قرون حوادث بحريه کے بعد اتنا کم رهگيا که باساني ملاديا گيا - يا مثلاً وه انقلابات جو آتش فشاں پهاڑوں کے پهٹنے سے آے اور دور دور تک انهوں نے زمين کی سطح بدلدي - يا وه هولناک زلزلے جنهوں نے ايک پوري اقليم کو ته و بالا کرديا' اور خشکي کے نشيب ميں بالائي سطح کے دريا امنڈ آے - اسي طرح وه انقلابات ارضيه جو علم طبقات الارض کے مؤثرات طبعيه سے هميشه آتے رهتے هيں' اور جنکي وجه سے درياوں کے رخ بدلتے' خشکيوں کے قطعات غرق هوتے' اور آبادي کی جگه ويراني اور زندگي کی جگه موت طاري هوجاتي هے !

(انقلاب اقوام و امم)

اسي طرح تماشا گاه هستي کا ايک بهت بڑا منظر وه تغيرات بهی هيں جنکے طوفان قوموں اور ملکوں کے اندر اٹهتے هيں اور بڑي بڑي آباديوں کو ته و بالا کرديتے هيں - حتی که آباديوں کي جگه ويرانيوں سے مبدل هوجاتي هے' صحرا ونکي جگه شهر بس جاتے هيں' زندگي کی رونق پر موت کا سناٹا چها جا تا هے' اور انساني عيش و نشاط کے بڑے بڑے محل مدفن قبور و مقبرۂ اموات و خرابۂ سلب و نهب هوکر نابود و مفقود هوجاتے هيں :

وکم اهلکنا من قريــة بطرت معيشتها فتلك مساکنهم لم تسکن من بعد هم الا قليلا وکنا نحن الوارثين (۲۸ : ۵۸)	اور کتني هي آباديان هيں جنهيں هم نے هلاک کرديا حالانکه اسباب حيات و معشيت سے وه مالا مال تهيں - يه بربادي کے خرابے اور تباهي کے کهنڈر انهي لوگوں کے گهر هيں جو پهر آباد نهوسکے اور آخر کار انکے مال و متاع کے هم هي وارث هوے !

سکندر اعظم نے ايران کو جلاکر تباه کر ديا' ايرانيوں نے بابل کي اينٹيں بجا ديں' بخت نصر نے بيت المقدس کو ويران کرکے بني اسرائيل کو کئی قرنوں تک مقيد رکها' روميوں نے ايشيا اور افريقه کی آبادياں بارها غارت کيں' اور تيٹس نے شمالي افريقه کے ريگ زاروں کے اندر عاليشان شهر آباد کيے - تاتاريوں کے اولين ظهور نے رومة الکبری کي تاريخ ختم کردي تهی' اور جرمنی کے وحشيوں نے تمدن قديم کا نقشه بدلديا تها : وتلك الايام نداولها بين الناس -

(انقلاب نفساني و روحاني)

ليکن يه تمام انقلابات عالم جسم و ظاهر کے تغيرات هيں جو صرف درياوں اور خشکيوں کو' آباديوں اور صحراوں کو' پهاڑوں اور جنگلوں کو' انسانوں کے بساے هوے شهروں اور انکے مکانوں کي اينٹوں اور پتهروں کو بدلديتے هيں' اور انکے اندر سلطان تغير و تغلب کي قوت اس سے زياده طاقتور نهيں هوتي -

ليکن ان انقلابات سے بهی بالا تر ايک عالم تغير و تبدل هے' جسکے انقلابات کي حکومت صرف مادے کي نمود اور جسم کي صورت هي تک محدود نهيں هے' بلکه اس سے بهي آگے تک نکل گئي هے - پہلے قسم کے انقلابات مٹی کے ذروں' اينٹ پتهر کے مکانوں' اور انسان کے جسموں اور صورتوں کو بدلدتے هيں' پر يه انقلابات روحوں اور دلوں کی دنيات کو منقلب کر ڈالتے هيں - اس عالم کے بحر ذخار کے طوفان دنيا کے طوفانوں کي طرح نهيں هيں جو سمندروں ميں اٹهتے هيں اور کناروں سے ٹکرا کے رهجاتے هيں' بلکه اسکي موجوں کا منبع آسمان کے اوپر هے' جهاں سے وه جوش کهاتي هوئي ابلتي هيں' اور کرۂ ارضي کي سطح پر گرتي هيں !

اسکے اندر جب زلزلے اٹهتے هيں تو صرف زمين کے محدود رقبوں هي کو جنبش نهيں ديتے' بلکه اکثر ايسا هوتا هے که پورے کرۂ ارضي کو هلا ديدے هيں - کيونکه انکی پيدا کي هوئي جنبش نظام اعتقاد و عمل کے اندر حرکت پيدا کرديتي هے - اسکے آتش فشاں پهاڑوں کي آتش افشاني صرف پتهروں کے اڑانے هي ميں صرف نهيں هو جاتي' بلکه جب اسکے پهاڑ پهٹتے هيں تو انساني اعتقادات و اعمال کي بڑي بڑي اقليموں کو اڑا کر نابود کرديتے هيں - پہلے قسم کے انقلابات شهروں کو ويران کرتے هيں' پر يه انقلاب وه هيں جو دلوں کي اجڑي هوئی بستيوں کو آباد کر ديتے هيں - انکي فتح و تسخير جسم و زمين کي هوتي هے' مگر انکا احاطه قلب و معني کا هوتا هے - وه زمين کی تبديلياں هيں جو زمين والے انجام ديتے هيں' مگر يه آسماني تبديلی هے جسے ارواح سماويه کا نزول و ورود پورا کرتا هے - وه ويراني اور موت لاتے هيں مگر يه آبادي اور زندگي کي بشارت ديتے هيں - وه جسموں کو بدلتے هيں جو فاني هيں - مگر يه روحوں کو بدلديتے هيں جو دائمي زندگي پاتي هيں - انکا شهريار زمين کے ذروں اور انسان کے جسموں کو مسخر کرتا هے تا اپني پادشاهت کا تخت بچهاے' پر اس اقليم کا فاتح جب اٹهتا هے تو زمين کي جگه آسمان کي برکتوں کو اور انسان کے جسموں کي جگه انکي روحوں کو فتح کرتا هے تا خدا کے تخت جلال و کبريائي کا اعلان کردے !

(۱) چشم غير مسلح يعنے بغير کسي آله کے ديکهنے والي آنکهه -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

تشــریـح مــزیـد

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ نے ۱۴ - اکتوبر کو مسئلۂ مسجد کا فیصلہ کرتے هوے مندرجۂ ذیل الفاظ میں دالان کی مستقبل حالت قرار دی تهی :

" ۸ فیٹ بلند ایک سمت بنائی جاے جس پر دالان اسی طرح بنا دیا جاے جس طرح پہلے تها ' اور نیچے کی زمین گذرگاہ کیلیے چهوڑ دی جاے ' بعد اسکے یہ مسجد کے دالان کی هیئت میں کوئی دست اندازی نہ هوسکے -

اس زمین کو استعمال کرنے کی عام پبلک بهی مستحق هوگی' اور وہ لوگ بهی جو نماز پڑهنے کیلیے آئینگے "

اس فیصلہ کے خط کشیدہ الفاظ قابل غور هیں - اسسے صاف طور پر واضح هوتا ہے کہ یہ تعمیر اس طرح عمل میں آئیگی کہ سڑک کا حصہ مسجد میں جانے والوں اور عام راهگیروں دونوں میں مشترک رهیگا -

هز ایکسلنسی کے یہ الفاظ اس تجویز کا نتیجہ تهے جو مولانا عبد الباري کے ذریعہ راجہ صاحب محمود آباد پیش کی تهي یعنی متنازع فیہ حصے میں مسجد کا ربع تعمیر کیا جاے اور بقیہ ٹکڑہ راستہ کا عام راهگیروں اور اس زینہ کے ذریعہ مسجد میں جانے والوں کیلیے مشترک راستہ هو - اکثر مکانوں میں یہ صورت موجود ہے - اگر هز ایکسلنسی کا یہ مقصود نہ هوتا تو وہ صراحت کے ساتهہ سڑک کی مشترک حیثیت پر کیوں زور دیتے اور یہ کیوں کہتے کہ " وہ نمازیوں اور عام راهروؤں میں مشترک رهیگا " ؟

اگر اس جانب زینہ نہیں ہے تو نمازیوں سے اسے کیا تعلق ؟ نمازي اسی راستہ سے فائدہ اٹها سکتے هیں جو مسجد میں جانے کا ذریعہ هو -

هم ایک نقشہ درج کرکے اس صورت کو اچهی طرح واضح کردینا چاهتے هیں -

مسجد کي موجودہ صورت یہ ہے کہ اسکا اصلي دروازہ شمالي رخ ہے' اور شرقي جانب مجوزہ اے بي روڈ کیلیے عمارتیں گرائی گئی هیں - اسي سلسلے میں مسجد کي زمین بهي لي گئی اور دیوار گرادي گئي -

تجویز یہ کي گئی کہ ایک نیا دروازہ جانب شرق زمین متنازع فیہ پر نکالا جاے تاکہ نئي شاهراہ کي جانب سے نمازي آ سکیں - اس دروازے کي جگہ نقشے میں حرف (د) سے پہچاني جاسکتي ہے - دروازے کے سامنے زینہ بنایا جاے جو متنازع فیہ ۸ - فیٹ زمین میں سے ۴ - فیٹ پر تعمیر هو - اسکي جگہ نقشے میں حرف (ت) ہے -

یہی نقشہ ہے جسے اس مسئلہ کے ارباب حل و عقد نے " مخلص " کے لفظ سے تعمیر کیا تها ' اقلاً اس سے اتنا هوگیا تها کہ مسجد کي زمین اسکے زینے اور دروازے کے کام آگئي تهی' لیکن موجودہ متولیوں سے جو نقشہ پیش کرایا گیا ہے اسمیں دروازہ اور زینہ بالکل نہیں ہے -

پهر کیا مسلمان ۳ - اگست کو بهولکر اس آخري حق سے بهي دست بردار هوجائینگے ؟ اسکا جواب مستقبل دیگا -

مسئلــۂ قیـــام الهـــلال

(۱) گذشتہ اشاعت میں هم نے لکها تها کہ جن حضرات کا سال خریداري جون اور جولائی سے شروع هوا ہے اور انسے حسب معمول ۸ - روپیہ کے حساب سے قیمت وصول کی گئی ہے' وہ ۱۲ روپیہ قیمت قرار دیکر بقیہ روپیہ بهیجدیں -

چنانچہ اس هفتہ متعدد بزرگوں نے اسپر توجہ کی - هم انکی محبت فرمائي کے شکر گذار هیں اور امید کرتے هیں کہ تمام احباب کرام اسی طرح بقیہ روپیہ روانہ فرما دینگے - ان میں سے اکثر بزرگ اضافہ قیمت کیلیے دو سال سے مصر تهے ' اور بعض حضرات نے تو یہاں تک لکهدیا تها کہ ۲۵ - روپیہ تک بهی اگر اضافہ کردیا جائے تو بهی انهیں کوئی اعتراض نہوگا - پس هماري یہ امید کیا بیجا ہے اگر هم ۱۲ روپیہ قیمت قرار دیکر منتظر هیں کہ وہ بقیہ روپیہ روانہ کردیں ؟

(۲) قیمت میں اضافہ اسلیے کرنا پڑا کہ موجودہ مصارف کیلیے ۸ - روپیہ سالانہ قیمت بہت کم تهی - پس اگر اضافۂ قیمت کے بعد ضخامت وغیرہ میں بهي اضافہ کیا جاے تو پهر وهی سوال کثرت مصارف اور قلت قیمت کا پیش آجائیگا ' اور نیا اضافہ ادارہ کیلیے کچهہ مفید نہوگا -

تاهم هم نے قیمت کے اضافہ کے ساتهہ هي اسکا بهی فیصلہ کرلیا کہ اخبار کے مضامین و تصاویر میں بهی کچهہ نہ کچهہ اضافہ ضرور کیا جاے -

یہ اضافہ مختلف صورتوں میں هوگا - باب التفسیر مستقل طور پر بڑها دیا جائیگا ' ممالک اسلامیہ کے حالات و حوادث اور ترقي و تنزل کے متعلق زیادہ کاوش کي جائیگي - تصویروں میں بهي ندرت موضوع اور کثرت تعداد و حسن طباعۃ کے لحاظ سے محسوس اضافہ و تغیر هوگا -

لیکن یہ تغیرات انشاء اللہ رمضان المبارک کے بعد سے شروع هونگے - کیونکہ انکے لیے مزید صرف وقت و توجہ کي ضرورت ہے اور رمضان المبارک کي وجہ سے زیادہ وقت نہیں نکالا جاسکتا -

(۳) آیندہ پرچہ ماہ رمضان المبارک کے تذکار کی مخصوص اشاعت هوگي اور اکثر مضامین اسي موضوع پر هونگے -

(۴) جنگ یورپ کے متعلق مضامین و تصاویر کا بہت بڑا ذخیرہ فراهم کیا جارها ہے - جو بہت جلد شائع هونا شروع هو جایگا -

و معدرل نہیں رہی - آسمانوں کے وہ دروازے جو صدیوں سے زمین پر بند کردیے تھے' یکایک کھل گئے - خزائین فیضان و برکات سماریہ جنکی بخشش کا سلسلہ رک گیا تھا ' پھر مساکین هدایت و سائلین رحمت کے منتظر ہوگئے - خداوند سینا اپنے دس ہزار قدوسیوں کو ساتھ لیکر فاران پر نمودار ہوا تا آتشیں شریعت کو ہویدا کرے ' اور کوہ سعیر کی روح القدس فارقلیط اعظم کی ہیکل میں متشکل ہوئی تا اسکو بھیجدے جو ناصرہ کے نبی کے آئے بغیر نہیں جاسکتا تھا :

انا انزلنـــاه فی لیلـــة القدر و ما ادراک ما لیلة القدر؟ لیلة القدر خیر من الف شهـــر - تنزل الملائکـــة والروح فیها باذن ربهم من کل امر' سلام هی حتی مطلع الفجر

ہم نے قرآن کو لیلة القدر میں آتارا اور تم سمجھے کہ لیلة القدر کیا شے ہے؟ لیلة القدر ایـک عہد رحمت و ورود برکت ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے - ملائکہ سماوی و روح الہی کا اسمیں ہر طرف سے نزول ہوتا ہے - سلام اسپر' یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاے -

وہ آتش فشاں پہاڑوں کا پھٹنا نہ تھا جنکی چوٹیوں سے آگ ابلتی اور ہلاکت و موت بنکر اجسام حیوانیہ پر برستی ہے' بلکہ وہ فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہونے والا ابر رحمت تھا جو انسانیة کی سوکھی کھیتیوں کو سرسبز کرنے اور کائنات ارضی کی تشنگی سعادت کو سیراب کرنے کیلیے امنڈا تھا' تا کہ جس طرح یروشلیم کے مرغزاروں کو ہدایت کی بہشت بنایا گیا تھا' اسی طرح عرب کی ریتلی اور بنجر زمین کو بھی شگفتہ و شاداب کر دے :

فانظر الی اثار رحمت الله! کیف یحیی الارض بعد موتها؟ ان ذالک لمحیی الموتی' و هو علی کل شی قدیر (۳۰ : ۴۹)

پس رحمت الہی کی نشانیوں کو دیکھو کہ کس طرح وہ موت کے بعد زمین کو حیات بخشتا ہے - بیشک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے !

(نزول قرآنی)

یہ قرآن حکیم اور فرقان مبین کا نزول تھا جس نے قلب محمد ابن عبد الله علیه الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مہبط و مورد بنایا - جبکہ وہ غار حراء کے اندر بھوکا پیاسا' تمام مادیات عالم سے کنارہ کش ہوکر' اپنے پروردگار کے حضور میں سر بسجود تھا :

انه لتنزیل رب العالمین' نزل بـه الروح الامین' علی قلبك لتکون من المنذرین' بلسان عربی مبین' و انـه لفی زبر الاولین! (۲۶ : ۱۹۱)

بیشک وہ پروردگار عالم کا آتارا ہوا کلام ہے - روح الامین نے تیرے قلب پر نازل کیا تاکہ تو ضلالت و فساد کے نتائج سے دنیا کو ڈرانے والوں میں سے ہو اور سعادت و فلاح کی طرف دعوت دے - یہ کلام نہایت کھلی ہوئی اور واضع زبان عربی میں نازل ہوا ' اور پچھلی کتابوں میں اسکی خبر دی جا چکی تھی "

وہ ہدایت آسمانی کی طلب میں زمین کی پیداوار سے کنارہ کش ہوکر بھوکا پیاسا تھا - پس خداوند نے اسکی بھوک کو دنیا کی سیرابی کیلیے قبول کرلیا (و هو یطعمنی و یسقینی) - وہ انسانیة کی غفلت و سرشاری کے دور کرنے کیلیے راتوں کو اٹھہ اٹھہ کر جاگتا تھا' پس الله نے اسکی بے خواب آنکھونکو اپنے نظارۂ جمال سے ٹھنڈک بخشی (قرة عینی فی الصلوة) اور تمام عالم کیلیے اسے بصیرت عطا کی (قد جائکم بصائر من ربکم) - وہ انسانوں کو سرکشی اور تمرد کے عصیان سے نکالنے کیلیے شہنشاہ ارض و سما کے آگے سر بسجود تھا ' پس رب الافواج نے اسکے سر کو الفت و یگانگت کے ہاتھوں سے اٹھایا ' اور زمینوں اور آسمانوں میں سربلندی دی' تا اسکی روح اسکے کلام کی حامل ہو' اور اسکے منہہ سے خدا کی آواز نکلے : وما ینطق عن الهوی' ان هو الا وحی یوحی (۵۳ : ۴)

سعادت بشری کا یہ پاک پیغام جسکی تبلیغ نبی امی کے سپرد ہوئی' وحی الہی کا یہ فتح باب جو غار حراء کے عزلت گزین پر ہوا ' خدا کا یہ مقدس کلام جو بلسان عربی مبین اسکے منہہ میں ڈالا گیا ' سب سے پہلے جس رات میں اسکا ظہور ہوا وہ لیلة " القدر " تھی' اور لیلة القدر جس مہینے میں آئی وہ رمضان المبارک تھا :

شهر رمضان الذی انزل فیه القـــران هـــدی للنـــاس و بینـــات من الهـــدی والفرقان (بقـــر)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو انسانوں کیلیے سرتا پا ہدایت ہے اور جسکی تعلیم ہدایت و تمیـــز اور حـــق و باطـــل کی نشانی ہے -

(انقـــلاب اعـــظـــم)

قرآن حکیم' فرقان مجید ' نور و کتاب مبین' بصائر للناس هدی و موعظة للمتقین ' شفاء لما فی الصدور کے نازل ہوتے ہی تاریخ عالم کا صفحہ اولٹ دیا' اور منشور انسانیة کی از سر نو تعمیر شروع کی - وہ تمام تاریکیاں جنہوں نے نور سعادت سے دنیا کو محروم کردیا تھا اور عالم ارضی یکسر شب تاریک ہو رہا تھا ' اس آفتاب ہدایت کے طلوع ہوتے ہی نابود ہوگئیں اور ظلمت و تاریکی کی جگہ نور اور روشنی کا عہد رحمت شروع ہوا - اس نے کفر و وثنیت کے طوق سے انسانوں کو نجات دلائی' انسانی غلامی و استبداد کی زنجیروں سے انہیں رہا کیا - نیکیوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جس نے صدیوں کی پھیلی ہوئی بدیوں اور جمی ہوئی گمراہیوں کو شکست دی - اور خدا کی بندگی اور پرستش کی ایک ایسی بادشاہت قائم کردی جسکے آگے دنیا کی تمام ما سوا الله طاقتیں سرنگوں ہوگئیں -

قد جاءکم من الله نور و کتاب مبین - یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور باذنه و یهدیهـــم الی صـــراط مستـقـیـــم (۵ : ۱۸)

بیشک الله کی طرف سے تمہارے پاس نور و راستی و روشن کتاب آئی - الله اسکے ذریعہ ان لوگوں پر سلامتی کی راہیں کھولدیتا ہے جو اسکی رضا کی متابعت کرتے ہیں - وہ انہیں تاریکیوں سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے اور صراط مستقیم کی طرف انکی ہدایت کرتا ہے !

(ماہ مقدس)

پس رمضان المبارک کا مہینہ کی خصوصیت اس سعادت انسانیہ اور ہدایت امم کے ظہور کی یادگار ہے جس کا دروازہ قرآن حکیم کے نزول سے دنیا پر کھلا' اور خدا اور اسکے بندوں میں ہجر و حرمان کی جگہ وصل و محبت کا اقرار و پیمان شروع ہوے - یہی مہینہ ہے جو اس آسمان کی سب سے بڑی برکت کے نزول کا ذریعہ بنا ' اور یہی مہینہ ہے جو اپنے ساتھہ زمین کی سب سے بڑی سعادت لایا - اسی موسم میں خدا کی رحمتوں کی پہلی پہل بارش ہوئی اور اسی عہد میں دنیا کی وہ سب سے بڑی خشک سالی ختم ہوئی جو صدیوں سے کائنات روح و قلب پر چھائی ہوئی تھی - ہدایتوں کے فرشتے اسی میں اترے ' سعادت کے قدوسی اسی میں زمین پر پھیلے - خدا نے سب سے پہلے اسی مہینے میں بندوں کو پیار کیا اور بندوں نے بھی سب سے پہلے اسی ماہ میں اسکی محبت کا جام پیا - یہ پاکی اور بزرگی کا وقت تھا کہ پاک تعلیمات کا منبع بنا ' اور عظمت و شرف کا عہد مقدس تھا کہ خدا کا کلام اسکے بندوں پر نازل ہوا -

فی الحقیقت یہی تغیرات دنیا کے اصلی انقلابات ہیں جن سے کائنات انسانیہ کا نقشۂ حیات و ممات مٹتا اور بدلتا رہتا ہے ' اور جنکی بدولت دنیا کی سعادت و ہدایت کا قیام اور عالم انسانیہ کی ابدیت روحانی و اصلیت قلبی کو بقا ہے - ان روحانی انقلابات کے آگے مادی انقلابات بالکل ہیچ ہیں اور انکے سلطان تجدد و تبدیل کی دائمی و عالمگیر طاقت کے آگے زمینوں اور مکانوں کے انقلابات کچھہ حقیقت نہیں رکھتے - انکی ہستی اس سے زیادہ نہیں ہے کہ زمین کے چند رقبوں کو بدلدیں یا چند لاکھہ انسانوں کو نابود کردیں لیکن یہ انقلابات کروڑوں انسانوں کے اُن اعتقادات و اعمال کو بدل دیتے ہیں جو صدیوں سے انکے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں ' اور اُن عالمگیر سلطنتوں اور بادشاہتوں کو نابود کردیتے ہیں جو تمام سطح ارضی پر چھائی ہوئی ہوتی ہیں - دریاؤں کو خشک کردینا آسان ہے اور زمین کو سمندر بنا دینا مشکل نہیں ' پر کروڑوں روحوں اور دلوں کو بدلدینا بہت مشکل ہے جسکی قوت مادہ کی طاقتوں کو نہیں دی گئی -

سکندر اعظم نے نصف دنیا فتح کرلی ' لیکن وہ ایک دل کو بھی فتح نہ کرسکا - رومیوں نے بڑے بڑے عظیم الشان شہر بسا دیے لیکن دلوں کی اجڑی ہوئی بستی نہ بسا سکے - بخت نصر اتنا طاقتور تھا کہ ایک پوری قوم کو اُسنے قید کرلیا اور ستر برس تک غلام بناے رکھا ' لیکن ان میں سے ایک دل کو بھی اپنا غلام نہ بناسکا - اموایوں نے بابل کے لاکھوں انسانوں کو قتل کردیا لیکن وہ ایک روح کی سچائی کو بھی قتل نہ کرسکے - بلا شبہ دنیا میں بڑے بڑے مادی انقلابات گذر چکے ہیں ' جنھوں نے عجب نہیں کہ درمیان کی زمین کاٹ کے سمندروں کو باہم ملا دیا ہو ' لیکن کسی کی طاقت یہ نہ ہوسکی کہ ایک انسان کو بھی اسکے خدا سے ملا دے ' حالانکہ وہ اس سے دور نہیں : و نحن اقرب الیہ منکم و لکن لا تبصرون (۵۶ : ۸۳)

پس مادی طاقتوں کی کامیابیاں کتنی ہی مہیب اور ہولناک ہوں مگر وہ عظمت و جلال نہیں پاسکتیں جو روحانی انقلابات کے ایک چھوٹے سے چھوٹے ظہور کو بھی حاصل ہے - سکندر اعظم کو تم دنیا کا سب سے بڑا فاتح کہتے ہو ' لیکن بتلاؤ ' اس نے اپنی تمام عمر میں بدنوں کے کتنے لشکروں کو شکست دی ' اور عقیدوں کے کتنے بت توڑے ؟

(بقاے ذکر و دوام تذکار)

اسی کا نتیجہ ہے کہ انقلابات و تغیرات کے " تنازع للبقا " میں اُن انقلابوں کے تذکرے کو وسعت ذکر اور زندگی دوام نہیں ملتی جو صرف کائنات کی صورت کو بدلنا چاہتے ہیں ' پر وہ جو اسکی روح و معنی کو بدلتے ہیں ' ایک ایسی حیات قائم و دائم اور ہستی عام و غیر محدود لیکر آتے ہیں کہ نہ تو وقت کا امتداد و بعد انکی یاد کو فنا کرسکتا ہے اور نہ حوادث و تغیرات کا ہاتھہ انکے ذکر کو مٹا سکتا ہے - صدیوں پر صدیاں گذر جاتی ہیں مگر انکا ذکر دنیا کو ایسا ہی یاد ہوتا ہے جیسا کہ انکے ظہور کے پہلے دن تھا -

وہ اپنی یاد اور تذکار کو آیندہ باقی رکھنے کیلیے جمعیۃ بشری کے سپرد کر دیتے ہیں جو نسلاً بعد نسل اس مقدس امانت کی حفاظت کرتی رہتی ہے اور کروڑوں انسان اپنے دلوں میں اسکی یاد کا پیکر و تمثال بنا لیتے ہیں - پس جو قوت کہ ایک نہیں بلکہ کروڑوں دلوں ہو ' اور جس امانت کے حامل و محافظ اوقات و ایام نہیں بلکہ ارواح و قلوب ہوں ' اسکو کون مٹا سکتا ہے اور وہ کب نابود ہوسکتی ہے ؟ انا نحن نحی الموتی و نکتب ما قدموا و آثارهم و کل شیئ احصیناه فی امام مبین (۳۶ : ۱۲)

سکندر کا نام تاریخ کے کہنہ صفحوں کے باہر کتنوں کو یاد ہے ؟

روما کے فاتح اعظم کو آج کون ہے جو عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی یاد کرلیتا ہو ؟ شہروں کے بسانے والے ' ملکوں کو فتح کرنے والے ' دریاؤں کو کاٹنے والے اور پہاڑوں میں سے راہ نکالنے والے اپنے اپنے وقتوں میں بڑے ہی طاقتور ہونگے جبکہ انہوں نے ایسے ایسے عظیم الشان انقلابی کام کیے تھے ' با ایں ہمہ وقت کے گذرنے کے ساتھہ ہی انکا وجود اور انکے انقلابات کا ذکر بھی فنا ہوگیا ' اور دنیا نے انھیں یاد رکھنے کی ذرا بھی پروا نہ کی - حتی کہ وہ آج مٹ جانے والی قبروں اور نابود ہوجانے والے نشانوں کی طرح گمنام ہیں اور کسی کو اتنا بھی یاد نہیں ہے کہ وہ کب تھے ؟ کہاں تھے ؟ اور انہوں نے دنیا میں کیا کیا انقلابات کیے ؟ کانہ لم یکن شیئا مذکورا -

(سنہ ٦٠٠ عیسوی)

ایسا ہی ایک انقلاب روحانی تھا ' جو اب سے ٹھیک ۱۳ - سو ۴۴ برس پہلے دنیا میں ہوا ' جبکہ دنیا تغیر کیلیے بیقرار اور تبدیلی کیلیے تشنہ تھی - اور جبکہ کوئی نہ تھا جو اسکی پیاس کو بجھاے اور اُسکے لیے مضطرب ہو - وہ سمندر کی طغیانی نہ تھی جو زمین کی بستیوں پر چڑھہ آتے ہیں ' بلکہ سرچشمۂ ہدایت و فیضان الہی کا ایک سرجوش آسمانی تھا جو برسات کے پانی کی طرح زمین پر برسا تا کہ اسے سیراب کردے - وہ زمین کی سطح کو ہلانے والا بھونچال نہ تھا جس سے ڈرکر انسان روتا ہے اور پرند اپنے گھونسلوں سے نکلکر چیخنے لگتے ہیں ' بلکہ عالم روح و معنی کا ایک آسمانی زلزلہ تھا جسکی جنبش نے دلوں کو غفلت سے بیدار کیا اور بیقرار روحوں کو امن اور راحت بخشی ' تا وہ سونے کی جگہ بیدار ہوں اور رونے کی جگہ خوشیاں منائیں - وہ انسانوں کی درندگی نہ تھی جو اپنے ابناے جنس کو سانپوں کی طرح ڈستی اور بھیڑیوں کی طرح چیرتی پھاڑتی ہے ' بلکہ خدا کی محبت اور فرشتوں کی برکت کا ایک الہی ظہور تھا ' جو نسل آدم کے بچھڑے ہوے گھرانوں کو یکجا کرتا اور زمین کو اسکی چھنی ہوے امنیت اور سعادت واپس دلاتا تھا -

لقد جاءکم رسول من انفسکم	تمہارے پاس تم ہی میں سے
عزیز علیہ ما عنتم حریص	ایک رسول الہی آیا جسپر تمہاری
علیکم بالمومنین رؤف رحیم	تکلیف بہت ہی شاق گذرتی ہے
(۹ : ۱۲۸)	اور تمہاری اصلاح کی آے بڑی

ہی تمنا ہے - مسلمانوں پر نہایت شفیق اور بیحد مہربان !

(لیلۃ القدر)

یہ انقلاب جس نے دنیا کے لیالی و ایام ہدایت کی تقویم بدلدی ' فی الحقیقت ایک مقدس رات تھی جو وادی بطحا کے کنارے جبل بوقبیس کی ایک تنگ و تاریک غار کے اندر نمودار ہوئی - اور اس شبستان لاہوتی کے اندر مشرق ربوبیت اعلی سے آفتاب کلام اللہ طلوع ہوا !

یا ایہا الناس قد جاءکم	اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف
برہان من ربکم و انزلنا	سے تمہارے پاس " برہان مقدس "
الیکم نوراً مبینا (۴ : ۱۷۴)	بھیجی گئی - اور ہم نے تمہاری

طرف ایک نہایت روشن اور کھلا نور نازل کیا !

دنیا پر چھہ صدیاں ضلالت کے سناٹے اور کفر کی خاموشی کی گذر چکی تھیں لیکن اب وقت آگیا تھا کہ سینا کے بیابان کا خداوند اور کوہ زیتون کی روح القدس پھر گویا ہو ' اور ایام اللہ کا ایک نیا موسم بہار پر آے - پس ایسا ہوا کہ فضاے وحی الہی کے افق مبین پر نور روشنی کی بدلیاں چھاگئیں ' فیضان الہیہ کے بحور و انہار جوش میں آ گئے ' ملاے اعلی اور قدسیان عالم بالا میں ہل چل مچ گئی ' مدبرات روحانیہ اور ملائکۂ سماویہ کو حکم ہوا کہ زمین کی طرف متوجہ ہوجائیں کیونکہ اب وہ آسمانوں میں مقہور
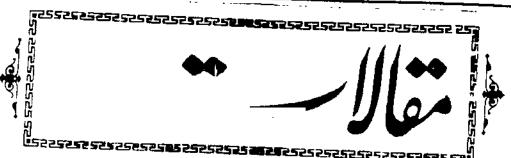
الحسبة في الاسلام

(یعني احتساب اور اسلام)

(٢)

(عموم احتساب)

بعض مذاهب کو صرف بعض چیزوں سے پرهیز بتایا گیا تها :

فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم طیبات احلت لهم - (٤ : ١٥٨)	پس یهودیوں کے ظلم کے سبب هم نے اون پر اون پاک چیزوں کو حرام کردیا جو ارنکے لیے حلال تهیں -

لیکن اسلام نے تمام چهوٹي چهوٹي چیزوں تک پر حلت و حرمت کا فتوی لگایا ' اور اسي احاطه کے ساتهه که نفع و ضرر کا کوئي پہلو باقي نه رها : یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبایث - حلت و حرمت کي تفریق و تمیز محتسب کیلیے لازمي هے - کیونکه طبیب وهي هے جو اشیا کے خواص سے واقف هو - اس فرض کو اگرچه تعلیمات اسلامیه نے تمام چیزوں پر محیط کردیا تها ' لیکن ابتدا میں طریق دعوت عام نه تها - حجة الوداع نے احتساب کے تمام راستے کهولدیے اور دنیا نے احتساب کا کهلا هوا میدان پالیا - پس حامل وحي آسماني کي زبان کهلي اور زمین والوں کو مژدهٔ تکمیل شریعت سنا دیا :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا - (٥ : ٤)	آج کے دن مینے تمهارا دین کامل کردیا ' اپني نعمتیں تمکو بهرپور دیدیں اور تمهارے لیے اسلام کا مذهب پسند کیا !

احتساب کا یه تعلق صرف ماده کے ساتهه تها - قوت فاعلي اب تک غیر متعین تهي - ماده کي تعمیم کے متعلق جو آیة تهي وه اوپر بارها گذر چکي - اب قوت فاعلي کي تعمیم پر نگاه ڈالو :

و المومنون و المومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر - (٩ : ٧٠)	مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کے نیکي میں مددگار هیں - نیکي کا باهم حکم کرتے هیں اور برائي سے روکتے هیں -

دوسري جگه فرمایا :

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر - (٣ : ١٠٦)	تم بهترین امت هو جو دنیا میں هدایت انساني کیلیے بهیجي گئي ' نیکي کا حکم دیتے هو اور برائي سے روکتے هو -

تم کهوگے : کیا اندهے ' لنگڑے ' لولے ' گونگے بهي محتسب هیں ؟ کیا ایک دست شل ماده عالم کو حرکت دے سکتا هے ؟ لیکن تم نے انساني قوتوں کي غیر محدود وسعت و طاقت کو بالکل محدود کردیا - اگر هاتهه نهیں حرکت کرتے ' اگر پانوں نهیں اوٹهتے ' اگر زبان نهیں هلتي ' تو کیا دل بهي حرکت نهیں کرتا ؟ کیا تم مرده هو ؟ کیا تم روشني و تاریکي میں کچهه بهي فرق نهیں کرتے ؟ کیا شهد کي مٹهاس اور اندرائن کي کڑواهٹ تمهیں الگ الگ محسوس نهیں هوتي ؟ یعني کیا تمکو برائي بري نهیں معلوم هوتي ؟ اگر معلوم هوتي هے تو اسي احساس خیر و شر ' معروف و منکر ' صلاح و فساد ' اور نور و ظلمت کا نام احتساب هے اور تم محتسب هو - اگر یه احساس فنا هوگیا هے تو تم مومن هي نهیں :

و لیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل (الحدیث)	اسکے سوا ایمان رائي کے دانے کے برابر بهي نهیں !

(طرق احتساب)

دعوت احتساب کے مختلف طریقوں کے لحاظ سے بهي اسلام کو دوسرے مذاهب پر فضیلت حاصل هے - امم قدیمه میں سب سے زیاده مکمل مذهب حضرت موسی کا هے - دین و دنیا کي جهلک اس مذهب میں موجود هے - اسلیے اسلام کا مقابله اوسي سے کرنا چاهیے -

امر بالمعروف کا آخري طریقه قتال هے جو جهاد دیني کي آخرین منزل هے ' لیکن دنیا کي کسي قوم نے اسلیے کبهي جهاد نهیں کیا که نیکي کو پهیلاے - حضرت موسی نے اپني امت کو جهاد پر ابهارا تو پہلے انهوں نے یه جواب دیا :

ان فیها قوما جبارین و انا لن ندخلها حتی یخرجوا منها - (٥ : ٢٥)	اس ملک میں تو ایک نهایت سخت و جابر قوم رهتي هے - هم اسي وقت وهاں جاسکتے هیں جب وه لوگ وهاں سے نکل جائیں - اسطرح هم انکا مقابله نهیں کرینگے -

ایک مدت کے بعد آماده بهي هوے تو اس لیے نهیں که نیکي اور عدالت کا گهر آباد کرینگے ' بلکه اسلیے که همارا گهر اوجاڑ دیا گیا هے - اسے پهر بسا لینگے :

و ما لنا ان لا نقاتل في سبیل الله و قد اخرجنا من دیارنا و ابناءنا -	هم کیوں خدا کي راه میں نه لڑیں - حالانکه هم اپنے گهر بار سے نکال دیے گئے هیں اور هماري اولاد بهي نشانهٔ ظلم هوئي هے -

اسپر بهي یه حال تها که :

فلما کتب علیهم القتال تولوا الا قلیلا منهم (٢ : ١٤٧)	جب انپر قتال فرض کردیا گیا تو انهوں نے اس سے اعراض کیا الا ایک تهوڑي سي تعداد جو اطاعت کیلیے طیار هوگئي -

لیکن اسلام صداے جهاد بلند کرتا هے اور تمام مدینه امنڈ آتا هے - کیا مدینه کے لوگ بهي بني اسرائیل کي طرح گهر سے نکالے هوئے تهے ؟ کیا کوئي وسیع سلطنت انکے پیش نظر تهي ؟ اگر حضرت خالد کا نام لیتے هو تو حضرت ابوذر کو بهي نه بهولو ' اگر مهاجرین کي فهرست پر نظر ڈالتے هو تو انصار کو بهي یاد کرلو - بلا شبه مکه کے مهاجرین ظلم و ستم کا بدله لے سکتے تهے ' لیکن مدینه کے انصار کو تو قریش نے انکے گهروں سے نهیں نکالا تها ؟ پس نیکي کي حمایت ' مظلوموں کي نصرت ' حق کے اعلان ' معروف کے اظهار ' اور باطل و فساد کے خذلان کے سوا اور انکا مقصود کیا هوسکتا تها ؟ هاں ' انکا جهاد صرف اسلیے تها که :

و یکون الدین کله لله (٨ : ٣٩)	تا که دین صرف الله هي کیلیے هوجاے -

جو گهر کیلیے لڑتے تهے ' خدا جانے اونکو گهر ملا یا نهیں ؟ لیکن هم کو یه معلوم هے که غنیمت نهیں ملي - اونکو صرف اپنے بال بچوں کا رونا تها ' وه مل گئے هونگے - لیکن ایک قوم جو اپنا گهر بار ' متاع

پس جبکه دنیا طرح طرح کی مادي یادگاروں کو منا یا چاهتي تهی' تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا که وه اس روحاني انقلاب کی یادگار کے امانت دار بنیں' اور جس ماه مبارک کو اپنی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کي وجه سے خداوند نے قبول کرلیا هے' اسکی قبولیت سے انکار نه کریں - دنیا خونریزوں کی یادگار مناتي هے لیکن یه سچے امن اور حقیقي رحمت کی یادگار هے - دنیا لڑائیوں کو یاد رکهنا چاهتي هے' یه صلح و امنیت کے ورود کي یادگار هے - دنیا نے تخت نشینوں کو سب سے بڑا سمجهکر یاد رکهنا چاها مگر یاد نه رکهه سکی - خدا نے بتلایا که سب سے بڑا انسان ایک غار نشیں تها جسکي یادگار زنده رکهی گئي اور همیشه زنده رهي - دنیا نے ملکوں کی فتح اور زمینوں کی تسخیر کو بڑا واقعه سمجها اور اسکي یاد میں خوشیاں منائیں' مگر همیں تعلیم دیا گیا که دلوں کي فتح اور روحوں کی تسخیر هی سب سے بڑي بات هے اور اسی کي یادگار منانی چاهیے ;

و رفعنا لـــك ذکرك اور هم نے تیرے ذکر کو رفعت اور بقاے
(۹۴ : ۴) دوام عطا فرمایا !

(اسوۂ ابراهیمي و اسوۂ محمدي)

الله تعالی کا قاعده هے که وه اپنے قدوسوں اور محبوبوں کے کسي فعل کو ضائع نهیں کرتا ' اور اسے مثل ایک مظهر فطرة کے دنیا میں همیشه کیلیے محفوظ کردیتا هے - حضرة خلیل الله علیه الصلوة والسلام نے خانه کعبه کی دیواریں چنیں' اور حضرة اسماعیل علیه السلام نے اس قربانگاه کا طواف کیا - خدا کو اپنے دوستوں کی یه ادائیں کچهه اس طرح بها گئیں که اس موقعه کی هر حرکت کو همیشه کیلیے قائم کردیا اور اسکی یادگار منانا تمام پیروان دین حنیفی پر فرض کردیا - هر سال جب حج کا موسم آتا هے تو لاکهوں انسانوں کے اندر سے اسوۂ خلیل الله جلوه نما هوتا هے' اور ان میں سے هر متنفس وه سب کچهه کرتا هے جو ابسے کئی هزار سال پہلے خدا کے دو دوستوں نے وهاں کیا تها - یهی معني هیں اس بیان الهي کے که :

و وهبنا لهم من رحمتنا هم نے حضرت ابراهیم اور انکي ذریة
وجعلنا لهم لسان صدق جسماني و روحانی کو اپنی رحمت
علیا (۱۹ : ۱۴) میں سے بڑا حصه دیا ' اور وه یه تها که
انکے لیے ایک اعلی و اشرف ذکر خیر دنیا میں باقی رکها -

یه تو " اسوۂ ابراهیمي " کي یادگار تهي - لیکن جب وه آیا جسکے لیے خود ابراهیم خلیل نے خداوند کے حضور التجا کي تهي :

ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم اے پروردگار ! میري ذریة میں
یتلوا علیهم ایاتك و یعلمهم ایک ایسا رسول بهیج جو الله
الکتاب و الحکمة ' و یزکیهم ' آیتیں پڑهکر سناے ' کتاب اور
انك انت العزیز الحکیم ! حکمت کي تعلیم دے ' اور
(۲ : ۱۲۴) دلوں اور روحوں کا تزکیه کردے '
بیشک تو توهي عزیز و حکیم هے !

تو دنیا کیلیے " اسوۂ محمدی " کي حقیقة الحقائق اعلی رونما هوئي ' اور هدایت و سعادت کي اور تمام حقیقتیں بے اثر هوگئیں - اس اسوۂ عظیمه کا سب سے پهلا منظر وه عالم ملکوتي کا استغراق و استهلاک تها ' جبکه صاحب فرقان نے انسانوں کو ترک کرکے خدا کي صحبت اختیار کرلي تهي ' اور انسان کے بنائے هوے گهروں کو چهوڑ کر غار حراء کے غیر مصنوع حجرے میں عزلت گزیں هوگیا تها - وه اس عالم میں متصل بهوکها پیاسا رهتا تها اور پوري پوري راتیں جمال الهي کے نظارے میں بسر کردیتا تها - تا آنکه اس تنگ و تاریک غار کي اندهیاري میں طلیعۂ قراني کا نور بے کیف طلوع هوا ' اور مشرقستان الوهیت سے نکلکر اسکے قلب مقدس میں غروب هوگیا :

تبارک الذي نـــزل تمام حمد و ثنا اس خدا کیلیے جسنے
الفرقان علي عبـــده فرقان اپنے بندے پر نازل کیا -
لیکون للعالمین نـذیرا تا که وه دنیا جهان کیلیے ڈرانے
(۲۵ : ۱) والا هو !

پس جسطرح خدا تعالی نے دین حنیفي کے اولین داعي کے اسوه کو حیات دائمي بخشي تهي - اسي طرح اس آخري متمم و مکمل وجود کے اسوۂ حسنه کو بهي همیشه کیلیے قائم کردیا :

لقد کان لکم فی رسول بیشک ' تمهارے لیے رسول الله کے اعمال
اللـه اسوة حسنـــة حیات میں ارتقاء انسانیة کا اعلی ترین
نمونه رکها گیا هے -

وه بهوکا پیاسا رهتا تها ' پس تمام مومنوں کو حکم دیا گیا که تم بهي ان ایام میں بهوکے پیاسے رهو' تا ان برکتوں اور رحمتوں میں سے حصه پاؤ جو نزول قرآني کے ایام الله کیلیے مخصوص تهیں - وه اپنا گهر بار چهوڑ کر ایک تنها گوشے میں خلوت نشیں تها ' پس ایسا هوا که هزاروں مومن و قانت روحیں ماه مقدس میں اعتکاف کیلیے مسجد نشیں هونے لگیں اور اسطرح غار حرا کے اعتکاف کي یاد هر سال تازه هونے لگي - وه راتوں کو حضور الهي میں مشغول عبادت رهتا تها ' پس پیروان اسوۂ محمدیه و متبعان سنت احمدیه بهي رمضان المبارک کي راتوں میں قیام لیل کرنے لگے' اور تلاوت و سماعت قرآني کے وسیله سے وه تمام برکتیں ڈهونڈهنے لگے' جو اس ماه مبارک کو اسکے نزول و صعود سے حاصل هیں !

فمـــن شهـــد منکـــم پس تم میں سے جو اس مهینے کو
الشهر فلیصـــمـــه ' پاے ' اُسے چاهیے که روزه رکهے -

جس طرح اسوۂ ابراهیمي کي یادگار حج کو فرض کرکے قائم رکهي گئي اور لاکهوں انسانوں کو اسوۂ ابراهیمي کا پیکر بنایا گیا ' اسي طرح اسوۂ محمدي کي بهي یه یادگار هے جو ماه رمضان کي صورت میں قائم رکهي گئي اور جو تیره سو برس کے گذر جانے کے بعد بهي زنده هے اور همیشه زنده رهیگي !

خدا کي قائم کي هوئی یادگاریں کاغذوں ' اینٹ ' اور پتهر کی دیواروں ' اور فانی زبانوں کی روایتوں میں باقی نهیں رهی جاتیں که یه انسانوں کے کام هیں ' وه اپنے جس بندے کو بقاے دوام کیلیے چن لیتا هے اسکی یادگار کو مجمع انسانیة کے سپرد کردیتا هے اور نوع بشري اسکي حامل بن جاتي هے ' پس نه تو وه مٹ سکتی هے اور نه کوئی اُسے مٹا سکتا هے - آج بهی کروروں انسان کرۂ ارض پر موجود هیں جو ماه مقدس کے آتے هي اپني زندگي کو یکسر بدلدیتے هیں ' اور اس یادگار عظیم و قدوس کو اسطرح اپنے جسم و دل پر طاري کرلیتے هیں که اسوۂ محمدي کی روحانیت تبری کروروں روحوں کے اندر سے " انا الحي بالحي الذي لا یموت " (میں زنده و باقی ذات میں فنا هوکر خود بهی همیشه کیلیے زنده و باقی هوگیا هوں) کی صداے حقیقت سے غلغله انداز عالم و عالمیاں هوتی هے - پهر کیسی مقدس و اقدس تهی وه بهوک ' جس ایک بهوک کی یاد میں خدا نے اپنے لا تعد و لا تحصی بندوں کو بهوکا رکها ' اور کیسی پاک اور بزرگ تهی وه ذات جسکی حیات طیبه کا کوئی فعل گمنامی کیلیے نهیں چهوڑا گیا ! پس اے پیروان دین حنیفی ' و اے وابستگان اسوۂ محمدي ' آؤ که نـزول هدایت و سعادت کے اس انقلاب عظیم کي یادگار منائیں ' اور جس طرح صاحب قران اس ذات حی و قیوم میں فنا هوگیا تها ' هم بهي اسکے اسوۂ حسنه کے اتباع میں اپنے تئیں فنا کردیں - کیونکه محض جسم کی بهوک اور پیاس سے وه حقیقت هم پر طاري نهیں هوسکتی جب تک که روح اور دل پر بهي جسم کی طرح روزه نه طاري هوجاے : فسبحان ذی الملك والملکوت ' سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة والقدرة والکبریاء والجبروت ' سبحان الملک الحي الذي لاینام ولا یموت ' ابد ابدا ' سبوح قدوس ربنا و رب الملائکة والروح !!

ہی ایسی زبان کو اپنا مہبط نہیں بناسکتی جس نے سب سے پہلے خود اپنے نفس کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مخاطب نہ بنایا - ممکن ہے کہ ایسے محتسب کا وعظ چند لمحوں کیلیے ہزار دلوں کو گرم کردے لیکن دلوں کے اندر سچی قبولیت اور اعمال کے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کرنے میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا - اس بارے میں اصل اساس صرف انبیاء کرام کا اسوۂ حسنہ ہے - انکا حال یہ تھا کہ جو صدا زبان سے نکلتی تھی ' اعمال و اعمال اسکا بکسر پیکر و نمونہ ہوتے تھے !

(ایک ضروری نکتہ)

البتہ ایک سخت اور عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے جسے بدبختی سے آج تمام مسلمانوں کے دلوں میں گھر کرلیا ہے اور جسکی وجہ سے امر بالمعروف اور احتساب عمومی و انفرادی مفقود ہے -

بلا شبہ محتسب کیلیے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے خود عمل صالح اختیار کرے اور اپنے نفس کے احتساب سے غافل نہو لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ جب تک کوئی شخص تمام بدیوں سے منزہ اور تمام لغزشوں سے پاک نہوجاے ' اس وقت تک امر بالمعروف کیلیے زبان نہ کھولے ؟ اسلام نے احتساب ہر مسلمان پر فرض کردیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر مسلمان ابوذر و سلیمان نہیں ہوسکتا اور نہ جنید و شبلی بن سکتا ہے - ٹھوکریں سب کو پیش آتی ہیں اور نفس کا فریب اور ارادہ کے زلات بڑے ہی سخت ہیں - پس اگر احتساب کے لیے محتسب کا ہمہ وجوہ اکمل و اصلح ہونا شرط سمجھا جاے تو یہ فرض کیونکر عام ہوگا اور ہر مسلمان کیونکر محتسب بنیگا ؟

بد قسمتی سے ایسا ہی سمجھ لیا گیا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ لوگ امر بالمعروف کیلیے بڑے بڑے زہاد و عباد کے درجوں کے متلاشی رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھلا ہم گنہگاروں کی کیا ہستی ہے کہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیں ! یہی سبب ہے کہ دعوۃ معروف کی صدائیں مفقود ہوگئی ہیں ' منکرات کے صلاء عام کیلیے کوئی مانع نہیں ' اور ایک شخص باوجود مسلمان ہونے کے اسے جائز رکھتا ہے کہ اپنے سامنے بدیوں کو دیکھے مگر منافقوں کی طرح اور گونگے شیطان کی مانند چپ ہو رہے !

حقیقت یہ ہے کہ انسان مکلف کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا : خود گناہوں کا چھوڑ دینا ' اور دوسروں کو گناہوں کے چھوڑنے کی ترغیب دینا - یہ ضروری نہیں کہ اگر انسان ایک فرض کو ابھی پوری طرح ادا نہیں کرسکا ہے ' تو دوسرا فرض بھی ادا نہ کرے -

(شـــرائط احتساب)

اگر تمہیں جنگ کرنا ہے تو جنگ سے پہلے مسلح ہوجانا چاہیے - جہل و ضلالت ' فتن و فساد ' طغیان نفس ' افساد ضمائر ' اعمال فاسدہ ' اخلاق غیر مرضیہ ' بدعات و محدثات ' غرضکہ تمام منکرات کی تاریکی نے دنیا کے چہرے پر تاریک پردے ڈالدیے ہیں - جنود ابلیس اسی ظلمت زار میں شبخوں مار رہا ہے - تمہیں اوس سے جہاد و قتال کرنا ہے - اسلیے تم کو ہتیار سنبھال لینا چاہیے -

اگرچہ یہ بالکل سچ ہے کہ :

آہن بآہن توان کرد نرم !

اسلیے جو مخلوق آگ سے پیدا کی گئی ہے اوس پر شہاب ثاقب ہی کے گولے برسانے چاہئیں ' لیکن اپنی فطرت کو ہر موقع پر محفوظ رکھنا بھی اخلاقی فتح مندی ہے ' اور وقتی فتحیابیوں پر طرق اصلیہ کو مقدم رکھنا چاہیے - تم کو خدا نے طین لازب سے پیدا کیا ہے - اسلیے تمکو اوسکے قواء و خواص کا بہترین مظہر بننا چاہیے -

احتساب کیلیے علم سب سے مقدم شرط ہے - اگر ایک جاہل طبیب مریض کیلیے علاج تشخیص کرتا ہے اور بعض اشیاء سے پرہیز کرنے کی ہدایت کرتا ہے لیکن وہ اشیاء کے خواص و تاثیر کا عالم نہیں تو یقین کرو کہ وہ مریض کو ہلاک کر رہا ہے - اوسکو کیا خبر کہ مریض کو جس چیز سے روکتا ہے ' وہ شہد ہے ' اور جس شے کو استعمال کراتا ہے وہ زہر ہے ؟ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازدیاد علم کی دعا فرمائی :

رب زدنی علمـــا ! — خدایا میرے علم میں زیادتی کر !

• ایک بار حضرت ابن عباس کو گود میں اوٹھاکر دعا دی تھی :

اللہم فقہہ فی الدین ! — خدایا اوسکو دین میں فہم و فکر و نظر دے !

علم کے بعد وعظ و تلقین ' ارشاد و ہدایت ' دعوۃ و عمل کی باری آتی ہے - مخاطبوں کی حالت مختلف ہوتی ہے - کوئی سخت ' کوئی نرم ' کوئی معاند ' کوئی جنگجو ' کوئی ضدی ' کوئی ہٹ دھرم ' کوئی عالم ' کوئی جاہل - غرض تمکو دنیا کے تمام قواے متضادہ سے مقابلہ کرنا ہے - پھر کیا تم ہر شخص سے لڑتے پھروگے ؟ نہیں تمکو نرمی اختیار کرنی چاہیے !

ادفع بالتی ہی احسن — بہترین طریقے سے مدافعت کرو
(۲۳ : ۹۷)

لو کنت فظاً غلیظ القلب لا انفضوا من حولــک — اگر تم اکھڑ اور سخت ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جاتے
(۳ : ۱۵۹)

ما کان الرفق فی شی الا زانہ ولا کان العنف فی شی الا شانہ — نرمی ہی ہر چیز کو زینت دیتی ہے اور سختی اسکو بد نما کردیتی ہے '
( )

ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلــہ و یعطی مـــا لایعطی علـی العـــنـف — خدا نرم ہے اور ہر چیز میں نرمی پسند کرتا ہے - اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا -

سمندر میں طوفان آتا ہے ' موجیں بلند ہوتی ہیں ' پہاڑوں سے ٹکراتی ہیں اور وہ چور چور ہوجاتا ہے ' لیکن تمکو اس مثال پر مغرور ہوکر سختی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے - تمہیں پہاڑ سے ٹکر لڑانا نہیں ہے ' بلکہ شیشۂ دل میں عکس کی طرح نیکی کو منعکس کرنا ہے ' اسلیے تمکو بجلی کی رو کی طرح چلنا چاہیے کہ کسیکو خبر نہ ہو مگر دنیا کے تمام پرزے حرکت میں آجائیں ' یہاں تک کہ دل کا شیشۂ لطیف اوس رو کو جذب کرلے !

دنیا میں برائی مخفی طریقوں سے پھیلتی ہے ' تم نے گوسالہ سامری کو نہیں دیکھا کہ کسطرح بنی اسرائیل کے دل میں چپکے چپکے گھر کرلیا تھا ؟

اشربت فی قلوبہم العجل — انکے دلوں میں گوسالہ پلا دیا گیا
(۲ : ۹۳)

پھر نیکی تو بدی سے زیادہ سریع النفوذ ہے :

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم اذا تلیت علیہم آیاتــہ زادتہم ایمانا (۸ : ۲) — اور سچے مومن وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر اٹھتے ہیں - جب خدا کی آیتیں ان پر پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں -

جو دل خود زخمی ہورہے ہیں ' اوندر زخم کیوں لگاتے ہو ؟ روئی کا پھاہا بن جاؤ کہ زخم رسیدوں کو اسی کی ضرورت ہے -

لیکن دنیا بلکہ خود قانون فطرت اخلاق حسنہ کا قدرداں [illegible] ہے دنیا ایک بحر ظلمت خیز ہے جو خاموشی سے [illegible] بہہ اور موتی کی طرح عزلت گزینی مقصود ہوتی تو ہم تمہیں الگ

و اموال ' اور اهل و عیال چهوڑکر حق کیلیے جهاد کرتی ہے ' جسکے بچے یتیم هوجاتے هیں ' جسکی عورتیں بیوہ هوجاتی هیں ' جسکا اثاث البیت برباد هوجاتا ہے ' ضرور ہے کہ خدا تعالی دل تعا و نوازش کو قائم رکھے ' اور اسکا معاوضہ غنیمت اور ملک دمدن کی صورت میں آنہیں دیدے - تم اسکو غلامی کہتے ہو ' هم اسکو ایک قسم کی جبری تعلیم کا ذریعہ سمجھتے هیں - انسان اگر خود اپنی خوشی سے نیک نہیں بنتا تو هم اسے جبراً نیک بنائینگے - تم غلاموں سے چاؤشي و دربانی کا کام لیتے تھے ' هم نے انسے خداے واحد کیلیے اذان دلوائی !

لیکن اسلام مادیات پر قانع نہیں هوسکتا - اوسکو غداے روحانی کا معاوضہ ملنا چاهیے - تم پوچھوگے کہ اس سے جنت مراد ہے ؟ بے شبہہ ہے مگر تمکو اس فضل الہی کے دیکھنے کا موقع کیونکر مل سکیگا ؟ اسلیے انعام روحانیت کے ساتھ انعام محسوس بھی هونا چاهیے اور وہ دنیا میں حق کی کامیابی کا ظہور ہے - جس قوم کا هر فرد صداقت مجسم ہے ' جو دنیا میں صرف نیکی پھیلانے کیلیے آیا ہے ' اوسکی مجموعی قوت کبھی بیکار نہیں سکتی - جس قوم کا هر فرد آمر بالمعروف اور ناهی عن المنکر ہے ' جب وہ قوم باهم مل جلکر ایک چیز سے روکتی ہے اور ایک چیز کی طرف لےجاتی ہے ' تو اسمیں ایک ایسی الہی طاقت پیدا هوجاتی ہے جسے کوئی قوت مسخر نہیں کرسکتی - : ید اللہ علی الجماعۃ (الحدیث) اجماع امت اسی کا نام ہے یہ شرف کسی امت کو حاصل نہ هوا ' کیونکہ کسی امت نے فرض احتساب کو کامل طور پر ادا نہیں کیا -

(ترتیب احتساب)

لیکن کسی محتسب کو صرف اتنے هی پر قناعت نہ کرلینی چاهیے کہ هر برائی پر کسیکا هاتھہ پکڑلے ' یا زبان سے اوسکا انکار کردے ' یا دل سے برا سمجھہ لے - بلکہ احتساب ایک خاص ترتیب کا پابند ہے - اوسی ترتیب سے اس مقدس فرض کو ادا کرنا چاهیے - سب سے مقدم اپنے نفس کی اصلاح ہے کہ :

ان النفس لامارۃ بالسوء — نفس برائی کا بہت بڑا حکم دینے والا ہے !
(۱۲ : ۵۳)

اسلیے جب خود اپنے دامن میں گرد لگی هوئی ہے تو سب سے پہلے اسی کو جھاڑ لینا چاهیے ' ورنہ اس سے دوسروں کا گرد آلود چہرہ کیونکر پاک هوسکے گا ؟ اللہ تعالے نے دوسرے موقع پر اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھہ فرمایا :

قد افلح من زکاها و قد خاب من دساها (۹۲ : ۵) — وہ کامیاب هوا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نا مراد هوا جس نے اپنی قوت خیر کو برباد کردیا !

نیز عام طور پر فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم و اهلیکم نارا (۶۶ : ۶) — مسلمانو اپنے آپکو اور اپنے اهل و عیال کو عذاب آتش سے بچاؤ !

آنحضرت صلی اللہ علیه و سلم کو جب تبلیغ رسالت کا حکم دیا گیا تو اللہ تعالے نے اوسکی ترتیب یہ قرار دی :

یا ایها المدثر ' قم فانذر و ربك فکبر ' و ثیابك فطهر والرجز فاهجر (۷۴ : ۳) — اے چادر اوڑھه کر سونے والے ! اوٹھہ پھر لوگوں کو ڈرا ' اپنے خدا کی تکبیر کہہ ' اپنے کپڑوں کو پاک کر ' اور بتوں سے دوری اختیار کر !

اصلاح نفس کے بعد آل ' اولاد ' اعزہ اور اقارب کا درجہ ہے :

وانذر عشیرتك الاقربین (۲۶ : ۲۱۴) — اپنے اولیاء و قبیلہ کے لوگوں کو گمراهی و ضلالت کے نتائج سے ڈراؤ !

ان مراتب کے بعد اپنی قوم ہے :

و هذا کتاب انزلناه مبارك مصدق الذي بین یدیه و لتنذر ام القری و من حولها - (۶ : ۹۲) — اور یہ قران کتاب الہی ہے جسے هم نے نازل کیا ' وہ برکت دینے والی ہے اور اُن کتابوں کی تصدیق کرنی ہے جو اس سے پہلے کی موجود هیں - اور اے پیغمبر هم نے قران اسلیے اتارا تاکہ تم مکہ کے اور اسکے اطراف کے لوگوں کو اعمال بد کے نتیجوں سے ڈراؤ اور دین حق کی دعوۃ دو !

قوم کے بعد تمام دنیا :

وما ارسلناك الا کافۃ للناس (۳۴ : ۲۸) — اور هم نے تم کو نہیں بھیجا مگر تمام عالم انسانیۃ کی نجات کیلیے -

وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین (۲۱ : ۱۰۷) — اور هم نے اے پیغمبر تم کو تمام جہان کیلیے رحمت بنا کر بھیجا -

چنانچہ حضرۃ داعی اسلام علیه الصلوۃ و السلام نے اسی ترتیب سے احتساب حق شروع کیا اِسی اسوۂ حسنہ کے اندر سلسلۂ احتساب کی قدرتی ترتیب مضمر ہے -

(محتسب کی شخصیت)

احتساب کا اصلی طریقہ جو مقتضد بہ کتاب و سنت ہے وہ یہی ہے ' لیکن ایک ایسا شخص بھی فرض کیا جاسکتا ہے جو خود معاصی میں منہمک ہے ' عزیز و اقارب کی اصلاح سے بے خبر ہے ' لیکن وہ پبلک اسٹیج پر آتا ہے ' اور تمام دنیا کو دعوت احتساب دیتا ہے - وہ پرکار کی طرح پہلے ایک نقطہ پر قدم نہیں رکھہ لیتا ' بلکہ هوا میں معلق هوکر پورے دائرے کے گرد گردش کرتا رهتا ہے - پھر کیا اوسکا یہ دعوی صحیح ہے ؟ کیا اوسکی دعوت قبول کرلینی چاهیے ؟

علما میں باهم اختلاف ہے - ایک گروہ نفی میں جواب دیتا ہے اور قرآن مجید اوسکی تائید کرتا ہے :

اتأمرون الناس بالبر و تنسون انفسکم — کیا تم لوگ دنیا کو نیکی کا حکم دیتے هو اور اپنے آپ کو بھول جاتے هو ؟

دلائل عقلی بھی اوسکا ساتھہ دیتے هیں ؛

(۱) احتساب کا مقصد یہ ہے کہ غیروں کو مصالح کی طرف هدایت کی جاے اور مفاسد سے بچایا جاے - یہ ایک احسان عظیم ہے جسکو محتسب دنیا پر کرنا چاهتا ہے ' لیکن اپنے اوپر احسان کرنا غیروں سے مقدم ہے -

(۲) اگر ایک شخص کسیکو ایک چیز سے منع کرتا ہے مگر خود اوسکا مرتکب هوتا ہے ' تو اسکا اثر اولٹا پڑےگا - وہ سمجھیگا کہ باوجود اس علم کے جب وہ خود اس کام کو کررها ہے ' تو اوسکے روک ٹوک اور منع کرنے کی کوئی اصل نہیں معلوم هوتی - یقیناً وہ کام بیان کردہ مضرتیں نہیں رکھتا ' یا رکھتا ہے تو انکا ترک اسقدر ضروری نہیں کہ فوراً چھوڑ دیا جاے - اگر ایسا هوتا تو معلم و ناصح سب سے پہلے چھوڑ دیتا - غرضکہ بچنے کی جگہ وہ اور بھی اس عمل کے کرنے کا حریص هوجائیگا : الا نسان حریص علی ما منع -

(۳) جو شخص وعظ کہتا ہے اوسکا مقصد یہ هوتا ہے کہ اثر پڑے ' لیکن جب وہ خود گناهوں میں ڈوبا ہے ' تو اثر کی جگہ اوسکے وعظ سے اور نفرت پیدا هوگی -

(۴) اگر ایک فاسق فرض احتساب ادا کرسکتا ہے ' تو هم فرض کرتے هیں کہ وہ ایک عورت سے زنا کرتا ہے ' لیکن اوسی سے یہ بھی کہتا ہے کہ نا محرم کو منھہ دکھانا حرام ہے - اس سے بڑھکر اور کیا حماقت هو سکتی ہے ؟

(۵) سب سے زیادہ یہ کہ فرض احتساب و دعوۃ الی الحق ایک الہی مقصد اور ایک ربانی عمل ہے اور اسکے انوار و برکات

اس سلسلے میں ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے - اگرچہ ہیجان کے دماغ تک پہنچا دینے کے بعد عصب کا کام ختم ہوجاتا ہے ' مگر یہ ہیجان خود ختم نہیں ہوجاتا بلکہ عضلات کي طرف بھي منتقل ہوسکتا ہے اور اس صورت میں متقلص (سکڑنے والے) عضلات میں ایک قسم کا جھٹکا پیدا ہوجاتا ہے -

(ایک عجیب تجربہ)

یہ صرف قیاس اور نظریہ ہي نہیں ہے بلکہ علماء وظائف الاعضاء نے اس کا مشاہدہ کرا دیا ہے -

یہ لوگ مینڈک کي سرین سے ایک عضلہ اسطرح کاٹ لیتے ہیں کہ جو اعصاب اسکے ساتھہ کٹتے ہیں ' وہ عضلہ کے ساتھہ ملے رہتے ہیں - پھر ان میں سے کسي ایک عصب کے ایک سرے پر برقي رو یا کسي دوسرے میکانیکي طریقہ سے (یعني آلات کے ذریعہ سے) تحریک پیدا کرتے ہیں - اس تحریک کا ہیجان فوراً ایک سرے سے دوڑ کے دوسرے سرے تک چلا جاتا ہے اور وہاں سے عضلہ میں منتقل ہوتا ہے - عضلہ میں تحریک ہوتے ہي ایک جھٹکا سا لگتا ہے جو دیکھنے والے کو صاف نظر آجاتا ہے !

شاید کسي کو یہ خیال ہو کہ جب یہ عضلہ اور عصب جسم سے قطع کرکے علحدہ کرلیے گئے تو وہ زندہ نہ رہے ہونگے ' اسلیے جو تجارب مقطوع عضلات و اعصاب پر کیے جاتے ہیں اُن پر ایک زندہ جسم کي حالت کو قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا -

مگر ایسا خیال کرنا اصول علمي سے بے خبري کا نتیجہ ہوگا - بعض دوائیں ایسي ہیں کہ اگر انکو کسي سیال شے میں حل کردیا جائے اور اس محلول (Solution) میں کٹے ہوے اعضاء کو رکھا جائے تو وہ کئی کئی گھنٹے تک زندہ رہسکتے ہیں - اور ڈاکٹر کارل کا تو یہ بیان ہے کہ انکے پاس بعض بعض خلایا اس طرح کے صناعي محلول میں کئی کئي دن تک زندہ رہے ہیں -

(روح نباتاتي کا ابتدائي منظر)

غالباً اب یہ ذہن نشین ہوگیا ہوگا کہ اعصاب کا وظیفہ اصلي کیا ہے ؟

اس تفصیل سے ہمارا منشا اس نکتہ کو واضح کرنا تھا کہ نباتات میں اعصاب کے وجود کا جب دعوا کیا جاے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ درحقیقت درختوں میں بھي کوئی ایسي شے موجود ہے جو اپني ساخت اور مادۂ خمیر میں بعینہ حیواني عصب کے مانند ہے ' بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ درختوں میں بھي بعض ایسے ریشے موجود ہیں جو بعینہ وہي کام کرتے ہیں جو جسم حیواني میں اعصاب کا کام ہے -

(مموسا) Mimosa ایک ذکي الحس اور سریع التاثیر درخت ہے جسے ٹھیٹ اردو میں چھوئی موئی کہنا چاہیے - اسکي ذکاوت حس کي یہ حالت ہے کہ ہاتھہ لگتے ہي کسي شرمگیں و حیا سرشت دوشیزہ لڑکي کي طرح اسکي پتیاں کمھلا کے جھک جاتي ہیں -

مموسا میں مس کرنے سے جو ہیجان پیدا ہوتا ہے وہ بھي قریبا اسی طرح مس کردہ مقام سے مرکز تک منتقل ہوتا ہے جسطرح کہ حیوانات کے مس کردہ عضو سے دماغ تک پہنچتا ہے -

مثلاً آپنے ایک پتي کو چھوا - بمجرد مس ایک قسم کا ہیجان پیدا ہوگا جو کہربا کي سرعت کے ساتھہ اس عضو تک پہنچ جائیگا جسکو عضو حرکت پذیر (Motile organ) کہتے ہیں - مموسا میں یہ عضو پتیوں کے جوڑ کے پاس ہوتا ہے - اسي کے پاس پل وي نس (Pulvinus) نامي ایک عضو نباتاتي ہوتا ہے جسکي خاصیت یہ ہے کہ ہیجان کي حالت میں عضلات کي طرح اسمیں بھي تقلص و انقباض (کھنچنا اور سکڑنا) ہوتا ہے - جب ہیجان اس عضو حرکت پذیر تک پہنچتا ہے ' تو اس سے منتقل ہوکے پل وي نس میں آتا ہے اور سمٹنے لگتا ہے - اسکے سمٹتے ہي مینڈک کے عضلۂ مقطوع کي طرح اسمیں بھي ایک جھٹکا لگتا ہے - یہي جھٹکا ہے جو دفعتاً پتیوں کے کمھلا کے گرجانے کي شکل میں تم کو نظر آتا ہے -

(۱) مینڈک کا کٹا ہوا حصۂ جسم جسکے تجربہ کا ذکر مضمون میں آیا ہے - اور مموسا کے درخت کے عضلات -
اوپر مینڈک کا زیریں حصۂ مقطوع ہے - اسمیں جو خطوط نظر آتے ہیں یہي عضلات ہیں جو ہیجان اور تنبہ کو دماغ تک پہنچاتے ہیں - انکي شناخت کیلیے انگریزي کا حرف N بنا دیا گیا ہے -
اسکے نیچے مموسا کي شاخ ہے - شاخ کے اندر خطوط دکھلائے ہیں - یہي خطوط بمنزلۂ عضلات کے ہیں جو ہر اثر و ہیجان کو پل وي نس تک پہنچا دیتے ہیں (دیکھو N) - اس تصویر میں یہ دونوں چیزیں سکون کي حالت میں دکھلائي ہیں -
(۲) لیکن نیچے کي تصویر ہیجان اور تنبہ کي حالت کو پیش نظر کرتي ہے - مینڈک کا وہي مقطوع حصہ ہیجان اور اهتزاز کي حالت میں ہے - اسي طرح مموسا کي پتیاں بھي سکڑ کے جھک گئي ہیں - دونوں کے اندر خطوط انکے نسج و عضلات ہیں -

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ حیوانات میں نقل ہیجان کا اصلي ذریعہ وہ ریشے یا خیوط ہیں جن سے اعصاب مرکب ہوتے ہیں - نباتات میں بھي ایک قسم کے ریشے ہوتے ہیں جنکو انگریزی میں (Tissue) اور عربي میں نسیج کہتے ہیں - یہي ریشے ہیں جو ہیجان کو منتقل کرتے ہیں - مموسا میں یہ ریشے تنے یا شاخ میں ہوتے ہیں اور اسطرح چسپاں ہوتے ہیں کہ بمشکل علحدہ ہوسکتے ہیں - البتہ فرن (Fern) میں نہایت آسانی سے علحدہ ہوجاتے ہیں -

تنگ حجرہ بنادے ' لیکن تم تو حباب کی طرح سطح دریا پر تیرنا چاھتے ھو ' اسلیے موج کے تھپیڑے ناگزیر ھیں - تم برق کی رو کی طرح تمام کارخانۂ دنیا میں حرکت پیدا کرنا چاھتے ھو ' اسلیے تصادم' مقاومت ' کشمکش ' جنگ سے دو چار ھونا ھی پڑیگا - تم نرمی کے ساتھہ بولوگے - جواب سختی سے دیا جائیگا - تم جھکوگے - تمہارے سامنے سر اوٹھایا جائیگا - ایسی حالت میں کیا تم کو بھی تن جانا چاھیے ؟ اسکا جواب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو دیدیا ہے :

وامر بالمعروف وانہ عن	نیکی کا حکم دے - بدی سے روک '
المنکر واصبر علی ما اصابک -	اور جو دکھہ تجھکو پہونچیں انپر
ان ذلک من عزم الامور -	صبر کر - یہ تو بڑے ٹھن کام ھیں -

چنانچہ خود حضرة داعی اسلام علیہ السلام کو بھی فرائض رسالت کی تعلیم کے بعد حکم دیا گیا :

و لربک فاصبر (۷ : ۷۴)	اپنے خدا کیلیے صبر کر -

دوسری جگہ فرمایا :

فاصبر کما صبر اولو العزم	صبر کر ' جس طرح کہ تجھہ سے پہلے تمام
من الرسل (۴۶ : ۳۵)	اولوالعزم رسول کرتے آئے ھیں '

پس احتساب کیلیے علم ' رفق ' صبر ' حلم ' وقار کی اشد ضرورت ہے

(احتساب ھر حال میں چاھیے)

لیکن اگر تم علم نہیں رکھتے ' اگر تم نرمی اختیار نہیں کرسکتے' اگر تم میں حلم و صبر نہیں ہے تو کیا فرض احتساب یتیم ہوکر دنیا میں کس مپرس ہوجائیگا ؟ یہ سچ ہے کہ علم ایک جوہر ہے ' رفق ایک زیور ہے ' صبر ایک کوہ الماس ہے ' لیکن حسن کبھی کبھی بغیر زیور کے بھی دنیا کے سامنے نمایاں ہوتا ہے - اسلیے اگرچہ خود نفس میں مستعد ہونا چاھیے - بلاشبہہ یہ اوصاف پیدا کرو ' لیکن ان کے فقد میں بھی خدا کا کام جاری رکھا جاسکتا ہے

برائی ھر حال میں برائی ہے ' نیکی ھر حال میں نیکی ہے - اسلیے ایک کا مٹانا اور ایک کو قائم رکھنا ھر حال میں فرض ہے - کارخانۂ احتساب کبھی معطل نہیں رہ سکتا -

غور کرو ' تین صورتیں تمہارے سامنے ھیں :

(۱) عدم احتساب کا ضرر ابھی ان اوصاف کے فقدان کے ضرر سے زیادہ ہوگا ' جو شرائط ضروریہ احتساب ھیں -

(۲) کبھی برابر -

(۳) کبھی کم -

پہلی دونوں صورتیں زیادہ عام و متداول ھیں ' اسلیے با وجود ان اوصاف کے نہونے کے احتساب کا کام جاری رکھنا چاھیے - البتہ تیسری صورت میں زبان حق گو اور دست عمل خواہ کو روک لینا چاھیے - پھر بھی دل کی حرکت لازمی ہے ' اور ایمان کا یا بالفاظ دیگر حیات روحی کا آخری درجہ یہی ہے -

اب معلوم ہوگیا ہوگا کہ کبھی خاموش ہے مگر ایمان علعلہ انداز - باطل ساکت ہے ' مگر حق شور انگیز - ضلالت جمود میں ہے مگر ہدایت حرکت کا نام ہے - حرکت ھی میں برکت ہے اسلیے ایک مسلمان کبھی خاموش اور ساکن نہیں رہ سکتا :

قال النبی صلعم اصدق	آپ نے فرمایا کہ سچا نام حارث (کمی
الاسماء حارث و همام	کرنے والا) اور ھمام (قصد کرنے والا ہے)

علم النباتات کا ایک جدید صفحہ

روح نباتات اور احساس

(مسٹر بوس کا اکتشاف جدید)

ھم نے گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں پروفیسر جے - سی - بوس کی تقریب کرتے ھوے وعدہ کیا تھا کہ ھم انکی اکتشافات و تحقیقات کو اردو زبان کے حلقۂ علمی تک پہنچانے کی کوشش کرینگے - آج اس سلسلۂ مضمون کی طرف متوجہ ھوتے ھیں :

تم بارہا باغ گئے ہوگے ' گھاس کے مخملیں فرش پر آزادانہ بیٹھے ہوگے ' چمن کی سرخ روشوں پر گلگشت تفرج کی ہوگی ' پھولوں سے دامن بھر بھر کے لطف گلچینی اٹھایا ہوگا ' لیکن اس چمن طرازی و گلستاں پیرائی میں یہ خیال شاید کبھی نہ آیا ہوگا کہ ھم حس و جود کرانکی عشرت جوئیوں کی لا ابالانہ مشغولیتیں کر رہے ھیں ' خود اسیر کیا گزرہی ہے ؟

مگر آج علم پوچھہ اور کہتا ہے !

کیا نباتات میں بھی احساس ہے اور کیا اسکے پاس بھی وسائل حس یعنی اعصاب ھیں ؟

(وظائف عصبیہ)

اسکے جواب سے پہلے ھم یہ بتلانا چاھتے ھیں کہ اعصاب کا وظیفۂ اصلی کیا ہے ؟

عصب کا اصلی کام یہ ہے کہ ھر ھیجان excitement جو اسکے کسی حصے میں پیدا ہو' اسے وہ جسم کے دوسرے حصے تک پہنچادے -

اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ریشوں سے مرکب ھیں جنکو انگریزی میں Fiber اور عربی میں خیط کہتے ھیں - خیوط اسکی جمع ہے - جب جسم کے کسی حصے میں ھیجان پیدا ہوتا ہے تو اسکے معنے یہ ھیں کہ اس مقام کے خیوط میں ایک حرکت پیدا ہوگئی ہے - یہی حرکت برقی رو کی طرح آگے دوڑتی ہے ' اور جسطرح کہ برقی تار کے ایک سرے کی حرکت بسرعت تمام دوسرے سرے تک آجاتی ہے ' اسیطرح ھر ریشہ اپنے بعد کے ریشے کو حرکت دیتا ہوا چلا جاتا ہے - یہاں تک کہ یہ حرکت مرکز اعصاب یعنی دماغ تک پہنچ جاتی ہے - ان تمام سلسلوں کا منبع اور مخزن تاثرات دماغ ہے - اقلیم جسم پر اسکی سلطنت انہیں اعصاب کی بدولت قائم ہے !

مثلاً تم نے گلاب کا ایک پھول دیکھا - اب سوچو کہ کیونکر دیکھا اور اسمیں کون سے فزیالوجیکل (وظائف الاعضایی) اعمال انجام پائے ؟

جب تم نے آنکھیں کھولیں تو شعاعیں شبکیہ (۱) پر پڑیں اور ان شعاعوں کی وجہ سے شبکیہ میں ایک ھیجان سا پیدا ہوا - اسکے بعد اعصاب کا فعل شروع ہوا - اعصاب بصارة نے اس حرکت کو لے لیا ' اور بطریق مذکورۂ بالا دماغ تک پہنچا دیا -

(۱) یہ آنکھہ کا ایک پردہ ہے جسمیں نہایت باریک باریک رگوں کا جال ہوتا ہے - یہی وہ پردہ ہے جو شے مرئی کا عکس قبول کرتا ہے - انگریزی میں اسے Retina کہتے ھیں -

مدارس اسلامیه

باز گو از نجـد و از یاران نجـد !

نـــدوہ کا جـدیـد دستـور العمـــل

آندھیاں چل چکیں' گرد اُڑ چکی' فضا غبار آلود ہوکر صاف ہوگئی' دروغ بیانی' اتہامات' انتقامی جذبات کا زمانہ گذر چکا - اب وقت آگیا ہے کہ قوم اس اصلی راز تک پہنچ سکے کہ ندوہ کیا کررہا ہے' اور قبول اصلاح کی آمادگی جو اسنے ظاہر کی ہے' وہ کہاں تک واقعی ہے ؟ اصلاحی مطالبات میں سے کارکن اشخاص نے صرف دستور العمل کی ترمیم منظور کی ہے اور جدید دستور العمل طیار کرکے شائع کردیا ہے - اسلیے ہم مختلف پہلوؤں سے اسپر نظر ڈالتے ہیں - ندوہ کے مفاسد ہم بیان کرچکے ہیں پس اصلاح کا وہی قدم صحیح ہوگا جو اُن دونوں قسموں کے مفاسد کو دور کرے -

سب سے پہلا امر یہ ہے کہ دستور العمل کے شروع میں کوئی تمہید نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ترمیم کی کیا ضرورت تھی اور نمایاں طور پر کن خاص امور کی شکایت تھی جن کو جدید دستور العمل میں رفع کردیا گیا ہے ؟ اس سے بڑھکر یہ کہ دستور العمل میں لکھا ہے کہ قدیم دستور العمل جہاں تک کہ اس دستور العمل کے خلاف نہ ہو' قایم رہیگا - مگر اس دستور العمل کے ساتھ قدیم دستور العمل شائع نہیں کیا گیا ہے' اسلیے عام پبلک اور اخبارات وغیرہ کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ موجودہ قواعد کے ساتھ اور کیا کیا قواعد ہیں' اور وہ کہاں تک صحیح یا غلط ہیں ؟ -

اسی ابہام اور عدم انکشاف حالت کا اثر یہ ہے کہ دستور العمل کو شائع ہوئے ہفتوں گذر گئے' لیکن کوئی اخبار اسپر کچھہ نہ لکھہ سکا - اتنی فرصت کسکو ہے کہ تمام دستور العمل پڑھے' قدیم اور جدید کا موازنہ کرے' اور پھر انتقاد اور جرح و تعدیل کرے ؟

(۱)

لیکن پیشتر اسکے کہ ترمیم شدہ دستور العمل پر بحث کی جاے' اس سوال پر غور کرنا چاہیے کہ موجودہ کمیٹی ندوہ قاعدہ کی رو سے کوئی با ضابطہ کمیٹی ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں ہے تو وہ خود قائم رہکر ترمیم و تغیر کی مجاز ہے یا نہیں ؟

جدید دستور العمل میں قواعد کی دفعہ اول یہ ہے کہ " قواعد و ضوابط ہذا کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جب کہ جب اراکین انتظامی موجودہ ندوۃ العلماء اسکو مجلس انتظامی سے منظور کریں "

لیکن اصلاحی گروہ کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ دستور العمل قاعدہ کی رو سے موجودہ ارکان انتظامی' ارکان انتظامی ہی نہیں ہیں - اور ندوہ کی کوئی جائز منیجینگ کمیٹی موجود ہی نہیں ہے -

اس بنا پر سب سے پہلے یہی مسئلہ طے ہونا چاہیے - کیونکہ دستور العمل کی دیگر دفعات تمامتر اسی ایک مسئلہ پر مبنی ہیں -

ندوہ کا سب سے پہلا دستور العمل تقریباً ۷ - ۹ برس تک نافذ رہا پھر منسوخ کرکے نیا دستور العمل مرتب کیا گیا جو اسوقت تک جاری ہے - ان دستور العملوں میں ندوہ کی انتظامی کمیٹی کی ترکیب یہ ہے کہ اسکے ممبر صرف دو برس کے لیے منتخب ہوتے ہیں - ان کی مدت کے انقضاء کے بعد جدید انتخاب ہوتا ہے - ممبروں کی تعداد دونوں دستور العملوں کی رو سے ۳۵ یا ۳۶ تھی -

لیکن ندوہ کی جدید عمارت کا جب سنگ بنیاد رکھا گیا تو ایک جلسہ خاص کیا گیا' اور اس میں دفعۃً دستور العمل میں یہ ترمیم کردی گئی کہ ممبروں کی تعداد ۳۶ سے بڑھاکر ۵۱ کردی جاے' اور پھر اسی جلسہ میں فوراً ۱۵ ممبر انتخاب بھی کرلیے گئے - یہ کارروائی بغیر اسکے کی گئی کہ کوئی اجنڈا شائع کیا جاتا اور باہر کے ارکان سے راے طلب کی جاتی - چونکہ یہ کارروائی تمام تر خلاف ضابطہ تھی اسلیے یہ جدید ممبر بالکل خلاف ضابطہ ہیں اور حقیقت میں ان کا کوئی قانونی وجود نہیں ہے - لیکن اسوقت سے اب تک یہ زاید شدہ تعداد موجود ہے' اور کثرت آرا کے بنا پر جسقدر فیصلے ہوے ہیں' ان میں زیادہ تر انھی کی تعداد نے کام دیا ہے - یہ بے ضابطگی کا پہلا اساس الامور ہے -

لیکن خیر اسکو بھی جانے دیجیے - اس سے آگے بڑھجانے کے بعد بھی ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی نہیں ملتی -

* * *

دستور العمل کی رو سے ارکان انتظامی کا انتخاب جلسہ خاص کا کام ہے (دیکھو دفعہ ۳۲) جلسہ خاص میں ارکان کا نصاب ۱۵ رکھا گیا ہے - ارکان انتظامیہ کا پچھلا انتخاب جو جولائی سنہ ۱۹۱۳ع میں ہوا' وہ بھی بالکل بے ضابطہ تھا' اور ندوہ کی کمیٹی بالکل شکست ہوچکی تھی -

تفصیل اسکی یہ ہے کہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۱ع سے دو مہینے پہلے ۴۲ ارکان انتظامیہ کی مدت ممبری گذر چکی تھی اور وہ ممبری سے خارج ہوچکے تھے - پس اُن کو ووٹ دینے کا کوئی حق نہ تھا - صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے جو ووٹ دینے کے مجاز تھے - لیکن چونکہ دستور العمل دفعہ ۳۳ کی رو سے جلسہ خاص میں ۱۵ ارکان کی موجودگی ضرور ہے - اسلیے یہ جلسۂ خاص قانوناً بالکل بے ضابطہ اور بے اثر تھا -

اگر یہ کہا جاے کہ جلسہ خاص میں جو ارکان مشروط ہیں اس سے ارکان عام مراد ہیں تو انکے لیے بھی حسب دفعہ ۵ دستور العمل یہ ضرور ہے کہ جلسہ انتظامیہ نے اُن کا انتخاب کیا ہو' لیکن ارکان عام کا انتخاب کسی جلسہ انتظامیہ میں نہیں ہوا -

غرض جولائی سنہ ۱۹۱۳ع سے پہلے ندوہ کی کمیٹی کے صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے اور وہ جلسہ خاص کرنے کے مجاز نہ تھے (کیونکہ اسکے لیے ۱۵ کی تعداد درکار ہے) ایک سال کے اندر پھر ان میں سے بھی کئی کی مدت ممبری ختم ہوگئی' اور اب قاعدہ کی رو سے یہ تعداد ۷ سے بھی کم ہے -

اسلیے ندوہ کا کوئی جلسہ منعقد نہیں ہوسکتا کیونکہ جلسہ خاص جو جدید ممبر انتخاب کرسکتا ہے' اسکے لیے ۱۵ ارکان کی تعداد ضروری ہے' اور مجلس انتظامی کیلیے بھی کم از کم ۷ - لازمی ہیں' لیکن اس وقت با قاعدہ ممبروں کی تعداد ۸ - بھی نہ ہے -

پس دنیا کو تعجب اور حیرت سے سننا چاہیے کہ قانوناً ندوہ کا اس وقت وجود ہی نہیں ہے' محض ایک بے قاعدہ اجتماع ہے جو ندوہ کو چلا رہا ہے - اسلیے سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ ندوہ کا ممبروں کا انتخاب بالکل نئے سرے سے عمل میں آے اور از سر نو اسکا نظام درست ہو - جب تک یہ مرحلہ طے نہوگا' اُس وقت تک ندوہ کی تمام کارروائیاں حتی کہ اصلاح دستور العمل بھی محض بے قاعدہ اور بے معنی ہونگی - اگر یہ بیان صحیح نہیں ہے تو ارکان ندوہ کو اس کی تصحیح کردینی چاہیے -

مکتـــوب استـــانـــهٔ علیـــه

سالنامـهٔ جمعیـهٔ هـلال احمـر قسطنطنیه

اور

ارسیـالیـات مـالیـه هنـــد

جنرل سکریٹري هلال احمر قسطنطنیه کا مراسله

بخدمت ادیب اریب و فاضل لبیب مولانا ابو الکلام آزاد متعنا الله ببقاه -

پس از ستایش آں فاضل محترم عرض مي شود که نامهٔ نامي مورخهٔ ۱۱ - جون رسیده - مطالعه شد - از مضمون مکتوب آگاهي حاصل گشت - چندی است که در مطبوعات هندوستان پارهٔ مقالات و بیاناتی دیده مي شود که جمله متعلق مناقشات اعانهٔ - چندهٔ - هلال احمر میباشد - مي توان گفت که تمام ایں قیل و قالها را وقع و صحتی درکار نیست - چه که سالنامهٔ هلال احمر که موجب ایں همه گفتگوها گشتـه ' عبـارت از رابورت هائی است که در سال قبل طبع و انتشار یافته ' و هنوز اسمآء خیلی از اعانه دهندگان درآں کتاب درج و اشاعهٔ نیافته است که در سالنامهٔ آیندهٔ متعلقهٔ سالهای ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ دیده و یافته خواهد شد -

دیگر آنکه مبالغی که در سالنامه محرر و مندرج است ' عبارت از مبالغی میبـاشد که از راه راست بدون توسط و مداخلهٔ کسی و منبعي ' یکسره باداره مرکز عمومي جمعیت هلال احمر قسطنطنیه واصل و اخذ و قبض گردیده - دریں شکی نیست که بسیاری مبالغ دیگر نیز که براسطهٔ اشخاص و منابع متعدده فرستاده شده است هنوز داخل سالنامهٔ مذکوره نگردیده است - یکی دیگر آنست که مبالغی بدون اینکه نام هلال احمر از طرف اعانت دهنده و فرستنده ذکر شود' بنام صدارت عظمی رسیده ' و ایشاں آں مبلغ را طوری که صلاح دیده اند برای صرف مجروحین و غزاة رأساً بوزارت جنگ تسلیم و سپرد فرموده اند که در دفترخانهٔ وزارت مذکوره مضبوط و مقید میباشد' و بجاے لازم خود خرج و مصروف رسیده است -

پس چناں مناسب است که' مطبوعات محلیهٔ هند تا هنگام انتشار سالنامهٔ آیندہ دم از مناقشات و مطاعنات و بدگوئی و اتهام همدیگر بربسته ' مترصد و منتظر استقبال باشند - آنگاه سلیم از سقیم و غث از سمین معلوم و آشکار خواهد گشت -

در ختام ایں نامه از گفتن چند جمله ناگزیر هستیم که آں ایں است : برادران محترم ما مسلمانان هندوستان یقین کنند، و مطمئن باشند که تمام مبالغ مرسوله که بنام اعانهٔ هلال احمر فرستاده اند - خود شاں کاملاً بایں جمعیت انسانیت پرور رسیده ویک فلس آں حیف را حیف نشده ' و تماماً صرف غازیان و مجروحان در اثناء جنگ شده - و ازیں روے ملت نجیبهٔ عثمانیه و دولت علیه از همهٔ مدد کنندگان کمال منت و شکر گذاري را داشته و هیچ وقت نیکي و خوبیهاے آں برادران نیکنام را فراموش نخواهند نمود -

بدیں وسیلهٔ حسنه تقدیم احترامات فائقه نموده موفقیت جنابعالی را در کافهٔ امور خواهانم - والسلام

کاتب عمومي هلال احمر عثماني در قسطنطنیه :

در قتور عدنان

(تـرجمــه)

گذارش هے که آپکا خـط مورخـه ۱۱ - جون پهونچا اور مطالب مندرجه سے آگاهي هوئی -

کچهه عرصے سے هندوستان کے اخبارات میں چند ایسے بیانات مضامین دیکھے جاتے هیں جو تمام تر چندهٔ هلال احمر کے جهگڑوں کے متعلق هیں - لیکن اس تمام قیل و قال میں کسي طرحکي واقعیت و صحت نہیں هے - اسلیے که هلال احمر قسطنطنیه کی رپورٹ جو ان مناقشات کا موجب هوئي هے ' اب سے دو سال قبل طبع هوئي ' اور بهت سے روپیه بهیجنے والوں کے نام اسمیں درج نه هوسکے - وہ ۱۳۲۹ اور ۱۳۳۰ کي رپورٹ میں درج هونگے جو شائع هونے والي هے -

دوسري بات یه هے که رپورٹ میں جو رقمیں درج کي گئي هیں ' وہ صرف وهي رقوم هیں جو براہ راست و بغیر توسط ' اور بلا کسي درمیاني شخص کے وسیله اور کسي دفتر کے دخل کے ' یکسر دفتر انجمن هـلال احمر قسطنطنیه میں پهنچیں اور وصول کی گئیں - اسمیں شک نہیں که انکے علاوہ اور بهي بهت سا روپیه دیگر اشخاص اور دفاتر کے واسطه سے بهیجا گیا هے که هنوز رپورٹ میں درج نہیں کیا گیا هے - ایسا بهي هوا هے که بعض رقوم انجمن هلال احمر کی جگه وزیر اعظم کے نام بهیجی گئیں اور انهوں نے جس طرح مناسب سمجها مجروحین جنگ کي اعانت کیلیے براہ راست وزارت جنگ کے سپرد کردیا اور حکم دیا که دفتر وزارت میں درج کیا جاے ' اور وہ بهي اپنے مقصد خاص میں یعنی مجروحین جنگ کي اعانت میں خرچ و صرف کیا گیا -

پس مناسب هے که هندوستان کے اخبارات اپنے جهگڑوں کو اور باهمدگر طعن و قدح کو اور اتهام و بدگوئي کے سلسلے کو دوسري رپورٹ کي اشاعت تک بند کردیں اور اسکي اشاعت کا انتظار کریں - اس وقت حقیقت ظاهر هوجائیگي اور کهرے کهوٹے میں تمیز کي جا سکیگي -

خط کے خاتمه میں چند جملے زر اعانـة کے خرچ و تصرف کي نسبت کهـدینا ضـروري سمجهتا هوں - همارے محترم بهائی یعنی مسلمانان هند یقین کریں اور مطمئن رهیں که تمام روپیه جو انهوں نے هلال احمر فنڈ کیلیے بهیجا هے ' وہ سب کا سب انجمن کو وصول هوچکا هے اور ایک پیسه بهی اس میں سے ضائع یا نذر خیانت نہیں هوا - اور تمام تر صرف غازیان مجروح کي تیمار و اعانت میں خرچ کیا گیا - ملة عثمانیه اور نیز دولة علیه تمام مدد دینے والوں اور زر اعانت بهیجنے والوں کی کمال درجه ممنون و شکر گذار هے اور کبهی بهی هندوستان کے نیک نام بهائیوں کي اس سچي نیکي اور حمیت کو فراموش نہیں کرسکتي -

اس تقریب مراسلة کے موقعه پر احترامات فائقه کا تحفه پیش کرتے هوے ' جناب عالي کے تمام امور و مقاصد کي کامیابي کي دعا مانگتا هوں - والســـلام -

جنرل سکریٹري انجمن هلال احمر قسطنطنیه :

ڈاکـٹـر عـدنـــان

لوگ تھے جنہیں یورپی یونان کے مقابلہ کے محاذ کی طرف بھیجا "

اسکا یہ قدرتی نتیجہ کہ تمام وقت ' روپیہ ' اور محنت ان پر صرف ہوگئی ' البانیا کے دوسرے حصوں پاے عمل لنگرانے لگا "

" مصیبت بالاے مصیبت ' ہوا پر بعض ترکی افسروں کا حملہ ' ترانا اور البیسن میں دہشت ناک اجتماع افواج ' اسد مالی مشکلات ' اور سب آخر مگر سب سے بڑھکر موجودہ بغاوت ! "

دروزہ میں اہل البانیا کا اجتماع اور " یا مسلمان حکمراں یا دوبارہ ترکونکی حکومت " کا نعرہ !!

کہا کہ جب تک ہمارے تمام افسر ' جو اسوقت اطراف و جوانب میں پراگندہ ہیں ' کسی ایک مرکز پر مجتمع نہ ہو جائیں ' اسوقت تک ہمیں یہ نہیں نظر آسکتا کہ کتنی تباہی ہوچکی ہے ؟

عن القریب قبضہ کیا ہوگا ؟

جنرل موصوف نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ ہے ۔ بعض ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ یہی آخری حل ہے ' مگر چونکہ یہ ایک خالص سیاسی سوال ہے اسلیے

جواب دینا میرا کام نہیں ۔

جب اسد پاشا کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نہایت احتیاط اور احساس مسئولیت کے ساتھہ کہا کہ " صاف دلائل ملنا مشکل تھے " لیکن اسکے بعد کچھہ اچھہ احتیاط کی بندشیں ڈھیلی کردیں ' اور ایک قیاس مزاجب غیر ماہرین پر دیتھکے وہاں پہنچگئے جہاں آج تمام یورپ مصروف گلگشت ہے "

اس اعتذاری تمہید کے بعد انہوں نے تیچ مشن کی مشکلات اور ناکامی کی داستان چھیڑی اور بتلایا کہ انکا سارا وقت سالس کی برہمزنی ' اشخاص کے انتخاب ' انکی تربیت ' اور انہیں مرکزی وابستگی و اتحاد کے رنگ میں رنگ دینے میں صرف ہوتا رہا ۔ ان کوششوں کے نتائج کا ذکر کرتے ہوے انہوں نے

قطب جنـوبي

غالباً یاد ہوگا کہ ہم نے الہلال (جلد چہارم) میں سر ارنسٹ شیکلٹن کی سرگردگی میں ایک نئی مہم کے جانے کی اطلاع دی تھی ' جو قطب جنوبی کے مسئلہ کو انتہا تک پہنچا دینے کی کوشش کریگی ۔

حال میں سر شیکلٹن تجربہ کے طور پانچ آدمیوں کے ہمراہ ناروے کی طرف گئے ۔ اس مختصر اور آزمایشی سفر سے وہ حال ہی میں واپس آے ہیں ۔ خود شیکلٹن اور انکے رفقاء کے چہروں پر سفر کے جو آثار نظر آتے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اثناء سفر میں انہیں کیسے کیسے مصائب و شدائد کا مقابلہ کرنا پڑا ہے ؟

ایک اخبار کا نامہ نگار ان سے ملنے گیا تھا ۔ اس نے جب سفر کے حالات و نتائج کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا :

" میں اپنے تجربہ کے نتائج سے خوش ہوں ۔ قطب جنوبی کے متعلق یہ پہلا کام ہے جو ان حالات میں کیا گیا ہے ۔ ہمارے امتحان نے یہ واضح کردیا ہے کہ ہماری تیاریوں کا رخ صحیح ہے ۔ ہم اپنی کمزوریوں کو معلوم کرنے گئے تھے جو ہمیں معلوم ہوگئیں ' اور اب ہم انکا انسداد کردینگے ۔ ہمارے ساز و سامان میں موٹرکار اور خیمے دو سب سے زیادہ کامیاب چیزیں ثابت ہوئی ہیں ۔ یہ دونوں چیزیں آیندہ تجارب میں اور زیادہ کامیاب ثابت ہونگی ۔

در اصل ہم نے تمام ذہلوں میں کام کیا ' اور جہاں تک ممکن ہوا بحر انٹلانٹک کے سے سخت و خطرناک حالات میں کیا '

منجملہ شدید واقعات کے ایک یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ ایک بہت ہی ڈھالو اتار پر سے گذرتے وقت موٹر سیلج (موٹر کی طاقت سے برف پر چلنے والی گاڑی) الٹ گئی ۔ مگر غنیمت ہے کہ کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچا ۔ سطح کی حالت کے جہاں جہاں اجازت دی ہماری جماعت نے گاڑیاں خوب دوڑائیں ' مگر عموماً یہاں کی سطح انٹارٹیک کی سطح سے زیادہ نرم ہے ۔ جو سطحیں اسوقت تک تجربے میں آچکی ہیں ' ان میں سب سے بہتر متوسط درجہ کی انٹارٹیکی سطح کو سمجھنا چاہیے ۔

خدا تھیلوں کے بدلے ٹین کے بکسوں میں رکھی گئی تھی جو ان تھیلوں سے زیادہ ہلکے اور ہاتھہ میں رکھنے کے قابل تھے ۔ لوگوں کو کھانا تین وقت یعنی صبح ' دوپہر اور شام کو ملتا تھا ۔ پینے کے لیے صرف چاے یا دودھ تھا "

سر شیکلٹن کا یہ سفر محض ایک آزمایشی سفر تھا ۔ وہ چاہتے تھے کہ نئے سامانوں کا تجربہ کر دیکھیں کہ ان سے کس قدر مدد ملتی ہے ۔ اب تک اس سفر میں برفستانی کتوں کی گاڑیوں سے کام لیا جاتا تھا مگر اس آزمایش نے ثابت کر دیا ہے کہ موٹرکار سے اس مہم میں بہت مدد ملسکتی ہے ۔

سر شیکلٹن

مسئلۂ البانیا

جنرل دي ويبر کا بيان

يورپ کو دوسري قوموں کي ملي عصبيت کي مذمت و هجو کرتے کرتے اب خود اپنے تعصب و تنگ دلي سے بهي شرم آنے لگي هے - اگرچه تعصب اسکے رگ و پے میں جاري و ساري هے ' مگر جب کبهي اسکے منظر عام پر آنے کا موقع پیش آتا هے تو وہ همیشه اسکے چهره پر فریب و خدع کا نقاب ڈالکر آتا هے -

البانیا کا اسلامی حکومت سے محروم هونا یورپ کے مسیحي تعصب اور پوشیدہ سازش کا نتیجه هے ' تاهم یورپ نے اسکي وجه یه بیان کی که اولا تو اصولاً هر قوم کو اپنے اوپر خود حکومت کرني چاهیے - ثانیا چونکه ترک یہاں امن و نظام قائم نہیں کرسکتے - اسلیے یه سرزمین همیشه کشت و خون اور جنگ و جدل کے عذاب میں گرفتار رهتي هے - پس ترکوں کو نکالدینا چاهیے -

وجه اول کہاں تک صحیح هے ؟ اسکا اندازہ شہزادہ ویڈ کے جبریه تقرر ' پهر فرار ' اهل البانیا کے خروج ' اور یورپ کے نامرادانه تغافل و سکوت سے هوگیا هوگا - اور دوسرے سبب کا اندازہ جنرل دي ویبر کے بیان سے هوسکتا هے جو البانیا کی ڈچ جندرمه کے افسر اعلی هیں -

وہ آجکل اپنے وطن واپس آئے هوے هیں - یه حالات انهوں نے هوالینڈ دي گزٹ کے مراسله نگار سے بیان کیے هیں -

انهوں نے کہا که " البانیا کی سرزمین سازشوں اور چالاکیوں کی سرزمین هے - وهاں هر قبیله اپنے همسایه قبیله کے اور هر معزز آدمی اپنے معزز همسایه کے خلاف سازش میں شب و روز مشغول رهتا هے - جس سے پراگندہ حالي بد سے بدتر هوگئي هے ' وجه یه هے که خارجي نفوذ و اثر باهم برسرکشاکش هیں - سچ یه هے که جس شخص نے البانیا بچشم خود نہیں دیکها هے اسکے لیے یه اندازہ کرنا که یه سازشیں کسقدر غیر متناهي هیں اور ان سے حکمراں جماعت کے فرائض میں کس درجه اشکال و دقت پیدا هوتی هے ؟ محال نہیں تو محال کے دوسرے درجه پر ضرور هے "

اسکے بعد جنرل موصوف نے بتلایا که جب وہ البانیا پہنچے هیں تو وهاں کے مناسب حال جندرمه (جنگی پولیس) کي ترتیب کے لیے کس طرح انهوں نے اس وسیع ملک کا ایک طویل دورہ کیا ؟ اور کیا کیا حالات پیش آے ؟ اسکے بعد انهوں نے کہا :

" لیکن همارے دورہ سے واپس آتے هي بین القومي کمیشن کے قبضے نے همیں مجبور کیا که هم فوراً ایک طاقت تیار کریں جو یونان سے ان مقامات کو خالي کرائے جن پر وہ اسوقت قابض تها -

یه همارے مشکلات کا آغاز تها - اب ذرا سونچیے که یه لوگ کس قسم کے هیں ؟ کامل فوضویت (انارکي) کے علاوہ کسي دوسري حالت سے نا آشناے محض هیں - " وطنیت " " ارض پدري " ان الفاظ کا تصور بهی انکے ذهن میں نہیں - ان میں نه تو تربیت هے اور نه وابستگي ' نه وفاداري کا احساس هے اورنه انجام اندیشي و فرق مراتب کا خیال - وہ افسر کو بهي بالکل اسیطرح بے باکي سے گولی ماردینگے جسطرح وہ ایک باغی کو مار دیتے هیں -

(۱) پرنس ویڈ مع اپنی بیوي اور شیر خوار بچے کے جسکو یورپ کي حریة و مساوات کے عفریت نے البانیا کی غالب اسلامی آبادي پر مسلط کرنا چاها -

(۲) لیکن البانیا کے فریب خوردہ اور بد بخت قبائل بالاخر هشیار هوے اور پکار اٹهے که " همیں اس نصراني حریة و عدالة کی جگه پهر ترکوں کا ظلم واپس دلادو ! " عام خروج اور بد امنی پهیل گئي - بالاخر پرنس ویڈ کو جسے پادشاهوں کا تاج پہنایا گیا تها ' چوروں اور مجرموں کي طرح بهاگنا پڑا - دیکهو ! وہ پوشیدہ ایک کشتي پر سوار هو رها هے جو اسے ایک جنگی جہاز میں پہنچا دیگی -

(۳) اب یورپ حیران هے - اور مسئلۂ البانیا کیلیے ایک غیر رسمي کانفرنس منعقد کی گئی هے -

میں تعلیم معاش کا ذریعہ ہے جو عصبیت کی عزت سے بمراحل دور ہے' اور معلم ضعیف اور مسکین شخص سمجھا جاتا ہے جسکو کوئی خاندانی عزت حاصل نہیں ہوتی - اس بنا پر بہت سے دلیل اهل پیشہ اسکے ذریعہ سے وہ مناصب حاصل کرنا چاهتے ہیں' جسکے وہ اهل نہیں ہیں - اونکو حرص و طمع کہاں سے کہاں پھینک دیتی ہے' اکثر سر رشتہ امید اونکے هاتھہ سے چھوٹ جاتا ہے وہ هلاکت کے گڑھے میں گر پڑتے ہیں اور وہ غریب یہ نہیں جانتے کہ اونکے لیے یہ مناصب محالات سے ہیں اور وہ صرف پیشہ ور لوگ ہیں - لیکن تعلیم کا ابتداے اسلام میں یہ حال نہ تھا - وہ کوئی پیشہ نہ تھی' صرف شارع کی باتوں کا دوسروں تک پہونچانا' اور اون باتوں کی جن سے لوگ ناواقف ہیں تبلیغ کرنا' تعلیم کا حقیقی مفہوم تھا - اس لیے خاندانی معزز لوگ جو دین کی حفاظت کے ذمہ دار تھے' وہی قران و حدیث کی تعلیم بھی دیتے تھے - بحیثیت تبلیغ نہ بحیثیت پیشہ' کیونکہ وہی اونکی منزل کتاب تھی' اوسی سے اونکو هدایت ملی تھی' اوسی کا نام اسلام تھا' اوسیکے لیے اونہوں نے جنگ کی تھی' اور اوسی نے اونکو دوسری قوموں سے ممتاز کر دیا تھا - اسلیے وہ اوسکی تبلیغ کے حریص تھے - اونکا غرور' اونکی حمیت اس راہ میں خلل انداز نہیں ہوتی تھی - چنانچہ انحضرت نے وفود عرب کے ساتھہ کبار صحابہ کو خود حدود اسلام کی تعلیم کیلیے بھیجا تھا' اور عشرہ مبشرہ کو بھی یہ خدمت تفویض ہوئی تھی - ان مثالوں سے اسکی تصدیق ہوتی ہے - لیکن جب اسلام کو استحکام حاصل ہو گیا' اور دوسری قومیں اوسکے حلقے میں داخل ہوئیں اور کثرت وقائع سے استنباط احکام کی ضرورت ہوئی' تو اسکے لیے ایک قانون کا محتاج ہونا پڑا جو غلطی سے محفوظ رکھے - اب علم ایک ملکہ کا نام ہوگیا' جسکے لیے تعلیم ضروری تھی' اسلیے وہ ایک پیشہ بن گئی جیسا کہ اوسکا ذکر تعلیم و تعلم کی فصل میں آئگا - چنانچہ معزز لوگ امور سلطنت کے انجام دینے میں مشغول ہوگئے' اور اونکے علاوہ دوسرے لوگ تعلیم دینے لگے - اب وہ ایک پیشہ بن گئی اور امراء کو اس سے شرم معلوم ہونے لگی' اور وہ غربا کیلیے مخصوص ہوگئی' اور معزز لوگوں نے اوسکو حقیر سمجھہ لیا - حجاج بن یوسف کا باپ شرفاے ثقیف میں تھا' اور عرب کی عصبیت اور قریش کے مقابلہ کا جو شرف قبیلہ ثقیف کو حاصل تھا وہ مخفی نہیں - وہ قران مجید کی تعلیم اوس حیثیت سے نہیں دیتا تھا جو اس زمانے میں بطور ذریعہ معاش کے رائج ہے - بلکہ اوس طریقہ پر جو ابتداء اسلام میں جاری تھا"- (مقدمہ تاریخ - ص - ۲۹) -

اس بنا پر علماء کی ذلت و نظام تعلیم کی بے اثری کی یہ نوبت پہونچی کہ معلمین کے معائب میں حدیثیں وضع کیگئیں :

شرارکم معلموکم اقلهــم رحمــة علی الیتیــم و اغلظهم علی المسکین -
سب سے برے تمہارے معلم ہیں' جو یتیموں پر بہت کم رحم کرتے ہیں' اور غرباء کیلیے سب سے زیادہ سخت ہیں (کیونکہ وہ تنخواہ نہیں دیتے) -

لاتستشیر والحاکة و المعلمین فان اللہ سلبهم عقولهم و نزع البرکة من اکسابهم (موضوعات شوکانی ص : ۹۱)
جولاهوں اور مدرسوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ خدا نے اونکی عقل سلب کرلی اور اونکی کمائی سے برکت کو اوٹھا لیا -

لیکن با اینهمہ طلباء پر اثر و اقتدار کا قائم رکھنا ضرور تھا' اسلیے خود علماء نے اپنے فضائل میں حدیثیں وضع کیں

لا حسد و لا ملق الا فی طلب العلم (تعقبات السیوطی علی موضوعات ابن جوزی ص ۴۸)
حسد اور چاپلوسی صرف علم ہی میں ہے

حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف رکعة -
عالم کی مجلس میں حاضر ہونا هزار رکعت نماز سے افضل ہے -

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء
علماء کی روشنائی شہیدوں کے خون سے افضل ہے -

علمــاء امتــی کانبیــاء بنی اسرائیل -
میری امت کے علماء مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں -

من جالس عالما فکانما جالس نبیا (موضوعات ملا علی قاری - ص ۴۲ ' ۵۷ ' ۸۲)
جو شخص کسی عالم کے ساتھہ بیٹھے وہ گویا کسی نبی کے ساتھہ بیٹھا -

نظام تعلیم کا یہی انقلاب اب تک قائم ہے' بلکہ امتداد زمانہ سے اور بھی ابتر ہوگیا ہے - اب همکو غور کرنا چاهیے کہ یہ نظام تعلیم اسٹرائک کا متحمل هوسکتا ہے یا نہیں ؟ خوب غور کرو' اساتذہ کا ذریعہ معاش صرف طلباء ہیں - مدارس کا چندہ صرف طلباء کی کثرت کی بناپر وصول کیا جاتا ہے' علماء کا کوئی وقار نہیں' اونکا طلباء پر کوئی احسان نہیں' با اینهمہ هر مدرس تعظیم و وقار کا متمنی ہے - هر طالب العلم جانتا ہے کہ اساتذہ اجرة درس لیتے ہیں' اس بنا پر اگر تمام طلباء متفقہ طور پر مدرسہ سے علحدگی اختیار کرلیں تو اساتذہ کا بہترین ذریعہ معاش هاتھہ سے جاتا رہے' چندہ کے مدارس دفعة برباد ہوجائیں' مدرسین کا فرضی وقار و عزت خاک میں مل جاے' اب هم تسلیم کرلیتے ہیں کہ اسٹرائک صرف تجارت پیشہ اصحاب کا حق ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ خود همارا نظام تعلیم تجارتی اصول پر قائم ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور قطعاً ہے تو وہ اسٹرایک کی گنجائش کیوں نہیں رکھتا ؟ یورپ کی تعلیم گاهوں میں اگر اسٹرائک نہیں ہوتی تو اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ یورپ کا نظام تعلیم تجارتی اصول پر قائم نہیں ہے' مدرسین کو تنخواهیں ملتی ہیں' لیکن اونکی حیثیت هندوستان سے مختلف ہے - اگر همارا نظام تعلیم ایک هفتہ کے لیے بھی وهاں قائم کردیا جاے تو تمام یورپ میں دفعتاً هنگامہ برپا ہوجاے - هندوستان کے انگریزی مدارس پھر بھی غنیمت ہیں' لیکن - مدارس عربیہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے -

همارا قدیم نظام تعلیم بھی اخلاقی اصول پر قائم تھا اور اب اس اصول کو ڈسپلن کے پردے میں بجبر قائم رکھا جاتا ہے' لیکن اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاهیے کہ قدیم نظام تعلیم کو خود اخلاق هی نے قائم کیا تھا - اور جبر قانون کی حفاظت کرسکتا ہے' لیکن اخلاق کا محافظ خود اخلاق هی هوسکتا ہے - اس بنا پر اگر هم اپنے نظام تعلیم کو اخلاقی اصول پر چلانا چاهتے ہیں' تو هم کو سب سے پہلے اساتذہ کے اخلاق و عادات کی نگہداشت کرنی چاهیے' اور اگر هم ایسا نہیں کرتے تو هم کو اعلان کردینا چاهیے کہ همارا نظام تعلیم اخلاق کے بجاے ایک اور قانون کے زیر اثر ہے' اور وہ قانون اسٹرائک کی اجازت نہیں دیتا - اس اعلان کے بعد هم بھی تعلیمی اسٹرائک کو ناجائز تسلیم کرلینگے - لیکن هم اسکو بھی تسلیم کرلیتے ہیں کہ همارا نظام تعلیم خالص اخلاقی اصول پر قائم ہے' اساتذہ مفت تعلیم دیتے ہیں' طلباء کو اساتذہ کی طرف سے وظائف ملتے ہیں' طلباء و اساتذہ کے درمیان خالص علمی تعلقات قائم ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ علمی تعلقات میں بھی اختلاف' نفرت' بلکہ عداوت غرض تمام اسباب اسٹرائک کا احتمال ہے یا نہیں ؟ جو طلباء قاعدہ بغدادی اور پرائمر پڑھتے ہیں وہ بے شبہہ اساتذہ پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتے' لیکن ایک بی - اے کا طالب العلم پروفیسروں سے کیوں نہیں اختلاف کرسکتا ؟ جند طلباء ایک عالم سے شمس بازغہ کا درس حاصل کرتے ہیں' اونکو اس سے تسکین نہیں ہوتی' اور اونکو اسکا صحیح احساس بھی ہے' پھر وہ اوس عالم کے حلقہ درس سے علحدہ ہوکر اپنی تعلیم کا دوسرا بہتر انتظام کیوں نہیں کرسکتے ؟ اور اگر اونکے نزدیک اسٹرائک کے ذریعہ سے یہ انتظام هوسکتا ہے تو اونکو کون سی چیز اسٹرائک سے روک سکتی ہے؟
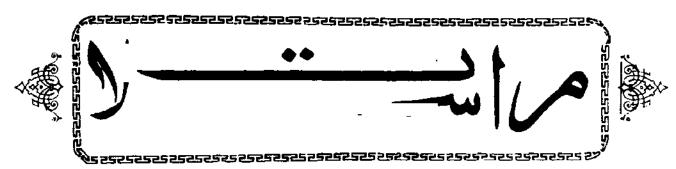
الاعتصاب في الاسلام

از مولانا عبد السلام ندوي

(۲)

(تقسيم دوم)

(کيا اسٹرائک صرف تجارت پيشه گروہ هي کرسکتا ہے ؟)

تصريحات مذکورہ بالا سے اگرچه ثابت هوگيا ہے که اسٹرائک تجارتي تعلقات رکھنے والوں کے ساتھه مخصوص نہيں ہے ' ليکن ايک معترض کہه سکتا ہے که طلباء کي مخصوص حالت تمام دنيا سے مختلف ہے اور وہ اونکو اسٹرائک کي اجازت نہيں ديتي - اس بنا پر سب سے مقدم سوال يه ہے که اوستاد و شاگرد کے تعلقات اسٹرائک کے متحمل هوسکتے هيں يا نہيں ؟

اسلام کے نظام تعليم ميں ابتدا سے ليکر آجتک جو تغيرات وانقلابات هوے هيں' اونکي تاريخ اگرچه نہايت دلچسپ ہے ليکن يه مضمون اوسکي گنجايش نہيں رکھتا' اجمالاً صرف يه بيان کردينا کافي هوگا که صحابه کرام بلکه تابعين کے زمانه تک تعليم پر اجرت لينا سخت ننگ و عار بلکه گناہ خيال کيا جاتا تها ' اور محدثين نے مدت تک اس روش کو قائم رکها - چنانچه ايک محدث کي آنکهه ميں آشوب تها - ايک طالب العلم نے سرمه پيش کرنا چاها ' انهوں نے صاف انکار کرديا . که علم حديث اس ظاهري معارضه کا بهي متحمل نہيں هو سکتا حالانکه يه معارضه نه تها - (۱)

- ايک مرتبه حضرۃ حسن بصري نے بازار ميں کپڑا خريدنا چاها - بزاز نے کہا که " آپ کو اس قيمت پر ديتا هوں ورنه دوسرے کو هرگز نديتا " چونکه اس رعايت کا سبب صرف يه تها که وہ بہت بڑے محدث تهے ' اسليے بظاهر يه تخفيف ' علم حديث کا معارضه تهي ' ليکن يه غير محسوس معارضه بهي اونکو اس قدر شاق گذرا که پهر تمام عمر خريد و فروخت کيليے بازار نه گئے (۲) -

محدثين ميں اگر کوئي ماهوار وظيفه ليتا بهي تها تو اوسکو طلباء پر صرف کرديتا تها (۳) بعض محدثين خود طلباء کو مالي اعانت ديتے تهے (۴) اس استغناء و قناعت کا يه اثر تها که علماء کو سلاطين کا مطلق خوف نه تها (۵) بلکه اسکے برعکس خود شاهزادے محدثين سے ڈرتے تهے (۶) بعض محدثين علانيه سلاطين کو گالياں ديديتے تهے (۷) يه استغناء صرف مال و دولت تک هي محدود نه تها' بلکه علماء کو عزت ' شہرت ' اور جاہ طلبي سے بهي سخت نفرت تهي - امام اعمش کا بيان ہے که هم نے ابراهيم کو مجبور کيا که وہ مسجد ميں ستون کے پاس بيٹهه کر درس ديں - چونکه اس ذريعه سے گويا اپنے آپ کو نماياں کرنا تها - اسليے اونهوں نے انکار کرديا -

حارث بن قيس جعفي کا يه حال تها که جب ايک يا دو آدمي اون سے درس حديث حاصل کرتے تهے تو وہ بيٹهے رهتے تهے ' ليکن جب مجمع هوجاتا تها تو شہرت و جاہ طلبي کے خوف سے اوٹهه جاتے تهے - ربيع کے پاس جب طلباء حاضر هوتے تهے تو کہتے تهے که خدا تمہارے شر سے بچاے (۱) -

تذکرۃ الحفاظ وغيرہ ميں اس قسم کے واقعات بکثرت منقول هيں ليکن اس موقعه پر هم محدثين کے فضائل و مناقب کا باب باندهنا نہيں چاهتے' بلکه اس تفصيل کا مقصد يه ہے که جب تک يه نظام تعليم قائم تها ' طلباء و اساتذہ کے تعلقات اسٹرائک کي گنجايش نہيں رکهتے تهے' کيونکه اسٹرائک کا مقصد (جيسا که اوپر گذر چکا) يه هوتا ہے که تمدني فوائد و منافع سے دوسرے گروہ کو محروم کرديا جاے - ليکن اس نظام تعليم ميں اساتذہ کو طلبا کے ذريعه سے کوئي ذاتي فائدہ حاصل نه تها - مال و دولت سے وہ بيزار تهے' جاہ و شہرت سے اونکو نفرت تهي ' خود بعض محدثين طلباء کو مالي مدد ديتے تهے' ايسي حالت ميں اسٹرائک اونکو کس فائدہ سے محروم کرسکتي تهي ؟ بلکه اسکا اثر خود طلباء پر نہايت مضر پڑسکتا تها - اخلاقي حيثيت سے اس بے نيازي اور بے نفسي کا طلباء پر جو اثر پڑتا تها وہ کسي قسم کي سرکشي کي اجازت نہيں ديسکتا تها - ليکن تاريخ اسلام کے يه ايام بيض جب گذر گئے تو دفعةً نظام تعليم ميں انقلاب پيدا هوا اور اوس نے شاگرد و اوستاد کے علمي تعلقات کو مبدل به تجارت کرديا - علماء کو ماهوار تنخواهيں ملنے لگيں' بيش قرار وظائف مقرر کيے گئے - اور اس انقلاب نے رفته رفته اونهيں حرص و طمع کا خوگر بنا ديا ' جس نے اون کے وقار کو دفعةً بالکل مٹا ديا.

علامه ابن خلدون نے مقدمه تاريخ ميں روايات کي تنقيد کا ايک خاص اصول يه قائم کيا ہے که " تاريخي روايات ميں زمانے کے تغيرات کو نظر انداز کردينا سخت غلطيوں کا باعث هوا کرتا ہے " چنانچه لکهتے هيں :

ومن الغلط الخفي في التاريخ ' الذهول عن تبدل الاحوال في الامم والاجيال بتبدل الاعصار ومرور الايام وهوداء دوي شديد الخفاء اذ لايقع الا بعد احقاب متطاولة فلا يكاد يتفطن له الا الآحاد من اهل الخليقة	تاريخ ميں ايک مخفي غلطي يه ہے که تغيرات زمانه سے قوموں ميں جو تغير هوتا ہے اوسکو بهلا ديا جاتا ہے' اور يه سخت مرض ہے جو نہايت مخفي طور پر پيدا هوتا ہے کيونکه اوسکا ظهور ايک زمانه ممتد کے بعد هوتا ہے اسليے اوسکو صرف چند مخصوص افراد سمجهتے هيں -

علامۂ موصوف نے اس کليه کے جزئيات کي جو تشريحي مثاليں دي هيں' اون ميں ايک مثال تعليم کا مسئله بهي ہے - جس سے اس انقلاب کي حقيقت اور اوسکا عملي اثر اچهي طرح واضح هوسکتا ہے ' اسليے هم اوسکا خلاصه درج کرتے هيں :

" اسي قبيل سے يه واقعه بهي ہے جسکو حجاج کے متعلق مورخين نے بيان کيا ہے که اوسکا باپ معلم تها ' حالانکه اس زمانه

(۱) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۹۳
(۲) مسند دارمی صفحه ۷۵
(۳) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ - ص ۱۹۱
(۴) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ - ص ۲۵۰
(۵) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۴۳
(۶) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۱۸۹
(۷) تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ - ص ۲۹۵

(۱) دارمی صفحه ۷۱

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ھین تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جالیے صبح کو دست خلاصہ ھوگا ' اور کام کاج کہانے پینے نہانے میں ھرج اور نقصان نہ ھوگا کہانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے ۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ھو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ھوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ھی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی ۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ھی کا پڑیگا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ھونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھوجاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ھوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ھوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردی ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ھو - سردی سے ھو یا گرمی سے - جنگلی بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھی ھو - کالا بخار - یا آسامی ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ھوگئی ھوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھ پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ھو - کام کرنے کو جی نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ھوجاتے ھیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ہے

المشتـــــہر ڈاکٹر ... الکٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

کیا اسٹرائک کے عدم جواز پر کوئی شرعی دلیل قائم ہے ؟ حضرت موسی علیہ السلام نے بغرض تحصیل علوم حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھہ رہنے اور مدت سفر کرنے کی اجازت چاہی ' اعتراض و اختلاف نہ کرنے کا باہم معاہدہ بھی ہوگیا ' لیکن حضرت موسی علیہ السلام نے اون سے ہر جگہ اختلاف کیا - یہاں تک کہ اونکو ناگواری کے ساتھہ حضرت خضر علیہ السلام کی رفاقت سے الگ ہونا پڑا - اس قصہ کی تفسیر میں امام رازی نے نہایت نکتہ سنجی کے ساتھہ طلباء و اساتذہ کے اختلاف کا ضروری اصول بنا دیا ہے ' چونکہ اس سے ہمارے بیان کی تائید ہوتی ہے ' اسلیے ہم اس موقع پر امام رازی کی تقریر کا خلاصہ درج کرتے ہیں -

" جاننا چاہیے کہ طالب العلموں کی دو قسمیں ہیں ' ایک وہ طالب العلم ہے جو بالکل علم نہیں رکھتا - وہ بحث و مباحثہ کا خوگر نہیں ہوتا ' اعتراض کرنے کی اوسکو عادت نہیں ہوتی - دوسرا وہ طالب العلم ہے جس نے بہت سے علوم حاصل کرلیے ہیں ' دلیل قائم کرنے اور اعتراضات کرنے کا عادی ہے - پھر وہ اپنے سے کامل تر انسان سے تعلق پیدا کرتا ہے تاکہ درجہ کمال کو پہونچ جاے ' اس دوسری صورت میں تعلیم حاصل کرنا نہایت دشوار ہے ' کیونکہ جب ایسا طالب علم کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے یا کوئی ایسا کلام سنتا ہے ' جو اوسکو بظاہر ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے - لیکن در حقیقت صحیح اور ٹھیک ہوتا ہے تو یہ طالب العلم چونکہ بحث مباحثہ ' مجادلہ و مناظرہ کا خوگر ہوتا ہے اور اوس سے کی ظاہری ناپسندیدگی اور اپنے عدم کمال کی بنا پر اوسکی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا ' اسلیے نزاع ' بحث اور اعتراض کی جرات کر بیٹھتا ہے ' اور اس اعتراض کا سننا اوستاد ماہر فن پر گراں گذرتا ہے ' جب اس قسم کا واقعہ دو تین مرتبہ پیش آ جاتا ہے ' تو اوستاد و شاگرد میں سخت نفرت پیدا ہو جاتی ہے - خضر علیہ السلام نے حضرت موسی سے یہ کہکر " کہ تم صبر کی طاقت نہ رکھوگے " اس طرف اشارہ کیا تھا کہ تم بحث و مباحثہ کے خوگر ہو چکے ہو (اسلیے اعتراض کروگے) اور اپنے اس قول سے " کہ تم کو جس چیز کی حقیقت معلوم نہیں اوس پر کیونکر صبر کرسکتے ہو "

یہ اشارہ کیا تھا کہ آپ حقائق اشیاء کے عالم نہیں ' اور ہم بیان کرچکے ہیں کہ جب یہ دونوں باتیں جمع ہوجاتی ہیں تو سکوت مشکل اور تعلیم دشوار ہو جاتی ہے اور آخر کار اوستاد و شاگرد میں نفرت و بغض پیدا ہوکر قطع تعلق ہو جاتا ہے -

(تفسیر کبیر جلد ٥ - ص - ۷۴۱)

اگر حضرت موسی علیہ السلام نے باوجود معاہدہ کے خضر علیہ السلام پر اعتراضات کیے اور ناگواری کی یہ نوبت پہونچی کہ اونکا ساتھہ چھوڑنا پڑا ' تو ہمدرست طلبا کو اسٹرائک کرنے پر کیوں لعن و طعن کیا جاتا ہے ؟ کیا اونھوں نے بھی اساتذہ کے ساتھہ کوئی معاہدہ کیا ہے ؟

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مقدمہ دائر کرنے کیلیے مدعی کا صرف یہ اعتقاد کافی ہے کہ وہ حق پر ہے وہ اسکا ذمہ دار نہیں ہے کہ قانون بھی اسکی تائید کریگا یا نہیں ؟ ورنہ اگر یہ ذمہ داری بھی اس پر عائد کردی جاے ' تو مدعی مدعی نرہے گا ' بلکہ جج ہو جائیگا - (لہا بقیۃ ما لحقۃ)

خریداران الهـــلال سے التمـــاس

بیار مند ایک یتیم اور بالکل غریب لڑکا ہے والد کو فوت ہوے دس سال کامل گذر گئے - نہ کوئی ہماری جائداد ہے اور نہ کوئی بیرونی آمدنی ' باوجود ان سب باتوں کے مجھے اخبار بینی کا اسقدر شوق ہے کہ تحریر نہیں کر سکتا - بالخصوص جناب کے اخبار الہلال کو جس شوق سے میں پڑھتا ہوں اور جناب کی تحریر پر جس طرح شیدا ہوں اسے کیا عرض کروں ؟ پہلے تو جناب کا اخبار مجھے دیکھنے کو مل جاتا تھا ' لیکن اب عرصہ تین چار ماہ سے محروم ہوں - میری تعلیم اسوقت عربی میں کافیہ اور اردو و انگریزی میں میٹرک تک ہے اگر کوئی صاحب دل بزرگ مجھہ غریب یتیم کے حال پر نظر توجہ فرماکر فی سبیل اللہ اخبار جاری فرمادیں تو عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے -

فقیر حافظ محمد شریف طالب علم معرفت مولوی محمد عبد الطیف صاحب امام مسجد حضرت شاہ - متصل ڈاک خانہ - از کہرور پکا - ضلع ملتان

اِنّ اللہ مع الصابرین

حضرت مولانا ! نمبر ۴ کہولتے ہی مضمون " مسئلہ قیام الهـــلال " نظر پڑا -

آخر خدا خدا کرکے مہر سکوت ٹوٹی - جب تک تمام مضمون نہ پڑھ لیا - بے حد بے چینی رہی - کبھی یہ خیال ہوا کہ الہلال (خدا نخواستہ) بند ہو جائیگا - کبھی یہ تذبذب کہ ماہوار نکلیگا - کبھی یہ کہ کاغذ کم درجہ کا لگایا جائیگا - قصہ مختصر یہ کہ ایک خیال آتا تھا اور ایک جاتا تھا - آخر کار یہ پڑھکر کہ الہلال ہفتہ وار قائم رہیگا - تمام امیدیں برآئیں - فالحمد للہ علی ذالک -

اِس کو جناب کا لکھا ہوا تصور کروں یا یہ کہوں کہ خاکسار کی ہی تجویز کو شرف قبولیت بخشا گیا - احقر کا جو مضمون نمبر ایک میں نکلا ہے - اسمیں " ایک پیسہ کا کارڈ ڈالکر خریداری سے سبکدوش ہوجائیں " کا مطلب بھی یہی تھا کہ دیکھوں کون آزمایش میں کامیاب ہوتا ہے ؟ تاہم صاف صاف لکھنا مناسب نہ سمجھا - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - اصل مطلب یہ ہے - کہ اِسی میں قارئین کرام کے لیے آزمائش ہے - اگر وہ اس آزمایش میں پورے اُترے - تو آیندہ مقاصد کے پورا ہوجانے کی امید ہے - اور اگر نہیں تو میری طرف سے الہلال چاہے جاری رہے یا بند ہوجائے - یکساں حال ہے -

احمد علی از مکلوڈ گنج روڈ — بہاولپور

خـــدام کعبہ

جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب ریٹائرڈ اگزیکیٹو انجنیر یونائیٹڈ پرونس جنکو آزی گیشن ورکس (آبپاشی) کے کاموںمیں ۳۲ سال کا تجربہ ہے - آپ انجمن خدام کعبہ کو آئندہ جنوری سنہ ۱۹۱٥ میں اپنی خدمات سپرد فرماتے ہیں کہ حجاز ملاحظہ فرمائینگے اور زبیدہ کنال (نہر) کا ملاحظہ فرماکر اپنی رپورٹ پیش کرینگے جس سے مکہ معظمہ میں آب رسانی میں ترقی ہو -

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۷ | جلد ۵

کلکته: چهار شنبه ۱۹ رمضان ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday August, 12. 1914.

دولة عثمانیه کا جنگي جهاز :
" ملت "

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ : ۱۸)
" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و سبع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالسنۃ والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا الغواء مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم جدیدہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اکمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں رحیدہ و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Tel. Address: "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۷ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۹ - رمضان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵
Calcutta : Wednesday, Augst, 12 1914.

اعتذار

(۱) یورپ کي منتظر و موعود جنگ شروع ہوگئي - اسکے متعلق بحث و مذاکرہ اور اعتبار و بصائر کے بکثرت اطراف و مواضیع ہیں' جنکو مسلسل لکھنا چاہیے' مگر مجھے ابتک بہ تفصیل لکھنے کي مہلت نہ ملي - ضروري حالات و اخبار درج کردیے گئے ہیں تاکہ قارئین کرام کي معلومات کے تسلسل میں انقطاع نہو - آیندہ مقالات افتتاحیہ اسی موضوع پر شایع ہونگے - احباب منتظر رہیں -

(۲) الہلال اردو پریس میں پہلا رسالہ ہے جو ہفتہ وار رسائل کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہتا ہے - ایک ایسے جرنل کے فرائض صالحہ میں یہ داخل نہیں کہ وہ جنگ وغیرہ کے موقعہ پر تمام خبروں کو اکٹھا کرتا رہے- یہ کام روزانہ اخبارونکا ہے اور اسي لیے ایک روزانہ ضمیمہ شائع کردیا گیا ہے - ہفتہ وار رسالے کا کام زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ہفتے بھر کے حوادث و سوانح پر ایک جامع نظر ڈالکے اسکا خلاصہ پیش کردے -

چنانچہ اس لحاظ سے الہلال کي نسبت ہم جنگ بلقان کے زمانے کو یاد دلاتے ہیں' اور موجودہ جنگ کے متعلق بھي اطمینان دلاتے ہیں کہ جیسی معلومات' جیسے مفید اور بلند مباحث' جیسي دقیق اور پر از نتائج نظر و نقد' اور جیسي دلچسپ تصویریں اور مناظر الہلال فراہم کریگا' انشاء اللہ تعالی وہ اسکے معیار و درجہ سے کمتر نہیں بلکہ بلند تر ہی ہونگے -

تذکار ماہ مقدس !

(۱) ہم نے گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ آیندہ اشاعت میں ماہ رمضان المبارک کے متعلق غیر معمولی تعداد میں مضامین مرتب کرنے کی کوشش کرینگے - چنانچہ اس نمبر میں اکثر ابواب اسی کے مذاکرات و مباحث پر مشتمل ہیں -

(۲) ان مضامین کی کثرت کی وجہ سے تصاویر کی گنجایش نہ نکل سکی - پچھلی چند اشاعتیں بھي تصاویر کے اعتبار سے قلیل البضاعۃ تھیں - ہمیں اسکا خیال ہے - آیندہ اشاعت میں ان سب کی تلافی کردي جائیگی' اور اسکا تقریباً ہر باب مصور ہوگا - تقریباً بیس پچیس تصویریں ترتیب دي جارہی ہیں - اور بعض مرقع علحدہ بطور ضمیمہ کے آرٹ پیپر پر چھپ رہے ہیں - علی الخصوص جنگ یورپ کے متعلق -

(۳) مگر احباب کرام کو بھی توجہ کرنی چاہیے کہ قیمت کے اضافہ کے بعد بقیہ روپیہ کا بھیجدینا ہم نے انکے ذمے چھوڑ دیا ہے - اپنے طرف سے سعي نہیں کی - پس جن حضرات نے ابتک توجہ نہ کی ہو وہ توجہ فرمائیں - دفتر الہلال روپیہ پیسے کیلیے بار بار اصرار کرنے کا عادي نہیں ہے -

روزانہ ضمیمہ

—:*—

مقامی پبلک کے اصرار سے مجبور ہوکر دفتر الہلال نے ایک روزانہ ضمیمہ شایع کرنا شروع کردیا ہے - محض روزانہ تار برقیوں کا ترجمہ عین وقت پر شایع کرنا مقصود تھا لیکن ضمناً جنگ کے متعلق ضروري مباحث و مضامین بھی درج کیے جاتے ہیں

(۱) رائل سائز کے چار صفحوں پر شائع ہوتا ہے - فی صفحہ چار کالم -

(۳) کلکتہ سے لیکر بنارس تک کیلیے یہ ضمیمہ یکساں مفید ہے-

(۴) صوبۂ بہار کے تمام شہروں نیز مظفر پور' مرزا پور' اور بنارس وغیرہ کیلیے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو مندرجہ ذیل ضمیمہ فروخت کریں - معقول کمیشن قرار دیا گیا ہے -

SEWING MACHINES

BALLERS WINDERS

AUTO KNITTING

THE ADARSHA KNITTING Co

Importers Manufacturers

General ... & Commission Agent

CALCUTTA

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں۔اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ۔

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

انریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپنے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنچ — سول کورٹ روڈ ڈنکالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

طرح بحر ابیض میں بھی جنگ شروع ہو جاتی' اور اسطرح برطانی بیڑہ کی طاقت کو دو ٹکڑوں میں بٹ جانا پڑتا -

لیکن اب بحر ابیض پر سکون رهیگا اور بحر شمالی میں فرانسیسی اور برطانی' دونوں بیڑے جرمن بیڑے کے مقابلے میں صف آرا ہونگے -

آسٹریا اور جرمنی دونوں مشترکہ طور پر جنگ میں شرکت کے لیے اطالیا پر دباؤ ڈال رہے ہیں لیکن ابھی تک اسکی طرف سے ناطرفداری هي پر اصرار ہے -

(الوالعزم جرمنی)

جرمنی کی انجام اندیشی کی خواہ داد نہ دیجاے' مگر اسکی اسکندرانہ حوصلہ مندی اور اولو العزمانہ نپولین فرمائی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے - ایک طرف تو وہ بلجیم کو تاراج کررهي ہے' دوسری طرف فرانس سے معرکہ آرا ہے' تیسری طرف مشرقی یورپ کے عفریت (روس) سے پنجہ آزما ہے' چوتھی طرف سب سے بڑی طاقت یعنی انگریزی بیڑے پر بے باکانہ حملہ آور ہے - پھر لطف یہ کہ ہر جگہ فاتحوں اور حاکموں کی طرح ہجوم و اقدام ہے' نہ کہ دفاع و جواب ! !

حقیقت یہ ہے کہ خواہ نتیجہ کچھہ هي نکلے' لیکن تاریخ قرون جدیدہ میں اولوالعزم اور فرزانہ همت جرمنی کی بے جگری همیشہ عظمت و شرف اور تکریم و احترام کے ساتھہ یاد کی جائیگی - اس نے اس تاریخی صداقت کو پھر زندہ کردیا کہ اصلی طاقت دل و دماغ کی طاقت ہے' اور اصلی قوت جذبات و حسیات کی ہے - آهن پوش جہازوں سے بڑھکر همت کو قوي ہونا چاهیے - اور قیمتی توپوں کی کثرت کی جگہ عزم و ارادے کی فضاء میں وسعت درکار ہے !

(بحر شمالی کا معرکہ زار)

بحر شمالی میں جسقدر مناوشات ہوے ہیں' انمیں ابتک دونوں فریق برابر رہے - اگر جرمنی کا جہاز کوایںجن عرق ہوگیا ہے تو انگلستان کا ایمفن بھی ڈوبا ہے - کوایںجن کے علاوہ جرمنی کے دو کروزر اور ایک زیر آب کے غرق ہونے کی بھی اطلاع دی گئی ہے - لیکن جس زمانہ میں " ۱۹ جہازوں کی گرفتاری" اور جرمن بیڑے کے فرار ہونے کی بے بنیاد خبریں شائع ہورهي ہوں اس زمانے میں ان غیر سرکاری تاروں کا کون اعتبار کرسکتا ہے ؟ لیکن اگر یہ تسلیم کرلیا جاے کہ جرمنی کے دو کروزر اور زیر آب غرق ہوگئے - تب بھی جرمنی کی بلند همتی کی داد دینا پڑیگی - کیونکہ با ایں همہ اس نے پھر و ماہ حال کو برطانی اسکوئڈرن پر حملہ کردیا ہے - اگرچہ کہا گیا ہے کہ یہ حملہ ناکام رہا اور خود جرمنی کی ایک زیر آب کشتی غرق ہوگئی -

(جرمنی اور فرانس)

اس هفتہ جرمنی اور فرانس میں بحری اور بری' دونوں قسم کی جنگیں ہوئیں - ریوٹر کے تمام تاروں کا خلاصہ یہ نظر آتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے دونوں قسم کی جنگوں میں جرمنی هي کو شکست ہوئی' مگر اصلیت یہ ہے کہ هندوستان میں بیٹھکر فتح و شکست کی صحیح خبروں کا معلوم کرنا اب تقریباً محال ہوگیا ہے - کیونکہ کوئی خبر بغیر سرکاری نگرانی کے نہیں آ سکتی - حتی کہ اسٹیسمین وغیرہ کی پچھلی خاص ڈاک بھی بمبئی میں روک لی گئی کہ کہیں حکومت کے عظمت خلاف کوئی خبر اسمیں نہ دیدی گئی ہو -

بحری جنگ کے متعلق ریوٹر الجزائر سے تار دیتا ہے کہ فرانسیسی بیڑے نے پینتھر نامی جرمن کروزر کو غرق کردیا - ڈیلی کرانکل نے جوش مسرت میں اپنے نامہ نگار پیرس کی روایت پر اتنا اضافہ اور کردیا ہے کہ "گوبین" اور "بریسلا" نامی جرمن جہازوں کو فرانس نے گرفتار کرلیا ہے - لیکن تھوڑے هي دیر کے بعد اسکی تغلیط کرنی پڑی' کیونکہ یہ دونوں جہاز اسوقت تک اپنے اصلی مالک کے قبضہ میں بدستور مصروف جنگ و پیکار ہیں !

السیس اور لورین فرانس کے دو صوبے ہیں جن پر جرمنی نے سنہ ۷۰ کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا' لیکن اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی پیشقدمیاں اس طرف کامیاب ہوئیں' اور جرمنی کے استحکام سے پہلے فرانس کو بڑھنے کا موقعہ ملگیا -

لورین میں فرانسیسی فوج نے " ول " اور " موانیوک " پر قبضہ کرلیا ہے - الٹکرچ میں بھی وہ داخل ہوگیا - فرانس نے الٹکرچ میں فرانسیسی فوج کی " حیرت انگیز همت مردانہ " کی خود ستایانہ داد دی ہے -

(روس و جرمنی)

روس اور جرمن فوجیں بھی اس هفتہ باهم معرکہ آرا رهیں - سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک مبہم و مجہول تار سے معلوم ہوتا ہے کہ روس اور جرمنی کا کسی خاص مقام پر باهم مقابلہ ہوا مگر جرمن فوج کو شکست ہوئی' اور وہ بہت سے گاوں جلا کے پیچھے هٹگئی ہے -

لیکن لندن سے ۷ - اگست کا چلا ہوا ایک تار مظہر ہے کہ روس کے نقصانات بہت شدید ہیں' اور جرمنی کی سوار فوج نے وربیلن کے قریب مقام کبرلی پر حملہ کردیا ہے -

(آسٹریا اور روس)

آسٹریا نے سرویا پر حملہ موقوف کرکے اپنی تمام قوت کا رخ روس کی طرف پھیر دیا تھا' مگر سرویا اور جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے اتحاد نے پھر اسطرف متوجہ کردیا ہے - آخرین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سروی فوج اسوقت رسی گرد اور سنجک کوئی بازار پر قابض ہوگئی ہے -

علی هذا جبل اسود کی فوج نے بحر ایڈریاٹک کے ایک ساحلی شہر اسپیزا نامی اور اسکے قرب و جوار کے اور دو شہروں پر بھی قبضہ کرلیا ہے - ادهر آسٹریا نے بھی کئی بار دریاے ڈینیوب کو عبور کرنے کی کوشش کی' اور گو اسمیں کامیابی نہ ہوئی مگر جبل اسود کے بندرگاہ اینٹی ودی پر گولہ باری سروع کردی ہے' جس کا آغاز جنگ میں اس نے محاصرہ کرلیا تھا -

روس اور آسٹریا کے متعلق سب سے آخرین اور سب سے زیادہ قابل ذکر خبر یہ ہے کہ روسی فوج وادی اسٹائر کی راہ سے آسٹریا کی قلمرو میں داخل ہوگئی ہے -

(تغیرات تازہ)

۱۱ - اگست کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے موجودہ نقشہ میں عنقریب ایک خاص تغیر ہونے والا ہے - سرویا کے جرمنی کے مقابلہ میں بھی اعلان جنگ کردیا ہے - آسٹرو فرانسیسی سرحد پر نہایت سرعت کے ساتھہ فوجی تیاریاں ہورهی ہے - جاپانی بیڑا بھی امیر البحر ڈیدا کے زیر کمان دریا میں آ گیا ہے اور عجب نہیں کہ اتحاد کی طرف سے جرمنی اور آسٹریا کے جہازوں پر حملہ آور هو یا اس وقت جنگ میں حصہ لے' جب بحر هند یا بحر ابیض پر حملہ کیا جاے -

آسٹریا اور انگلستان کے تعلقات هنوز منقطع نہیں ہوے ہیں - لیکن اگر منقطع ہوگئے اور اطالیا کو بھی جرمنی کے اندار و تہدید یا قوم کے اصرار و ضد سے میدان جنگ میں اترنا پڑا' تو جنگ کا نقشہ اس نقشہ سے بالکل مختلف هوجائیگا جو تمام دنیا بلکہ خود جرمنی اور آسٹریا جنگ سے پہلے اور آغاز جنگ کے وقت سمجھتی تھی -

(شعاع امید)

موجودہ دولہ عثمانیہ کی حکومت جس حسن تدبیر اور سیاست و حکمت جنگی کا نمونہ ابتدا سے پیش کررهی ہے' وہ تاریخ میں همیشہ یادگار رهیگا -

دول عظمی کی طرف سے باهمی اعلان جنگ ہوتے هي دولۃ علیہ کے آلات عمل میں ایک نئی حرکت شروع ہوگئی تھی اور تمام یورپین سرحدوں پر جنگی طیاریوں کا حکم دیدیا گیا تھا - اب ۱۱ - اگست کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک طیاریوں سے گذر کر اقدام و عمل کے میدان میں پہنچ گئے هیں بعض دیدی اطلاع ہے قریب بلغاری قلمرو کے اندر عثمانی فوجیں جمع ہورهی هیں -

ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس!

ھفتۂ جنگ

خون اور آتش کا کھیل جو دنیا کی سربرآوردہ اور خباثت و درندگی کی پیدا کی ہوئی قوتوں کے درمیان شروع ہوا، پوری سرعت اور تیزی کے ساتھ جاری ہے - خون کی پیاس جو سرخ سمندروں کی تلاش میں بھوکی، اور ہلاکت کی بھوک جو انسانی لاشوں کی ڈھونڈھ میں نمودار ہوئی، اپنی تلاش میں سرگرم اور اپنی جستجو میں بدستور غرق ہے - آگ کے شعلے سمندروں کے اوپر تنور کی چھت کی مانند دکھائی دے رہے ہیں، اور لہو کی ندیوں سے زمین کی سطح چھپ گئی ہے - یہ سب کچھ ہوا اور ہو رہا ہے، اور بجلی کی چمک کی طرح اس آتشیں اور خونیں تماشے کے پردے بدلے جا رہے ہیں - تاہم اب تک خونریزی کا حلق تشنہ اور بربادی اور موت کا معدہ خالی ہے - یہ شعلے چولہے کی ابتدائی حرارت کی چنگاریاں ہیں، اور یہ طوفانوں اور موجوں کا نمود آنے والے وقت کیلیے مثل چھوٹی چھوٹی لہروں کے ہے جو اپنے عقب کے مد و جزر کا پیغام لاتے ہیں - پس زمین پر افسوس اور اسکے رہنے والوں پر ماتم، کیونکہ شیطان آ گیا، اور خدا کی رحمت اور انسان کی محبت کا دور ختم ہوا - اب تمدن کی تعمیر اور علم و تہذیب کی آبادی کی جگہ ہلاکتوں کے احاطہ اور بربادیوں کے تسلط کا قصہ ہم سنائیں گے - آج اس داستان وحشت کا پہلا ہفتہ ہے -

(جنگ کا پہلا ہفتہ)

آغاز جنگ پر ایک ہفتہ سے زیادہ وقت گذر گیا مگر ہنوز وہ اپنی پہلی منزل سے آگے نہیں بڑھی - اسوقت تک کوئی لڑائی ایسی نہیں ہوئی ہے جسکو صحیح معنوں میں اس خونخواری کی سب سے بڑی ٹکر کا "معرکہ" کہا جاسکے -

(بلجیم کا ثبات)

جنگ کی یہ سست رفتاری بظاہر اسلیے ہے کہ بعض امور بالکل خلاف توقع و قیاس پیش آئے - بلجیم نے ان سرحدوں کے استحکام و تحصین کی طرف بہت کم توجہ کی تھی جو جرمنی کی سرحدوں سے ملحق ہیں - اسلیے خیال کیا گیا تھا کہ اپنی کمزوری سے مجبور ہو کر وہ جرمن فوج کو راستہ دیدیگا، اور اگر اس نے روکا تو جرمنی کا محض ایک ابتدائی حملہ اسکی راہ صاف کردیگا -

مگر دونوں خیال غلط نکلے - نہ تو بلجیم نے جرمن فوج کو گزرنے دیا، اور نہ وہ جرمن فوج کی سخت کوشش کے باوجود اب تک مغلوب ہوا ہے - جرمنی کی پیشقدمی لیج تک آ کے رک گئی ہے جو بلجیم کا سب سے بڑا مستحکم اور قلعہ بند دروازہ ہے -

آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی فوج لیج کے اندر داخل ہوگئی لیکن قلعے اسوقت تک غیر مسخر ہیں - جرمنی نے دھمکی دی ہے کہ اگر قلعہ بند فوج نے اپنے آپ کو حوالے نہ کیا تو شہر جلا کر خاک سیاہ کردیا جائیگا - لیکن اسکا جواب یہ ملا کہ مزید بلجین فوج لیج کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے -

(اطالیا کا تخلف عہد)

ادھر تو بلجیم نے خلاف امید استقامت دکھائی - ادھر اطالیا نے باوجود ایک بار اعانت کا علانیہ وعدہ کرلینے کے کھلم کھلا ناطرفداری کا اعلان کردیا، اور آسٹریا اور جرمنی کی شرکت پر آمادہ نہ ہوئی - مسیحی مذہب میں ممکن ہے کہ حفظ میثاق اور وفاے عہد کی اخلاقی عزت تسلیم کی گئی ہو، لیکن مسیحی اقوام میں تو من حیث القوم نقض عہد سے زیادہ کوئی شے آسان نہیں - انکے عہد و میثاق تار عنکبوت ہیں جنمیں اپنے کمزور حریف کو تو گرفتار کر لیا جاتا ہے، پر خود کبھی نہیں گرفتار ہوتے -

اسلیے جو دنیا یہ دیکھ چکی ہے کہ علم و تمدن کی چھ علم بردار سلطنتوں نے دولۃ عثمانیہ کے بقاے رقبۂ حکومت کا وعدہ کیا تھا مگر بزرگ ترین مسیحی حواری سینٹ پیٹر کی طرح "تین بار مرغ کی بانگ دینے سے پہلے" اس سے منھ موڑ لیا تھا - اسکے لیے یہ بات ذرا بھی تعجب انگیز نہوگی کہ انہی چھ سلطنتوں میں سے ایک سلطنت نے پھر اسی فعل کا تنہا اعادہ کیا ہے جسکو وہ سب کی معیت میں کرچکی تھی - اور باوجود باہمی مفاہمت میں شریک ہونے کے اپنے ساتھیوں کی اعانت سے انکار کردیا ہے!

تاہم یہ خلش ضرور پیدا ہوتی ہے کہ اطالیا نے ایسا کیوں کیا؟ بہت کم نظریں اسکی تہہ تک پہنچی ہونگی، مگر آؤ ہم اس عقدہ کو حل کریں!

انگلستان کی پالیسی یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام حریفوں میں سے مقابلہ کے لیے صرف جرمنی کو انتخاب کیا ہے اور بقیہ کے ساتھ مقابلہ کے بدلے مصالحت کرتا رہا ہے - اس نے اپنے حریفوں کے منھ خوان یغما (عالم اسلامی) کے لقموں سے بند کردیے - مراکش فرانس کو دیدیا اور اسکے مقابلہ میں مصر کا میدان اپنے لیے صاف کیا - ایران کو روس کے پیروں تلے ڈالدیا تاکہ وہ اسے روندے، اور اسکے خون سے اپنے فتح و استعمار کی پیاس بجھاے -

اطالیا اگرچہ اسکی حریف نہ تھی مگر اسکے حریف (جرمنی) کی حلیف ضرور تھی - انگلستان نے چاہا کہ اسے بھی اپنے ساتھ ملا لے اور اتحاد ثلاثہ کے مقابلے میں مفاہمت کی قوت کو اختلاف و تفرقہ ڈالکر ضعیف کر ڈالے - اسلیے وہ الحاق طرابلس میں اسکا دست و بازو بنگیا، اور اس قزاقانہ دستبرد میں معاون ہوا جو تاریخ انسانیت میں ہمیشہ موجودہ عہد کی سب سے بڑی قومی بد اخلاقی تسلیم کی جائیگی -

مصر اگرچہ دولۃ عثمانیہ کا ایک جزء تھا مگر اسے ناطرفدار قرار دیکے عثمانی فوج کو طرابلس جانے سے روکدیا گیا - پھر جب یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تو جنگ بلقان شروع کرائی گئی اور کامل پاشا کے ذریعہ طرابلس کو اندرونی خود مختاری دلوا دی - اسکے بعد جب اطالیا نے الحاق طرابلس کا اعلان کیا تو سب سے پہلے انگلستان ہی نے لبیک کہا اور اسے باقاعدہ تسلیم کرلیا! اگر انگلستان ایسا نہ کرتا تو اٹلی کبھی بھی کامیاب نہوتا -

پس اطالیا کی موجودہ ناطرفداری ان گراں بہا احسانات کا احسانمندانہ معاوضہ ہے، اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - جس انگلستان نے اسکی خاطر تاریخ عالم کی ایک یادگار قزاقی کو جائز رکھا، جس انگلستان نے اٹلی کی خاطر دولۃ عثمانیہ کی نئی دستوری قوت کو عین تولید و نشئۃ کے عہد میں پامال کردیا، جس انگلستان نے اسکے لیے مصر کا راستہ مسدود کرنے میں کچھ پروا نہ کی کہ وہ ابتک قانوناً عثمانی ملک اور ایک ترکی مقبوضہ ہے، اور پھر جس انگلستان نے جنگ بلقان کی فرصت دلا کر اسے سخت مایوسی اور ہراس کے عالم میں طرابلس دلادیا: یہ کیسے ممکن تھا کہ اسکے آگے خیرہ چشمی کے ساتھ وہ حریفانہ بڑھتی، اور اسقدر جلد اپنے فوائد کے سب سے بڑے خداوند سے بغاوت کرتی؟

اطالیا کی علحدگی نے بحری جنگ کا نقشہ بدلدیا - اطالیا بحیرۂ ایڈریاٹک کی طرح بحر ابیض (میڈیٹیرینین) کی بھی طاقت بنگئی ہے - پس وہ ناطرفدار نہ ہوجاتی تو بحر شمالی کی

میں آکر اسکے آگے جھک جائیں - خدا کے رشتے کی کوئی زنجیر انکے پاؤں میں نہیں رهي ' کیونکہ نفس و شیطان کی غلامی کے طوق انکی گلوں میں پڑگئے :

انا جعلنا فی اعناقهم اغلالاً فهی الی الاذقان فهم مقمحون (۳۸ : ۸)

هم نے گمراهی اور شیطان کی غلامی کے طوق انکی گردنوں میں ڈالدیے جو انکے ٹھڈیوں تک آگئے هیں ' انکے سر پھنس کے رهگئے هیں ؟

پس انکی فطرت کو عبودیۃ الہی سے کچھ اسطرح کی اجنبیت هوگئی هے کہ اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ بھی اسکی عبادت و ذکر میں بسر کرنے کے لیے کہا جاتا هے ' تو انهیں ایسا معلوم هوتا هے ' گویا کسی بڑي هي سخت مصیبت اور بڑے هی جانکاہ عذاب میں پڑگئے هیں - حالانکہ اصلی عذاب کی انهیں خبر نہیں جسمیں واقعی پڑنے والے هیں اور جو واقعی سخت و جانکاہ هے :

قل افانبئکم بشر من ذلکم ؟ النــار ' وعدها الله الـذین کفروا ' و بئـــس المصیـــر ! (۲۲ : ۷۰)

اے پیغمبر انسے کہدے کہ تمهیں ذکر الہی سے بڑي هي تکلیف هوتی هے لیکن اس سے بھی بڑھکر ایک مصیبت کی تمهیں خبر دوں جو آنے والی هے ؟ آتش دوزخ ! جسکا خدا نے منکروں سے وعدہ کیا هے اور جو بڑاهی برا ٹھکانا هے !

انکی فطرۃ پر شدت عصیان اور استغراق ضلالت و فساد سے ایک ایسی تاریکی چھاگئی هے جو نور ایمان سے بکلی مغائر هے اور اسکے ساتھ عبودیۃ الہی کا نور جمع نہیں هوسکتا - پس نماز سے بھی انکو انکار هے اور روزہ کی بھی انہیں توفیق نہیں - شریعت کے تمام حکموں کو اس نے چھوڑ دیا هے اور اسکی زندگی یکسر ابلیسی هوگئی هے جسمیں خدا پرستی کیلیے چند گھڑیاں اور چند ساعت بھی نہیں هیں :

اولئک الذین طبع الله علی قلوبهم و سمعهم و ابصارهم ' و اولئک هم الغافلون (۱۲ : ۱۰۹)

یہ وہ لوگ هیں کہ خدا نے انکے دلوں انکے کانوں ' اور انکی آنکھوں پر مہر لگادي هے اور یہ وہ هیں کہ غفلت میں گم هوگئے هیں !

(امراء فساق و رؤساء فجار)

پس رمضان المبارک میں ایک گروہ تو تارکین صیام کا هے جنکے لیے ماہ مقدس کی برکتوں میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا ' اور جن کی نفس پرستی پر روزہ رکھنا بہت هي شاق گذرتا هے - ان میں ایک جماعت امرا و رؤساء کی هے جو فسق و فجور کی تاریکی میں ایسے ڈوبے گئے هیں کہ تقوی اور احتساب کی ایک هلکی سی شعاع بھی انکے سیاہ خانۂ عمل پر نہیں پڑتی ' اور استغراق لہو و لعب اور انہماک شہوات و لذات نے انهیں بالکل اپنی طرف مشغول کر لیا هے - روزہ کی اصل صبر اور تقوی هے - صبر کی حقیقت یہ هے کہ خواهشوں میں ضبط و تحمل پیدا هو اور کسی مقصد اعلی کیلیے شدائد اور تکالیف برداشت کی جائیں - پس اسکے لیے ضبط و تحمل کی ' ایثار اور احتساب کی ' اتقاے روح اور طہارت نفس کی ضرورت هے ' مگر انکا نفس شریر اپنی بہیمی خواهشوں میں اسدرجہ بے قابو هوگیا هے کہ وہ تکلیف اور ایثار کا متحمل هوسکتا - انکی طبیعت خواهشوں کی غلام هے اور نفس پرستیوں کی عادي هوگئی هے - پس وہ ایک گھنٹہ بھی ضبط جذبات و تحمل نفس کے ساتھ بسر نہیں کرسکتے -

وہ ماہ مقدس جو نزول سعادت کی یادگار تھا ' جو مومنوں کیلیے نیکیوں اور خدا پرستیوں کا سرچشمہ تھا ' جو همیں تحمل مصائب اور مرضات الہیہ کی راہ میں ایثار نفس کی تعلیم دیتا تھا ' آتا هے اور گذر جاتا هے ' پر انکے اعمال شیطانیہ اور افعال خبیثہ میں رائی برابر بھی تبدیلی نہیں هوتی - بلکہ ان میں سے بہتے هي هیں جو عین رمضان المبارک کے اندر سب خمر اور زنا و فسق میں چارپایوں اور حیوانوں کی طرح ڈوبے رهتے هیں ' اور ماہ مقدس کی برکتوں کی جگہ آسمانی لعنتوں کی ان پر بارش هوتی هے !

حدیث شریف میں تو آیا هے کہ " اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة و اغلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین " (رواہ البخاري) جب رمضان کا مہینہ آتا هے تو نیکیوں کے بہشتی دروازے کھل جاتے هیں ' برائیوں کے جہنمی دروازے بند هو جاتے هیں ' اور ارواح شریرہ و شیطانیہ کا عمل باطل هوجاتا هے - لیکن انکی حالت اسکے بالکل برعکس هے - انکے لیے جہنمی دروازے اور زیادہ وسعت کے ساتھ کھل جاتے هیں ' اور ارواح شریرہ کا تسلط ان پر اور زیادہ سخت هو جاتا هے - و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطاناً فهو له قرین (۴۳ : ۳۵)

(حلقۂ شیاطین و مجمع ابالسہ)

انکے وہ مصاحب اور ندیم جو هر وقت ذریۃ شیطانی کی طرح انکے اردگرد رهتے هیں ' اور انکے وہ عمال و حکام جو خدا کی طرح انهیں پوجتے اور مشرکوں کی طرح انکے آگے زمیں بوس هوتے هیں ' یہ سب کچھ دیکھتے هیں ' مگر شیطان نے انکی زبانوں پر مہر لگادي هے اور انسان کی بزدلی کی خباثت نے خدا کا خوف انکے دلوں سے محو کردیا هے - پس ان میں سے کسی کی بھی زبان نہیں کھلتی کہ حق و معروف کی صدا بلند کرے ' اور گونگا شیطان نہ بنے جو ایمان کی موت اور خدا پرستی کا خاتمہ هے -

(فتنۂ علماء سوء)

پھر اس سے بھی بڑھکر ماتم انگیز منظر یہ هے کہ ان امراء فاسقین و رؤساء فاجرین کے حاشیہ نشینوں اور وابستگان دولت کی فہرست میں بہت سے علما و صوفیا کے نام بھی نظر آتے هیں ' جو اپنے تئیں مسند نبوت کا جانشین اور فضائل رسالت کا وارث حقیقی سمجھتے هیں ' اور اپنے اتقا و تقدس کے دامنوں کو هزاروں انسانوں سے سنگ اسود کی طرح بوسہ دلاتے ' اور اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عہد مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرور فضیلت و کبر تقدس سے هراتے دیکھے هیں !

انکو اپنی فضیلت و پیشوائی کا بڑا هی گھمنڈ هے - وہ جب اپنے مریدوں اور معتقدوں کے جمگھٹے میں تسبیح مکر و سجادۂ زور کے ساز و سامان فریب کے ساتھ بیٹھتے هیں تو کسی طرح خدا کی الوهیت اور رسولوں کی قدوسیت سے اپنے تقدس و بزرگی کو کمتر نہیں سمجھتے - مگر حقیقت یہ هے کہ انکا وجود شریعت کی توهین اور دین الہی کی سب سے بڑی تذلیل هے - قوم کا بد تر سے بدتر اور جاهل سے جاهل گروہ بھی ان خلفاء شیاطین و نائبین ابلیس لعین سے زیادہ نیک اور زیادہ رهنما هے - کیونکہ یہ علماء سوء هیں ' اور انکے فتنہ سے بڑھکر قوم کیلیے کوئی فتنہ نہیں - هواء نفس انکی شریعت هے ' درهم و دنانیر انکا قبلہ هے ' نفس و شیطان انکا معبود هے ' اور طلب جاہ و مال انکا ذکر و فکر هے - چونکہ انکو امراء فساق اور رؤساء فجار کے دربار سے بڑے بڑے وظائف و مناصب ملتے هیں اور نذر و نیاز کی فتوحات کا پیہم سلسلہ جاري رهتا هے ' اسلیے انکی زبانیں گونگی هوگئی هیں ' اور اپنے منصبوں اور تنخواهوں اور نذر و نیاز کی لعنت کے بند هوجانے کے خوف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتے - وہ اپنی آنکھوں سے رمضان المبارک کی توهین کا تماشہ دیکھتے هیں اور چپ
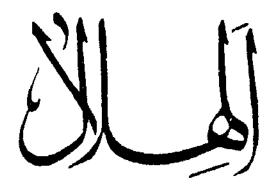
۱۹ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

ماہ مقدس

اور جماعۃ ہاے ثلاثہ

قران کریم نے اعتقاد و اعمال اور تعلق الہي کے لحاظ سے انسانوں کو تین جماعتوں میں تقسیم کردیا ہے :

فمنهم ظالــم لنفسه ' و منهم مقتصد و منهم سابق بالخیرات باذن الله - ذالک هوالفضل الکبیر (۳۵ : ۳۲)

پس اُن میں سے ایک گروہ تو احکام الہی سے سرتابی کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے - ایک گروہ درمیاني حالت میں ہے' اور ایک ایسا بھی ہے کہ خدا کے حکم سے نیکیوں کے کرنے میں آگے بڑھا ہوا ہے - سو یہ آخري حالت خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے !

فی الحقیقت انسان کے اعمال و اخلاق کی یہ ایک ایسی جامع اور قدرتي تقسیم ہے' جسکي صداقت ہر حیثیت اور ہر پہلو سے دیکھي جاسکتي ہے' اور نیکي کے کار زار کا کوئی میدان ایسا نہیں ہے جہاں یہ تین گروہ نظر نہ آتے ہوں - ماہ رمضان المبارک کے احترام و تعظیم اور حکم صیام کي تعمیل کے لحاظ سے بھی غور کرو تو آج ہم میں یہ تینوں گروہ موجود ہیں - ایک گروہ تارکین صیام کا ہے جو روزہ رکھتا ھي نہیں - دوسرا صائمین کا ہے جو روزہ تو رکھتا ہے پر افسوس کہ اسکی حقیقت اپنے اوپر طاري نہیں کرتا - تیسرا گروہ اُن مومنین صالحین کا ہے' جنہوں نے روزہ کي اصلی حقیقت کو سمجھا ہے' اور وہ احتساب اور تقوی کے ساتھہ ماہ مقدس بسر کرتا ہے - و ہم قلیل : فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخیرات باذن الله -

میں آج ان جماعتوں کے متعلق چند کلمات کہنا چاہتا ہوں -

(تارکین احکام و طاعات)

ان میں سب سے پہلا گروہ " ظالم لنفسه " کا ہے یہ اپنے نفس کیلیے اسلیے ظالم ہیں کہ انہوں نے خدا کو اور اسکے ذکر کو بھلانا چاہا - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے نفس ھی کو بھول گئے :

الذین نسوا الله فانساهم انفسهــم - اولئــــک هـــم الخـاســـرون (۵۹ : ۱۹)

وہ لوگ کہ انہوں نے الله کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے نفس ھي کی طرف سے غافل ہوگئے - یہی لوگ ہیں کہ دونوں جہان کے گھاتے ٹوٹے میں ہیں -

یہ " ظالم لنفسہ " اسلیے ہیں کہ انہوں نے عدالۃ حقہ کا راستہ چھوڑکر اسراف و تبذیر کا راستہ اختیار کیا - ظلم کہتے ہیں زیادتي کو' اور عدالۃ حقہ صرف اسی راہ میں ہے جسے صراط مستقیم' میزان الموازین' اور قسطاس مستقیم کہا گیا ہے - یہی وجہ ہے کہ فرمایا :

الـذین اســـرفوا علی انفسهـــم (۳۹ : ۵۴)

وہ لوگ کہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی -

ہواے نفس کي لذتوں نے انہیں پاگل کردیا ہے : کما یتخبطه الشیطان من المس - انکي زندگی کی غایت صرف غذا اور روٹی ہے - خدا نے انہیں انسان بنایا تھا تاکہ وہ قواے انسانیہ اعلی سے کام لیں پر وہ مثل چارپایوں کے بنگئے جو صرف اپنا چارا ڈھونڈھتا ہے' اور صرف اپنی غذا کیلیے دن بھر دوڑتا اور لوٹتا رہتا ہے :

اولائـــک کالانعام بـــل هم اضـــل اولئك هـــم الغافلون ! (۸ : ۱۷۸)

یہ لوگ مثل چارپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھي بدتر اور یہي ہیں کہ غفلت میں پڑگئے ہیں !

سو ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خدا کي حکومت سے باغي ہیں' اسکے قوانین سے انہوں نے علانیہ سرکشي کي' اسکے پاک حدود و مواثیق کو انہوں نے بکسر توڑڈالا - وہ انسانوں کے آگے جھکتے ہیں' مگر فاطر الارض والسماوات کے آگے جھکنے سے انہیں شرم آتی ہے - وہ دنیاوي حاکموں سے ڈرتے ہیں پر احکم الحاکمین کا انکے دلوں میں خوف نہیں - انسانی بادشاہت کا اگر ایک چھوٹا سے چھوٹا قانون بھي ہو تو اس سے سرتابي کرنے کي انہیں ہمت نہیں پڑتي کیونکہ انکو یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو عدالت سزا دیگی اور حاکم وقت باز پرس کریگا - پر شہنشاہ ارض و سما کے بڑے سے بڑے قانون کو بھي ٹھکرادیتے اور ذلیل و حقیر کرتے ہیں' اور اسکی سزاؤں سے وہ نہیں ڈرتے - کیونکہ خدا پر انہیں یقین نہیں رہا اور اسکی سزاؤں کو وہ نہیں مانتے - وہ اپني نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے کا اختیار اگر کسی انسان کے ہاتھہ میں دیکھتے ہیں' تو کتے کي طرح اسکے پاؤں پر لوٹتے ہیں' گدھے کی طرح اسکا مرکب بن جاتے ہیں' اور غلاموں اور چاکروں کی طرح اسکے آگے ہاتھہ باندھکر کھڑے رہتے ہیں' تاکہ وہ انہیں کچھہ عرصے کیلیے روٹي دے یا تانبے اور چاندي کے چند سکے حوالے کردے' پر وہ جسنے انہیں پیدا کیا' جسکي ربوبیت انکے جسم کے ایک ایک ذرے اور خون کے ایک ایک قطرہ کو پالتي اور ہلاکت سے بچاتي ہے' جو انکي فریادوں کو درد اور دکھہ کے وقت سنتا' اور جب وہ ہر طرف سے مایوس ہوجاتے ہیں تو انہیں امید اور مراد بخشتا ہے' سو اس رب الارباب کیلیے ان مغروروںکے پاس عاجزي کا ایک سجدہ' بندگي کی ایک پیشاني' بیقراري محبت کي ایک پکار' تقوی اور احتساب کا ایک روزہ' اور خلوص و صداقت کے ساتھہ انفاق في سبیل الله کا ایک کھوٹا پیسہ بھي نہیں ہے !

فویل للقاسیـۃ قلوبهم عن ذکر الله اولائـک في ضـــلال بعیـد ! (۳۷ : ۲۲)

پس صد افسوس اور صد حسرت ان دلوں پر جو ذکر الہي کے طرف سے بالکل سخت ہوگئے ہیں' اور یہي لوگ ہیں کہ جو بڑے ھي پلے سرے کی گمراھی میں مبتلا ہیں ! !

(ایمان باللہ)

انسان کے تمام کاموں کي جڑ یقین کا رسوخ اور اعتماد کا استحکام ہے - اسي کو شریعت " ایمان " کے لفظ سے تعبیر کرتي ہے - لیکن انکے دل میں ایمان کا درخت مرجھا گیا ہے' اسلیے اعمال صالحہ کے پھل نہیں لگتے - خدا کا تصور یا تو محبت کي شکل میں انسان کو اپني طرف کھینچتا ہے یا خوف کي عظمت و ہیبت دکھلا کر اپنے آگے جھکاتا ہے - اسکے دیکھنے والوں نے ہمیشہ انہي دو نقابوں میں سے اسے دیکھا ہے - پر نہ تو انکے دلوں میں محبت ہے نہ اپنے محبوب کیلیے دکھہ اٹھا ئیں' اور نہ خوف ہے کہ ڈرکر اور ہیبت

(المصلحون الدجالون)

پھر عجیب تر یہ کہ اس گروہ میں ایک جماعت مصلحین ملت ائمۂ امت کی بھی ہے جو اپنے تئیں تمام قوم کا پیشوا اور هادی نیفی سمجھتی ہے' اور چونکہ اسے یقین ہے کہ ابھی مسلمان مکام شریعت سے متنفر نہیں ہوے ہیں گو غافل ہیں' اسلیے جب بھی مجلسوں اور کانفرنسوں کے اسٹیجوں پر انکے سامنے آتی ہے تو یکسر پیکر اسلام و ایمان و مجسمۂ شریعت و اسلامیۃ بن جاتی ہے' اور حس شریعت کے اولین ارکان و عبادات تک سے اسے عملاً انکار ہے' اسکے ماتم والوں کے ادبار و غفلت پر نبیوں کی طرح روتی اور رسولوں کی طرح فغاں سنج ہوتی ہے - پھر نماز کا فلسفہ اسکی زبان پر ہوتا ہے - روزہ کی فلاسفی پر اس سے بہتر کوئی لکچر نہیں دیسکتا - اسلامی عبادات کے مصالح و حکم کے اعلان کا اس سے بڑھکر کوئی واعظ نہیں' حالانکہ خود اسکے نفس کا یہ حال ہے کہ احکام شریعت کی تذلیل و تحقیر کا اس سے بڑھکر کوئی فتنہ نہیں ہے اور اسکا وجود الحاد و زندقہ کے سوا اور کچھہ نہیں -

یخادعون اللہ والذین امنوا و ما یخدعون الا انفسہم و ما یشعرون - (۲ : ۱۰)	یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کو اور مسلمانوں کو اپنے نفاق سے دھوکا دینا چاہتے ہیں' مگر نہیں جانتے کہ درحقیقت وہ اپنے نفس ہی کو دھوکا دے رہے ہیں -

(ایک بشارت عظمی)

البتہ دو تین سال سے تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک مبارک تغیر و انقلاب کے آثار ضرور نظر آرہے ہیں' اور میں بہت سے ایسے ارباب انابت و رجوع الی اللہ کو جانتا ہوں جنکے دلوں پر پچھلے مصائب اسلامی سے تنبہ و اعتبار کی ایک کاری چوٹ لگی ہے اور انکے اندر مذہبی اعمال کی طرف یکایک میلان و رجوع پیدا ہو چلا ہے - فی الحقیقت ایسے مبارک نفوس اس گروہ کی عام حالت سے بالکل مستثنی ہیں' اور اگر انکو استقامت و ثبات نصیب ہو تو کچھہ شک نہیں کہ ہم سب کو چاہیے کہ انکے ہاتھوں کو جوش عقیدت سے بوسہ دیں اور مقدس عباؤں کے دامنوں کی جگہ انکے فرنگی کوٹوں کے دامنوں کو آنکھوں سے لگائیں - کیونکہ موجودہ عہد میں اسلام و ملت کی خدمت کے لیے اس گروہ سے بڑھکر اور کوئی جماعت مفید تر نہیں ہوسکتی اور اسکی اصلاح سے بڑھکر عالم اسلامی کیلیے کوئی بشارت نہیں : و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا -

قبـــول اســـلام

آہ! اسلام کی روح الہی اور صورت ربانی میں وہ کونسی دلفریبی ہے کہ مسلمانوں کے عالمگیر تنزل اور انتہائی تذلل و بیکسی کے باوجود' اسکے حلقے میں ابتک بڑے بڑے ارباب عز و جاہ بطیب خاطر و بلا ترغیب و طمع داخل ہوتے جاتے ہیں !

" الفریڈ رستم بے " جو ایک معزز و ممتاز روسی ہیں' حال میں قسطنطنیہ میں مشرف باسلام ہوے - انکی والدہ کا تعلق ایک مشہور انگریزی خاندان سے ہے جو عرصہ سے قسطنطنیہ میں متوطن ہے -

رستم بے بہت سے اعلی عثمانی مناصب پر فائض رہچکے ہیں - پہلے وہ عثمانی سفارتخانہ واشنگٹن کے مشیر' عثمانی سفارتخانہ لندن کے عضو' اور ستنجی میں وزیر تھے - اب واشنگٹن کے سفیر مقرر ہوے ہیں -

اسکے ساتھہ ہی وہ ایک اعلی درجہ کے انشاء پرداز بھی ہیں اور بہت سے انگریزی رسائل میں انکے نہایت دلچسپ مضامین نکل چکے ہیں -

انھوں نے اپنا اسلامی نام احمد رکھا ہے -

انکے قبول اسلام پر عثمانی پریس عام طور پر گرمجوشی کے ساتھہ اظہار مسرت کر رہا ہے -

بصائر و حکم

عامـلین احکام و صائمـین رمضان

مقالۂ افتتاحیہ میں جو کچھہ پڑھچکے ہو' یہ حال تو تارکین صیام کا تھا - اب آؤ انکو دیکھیں جو عاملین و صائمین میں داخل ہیں - یہ سرگذشت انکی تھی جنھوں نے شریعت کو چھوڑ دیا' لیکن آؤ اب انکی سراغ میں نکلیں جو ابتک دامن شریعت سے وابستہ ہیں - یہ وہ لوگ تھے جو پانی سے دور ہوگئے - اب آؤ انکو دیکھیں جو دریا کے کنارے خیمہ زن ہیں !

پھر کیا وہ سیراب ہیں ؟ کیا وہ پہلوں کی طرح پیاسے نہیں ؟

* * *

افسوس کہ حقیقت کی آنکھیں اب تک خونبار ہیں اور عشق مقصود کا قدم یہاں تک پہنچکر بھی کامیاب نہیں - یہ سچ ہے کہ پہلوں نے دریا کی راہ چھوڑ دی اور دوسروں نے اسکے کنارے اپنا خیمہ لگایا اور اسمیں بھی کچھہ شک نہیں کہ اسکا اجر انہیں ملنا چاہیے' لیکن اگر دریا کا قرب دریا کیلیے نہیں بلکہ دریا کے پانی کیلیے تھا تو پہلا گروہ پانی سے دور رہکر پیاسا رہا' اور دوسرے اس تک پہنچکر پیاسے ہیں !

انھیں کشتی نہیں ملتی' انھیں ساحل نہیں ملتا !

* * *

یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے شریعت کے حکموں کو لے لیا ہے' مگر اسکی حقیقت چھوڑ دی ہے - یہ وہ ہیں کہ انھوں نے چھلکے پر قناعت کی اور اسکے مغز کو ان لوگوں کی طرح چھوڑ دیا جنھوں نے چھلکا اور مغز دونوں چھوڑ دیا ہے - وہ جسم کو انسان سمجھتے ہیں حالانکہ جسم بغیر روح کے ایک سڑجانے والی لاش ہے - یہ نقاب کو چہرۂ محبوب سمجھے ہیں' حالانکہ عیش نظارہ اسنے پایا' جس نے نقاب کی جگہ صورت سے عشق کیا - کاشت کار پھل کیلیے بیج بوتا ہے' اور پھولوں کی ساری محبوبیت اسمیں ہے کہ اسکی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے - پس اگر بیج پھل نہ لایا اور پھولوں نے خوشبو نہ دی' تو کاشتکار کیلیے ہل جوتنے کی جگہ بہتر تھا کہ وہ گھر میں آرام سے سوتا' اور بے خوشبو کے پھولوں سے وہ خشک ٹہنی زیادہ قیمتی ہے جو چولہے میں جلائی جاسکے : فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہـــون ! (۱۰۷ : ۲)

* * *

نماز ہو یا روزہ' شریعت کے جتنے احکام اور جتنی طاعات ہیں' سب کا حال یہ ہے کہ ایک شے تو آن میں مقصود بالذات ہوتی ہے اور ایک اس مقصود کے حاصل کرنے کا وسیلہ -

نماز میں اصلی شے عبودیۃ الہی' انکسار و تذلل' خضوع و خشوع' ابتہال و توجہ الی اللہ' و انقطاع و تبتل ہے' اور نتیجہ اسکا تمام فواحش و منکرات اور رذائل و خبائث سے اجتناب و تعفف ہے - حج کا مقصود دعوۃ اسلامی کی نشئۃ اولی کی یاد گار' اسوۂ ابراہیمی کی تجدید' مرکز توحید پر تمام شعوب و قبائل موحدین کا اجتماع' اور وحدۃ اسلامی و اتحاد ممالک و امم کا ظہور و قیام ہے' اور نتیجہ اسکا تعلق الہی کی تقویت' احکام شریعت کا انقیاد اور رفع انشـقاق و اختـلاف' و انسداد تفریق و تشتت کلمۂ اسلام ہے -

اسی طرح روزہ بھی صرف بھوک پیاس کا نام نہ تھا - اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد ہوتا اور ہر فاقہ کش مومن کامل' حالانکہ بہت سے بے نصیب مسکین ہیں جنکی فاقہ کشی انہیں وہ شے نہیں دیسکتی جو ایک خدا پرست پادشاہ لذائذ و نعائم کے

رھتے ھیں - انکے سامنے ماہ مقدس کے اندر حکم الہي کو ٹھکرایا جاتا ھے اور وہ خوش ھوتے ھیں - نہ تو کسي شیطان اخرس کي زبان معروف کیلیے کھلتي ھے ' نہ کسي خلیفۂ ابلیس کو شریعت کي علانیہ توھین پر غیرت آتي ھے - امر بالمعروف کو انھوں نے یکسر بھلا دیا ھے اور نہي عن المنکر کو اپنے مقاصد نفسانیہ کے خلاف دیکھکر نسیاً منسیا کردیا ھے - اگر وجود مقدس حضرۃ صادق مصدوق کا حکم باطل نہیں تو میں کہتا ھوں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ایسے ھی علماء سوء کو ھوگا : و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : ان اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ ' عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ - (رواہ ابن عساکر عن ابي ھریرہ والبیھقي في شعب الایمان و طبراني فی الصغیر والحاکم في المستدرک)

(فتنۂ الحاد و متفرنجین)

پھر تارکین صیام کے گروہ میں اس سے بھی بڑھکر ایک فتنے نے سر اٹھایا ھے ' جسکا اثر بہت شدید اور جسکی آفات سخت متعدي ھیں ' اور جسکے اندر شریعت کا استخفاف و استہزا پہلے سے کہیں زیادہ اور حدود اللہ کے خلاف نفساني جسارت پہلوں سے کہیں بڑھکر ھے - نہایت درد اور رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ یہ ان لوگوں کا فتنۂ الحاد و اباحۃ ھے جنھیں افسوس ھے کہ الحاد سے بھي جہل کے سوا اور کچھہ نہ ملا حالانکہ الحاد نے اکثر غرور علم کے ساتھہ ظہور کیا ھے - یہ لوگ نشئۂ مدنیۂ حدیثہ کی مہذب و متمدن مخلوق ھیں جو نئي درسگاھوں کي کائنات جہل و غرور میں پیدا ھوئي ھیں ' اور جو فی الحقیقت غرور ادعا اور جہل افساد کے سوا اور کچھہ نہیں ھیں - پہلي جماعت کي اگر غفلت شدید تھی اور معصیت جرات و جسارت تک پہنچ گئي تھي ' تو افسوس کہ اس گروہ کے اندر غفلت کي جگہ جسارت ' اور اعتراف کي جگہ انکار و سرکشي ' اور کھلم کھلا استخفاف شریعت و استہزاء حدود اللہ پایا جاتا ھے - ان میں سے اکثروں کے نزدیک روزہ عرب جاھلیۃ کے فقر و فاقہ کي ایک وحشیانہ یادگار ھے جو یا تو اسلیے قائم کي گئی تھی کہ غذا میسر نہیں آتی تھي ' یا منجملہ اُن عالمگیر غلط فہمیوں کے ایک توھم پرستي تھي جو اھل مذاھب میں ابتدا سے پھیلي ھوئي ھیں اور انھوں نے ترک لذائذ اور تعذیب جسم کو وسیلۂ نجات سمجھہ لیا ھے - فاعاذ نا اللہ سبحانہ مما یعتقد الزنادقۃ ! ان میں بہت سے لوگ اپنے الحاد کو شریعت کي نسبت سے انجام دینے کے شائق ھیں - وہ " تطبیق بین العقل والنقل ' العلوم الجدیدۃ والاسلام ' اور الاسلام ھوالفطرۃ والفطرۃ ھي الاسلام " کا راستہ اختیار کرتے ھیں ' اور کہتے ھیں کہ اگر فرض ھوا بھي تھا تو والذین یطیقونہ طعام مدیہ نے ثابت کردیا کہ ایک مسکین کو کھانا کھلاکر ھم روزے کے پنجۂ عذاب سے نجات پاسکتے ھیں - پس یہ ھمارے لیے بس کرتا ھے : فاولائك ھم المتفرنجون ' الذین یفسدون في الارض و لا یصلحون :

واذا قیل لھم لا تفسدوا في الارض قالو انما نحن مصلحون - الا انھم ھـــم المفسدون ولکن لا یشعرون (۲ : ۱۱)	اور عجیب تر یہ کہ جب انسے کہا جاتا ھے کہ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ھیں کہ ھم تو قوم کے مصلح ھیں ! یقین کرو کہ یہي لوگ ھیں جو دنیا کیلیے مفسد ھیں مگر اپنے فساد سے واقف ھیں !

پھر آہ میں ان لوگوں کی حالت تم سے کیا کہوں کہ میرے سامنے صدھا نمونے بڑے ھي درد انگیز موجود ھیں - جس ملحدانہ جسارت ' جس مارقانہ جرات ' اور جس مرتدانہ شوخي کے ساتھہ میں نے انھیں عین رمضان المبارک کے ایام میں (باوجود صحت و عافیت ' و قوت و توانائي و بغیر سفر و عذرات شرعیہ) اپنے دوزخ شکم کي ایندھن جمع کرتے دیکھا ھے ' میں نہیں سمجھتا کہ اسے کیونکر بیان کروں ؟ وہ اس بے پروائي کے ساتھہ ماہ مقدس میں کھاتے پیتے ھیں ' گویا انھیں اُس گروہ سے کوئي تعلق ھی نہیں جسکے لیے رمضان کا ورود صبر و اتقا کا پیام تھا !

(جرم اور بغاوت)

ایک چیز غفلت و تساھل ھے اور ایک انکار و تمرد ھے - بلا شبہ پرانے لوگوں میں بھي ھزاروں اشخاص ایسے موجود ھیں جن میں تسلط نفس و شیطان سے معاصي و ذنوب کي نہایت کثرت ھوگئی ھے اور انپر غفلت و تساھل نے ایک دیني موت طاري کردي ھے - علی الخصوص امرا و رؤسا مسلمین کہ اُن میں سے اکثر احکام و اوامر شرعیہ سے بے پروا و غافل ھیں - تاھم ان میں ایک فرد بھی بمشکل ملیگا جو احکام الہیہ کا صریح استہزا کرتا ھو ' اور خدا کے شعائر کي بیباکانہ ھنسی اوڑاتا ھو - مگر میں نے " اس متمدن وروش خیال " طبقہ میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکھا ھے جو علانیہ احکام اسلامیہ کي ھنسي اوڑاتے ھیں اور تعجب کرتے ھیں کہ لوگ کیسے احمق اور نادان ھیں جو مفت میں بھوکے رھتے اور اپنے نفس کو تکلیف و مشقت میں ڈالتے ھیں ؟ قالوا : ماھي الاحیاتنا لدنیا ' نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر (۴۵ : ۲۴)

قل ا باللہ و ایاتہ و رسولہ کنتم تستھزؤن ؟ (۹ : ۶۵)	ان ملحدوں سے کہو کہ آیا تم اللہ ' اسکی آیات ' اور اُسکے رسولوں کے ساتھہ ھنسي کرتے ھو ؟

آغاز اسلام میں یہود و نصاری احکام شریعت کي ھنسي اوڑاتے تھے جنکا حال سورہ مائدہ میں خدا نے فرمایا ھے :

یا ایھا الـــذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا و لعبا (۵ : ۶۲)	اے مسلمانو! ان لوگوں کا رشتہ نہ پکڑو جنھوں نے تمھاري شریعت کو ھنسي ٹھٹھا اور ایک طرح کا کھیل بنا لیا ھے -

انکا حال یہ تھا کہ :

و اذا نادتیم الی الصلواۃ اتخـــذوھا ھزوا و لعبا ذالک بانھم قوم لا یعقلون (۵ : ۶۳)	جب تم نماز کیلیے صدا بلند کرتے ھو تو یہ ھنسي اور ٹھٹھا کرتے ھیں - یہ اسلیے ھے کہ اُنکی عقلیں کھوي گئي ھیں -

سورۂ بقر میں انھیں کي نسبت فرمایا ھے :

زین للذین کفروا الحیاۃ الدنیا و یسخرون من الذین امنوا (۲ : ۱۰۸)	کافروں کي نظروں میں صرف دنیا کي زندگي ھي سما گئي ھے - وہ ان لوگوں کے ساتھہ تمسخر کرتے ھیں جو اللہ پر ایمان لاے ھیں -

سو آج یہ حالت خود مسلمانوں کا یہ نیا متمدن فرقہ ھمیں دکھلا رھا ھے ' اور ضمناً خبر دیتا ھے کہ اسکا شجرہ نسب ضلالت کن لوگوں سے ملتا ھے ؟ نماز سے بڑھکر اس گروہ کیلیے کوئي مبغوض و مکروہ حکم نہیں ' کیونکہ علاوہ ایک وحشیانہ حرکت ھونے کے اسکے اکثر اجزا ایسے ھیں جو متمدن زندگي کے ساتھہ جمع نہیں ھوسکتے - وضو سے شرت کي آستینوں کا کلف خراب ھوجاتا ھے ' اور سجدہ میں جانے سے پتلوں پر گھٹنوں کے پاس شکنیں پڑجاتي ھیں : و اذا قیل لھم ارکعو ' لا یرکعون (۷۷ : ۴۸)

جب نماز کے ساتھہ یہ سلوک ھے تو روزہ کي نسبت پوچھنا ھي عبث ھے - وہ کہتے ھیں کہ موجودہ متمدن زندگي نے دن میں پانچ مرتبہ اقلاً غذا کا حکم دیا ھے ' کوئي وجہ نہیں کہ ایک مہینے تک کیلیے انسان بالکل غذا ترک کردے : قاتلھم اللہ انی یوفکون (۹ : ۳۰)

مقالات

تاریخ فرضیت صوم

عبادات اسلامیہ کی ترتیب فرضیت اگر اسرار و مصالح پر مبنی ہوتی تو تمام عبادات میں سب سے پہلے رمضان کے روزے فرض ہوتے -

تقدم زمانی کے لحاظ سے تمام فرائض میں سب سے پہلے نماز فرض ہوئی - ابتداء میں وہ اگرچہ نہایت سادہ و مختصر عبادت تھی تاہم تکبیر و تہلیل اور قرات سے اوسکا پیکر روحانی خالی نہ تھا - جب کفر زار مکہ کی فضاء میں قران مجید کی نامانوس مگر مقدس آیتیں گونجتی تھیں تو کفار اس مختصر عبادت میں بھی مزاحمت پیدا کرتے تھے - چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کفار نے نماز میں قرات سے صرف اس بنا پر روک دیا تھا کہ اسکا اثر اونکے بال بچوں پر شدت کے ساتھہ پڑتا تھا اور آنہیں خوف تھا کہ کہیں وہ مسلمان نہ ہو جائیں -

لیکن روزہ ایک غیر محسوس فریضہ الہی ہے - رکوع ' سجود ' قیام ' قعود ' تکبیر و تہلیل سے اسکی ترکیب نہیں ہے جسکی صدائیں دوسروں تک پہنچتیں اور انہیں خبردار کردیتی ہیں - وہ ایک عدمی چیز ہے - منہیات کے سلب و نفی سے اوسکی ترکیب و تقویم ہوتی ہے یعنی اسکا وجود محض بعض خواہشوں کے روک دینے اور بعض ضروریات جسمی کے حبس و ضبط سے متشکل ہوتا ہے ، پس ظاہر ہے کہ ایسی غیر محسوس چیز میں کسیکو رکاوٹ پیدا کرنے کا اور مانع آنے کا کیا موقع مل سکتا ہے ؟

اس سے ظاہر ہوا کہ جب اسلام ہر طرف سے تیروں اور برچھیوں کے حصار میں گھرا ہوا تھا تو اس حالت میں صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت تھی جو خاموشی کے ساتھہ بے روک ٹوک ادا کی جاسکتی تھی ' پس عقلاً سب سے پہلے اسی کو فرض ہونا چاہیے تھا کہ آغاز عہد کی مظلومیت و مسکنت میں آسانی ادا کیا جاسکتا تھا - لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز تو پہلے ہی دن فرض کردی گئی ' مگر روزہ سنہ ۲ ھ میں فرض ہوا ' جبکہ مال غنیمت سے مدینہ کا دامن بھر گیا تھا اور تکبیر و تہلیل کی صداؤں کو ایک فضاے غیر محدود مل گئی تھی -

آخر اسکے اندر کون سی حکمت پوشیدہ ہے ؟ کیا اسلام کا نظام عبادت ترتیب معکوس پر قائم ہے ؟

(علۃ تقدم صلوۃ)

اسلام ایک دین قیم ہے - ترتیب و نظام اوسکی حقیقت میں داخل ہے - پس ضرور ہے کہ عبادات کی فرضیت کی تقدیم و تاخیر میں بھی اسرار و علل پوشیدہ ہوں اور تدبر و تفکر سے کام لیا جاے تو فی الحقیقت نماز کی تقدیم اور روزے کی تاخیر میں ایک دقیق و اہم نکتہ پوشیدہ ہے -

اگر ہمارے پاس غذاے لطیف نہیں ' آب خوشگوار نہیں ' زوجۂ جمیلہ نہیں ' غرض وہ تمام چیزیں نہیں جنکے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو ایسی حالت میں ان تمام چیزوں سے منہہ موڑ لینا کوئی حقیقی تقوی نہ ہوگا ' بلکہ ایک مجبوری کی شکل ہوگی - کیونکہ اگر روزہ نہ رکھیں ' جب بھی دن بھر فاقہ ہی سے گذرتی ہے - پس اگر مکہ میں روزہ فرض کردیا جاتا تو وہ اسی قسم کا ایک مجبورانہ تقوی ہوتا ' لیکن مدینہ کی حالت اس سے مختلف تھی - وہاں زمین اپنے خزانے اوگل رہی تھی ' خوبصورت کنیزیں ہر طرف سے آ آ کر جمع ہو رہی تھیں ' فتوحات کے آغاز نے طرح طرح کی نعمتوں کے انبار لگادیے تھے اور آزادی کے احساس نے ان جذبات کو اور بھی مشتعل کردیا تھا - ایسی حالت میں اگر کوئی شخص ان لذائذ طیبہ سے احتراز کرتا تو یہ بے شبہہ اوسکے قوت ایمان و ضبط نفس کی دلیل ہوتی - اسلام درحقیقت صبر و توکل کی ایک آزمایش اور زہد و تقوی کا امتحان گاہ ہے ' اسلیے صبر و قناعت کیلیے اوس نے مسلمانوں کے زہد و تقوی کو روزے کے ساتھہ آزمایا ' اور ایسے وقت میں آزمایا جبکہ لغزش اور ٹھوکر کے اسباب فراہم ہونا شروع ہوگئے -

(آغاز صیام)

جمہور مفسرین کا بیان ہے کہ ابتداے اسلام میں مسلمانوں نے بھی روزہ بالکل اونہیں خصوصیات کے ساتھہ اختیار کیا تھا ' جسکی مثال عیسائیوں کے سلسلۂ عبادات میں قائم ہوچکی تھی - یعنی عیسائیوں کے یہاں روزہ نہایت سخت شرائط کا پابند تھا - مثلاً اگر کوئی شخص افطار کرکے سوجاتا تھا ' تو اوسپر کھانا پینا ' عورت کے پاس جانا حرام ہوجاتا تھا ' اور اسی وقت کی ابتداء سے اوسکے روزہ کی ابتداء قرار پاتی تھی - شروع اسلام میں مسلمان بھی انہی شرائط کے پابند تھے ' لیکن بعض صحابہ نے حالت روزہ میں دن بھر کام کیا ' شام کے وقت پلٹے تو کھانا طیار نہ تھا - بی بی نے کھانا پکانا چاہا مگر اونکو کھانے سے پہلے ہی نیند آگئی اور بغیر افطار کئے ہوے سوگئے - اسی فاقہ کی حالت میں دوسرے روز کا روزہ بھی رکھنا پڑا ' نتیجہ یہ ہوا کہ بیہوش ہوگئے - یہ تو مجبوری کی صورت تھی ' لیکن بعض لوگ ضبط نفس بھی نکرسکے - خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بی بی سے علحدہ نہ رہسکے - اس بنا پر خداوند تعالی نے تشریح مزید کردی کہ شریعت اسلامیہ کا روزہ اقوام سابقہ کے سے شدائد پر مبنی نہیں ہے - بلکہ اسمیں ہر طرح کی آسانیاں اور سہولتیں رکھی گئی ہیں -

احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن - علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم و کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر - (۲ : ۱۸۳)	تمھارے لیے روزے کی راتوں میں بیوی کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے ' کیونکہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم انکا لباس ہو - خدا کو معلوم ہوا کہ تم لوگ چوری کے ایسا کرتے تھے - کہ گویا اپنے نفس کے ساتھہ خیانت تھی - پس خدا نے تمہاری توبہ قبول

کرلی ' اور معاف کردیا - رات بھر اطمینان سے کھاؤ پیو ' یہاں تک کہ سفید دھاگا صبح کے سیاہ ڈورے سے ممتاز ہو جاے -

(صلوۃ و صیام)

نماز ایک محتسب ہے ' جو ہمکو ہر برائی سے بچاتی ہے -

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر - (۲۹ : ۴۰)	نماز بری باتوں سے روکتی ہے -

لیکن محض احتساب سے تقوی حاصل نہیں ہوسکتا - طبیب ہمکو پرہیز بتاتا ہے اور ہم اوسکی ہدایت پر عمل نہیں کرتے ' اسکے پرہیز کا اصل مقصد یعنے صحت حاصل نہیں ہوتی - نماز ہمکو تقوی کی راہ دکھاتی ہے - لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو ہمکو

خوان ہاے پر تکلف کے سامنے بیٹھکر پالیتا ہے - اصل شے روح کا تقوی' نفس کی طہارت' خواہشوں کا حبس' قوتوں کا احتساب' اور جذبات کا ایثار ہے' اور چونکہ مخلوقات کیلیے غذا کی خواہش سب سے بڑی مجبور کن خواہش ہے' اسلیے درس صبر' تعلیم تحمل' تولید فضائل' اور نموذ اتقاء' و ایثار نفس کیلیے اسی خواہش کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا' اور اسکو تمام روحانی فضائل کے کسب اور تمام اخلاقی رذائل سے اجتناب کا وسیلہ قرار دیا - یہی وجہ ہے کہ روزہ کا حکم دینے کے بعد اسکی علت ایک نہایت ہی جامع و مانع اصطلاح شریعت میں واضح کردی گئی کہ : لعلکم تتقون ! یہ اسلیے ہے تا کہ تم تقوی حاصل کرو !

تقوی بچنے اور پرہیز کرنے کو کہتے ہیں - قرآن حکیم کی اصطلاح میں اس سے مقصود تمام برائیوں اور رذالتوں سے بچنا اور پرہیز کرنا ہے -

* * *

پس روزہ وہ ہے جو ہمیں پرہیزگاری کا سبق دے' روزہ وہ ہے جو ہمارے اندر تقوی اور طہارت پیدا کرے - روزہ وہ ہے جو ہمیں صبر اور تحمل شدائد و تکالیف کا عادی بناے - روزہ وہ ہے جو ہماری تمام بہیمی قوتوں اور عصبی خواہشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے' روزہ وہ ہے جس سے ہمارے اندر نیکیوں کا جوش' صداقتوں کا عشق' راست بازی کی شیفتگی' اور برائیوں سے اجتناب کی قوت پیدا ہو - یہی چیز روزہ کا اصل مقصود ہے اور باقی سب کچھہ بمنزلۂ وسائل و ذرائع کے ہے - اگر یہ فضیلتیں ہمارے اندر پیدا نہ ہوئیں تو پھر روزہ روزہ نہیں ہے بلکہ محض بھوک کا عذاب اور پیاس کا دکھہ ہے - کیا نہیں دیکھتے کہ احادیث نبویہ میں روزہ کی برکتوں کیلیے " احتساب " کی بھی شرط قرار دی گئی ؟

من صام رمضان ایمانا	جس شخص نے رمضان کے روزے
و احتسابا غفر له ما تقدم	احتساب نفس کے ساتھہ رکھے سو خدا
من ذنبه (رواه البخاری)	اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کردیگا -

* * *

پھر کتنے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور ساتھہ ہی ایک سچے صائم کی پاک اور ستھری زندگی بھی انہیں نصیب ہے ؟ آہ' میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو ایک طرف تو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں - دوسری طرف لوگوں کا مال کھاتے' بندوں کے حقوق غصب کرتے' اعزہ و اقارب کے فرائض پامال کرتے' بندگان الہی کی غیبتیں کرتے' انکو دکھہ اور تکلیف پہنچاتے' طرح طرح کے مکر و فریب کو کام میں لاتے' اور جبکہ انکے جسم کا پیٹ بھوکا ہوتا ہے تو اپنے دل کے شکم کو گناہوں کی کثافت سے آسودہ اور سیر رکھتے ہیں - کیا یہی وہ روزہ دار نہیں جنکی نسبت فرمایا کہ :

کم من صائم لیس له من	کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں
صومه الا الجوع والعطش	اسکے روزے سے سوا بھوک اور
(رواه النسائی و ابن ماجه)	پیاس کے کچھہ نہیں ملتا -

* * *

وہ راتوں کو تراویح میں قرآن سنتے ہیں اور صبح کو اسکی منزلیں ختم کرتے ہیں' لیکن اسکی نہ تو ہدایتیں انکے سامعہ سے آگے جاتی ہیں اور نہ اسکی صدائیں حلق سے نیچے اترتی ہیں :

و رب قائم لیس له	اور کتنے راتوں کو ذکر و تلاوت کا قیام
من قیامه الا السهر	کرنے والے ہیں کہ انہیں اس سے سواے
(رواه ابن ماجه)	شب بیداری کے اور کچھہ فائدہ نہیں -

نیز فرمایا کہ " رب تال للقرآن والقرآن یلعنه " بہت سے قرآن تلاوت کرنے والے ایسے ہیں کہ قرآن انپر لعنت بھیجتا ہے - کیونکہ انہوں نے اپنی بد کرداریوں اور بے عملیوں سے قرآن کی تلاوت و سماعت کو لہو و لعب بنا رکھا ہے !

پھر کتنے ہی روزہ دار ہیں جنکا روزہ برکت و رحمت ہونے کی جگہ بندگان الہی کیلیے ایک آفت و مصیبت ہے' اور بہتر تھا کہ وہ روزہ نہ رکھتے - دن بھر بھوکا رہکر اور رات کو تراویح پڑھکر وہ ایسے مغرور و بد نفس ہو جاتے ہیں گویا انہوں نے خدا پر' اسکے تمام ملائکہ پر' اور اسکے تمام بندوں پر ایک احسان عظیم کردیا ہے - اور اسکے معاوضہ میں انہیں کبریائی اور خود پرستی کی دائمی سند ملگئی ہے - اب اگر وہ انسانوں کو قتل بھی کر ڈالیں جب بھی انسے کوئی پرسش نہیں - وہ تمام دن درندوں اور بھیڑیوں کی طرح لوگوں کو چیرتے پھاڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم روزہ دار ہیں - سو ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اور آسمان کا خداوند انکے فاقہ کرنے کا محتاج نہیں ہے' اور انکے اس روزہ رکھنے سے اس عاجز و درماندہ اور اپنی خطاوں کا اعتراف کرنے والے گناہگار کا روزہ نہ رکھنا ہزار درجہ افضل ہے جو گو خدا کا روزہ نہیں رکھتا مگر اسکے بندوں کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا -

روزہ کا مقصود نفس کا انکسار اور دل کی شکستگی تھی پھر اے شریر انسان ! تو روٹی اور پانی کا روزہ رکھکر خون اور گوشت کو کھانا کیوں پسند کرتا ہے ؟ ا یحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه ؟ کیا تم میں سے کوئی پسند کریگا کہ وہ اپنے بھائی کا مردہ گوشت کھاے

من لم یدع قول الزور	جس شخص نے مکر و فریب نہ چھوڑا
والعمل به فلیس لله	اور اقتضاے صیام پر عمل نہ کیا سو خدا
حاجة فی ان یدع طعامه	کو کوئی حاجت نہیں کہ اسکے کھانے
و شرابه (رواه البخاری)	اور پینے کو چھوڑا دے اور اسے بھوکا رکھے'

خدا فرماتا ہے کہ :

لن ینال الله لحومها	الله تک تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں
و لا دماؤها و لکن	پہنچتا اور نہ انکا خون' لیکن تمہارا تقوی
یناله التقوی منکم	اور تمہاری نیت پہنچتی ہے -

اگر قربانی کا گوشت خدا تک نہیں پہنچتا' تو اے مغرور عبادت اور مردم آزار صائم ! تیری بھوک اور پیاس بھی خدا تک نہیں پہنچتی' بلکہ وہ چیز پہنچتی ہے جو تیرے دل اور تیری نیت میں ہے - اگر تجھے وہ نعمت حاصل نہیں تو تجھے معلوم ہو کہ تیری ساری ریاضت اکارت اور تیری ساری مشقت بیکار ہے -

پس وہ لوگ جنہوں نے روزہ نہ رکھا اور خدا کا حکم توڑا' اور وہ جنہوں نے رکھا پر اسکی حقیقت حاصل نہ کی' ان دونوں کی مثال ان دو لڑکوں کی سی ہے جن میں سے ایک تو مدرسہ جانے کی جگہ گھر میں پڑا رہتا ہے' اور دوسرا مدرسہ میں تو حاضر ہوتا ہے لیکن پڑھنے کی جگہ دن بھر کھیلتا ہے - پہلا لڑکا مدرسہ نہ گیا اور علم سے محروم رہا - دوسرا گیا اور پھر بھی محروم رہا - البتہ جانے والے کو نہ جانے والے پر ایک درجۂ فضیلت حاصل ہے' لیکن اگر وہ مدرسہ جا کر لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے - تو بہتر تھا کہ وہ نہ جاتا -

* * *

پھر خدا را غور کرو کہ ہمارا ماتم کیسا شدید اور ہماری بربادی کیسی المناک ہے ؟ کس طرح حقیقت نا پید اور عمل صحیح مفقود ہوگیا ہے ؟ اس سے بڑھکر شریعت کی غربت اور احکام الہیہ کی بیکسی کیا ہوگی کہ مسلمانوں نے یا تو اسے چھوڑ دیا ہے' یا لباس لے لیا ہے اور روح چھوڑ دی ہے ! آہ' یہ کیسی رلا دینے والی بد بختی اور دیوانہ بنا دینے والا ماتم ہے کہ یا تو تم اسکے حکموں پر عمل نہیں کرتے یا کرتے ہو تو اسطرح کرتے ہو گویا خدا سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہو ؟ فوا اسفا' وا حسرتا' وا مصیبتا ! جب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے تو تنزل کا شکوہ کیوں اور تباہی ملت کی شکایت کیا ؟ فهل من مدکر ؟

الحسبة في الاسلام

(۳)

(مـــواقـــع احتســـاب)

افق عالم کو برائیوں نے گھیر لیا ھے ' نیکی کا چراغ اس تاریکي میں ٹمٹما رھا ھے ' اسلیے تمکو برائي ھرجگه مل سکتی ھے اورتم ھر جگه شیطان سے جهاد کرسکتے ھو ' لیکن جزئیات کا استقصاء مشکل ھے- بهتر هوگا کہ چند ابواب مقسومه میں اصولي طور پر مواقع احتساب متعین کردیے جائیں -

سب سے اول درجه احتساب کا ایمان بالله اور توحید باري تعالی ھے - اور وہ تمام معتقدات جنسے ایمان بالله ترکیب پاتا ھے - لیکن یه حصه بهت وسیع ھے اور اسکے لیے ایک مستقل مضمون درکار ھے - هم یہاں صرف اعمال کو لینگے -

(۱) عبادات و فرائض و سنن -

عبادات تمکو معلوم ھے کہ چار ھیں : نماز ' زکوۃ ' روزہ ' حج - سب سے پہلے ان کے قیام و استحکام کیلیے احتساب کرنا چاهیے - یه اگرچه نہایت ضروري ھے مگر پهر بهی آسان ھے - دشواري اسوقت پیش آتی ھے جب ان میں حشویات و زواید کا اضافه هو جاتا ھے - اسیکا نام بدعت ھے ' اور انسان ان کے چهوڑنے پر بہ مشکل آمادہ هوتا ھے- علماے اسلام کو اکثر انهی کیلیے جهاد کرنا پڑا - اس زمانے میں تو یه احتساب فرض عین هوگیا ھے- کیونکه بدعات و زوائد سے شاید هي کوئی عمل دینی محفوظ رها هو-

(۲) معاملات

تجارت میں بهی احتساب کي سخت ضرورت ھے - ایک شخص کم تولتا ھے ' ایک شخص اچھے کے ساتهه ردي مال ملا دیتا ھے ' ایک شخص غله روک لیتا ھے ' ایک شخص نرخ بڑھا دیتا ھے' ایک شخص گهٹا دیتا ھے' منڈي میں غله کي گاڑیاں آتی ھیں ' ایک شخص آگے بڑھ کر دل غله خرید لیتا ھے - ایک دیهاتي سودا لیکر آتا ھے' هوشیار شهري اوسکو دهوکا دیکر سستے داموں پر خرید لیتا ھے - اسلام میں یه تمام مواقع پیش آے هیں اور ان پر احتساب کیا گیا ھے' جیسا کہ کتب حدیث میں بہ تصریح مذکور ھے - تمدن جدید نے ان مخادعات و فریب کو اور با قاعدہ اور وسیع تر کردیا ھے ' اسلیے جہاں جہاں اسلامی ابادیاں جدید تمدن کے رذائل و معائب کا شکار هولي هوں' وهاں اس احتساب کي بهی نہایت سخت ضرورت ھے - علی الخصوص هندوستان اور مصر میں -

ملازمت کي هر قسم کی بددیانتي قابل مواخذہ و احتساب ھے - رشوت خواري' عدم اداے فرائض' اور قبول رشوت بصورت هدایا جو نہایت کثرت کے ساتهه جاری ھے اور جسکی نسبت نہایت صراحت سے احادیث کثیرہ و مشهورہ میں [illegible] کي گئی ھے' وغیرہ وغیرہ -

(۴) اخلاق و عادات [illegible]

انسداد شراب [illegible] بازي ' [illegible] بدمعاشي ' نا جائز گدا گري ' مسافروں کو خدع و فریب دینا ' اسکے علاوہ انکے مقدمات و دواعی کا استیصال بهي احتساب کا وسیع میدان ھے - یعني اُن تمام چیزوں کو بهی روکنا [illegible] جو گو خود ان مفاسد میں داخل نہیں هیں لیکن ان مفاسد کا پیش خیمه اور وسیله هیں - اس سلسلے میں مسلمانوں کي شادي و غمي کے رسم و رواج بهت بڑا موقعۂ احتساب هیں - اکثر صورتوں میں انکي تفریحي مجالس کي نشاط فرمایاں فسق و فجور اور کبائر و منکرات کا وسیله بن گئي هیں - اسراف و تبذیر جو سب سے بڑي معصیت ھے ' نہایت مهلک اور برباد کن حد تک پہنچ گیا ھے - پس ارباب احتساب کي دعوت و تبلیغ اور سعي و مجاهدات کو اسپر متوجه هونا چاهیے -

(۵) صیغه دیوانی و ملکي کا میدان بهی احتساب کا بهترین معمل ھے - صیغه مال' صیغه دیواني ' خراج و مالگذاري کي تشخیص ' جیل خانوں کی اصلاح ' پولیس کے مظالم کا انسداد ' کونسلوں کی وسعت' میونسپلٹي کي با قاعدگي' محکمه زراعت و محکمه حفظان صحت کي نگرانی ' غرض تمام محکمه هاے حکومت جو انسان کي آرام و آسایش کے ذمه دار هیں' سب سے زیادہ قابل توجه و التفات هیں بدقسمتي سے اسمیں هندوستاني رعایا کو بهت کم دخل ھے - اسلیے سر دست هندوستان میں اسکا موقعه ناپید ھے -

(۶) تعلیمي یعني مدارس اسلامیه کي اصلاح ' مدارس سرکاري کا با قاعدہ مراقبه ' تعلیم عام کي اشاعت اور مضر تعلیم کو روکنا ' صحیح و صالح تعلیم و تربیت کو رواج دینا ' احتساب کے سلسلے میں داخل هیں اور اس سفر کي نہایت اهم منزلیں هیں -

غرض هر وہ قوت فاعله جو دنیا پر بهلا یا برا اثر ڈال سکتي ھے احتساب کی طالب ھے - اسلیے تمام دنیا ایک عام صیغه احتساب ھے -

اسیلیے اسلام میں همیشه صیغه احتساب قائم رها ' اور حدود شرعیه ' ضمان و قصاص ' عقوبات مالیه و بدنیه ' اسي غرض سے قائم کیے گئے تاکه دنیا کا معیار اخلاق اپنے توازن طبیعي کے ساتهه قائم رهے - دنیا میں حکومتوں اور سلطنتوں کو احتساب هی نے قائم کیا ھے' اور سلطنت کے تمام اجزاء احتساب هی کے زیر اثر کام کررهے هیں :

کلکم راع و کل راع مسئول عن رعیته -

(احتســاب اعظــم)

دنیا میں جب تک اسلامي سلطنتیں قائم رهیں' عبادات اخلاق ' تجارت' ملازمت ' سیاست ' تعلیم ' غرض هر چیز میں مذهب کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا تها اور زندۂ احتساب دین کے هاتهه میں تها ' لیکن اب جبکه تمهارے دلوں میں نور ایمان نہیں رها تو تمهیں هر چیز تاریک نظر آتی ھے - عبادات میں مذهب کي جهلک البته نظر آجاتي ھے اور رمضان میں مسجدوں کي قندیلیں گاہ گاہ اسے نمایاں کردیتی هیں ' لیکن اگر یهي لیل و نهار هیں تو ممکن ھے کہ یه چراغ بهی زیادہ عرصه تک روشن نه رهیں - لا قدر الله ! اسکے علاوہ تمام چیزوں پر سیاست کا رنگ چڑھ گیا ھے - تجارت ' ملازمت ' تعلیم' غرض هر چیز سے تم اسلیے بهاگتے هو که یه سیاست کا میدان ھے اور همکو اس میں قدم نہیں رکهنا چاهیے' لیکن تمکو گهبرانا نہیں چاهیے - سلطنت کے تمام اجزاء بهي احتساب هي کا فرض ادا کر رهے هیں مجسٹریٹ سزا دیتا ھے که اخلاق کا معیار پست نه هونے پاے ' جج حق دلواتا ھے که انصاف قائم رهے ' ڈاکٹر علاج تقسیم کرتا ھے که انسان کا مزاج اعتدال پر رهے ' پس تمکو خوش هونا چاهیے که غیر تمهارا کام کر رهے هیں' البته چونکه تم مومن هو - اسلیے تمکو محتسب اعظم بنکر خود انکا احتساب لینا چاهیے که وہ کیا کررهے هیں ؟ سچا احتساب انکے اندر ھے یا نہیں ؟

نماز کے احتساب کا نتیجہ عملی صورت میں دکھا دیتی ہے - نماز همکو تقوی سکھاتی تھی ' اور هم نے روزے میں تمام منہیات سے احتراز کرکے تقوی حاصل کرلیا - پس نماز کا اصلی نتیجہ روزہ ہے - یہی وجہ ہے کہ وہ نماز کے بعد فرض کیا گیا ' کیونکہ نتیجہ کبھی اصل علت سے منفک نہیں ہوسکتا -

(زکواۃ و صیام)

روزہ اگرچہ نماز کا عملی نتیجہ ہے ' لیکن وہ خود زکوۃ کی علت بن جاتا ہے - انسان جب روزہ رکھتا ہے تو خود بھوکا پیاسا رهکر غریبوں اور مسکینوں کی بھوک پیاس کا اچھی طرح اندازہ کرلیتا ہے - پس اسے وہ فقراء و مساکین یاد آجاتے هیں جو بارہ مہینے اس تکلیف میں مبتلا رهتے هیں' جس تکلیف کو روزہ دار نے اپنی خوشی سے ایک ماہ کیلیے اختیار کیا - اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اسکے دل میں انکی اعانت کا حقیقی جذبہ پیدا هوجاتا ہے - اور جب کبھی کسی بھوکے پیاسے کو دیکھتا ہے تو ٹھیک ٹھیک سمجھہ لیتا ہے کہ اسپر کیسی مصیبت طاری ہے ؟

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم رمضان المبارک میں معمول سے زیادہ انفاق کیا کرتے تھے ' اور یہی سبب ہے کہ رمضان کے بعد صدقۂ فطر واجب کیا گیا -

اس لحاظ سے عبادات کے سلسلہ میں زکوۃ کا تیسرا درجہ اتفاقی نہیں بلکہ عقلی ہے ' کیونکہ وہ روزہ کا نتیجہ ہے - عبادات کے سلسلہ میں روزے کا چونکہ دوسرا درجہ تھا ' اسلیے اسکے نتیجہ کا تیسرا اثر زکوۃ قرار پایا -

(حج و صیام)

حج ان تمام عبادات کا جامع ہے - اسکے علاوہ وہ اسلام کا آخری فرض ہے - نماز بھی اسکا جزو ہے جو خطبہ و جماعت کے ساتھہ ادا کی جاتی ہے - وہ روزہ و زکواۃ کا بھی ذریعہ بن سکتا ہے :

فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک	تو تم میں سے جو مریض ہو' یا اسکے سر میں کوئی مرض ہو تو وہ روزے کا یا صدقہ کا یا قربانی کا فدیہ ادا کرے -

پس وہ اسلام کی عبادات سہ گانہ کا ایک جامع مرقع ہے جو دنیا کو علی الاعلان دکھایا جاتا ہے -

لیکن در حقیقت حج بھی روزے کا آخری نتیجہ ہے ' روزے کا بہترین نتیجہ' یا تقوے کا ایک بہترین مظہر اعتکاف ہے' جس میں انسان پر وہ چیزیں حرام هوجاتی هیں جو خود روزے کے زمانہ میں حلال نہیں -

ولا تباشروهن و انتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوها کذلک یبین اللہ آیاتہ للناس لعلهم یتقون -	اور اپنی عورتوں کے پاس حالت اعتکاف میں نہ جاؤ یہ خدا کے حدود هیں انسے بچو ! اسی طرح خدا اپنی آیتوں کو انسان کیلیے بیان کرتا ہے کہ وہ تقوی اختیار کریں -

اعتکاف تقوی کا بہترین مظہر ہے' اسلیے اسکے لیے وہ تمام شرائط لازمی هیں جنکے آغوش میں تقوی نشو و نما پاتا ہے - اعتکاف کیلیے روزہ ضروری ہے جو مجسم تقوی ہے - مسجد کے حدود سے باهر کوئی شخص معتکف نہیں هوسکتا ' اور مسجد هی وہ گھر ہے جسکو خدا نے موسس علی التقوی کہا ہے ' پس اعتکاف روزہ کا ایک جزو یا اسکی ایک اعلی ترین شکل ہے ' اور حج کی غرض سے هم جس مقدس گھر کی زیارت کو جاتے هیں اسکی تعمیر کا بھی ایک مقصد اعتکاف تھا -

و عهدنا الی ابراهیم و اسمعیل ان طهرا بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود -	اور هم نے ابراهیم و اسمعیل کو وصیت کی کہ تم همارے گھر کو طواف کرنے والوں کیلیے اور مجاوروں کیلیے اور رکوع سجود کرنے والوں کیلیے پاک کرو !

(شهر رمضان)

لیکن همکو سب سے زیادہ اس چیز پر غور کرنا چاهیے جسکی بنا پر قرآن مجید رمضان میں نازل کیا گیا - هم نماز پڑھتے هیں ' زکوۃ دیتے هیں ' حج کرتے هیں ' لیکن هم پر کوئی آیت نازل نہیں هوتی - صرف روزہ هی ایک ایسی عبادت ہے جسکی برکت سے هم پر پورا قرآن نازل هوا : شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن :

اللہ تعالی نے قرآن کریم کو صرف متقین کے لیے نازل فرمایا ہے :

ذلک الکتاب لاریب فیہ هدی للمتقین الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوۃ و مما رزقنهم ینفقون - (۲ : ۲)	اس کتاب میں کوئی شبہ نہیں- وہ ان پرهیزگاروں کیلیے رهنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے هیں' نماز پڑھتے هیں ' اور هم نے جو کچھہ انہیں دے رکھا ہے ' اسمیں سے انفاق و صدقات کرتے هیں -

روزہ صرف تقوی کا نام ہے ' اس بنا پر قرآن مجید کا حقیقی ظرف رمضان ' اور اسکا حقیقی مخاطب صرف روزہ دار هی هوسکتا ہے :

شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن هدی للناس و بینت من الهدی و الفرقان - (۲ : ۱۸۱)	رمضان کا وہ مهینہ جسمیں قرآن نازل کیا گیا - جو هدایت ہے لوگوں کیلیے' اور اوس میں نہایت واضح اور روشن دلیلیں امتیاز و هدایت کی موجود هیں -

امام رازی نے لکھا ہے کہ خدا نے سورۂ بقرہ کے اول میں هدی للمتقین کہا تھا اور یہاں هدی للناس کہا ہے' اسلیے ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم هوتا ہے کہ آدمی وهی ہے جو پرهیزگار ہے - جو پرهیزگار نہیں وہ آدمی نہیں - دوسرے الفاظ میں اس مفہوم کو یوں بھی ادا کرسکتے هیں کہ کامل انسان وهی ہے جو روزہ دار ہے - یعنی ضبط و صبر اور ایثار کی قوت رکھتا ہے - جو روزہ دار نہیں وہ انسان هی نہیں - کیونکہ انسان وهی ہے جسمیں چارپایوں سے کچھہ زیادہ جوهر هوں - وہ جوهر اسکی ملکوتیت ہے -

روزے سے انسان کے قلب میں تقوی و طهارت کی جو کیفیت الهیہ پیدا هوجاتی ہے ' اسکا مظهر اگرچہ اوسکی زندگی کا هر حصہ هوسکتا ہے تاهم اوسکے اظهار کا حقیقی موقع معاملات تمدنی هیں جهاں انسان کا قدم ڈگمگا جاتا اور حلال و حرام کے درمیان جو مشتبہات هیں ' انکی تمیز اٹھہ جاتی ہے - کسی نے امام محمد سے کہا کہ آپنے زهد میں کوئی کتاب نہیں لکھی - اونہوں نے فرمایا: میں نے معاملات میں کتابیں لکھدی هیں - زهد کا مظهر اوس سے بڑھکر کیا هوسکتا ہے ؟

اس لحاظ سے تمهارے معاملات روزے کے نتائج کے اظهار کا بہترین ذریعہ هیں- یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے روزے کے احکام کے بعد فرمایا:

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون - (۲ : ۱۸۴)	اور اپنے مال کو باهم ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ' اور نہ حکام کو رشوت دو کہ وہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طریقہ سے کھالیں -

نظم کلام و ترتیب آیات کے لحاظ سے ان احکام کو بظاهر روزے سے کوئی مناسبت نہیں معلوم هوتی ' لیکن حقیقت یہ ہے کہ روزے کی روح یہی اکل حلال ہے - روزے نے انسان پر اکل حلال صرف اسلیے حرام کردیا کہ وہ اگر سد رمق پر قناعت نہیں کرسکتا تو اوسکو کم از کم زهد و قناعت کا خوگر هوکر اکل حرام سے تو ضرور بچنا چاهیے - قرآن مجید کا طرز خطاب یہی ہے کہ وہ مقدمات قائم کردیتا ہے ' ان کے نتائج پیش کردیتا ہے ' لیکن یہ نہیں بتلاتا کہ اس میں کون سا مقدمہ ہے اور کون سا نتیجہ ؟ تاهم فطرت سلیمہ خود بخود ان کی طرف هدایت کرتی ہے - ان هذ القرآن یهدی للتی هی اقوم -

اس تمہیدی تفصیل کے بعد اب یہ آسانی سے سمجھہ میں آسکتا ہے کہ انتقال مکانیکی اور انتقال عصبی میں کیا فرق ہے ؟

مثــلا پانی جو میکانیکی طور پر پائپ سے نکلتا ہے' اس پر موثرات طبیعیہ یعنی گرمی سردی کا اثر نہیں پڑتا - نہ پائپ کے احساس میں (اگر اسمیں احساس ہو) کچھہ فرق آتا ہے ' اور نہ پانی کی روانی میں کچھہ کمی ہوتی ہے - اگــر اسکے گرد سم آلود پٹی باندھدیجــاے یا خود اسی میں زہر کے قطرے ڈالدیے جائیں - جب بھی اسکی قوت ایصال میں کچھہ فرق نہ آئیگا -

لیکن اگر انھی چیزوں کا استعمال کسی حیوانی عصب پر کیا جائیگا تو وہ ضرور متاثر ہوگا -

اب اگر تم کسی انتقال کے متعلق یہ معلوم کرنا چاھتے ہو کہ یہ میکانیکی ہے یا عصبی' تو اسکی صورت یہ ہے کہ پہلے دیکھو کہ وظائف الاعضائی تغیرات کا اثر اس پر پڑتا ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں پڑتا تو وہ مکانیکی ہے ورنہ عصبی -

یورپ میں مشہور جرمن عالم وظائف الاعضاء کے تجارب کی بناء پر یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ نباتات میں صرف انتقال مکانیکی ہے - حالانکہ مسکین پفیفر کا تجربہ صرف ایک مخدر و مدرم دوا تک محدود ہے - اسنے کلورو فارم مموسا کے نیچے کی بالائی سطح پر استعمال کیا اور اسکے بعد اسے مس کیا - پتیاں بدستور معمولاً کے جھک گئیں - اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ نباتات میں انتقال میکانیکی ہے نہ کہ عصبی -

واقعی بظاہر یہ تجــربہ قابل استناد معلوم ہوتا ہے اور جو شخص سنتا ہے وہ ابتــدا میں باسانی پفیفر کی راے سے اتفاق کرلیتا ہے - چنانچہ ڈاکٹر بوس ایک موقع پر لکھتے ہیں :

" خــود مجھہ پر بھی اســکا اثر عرصے تک بہت قوی رہا لیکن تھوڑے غور و خوض کے بعد اصل حقیقت منکشف ہوگئی -

معلوم ہوتا ہے کہ پفیفر اپنے تجارب میں ان داخلی نسیجوں

(۱) یہ پتی اور پچکاری کی دو مختلف حالتوں کا مرقع ہے بالائی تصویر اس حالت کی ہے جب پتی اور پچکاری دونوں ایک دوسرے سے علحدہ ہیں - دوسری زیریں تصویر میں پچکاری کی گولی پتی کے کنارے سے ملی ہوئی دکھائی گئی ہے - یہی حالت تجربہ و عمل کی ہے -

اس دوسری تصویر میں نظریۂ انتقال میکانیکی کو مصور کرکے دکھایا گیا ہے -

یعنی یوں فرض کیجیے کہ نباتات کے وہ نسیج جو معمولی مقدار سے زیادہ ضخیم نظر آتے ہیں مثل ایک پچکاری کے ہیں - جب ہم اس پچکاری کا ایک سرا دباتے ہیں تو پانی زور کے ساتھہ نکلنا چاھتا ہے اور اسی کوشش میں وہ گولی نما سرے کو آگے دھکیلتا ہے کہ دوسرا سرا آ کے پتی کے متقلص نسیج سے لگتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے -

(۷) اس مرقع میں انتقال عصبی اور انتقال میکانیکی کی تصویر کھینچی گئی ہے -

ہم نے مضمون میں یہ بتا دیا ہے کہ انتقال عصبی ان چھوٹے چھوٹے ذرات کے انتشار و آشفتگی کا نام ہے جن سے اعصاب مرکب ہوتے ہیں - انکو اصطلاح میں دقائق کیمیاویہ بھی کہتے ہیں - چنانچہ مندرجہ بالا تصویر میں آپ دیکھتے ہونگے کہ بہت سے نقطے نقطے پریشان و منتشر ہیں -

انتقال میکانیکی کی حقیقت یہ ہے کہ ایک سیال مادہ متحرک ہوتا ہے - دوسری زیریں تصویر اسی انتقال کو واضح کرتی ہے - اسمیں سیال مادہ کی موجیں خطوں کی شکل میں دکھائی گئی ہیں -

دونوں تصویروں کے وسط میں آپ دو خط دیکھتے ہیں - یہی وہ مقامات ہیں جہاں پر مخدر ادویہ کا استعمال کیا گیا ہے -

کو متاثر نہ کرسکا جو احساس کا اصلی سرچشمہ ہیں - یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے کیونکہ یہ کام نہایت مشکل تھا - اسمیں کچھہ درختوں ہی کی خصوصیت نہیں ہے - حیوانات میں بھی اسکی مثالیں بکثرت ملتی ہیں - مثلاً اگر حیوانات کی بالائی جلد پر کلوروفارم استعمال کیا جاے تو اسکا اثر ان عصبی تھیلیوں (Nerve trunk) تک نہیں پہنچتا جو عضلات کے درمیان ہوتی ہیں -

اسی خیــال سے میں نے از سرنو اس مسئلہ پر غور کرنا شروع کیا' اور اسکے لیے مختلف بارہ طریقے استعمال کیے - اب ان تمــام طریقوں سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ نباتات میں جس قسم کا تنبہ ہوتا ہے اسکی نوعیت بعینہ وہی ہے جو حیوانات کے تنبہ کی ہے " -

(طرق دوازدہ گانہ)

مسٹر بوس نے ان بارہ طریقوں میں سے تین طریقوں کو نہایت اختصار کے ساتھہ بیان کرینگے -

سرعت تاثر اور قدرت حس کے لحاظ سے ہم نے مموسا کو شروع میں انتخاب کیا تھا اور اسوقت بھی اسی کے تجربۂ و مثال کو قائم رکھتے ہیں - ممو سا میں جو تنبہ ہوتا ہے' ظاہر ہے کہ وہ عصبی قرار پائیگا بشرطیکہ ثابت ہوجاے کہ :

(۱) وظائف الاعضــائی تغیرات کا اثر تنبہ کے انتقال کی رفتار پر پڑتا ہے -

(۲) جن وظائف الاعضائی موانع کی وجہ سے حیوانات میں تنبہ کو روکا جاسکتا ہے' ٹھیک انہی موانع کے ذریعہ یہاں بھی تنبہ کو روکا جاسکتا ہے -

(۳) طبیعی انتشار کے بغیر ہیجــان کا آثار اسکے دائرہ کی توسیع ہوسکتی ہے -

آخری تحقیقات کے ہمارے لیے ایسے آلات فراہم کردیے ہیں جنکے ذریعہ ہم انتقال تنبہ کی رفتار اور مختلف حالات میں اسکے تغیرات معلوم کرسکتے ہیں -

آئندہ نمبر میں ہم ان آلات کے متعلق تفصیل سے بحث کرینگے -

علم النباتات کا ایک جدید صفحـه

(مسٹر بـوس کا اکتشاف جـدیـد)

روح نباتات اور احساس

(۲)

(قدیم تحقیق)

گذشته صحبت میں تم نے اندازه کرلیا هوگا که حیوانات اور نباتات کے هیجانوں میں کس درجه مشابهت و مماثلت ہے؟ اور اسلیے غالباً تم دونوں کو یکساں طور پر " هیجان" اور "عمل عصبی" سمجھنے هوگے -

لیکن علماء وظائف الاعضاء نباتات کے سر خیل' علامه پیفر (Peffer) کے بعض تجارب کی بنا پر یورپ میں یه امر قطعي طور پر طے پاگیا تھا که حیوانات میں جس شے کو دفع عصبي (Nervous in pulse) کہتے هیں' اسکے مقابله میں نباتات کے اندر کوئی شے نہیں ہے - چنانچه تمام علماء نباتات برابر یہی کہتے آئے هیں که جسکو هم بظاهر دفع عصبي سمجھتے هیں' وہ عمل عصبي نہیں بلکه ایک طرح کا عمل میکا نیکي ہے -

وہ کہتے هیں که پودوں کے جو نسیج طبیعي مقدار سے زیاده تر نظر آتے هیں' انکی نسبت سمجھنا چاهیے که وہ گویا ربڑ کی نلکیاں هیں جنمیں پانی بھرا هوا ہے - جب هم بہربا کے ذریعه یا کسي اور مکا نیکی طریقه سے تنبه و تحریک پیدا کرتے هیں تو گویا ان پانی سے بھرے هوے سپنجوں کو نچوڑنے لگے هیں - اسلیے پانی اندر سے بڑے زور کے ساتھه اچھلکر نکلتا ہے اور نکل کے پودے کے اس عضو متعلق (پل وي نس) سے ٹکراتا ہے - اس تصادم کی وجه سے پل وی نس سکڑنے لگتا ہے' اور باهر کی پتیاں کمھلا کے جھک جاتي هیں -

ڈاکٹر بوس کی تحقیقات سے پیشتر تمام علمي دنیا کا ان بیانات پر ایمان کامل تھا مگر اب علم کی ایک مشرقي رسالت نے اس ایمان کو متزلزل کر دیا ہے !

اب هم کو اس طرف متوجه هونا چاهیے که کیا درحقیقت نباتات میں هیجان یا حرکت کا انتقال عصبي نہیں ہے بلکه مکا نیکي ہے؟ اسکے متعلق فیصله کرنے سے پہلے انتقال عصبي اور انتقال میکانیکی کا باهمی فرق سمجھه لینا چاهیے -

(انتقال میکا نکی اور انتقال عصبی)

کسي جسم کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر صناعي اور آلي طریقه سے (یعنی بذریعه آلات کے) جانے اور منتقل هونے کا نام " انتقال مکا نیکی " ہے -

مثلاً تمهارے شہر میں زمین کے نیچے آهنی نلوں کا ایک جال پھیلا هوا ہے جسے تم پائپ یا پم کہتے هو - اسمیں ایک مخصوص مقـام سے پانی ڈالا جاتا ہے اور بعض مشینوں کي وساطت سے تمهارے گھروں تک پہنچ جاتا ہے - یعنی ایک جسم سیال (پانی) بعض آلات کے عمل سے اپني جگه سے چلتا ہے اور چلکر تم تک آجاتا ہے - یہي انتقال میکانیکي ہے -

انتقال عصبي میں بھي قریباً وهي هوتا ہے جو انتقال مکانیکي میں هوتا ہے - اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات سے مرکب هیں ان ذرات میں حرکت و انتقال کی قابلیت موجود ہے - جب اعصاب میں کسي قسم کي تنبیه یا تحریک هوتي ہے تو ان ذرات میں آشفتگي و برهمي پیدا هوجاتی ہے - اسي برهمي و انقلاب کا نام هیجان ہے -

جب اعصاب اپني پوري زندگي یا بهتر و موافق وظائف الاعضائي حالت میں هوتے هیں' تو اسوقت یه قوت اپنے اوج و شدت پر هوتي ہے - ضعیف سے ضعیف تنبیه اور خفیف سي خفیف تحریک بھي ذرات میں ایک انقـلاب عظیم اور برهمي عام پیدا کردیتي ہے - اور اسلیے سخت هیجان محسوس هوتا ہے -

لیکن جب اعصاب کي وظائف الاعضائی حالت عمده نہیں هوتی' تو ذرات کی برهمي اور هیجان کي شدت میں بھي فرق آجاتا ہے -

یه حالت اعصاب موصله conducting nerves سے هوکے گزرتي ہے' اور جہاں سے گزرتي ہے' اس مقام کے ذرات میں انقلاب و برهمي پیدا هو جاتی ہے - یہی جا بجا اور منزل بمنزل بڑھنے والا انقلاب ذرات ہے جسے تنبه عصبي nervous epulsim کے انتقال سے تعبیر کیا جاتا ہے -

(وظائف الا عضائی اعتدال)

هم ابھی لکھه آئے هیں که هیجان کی شدت اور اسکا ضعف اعصاب کی حیات تامه اور موافق و سازگار وظائف الا عضائي حالت پر موقوف ہے' اسلیے هم بتا دینا چاهتے هیں که " موافق وظائف الاعضائي حالت " سے همارے مراد کیا ہے؟

اس سے همارا مقصد اعتدال حرارت و برودت ہے -

اعصاب کے اداء وظائف پر حرارت و برودت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - جسوقت اعصاب کے کسي حصه میں تنبه یا تحریک پیدا هوتي ہے' اگر اسوقت وہ معتدل حالت میں هوتے هیں تو انمیں ایک طبیعي و عادي هیجان پیدا هوتا ہے - لیکن اگر یه اعتدال موجود نہو بلکه برودت غالب هو' تو پھر جسقدر برودت کا غلبه هوتا ہے اسیقدر هیجان میں بھي کمی هوتي جاتي ہے - یہاں تک که جب برودت بہت زیاده بڑھجـاتی ہے تو پھر هیجان بالکـل باطـل هو جاتا ہے - یہي بطلان هیجان ہے جس کو مرض فالج کہتے هیں -

لیکن اگر برودت کے بدله حرارت کا غلبه ہے تو اس سے هیجان میں ایک غیر طبیعي حالت پیدا هوتي ہے - اس حالت کے حد سے زیاده هونے کے بعد برودت کے نتـائج کی طرح اسکے نتائج بھي سخت خطرناک هو جاتے هیں -

بعض ایسے وسائل بھی هیں جنکے ذریعه سے اعصاب میں هنگامي طور پر فالج کی سی کیفیت پیدا کي جاسکتي ہے - انکو اصطلاح میں anaesthetics کہتے هیں -

انکے اثرات کا اصلی عمل یه ہے که وہ اعصاب کي قوت تنبه پر قبضه کر لیتے هیں - اسي طرح بعض ایسي سمیات (زهریلی دوائیں) بھي هیں جنکے ذریعه اعصاب کي قوت ایصال کو فنا کردیا جاسکتا ہے -

تنزل الملئكه والروح فيها بادن ربهم -

اوس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے اترتے هیں -

فرشتے اور روح اس رات میں اترتے هیں' مگر بتدریج پورے ایک مہینے میں اوترتے هیں کیونکه دنیا کا دامن دفعة ان برکات و فضائل کے سمیٹنے کی وسعت نہیں رکھتا :

دامان نگه تنگ گل حسن تو بسیار
گلچیـن نگاه تو ز داماں گلـه دارد

* * *

لیکن یه ملائکه کیا هیں ؟ اور اس روح کی حقیقت کیا ہے ؟ الله تعالی نے خود اسی آیت میں اس حقیقت کو واضح کردیا ہے : من کل امر سلام یعنی وہ ملائکه اور روح امن اور سلامتی هیں - جو دنیا کو یکسر امنیة و سلامتی کی برکتوں سے معمور کردیتے هیں !

* * *

یه سکون' یه اطمینان کامل' یه سلامتی' یه امن عام جو هم پر آسمان سے اترا' صرف عرب کے لیے مخصوص نه تھا بلکه وہ مشرق و مغرب دونوں کو محیط ہے - همارا آفتاب اگرچه مغرب سے طلوع هوا تھا جو همارا قبلۂ ایمان ہے' لیکن اسکی شعاعوں نے مشرق کے افق کو بھی روشن کردیا جہاں سے دنیا کا سورج نکلتا ہے' اور جہاں سے صبح کا ستارہ طلوع هوتا ہے :

حتی مطلع الفجر -

وہ امن و امان کا پیغام صبح کے طلوع هونے کی جگه تک یعنی مشرق تک پہنچ جائیگا -

دنیا نے اس وعدے کی صداقت کو دیکھ لیا' جب خدا کے پاک فرشتے یعنی قرآن نے مشرق و مغرب دونوں کو اپنے پروں کے نیچے چھپا لیا - ان الله علی کل شی محیط -

* * *

امن عام کا یه پیغام کیا ہے ؟ اور وہ کیونکر مشرق و مغرب تک پہونچایا جائیگا ؟

قرآن حکیم نے دوسری آیتوں کے ذریعه اس نکته کو حل کردیا ہے :

انا انزلناه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین - رحمة من ربک انه هو السمیع العلیم - (۴۴ : ۴)

هم نے قران کو ایک مبارک رات میں اتارا کیونکه هم دنیا کو اسکی غفلت کے نتائج سے ڈرانے والے تھے - تمام انتظامات الهیه جو حکمت و مصلحت عالم پر مبنی هیں' اسی رات میں طے پاتے هیں - از انجمله قران کا نزول جو اسی رات میں شروع هوا - نیز همیں اپنا رسول بھیجنا مقصود تھا' جسکا ظہور الله کی رحمت کا نزول ہے -

اب ان دونوں سورتوں کے تطابق و تشاکل پر غور کرنا چاهیے -

الله تعالی نے سورۂ قدر میں فرمایا : انا انزلناه فی لیلة القدر اور یہاں فرمایا : انا انزلناه فی لیلة مبارکة اسلیے یه دونوں راتیں ایک هی هیں - وهاں فرمایا تھا تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام اور فرمایا : فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا - اس بنا پر یه " امر سلام " اور یه " امر حکیم " جسکی تنزیل و تقسیم لیلة القدر میں خدا کے حکم سے کی گئی ہے' دونوں ایک هی چیزیں هیں -

* * *

لیکن سوال یه ہے که خود وہ " امر سلام " اور " امر حکیم " کیا چیز ہے ؟ دوسری آیتوں نے اسکی بھی تفسیر کردی ہے :

الرا: تلک آیت الکتب الحکیم - اکان للناس عجبا ان اوحینا الی رجل منهم ان انذر الناس وبشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم ؟

یه قرآن حکیم کی آیات هیں' پھر کیا لوگوں کو تعجب ہے که هم نے انهی میں سے ایک آدمی پر وحی کی تاکه وہ لوگوں کو ڈرائے اور مومنوں کو اس بات کا مژدہ سنائے که خدا کے نزدیک انکا قدم جم گیا ہے ؟

اسلیے یه " امر حکیم " اور یه " امر سلام " خود قرآن کریم ہے جو لیلة القدر میں نازل کیا گیا -

* * *

الله تعالی نے سورۂ قدر میں قرآن حکیم کی چند خصوصیات کا اجمالی ذکر فرمایا تھا' لیکن اس آیت میں وہ خصوصیتیں به تفصیل بیان فرمائی هیں -

سورۂ قدر میں فرمایا تھا که " وہ سورج کے طلوع هونے کی جگه تک پھیل جائیگا " یه نہایت مجمل طرز خطاب تھا - سورہ دخان میں اوسکی تفسیر بھی کردی : فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا یعنی قرآن حکیم کی آیتیں همارے حکم سے ایک پیغمبر پر تقسیم کی جاتی هیں تاکه وہ دنیا کے سامنے ان آیتوں کو لے کے جائے اور هر شخص کے آگے اس خوان کرم کو بچھادے' تاکه هر شخص اپنا حصه لے لے : انا کنا مرسلین رحمة من ربک - لیکن دنیا غفلت کی نیند میں سو رهی تھی' اسلیے یه ابر رحمت بن کر گرجا تاکه دنیا جاگ اوٹھے - اوس نے اپنی چادر جیب سے ہٹائی اوس عالم کو دکھا جس میں بجلی کا تازیانه تھا :

یا ایها المدثر! قم فانذر

او چادر اوڑھنے والے! اوٹھ' اور ڈرا!

لیے اوسکو گرجنے اور تڑپنے کی ضرورت تھی' اسلیے وہ گرجا' چمکا' تڑپا' انا انزلناه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین لیکن درحقیقت اوسکا یه وصف عارضی تھا' ورنه رفق و ملاطفت اوسکا مایۂ خمیر اور عنصر حقیقی ہے : عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم - اسلیے وہ روئی کے گالے سے بھی زیادہ نرم و سفید یا دل کا ایک ٹکڑا تھا' جو آب شیریں کا خزانه اپنے ساتھ رکھتا تھا اگرچه ابتدا میں بجلی کی کڑک اسکا مظہر ورود هوئی - یه انذار و وعید' یه قہر و غضب اوس قوم کی شامت اعمال کا نتیجه تھی' ورنه پیغمبر امی خدا کی طرف سے صرف بشارت رحمت اور لطف و نرم کا مجسمه بنا کر بھیجا گیا تھا : انا کنا مرسلین' رحمة من ربک -

لیکن خدا کی یه رحمت صرف عرب کے ساتھ نه تھی - بلکه اس ابر کرم نے تمام مشرق و مغرب کو جل تھل کردیا - چنانچه دوسری جگه رحمة من ربک کی تفسیر کردی گئی -

ما ارسلناک الا رحمة للعالمین -

هم نے تجھکو تمام دنیا کیلیے صرف رحمت هی رحمت بنا کے بھیجا !

* * *

" لیلة القدر " کو تمام راتوں پر صرف اسی لیے فضیلت نہیں ہے که اوسمیں عبادت کا ثواب تمام راتوں سے زیادہ ملتا ہے بلکه اس بنا پر بھی که اوسی میں همکو ایک کتاب دیگئی اور همکو مشرق و مغرب میں اوسکی منادی کرنے کا حکم دیا گیا - بادشاهوں کی منادی طبل و علم کے ساتھ کی جاتی ہے' لیکن خدا کی منادی تہلیل و تکبیر کے ساتھ هونی چاهیے - رمضان کے بعد عید کا حکم اسی لیے دیا گیا تاکه تہلیل و تکبیر کی مقدس صداؤں میں اسلام کے جاہ جلال' غرور و قوت' اور وسعت و امن کا سماں دنیا کو نظر آجاے : ولتکبروا الله علی ما هداکم و لعلکم تشکرون -

پھر آه تمہاری غفلت کیسی شدید اور تمہاری گمراهی کیسی ماتم انگیز ہے که تم لیلة القدر کو تو ڈھونڈھتے هو پر اس کو نہیں ڈھونڈھتے جو لیلة القدر میں آیا اور جسکے ورود سے اس رات کی قدر و منزلت بڑھی - اگر تم اسے پالو تو تمہارے لیے هر رات لیلة القدر ہے :

هر شب شب قدر است اگر قدر بدانی !

وثائق و حقائق

لیــلــة الـقـــدر

عالم تقدیر خاموش نہیں ہے - وہ ایک امام ناطق ہے - اُس نے مجموعی طور پر تمام عالم کی قسمت کا فیصلہ ازل ہی میں کردیا تھا ' لیکن اشخاص و اقوام کی تقدیر کا فیصلہ همیشه هوتا رهتا ہے

قرنهاے قضا و قدر بہت سی قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرچکے ہیں ' مگر ایک دادہ قسمت قوم پہاڑوں کے دامن میں دبی پڑی تھی - اُسی پہاڑوں کے غار سے آتشیں شریعت کا ایک شرارہ اوڑا ' اور دفعة خرمن جہل و ضلالت پر برق خاطف بنکر گرا - اس مردہ قوم کی سوئی هوئی قسمت بڑے مدت کے بعد ایک خاص رات میں کروٹ بدلی ' اسلیے اس رات کو لیلة القدر کہا گیا ' کیونکہ اسی رات میں اوسکے هر نامہ اعمال کو قرآن حکیم کے ذریعہ سے معین و مقدر کردیا گیا تھا :

انا انزلناہ فی لیلة القدر	ہم نے اوسکو لیلة القدر میں نازل کیا (١)

لیلة القدر : قیل لیلة الشرف و الفضل و قیل لیلة التدبیــر و التقدیر (هو الصواب ' احکام القرآن لابن عربی)

* * *

عربی زبان میں متکلم کیلیے " انی " و " انا " کی دو ضمیریں میں جو بہ ترتیب " واحد متکلم " و " جمع متکلم " کیلیے مستعمل هوتی هیں - اللہ تعالی نے جب حضرت آدم علیه السلام کو دنیا کی نشاة اولی کا موسس بنانا چاها تو فرمایا :

انی جاعل فی الارض خلیفه (٢ : ٣٢)	میں زمین میں ایک خلیفه بنانے والا هوں -

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنے لیے معمولی صیغۂ واحد متکلم کا استعمال کیا ہے ' کیونکہ اشیا و امثال کا پیدا کرنا اسکی قدرت کاملہ کے نزدیک کوئی غیر معمولی اهمیت نہیں رکھتا تھا - لیکن بطون و ارواح کی نشاة جدیدہ دنیا کیلیے مایہ صد رحمت و برکت تھی ' اسلیے اللہ تعالی نے جب کسی پیغمبر کو اس نشاة حقیقہ کا ذریعہ بنایا ہے تو اس موقع پر اپنے لیے ضمیر جمع متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے جو واحد کیلیے تعظیم و شرف کا پہلو رکھتا ہے - یہ تعظیم در حقیقت اوس جدید روح سعادت و هدایت کی اهمیت و عظمت کو نمایاں کرتی ہے جو دنیا میں ظہور پذیر هونا چاهتی ہے -

حضرت آدم علیه السلام نے دنیا کا قالب موزوں تیار کردیا تھا لیکن وہ روح سے یعنی ترقی یافتہ دین الہی کی حقیقی روح سے خالی تھا - اللہ تعالے نے سب سے پہلے حضرت نوح علیه السلام کو یہ امانت دیکر دنیا کی طرف بھیجا جو ایک عظیم الشان روحانی انقلاب تھا ' پس ضمیر تعظیمی سے اسکا اظہار کیا :

انا ارسلـــنا نـــوحـــاً	ہم نے نوح کو بھیجا -

* * *

لیکن یہ روح امتداد زمانہ سے فرسودہ هوگئی تھی ' بلکہ سچ یہ ہے کہ بالکل مردہ هوگئی تھی - اسلیے اللہ تعالے نے قران مجید کے ذریعہ اس روح مردہ کو ' اس گل پژمردہ کو ' اس بخت خفتہ کو ' پھر زندہ کیا ' شگفتہ کیا - بیدار کیا ' یہ ایک عظیم الشان انقــلاب تھا جس نے نقشہ عالم کو یکسر پلٹ دیا تھا پس همیشہ اسکی اهمیت بھی ضمیر تعظیمی کے پردے میں نمایاں کی گئی :

انا نحن نزلنـا الـــذکر (١٥ : ٩)	همیں هیں کہ هم نے اپنے ذکر کو نازل کیا -
انا انزلناہ فی لیلة القدر	هم نے اوسکو لیلة القدر میں نازل کیا -

* * *

اسی کتاب ذوالخطر والبال کو خدا نے " کوثر " بھی کہا ہے کہ وہ مایہ خیر کثیر ہے :

انا اعطیناك الکـــوثر	هم نے تمکو کوثر یعنے قران عطا فرمایا -

یہاں بھی قران کا ذکر متکلم جمع تعظیمی سے کیا -

اسی کے ذریعہ دین ابراهیمی زندہ هوا ہے ' اسلیے اس تیع خیر کے عطا کرنے کے بعد اللہ تعالے نے اوسکی سب سے بڑی یاد گار " قربانی " کے قائم کرنے کا حکم دیا :

فصل لربـك وانحـــر	تو اپنے خدا کی نماز پڑھ اور قربانی کر!

اللہ تعالے نے اسی دین کے ذریعہ ابراهیم علیه السلام کی یادگار اور ذکر عظیم کو قائم رکھا :

و جعلنا لهم لسان صدق علیا	اور هم نے انکے ذکر خیر کو رفعت و بلندی عطا کی -

آنحضرت کا ذکر جمیل بھی اوسیکی برکت سے غلغلہ انداز عالم روح و ایمان ہے - و رفعنا لك ذکرك اسلیے ان دونوں مقامات میں بھی جمع متکلم کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے -

* * *

مذهب کی پاک روح مردہ هوگئی تھی ' لیکن اس رات میں اعادہ معدوم اور حیات بعد الممات هوا - وہ کتم عدم سے عــالم شہود میں اوتری :

---

(١) یہاں فرمایا کہ قران کریم لیلة القدر میں اترا - اور سورۂ بقر میں فرمایا کہ رمضان میں : شهر رمضان الذی انزل فیها القران - پس اس سے ثابت هوا کہ لیلة القدر سے رمضان هی کی رات مراد ہے - نزول قرانی سے مقصود یہ ہے کہ نزول کا آغاز لیلة القدر اور رمضان المبارک میں هوا ورنہ یہ ظاهر ہے کہ پورا قران نجماً نجماً ٢٣ برس میں نازل هوا ہے -

" قرآن " اور " الکتاب " کا اطلاق جس طرح کل پر هوتا ہے اسی طرح اسکے ایک جز پر بھی هوسکتا ہے - قران کے هر ٹکڑے کو اللہ نے قران اور الکتاب کہا ہے -

لیکن بعض مفسرین کو خیال هوا کہ " انا انزلناہ فی لیلة القدر " سے مقصود پورے قران کا نزول ہے ' اسلیے انهوں نے طرح طرح کی تاویلیں کیں - مثلاً کہا گیا کہ قران کریم رمضان کی بیس راتوں میں جبریل علیه السلام کو دیا گیا اور انهوں نے ٢٠ سال کے اندر انحضرة صلی اللہ علیه وسلم پر نازل کیا - لیکن قاضی ابوبکر ابن عربی لکھتے هیں :

و من جهالة المفسرین انهم قالوا ان السفرة القته الی جبریل فی عشرین لیلــة و القاہ جبریل الی محمد علیهما السلام فی عشرین سنه و هذا باطل لیس بین جبریل و بین اللہ واسطــه ولا بین جبــریل و محمد علیهما السلام واسطه (احکام القران جلد ٢ صفحه ٣١٧)	اور مفسرین کی یہ جہالت ہے جو وہ کہتے هیں کہ قران کریم بیس راتوں کے اندر خدا نے جبریل علیه السلام کو دیا اور انهوں نے بیس سالوں کے اندر محمد صلی اللہ علیه وسلم پر نازل کیا - سو ایسا کہنا بالکل باطل ہے - نہ تو خدا اور جبریل میں کوئی واسطہ ہے اور نہ جبریل اور انحضرة علیهما السلام میں کوئی واسطہ -

ابتداے قیام مذھب میں اگرچه اکثر لوگوں پر مذھبي احکام کي پابندي نہایت شاق گذرتي ھے ' لیکن اس سے کوئي کلیه قائم نہیں کیا جاسکتا - ھر مذھب کي ابتدائي تاریخ اپنے ساتھه پرجوش اور مخلص فدائیوں کي بھي ایک مختصر جماعت پیش کرسکتي ھے ' اور اسلام کے دامن کو تو ابتدا ھي سے اس زرخالص نے مالا مال کر دیا تھا - پس جب روزہ پہلے پہل فرض کیا گیا تو الله تعالے نے چند آسانیوں کے ساتھه لوگوں کو اوسکی طرف مائل کیا - لیکن اکثر لوگ ایسے بھي تھے جو آساني کے متمني نه تھے- وہ سختي چاھتے تھے که خلوص و جوش الہي کا جوھر آئینه سے زیادہ لوھے کي تلوار میں نظر آتا ھے - انبیاء گذشته کا اسوہ حسنه اونکے سامنے تھا ' وہ جوش ایثار و فدویت میں اونکي تقلید کرنا چاھتے تھے - حضرت نوح علیه السلام ھمیشه روزہ رکھتے تھے ' چنانچه حضرۃ عبد الله بن عمر نے بھي دن کو متصل روزہ رکھنا ' اور رات کو متصل قیام کرنا چاھا - لیکن انحضرت کو خبر ھوئي تو آپ نے فرمایا : تم میں اتني طاقت نہیں- روزہ بھي رکھو ' افطار بھي کرو ! نماز بھي پڑھو ' اور خواب شیریں کا بھي لطف اٹھاو ! ھر مہینے میں صرف ۳ دن روزہ رکھو - نیکي کا معاوضه دس گنا ملتا ھے - اسلیے ۳ روزوں کا ثواب ۳۰ دن کے برابر ملےگا جو صوم دھر کا مقصد اصلي ھے ' مگر اونھوں نے کہا که میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ھوں - اسپر آپ نے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کي اجازت دي - اونکو اسپر بھي تسکین نه ھوئي تو آپ نے ایک روز کے افطار اور دوسرے دن کے روزے کا حکم دیا انھوں نے اسپر بھي ترقي کرنا چاھي تو آپ نے فرمایا که اب اسکے بعد فضیلت کا کوئي درجه نہیں (بخاري کتاب الصوم صفحه ۳۷)

لیکن انبیاے گذشته سے زیادہ احق بالاتباع خود جناب رسول الله صلی علیه وسلم کا اسوہ حسنه تھا - آپ متصل روزے رکھتے تھے جسکو صوم وصال کہتے تھے - چنانچه صحابه نے بھي اسکي تقلید کرني چاھي لیکن آپ نے منع فرمایا - اون لوگوں نے کہا که خود آپ بھي تو صوم وصال رکھتے ھیں ؟ آپ نے جواب دیا که :

لست کاحد منکم انی	میں تملوگوں کي طرح نہیں ھوں '
اطعم و اسقی	مجھکو تو خدا کي طرف سے کھلایا پلایا جاتا ھے -

لیکن جب لوگوں نے زیادہ اصرار اور غلو کیا تو آپ سخت ناراض ھوے ' اور عملاً اپني ناراضي کا اسطرح اظہار فرمایا که کئي کئي رات اور کئي کئي دن کے روزے رکھنے شروع کردیے اور صحابه نے بھي اسکي تقلید کي - اتفاق سے عید کا چاند ھوگیا ورنه آپ کا ارادہ تھا که برابر روزے رکھتے ھي چلے جائیں تاکه لوگ خود گھبراکر باز آئیں-

آپ نے اگر کسي کو صوم وصال کي اجازت بھي دي ھے تو صرف ایک شب و روز کي - اس سے زیادہ روزہ کسی کیلیے جائز نہیں رکھا -

لیکن بعض محدثین کے نزدیک سرے سے رات کو روزہ رکھا ھی نہیں جاسکتا اگر کوئي شخص رات کو بھي روزہ رکھیگا تو وہ روزہ روزہ نه ھوگا - الله تعالی نے خود کہا ھے :

اتموا الصیام الی اللیل -	رات ھونے تک روزے کو ختم کردو-

اس سے ثابت ھوتا ھے که رات روزے کی انتہا ھے - اوس سے آگے تجاوز نہیں کرسکتے - (مسلم جلد - ۱ - صفحه ۴۰۸)

ان آسانیوں کے علاوہ ,اور بھي متعدد آسانیاں رکھي گئیں - مثلاً یہود سحر میں کھانے سے پرھیز کرتے تھے ' لیکن آنحضرت نے سحر کو یہود اور مسلمانوں کے روزے کے درمیان مابه الامتیاز قرار دیا - (بخاري صفحه ۲۹)

افطار میں عجلت اور سحر میں تاخیر کرنا بھي سنت ھے - احادیث سے ثابت ھے که آنحضرت کي سحري اور نماز فجر میں صرف اسقدر وقفه ھوتا تھا که پچاس آیتوں کي تلاوت کرسکتے تھے - (بخاري - کتاب الصوم صفحه ۴۰)

ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

جنگ یورپ کی پہلي منزل

فرانس کي شمالي سرحد

فرانس کي شمالي سرحد موجودہ جنگ کے تماشه گاہ کا ایک اھم ترین مقام ھے - خصوصاً گذشته ھفته میں جتنے مہتم بالشان معرکے ھوے ھیں ' وہ زیادہ تر اسي حصے میں ھوے ھیں- اسلیے شمالي سرحد کے بعض سیاسي ' جغرافي ' اور فوجی حالات کا اجمالي بیان دلچسپي و فوائد سے خالي نه ھوگا -

(لکسمبرگ)

یورپ کا نقشه نکالیے اور سامنے رکھه لیجیے ! اسمیں ایک مقام آپکو نظر آتا ھے جہاں فرانس ' جرمني ' اور بلجیم کي سرحدیں آکر ملگئي ھیں - اس مجمع الثغور کا وہ حصه جو جرمن شاھنشاھي میں دکھایا گیا ھے ' لکسمبرگ ھے- لکسمبرگ کا رقبه ایک ھزار مربع میل اور اسکي آبادي ڈھائي لاکھه ھے -

یه ریاست سنه ۱۸۱۵ع سے سنه ۱۸۶۶ع تک اس مشہور جرمن اتحاد میں شامل تھي جسکو " جرمانک کو انفیڈ یریشن " کہتے ھیں - اسکي محافظ فوج جو جبل الطارق کے بعد دنیا کي قوي ترین فوج تسلیم کي جاتي تھي ' اسوقت اھل پروشیا کے ھاتھه میں تھي - ایک بار شاہ ھوالنیڈ نے (جو اسوقت لکسمبرگ کا ڈیوک تھا) اسکو فرانس کے ھاتھه فروخت کرنا چاھا - اسپر اھل پروشیا سخت برھم ھوے - اور قریب تھا که جنگ ھو جاے ' مگر بعض دول کي مداخلت نے جنگ کو روکدیا اور اس نزاع کا فیصله ایک موتمر (کانفرنس) کے ھاتھه میں دیدیا گیا جو لندن میں منعقد ھوئي اور بالاخر سنه ۱۸۶۷ میں ایک معاھدہ پر دستخط ھوگئے ' اس معاھدہ کا مفاد یه تھا که پروشیا کی فوج فوراً قلعه خالي کردے اور تمام قلعے مسمار کردیے جائیں - اسیکے ساتھه ساتھه دول عظمی نے اسکي ناطرفداري کي ذمه داري بھي لیلي -

لکسمبرگ کے تخت پر بالفعل میري ایڈ لیڈ سریرآرا ھے -

ریاست کا پایه تخت خود لکسمبرگ ھے جو ایک مختصر مگر خوشنما شہر ھے اور ایک محدب (پلیٹو) حصه پر آباد ہے -

سنه ۱۸۷۰ کي جنگ جرمني و فرانس میں بھي جرمني نے اس پر حمله کیا تھا ' مگر اسکي سرحد جسکا طول ۱۲۰ میل ھے ' اسوقت ۴ لاکھه ۵۰ ھزار آدمیوں کے لیے کافی تھی ' اور اس جنگ میں جرمن فوج کی مجموعی تعداد اتني ھي تھی - لیکن ادھر عرصه سے انگلستان اور فرانس محسوس کر رھے تھے که اگر اس تعداد سے دو چند یا سه چند فوج جمع کردی گئی تو پھر ۱۲۰ میل کا کافی ھونا ناممکن ھوگا -

چنانچه اسوقت ایسا ھي ھوا ھے - جرمنی کی اولین صف (فرسٹ لائن) نے جو ۱۵ لاکھه آدمیوں سے مرکب ھے لکسمبرگ کی ناطرفداري کو درھم برھم کردیا ھے -

فوج کي کثرت تعداد کے علاوہ طاقت کی معنوي روح بھی

باب التفسير

و علی الذین یطیقونه طعام فدیة طعام مسکین (۲ : ۱۸۱)

اس آیة سے اجمالاً ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں ایک گروہ ایسا بھی قرار دیا گیا ہے جو روزہ کا فدیہ ادا کرکے اس فرض سے مستثنی ہوجاتا ہے' لیکن گفتگو یہ ہے کہ وہ کونسا گروہ ہے؟ مفسرین کرام نے متعدد وجوہ نقل کیے ہیں :

(۱) ابتداء اسلام میں ہرشخص کو روزہ رکھنے یا فدیہ دینے کا عام اختیار تھا' جس کا جی چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جس کا جی چاہتا تھا فدیہ دیدیتا تھا - لیکن چند دنوں کے بعد فمن شہد منکم الشہر فلیصمه (جو تم میں سے یہ مہینا پاے تو وہ روزہ رکھے) نے اس عام حکم کو منسوخ کردیا -

(۲) یہ حکم ابتداء ہی سے بوڑھوں کے ساتھہ مخصوص تھا' بعد کو اون کے لیے بھی منسوخ ہوگیا' اس بنا پر " یطیقون " سے پہلے " لا " کو محذوف ماننا پڑیگا' یا طاقة کو باب افعال کی خاصیت سلب ماخذ پر قیاس کرنا ہوگا - کیونکہ " یطیقونه " کے معنی طاقت رکھنے کے ہیں - حالانکہ بوڑھوں کو یہ آسانی اس لیے دیگئی ہے کہ وہ طاقت نہیں رکھتے -

(۳) لیکن بعض اصحاب تفسیر نے " یطیقونه " کے بدلے " یطوقونه " پڑھا ہے' جسکے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ بہ تکلف و بہ مشقت روزہ رکھہ سکتے ہیں اونکو فدیہ دینا چاہیے - اس بنا پر اس آیة کے تحت میں بوڑھے' ضعیف' اپاہج' حاملہ عورت' اور دودہ پلانے والی عورتیں بھی داخل ہوسکتی ہیں - چنانچہ امام سفیان ثوری' امام مالک' امام شافعی' اور امام احمد بن حنبل رحمهم الله کے نزدیک حاملہ اور دودہ پلانے والی عورتوں پر قضاء واجب نہیں - وہ بھی فدیہ دیسکتی ہیں (۱)

(۴) یہ آسانی مسافروں اور مریضوں کے ساتھہ مخصوص ہے - مسافروں اور مریضوں کی دو قسمیں ہیں : ایک مسافر اور مریض تو وہ ہیں جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے - دوسرے وہ لوگ ہیں جو طاقت تو رکھتے ہیں' مگر روزہ رکھنا اونپر نہایت شاق گذرتا ہے - چنانچہ الله تعالی نے پہلے قسم کے مریضوں اور مسافروں کا حکم بتا دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعــــدة من ایام اخر	جو لوگ مریض اور مسافر ہوں انکے لیے قضا کرنے کی دوسری مدت ہے -

لیکن وہ مریض اور مسافر رہ گئے تھے' جو بہ تکلف روزہ رکھہ سکتے تھے - چنانچہ الله تعالی نے انکے لیے روزہ رکھنے یا فدیہ دینے کا اختیار دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر - و علی الذین یطیقونه فدیة طعــــام مسکین' فمن تطوع خیرا فهو خیر لــه و ان تصومـــوا خیر لکـــم ان کنتـــم تعـلمون (۲ : ۱۱۸)	جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں سے روزے کی گنتی پوری کرلے - اور آن بیمار اور مسافروں کیلیے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے' یہ حکم ہے کہ ایک محتاج کو اپنے روزے کے بدلے کھانا کھلادیں -

البتہ جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرنا چاہے تو یہ اوسکے لیے زیادہ بہتر ہے' اور اگر غور کرو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے بہر حال بہتر ہے -

(قــــول مـــــرجح)

اب ہمکو ان تمام اقوال میں سے قول مرجح کا انتخاب کرلینا چاہیے - یہ ظاہر ہے کہ پہلے دونوں احتمالات کیلیے نسخ لازم ہے لیکن جو لوگ قائل نسخ ہیں' اون میں بھی محققین کا مذہب یہ ہے کہ قرآن مجید میں باشد ضرورت و باحتیاط تمام نسخ کا دعوی کرنا چاہیے - پس جب ہم واضح و بہتر تفسیر کرکے اس قسم کی احتیاط کرسکتے ہیں' تو ہمکو ان دونوں اقوال کے ماننے کی کون سی ضرورت داعیہ ہے ؟

تیسری توجیہہ اگرچہ نسخ سے خالی ہے' تاہم اوس میں بھی قرأت شاذہ کا اتباع کرنا پڑتا ہے - صرف چوتھی توجیہہ البتہ نسخ و قرأت شاذہ دونوں سے خالی ہے' اور آیت کے سیاق و سباق سے مناسبت بھی رکھتی ہے -

پہلے خدا نے مریضوں کا حکم بتایا ہے - اوسکے بعد یہ آیت آتی ہے - پس اگر یہ آیت بھی کسی خاص قسم کے مریضوں کے ساتھہ متعلق کردی جاے' تو آیت میں نظم و ترتیب پیدا ہوجایگی' اسکے بعد الله تعالی فرماتا ہے : و ان تصوموا خیر لکم اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت سے بوڑھے مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکہ وہ تو سرے سے روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے - انکی نسبت و ان تصوموا کہنا بالکل بے معنی ہوگا -

عام خیال یہ تھا کہ اس آیت سے پہلی صورت مقصود تھی' لیکن بعد کو یہ فیاضانہ حکم فمن شہد منکم الشہر فلیصمه سے منسوخ کردیا گیا' لیکن اسی آیت کے بعد الله تعالی فرماتا ہے -

یرید الله بکــــم الیسر ولا یرید بکــــم العســــر	خدا تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا -

پس اگر آیت کے یہ معنی مراد لیے جائیں کہ پہلے ہر شخص بجاے روزہ رکھنے کے فدیہ دیسکتا تھا اور اب نہیں دیسکتا کیونکہ اوسکو روزہ ہی رکھنا چاہیے' تو یہ اس آیت کے مفہوم سے بالکل مختلف ہوگا - کیونکہ یہ تو آسانی نہ ہوئی' بلکہ آسانی کو سختی کے ساتھہ بدل دینا ہوا - شیخ فانی' مرضعه' حاملہ' بھی اسی چوتھے قسم میں داخل ہوسکتی ہیں - وہ درحقیقت مریض ہیں' یا کم از کم روزہ اون میں امراض کی استعداد پیدا کردیسکتا ہے -

اسلام کے روح اعتدال کے ساتھہ بھی یہی تفسیر مناسبت رکھتی ہے - اسلام نہ تو اسقدر فیاض ہے کہ قوی' صحیح' تندرست' اور مقیم آدمی کو افطار کی اجازت دے' اور نہ وہ اس قدر بخیل ہے کہ ہرشخص پر بلا استثنا مشقتوں کا بوجھہ لاد دے - وہ ایک معتدل مذہب ہے' اسلیے وہ اونہی لوگوں کے ساتھہ نرمی کرتا ہے' جو اوسکے مستحق ہیں - و ان تصوموا خیر لکم کا تعلق بھی اسی قسم کے مسافروں اور مریضوں کے ساتھہ موزوں معلوم ہوتا ہے' کیونکہ وہ لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے -
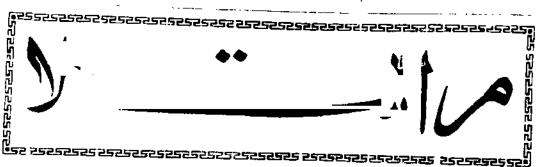
(۱) ترمذی ص ۱۲۵ کتاب الصوم -

الاعتصاب في الاسلام

از مولانا عبد السلام ندوي

(۳)

(اسلام نے ارستاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کیا اصول قائم کیے هیں ؟)

(تنقیح سوم)

تعلیمي اسٹرائک پر سب سے بڑا اعتراض یه هے که اوس سے اساتذه کا احترام شرعي قائم نہیں رهتا لیکن همکو جهاں تک معلوم هے قرآن مجید اور احادیث صحیحه میں به نص صریح ارستاد کا کوئي حق متعین هي نہیں کیا گیا ' بلکه اسکے خلاف اساتذه کو غریب الوطن طلباء کے ساتهه مدارات و مواسات کرنے کا حکم دیا گیا هے -

قال سیاتیکم اقوام یطلبون العلم فاذا رایتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم و اقنوهم -

آپ نے فرمایا که تمهارے پاس کچهه لوگ بغرض طلب علم آئینگے' جب اونکو دیکهو تو مرحبا مرحبا کهو' کیونکه یه رسول الله کي وصیت هے اور اونکو تعلیم دو -

قال لنا ان الناس لکم تبع و انهم سیاتونکم من اقطار الارض یتفقهون في الدین فاذا جاء وکم فاستوصوا بهم خیرا - (سنن ابن ماجه ص ۲۲)

آپ نے صحابه سے فرمایا لوگ تمهارے تابع هیں' اسلیے تمهارے پاس اطراف ملک سے مذهبي علوم سیکهنے آئینگے - جب وه آئیں تو اون کے ساتهه بهلائي کرو -

آنحضرت نے خود اپنے طرز عمل سے اسکي بهترین مثال قائم کردي تهي اور صحابه نے اوسکو محفوظ رکها تها' اسمعیل کا بیان هے که " هم لوگ حسن کي عیادت کو گئے - جب آدمیوں کي کثرت سے گهر بهر گیا ' تو انهوں نے اپنے دونوں پانوں سمیٹ لیے اور کها که هم لوگ ابو هریره کي عیادت کو گئے تهے جب آدمیوں سے گهر بهر گیا تها تو انهوں نے دونوں پانوں سمیٹ لیے تهے' اور کها که هم رسول الله کي خدمت میں حاضر هوے' یهاں تک که گهر بهر گیا' آپ لیٹے هوے تهے - جب هملوگوں کو دیکها تو دونوں پانوں سمیٹ لیے اور فرمایا که تمهارے پاس کچهه لوگ طلب علم کیلیے آئینگے - اونکو مرحبا کهنا ' تحیت بجا لانا ' اور تعلیم دینا " چنانچه تاریخ اسلام میں جب کبهي اسکے خلاف کیا گیا هے تو عموماً شکایت پیدا هوئي هے - اسي روایت میں اسمعیل کهتے هیں که " هم نے ایسے علماء کا زمانه پایا هے ' جو نه تو مرحبا کهتے هیں ' نه تحیت بجا لاتے هیں' نه تعلیم دیتے هیں' بلکه جب هم اونکے پاس جاتے هیں' تو روکهائي کے ساتهه پیش آتے هیں" (۱) ان روایات صحیحه کي بنا پر اگر اس زمانه میں طلباء کو اساتذه سے شکایت پیدا هو تو وه بالکل بجا اور صحیح هے -

طلباء و اساتذه کے تعلقات کے متعلق سب سے اهم اور مقدم سوال جس پر تمام حقوق و اختیارات متفرع هوتے هیں یه هے که ارستاد کا حق انتخاب کسکو حاصل هے ؟ ارستاد کي علمي' مذهبي ' اور اخلاقي زندگي کا اثر براه راست صرف طلباء هي پر پڑتا هے' اور وهي اسکا احساس بهي کرسکتے هیں' اس بنا پر عقلاً طلباء هي کو اونکے انتخاب کا حق حاصل هونا چاهیے -

اسلام کے قدیم نظام تعلیم میں اسي اصول کي بنا پر ارستاد کا حق انتخاب ' صرف طلباء کو حاصل تها ' اور اس پر تمام محدثین و فقهاء کا عمل تها -

عن ابراهیم قال کانوا اذا اتو الرجل لیاخذ وا عنه نظروا الی صلاته و الی سنته و الی هیاته یا خذون عنه -

ابراهیم سے روایت هے که جب لوگ کسی عالم کے پاس بغرض تحصیل علم آتے تهے تو اوسکے نماز' اوسکے طریقے' اور اوسکي وضع کو دیکهتے تهے که اس سے علم حاصل کریں -

عن ابي العالیه : قال کنا ناتي الرجل لناخذ عنه فننظر اذا صلی فان احسنها جلسنا الیه و قلنا هو لغیرها احسن و ان اساءها قمنا عنه و قلنا هو لغیرها اسواء -

ابو العالیه سے روایت هے که جب هم کسی عالم کے پاس بغرض تحصیل علم آتے تهے' تو جب وه نماز پڑهتا تها تو دیکهتے تهے' اگر وه اچهي نماز پڑهتا تو اوسکے پاس بیٹهتے تهے که وه دوسري باتوں کو بهي بهتر طریقه سے کرتا هوگا اور اگر نماز ٹهیک طور پر نه پڑهتا تو اوٹهه کهڑے هوے که وه دوسري چیزوں کو اس سے بهي بري طور پر کریگا -

عن محمد : قال انظروا عمن تاخذون هذ الحدیث فانه دینکم - (مسند دارمی ص ۲۱)

محمد سے روایت هے که جس شخص سے تم لوگ روایت حدیث کرتے هو اوسکي جانچ کرلو' کیونکه یه تمهارا مذهب هے -

ان روایات سے به تصریح ثابت هوتا هے که ارستاد کے اخلاق و عادات ' مذهب' وضع ' غرض هر چیز کي جانچ پڑتال کا طلباء کو حق حاصل هے ' اور اگر ارستاد اس معیار پر ٹهیک نهیں اوترتا تو وه اوس سے کناره کشي کرسکتے هیں ' لیکن موجوده نظام تعلیم میں یه حق صرف منتظمه جماعت کو حاصل هے' اور اگر طلباء کبهي ارستاد کے متعلق زبان شکایت کهولتے هیں' تو اسکو گستاخی اور بے ادبی خیال کیا جاتا هے -

هم کو سرکاري اسکولوں میں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں' لیکن هم قومي اور مذهبي مدارس میں اسلام کی اس قدیم خصوصیت کو قائم رکهه سکتے هیں' اور اسکو قائم رکهنا چاهیے -

اگرچه قرآن مجید' احادیث صحیحه' اور صحابه و تابعین کے طرز عمل سے ثابت هوگیا که اسلام نے ارستاد کا کوئي حق متعین نہیں کیا ' لیکن هم تسلیم کرلیتے هیں که اسلام نے ارستاد کے حقوق کي تعین کردي هے' اونکے ادب و احترام کو راجب کردیا هے' لیکن سوال یه هے که کیا ارستاد کي شکایت کرنا یا اون سے علحدگي اختیار کرلینا اس ادب و احترام کے منافي هے ؟ اسلام نے امام مسجد کو مقتدیوں سے افضل تسلیم کیا هے' اور اونکے اقتداء کو راجب کردیا هے -

قال رسول الله صلعم یوم القوم اقرا هم لکتاب الله و اقد مهم قراءة فان کانوا في القراءة سواء

آنحضرت نے فرمایا که قوم کي امامت وه شخص کرے ' جو قرآن کا سب سے زیاده قاري هو اور قرات میں ممتاز هو- پهر اگر سب کے سب قرائة میں

(۱) سنن ابن ماجه ص ۲۲ کتاب العلم -

بالکل متغیر ہوگئی ہے- جو جرمن فیڈریشن (اتحاد المانی) اسوقت کار زار میں اترا تھا' وہ' وہ جرمن شاہنشاہی نہ تھی جو آج میدان جنگ میں اتری ہے -

غرض لکسمبرگ ایک ناطرفدار قلمرو تھی' مگر جرمنی نے اسکی ناطرفداری کو اسلیے زیر و زبر کردیا کہ اسکا وجود انگلستان کے فاتح کیلیے ایک ناگزیر مرحلہ ہے' اور سینٹ پال کے کلس پر عقاب کا علم نصب کرنے کیلیے اسے فتح کرنا ضروری ہے-

(بلجیـــم)

لکسمبرگ کی نا طرفداری کی برھمزنی درحقیقت اس سفر کی اولین منزل ہے جو جرمنی کے پیش نظر ہے- اسلیے کہن سال اور انجام اندیش انگلستان کے متعلق یہ سوء ظن نہ کرنا چاھیے کہ وہ محض جوش حفظ عہد میں خانہ بر انداز ہوگیا ہے اور صرف اسلیے کہ ایک چھوٹی سی قوم پامال کی جا رہی ہے یا ایک عہد نامہ کی توھین ہورھی ہے' وہ برطانیہ کے ان فرزندوں کو جنگ کی آگ میں جھونک رہا ہے' جنمیں سے (بقول ٹائمز) " ایک گورے کی ھڈیاں تمام سرزمین ایران کی آزادی سے زیادہ قیمتی ھیں"

انگلستان کا یہ اضطراب و ھیجان اور جرمنی سے دست و گریباں ہونے کے لیے مستعدی صرف اسلیے ہے کہ لکسمبرگ کے بعد ھی بلجیم کا نمبر آیگا -

مگر آپ یہ بھی سمجھے کہ انگلستان بلجیم پر حملے کے خیال سے کیوں کانپ اٹھا ہے ؟ ذرا نقشۂ یورپ پر ایک نگاہ پھر ڈالیے - دیکھیے ! بلجیم کے ساحل سے آبناے ڈور کسقدر قریب ہے ؟ یہ وھی ابناے ڈاور ہے جسکے متعلق نپولین تاسف کیا کرتا تھا کہ " اگر مجھے اس پر صرف چھہ گھنٹے کے لیے حکومت ملجاتی تو میں تمام عالم کو فتح کرلیتا " اس ابناے سے متصل دریاے ٹیمس ہے - اور اسکے سامنے ھی عظیم الشان لندن -

پس اگر جرمنی کی فوجیں بلجیم سے گذر سکیں اور ابناے ڈور میں اسکے بیڑے کا مقابلہ بلجیم کے بیڑے سے نہ ہو تو وہ کسقدر آسانی کے ساتھہ انگلستان کے پایہ تخت پر حملہ کرسکتا ہے ؟

بلجیم کی طرفداری و ناطرفداری کا مسئلہ آج سے نہیں بلکہ سالہا سال سے انگلستان کے لیے طمانیت سوز رہا ہے - اولا تو اسلیے کہ اگر جرمنی ایک زبردست قوت کے ساتھہ اس پر حملہ آور ہوجاے تو وہ اسکی مدافعت سے بالکل مجبور ہے - ثانیاً اگر مدافعت کی طاقت پیدا کر بھی لے' جب بھی یہ کیا ضرور ہے کہ وہ جرمنی کا مخالف ہو اور انگلستان کے دروازے کی حفاظت سے انکار نہ کرے ؟

اس واقعہ سے انگلستان اور بھی خائف و مضطر تھا کہ ساحل انیوریپ بلجیم میں انگلستان کی جانب واقع ہے- بلجیم نے اسکی قلعہ بندی کی اسکیم تو بہت ھی مستعدی و سرگرمی سے شروع کردی' مگر "می اوز" کی تحصین و استحکام میں نہ تو مستعدی دکھلائی گئی اور نہ دریا دلی کے مصارف کیے گئے جو جرمنی کے جانب کی بحری سرحد ہے -

مگر کیا عجیب بات ہے کہ جب وقت آیا تو بلجیم نہ صرف نا طرفدار' بلکہ انگلستان کا طرفدار نکلا ! انگلستان کی سرگرمی اور خفیہ ریشہ دوانیوں کے تاثیر و نفوذ کا یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے -

سچ یہ ہے کہ بلجیم جسطرح انگلستان کی طرف قلعہ بندی کررہا تھا' اسیطرح اسنے جرمنی کی طرف کے بھی مقامات لی' می اوز' ے' نامور وغیرہ میں مشکلات و عقبات پیدا کردیے تھے - البتہ بہت ممکن ہے کہ اُس وقت جرمنی کے ساتھہ انگلستان کے علی الرغم کوئی اتحاد پیدا ہوگیا ہو -

بلجیم کی مشرقی سرحد میں ایک حملہ آور کو جو مشکلات پیش آسکتی ھیں' ان میں سب سے زیادہ قابل توجہ یہ مراحل و مراتب ھیں :

اوڈنیس (جسکو بلجین لکسمبرگ بھی کہتے ھیں) نہایت دشوار گذار جگہ ہے' اور فوجی نقل و حرکت تو اسمیں قریباً ناممکن ہے - اس صورت میں بلجیم کا خط مدافعت می اوز نامی مقام ہوگا جسکے پیچھے اسکی فوج ایک مناسب موقع پر جم جاسکتی ہے' یہاں تک کہ فرانس یا انگلستان سے (جیسا کہ اسوقت انگلستان ڈیڑھ لاکھہ فوج بھیج رہا ہے) اسکی مدد کیلیے کمک پہنچ جاے -

مقام لی بھی قلعوں اور باٹریوں کے حلقہ میں ہے مگر محفوظ نہیں' کیونکہ جرمنی کی فوج میسٹر چٹ کے راستہ سے اندر آجا سکتی ہے -

یہ بلیجم کی فوجی اور جنگی حیثیت تھی - جغرافی حیثیت سے اسکا رقبہ ۲۹۵۰۰ کیلومیٹر ہے اور آبادی ۷۴۱۰۰۰۰۰ -دارالسلطنت کا نام برازیل ہے' اور عام ملکی زبان فرانسیسی -

بلیجم سنہ ۱۸۱۵ع سے پہلے فرانس کے ماتحت تھا' مگر انگلستان نے اپنی حفاظت کے خیال سے اسکو اور ھوالینڈ کو فرانس کی محکومی سے آزاد کرایا - اسوقت سے وہ اپنے آپ کو انکی آزادی کا محافظ سمجھتا ہے -

(فرانسیسی سرحد)

بلجیم کے طرف جرمن پیشقدمیوں کا اصلی مقصد تو انگلستان ہے' لیکن دوسرا مقصد فرانس بھی ہو سکتا ہے - نقشے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برلن سے پیرس تک کا سیدھا راستہ ٹھیک بلجیم میں سے ہوکے گیا ہے - موجودہ فن جنگ میں سب سے بڑا حملہ آورانہ کام یہ ہے کہ پوری مستعدی کے ساتھہ ابتداء کی جاے' اور جلد سے جلد اور مختصر سے مختصر راستے سے ہوتے ہوے ایک ایسی فوج کے قلب میں پہنچ جاے جو ھنوز طیار نہ ہوئی ہو - اسطرح ایک ھی حملے میں تمام فوج حریف پا مال ہوجائیگی -

اس لحاظ سے جرمنی کیلیے براہ بلجیم فرانس جانے کا راستہ بوجہ قرب مسافت ایک نہایت قیمتی خط جنگ ہے - اسوقت یورپ کی جنگ ایک قسم کی گھوڑ دوڑ ہے - اور تھوڑے دنوں تک یہی حالت رھیگی - اس دوڑ میں جو حریف سب سے زیادہ تیزرو ہوگا' وھی کامیاب جنگ جاری رکھہ سکے گا -

اھل فرانس عموماً اس خیال میں تھے کہ انکی شمالی سرحد خطرہ سے محفوظ ہے - کیونکہ اولاً تو السیس اور لورین میں جرمنی کیلیے ہر قسم کی مشکلات موجود ھیں - پھر بلجیم نے می اوز' لیے ھیو' اور نامور میں بھی جرمنی کے لیے سنگھاے گراں نصب کردیے ھیں -

لیکن حالات نے بہت جلد اس اعتماد کو بے بنیاد ثابت کردیا- جرمنی آج تین سال سے میلویڈی میں سفر و حرکت کیلیے طرح طرح کی آسانیوں کا سامان کررہا تھا اور اس درجہ مکمل و مستعد ہوچکا تھا کہ فرانس کی سرحدی مشکلات اور استحکامات اسکے سامنے کچھہ بھی مدافعت نہیں کر سکتیں -

السیس اور لورین کی قلعہ بندیوں کے حالات حال میں فرانس کے ایوان مبعوثین (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں بیان کیے گئے تھے - اگر یہ صحیح ہے کہ ان قلعہ بندیوں کو تازہ ترین اصول پر رکھنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے تو سمجھنا چاھیے کہ انکی اھمیت زیادہ سے زیادہ دوسرے درجہ پر ہے - بہرنوع دائمی قلعہ بندی کی اھمیت خصوصاً اس حالت میں جب کہ اسکو مدد اور کمک نہ پہنچ سکے' ھمیشہ سے مشکوک سمجھی گئی ہے -

غرض جہاں تک قرائن صحیحہ سامنے آتے ھیں' شمالی سرحد پر فرانس کی قلعہ بندیوں کو محض بے اثر سمجھنا چاھیے - اور کچھہ عجب نہیں کہ اولوالعزم اور سرمست عروج و شباب جرمنی بہت جلد ان قلعہ بندیوں کی حقیقت کا تجربہ دکھادے -

(السیس اور لورین دو فرانسیسی صوبے ھیں جن پر سنہ ۱۸۷۰ میں جرمنی نے قبضہ کرلیا تھا)

فلیومهم اقدمهم هجرة فان کانوا فی الهجرة سواء فلیومهم اکبرهم سنا (سنن ابو داؤد صفحه ۷۵)

هوں تو وہ شخص امامت کرے ' جس نے سب سے پہلے هجرت کی هو ' اگر سب کے سب هجرت میں بهی برابر هوں تو وہ شخص امامت کرے ' جو سن میں سب سے بڑا هو -

اگر اوستاد کے ادب و احترام کو قطعی الثبوت تسلیم کرلیا جاے ' تو اوسکو مختلف حیثیتوں سے امام کے ساتهہ مشابهت هوسکتی هے ' اس بنا پر عهد نبوت میں صحابه کا جو طرز عمل امام کے متعلق رها هوگا ' وہ امام کے ادب و احترام کے منافی نه هوگا ' اسلیے طلباء بهی اساتذہ کے معاملات میں اوسی طرز عمل کی تقلید کرسکتے هیں ' اور اسکو گستاخی یا بے ادبی پر محمول نہیں کیا جاسکتا -

عهد نبوت میں امام کے متعلق صحابه کا جو طرز عمل تها اوس پر صحیح بخاری کی ایک روایت سے کافی روشنی پڑسکتی هے -

قال رجل یا رسول الله انی لا تاخر عن الصلوة فی الفجر ممـا یطیل بنا فـلان فیهـا فغضب رسول الله صلعم ما رایته غضب فی موضـع کان اشد غضبا منه یومئـذ - ثم قال یا ایها الناس ان منکم منفرین فمن ام الناس فلیتجوز فان خـلفه الضعیف و الکبـیر و ذالحاجة (بخاری جلد اول مطبوعه - مصر ص - ۹۰)

ایک شخص نے کہا یا رسول الله میں نماز فجر میں اسلیے دیر کرکے شریک هوتا هوں که فلاں امام نماز کو بہت طول دیتا هے آپ اسقدر غصه هوے که کبهی کسی موقع پر اس قدر برهم نه هوے تهے پهر آپ نے فرمایا: لوگو! بعض لوگ تم میں سے لوگوں کو بهگاتے هیں ' جو شخص امامت کرے ' وہ تخفیف کرے کیونکه اوسکے پیچهے ضعیف ' بڈهے ' اور اهل حاجت بهی هوتے هیں -

یہ شکایت مجمع عام میں کیگئی ' اور کسی نے اسکو ادب و احترام کے منافی نہیں سمجها ' اور خود رسول الله نے امام هی کو تنبیه کی -

لیکن هم اوستاد و امام کی مشابهت کو بهی ناقص فرض کرلیتے هیں ' اور اوستاد کو ایک ایسی ذات سے تشبیه دیتے هیں جسکو شریعت نے اس قدر واجب التعظیم تسلیم کیا هے که خدا کے بعد اوسکی پرستش کی جاسکتی هے -

لو کنت آمر احدا ان یسجـد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهـم علیهن من الحق (ابو داؤد جلد ۱ - ص ۲۷۳)

اگر میں کسیکو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا که اپنے شوهروں کو سجدہ کریں ' کیونکه خدا نے مردونکو عورتوں پر حق دیا هے -

لیکن بحث یہ هے که عورت ایسے واجب التعظیم شخص کی شکایت کرسکتی هے یا نہیں ؟ اور اگر کرسکتی هے تو شکایت کا طریقه کیا هوسکتا هے ؟ روایات صحیحه سے ثابت هوتا هے که عورت مرد کی جائز شکایت کرسکتی هے اور بالکل اوسی طریقه سے کرسکتی هے جو اسٹرائک سے مشابهت رکهتا هے ' سنن ابو داود میں هے (جلد اول - ص - ۲۷۳)

قال رسول الله صلعم لا تضربوا اماء الله فجاء عمر الی رسول الله صلعم فقال ذئرن النساء علی ازواجهن فـرخص فی ضربهن فاطاف بآل رسول الله صلـعم نسـاء کثیر یشکون ازواجهن - فقال النبی صلعم لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشـکون ازواجهن لیس اولائـک بـخیـارکـم -

آنحضرت نے فرمایا که خدا کی لونڈیوں کو نه مارو ' حضرت عمر آپ کے پاس آے اور کہا که اس حکم سے عورتیں دلیر هوگئیں تو آپ نے مارنے کی اجازت دی - اسکے بعد آنحضرت کے مکان پر بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کی شکایت لیکر آنے لگیں ' تو آنحضرت نے فرمایا که بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کی شکایت لیکر آتی هیں ' ایسے شوهر صالح آدمی نہیں هیں -

اس روایت میں عورتوں نے علانیه مردوں کی شکایت کی هے اور آنحضرت نے عورتوں هی کے حق کا لحاظ رکها هے - اس کے پہلے جزو پر طلباء مذهبی حیثیت سے عمل کرسکتے هیں ' دوسرے جزو پر عمل کرنے کا منتظمین مدارس کو اختیار هے -

لیکن هم اسپر بهی قناعت نہیں کرتے ' هم اوستاد کا وهی حق اور وهی درجه تسلیم کرتے هیں ' جو باپ کو بچے پر حاصل هے - هم بچوں میں طالب العلم کا وهی پست درجه فرض کرتے هیں جو اولاد اناث کو اولاد ذکور کے مقابله میں حاصل هے -

لیکن گفتگو یہ هے که اولاد باپ سے اپنے جائز حقوق کا مطالبه کرسکتی هے یا نہیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت هوتا هے که اولاد باپ سے اپنے حقوق کا مطالبه کرسکتی هے اور دلیرانه کرسکتی هے - سنن نسائی میں هے (جلد - ۲ - ص - ۲۲)

عن عائشة (رض) ان فتـاة دخلـت علیهـا فقالت ابی زوجنی ابن اخیه لیرفع بی خسیسة و انا کارهـة ' فقـال اجلسی حتی یاتـی النبی (صلعـم) فجـاء رسول الله صلعم فاخبرته فارسل الی ابیها فدعاه فجعل الامر الیها - فقالت یا رسول الله قد اجزت ما صنع ابی و لکن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر شی - (۱)

حضرت عائشه (رض) سے روایت هے که ایک نوجوان عورت اونکے پاس آئی ' اور کہا که میرے باپ نے اپنے بهتیجے سے میرا نکاح کردیا هے که وہ میری وجه سے معزز هوجاے ' مگر میں اوسکو پسند نہیں کرتی - حضرت عائشه نے کہا: رسول الله کے آنے کا انتظار کرو - آپ آئے تو اونس نے واقعه بیان کیا - آپ نے اوسکے باپ کو بلا بهیجا ' اور اوس عورت کو نکاح کا اختیار دیدیا - اوس نے کہا که یا رسول الله میں اپنے باپ کے فعل کو جائز رکهتی هوں ' لیکن میں صرف یہ معلوم کرنا چاهتی تهی که عورت کو بهی معاملات میں کچهه اختیار هے یا نہیں ؟

ان روایات کی مجموعی ترتیب سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں :

(۱) اسلام نے استاد کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا - اسلیے اسٹرائک پر انکا کوئی اثر نہیں پڑتا -

(۲) استاد پر طلبا کے حقوق اسلام نے تسلیم کیے هیں -

(۳) اگر استاد کے آداب و حقوق تسلیم بهی کرلیے جائیں ' تو اون کی شکایت اور اون سے علحدگی اون آداب و حقوق کو پامال نہیں کرتی -

(۴) اوستاد کی شکایت علانیه مجمع عام میں کی جاسکتی هے -

(۵) ان تمام نتائج کی منطقیانه ترتیب سے وهی نتیجه پیدا هوگا جسکو اسٹرائک کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا هے - اس بنا پر اوستاد کی فضیلت ' اوستاد کا ادب ' اوستاد کا حق اسٹرائک کے منافی نہیں هے - (۲)

---

(۱) لیکن جو لوگ فن تعلیم کی مہارت کے ساتهه صاحب اولاد کثیرہ بهی هیں وہ ندوہ کی اسٹرائک سے زیادہ علیگڈہ کی اسٹرائک سے اور علیگڈہ کی اسٹرائک سے زیادہ صاحبزادوں کی اسٹرائک سے گهبراتے هیں -

(۲) لیکن هم تعلیمی اسٹرائک کو صرف قیاس سے ثابت کرنا نہیں چاهتے بلکه اس مضمون کے پانچویں نمبر میں تاریخ اسلام سے اسکی متعدد مثالیں دینگے -

جلد ٥ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۶ رمضان ۳ شوال ۱۳۳۲ ھجری | نمبر ۸-۹

Calcutta : Wednesday August, 19 & 26. 1914.

قیمت فی پرچہ — چار آنہ

ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت آٹھ آنہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ : ١٨)
" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٦]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(١) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و رسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(٧) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(٩) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الهلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

١٩ و ٢٦ اگست ١٣٣٢ هجري

الطـــامـــة الكـــبرىٰ ! !

وقعت الواقعـــه ، ليس لوقعتهـــا كاذبة !

و النازعات غرقاً ، و الناشطات نشطاً ، و السابحات سبحـــا ، فالسابقات سبقاً ، فالمدبرات امرا : موت اور هلاکت کے وہ اوقات الیمہ جو خون کی رگوں اور گوشت کے ریشوں کے اندر سے انسان کی جانوں کو کھینچ لیتے هیں اور آبادیاں اُجاڑ اور زندگیاں هلاک هو جاتی هیں - وہ اوراح حرب و قتال جو زندگی کیلیے موت کا اور آبادی کیلیے ویرانی کا دروازہ ایسی عجلت اور ایسی آسانی سے کھولدیتی هیں ، گویا کسی لٹکے هوے بند کو کھول دیا گیا - وہ هلاکت اور موت کی عظیم الشان هستیاں جن پر انسان پاش توپیں لدی هوئیں اور آگ اور خون کے خونخوار درندے سوار هیں ، اور جو سمندروں میں تیرتی پھرتی هیں اور ایک دوسرے سے بازی لیجانا چاهتی هیں تا اپنے سنگوں و اعوان کی تدبیر کریں ، ان سب کی جمائی هوئی هیبت اور پھیلی هوئی وحشت کی قسم ، اور ان سب کی پھیلائی هوئی موت اور برسائی هوئی هلاکت کی گواهی ، کہ ارض الہی کا امن لوٹ گیا ، انسانیۃ کی بستی اُجاڑ هوگئی ، نیکی کا گھر لوٹ لیا گیا ، اور دنیا مثل اُس بیوہ کے هوگئی جسکا شوهر زبردستی قتل کردیا گیا هو اور اُسکے یتیم بچوں پر رحم نہ کیا گیا هو - اب وہ اپنے لٹے هوے سنگھار پر ماتم کریگی ، اور اپنی پھٹی هوئی چادر کو سر سے اُتار دیگی - کیونکہ اسکا حسن زخمی هوگیا ، کیونکہ اسکا شباب پامال کردیا گیا ، اور اسلیے کہ اسکے فرزندوں نے اسپر تلوار اُٹھائی ، اور اسلیے کہ اسکے دوستوں نے اسے دھکیل دیا - پس زندگی کی جگہ موت ، عیش و سلامتی کی جگہ اضطراب ، نغمۂ نشاط کی جگہ سور ماتم ، زمزمۂ سنجی کی جگہ نوحہ خوانی ، آب زندگی کی جگہ بحر خونین ، بستیوں کی جگہ ویرانے ، اور زندگی کے کاروبار اور بازار زرنکی چہل پہل کی جگہ موت کے وہ جنگل جنمیں لاشیں سڑینگی ، اور هولناک سمندروں کے وہ خونیں طوفان جنمیں انسان کی لاشیں مچھلیوں کی طرح اُچھلینگی - اور اے دنیا کے بڑے بڑے مغرور شہروں کے بسنے والو ! کل تک تمھاری ماؤں نے تمھیں جنا تھا ، تا زندگی پر گھمنڈ اور طاقت پر مغرور هو - پر آج تم موت کے کھلونے هو جنھیں بگاڑ دیا جائیگا ، اور هلاکت کی مورتیں هو جنھیں مٹا دیا جائیگا - اور پھر اے وہ کہ تمدن کی بہشت ، علم کے مرغزار ، اور عیش و نشاط زندگی کے حیرت آباد اور اعجوبہ زار تھے ! تم کل تک دوسروں کی موت و هلاکت کی خبریں سنتے تھے ، پر آج تمھاری هلاکت کی خبریں پڑھی جائینگی - کل تک تمھارے پاس کرۂ ارضی کی مصیبتوں کا قلم تھا ، پر آج تمھاری مصیبتوں کی تاریخیں مدون هونگی - تم کل تک دوسروں پر ظلم و قہر کرتے تھے پر آج تم پر ظلم کیا جائیگا - تم کل تک دوسروں کیلیے آگ سلگاتے تھے ، پر آج تمھارے لیے جہنم بھڑک رهی ہے - تم کل تک ضعیفوں اور ناتوانوں کیلیے درندے تھے ، پر آج درندوں میں خود جنگلی اور بھیڑیوں نے آپسمیں ایک دوسرے کو پنجہ مارا - تم کل تک دنیا کیلیے موت کی بجلی اور هلاکت کی بدلی تھے ؛ پر آج کوئی نہیں جو تمھیں هلاکت کی بارش اور تباهی کے رعد و برق سے بچا سکے - کل مشرق کی بربادیوں کا تم نے تماشہ دیکھا تھا ، آج وہ تمھاری هلاکت کو دیکھ رها ہے :

فالیوم الذین آمنوا من الکفـــار یضحکون ، علی الارائک ینظرون ، هل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون (٨٣ : ٣٦)

پس آج کا دن وہ دن ہے کہ مسلمان ارباب کفر پر هنستے هیں اور امن و راحت سے بیٹھے هوے تماشہ دیکھ رہے هیں - هاں ! ابتو وہ وقت آگیا کہ انھوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا لیا -

(ماتــم انسانیـــة !)

انسان کی سوئی هوئی سبعیت و بہیمیت پھر جاگ اُٹھی ہے - وہ اشرف المخلوقات کہ صورت سے آدمی مگر خواهشوں میں بھیڑیا ، محفل سراؤں میں متمدن انسان مگر میدانوں میں جنگلی درندہ ، اور اپنے هاتھ پاؤں سے اشرف المخلوقات ، مگر اپنی روح بہیمی میں دنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور ہے ، اب اپنی خونریزی کی انتہائی شکل اور اپنی مردم خواری کے سب سے زیادہ برے وقت میں آگیا ہے - وہ کل تک اپنے تمدن کے گھروں اور علم و تہذیب کے دار العلوموں میں انسان تھا ، پر آج چیتے کی کھال اسکے چمڑے کی نرمی سے زیادہ حسین اور بھیڑیے کے پنجے اسکے دندان تبسم سے زیادہ نیک هیں - درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے جنگلوں میں امن و راحت ملیگی ، مگر اب انسانوں کی بستیاں اور اولاد آدم کی آبادیاں راحت کی سانس اور امن کے تنفس سے خالی هوگئی هیں - کیونکہ وہ جو خدا کی زمین پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھکر تھا ، اگر سب سے برا اور سب سے کمتر هوجائے تو جس طرح اس سے زیادہ کوئی اور نیک نہ تھا ، ویسا هی اس سے بڑھکر اور کوئی برا بھی نہیں هوسکتا :

لقد خلقنـــا الانسان فی احسن تقویم ، ثم رددناہ اسفل سافلین - الا الذین آمنوا و عملو الصالحـــات فلهـــم اجرا غیر ممنون - (٩٥ : ٦)

هم نے انسان کو ایک طرف تو بہترین قوتوں کی ترکیب اور اعلی ترین جذبات کی ساخت میں پیدا کیا لیکن پھر دوسری طرف بہیمی خواهشوں اور سرکش قوتوں کے لحاظ سے نہایت هی ادنی درجہ کی مخلوق تک بھی لوٹا لاے - هاں وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاے اور اعمال صالحہ و عادلہ اختیار کیے ، سو انکے لیے بے انتہا اجر ہے - کیونکہ وہ ان متضاد قوتوں کی کشاکش سے بچ نکلینگے -

شیر خونخوار ہے ، مگر غیروں کیلیے - سانپ زهریلا ہے ، مگر دوسروں کیلیے - چیتا درندہ ہے ، مگر اپنے سے کمتر جانوروں کیلیے - لیکن انسان ، دنیا کا اعلی ترین مخلوق ، خود اپنے هی هم جنسوں کا خون بہاتا اور اپنے هی ابناے نوع کیلیے درندہ و خونخوار ہے !

و علی ذالک قول بعض شعراء هذا العصر :

ولقد رایت الاسد احسن خلقـــة
من جنس هذا الظالم المتمرد
الناس تقتل کل یوم بعضها
والاسد تقتل غیرها او تعتدی

انسان هی ہے جو فرشتوں سے بہتر ہے اگر اپنی قوتوں کو امن و سلامتی کا وسیلہ بناے ، اور انسان هی ہے جو سانپ کے زهر اور بھیڑیے کے پنجے سے بھی زیادہ خونخوار ہے اگر راہ امن و سلامتی

راجفه، ابصارها خاشعة، يقولون ءانا لمردودون في الحافرة، اءذا كنا عظامـــاً نخــــرة ؟ (۷۹ : ۱۰)

بهونچال آئیگا جب انسان کے دل دهڑک اٹهینگے' اور جب انکی هولی نظریں جهک جالینگی' اور وه کهیں گے که کیا هم (دنیا میں اسقدر ترقي کرکے اور آگے بڑهکے) پهر (وحشت و خرابی کی طرف) لوٹائے جالیں گے ؟ اور وه بهی ایسی حالت میں جب گل سڑکر کهوکهلی هڈیاں هوجالینگے ؟ (یقین کرو که ایسا هی هونے والا هے)

(آلاية الكبرى)

اور دیکهو که قدرت الهي کی یه کیسي هولناک نشاني هے جو ایام الاهیه کی گذشته نشانیوں کو یاد دلاتي هوي' غفلت کي دنیا اور غرور انساني کي بستي پر بجلي کي طرح چمکي هے' اور رب الافواج کہتا هے که میں اپنے هاتهه کے جلال صولت اور جبروت انتقام کو نمایاں کرونگا - یه اُسکے آواز کي ایسی گرج اور اسکے دست جلال کا ایسا معذب وار هے جو هزاروں برسوں کے عصیان و تمرد کے بعد ظاهر هوتا هے' اور اُس بجلي کے مانند جو سر سبز کهیتوں پر گرتی' اور اُس طوفان کي طرح جو یکا یک زمین پر چڑهتا' اپنا کام پورا کردیتا هے - یه اسکا قانون هے جو همیشه سے هے اور کبهي اسمیں تغیر نہیں هوسکتا - اس قانون انتقام و تبدل نے آبادیاں بدلیں' بستیاں اجاڑیں' عمارتیں منهدم کیں' قوموں کو هلاک' مملکتوں کو ویران' اور بسے بسائے شهروں کو نابود اور نئي آبادیوں سے اپني زمین کو معمور کردیا !

وكاين من قـرية عتت عن امر ربهـــا ورسـله فحا سبنا ها حسابا شديـدا وعـــذبنا ها عـــذا بـــا نـــكـــرا (۶۵ : ۱۰)

اور کتنی هي آبادیاں تهیں جنهوں نے اپنے پروردگار اور اسکے رسولوں کي صداقتوں سے سرتابي کی اور عصیان و طغیان پر اتر آسے - تب هم نے بڑے هي سختي کے ساتهه انکے کاموں کا حساب لیا اور بڑے هي سخت عذاب میں گرفتار کیا -

اور وهی قانون هے جسکے اندر سے خدا کا دست قہار پهر چمکا هے اور وه اپني زمین کے موجوده مالکوں سے انکے کاموں کا حساب لینا چاهتا هے جیسا که پچهلوں سے لیا گیا !

الـم نهلـك الاوليـن ؟ ثـم نتبعهم الاخرين، كـذا لــك نفعــل بالمجرمين، ويل يومئذ للمكـــــذ بين ! (۷۷ : ۸)

کیا همنے طغیان و عصیان کي پاداش میں اگلی قوموں کو هلاک نہیں کیا ؟ بس اسي طرح هم پچهلی قوموں کو بهي انکی مانند عذاب میں مبتلا کرینگے - یه همارا قانون هے که اپنے مجرموں کے ساتهه ایسا هی کیا کرتے هیں - پس اس دن الله کی سچائی کے جهٹلا نے والوں پر افسوس !

متمدن قوموں کا غرور انتهائي حد تک پهنچ چکا هے - طاقتوں اور عجیب عجیب ترقیوں نے انهیں متوالا کردیا هے - انکو حسب سنن الاهیه زمین کي حفاظت کا منصب دیا گیا - لیکن انهوں نے قوت پا کر جنگ و فساد کي راه اختیار کي' اور طغیان و عصیان سے ارض الهي کو بهر دیا : حتى انت الارض من جور المظالمين' واستغاثت السماء من طغيان الكافرين' وسمع رب العزة انين المظلومين وبكاء الباكين : واوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين -

پس ضرور تها که غرور و طغیان کیلیے کوئي حد هوتي - عجب نہیں که مهلت ختم هوگئي هو' اور کچهه اچنبها نہیں اگر ارض الهي کے امن کیلیے' بندگان خدا کي راحت کیلیے' اور کمزوروں کو سکهه کي نیند سلانے کیلیے' اُنکا خون اُنهی کے هاتهوں بهایا جاے جنهوں نے دوسروں کا خون اپنے هاتهوں بهایا' اور اس طرح عدالة الهی اُن قوتوں کا حساب لے جو صدیوں سے تمام دنیا کے اعمال کا حساب لے رهی هیں :

يـريد ان يمـن على الذين استضعفـوا في الارض ونجعلهـم ائمـة ونجعلهــم وارثـيـن (۲۸ : ۲۶)

هم نے اراده کیا که جو لوگ کمزور و ضعیف کیے گئے ان پر احسان کریں' انهی کو سرداري اور برتري بخشیں' اور انهی ناتوانوں کو طاقتور انسانوں کا وارث بنائیں -

یه دنیا کا غرور طاقت هے جو اب رنگ لایا هے' یه قوت اور سیادت ارضي کي وه غذا هے جو اس نے بڑے هی حرص و طمع سے کهائي پر هضم نهو سکی' اور اب اسی کا فساد اسکی تندرستی کیلیے مهلک ثابت هوا هے :

فـذاقت وبال امرهـا وكان عاقبـــة امرهــا خسرا (۶۵ : ۲۶)

بالاخر انکے اعمال کا وبال انکے آگے آیا اور وه گو طاقت اور عظمت میں بهت بڑهچکے تهے لیکن انجام کار گهاٹا هي گهاٹا هوا -

(ذالك بما قدمت ايديهم !)

یورپ کا تمدن' اسکي طاقت' اُسکا جنگی اقتدار' اسکے عجیب عجیب اسلحه' اور برباد کن هولناکیاں' اسکے مهیب جهاز' اور لاکهوں تک پهنچ جانے والی متعدد فوج' ایسی قاهر و جابر تهی که انکي تنبیه کیلیے خود اُنهي کے سوا اور کوئی نہیں هوسکتا تها - انهوں نے اپنے سوا هر قوت کو پامال کیا' اور اپنے سوا اور کچهه رهنے نه دیا' پس کون تها جو انکے مقابلے میں نکلتا اور دنیا میں کس کا هاتهه اتنا قوي تها جو انکے آهني پنجوں پر پڑتا ؟ وه سب سے بڑے هوگئے تهے' انکے لیے وه لوگ کیا کام دیسکتے تهے' جو آج سب سے چهوٹے هوگئے هیں ؟ انکے جهازوں کے مقابلے کیلیے انکے جهازوں سے بڑهکر جهاز چاهیے تهے' مگر وه کهاں بنے ؟ انکي توپوں کیلیے انکی توپوں سے زیاده هلاکت بار توپیں درکار تهیں' مگر وه کهاں ڈهلتیں ؟

پس جب زمین پر اُنسے بڑهکر اور کوئي نه تها جسکے اندر سے خدا کا هاتهه ظاهر هوتا تو دیکهو که حکمت الهي نے کس طرح خود انهي کو آنپر مسلط کردیا' اور اسکی یه تدبیر کي که باهمي جنگ و قتال میں مبتلا هوگئے - اب انکا هولناک تمدن جسکو ایک هزار سال کے اندر اُنهوں نے طیار کیا تها' انهی کی تخریب میں کام آیا' اور انکي هر ترقي اور هر بڑائي خود انهي کیلیے وسیلۂ تعذیب هوگئي - اگر انکي توپوں سے بڑهکر دوسروں کے پاس توپیں نه تهیں' تو اُنهي کي توپوں کے گولے اُنکے لیے اُڑنے لگے - اگر انسے بڑهکر جنگي جهاز دوسروں کے پاس نه تهے' تو وهی جهاز انکے مقابلے کیلیے سمندر میں تیرنے لگے - هر پتهر جو اُنهوں نے اُٹهایا' خود اُنهي کے لیے اوڑا' اور هر آله جو انهوں نے طیار نہیں وه انهی کے لیے متحرک هوا - اُنهوں نے بڑا سامان کیا تها' مگر خدا کا سامان سب سے بڑا هے :

انهم يكيـدون كيـداً واكيد كيـدا، فمهل الكافرين امهلهم رويدا (۵۶ : ۱۲)

یه لوگ اپنا داؤ کر رهے تهے اور هم اپنا داؤ کهیل رهے هیں' پس منکروں کو مهلت لینے دو' زیاده نہیں - تهوڑي سي

(یه کون هیں ؟)

یه کون هیں جو آپسمیں خون اور هلاکت کرنے کیلیے دوڑے هیں ؟ یه وه هیں جنهیں " امن کے شهزاده " نے انکے اولین ظهور کے وقت

ار چھوڑ کر بہیمیت اور خونخواری پر اتر آے :

انا هدیناه السبیـــل اما شاکرا و اما کفورا (٣ : ٧٦)

ہم نے انسان کو راہ عمل و ترقی دکھلا دی ہے ' پھر یا تو ہماری ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں یا انکار کرنے والے۔

الم نجعل له عینین ' و لسانا و شفتیـــن ' و هدیناه النجدیـــن ؟ (٩ : ٩٠)

پھر کیا ہم نے انسان کو دیکھنے کیلیے دو آنکھیں اور زبان اور ہونٹ نہیں دیے ؟ بیشک دیے اور خیر و شر کی دونوں راہیں اسے دکھلادیں

یہی انسانیة اعلی اور ملکوتیة عظمی ہے جسکی تقویم و تکمیل کیلیے دین الہی اور شریعة فطری کا ظہور ہوا ' اور یہی پیغام امن ' رہنماے صلح و صلاح ' اور وسیلۂ فوز و فلاح ہے جسکا دوسرا نام " اسلام " ہے - یعنی جنگ کی جگہ صلح ' خون و ہلاکت کی جگہ عمران و حیات ' اور بربادی و خرابی کی جگہ سلامتی و امید ہے ' وہ بتلاتا ہے کہ اگر انسان اپنی قوۂ ملکوتی اور فطرۂ صالحہ سے کام نہ لے ' تو وہ بڑے ہی گھاٹے ٹوٹے میں ہے :

والعصر ' ان الانسان لفی خسر ' الا الذین آمنـوا وعملو الصالحات و تواصوا بالحق وتواصوا بالصبـر (٣ : ١٠٣)

زمانہ اور اسکے حوادث گواہی دیتے ہیں کہ انسان بڑے ہی گھاٹے ٹوٹے میں ہے - مگر وہ لوگ کہ اللہ پر ایمان لاے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' اور حق اور صبر کی باہمدگر وصیت کی !

پھر اس سے بڑھکر خسران و نقصان کیا ہوگا جسمیں آج دنیا مبتلا ہے ؟ وہ دنیا جس نے قوتوں کی تکمیل کی ' جس نے فطرة کے قوانین مستورہ کو بے نقاب کیا ' جس نے عقل و ادراک کے خزانے کھلوا دیے ' جس نے ارتقاے فکر و علو مدرکہ سے دنیا کو علم کا گھر اور دریافتوں اور تحقیقوں کی مملکت بنادیا ' جو علم و مدنیت کے انتہاے عروج سے متوالی ہوگئی ' جو قوتوں کے حصول کے نشے سے بد مست ہوکر مغرورانہ جھومنے لگی ' جس نے کہا کہ انسان کے سوا کچھہ نہیں ' اور جس نے اعلان کیا کہ مادہ کے اوپر کوئی نہیں - کیا آج اسکا یہ علم اعلی ' یہ مدنیة عظمی ' یہ ایجادوں کا ڈھیر ' یہ مخترعات کا انبار ' یہ بے شمار کتابوں کی جلدیں ' اور یہ لا تعد ولا تحصی دماغوں کے افکار عالیہ و مدنیہ ' ایک لمحہ ' ایک دقیقہ کیلیے بھی اس ہولناک بربادی ' اس خوفناک تصادم ' اس وحشت انگیز خونخواری ' اس خون کا سمندر بہانے والی ' اور لاشوں کے جنگلوں کو بھر دینے والی جنگ کو روک سکے ہیں ' اور نوع انسانی کو عالمگیر نقصان و ہلاکت سے بچا سکے ہیں ؟ کیا قانون کشش ثقل جس پر نئے عالم کو ناز ہے ' اس سے بچالیگا ؟ کیا قوت برقی کا کشف اسے روکدیگا ؟ کیا بھاپ اور اسٹیم کی ایجاد کچھہ سفارش کریگی اور انسان کو ہلاکت سے بچا لیگی ؟ آہ ! یہ ایجادات محیرہ ' یہ مخترعات مدہشہ ' یہ محدثات منورہ ' جس پر مدنیة کو ناز اور علم انسانی کو غرہ ہے ' امن و سلامتی کی جگہ خود ہی ہلاکت اور بربادی کا وسیلہ ' اور خون اور آگ کی افزایش و تضاعف کا ذریعہ ہیں - اگر پہلے دنیا کیلیے صرف کمان کا تیر اور تلوار کی دھار تھی ' تو آج تمدن کی بدولت ایک ایک سکینڈ میں کئی کئی مرتبہ چھوٹنے والے ہلاکت بار گولے ' اور قلعوں اور منٹوں کے اندر شہروں اور قلعوں کو مسمار کردینے والے آہن پوش جہاز ہیں - پھر اے علم و مدنیة کا شیطان ! کیا تو اسلیے آیا تھا کہ خدا کی آبادی کی ویرانی کو دوگنا اور اسکی ہلاکت کے آلات کو زیادہ مہلک اور لا علاج بنا دے ؟ اور اے انسان کی غفلت اور اے اولاد آدم کی نادانی ! تو کب تک خدا سے لڑیگی ' اور کب تک اسکی زمین کے امن و راحت کو روئیگی ؟ حالانکہ تمدن اور علم تجھے قوی بناسکتا ہے پر نیک نہیں بنا سکتا :

یامعشر الجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطـــار السماوات و الارض فانفذوا ' لا تنفذون الا بسلطان ! (٥٥ : ٢٧)

اے مجمع جن و انس ! اگر تمہاری طاقت میں ہے کہ زمین و آسمان کے مدبرات و ملکوت کے اندر سے اپنی راہ پیدا کرکے آگے کو نکل جاؤ ' تو ترقی کی سعی ... کیلیے بھی کوشش کر دیکھو ' مگر بغیر سلطان الہی کے ... اور یاد رکھو کہ وہ قوت تمہارے بس میں نہیں ہے :

(وحشیانہ تصادم)

اور دیکھو یہ کیسی آگ ہے جو بھڑک اٹھی ہے اور کس طرح تمدن کی حسین و جمیل آبادیاں آگ اور دھوئیں کی ہولناکی کے اندر ویران ہو رہی ہیں :

یرسل علیکما شواظ من نار و نحاس فـــلا تنصران ! (٥٥ :)

تم پر آگ کا دھواں اور اسکی لپٹ چھاجائیگی ' اور تمہارے پاس کوئی انسانی قوت ایسی نہیں کہ اسکے ذریعہ اس ہلاکت کو دفع کرسکو !

یہ دنیا کی مغرور و فتح مند طاقتوں کی ٹکر ہے ' اور اتنی بڑی انسانی درندوں کی لڑائی ' جتنے بڑے خونخوار اسباع و بہائم آجتک کرۂ ارضی پر پیدا نہیں ہوے - دنیا نے ٹیٹس کے قصے سنے ہیں جس نے یروسلیم کو تباہ کردیا ' دنیا نے بخت نصر کو دیکھا ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کرکے بابل لے گیا ' دنیا میں ایرانیوں کے ظہور و استیلا کے افسانے سنے گئے ہیں جنہوں نے بابل کو مسمار کردیا تھا ' اور رومیوں کے ظہور تسلط و عروج کے ایسے بہت سے ماتم خونریزوں کی روائتیں مشہور ہو چکی ہیں ' جنہوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوقوں کو بہت ستایا اور اسکی زمین پر بہت فساد کیا -

و کذالک جعلنا فی کل قریة اکبر مجرمیها لیمکرو فیها -

اور اسی طرح ہم نے ہر آبادی میں اسکے بڑے بڑے سرکش گنہ گار پیدا کیے تاکہ وہ فتنہ و فساد پھیلائیں -

لیکن خون بہانے کی ایسی شیطانی مشینیں ' آگ برسانے کے ایسے جہنمی آلے ' اور موت و ہلاکت پھیلانے کی ایسی اشد شدید ابلیسیت کو کسی کو بھی نصیب نہ ہوئی - زمین کی پشت پر ہمیشہ درندوں نے بہت بہاے اور اژدہوں نے پھنکاریں ماریں ' مگر نہ تو ایسی درندگی آجتک کسی میں تھی جیسی موجودہ متمدن اقوام کی قوتوں کو حاصل ہے ' اور نہ ابتک ایسا سانپ اور اژدہا پیدا ہوا ' جیسے کہ ان لڑنے والوں میں سے ہر فریق کے پاس ڈسنے ' نگلنے ' اور چیرنے ' پھاڑنے کیلیے عجیب عجیب ہتیار جمع ہیں - پھر اس اژدہے کو دیکھو جو جنوب سے منھہ کھولے ہوے بڑھرہا ہے ' اس ہاتھی کو دیکھو جسکی مستک غرور طاقت سے جھوم رہی ہے : سنسمه علی الخرطوم - اور جسکے دانت ہلاکت کے دو نیزوں کی طرح نکلے ہوے ہیں ' اس بھیڑیے کو دیکھو جو مشرقی یورپ کی بھٹ سے چیختا ہوا اٹھا ہے ' اور اس خوفناک چیتے کو دیکھو جو اٹلانٹک اور روس کی سرزمین میں خون اور گوشت کیلیے بلا رہا ہے ! یہ کیسے مہیب ہیں ؟ یہ کیسے خوفناک آلات سے مسلح ہیں ؟ ان سب کا باہم ایک دوسرے پر گرنا اور چیرنا پھاڑنا کرۂ ارضی کا ایسا ہولناک بھونچال ہوگا ؟ ایسا بھونچال جو کبھی نہیں آیا ' ایسا طوفان جو کبھی نہیں اٹھا ' ایسی آتش فشانی جو کبھی بھی نہ ہوئی ' اور خدا ... کا ایسا غصہ جو ابتک کبھی بھی زمین پر نہ ہوا :

یوم ترجف الراجفـــه ' تتبعها الرادفـــه ' قلوب

وہ ہولناک دن کہ جب زمین کانپ اٹھیگی ' جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا

اسـئلة واجوبتها

اولیـاء الـلـه و ارتقـاء روحـاني

(از جناب مولوی محمد عمر صاحب تهانوي)

صحيفة الهلال میں سال جدید سے جو سلسله مقالات افتتاحيه کا به عنوان " اولياء الله و اولياء الشيطان " شروع هوا تها ' اس مضمون کے ایک خاص حصه کے متعلق کسي قدر مزيد شرح و تفصيل کا بهي طالب هوں - مضمون کے دوسرے نمبر میں جناب نے تحرير فرمايا هے كه " اولياء الله سے مقصود کوئي خاص مصطلحه جماعت نہيں هے جیسا که سمجها جاتا هے - بلکه قران کریم تمام مومنين صادقين کو اولياء الله کے لقب سے پکارتا هے - البته جو لوگ تزکیه نفس اور اعمال صالحه کے ذریعه تقرب الی الله کي راه اختيار کرتے هیں ' وه ارتقاے روحاني کے ماتحت مختلف مدارج و مراتب میں سے گذرتے هیں ' اور اية و من يطع الله الخ میں انهي کا ذکر کیا گیا هے "

لیکن گذارش هے که " ارتقاے روحاني " سے مقصود کیا هے اور اسکا ذکر قران کریم میں کیونکر کیا گیا هے ؟

الهــلال :

رمضان المبارک اور جنگ یورپ کي وجه سے مقتضيات وقت بدل گئے' اور مقالات افتتاحيه کي جگه دوسرے مضامين نے لے لي' اسلیے سلسلۂ " اولياء الله " غير مكمل رهگيا - اب باب التفسير کے سلسلے میں اسے بعنوان اكمل و احسن پورا کرنے کي کوشش کرونگا -

جناب نے " ارتقاے روحاني " کے متعلق سوال کرکے ایک بہت هي طولاني بحث چهيڑ دي هے - جو بغير ایک مستقل و مبسوط مضمون کے ممکن نہيں - مختصراً چند اشارات پر اکتفا کرونگا :

(ارتقـــاے روحانی)

قرآن کریم کے مطالعه و تدبر سے واضح هوتا هے که اولياء الرحمن اور اولياء الشيطان کے مختلف درجے اور مرتبے هیں ' اور به لحاظ اپنے اعمال و خصائص اور تعلق و نسبت کے يه دونوں جماعتیں ايمان و نفاق ' اسلام و کفر ' اور تقوی و فسق میں گهٹتي بڑهتي رهتي هیں -

" اولياء الله " کا گروه جس قدر محبت الهي او و انقطاع ماسوي الله میں ترقي کرتا هے ' اتنا هي اسکے اعمال میں اخلاق الهي اور نور رباني کا ظهور بهي ترقي کرتا هے ' اور اسکي روح فيضان الهی سے نزدیک تر هوتي جاتي هے - یہانتک که تکمیل مرتبۂ انسانية تک اسکا ارتفاع هوجاتا هے - اور يهي " صراط مستقيم " اور " دين قيم " کا آخري مرتبه هے -

اسي طرح اولياء الشيطان بهي جسقدر اپنے مرکز شقاوت و خباثت سے قریب تر هوتے جاتے هیں اور انکي روح کو مقام ايمان بالله و ذهاب الی الله سے بعد هوتا جاتا هے ' اتنا هي کفر و نفاق اور فسق و عدوان میں بهي ترقي کرتے جاتے هیں ' اور اسي ترقي کي نسبت سے انکے مختلف درجے اور مرتبے هیں - پہلا گروه الله کي طرف بڑهتا هے - اسلیے اسکو الهي منزلیں پیش آتي هیں اور اُن راهوں میں سے هوکے گذرتا هے جو الله کے دوستوں کي راهیں هیں - لکن دوسرے گروه کا رخ قواء شيطانيه کي طرف هوتا هے اسلیے اُسے ابلیسي منزلیں پیش آتي هیں اور اُن راهوں کو اختيار کرتا هے جو شيطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کی راهیں هیں - پس اولياء الله جسقدر الله سے محبت کرتے اور غير الله سے کٹنے میں ترقي کرتے جاتے هیں ' اتنا هي مدارج سیر الی الله میں بهي بڑهتے جاتے هیں - اسي طرح اولياء الشيطان یا اصحاب النار جسقدر شيطان سے عشق کرتے اور اسکے لیے او و اسکے کاموں کے لیے خدا کو چهوڑتے اور خدا کے کاموں سے دشمني کرنے میں دلير اور جري هوتے جاتے هیں ' اتنا هي ذهاب الی الشيطان میں انکے ابليسي مراتب کي بهي ترقي هوتي جاتي هے : يعدهم و يمنيهم وما يعدهم الشيطان الا غرورا

اگر تم کہتے هو که انسان کے جسم کی ترقي اور تکمیل کیلیے دنیا میں " قانون ارتقاء " جاري هے ' اور اس نے ایک رینگنے والے کیڑے کو ترقي دیکر بتدريج انساني جسم و شکل کے حسن و جمال تک پہنچا دیا هے ' تو پهر انسانی روح کی ترقی تکمیل کیلیے کیوں کوئی قانون ارتقاء تسليم نہيں کرتے' اور کیوں انسان کی معنوي زندگي کو ادنی مرتبه سے اٹهکر اعلی مراتب حيات الاهيه تک پہنچنے نہيں دیتے ؟

فی الحقيقت وه " قانــون ارتقــاء " جـو لا مارک ' هلير ' ابن مسکویه ' اور ڈارون نے دریافت کیا هے ' صرف مخلوقات کے جسم هی تک محدود هے - وه کچهه نہيں بتلاتا که ارتقاء کي يه زنجير هيكل انسانی کی کڑي تک پہنچکر پهر کہاں چلی جاتی هے ' اور اسکے بعد بهی ارتقاء کے مدارج باقی رهتے هیں یا نہيں ؟ لیکن وه قانون ارتقاء جسے محمد الرسول الله نے دریافت کیا (صلے الله عليه و سلم) وه بتلاتا هے که بلاشبه انسانيت کے مرتبه تک پہنچنے کے بعد " ارتقاء جسمي " تو ختم هو جاتا هے لیکن اسکے بعد ایک " ارتقاء روحانی " کا سلسله شروع هو جاتا هے ' اور جسم حيوانی کو انسان کا هيكل اختيار کرنے کے بعد بهي انسان بننے کیلیے بہت کچهه بننا اور ترقی کرنا باقی رهتا هے :

يرفع الله الذين آمنوا منکم والذين اوتوا العلم درجات ' والله بما تعملون خبيــر ! (٥٨ : ١٢)	جو لوگ تم میں سے ایمان لاے اور جن لوگوں کے علم حق حاصل کیا ' سو الله تعالی انکے مدارج کو ترقي دیتا هے اور ارتفاع بخشتا هے -

يهي مدارج هیں جو اولياء الله اور اصحاب النار کے ذهاب الی الله کي مختلف منزلیں هیں - ایمان بالله اور محبت الهی اس ارتقاء روحاني کی اصل هے ' اور ارتقاء انسانی کے معنی یه هیں که الله پر ایمان و ایقان ترقی کرے ' اور الله کی ولایت اور دوستي اپنے اونچے مرتبوں اور مقاموں تک بلند هو جاے :

اليه يصــعد الكلم الطيب و العمل الصــالح يــرفعه - (٣٥ : ١١)	کلمات طيبه و صالحه الله هي کی طرف بلند هوتے هیں اور وه عمل صالح کرنے والوں کو ارتفاع بخشتا هے -

اس آية کریمه میں دو چیزیں بیان کی هیں : " کلم الطيب " اور " عمل صالح " پس انسانيت کی تکمیل و ارتقاء کي بنیاد بهي يهي دو چیزیں هیں - " کلم الطيب " سے مقصود ایمان بالله هے ' اور " عمل صالح " سے مقصود انسان کے وه تمام کام جو صحت و اصــلاح اور عدل و حقيقت کے مطابق هوں - فرمايا که ايمان بالله صعود کرتا هے اور بلند هوتا هے ' اور عمل صالح کو خدا اونچے درجوں تک لیجاتا هے -

يهي ارتقاء روحی هے جسکو قران کریم نے " نعمة " اور " انعام " کے لفظ سے تعبیر کیا هے ' اور اپنے فاتحه الكتاب میں (که تمام قران اسي متن کي شرح هے) مومنوں کو يه دعا سکهلائي هے :

اهدنا الصراط المستقيم : صراط الذين انعمت عليهــم !	خدایا ! همیں صراط مستقیم پر چلا ' وه صراط مستقيم جو اُن لوگوں کي راه هے جن پر تو نے انعام کیا !

وعظ سنايا تها ' جبكه وه گليل اور يهوديه اور بررن پهاڑ كي بهيڑ كو ديكهكر كوه زيتون پر چڑهگيا ' اور اس نے اپنے شاگردوں كيليے تعليم دي :

" مبارك هيں وه جو دل كے غريب هيں ' كيونكه وه آسوده هونگے - مبارك هيں وه جو دل كے حليم هيں كيونكه وه زمين كو ورثه ميں پائينگے ' مبارك هيں وه جو رحم دل هيں كيونكه انپر رحم كيا جائيگا ' مبارك هيں وه جو صلح كراتے هيں' كيونكه وه خدا كے بيٹے كہلائينگے (متي ٥ : ١٠)

پس يه غريب هيں' حليم هيں ' رحم دل هيں ' زمين پر صلح اور امن كرانے كيليے خداوند كے بيٹے هيں' كيونكه انهيں كها گيا تها :

" تم سن چكے هو كه اگلوں سے كها گيا كه خون نه كرنا ' پر ميں تم سے كهتا هوں كه جو كوئي اپنے بهائی پر غصے هوگا وه سزا كے لائق هوگا - (متي ٥ : ٢١) تم سن چكے هو كه اگلوں سے كها گيا كه آنكهه كے بدلے آنكهه اور دانت كے بدلے دانت ' پر ميں تم سے كهتا هوں كه شرير كا مقابله نه كرنا (٥ : ٢٣) تم سن چكے هو كه اگلوں سے كها گيا كه اپنے پڑوسی كو پيار كرو ' اور اپنے دشمن سے عداوت ركهه ' پر ميں تم سے كهتا هوں كه اپنے دشمنوں سے پيار كرو اور اپنے ستانے والوں كيليے دعا مانگو ' تا كه تم اپنے آسمانی باپ كے بيٹے ٹهہرو " (٥ : ٤٤)

پس يه هے اس مقدس تعليم كا آخري ظهور جو دنيا كے سامنے هے' اور يه هے وه پاك امانت جو شهزادۂ امن نے اپني نسل كو دي' تا كه وه آسمانی باپ كے بيٹے كہلائيں - انكو غربت كا ' حلم كا ' تحمل كا ' صلح و امنيت كا پيغام ديا گيا تها ' اور كها گيا تها كه يهوديوں كو خون كرنے سے روكا گيا مگر ايك مسيحي اپنے بهائی پر غصه بهي نهيں كريگا ' وه شرير كے مقابله سے بچيگا ' اور دشمن تك كو پيار كريگا - مگر آج " مسيح " دنيا ميں نهيں هے جو ديكهے كه خداوند كے بيٹے كہلانے والے كس طرح خداوند كي زمين كي سب سے بڑي خونريزي كيليے اٹهے هيں ' اور خون بهانے كے ايسے ايسے هتيار انكے كاندهوں پر هيں ' جو زمين نے اجتك نه ديكهے تهے -

آه ' آج انكا وه حال هوگيا هے جس كي زبور ميں خبر دي گئي ' جسكے ليے يشعياه نبي نے نبوت كي ' جسپر يرمياه نبي نے نوحه پڑها ' جسپر خرقی ايل نے ماتم كيا ' اور جسكے ليے ملاكي نبي نے آخري آنسو بهائے - يه سب كچهه يهوديوں كيليے اس سے زياده نه تها ' جتنا آج خود انكے ليے هو سكتا هے' جو يهوديوں كو اس حالت سے چهوڑانے آئے تهے :

" كوئي راستباز نهيں - ايك بهي نهيں - كوئي خدا كا طالب نهيں - ايك بهي نهيں - سب گمراه هيں - سب بيكار هو گئے - كوئي بهلائي كرنے والا نهيں - ايك بهي نهيں - انكا گلا كهلي هوئی قبر هے - انكے هونٹوں ميں سانپوں كا زهر هے - انكا منهه لعنت اور كڑواهٹ سے بهرا هوا هے - انكے قدم خون بهانے كيليے تيز هيں - انكي راهوں ميں تباهي اور بد حالي هے - وه سلامتي اور امن كي راهوں سے واقف نه هوے - انكي آنكهوں ميں خدا كا خوف نهيں "

(زبور ١٤ : ١ - يشعياه ٥٩ : ٧)

برطـــانيـه كا بيـــڑه

انگلستان كي جسقدر بحري طاقت آبنائے جزائر برطانيه ميں موجود هے ' وه تين بيڑوں ميں منقسم هے :

پہلے بيڑے ميں ايك نشان كا جهاز اور چار اسكوائڈرن هيں اسكوائڈرن ايك بحري اصطلاح هے جسكا اطلاق جهازوں كے اس خاص مجموعه پر هوتا هے جو ايك چهوٹے علم بردار كے ماتحت هوتا هے -

دوسرے اور تيسرے بيڑے ميں صرف دو دو اسكوائڈرن هيں - يه اسكوائڈرن بيٹلشپ (جنگی جهاز كي ايك قسم) سے مركب هيں -

(پهلا بيــڑا)

پہلے بيڑے كے اسكوائڈرن ميں جتنے جهاز هيں وه سب كے سب ڈريڈناٹ وضع كے هيں - " آئرن ڈيوك " ايك نشان بردار جهاز كا نام هے - اسميں ١٣ - ٥ ' انچ ' اور ١٣ - ٦ ' انچ كی توپيں هيں - ڈريڈناٹ " مارل برو " نامي اور بعض پرانی وضع كے ڈريڈناٹوں ميں ١٢ انچ كي توپيں هيں -

دوسرے بيٹل اسكوائڈرن ميں جو دنيا ميں جهازوں كا سب سے زياده يك رنگ اور قوي مجموعه هے' " جارج هفتم " اور " اوريں " جهاز هيں - ان ميں سے هر ايك ميں ١٣ - ٥ ' انچ كي توپيں هيں -

چوتها بےٹل كروزر اسكوائڈرن ميں اسوقت صرف چار جهاز هيں' جنميں سے تين تو پرانی وضع كے ڈريڈ ناٹ هيں اور چوتها " آگا ميمنن " هے -

تيسرے بيٹل اسكوائڈرن ميں " شاه ايڈورڈ " نامی ٨ - جهاز هيں - يه آٹهوں جهاز آهن پوشی ' اسلحه برداري ' اور سرعت رفتار ميں برابر هيں اور سب سے آخرين قسم كے پري ڈريڈناٹ كي قسم اور درجے ميں انكا شمار هے ' اور معركه آرائی ميں ابتدائی ڈريڈ ناٹوں كے برابر سمجهے جاتے هيں -

ان چار اسكوائڈرنوں كے همراه اس بيڑے ميں پهلا بيٹل كروزر اسكوائڈرن جسميں " لوائن " نامي جهاز بهي شامل هے - دوسر بيٹل كروزر اسكوائڈرن ' اور تين اور جهاز بهي هيں - اسكے علاوه چار تارپيڈو فلوٹيلا بهی هيں اور تيسرے ميں سب سے آخري وضع كے جهاز هيں - يه بيڑه عموماً هاروچ اور نوارے ميں رهتا هے -

(دوسـرا بيڑه)

اسميں دو بيٹل اسكوائڈرن هيں - انكے علاوه پانچويں اسكوائڈرن ميں " فوار مڈايبل " نامی جهاز كے درجه كے آٹهه جهاز هيں' اسليے اسكو بهی شاه ايڈورڈ نامی جهازوں كے اسكوائڈرن كے مثل سمجهنا چاهيے - گو يه طاقت ميں ان سے كسيقــدر كم هے - دو كروزر اسكوائڈرن اور پيٹرول فلوٹيلا بهی هيں مگر پٹرول فلوٹيلا آخر ترين وضع كی تارپيڈو كشتياں هيں -

دوسرے بيڑے كو پوري طاقت پهنچانے كے ليے ٥ هزار آدميوں كی ضرورت هے -

(تيسرا بيـڑه)

تيسرے بيڑے ميں بهی بيٹـل شپ جهـاز جو عموما ساحل ميں پڑے رهتے هيں اور كچهه كروزر كے اسكوائڈرن هيں جو بحري تعليم و تربيت ميں كام آتے هيں - ساتواں بيٹل اسكوائڈرن جس پر دو سال تك امير البحر اپنا علم بلند ركهتا هے ' آٹهه پرانی وضع كے جهازوں سے مركب هے - يه جهاز " مجيسٹك " نامی جهاز كی وضع پر بنے هيں ' اور وزن ' آهني چادروں' اسلحه وضع ' اور شكل ميں ڈريڈ ناٹ جهازوں سے بالكل مختلف هيں -

بدلی معصیت کشی' سنگدلی ' خونخواری' اور نا عاقبت اندیشی کی طالب ہے ' اور تمدن اپنے ساتھہ جو چیزیں لاتا ہے وہ علم ' راحت طلبی ' تن آسانی ' عشق پرستی ' انجام اندیشی ' اور حب نفس و مال ہے -

چنانچہ اس وقت یورپ کی مختلف قوموں میں جس نسبت سے تمدن ترقی کر رہا ہے' اسی نسبت سے انکے جنگی جوش اور فوجی زندگی میں بھی تنزل ہو رہا ہے ' اور اگرچہ یورپ کے ایک متمدن سپاہی کا جسم پر شوکت پوشاک اور تازہ ایجاد اسلحہ سے آراستہ ہوتا ہے ' مگر اسکا سینہ اس دل سے خالی ہوتا ہے جو حریفی سپاہی کا اصلی ہتیار ہے - ہر حکومت اسکو محسوس کر رہی ہے اور اسکے تدارک کی فکر میں ہے ' مگر عموماً جسقدر تدبیریں کی جا رہی ہیں' وہ اسلیے چنداں سودمند نہیں ہوتیں کہ انکا استعمال اسوقت ہوتا ہے جب طبیعت کے صفحۂ سادہ پر تمدن کا نقش بیٹھہ جاتا ہے -

یہی غلطی ہے جس کا انسداد بواے اسکوٹ سسٹم کا اصلی مقصد ہے -

بچوں کی تعلیم و تربیت کا اصلی گر یہ ہے کہ ان قدرتی قوی اور میلان سے کام لیا جاے جو بچے اپنے ساتھہ لیکے پیدا ہوتے ہیں - اس اصول پر ان سے جو کام لیا جاتا ہے' اسے ہنسی خوشی بجالاتے ہیں' اور چونکہ بطیب خاطر کرتے ہیں' اسلیے جلد کامیابی اور ترقی ہوتی ہے - اسی نکتہ کو نظیری نے اپنے شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے :

درس وفا اگر بود زمزمہ محبتے
جمعہ بمکتب آورد طفل گریز پاے را

(مسٹر بیڈن پاویل)

بواے اسکوٹ سسٹم کا سنگ بنیاد یہی اصول ہے سب سے پہلے مسٹر بیڈن پاویل نے اسکی ضرورت کو محسوس کیا اور اس کے قیام بیلیے ملک کو توجہ دلائی - مسٹر فلیپ گبس اس نظام کے آغاز پر بحث کرتے ہوئے " گریفک " میں لکھتے ہیں -

" اسکو (Baden-Powell بانی نظام کو) اپنا عہد طفلی یاد تھا - اور اب وہ بڑا ہوگیا تھا - جنگ اور موت کو انکی حقیقی خوفناک شکلوں میں دیکھہ چکا تھا ' اسے اپنے تندرست بچپن کے وہ شاندار خیالات یاد آگئے ' جبکہ وہ رنگ انڈین کے نقش قدم پر چلتا تھا ' اور دینسنگٹن کے مرغزاروں میں شکار کھیلا کرتا تھا -

اس نے اپنے ذہن ثاقب کی ایک فوری تابش سے یہ محسوس کیا کہ بچوں کی زندگی کا آغاز مچلے پن کی روح سے ہوتا ہے جو تخیل کے حدود کے اندر محدود ہوتی ہے - پس اگر کوئی ایسا نظام ترتیب دیا جاے جو بچونکو ادب نفس' (سیلف ڈسپلن) عزت ' ہمت ' اور مطمح نظر پر اعتقاد و اعتماد کی تعلیم دے ' تو یہ میدان طبیعی قابو میں آسکتا ہے اور پھر اس سے نہایت مفید کام لیے جاسکتے ہیں " -

(نظام کار)

اس نظام کا مایہ خمیر کیا ہے ؟ کیا مشاغل تجویز کیے گئے ہیں ؟ انکی طرف کیونکر رہنمائی ہوتی ؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں مسٹر گبس لکھتے ہیں :

" اس نے اپنے کیمپ اور جھاڑی کی زندگی اور شکاروں اور معرکہ آرائیوں کے تجارب سے کھیل تجویز کیے جو ایسی عملی معلومات سے لبریز تھے جنھیں بچے پسند کرتے ہیں اور جن سے انہیں شب کو ستارے پہچاننا ' اوقات اور راستہ معلـــوم کرنا ' اپنی آنکھوں کو ان حقیر چیزوں کیلیے کھلا رکھنا جو راستوں اور کھیتوں میں چلتے وقت پڑی ملتی ہیں' نیز میدانوں میں اپنے ہاتھہ سے اپنا کھانا پکانا ' بغیر دیاسلائی کے آگ جلانا ' اپنے رفیق کا سراغ اسکے نقش قدم یا گری پڑی شے سے لگانا ' نقشہ کھینچنا ' ایک اچھا نقشہ کھینچ ڈالنا ' غرض اسی طرح ان اقسام ہزار ایک کاموں کو سیکھنے کا موقعہ ملتا ہے' جو بکری کی کھال کے دستانوں' اسلحت کی نیچکاری' اور تمدن کے زچہ خانوں کے دستے ہوے زمدوں کی اعداد سے پہلے ہر شریف آدمی کی تعلیم میں داخل تھے "

" چونکہ اسے خود اپنا بچپن یاد تھا - اسلیے اسے یہ معلوم تھا کہ بچے مخفی اشارات اور علامات و نشانات [بیج] جنگی آوازوں ' اور اس قسم کی دوسری چیزوں کے عاشق ہوتے ہیں - اس نے یہ سب چیزیں اپنے نظام میں رکھیں اور انکی مختلف جماعتوں کو مختلف حیوانات مثلاً بھیڑیا ' ریچھہ ' عقاب ' وغیرہ وغیرہ میں تقسیم کرکے ہر ایک کے لیے ایک خاص علامت اور ایک مخصوص علم مقرر کیا تاکہ ہر بچہ اپنے جرگے کے لڑکوں کو پہچانسکے "

" آنکھہ اور ہاتھہ کی مہارت ' تجارت کی تعلیم ' کاشت کاروں کے کام ' نہر ' دریا ' اور کیمپ کے ہنر' یہ چیزیں ہیں جو ان بچوں کی بٹالین میں جوہر شمار کی جاتی ہیں "

" نشـــان (بیج) وہ لڑکا حاصـــل کرسکتا ہے جو سیمـــافور (ایک قسم کا آلہ ہے) کے ذریعہ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر اطلاع دیسکتا ہے ' یا گھوڑے کی ٹوٹی ہوئی نعل جلد لگا سکتا اور پھر دوسری نئی باندھسکتا ہے' یا ایک درخت کو جلد کاٹ سکتا ہے یا ایک خیمہ کو بہتر اور جلد نصب کر دے سکتا ہے " :

(اخلاقی آمیزش)

لیکن جسطرح جنگی تعلیم اپنے اندر گونہ گوں فوائد رکھتی ہے اسیطرح اسمیں بعض نقصان و خطرات بھی ہیں - سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس سے انسان میں سنگدلی' بد خوئی' سنگرانی' انتقام پسندی ' اور اسی قسم کے دیگر اخلاق ذمیمہ پیدا ہوجاتے ہیں -

بیڈن پاویل کا مقصد درندہ نما انسان پیدا کرنا نہ تھا بلکہ وہ ایسے قوی ' تندرست ' اور شجاع شہری پیدا کرنا چاہتا تھا' جو اپنی اور اپنے وطن کی آزادی کے حامی و محافظ اور اپنی سوسائٹی کیلیے مفید و کار آمد ثابت ہوں -

اسلیـــے اس نے اس بادۂ تند و تلخ میں اخلاق کے عرق گلاب کی اس اندازہ سے آمیزش کی کہ اسمیں اعتدال تو پیدا ہوگیا مگر اسکے کیف میں کچھہ فرق نہ آیا .

آمیختم بہ بادۂ صافی گلاب را !

چنانچہ اس نے قرار دیا کہ ہر بواے اسکوٹ کا یہ فرض ہے کہ ہر روز وہ کوئی نیک کام کرے - اسکو چاہیے کہ اپنے آرام کو قربان کرکے دوسرے کو آرام پہنچائے - بلکہ اگر خطرہ کا موقع ہو تو اپنے کو خطرہ میں ڈالکر دوسرے کو بچاے - بزرگوں ' ناتوانوں ' اور جانوروں کے ساتھہ لطف و مہربانی اسکا اولین فرض ہے - اسکو ہمیشہ ہنسنے اور سیٹی بجاتے رہنا چاہیے - خواہ کتنی ہی سختی آپڑے مگر اسے کبھی شکایت نہ کرنی چاہیے - اسے اپنے خیالات ' افعال ' اور الفاظ میں پاک و صاف رہنا چاہیے -

اس نظام کو روشناس ہوے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا ' مگر با ایں ہمہ یہ اسقدر مقبول عام ہوا ہے کہ اسوقت تک دو لاکھہ لڑکے اسمیں داخل ہوچکے ہیں -

اس نظام کو وسیع پیمانہ اور پائدار بنیاد پر لانے کے لیے حال میں قوم سے ڈھائی لاکھہ پونڈ کے لیے اپیل کی گئی تھی' جسکے جواب میں ہر طرف سے چندہ کی بارش ہو رہی ہے - امید ہے کہ بہت جلد یہ رقم پوری ہوجائیگی -

تربیت اطفـــال کا ایک صفحه

فوجی اور اخلاقی تعلیم کا ایک معتدل مجموعه

بواے اسکوت سستم

قوموں کی ترقي کے لیے تعلیم سے زیاده تربیت اهم هے ' بلکه سچ یه هے که اسوقت تک تعلیم مفید نهیں هو سکتي جب تک که اسکے ساتهه صحیح اور با اصول تربیت بهي نه هو -

تربیت کا اصلي وقت بچپن هے - اسلیے که اسوقت بچه کا مزاج ایک غیر متشکل ماده هوتا هے ' جس کا اچهے یا برے قالب میں ڈهالنا مربی کے اختیار میں هوتا هے - اسلیے جو قومیں زنده هونا چاهتي هیں یا اسوقت زنده هیں اور آئنده بهی زنده رهنا چاهتی هیں ' وه ان معصوم هستیوں کي تربیت غور و اهتمام اور اعتنا کامل کے ساتهه کرتی هیں جنکا نام آینده چلکے قوم هوگا -

صحیح تربیت کیا هے ؟ وه نظام پرداخت جسمیں اخلاق ' دماغ ' اور جسم ' تینوں کی پرورش و بالیدگي پیش نظر هو - کیونکه جس طرح اس کارزار حیات میں زنده رهنے کے لیے معلومات میں وسعت اور افکار و خیالات میں روشني کي ضرورت هے ' اسیطرح بلکه اس سے کئي چنـــد زیاده نظـــر میں ترفـــع ' حوصله میں بلندي ' اراده میں جزم ' نیتوں میں اخلاص ' عمل میں ایثار ' دل میں شجاعت ' اور جسم میں صحت و قوت کي بهي ضرورت هے - پس جو نظام تربیت ان صفات کے اشخاص پیدا کرنے میں کامیاب نهیں وه نه صرف ناقص هے بلکه ایک داخلي خطره هے جو قومي حیات کے لیے تمام خارجي خطرات و اعداء سے کهیں زیاده مهلک و قاتل هے - کیونکه ناقص تعلیم و تربیت قومي زندگي کی بنیاد کو کهوکهلا کر دیتي هے ' اور جب کسي عمارت کی بنیادیں اندر سے خالي هو جائیں تو پهر اسکا انجام معلوم !

(هندوستان کی نئی نسل)

آج هندوستان میں جس قسم کی تعلیم و تربیت دي جارهی هے اسکے نقائص بار بار مدبرین تعلیم تک کی زباني بیان میں آچکے هیں - اس تعلیم و تربیت سے ایک طرف نو دماغ کا مبلغ علم چند کتابوں کي سطح سے آگے نهیں بڑهتا ' دوسري طرف جسماني قوتوں اور اخلاقي محاسن کے نشو و نما کا اسمیں کوئی انتظام نهیں -

هم ایک تعلیم یافته هندوستاني خصوصاً مسلمان تعلیم یافته کا جب تصور کرتے هیں جسنے انکے عهد تربیت میں نشو و نما پائی هے تو ایک ضعیف البصر ' نحیف الجثه ' کمزور دل ' محروم الحس ' اور اپنے تمام قومي اور مذهبي شعائر و خصوصیات سے متنفر انسان کي مکروه تصویر آنکهوں میں پهر جاتي هے !

لیکن جس معلم کی تربیت کے نتائج هندوستان میں یه نظر آتے هیں ' وهي جب اپنے گهر میں فرائض تعلیم و تربیت انجام دیتا هے تو اسکے نتائج عموماً تندرست طاقتور ' شجاع ' جاں نثار ملک ' اور سر فروش وطن اشخاص اور بسا اوقات اعاظم ابطال و اکابر امجاد کي شکل میں ظاهر هوتے هیں !

اس اختلاف حالت کے اسباب کیا هیں ؟ اس سوال کے جواب کے لیے اس نظام تربیت و تعلیم کا مطالعه کرنا چاهیے جو یورپ اور علی الخصوص انگلستان اپنے لیے اختیار کرتا هے -

(بواے اسکوت سستم)

بواے اسکوت سستم جو اس مضمون کا موضوع بحث هے انگریزي تربیت کا ایک نو پیداوار مگر مقبول عام اور سریع الانتشار نظام هے - بواے اسکوت جسکو بچونکي فوج کهنا چاهیے ' درحقیقت اخلاقي اور فوجي تعلیم کا ایک بهترین مجموعه هے ' جسمیں دونوں قسم کی زندگیوں کي خوبیوں کو هر طرح کے نقصانوں اور خطروں سے پاک کرکے یکجا کردیا هے -

في الحقیقت یهي فوجي زندگي هے جسکے اشغال قومی تربیت کي اصلی روح هیں ' اور یهی روح هے جس سے هندوستان کا کالبد بالکل خالي هے -

فوجي زندگي پر تمدن کي ترقي کا اثر همیشه برا پڑا هے - جب کسي قوم میں تمدن آتا هے تو جسقدر تمدن بڑهتا جاتا هے اسیقدر جنگي جوش گهٹتا جاتا هے ' ایسا هونا ایک قدرتی امر هے - کیونکه فوجي

(بقیۂ مضمون صفحه ۱۳ کا)

" نوے انعام اللہ " یعنی جن اولیاء الله کو مقام الٰهیه و مدارج ربانیه میں ارتقاء و صعود کی توفیق دي - دوسري جگه ان لوگوں کي نسبت صاف صاف تصریح کردي هے ' اور ارتقاء روحاني کے چار درجے بتلادیے هیں : و من یطع الله والرسول فاولائك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء والصالحین و حسن اولائك رفیقـــا

اس آیـــه کریمه میں صاف صاف بتلا دیا هے که اس ارتقاء روحانی کے چار درجے هیں جو اوپر سے شروع هوتے هیں :

(۱) نبوت -
(۲) صداقت
(۳) شهادت
(۴) صالحیه

پس یه ارتقاء عمل صالح کے درجے سے شروع هوتا هے ' اور مقام نبوت کے فیضان پر ختم هوجاتا هے - " اولیاء الله " جس قدر اپنے اعمال حسنه اور تزکیه نفس و اتقاء میں ترقی کرتے هیں ' اتنا هی مقام نبوت کے انوار و تجلیات سے بهره اندوز هوتے جاتے هیں -

صحیح بخاري کي حدیث ولی میں اسی طرف اشاره هے ' حضرة فاروق رضی الله عنه کو اس ارتقاء کے مرتبۂ " محدث " کی خبر دیگئی ' تصریحات کتاب و سنت اس بارے میں بے شمار هیں - منتظر رهیے تاکه ایک مستقل مضمون لکهنے کی مهلت ملے - اس بارے میں اس عاجز کے سامنے بعض عجیب و غریب اور نادر و اهم بیانات قرانیه و تصریحات نبویه هیں ' جنکا اظهار بغیر مبسوط بحث و نظر کے ممکن نهیں -

۱۹۲۴ سے ۱۶۲۹ تک قائم رہا بالآخر کرستین نے بھی شکست کھا کر لیبک میں صلح کرلی -

اسکے بعد جنگ کا نیا دور شروع ہوا جو سنہ ۱۶۳۰ سے سنہ ۱۶۳۵ تک کی وسیع مدت کو محیط ہے - اس جنگ میں گستاف اڈلف شاہ اسوج نے شاہ جرمنی کی فوج پر سنہ ۱۶۳۱ میں بمقام لیبزگ اور سنہ ۱۶۳۲ میں بہ مقام رلتسن فتح پائی' لیکن وہ آخری معرکہ میں مقتول ہوا اور پروٹسٹنٹ گروہ نے سنہ ۱۶۳۴ میں فتح و ظفر کے بعد پھر شکست کھائی - آخری زمانہ میں کارڈینل ریشلیو نے اس جنگ کی سپہ سالاری کی - وہ پروٹسٹنٹ مذہب کی حمایت کیلیے اوٹھا تھا اور اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا - بالآخر برنرڈ' دیمار' ترنسی' اور تیورن کے حملوں نے شاہ کو ایک عہد نامہ لکھنے پر مجبور کیا جو سنہ ۱۶۴۸ ع میں لکھا گیا' اور اسی پر جنگ کا خاتمہ ہوا -

(حرب الخلافہ)

اس کا اطلاق دو لڑائیوں پر کیا جاتا ہے - پہلی لڑائی حرب خلافۃ اسپین کے نام کے ساتھہ موسوم ہے جو سنہ ۱۷۰۱ ع سے سنہ ۱۷۱۴ ع تک جاری رہی -

اس جنگ کو تخت اسپین کے دعویدار خاندان اسٹریا نے اس بنا پر قائم کیا تھا کہ چارلس ثانی نے (جو اسپین کا آخری تاجدار تھا) اپنے بعد لوئیس چاردھم کے پوتے فیلیپ کو ولی عہد سلطنت بنایا تھا - لیکن چارلس ثانی کے انتقال کے بعد چارلس سادس نے اسکے متعلق جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع کردی - چنانچہ اسٹریا' انگلستان' ہالینڈ' پروشیا' اور پرتگال وغیرہ نے فرانس کے خلاف باہم اتحاد کرلیا - جنگ شروع ہوئی تو پہلے میدان فرانس کے ہاتھہ رہا (سنہ ۱۷۰۲ - سنہ ۱۷۰۳ تک) لیکن بعد کو اوس کی نکبت و ادبار کا زمانہ شروع ہوا - یہاں تک کہ اوس نے اٹلی اور جرمنی میں شکست کھائی - لیکن اسپین میں گو کہ وہ پھر اٹھا - آخری نتیجہ یہ ہوا کہ چارلس سادس نے تخت سلطنت پر جلوس کیا' اور سنہ ۱۷۱۳ - سنہ ۱۷۱۴ کے معاہدہ نے جنگ کا خاتمہ کردیا -

اس سلسلہ کی دوسری لڑائی کا نام جنگ ہفت سالہ بھی ہے - اسکا ذکر اسی عنوان کے تحت میں آگے آئیگا -

تاریخ فرانس میں یہ اُن آٹھہ مذہبی لڑائیوں کے مجموعہ کا نام ہے جو سولھویں صدی میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقے کے درمیان قائم ہوئیں -

ان میں پہلی لڑائی سنہ ۱۵۶۲ میں شروع ہوئی اور سنہ ۱۵۶۳ تک جاری رہی - اسکی ابتدا ایک کیتھولک عیسائی کے ظالمانہ خنجر نے کی تھی' جو ایک پروٹسٹنٹ کی گردن پر چلایا گیا تھا - اس جنگ میں کیتھولک فرقہ نے شہر روان پر قبضہ کرلیا - شہر درو پر فتح پائی' ابتدا فرنسو اور گیزو کو قتل کردیا -

دوسری لڑائی سنہ ۱۵۶۷ سے قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۶۸ تک جاری رہی - اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ کیتھولک مذہب کے قائم مقاموں کے مشورہ سے کا تھرینا دمیشی نے جو کانفرنس قائم کی تھی' اوس سے پروٹسٹنٹ فرقے کو طرح طرح کے خطرے پیدا ہوگئے تھے - اس جنگ کا مشہور نام معرکہ سان دینس اور معاہدہ لو نگو ہے -

تیسری جنگ کی ابتدا سنہ ۱۵۶۹ سے ہوئی اور سنہ ۱۵۷۰ تک قائم رہی - اس کا سبب یہ ہوا کہ کاندی اور کولینی نامی دو پادریوں کے گرفتار کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا' اسپر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں جنگ ہوگئی -

چوتھی لڑائی سنہ ۱۵۷۲ میں قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۷۳ تک قائم رہی' وہ حصار لیروشل کے نام سے مشہور ہے -

سنہ ۱۵۷۴ میں پانچویں جنگ کا آغاز اور سنہ ۱۵۷۶ میں اسکا خاتمہ ہوا - اس معرکہ میں ہنری گیزو نے پروٹسٹنٹ اور اونکی حامی جرمنی کو شکست فاش دی - اسکے بعد صلح بولیو کا انعقاد کیا گیا -

چھٹی لڑائی کی آگ سنہ ۱۵۷۶ سے لیکر سنہ ۱۵۷۷ تک مشتعل رہی' اور بوانیہ کی صلح کے چھینٹوں نے اوسکو بجھایا -

ساتویں جنگ کا آغاز سنہ ۱۵۸۰ سے ہوا - یہ بھی مذہبی جنگ تھی لیکن اسکا جلد خاتمہ ہوگیا -

اس جنگ کو بعض عاشق مزاج لوگوں کی سازش نے قائم کیا تھا' اسلیے وہ حرب عشاق کے نام سے بھی مشہور ہے -

آٹھویں لڑائی سنہ ۱۸۸۵ میں شروع ہوئی اور بہت پھیلی - پیرس پر حملہ کیا گیا اور ہنری رابع شاہ انگلستان نے مدت تک اسکا محاصرہ قائم رکھا -

سنہ ۱۵۹۴ میں اس جنگ کا انسداد ہوا اور پیرس سے محاصرہ اوٹھا لیا گیا'

اسکے چند سال کے بعد اور بھی مذہبی لڑائیاں پیدا ہوئیں جنکی ابتداء سنہ ۱۶۲۱ و سنہ ۱۶۲۵ میں ہوئی' اور سنہ ۱۶۲۹ میں ختم ہوگئیں -

(حرب ہفت سالہ)

یورپ کی ان لڑائیوں کا آغاز سنہ ۱۷۵۶ ع میں اور خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ ع میں ہوا - ان لڑائیوں کی سلسلہ جنبانی ایک نئی سلطنت نے کی جو شمال جرمنی میں اسٹریا کے بالمقابل قائم ہوگئی تھی -

اسلیے آسٹریا نے رشک و حسد کے جذبات سے بے قابو ہوکر سیلیسیا کو واپس لینا چاہا' حالانکہ سنہ ۱۷۴۰ میں پروشیا اوس پر قابض ہوچکا تھا -

یہ جنگ دو قسموں میں منقسم ہوگئی : ایک تو اون معرکوں پر مشتمل ہے جو فریڈریک ثانی نے بادشاہ پروشیا کے ساتھہ اس بنا پر کیں کہ انگلستان نے اسٹریا' فرانس' اور روس کی حمایت کی تھی جیسا کہ اسوقت مفاہمۂ ثلاثہ کی صورت میں ہورہا ہے -

دوسری قسم میں وہ جنگ داخل ہے' جسکو انگلستان نے فرانس اور اسپین کے مقابل میں قائم کیا تھا -

لیکن فریڈریک نے باوجود حسن تدبیر اور دور اندیشی کے آخر میں شکست کھائی - یہاں تک کہ اوسکی دشمن ملکہ الیزبتھہ کی جگہ اگر پیٹرس ثالث روس کے تخت پر متمکن نہ ہوجاتا تو وہ سنہ ۱۷۶۲ میں ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا - اس جنگ کا خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ میں معاہدہ فرانس کے ذریعہ ہوا - اس معاہدہ کے رو سے سیلیسیا پروشیا کے قبضہ میں رہنے دیا گیا' اور اسپین نے انگلستان کیلیے فلوریڈا کا تخلیہ کردیا -

لیکن آخر میں یہ جنگ فرانس کیلیے وبال ہوگئی' کیونکہ اس نے فرانس کی تمام بحری قوت کو برباد کردیا' اور اسکی وجہ سے مقبوضات ہندوستان کے ۲۰ حصوں میں سے اوس نے ۱۹ حصے اپنے ہاتھہ سے ہمیشہ کیلیے کھودیے -

(حرب صد سالہ)

اس لڑائی نے فرانس اور انگلستان کے درمیان تقریباً ایک صدی تک خون کا دریا جاری رکھا اور طول امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ فرانس و انگلستان کے متعدد پادشاہوں کے دور سلطنت کی یادگار ہے -

(بازگشت ماضی)

یورپ اپنی قدیم خونین تاریخ کو اب پھر اوسی آب و رنگ کے ساتھہ دنیا کے سامنے پیش کررہا ہے' اور دنیا اوسکو اوسی دلچسپی کے ساتھہ دیکھہ رہی ہے' جس انہماک و شغف کے ساتھہ یورپ نے مقدونیا میں خون کا فوارا اوچھلتے ہوے دیکھا تھا - گذشتہ بیانات کے پڑھنے سے واضح ہوا ہوگا کہ یورپ کا سب سے بڑا کشت و خون مسیحیت کی تحریک اصلاح (ریفارم) اور کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مذہب کی کشمکش کا نتیجہ تھا - اب مذہب کا نام بدل دیا گیا ہے اور اسکی جگہ قومی اور جنسی حرص سیادت نے لیلی ہے -

الحـــــرب

یورپ کی تـاریخ حروب پر ایک نظر !

(قدیم حروب اور اقوام قدیمہ)

جنگ کی تاریخ نہایت قدیم ہے - نشاۃ انسانیہ کے دور اول هی سے اوسکا وجود پایا جاتا ہے - چنانچہ فن حرب کا ذکر کتاب مقدس کے عہد قدیم میں موجود ہے ' اور اهل ایران کو بھی زمانہ قدیم سے انکے جنگی کارناموں نے شہرت دے رکھی ہے - ہندوستان کے کوہ پیکر هاتھیوں نے بھی هنود کی جنگی طاقت کو نمایاں کیا تھا -

یورپ میں فن جنگ ابتداء هی سے مکمل ہوکر پہونچا اور اوس نے یونان ' اسپارٹا ' ایتھنز ' اور مقدونیہ میں بڑی ترقی کی - پھر رومیوں نے اس میں کمال کا درجہ حاصل کیا اور فن اسلحہ سازی کو بہت بڑی جلا دی ' لیکن قرون وسطی میں جب برابر کا سلسلہ جنگ قائم ہوا تو فن جنگ دفعۃ اپنے اوج کمال سے گرگیا اور فوجوں کے نظم و ترتیب میں شہسواروں کی قابلیت کا جو جوهر نظر آتا تھا ' وہ بالکل مفقود ہوگیا - لیکن پندرھویں صدی سے باروت کی ایجاد نے اس فن میں ایک نیا انقلاب پیدا کردیا ہے - اب پرانے ھتھیاروں کے جوهر بالکل خاک میں مل گئے هیں

سترھویں صدی میں جنگی کارناموں کے بجز شہرت حاصل کی اور لڑائیوں کا ایک وسیع سلسلہ قائم ہوا ' جس میں فوج کی ترتیب و قلعہ بندی کا فن ترقی یافتہ شکل میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے - اٹھارھویں صدی میں فریڈرک اعظم (جرمنی) نے فن جنگ کو نہایت وسیع پیمانے پر مرتب کیا ' اور اپنی فوج کو اوسکی ایسی اچھی تعلیم دی کہ اوسکے حریف بھی اوسکی نقل و حرکت اور هجوم و اقدام کی داد دیتے تھے -

جمہوریت و قومیت کی تولید نے بھی فن جنگ میں ایک نمایاں انقلاب پیدا کیا - چنانچہ زمانہ قدیم سے فوجوں کے گٹھ مٹھ ہوکر لڑنے کا جو طریقہ چلا آتا تھا ' جمہوری لڑائیوں نے اونکو بالکل مٹادیا اور نپولین اعظم نے اپنی فوج کو عظیم الشان ٹکڑوں میں تقسیم ہو ہو کر لڑنے کی تعلیم دی ' کیونکہ یہ طریقہ فوج کی قوت کو مختلف مرکزوں میں تقسیم کر دیتا تھا ' اور حملہ و اقدام میں سرعت اور آسانی پیدا ہوجاتی تھی -

جنگ ہمیشہ جماعۃ انسانی کیلیے ایک درد انگیز مصیبت خیال کیگئی ہے اسلیے ایک رحمدل جماعت نے قیام امن ' اور ائتلاف و اتحاد کے تحفظ کیلیے اپنے مساعی جمیلہ سے اسکا دائرہ تنگ کرنا چاہا ' جسکا نتیجہ قدیم یونان میں ایک اتحادی تحریک کی صورت میں ظاهر ہوا تھا - قرون وسطی میں مسیحی چرچ نے بھی ایک اتحاد عام کی بنیاد ڈالی جسکا نام اتحاد سلمی تھا - اسکے ذریعہ صرف سال کے مخصوص اوقات مثلاً عید وغیرہ میں جنگ کا سد باب کیا گیا تھا -

عرب جاهلیت نے بھی اسی اصول پر رجب میں جنگ کا انسداد کلی کردیا تھا ' اور اسی لیے اس مہینے کا نام اصم (بہرا) رکھا تھا کہ اوس میں ھتھیاروں کے جھنکار کی آواز سننے میں نہیں آتی تھی -

عیسائی جماعۃ کویکرز (۱) کی بنیاد بھی ابتدا میں اسی مقصد کیلیے ڈالی گئی -

پوپ دوستان نے بھی ایک دیوان عام کے ذریعہ دنیامیں امن و امان کو قائم رکھنا چاها تھا -

اس سلسلہ میں سب سے اخیر وہ کانفرنس صلح ہے ' جو بسط عدل اور نشر امن و سلامتی کیلیے پچھلے دنوں قائم کی گئی ' او اسکے بعد هیگ میں بیت العدل کی بنیاد پڑی - لیکن حرص و هوا شر و فساد ' اور بغی و عدوان کے جھونکوں نے امن و سلامتی کے اس شجر ممنوعہ کو دفعۃ جڑ سے اوکھیڑ کے پھینکدیا اور تمام کوششیں رایگاں گئیں -

اصل یہ ہے کہ یہ عالمگیر صلح و امن کی کوشش بھی ایک جنگی فریب کا نتیجہ تھی جسے دنیا کی سب سے بڑی جنگجو شہنشاهی نے کھیلا تھا - روس نے جنگ جاپان کے بعد دیکھا کہ وہ سخت ضعیف ہوگیا ہے اور کسی بڑی جنگ کیلیے طیار نہیں ہے پس اس نے چاها کہ اتنے عرصے تک یورپ کی جنگ کو ملتوی رکھے جب تک وہ اپنی خونین هستی کو پھر تر و تازہ کرلے اسی غرض سے اسنے یورپ کے ایک مشہور صحافی مسٹر ولیم اسٹیڈ (ایڈیٹر ریویو اف ریویوز) کو بلایا ' اور هیگ کانفرنس صلح کی بنیاد ڈلوائی - آج ایک طرف تو ریویو اف ریویوز میں هیگ کے " بیت الصلح " کی شاندار عمارت کا نقشہ شائع ہوتا ہے ' دوسری طرف دنیا کی سب سے بڑی خونریزی بھی شروع ہوگئی ہے !

(حروب مشہورۃ و عظیمہ)

دنیا کی مشہور لڑائیوں میں چند لڑائیوں نے خاص طور پر شہرت عام حاصل کی ہے ' اونکی مختصر تاریخ دلچسپی سے خالی نہ ہوگی -

(الحروب الاهلیہ)

اس نام سے همارا مقصود وہ لڑائیاں هیں جنکو قرون وسطی میں بغض و انتقام کے جذبات نے یورپ کے دو خاندانوں کے درمیان قائم کیا - یہ لڑائی کئی پشت تک قائم رهی ' اسکی وجہ یہ تھی کہ یورپ میں اب تک کوئی جامع و مانع قانون نہ تھا جو ظلم و تعدی سے روکتا ' اور مجرمین سے قصاص لیتا -

فیوڈل سسٹم (۲) بھی ضعف کی حالت میں تھا ' اسلیے وہ بھی اسکے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا - نتیجہ یہ ہوا کہ چودھویں صدی عیسوی تک فرانس اور جرمنی کی زمین خون کی رنگین چادروں سے چھپی رهی -

شارلمین نے اپنے عہد سلطنت میں حروب اهلیہ کیلیے ایک قانون بنایا لیکن اوسکی کوشش ناکامیاب ہوئی - اسلیے چرچ کو ایک نظام اتحاد قائم کرنا پڑا جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے ' پھر لوئیس نے ایک ضابطہ قانون مرتب کیا - جسکے رو سے ۴۰ دن تک کوئی شخص قاتل سے قصاص لینے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا -

(حرب سی سالہ)

یہ جنگ کا وہ عظیم الشان سلسلہ ہے جو سنہ ۱۶۱۸ء میں جرمنی کے امراء اصلاح اور امراء کیتھولک کے درمیان قائم ہوا ' اور سنہ ۱۶۴۸ تک جاری رہا - اس جنگ کا اصلی سبب یہ تھا کہ فرڈیننڈ ثانی نے اون تمام قوانین کو منسوخ کردیا تھا جو بوهیمیا کی مذهبی آزادی کی تحدید و تقید کرتے تھے - فریڈرک خامس جو پروٹسٹنٹ مذهب کا بہت بڑا حامی تھا ' سب سے پہلے اسکی مخالفت کیلیے کھڑا ہوا ' اور سنہ ۱۶۱۹ سے سنہ ۱۶۲۳ تک جنگ جاری رکھی - بالآخر پروٹسٹنٹ لوگوں نے شکست کھائی اور فریڈرک کی قوت کا خاتمہ ہوگیا - پھر کرسٹیان رابع شاہ ڈنمارک نے جرمنی کے معاملات میں مداخلت کی اور دوسرا سلسلہ جنگ شروع ہوا جو سنہ

---

(۱) دراصل مسیحی صوفیوں کا ایک خاص فرقہ ہے جو کہتا ہے کہ روح القدس هر شخص پر نازل ہوسکتی ہے اور وہ پادریوں کا بالکل محتاج نہیں -

(۲) فیوڈل سسٹم یعنے بجاے ایک مرکزی حکومت کے ملک کا متعدد امراء متعددہ میں منقسم ہونا -

اس نے کہا کہ روح در حقیقت ایک "احساس ہوا" Anima ہے جو تمام جسم میں نافذ ہوکے ہر عضو اور ہر نسیج sensitira tissue پر قابض ہو جاتی ہے - اسکے ان خیالات کو ہوالیت (Anemism) ' اور ان خیالات کے قائل کو (Animiot) ہوالی کہتے ہیں -

اس مسئلہ کے متعلق موجودہ ارباب نکراب اس سوال پر پہنچے ہیں کہ " کیا احساس کے لیے صرف دماغی عمل کی ہمراہی کی ضرورت ہے یا اسکے ساتھہ زیرین مرکزوں اور پی نی اِل گلینڈ کی معیت بھی ہونی چاہیے ؟ " اس سوال کا جواب ' اس مسئلہ کا حقیقی حل ہے -

اسوقت علماء حیات میں ایک شخص بھی نہیں ملیگا جو یہ کہتا ہو کہ احساس میں بیداری پی نی اِل گلینڈ کی کارگزاری سے پیدا ہوتی ہے' کیونکہ نظام عصبی کے متعلق جو تجارب ہوے ہیں وہ اس نتیجہ کے منافی ہیں -

رہا ذہن اور ہیجان جذبات کیلیے کسی مقام کی تعین کا مسئلہ' تو اسکی حالت یہ ہے کہ احساس کے مادی تعلقات کے متعلق علمی (سائنٹفکٹ) طور پر جو کچھہ تحقیق ہو چکا ہے' اس سے علماء زیادہ (Phan josephgall) نہ آگے بڑھے ہیں اور نہ پیچھے ہٹے ہیں -

لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہیے کہ جان جوزف گال (Jhon joseph gall) المتوفی سنہ ۱۸۲۸ ع (جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ علم القیافہ کا بانی ہے) وہ بھی اس کا قائل تھا - کیونکہ یہ تو اس پر ایک بہتان ہے - وہ بیچارہ نہ تو اس نام کا واضع ہے اور نہ ان خیالات و عقائد کا بانی جنکا نام علم القیافہ رکھا گیا -

یہ صحیح ہے کہ گال پر اس خیال کا رنگ چڑھگیا تھا کہ بعض عقلی اوصاف کا مسکن دماغ ہے مگر کب ؟ جب اس کا سن آگیا تھا - اس نے بجا طور پر یہ فرض کیا ہے کہ عقلمندانہ گفتگو اور یادداشت کے لیے خاص خاص مرکز ہیں -

بیشک گال نے جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں مختلف دماغی وظائف پر تقریریں کیں لیکن جس حیثیت سے آج ہم علم القیافہ کو جانتے ہیں' یہ بات اسمیں گال کے ایک رفیق (Spurtjheim) نے پیدا کی جو کمتر ایک عالم اور زیادہ سے زیادہ ایک ہر دلعزیز خطیب تھا -

علم القیافہ کے عقائد یا اسکی ہرزہ سرائیاں اسقدر مشہور اور انکی تغلیط اتنی بار ہوچکی ہے کہ اب ہم انکے دام تزویر میں تو نہیں آسکتے - البتہ یہ ممکن ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں جنکو اس جوش و خروش کا علم نہ ہو جو علم القیافہ نے گذشتہ صدی کے ابتدائی سالوں میں پیدا کیا تھا -

ایڈنبرا میں علم القیافہ کی جو سوسائٹی قائم ہوئی تھی' اسمیں ۹۳۰ ممبر تھے - لندن کی سوسائٹی میں ۳۰۰ ممبر تھے - اور گلاسکو کے " اندرسن کالج " میں اسکی ایک کرسی (چیر) قائم کی گئی تھی -

اب یہ سوال نہیں ہے کہ روح کہاں رہتی ہے ؟ سوال صرف یہ ہے کہ دماغی نسیج کا کون سا تغیر ایسا ہے جسکی وجہ سے عقلی عمل کے لیے جسمانی عمل کا رفیق پیدا ہوتا ہے - یعنی جب قواء عقل کام کرتے ہیں تو انکے ساتھہ قواء جسمانی بھی کام کرنے لگتے ہیں - رہا یہ کہ ان دونوں عملوں میں نہایت شدید ارتباط و وابستگی ہے' تو یہ ایک ایسا امر ہے جسمیں کسیکو شک نہیں -

ابھی تھوڑے عرصہ قبل تک علماء قیافہ اس پر قائم تھے کہ وہ احساس کے حالات کو ان عصبی خلایا (Neave-cell) کے حالات پر محمول کردیا کرتے تھے جو ایک گورے رنگ کے مادہ میں ہوتے ہیں - یہ مادہ ایک غلاف میں لپٹا ہوا ان نصف دائروں میں ہوتا ہے جو دماغ کے اندر ہوتے ہیں -

لیکن آکسفورڈ کے ڈاکٹر میک ڈوگل - (Medaugal) وظائف الاعضائی علم القیافہ کے ماہر ہیں - انہوں نے بعض ایسی شہادتیں پیش کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ایسے نقطے ہیں جہاں عصبی خلایا کے اعمال آکے مل جاتے ہیں اس طرح جیسے احساس کا مرکز یہی خلایا ہیں -

یہ مسئلہ تمامتر خصوصیین (اکسپرٹس) کی دلچسپی کا ہے اور وہی اسکو حل بھی کرسکتے ہیں -

لیکن اگر یہ مسئلہ حل ہوجائے' جب بھی یہ واقعہ تو بدستور باقی رہیگا کہ علم طبیعی (نیچرل سائنس) کوکسی ایسے نفس کا علم نہیں جو مادہ سے علحدہ ہو' بلکہ جو کچھہ اسکے علم و تجربہ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کا مادہ ہے جس کا تعلق اس شے کی بقاء و ترقی سے ہے' جسکو ہم نفس کہتے ہیں -

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

ملکۂ بحر

کوئن اف سی

آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ انگریزی سلطنت کو سمندر کی ملکہ (کوئن آف سی) کہتے ہیں - مگر شاید یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بحری بادشاہی کے لیے وہ کتنے عظیم الشان مصارف برداشت کرچکی ہے' اور اسوقت کررہی ہے ؟

انگلستان نے سنہ ۱۸۹۳ ع سے لیکر اسوقت تک یعنی ۲۱ سال میں ۷۰ کرور پونڈ جہازوں اور کشتیوں وغیرہ کی ساخت اور مرمت میں صرف کیے ہیں' اور اسوقت اسکے صیغہ بحریہ کے ملازمین کی تنخواہوں کا روزانہ اوسط ۲۹ ہزار پونڈ ہے - یعنی انگلستان ہر روز اپنے بحری صیغہ کے ملازموں کو ۴ - لاکھہ - ۳۵ ہزار روپیہ صرف تنخواہ میں دیتا ہے !

اتنی بڑی بڑی رقمیں سنکے آپ کو حیرت ضرور ہوئی ہوگی' مگر جب آپ انگریزی جہازوں اور کشتیوں کی تفصیل پڑھینگے تو آپ کو یہ خود معلوم ہوجائیگا کہ یہ رقمیں کچھہ بھی زیادہ نہیں -

حال میں " بیڑے کے جہازوں کی فہرست " کے عنوان سے انگلستان کے شاہی بیڑے کے جہازوں کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تارپیڈو کشتیاں' زیر آب کشتیاں' توپ بردار کشتیاں (آگن بوٹ) چھوٹے جہاز جنکو انگریزی میں " رالیل " کہتے ہیں ' اور بحری سفر کی وہ تمام سواریاں جنکو انگریزی میں " شپ " نہیں کہتے ' اس فہرست میں شامل نہیں ہیں -

ان کشتیوں اور چھوٹے جہازوں کے علاوہ وہ جہاز بھی اس تفصیل میں شامل نہیں ہیں جو ہنوز غیر مکمل ہیں -

اسقدر وسیع حذف و اخراج کے بعد بھی فہرست میں ۴۱۱ جنگی جہاز دکھائے گئے ہیں - ان جہازوں میں بیٹل شپ' کروزر ڈیپوشپ اور ڈسٹرایر (تباہ کن) وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کے جہاز شامل ہیں -

روح اور اُسکا مسکن

اور حکماء مادیین کے احکام و آرا

(سلسلے کیلیے ملاحظہ ہو الہلال نمبر (۵) جلد (۵)

Touraine تورین کے اس جلیل القدر فلسفی نے روح کے قیام کے لیے پی نی آل گلینڈ کو تجویز کیا - مقامی مسکن کے اس انتخاب کی تائید میں دلیل یہ تھی کہ اسکی ایک نمایش ضرور تھی - اس کے موجودہ خیال کے مطابق روح ایک ایسی شے تھی جو نہ تو منقسم ہوسکتی تھی اور نہ جگہ میں پھیل سکتی تھی - اس لحاظ سے اسکے رہنے کے لیے جسم کا کوئی حصہ سادہ اور تنہا پی نی آل گلینڈ کے برابر موزوں نہ تھا - ڈیکارٹ کہتا تھا کہ یہاں روح ایک حاکم یا نگران کی طرح رہتی ہے ' تمام حواس اسے اطلاع دیتے رہتے ہیں ' اور وہ ان اطلاعات کے مناسب ہر طرف احکام جاری کرتی ہے - مگر ڈیکارٹ کے خیالات کا ایک پہلو نہایت تاریک تھا - کیونکہ اسکے متبعین کو ادنی درجہ کے حیوانات میں نفس ناطقہ کے وجود سے انکار تھا ' اور اس بنا پر انکی یہ تعلیم تھی کہ وحشی مخلوقات کے اعضاء کی حرکت نا دانستہ اور بلا ارادہ ہوتی ہے - اس فلسفیانہ حماقت کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ بعض ڈیکارٹیوں نے ادنی درجہ کے حیوانات پر صریح ظلم کیے ۔

ڈیکارٹ کی بڑی بدقسمتی سے جب اس خورد بین کے ذریعہ اس عضو کا امتحان کیا گیا ' تو معلوم ہوا کہ اسمیں کچھہ لاغر خلیے (Cells) ' کوئلا ' چونا ' اور بعض اور ارضی مادہ کے بلورات (Crgstolo) ہوتے ہیں - غرض روح کے لیے یہ ایک نہایت ہی ناموزوں قیامگاہ تھا کیونکہ انجیل میں " تو خاک ہے اور خاک میں ملجائیگا " روح کے متعلق کہا گیا ہے -

اسکے بعد اب ہمیں اس موضوع پر ایک جلیل القدر انگریز اور اپنے آغاز عمر میں ہاروے کے شاگرد طامس ولس ایم - ڈی کے خیالات پر توجہ کرنا چاہیے - ولس نے اگرچہ اعصاب پر بہت کچھہ لکھا ہے مگر عام قارئین کو ڈیکارٹ کی طرح اسکے خیالات بہت کم معلوم ہونگے - ڈیکارٹ کے خیال کے بموجب تو روح حتی الامکان قریباً ایک نا قابل تقسیم نقطہ ہے جو ایک ایسے عضو میں رہتا ہے جو بالکل بسیط و وحید ہے - مگر ولس کے نزدیک " دو روحیں ہیں جنمیں سے ایک خون میں وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے اور دوسری نظام عصبی میں رہتی ہے - ولس کا دعوی تھا کہ روح خون میں اسطرح رہتی ہے جیسے آگ میں شعلہ ' اور نظام عصبی میں اسطرح جیسے آگ میں روشنی - دماغ سے روح کا جس طرح کا تعلق ہے اسکی تشریح ولس نے یہ کی ہے :

" خون کا سب سے زیادہ ہلکا اور روح آمیز حصہ شرایین کے ذریعہ دماغ کی طرف چڑھتا ہے ' یہاں پہنچکے اسکی تقطیر ہوتی ہے اور حیوانی روحیں نکلتی ہیں - یہ روحیں دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں پر چڑھتی ہیں اور وہاں سے تمام اعصاب میں اتر جاتی ہیں "

" اختیاری احساسات و حرکات کے لیے وہی روحیں ہیں جو دماغ کے اگلے حصہ میں رہتی ہیں ' اور پچھلے حصہ میں جو روحیں رہتی ہیں وہ غیر اختیاری حرکات کے لیے ہیں "

موجودہ تجارب کی روشنی میں یہ آخری خیال دلچسپ ثابت ہوا ہے -

اگرچہ جسطرح بیان کیاگیا ہے ' ہم حرف بحرف اسیطرح تسلیم نہیں کرسکتے ' تا ہم یہ خیال اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے جو اب ایک امر واقعہ ہے ' یعنی یہ کہ دماغ کے پچھلے حصے کی تمام کارروائیاں شعور (Cons ciousness) کے دائرہ سے باہر ہوتی ہیں

یقیناً ولس کو یہ خیال جھلملاتا ہوا نظر آیا تھا کہ احساسات اور انکی یادگاریں ' دماغ کے مایہ خمیر کے تغیرات ہیں - چنانچہ اس نے ان صورتوں کا تذکرہ اسی انداز میں کیا ہے -

ولس کی ایک کتاب جس کا نام " حیوانات کی روح کے متعلق " ہے اسم با مسمی ہے -

اس کتاب میں ولس نے روح کو دماغ کے نصف دائروں میں رہنے کی اجازت دی ہے -

لیکن بہر حال وہ یہاں بھی ان لوگوں کی بدولت چین سے رہنے نہ پائی ' جنکو یقین ہے کہ اسکے رہنے کے لیے کوئی محدود جگہ جسمانی ڈھانچے کے اندر چاہیے - چنانچہ وہ ہمیشہ اس خیال کی مخالفت کرتے رہے -

جب ہم علم (سائنس) کے درخشاں نوجوان ' ڈین نیکولس سٹینسن (المتوفی سنہ ۱۶۸۶ع) کے پاس آتے ہیں تو ہم اس اولین کوشش کے پاس آتے ہیں جو موجودہ رائے کے اظہار کے لیے کی گئی ہے - یعنی یہ کہ " وظائف " کی جگہ دماغ کے اندر ہے - یہ ایک حقیقت ہے جسے علم القیافہ والے نقل کرتے ہیں اور علم وظائف الاعضاء والے مانتے ہیں -

اسٹینسن نے جہاں عصبی مادہ کے سفید مغز میں ریشوں کے وجود پر بحث کی ہے ' وہاں اس خیال کو اس طرح ادا کیا ہے :

" اگر درحقیقت سفید مادہ بالکل ریشہ دار ہے تو ہمکو یقیناً یہ تسلیم کرلینا چاہیے کہ ان ریشوں کی ترتیب کسی خاص ایسی وضع پر رکھی گئی ہے جس کے ساتھہ یقیناً حرکات کا اختلاف وابستہ ہے -

لیکن اس تجربہ کے ساتھہ اتنے مشکلات ہیں کہ یہ معلوم نہیں کہ خاص طرح کی تیاری کے بغیر ہم اس طریق امتحان کو عمل میں آتے کبھی دیکھہ بھی سکینگے یا نہیں ؟ " -

" ہم کو اس خاص طریقہ کی تیاری کے لیے دو سو برس تک انتظار کرنا پڑا "

یہ خیال علماء کے دل میں عرصہ سے جاگزیں تھا کہ ایک روح تو مرکزی ہے ' اور دوسری اعصاب ' حواس ' اور متحرک اعصاب میں کار فرما ہے - چنانچہ (Prineipia) نامی مشہور و مستند کتاب کی آخر میں سر اسحاق نیوٹن جیسے دماغی قوتوں کے دیوتے بھی فرض کیا ہے -

لیکن مشہور جرمن مفکر جارج ارنسٹ (Georg Ernst) المتوفی سنہ ۱۶۶۰ع جو احتراق (Phlogiston) کے خیال کا بانی ہے ' اس نے پھر یہ خیال ظاہر کیا کہ روح تمام جسم میں ساری و نافذ ہے -

سابق آرک ڈیوک : فرڈیننڈ ولی عہد آسٹریا جو سراجیو میں قتل کیا گیا اور موجودہ جنگ اپنی یادگار چھوڑی مع اسکی مقتول بیوی کے

سنه ١٩٠٩ ع سے مابین بنوائے گئے ہیں - ان پر ٢٩١٨٥٥٨٤ پونڈ لاگت آئی ہے -

(جہازوں کے اولین مصارف)

ذیل میں ہم جہازوں کے اولین مصارف درج کرتے ہیں - یہ اعداد ان اعداد سے ماخوذ ہیں جو سرکاری طور پر شائع کیے گئے ہیں -

نمبر	جہاز کی قسم	مصارف بحساب پونڈ
١	[illegible]	٣٤٣٣٥٠٢٨
٢	[illegible]	[illegible]
٣	[illegible]	٢٤١٠٣٣٧
٤	آہن پوش جہاز	٢٩١٨٥٥٨٤
میزان		١٣٠٧٠٩٥٠٩

یہ مبلغ خطیر اس عظیم الشان رقم کا در حقیقت ایک حصہ ہے جو بیڑے کے کل ٦٢٥ جہازوں پر صرف کی گئی ہے -

اسوقت ٩٠ محفوظ (پروٹیکٹڈ) کروزر کام میں لگے ہوے ہیں جنکی لاگت ١٨ ملین ہے - انکے علاوہ ٢١١ ڈسٹرائر (تباہ کن) ہیں جنکے مصارف ساڑھے ١٥ ملین ہیں - ٨٦ زیر آب کشتیاں ہیں جن پر ٤ ملین صرف ہوے ہیں - ١٠٣ تار پیڈو کشتیاں ہیں جن پر ٣ ملین سے زائد لاگت آئی ہے -

جیسا کہ ہم لکھہ آئے ہیں اس فہرست میں چھوٹے جہاز (ویسل) شامل نہیں ہیں - ان جہازوں کی لاگت کا تخمینہ اگر نہایت اعتدال کے ساتھہ کیا جائے جب بھی ١٠ ملین سے کم نہ ہوگا - جہاز سازی کے مصارف اسقدر بڑھتے جاتے ہیں کہ اگر سب سے پرانے چھوٹے جہاز اور سب سے زیادہ نئے چھوٹے جہازوں کی قیمت کا موازنہ کیا جائے تو دو چند کا فرق نظر آئیگا - بالفاظ دیگر ایک قدیم ترین چھوٹے جہاز کی طیاری میں جو لاگت آئی تھی آج اسی قسم کے ایک چھوٹے جہاز کے بنانے میں اس سے دو گونہ روپیہ لگتا ہے - بلکہ اب تو ایک چھوٹے جہاز کی صرف توپیں اور ان توپوں کی بعض اور ضروری لوازم کے لیے صرف ملین اسٹرلنگ چاہیے !

پھر ہر چھوٹے جہاز - ہزار سے لیکے ٨ ہزار تک کی آمدی درع میں ملبوس ہوتا ہے جو نہایت بیش بہا ہوتی ہے - اس کی قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کی ہفتہ وار آمدنی دوگنی ہوجائے تو اسکی بارہ مہینہ کی آمدنی اس درع کے ایک ٹن کی قیمت ہوگی -

کچھہ ویسل ہی کی قید نہیں ' بیٹل شپ کی بھی یہ حالت ہے کہ اسکی صرف مشینری کی قیمت ایک ربع ملین اسٹرلنگ ہوتی ہے اور اگر کہیں " لوائن " اور " کوئن میری " کی وضع کے جہاز ہوے تو پھر یہ رقم دو چند ہوجاتی ہے -

جب ایک بڑی توپ سر ہوتی ہے تو گویا ٣ - سو پونڈ دھواں بنکے اڑجاتا ہے - اس قسم کی توپیں صرف اس ایک بیڑے میں ٣٧٢ ہیں جو امیر البحر بیٹی کے زیر قیادت ہے - تارپیڈو کشتیوں کے مصارف اس سے دس گونہ زیادہ ہیں مگر ان میں خوبی یہ ہے کہ انکے سر ہونے کے بعد انہیں پھر کام میں لایا جاسکتا ہے -

ہر جہاز میں تیل موجود رہتا ہے - اگرچہ عام طور پر کوئلا ہی جلتا ہے لیکن زیر آب کشتیوں کے علاوہ ١٢٧ تارپیڈو کشتیاں ہیں جنمیں صرف تیل جلتا ہے -

ان سب کشتیوں میں ٢٠٣٠٢ ٹن تیل آتا ہے اور ایک ٹن تیل کی قیمت ٥ پونڈ دیجاتی ہے - اب غور کیجیے کہ

بیٹلنگ شپ : آئرن ڈیوک
انگلستان کا سب سے بڑا آہن پوش جو امیر البحر کا جہاز ہے -

جرمني کے بحری قوی کا ایک منظر عمومي
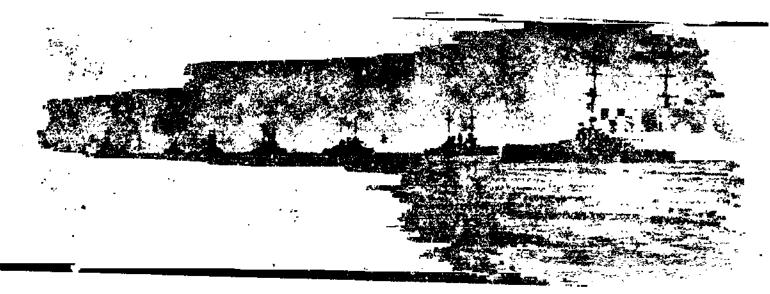
مہر تیل کے قریب جرمن جہازوں کی نمایش

آج تک دو هفته قبل ان ۴۱۱ جہازوں میں ۱۸ جہازوں کے علاوہ اور تمام جہاز بہمہ رجوہ تیار تھے -

جہازوں کے علاوہ انگلستان کے پاس چھوٹے جہاز (ولیل) بھی میں' جنکی مدد سے وہ اپنے گھر اور باھر کے بحري معاملات میں اپنا فوجی اقتدار قائم رکھتا ہے -

آغاز جنگ سے قبل اسکي ۱۰۳ تار پیڈو کشتیاں ' اور ۴۶۸ زیر آب کشتیاں' آبنائے انگریزي ' بحر ابیض (میڈیٹریینین) اور مشرق اقصي میں موجود رهتي تھیں ' اور ۱۴ سلوپ (ایک قسم کا چھوٹا جہاز) اور اعلي توپ بردار کشتیاں دنیا کے ان دریاؤں میں پھیلی ہوئی ھیں ' جہاں بڑے جہاز نہیں جا سکتے - ۱۰ هلکی توپ بردار کشتیاں ان دریاؤں کو پٹرول کرتي رهتي ھیں ' جو اندرون چین میں بہتے ھیں -

قیصر جرمني

انگلستان

انکے علاوہ اسیقدر اور جہاز ھونگے جو دنیا کے دریاؤں اور سمندروں میں پیمایش' عام تحقیقات ' اور نقشہ کشي کی غرض سے همیشه سیر و سفر کرتے رهتے ھیں -

اسکے ساتھہ ان ۱۵ تارپیڈو والي توپ بردار کشتیوں کا بھي اضافه کیجیے جو آبنائے انگریزي میں چھوٹے چھوٹے فرائض انجام دیتي رهتي ھیں - اور نیز ان دو مرمت کرنے والے جہازوں کو بھی شامل کر لیجیے جو همیشه انگریزي بیڑے کے همراہ رهتے ھیں -

بیڑے کی اصلی جنگ آرا صف میں دریڈنات کی وضع کے بیس بٹیل شپ ھیں - یہ تمام جہاز ۷ سال میں یعني سنه ۱۹۰۶ سے لیکر سنه ۱۹۱۲ تک میں بنے ھیں - انکے ابتدائي مصارف ۲۴' ۳۹۰' ۶۳' ۳ پونڈ ھیں -

ان کے دریڈناٹوں کے ساتھہ بیٹل کروزر بھي بنوائے گئے ھیں جنمیں سے ۷ تو اسوقت بہمہ رجوہ تیار ھیں اور ایک جسکا نام " انونسبل " ہے هنوز زیر تعمیر ہے - ان کروزروں پر ۵' ۴۰' ۸۱' ۳۰' ۱ پونڈ صرف ھوے ھیں - انکے علاوہ کروزروں کي ایک اور تعداد بھی ہے جو بالکل تیار ہے - اور ۱۷ اور زیر تعمیر ھیں - جو کروزر اسوقت کام دیرہے ھیں انکے مصارف کا اوسط ۱۹ لاکھہ پونڈ ہے - جو بالفعل زیر تعمیر ھیں ' انکي لاگت فی جہاز ۲ ملین سے ساڑھے بائیس ملین تک ھوگی (ایک ملین دس لاکھہ کا ھوتا ہے) -

آسٹریا

روس

جیسا کہ هر شخص جانتا ہے " بڑے دریڈناٹ " کی قسم کے جہاز اب متروک الاستعمال ھوگئے ھیں ' با این همه کوئي سلطنت بھی اس قسم کے جہازوں سے اپنے بیڑے کو خالي کرکے میں کوے سبقت لیجانا نہیں چاھتی - انگلستان نے سنه ۱۸۹۴ ع سے لیکر سنه ۱۹۰۹ ع تک ۳۷ " بڑے دریڈناٹ " بنوائے تھے' جو اسوقت بہمہ رجوہ تیار ھیں -

ان پر ۴۲۱۰۳۲۷۹ پونڈ صرف ھوے ھیں - یہ بڑے دریڈنات جتنے بڑے ھیں ' اتنے ھی بڑے زرہ پوش کروزر سنه ۱۸۹۹ ع اور

بلجیم

فرانس

ہاکیا تھا - اسوقت انگریزي بیڑے کي بقاء و توسیع کے لیے ۷۰۰ ۱۸۰ ۹۹ ۲ پونڈ کي رقم منظور ہوئی تھي - ابتدائی گیارہ سالوں میں یعني سنہ ۴ - ۱۸۹۳ سے لیکے ۴ - ۱۹۰۳ تک ۷۰۰ ۲۲۰ ۱۷۰ پونڈ بیڑے پر صرف کیے گئے ' اور سالانہ تخمینہ ہر پہلے سال میں ۱۴۲۲۴۰۱۰۰ پونڈ تھا ' بڑھکر آخري سال میں ۳۴۴۴۵۷۵۰۰ پونڈ ہوگیا -

سنہ ۴ - ۵ - ۱۹۰ع اور سنہ ۱۵ - ۱۹۱۴ ع تک بیڑے کے لیے ۱۰۰ ۹۶۰ ۴۲ پونڈ وقف کیے گئے ہیں ' سالانہ قسط جو سنہ ۱۹۱۴ - ۱۵ ع میں ۳۶۸۸۹۵۰۰ پونڈ تھي ' اس سال ۵۱۵۵۰۰۰۰ پونڈ ہے -

عرص ۲۲ سال میں انگریزی بیڑے کے مصارف ۲۶۰ فیصدي بڑھگئي ہیں ' اور اگر یہ جنگ نہ ہوتي جب بھي آئندہ ان عظیم و مہیب مصارف میں ذرا بھي تخفیف کی امید نہ تھي -

اس روز افزوں ترقی مصارف کي وجہ یہ نہیں کہ فرداً فرداً جہازوں کے مصارف بڑھگئے ہیں ' بلکہ اسکا راز اس واقعہ میں مضمر ہے کہ انگلستان اپنے بیڑے کو ہر وقت مستعد اور تیار دیکھنا چاہتا ہے - چنانچہ اعلان جنگ کے پہلے ہي یہ طے ہوچکا تھا کہ ۱۸ مہینہ کے اندر بحر ابیض کے چاروں دروزر واپس بلا لیے جائینگے' اور انکي جگہ ۸ بیٹل شپوں کا ایک بیڑا وہاں متعین کیا جائیگا - ان میں سے ہر ایک کے بہمہ وجوہ تیار رکھنے کے لیے سالانہ ۱۵۰۰۰۰ سالانہ پونڈ صرف ہوتے -

مختصراً یہ کہ دول یورپ میں سے صرف ایک انگلستان نے اپنے بیڑے پر ۷ سو ملین پونڈ صرف کیے ہیں جو موجودہ یورپ کے جنون سیاسی و حربی کي ایک درد انگیز مثال ہے -

(کل اور آج کی تار برقیوں کے متعلق)

جرمنی برسلز تک آگیا ہے اور بلجیم انٹورپ میں چلا گیا ہے -

عرفت ربی بفسخ العزائم !

عید کی وجہ سے ہم کبھي بھي تعطیل نہیں کرتے لیکن چونکہ عملہ دو دن کي چھٹي لیے بغیر نہیں رہتا ' اسلیے اکثر ایسا ہوا کہ دو نمبر ایک ساتھہ نکال دیے گئے -

(۲) اس مرتبہ ہم نے ارادہ کیا کہ ۲۶ - رمضان اور ۴ - شوال کا قبل نمبر عید سے پہلے ڈاک میں ڈالدیں اور عید کے متعلق اسمیں بکثرت مضامین و تصاویر ہوں - جنگ کی وجہ سے اگر کوئي اہم واقعہ پیش آگیا تو ۴ - شوال کا روزانہ ضمیمہ خریداروں کیخدمت میں بھیجدینگے - عید نمبر کا مدت سے ارادہ کر رہے تھے -

(۳) لیکن بغیر کسی سبب اور شکایت کے ' محض ایک خاص شخص کي شرارت کیوجہ سے تمام کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردي اور کام چھوڑدیا - کئي بار ایسا ہوچکا ہے لیکن جو شکایتیں صحیح تھیں انکو دور کیا گیا - افسوس کہ اس مرتبہ محض داخلی و بیرونی وسوسہ اندازیوں سے ایسا کیا گیا ہے -

(۴) تمام ضروري اور اہم مضامین لکھے پڑے ہیں مگر کمپوز نہوسکے - علي الخصوص جنگ اور عید کے مضامین و تصاویر جنکي تعداد دس گیارہ سے کسی طرح کم نہوگي اور جو نہایت ہي اہم اور ضروري تھے - سب سے زیادہ یہ کہ ہفتۂ جنگ بھي کمپوز نہوا جو جنگ کي وجہ سے اخبار کا بہت ہی ضروري حصہ ہوگیا ہے -

(۵) احباب یقین کریں کہ پرچہ کي بد نظمي کا انہیں جسقدر احساس ہوتا ہے' وہ اُس داغ اور زخم کے مقابلے میں کچھہ بھي نہیں ہے جو اُنسے پہلے میرے دل پر لگتا ہے - انکو صرف اسي بات کا افسوس ہوگا کہ بعض معلومات حاصل نہ ہوئیں ' لیکن میرا ماتم انسے کہیں زیادہ ہے کہ ایک ضروري وقت پر نہایت ضروري خیالات قوم تک نہ پہنچاسکا اور اسطرح اپنی افضل ترین عبادت سے محروم رہا - یوں سمجھنا چاہیے کہ میری صبح کی نماز اس ہفتے قضا ہوگئی !

انتہائي کوشش جو کی جاسکتی تھی کی گئی - مجبوراً بغیر شذرات 'ہفتۂ جنگ' مضامین عید 'و مباحث و تصاویر متعلق جنگ کے' جتنے فارم چھپ گئے ہیں' صرف وہی شائع کردیے جاتے ہیں -

(۶) لیکن انشاء اللہ دو چار دن کے اندر ہي اندر اس مشکل کا خاتمہ ہے - پورا انتظام ہوگیا ہے اور آئندہ ہفتہ کي اشاعت دیکھکر امید ہے کہ اس نقصان کو بھلا دیا جائے -

(آخري خبر اس وقت کی یہ ہے کہ حکومت بلجیم جرمني کي فوج کي کثرت کا بالاخر مقابلہ نہ کرسکی اور ظاہر کیا گیا ہے کہ ہٹ گئي - برزیل دار الحکومت بلجیم پر جرمني قابض ہوگئی ہے اور بلجیم انٹیورپ میں آگیا ہے جسے آپ نقشہ میں دیکھہ لیں - بلجیم نے ایک اعلان شائع کیا ہے جسمیں تسلیم کیا ہے کہ جرمني فوج دریاے میوز کے دونوں حصوں پر قابض ہوگئی ہے - تاہم لکھا ہے کہ یہ کوئی افسوس کی بات نہیں - اسکے اندر جنگی مصلحت پوشیدہ ہے -

فرانس اور جرمني کا میدان انک وِلر' السیس' اور لورین میں ہے اور جرمن شکستوں کي اطلاعیں دي جارہي ہیں -

روس اعلان کرتا ہے کہ مشرقی پروشیا (جرمني) میں دور تک لڑائی ہو رہی ہے اور وہ بیس میل تک بڑھ آیا ہے -

خبروں کے احتساب نے یقین کے ذرائع مسدود کردیے ہیں اور در اصل میدان جنگ بالکل تاریکي میں ہے - اب تک اصلي معرکوں کا انتظار ہے اور مدت کے بعد آج کے اعتراف سے بھی کچھہ اصلیت منکشف ہوگئی ہے -

انگلستان کے قواء بحریہ

بندرگاہ اسپیٹ ھڈ کے قریب انگریزی جنگی جہازوں کا ایک عام منظر !

صرف تارپیڈو کشتیوں کے ایندھن کے مصارف کتنے ھیں -

اگرچہ کوئلا اسقدر قیمت کا نہیں - تاھم اسمیں بھی کوئی بڑی کفایت نہیں ھوتی - اسوقت ۲۷ جہاز بہمہ رجوہ تیار ھیں - اگر یہ سب کے سب ۸ گھنٹہ کی پوری طاقت پر بھیجے جائیں تو ۴۳۲۰ ٹن کوئلا خرچ ھوگا' جسکا بل ۳ ھزار پونڈ کا ھوگا - ان حالات کو دیکھتے ھوے یہ معلوم ھوتا ھے کہ اگر سنہ ۱۴ - ۱۵ ع میں صیغہ بحریہ کا صرف کوئلے اور تیل کا بل ۳ ملین سے زاید ھوا تھا تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں -

اگر ایک اسکوائڈرن ۸ ڈریڈ ناٹ جہازوں سے ترتیب دیاجاے' ۲۴ گھنٹہ تک پوری سرعت کے ساتھہ چلے' اور انکی تمام توپیں اور تارپیڈو کشتیاں سر ھوں' تو اسمیں کوئی دو لاکھہ پونڈ صرف ھونگے - اسوقت جو بیڑہ بہمہ وجوہ تیار ھے' اسمیں صیغہ بحریہ کے تمام ملازم مع ۱۸ ھزار محفوظ اشخاص کے مشغول ھیں -

سنہ ۴ - ۱۸۹۳ ع میں جب " میجیسٹک " جہاز کے درجہ کے جہازوں میں اشخاص مامور کیے گئے تھے' تو اسوقت بیڑے کے اشخاص کی تعداد ۷۶۷۰۰ تھی - مگر اب اتنا فرق ھوگیا ھے کہ اس سال بیڑے میں ۱۵۱۰۰۰ - آدمی ھیں - امیر البحر نے اگرچہ انکی تعداد کو پوشیدہ رکھا ھے' تاھم اگر ان لوگوں کو علحدہ کرلیا جاے جو ڈیپو میں کسی کام پر ھیں یا کم عمر یا ناتواں ھیں' تو اس صورت میں بھی ان لوگونکی تعداد ۱۳۰۰۰۰ سے کم نہ ھوگی جو اسوقت پانی میں کام کررھے ھیں -

صرف ذرع پوش جہازوں کے لیے ۷۳۰۰۰ آدمی ھیں - کروزروں میں ۲۱۰۰۰' اشخاص ھوتے ھیں - اور تارپیڈو کشتیوں اور تباہ کن جہازوں کے بکار آمد ھونے کے لیے ۱۷۵۰۰ ھاتھوں کی ضرورت ھے - زیر آب کشتیوں میں سے ھر ایک کے لیے دو پورے عملوں کی ضرورت ھوتی ھے - اس حساب سے ان میں ۲۰ ھزار افسر اور آدمی لگے ھوے ھیں -

ان افسروں اور آدمیوں کی تعلیم و ترتیب میں کتنا صرف ھوا ھوگا؟ اس کا صحیح اندازہ تو اسوقت بہت مشکل بلکہ قریبا نا ممکن ھے - البتہ ایک نوجوان کو معمولی ملاحی کی تعلیم میں ۳ سال لگتے ھیں' یعنی اسے توپچی گری یا کسی اور کام میں کوئی خاص ملکہ نہیں پیدا ھوتا - اس ابتدائی تعلیم کی تنخواہ ۲ شلنگ اور ۳ پنس ھے - (ایک شلنگ بارہ آنہ کا اور ایک پنس ایک آنہ کا ھوتا ھے)

ایک شخص کو جہاز راں جماعت کا حقیقی رکن بنانے کیلیے پانچ سال کی مدت چاھیے' اور اگر جونیر لفٹننٹ بنانا ھے تو دس سال سے کم میں ممکن نہیں -

" آئیرن ڈیوک " نامی جہاز جو امیر البحر کا نشان بردار جہاز ھے' اسکے صرف افسروں کی روزانہ تنخواہ ۳۷ پونڈ ۱۹- شلنگ دس پنس ھے - اس رقم کے ساتھہ بھتے وغیرہ کی رقمیں ملکے پوری ۶۰ پونڈ روزانہ ھوجاتی ھے -

صیغہ بحریہ کے موجودہ مالی سال میں تنخوا ھوں کے لیے ۸۸۰۰۰۰۰ پونڈ منظور ھوے ھیں - جسکے معنی یہ ھیں کہ روزانہ تنخواھیں ۲۴۰۰۰ پونڈ کی ھیں' لیکن موجودہ حالت میں ۱۸ ھزار محفوظ اشخاص کے اضافے سے فی ۱۰ - یوم ۵۰ ھزار پونڈ کی رقم اور بھی بڑھگئی ھے - اسلیے اب بیڑے کے اشخاص کی روزانہ تنخواھیں ۲۹ ھزار پونڈ شمار کرنی چاھیے -

اسوقت بیڑے سے صدھا پرانے جہاز اور کشتیاں نکالدی گئی ھیں - انکی جگہ نئے جہاز اور کشتیاں داخل کی گئی ھیں- ھزار ھا افسر اور آدمی پنشن پر اپنی خدمات سے کنارہ کش ھوگئے ھیں' اور انکی جگہ نئے افسروں اور اشخاص نے لی ھے - با ایں ھمہ یہ کہنا بیجا نہیں کہ اسوقت انگریزی بیڑا ۲۰-سال کے وسیع تجربہ اور بے دریغ مصارف کا ماحصل اور قیمتی سے قیمتی نتیجہ ھے -

سنہ ۴ - ۱۸۹۳ ع میں " میگنی فیسینٹ " اور " میجیسٹک " نامی دو بیٹل شپوں کا انتظام

فلیڈ مارشل : سر جان فرنچ - سپہ سالار افواج بریۂ برطانیہ

المراسلة والمناظرة
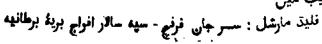
الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

(از جناب مولوي شبیر احمد صاحب عثمانی - از دیوبند)

الهـــلال مورخه ۲۹ - جولائي سنه ۱۹۱۴ع کے شعبه مراسلات میں ایک مضمون مولانا عبد السلام ندوي کا عنوان بالا کے متعلق شائع هوا هے جو اگرچه ابهي تک تمام نہیں هوا ' لیکن جتنا حصه اسکا چهپ چکا هے' وه بهي مذهبي جماعت کي نظرونکو اپني طرف متوجه کرنے کیلیے کافي هے -

یه بتلانے کي مجهکو ضرورت نہیں که مولانا عبد السلام ندوي کون بزرگ هیں ؟ کیونکه انهیں چند ایام میں یه عام طور پر معلوم هوچکا هے که وه دار العلوم ندوة العلما کے درجه تکمیل کي سند حاصل کرچکے هیں' اور آجکل اپنے اوستاد مولوي شبلي نعماني کو سیرة کے لکهنے میں مدد دے رهے هیں' اور وهی بزرگ هیں جنکي طرف اس خط کی نسبت کیگئي تهي' جسکي بنا پر ندوه کي اسٹرائک کا محرک اول مولوي شبلي نعمانی کو بتلایا جاتا هے ' اور جسکے اعتذار میں انهوں نے یه لکها تها که میں جسوقت یه خط لکهه رها تها تو سچ یه هے که اوسوقت غلبهٔ جوش کیوجه سے میرے حواس اور میرا دماغ میرے قابو میں نه تها - (او کما قال) •

اگر غور کیا جاے تو بلاشبه اوس خط کیطرح یه تحریر بهي جو فاضل مضمون نگار نے إسوقت الهـــلال میں شائع کرائي هے اس اعتذار سے بے نیاز نظر نہیں آتي ' کیونکه جن روایات حدیث و سیر سے آپنے اسٹرائک کا شرعی جواز بلکه استحسان ثابت کرنا چاها هے وه نهایت هي مضحکه انگیز هے - وه دلائل یا تو آپکے مدعاء سے محض بے تعلق هیں' جنکو مسئله اسٹرائک یا اوسکی شرعی حیثیت سے کوئی لگاؤ نہیں ' اور یا اونسے جو نتیجه نکالا گیا هے وه بالکل اولٹا نکالا گیا هے' یعني جس اسٹرائک سے آپ روکتے هیں اسکا تو اوس سے جواز نکلتا هے اور جس کی اباحت کے آپ درپے هیں' اوسکی صاف حرمت متشرح هو رهي هے -

فاضل مضمون نگار کا اصلي منشاء یه ثابت کرنا هے که طلباء دار العلوم ندوه نے جو اسٹرائک ناظم وغیره کے مقابله میں کي وه شرعاً بالکل حق بجانب هے' اور زمانه اسٹرائک میں اون طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نہیں - اسکے اثبات یا تائید یا تمهید میں آپنے مجموعي طور پر چار واقعات اسطرح ذکر کیے هیں که :

(الف) حضرت صدیق اکبر نے حضرت عائشه پر اتهام لگانیکے جرم میں مسطح کا نفقه بند کردیا ' اور قسم کهالي که اونکو کبهي کسي قسم کا فائده نه پهونچائینگے' لیکن خدا تعالے نے اونکو اخلاقی حیثیت سے روکدیا -

(ب) دنیا میں سب سے زیاده ساده تمدن دیهات کا هوتا هے' لیکن عموماً تمام دیهاتوں میں کوذات کرنیکا طریقه جاري هے' جسکے رو سے ایک شخص کا حقه پاني کهانا پینا بند کردیا جاتا هے (گویا یه بهي ایک ساده شکل کی اسٹرائک هے)

(ج) ابتداے بعثت میں تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عهدنامه لکهکر خانه کعبه میں لٹکایا تها که قریش میں کوئی شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکي نديگا اونسے لین دین و خرید و فروخت نکریگا ' اونسے هم کلام نهوگا ' وغیره وغیره -

(د) اسلام میں جب کسي شخص نے قومي منافع پر شخصي فوائد کو ترجیح دي ' تو اوسکے خلاف صحابه اور خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اس قسم کا طرز عمل اختیار فرمایا - غزوه تبوک میں تن آساني کیوجه سے شریک نهونے پر آپ نے کعب ابن مالک ' مراة بن الربیـع ' اور هـلال بن امیر پر سخت ناراضي ظاهر کي اور تمام صحابه کو ایک مده تک اونکے ساتهه سلام و کلام اور نشست و برخاست کي ممانعت رهی - آخر کار جب خدا کے یهاں سے ان تینونکي معافی کا پروانه آگیا - تب یه اسٹرائک ٹوٹي - (صحیح بخاري)

* * *

ان دلائل میں سے پهلي دلیل (یعنی حضرت صدیق اکبر کا واقعه) تو قطع نظر اس سے که قرآن مجید نے اوسکو جائز و پسندیده قرار دیا یا نہیں ' اسٹرائک کے اصطلاحی مفهوم سے جو متنازع فیه هے کوئي تعلق نہیں رکهتا ' کیونکه آپ خود اقرار کرتے هیں که اس قسم کے تمدني قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرایک کا اطلاق کیا جاسکتا هے جبکه ایک گروه کا گروه دوسرے گروه یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا هے' اور اسي بناپر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو اعتصاب سے تعبیر کرتے هیں' جسکے معني گروه بندي کے هیں -

باقي دوسري دلیل (یعنی دیهاتیوں کے کوذات کرنیکے طریق) سے بهي آپ خود اندازه لگاسکتے هیں که شرعي جواز و عدم جواز پر کهانتک روشني پڑ سکتي هے' اور ایک مذهبی مسئله کے احتجاج میں دیهاتیوں کے اس طرز عمل کو پیش کرنا (اگرچه تمهیداً هی کیوں نهو) کس حد تک درست هے - البته تیسري اور چوتهي دلیلیں (یعني قریش مکه کا عمل آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے مقابله میں اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم اور صحابه کا عمل کعب ابن مالک وغیره کے مقابله میں) ایک خاص حد تک اس قسم کے مباحث کیوقت ذکر کیے جانے کا مساغ رکهتے هیں - (لیکن میں معاف کیا جاؤں اگر آپ هی کے الفاظ میں یه کهوں که) صرف انهیں لوگوں کے نزدیک جو کتب حدیث و سیر سے (باموقعه) روایات فراهم کرنیکي اهلیت نہیں رکهتے - میرا قصد اس مضمون میں اپنی طرف سے کچهه زیاده لکهنے سننے کا نہیں هے بلکه بجاے اسکے یهي بهتر سمجهتا هوں که فی الحال صرف آپ هي کے استنباط کیے هوے بعض نتائج کو دوباره ناظرین کے ملاحظه میں لاکر فی الجمله اونکي رکاکت پر متنبه کردوں -

آپ نے پهلا نتیجه یه نکالا هے که :

" زبردست گروه کو کمزور فرقه کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نہیں ' جیساکه قریش مکه نے کیا تها - اسلیے زمانه اسٹرائک میں طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نہیں "

لیکن نتایج کے نمبر ۷ میں یوں فرماتے هیں که :

" اسٹرائک کیلیے مساوات لازمي نہیں ' کعب ابن مالک آنحضرت اور دیگر صحابه کے مساوي نه تهے ' جب قوي گروه ضعیف کے مقابله میں اسٹرائک کرسکتا هے تو ضعیف کو قوي کے مقابله میں اوسکا حق مرجح حاصل هے "

پس اب آپ خود هي انصاف فرمائیں که ان دونوں نتائج میں سے ' جو آپ نے بیان کیے هیں پبلک کس کو صحیح سمجهے یا کس کو کس قاعده سے ترجیح دے - اگر اسٹرائک کیواسطے مساوات کو ضروري سمجها جاے ' اور زبردست کي اسٹرائک ضعیف کے مقابله میں سزاوار نهو ' تو آنحضرت صلی الله علیه وسلم اور تمام صحابه کے (معاذ الله) اس ناسزاوار فعل کي جو کعب

جنگ کے رعد و برق میں حسن وعشق کا ایک نغمۂ الم !

موسیو بوری : مسز کالیو کا بیرسٹر　موسیو الماییل جیف جسٹس عدالۂ عالیہ پیرس　موسیو کالمیٹ مقتول ایڈیٹر فگارو　موسیو کالیو وزیر مال فرانس

دنیا کے مختلف کے تعلق واقعات میں بعض اوقات عجیب عجیب سلسلے ربط و تعلیل کے پیدا ہوجاتے ہیں - فرانس کے ایک مشہور مقدمۂ قتل کی سرگذشت الہلال میں شائع ہوچکی ہے' جسمیں موسیو کالو کی بیوی نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کردیا تھا - اسکے بعد گذشتہ هفتے یہ تار بڑی تعجب کے ساتھہ پڑھی گئی کہ عدالت نے مسز کالیو کو بری کردیا - اب ایک اور واقعہ سنیے - موجودہ جنگ یورپ میں فرانس کی بری فوج کا سپہ سالار جنرل جوفر ہے' جسکے بری اقدامات پر تمام دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں

لیکن جنرل جوفر کے تقرر کا واقعہ بھی ایک دلچسپ سرگذشت ہے - فرانس میں سنہ ۱۹۱۱ ع تک سپہ سالاری کا عہدہ نہ تھا - ایک جنگی مجلس تھی جو اس خدمت کو انجام دیتی تھی -

لیکن اسی زمانے میں پبلک کے مجلس وزارت پر سخت اعتراضات کیے کہ اس نے سپہ سالاری جیسے اہم عہدے کی جگہ بالکل خالی چھوڑدی ہے -

اس اعتراض میں ایڈیٹر فگارو نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا -

چنانچہ مجلس جنگی ٹوٹ گئی' نئی مجلس وزارت ترتیب دی گئی' اور جنرل جوفر سپہ سالار عام مقرر ہوا -

یہ تمام مراتب اسی موسیو کالیو کے هاتھوں انجام پاے - اور اعتراف کیا گیا ہے کہ اگر جنرل جوفر کا تقرر اس وقت ہوگیا ہوتا تو موجودہ جنگ سے [illegible] جنگی [illegible] خاص [illegible] -

مسز کالیو کے [illegible] میں بھی موجودہ جنگ کو بہت دخل ہے - کہا جاتا ہے کہ ایسے نازک موقعہ پر اس مقدمہ کو زیادہ سنگین بنایا جاتا تو ملک کے اندر [illegible] اور خلاف رسم [illegible] کے پیدا ہوجانے کا خوف تھا -

ان تمام الگ الگ واقعات کو جمع کیا جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسز کالیو کا مقدمہ موجودہ جنگ کی داستان کا ایک جزو تھا -

گو مسز کالیو کے [illegible] موجودہ واقعات کو تمام دنیا سے بالکل الگ ہوکر دیکھہ رہی ہے - اسے حق ہے کہ اس دنیا کی سب سے بڑی جنگ کو محض ایک حسن پرستانہ شورش سمجھے' جو اسلیے کی گئی تاکہ ایک حسین قاتل عدالت کی سزا سے بچالیا جاے -

مقتول ایڈیٹر فگارو اور اسکا بدنصیب خاندان

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوي

(٣)

(آداب المعلمین والمتعلمین)

اگرچه تصریحات سابقه سے ثابت هوگیا هے که قرآن مجید اور احادیث صحیحه میں اوستاد کا بالتصریح کوئي حق متعین نہیں کیا گیا ' یہاں تک که امام غزالي نے اوستاد و شاگرد کے آداب و حقوق کے متعلق جو بحث کي هے' اوس میں کسي موقع پر احادیث سے استدلال نہیں کیا هے حالانکه وہ ضعیف بلکه موضوع حدیثوں سے بھي استدلال کرنے میں تامل نہیں کرتے - تاهم اس سے بھي انکار نہیں کیا جاسکتا که قرآن مجید کے اشارات و کنایات سے اوستاد کے ادب و احترام پر استدلال کیا جاسکتا هے - حضرت موسی علیه السلام نے چونکه حضرت خضر علیه السلام کي شاگردي کي اور وہ قصه قرآن مجید میں مذکور هے' اسلیے علما نے اوسي قصه سے اوستاد کے ادب و احترام کے متعلق بھي چند احکام مستنبط کیے هیں جنکي تفصیل یه هے :

(١) موسی علیه السلام نے اپنے آپ کو اونکا تابع تسلیم کرلیا' کیونکه اونہوں نے کہا هل اتبعك ؟ کیا میں آپ کا اتباع کروں ؟

(٢) اونکے اتباع کي بھي اجازت طلب کي هل تاذن لی ان اجعل نفسی تبعا لك - کیا آپ مجھے اجازت دیتے هیں که میں اپنے آپ کو آپ کا تابع بناؤں ؟ یه انتہا درجه کي خاکساري هے -

(٣) اونہوں نے کہا " علی ان تعلمني " یعنی اس بنا پر اتباع کرتا هوں که آپ مجھے تعلیم دیجیے' اور یه اپنے جہل کا اقرار اور اوستاد کے علم کا اعتراف هے -

(٤) اونہوں نے کہا " مما علمت " یعني اون کے علم کا بعض حصه سیکھنا چاها ' اور اس سے بھی تواضع کا اظہار هوتا هے - یعني اونہوں نے یه نہیں کہا که مجھے علم میں اپنے برابر بنا دیجیے' بلکه اون کے اجزاء علوم میں سے بعض اجزاء کي درخواست کي جس طرح فقیر دولت مندوں سے کہتا هے که کچھه دیدیجیے -

(٥) اونہوں نے کہا : رشدا - یعني اون سے صرف ارشاد و هدایت کی درخواست کي' اسلیے اوستاد مرشد و رهنما هوتا هے -

(٦) انہوں نے کہا " هل اتبعك علی ان تعلمني " کیا میں آپ کا اتباع اس شرط پر کرسکتا هوں که آپ مجھے تعلیم دیں ؟ اسلیے اونہوں نے پہلے اپنے آپ کو تابع تسلیم کرلیا هے پھر تعلیم کي خواهش کی هے' یعنی پہلے اونکي خدمت کرنے کا اقرار کرلیا هے' پھر تعلیم کي درخواست کي هے - (١) (هم نے بعض احکام کو حذف کردیا هے)

لیکن اعتراض و اختلاف اس ادب و احترام کے منافی نہیں هے' جیسا که حضرت موسی علیه السلام کے طرز عمل سے ثابت هوتا هے'

ان ضمنی احکام کے علاوہ قرآن مجید کي بعض آیتوں سے به تصریح علماء کی فضیلت پر استدلال کیا جاسکتا هے - بعض کم درجه کی احادیث میں بھي علماء کي فضیلت بیان کی گئي هے' اور علماء نے اخلاقی حیثیت سے بھي اوستاد و شاگرد کے حقوق پر بحث کي هے' هم ان تمام آیات و احادیث ' اور اقوال کو ایک ترتیب خاص کے ساتھه درج کرکے اوس پر تفصیلي بحث کرتے هیں :

یرفع الله الذین آمنوا منکـم والذین اوتو العلـــم درجـات	جو لوگ ایمان لاے' اور جن لوگوں کو علم دیا گیا' خدا اونکا درجه بلند کرتا هے -
انمـــا یخشي اللـــه مـــن عبـــاده العلماء	خـدا کے بنـدوں میں صـرف علماء هی خدا سے ڈرتے هیں -
فضل العـالـــم علی العابد کفضـــلي علی ادنـــاکـم (دارمی)	عالم کی فضیلت عابد پر اوسیطرح هے' جسطرح میں تم میں معمولی درجه کے آدمیوں سے افضل هوں -
لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا ویعرف (٢) لعالمنـــا (ترغیب و ترهیب)	جو شخص بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا ' چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا ' علماء کي قدرداني نہیں کرتا ' وہ میري امت میں نہیں -
ثلاث لا یستخف بهم الا منافق ذو الشیبه فی الاسلام و ذو العلـــم و امـــام مقسـط (ترغیب و ترهیب)	تین آدمی کی توهین بجز منافق کے کوئی نہیں کرتا : مسلمان بوڑھے شخص کي ' صاحب علم کي ' امام عادل کی -
اذا کنت في قوم ... (٣) فتصفحت وجوههم فلم تر فیهم رجـلا یهاب فی الله فاعـلم ان الامـــر قدرق	جب تم کسی قوم میں هو اور بغور هر ایک کا منهه دیکھو' تو اگر تمکو کوئی ایسا شخص نظر نه آے جسکي توقیر و هیبت محض خدا کیلیے کیجاے تو جان لو که دین کا حال پتلا هوگیا -

طلباء اگرچه بالتخصیص ان روایتوں کے مخاطب نہیں هیں ' بلکه وہ لوگ بھی اس میں شامل هیں جنہوں نے علماء کي توهین کو همیشه اپنا شعار بنایا هے ' تاهم تخاطب عام کے لحاظ سے تمام امت کے ساتھه طلباء بھی اس میں داخل هیں -

علماء میں امام غزالی کي کتاب احیاء العلوم فلسفه اخلاق کي بہترین کتاب خیال کی جاتی هے ' امام صاحب نے اس کتاب میں طالب العلم کیلیے دس وظائف مقرر فرماے هیں ' انمیں صرف ایک وظیفه کا اثر اوستاد کے ادب و احترام اور استرائک پر پڑسکتا هے - اسلیے هم اوسکا خلاصه درج کرتے هیں :

" طالب العلم کو چاهیے نه علم پر غرور اور اوستاد سے سرکشی نه کرے ' بلکه اپني باگ اوسکے هاتھه میں دیدے ' اوسکي خیر خواهي کا یقین رکھے ' اوس سے تواضع کرے ' اور اوسکي خدمت کو شرف و ثواب سمجھے' سعبي نے کہا هے که زید بن ثابت نے نماز جنازہ پڑھی ' پھر اونکا خچر اونکے قریب کردیا گیا که سوار هوجائیں تو ابن عباس آے اور رکاب پکڑلیا - زید نے کہا : آپ الگ رهیے - ابن عباس نے' کہا همکو اسي طرح علماء کي توقیر کا حکم دیا گیا هے - زید ابن ثابت نے اونکا هاتھه چوم لیا اور کہا که همکو اهل بیت کی عزت کا بھي یہي طریقه بتایا گیا هے -

علم کا غرور یه بھی هے که طالب العلم اوستاد سے استفادہ کرنے کو عار سمجھے' مگر اون لوگوں سے نہیں جو شہرت طلب و جاہ پرست هیں' ...... اور جب اوستاد طالب العلم کو کوئی مشورہ تعلیم میں دے تو اوسکي تقلید کرے' اور اپنی راے کو چھوڑدے - کیونکه اوستاد کی غلطي طالب العلم کے صواب سے زیادہ مفید هے' اسلیے که تجربه سے عجیب و غریب باتیں ظاهر هوتی هیں ... حاصل کلام یه که جو طالب العلم اوستاد کی راے کے سوا کوئی راے اور اختیار کرتا هے تو اوسکی ناکامیابی کا فیصله کرلینا چاهیے - علی رضي الله عنه نے کہا هے که اوستاد سے سوال نه کرو' اصرار نه کرو - جب وہ سست هوجاے

---

(١) لیکن انبیاء سابقین کے اقوال و افعال کا اتباع هم پر واجب نہیں -

(٢) لیکن ترمذي میں " یعرف لعالمنا " کا فقرہ نہیں هے '

(٣) لیکن احادیث کے تتبع سے معلوم هوتا هے که هر وہ شخص جو طلب علم میں مصروف هو ان احادیث کا مورد هے اسلیے طلباء بھی اساتذہ کے ساتھه اس فضیلت میں حصه دار هیں -

ابن مالک وغیرہ کے مقابلہ میں اونسے ظہور پذیر ہوا ' کیا توجیہ ہوسکتی ہے ؟ اور اگر مساوات کا قاعدہ لازمی نہیں تھا ' تو پھر قریش مکہ کی اسٹرائک کو عدم مساوات کی وجہ سے ناروا کہنے میں آپ جیسے روشن خیال نے کیوں تعصب اور تنگدلی سے کام لیا -

* *

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوںکے اعتقاد کے موافق آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خداے تعالے کیطرفسے تمام مخلوقات جن و انس عرب و عجم کیلیے ہادی اور اوستاد اور معلم بناکر بھیجے گئے تھے (چنانچہ آپ خود بھی اپنے منصب جلیل کو انما بعثت معلما کے الفاظ سے ہی ادا فرمایا ہے) اور اس اعتبار سے تمام بنی آدم کو طوعاً و کرہاً آپکے ساتھہ تلمذ کی نسبت اور شاگردی کا تعلق حاصل ہونا چاہیے - پس ہمارے نزدیک یہ کہنا غالباً فاضل مضمون نگار کی توجیہات سے زیادہ چسپاں ہوگا کہ قریش مکہ نے اپنی جہالت اور سفاہت کیوجہ سے جو اسٹرائک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کی' چونکہ وہ شاگرد کی اسٹرائک اوستاد کے اور متعلم کی اسٹرائک اپنے حقیقی معلم کے مقابلہ میں تھی' اسلیے وہ بیشک قابل نفرین و ملامت تھی' اور برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے جو اسٹرائک (بشرطیکہ وہ اسٹرائک ہو) چند شاگردوں کی غفلت اور خطا کاری کے مقابلہ پر عمل میں آئی' وہ اوستاد کی اسٹرائک شاگرد کے مقابلہ میں ہونیکی وجہ سے ٹھیک ٹھیک حق بجانب رہی -

اس آخری اسٹرائک کے دباؤ کا نتیجہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ کے حق میں یہ برآمد ہوا کہ اونسے مسلمانوںکے تمام رشتے ناتے توڑ دیے گئے' اور اخوت و ارتباط باہمی کے سب سلاسل منقطع ہوگئے ' تو وہ اپنے سادے دل سے خدا کیطرف متوجہ ہوکر گڑگڑائے' اور انہوں نے نہایت ہمت و استقلال کے ساتھہ ہر طرف کے عارضی سہارے چھوڑکر فقط ایک رب العزت کی جناب کو جا پکڑا' انجام کار یا تو یہ حالت تذبذب تھی کہ :

وآخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبہم و اما یتوب علیہم و اللہ علیم حکیم	اور کچھہ لوگ ہیں کہ حکم خدا کے انتظار میں اونکا معاملہ ملتوی ہے کہ یا تو اونکو عذاب دے یا اونکی توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے -

اور یہ بشارت نازل ہوگئی کہ :

لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ' ثم تاب علیہم انہ بہم رؤف رحیم - و علی الثلاثۃ الذین خلفــوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت و ضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجاء من اللــہ الا الیــہ ثم تاب علیہم لیتوبوا - ان اللــہ ہو التــواب الــرحیم -	البتہ خداے پیغمبر پر بڑا ہی فضل کیا اور (نیز) مہاجرین و انصار پر جنہوں نے تنگدستی کیوقت پیغمبر کا ساتھہ دیا جبکہ ان میں سے بعض کے دل ڈگمگا چلے تھے - پھر اوس نے ان پر (بھی) اپنا فضل کیا (کہ انکو سنبھال لیا) اسمیں شک نہیں کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان (اور اونکے حال پر اپنی) مہر رکھتا ہے - اور (علی ہذالقیاس) اون تین شخصوںپر بھی جو (بانتظار حکم خدا) ملتوی رکھے گئے تھے - یہاں تک کہ جب زمین

بارجود فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی اور وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور سمجھہ لیے کہ خدا کی (گرفت) سے اوسکے سوا اور کوئی پناہ نہیں - پھر خدا نے اونکی توبہ قبول کرلی تا کہ (قبول توبہ کے شکریہ میں آیندہ کیلیے بھی) توبہ کریں - بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے -

جن لوگوں نے آجکل مسئلہ اسٹرائک پر اخبارات میں بحثیں کیں ہیں (مثلاً صاحبزادہ آفتاب احمد خاں وغیرہ) انہوں نے بارہا اوستاد و شاگرد کے تعلقات کو باپ بیٹے کے تعلقات سے تشبیہ دی ہے ' اور یہ تشبیہ اس اعتبار سے نہایت بلیغ ہے کہ باپ کی مادی تربیت سے اوستاد کی روحی تربیت کسیطرح کم نہیں - پس جبکہ اولاد کی اسٹرائک کا والدین کے مقابلہ میں یہ حال ہے کہ :

و ان جاھداک علی ان تشرک لی ما لیس لک بہ علــم فلا تطعمــا و صاحبہما فی الدنیــا معروفــا	اور (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تجھکو اسپر مجبور کریں کہ تو ہمارے ساتھہ کسیکو شریک خدائی بنائے ' جسکی تیرے پاس کوئی دلیل ہی نہیں (تو اسمیں) اونکا کہا نہ ماننا (مگر) ہاں دنیا میں سعادتمندانہ اونکی رفاقت کر -

تو شاگردونکو بھی اوستاد کے مقابلہ میں (بالخصوص جبکہ اوستاد اپنے شاگردونکی اخلاقی اصلاح کا کفیل ہوتا ہے) اسٹرائک کا اس سے کچھہ زیادہ استحقاق نہیں ہوسکتا -

* * *

بناء علیہ قریش مکہ اور غزوہ تبوک کے جن دو واقعات سے فاضل مضمون نگار نے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہا تھا اون سے برخلاف اسکے یہ ثابت ہوا کہ کسی قومی یا مذہبی درسگاہ کے طلباء کی اسٹرائک جو اپنے اساتذہ اور مصلحین و مربین کے مقابلہ میں ہو سراسر نا جائز ہے اور اگر بالفرض اساتذہ اپنے بعض تلامذہ کے مقابلہ میں تعزیراً اسٹرائک کردیں تو یہ نہ فقط جائز بلکہ مستحسن ہے -

اولجھا ہے پانوں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

میں ان سطور کو اب ختم کرتاہوں کیونکہ فی الواقع مجھکو اسوقت نہ تو " ندوہ " کے اسٹرائک کے خطا و صواب ہونے سے چنداں سروکار ہے اور نہ یہ تحقیق مطمح نظر ہے کہ اسٹرائک کا اصلی مفہوم اور اوسکی جامع مانع تعریف کیا ہے ' اور یہ کہ اوسکو شرعاً جائز کہنا چاہیے یا ناجائز - بلکہ اک ایسی تحریر کے بعض استدلالی کمزوریونکی طرف اشارہ کرنا منظور ہے ' جو آجکل بعض بخاری کے درس دینے والونکا علمی نمونہ ہے' اور ابناء زمان کی حدیث دانی اور سیرت فہمی کا اک بہترین نمونہ ہے ' تاکہ عام مسلمان بعض اس قسم کے سطحی مضامین کے خوشنما ٹائپ کو دیکھکر جلدی سے متاثر نہو جایا کریں -

آخر میں میں ناظرین کی اور خصوصا محترم مدیر الہلال کی توجہ مضمون نگار کے اوس منہیہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں' جو صاحب مضمون کے بغض و نفسانیت کا آئینہ اور بدتہذیبی یا آجکل کی تہذیب کا پورا مجسمہ ہے' اور جس سے اس مضمون کے لکھنے اور شایع کرنیکا اصلی مقصد پوری طرح واشگاف ہوجاتا ہے - لکھتے ہیں کہ :-

" یہ جو بعض مدعیان علم حدیث شکایت کرتے ہیں کہ اسٹرائک کے دوران میں سلام وکلام بزرگونکو ضرور کرنا چاہیے ' حالانکہ ایسانہیں کیا گیا تو اوسکا مبنی بخاری کا وہ نسخہ ہوگا جسکو مولانا احمد علی مرحوم والد بزرگوار مولوی خلیل الرحمن سہارنپوری نے چھپوایا تھا ' اوسمیں شاید یہ حدیث نہوگی کیونکہ اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنیوالا تھا ' مگر ہمنے مصر کے نسخہ مطبوعہ سے اس روایت کو لیا ہے "

میں نہیں سمجھتا کہ اس منہیہ کے لکھنے والے نے مولانا احمد علیصاحب مرحوم کی چھاپی ہوئی صحیح بخاری کو مولوی شبلی کی سیرۃ النعمان سمجھا ہے' جسمیں حضرت سعد بن ابی وقاص کے واقعہ کو غلطی سے عمار بن یاسر کی طرف منسوب کردیا '

جہــان اســلام

یہ ایک هفته وار رساله عـربي تـركي اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پته اداره الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبرہ صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

شہبــــال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکھني منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پـتـه :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استامبول

روزانــه الهــلال

چونکه ابھي شائع نہیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر دیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میـز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامـدار چوغے ' کرتے ' ریشمي پارچات ' شـال ' الوان ' چـادریں ' لوئیاں ' نقاشی میـنا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره ' جدوار ' زیره ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی هے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

اخبار " الله اکبر دهلی " کا عید نمبر

اخبار هذا کے عید نمبر کیواسطے تمام برادران اسلام سے عموماً ' اهل قلم حضرات - جماعت علما - طلبه - شعرا سے خصوصاً گذارش هے که اپنے بیش بہا مضامین مفید و دلچسپ اشعار و قلبي جذبات سے مطلع فرماکر اپنے پیارے اخبار الله اکبر کو زینت بخشیں - عید نمبر انشاء الله عین عید کے روز آپ کے پاس پہنچ جائیگا - جو صاحب اس سے پہلے منگوانا چاهیں پہلے بھی بھیجا جاسکتا هے لیکن ۱۲ رمضان المبارک تک مضامین پہنچ جانا چاهیے - وائل سائز ۲۰ - انچه طول ۱۲ - انچ عرض پر هوگا - ٹائٹل نہایت خوبصورت سنهرے حروف - ولایتي چکنا کاغذ - مقدس خانه کعبه کے فوٹو سے مزین هوگا ' مضمون کیلیے آٹھه صفحات چھوڑے جائینگے - قیمت صرف ۱- آنه (عید نمبر) هر قسم کی درخواستیں -

بنام مولوي سید ممتاز علی هاشمی محله دهولی واڑی دهلی ه

بیــوٹیــز آف اســـلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاهب کے احباب کي گرانقدر رائیوں کا مجموعه -

هر شیدائی اسلام کو اسکا ایک نسخه ضرور رکھنا چاهیے - سنهري جلد - عمده چھپائی - قیمت صرف ۸ آنه -

المشـتهر :- نور لائبریري - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کلکته

تـرجـمـه تفسیر کبیر اردو

—:o:—

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کی تفسیر جس درجه کي کتاب هے ' اسکا اندازه ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں اگر آج وه تفسیر موجود نه هوتے تو صدها مباحث و مطالب علیه ایسے جو همارے معلومات سے بالکل مفقود هوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کی راے هے که وه نہایت سلیس و سهل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمه هے "

لکھائي اور چھپائي بھي اعلیٰ درجه کی هے - جلد اول کے کچھه نسخه دفتر الهلال میں بغرض فروخت موجود هیں پہلے قیمت دو روپیه تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ۸ - آنه کردی گئی هے -

درخواستیں : منیجر الهلال - کلکته کے نام هوں -

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو' بنگله' گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

روز انه ضمیمه

روزانه ضمیمه کیلیے بھی ایجنٹوں کی ضرورت هے -

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر ... روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصه - سجاوندی بمعه اعراب چڑھے ہوے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے ❊

(۲) داستان پاستان - فاتحین اندلس ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے ❊

(۳) چمنستان عرب - حج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ ❊

(۴) لباب الاحادیث - مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے ❊

(۷) یاسمین - زنانہ تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت ...

(۸) راحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب ہے قیمت ...

(۹) مہرلوفہ - بنگیاتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے

(۱۰) آئینۂ نسوان - دس حصے قابل عمل قیمت پانچ روپے

(۱۱) [illegible] قیمت ... آنے

(۱۲) [illegible] روپے ❊

(۱۳) [illegible] قیمت چودہ آنے ❊

(۱۴) [illegible] قیمت ... آنے ❊

(۱۵) [illegible] وغیرہ کی جملہ کتب - کتب [illegible]

(۱۶) راز و نیاز - رنگین کارڈ - ... درجن ❊

(۱۷) سراج الاخبار کابل - فارسی - دولت علیہ ... افغانستان کا باتصویر ... روزنامہ اخبار چندہ سالانہ دس ...

[illegible] جنرل ... ایجنسی ... دہلی

تو اوسکا دامن پکڑ کے نه کهینچو' اوسکا راز فاش نه کرو - اوسکی غلطیوں کے پیچھے نه پڑو' اور اگر وہ لغزش کرے' تو اوسکا عذر قبول کرو' اوسکی توقیر کرو (جب تک وہ مذهب کی حفاظت کرے) اوسکے آگے نه بیٹھو' اور اگر اوسکو کوئی ضرورت هو تو سب سے پہلے تم اوسکی خدمت کے لیے بڑھو (احیاء العلوم جلد - ۱ ص - ۳ -)

اوستاد کے حقوق اور ادب و احترام کے متعلق اب اس سے زیادہ کچھه نہیں کہا جا سکتا' لیکن اسکے ساتھه همکو یه بھی دیکھنا چاهیے که قرآن مجید اور احادیث نے طلباء کے بھی کچھه حقوق متعین کیے هیں یا نہیں؟ آیا علماء اخلاق نے اساتذہ کو بالکل مطلق العنان چھوڑ دیا ہے' یا اون کو بھی کسی چیز کا پابند کیا ہے؟ هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که اس مسئله میں اساتذہ کے مقابل میں طلباء کا پله بھاری ہے - قرآن مجید نے ایک بڑی امانت اساتذہ کے سپرد کی ہے :

ابلغکــم رسالات ربی	میں تمکو خدا کا پیغام پہنچاتا هوں' اور
و انا لکم ناصح امین -	میں تمہارا خیر خواہ اور امین هوں -

اس امانت میں جس طـرح خیانت کی جا سکتی ہے' احادیث نے اوسکی تصریح کردی ہے :

قال تناصحوا فی العلم فان	علم میں خیر خواهی کرو' کیونکه
خیانة احدکم فی علمه اشد	علم میں کسی کی خیانت اس
من خیانته فی مالــه	سے زیادہ شدید ہے که وہ اپنے مال
(ترغیب)	میں خیانت کرے -

اساتذہ کے لیے امین هونا اسلیے ضروری ہے که اساتذہ کسی پیغمبر کے' کسی سلطنت کے' کسی قوم کے' یا کم از کم کسی معصوم بچے کے باپ کے خلیفه هوتے هیں' اور خلیفه کے لیے امین هونا لازمی ہے - یہی وجه ہے که آنحضرت حضرت ابوبکر(ض) و حضرت عمر(ض) کے بعد حضرت ابو عبیدہ جراح (ض) سے نہایت محبت رکھتے تھے -(۱) کیونکه اون میں خلافت کا یه جوهر نمایاں طور پر نظر آتا تھا - یہی وجه ہے که اهل یمن نے جب آنحضرت سے ایک معلم کتاب و سنت کی درخواست کی' تو آپ نے ابو عبیدہ جراح (ض) کا هاتھه پکڑکر کہا که یه اس اُمت کے امین هیں (۲)

امام غزالی نے صرف ایک ایسا وظیفه بتایا ہے جسکی خلاف ورزی کا اثر اساتذہ کے حقوق و ادب و احترام پر پڑتا ہے - لیکن اسکے مقابلے میں خود انہوں نے اساتذہ کیلیے متعدد وظائف بتائے هیں' جن سے اگر بے پروائی کی جاے' تو طلبا کے تمام حقوق پامال هوجائیں چنانچه اونکی تفصیل یه ہے :

(۱) اوستاد طلباء پر شفقت کرے' اور اونکو بیٹے کے برابر سمجھے ... .. اسیلیے اوستاد کا حق باپ ماں سے زیادہ ہے - کیونکه باپ دنیوی زندگی کا سبب ہے' اور اوستاد اخروی زندگی کا - لیکن صرف دنیا کمانے کیلیے تعلیم دینا تو خود هلاک هونا ہے اور دوسرے کو هلاک کرنا ہے -

(۲) اوستاد متبع شریعت هو' تعلیم پر اجرت نه لے' اپنا احسان نه جتاے' اگرچه احسان لازمی طور پر هوجاتا ہے' شکر گذاری اور معاوضه کا خواستگار نه هو' بلکه خود طلباء کا احسان مانے که انہوں نے اشاعت علم کا موقع دیکر اوسکے دل کو صاف کیا ہے - کیونکه معلم کو تعلیم میں طالب العلم سے زیادہ ثواب ملتا ہے - اون لوگوں کو دیکھو جو وظائف کیلیے سلاطین کی خدمت میں طرح طرح کی ذلتیں برداشت کرتے هیں' اور اگر بادشاہ لوگ وظائف دینا ترک کردیں' تو وہ لوگ تعلیم دینا بھی چھوڑ دیں - پھر ایسے معلم طلباء سے اُمید رکھتے هیں که مصائب میں اونکی حمایت کریں' اونکے دوستوں کی مدد کریں' اور گدھے کی طرح اونکے سامنے فرمانبردارانه کھڑے رهیں؟ اگر اس میں کچھه کمی کی جاے' تو وہ طلباء کے جانی دشمن هوجاتے هیں - پس کتنا کمینه ہے وہ عالم جو اس کو اپنے لیے پسند کرتا ہے' اور اسپر خوش هوتا ہے - اور اوسے یه کہتے هوے شرم نہیں آتی که میں بغرض اشاعت علم تعلیم دیتا هوں -

(۳) یه فن تعلیم کا دقیق مسئله ہے که طالب العلم کو حتی الامکان صراحتاً زجر و توبیخ نه کی جاے' بلکه مہربانی سے تنبیه کی جاے نه بطور ملامت کے - کیونکه تصریح سے اوستاد کا وقار جاتا رهتا ہے' اور طالب العلم کو مخالفت کی جرأت هوتی ہے' اور یه طریقه جرم کرنے پر اور همت دهرم بنا دیتا ہے - تعریضاً تنبیه کرنا ذهین طلباء کو اوسکے معانی کے استنباط کرنے پر مائل کرتا ہے' جب وہ مطالب تعریض سمجھه جاتے هیں تو استنبـاط نتیجـه پر اونکو علمی مسرت هوتی ہے "

اوستاد و شاگرد کے حقوق و اداب کے متعلق قرآن مجید' احادیث صحیحه' اور فلسفه اخلاق کے تتبع و استقراء سے جو مواد فراهم کیا جاسکتـا تھا وہ سامنے آگیـا' اب هم ان پر تفصیل سے بحث کرتے هیں -

قرآن مجید و احادیث صحیحه اور فلسفه اخلاق نے اساتذہ و طلباء دونوں کیلیے خاص خاص پابندیاں لازمی کردی هیں - لیکن شریعت کے تمام احکام یکساں حیثیت نہیں رکھتے - بعض کی تعمیل وجوباً و فرضاً ضروری هوتی ہے بعض احکام اخلاقی حیثیت سے قابل عمل هوتے هیں' اور خود اخـلاقی احکام میں بھی فرق مدارج هوتا ہے اسلیے استحباب و وجوب میں باعتبار جزاء و سزا کے بڑا فرق ہے' ایک تارک صلاۃ کو وهی سزا نہیں دیجا سکتی جو اوس شخص کو دیجا سکتی ہے' جس نے مہمان کا حق ضیافت ادا نہیں کیا' بلکه اول الذکر شخص کو شریعت نے عذاب شدید کی وعید سنائی ہے - اگر اس اصول کو فیصله کا معیار قرار دیا جاے تو صاف نظر آئیگا که طالب العلم پر اوستاد کی مراعاۃ ادب اخلاقی حیثیت سے فرض ہے جسکو شارع نے پرزور الفاظ میں بیان کرکے یه ظاهر کردیا ہے که مدارج اخلاق میں سے یه ایک اهم ترین درجه ہے - لیکن اوستاد کی حالت اس سے مختلف ہے - اوس پر جن احکام کی پابندی لازم ہے' وہ واجب هیں - مثلاً وہ مبلغ شریعت اور امین ودائع مذهب ہے اور خیانت به نص صریح قرآنی حرام ہے - وہ حامل حدیث ہے اور کذب فی الحدیث کی نسبت خود حدیث میں وعید شدید موجود ہے - تمدنی حیثیت سے وہ اس زمانه میں ایک اجیر کی حیثیت رکھتا ہے' اسلیے اگر وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتا تو ناجائز طریقه سے کسب معاش کرتا ہے - اس بنا پر معاملات اسکول کی تحقیقات میں صرف یہی نہیں دیکھنا چاهیے که طلبا نے اساتذہ کے ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا' بلکه یه بھی دیکھنا چاهیے که اساتذہ نے اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کیے یا نہیں؟ اگر یه ثابت هو جاے که وہ بھی طلباء کی طرح مجرم هیں' تو جس حیثیت سے اون پر پابندیاں لازم هیں' اوسی حیثیت سے سزاء بھی مختلف اور شدید هونی چاهیے -

(۱) ترمذی ص ۶۲۲ کتاب المناقب
(۲) مسلم مطبوعه مصر ۳۳۰ کتاب المناقب

حکمت بالغـه ! حکمت بالغة !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چريا کوٹي نے ايک نهايت
مفيد سلسله جـديد تصنيفات و تاليفات کا قائم کيا هے - مولوي
صاحب کا مقصود يه هے که قـران مجيد کے کـلام الهي هونے کے
متعلق آجتـک جس قدر دلائل قائم کيئے گئے هيں اُن سب کو
ايک جگهه مرتب و مدون کرديا جاے - اس سلسله کي ايک کتاب
موسوم به حکمة بالغـه تين جلدوں ميں چهپ کر تيار هو چکي هے -
پہلي جلد کے چار حصے هيں - پہلے حصے ميں قران مجيد کي
پوري تاريخ هے جو اتقان في علوم القران علامة سيوطي کے ايک
بڑے حصه کا خلاصه هے - دوسرے حصه ميں تواتر قرآن کي بحث
هے ' اس ميں ثابت کيا گيا هے که قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم
پر نازل هوا تها ' وہ بغير کسي تحريف يا کمي بيشي کے ويسا هي
موجود هے ' جيسا که نزول کے وقت تها ' اور يه مسئله کل فرقهاے
اسلامي کا مسلمه هے - تيسرے حصه ميں قرآن کے اسماء و صفات
کے نهايت مبسوط مباحث هيں - جن ميں ضمنا بهت سے علمي
مضامين پر معـرکة الارا بحثيں هيں - چوتهے حصے سے اصل کتاب
شروع هوتي هے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد کي ايک
سو پيشين گوئياں هيں جو پوري هو چکي هيں - پيشين گوئيوں
کے ضمن ميں علم کلام کے بهت سے مسائل حل کئے گئے هيں ' اور
فلسفۂ جديده جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر کرتا هے ان
پر تفصيلي بحث کي گئي هے -

دوسري جلد ايک مقدمه اور دو بابوں پر مشتمل هے -
مقدمه ميں نبوت کي مکمل اور نهايت محققانه تعريف کي
گئي هے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے هوے آية
خاتم النبيين کي عالمانه تفسير کي هے - پہلے باب ميں رسول عربي
صلعم کي ان معرکة الارا پيشين گوئيوں کو مرتب کيا هے ' جو کتب
احاديث کي تدوين کے بعد پوري هوئي هيں ' اور اب تک
پوري هوتي جاتي هيں - دوسرے باب ميں ان پيشين گوئيوں
کو لکها هے ' جو تدوين کتب احاديث سے پہلے هو چکي هيں - اس
باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت هوتي هے -
تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل
اور علماے يورپ کے مستند اقوال سے ثابت کيا هے که آنحضرت
صلعم امي تهے اور آپ کو لکهنا پڑهنا کچهه نهيں آتا تها - قرآن مجيد
کے کلام الهي هونے کي نو عقلي دليليں لکهي هيں - يه عظيم
الشان کتاب ايسے پر آشوب زمانه ميں جب که هر طـرف سے
مذهب اسلام پر نکته چيني هو رهي هے ' ايک عمده هادي اور رهبر
کا کام ديگي - عبارت نهايت سليس اور دل چسپ هے ' اور زبان
اردو ميں اس کتاب سے ايک بهت قـابل قـدر اضافه هوا هے -
تعداد صفحات هر سه جلد (۱۰۶۴) لکهائي چهپائي و کاغـذ
عمده هے - قيمت ۵ روپيه *

نعمت عظمـــیٰ ! نعمت عظمـــیٰ !

امام عبد الوهاب شعراني کا نام نامي همیشه اسلامي دنيا ميں
مشهور رها هے - آپ دسويں صدي هجري کے مشهور ولي هيں -
لواقح الانوار صوفياے کرام کا ايک مشهور تذکره آپ کي تصنيف
هے - اس تذکره ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب کے احوال و اقوال
اس طرح پر نهايت چهانٹ کے جمع کيے هيں که ان کے مطالعه سے
اصلاح حال هو اور عادات و اخلاق درست هوں اور صوفياے کرام
کے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رهے - يه لا جواب کتاب
عربي زبان ميں تهي - همارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني
صاحب وارثي نے جو اعلى درجه کے اديب هيں اور علم تصوف
سے خاص طور سے دل چسپي رکهتے هيں اس کتـاب کا تـرجمه
نعمت عظمیٰ کے نام سے کيا هے - اس کے چهپنے سے اردو زبان
ميں ايک قيمتي اضافه هوا هے - تعداد صفحات هر دو جلد (۷۲۶)
خوشخط کاغذ اعلى قيمت ۵ روپيه *

مشـاهيـــر الاسلام ! مشاهيـــر الاسلام ! !

يعني اردو ترجمه وفيات الاعيان مترجمه مولوي عبد الغفور خاں
صاحب رامپوري ' جس ميں پہلي صدي هجري کے اواسط ايام سے
ساتويں صدي هجري کے خاتمه تک دنياے اسلام کے بڑے بڑے
علماء فقها قضاة شعراء متکلمين نحوئين لغوئين منجمين
مهندسين مورخين محدثين زهاد عباد امراء فقراء حکماء
اطبا سلاطين مجتهدين و صناع و مغنين وغيره هر قسم کے اکابر
و اهل کمال کا مبسوط و مفصل تذکره -

جسے بقول (موسيو دي سيلن)

" اهل اسلام کي تاريخ معاشرتي و علمي کي واقفيت کے واسطے
اهل علم هميشه سے بهت هي قدر کي نگاهوں سے ديکهتے آئے هيں
يه کتاب اصل عربي سے ترجمه کي گئي هے ' ليکن مترجم صاحب
ممدوح نے ترجمه کرتے وقت اس کے اس انگريزي ترجمه کو بهي
پيش نظر رکها هے ' جسے موسيو دي سيلن نے سنه ۱۸۴۲ع ميں شائع
کيا تها - سواے اس کے اصل کتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيه '
لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني کے متعلق کثير التعداد
حواشي اضافه کئے هيں - اس تقريب سے اس ميں کئي هزار اماکن
و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکره بهي شامل هوگيا هے - علاوه بريں
فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيو دي سيلن کے وہ قيمتي نوٹ
بهي اردو ترجمه ميں ضم کردے هيں جن کي وجه سے کتاب اصل
عربي سے بهي زياده مفيد هوگئي هے - موسيو دي سيلن کے اپنے
انگريزي تـرجمه ميں تين نهايت کارآمد اور مفيد ديباچے لکهے هيں
مشاهير الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا ميں ان کا اردو ترجمه بهي
شريک کرديا گيا هے - اس کتاب کي دو جلدين نهايت اهتمام کے
ساتهه مطبع مفيد عام آگره ميں چهپوائي گئي هيں ' باقي زير طبع
هيں - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۴) مآثر الکرام يعني حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد
بلگرامي کا مشهور تذکره مشتمل بر حالات صوفياے کرام و علما ے
عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعه مطبع مفيد عام آگره خوشخط
قيمت ۲ روپيه -

تمـدن هنـد ! تمـدن هنـد ! !

يعني شمس العلما مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشهور
کتاب جس کا غلغله چار سال سے کل هندوستان ميں گونج رها تها
آخرکار چهپ کر تيار هوگئي هے - علاوه معنوي خوبيوں کے لکهائي
چهپائي خط ' کاغذ ' تصاوير ' جلد مثل تمدن عرب کے قيمت ......
(۵۰) روپيه -

(۵) صنمخانۂ عشق - يعني حضرت امير مينائي کا مشهور
ديوان بار سوم چهپ کر تيار هوگيا هے - قيمت ۲ روپيه ۸ آنه -

(۶) قرآن السعدين يعني تذکير و تانيث کے متعلق ايک
نهايت مفيد رساله جس ميں کئي هزار الفاظ کي تذکير و تانيث
بتائي گئي هے ' قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

(۷) فهرست کتب خانه آصفيه - جس ميں کئي هزار کتب
قلميه و مطبوعه اور نيز مصنفين کا نام درج هے - جو حضرات
کتب خانه جمع کرنا چاهيں اُن کو يه فهرست چراغ هدايت کا کام
دے گي - صفحات (۵۰۰) قيمت ۲ روپيه -

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيه قيمت حال ۳۰
روپيه (۹) تمدن ايران - مارکس ڈوسٹر کي مشهور کتاب کا
ترجمه صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاوير عکسي عمده جلد اعلى -
قيمت ۵ روپيه -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي کي
مشهور کتاب - عربي فارسي ميں بهي اس فن کي ايسي جامع
کوئي کتاب نهيں هے - صفحات ۴۷۴ قيمت سابق ۴ روپيه -
حال ۲ روپيه -

(۱۱) - ميڈيکل جيورس پروڈنس - مولانا سيد علي بلگرامي
مرحوم کي مشهور کتاب قيمت سابق ۲ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

(۱۲) علم اصول قانون - يعني سرڈبليو - ايچ ريٹنگن کي کتاب
کا ترجمه صفحات (۸۰۸) قيمت ۸ روپيه -

(۱۳) تحقيق الجهاد - مصنفۂ نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ
علي مرحوم - مسئله جهاد کے متعلق اس کا جواب نهيں ملتا -
نهيں رکهتي - صفحات ۴۱۲ - قيمت ۳ روپيه -

(۱۴) شرح ديوان غالب اردو - تصنيف مولوي علي حيدر
صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قيمت ۲ روپيه -

(۱۵) داستان ترکتازان هند - کل سلاطين دهلي کي ايک جامع
و مفصل تاريخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قيمت سابق ۲۰ روپيه
قيمت حال ۶ روپيه -

(۱۶) معرکه مذهب و سائنس - ڈريپر کي مشهور عالم کتاب
مترجمه مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قيمت ۴ روپيه -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفياے کرام تصنيف مير
غلام علي آزاد بلگرامي - قيمت ۲ روپيه -

(۱۸) تيسير الباري ترجمه صحيح بخاري اردو - مع اصل المتن
صفحات (۳۷۵۰) نهايت خوشخط کاغذ اعلى قيمت ۲۰ روپيه -

نوٹ — ايک روپيه في جلد کے حساب سے هر کتاب کي جلد همارے پاس تيار هوسکتي هے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش هوگا -

روغن بيگم بهـــار

حضـرات اهلكار ' امراض دماغي كے مبتـلا وگرفتار' وكلا' طلبه' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين' كيخدمت ميں التماس هے كه يه روغن جسكا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديكها اور پڑها هے' ايک عرصے كي فكر اور سوچ كے بعد بهترے مفيد ادويه اور اعلى درجه كے مقوي روغنوں سے مركب كر كے تيار كيا گيا هے ' جسكا اصلي ماخذ اطباے يوناني كا قديم مجرب نسخه هے' اسكے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحـان ريش از تجربه مبـالغه سمجهي جا سكتي هے - صرف ايک شيشي ايكبار منگواكر استعمال كرنے سے يه امر ظاهر هو سكتا هے كه آجكل جو بهت طرحكے ڈاكٹري كبيراجي تيل نكلے هيں اور جنكو بالعموم لوگ استعمال بهي كرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي كے ليے بمقـابله تمام مروج تيلونكے كهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمـات كے گيسوؤنكو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت كرنے اور سنوارنے ميں كهانتک قدرت اور تاثير خاص ركهتا هے - اكثر دماغي امراض كبهي غلبة برودت كيوجه سے اور كبهي شدت حرارت كے باعث اور كبهي كثرت مشاغل اور محنت كے سبب سے پيدا هو جاتے هيں ' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال كي رعايت ركهي گئي هے تاكه هر ايک مزاج كے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيكے علاوه اسكي دلفريب تازه پهولوں كي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسكي بو غسل كے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ٥ آنه درجن ١٠ روپيه ٨ آنه -

بٹيكا

بادشاه و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث يوناني مڈيكل سائنس كي ايک نماياں كاميابي هے -

بٹيكا ـــــ كے خواص بهت هيں ' جس ميں خـاص خـاص باتيں منز ي زيادتي' جوانى دائمي ' اور جسم كي راحت هے' ايک گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

رسا لرنس تيله اور برنسر انجن تيلا - اس دوا كو ميں نے بڑا راجه سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں درخواست پر ترتيب استعمال بهيجي جائيگي -

" رنگر فل كانپور " كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت في روپيه باره آنه -

مسك پلس اور الكٹريك رنگر بوسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ٩ آنه -

بولاني لوٹ بازار كا سامپل بهي سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ١١٤/١١٥ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سريلا فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں مل جاويگي ٤ سالي كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت قركر تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ٢٨ - ٣٠ - ٥٠ - روپيه اور نصف قيمت ١٤ - ٢٠ - اور ٢٥ - روپيه ڈبـل ريڈ قيمت ٦٠ ٧٠ و ٨٠ روپيه نصف قيمت ٣٠ و ٣٥ و ٤٠ روپيه هے آرڈر كے همراه ٥ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹـري نمبر ١٠/٣ لوئر چيت پور روڈ كلكته -

Commercial Harmonium Factory
No. 10/3 Lower Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونيم

اسكے مقابله ميں تمام هرمونيم بيكار هيں اسے انڈين ايكزي بيشن سنه ١٩٠٠ ميں گولڈ مڈل حاصل كي هے - اسكے آگے زياده تعريف كي كونسي ضرورت هے -

گارنٹي تين ٣ سال -

اكٹو سنگل سٹ رڈ سي ٹوسي قيمت ١٥ - ١٧ - ٢٠ روپيه " ڈبل " " - قيمت ٢٧ - ٣٠ ٣٥ روپيه

هر درخواست كے ساتهه پانچ روپيه پيشگي آنا چاهيے -

A. P. Day and Co.
Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسـير

داخلي - خارجي - خوني وغيره كيسا هي هو' اسكے استعمال سے كلي آرام هوجاتا هے قيمت في شيشي چار روپيه -

سفيد داغ كالا جواب علاج

بدن ميں كيساهي سفيد داغ كيوں نهو اسكے استعمال سے بالكل آرام هوجاتا هے - قيمت في شيشي چار روپيه -

WhiteandGo. . Tollygunge
Calcutta

استره كي ضرورت نهيں

مولتزر صاحب كا هير ڈيلي ٹري لگا ليجيے اور ايک منٹ ميں بالوں كو صاف كرليجيے في شيشي چهه آنه تين شيشي ايک روپيه -

پهـول راني

نهايت خوشبودار روغـن پهول هے اسكے استعمال سے دل و دماغ تازه رهتا هے اسطرحكا روغن ابتـک كسي نے ايجاد نهيں كيا -

قيمت في شيشي باره آنـه ايک درجن سات روپيه آٹهه آنـه -

Muithra & Go 1-1 Tarah Chatterjee Lane,
Galcutta.

اصلي مكـر دهـج

جو كه خاص طـلا سے بنايا گيا هے يه دوا خون كو صاف كرتا هے بدن كو قوت بخشتا هے ' ناتوانوں كو توانا كرديتا هے -

مرد و عورت دونوں كے استعمـال كے لايق هے - قيمت نمبر ١ ايک توله پچاس روپيه نمبر ٢ " " بتيس ٣٢ روپيه

½ ١ سے كم درخواست نهيں آنا چاهے -

Imperial Depet.
60 Sujopal Mulluk Lane
Bow Basar Galcutta

سنـگاري فلوٹ

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم سنگل ريڈ C سے C تک يا F سے F تک قيمت ١٥ - ١٨ - ٢٢ - ٢٥ روپيه

ڈبل ريڈ قيمت ٢٢ - ٢٧ - ٣٢ روپيه

اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -

هر فرمايش كے ساتهه ٥ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت !! مفت !!

داني صاحب ڈاكٹـر كے - سي - داس صاحب تصنيف كرده نوجوانوں كا رهنما و صحت جسماني و زندگاني كا بيمه كتاب قانون عياشي - مفت روانه هوگا -

Swasthy as at harmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات میں ہے - اپ آمي تھے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے آپکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نه کھانا - انگریزي جنرل کا مین موقعه جنگ پسر اپکا شکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا است مین مبتلا هونا - سکھونسے جهاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹھ کا خواب هولناک دیکھکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتھه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري اور عیبي اونٹونکا مدد پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعــــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکھٹے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹھه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتھه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں و دینکي سمجھکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه دلچسپ نظارہ اور مجموم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبه الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وهاں جو قدم زائي کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے با تصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۳ روپیه - ۴ [نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ · روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سائز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا هوا مزہ دار مچھلي کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھه کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماري اور کھانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے " کاڈ لیور والل کمپاونڈ " یعنے همارے یهاں کے تیار کیے هوئے مچھلي کے تیل سے بڑھکر کوئي دوسري دوا نهیں ہے -

ایک بڑي خرابي مچھلي کے تیلوں میں یه ہے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا هوتي ہے اور کبھي کم مقدار کا ایک خوراک بھي کھانا ناممکن هو جاتا ہے

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقه یه ہے که نروے ملک کي " کاڈ " مچھلي سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو " مالت ایکسٹراکت " و " هائپو فاسفائٹس " و " گلیسرن " و " اورمٹکس " (خوشبو دار چیزیں) اور پھیکے " کریوسوت " اور " گوئیا کول ") کے ساتھه ملانے سے یهه مشکل حل هو جاتي ہے - کیونکه " کاڈ لیور والل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکی بد مزگی دور هوگئی ہے بلکه وہ مزہ دار هوگیا ہے اور اس سے پھرتي اور بشاشت هوتي ہے مگر یه مرکب دوا " کاڈ لیور والل " کے عمدہ فائدہ کو نهیں روکتي ہے - اسکو بهت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے هیں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹھے کمزور هو جائیں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رہے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کھانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگیا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسه کی قوت نقصان هوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لیور والل " استعمال کرو - اور یهه ان تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے هیں کهیں بهتر ہے - یه دوا هر طرح سے بهت هی اچھي ہے - یه دوا پاني و دودھه وغیرہ کے ساتھه کھلجاتي ہے اور خوش مزہ هونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بهت پسند کرتے هیں - نسخه کو بوتل پر لکھه دیا گیا ہے - قیمت بڑي بوتل تین روپیه اور چھوٹي بوتل ڈیڑھه روپیه -

" واٹر بري " کا نام یاد رکھیے
یهه سب دوا نیچے لکھے هوے پته پر ملتی ہے :—
ایچ - اس : عبد الغنی کولوٹوله اسٹریٹ کلکته

چند نادر اور کمیاب کتابیں

اغا احمد علي ــ رسالہ رانہ - در ارزان شعر - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۸۴ هجري صفحہ ۱۵۴ قیمت ایک روپیہ - (راتدمي) فتوح البصر عربي کلکتہ سنہ ۱۸۶۱ع قیمت ایک روپیہ - صرف ایک ایک نسخہ ان دونوں کتابوں کا رهگیا ہے - (حمزہ بن الحسن الاصفہاني) تاریخ ملوک الارض - عربي کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۲۱۲ - ایک روپیہ ۸ آنہ- (عبد الرحیم گورکهپوري) پند نامہ بہرامي فارسي چهاپہ نہایت نفیس - کاغذ عمدہ - کلکتہ سنہ ۱۸۹۰ع صرف دو نسخہ رهگیا ہے صفحہ ۹۲ قیمت ۱۲ آنہ (عبد الرحیم) خزانة العلم - در هندسہ' اقلیدس' مساحت وغیرہ - صرف ایک نسخہ اخیر کے دو چار ورق نہیں هیں - صفحہ ۹۳۶ مطبوعہ کلکتہ ۵ روپیہ - (عبد الرحیم) تاریخ هندوستان - مارشمن صاحب کي کتاب کا ترجمہ فارسي - کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۴۵۴ کاغذ اور چهاپہ نہایت عمدہ صرف ۲ نسخہ رهگیا ہے ۳ روپیہ- (تاریخ نادري) مع فرهنگ کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ صفحہ ۳۸ صرف ایک نسخہ ۲ - روپیہ - ۸ آنہ (شرح مفصل) تصنیف علامہ محمود زمخشري - شارح مولوي عبدالغني صفحہ ۳۸۸ قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ (کلید دانش) - براے تعلیم اطفال فارسي خوانان حصہ سوم ۳/۱ حصہ چہارم ۳ آنہ - هر دو حصہ ۴ آنہ - (رسالہ امثال مرادفہ) فارسي - عربي - اردو انگریزي - هندي - صفحہ ۵۵ ایک روپیہ صرف ایک نسخہ ہے - (اخوان الصفا عربی) - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۳۵۶ - ۲ روپیہ (عبد الکریم خان بہادر) رموز الاخلاق فارسي - ۳ آنہ

ایضاً	ترجمہ اردو ۳ آنہ '
ایضاً	موارد الکلم در علم البیان کلکتہ سنہ ۱۳۰۳ھ صفحہ ۱۲۰ ایک روپیہ -

ابن حجر المکي غبطة الناظر - حالات شیخ عبد القادر جیلاني عربي ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ :ــ قطب الدین احمد - نمبر ۳ مارسٹن اسٹریٹ - کلکتہ

مسلمان مستورات کی دیني' اخلاقي' مذهبي حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ا۱ہزار صفحہ سے زیادہ کي کتاب بہشتي زیور قیمت ۳ روپیہ سارهے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو هندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامة حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوي نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کي دیني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هر قسم کے مسائل شرعیہ اور دنیوي امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضرورت نہیں - اردو پڑهي هوئي عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچهی طرح پڑه سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تهوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑهکر اردو خواں بن سکتے هیں - اور باقي حصوں کے پڑهنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتهہ اسکی بهي تعلیم جاري کردي جاتي ہے' اور قرآن مجید کے ساتهہ ساتهہ یہ کتاب ختم هو جاتي ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاري ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئي ہے کہ اسوقت تک بار بار چهپکر ساٹهہ ستر هزار سے زیادہ شائع هو چکي ہے - دهلي' لکهنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گهر گهر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ هندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدها جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکي هیں' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکهي گئي ہے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هیں اور سارهے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکهنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سوم روزہ' زکوۃ' قرباني' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق' نکاح' مہر' ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مسروجہ شادي غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ هفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار-

حصہ هشتم نیک بی بیونکی حکایتیں و سیرت نبوي -

حصہ نہم ضروري اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دهم دنیاوي هدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصہ بہشتي گوهر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت سارهے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیہ سارهے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ هوگا' اور تقویم شرعي و بہترین جہیز مفت نذر هوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعي - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشي ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتري مرتب نہیں هوئي قیمت ڈیرہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین هاشمي - دارالعلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کہانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کہانے میں بدمزہ بہی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تہی تو تیل - چربی - مسکہ - گہی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تہا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پہولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بہی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بہی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گہنے اگلتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بہی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گہر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پہرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بہی لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بہی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بہی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بہی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بہی استعمال کیجاے تو بہوک بڑہ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کہانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بہی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر رجسٹرڈ

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

حسبنا الله و نعم الوکیل

ٹرکش سلطانہ هیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولي

جسے تمام عالم نے ٹرکش امپیرئیل هیرڈائی کا لقب عطا فرمایا هے - یہ بد ضرر بلا داغ جلد بلاسے بوئي نا گوار بلکہ فرحت افزاے دل و جان عطر بار خوشبو دار خضاب کمیاب هے - سہولت کے ساتهہ ۲ - ۳ قطرہ برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنالیجیے ایک شیشي برسونکے لیے کافي هے - قیمت في شیشي کلاں تین روپیہ - شیشی خرد دو روپیہ -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان - ڈي - صاحب ال - ارسي - پي - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکتہ تحریر فرماتے هیں واقعي یہ ایک تحفہ بیش بہا کمیاب بلکہ نایاب استمبولی خضاب دنیاوي خضابوں میں اعلی دیکھا هے ' بیشک یہ روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر هے - اسکي جسقدر تعریف کي جاے بجا هے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱۵ مومن پور روڈ خضر پور کلکتہ

No. 15 Mominpure Road Khidderpure Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ مواد صافي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتی هے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کرسکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی هے - مسلوبہ وغیرہ کو بھی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے - ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیہ اور دس دن دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - " میںنے اوبهرالین کو امراض مستورات کیلیے " نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ویلس - ایل - ایم - ایل - آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - " نمونے کي شیشیاں اوبهرالین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈي - ایم - ڈي (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال ارکاڈي بمبئي فرماتي هیں : " اوبهرالین جسکو کہ میںنے استعمال کیا هے " زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا هے "

قیمت في بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۹ روپیہ -

پرچہ هدایت مفت درخواست آنے پر روانہ هوتا هے

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta,

هر فرمایش میں الهلال کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوںمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے : اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - تهوڑي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۲ آنہ محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینہ کے لیے رعایت
تین دنکے اندر زر واپس
اگر ناپسند هوے -

سائز فاکسن فلوٹ هارمونیم جسکي دهیمی اور میٹهي آواز بنگالي اور هندوستانی موسیقي سے خاص مناسبت هے - شیشم کي لکڑی سے بني هوئي ' اور نہایت عمدہ ریڈ - تین برسکي گارنٹي - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیہ - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیہ - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیہ - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیہ پیشگي ۵ روپیہ -

نیشنل هارمونیم کمپنی - ڈاکخانہ سملہ A - کلکتہ

Nashnal Harmonum Co.
P.O. Simla A.
Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتی هے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکها رهی هے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتهہ ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دمغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی هے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے کہ کبهي ایسا گمان تک بهي نہیں هوتا کہ وہ کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

جلد ۵ | نمبر ۱۰

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۰ شوال ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta Wednesday September 2 1914

وحید مقصد

الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ. هُوَ
اجْتَبَاكُمْ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ
مِنْ حَرَجٍ. مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ. هُوَ
سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا
لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ، وَ
تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ. فَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ. وَاعْتَصِمُوا
بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَ
نِعْمَ النَّصِيرُ (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچہ — چار آنہ

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھوںمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آلکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ - دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا بروے الظاہر داری - طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوںکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریوںکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی مع نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کرلو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دفاتر کتیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا و احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگ ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - ا محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کردیا اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہروقت ٹکہہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنا نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے خرید کر آزمایش کیجئے اگر درست اور زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں ہوتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت ۹ روپے چھوٹے سائز کی روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات رو

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بلکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھہ پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا لاجواب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی قیمت ا معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں ' کلاک ' گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۱۳۰ مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab).

Tel Address "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly .. Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۰ | کلکتہ چہار شنبہ ۱۰ - شوال ۱۳۳۲ هجري | جلد ۵
Calcutta : Wednesday, September, 2. 1914.

النبـــاء العظيـــم :

الذي هم فيه مختلفون !

سقـوط بلجيـم و فتـح خـط پيـرس

جنـگ کے پہلے باب کا اختتـام

اور

دوسـرے کا آغاز !!

(ا)

رشدوا شدة أخرى ' فجروا
بارجل مثلهـم ورموا جويدا !

عم يتسـاءلون ؟ عن النبـاء العظيم الذی هم فيه مختلفون ؟ كيا هے جسكو لوگ پوچهه رهے هيں اور جسكي حقيقت كيليے مضطر و بيقرار هيں ؟ يه ساللين حقيقت كا تحير' يه طالبين كشف و انكشاف كا تفحص' اور يه متلاشيان اصليت كي سرگرداني' كس حقيقت مستور' كس چهرهٔ محجوب' كس مقصود مجهول' اور كس علم غير معلوم كيليے هے ؟ كيا اس حادثهٔ عظيم كيليے جو هوچكا اور جسكي واقعيت سبهي ستر و حجاب سے بے پروا اور دست خدم و انكار كي رسائي سے بلند تر هے ؟ كيا اس يوم عظيم كيليے جسكے قرب كي علامتيں ظاهر هوچكيں' اور جسكي برهنه حقيقة هالله عالم آشكارا هونے كيليے سرپر آگئي هے ؟ كيا اس يوم الفصل كيليے جس نے ثبات و قرار كا فيصله كرديا' اور جو اپنے مراقب قريبه كي ترجماني ميں صريح البيان هے ؟ كيا اس يوم التغابن كيليے جس نے بالاخر ضعف و قوت' انضباط و انهزام' اجتماع و افتراق' اقدام و ادبار' اور اميد و بيم كي تقسيم كردي' اور هر گروه كو جو كچهه ملنے والا تها ملگيا ؟ و ذالك يوم التغابن (٦٤ : ٢١) يعني كيا اس "نباء عظيم" كيليے جسكي روشني كي شعاعوں كو تاريكيوں كي بڑي بڑي ديواريں كهڑي كرکے روكنا چاها مگر وه نه ركيں ؟ جسكي زبان حقيقت كي رمز فروش صداؤں كو هنگامهٔ ادعا و تضليل ميں گم كردينا چاها مگر گم نه هوئيں ؟ جسكے روے اصليت كو نقاب هاے توجيه و تعليل اور پرده هاے تفسير و تشريح كے دست تصرف و تعرف نے مستور كرنا چاها مگر مستور نه هوا ؟

سقوط بلجيم : سواے انٹورپ کے اور تمام مقامات پر جرمني قابض هوچكي هے - (نقشه نمبر - ۳)

با ايں همه معلوم سے تجاهل هے' اصليت سے ابا هے' يقين كا اعتراف نهيں' اور حقيقت كيليے باهم اختلاف كيا جا رها هے ؟ عن النباء العظيم الذي هم فيه مختلفون ؟ (٧٨ : ١) خير' اگر تجاهل هے تو علم اليقين بهي دور نهيں ' اگر انكار مشكوک هے تو اعتراف يقين كا بهي وقت آنے والا هے' اگر يقين نهيں هے تو ظن و شک بهي زياده دير كا مهمان نهيں' اگر اختلاف هے تو حقيقة نابتة و مشهوده كے ظهور ميں بهي اب شايد اتني هي دير رهگئي هے جتني دير آفتاب كے ايک طلوع و غروب ميں هوتي هے - عجب نهيں كه ان سطروں كي اشاعت سے پہلے لوگ اس حقيقت كو معلوم كرليں' جسكي نسبت وه سوال كرتے اور باهم مختلف هيں : كلا سيعلمون ' ثم كلا سيعلمون (٧٨ : ٢)

(انكم لفى قول مختلف !)

كرهٔ ارضي كے كڑوروں انسان ايک امر واقع و محسوس كے متعلق آجكل جس طرح جہل و بے خبري ' شک و ريب ' ظن و تخمين' اور افكار مختلفه و متضاده كے عالم ميں زندگي بسر كررهے هيں' وه دنيا كي نئي تاريخ ميں هميشه ايک عجيب واقعه سمجها جائيگا - نئے تمدن نے جسقدر عظيم الشان خدمتيں رسل و رسائل اور اخبار و روايت كي پچهلي ايک صدي ميں انجام دي تهيں ' وه سب كي سب اسطرح منهدم هوگئي هيں' گويا مفتوح ممالک كے آتش زده مكانوں اور زير جنگ آباديوں كي برباد شده رونق كي طرح انهيں بهي جنگ كے شعلوں كے نذر هوجانا تها - ريل اور تار كا وجود بالكل بيكار هے- پريس ' اخبارات ' خبروں كي ايجنسياں ' اور نامه نگاران جنگ كي صفيں كچهه بهي مفيد نهيں هوسكتيں - يه سب كے

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں۔اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل نٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپ نے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

انریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ھوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کر رھي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپني کي بنائی ھوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ھوں کہ بہت جلد اس کمپني کي سرپرستي ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ھو -

---

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپنے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ھز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ھیں اور مجکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ٹنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اس مقصد کے حصول کیلیے جرمنی کے آگے متعدد راستے تے - ایک راستہ یہ تھا کہ فرانس میں براہ راست اُس متصلہ سرحد سے داخل ہوجاے جو سوٹزرلینڈ کے مجمع الثغور (لگی سرحدوں کے ملنے کی جگہ) سے لیکے لانگوے اور لکسم برگ تک چلی گئی ہے - (دیکھو نقشہ نمبر ۲) دوسرا یہ کہ سوئٹزر لینڈ ہوکر گذرے - تیسرا راستہ براہ بلجیم تھا - جرمنی نے اپنے تمام مصالح جغرافیالی و فوجی کو ملحوظ رکھکے (جنکی تفصیل پہلے ہوچکی ہے) آخری راستہ تجویز کیا جیسا کہ دس سال پہلے سے تجویز کرچکی تھی' اور ۵ - اگست کو پانچ جرمن دستے بلجیم میں داخل ہوگئے -

فرانس نے بظاہر اپنے لیے ہجوم اور دفاع کے دو خط قرار دیے ایک طرف تو حدود جرمنی میں میلز کی جانب بڑھا ' اور دوسری طرف بلجیم کے ساتھہ ملکر جرمنی کے ہجوم کو روکنا چاہا جو بلجیم کو مسخر کرکے پیرس کی طرف بڑھنا چاہتی تھی -

فرانس کا مقصد ہجوم اور حملے سے اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا تھا کہ جہانتک ممکن ہو جرمنی کے اندر بڑھتا جاے ' اور اسطرح اسکے شمالی حملہ کی مشغولیت میں (جو براہ بلجیم ہے) خلل ڈالدے -

لیکن اسکی انتہائی طاقت کا اصلی میدان بلجیم تھا ' اور یہاں پہونچکر اسکی منزل دفاع یہ تھی کہ جرمنی کو اول تو بلجیم کی تسخیر سے روکے ' اور اگر روک نہ سکے تو کم از کم اپنی سرحد میں داخل نہ ہونے دے -

انگلستان نے فرانس کی حمایت کی اور جنگ کے میدان میں اترا - اسکا مقصد جنگ خشکی میں فرانس اور بلجیم کی حمایت تھا تاکہ جرمنی انپر قابض نہو اور فرانس میں داخل نہ ہوسکے' اور دریا میں بحر شمالی کے اندر یا تو جرمنی پر حملہ کرنا یا اسکے حملہ کا دفاع -

روس ایک طرف استریا سے متصل ہے ' دوسری طرف جرمنی سے - وہ دونوں طرف حملہ آور ہوا - جرمنی کی سرحد پر مشرقی پروشیا کی طرف سے' اور آسٹریا میں اسکے صوبہ گلیشیا کی جانب سے - روس نے اپنا خط جنگ یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ مشرقی پروشیا میں بڑھتے ہوے اسکے صدر مقام " کونگز برگ " پر قابض ہو جائیگا ' اور پھر براہ راست برلن (دار الحکومت جرمنی) تک بڑھتا ہوا چلا جائیگا - جس طرح جرمنی کی منزل مقصود پیرس ہے ' ٹھیک اسی طرح روس کی منزل جنگ برلن قرار دینی چاہیے -

(سد سکندری)

اب جبکہ بلجیم کی قسمت کا درد انگیز فیصلہ ہوچکا ہے اور باستثناے انٹورپ تمام خاک بلجیم جرمن سواروں کا جولانگاہ بن چکی ہے' ہم اسکے لیے بالکل طیار نہیں ہیں کہ بلجیم کی بے حقیقتی اور حقارت کے افسانے سنیں - ابھی ایک ہفتہ کی بات ہے کہ لی یز اور نامور کے قلعوں کے متعلق نہایت ادعاء اور وثوق کے ساتھہ بیان کیا جاتا تھا کہ " تمام دنیا میں اول درجہ کے جنگی اور دفاعی استحکامات ہیں " اور علی الخصوص لی یز کے بارہ قلعے جو علاوہ اپنے عدیم النظیر استحکام و تحصن کے دریا' جنگل اور پہاڑوں کی طبیعی مشکلات سے بھی گھرے ہوے ہیں' اور ایک ایسے آہنی اور ناممکن التسخیر دائرے میں پھیلے ہوے ہیں' جنسے بڑھکر محکم دائرۂ دفاع نہ صرف یورپ' بلکہ تمام دنیا کی جنگی تعمیرات میں شاید ہی کوئی اور ہوگا -

لی یز کے بعد دوسرے درجہ پر بلجیم کا مستحکم ترین مقام نامور ہے جسکے نو قلعے تمام یورپ میں اپنی خصوصیات تحصین میں ضرب المثل ہیں - بلکہ بعض ماہرین جنگ کی نظریں (فتح نامور سے پہلے) اسے لی یز سے بھی زیادہ دشوار گذار جگہ سمجھتی تھیں -

ان اسباب سے فرانس نے اپنی سب سے بڑی اولین کامیابی یہ سمجھی کہ بلجیم کو جرمنی کے مقابلہ کیلیے طیار کردیا جاے اور اسکے ناممکن التسخیر قلعے فرانس اور جرمنی کے درمیان سد سکندری کا کام دینے لگیں -

پس الائز (یعنی حلفاء متحدۂ فرانس و انگلستان و روس) نے ترتیب جنگ یہ قرار دی (جیسا کہ ۴ - اگست سے لیکے اس وقت تک کی تار برقیوں اور علی الخصوص پریس بیورا کے تصریح اظہارات رسمیہ سے واضح ہوتا ہے) کہ جرمن بلجیم کے استحکامات کے ثبات سے اس وقت تک روکی جاے' جب تک کہ فرانس اور انگلستان کی فوجیں بلجیم میں لڑنے کیلیے نہ پہنچ جائیں' اور وہ متحد ہوکر اگر جرمنی کو بڑھنے سے روک نہ سکیں تو اقلاً سرحد فرانس تک تو نہ پہونچنے دیں -

اسکے بعد انکی نظریں روس کی طرف اُٹھیں' اور امید کا آفتاب مشرقی پروشیا کے اُفق پر طلوع ہوا - اسکی کرنیں جسقدر پھیلتی جاتی تھیں' اتنی ہی اس " جنگی حقیقت " کا زیادہ بلند آہنگی سے صور پھونکا جاتا تھا کہ " سٹیم رولر (روس) گو بہت دیر میں متحرک ہوتا ہے' مگر جب متحرک ہوتا ہے تو حریف کو آٹے کی طرح پیس ڈالتا ہے "

الائز نے کامل وثوق کے ساتھہ اس امید کو قبول کیا کہ وہ جرمنی کو بلجیم میں روک لینگے' اور اگر روک نہ سکے تو اقلاً سرحد فرانس و بلجیم سے تو گذرنے نہ دینگے - اتنے عرصے میں " سیٹم رولر " اچھی طرح متحرک ہوکر زور سے گردش کھائیگا ' اور کونگز برگ سے برلن تک کے خط کو پیس کر رکھدیگا !

اگر آپ روزانہ اخبارات پڑھتے رہے ہیں تو ۲۰ سے ۲۸ - اگست تک کی تاربرقیوں اور ان استخراجات پر ایک نظر ڈال لیں جو انگریزی پریس اس عرصے میں کرتا رہا ہے -

(انقلاب)

لیکن یہی فرانس اور جرمنی کا میدان جنگ ہے جب سنہ ۷۱ میں ایک فتح مند وزارت خانے کے اندر کہا گیا تھا :

" قلم کا بنایا ہوا نقشہ پھاڑ دو کیونکہ صفحۂ زمین پر تلوار کی نوک نے دوسرا نقشہ کھینچ دیا ہے "

اور قریب قریب یہی جملہ ہے جسے نومبر سنہ ۱۹۱۲ کی شام کو گلڈ ہال لندن میں مسٹر ایسکو یتھہ نے دھرایا تھا جبکہ اُنہوں نے جنگ بلقان کے بعد پہلی تقریر کی تھی ' اور فتح سلانیک کی خبر سنائی تھی : و تلک الایام نداولها بین الناس !

یورپ کے وہ نقشے جو معرکۂ واٹرلو کے بعد سے اس وقت تک کاغذ پر بنائے گئے ' ابھی بالکل پارہ پارہ نہیں ہوے ہیں گو بیکار ضرور ہوگئے ہیں' لیکن اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ارادوں اور امیدوں کے جو نقشے ادعا کے قلم سے یقین کے صفحوں پر کھینچے گئے تھے ' بالاخر ایک ہفتے کے حوادث سریعہ اور انقلابات عدیدہ نے اُنھیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کردیا ' اور حریف قاہر نے لی یز سے نکلکر' برسلز سے بڑھکر' نامور کو کچل کر' اور سرحد فرانس کو عبور کرکے کہا : " سچا نقشہ وہی ہے جو فتح مند سواروں کی اڑائی ہوئی گرد کی چادر کے نیچے کامیاب تلوار کی نوک سے کھینچا جاے " ! اللھــم مالك الملك !

تؤتي الملك من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدك الخیر ! انك على كل شي قدیر !

سب اسکے لیے بیکار محض ہوگئے ہیں کہ دنیا کے سب سے بڑے حادثہ کے متعلق دنیا کو صحیح و یقینی خبریں پہنچائیں !

خبروں کے سرکاری احتساب نے تمام وسائل پر قبضہ کرلیا ہے اور کوئی خبر بغیر حذف و اضافہ' تعریف و تحشیہ' اور تصرف و تبدیل کے دنیا تک نہیں پہونچ سکتی - ہم اُن خبروں کے متعلق کچھہ نہیں جانتے جو جرمنی اور آسٹریا کے ذریعہ ملتی ہونگی' مگر ہمارے سامنے وہ ذخیرہ موجود ہے جو ہم تک پہنچتا ہے' اور افسوس کہ وہ بھی روایت کی ناکام سعی تعریف و اخفا کے مختلف متضاد مناظر کا ایک ایسا مجموعہ ہے جسکے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی بمشکل " خبر " کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے - اسکی خاموشی عجیب ہے مگر اسکی آواز عجیب تر ہے - وہ جب لاعلمی کا اظہار کرتا ہے تو سادھہ ہی ایک شبہہ انگیز علم کے دیدبے سے بھی نہیں بچ سکتا ' لیکن جب خبر دیتا ہے تو اسکی تصرف کردہ صورت میں اطمینان اور تشفی کے پیدا کرنے سے عموماً عاجز ثابت ہوتا ہے اور اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ حقیقت کی قوت ناقابل تضعیف ہے اور اس سے بہت بلند تر ہے کہ تصرف کا ہاتھہ اسے نیچا کرسکے - سب سے زیادہ عجیب نمایش اس خبر رسانی کی وہ ہوتی ہے جب صریح متضاد خبریں یکے بعد دیگرے آنے لگتی ہیں' اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑی زنجیر کی درمیانی کڑیاں بے ترتیبی کے ساتھہ نکال دی گئی ہیں' اور بقیہ ٹکڑوں کو بغیر باہم ملانے اور جوڑنے کے جلدی میں پھینکدیا ہے - اب وہ کسی طرح بھی باہم نہیں جڑ سکتیں !!

(حقیقة قاهرة !)

تاہم حقیقت کا اظہار جلد یا بدیر ناگزیر ہے ' اور واقعات اپنی قوت میں اٹل اور اپنے اظہار میں نا قابل تسخیر ہیں - حوادث نے جلد جلد ورق الٹے اور دو ہفتہ کے اندر ہی اندر نقشۂ جنگ بالکل منقلب ہوگیا - درمیان کی کڑیاں چھوڑ دی گئی ہوں لیکن آخری سرا زیادہ عرصہ تک مخفی نہیں رہسکتا اور وہ سامنے آہی جاتا ہے -

اب بہت سے پردے اٹھہ چکے ہیں ' بہت سے اٹھنے والے ہیں' اور عجب نہیں کہ علم صحیح کا افق اسقدر تاریک نہ رہے جیسا کہ ابتک رہچکا ہے - اگر تمام خبروں کو ترتیب و تدقیق کے ساتھہ سامنے رکھا جاے تو حقیقت بالکل منکشف ہوجاتی ہے' اور اُن لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جنہوں نے اپنی راے کو خبروں کے نتائج کی جگہ محض انکی تفسیر و توجیہ کرنے والوں کا اعلان و ادعاء کی ناکام بالا خانیوں پر چھوڑ دیا ہے -

(جنگ بست روزہ)

ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال نہ ہو ' مگر ہمارا یقین ہے کہ ہم نے پچھلے تین ہفتے ایک عظیم الشان جنگ " بست روزہ " کے عہد میں بسر کیے ہیں جسپر جنگ یورپ کا پہلا دور ختم ہوگیا ' اور اگر اس جنگ کو دو منزلوں میں تقسیم کردیا جاے تو اسکی پہلی اہم ترین منزل وہی تھی جو محاصرۂ لی یژ (یا لیج) سے شروع ہوئی ' اور جرمنی نے سرحدِ فرانس عبور کرکے پر ختم ہوگئی - اب صرف دوسری منزل باقی ہے جسکا معرکہ گاہ پیرس اور اسکے حوالی و اطراف کے استحکامات خمسہ ہونگے' اور اسوقت (یکم سپتمبر) کی آخری خبروں نے اسکے قریب ترین علائم کی اطلاع دیدی ہے !

اس عہد کی جنگ کا طرح اسکی ہر بات عجیب ہے - کروڑوں انسان ہیں جو اب تک کسی بڑے سرحدی معرکہ کے انتظار میں بے چینی کی کروٹیں بدل رہے ہیں ' وہ اس تعلیم پر قانع ہوگئے ہیں جو انہیں دی جا رہی ہے ' اور جسمیں ایک ہفتہ سے روزانہ کہا جا رہا ہے کہ " اب تک جو کچھہ ہوا ہے وہ کچھہ بھی نہیں ہے' اور جو کچھہ ہونے والا ہے وہ اب ہوگا " لیکن یہ کیسی عجیب غلط فہمی ہے اور کیسی عظیم الشان بے خبری ؟ وہ یقیناً تاریکی میں ہیں اور انہیں روشنی کیلیے نکلنا چاہیے - وہ یقین کریں کہ جنگ اپنے نصف اہم سے گذر گئی' اور نصف آخر درپیش ہے - اب اُس چیز کے بے فائدہ انتظار کی جگہہ جو ہوچکی ہے ' انہیں چاہیے کہ اُس معرکہ کا انتظار کریں جو ہونے والا ہے : ماینظرون الا صیحة واحدة تاخذ هم وهم یخصمون ! (۳۶ : ۳۴)

(تمـاشه گاہ جنگ)

ہم چاہتے ہیں کہ داستان کو کسی قدر ابتداسے شروع کریں تاکہ وہ تمام ترتیبات اچھی طرح واضح ہوجائیں جنسے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے -

سب سے پہلے ایک نظر یورپ کے نقشے پر ڈال لیجیے' اور دیکھیے کہ فریقین جنگ کا جغرافیائی رشتہ کیا ہے ' اور جنگ کے خطوط کن کن مقامات سے شروع ہوتے ہیں ؟

آپکے مشرقی جانب روس کا عظیم الشان رقبہ پھیلا ہوا ہے ' اسکے بعد ہی جرمنی ہے' اور مغربی روس کی سرحدیں جرمنی کے حصۂ پر وشیا سے' اور نیچے آکر جنوبی روس کی سرحدیں آسٹریا ہنگری سے ملگئی ہیں - روس و جرمنی شمال کی جانب بحر بالٹک سے متصل ہیں' اور روس اپنے جنوبی نشیب میں بحر اسود پر آکر مقام اوڈیسہ میں ملگیا ہے -

جرمنی سے مغرب جانب فرانس ہے - جرمنی اور فرانس کی سرحد درمیان میں دو سو میل تک تو بالکل متصل ہے' لیکن شمالی جانب ایک مثلث ٹکڑے کی شکل میں بلجیم حائل ہوگیا ہے' اور جنوبی نشیب میں سوئٹزرلینڈ ہے -

بلجیم کا مثلث اسطرح حائل ہوا ہے کہ اسکا جنوبی کونا لکسمبرگ نامی ایک چھوٹی سی خود مختار ریاست سے متشکل ہوا ہے -

(خطوط و منازل جنگ)

اعلان جنگ دو فریقوں میں ہوا- یعنے فرانس' روس' انگلستان- اور دوسری طرف جرمنی اور آسٹریا - پس یہ پانچوں سلطنتیں اپنی اپنی سرحدوں سے ہجوم و دفاع کے خطوط پر بڑھیں -

جنگ کے متعلق راے قائم کرنے کیلیے مقدم امر یہ ہے کہ ہر فریق جنگ کا خط جنگ اور منزل مقصود متعین کرلیا جاے - کیونکہ فتح اور کامیابی کے معنی صرف یہ ہیں کہ اپنے خطوط پر قائم رہکر پیش نظر منزل مقصود تک رسائی حاصل کی جاے -

موجودہ جنگ رقبہ اور ممالک کی جنگ نہیں ہے' کوئی وسیع زمین فریقین کے سامنے نہیں اور نہ محض کثرت مقتولین و شدت قتل و غارت کامیابی کا معیار ہوسکتا ہے - دونوں فریقوں کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں ' اور زیادہ سے زیادہ تین چار سو میل کے اندر رہکر انہیں اپنی قسمتوں کا فیصلہ کرنا ہے - پس فتح و کامیابی کا اندازہ صرف اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر فریق کا مقصد سفر متعین کرکے دیکھا جاے کہ وہ کہاں تک اس سے قریب ہوا ہے' اور کس قدر راستہ طے کرنے کیلیے باقی رہگیا ہے ؟

جرمنی کا خط جنگ اور منزل مقصود بالکل واضح ہوگیا ہے اس سنہ ۱۹۱۴ میں بھی وہی ہے جو سنہ ۷۰ اور ۱۸۷۱ میں تھا - یعنے بخط مستقیم سرحد جرمنی سے نکلنا اور پیرس پر قابض ہوجانا

ا جو ارادوں اور امیدوں نے بڑے زٹرق کے ساتھہ بنائے تھے : نقد
ں السیف العزل !

یہ معرکۂ عظیمۂ منتظرہ سرحد کا آخری میدان تھا اسکے بعد
ں دوسرے سرحدی معرکے کا انتظار باقی نہ رہا جسکی ہمیشہ
ید دلائی جا رہی تھی -

لیکن قبل اسکے کہ متحدہ فوج کے مزید تقہقرکی خبر آئے' نامور
تسخیرکی خبر آگئی (جسکا لینا بلجیم کی زبان میں " ابھی باقی
" اور جو " لیے یثرب سے زیادہ مستحکم ہے") اور اسکے ساتھہ ہی
ازی زوالے کا وہ معرکہ عظیم پیش آیا جو ہمارے عقیدے میں
متحدہ فوج اور جرمنی کے اس منتظر اور قریب الوقوع سرحدی
معرکۂ عظیم کا پہلا ٹکرہ تھا جسکا دنیا انتظار کر رہی تھی اور جو بالآخر
ں کے بعد اس درجہ وسیع ہوا کہ اس نے فرانس کی سرحدی
جنگ کا فیصلہ کرکے جنگ یورپ کا پہلا بست روزہ باب ختم
دیا !

اسی معرکہ میں پہلی مرتبہ ہمارے سامنے انگریزی فوج کے
نقصانات کو شمار و اعداد کی صورت میں پیش کیا ہے اور
اعتراف کیا گیا ہے کہ دو ہزار سے زاید کا نقصان ہوا -

اب آپ نقشہ نمبر ۲ کو دیکھئے - پرونا مارق ' مارشی نز ' ارچنز
پرنز تقریباً پچاس ساٹھہ میل سرحد فرانس کے اندر ہیں -
بس اس تار نے فیصلۂ جنگ کو بے نقاب کردیا ' اور وہ دنیا جسے روس
کے برلن پر قابض ہونے کی امید دلائی گئی تھی ' یہ سنکر مبہوت
ہوگئی کہ جرمنی سرحد فرانس کو عبور کرکے پچاس میل آگے
بڑھ آئی ہے اور پیرس سے صرف سوا سو میل کے فاصلے پر ہے !

اسی کے ساتھہ " کیمبرے " کے دوسرے معرکۂ عظیم کی خبر
آئی جو ارچیز کے بعد واقع ہے اور جس سے پیرس کا فاصلہ صرف
یکسو میل رہجاتا ہے - حسب اعلان لارڈ کچنر' یہ معرکہ تین چار دن
تک متصل جاری رہا ' اور " انگریزی فوج کا ۵ - سے ۶ - ہزار
تک نقصان ہوا "

(مزید پیش قدمی)

نا کامی کا رشتہ پھیلتا جاتا ' اور امیدوں اور قیاسوں کا چراغ گل
ہوگیا ہے - " کیمبرے " فرانسیسی سرحد میں ایک مستحکم
مقام ہے' لیکن جرمنی کی پیش قدمی ہر نئے طلوع آفتاب کے
ساتھہ ایک نئے اقدام کی خبر دے رہی ہے اور یہ بھی ہمارا حال ہے
کہ اپنی آنکھیں اور کان نہیں رکھتے ' نہیں کہہ جاسکتا کہ اصلیت
سے کس قدر زیادہ سریع السیر اور انقلاب انگیز ہوگی؟ کیمبرے
سے مائل بہ مغرب تقریباً ۴۵ میل آگے پاپامے ایک مقام ہے' جو
[illegible]بس نامی فرانسیسی استحکام سے ۴۰ میل ادھر ہے -

۳۱ - کی تار برقی ہے کہ پاپامے میں جرمن اور متحدہ کے
درمیان ایک جنگ کی اطلاع ملی ہے - اس سے صاف واضح
ہوتا ہے کہ جرمنی کیمبرے سے ۲۵ - میل اور آگے بڑھ آئی ہے !
افسوس کہ پہلی سپٹمبر کو اس سے بھی آگے جرمنی کے بڑھ آنے کا
اعتراف کرنا پڑا ' یعنی " جرمن فوج دریاے سوامے پر کسی قدر
بڑھ آئی ہے "

دریاے سوامے فرانس کے اندر سے گذرا ہے - اسکا ابتدائی دہانہ
مشرق سے شروع ہوکر اور " امینس " سے گذر کر بحر شمال میں
گر جاتا ہے -

اس خبر نے واضح کردیا کہ جرمنی پاپامے سے بھی آگے بڑھ آئی
اور اب پیرس سے صرف ۸۰ یا - ۹۰ میل دور ہے -

(محاصرۂ پیرس)

اسی تاریخ کو اس امر کا بھی صاف یقین دلا دیا گیا کہ فرانس
نے پیرس میں محصور ہونے کی طیاری شروع کردی ہے - کیونکہ
" پیرس کے اطراف کے ہزارہا مکانات اسلیے گرادیے گئے ہیں تاکہ پیرس
کی توپیں دشمن پر گولہ باری کرسکیں " آج اسی وقت جبکہ ہم
یہ سطریں لکھہ رہے ہیں' دوسری خبر آئی ہے :

" پیرس کے اس کیمپ میں جو خندقوں سے گھرا ہے' مدافعت
کے سامان مکمل ہوگئے " یعنی پیرس کا محاصرہ بالکل متوقع
اور قریب نہ ہے - اور اب دریاے سوامے سے پیرس تک جرمنی
کیلیے اور کوئی مانع قوی باقی نہ رہا ہے !

(روس اور جرمنی)

اب آو دیکھیں ' امیدوں کا وہ آفتاب جو ٹھیک مشرق سے نکلا اور
مشرقی پروشیا ہی پر طلوع ہوا ' اسی پھیلائی ہوئی روشنی کا کیا حال
ہے ؟ اور وہ حکومت جسکی سلطنت میں کبھی آفتاب نہیں ڈوبتا '
اسکے متعلق ہمیں کیا معلومات بخشتی ہے ؟ ہمارا مقصد روس سے
ہے - جبکہ جرمنی پیرس کے سامنے آگیا ہے تو اس حملے کا کیا حال ہے
جس کا " اسٹیم رولر " اتنی وسیع مدت کی مہلت پاکر اچھی طرح
متحرک ہوگیا تھا' اور جسکی نسبت ہمارے سنجیدہ بعض معاصر
(اسٹیٹسمین) کی راے تھی کہ " وہ فرانس کے ساتھہ ملکر جرمنی
کو چکی کی پاٹوں کی طرح پیس ڈالیگا ؟" جنگ کی صورت متحدہ
افواج کی یہ سمجھی جاتی تھی کہ وہ بلجیم میں جرمنی کو روکیں
گے - تاآنکہ روس جرمنی میں بڑھتا ہوا دور نکل جائیگا اور برلن کو دباکر
جرمنی کی قوت منتشر کردیگا -

اس امید کی بنیاد وہ مسلسل خبریں تھیں جن میں بیان
کیا گیا تھا کہ روس مشرقی پروشیا میں کونگز برگ تک آگیا ہے
اور اسکا محاصرہ کرلیا ہے -

اگر روس کونگز برگ کو فتح بھی کرلیتا - جب بھی وہاں سے برلن
دو سو میل کی مسافت پر تھا ' حالانکہ جرمنی پیرس سے ایک سو میل
کے اندر آگیا ہے - لیکن افسوس کہ اتنا بھی نہ ہوا - روسی متحدوں
کے اعلانات مہیب کے عین ہجوم و عروج میں ہمیں نظر آیا کہ
مشرقی پروشیا کی طرف چمکنے والا آفتاب اب زیادہ دیر تک نہیں
چمک سکتا !

چنانچہ پہلی سپٹمبر کا تار ہے : " روس نے اپنا نقشہ بدل دیا
اور کونگز برگ کو چھوڑ دیا - اب وہ مشرقی پروشیا کی جگہ براہ
اسپرن حملہ کریگا " انا للہ و انا الیہ راجعون - اس سے واضح ہوا
کہ روس نے جو خط جنگ اپنا مقرر کیا تھا ' اسپر اس وقت تک
کا تمام سفر بیکار گیا ' اور وہ اب از سر نو جرمنی میں ایک بالکل
دوسرے خط سے بڑھنا شروع کریگا جسکا نہیں معلوم کیا حشر ہو !

(جنگ کا پہلا باب اور حوادث کا فیصلہ)

اس تمام ترتیب بحث سے جو نتائج صریحہ نکلتے ہیں' ناظرین
کرام انپر غور کریں :

(۱) سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہر فریق نے اپنے لیے جو
خط جنگ اور منزل مقصود قرار دیا تھا ' اسکی طرف بڑھنے کا اُسے
کس قدر موقعہ ملا ؟

(۲) جرمنی کا خط جنگ یہ تھا کہ بلجیم سے گذرے' سرحد فرانس
کو عبور کرے' اور پیرس پر قبضہ کرکے اپنا سفر ختم کردے - فرانس
اور انگلستان و بلجیم کی متحدہ فوج اسے بلجیم میں روکنا چاہتی
تھی تاکہ وہ پیرس کی طرف نہ بڑھسکے - روس مشرقی پروشیا سے
برلن کی طرف بڑھنا چاہتا تھا - تاکہ قبل اسکے کہ جرمنی کامیاب ہو
اُسے بد حواس کردے -

نقشہ نمبر (۲) میں جرمنی کا داخلہ واضح کیا ہے جو مقام لیل سے شروع ہوکر کیمبرے سے آگے تک فتح کرچکی ہے ' اور اس نقشہ کے بعد کے تار سے واضح ہوا ہے کہ امیدس سے ۴۰ میل ادھر جنگ ہوچکی ہے امیدس کیمبرے سے بہت آگے ہے - پس پیرس اب ۹۰ میل سے زیادہ دور نہیں

نقشہ نمبر (۱) میں صرف جرمنی اور فرانس کی سرحد دکھلائی ہے جو بل فورٹ سے لانگرے تک ۲۰۰ میل میں ختم ہوئی ہے - یہ تمام حصہ فرانس کے استحکامات سے معمور ہے

محاصـــرہ پیرس کے قریبی آثار !

اور اعادۂ سنہ ۱۸۷۱ !!

جرمن فوج لی یز کے قلعوں کو اپنی دھنی جانب چھوڑتی ہوئی بڑھی ' لیکن اس نے اپنے عقب کو مخدوش چھوڑ دینا پسند نہ کیا اور لی یز کا محاصرہ کر لیا - اس اثنا میں بار بار یقین دلایا گیا کہ یہ بہت ہی دشوار گذار منزل ہے ' اور اس سے پہلے کہا گیا کہ دریاے می یور جرمنی کیلیے مزید مشکلات پیدا کریگا ' لیکن جرمن فوج نے می یور کو بمقام ایسڈن عبور کرلیا اور دو ٹکروں میں منقسم ہوکر ایک جنوب مغرب کو سیدھا فرانسیسی سرحد تانگرے کی طرف بڑھا - دوسرا کسی قدر شمال کی طرف ہوکر نکلا تاکہ باہمدگر ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتے رہیں -

آفیشل پریس بیورا (سرکاری محکمہ خبر رسانی) نے اس اصول کو معلوم کرکے ہمارے تاربرقیوں کی تفسیر کا اپنے لیے عمدہ طریقہ قرار دے لیا ہے نہ وہ ایک انشا پرداز مگر بعید اختصار پسند واقعہ نویس کی طرح واقعہ کی مختلف اہم منزلوں کو توبتلا دیتا ہے مگر درمیان کی ظاہر اور قرائن سے معلوم ہو جانے والی جزئیات کو یک قلم ترک کر دیتا ہے تاکہ پڑھنے والوں کے دماغ کو بھی کسی قدر کاوش کا موقعہ ملے ' اور اسطرح سب کچھہ خود ہی بتلاکر مخاطب کو غور و فکر کی لذت سے محروم نہ کردیا جاے !

یہ اصول بلجیم کی تسخیر سے لیکر سرحد فرانس کے عبور تک ہر جگہ پیش آیا ہے - چنانچہ پہلے تو عرصہ تک برابر معلوم ہوتا رہا کہ بلجین کا دفاع " تاریخ میں یادگار رہنے والا واقعہ " ہے - لیکن اسکے بعد ہی ۱۸ اگست کی صبح کو یکایک ایک تار آیا :

" لی ایز کی حالت کیا ہے ؟ اسکی نسبت کچھہ نہیں کہا جا سکتا- البتہ نامور جو لی ایز سے زیادہ مستحکم ہے ' اسکا لینا ابھی جرمنی کے لیے باقی ہے " !

اس تار میں گو لے ایز کی تسخیر کی خبر نہیں دی گئی لیکن کمال انشا پردازانہ بلاغت کے ساتھہ نامور کے نہ لینے پر زور دیکر دنیا کو بتلا دیا گیا کہ اب لے یز کی نسبت کیا سمجھنا چاھئے ؟

چنانچہ ہم نے اس خبر کی بلاغت شناسی میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ کی اور یہی سمجھا کہ لےیز مفتوح ہوچکا ہے اور اب مرکز امید صرف نامور ہے !

یہ صبح کا تار تھا - لیکن شام کو بغیر کسی تمہید کے یکایک دوسرا تار پہنچا :

" شاہ بلجیم نے مع افواج و خاندان اپنا دارالحکومت (برسلز) چھوڑ دیا "

دونوں تاروں کے درمیان میں اتنا حصہ اصول بلاغت کی بنا پر چھوڑ دیاگیا تھا کہ " جرمن لےیز سے فارغ ہوکر آگے بڑھے اور برسلز پر قابض ہوگئے " لیکن ہم زنجیر کی درمیانی کڑیوں کو خود جوڑتے رہتے تھے -

اس اثنا میں فرانس اور انگلستان کی فوج بھی بلجیم میں پہنچ گئی اور جنرل فرنچ اور جنرل روفرے کی متحدہ قوت نے ایک وسیع خط مقابلہ قائم کیا جو ہٹتے ہٹتے سرحد فرانس و بلجیم کے پیچھے آگیا اور بالآخر خبر دی گئی کہ اب متحدہ فوج مقام لیل سے شروع ہوکر اور ویلنسی نے اور موبرگ سے گذر کر میزیرس تک ایک خط بنا کر جم گئی ہے (دیکھو نقشہ نمبر ۳ لیل کے نیچے خط سرحد کے مقامات ہیں)

یہاں ہم یہ دلچسپ فلسفہ جنگ بیان کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے کہ آجکل کی خبروں کے لٹریچر میں "پیچھے ہٹنے" "دشمن کے قابض ہوجانے" اور بعض اوقات " شہروں کے نکل جانے " کی تعبیر دائمی اور غیر مستثنی طور پر ہمیشہ "جنگی مصلحت" کے شاندار لفظ سے کی جاتی ہے ' گو دنیا بدقسمتی سے کچھہ اور سمجھتی ہو !!

اسکے بعد حسب عادت ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ جرمن فوج نے فرانس کی سرحد عبور کرلی لیکن یکایک ۲۹ - اگست کو ایک صاعقۂ تعبیر بنکر یہ خبر ہوش افگن آمال و قیاسات ہوتی ہے :

" اس وقت تک جرمن سپاہیوں کے سیلاب کو روکنے کا کوئی سامان نہیں معلوم ہوتا - انکا محافظ ہراول پولنڈا سارق اور مارشینیز میں ہے - یہ سیلاب فرنچ سپاہ کے خطوط کو توڑ کر جاری ہوا ' اور ارشیز تک پہنچ گیا " !!

اور افسوس ہے کہ اس تار نے اس دماغی نقشہ کو بالکل پارہ پارہ

داخل ہونے کی جرات کوئی بیڑا نہیں کرسکتا - اسے تعمیر اور مرمت دونوں قسم کی سہولتیں بکثرت حاصل ہیں' کیونکہ اسکے پاس " روائل ڈاک یارڈ " اور کمپنی کا " جرمانیا یارڈ " ہے ' جو اپنے پیچھے " ایسین " کے تمام سر چشمے رکھتا ہے -

ڈچیز کے لیتے ہی جرمن گورنمنٹ نے نہر کیل کی تیاری شروع کردی - نہر کیل " ہوالٹینا " سے شروع ہوتی ہے' اور خلیج کیل میں سے " برنس بیٹل" تک چلی جاتی ہے جو " ایلب" پر واقع ہے- یہ مسافت کوئی ۶۰ میل کی ہے- اس نہر نے بحیرہ بالٹک اور بحر شمالی کا تعلق نہایت قریب کردیا ہے' اور اب جرمن بیڑا ۲۰ گھنٹے سے لیکے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں پوری آسانی کے ساتھہ چلا جاسکتا ہے !

جس زمانے میں روس کے بحیرہ بالٹک کے بیڑے کی وجہ سے جرمنی کی بحری حالت میں تغیرات ہورہے تھے ' اسوقت جرمن بحری قوی کا صدر مقام نہر کیل ہی تھا -

اسکا بیڑا بڑی بڑی توپوں کو پیچھے رکھکے (جنکے پہلو بہ پہلو حفاظت کیلیے خشکی پر آرمی کور موجود رہتے تھے) چاہے بحیرہ بالٹک پر ٹوٹ پڑتا اور خواہ بحر شمالی میں گھس آتا - جرمن بیڑے کی دلپسند جولانگاہ تو بحیرہ بالٹک تھا مگر اس کے کیل سے گزرنے کی مسلسل مشق کی - بہترین واقف کار دیکھنے والوں کا تخمینہ تھا کہ اگر جرمن بیڑہ زمانہ جنگ کی سرعت اور نقصان کا خیال کیے بغیر گزرے تو ۲۴ گھنٹے میں ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں جا سکتا ہے !

لیکن ادھر جنگ روس اور جاپان میں روسی بیڑے کی بربادی اور ادھر جرمنی کے بحری حوصلوں کی ترقی نے جرمنی کی بحری ترقیوں کا رخ بدلدیا اور " ولی ہیلم شیوبن" میں عظیم الشان تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوگیا - یہاں تک کہ وہ اس قابل ہوگیا کہ بالائی سمندر کے پورے جرمن بیڑے کو اپنے یہاں جگہ دیسکے -

نہر کیل اور زیادہ گہری کی گئی تا کہ موجودہ عہد کا بڑے سے بڑا جہاز اس سے گذر سکے - مزید لوک (پانی جمع کرنے کی احاطے) خلیج کیل میں بمقام " ہوال ٹینا " اور " برنس بیٹل " بنائے گئے ' تاکہ ان جہازوں کے کاموں میں سہولت ہو -

ان آبی احاطوں کے متعلق ایک امر قابل ذکر ہے - ہوال ٹینا میں جوار بھاٹا بہت زیادہ نہیں ہوتا ' اسلیے یہاں ان احاطوں کا کام صرف یہ ہے کہ نہر کو طوفان سے محفوظ رکھیں - لیکن اگر یہ تباہ بھی ہو جائیں جب بھی چنداں نقصان نہیں ہوگا - البتہ برنس بیٹل میں تموج و تلاطم برپا رہتا ہے' اور وہاں نہر کے تمام کاموں کے لیے ان احاطوں کا وجود نہایت ضروری ہے -

نہر کیل کی توسیع اور لوک کی تعمیر سے پہلے ہی بالائی سمندر کے جرمن بیڑے کا صدر مقام نہر کیل کی جگہ ول ہیلم شیوبن قرار پاگیا - یعنی اسکے خونفشاں نیزۂ جنگ کا سرا روس کی طرف سے انگلستان کی طرف پھیر دیا گیا - حیرت انگیز بحری طاقت بہت سے بیٹل شپ جہازوں کو بہمہ وجوہ تیار رکھنے لگی اور تعداد بڑھادی گئی - ول ہیلم شیون کی حفاظت اسطرح کی گئی کہ ایلبی سے جیڈ تک کے راستے کی مزید حفاظت کے لیے مقام بورکم کو قلعہ بند کر کے ایک تارپیڈو اسٹیشن بنادیا گیا - اوہیلی گولینڈ جو ایک بحری سنتری اور تار پیڈو کا ڈیپو ہے' اسکی اہمیت کو اور ترقی دیگئی - اس انتظام میں صرف ایک شے کی کمی تھی' یعنی یہ کہ ایلبی ایک نہر کے دریعہ جیڈ سے ملادیا جاتا - چنانچہ اسکی تجویز کی گئی تھی مگر بعض اور اہم کاموں کی وجہ سے ملتوی رہی - بورکم کی ترقی نے اسکی ضرورت کو بھی کم کردیا تھا -

اس تشریح کو جب آپ نقشہ کے ساتھہ ملاکے پڑھینگے تو جرمن بیڑے کا جنگی پوزیشن بالکل واضح ہوجائیگا - اسکی بنیاد " ول ہیلم شیون" پر ہے جو حملہ کے خوف سے بالکل آزاد ہے - ہیلی گولینڈ تار پیڈو کشتیوں کا ایک جال ہے جہاں سے صرف جرمنی ہی گذر کر سکتا ہے - " ہیلی گولینڈ " اور " ول ہیلم شیوبن" دونوں میں حفاظت کی قلعہ بندیاں کی گئیں اور ہر ایک چھوٹی بڑی تدبیر کی گئی جو ایک جنگی ذہن سونچسکتا ہے - جسقدر تارپیڈو اور زیر آب کشتیاں یہاں ہیں ' انکے بعد ذہن میں نہیں آتا کہ کوئی بٹیل شپ جہاز ان دفاعی انتظامات کے علی الرغم یہاں آنے کی کوشش کریگا -

نہر سوئز کے بعد دنیا کی دوسری عظیم الشان صناعی نہر: کیل کا ایک منظر! بائیں جانب خود قیصر جرمنی مع شاہی اسٹاف کے کھڑا ہے !

جرمنی چاہے تو اپنے بیڑے کو داخلی خطوط سے برابر برابر بحر بالٹک تک بھی بھیج سکتا ہے - یہ مسافت صرف ۸۰ میل کی ہے - نہر کیل اسطرح بنائی گئی ہے کہ جنگ کے زمانہ میں جہاز اسمیں نہایت سرعت کے ساتھہ گذر سکتے ہیں - پورا جرمن بیڑا ڈیڑھہ دن میں بحر شمال سے بحیرہ بالٹک میں آجا سکتا ہے -

جرمنی اور انگلستان میں بحری جنگ اسلحہ کا ایک نیا اور نا آزمودہ میدان ہے - لیکن تا ہم بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ اگر جرمن بیڑا عام مقابلہ کے خطرہ میں نہیں پڑنا چاہتا تو اس سے کوئی کام نہیں لیا جاسکتا - اس صورت کہا جائیگا کہ جسطرح جنگ نیپولین میں فرنچ بیڑے کی ناکہ بندی کردی گئی تھی' اسی طرح جرمن بیڑے کی بھی ناکہ بندی کرلی جائیگی - اگرچہ ایسا کرنا ممکن ضرور ہے' مگر موجودہ زمانہ میں آلات دفاع کی ترقی سے خود ناکہ بند بیڑے کے خطرات بھی بڑھگئے ہیں -

جنگ نیپولین میں انگریزی امیر البحر نلسن اپنے جہازوں کو فرنچ بیڈریوں سے تین میل کے اندر لیجاسکا لیکن آج یہ ممکن نہیں

اب دیکھیے کہ نتائج کا فیصلہ کیا ہے ؟ جرمنی نے بلجیم کو فتح کرلیا اور سرحد عبور کرکے پیرس کی طرف پوری سرعت سے بڑھرھا ہے - متحدہ افواج افسوس ہے کہ اسے نہ روک سکیں -

وہ اس وقت ہمارے اطلاع میں پیرس سے ۸۰ یا زیادہ سے زیادہ ۹۰ میل کے فاصلے پر ہے -

روس نے جو خط جنگ مقرر کیا تھا اسمیں بالکل نا کام رہا اور آگے چھوڑ دیا - برلن تک پہنچنا ایک طرف' وہ ابتک کچھہ بھی نہیں کرسکا ہے -

یہی فیصلہ ہے جو جنگ کی پہلی منزل کو ختم کردیتا ہے - جرمنی کیلیے زیادہ سے زیادہ تین منزلیں تھیں: تسخیر بلجیم' عبور سرحد' اور فتح پیرس' چنانچہ دو منزلیں اس نے طے کرلی ہیں - ایک باقی ہے - پس جنگ کا پہلا باب ختم ہوگیا -

یہ کہنا کہ " جرمنی کا پروگرام یہ تھا کہ ۴ اگست کو سرحد فرانس عبور کرلیگی ' اور یہ پروگرام ایک قیدی کے جیب سے نکلا " ایک ایسا استدلال ہے' جسے کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرسکتا - کون کہسکتا ہے کہ جرمنی نے کتنا زمانہ اپنے خط جنگ کے اختتام کیلیے قرار دیا تھا ؟ سچ یہ ہے کہ بحالت موجودہ یہ فیصلہ بالکل نہیں کیا جاسکتا کہ جو وقت اسے اپنی دو منزلوں کے طے کرنے میں لگا ہے یہ اسکے اندازہ سے زیادہ تھا یا کم ؟ و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

روس اور جرمنی بالٹک میں

اس نقشے سے یہ واضح ہوگا کہ جرمنی نے روس کی تمام بحری طاقت کو کسی طرح بیکار کردیا ؟

۳ - اگست کو جرمنی جہازوں نے بالٹک میں بڑھکر روسی قوتوں کو خلیج فنلینڈ کے طرف دھکیل دیا اور جزائر ایلینڈ پر قبضہ کرلیا جو ٹھیک خلیج فنلینڈ کے دھانے پر واقع ہیں - اور اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سینٹ پیٹرز برگ سے کوئی جہاز بالٹک میں نہیں نکل سکتا کیونکہ اسکا دھانہ جرمن جہازوں کی زد میں آگیا ہے -

نقشہ میں دھنی جانب سینٹ پیٹرز برگ ہے اور دھانہ خلیج کے محاذی جزائر ہیں -

بحر شمالی

نہر کیل

نقاط حربیہ فنیہ

بلجیم میں اسوقت فیصلہ کن واقعات جنگ کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں' بلکہ ہوچکے -

ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا ہے کہ جب کبھی جرمنی معرکہ شروع کریگا تو اسکے لیے وقت کا سوال سب سے زیادہ اہم ہوگا - کیونکہ اسے فرانس کو صرف شکست ہی نہیں' بلکہ جلد جلد شکست دینا ہے ' تاکہ اپنی مشرقی سرحد پر روسی فوج کے دباو کے سنگین ہونے سے پہلے وہ بلجیم اور فرانس کی فوجوں سے فارغ ہوجاے -

فرانس کو جلد شکست دینے ہی کے لیے اسوقت جرمنی نے بلجیم کی نا طرفداری کو توڑ ڈالا ہے ' اور لیج اور نامور کے قلعے جن سے دریاے می یوز کی وادی مستور ہو رہی ہے ' سرفروشانہ کوششیں کرکے مسخر کرلیے ہیں -

لیکن جب کہ جنگ کے رفتار کی حالت اسقدر نازک ہو رہی ہے' تو قدرتا ہر شخص کی نگاہیں بحر شمالی کی طرف اٹھتی ہیں' جہاں اسوقت انگریزی اور جرمن بیڑے باہم برسر مقابلہ ہیں -

جرمنی کی نمایاں طبیعی مزیت یہ ہے کہ وہ ساحل سمندر پر پھیلی تو دور تک ہے مگر اسکے پاس عمدہ بندرگاہ ایک بھی نہیں - بحر شمالی میں صرف دو قدرتی بندرگاہ ہیں' اور دوسرے بندرگاہ مثلاً ہیمبرگ ' ایلی' بریمن' دریاے ویزر پر واقع ہیں - یہ بندرگاہ تجارتی ہیں اور انگلستان کے اصلی بندرگاہوں یعنی لندن اور لورپول کی طرح سطح دریا میں اچھی بلندی پر واقع ہیں -

اگرچہ یہ بندرگاہ تجارتی کہلاتے ہیں ' مگر ان میں ہیمبرگ کا بندرگاہ فن جنگ کی حیثیت سے بہت زیادہ اہم ہے - یہاں بلوم ' واس' اور ولکن کمپنیوں کے جہاز سازی کے کارخانے اور تیرتے ہوے ڈک ہیں' جو مرمت کے لیے جنگ کے زمانے میں نہایت قیمتی اہمیت رکھتے ہیں - نہر کیل کے باہر بحر شمالی تنگ ہوکے "نہر ایلب" بنجاتی ہے جو دہانہ ککس ہیوین سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے - ایلب اس دہانہ تک اسقدر سرعت کے ساتھہ تنگ ہوتی ہوئی چلی آتی ہے ' جہاز رانی کے قابل اپنا اسقدر تنگ ہے کہ مخالف بیڑے کے لیے یہاں آنا ممکن ہی نہیں - بظاہر تو یہاں مدافعت کے لیے صرف توپیں نظر آتی ہیں جو کھلی گاڑیوں پر رکھی ہوئی ہیں' مگر یقیناً اسکے اندر بڑی بڑی سرنگیں ہونگی - بحر شمال میں جرمن بیڑے کی پالیگاہ صرف ایک ہی جگہ " ولی ہلم شیوین " نامی ہے - جب یہ مقام اولڈنبرگ کی ریاست سے سنہ ۱۸۵۲ ع میں لیا گیا تھا' تو اسوقت پروشین گورنمنٹ نے اپنی بحری طاقت کا سنگ بنیاد رکھنا شروع کردیا تھا - مگر یہ کام نہایت مشکل اور بے انتہا صرف کا تھا ' کیونکہ خلیج کی کھاڑی پر قدرتی مواقع حاصل نہ تھے -

سنہ ۱۸۶۴ع میں جب اولڈنبرگ سے جنگ ہوئی اور نہر حاصل کی گئی ' تو اسکی وجہ سے " ولی ہلیم شیوین " پیچھے پڑگئی -

کیل زمین سے گھرا ہوا ایک ایسا بندرگاہ ہے' جس سے خوبصورتی اور طاقت میں بڑھکے اور کوئی بندرگاہ نہ ہوگا - یہ ایک بہت ہی گہری کھاڑی ہے - اسکے ساتھہ ہی ایک تنگ آبناے ہے جسمیں جنگ کے وقت

ے مل جاتا ھے ' اوسکے سامنے بے پردہ اور برھنہ لونڈیوں کي قطاریں کھڑي ھو جاتي ھیں ' اوسکے سامنے گنجینہ و دفائن کا ایک ڈھیر لگ جاتا ھے جنکو ھر مجاھد کا دامن حرص و آز سمیٹ لیتا ھے !

یورپ کی قدیم و جدید تاریخ سے اگرچہ اسکا معارضانہ جواب نہایت آساني کے ساتھہ دیاجاسکتا ھے ' یورپ کے جنون مذھبي کي یادگار صلیبي جنگ کي تاریخ کا ھر صفحہ خون کي ایک چادر ھے جس نے ایک مدت تک دنیا کے امن و آشتي کو اپنے اندر چھپا لیا تھا - اس سے بھي بڑھکر یہ کہ یورپ کا موجودہ میدان کارزار ایک عرصۂ رستخیز ھے جسکی توپوں کے دھانے سے یہ زلزلہ انگیز صدائیں بلند ھو رھی ھیں :

یا ایھاالناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شی عظیم - یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا و تری الناس سکاری - وماھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید (۲۲ : ۱ - ۲)	لوگو ! اپنے خدا سے ڈرو کہ وقت موعودہ کا بھونچال ایک بڑي ھي مصیبت ھے - اوس دن ھر دودہ پلانے والي عورت اپنے شیر خوار بچے کو بھلا دیگي ' اور ھر حاملہ عورت کا حمل ساقط ھو جائیگا - اور تم لوگوں کو دیکھوگے کہ متوالے او ر بدحواس ھیں ' حالانکہ وہ متوالے نہیں ھیں - لیکن خدا کا عذاب بہت سخت ھے جسنے انھیں بدحواس کردیا ھے !

لیکن اس سوال کے تحقیقی جواب کے لیے ھمکو سب سے پہلے عرب ھی کی قدیم تاریخ کي طرف رجوع کرنا چاھیے جہاں سے اسلام کا ظہور ھوا تھا ' جس میں اسلام نے نشو و نما پائي تھي ' و جس میں بزعم یورپ اسلام نے خون کا طوفان برپا کیا !

(الحـــرب و العـــرب)

عرب نے ابتداء ھی سے مثل دیگر اقوام کے جنگ کا نہایت بد نما نمونہ قائم کیا تھا - اونکی اکثر لڑائیاں صرف لوٹ مار کے لیے ھوتی تھیں جو لڑائیاں غیرت ' خود داري ' حمیت ' اور عزت نفس کے تحفظ کیلیے برپا ھوتي تھیں ' ان میں بھی غارتگري کا وحشیانہ منظر نمایاں طور پر نظر آتا تھا - بلکہ اس قسم کي لڑائیوں میں بغض و عداوت کا شعلہ ان کے وحشیانہ افعال کو اور بھي زیادہ روشن کردیتا تھا -

عرب کی لڑائیوں کي خصوصیات حسب ذیل ھیں :

(۱) عورتیں عموماً بے پردہ کردی جاتی تھیں ' اور اس پر علانیہ فخر کیا جاتا تھا :

وعقیلـــۃ یسعی علیھـــا قیـــم
متغطرس ابدیت عن خلخا لھا

ترجمہ - بہت سي پردہ نشین عورتیں ھیں جنکا خود دار شوھر باوجودیکہ اونکي حفاظت کي کوشش کرتا ھے ' لیکن میںنے ان کے پازیب کھولدیے -

اس لیے اھل عرب عورتوں کي حفاظت و ستر پوشي کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ خیال کرتے تھے - چنانچہ اوپر کے شعر سے اوسکي تصدیق ھوتي ھے - ایک دوسرا شاعر بھي کہتا ھے :

وخمارغانیۃ عقـدت براسھـــا
اصلا وکان منشـــرا بشمالھـــا

ترجمہ - اور ایک نو جوان عورت کو میں نے شام کے وقت دوپٹا اوڑھا دیا ' حالانکہ وہ دن بھر بے پردہ اور بدحواس رہ چکي تھی -

(۲) بغض و عداوت کے نشے میں تذلیل و تحقیر کے لیے میدان جنگ میں دشمنوں کي لاشوں کو گھسیٹنا لڑائیوں میں اکثر ھوتا تھا - چنانچہ یہ کہنا کہ " میں نے حریف کو میدان جنگ میں پاؤں پکڑ کر گھسیٹا " اس جملہ کا مرادف تھا کہ " میںنے اوسکو قتل کیا " کو قتال اور یہ تذلیل دونوں لازم و ملزوم تھے :

وعدواشدۃ اخری مجـــرا
بارجل منھم و رموا جوشنـــا

ترجمہ - اور دشمنوں نے دوسرا حملہ کرنے اپنے حریف مقابل کے پاؤں پکڑے اور گھسیٹا ' اور جوشن کو تیر مارا -

(۳) دشمن کے ناک کان کاٹ ڈالتے اور اونکي صورت کو مسخ کردیتا ' نہ صرف مردوں ھي تک محدود تھا بلکہ عورتیں اس میں مردوں سے بھي آگے تھیں - چنانچہ تاریخ اسلام میں حضرت حمزہ کی لاش ھندہ کے اس وحشیانہ طرز عمل کا درد انگیز منظر پیش کرتي ھے -

(۴) دشمن کو زندہ آگ میں جلا دینا ایک بڑا تاریخي کارنامہ خیال کیا جاتا تھا - چنانچہ ایک شخص نے کسی قوم کو آگ میں جھونک دیا تھا جسکي یادگار میں عرب نے اوسکو " محرق " کا خطاب دیا ' اور اوس نے عرب کی تاریخ جنگ میں ایک نئي تلمیح پیدا کردي - چنانچہ ایک شاعر چند بہادران عرب کي مدح میں کہتا ھے :

کانوا علی الاعداء نار محـــرق   ولقومھم حرما من الاحرام

ترجمہ ــــ وہ لوگ دشمنوں کے لیے تو محرق کی آگ تھے جسنے ایک قوم کو زندہ جلادیا تھا - مگر اپنی قوم کیلیے منجملہ اور پناہ گاھوں کے ایک جائے پناہ تھے -

(استدلال لغوي)

جنگ اگرچہ ھمیشہ دنیا کیلیے ایک مصیبت خیال کی گئي ھے ' لیکن عرب کے وحشیانہ طریقہ جنگ نے مثل روم و بابل کے اوسکو اور بھي زیادہ مہیب اور خطرناک بنادیا تھا - چنانچہ عربی زبان میں جنگ کیلیے جو الفاظ ' جو ترکیبیں ' اور جو استعارے وضع کیے گئے تھے ' ان سب سے اسکا اظہار ھوتا ھے -

اھل عرب لڑائی کو آگ سے تشبیہ دیکر اوسکے لیے آگ کے تمام لوازم ثابت کرتے تھے :

و اوقد نارا بینھـــم بضرامھا   لھا وھج للمصطلي غیر طائل

ترجمہ ــــ اور خدا دونوں قبیلوں میں لڑائی کی آگ کا شعلہ بھڑکاے جو تاپنے والے کیلیے سخت مضر ھو !

قرآن مجید نے بھی اس استعارہ کا استعمال کیا ھے :

کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ - (۵ : ۶۹)	جب جب اونھوں نے لڑائی کی آگ بھڑکائی ' خدا نے اوسکو بجھا دیا -

لڑائي کو اونٹ سے تشبیہ دیتے تھے جو سب سے زیادہ انتقام کیش جانور ھے ' اور جب زمین پر دفعۃً بیٹھتا ھے تو اوسکے عظیم الشان سینہ و گردن کا ثقل ھر اوس چیز کو چور چور کردیتا ھے جو اوسکے اندر آ جاتي ھے :

اناختم علینا کلکل الحرب مرۃ   فنحن منیخوھا علیکم بکلکل

ترجمہ - جس طرح تم نے ھمارے اوپر لڑائي کے اونٹ کو بٹھا کر ھمیں چور چور کردیا ' اسي طرح ھم بھي تم کو پاش پاش کردینگے -

بعض استعارے بھي اسی قسم کے مفہوم پر دلالت کرتے تھے - نطاح مینڈھوں کے ٹکر لڑنے کو کہتے ھیں - لڑائیوں میں بھی چونکہ اسي قسم کي بہیمیت و سبعیت کا اظہار کیا جاتا تھا ' اسلیے حملے کیلیے اس لفظ سے استعارہ کرتے تھے :

والکر بعـــد الفـــراد   کرہ التقدم و النطاح

ترجمہ ــــ اور پہلو بچانے کے بعد حملہ ' جب کہ آگے بڑھنا اور ٹکر لڑنا نا گوار معلوم ھونے لگتا ھے -

آج سرنگوں اور تار پیڈو اور زیر آب کشتیوں کے طویل سلسلوں کی رجہ سے ناکہ بند بیڑا خود هی سخت خطرہ میں مبتلا هوجاتا ہے -

جاپانیوں کے بتیل شپوں کا ایک ثلث حصہ محض ان سرنگوں کی رجہ سے ضائع هوگیا تھا' جو پورٹ آرتھر کے باهر لگی هوئی تھیں -

غرض کہ نسبت نیلسن کے زمانے کے آج ناکہ بندی بہت مشکل هوگئی ہے اور اسلیے یہ شے چنداں قابل اعتماد نہیں -

همکو صحیح طور پر نہیں معلوم کہ دونوں حریفوں کے بیڑوں کی طاقت کتنی ہے ؟ تاهم جسقدر واقعات و حالات شایع هوئے هیں' انکی بنا پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انگلستان کی بحری قوت جرمنی کی بحری قوت سے زیادہ هیں - پس اگر جرمن بیڑے نے معرکہ پیش کیا تو اغلب یہ ہے کہ انگریزی بیڑا انکے قبول کرنے میں پس و پیش نہ کریگا' لیکن اگر جرمن بیڑے نے اپنے مصالح جنگ کی رجہ سے معرکہ پیش کرنا مناسب نہ خیال کیا اور صرف یونہی چھیڑ چھاڑ کرتا رہا' تو پھر یہ مشکل ترین سوال سامنے آتا ہے کہ انگریزی بیڑا کیا کریگا ؟ کیا یہ کہ انتظار کی سختی اور تیاری کا بار گراں برداشت کرتا رہے ؟ لیکن یہ تو اسکے لیے نہایت هی سخت آزمایش هوگی - ایسا هونا نا قابل اندازہ نقصانات اور مشتبہ نتائج کے خدشات سے پر ہے !

آجکل کی بحری جنگ محض طاقت جسمانی اور ذهانت کا کام نہیں ہے' بلکہ بڑی حدتک اسمیں موجودہ تمدن و علم کے پیدا کیے هوئے جہنمی اسلحہ کو بھی دخل ہے - ایک خوش قسمت تار پیڈو کشتی یا چھوٹی سی سرنگ ایک بڑے سے بڑے اور بہتر سے بہتر بٹیل شپ جہاز کو قعر دریا میں پہنچادے سکتی ہے - جرمنی کا ایک درچیل جہاز بم کا ایک گولا پھینک کے تمام برطانیہ میں تہلکہ مچا دیسکتا ہے' اور اس یقین کا خاتمہ کر دیسکتا ہے کہ برطانیہ اور جرمنی کی تماشہ گاہ جنگ محض بحر شمالی هی تک محدود ہے !

اگر ایک دهلے شہر پر درجنوں هوائی جہاز سے بم کے گولے پھینکے جائیں یا کسی کروزر سے شیل گولا اتار آجاے تو بیشک اس شہر کے باشندوں میں خوف اور هراس پیدا کیا جاسکتا ہے -

البتہ ان چیزوں سے سمندر کی کمان حاصل نہیں هوسکتی اسلیے جرمنی اگر سمندر کی کمان اپنے هاتھہ میں لینا چاهتی ہے تو ضرور ہے کہ اسکا شمالی سمندر کا بیڑا انگریزی بیڑے کو چیلنج دے -
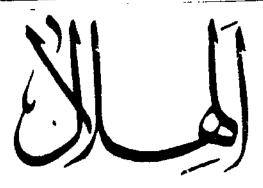
۱۰ شوال ۱۳۳۲ هجري

الحـــرب والاســـلام

انقـلاب مـــاهیت جنـــگ

یقلب اللہ اللیل و النہار ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار (۲ : ۴۴)

" حرب " اور " اسلام " میں کسی قسم کا اتحاد و ائتلاف نہیں - ترکیب هجائی کے لحاظ سے ان دونوں لفظوں میں ایک حرف کا بھی اشتراک نہیں پایا جاتا - مفهوم لغوی میں اس سے بھی زیادہ اختلاف ہے - حرب کے لغوی معنی سے ایک ایک بچہ واقف ہے' لیکن اگر کوئی بد قسمت انسان ایسا بھی ہے جسکو اسکی تحقیق کی ضرورت ہے' تو قاموس اور لسان العرب کی ورق گردانی کی جگہ اوسکو دنیا کی بربادیوں کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنا چاهیے' جسکا ایک ایک صفحہ اس لفظ کی عبرت انگیز تفسیر کرتا ہے - اگر اوسکو اس سے بھی تسکین نہ هو تو اسوقت یورپ کا میدان کارزار ایک مبسوط لغت کی طرح دنیا کے سامنے کھلا هوا ہے - خون کی دھاریں اوسکی ایک ایک سطر کو نمایاں کر رهی هیں - ان سطروں میں اس لفظ کی سرخی آسانی کے ساتھہ نظر آجاسکتی ہے !

لیکن ایسی حالت میں جبکہ ارض الهی کا امن سمندر کی خونین لہروں میں ڈوب گیا ہے' صلح و آشتی کی دیوی نے خون کی چادروں میں اپنا منہ چھپا لیا ہے' اور اطمینان و سکون کو خونخوار توپوں کا دهن آز نگل چکا ہے' لفظ اسلام کی لغوی تحقیق مشکل اور از بس مشکل ہے - ایسی حالت میں دنیا کو کیونکر یقین دلایا جاسکتا ہے کہ " اس لفظ کا مادہ سلم ہے جسکے معنے صلح کے هیں " صلح کا آخری نتیجہ اطاعت و فرمانبرداری ہے' اسلیے اگرچہ صحیح ہے کہ اسلام کے معنے " گردن انداختن " کے هیں' تو دنیا کے تمام مذاهب میں صرف وهی ایک ایسا مذهب ہے جو صلح و آشتی کا آخری نتیجہ ہے :

واذکروا نعمت اللہ علیکم	اور خدا نے اوس احسان کو یاد کرو کہ جب
اذ کنتم اعداء فـالف	تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو خدا نے
بین قلوبکـم فاصبحتم	تم میں باهم میل اور الفت پیدا کردی
بنعـمـتـہ اخـــوانا	اور تم اوسکے فضل سے دشمنوں کی
(۳ : ۹۸)	جگہ آپسمیں بھائی بھائی هوگئے -

لیکن با اینہمہ تنافی و تباین' با اینہمہ تضاد و تقابل' با اینہمہ تخالف و تناقض' اب تک یورپ ان دونوں لفظوں کو مرادف سمجھہ رها ہے - ایک یوروپین کے سامنے جب اسلام کا نام لیا جاتا ہے تو جنگ کا ایک وسیع سلسلہ اوسکے پیش نظر آجاتا ہے - وحشت' خونریزی' غارتگری' اور بد امنی کا ایک خونیں منظر اوسکی نگاہ کے سامنے پھر جاتا ہے - وہ اوسکو دیکھتا ہے تو اوسکا رشتۂ نگاہ خون کی دھاروں

اکثر لوگ مذاقاً یا تحقیراً اشخاص کے نام بگاڑ دیتے ھیں ' اور رفتہ رفتہ یہی مسخ شدہ نام انکا اصلي نام بن جاتا ھے - مدینہ میں اسکا عام رواج ھوگیا تھا - بظاھر یہ ایک معمولي بات تھی ' لیکن قرآن مجید میں اسکے متعلق ایک خاص آیت نازل ھوئی :

یا ایها الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون - (۴۹ : ۸)

مسلمانو ! کوئي قوم کسي قوم کي ھنسي نہ اڑاے ' شاید وہ ان سے بہتر ھو ' اور نہ کوئی عورت کسي عورت کي ھنسی اڑاے ' شاید وہ عورتیں ان سے بہتر ھوں - آپس میں ایک دوسري کي تحقیر کي غرض سے اشارہ بازیاں نہ کرو ' لوگوں کے نام نہ بگاڑو ' ایمان لانے کے بعد ایسے ناموں کا ھونا کیسی بري بات ھے ! اور جو لوگ اس سے رجوع نہیں کرتے وہ یقیناً ظالم ھیں -

یہ اصلاحیں ان خیالات کے طریق اظہار کے متعلق نہیں تھے جن کي حقیقت کو اسلام نے نہیں بدلا تھا ' لیکن اسلام نے جنگ کي حقیقت ' اونکے اسباب ' اور انکے مقاصد میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا ھے - اس لحاظ سے جنگ کے متعلق عرب کا لٹریچر اسکي اصلاح کا سب سے زیادہ مستحق تھا - عرب میں جنگ کیلیے سیکڑوں الفاظ ' سیکڑوں محاورے ' سیکڑوں ترکیبیں ' اور سیکڑوں استعارے پیدا ھوگئے تھے ' لیکن وہ سب کے سب صرف ایک وحشیانہ جنگ کیلیے موزوں تھے - ایک متمدن قوم ' ایک ترقی یافتہ نظام ' ایک صلح پسند مذھب ' ایک پیام رسان امن جماعت ' ان الفاظ کي متحمل نہیں ھوسکتی تھی -

(الجهــاد)

اسلیے حقیقت جنگ کے انقلاب کے ساتھہ اسلام نے ان تمام الفاظ و محاورات کو بھي یک لخت متروک کردیا ' اور غزوات اسلامیہ کیلیے صرف ایک سادہ لفظ " جہاد " کا استعمال کیا جس سے " حرب " کي طرح نہ تو غیظ و غضب کے جذبات ظاھر ھوتے تھے ' نہ لوت مار ' سلب و نہب ' اور وحشت کي بو آتي تھی - بلکہ وہ صرف اوس انتہائي کوشش پر دلالت کرتا ھے جو ایک اعلیٰ مقصد کے حصول کیلیے کیجا سکتي ھے - خواہ بذریعہ قوی ھو ' خواہ بذریعہ زبان ' خواہ بذریعہ افعال جوارح ' یا براسطۂ قبضۂ شمشیر :

لیس للانسان الا ما سعی

انسان کو صرف اپني کوششوں ھی کا صلہ مل سکتا ھے

قرآن حکیم نے جنگ کے ھر موقع پر اسي لفظ کا استعمال کیا ھے ' اور قرآن مجید کي اصطلاح میں اس کا اطلاق صرف جنگ و خونریزي ھي تک محدود نہیں ھے ' بلکہ عموما اسکے ذریعہ سے عام ل ر ' ضبط ' خاموشي ' تزکیہ نفس ' اور اخلاق کا اظہار کیا گیا ھے :

لکن الرسول والذین آمنوا معه جاهدوا باموالهم وانفسهم واولئک هم الخیرات واولئک هم المفلحون (۹ : ۸۹)

لیکن رسول اور وہ لوگ جو رسول کے ساتھہ ایمان لاے ' یہ وہ لوگ ھیں کہ انہوں نے اپني جان و مال دونوں سے جہاد کیا - تمام بھلائیاں صرف انہي کے لیے ھیں - اور وھي کامیاب ھیں -

والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان الله لمع المحسنین (۲۲ : ۶۹)

اور جن لوگوں نے ھمارے لیے جہاد (ریاضت و سعی) کی ' ھم اونکو اپنے پانے کے راستے بتالینگے ' اور خدا صرف ارباب احسان ھی کے ساتھہ ھے -

اس آیۃ میں جس جہاد نفس و روح کا ذکر کیا ھے ' اسے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام الاحادیث یعني حدیث جبریل میں بذیل تشریح " احسان " واضح تر کردیا ھے :

ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک (مشکوۃ - ص - ۳۰)

خدا کي عبادت اس طرح کرو کویا تم اوسکو دیکھہ رھے ھو ' اور اگر اسطرح نہیں ھوسکتا تو کم ازکم اس قدر استغراق تو ھو کہ گویا وہ تمھیں دیکھہ رھا ھے !

ثم ان ربک للذین هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ' ان ربک من بعدها لغفور رحیم - (۱۶ : ۱۱۱)

اونلوگوں کیلیے جنھوں نے سخت آزمایش کے بعد ھجرت کي ' پھر جہاد اور صبر کیا ' اللہ کا فضل طیار ھے - خدا ایسی صداقتوں کے بعد بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ھے -

وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر -

وہ مسلمان کامیاب ھیں ' جنھوں نے حق اور صبر کي وصیت کي -

ان الله یحب الذین یقاتلون في سبیله صفا کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴)

خدا اونلوگوں کو دوست رکھتا ھے جو اوسکي راہ میں اس طرح استقلال کے ساتھہ صف بستہ لڑتے ھیں ' گویا وہ جڑي ھوئي دیوار ھیں !

(قتال اسلامی اور سلب و نہب)

ان آیتوں سے ثابت ھوتا ھے کہ جہاد اسلامي کي حقیقت صرف صبر و استقلال اور ضبط و ایثار سے متقوم ھوتي ھے - مال غنیمت اور اظہار غیظ و غضب وغیرہ اوسکي حقیقت میں نہ تو داخل ھیں - اور نہ اوسکا خاصہ لازمي ھیں - وہ محض بالکل عارضی چیزیں ھیں - جہاد کا اصلي مقصد ان سے بہت اعلیٰ و اشرف ھے - یہي وجہ ھے کہ ابتداے اسلام میں طلب مال غنیمت پر عتاب الہي نازل ھوا تھا :

فلما کان یوم بدر وقعوا في الغنائم قبل ان تحل لهم ' فانزل الله لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم (ترمذي کتاب التفسیر - ص - ۵۰۳)

جب واقعہ بدر پیش آیا تو صحابہ مال غنیمت کے جمع کرنے میں مصروف ھوگئے ' حالانکہ وہ اوسوقت تک حلال نہیں ھوا تھا ' اسپر خدا نے یہ آیت نازل کي کہ لمسکم " اگر خدا کي مشیت نے اسکا فیصلہ نہ کردیا ھوتا تو جو مال تم نے بطور غنیمت کے لوٹا ھے ' اوسپر بہت بڑا عذاب نازل ھوتا "

اس حدیث سے معلوم ھوتا ھے کہ اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے معرکۂ جہاد میں غنیمت حرام تھي ' حالانکہ اگر اسلامي جہاد کا مقصد لوٹ مار ھوتا ' تو قریش کا کاروان تجارت ' اسلام کے دامن مقصود کو اچھی طرح بھر سکتا تھا - اسلیے وھي اسکا بہترین موقع تھا -

اسکے بعد اگرچہ غنیمت حلال ھوگئي تاھم اوس سے جہاد کے ثواب اور نیتوں کے خلوص میں کمی آجاتي تھي :

مامن غازیة تغزو في سبیل الله فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الآخرة ویبقی لهم الثلث وان لم یصیبوا غنیمة تم لهم اجرهم (مسلم جلد ۲ ص ۱۴۰)

جو فوج خدا کي راہ میں لڑکر غنیمت حاصل کرلیتی ھے ' اوسکے اخروي ثواب کا دو ثلث اوسکو فوراً مل جاتا ھے لیکن ایک ثلث باقي رہ جاتا ھے - پھر جب وہ لوٹ مار نہیں کرتي تو اوسکو یہ ثلث بھی مل جاتا ھے -

جذبۂ انتقام کے ایک اضطرارانہ اور بدرجۂ آخر اظہار پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے متنبہ کیا گیا :

مفرد الفاظ بھی اسی قسم کے معانی پر مشتمل ہوتے تھے - عربی زبان میں لڑائی کیلیے ایک متداول لفظ " روع " ہے جسکے معنے خوف کے ہیں :

اذا حملتنی والسلاح مشیحة
الی الروع لم اصبح علی سلم وائل

ترجمہ ـــ جب وہ گھوڑا مجھکو مع ہتیاروں کے سوار کرکے میدان کی طرف دوڑیگا ' تو میں بکر بن وائل کی صلح کو تسلیم نکرونگا بلکہ لڑونگا -

لڑائی کو " یوم کریہہ " یعنے مصیبت کا دن بھی کہتے تھے ' اور جو لوگ مرد میدان ہوتے تھے ارنکو " ابن کریہہ " کا خطاب دیا جاتا تھا - یعنے " فرزند مصیبت " -

اما فی بنی حصن من ابن کریهة
من القوم طلاب الترات عشمشم ؟

ترجمہ - کیا قبیلہ بنی حصن میں کوئی مصیبت (جنگ) کا انتقام کیش اور اولوالعزم فرزند نہیں ہے ؟

(حـــرب)

عربی زبان کی وسعت اس قسم کے سیکڑوں ہزاروں الفاظ پیش کرسکتی ہے ' لیکن سب سے زیادہ مقدم اول لفظ حرب تھا جو لغوی معنی کے لحاظ سے مقاصد جنگ کی ایک جامع تفسیر ہے دنیا میں صرف لوٹ مار یا بغض و انتقام کے لیے شعلۂ جنگ بھڑکایا جاتا تھا - پہلی قسم کی لڑائیوں کو الف و عادت نے عرب کے لیے ایک معمولی چیز بنا دیا تھا ' اسلیے اونھوں نے کوئی تاریخی حیثیت نہیں پیدا کی - لیکن دوسری قسم کی لڑائیوں کی عبرت انگیز داستانوں کو تاریخ نے محفوظ رکھا ہے ' جنکے لیے اہل ادب کی اصطلاح میں " ایام العرب " کا لفظ وضع کیا گیا ہے -

" حرب " کا لفظ ان دونوں قسموں کی لڑائیوں کے اسباب و مقاصد پر محیط ہے ' جیسا کہ تصریحات لغت سے ثابت ہوتا ہے کہ حرب

حرب خشمگیں شدن تحریب براغالانیدن و خشم کردن - و بخشم آوردن و تیز کردن سنان را ' حربه الرجل ماله الـذی یعیش به حرب گرفتن مال کسے و بے چاز ماندن - وقد حرب ماله ای سلبه فهو محروب و حریب و لحـربته ای دللته علی ما یغنمه من عدو -	کے معنے غصہ ہونے کے ہیں ' اور تحریب کے معنے بھڑکانے ' غصہ کرنے غصہ دلانے ' اور نیزہ تیز کرنے کے - حربه اوس مال کو کہتے ہیں جس پر آدمی زندگی بسر کرتا ہے - حرب کا اطلاق کسی کے مال کے لے لینے اور مفلس رہ جانے پر بھی ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ " حرب ماله " یعنے اوسکا مال چھین لیا گیا - ایسے شخص کو " محروب " اور " حریب " کہتے ہیں - کہتے ہیں

کہ " لحربته " یعنے میں نے کسی شخص کو دشمن کے مال کی طرف رہنمائی کی تاکہ اوسکو لوٹ لے -

یہی قوم تھی ' یہی لٹریچر تھا ' یہی زبان تھی ' جس میں قرآن مجید نازل ہوا - اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ اوس نے عرب کے عقائد ' عرب کے اعمال ' عرب کے تمدن ' عرب کی تہذیب میں جو اصلاحیں کیں ' عرب کی تاریخ جنگ پر اور پھر تمام دنیا کی تہذیب جنگ پر بھی ان تغیرات و اصلاحات کا اثر پڑا ہے یا نہیں ؟

(الحرب و القرآن)

قرآن حکیم نے عقائد ' اعمال ' اخلاق اور تہذیب و تمدن کے متعلق جو اصلاحیں کیں ' وہ صرف اونکی سطح باطنی تک محدود نہیں ہیں ' بلکہ اونکے خال و خط ان چیزوں کی سطح ظاہری پر بھی نمایاں نظر آتے ہیں - الفاظ و اصطلاح اگرچہ کوئی حقیقی چیز نہیں ' بلکہ معانی کا غلاف ہیں جو اونکے اوپر چڑھا دیا گیا ہے - لیکن چونکہ اسلام کی اصلاحیں مغز و پوست دونوں کو شامل ہیں ' اسلیے اوس نے تمام چیزوں کے ساتھ عربی لٹریچر اور عربی زبان کی بھی اصلاح کی ہے -

زبان درحقیقت ہماری دیمیاغی احساسات کی سفیر ہے جو نہایت دیانت داری کے ساتھ ہمارے دل کا پیغام لاتا اور پہونچا دیتی ہے - اس بنا پر وہ تمامتر ہمارے خیالات ' ہمارے عقائد ' اور ہمارے اخلاق و عادات کی تابع ہے - وحشت کے زمانے میں چونکہ انسان کے خیالات نہایت پست و ذلیل ہوتے ہیں ' اسلیے الفاظ و عبارات پر بھی اونکا اثر پڑتا ہے - کمینہ قوموں میں سیکڑوں فحش الفاظ اسی پستی اخلاق کی بنا پر رواج پا جاتے ہیں جنکو ایک متمدن انسان سن بھی نہیں سکتا - عرب کی وحشت اور بدویت نے اس قسم کے جو الفاظ پیدا کردیے تھے ' اوسکو وہ اعلی درجہ کا تمدن نہیں گوارا کرسکتا تھا جسکو قرآن مجید پیدا کرنا چاہتا تھا - اس بنا پر قرآن مجید نے ان تمام الفاظ کی اصلاح کی اور اونکو بدل دیا -

اظہار خیالات کا سب سے زیادہ نازک موقع وہ ہوتا ہے جہاں انسان کے وظائف زوجیت اور اجتماع تناسلی کے بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - عرب کے مشہور شاعر امرء القیس نے جس فحاشانہ طریقہ سے اس خیال کو ظاہر کیا تھا ' تمام ادبائے اسلام کی تہذیب اوس سے نالاں ہے -

و مثلک حبلی قد طرقت و مرضع فالهیتها عن ذی تمائم محول

لیکن قرآن حکیم میں خاص عورتوں کے متعلق سورۂ نساء نازل ہوئی - چونکہ اسمیں عورتوں کے نکاح و طلاق کے تمام احکام مذکور ہیں ' اسلیے قدرتی طور پر مباشرت کا بھی بیان بار بار آئے ہیں - لیکن قرآن مجید نے جن مہذب الفاظ اور لطیف اشارات میں اونکا ذکر کیا ہے ' اونکو شرم و حیا اپنے چہرے کا نقاب سمجھتی ہے !

مثلاً یہ مفہوم ادا کرنا تھا کہ خلوت صحیحہ کے بعد عورتوں سے پھر مہر واپس نہیں لیا جاسکتا ' اسکو قرآن مجید نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے :

و کیف تاخذونه و قد افضی بعضکم الی بعض واخذن منکم میثاقا غلیظا (۴ : ۲۴)	اور مہر کیونکر واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم میں ایک دوسرے تک پہونچ چکا ' اور عورتوں نے تم سے پکا وعدہ لے لیا -

قرآن حکیم نے دوسرے موقع پر اسکے لیے " لمس " کا لفظ استعمال کیا ہے جسکے معنی صرف " چھونے " کے ہیں مرد اور عورت کے اجتماع خاص کو وہ صرف " عورت کے چھونے " سے ادا کرتا ہے :

او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا - (۴ : ۲۶)	تم نے اگر عورتوں کو چھودیا ہو اور پھر غسل کیلیے پانی نہ مل سکے تو پاک زمین پر تیمم کر لیا کرو -

انسان کی بعض حوائج فطریہ کا ذکر بھی اکثر حالتوں میں تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے ' اسلیے قرآن مجید نے جائے ضرور کا ذکر " غائط " کے لفظ سے کیا ہے - جسکے معنی ہموار زمین کے ہیں ' کیونکہ انسان قضائے حاجت کیلیے اکثر ہموار زمین ہی کا انتخاب کرتا ہے :

او جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (۴ : ۴۶)	اور اگر تم میں سے کوئی شخص جائے ضرور سے آئے یا تم عورتوں کو چھو لو اور پانی نہ مل سکے ' تو پاک زمین پر تیمم کر لیا کرو -

مـــوازنـــه قـــواء بحـــريـــه

سطح دریا پر جنگی جهازوں کی نمایش

یورپ نے غرور طاقت کے جو مجسمے (استیچوز) قائم کیے هیں' ان میں جدید جنگی جهازوں کے مستول سب سے زیاده نمایاں نظر آتے هیں' اور یہی هیں جنهوں نے آجکل گرجنے والی توپوں' اور اڑنے والے گولوں سے سطح دریا پر برق و باد کا ایک تلاطم خیز طوفان بپا کر دیا هے -

(برطانیه)

یورپ کی سلطنتوں نے چند دنوں سے مسابقت کیلیے میدان

دولۃ علیه کا دوسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثمان " جو موجوده عهد کا بهترین آهن پوش هے مگر افسوس که جنگ یورپ کے چهڑ جانے کی وجه سے دولۃ برطانیه اسپر متصرف هوگئی هے

کی جگه سطح دریا کو انتخاب کیا تها اور هر سلطنت جنگی جهازوں کی تیاری میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاهتی تهی' لیکن آگے بڑه نکلنے کا فخر صرف انگلستان کو حاصل هوا - چنانچه سنه ۱۹۰۵ع میں سب سے پہلے انگلستان هی نے ایک نہایت عظیم الشان آهن پوش جنگی جهاز تیار کرایا جسکا نام ڈریڈناٹ (کسی سے نه ڈرنے والا) رکها گیا - یه جهاز عظیم الشان توپوں سے مسلح کیا گیا تها' اور لوهے کی وه چادریں جن سے اوسکی سطح کو منڈها گیا تها' ۳۰ - سینٹی میٹر دبیز اور بلند تهیں اور اسکے اندر ۱۷۰۰ ٹن وزن سما سکتا تها - اوس میں دس توپیں تهیں - جنکے دهانوں کا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر سے بهی زیاده تها - اور اوسکا انجن ۲۳۰۰۰ گهوڑے کی طاقت رکهتا تها' اور اسکی انتهائی رفتار فی گهنٹه ۲۱ میل بحری تهی -

اس سے پہلے جو جنگی جهاز موجود تے' اونکی رفتار فی گهنٹه ۲۰ میل بحری سے بهی کم تهی' اور صرف ایک جهاز پر ۴ بڑی توپیں تهیں' لیکن اس ڈریڈناٹ نے جنگی جهاز کا ایک نیا نمونه قائم کردیا' اور تمام سلطنتوں نے اسی وضع کے جهاز تیار کرانا شروع کردیا - خود انگلستان نے سنه ۱۹۰۵ اور ۱۹۰۶ ع میں اس وضع کے تین جهاز اور بنوائے - سنه ۱۹۰۶ اور سنه ۱۹۰۷ میں بهی برطانیه کی بحری قوت میں تین جهازوں کا اضافه کیا گیا - سنه ۱۹۰۷ اور سنه ۱۹۰۸ ع میں بهی ویسے هی تین جهاز تیار کرائے گئے' اور علی سبیل الترتیب سنه ۱۹۰۸' سنه ۱۹۰۹' اور سنه ۱۹۰۹' سنه ۱۹۱۰ میں دو دو جهازوں کے سالانه اضافه سے انگلستان نے دفعتاً سطح سمندر کو بالکل چهالیا -

نیوزیلنڈ کی طرف سے بهی انگلستان کیلیے اس وضع کا ایک جهاز تیار کراکے پیش کیا گیا -

چهوٹی چهوٹی توپوں کے علاوه ان تمام جهازوں میں آٹهه دس بڑی بڑی توپیں بهی لگائی گئی هیں جنکا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر سے زیاده کا هوتا هے - ان میں تین جهازوں کی رفتار ۲۷ میل (بحری) تک پهنچ گئی هے جو بهت زیاده شرح رفتار هے -

(جرمنی)

سلطنت جرمنی سنه ۱۹۰۷ سے سنه ۱۹۱۱ تک اپنی بحری طاقت کے بڑهانے میں مصروف رهی - اس مدت میں اوس نے اسی قسم کے ۲۱ جهاز تیار کرائے' جنکی بڑی توپوں کا دهانه ۲۷ سے لیکر ۳۰ سینٹی میٹر تک کا تها - اونکی شرح رفتار ۲۱ میل بحری سے ۲۸ میل بحری تک پهونچ چکی هے -

(فرانس)

سلطنت فرانس نے سنه ۱۹۱۰ ع سے سنه ۱۹۱۱ ع تک کے زمانے میں چار جهاز تیار کرائے' جن میں هر ایک باره بڑی توپوں کا خطرناک ذخیره اپنے ساتهه رکهتا تها' اور ان توپوں کے دهانے کا قطر ۳۰ سینٹی میٹر تها - ان توپوں کے علاوه هر ایک جهاز میں چهوٹی چهوٹی توپیں بهی لگائی گئیں تهیں' جنکے دهانوں کا قطر ساڑهے باره

لیس لک من الامر شی ا یتوب علیهم او یعذبهم فانهـــم ظالمون -

تمکو اسکا کوئي حق نہیں' یا تو خدا اونکی توبہ قبول کریگا یا اونکو عذاب دیگا کیونکہ وہ لوگ ظالم ہیں -

(ایفـــاء عہــد)

غدر و بیوفائي جنگ کا خاصہ لازمي تھي - عورتوں' بچوں' قاصدوں' اور نوکروں کے قتل میں کسي قسم کي تفریق نہیں کي جاتي تھي بلکہ سب کے سب نذر تیغ ہوجاتے تھے - دشمنوں کو زندہ آگ میں جلا دیا جاتا تھا' دشمن کے ناک کان کاٹ کر بطور ہار کے پہنے جاتے تھے' دشمنوں کو باندھکر قتل کیا جاتا تھا' کھانے پینے کھلیے راستے میں کسیکو لوٹ لینا معمولي بات تھي' لیکن اسلام نے جنگ کي اس حقیقت کو بدلکر دفعتاً ان تمام وحشیانہ افعال کو مٹا دیا :

لکل غـادر لواء یـوم القیامۃ یعرف به یقال هذا غدرۃ فلان (مسلم جلد - ۲ - ص - ۶۴)

قیامت میں ہر بد عہد کیلیے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس کے دریعہ سے وہ پہچانا جائیگا اور کہا جائیگا کہ یہ فلاں کي عہد شکني کا جھنڈا ہے -

ایک اور حدیث میں ہے :

ان امراۃ وجدت فی بعض مغازي رسول الــلــه صلی الله علیه وسلــم مقتولـۃ فـانکـر رسول اللــه قتل النساء والصبیـان (مسلـم جلد ۲ - ص - ۶۵)

آنحضرت نے کسي غزوہ میں ایک مقتول عورت دیکھي' اسپر آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا -

مسیلمۂ کذاب کا قاصد جب اوسکا خط لیکر آیا تو آپ نے فرمایا :

لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما (ابو داؤد جلد - ۲ - ص - ۲۴)

اگر قاصدوں کا قتل جائز ہوتا تو میں تمہاري گردنیں اوڑا دیتا -

ابو داؤد میں ایک اور تصریح ہے :

لا تقتلــن امراۃ و لا عتیفــاً (ابو داود جلد ۲ - ص - ۶)

عورتیں اور نوکر نہ قتل کیے جاویں -

آگ میں جلانے سے قطعاً روک دیا :

لا ینبغي ان یعذب بالنار الا رب النار (ابو داود جلد - ۲ - ص ۷)

آگ کا عذاب صرف خدا هی دیسکتا ہے -

مسلمانوں کیلیے میدان جنگ میں اعلیٰ ترین اخلاق قائم کیا :

قال : اعف الناس قتله اهل الایمان (ابوداود جلد - ۲ - ص - ۹)

سب سے زیادہ محفوظ اور باپردہ مسلمانوں کے مقتول ہیں -

قطع اعضا کي وحشیانہ رسم کي ممانعت کے متعلق بے شمار تصریحات ہیں :

کان یحثنا علی الصدقه و ینهانا عن المثلۃ (ابو داود - جلد - ۲ ص ۶ -)

آنحضرت صحابہ کو صدقہ کي ترغیب دیتے تھے' اور مثلہ سے یعنے انسان کے اعضاء کے کاٹنے سے منع فرماتے تھے -

دشمن کو باندھکر اور اذیت دیکر قتل کرنا آج کل کی متمدن دنیا کے لیے بھي مفاخر میں داخل ہے لیکن اسے تیرہ سو برس پہلے ریگستان حجاز کا تمدن اسلامي یہ تھا :

غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن ولید فاتی باربعۃ اعلاج من العدو فامربهم تقتلوا صبرا... فبلغ ذلک ابا ایوب الانصاري - فقال سمعت رسول الله (صلعم) نهی عن قتل الصبر فو الذي نفسي بیده لـو کانت دجاجۃ مـا صبرتها - فبلغ ذلک عبد الرحمن بن خالد بن الولیـد فاعتـق اربعۃ رقاب (ابو داود جلد - ۲ ص - ۱۰)

ہم عبد الرحمن بن خالد بن الولید کے ساتھہ ایک غــزوہ میں گئے تو چار کافر دشمنوں میں سے پکڑ لائے گئے - اونہوں نے اونکو باندھ کے قتل کرا دیا - ابو ایوب انصاري کو خبر لگی تو اونہوں نے کہا : آنحضرت نے اس قسم کے قتل سے منع فرمایا ہے' خدا کی قسم اگر مرغي بھي ہوتی تو میں کبھی باندھ کر اوسکا ڈھیر نہ لگاتا - خالد کو یہ معلوم ہوا تو چار غلام اسکے کفارہ میں آزاد کیے ! !

الله اکبر! چھٹي صدی عیسوی کے صحرا نشین عربوں کا یہ اخلاق اور نوع پروري تھی جسکي مثالیں آج بلجیم کے متمدن میدانوں میں بھي نہیں ملسکتیں! اس سے بھی بڑھکر یہ کہ لوٹ مار اور غارت مال و متاع سے خاص طور پر مسلمانوں کو روکدیا گیا :

قال ان النهبۃ لیست باحل من المیتۃ (ابو داود جلد - ۲ - ص - ۱۳)

آپ نے فرمایا کہ لوٹ مار کا مال بالکل ایسا هی ہے جیسے مردار لاش - وہ مردار گوشت سے زیادہ حلال نہیں -

اسکے علاوہ اور بھي بہت سي جزئي باتیں تھیں جو بظاہر معمولي معلوم ہوتي ہیں' لیکن در حقیقت اسي قسم کي چیزیں وحشت اور مدنیۃ صالحہ کے درمیان ایک دقیق حد فاصل قائم کردیتي ہیں - مثلاً عرب رومیوں اور قرطاجنیوں کی طرح لڑائیوں میں بہت غل مچاتے تھے' اسي بنا پر لڑائي کو عربي زبان میں وغی کہتے ہیں جسکے معنے شور و غل کے ہیں - ایک جاہلی شاعر کہتا ہے :

قدضجت معن بجمع ذی لجب قیساً وعبـد انهـم با لمذهب

ترجمہ - قبیلہ معن نے بنی قیس اور اونکے تابعداروں کو مقام مذہب میں ایک شور کرنے والے مجمع کے ساتھہ لوٹا -

لیکن اسلام نے شور و ہنگامہ کی جگہ غزوات میں سکون و وقار پیدا کیا :

کان اصحاب النبي (صلعم) یکرهون الصوت عند القتال (ابوداود جلد ۲ ص ۴)

صحابہ لڑائی کے وقت شور و غل کو ناپسند کرتے تھے -

ایک مرتبہ صحابہ نے کسي غزوہ میں زور سے تکبیر و تہلیل کے نعرے بلند لگائے تو آنحضرت نے فرمایا :

ار بعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم (بخاري جزو ۸ - ص - ۵۲ کتاب الدعوات)

یعنے آہستہ آہستہ ! خدا بہرا نہیں ہے جسکو تم چلا کر مخاطب کر رہے ہو -

عرب کي جنگجو فطرت ہمیشہ جنگ و فساد کی منتظر رہتي تھی اور اسکو حصول مال کا دریعہ سمجھتی تھی - ایک جاہلی شاعر کہتا ہے :

فلئن بقیت لار حلن بغـزوۃ نحوی الغنـائم او یموت کریم

اب اگر زندہ رہا تو ایک ایسی جنگ کی تیاري کرونگا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کا بہترین ذریعہ ہوگي' یا نہیں تو شریفانہ موت مرجاونگا -

لیکن آپنے صحابہ کو اس قسم کے ناگوار توقع سے منع فرمایا :

قال لا تمنـــوا لقاء العدو فاذا لقیتمـــوهم فاصبـروا (مسلم جلد ۳ - ص - ۶۴۰)

آپ نے فرمایا کہ دشمنوں کے مقابلہ کی آرزو نکرو' لیکن جب سامنا ہوجاے تو صبر کرو -

(لہا بقیۃ صالحہ)

بنانے کا بھي حکم دیا تھا ' جو نہر رائین میں تیار ہو رہے ہیں ' اور پیرو میں اونکے لیے آلات و ادوات بنائے جا رہے ہیں -

کارخانہ نارمن کو بھي دولت عثمانیہ کي طرف سے ۱۲ ڈسٹراویر کے بنانے کی فرمایش کیگئي ہے ' جن میں ۱۰۴۰ ٹن کی گنجایش ہوگي ' اور في گھنٹہ ۳۲ میل بحري کي مسافت طے کرسکینگی - اونکا ذخیرہ آلات جنگ ۵ توپوں اور ۱۶ عدد تارپیڈو کشتیوں سے مرکب ہوگا -

دولت عثمانیہ کے یہ وہ جہاز ہیں جنکي بنانے کي جنگ بلقان کے بعد کوشش کی گئی ' لیکن اوسکا موجودہ جنگي بیڑا ذیل کے جہازوں سے مرکب ہے :

(۱) خیر الدین بربروس (۲) طورغود رئیس	یہ وہ دو جہاز ہیں جنکو دستوري حکومت کے بعد

دولت عثمانیہ نے جرمني سے خریدا - دونوں ایک ساتھہ تیار ہوے تھے اور سنہ ۱۸۹۱ میں ایک ساتھہ دریا میں ڈالے گئے - ان میں ہر ایک اپنے اندر ۹۹۰۱ ٹن وزن کي وسعت رکھتا ہے ' اور ہر ایک کی مقدار رفتار في گھنٹہ ۱۷ میل بحري ہے - ان کا ذخیرہ آلات جنگ مختلف قسم کی توپوں پر مشتمل ہے ' جن میں ۲ توپوں کا قطر ۳۳ سنٹی میٹر ' ۸ توپوں کا قطر ۱۰ سنٹی میٹر ' اور ۸ آتھہ کا ۱۱ ہے -

(مسعودیہ)

یہ جہاز سنہ ۱۸۷۴ع میں سمندر میں ڈالا گیا ' اور سنہ ۱۹۰۲ع میں اسکي مرمت کیگئی ' اوسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن اور مقدار رفتار في گھنٹہ ساڑھے ۱۲ میل بحري ہے - اوسکا ذخیرہ آلات ۱۴ توپوں سے مرکب ہے ' جن میں دو کا دہانہ تقریباً ۲۸ - سنٹي میٹر کا ' اور ۱۲ کا ۱۵ - سنٹي میٹر کا ہے -

(عصر توفیق)

سنہ ۱۸۸۹ میں سطح سمندر پر نمودار ہوا ' وزن ۴۶۱۳ ٹن اور مقدار رفتار في گھنٹہ ۱۳ میل بحري ہے - ذخیرہ آلات میں ۸ توپیں ہیں ' جن میں دو کا قطر ۲۸ - سنٹي میٹر سے کچھہ زیادہ اور ۶ کا قطر ۱۵ - سنٹي میٹر کا ہے -

(فتح بلند)

سنہ ۱۸۶۹ میں سمندر میں اتارا گیا - وزن ۲۷۲ ٹن - رفتار ۱۳ میل بحري ہے - چار توپیں رکھتا ہے ' جنکا قطر ۲۸ - سنٹي میٹر ہے - اسکے آلات جنگ میں بعض آخري سرعت کے ساتھہ چلنے والی توپیں بھی ہیں -

(۱) حمیدیہ (۲) مجیدیہ	یہ دونوں چھوٹے کروزر ہیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالے گئے - ہر ایک کا وزن

۷۴۰ ٹن اور رفتار ۲۲ میل بحري ہے - آلات جنگ میں دو توپیں اور ۱۶ تارپیڈو کشتیاں ہیں -

(۱) ملت (۲) معاونۂ ملت (۳) محبت وطن (۴) قومی حمیت	یہ چار تباہ کرنے والي کشتیاں (ڈیسٹرویر) ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۹ ع میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۶۱۰ ٹن - اور مقدار رفتار ۳۵ میل

بحری ہے - ہر ایک اپنے ساتھہ صرف چار چار توپیں بھي رکھتی ہے -

(۱) سرن (۲) بصرہ (۳) تاسوس (۴) یار حصار	یہ چاروں بھی تباہ کرنے والی کشتیاں ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۷ - اور سنہ ۱۹۰۸ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۸۰ ٹن اور سرعت رفتار ۲۸ میل بحری ہے - انکے ذخیرہ آلات میں مختلف پیمانوں کی

تارپیڈو کشتیاں شامل ہیں - ان کے علاوہ اس بیڑے کے اجزاء ترکیبي میں چھوٹی بڑي ۸ چھوٹي کشتیاں بھي شامل ہیں ' جن میں چار کا وزن ۱۶۸ ٹن اور سرعت رفتار ۲۷ میل بحری ہے - چار اور جنگي کشتیاں جو ان چاروں سے بھی چھوٹی ہیں ' اونکا وزن ۹۷ ٹن اور مقدار رفتار ۲۶ میل ہے - یہ کشتیاں سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالي گئیں -

(یونان)

حکومت یونان کی بحری طاقت فی الحقیقت ناقابل تذکرہ ہے اور ترکي سے بھی گئی گذري ہے - البتہ اب مندرجہ ذیل تین چھوٹے کروزروں کي جرمن کے کارخانے کو فرمائش دي ہے لیکن جنگ کي وجہ سے انکی تعمیل غیر ممکن ہوگئی ہے نیز

[illegible]

(دولة عثمانیه کا کرورر: حمیدیه)
جس نے باوجود کہنگی و شکستگی کے گذشته جنگ
بلقان میں حیرت انگیز کارنامے یادگار چھوڑے

سینٹی میٹر تھا - وہ فی گھنٹه ۲۱ میل بحری یا اس سے بھی زیادہ مسافت طے کرسکتے ھیں -

(امریکه)

امریکه نے سنه ۱۹۰۶ ع سے سنه ۱۹۱۲ ع تک کی مدت میں ۱۲ نئے جہاز تیار کراے' ان میں سے آٹھه جہازوں میں جو بڑی بڑی توپیں لگائی گئی تھیں' ان کے دھانوں کا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر تھا - لیکن چار جہازوں کی توپوں کا نکل جانے والا دھانه ۳۵ - سنٹی میٹر کی وسعت رکھتا تھا - شرح رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری سے لیکر ۲۱ میل بحری تک ھے -

(جاپان)

جاپان بھی اس میدان میں اپنے حریفوں سے پیچھے نه رھا - اوسکے جدید جنگی جہازوں میں دو جہازوں پر جو توپیں قائم کیگئی تھیں' اونکا قطر ۳۰ سنٹی میٹر' اور طاقت رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری تھی' لیکن پانچ جہازوں کی توپوں کا قطر ۳۶ سنٹی میٹر تھا' اور شرح رفتار فی گھنٹه ۲۷ میل تھی - ان کا انجن ۸۶۰۰۰ گھوڑوں کی طاقت کا ھے - لیکن پانچویں جہاز کی رفتار ابھی تک متعین نہیں ھوسکی ھے -

(اٹلی)

اٹلی نے بھی سنه ۱۹۰۹ سے لیکر سنه ۱۹۱۲ ع تک جنگی جہازوں کی تیاری میں سرگرم زندگی بسر کی - چنانچه اوس نے اس مدت میں ۶ ڈریڈ ناٹ بناے' جنکی مقدار رفتار فی گھنٹه ۲۳ میل سے لیکر ۲۵ میل بحری تک ھے -

(اسٹریا)

اسٹریا نے بھی سنه ۱۹۱۰ع میں ڈریڈ ناٹ کے نمونه پر چار جہاز بنواے' جن میں سے ھرایک پر ۱۲ عظیم الشان توپیں ۳۰ سنٹی میٹر قطر کی لگائی گئی تھیں' اور شرح رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری تھی -

(سپر ڈریڈ ناٹ)

لیکن ڈریڈ ناٹ کے علاوہ جنگی جہازوں کی ایک خاص قسم اور بھی ھے' جسکو " سپر ڈریڈناٹ " کہا جاتا ھے - اس قسم کے جہاز ڈریڈ ناٹ سے بھی بڑے ھوتے ھیں اور ان پر جو توپیں لگائی جاتی ھیں وہ پہلے سے بھی زیادہ عظیم الشان ھوتی ھیں - انکی مقدار رفتار بھی ڈریڈ ناٹ سے کچھه زیادہ ھے -

سلطنت برطانیه نے اپنی بحری طاقت کی نمایشگاہ میں اس قسم کے ۲۱ - جہاز نمایاں کیے ھیں جو سنه ۱۹۰۹ع سے سنه ۱۹۱۳ع تک میں تیار ھوے' اور اس سال اس وضع کے ۵ جہاز اور بھی تیار ھونے والے ھیں' ان میں سے ۱۶ جہازوں کے اندر جو بڑی بڑی توپیں ھیں' اونکا قطر ۳۳ سنٹی میٹر کا ھے' اور پانچ جہازوں کی توپوں کا قطر تو ۳۸ تک پہونچ گیا ھے - انکی شرح رفتار مختلف ھے' جو فی گھنٹه ۲۱ میل بحری سے شروع ھوکر ۲۸ میل بلکه ۳۰ میل بحری تک پہونچ جاتی ھے - جن توپوں کے دھانے کا قطر ۳۸ سنٹی میٹر کا ھے' وہ ۱۹۵۰ رطل کا وزنی گوله پھینک سکتی ھیں' لیکن جن توپوں کا دھانه ۳۳ ھے' وہ ۱۴۰۰ رطل کا وزنی گوله پھینکتی ھیں -

اس قسم کے جنگی جہاز نہایت عظیم الشان ھوتے ھیں چنانچه مشہور انگریزی جہاز " الیزبتھه " کا طول ۶۹۰ انچ' عرض ۹۴ - انچ' اور بلندی ۳۳ سنٹی میٹر ھے

(دولت عثمانیه)

دولت عثمانیه کی جدید بحری طاقت جن تازہ ترین عظیم الشان جنگی جہازوں کے مجموعه سے عبارت ھے' اونکا نام رشادیه' عثمان اول' اور فاتح ھے - رشادیه گذشته ستمبر میں دریا میں ڈالا گیا - اوسکے اندر ۲۳ ھزار ٹن کی گنجایش ھے' اور شرح رفتار فی گھنٹه ۲۱ میل بحری -

عثمان اول وھی جہاز ھے جسکا پہلا نام ریوجانیرو تھا' اور جسکو دولت عثمانیه نے برازیل سے خریدا تھا - وہ گذشته سال ۲۲ جنوری کو سمندر میں ڈالا گیا - اوسکے اندر ۲۷۵ ٹن کے وزن کی وسعت ھے اور مقدار رفتار فی گھنٹه ۲۲ میل ھے - اوس میں ۱۴ توپیں ھیں جنکا قطر ۳۰ سنٹی میٹر کا ھے -

" فاتح " ابھی دریا میں نہیں ڈالا گیا' بلکه دولت عثمانیه نے کارخانه کو اوسکے تیار کرانے کا حکم دیا ھے -

پہلے اور دوسرے جہاز لندن میں مکمل و مسلم کیے جارھے تھے اور مملکت عثمانیه کا ھر فرد انکے ورود کا مجنون وار مشتاق تھا - لیکن افسوس که جنگ یورپ کے چھڑ جانے کی وجه سے حسب قانون یورپ' انگلستان نے ان دونوں پر قبضه کرلیا' اور اسطرح دولة عثمانیه کی نئی بحری قوت کے تمام مواقع مسدود ھوگئے !

دولت عثمانیــه نے ارمسٹرانـگ اور ویکـرز کے کارخانوں کو ۶ تباہ کن کشتیوں (ڈیسٹرایر) اور دو لائٹ کروزروں کے
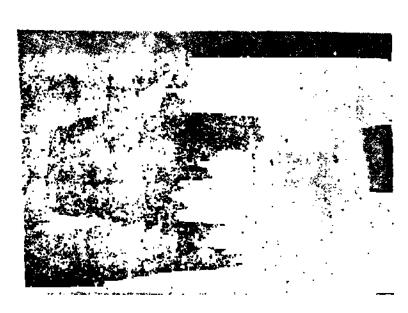
دولة علیه کا نیا ڈریڈناٹ " رشـادیه " جو بالکل طیار ھوچکا تھا اور ساحل بوسفورس پر جانے کیلیے مستعد تھا که جنگ یورپ چھڑ گئی اور انگلستان نے آے اپنے لیے روک لیا

السبـــق فـي الصحـــافـــه

مـــوجـــودہ فـــن صحـــافه

نامه نگاران جنـگ کی مسابقت

دنیا کے ایک بد قسمت حصے میں آتش جنگ بھڑکتي ہے ' خون کے چھینٹے اوڑتے ہیں' تلواریں بجلیوں کي طرح چمکتي ہیں' توپیں رعد آساگرجتي ہیں' لیکن تمام دنیا میں اس برق و باد کے طوفان کي لہریں نہیں پھیل سکتیں - اسلیے اگر نامه نگاران جنگ کي سرخ پنسل دنیا کو یه خونین منظر نه دکھاتي ' تو مقتولین جنگ کے ساتھه یه واقعات بھي زمین کے نشیب و فراز میں دفن ہوجاتے -

مشرق میں فن صحافة ابھي ترقي کي ابتدائي منزل میں ہے' ہمارے جرائد و مجلات کو ابھي تک ان خبروں کے توزیع و تقسیم کا بھي سلیقه نہیں آیا جو یورپ کے اخبارات ہمارے لیے فراہم کرتے ہیں' لیکن یورپ کي حالت مشرق سے بالکل مختلف ہے - یورپ نے دنیا کے سامنے جد و جہد کا جو وسیع میدان عمل کھولدیا ہے ' یورپ کے ہر کام میں جو حسن ترتیب اور سنجیدگي پائي جاتي ہے' فن صحافه میں بھي اسکا اثر نمایاں طور پر نظر آتا ہے -

یورپ کے نامه نگار اور ایڈیٹر خبروں کے حاصل کرنے ' اونکو پاله تحقیق تک پہونچانے ' اور اونکے شائع کرنے میں جو کدو و کاوش اور دوڑ دھوپ کرتے ہیں ' اوس نے اس فن کی تاریخ میں متعدد دلچسپ واقعات کا اضافه کردیا ہے - آج کل جب که جنگ یورپ کي وجه سے ہمارے کان ہمیشه نامه نگاروں اور ایڈیٹروں کي آواز کي طرف لگے رہتے ہیں' ان واقعات کا ذکر دلچسپی سے خالي نه ہوگا -

(۱) ٹائمز کے اڈیٹر جان والٹر اپنے دفتر میں بیٹھے تھے که فرانس کی ڈاک سے متعدد فرانسیسي اخبار آئے - ان تمام اخبارات میں وہ تقریر شائع ہوئي تھی جو شاہ لوئس فیلیپ نے افتتاح پارلیمنٹ کے وقت کی تھي - ٹائمز نکل چکا تھا اور اس تقریر کي اشاعت ضروري تھي - مسٹر جان والٹر نے دیکھا تو ایک ایڈیٹر اور ایک کمپوزیٹر بھي دفتر میں موجود نہیں ہے - وہ خود اوٹھے' خود هي اوس تقریر کا انگریزي میں ترجمه کیا ' اور خود هي کمپوز کیا ' یہاں تک که دو پہر تک ٹائمز کا ایک نیا نمبر چھپکر بازار میں آگیا -

(۲) طرابلس شام میں جہاز وکٹوریا ایک دوسرے جہاز سے ٹکراکر ڈوب گیا - لندن اور نیو یارک کے تمام اخبارں نے اجمالاً اوسکے ڈوبنے کی خبر شایع کی اور قیاساً یه نتیجه نکالا که بہت سے لوگ ڈوب گئے' لیکن لندن میں ایک امریکن اخبار کا نامه نگار موجود تھا ' اوسکے پاس مالک اخبار کا تار آیا که " فوراً واقعه کي تفصیل بھیجو" نامه نگار اور اوسکے اعوان و انصار واقعه کي تفصیل کے لیے اوٹھے' اور لندن کي ایک ایک گلي چھان ڈالي لیکن کچھه پته نه چلا - لنده اور اخبارں کے ایڈیٹروں نے اونکي آوارہ گردي کي ہنسي اوڑالي ' تاهم نامه نگار مایوس نہیں ہوا - اسنے راتوں هي رات تلغراف بحري کے افسر کے پاس پہونچکر واقعه کی تفصیل حاصل کرنے کي کوشش کي ' اور اوسکو بہت بڑے معاوضه کي طمع دلائي - افسر مذکور نے اپني دشواریوں کا اظہار کیا ' لیکن نامه نگار کا اصرار اور بھی بڑھتا گیا - بالاخر وہ راضي ہوا اور طرابلس کے محکمه خبر رساني کے نام اس مضمون کا ایک تار بھیجا که " جہاز وکٹوریا کے حادثه کی تفصیل بھیجدیجیے - معاوضه جو کچھه ہوگا میں دینے کیلیے تیار ہوں " صبح کو اوس کا جواب آیا : " ہمارے پاس تفصیل نہیں ہے" - اوس نے دوسرا تار دیا : " ایک کشتي کرایه پر کرلیجیے اور اوسکے ذریعه تفصیلي واقعه بھیجدیجیے - میں سوگنی معاوضه دونگا " وہاں سے جواب آیا که " پہلے معاوضه بھیجدو" اوس نے دو گھنٹے تک مختلف بنکوں کے مالکوں سے بذریعه تار گفتگو کي' اور آخرکار ایک بنک کو اس رقم کے اداکرنے پر آمادہ کرلیا - غرض اس جد و جہد اور ان بے دریغ مصارف کے بعد چوتھے دن اوسکو واقعه کي تفصیل معلوم ہوسکي ' اور اوس نے اپنے اخبار کو نہایت شرح و بسط سے روانه کردي حالانکه اب تک امریکه اور یورپ کے کسي اخبار نے یه تفصیل شائع نہیں کي تھی -

(۳) جنـرل بوتھـه اور جنـرل دے لاري جب لنـدن آے ' تو تمام اخبـاروں کے قائم مقاموں نے اون سے ملنا چاہا لیکن کسیکو ملاقات کا موقعـه نہیں ملا - ایک اخبار کے ایڈیٹر نے نہایت غور و فکر اور جد و جہد کے ساتھه اونکي ہر نقل و حرکت کا مطالعه کرکے یه پته لگایا که ان میں ایک شخص سوٹ سلانے کیلیے کسي خاص دن ایک درزي کي دکان پر آئیگا - چنانچه اوس نے اپنے نامه نگار کو درزي کے پاس بھیجا که وہ درزی کي وساطت سے جنرل موصوف کے خیالات دریافت کرکے لاے -

نامه نگار ٹھیک وقت پر درزي کے پاس پہونچ گیا ' اور اوسکو اپنے مقصد سے اطلاع دي ' درزي نے کہا که تم قلم اور کاغذ لیکر دکان کے ایک ملازم کی طرح بیٹھه جاؤ جب جنرل مذکور آئیگا تو میں اوسکا کپڑا ناپوں گا ' اور اسي حالت میں ان مسائل کے متعلق بھي سوال کرتا جاونگا جنکے متعلق تمکو جنرل موصوف کي راے معلوم کرني ہے - چنانچه تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا ' اور درزی سے ایک سوٹ کے سلنے کي فرمایش کي - درزي نے کپڑا ناپنا شروع کیا ' اور نامه نگار قلم کاغذ لیکر پہلو میں کھڑا ہوگیا - درزي نے پہلے اوسکا ہاتھه ناپ کر کہا " ۲۵ " نامه نگار نے بھي اس عدد کا دوبارہ اعادہ کیا - درزي نے اوسکے ہاتھه سے کاغذ لے لیا اور جنرل مذکور سے کہا : " دوبارہ ان کاغذات کو اسلیے دیکھه لیتا ہوں که غلطي نه ہونے پاے " یه کہه کر کاغذ کو دیکھا تو اوسمیں لکھا ہوا تھا " مسٹر چمبرلین کے متعلق جنرل موصوف کي راے دریافت فرمائیے ؟ " یه پڑھکر اوس نے کاغذ نامه نگار کو دیدیا اور پھر ناپنے میں مصروف ہوگیا ' اسی حالت میں اوس نے جنرل موصوف کي راے دریافت کرلي جسکو نامه نگار نے لکھه لیا - پھر درزي نے " ۴۰ " کہا ' نامه نگار نے بھي حسب دستور اسکا اعادہ کرکے کاغذ کو درزي کے حوالے کیا - ابکے اسمیں لکھا ہوا تھا که " لندن کے متعلق جنرل موصوف کا کیا خیال ہے ؟ " درزي نے کاغذ واپس کردیا ' اور اسی طرح بلطائف الحیل ہر مسئله کے متعلق جنرل موصوف کا خیال دریافت کرتا رہا - نامه نگار نے دوسرے دن کے اخبار میں جنرل موصوف کي یه گفتگو شائع کردي ' جسکو پڑھکر تمام دنیا متحیر ہوگئي -

(۴) عرابي پاشا کے زمانۂ شورش میں جب انگریزي فوج نے مصري لشکر پر فتح پالي ' تو اوسوقت مسٹر برل نے ڈیلي ٹیلیگراف کے نامه نگار ہونے کی حیثیت سے اخبار مذکور کے دفتر میں ایک تار بھیجا - اس میں اجمالاً اس فتح کي خبر دي تھي - اس مضمون کا یه پہلا تار تھا جو لندن میں پہونچا - اسکے بعد نامه نگار موصوف نے واقعه کي تفصیل لکھنی شروع کي که اجمالي خبر کي طرح تفصیل کے بھیجنے کا فخر بھی سب سے پہلے اسي کو حاصل ہو - اس خیال سے وہ میدان جنگ میں آیا ' وہاں آکر معلوم ہوا که انگریزي فوج نہایت تیزي کے ساتھه قاہرہ کي طرف روانه ہوگئي - وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر قاہرہ پہونچا - وہاں لڑائی کا خاتمه ہوچکا تھا ' اسلیے فوراً تار کے دفتر میں پہونچا

کرنیل روف کے کمانڈر " حمیدیہ "
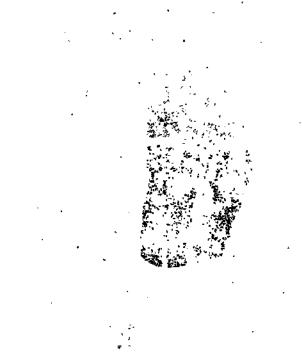
جہازوں یا تین "لٹ کروزروں میں منقسم ہے ' جو یورپ میں تیار ہو رہے ہیں -

سلامیس

ان میں پہلے جہاز کا نام سلامیس ہے ' جسکے بننے کا جرمنی کے کارخانہ فلکان بستنت کو گذشتہ سال حکم دیا گیا ہے - اسکا وزن ۱۹۵۰۰ ٹن ' اور مقدار رفتار ۲۳ میل بحری ہوگا - اس میں ۸ توپیں لگائی جالینگی جنکا قطر ۱۵ سنٹی میٹر کا بیان کیا گیا ہے -

دوسرا جہاز فرانس کے ایک کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے ' جو فرانسیسی جہاز لوربن کی طرز پر بنایا جالیگا - اسکا وزن ۲۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار ۲۱ میل بحری ہوگی - اس میں دس توپیں بھی ہونگی جنکا قطر ۳۷ سینٹی میٹر کا ہوگا -

یونان کو تیسرے جہاز کی تیاری میں غالباً انگلستان کے کارخانوں کا ممنون ہونا پڑتا ' لیکن جنگ نے یکایک حالت بدل دی -

ان کے علاوہ حکومت یونان نے ولایات متحدہ امریکہ سے دو جہاز اور خریدے ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۴ میں ایک ساتھہ تیار ہوے ہیں ' اور ہر حیثیت سے با ہم ایک دوسرے کے مشابہ و مماثل ہیں - ان میں سے ہر ایک کا وزن ۱۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل بحری ہے -

ان جہازوں کے علاوہ یونان کے محکمہ بحری نے پارلیمنٹ سے چار لالٹ کروزروں کے اضافہ کی اور منظوری بھی حاصل کی تھی ' پہلا لالٹ کروزر وہ ہوگا جو ولایات متحدہ کے کارخانے میں سلطنت چین کے لیے بن رہا تھا ' لیکن یونان نے اوسکو خرید لیا اور اوسکا نام ہلی رکھا - غالباً چند دن ہوے کہ حکومت یونان کی طرف سے انگلستان کو بھی ایک لالٹ کروزر کی فرمایش بھیجی گئی تھی ' لیکن ابھی تک کسی کارخانے کو بقیہ لالٹ کروزروں کے بننے کا حکم نہیں دیا گیا ہے -

یونان کے محکمہ بحری نے ۱۲ تباہ کن کشتیوں (ڈیسٹرویر) کے بنانے کی بھی اجازت حاصل کرلی ہے ' جن میں سے چار کے بننے کا حکم بھی [illegible] کے کارخانوں کو دیدیا گیا ہے -

ان کے علاوہ ۶ ڈوب کر چلنے والی کشتیاں اور دس دریائی ہوائی جہاز بھی فرانس اور انگلستان میں تیار ہورہے ہیں - تو وہ یقیناً اب ضبط کرلیے گئے ہونگے -

یونان کا موجودہ بیڑا حسب ذیل جہازوں سے مرکب ہے :

افیروف

آہن پوش جہاز ہے جو سنہ ۱۹۱۰ ع میں دریا میں ڈالاگیا ' اوسکا وزن ۹۹۵۶ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۲۷ میل بحری ہے - ذخیرہ آلات جنگ میں ۱۲ توپیں ہیں

جہاز	
(۱) ہیدرا (۲) بسارا (۳) سیتاسے	یہ تین جہاز ہیں ' جو حسب ترتیب سنہ ۱۸۸۹ ع ' سنہ ۱۸۹۰ ' سنہ ۱۸۹۱ ع میں دریا میں ڈالے گئے ' اور فرانس کے کارخانہ لا سالی

میں سنہ ۱۸۹۷ اور سنہ ۱۹۰۰ کے درمیان اونکی مرمت ہوئی - ہر ایک کا وزن ۴۸۰۸ ٹن اور مقدار رفتار ۱۶ میل بحری ہے -

جہاز	
(۱) اینوس (۲) لیون (۳) بروالوس (۴) چارکس	چار تباہ کن کشتیاں (ڈیسٹرویر) ہیں جو سنہ ۱۹۱۱ ع میں دریا میں ڈالی گئیں ' ہر ایک کا وزن ۹۸۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۳۲ میل بحری ہے ' اور چار تارپیڈو کشتیوں اور چار توپوں سے مسلح ہیں -

جہاز	
(۱) توا کرا تورا (۲) ٹیالا (۳) سندونی (۴) لونکی (۵) نیکی (۶) اسپیسیا (۷) دوکسا (۸) فالوس	یہ آٹھوں تباہ کن کشتیاں ہیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۵۰ ٹن اور مقدار رفتار ۳۰ میل بحری ہے - اونکے آلات جنگ میں متعدد اور مختلف ضخامت کی تارپیڈو کشتیاں بھی ہیں -

جہاز	
(۱) کور فانوس (۲) نیا جنیا	یہ دونوں تباہ کن کشتیاں سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں ڈالی گئیں ہر ایک کا وزن

۷۵۰ ٹن ' اور مقدار رفتار ساڑھے ۳۲ میل بحری فی گھنٹہ ہے ' چار توپ اور دو تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ہیں -

جہاز	
(۱) دلفن (۲) ریکیس	دونوں ڈوبکر چلنے والی کشتیاں ہیں جو سنہ ۱۹۱۱ ' سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں

ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۴۰ ٹن ' اور ۱۴ میل بحری فی گھنٹہ مقدار رفتار ہے ' اور پانچ تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ہیں -

ان کے علاوہ چھہ کشتیاں اور بھی ہیں جنکا اب تک کوئی نام نہیں رکھا گیا - وہ گذشتہ سال دریا میں ڈالی گئیں ' ان میں ہر ایک کا وزن ۱۲۵ ٹن اور مسافت رفتار ۲۵ میل بحری فی گھنٹہ ہے - وہ معتدد تارپیڈو کشتیوں سے بھی مسلح ہیں -

اس تفصیل سے ظاہر ہوا ہوگا کہ موجودہ عثمانی بیڑا ۲۵ جہازوں سے مرکب ہے ' جنکا مجموعی وزن ۴۹۵۷۵ ٹن ہے ' اسکے مقابل میں یونان کا بیڑا ' (ان دو جہازوں کے علاوہ جو اوس نے امریکہ سے خریدے ہیں) ۲۶ جہازوں پر مشتمل نظر آتا ہے جنکا وزن ۳۴۱۵ ٹن ہے ' لیکن فی الحقیقت یہ مقابلہ محض ظواہر اور تعداد کا مقابلہ ہے ورنہ یونان کی بحری معدومیت بالکل مسلم ہے کیونکہ ٹرکی کی طرح اسکے پاس بحری نوج نہیں ہے جو بہتر سے بہتر جہاز میں بھی کام کرسکے -

مذاکرۂ علمیہ

شراب کا اثر حیوانات پر

(اختبارات جدیثہ و تجارب جدیدہ کے عملی نتائج)

(اثمهما اکبر من نفعهما !)

شراب کی مذمت مختلف طریقوں سے کی گئی ہے - لیکن اسکی مذمت میں سب سے زیادہ عام اور متداول فقرہ یہ ہے کہ " انسان شراب کے نشے میں انسان نہیں رہتا بلکہ جانور بنجاتا ہے" لیکن سوال یہ ہے کہ خود جانور بھی شراب کی بد مستی میں جانور باقی رہتا ہے یا نہیں ؟

جدید طبی اختبارات سے ثابت ہوگیا ہے کہ شراب حیوانات کی قوت شعور اور حس و ادراک میں بہت بڑا انحطاط پیدا کردیتی ہے - اسلیے وہ باغیان احکام شریعت ' جو شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں ' فی الحقیقت اوسی درجہ کے جانور ہیں ' جن کے پست درجہ کو شراب اور بھی پست تر کردیتی ہے : " ان هم " الا کالانعام بل هم اضل سبیلا - وہ لوگ بالکل جانور ہیں بلکہ اون سے بھی گمراہ تر !

(بلیوں پر تجربہ)

حال میں جدید طبی طریق سے ڈاکٹر کلینٹن ہوڈج نے (جو کلارک کی یونیورسیٹی میں علم الحیات کے پروفیسر ہیں) چند بلیوں پر اسکا تجربہ کیا ہے - یہ بلیاں شراب کی عادت ڈالنے سے پہلے نہایت چست و چالاک اور تنومند تھیں - پہلی بار کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ بلیاں فطرتاً شراب کی طرف مائل نہیں ہوتیں - اس لیے پروفیسر موصوف نے شراب میں دودھ ملایا جو بلیوں کی مخصوص غذا ہے' لیکن بلیوں نے اس مخلوط دودھ کی طرف بھی رغبت ظاہر نہ کی - ڈاکٹر موصوف نے جبراً اونکو نلکی کے ذریعہ پلایا ' لیکن دس ہی روز شراب کے نشے میں گذرے تھے کہ بلیوں کی حالت اوس آدمی سے بھی بدتر ہوگئی جو شراب کے آخری نتائج کا عبرت ناک منظر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے - پہلے وہ فطرتاً رقیق القلب و نرم خو تھیں - اب اون میں وحشت و قساوت آگئی - پہلے وہ ذکی الحس تھیں ' اب بالکل بلید الطبع ہوگئیں - اگر اونکے سامنے ایک گیند پھینک دیا جاتا تھا تو حسب دستور قدیم اوسکے طرف جھپٹنے کیلیے اون میں کسی قسم کی حرکت پیدا نہیں ہوتی تھی - چوہے اونکے سامنے سے گذر جاتے تھے' مگر انہیں خبر تک نہیں ہوتی تھیں - کتے اپنا منہ اونکے منہ میں ڈالدیتے تھے ' مگر اونکو اتنا بھی محسوس نہیں ہوتا تھا کہ یہ اونکا قدیم دشمن ہے - نہ تو اچھی طرح بولتی تھیں' نہ دوسری بلیوں سے چھل کرتی تھیں - اونکی عقل ' اونکا شعور ' اونکا نشاط اس طرح مفقود ہوگیا تھا گویا اونکے سر میں دماغ ہی نہیں تھا - دس دن کے بعد پروفیسر موصوف نے اعادۂ صحت کیلیے اونکی شراب چھڑوادی' لیکن اونکی برباد شدہ صحت پھر عود نہ کرسکی ! !

(دوسرا تجربہ)

ڈاکٹر موصوف نے کتوں پر بھی شراب کا تجربہ کیا ' اور نتائج اس سے بھی زیادہ افسوس ناک صورت میں ظاہر ہوے - چنانچہ اونہوں نے چار اسپینی کتوں کو (جن میں دو نر اور دو مادہ تھیں) اسکے لیے انتخاب کیا جو ایک ہی دن پیدا ہوے تھے - اونہوں نے دو کتوں کو جو نسبتاً زیادہ قوی اور چاق و چست تھے' اپنا تختہ مشق بنایا ' اور دو کو اُنکی اصلی حالت پر چھوڑ دیا تاکہ نتائج کے مقابلہ کا موقعہ مل سکے - تجربہ سے معلوم ہوا کہ کتے کی فطرت بھی شراب نوشی سے انکار کرتی ہے - آخر کار اونکو بھی جبراً شراب پلائی گئی ' تاہم اسکی مقدار اوس سے کم تھی جو عموماً شراب نوشوں کا روزانہ معمول ہے - چند ہی دنوں میں وہ نتائج ظاہر ہونے لگے ' جنکو قرآن حکیم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے ظاہر کردیا تھا :

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر و المیسر -

شیطان چاہتا ہے کہ تملوگوں کے درمیان شراب نوشی اور قمار بازی کے ذریعہ باہم عداوت قائم کرادے -

چنانچہ ان کتوں کے پنجرے میدان کارزار بن گئے ' جن میں شب و روز معرکۂ جدال و قتال گرم رہتا تھا - ابتداء برہمی و تند خوئی کا اظہار دونوں شراب نوش کتوں ہی کی طرف سے ہوتا تھا ' لیکن مقابلہ میں اون دونوں سے شکست دیا جاتے تھے جنکو اس مرض میں مبتلا نہیں کیا گیا تھا - ڈاکٹر موصوف نے جسمانی ورزشوں کے ذریعے سے بھی ان کی قوتوں کا موازنہ کیا - سو قدم کے فاصلے پر گیند پھینک دیے جاتے تھے ' اور یہ کتے جھپٹ کے اونکو اوٹھا لاتے تھے ' لیکن متوالے کتے ایک بار بھی گوے سبقت نہ لیجا سکے - اور انکے پاؤں شل سے ہوگئے !

کتے عموماً دلیر ہوتے ہیں ' لیکن شراب نے ان دونوں کو اس قدر بزدل بنا دیا تھا کہ ہوا کی کھڑکھڑاہٹ اور گھنٹی کی آواز سے بھی گھبرا کر بھونکنے لگتے تھے !

شراب کے اثر سے اون میں روز بروز وہم و خوف کا مادہ پیدا ہوتا جاتا تھا ' یہاں تک کہ اکثر اوقات بغیر کسی سبب کے بھی بھونکا کرتے تھے -

(شراب کا اثر توالد و تناسل پر)

ڈاکٹر موصوف نے توالد و تناسل کے لحاظ سے بھی اونکا مقابلہ کیا ' چنانچہ اونہوں نے شراب نوش جوڑے کو ایک پنجرے میں علحدہ رکھا ' اور غیر شراب نوش جوڑے کو ان سے الگ کرکے دوسرے پنجرے میں بند کردیا - شراب نوش مادہ نے پہلی بار سات بچے جنے ' جن میں دو مردہ تھے - دوسری مرتبہ صرف تین بچے پیدا ہوے ' جن میں دو اپنی روح کو ماں ہی کے پیٹ میں دفن کر آے تھے - تیسری بار گیارہ بچے ہوے جن میں دو مردہ تھے ' اور چھہ جنے کے ساتھہ ہی مرگئے - تین زندہ رہے ' مگر وہ بھی نہایت کریہ المنظر تھے - چوتھی دفعہ تین مردہ بچے پیدا ہوے' مگر اس مرتبہ ماں کی زندگی کا بھی خاتمہ ہوگیا - غرض اس مادہ کے کل ۲۴ بچوں میں صرف چار صحیح و توانا تھے - باقی یا تو ماں کے پیٹ ہی سے مردہ پیدا ہوے ' یا پیدا ہونے کے ساتھہ ہی مرگئے - جو زندہ رہے ' اون میں بھی کوئی نہ کوئی جسمانی عیب ضرور تھا -

لیکن غیر شراب نوش مادہ کے بچوں کی مجموعی تعداد ۴۵ تھی جن میں ۴۱ بالکل صحیح و سالم تھے !

تار روانہ کرنا چاہا ' لیکن بدقسمتی سے ملازمین دفتر انگریزی زبان سے نا واقف تھے اور اسلیے تار بھیجنے سے معذور تھے - مجبوراً نامہ نگار نے اوسیوقت ایک گھوڑا مستعار لیا اور اندھیری راتوں میں باغیوں کے درمیان سے گذرتا ہوا مقام قصامیین کی طرف روانہ ہوگیا - جب منزل مقصود تک پہونچنے میں صرف دس میل کا فاصلہ رہ گیا تو گھوڑے نے زمین پر گر کر جان دیدی - اب وہ پیدل چلا اور متصل دو دن کی سواری اور ۱۴۰ میل کی قطع مسافت کے بعد اوسکو واقعہ کی تفصیل کے روانہ کرنے کا موقع ملا !

(۵) لندن میں ایک اخبار نویس اور ایک ڈاکٹر کو ایک ھی میز پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوا - ڈاکٹر نے مختلف ملکوں کی آب و ہوا کے طبی اثرات پر گفتگو کرنا شروع کی - اثناء کلام میں کہا :

" اکثر لوگ ہندوستان کی آب و ہوا سے ڈرتے ھیں' چنانچہ آج میرے پاس ایک لارڈ آے اور ہندوستان کی آب و ہوا کے متعلق مجھہ سے طبی مشورہ لیتے رہے - "

اخبار نویس نے نہایت بے پروائی کے ساتھہ پوچھا :

" تو پھر آپ نے کیا جواب دیا ؟ "

ڈاکٹر نے کہا :

" میں نے انکو ہندوستان جانے کا مشورہ دیا "

اخبار نویس نے اب اس سے زیادہ پوچھہ گچھہ نہیں کی - اپنے دفتر میں آیا اور فوراً یہہ خبر شایع کردی : " ہندوستان کی وایسرا ئلٹی کا عہدہ فلاں لارڈ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اونہوں نے اوسے قبول کرلیا -

یہ اس دفعہ نامہ نگار کا محض قیاس تھا مگر اس نے جرأت سے کام لیکر اعلان کردیا اور بالکل صحیح نکلا - وہ اس زمانے میں سن چکا تھا کہ ہندوستان کی گورنر جنرلی کے لیے کسی نئے شخص کا تقرر درپیش ھے - جب ڈاکٹر نے کہا کہ ایک لارڈ نے ہندوستان جانے کی نسبت مشورہ کیا ھے تو اس نے قیاس کیا کہ وہ ہندوستان گورنر جنرل ہوکر جانے والا ہوگا - پھر جب ڈاکٹر نے کہا کہ میں نے اسے جانے کا مشورہ دیا تو اسے یقین ہوگیا کہ وہ اب ضرور جایگا - ان تمام حالات سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ " ہندوستان کی گورنر جنرلی کا عہدہ اسی لارڈ کو ملا ھے اور اس نے منظور کرلیا ھے ! "

(۶) جنوبی افریقہ میں جب انگریزوں نے بوئروں سے صلح کی تو اوسوقت مسٹر اڈگر ورس ڈیلی میل کے نامہ نگار ہوکر وہاں گئے تھے - اسی زمانے میں مقام جوہنس برگ سے ۵۰ میل کے فاصلے پر وکلاے فریقین کا ایک جلسہ ہوا ' لیکن کسی اخبار کے نامہ نگار کو شرکت کا موقع نہیں دیا گیا تھا -

خبروں کے احتساب کا طریقہ بھی وہاں نہایت سخت تھا ' اور صیغہ احتساب کو مراسلات میں ہر قسم کے تصرف کرنے کا پورا اختیار حاصل تھا - اس وجہ سے کوئی واقعہ اپنی اصلی صورت میں لندن تک نہیں پہونچ سکتا تھا - مسٹر ورس کا بیان ھے :

" ہم نے باہم ... اصطلاحی الفاظ وضع کرلیے تھے جنکا حقیقی مفہوم ... بالکل مختلف تھا - حسن اتفاق سے صیغہ احتساب نے ... سونے کی کانوں کے متعلق ہر قسم کے تجارتی ... کی اجازت دے رکھی تھی ' اسلیے ... میں پولیٹیکل خبروں کے بھیجنے کا پورا موقع مل ... چنانچہ ہم نے تجارتی اصطلاح ھی میں سلسلہ مراسلت شروع ... اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ ع کو ذیل کے الفاظ میں ایک مراسلہ ڈیلی میل لندن کو بھیج دیا :

" اوس زمین کے خریداروں کی جانب سے جس میں سونے کی کان ھے' میں تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ دونوں فریق پریٹوریا کی طرف روانہ ہوگئے ' جہاں الف بھی بھاؤ چکانے کے لیے پہنچ گئے ھیں - مجھکو پورا یقین ھے کہ بیچنے والے بیچنے پر آمادہ ھیں " -

لندن میں یہ مصطلحہ تار پہونچا تو اسکا اصلی مطلب سمجھ لیا گیا اور ڈیلی میل نے اسکو ذیل کے الفاظ میں شائع کیا :

" گفتگوے صلح کی بنا پر میں آپ لوگوں کو اطـــلاع دیتا ہوں کہ ڈیلیگیٹ پریٹوریا کی طرف روانہ ہوگئے ھیں - لارڈ الفرڈ ملز بھی اس غرض سے گئے ھیں کہ بہترین شرائط پر انعقاد صلح کرائیں - مجھکو کامل اعتماد ھے کہ بوئر مائل بہ صلح ھیں "

ٹرانسوال کی زمین سونے کی کانوں کی زمین ھے - پس نامہ نگار نے انگلستان کی فوج کو " سونے کی زمین کے خریداروں " سے تعبیر کیا - لارڈ الفرڈ کیلیے " الف " لکھدیا جو صلح کیلیے گئے تھے اور گویا اپنے مقاصد کا بھاؤ چکا رہے تھے - بوئر صلح پر آمادہ تھے اسلیے انھیں اپنی زمین فروخت کر دینے کیلیے آمادہ ظاہر کرنا نہایت صحیح استعارہ تھا - خبروں کے محتسبوں نے اس تار کو محض ایک تجارتی تار سمجھکر نہیں روکا ' اور اس طرح وقت سے پہلے ڈیلی میل کو صلح کی خبر شائع کرنے کا فخر ملگیا !

نامہ نگار مذکور اسکے بعد کہتا ھے :

" اسی طرح میں برابر مراسلات بھیجتا رہا - لیکن صرف لندن تک خبروں کے پہونچانے کیلیے یہ طریقہ مفید ہوسکتا تھا - اصلی اور صحیح ماخذوں سے خبروں کے حاصل کرنے میں اس سے کچھہ مدد نہیں ملسکتی تھی ' حالانکہ یہ کام خبروں کے بھیجنے سے بھی زیادہ اہم تھا - اسی غرض سے بعض نامہ نگاروں نے فوجی لباس پہنکر کانفرنس میں گھسنا چاہا ' لیکن اونکو ذلت کے ساتھہ نکال دیا گیا -

بالآخر میں نے ایک سپاہی سے جو میرا دوست تھا مدد لینا چاہی ' اور وہ مجھہ تک وکلاے صلح کے نتائج گفتگو پہونچانے کیلیے آمادہ ہوگیا - راے یہ قرار پائی کہ میں روزانہ جوہانس برگ سے ٹرین پر سوار ہوکر اوس مقـــام سے گذرا کرونگا جہاں وکلا اجلاس کررہے ھیں ' لیکن چونکہ شبہہ کے خوف سے وہاں اوتر نہ سکونگا - اسلیے صرف اشارات کے ذریعہ مجھے نتائج بحث کی اطلاع دی جاے گی -

چنانچہ انھی اشاروں میں سلسلۂ کلام شروع ہوا - ہم نے باہم علامات مقرر کرلی تھیں - جب وہ نیلے رنگ کے رومال کو ہلاتا تھا تو میں سمجھتا تھا کہ گفتگوے صلح موقوف ہوگئی - سرخ رومال کی حرکت سے معلوم ہوتا تھا کہ صلح قریب ھے - سفید رومال کی جنبش انعقاد صلح کی خبر دیتی تھی - چنانچہ اسی غرض کیلیے ہزاروں بار جوہانسبرگ سے اس مقام تک کا سفر کرنا پڑا - بالآخر ایک دن میں نے ریل کی کھڑکی سے جھانکا تو اپنے دوست کے ہاتھہ میں سفید رومال ہلتے ہوے دیکھا - اوسیوقت میں نے ڈیلی میل کو تار دیدیا :

" میں نے ٹرانسوال کی کانوں کے حصوں میں سے تمھارے لیے ہزار حصے خریدے " یعنی ٹرانسوال کی سرزمین ہاتھہ آگئی اور صلح کا انعقاد ہوگیا !

لیکن یورپ کے نامہ نگار اور ایڈیٹر جس طرح نہایت تحقیق و جانفروشی کے ساتھہ واقعات کا مواد فراہم کرسکتے ھیں' اوسی طرح انکو واقعات کے مسخ کرنے کی بھی قدرت حاصل ھے - چنانچہ ترکی اور چین کی لڑائیوں میں اسکا بارہا تجربہ ہوچکا ھے' اور ایک عظیم الشان نیا تجربہ ہمارے سامنے ھے - اس مرتبہ جنگ یورپ میں خبروں کی بندش کا ایسا شدید انتظام کیا گیا ھے کہ آجتک کسی لڑائی میں ایسا نہیں کیا گیا - نامہ نگاروں کا وجود بالکل بیکار ہوگیا ھے - اور خبروں کے معلوم کرنے کا صرف ایک ھی ذریعہ سرکاری محکمۂ احتساب اخبار ھے' جو اگر خبر دینے کی جگہ نہ دے تو یہ دنیا کی حقیقت طلبی کیلیے زیادہ بہتر ہوگا !

لیکن شراب کی مضرت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ خود جزو بدن ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی - اسکا اصلی نقصان یہ ہے کہ دوسری غذاوں کو بھی جزو بدن نہیں ہونے دیتی - چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد ایک شخص سے کوئی بوجھہ اوٹھوایا جاے تو وہ اوسکو متعدد بار اوٹھا سکیگا ' لیکن اگر کھانے کے ساتھہ اوسکو شراب بھی پلا دی جاے تو اوسکے جسم کی قوت کم ہوجائیگی ' اور وہ اوس بوجھہ کو متصل کئی بار نہ اوٹھا سکیگا -

اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ طبیعت ہمیشہ مرغوب چیزوں کی طرف توجہ کرتی ہے ' اسلیے جب غذا کے ساتھہ شراب پی لی جاتی ہے تو تمام قواے طبیعیہ شراب ہی کے کیف و سرور میں رقص مستانہ کرنے لگتے ہیں ' اور اپنے وظائف ضروریہ کی طرف ملتفت نہیں ہوتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذا غیر منہضم رہ جاتی ہے اور جزو بدن نہیں ہونے پاتی - شراب میں بجاے خود ایسے اجزاء غذائیہ موجود نہیں ہیں جو اس کمی کا بدل ما ینحلل ہوسکیں ' اسلیے تمام نظام جسمانی دفعتاً کھوکھلے درخت کی طرح گر پڑتا ہے اور اعصاب کے ریشے بیخ و بن سے اوکھڑ جاتے ہیں !

احادیث کے اشارات و کنایات سے بھی شراب کی عدم غذائیت پر استدلال کیا جاسکتا ہے - یہ مسلم ہے کہ انسان کی فطری غذا دودھ ہے جو نہایت مفید اجزاے غذائیہ سے مرکب ہے - شب معراج میں حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت سلیمہ کو ممتحن کرنے کیلیے دو پیالے پیش کیے تھے : ایک شراب کا ' دوسرا دودھہ کا - آپنے دودھہ کا پیالہ لے لیا ' اسپر حضرت جبریل نے فرمایا کہ آپ دین فطرت پر ہیں - یعنے اوسی چیز کو آپنے انتخاب کیا ہے جو فطرتاً اجزاے غذائیہ کا بہترین مجموعہ ہے -

جب بلی اور کتے کی فطرت شراب سے اباء کرتی ہے ' تو اوسکے غذاے غیر فطری ہونے میں کسکو کلام ہوسکتا ہے ؟ فطرت صرف اصلح کا انتخاب کرتی ہے ' اسلیے یہ فطری انکار اس بات کی دلیل ہے کہ شراب نوع انسان کیلیے غذاے صالح نہیں ہے !

حــادثــــهٔ ادبیــهٔ عــربیــهٔ

جـــارج زیــدان

[سابق] ایڈیٹر الہلال - مصر

مصر کی پچھلی ڈاک کی ایک اطلاع محزن ' جارج زیدان ایڈیٹر الهــلال مصر کا انتقال ہے -

جارج زیدان کا اصلی وطن شام ہے - سنہ ۱۸۶۱ع میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد کلیۂ سوریہ (سوریا کالج) میں داخل ہوگیا یہ موجودہ عہد کی ایک بہت بڑی مشرقی درسگاہ ہے ' اور تمام ممالک اسلامیہ میں حتی کہ خود دار الخلافۃ قسطنطنیہ میں اس سے بہتر تعلیم جدید کا انتظام نہیں - اسی درسگاہ میں اس نے عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی اور فرنچ زبان کے علوم و ادبیات کو بھی حاصل کیا -

وہ غالباً سنہ ۱۸۷۹ع میں پہلی بار مصر آیا اور عربی زبان میں ایک دو ناول اور معمولی درجہ کی چند تاریخیں لکھیں - فری مسن لاج کی تاریخ ' مصر اور انگلستان کی مختصر تاریخیں سید مہدی سوڈانی کے متعلق ایک ناول (اسیر المتمہدی) غالباً اسی عہد کی تصنیفات ہیں -

اس زمانے میں مصر سے متعدد اخبارات نکلتے تھے ' لیکن " المقتطف " کے سوا کوئی علمی رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا - جارج زیدان نے " البصیر " نامی ایک ہفتہ وار اخبار میں بعض علمی مضامین لکھے ' اور وہ اسقدر مقبول ہوے کہ ادارۂ البصیر نے ایک خاص ماہوار رقم معاوضہ میں دینے کیلیے منظور کرلی - اس واقعہ سے اسکی ہمت بڑھی اور سنہ ۱۸۹۲ع میں الهـــلال جاری کردیا -

الہلال " المقتطف " کی طرح اعلی درجہ کا علمی رسالہ نہ تھا - اسمیں ابتدائی قسم کے ادبی مضامین (لائٹ لٹریچر) اور عام تاریخی و سیاسی معلومات اور تراجم و فوائد کا حصہ زیادہ ہوتا تھا - اسلیے عـــام طور پر پسند کیا گیا اور روز بروز اسکی اشاعت بڑھنے لگی - سنہ ۱۸۹۵ع میں اسکا خاص پریس بھی قائم ہوگیا ' اور رفتہ رفتہ کتابوں کی اشاعت و تراجم کے بھی متعدد سلسلے شروع کیے گئے - عربی زبان کی انسائیکلو پیڈیا (دائرۃ المعارف) کی دسویں جلد سلیمان بستانی مرتب کررہے تھے - انھوں نے اسکی اشاعت بھی الهـلال پریس کے متعلق کردی ' اور ۱۰ سے ۱۳ - جلدوں تک کی اشاعت کا اسے موقعہ ملا - اس طرح الہلال پریس کو بہت جلد شہرت ہوگئی - گذشتہ سال مجھے ایک خط میں لکھا تھا کہ " آجکل الہلال کی اشاعت انیس ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے " !

الہلال کی ۲۲ جلدیں اس نے مرتب کیں - تاریخ اسلام کے ناولوں کے ۱۵ نمبر شائع کیے ' تاریخ و تمدن و علوم عربیہ کے متعلق ۸ کتابیں لکھیں ' عام تراجم و علوم پر بھی تقریباً اٹھہ دس چھوٹے بڑے رسالے موجود ہیں ' یہ تمام ذخیرہ اسکے لیے کافی ہے کہ اسکی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کیا جاے ' اور اسکے وجود کو موجودہ عربی زبان کے ممتاز اہل قلم میں جگہ دی جاے - اسکی علمی خدمات اگرچہ ابتدائی قسم کی تھیں اور شرف تحقیق و غور و فکر و حسن اخذ و ترتیب سے اسکی تمام تصنیفات خالی ہیں ' تاہم اس نے کامل ایک چوتھائی صدی تصنیف و تالیف میں بسر کی ' اور عربی زبان میں ترجمہ و اقتباس سے ایک بہت بڑا ذخیرہ ادبیات علمیہ کا فراہم کردیا - پس وہ یقیناً موجودہ عہد کا ایک ممتاز مشرقی اہل قلم تھا ' اور اسکی وفات سے عربی زبان اپنے ایک بہت بڑے مستعد مسیحی خادم سے محروم ہوگئی ہے !

ہم آیندہ نمبر میں کسی قدر تفصیل کے ساتھہ مطبوعات الہلال پر اپنی راے ظاہر کرینگے ' کیونکہ اس نمبر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے -

(نتائج تجارب)

ڈاکٹر موصوف نے ان کتوں کے تجارب سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو شخص جسقدر قوی اور جست و چالاک ہوگا ' اوسی قدر شراب کی مضرت کا اثر اوس پر زیادہ پڑے گا - اس بنا پر اونلوگوں کو شراب سے قطعاً احتراز کرنا چاهیے جو لوگ اس قسم کے مشاغل میں مصروف رهتے هیں جن میں قوت و نشاط کی زیادہ ضرورت هوتی ہے - حالانکہ اکثر لوگ قوت و نشاط کے بڑھانے هی کے حیلے سے شراب نوشی کی ابتداء کیا کرتے هیں !

اسلام ایک دین الہی و فطری ہے - فطرت کے قوانین کے انکشاف کے ساتھ اوسکے اسرار و مصالح بھی روز بروز نمایاں هوتے جاتے هیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ هملوگ سرد ملک کے رهنے والے هیں اور اعمال شاقہ میں مصروف رهتے هیں ' همکو حرارت اور قوت و نشاط کی زیادہ ضرورت ہے ' اسلیے هملوگ گیہوں کی شراب پیتے هیں - آپنے فرمایا کیا وہ نشہ آور ہے ؟ اونھوں نے کہا " هاں " آپنے سختی کے ساتھ اونکو ممانعت کردی -

جدید طبی تحقیقات آج حرف بحرف اسکی تائید کرتی ہے انسان کے نظام عصبی پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے ' اوسکا بھی مختلف طریقوں اور مختلف آلات سے تجربہ کیا گیا ہے -

(جهاز عصبی اور الکحل)

انسان اپنے اعضاء میں سب سے زیادہ دهنے هاتھ کی انگشت شہادت سے کام لیتا ہے - ایک اطالی عالم نے ایک عجیب و غریب آلہ ایجاد کیا ہے - جب وہ هاتھ میں لگادیا جاتا ہے تو هاتھ کی حرکت کو بالکل روک دیتا ہے - صرف انگشت شہادت کھلی رهتی ہے ' اور آلہ کی قوت مانعہ کا اوسپر کوئی اثر نہیں پڑتا - اسلیے اوسکی حرکت سے بآسانی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شراب کا اثر اس انگلی کے عضلات پر کسقدر پڑتا ہے ؟

چنانچہ مختلف تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ شراب اسکی قوت میں نمایاں کمی پیدا کر دیتا ہے - ایک شخص کو پلے ٹروپن کھلا کر (۱) ایک کیلو گرام (۲) کا بوجھہ اوٹھوایا گیا - اسکے بعد اوسی شخص کو شراب پلا کر یہی تجربہ کیا گیا - نتیجہ میں سخت اختلاف نظر آیا - ٹروپن کھانے کے بعد وہ متعدد بار اس بوجھہ کو اوٹھا سکتا تھا ' لیکن شراب پینے کے بعد اس میں دفعتاً کمی آگئی - اس سے صاف ثابت هوتا ہے کہ اگر شراب میں ٹروپن جتنی بھی قوت هوتی تو نتائج میں اس قدر اختلاف نہ هوتا -

(قواء عقلیہ پر اُسکا اثر)

عام اعصاب دماغی پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے ' اوسکے شواهد بھی بکثرت هیں - عام خیال یہ ہے کہ شراب قواے دماغی میں اشتعال ' روانی ' اور تیزی پیدا کردیتی ہے - لیکن علمی تجارب اسکی تائید نہیں کرتے - ایک شخص کو ایک سادہ حساب دیدو (مثلاً جمع کرنا) وہ ان اعداد کو جتنی دیر میں جمع کرے ' اوسکو محفوظ رکھو - پھر اوسی شخص سے شراب پلا کر انھی اعداد کو جمع کراؤ - تم کو اوقات کی نسبت میں نمایاں اختلاف نظر آئیگا - یعنی دوسری صورت میں بہ نسبت پہلی صورت کے زیادہ دیر لگیگی اور یہہ انحطاط قواے عقلیہ کی کھلی دلیل ہے -

اس سے بھی واضح تر مثال یہہ ہے کہ حالت صحت عقل میں ایک شخص سے اوسکے گھر کا تصور کراؤ (مثلاً) - اوسکا گھر مختلف چیزوں کا مجموعہ هوگا : خاندان ' بی بی ' بچے ' گھوڑے ' میز ' کرسی ' وغیرہ ' اسلیے اوسکو گھر کے ساتھ ان تمام چیزوں کا تصور بھی لازمی طور پر کرنا پڑیگا ' کیونکہ گھر انھی اجزاء کے مجموعہ سے عبارت ہے - اب ان تمام خانگی اسباب کی (جو گھر کے تصور کے ساتھ اوسکے ذهن میں آئے هیں) ایک فہرست مرتب کرلو ' پھر اوسی شخص کو شراب پلا کر ۱۲ گھنٹے کے بعد اسی قسم کا تجربہ کرو - تمکو متواتر تجربوں کے بعد دونوں حالتوں میں محسوس فرق نظر آئیگا - پہلی حالت میں گھر کی تمام چیزیں نہایت تیزی اور خاص ترتیب و نظام کے ساتھ اوسکے ذهن میں آئینگی ' لیکن دوسری صورت میں نہ تو یہہ حسن نظام قائم رهیگا ' نہ اس دفعی انتقال ذهنی کی شان نظر آئیگی !

(شراب اور علم الجراثیم)

انسان مختلف خطرات میں گھرا هوا ہے ' لیکن قدرت نے اوسکے اندر مختلف قواے دافعہ پیدا کردیے هیں جو ان خطروں مقابلہ کرتے رهتے هیں - انسانی زندگی اسی کشمکش کا نتیجہ ہے ' لیکن انسان میں امراض متعدیہ (ایک سے دوسرے کو لگنے والے امراض) کے مقابلہ کرنے کی جو قوت ہے - شراب اوسکو بالکل فنا کردیتی ہے ' پروفیسر منتی گوف نے اپنے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ انسان کے خون میں بہت سے سفید رنگ کے جراثیم هوتے هیں - وہ امراض متعدیہ کی مدافعت کرتے هیں ' اور شراب دفعتاً ان جراثیم کو هلاک کردیتی ہے - اسلیے امراض ساریہ و متعدیہ کی مقاومت کے لیے اور مہلک کیڑوں کے دفع کرنے کے لیے فطرت نے جو فوج همارے جسم کے اندر مرتب کردی ہے ' شراب کا پہلا تباہ کن حملہ اوسی پر هوتا ہے اور اسے برباد کر دیتا ہے -

(شراب اور قواء جسمانی)

لیکن یہ تمام نتائج ایک دوسرے اصول کے هیں - اصل سوال یہ ہے کہ شراب میں اجزاے غذائیہ هیں یا نہیں ؟ اگر وہ اجزاء غذائیہ کی کافی مقدار رکھتی ہے ' تو یقیناً وہ تمام غذاؤں کی طرح جسم کی قوت کے بڑھانے کا سبب هو سکتی ہے - لیکن یقینی اختبارات نے اسکا بھی مایوسانہ جواب دیا ہے - پروفیسر ولیم اٹارٹر نے (جو موجودہ زمانے کا بہت بڑا کیمیادان ہے) ایک صندوق تیار کیا ہے جس سے غذا کے انفعال طبیہ کا تجربہ کیا جا سکتا ہے - چنانچہ آدمی کو اگر اس صندوق میں بند کردیا جاے ' تو یہ معلوم هوجاتا ہے کہ غذا کا کسقدر حصہ جزو بدن هوا ' اور کس قدر فضلہ بنکر نکل گیا ؟ شراب کی غذائیت کا اس آلہ کے ذریعہ سے تجربہ کیا گیا تو معلوم هوا کہ وہ اپنے اندر غذائیت کی کافی مقدار رکھتی ہے ' اور اوسکے سو حصوں میں سے ۹۸ حصہ جزو بدن هوتا ہے -

جو لوگ انسداد شراب نوشی کے حامی تھے ' وہ اس تجربہ سے سخت گھبرا گئے ' لیکن بعد کو خود پروفیسر مذکور کی تشریح سے معلوم هوا کہ وہ روٹی ' گوشت ' اور عام غلوں کی سی غذائیت نہیں رکھتی - یعنی وہ تحلیل کیماوی کی رو سے مختلف اجزاء نباتیہ و معدنیہ پر مشتمل نہیں ہے جو جسم کو لگتے هیں اور اُسکی قوت کو بڑھاتے هیں جیسا کہ تمام غذاؤں میں ان اجزاء کا کافی ذخیرہ هوا کرتا ہے - بلکہ وہ ایک غذاے ناقص یا صرف ایک هی قسم کی غذا ہے - بالخصوص اوس سے اعصاب کے ریشوں کی تولید تو بالکل هی نا ممکن ہے ' کیونکہ یہ ریشے نیٹروجن اور دوسرے معدنی اجزاء سے بنتے هیں ' مگر شراب میں ان اجزاء کا وجود نہیں پایا جاتا -

---

(۱) ایک غذا ہے جو عموماً مریضوں اور ضعیفوں کو دیجاتی ہے -

(۲) کیلو گرام فرانس کا سیر ہے جو ۸۵ تولے سے کچھہ زیادہ کا هوتا ہے - هندوستان میں پکا سیر ۸۰ تولے کا سمجھا جاتا ہے -

مشاهیر افواج بریہ فرانس و المان

سرجان جیلیکو امیرالبحر برطانیہ

سرجان فرنچ - سپہ سالار افواج بریہ برطانیہ

جنرل ژوفرے

سپہ سالار افواج بریہ فرانس

" امن کا دماغ ایک ایسے حفاظت کرنے والے کتے کے لیے نہایت عمدہ ہے جو اگرچہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے لیکن ساتھہ ہی وقت پر کاٹ کھانے کے لیے بھی مستعد رہتا ہے " -

یہ وہ مختصر فقرہ ہے جسمیں ایک بہت بڑے نقاد نے جنرل ژوفرے کے تمام کریکٹر کا لب لباب بیان کردیا ہے -

فرانس کو امن کے زمانہ میں ایک وسیع فوج کی کمان لینے کے لیے اور اس سے زیادہ ہم موقع بعدی خارجی یا داخلی حملہ کے وقت فوج اور ملک کی حفاظت اور ایک فوج گراں سے کام لینے کے لیے ایک خاص قسم کے آدمی کی ضرورت تھی - اس میں کوئی شک نہیں کہ جنرل ژوفرے اسی طرح کا آدمی ہے -

جنرل ژوفرے اپنے باطنی اخلاق کی طرح اپنے چہرہ کے ظاہری شمائل میں بھی رعب و تاثر کی قوت رکھتا ہے - اسکا بالائی لب گھنی' لمبی' سفید' اور سپاہی کے شایان شان موچھوں سے مستور ہے' جنکے نیچے اسکے سفید براق دانت تبسم کے وقت برق کی طرح چمکتے ہیں - اسکی ناک اگرچہ مختصر ہے مگر اسکے ساتھہ ہی موٹی اور بھاری ہے' اور اسطرح اسکے اختصار کی تلافی ہوگئی ہے - اسکی یہ عادت ہے کہ وہ اپنی صاف آنکھوں سے اسطرح بغور اور خوفناک طور پر دیکھتا رہتا ہے' گویا وہ نظروں کو اس شے کے پار کردینا چاہتا ہے جسکو وہ دیکھہ رہا ہے !

جنرل ژوفرے سنہ ۱۸۵۲ع میں پیدا ہوا - وہ ابھی ۱۸ سال ہی کا تھا اور اسکی فوجی تعلیم ہو رہی تھی کہ جنگ فرانس و جرمنی کی آگ شعلہ زن ہوگئی - اسنے تعلیم موقوف کردی اور سکنڈ لفٹننٹ بنا دیا گیا - نو عمر ژوفرے اسوقت توپخانہ میں تھا جس نے محاصرۂ پیرس کے زمانے میں پیرس کی مدافعت کی تھی -

جنرل ژوفرے نے مشرق اقصی کے معرکہ ٹونکن میں اس حالت کے ساتھہ قلعے بنائے ہیں' جبکہ چینی موجوں کے آتشیں گولے براہ راست اس پر آگ برسا رہے تھے !

اس جانبازانہ کارنامہ کے بعد وہ فرنچ انڈو چائنا میں بھیجدیا گیا - یہاں بھی اس نے تین جنگیں کیں - آخر میں پیرس واپس آنے سے قبل اسے مقام ٹمبکٹو میں اپنے وطن کی سرگرم خدمت انجام دینی پڑی -

جنرل ژوفرے اس داخلی پیچیدگی کے بعد فرنچ سپاہ کا سپہ سالار عام بنا دیا گیا جسکی وجہ سے فرانس کی جنگی مجلس کی زندگی کا خاتمہ ہوگیا - سنہ ۱۹۱۱ع میں (جب تک کہ وہ کمانڈر انچیف نہیں بنایا گیا تھا) فرنچ سپاہ کا کوئی کمانڈر انچیف نہیں تھا - صرف ایک جنگی مجلس اس غرض کیلیے قائم تھی -

فرانس کی مجلس وزارت پر یہ حملہ کیا گیا کہ اس نے قومی مدافعت کے اہم ترین کام کو نظر انداز کر دیا ہے - وزیر جنگ جنرل گولرین نے کہا کہ جب تک جنگ نہ چھڑ جائے' اسوقت تک کسی خاص شخص کے متعلق سپہ سالار عام ہونے کا فیصلہ کرنا دانشمندی کے خلاف ہے -

اس تجویز کی منظوری کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کی مجلس وزارت ٹوٹ گئی کیونکہ اخبارات نے اس جواب کا مضحکہ اڑایا اور نہایت سختی سے نکتہ چینی کی - بالاخر موسیو کابو نے نئی مجلس وزارت ترتیب دی اور موسیو میسمی وزیر جنگ قرار پائے -

یہی وہ زمانہ ہے جبکہ جنرل ژوفرے کا انتخاب عمل میں آیا اور اب وہ نپولین کے وطن کی عزت کا تنہا محافظ ہے !!

جنرل وان مولٹک

یہ مشہور شخص آج ۸ سال سے جرمن فوج کے بڑے جنرل اسٹاف کا چیف ہے - اور اس مشہور شخص کا بھتیجا ہے جسکا لقب " اورگنائزر اف وکٹری " (فتح کی تنظیم قائم کرنے والا) تھا اور جس نے موجودہ " فوجی جرمن " کی بنیاد مستحکم کی - یہ جنگ جو جرمنی نے شروع کی ہے اس کا فیصلہ کردیگی کہ " اورگنائزر آف وکٹری " کا یہ بھتیجا اپنے اس مشہور و معروف چچا کے دوسرے لقب ونر آف وار (فاتح جنگ) کا مستحق ہے یا نہیں ؟

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۶ع میں وان مولٹک ایک درخشاں سپاہی یعنی کونٹ وان شلی فین کی جگہ جنرل اسٹاف مقرر ہوا - پہلے وہ فوج میں ایک معمولی درجہ پر تھا - لیکن جنگ جرمنی و فرانس میں حسن خدمات کے صلہ میں اسے لفٹننٹی کا عہدہ اور " آئرن کراس " کا تمغہ ملا - اسکے بعد وہ مختلف عہدوں سے گذرتا ہوا سنہ ۱۹۰۲ع میں جنرل لفٹننٹ کے عہدہ پر فائز ہوا - مگر یہ تقرری بنظر استحسان نہیں دیکھی گئی' کیونکہ خود فوج میں اور اسکے باہر عام طور پر یہ سوال زبانوں پر تھا کہ جس منصب پر " شلی فین " تھا' اس پر مولٹک کیسے فائز ہوگیا ؟

لوگ علانیہ کہتے تھے کہ مولٹک کو یہ کامیابی محض قیصر کی نظر توجہ سے ہوئی - قیصر کی دلی آرزو تھی کہ جرمن فوج کے اس صیغہ میں جو بمنزلہ دماغ کے ہے' ایک بار پھر " مولٹک " کا نام نظر آ جائے جو اس مولٹک کا چچا تھا - قیصر نے پرنس بلو کی علحدگی کے بعد اسے امپیریل چانسلر بنانا چاہا تھا مگر اس نے اس بناء پر انکار کردیا کہ وہ ایک سپاہی ہے - اسلیے اسے ہمیشہ فوجی اور جنگی کاموں کے ساتھہ ہی وابستہ رہنا چاہیے -

یہ وان مولٹک ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ جرمنی کی فوج امن کے مصارف میں ۵ کرور پونڈ کا اضافہ ہوگیا -

آج جرمنی کی قسمت کا فیصلہ جن ہاتھوں کی کامیابی و ناکامی پر موقوف ہے' ان میں سب سے پہلا شخص یہی ہے - تمام کرۂ ارضی کی نگاہیں اسکی طرف اٹھی ہوئی ہیں !!

جنرل زان مونٹ کے - سپہ سالار افواج جرمنی

امیر البحر زان ٹرپٹز جرمن وزیر بحریہ

معرض المشاہیر

رؤساء جنگ یورپ

انگلستان ' جرمنی ' اور فرانس کے رجال بحر و بر جو کرۂ ارض کی ہلاکت و تباہی کیلیے مستعد ہوے ہیں !

نائب امیر البحر برطانیہ

سر جان جیلیکو

سر جان جیلیکو کے متعلق عرصہ سے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ انگریزی بیڑوں میں ایک بہترین دماغ ہے - اسکا اصلی کمال یہ ہے کہ ماہرانہ معلومات کو سلیقہ شعاری کے ساتھہ اس طرح ملادیتا ہے کہ اس مجموعہ کو بلا مبالغہ نادرہ روزگار کہا جاسکتا ہے -

اسکی یہ مزیت اس سال کی تمام نمایشی جنگوں میں ظاہر ہوچکی ہے -

سر جان جیلیکو آج سے نہیں بلکہ عرصہ سے اپنے حسن خدمات کی وجہ سے مشہور ہے جو اس نے اس جگہ پر انجام دی تھیں ' جس پر اسکا تقرر سنہ ۱۸۷۲ع میں ہوا تھا -

آج سے ۱۸ ماہ قبل یہ خبر عام طور پر مسرت و تشفی کے ساتھہ پڑھی گئی تھی کہ وہ (یعنی سر جان جیلیکو) پرنس لوئس آف بیٹنبرگ کی جگہ سکنڈ سی لارڈ (ایک بحری عہدہ) بنایا گیا ' اور پرنس لوئس آف بیٹنبرگ سر فرانسیس برجمین کے کنارہ کش ہونے کی وجہ سے فرسٹ سی لارڈ قرار پاے -

(اس نے توپخانے کی مدد کیونکر کی ؟)

بیڑے میں گولہ باری و نشانہ بازی کی ترقی کے متعلق بہت کچھہ کہا جاتا ہے - سچ یہ ہے کہ اس تعریف و توصیف کے ایک معقول حصہ کا مستحق سر جان جیلیکو ہے - اگر سر جان جیلیکو کی شرکت نہ ہوتی تو نائب امیر البحر سر پرسی اسکواٹ اس کار عظیم کو ترقی نہ دیسکتے - سر جان جیلیکو اسوقت ڈائرکٹر آف " نیول اور ڈیفنس " تھا - قدرت نے اسکو ایسی طبیعت دی تھی جو نئے نئے خیالات پیدا کرتی رہتی تھی - اسکے ساتھہ ہی اس میں نشاط و سرگرمی بھی تھی - جس کام کو کرتاتھا ' فوراً ' اور پوری مستعدی کے ساتھہ کرتا تھا - ان سب پر مستزاد یہ کہ وہ خود بہت بڑا قادر انداز تھا -

یہ اسباب تھے جنکی وجہ سے انگریزی بیڑے میں توپخانہ نے اسقدر ترقی کی -

جس زمانہ میں " ڈریک " نامی جہاز کی کمان اسکے ہاتھہ میں تھی ' اسوقت اسنے مستعدی و جانفشانی سے ڈریک کو بیڑے بھر میں سب سے زیادہ قادر انداز جہاز بنا دیا تھا - جب وہ ڈائریکٹر آف " نیول اور ڈیفنس " ہوا تو اس نے بیڑے کی اولین جنگ آزما صف کی توپوں کو قابل اعتماد بنانے کیلیے ہر ممکن کوشش کی -

(حیرت انگیز تجارب)

سر جان جیلیکو طالب العلمی ہی کے زمانے سے ہونہار معلوم ہوتا تھا - چنانچہ اسی زمانہ میں اس نے " رائل نیوی کالج " میں ۸۰ پونڈ کا ایک گرانقدر انعام حاصل کیا -

اس نے اپنی بحری زندگی کے آغاز ہی میں چند ایسے پر خطر اور قابل ستایش کام کیے جن کی وجہ سے اعلی افسروں کی نظریں اس پر پڑنے لگیں -

مثلاً ایک دفعہ ایک اسٹیمر ریت میں پھنس گیا اور کسی طرح نکالے نہیں نکلتاتھا - سر جان جیلیکو بے تحاشا اسے نکالنے چلا ' حالانکہ اسوقت پانی میں سخت تلاطم برپا تھا اور موجیں خلاف توقع و عادت بڑھی ہوئی تھیں - یہاں تک کہ سر جان جیلیکو کی کشتی الٹ گئی مگر خوش قسمتی سے وہ زندہ بچکر نکل آیا تھا -

اس سے زیادہ حیرت انگیز جرأت اس نے اسوقت کی تھی جب " کیمبر ڈون " نامی جہاز ٹوٹا تھا - اس کا واقعہ یہ ہے کہ انگریزی بیڑے کا موجودہ کمانیر اسوقت نائب امیر البحر " ٹرئی اون " کے نشان بردار جہاز کا کمانیر تھا - یہ نشان بردار جہاز " کیمپر ڈون " جہاز سے ٹکرایا اور وہ ٹوٹکے پانی میں غرق ہونے لگا - جسوقت یہ حادثہ پیش آیا ہے ' اسوقت جیلیکو اپنے کیبن میں بیمار پڑا تھا - لیکن جب جہاز الٹا ہے تو اس نے نہایت حیرت انگیز طور پر مسٹر رلیٹ نامی ایک شخص کی اعانت سے اپنے آپ کو پانی پر سنبھالے رکھا ' اور بالآخر صحیح و سالم نکل آیا !

اس واقعہ کے چار سال کے بعد وہ اس مہم میں زخمی ہوا جو پیکن کے انگریزی سفارتخانوں کو چھڑانے کے لیے بھیجی گئی تھی - اس مہم میں جو خدمات اس نے انجام دی تھیں ' اسکے صلہ میں چیف اسٹاف آفیسر بنادیا گیا -

سر جان جیلیکو اگرچہ اڈمرلٹی (صیغہ امیر البحر) میں رہا ہے ' مگر اسکو وسیع عملی تجربہ حاصل ہے - اور بیڑے کی تیاری میں خاص دلچسپی ہے مختلف مواقع پر نمایشی جنگوں میں خود کمان کر چکا ہے -

منجملہ ان کثیر التعداد اعزازات کے جو سرجان جیلیکو کو حاصل ہیں ' ایک اعزاز یہ ہے کہ اسے قیصر جرمنی نے عقاب سرخ کے دوسرے درجے کا تمغہ دیا تھا ' اور ابھی چند ماہ قبل ہی وہ سرکاری طور پر جرمنی بھی گیا تھا اور خود قیصر کا مہمان رہا تھا - مگر حالات کا انقلاب دیکھو ! جو شخص کل تک مہمان تھا ' آج وہ بیڑا لیکے حملہ کرنے چلا ہے

سرجان جیلیکو حال میں دوسرے کروزر اسکواڈرن کا کمانیر مقرر ہوا ہے -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے بہاؤ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی کے سبب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز آپکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پرو پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - عمدہ دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

روزانہ الہلال

چونکہ ابھی شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلی پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ ' جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

خط دریاے می یوز

جرمنی اور فرانس کی سرحد مقام لوا نگوے سے لیکے بیلفورٹ تک طول میں ۱۵۰ میل ہے - اس سرحد کے پورے طول میں فرانس نے مدافعت کے لیے بعض ایسے سامان کیے ہیں جنکی نسبت اسے دعوا تھا کہ اگر جرمنی اس جانب سے حملہ کریگی تو خواہ وہ کسی جگہ سے بھی چلے مگر بالکل الجھکے رہجائیگی اور آگے نہ بڑھسکے گی - اس اثناء میں فرانس مہلت سے فائدہ اٹھایگا اور کسیقدر ہٹکے اس کے پیچھے اپنی فوجیں جمع کرلیگا -

لیکن گذشتہ ہفتہ کے اخری اعترافات نے ظاہر کردیا کہ یہ دعوا صحیح نہ تھا

اہل جرمنی کا یہ خیال تھا کہ وہ فرانس کے خط مدافعت کے ہر موقع پر غالب آ سکتے ہیں - اگرچہ یہ خود انکو بھی تسلیم تھا کہ اس قسم کی پیشقدمیاں کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہیں پیدا کرسکتیں - چنانچہ آخری واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ جرمنی کا خیال بالکل صحیح تھا - وہ سرحد فرانس کو عبور کرکے پیرس کی طرف بڑھی ہے '

ان سرحدوں کی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے جنگی پروگرام کے مطابق فرانس پر روس سے پہلے حملہ ہونا چاہیے -

گذشتہ چند سالوں میں جرمنی کے طرز عمل نے یہ خیال یقین کی حد تک پہنچا دیا تھا کہ وہ بلجیم (اور اگر ضرورت و مصلحت مقتضی ہو تو سوئٹزرلینڈ) کی راہ سے فرانس پر حملہ کرنا چاہتی ہے - چنانچہ جب جنگ شروع ہوئی تو اس نے بلجیم کی راہ سے فرانس پر فوج کشی کرنا چاہی ' مگر بلجیم خلاف امید دست و گریباں ہوگیا اور بہر موقع درجہ تک مدافعت کی -

جرمنی کے سامنے دو راہیں تھیں : ایک بلجیم ' دوسری سوئٹزرلینڈ - مگر اسکو معلوم تھا کہ سوئٹزرلینڈ دشوار گزار اور دیر مغلوب راہ ہے - اسلیے اس نے اپنی سرگرمی کا استعمال زیادہ تر بلجیم ھی کی سرحد پر کیا ' اور اسکی اس دانشمندی سے کوئی انکار نہیں کرسکتا جبکہ وہ باوجود سخت مزاحمتوں کے بلجیم کو فتح کرکے فرانس میں داخل ہوگئی ہے -

اگرچہ اس نے ایسی ریلوے لائنیں بنائی ہیں جو بالکل سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک پہنچا دیتی ہیں ' مگر بلجیم کی سرحد پر بھی اسے عجیب طرح کی مہلت حاصل تھی - بغیر اخفا اور اہتمام کے اور بلا کسی غیر معمولی کوشش کے اس نے اقدام و ہجوم کی تیاریاں شروع کردی تھیں -

اس نے علانیہ مقام ایکس لا چیپل اور بیزک کے مابین دو عظیم الشان کیمپ بنا لیے ہیں - ایک مال میڈے نامی مقام کے قریب ایلسبن بارن میں ' اور دوسرا ٹریس سے متصل اسکون فیلڈر ہاف میں -

موجودہ جنگ میں انہی دونوں کمپوں سے کام لیا گیا ہے - ایلسین بارن کی فوج نے خط می یوز کے خلاف لیشر پر حملہ کیا اور اسکون فیلڈر ہاف کی فوج لکسمبرگ کی طرف سے لوانگوے کی طرف بڑھی جو سرحد فرانس کے استحکامات کا ابتدائی سرا ہے -

سرحدی ریلوے لائن کی طرح ایکس لا چیپل سے سینٹ وتھونک نامی مقام تک بھی ایک لائن بن گئی ہے - " ویسمیس " ایلسین بارن کے کیمپ کا جنگشن ہے - ابھی چند سال کی بات ہے کہ یہاں سے ایک لائن تعمیر کی گئی ہے جو سرحد کو عبور کرتی ہوئی استیوبلاٹ تک چلی گئی ہے -

اس لائن کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ یہ لائن اپنے ساتھ کسی طرح کے اقتصادی فوائد نہیں رکھتی - معمولی زمانہ میں ٹرینوں کی ٹرینیں خالی جاتی ہیں ' کیونکہ اولاً تو آبادی کم ہے ' اور جتنی کچھہ ہے بھی ' وہ محض کاشتکار ہیں - انہیں سیر و حرکت کی بالکل ضرورت نہیں -

جرمنی نے یہ راستہ محض اسلیے اختیار کیا تھا کہ وہ اسکو زیادہ کامیاب سمجھتا تھا - اسکے خیال میں بلجیم اس قابل نہیں تھا کہ وہ کسی عظیم الشان فوج کے حملہ کی تاب لاسکے -

مدافعت کا اصلی خط دریائے می یوز کا خط ہے ' جسمیں لیشر ' نیز اور نامور کے قلعے اور گڑھیاں بھی شامل ہیں - اس خط کے استحکام اور قلعہ بندی میں اسقدر کوشش کی جاچکی ہے کہ اس کے بعد دریا کے داہنے طرف جرمنی کی پیشقدمی روکنے کے متعلق سوال کرنا بیکار سمجھا جاتا تھا -

بلجیم نے اپنی قوت سے زیادہ جوانمردی کی لیکن بالاخر دریاے می یوز کا یادگار خط دفاع اسکے کیلیے زیادہ عرصہ تک بند نہ رہسکا - اور لیشر کے مستحکم ترین استحکامات کو مسخر کرکے وہ نامور پر قابض ہوگیا اور وہاں سے آگے بڑھکر فرانس کے دروازے ہلا دیے - اب آیندہ ہفتہ خط دریاے می یوز کی آخری تعبیر بتلا دیگا جسمیں چند دن پہلے جرمنی کو می یوز کے کنارے ناکام دیکھا گیا تھا !

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۱

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۷ شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday September 9. 1914.

جلد ٥

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھر کی کسی ایک زبان میں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم لفظے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھوںمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ - دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر انشا بروے انشاپردازی - طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوںکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریوںکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندوںکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکموںکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کر لو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہروںکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیرگاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تیسرے ہی ضمن میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان آسٹریلیا - ہر ایک ملک کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں صنعتی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مکمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ (دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلآویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ ۸ آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت نغمہ ملکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدت تک بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر درست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت ۱۰ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ واکو اپنی جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کیجئے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے یکدم نیند سے اٹھنا پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - نرالا ایجاد ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ مع محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید

سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں انکا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیں -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

Tel Address :- "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
١٤ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ٦٤٨

سالانہ - ١٢ - روپیہ
ششماہی - ٦ - ١٢ - آنہ

جلد ٥

کلکتہ : چہار شنبہ ١٧ - شوال ١٣٣٢ ہجری
Calcutta : Wednesday, September, .9 1914.

نمبر ١١

الاسبوع

انتظار کي رات کب کی ختم ہوچکی ہے مگر صبح نتائج کا
انتظار کرنے والے ابتک کروٹیں بدل رہے ہیں - حوادث و سوانح کا
آفتاب کب کا طلوع ہوچکا ہے مگر منتظرین طلوع ابتک ٹکٹکی لگاے
ہوے ہیں - پھر یہ کب اٹھینگے ؟ کیا اس وقت جب اس صبح
کی دوپہر پھیل جائیگی اور سورج سر پر پہنچکر نظروں کو خیرہ
کردیگا ؟ فسینغضون الیک رؤسہم و یقولون متی ہو ؟ قل " عسی
ان یکون قریبا "

فرانس کے میدان جنگ کی سب سے قیمتی امید یعنی
روس کو بالآخر مشرقی پروشیا میں شکستیں ملنی شروع ہوگئیں اور
ایسی شکستیں جنکو خود روس "شکست" کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے !
چنانچہ جو خبریں ٢ سپٹمبر کو لندن سے آئی ہیں وہ روسی اسٹاف
کا یہ اعلان نقل کرتی ہیں کہ "پروشیا میں جرمن کمک پہنچ گئی
اور اس نے روسی فوج کو تہہ و بالا کردیا "
کیا اب روس برلن نہیں پہنچیگا حالانکہ کمبخت جرمنی پیرس
سے ٢٥ میل کے فاصلے پر محاصرہ کی طیاریاں کررہا ہے ؟

اسٹریا کی شکستیں اگر ویسی ہی ہیں جیسی بیان کی گئی
ہیں تو فی الحقیقت اسکے طرف سے بالکل نا امید ہونا چاہیے - روسی
پیش قدمی گلیشیا میں برابر بڑھتی جاتی ہے - بخت نصر کے بعد
(جسنے بنی اسرائیل کو یروشلیم میں گرفتار کیا تھا) آج تاریخ
نے دوسرا نام زار روس کا درج کیا ہے ، جس نے لیمبرگ میں
٧٠٠٠٠ ہزار زندہ اسٹرین گرفتار کرلیے ہیں !

بحر شمال میں گو ابتک منتظرہ معرکہ نہیں ہوا لیکن
ہیلی گولینڈ میں ایک معرکے کے گرم ہونے اور انگریزی فتح کی
خبروں نے بحری توجہ پیدا کرادی ہے - یہ مقابلہ محض تیسرے
درجہ کے کروزروں کا مقابلہ تھا - اسکے بعد بھی کبھی کسی جرمن
جہاز کے ڈوبنے اور کبھی کسی انگریزی جہاز کے ڈوبنے کی خبریں
آتی رہی ہیں -

جاپان کے متعلق بالکل سناٹا ہے بجز اس اعلان کے کہ کیا چھوٹے
سات جزیروں پر قبضہ کرلیا گیا -

روس ، فرانس ، اور انگلستان نے آپس میں معاہدہ کرلیا
ہے کہ ہم میں سے کوئی تنہا طاقت جرمنی سے صلح کرلینے کی
مجاز نہوگی - شاید اسکی ضرورت اسلیے پیش آئی ہے کہ جرمنی
کے پیرس پر پہنچ جانے نے فرانس کے مضطربہ صلح ہونے کا
خدشہ پیدا کردیا ہے -

مسٹر ایسکویتھ نے ٤ سپٹمبر کو گلڈ ہال میں موجودہ حالات پر
ایک مبسوط تقریر کی اور کہا کہ انگلستان بلجیم کی حمایت کے
لیے اٹھہ کھڑا نہوتا تو یہ ذلت کی انتہا تھی - انہوں نے جرمنی
کے مفتوحہ ممالک پر جزیہ لگانے اور لوین کی آتشزدگی کے طرف
اشارہ کرتے ہوے کہا : " قانون پر قوت اور آزادی پر بہیمیت کی
حکومت دیکھنے سے پہلے میں اپنے ملک کو صفحۂ تاریخ سے محو ہوتا
دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہوں "

یہہ بڑی موثر اور عمدہ بات ہے جو انہوں نے کہی مگر واقعہ
یہی ہے کہ جرمنی سے باہر بھی ہر جگہہ حکومت قوت ہی کی
ہے نہ کہ قانون کی - انگلستان کو قوت ہے اور وہ جرمنی کے
" وحشیانہ " اعمال پر معترض ہے - ٹرکی کو قوت نہ تھی - وہ
طرابلس میں اٹلی کے لیے کچھہ نہ کرسکی -

پچھلے جرمن اور متحدہ افواج کے معرکوں کے متعلق اب زیادہ
طولانی تار آرہے ہیں ، لیکن سب کا خلاصہ یہی ہے کہ جرمنی
با وجود فوجی ناقابلیت و نالائقی کے ہر معرکے میں کامیاب
ہوئی اور متحدہ افواج باوجود انتہا درجہ و فوجی فضائل اور
عسکری مناقب میں کامیاب ہونے کے بالآخر ناکام رہی !

خیر ، عالم جسم و مادہ کے علاوہ ایک اقلیم روح و معنی
بھی ہے - کیا ہوا اگر دشمن زمین کے ٹکڑوں اور اینٹ چونے کے
بناے ہوئے قلعوں کے لینے میں کامیاب ہوگیا ؟ اخلاق و جذبات
کی سرزمین مقدس میں تو اسے ایک انچ جگہہ بھی نہ ملسکی
حالانکہ متحدہ افواج نے بلجیم کی محدود سرزمین کی جگہہ ایک
پوری اقلیم محاسن و مناقب فتح کرلی ہے !

جرمنی اگر بڑھتی بھی ہے تو بالکل بیہودہ طور پر ، لیکن متحدہ
افواج ہٹتی بھی ہیں تو شاندار طریقہ سے ، یادگار سرد
طبعی کے ساتھہ ، بغیر کسی معقول نقصان کے - پھر جو لوگ
محض زمین ناپنے کا فیتہ لیے ہوئے افسوس کررہے ہیں ، کیا انکے
پاس جنگی مصالح ، فوجی فضائل ، اور اخلاقی فتحمندیوں کی
پیمایش کے لیے کوئی آلہ نہیں ؟

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں' اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اچھا روا نہ کیا اور اسی من روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۹۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ صنعت و حرفت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگاکر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزوں کو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپکے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برانچ — سول کورٹ روڈ ننگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اب ریم کے بعد پیرس کے سوا اور کوئی مستحکم روک نہیں رہی تھی - چنانچہ اسکے بعد ہی جرمنی کے لاموتے زوافرے نامی ایک مقام تک آجانے کی خبر ملی جو پیرس سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے -

آخری تار برقی موجودہ حالات کو زیادہ روشنی بخشتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جرمنی فوج کے قرب و بعد کا سوال نہیں رہا بلکہ بالکل پیرس کے محاصرے کا - پیرس سے مشرق میں نان تیول، لو میوس، وتری، نامی مقامات کا ایک جنوب رویہ خط چلا گیا ہے اور اس سے اوپر مشرقی جانب فرانسیسی جرمن سرحد کا قلعہ ورڈن ہے - جرمن فوج نے اسی کو اپنا خط مقرر کیا ہے اور فوج پھیلا رہی ہے -

جرمن فوج نے پیرس کے سامنے دریاے اولس (یا اوسے) کے کنارے قیام نہیں کیا اور اوسکے مشرق میں خط ہجوم پھیلایا - اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ شاید اس جانب متعدد افواج نے آسے شکستیں دیدی ہیں -

مگر نقشہ دیکھنے سے اس خیال کی صحت مشتبہ ہوجاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کرنے میں جرمنی نے اپنے اوس جنگی تدبیر اور دانشمندی کا ایک تازہ ترین ثبوت دیا ہے جو فوج کے سفر اور قوت کے پھیلاؤ میں ابتدا سے دکھلاتی آئی ہے - پیرس کے مشرق میں آنے سے اسکا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اندرون جرمنی سے لیکر پیرس تک ایک ایسا قریبی اور مسلسل فوجی خط قائم رکھے جو جرمنی اور اطراف پیرس کو ایک کردے ، اور وہ ہر دم اپنے مرازے قوت پاتی رہے -

چنانچہ نقشہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ پیرس کے مشرق میں جرمنی کا سرحدی قلعہ "میٹز" ٹھیک پیرس کے محاذ میں واقع ہے اور اسکے سامنے فرانسیسی سرحد کے اندر ورڈن ہے - پیرس سے اگر ایک سیدھا خط کھینچا جاے تو وہ ورڈن ہوتا ہوا میٹز تک پہنچیگا اور وہاں سے مائل بہ شمال ہوکر سیدھا برلن تک چلا جائیگا - اسی میٹز کو آجکل قیصر جرمن نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور فوجی قوت کے ایک مرکزی سر چشمہ کی حیثیت رکھتا ہے - پس جرمن فوج نے اندرون فرانس کی جرمن قوت کو مرکز سے بالکل وابستہ کردینے کیلیے نان تیول، کولو میرس، وتری، اور ورڈن کے خط مثلث کو اپنا قیام گاہ بنایا ، اور ورڈن میں آکر بخط مستقیم و متصل ، میٹز سے ملگئی جہاں خود قیصر موجود ہے !

پیرس سے میٹز تک کا خط ۱۸۰ میل کا ہے - اسمیں سے ۲۵ میل نکالدینے چاہئیں جو پیرس اور نان تیول کا باہمی فاصلہ ہے - باقی ۱۵۵ - رہے - پس اس سے ظاہر ہوا کہ سرحد فرانس کے اندر اور پیرس کے سامنے ۱۵۵ میل طول تک جرمنی نے اپنا فوجی خط پھیلا دیا ہے اور ساتھہ ہی اسے میٹز کے ہیڈ کوارٹر سے بالکل ملادیا ہے !!

خدا کے ارادوں کو کون جان سکتا ہے ؟ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ - لیکن یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ جرمنی نے اپنے خط جنگ کی تمام منزلیں طے کرلی ہیں ، اور اب صرف پیرس کا قبضہ باقی ہے - روس اسپر دباؤ ڈالنے میں ناکام رہا ، اور فرانس کا ابتدائی حملہ بھی کچھہ نہ کرسکا - انگریزی فوج نے فرانس کی مدد کی پوری کوشش کی ، مگر وہ فرانسیسی فوج کی غلطیوں کو یا بے تیاری کو کہاں تک دور کرتی ؟ کام کرنے کی اصلی جگہ خود فرانس کی تھی نہ کہ انگلستان کی - پھر بھی جرمنی کو پیرس تک آنے میں جتنا وقت لگا ، معلوم ہوتا ہے کہ صرف انگریزی فوج کی موجودگی اسکا باعث ہوئی ، ورنہ اگر صرف تنہا فرانس ہوتا تو نہیں معلوم واقعات کی صورت موجودہ حالت سے بھی کسقدر افسوس ناک ہوتی - قرائن صاف کہتے ہیں کہ اب آخری نتائج دور نہیں : بل الساعة موعدهم والساعة ادهى و امر

جنگ کے شروع ہوتے ہی ولایت کی ڈاک میں بے ترتیبی شروع ہوگئی - جمعہ کی جگہ سنیچر اور اتوار کو اسٹیمر پہنچنے لگا اور ایک بار تو پیر کے دن پہنچا - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ ایک ہفتہ کی ڈاک دوسرے ہفتہ میں ملنے لگی - ادارۂ الہلال اور متعدد مقامات میں پچھلے ہفتہ کی ڈاک بالکل نہیں آئی اور شہر میں لندن کے اخبارات و رسائل پانچ پانچ روپیہ قیمت پر بھی نہ ملے - بارے الحمد للہ کہ کل دونوں ہفتوں کی ڈاک یکجا ملگئی ہے ، اور اسمیں جنگ کے متعلق مضامین و تصاویر اور نقشوں کا نہایت مفید اور دلچسپ ذخیرہ ہے - افسوس کہ اس ہفتہ اس سے کچھہ کام نہیں لے سکتے -

---

اس وقت کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ خود قیصر جرمن فرانس کے اندر پہونچ گیا ہے اور "نانسی" میں موجود تھا - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جرمن طیاریوں کا کیا حال ہے ؟

ذیل کے نقشہ میں جرمنی کا پیرس کے پاس موجودہ خط ہجوم دکھلایا گیا ہے جو آج تک کی خبروں سے واضح ہوتا ہے - نان تیول سے یہ خط کسی قدر نیچے وتری نامی ایک مقام تک آتا ہے - وہاں سے پھر ورڈن پر مائل بہ شمال بلند ہوگیا ہے - اس خط ہجوم میں بڑی مصلحت یہ رکھی گئی ہے کہ ورڈن کے سامنے اور سرحد کے اندر میٹز ہے جہاں قیصر جرمنی موجود ہے اور جرمن ہیڈ کوارٹر قرار پایا ہے - پس اسطرح فرانس کے اندر جرمن قوت اپنے ہیڈ کوارٹر سے بالکل متصل ہوگئی - میٹز کو نمایاں کرنے کے لیے ایک جھنڈا بنادیا ہے - انگریزی فوج کے متعلق اخری اطلاع جو ملی ہے اسکے مطابق وہ جرمن خط کے عقب میں ہوگی جہاں نقشہ میں دوسرا جھنڈا نمایاں کیا گیا ہے -

نقشه یورپ جنگ سے پہلے — جنگ بست روزه کے بعد

(طلوع نتائج)
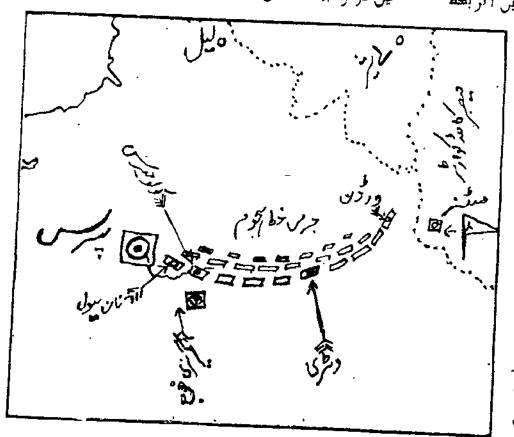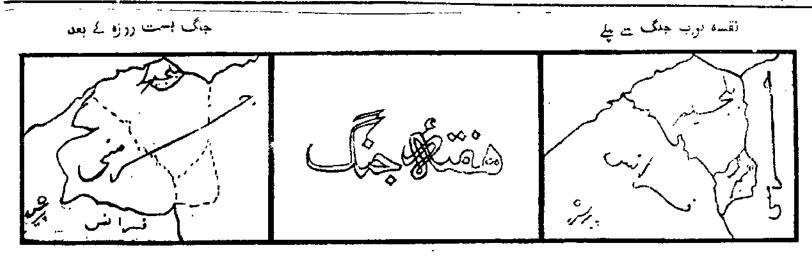
سورج جب اچھی طرح بلند هوجاتا هے تو اسکی روشني تنگ اور نشیبی گوشوں تک پهنچ جاتی هے' مگر صبح کو روشني کے نظارے کے لیے میدان چاهیے -

جنگ یورپ کے نتائج کی صبح شروع هوئی مگر میدان سے باهر نظر نه آئی - بہت کم آنکھیں جاگتی تھیں جو سفیدی کے ڈوروں کو دیکھه سکیں ' لیکن اب اچھی طرح روشنی پھیل گئی هے اور آفتاب اسقدر بلند هوچکا هے که اس سے انکار ممکن نہیں - مگر :

و غرتکم الامانی حتی جاء امر الله (۵۷ : ۳۲)	افسوس که بیجا امیدوں نے تمھیں دھوکے میں رکھا' یہانتک که امر الہی آ پہونچا !

بهر حال اب موسم اچھی طرح بدل چکا هے' اور خود هندوستان کا انگریزی پریس میدان جنگ کے متعلق علانیه اُن رایوں کے اظهار پر مجبور هوگیا هے جو سرکاري محکمۂ خبر رسانی کی تفسیرات و تاویلات سے بالکل مختلف هیں -

مقامی مشاق تاویل و توجیهه معاصر (استیٹسمین) ۷ - کے لیڈنگ ارٹیکل میں اعتراف کرتا هے : "جهاں تک واقعات ظاهر هوے هیں' انکا موازنه نا گزیر طور پر یہی ظاهر کرتا هے که انگریزی اور فرانسیسی کماندر اپنا کام نہیں جانتے " فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون ! قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

یکم ستمبر کے ٹائمس آف انڈیا میں ایک طویل بحث کے بعد تسلیم کیا هے که جرمنی اپنا کام پورا کر رها هے - اس نے اپنا تمام راسته بالکل صاف کر دیا' اور اب امید کا سهارا صرف روسی پیش قدمی پر هے - اگر ایک دن بھی جرمنی فرانس میں نه بڑھے تو خوش هونا چاهیے که روس کو چوبیس گهنٹه برلن جانیکی اور مہلت مل گئی !

لیکن افسوس هے که نه تو جرمنی رک سکا ' اور نه روس کو جرمنی کے اندر بڑھنے کی مهلت ملی - ساری امیدیں کوئنز برگ کی طرف روس کے بڑھنے پر تھیں : کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً (۲۹:۳۰) لیکن جرمنی نے اسے وهانسے بالکل هٹا دیا ' اور جبکه جرمنی پیرس سے ۲۵ میل پر هے تو روس کی پیش قدمی کا سرے سے کوئي وجود هي نہیں ! و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون ! (۲۹ : ۳۱)

(مزید پیش قدمی)

بالاخر همارا خیال بالکل صحیح نکلا جو هم نے گذشته اشاعت کے افتتاحیۂ جنگ میں ظاهر کیا تھا' اور قبل اسکے که پرچه ڈاک میں پڑے ' اطلاع آ گئی که " حکومۃ فرانس نے پیرس چھوڑ دیا اور بورڈو چلي گئی " بورڈو پیرس سے ۳ سو میل جنوب میں هے - اخبار طان وغیره کے دفاتر بھی وهیں چلے گئے هیں' اور یه انتقال اس امرکا صریح ثبوت هے که فرانس پیرس کے محفوظ رهنے کي پوري امید نہیں رکھتا -

حسب معمول اس تار کے بعد هي اسکی تشریحات و توجیهات کا سلسله شروع هوگیا ' اور یکے بعد دیگرے اطلاعات شایع هوے لگیں - چند تاروں میں تو اُن " ماهرین جنگ " کي تشفي بخش رائیں هیں جو اجکل هر موقعه پر فنون جنگ اور مصالح حربیه کي بے تحاشا بخشش کے لیے همه تن مستعد رهتے هیں اور اچھی طرح جانتے هیں که فن جنگ کے دقائق کو ایسے موقعوں پر کیونکر خرچ کرنا چاهیے ' مگر بعض تاروں میں وهی " مصلحت جنگی " کا اعلان هے جو اس سے پہلے بھی هر ایسے موقعه پر هوچکا هے -

ان سب تاروں کا خلاصه یه هے که پیرس سے حکومت کا منتقل هونا کوئی پریشانی کی بات نہیں - یه نہایت عمده تدبیر هے اور ایک اعلی قسم کی "جنگی مصلحت "

" جنگي مصلحت " اسمیں شک نہیں که ایک قیمتی چیز هے لیکن شاید اُن لوگوں کیلیے اسکے دائمی اسراف میں چنداں تشفی نهو جو فن جنگ کے مصالح سے ناواقف هیں - وہ کهتے هیں که نامور مسخر هوگیا - یه جنگی مصلحت تھی - برسلز سے مثل پیرس کے حکومت اٹھه آئی - یه جنگی مصلحت تھی -

متحده افواج نے شارلی راے کے معرکه میں اپنا خط چھوڑ دیا یه جنگی مصلحت تھی - پھر لیل اور امینس کے خط سے بھی پیچھے هٹ آئی - یه جنگی مصلحت تھی - وقس علی ذالک - پھر آخر اسکا سلسله کب تک رهیگا ؟ اور کیوں کمبخت جرمنی "جنگي مصلحت" سے ایک جگهه بھی نہیں چھوڑتی ؟

(موجوده خط حصار جرمنی)

هم نے گذشته اشاعت میں ظاهر کیا تھا که جرمنی کیمبرے تک آگئی هے اور اب ۸۰ میل سے بھی کم فاصله پیرس سے رهگیا هے - لیکن هفته رواں میں اسکي پیش قدمي اسقدر تیزي سے جاري رهی جسنے هر چوبیس گهنٹے میں ایک نئے تغیر کی خبر سنائی -

کیمبرے کے بعد جرمن فوج اور آگے بڑھي - خبروں سے معلوم هوا که با پام پر لڑائي هو رهي هے جو کیمبرے کے عقب میں هے' اور دریاے سوامي کے اُس پار ایمینس' لافیرے' لیون' هوتے هوے میزرس تک متحده افواج نے اپنا خط دفاع بنایا هے اور جرمني کو روکنے کی جانبازانه کوشش کر رهے هیں -

اب متحده افواج کیلیے سب سے بڑي امیدگاه " ریم " تها جو پیرس سے مشرق جانب نہایت مستحکم قلعه بند مقام هے' اور آبادی کے چاروں طرف آٹھه قلعے مدور بنے هوے هیں - بار بار تاروں میں اطمینان دلایا گیا تھا که یہاں دشمن کچھه نه کرسکیگا - لیکن اسکے بعد هی جرمني کے ریم سے بھی آگے بڑھ آنے کی اطلاع ملي اور همارے مستعد انگریزي معاصر (استیٹسمین) نے یه توجیهه کرلی که "جنگی مصلحت سے غالباً ریم چھوڑ دیا گیا "

(عالمگیر غلطی)

غلطی جب عام هوجاے تو صحت کے لیے اثبات رجوہ مشکل هو جاتا هے' اور دنیا پر بعض ایسی گهڑیاں بهی آیا کرتی هیں جب دو اور دو کو چار ثابت کرنا بهي دقتوں سے خالی نهیں هوتا - اگر نیند کی غافل رات سب کو یک قلم سلا دے تو بیداري کی چند آنکهیں کس کس کی غفلت کے ماتم میں رولینگی ؟ موجودہ جنگ نے دنیا کے اُن تمام حصوں کے لیے جنگي معلومات کا ذریعہ صرف فریقین جنگ کي اطلاعات هیں' ایسي هي غفلت عام اور نظر محدود کي صورت اختیار کرلی هے' اور کشف حقیقت و استخراج صحیح کے ارادوں کے لیے بڑي هی سخت ابتلائیں درپیش هیں -

تاهم کوشش کرني چاهیے که اگر حقیقت کو بے نقاب نہیں کر سکتے' تو اقلاً دو چار قدم آگے بڑهکر تو دیکهه سکیں' اور به حیثیت واقعه نگاري کے سخت خائن هونگے اگر اس سعي سے هم اعراض کریں -

اسی کي ایک ابتدائی کوشش تهي جو گذشته هفته کا افتتاحیۂ جنگ لکهتے هوے کی گئی تهي - هم نے وثوق کے ساتهه یه خیال ظاهر کیا تها که آغاز جنگ سے جس عظیم الشان اور جنگ کي ابتدائی منزلوں کیلیے فیصله کن معرکه کا انتظار کیا جا رها هے' وہ هو چکا' اور یه سمجهنا که اسوقت تک جو کچهه هوچکا هے محض غیراهم اور بے اثر ابتدائی مقابلے تهے' واقعات صریحه کی روشنی سے انکار کي ایک ایسی تعجب انگیز کوشش هے' جسکي مثال صرف اسي جنگ میں ملسکتي هے' ورنه دنیا اسقدر غافل کبهي بهي نه تهي - همنے ظن و تخمین اور قیاس آفرینیوں کی جگه ان اطلاعات پر اعتماد کیا تها جو سرکاري محکمهٔ خبر رسانی کے ذریعه اس وقت تک پهنچائي گئی هیں - انهی کي ترتیب و انطباق سے یه نتیجه نکالا تها که جنگ ابتدائي منزلوں میں الجهی هوئي نهیں هے بلکه اپنے نصف اهم سے گذر چکي' اور اگر جنوبی یورپ کے معرکے کی تین منزلیں تهیں تو دو منزلیں بیس دن کے اندر ختم هوگئیں - اب صرف آخري منزل یعنے محاصرہ پیرس باقی رهگئی هے - پس گذرے هوے واقعات کا مستقبل میں انتظار کرنا بالکل بے فائده هوگا -

(طلوع و غروب)

امیدونکا آفتاب ایک هي وقت میں طلوع کی روشني اور غروب کی تاریکی' دونوں رکهتا تها -

یهي خبریں هیں جنهوں نے همیں ابتداے جنگ سے جرمني کی پے درپے شکستوں کي خبریں سنائي هیں جنکا سلسله ۲۱ - اگست تک بالکل غیر منقطع رها' اور توجیه و تاویل کے ساتهه ابتک باقی هے - هم نے همیشه ان خبروں کو شوق و مسرت اور اطمینان کے ساتهه سنا' اور اس انتظار کو قبول کیا که عنقریب ایک سرحدي فیصله کن معرکه هوگا' اور جرمنی کي پیش قدمي جو بلجیم کي تنهائي اور ضعف سے فائده اٹهاکر جاري هے' روک دي جائیگي - هم اب بهي ایسا هي کرنا چاهتے هیں لیکن افسوس هے که وهي ذریعه خبر رسانی جو ایک طرف متحده افواج کے جذبات و عواطف کی اخلاقی اور عسکري فتح مندیوں کے کارنامه هاے عظیم سے پر هے' بد قسمتی سے دوسري طرف جرمنی کی جغرافیائی اور پیمایشي پیش قدمیوں کے واقعات کي بهي مضطربانه خبر دے رها هے' اور هم حیران هیں که زمین اور پیمایش کے نقصان کي تلافي اس فوجي قابلیت' بے جگرانه شجاعت' عسکري روح نشاط' اور اخلاقي اولو العزمي سے کیونکر کریں جو " فوجوں کے بالترتیب پیچهے هٹنے' " باوجود پسپا هوجانے کے کامیاب جوابی حملوں کے دینے' " " باطمینان و جمعیت خاطر اپنے مقبوضه خطوط خالی کرکے چلدینے' " " نہایت ٹهنڈے هوار دشمن کی سرزمیوں کا جواب دیتے هوے رجعت کرنے " اور نہایت " کامیابی " کے ساتهه دشمن کا شاندار مقابله کرکے بالاخر " پیچهے هٹ جانے " میں ابتک ظاهر هوتي رهي هیں - هم اس دلیرانه اور " تاریخي " مقابله کے مداح هیں جو جنرل لیمان نے لیژ کے " ناقابل تسخیر " اور " دنیا کے اول درجه کے استحکامات " میں دکهلایا - لیکن افسوس که وہ مسخر هوگیا اور جنرل لیمان دیواروں اور لاشوں کے نیچے سے بمشکل زنده نکالا گیا - هم اُس کامیابی کي بڑے هي اطمینان سے داد دے چکے هیں جو بلجیم نے متحده افواج کے انتظار میں ثابت قدم رهکر دکهلائي' لیکن اسکو کیا کیجیے که برسلز " خالي کردیا گیا جسکا مطلب حدود جنگ سے باهر کی زبان میں " لے لیا " هے' اور جرمني فتحمندانه آگے بڑهه آئی - پهر وہ کوہ وقارانه عظمت اور مافوق العادة جبروت و اجلال عسکري کیسی پر اثر تهي جو انگلستان اور فرانس کی متحده افواج کے داخلے سے میدان بلجیم میں رونما هوئي ؟ اور کیسی عدیم النظیر شجاعت' فقید المثال صبر و ثبات' یادگار رهجانے والي سر فروشی و بے جگري' اور فن جنگ و نشانه بازي کو یکسر پلٹ دینے والی جنگی قابلیت سے قدم قدم پر ناعاقبت اندیش اور مغرور طاقت حریف کا مقابله کیا گیا اور کیسی مصلحت اندیشانه مدافعت کي شاندار نمایش کی گئی ؟ اسکا هر واقعه جنگی روایات کا پر فخر حاصل اور تاریخ دفاع امم کا ایک ناقابل فراموش نظاره تها اور هر آن اور هر لمحه هم کو توقع دلاتا تها که عنقریب جرمنی کو اپنے غرور باطل کا خمیازہ بهگتنا پڑیگا' اور آنے والا معرکۂ عظیمه تمام خط بلجیم کو دشمنوں سے خالی کردیگا - با این همه افسوس هے که کسی غیر معلوم اور مافوق العادة انقلاب کی وجه سے نامور کے قلعے فتح هوگئے اور جرمنی باوجود شکستوں پر شکستیں کهانے کے اور بے شمار نقصانات اٹهانے کے برابر پیش قدمی هي کرتی رهي - حتی که میدان جنگ یکایک وسط بلجیم سے منتهاے سرحد فرانس میں منتقل هوگیا' اور پهلے مونس اور شارلی رائے' پهر کمبرے کے آخري معرکے شروع هوگئے - ان معرکوں میں بهي سرد تحمل (coolness) سرگرم شجاعت' عقلمندانه دفاع' اور پر اسرار جنگي مصالح کے تحفظ نے حسب دستور کچهه کمي نه کی' اور جیسا که هر موقع پر هوا هے' ایک کثیر ذخیرہ فوجي محاسن و مناقب کا فراهم کردیا گیا تاهم افسوس که زمین کي پیمائش اور جغرافیه کے حقائق متعارفه کے لحاظ سے جو آخري نتیجه نکلنے والا تها وہ نه رک سکا' اور باوجود جنگی قابلیت و محاسن میں ناکام رهنے کے' ناعاقبت اندیش دشمن بیس تیس میل اور آگے بڑهه آیا - و اذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر (۳۳ : ۴۸)

(نا عاقبت اندیش فاتح)

یه مانا که جرمنی کي تمام پیش قدمیاں نا عاقبت اندیشي تهیں' اور متحده افواج نے جب کسي جگه کو چهوڑا هے اور دشمن کو " سپرد هوے دیا " هے تو اسمیں کوئی نه کوئی " جنگي مصلحت " اور " عسکري راز " ضرور پوشیده رکها هے اور ابتداے جنگ سے لیکر اسوقت تک هر هر قدم پر اس غیر منتظم توجیه سے همنے اطمینان حاصل کرنا چاها هے' لیکن افسوس که اب اس پر اسرار اور مجهول الحقیقة " جنگی مصلحت " پر غور کرنیکي مهلت بهی باقي نه رهي' کیونکه اطراف کیمبرے کے معرکوں نے دشمن کي " شکستوں سے معمور فتح مندي " کو اس حد سے بهي گذار دیا هے' اور اب خط دریاے سوامے سے آگے بڑهکر اور ریم جیسے مستحکم
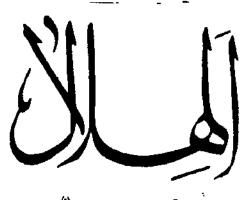
۱۷ شوال ۱۳۳۲ هجري

يـوم التـغـــابن !

معاربه عظيمه منتظرة موعوده

اور

ليالى جنگ كى صبح نتـائج !

(۲۹ - اگست سنه ۱۹۱۴)

هذ الذي كنتم به تكذبون ! ۸۳ : ۱۷

وہ' آزمایش ثبات اور امتحان قیام کا ایک یوم عظیم تھا جو آیا اور چلاگیا ' وہ اُمید و بیم ' استقرار و اضطرار ' اور اقدام و تقہقر کي ایک تقسیم و تقدیر تھي جو آئي اور چلي گئی ' وہ فوز و خسران اور اقبال و ادبار کا ایک پیغام تھا جو پہنچا اور سنادیا گیا ' وہ قتل و مقتولي ' حکم و محکومي ' امر و مامورِي ' اور قہر و مقہوري کا ایک تماشاگاہ تھا جو شروع ہوا اور ختم بھی ہوگیا ' وہ آنے والے وقتوں اور ہونے والے واقعات کے لیے ایک امر ناطق ' ایک حاکم فاصل ' اور ایک ترجمان مستقبل تھا جس نے اپنا حکم سنایا اور پورا ہوا ' وہ تسابق احزاب ' تصادم قومی ' اور تنافس سیوف و مدافع کا اولین فیصلہ تھا جو ہونے والا تھا اور ہوگیا - غرضکہ وہ شب ہاے انتظار اور لیالي خوف و طمع کي ایک صبح نتائج تھي ' جسکی ہولناک اور محشر خیز روشنی دریاے "مي یوز" کي پر امن اور ساکن سطح کے افق پر نمودار ہوئي ' اور قلعۂ "میزیریں" اور "مونٹ میڈي" کي برجیوں تک پھیلکر آنے والے یوم عظیم میں مدغم ہوگئی :

والیل اذا ادبر ! و الصبح اذا اسفر ! انہا لا حدی الکبر ' نذیراً للبشر ' لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر ! (۷۴ : ۴۰)

" (پس) قسم ہے (انتظار کے) رات کي جب وہ ختم ہونے لگے ' اور صبح (نتائج) کی جب وہ روشن ہوجاے ' کہ دنیا کے عظیم الشان واقعات میں سے یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے ' اور (اپنے آنے والے نتائج و حوادث) سے انسان کو ڈرانے والا ہے - البتہ یہ انذار و تخویف انہي کیلیے ہے جو تم میں نظر عبرت رکھتے ہیں ' اور جنکا دماغ فہم و فکر کیلیے متحرک رہتا ہے - یعني جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں ' پر ایک ہي خیال پر (پتھر کي طرح) منجمد نہیں " -

ہاں ' یہ سچ ہے کہ وہ " یوم الفصل " نہ تھا جو آخري فیصلہ کرنے والا دن ہے اور جو آنے والا ہے :

ان " یوم الفصل " کان میقاتا : یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجـا ! (۷۸ : ۱۹)

بیشک فیصلے کا ایک دن مقرر ہے - وہ دن جبکہ آخري نتائج کے ظہور کا صور پھونکا جائیگا اور تم فوج در فوج ہر طرف سے آ جمع ہوگے !

وہ " یوم عسیر " نہ تھا جو مصیبتوں کي انتہا اور سختیوں اور صعوبتوں کے نزول کا آخرین دن ہوگا ' اور جبکہ اُن ایام ہاے عیش و نشاط کا حساب لیا جائیگا ' جو کمال عصیان و طغیان اور فساد في الارض میں بسر کیے گئے ہیں :

فذالـک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر ! (۷۴ : ۱۰)

پس وہي دن ہے کہ بڑے ہي سختي اور مشکل کا دن ہوگا ' جسمیں کسي راہ اور کسي شکل بھي آساني کي صورت نظر نہ آئیگی !

وہ " اجل مسمی " نہ تھي جو آخري فتح و شکست اور نصرت و خسران کا فیصلہ کردیگی اور جو لکھي جا چکی ہے :

وجعل لہم اجلا لاریب فیہ (۱۷ : ۹۹)

اور انکے لیے ایک وقت مقرر کردیا ہے جسکے آنے میں کچھ شک ن

البتہ وہ "یوم التغابن" تھا - کیونکہ اسمیں ہار جیت کا پہلا میدان گرم ہوا ' اور اسلیے جنگ یورپ کے ایام عظیمہ کي پہلي منزل جسکے لیے تمام سطح ارضی یکسر چشم انتظار تھی ' اُسی میں نمودار ہوئي ' اور حوادث و سوانح کا قافلہ منزل نتائج پر پہنچا اور گذر گیا :

ذالك یوم التغابن ! (۶۴ : ۹)

(یقیناً) یہی ہار جیت کا دن تھا !

(انتظار غیر مختتم !)

لیکن جبکہ یہہ سب کچھہ جو ہونے والا تھا ' ہوچکا - جبکہ اس دن کے نتائج بجلي کی طرح چمک چکے اور بادل کی سی آوازے گرج چکے - جبکہ وہ آنے والا جس کا انتظار تھا آگیا ' اور جس تماشے کا منتظر بنایا گیا تھا وہ شروع بھی ہوا اور ختم بھي ہوگیا ' تو ضلالت فکر ' غفلت راے ' اور تساہل کار کا یہہ کیسا عجیب و غریب منظر ہے کہ انتظار کرنے والے ابتک بدستور مشغول اِنتظار ہیں اور انسے کہا جارہا ہے کہ انتظار کیے جاؤ ؟ عشق نتائج کي وہ شب تاریک جو تمام دنیا بڑی بے چینیوں اور بیقراریوں میں کاٹ رہي تھي اور روشني کے لیے یکسر چشم ہوگئي تھی ' بالاخر ختم ہوئي اور اگر فیصلہ کا روز روشن نہیں تو اُس کي صبح کي روشني تو ضرور پھیل گئي ' لیکن انسان کي جسارت غفلت کي اس سے بڑھکر اور کیا مثال ہوگي کہ آسمان کے طرف تکنے والے ابتک تک رہے ہیں ' اور انسے کہا جارہا ہے کہ صبح کے ستارے کے لیے تکتے ہي رہو اور جو روشنی پھیلي ہے اسے نہ دیکھو ؟

پھر اگر یہہ سچ ہے کہ ابتک کچھہ بھي نہیں ہوا اور جس منزل کا انتظار تھا وہ ابتک نہیں آئي ' تو آخر وہ کب آئیگی ؟ منزلوں پر منزلیں گذرتي گئیں لیکن ہر مرتبہ کہا گیا کہ وہ نہیں آئي ' انقلاب پر انقلاب ہوتے گئے لیکن ہر تغیر پر یقین دلایا گیا کہ وہ نہیں آیا بلکہ اب آئیگا - آخر یہہ انتظار کب تک ؟ اور یہہ تجاہل تا کے ؟

هل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟ ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون !

پھر کیا تمہارے پاس کوئی (اور) علم صحیح و تشفي بخش ہے جو ہمارے (اطمینان و رفع شک کے لیے) تم پیش کرسکو ؟ افسوس کہ تمہارے پاس کچھہ بھي نہیں ہے - سوا اسکے کہ اپنے ظن و وہم سے لا یعني باتیں اڑاؤ !

اگر امید کا حکم اور قیاس کا فیصلہ ایسا ہي ہے تو یقین کرو کہ یہہ انتظار کبھي بھي ختم نہ ہوگا - یہاں تک کہ انتظار کرنے والے انتظار ہي میں رہینگے اور انقلاب اور حوادث کا آخری ورق الٹ دیا جائیگا ' اور اس سے پہلے کا ورق تو کب کا اُلٹا جا چکا :

هل ینظرون الا الساعـة ان تاتیہم بغتة و ہم لا یشعـرون (۴۳ : ۶۶)

کیا یہ لوگ اُس آخري وقت کے منتظر ہیں کہ ناگہاں انپر آجاے ، اور انکو خبر بھی نہو ؟

بلجیم کی وہ حالت جب متحدہ افواج داخل ہوئی - جرمنی جس ترتیب اور راہ سے بلجیم میں بڑھتی آئی' اسکو بذریعہ نقطوں کے خطوط کے دکھلایا ہے - متحدہ افواج نے نامور کے قریب اپنا پہلا خط بنایا تھا - سرحد بلجیم کے اندر دوہری جدول دریاے می یوز کا مشہور خط استحکامات ہے - سیڈان کا ذکر تاروں میں آیا ہے جہاں ۱۸۷۰ع کے حملے میں جرمنی نے یادگار فتح حاصل کی تھی -

کے قلعہ لانگوے تک پھیل گیا - جو ٹکڑا ایسڈن عبور کرکے نامور کی طرف بڑھا تھا' غالباً ۱۵ - اگست کو نامور سے دس میل ادھر اس سے بلجین فوج کا ایک مقابلہ ہو رہا تھا کہ اتنے میں متحدہ فوج بلجیم پہنچ گئی اور نامور کے پاس ایک مثلث شکل میں اپنا خط دفاع مقرر کیا -

نامور دریاے می یوز کے مغربی جانب عین ساحل پر ہے - اسکے دوسری جانب کسی قدر نیچے ہٹکے دینان ہے - جرمنی فوج وہاں تک پہنچ چکی تھی اور اسکا ایک حصہ می یوز کے پار سے بھی مثل مغرب کے نامور کی طرف بڑھ رہا تھا -

(فوج کی تعداد)

خبروں میں افواج کی تعداد کے متعلق بھی جابجا تضاد ہے - تاہم ۲۶ اگست کو ٹائمس لندن کے فوجی نامہ نگار نے جو آخری تعداد بتلائی ہے' وہ اس بارے میں صحیح روشنی بخشتی ہے :

" ۴ - لاکھ ۳۰ - ہزار جرمن می یوز کو عبور کرچکے ہیں - انکے علاوہ وہ تعداد ہے جو بلجیم فوج کی نگرانی کرتی ہے یا زخمیوں وغیرہ کے پاس ہے - یا لورین اور السیس وغیرہ میں کام کرنے کیلیے چھوڑ دی گئی ہے - پس نقصانات اور فوج ردیف کے علاوہ اس امر کی کوئی شہادت نہیں کہ کسی وقت بھی جرمنی کے ۱۳ لاکھ سے زیادہ آدمی جمع ہوے ہوں - مگر فرانسیسیوں کی فوج کے پہلے ہی خط میں ۲۰ - لاکھ فوج ہے" اور انگریزی اور بلجیم فوج اسکے علاوہ ہے' پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم فتحمند نہوں "

اس سے معلوم ہوا کہ متحدہ فوج کی تعداد پہلے ہی خط میں ۲۳ لاکھ سے زائد تھی اور جرمنی کی تعداد ۴ لاکھ ۳۰ ہزار سامنے' اور اتنی ہی میوز کے مشرق میں اور مختلف نقاط پر پھیلی ہوئی ہوگی - پس اس سے اندازہ کرلیا جاے کہ تعداد کے لحاظ سے دونوں فریقوں کا باہمی تناسب کیا تھا ؟

(متحدہ ہجوم سے پہلے)

۴ - اگست سے ۱۵ تک صرف بلجیم کے دفاع کا پہلا دور ہے - سرکاری اطلاعات کے بموجب یہ تمام زمانہ اس عالم میں گذرا کہ جرمنی برابر شکستوں پر شکستیں کھاتی رہی - رسد کا ذریعہ مسدود ہوگیا' ہر معرکہ میں اسے بے تحاشا بھاگنا پڑا' اسکے توپ خانے کی بست سالہ عظمت غلط نکلی' بڑی بڑی تعدادوں میں وہ قید کی گئی' بے شمار جرمن قتل ہوے' اور انکے زخمیوں سے میدان بھر بھر گیا - غرضکہ اسے ایک فتح بھی نصیب نہ ہوئی اور انتہاے ناکامی سے دوچار رہی -

ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ متحدہ افواج کا یہ ہولناک سیلاب جس دشمن کو بہانے کیلیے بڑھا تھا' اسے گویا پہلے ہی سے بلجیم نے بدحواس کردیا تھا اور اب متحدہ فوج دشمن کو زخمی کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسکے زخم کو اور زیادہ گہرا کرنے کے لیے بڑھی تھی !

(معرکۂ مونس' سقوط نامور و شارلی راے)

متحدہ افواج کے ورود کا جرمن پر کیا اثر پڑا ؟ اسکا جواب تو مشکل ہے' البتہ واقعات سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اسکے قدم اور زیادہ تیز ہوگئے - سب سے پہلے اس نے لیژ کے قلعوں کو مسخر کرلیا - پھر فوج کا ایک ٹکڑا مشرق میں بڑھکر برسلز (دارالحکومت بلجیم) پر قابض ہوا - لیژ کی تسخیر کا تو ابتک اقرار نہیں کیا گیا' مگر برسلز کے سقوط کی اطلاع دی گئی' اور ساتھہ ہی انگلستان کے ماہرین جنگ نے دنیا کو پیام تشفی بھیجا کہ "یہ محض جنگی مصلحت ہے نہ کہ شکست" یقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم

بالاخر خدا خدا کرکے پردۂ انتظار چاک ہوا' اور اس معرکۂ عظیمہ کا میدان ہولناک نظر آیا' جسمیں دنیا کی اعلی ترین تیس لاکھہ فوج بیسویں صدی کی آخرین مہلک ایجادات سے مسلح ہوکر نبرد آزما تھی' اور جو آیندہ کے لیے متحدہ افواج کی بیس لاکھہ سے زائد جمیعت کے مشن کا قطعی فیصلہ کرنے والا تھا -

متحدہ افواج نے اپنا پہلا پڑاؤ نامور کے قلعوں کے سایے میں ڈالا تھا کیونکہ لیژ کے بعد سب سے بڑا مستحکم مقام یہی تھا بلکہ تاروں میں ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ لیژ سے بھی زیادہ مستحکم ہے - ۱۸ - اگست کی ایک تاربرقی (جس نے زبان پنہاں میں سب سے پہلے لیژ کی تسخیر کی مخبری کی ہے) یہ تھی :

" اب یہہ دلچسپ سوال پیدا ہوگیا ہے کہ کیا جرمنی نامور پر حملہ کرنے کی جرأت کریگی یا خوف کھاکر اسے چھوڑ دیگی ؟ نامور کے قلعے لیژ کے قلعوں سے کہیں زیادہ مستحکم ہیں "

لیکن ظالم جرمنی نے "خوف کھاکے بالاخر" نہ چھوڑا اور جرأتوں سے معمور ہو کے پوری تیز قدمی سے بڑھی - ۲۳ کو مونس میں جرمن اور متحدہ فوج کا مقابلہ ہوا اور اس "عظیم الشان معرکہ" کا سلسلہ شروع ہوگیا جسکا اسقدر اضطراب' اسقدر امیدوں' اور اسدرجہ ارادوں کے ساتھہ انتظار کیا جا رہا تھا - ۲۵ کو اس معرکے کے جو حالات ہمکو سنائے گئے انکا دلچسپ اور تاریخ فن روایت میں یادگار رہنے والا خلاصہ یہ تھا کہ "دن بھر لڑائی رہی اور (حسب قاعدہ) انگریزی فوج آخر تک اپنی جگہہ پر قائم رہی" اور گو اس کامیابی کے ساتھہ قائم رہنے

فرانسیسی مقام پر قابض هوکر وہ پیرس کے سامنے ہے : الهاکم التکاثر حتی زرتم المقابر !

و ان ادري ! قریب ما توعدون ام یجعل له ربي امدا ۔ (۱۸ : ۹۴)	اور میں نہیں جانتا کہ وہ اخری وقت جو آنے والا ہے اور جسکی خبر دی گئی' بالکل قریب ہے یا پروردگار عالم اسمیں کچھہ تاخیر ڈالدیگا !

هم اس درج کی اخلاقی عظمت کے کارناموں پر نازاں هیں جس نے ایسے آتش اشاں اور ناعاقبت اندیش دشمن کے مقابلے میں (جو آگے بڑھنے کے مقابلے میں شدید نقصانوں کی بھی کچھہ پروا نہیں کرتا) کبھی بھی اپنی " تهذیبی " طبیعت اور پر تعصب عسکریت کی پر فخر روایتوں کو ضائع نہ کیا - وہ جب ابھی پیچھے هٹی تو فرار و انہزام کے اضطراب کی جگہ حملہ کے اجتماع کی طرح عمدہ ترتیب اور پر شان قاعدہ کے ساتھہ هٹی' اور جب کبھی اس نے کسی مقام کو چھوڑ دیا اور پیچھے کی طرف تفہقر کیا تو اس میں بھی اسرار جنگ کا یہ سر مخفی ملحوظ رکھا کہ "دشمن کو بند اور محدود مقامات کی جگہہ کھلے میدانوں میں لڑکے تباہ کرنا " چاہا'

اس سر مخفی کے تباہ کن نتائج کسی وجہ سے همیں نہ بتلائے گئے هوں یا انکو ظاهر هونے کا موقعہ نہ ملا هو' تاهم تخم ریزی کی محنت کو پھل کے نہ آنے سے بالکل نظر انداز نہیں کر دیا جاسکتا -

بلاشبہ یہ ایک عظیم الشان یادگار ہے جو امید ہے کہ تاریخ جنگ میں فوجی محاسن اور فنی قابلیت کے ایک قیمتی باب کا اضافہ کردیگی - لیکن چونکہ اس وقت همارے سامنے جنگی فضائل کی تاریخ کی تدوین کا کام نہیں ہے بلکہ ایک جنگی پیش قدمی اور اسکی مدافعت کا میدان ہے' اور همیں بد قسمتی سے ایک رقبہ زمین کے قبض و سقوط کی پیمایش کرنی ہے' اسلیے سخت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ عالم فضائل جذبات و مناقب اخلاق کی خواہ کتنی هی اقلیمیں مسخر هوگئی هوں مگر بلجیم اور سرحد فرانس کا وہ چھوٹا سا رقبہ جسکو طے کرکے حریف مغرور فتح و شکست کا آخری فیصلہ کرنا چاهتا ہے اور جسکی ایک ایک انچ زمین کیلیے خون کے سمندر اور لاشوں کے جنگل بھرے جارہے هیں' افسوس کہ کسی وجہ سے قبضہ میں نہ رکھا جاسکا ' اور هم میدان جنگ سے اسقدر دور رهکر جو کچھہ سمجھہ سکتے هیں وہ قدرتی طور پر صرف یہی افسوس و تالم ہے - قبل اسکے کہ روس کا حملہ جرمنی کو کچھہ نقصان پہنچاتا' وہ بلجیم کے پورے طول سے گذر گئی ہے' سرحد فرانس میں میلوں آگے بڑہ آئی ہے ' پیرس کو محاصرہ کی دھمکی دے رهی ہے ' اور جنگ کی موجودہ منزلوں کیلیے اسقدر بس کرتا ہے - و ان فی ذالک لایات لقوم یعقلون

یہ آخری انقلاب جس نے جنگ کا نقشہ منقلب کردیا ہے ' قیاس صحیح و غالب کہتا ہے کہ اسکا فیصلہ کن میدان وهی تھا جو ۲۴ - اگست کو سون ' شارلی رواے ' اور دینان کے سرحدی خط پر گرم هوا ' اور پھر کیمبرے تک پہنچکر دریاے سوامے تک پہنچ گیا - ابتداے اطلاع سے هماری راے ہے کہ جنگ کی دوسری منزل یا نصف اول کا فیصلہ کن معرکہ یہی تھا ' اور گو اسکے تفصیلی حالات حسب عادت همیں کچھہ نہیں بتلاے گئے هیں ' لیکن فرانس اور انگلستان کی سرکاری تصریحات اسکی اهمیت کے اعتراف پر مجبور هوگئی هیں - پس فی الحقیقت یہی وہ شب انتظار جنگ کی پہلی صبح تھی جس کی روشنی سے نتائج اظهرہ کے نصف النہار کو متصل هونا چاهیے : و ذلک یوم التغابن

یہ معرکہ اگرچہ ۲۴ سے شروع هوکر برابر ایک هفتہ تک جاری رها یعنی پہلی سپٹمبر تک حتی جرمنی کے "امینیس" سے قریب هونے اور پھر معرکۂ جنگ کے خط دریاے سوامے پر منتقل هوجانے کا بہ تصریح اعلان کیا گیا :

سخرها علیهم سبع لیال و ثمانیة ایام (۶۹ : ۷)	برابر سات رات اور آٹھہ دن تک یہ حادثہ انپر طاری رها -

لیکن موجودہ ذخیرہ اطلاعات سے معلوم هوتا ہے کہ ان تمام ایام میں " یوم التغابن " ۲۶ - اگست هی کو سمجھنا چاهیے جس نے خط پیرس کا دروازہ کھول دیا' اور جرمنی کو ۶۰' ۷۰ میل ادهر سے اپنے تیسرے سفر کو شروع کرنے کا موقعہ ملا - اسکی نئی پیش قدمی (جو اب پیرس سے چالیس پچاس میل ادهر تک پہنچ چکی هوگی اور آجکل میں اسکی خبر ملنے والی هوگی) اسی تاریخ سے قرار دینی چاهیے -

(معرکہ عظیمہ کی ابتدا)

فرانس کی معرکے کو دو حصوں میں منقسم کردینا چاهیے - پہلا حصہ ۴ - اگست سے شروع هوتا ہے جب جرمنی نے اولین قدم خاک بلجیم پر رکھا اور لیژ کے قلعوں کا محاصرہ کرلیا -

بلجیم کی مقاومت سے فرانس اور انگلستان کا مقصد یہ تھا کہ وہ دشمن کو آگے بڑھنے سے روک دے - اتنے عرصہ کی فرصت میں انگلستان اور فرانس کی متحدہ فوجیں بلجیم میں پہنچکر مدافعت کیلیے موجود هوجالینگی - چنانچہ ۱۵ - اگست کو اعلان کیا گیا کہ انگلستان اور فرانس کی فوجیں حدود فرانس میں داخل هوگئی هیں -

اس متحدہ فوج کے پہنچنے سے جنگ کی بلجیمی مدافعت کا دوسرا حصہ شروع هوتا ہے کیونکہ اب فرانس ' بلجیم' انگلستان' تینوں فوجیں عمدہ فرصت پاکر دشمن کی روک کے لیے مستعد هوگئی تھیں - پس پہلا حصہ ۴ - اگست سے شروع هوکر ۱۵ پر ختم هوجاتا ہے جبکہ پیرس میں سرکاری اعلان کیا گیا کہ اب متحدہ فوج نے اپنا خط قائم کرلیا ہے اور ۲۵۰ میل کے رقبہ کی جنگ شروع هونے والی ہے - اور دوسرا ۱۶ سے شروع هوکر یوم " التغابن" پر ختم هوتا ہے' جو غالباً ۲۶ - اگست تھی جبکہ خط پیرس کی فتح و شکست کا فیصلہ هوگیا -

واقعات کے تفحص سے معلوم هوتا ہے کہ غالبا نامور هی کے حوالی میں متحدہ فوج نے اپنا پہلا خط دفاع بنایا اور ۱۶ - اگست سے نئے معرکے شروع هوگئے -

(ورود کے وقت)

جب متحدہ فوج بلجیم میں وارد هوئی ہے تو اسوقت نقشۂ جنگ کی حالت یہ تھی : جرمنی نے غالبا لیژ کے قلعوں کو تمام تر مسخر نہیں کیا تھا لیکن اسکا میمنہ سرحد جرمنی و بلجیم سے نکلکر اور دریاے می یوز کے کنارے دنان میں پہونچ کر نیو شاٹو تک پھیل گیا تھا ' اور میسرہ بمقام ایسڈن می یوز کو عبور کرکے می یوز کے مغربی ساحل سے آگے بڑہ رها تھا - لیژ کے علاوہ نامور کے نو قلعے بھی صحیح و سلامت موجود تھے اور می یوز کے مغربی کنارے سے شمال میں انٹورپ تک ' اور مغرب میں ساحل تک تمام خطۂ بلجیم دشمن سے بالکل پاک تھا (دیکھو نقشہ صفحہ ۷)

جرمنی نے اپنا خط سفر یہ مقرر کیا تھا کہ وہ کولون سے نکلکر سرحد بلجیم میں ایلا شاپیل سے بڑھی' اور میمنہ قلعہ لیژ کے دھنی جانب ' میسرہ بائیں جانب ' اور قلب سامنے کی طرف بڑھا - میمنہ نے دریاے می یوز کو ایسڈن پر عبور کیا اور جنوب کی طرف روانہ هوگیا - میسرہ دنیاں پر قابض هوا اور وهاں سے شمال میں اتر کے اور نیوشا ٹو سے هوکر فرانسیسی سرحد

رجال حرب و زعماء جنگ یورپ ! اولین حادثۂ مفسدہ و معرکہ سراجیو ،

ایک جدید قسم کا فرانسیسی بیڈل شپ جہاز
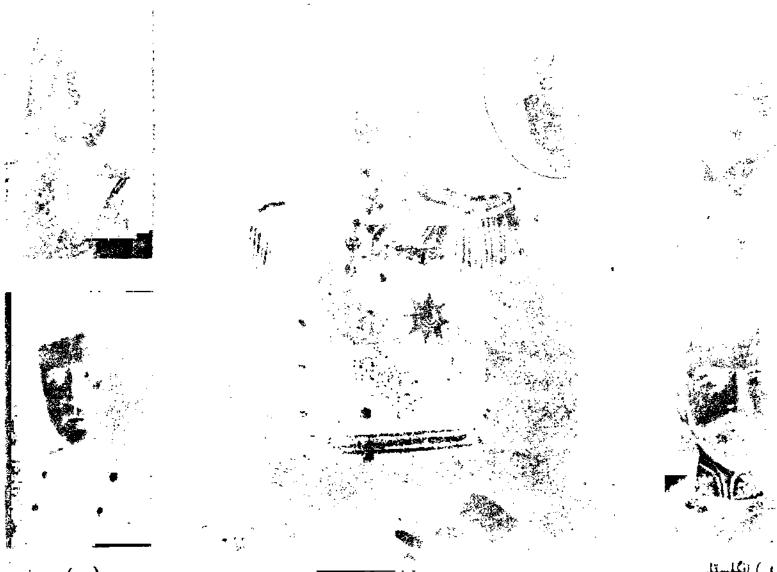
(۱) انگلستان
(۲) فرانس
(۳) روس

سابق ڈیوک : پرنس فرڈنی نند ولیعہد آسٹریا مع اسکی مقتول بیوی کے -

(۱) جرمنی
(۲) اسٹریا
(۳) بلجیم

وان مولٹکے - سپہ سالار افواج بریۂ جرمنی

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ - سپہ سالار افواج بریۂ انگلستان

کے بعد جرمن کی فوج کو پیچھے ہٹنا چاھیے تھا نہ کہ کامیاب انگریزی فوج کو' تاهم چونکہ باوجود شکست کھانے کے جرمن فوج نے بد قسمتي سے "نامور کا خط مدافعت لے لیا ھے اسلئے ضرورتاً متحدہ فوج کا ایک حصہ ھٹکے خط دریا سیمبرے (سرحد فرانس) تک آگیا ھے" !!

فما استطاعوا من قیام و ما کانو منتصرین ! پس وہ جم نہ سکے اور نہ اپنا بدلہ ھی لے سکے (۵۱ : ۲۲)

"نامور" کی تسخیر نے فی الحقیقت جرمنی کے مشن کو بلجیم میں آخری حد تک کامل کردیا' کیونکہ امیدوں کا آخری سہارا یہی مقام تھا' اور اب لیژ سے لیکر سرحد تک اسکے لیے میدان صاف ھوگیا ! نیز اس واقعہ سے متحدہ مشن کی ناکامی بھی اشکارا ھوگئی -

جنگ کے افق پر صبح امید کی یہ پہلی شام مایوسی تھی جو افسوس ھے کہ پھر ختم نہ ھوئی' اور برابر تاریکی کے بعد تاریکی بڑھتی ھی گئی - اُن عظیم الشان امیدوں کا جو متحدہ افواج کے ورود سے تمام دنیا میں پھیل گئی تھیں' اسقدر جلد خاتمہ کس درجہ درد انگیز ھے ؟ علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ میدان جنگ کی خبروں نے دشمن کو پہلے ھی سے سخت شکست خوردہ اور گویا آمادۂ فرار ثابت کردیا تھا' اور ھر شخص منتظر تھا کہ اب متحدہ فوج ایک آهنی دیوار بنکر دشمن کے سیلاب کو روک دیگی' اور ایک انچ بھی آگے بڑھنے نہ دیگی - جرمنی کے وہ کمبخت قیدی جو فرانس اور انگلستان میں اپنی فوج کی پریشانیوں' فاقہ مستیوں' قلت رسد' اور فقدان نشاط و شجاعت کی روایات امید پرور اور بشارتہاے جشن انگیز پھیلاتے تھے' یقیناً هم سب کی اس مصیبت کیلیے ذمہ دار هیں جو ان عظیم الشان امیدوں کی بلندی سے یکایک گرجانے سے همیں برداشت کرنی پڑی -

(آخری نتیجہ)

۲۳ سے ۲۶ تک اس عظیم الشان جنگ کا سلسلہ برابر جاری رھا' اور یہ اندازہ کرنا مشکل ھے کہ خون نے کتنے سیلاب بہے اور لاشوں کی کتنی پہاڑیاں بلند ھوئیں ؟ سائنس نے اس وقت تک هلاکت اور بربادی کے اعلیٰ سے اعلیٰ اور کامل سے کامل طریقے جسقدر ایجاد کیے هیں' ان سب کی کامل ترین آزمایش کا یہ اصلی میدان تھا -

تاهم افسوس ھے کہ متحدہ افواج ایک انچ بھی دشمن کو پیچھے ہٹانے کا موقع نہ پاسکی' اور باوجود ان اعلانات کے جو افواج کی فوجی قابلیت اور عسکری مناقب کے متعلق جنرل ژوفرے اور جنرل فرنچ نے یکے بعد دیگرے بھیجے' جرمنی نے شارلی راے کے معرکے ھی میں سرحد فرانس عبور کرلی جو اسکے خط ... کی دوسری منزل تھی "معرکۂ عظیمہ" کا فیصلہ ھوگیا -

اب اعلان کیا گیا کہ متحدہ افواج سرحد کے ادھر آگئی ھے' اور اس نے لیل سے لیکر موبوژ تک سرحد کے پیچھے اپنا خط بنایا ھے - یہ متحدہ افواج کا دوسرا خط تھا - کاش اسی خط پر جمنے کا موقع ملجاتا ! لیکن افسوس کہ ۲۵ کو عظیم الشان معرکے کی دوسری قسط پیش آئی' اور متحدہ افواج نے گو اپنی هیبت و سطوت کے علم گاڑدیے' اور اپنی شجاعت و بسالت کے سکے بٹھادیے' تاهم اسے پیچھے ہٹنا ھی پڑا اور دشمن کیمبرے تک پہونچ گیا !

اسکے بعد متحدہ افواج اور پیچھے ھٹی اور کیمبرے کے عقب میں آئی' لیکن ۲۶ کے قیامت خیز معرکۂ کیمبرے کے بعد یہاں سے بھی "شاندار مقابلہ کرکے" پیچھے ہٹنا پڑا' اور سابق اطلاع کے مطابق دریاے سوامے کے پاس ایمی نس سے لانیرے اور لیون ھوتے ھوے' ایک ثلث دائرے کی شکل میں میزیرس تک پھیل گئی - و ذلک یوم التغابن !

(یوم التغابن کے بعد)

جرمن فوج کہیں بھی روکی نہ جاسکی اور یکے بعد دیگرے متحدہ افواج کو پیچھے ھی ہٹنا پڑا : کانهم الی نصب یو فضون (۷۰ : ۴۳)

لانیرے اور لیون کے بعد قلعہ هاے "ریم" کے استحکام نے بڑی بڑی امیدیں دلائی تھیں کیونکہ وہ ایک محفوظ و مستحکم مقام ھے :

الا فی قری محصنة او من وراء جدر (۵۹ : ۱۷) گھری ھوی اور محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ سے !

لیکن : لن ینفعکم الفرار ان فررتم (۳۳ : ۲۰) متحدہ افواج نے اگرچہ جان توڑ کے داد شجاعت دی اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن یہاں سے بھی پیچھے ہٹنا پڑا اور ریم فتح ھوگیا !

(متحدہ افواج کی ناکامی)

یہ کہنا کتنا ھی افسوس ناک ھو مگر واقعات مجبوراً کہلاتے هیں کہ متحدہ افواج کو اور علی الخصوص فرانس کی ۲۰ لاکھ سے زیادہ جمعیت کو جرمنی کے مقابلہ میں کامیابی حاصل نہ ھوئی' اور جس غرض سے وہ نکلی تھی یعنی جرمنی کو روکنے کیلیے' اسکے لیے کچھہ بھی نہ کرسکی - اب جرمنی پیرس کا محاصرہ کر رهی ھے اور کچھہ نہیں کہا جا سکتا کہ کل کیا ھو ؟ ممکن ھے کہ مشیت الهی کوئی غیر متوقع تبدیلی پیدا کردے :

انه علی رجعه لقادر ! (۸۶ : ۲) بیشک خدا تو اسپر بھی قادر ھے کہ آسے لوٹا دے -

لیکن حالات کا قدرتی نتیجہ اسکے خلاف ھے والعلم عند الله -

"جو ھونا چاهیے تھا اور جو کچھہ قبل از وقوع سونچا گیا تھا' اور جو کچھہ اس وقت ھو رھا ھے' ان دونوں کا موازنہ کرنے پر هم سب مائل هیں - جہاں تک واقعات ظاھر ھوے هیں انسے ناگزیر طور پر یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ انگریز اور فرنچ کمانیر اپنا کام نہیں جانتے"

(اسٹیٹسمین، ۷ سپٹمبر)
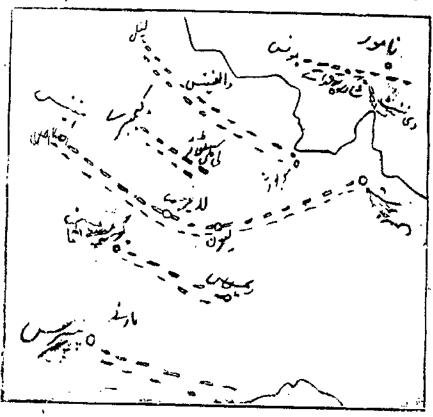
متحدہ افواج اپنے قیام کے خط بنا بنا کر ھر بار پیچھے ھی ہٹتی آئی - اس نقشہ سے بہ یک نظر معلوم ھوتا ھے کہ نامور سے لیکر یکے بعد دیگرے پانچ خط قیام بنائے گئے مگر جرمنی انپر قابض ھوتی گئی - انکے بعد موجودہ خط دفاع ھے -

مراکب مخفیه بحریه ! اسطول متحده و مشترکه بحر و فضاء آسماني !!

سمندر کے نیچے مراکب مہلکۂ بحریه کا استقرار!
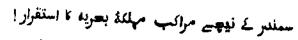
اس مرقع میں دکھلایا ہے کہ جدید ایجادات بحریه میں سے تحت البحر کشتیاں (سب میرین) کس طرح سمندر کے نیچے پھیل جاتي هیں اور دشمن کے جهازوں کي آمد و رفت روک دیتی هیں؟ سمندر کی سطح پر تحت البحر کشتیوں کے مستول نکلے هوے صاف دکھائی دیتے هیں - سامنے پہاڑی کے کنارے دو جنگی جهاز حیران کھڑے هیں اور گذر نہیں سکتے - اگر وہ گذریں تو چند لمحوں کے اندر هی تباہ کردیے جائیں -

هوائي جنگي جهازوں کا بالاے سمندر ایک منظر!

عالم آب و باد کا متحدہ حمله !!

نیچے جرمنی کا ایک بیڑہ ہے اور اوپر ایک زپلن هوائی جهاز جهازوں کے ساتھ ساتھ سفر کر رها ہے - بحری اور فضائی متحدہ حملے کو اسمیں واضح کیا گیا ہے

مناظر بحریہ ! مشاہیر افواج بریہ برطانیہ و آلمان ! مراکب شہیرۂ عظیمہ !

بندر گاہ اسپٹ ہیڈ میں برطانیہ قواء بحریہ کا ایک منظر عمومی

نہر کیل میں جرمنی کے قواء بحریہ کی ایک عام نمایش !

سرجان جلیکیو نائب امیر البحر برطانیہ

(۱) ایک فرانسیسی کروزر رحس می شیلے نامی جو برطانی جہازوں کے ساتھ مصروف کارزار ہے ۔

(۲) جرمنی کا سب سے بڑا سب سے آخری قسم کا ڈریڈنٹ شپ جہاز ۔

امیر البحر وان ٹرپٹز جرمن وزیر بحر

تاریخ حروب اخیرہ کا ایک صفحہ

نفقــات جنـگ
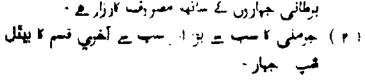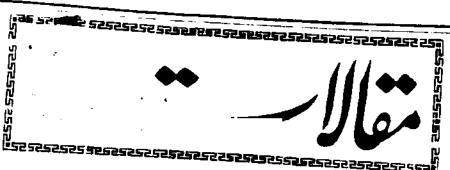
اسلامي غزوات اور جديد دور تمدن كي لڑائيوں ميں روحاني اور مادي مقاصد نے جو حد فاصل قائم كردي هے، اوسكو دور جديد كے مصارف جنگ اور بهي زيادہ نماياں كرديتے هيں - هم نے كتب حديث و سير ميں بارها پڑها هے كه ايك مقدس وجود اعلاى "كلمة الله" كيليے اوٹها هے، اور اس مقصد جليل كي تكميل ميں اوسكى ايثار نفسى نے صرف ايك لقمۂ خشك پر قناعت كي هے - همكو اوس مقدس گروہ كا حال بهى معلوم هے جسكو اس پاك مقصد كى اشاعت كيليے راستے ميں درخت كي پتياں چبانى پڑيں، اور اس كے خوانهاے نعمت سے سير شكم اور زرہ و جوشن سے آهنى جسم بنكر لڑنے والوں كو صداے تكبير كى ايك گرج ميں بے دم كرديا! كانهم بنيان مرصوص ايسے هى فاقه مستوں كا وصف حال تها -

ليكن موجودہ لڑائياں دنيا كيليے ايك ايسي لعنت هيں جو جان و مال، دونوں كا خاتمه كرديتى هيں - اعلان جنگ هونے كے ساتهه هي يورپ كا اعلى ترين علم الاقتصاد صاف جواب ديديتا هے كه وہ امن و صلح كے زمانے كا ايك خواب تها، جسكو اب بالكل بهلا دينا چاهيے!

خوش قسمتي سے يه دولت جو زمانۂ جنگ ميں نهايت بيدردي كے ساتهه صرف كى جاتى هے، وہ خون كي طرح بالكل به نهيں جاتي بلكه صفحۂ قرطاس پر نقش و نگار كي صورت ميں اپني يادگار بهي چهوڑ جاتي هے، اور اس نقش خونيں سے هم اس زمانے كے مصارف جنگ كا ايك هولناك نقشه مرتب كرسكتے هيں - دوران جنگ ميں ملك كي اقتصادي حالت كو مختلف غير منضبط طريقوں سے جو نقصان عظيم پهونچتا هے، اوسكے اندازہ كرنے كا همارے پاس كوئي ذريعه نهيں هے ليكن لڑائيوں كے مصارف عظيمه اور نتائج معزنه ؤ اليمه كا مكمل نقشه پيش كيا جاسكتا هے -

(قرون اخيرہ كے حروب عظيمه)

يورپ ميں جنگ كريميا كے زمانے سے آج تك جو لڑائياں هوئيں اور اون ميں جان و مال كا جو نقصان هوا، اوسكى تفصيل يه هے :

(نام جنگ)	(سنه)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
جنگ كريميا	۱۸۵۴	۷۸۰۰۰۰	۳۴۰ مليين گني
جنگ ازادي غلامان امريكه	۱۸۶۱ - ۱۹۷۱	۸۰۰۰۰۰	۱۴۰۰ "
جنگ فرانس و جرمنى .	۱۹۷۰ - ۱۹۷۱	۸۵۳۰۰۰	۵۶۰ "
جنگ روس و تركى (پليونا)	۱۸۷۷		
جنگ امريكه و اسپين	۱۸۹۸	۰۰۰۰	۰۲۵۹ "
جنگ ٹرانسوال	۱۸۹۹ - ۱۹۰۲	۰۶۸۷۰۰	۲۷۰۰ "
جنگ روس و جاپان	۱۹۰۴ - ۱۹۵	۴۸۵۰۰۰	۵۰۳ "

(جنگ بلقان كے مختلف فريق) :

(نام جنگ)	(سنه)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
بلگيريا		۱۴۰۰۰۰	۰۰۹۰ مليين گني
سرويا		۰۷۰۰۰۰	۰۰۵۰ "
يونان		۰۳۰۰۰۰	۰۰۲۵ "
مانٹي نيگرو		۰۰۸۰۰۰	۰۰۰۱ "
		ميزان	۳۸۵۲

جنگ بلقــان كے زمانے ميں دولة عثمانيه كے نقصانات كي اگرچه صحيح تفصيل معلوم نهيں هے، تاهم اس ميں شبه نهيں كه لاكهوں سپاهيوں كي جانيں ضائع گئيں، تمام سامان جنگ برباد هوگيا، اور مصارف جنگ كي تعداد كم ازكم ۸۰ مليين گنى تك پهونچ گئي - (ايك مليين ۱۰ - لاكهه كا هوتا هے)

(موجودہ جنگ كا قبل از جنگ تخمينه)

جرمني، انگلستان و فرانس كے ساتهه ايك مدت سے آمادہ پيكار تهي، اسليے وهاں كے علماے اقتصاد و رجال حرب نے پہلے هي سے اوسكے مصارف جنگ كا ايك تخمينه لگاليا هے - علم الاقتصاد كے ايك مشهور جرمن عالم كا خيال تها كه جب حكومت جرمني دوسري سلطنتوں كے ساتهه دست و گريباں هوگى تو اوسكو جنگ كے پہلے ۲ هفتوں ميں فوج اور جنگي جهازوں كے مصارف كيليے ۶۰ مليين گني كي ضرورت پڑيگي - اسكے علاوہ رسد وغيرہ كے مصارف ۵۰ مليين گنى سے كم نهونگے - خوف و بے اطمينانى كي وجهه سے عام تجارت اور ملكى بازاروں كا جو نقصان هوگا، اوسكي تعداد بهى ساڑهے بارہ مليين گنى هوگي، اسطرح پر جنگ كے پہلے چهه هفتوں ميں جرمن كو ۱۲۲ مليين اور نصف مليين گنى كا نقصان برداشت كرنا پڑيگا!

چنانچه آج وہ منتظرہ جنگ شروع هوگئي هے اور جرمنى كے حملے پر چار هفتے گذر چكے هيں - اب مندرجه بالا تخمينے سے اس هولناك نقصان كا اندازہ لگايا جاسكتا هے جو اس جنگ ميں ابتك صرف جرمني كو پهونچا هو گا - دوسري حكومتيں ابهى باقي هيں - اگر جنگ نے طول پكڑا تو عالم انسانيت كے اس نقصان كا آخري ميزان كيسا ماتم انگيز هوگا جو محض چند مغرور انسانوں كے فتنۂ افساد اور جوع سيادت سے كرۂ ارضى پر عالمگير هو رها هے ؟

(ضروريات زندگى كا اثر)

آج ۴۰ سال سے تمدنى ضروريات بهت بڑه گئى هيں اور بڑهتى جاتى هيں - موجودہ دور تمدن ميں انسانى زندگي نهايت گران قيمت هوگئى هے جسكا اثر مصارف جنگ پر بهى شدت كے ساتهه پڑا هے - سنه ۱۸۷۰ ميں جرمنى اور فرانس كے درميان جو جنگ هوئى تهى، اوس ميں جرمنى كو فى سپاهى ۵ - روپيه اور فرانس كو ساڑهے پانچ روپيه روزانه صرف كرنا پڑا تها، ليكن آج ايك سپاهى كا روزانه خرچ ساڑهے سات روپيه سے كسى طرح كم نهوگا، جنگ ٹرانسوال ميں تو انگريزوں كو فى سپاهى ايك گنى تك صرف كرنا پڑا تها -

اسٹريا كے وزير جنگ نے سنه ۱۹۱۰ ميں بيان كيا تها كه زمانه جنگ ميں ايك اسٹرين سپاهى كا خرچ روزانه ساڑهے سات روپيه

معرکہ زار بحر شمال ! خوارق و عجائب ترقیات حربیہ بحریہ !

بحر شمالی آج دنیا کے قواء حربیۂ بحریہ کا سب سے بڑا بحری تماشہ گاہ ہے - کیونکہ دنیا کے دونوں زعماء بحر (برطانیہ و جرمنی) کی بحری طاقتوں کو اسی سے تعلق ہے - موجودہ جنگ میں سیادت بحری کا شاید آخری فیصلہ یہیں ہو - اس نقشہ میں برطانیہ اور جرمنی کے جنگی جہازوں کے مواقع ' حدود ' ترتیب ' اور تقابل کا ایک تخمینی منظر دکھلایا گیا ہے - دھنی جانب جرمنی کے جہاز ہیں اور بائیں جانب برطانیہ کے - درمیان میں نقطوں کی جدول سے انکے حدود بحری کو الگ کردیا ہے - بالکل سیاہ نقوش بیٹل شپ جہاز ہیں اور جنکے اندر سفیدی چھوڑ دی ہے ' وہ کروزر ہیں -
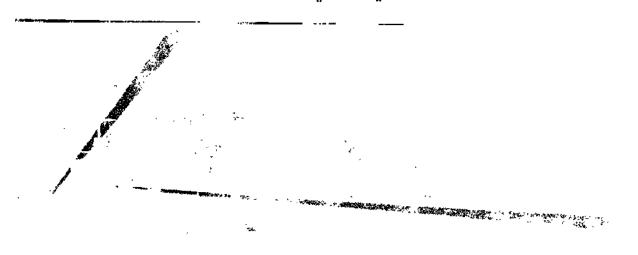
به یک تنویر در تفتیش !

اس مرقع میں موجودہ جنگی جہازوں کی روشنی کے برقی آلات کی قوت دکھلائی ہے - جہاز نے ایک ہی وقت میں آسمان اور زمین ' دونوں کو روشن کردیا ہے - سمندر کو روشن کرکے دیکھتا جاتا ہے کہ تارپیڈو کشتیوں کی زد میں نہ آجاے - ساتھہ ہی آسمان کی فضا کو روشن کرکے دیکھہ رہا ہے کہ کہیں اوپر سے دشمن کا ہوائی جہاز گولہ باری نہ کردے !

انگریزی بیڑے کی ہولناک توپ !
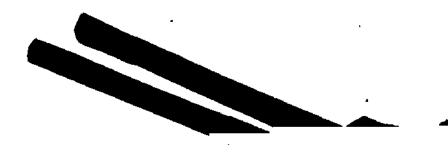
جسکا دہانہ ۱۳ × ۵ - انچ کا ہے - یہ توپ بڑے ڈریڈ ناٹ جہاز " اورین " ہی میں نصب ہے -

بائیں جانب تارپیڈو کشتی کا وہ آلہ دکھلایا ہے جسمیں ہوا بھری جاتی ہے اور جسکی قوت سے وہ حملے کے وقت نہایت آسانی سے اوپر نیچے ہوتی

مصارف جنگ کي رسعت ' کانون کي پيداوار ' بينکوں کي درآمد بر آمد ' اور مہاجنوں کے لين دين سے ثابت هوگيا هوگا که اس زمانے ميں لڑائي کي باگ تمامتر مہاجنوں هی کے هاتهه ميں هے ' وہ مالي مدد ديکر جس سلطنت کو چاهيں دوسري سلطنت سے لڑاسکتے هيں ' يا جنگ روک دے سکتے هيں - ابهی دو برس کا زمانه گذرا هے که جرمني و فرانس ميں جب جنگ کا انديشه پيدا هوگيا تها تو فرانس کے مہاجنوں نے اپنا تمام سرمايه جرمن بنکوں سے نکال ليا تها - مجبوراً جرمنی کو اس اراده سے باز آجانا پڑا - دولة عثمانيه اور يونان ميں بهي جنگ کے جب نئے خطرے پيدا هوے ' تو مہاجنوں نے باب عالی کو دهمکی دی که " اگر جنگ جاري کيگئی تو قرض دينے سے اپنا هاتهه کهينچ لينگے "

ليکن افسوس هے که اس قوت سے اُلٹا کام ليا جاتا هے - دنيا ميں جتنی لڑائياں قائم هوتی هيں ' اونکی ته ميں انهي مہاجنوں کا هاتهه کام کرتا هے - اس سے انکا مقصد يه هوتا هے که جب دوران جنگ ميں لڑنے والی سلطنتوں کو قرض کی ضرورت پيش آئيگی تو قرض ديکر ان لوگوں کو سالانه سود کے سميٹنے کا موقع ملجائيگا ' يا اور متعدد اقتصادي اور مالي اغراض هوتے هيں جنکے ليے وہ کسی انقلابي حالت کي ضرورت ديکهتے هيں - لارڈ سيسل اور جنگ ٹرانسوال کے تعلقات کي داستان قارئين الهلال ميں سے بهت سے باخبر اور مطالعه دوست اصحاب کو ياد هوگی

الحـرب فـي الـقـران

(٢)

اس مضمون کا پہلا ٹکڑا گذشته اشاعت کے مقاله افتتاحيه کے صفحات ميں " الحرب و الاسلام " کے عنوان سے درج کيا گيا تها ليکن چونکه اسکا اصلی موضوع درحقيقت تفسير القرآن سے تعلق رکهتا هے اسليے آج باب التفسير کے تحت ميں شائع کيا جاتا هے -

---

گذشته اشاعت ميں هم قديم وحشيانه اعمال حرب کی ايک اجمالی فہرست پيش کرکے اسلامی تعليمات کو واضح کرچکے هيں - مضمون کا خاتمه اس مبحث پر هوا تها که عرب جاهلية ميں جنگ و فساد اور لوٹ مار کا فخر و انبساط کے ساتهه انتظار کيا جاتا تها ' اور وہ انتظار قومی زندگی کے خصائص ميں داخل هوگيا تها -

(القتال والحـــرب)

جنگ کے يهي وحشيانه افعال تهے جن پر " حرب " کا مفہوم لغوي مشتمل تها ' اور اهل عرب نے عملي طور پر حرب کا يهي نمونه قائم کيا تها جيسا که دنيا کي اور تمام قوموں نے کيا - ليکن اسلام نے جنگ کے ان تمام آثار و علائم کو مٹاکر ايک نيا مدني نظام قائم کيا - اس بنا پر لغة و حقيقة ' کسی حيثيت سے بهی " جهاد اسلامي " پر حرب کا اطلاق نہيں هو سکتا تها - پس يهي وجه هے که قران مجيد ميں جهاد پر ايک جگهه بهي اس لفظ کا استعمال نہيں کيا گيا - البته جهاد کی ايک خاص صورت کی تعبير " قتال " سے کيگئي هے ' جو ظاهري مفہوم کے لحاظ سے کوته بينوں کے نزديک نہايت خطرناک لفظ هے - حالانکه جهاد اور قتال ميں ايک طرح کے عموم و خصوص کا فرق هے :

فاقتلـوا لمشرکين حيث وجدتمـــوهم (٩ : ٥)	مشرکين کو جهـــاں پاؤ قتل کرو -
و اقتلوهم حيث ثقفتموهم و اخرجوهـم من حيث اخرجوکم (٢ : ١٨٥-٧)	اور کفار کو جہاں پاو قتل کرو اور جہاں سے اونهوں نے تمکو نکال ديا هے وهاں سے تم بهی انهيں نکال دو -

ليکن دوسري آيتوں سے معلوم هوتا هے که يه مشاكلة اللفظه باللفظ هے جو کلام ميں زور پيدا کرنے کا ايک طريقه هے - خدا اپنے متعلق کہتا هے : مکروا و مکروا لله والله خير الماکرين - حالانکه خدا مکار نہيں هے ' بلکه پر زور طريقه سے يه کفار کے اعمال شنيعه کا جواب ديا گيا هے - هم اپنی زبان ميں کہتے هيں که برائي کا بدله برائي هے ' حالانکه برائي خود برائي هے ليکن اوسکا بدله برائی نہيں هے بلکه وہ قانون عدل کا ايک احسن نتيجه هے : جزاء سيّئة سيئة مثلها (برائي کا بدله ويسی هي برائی هے) اسي طريقه پر اس لفظ کا بهي استعمال کيا گيا هے ورنه اسکی حقيقت سئيه مقصود نہيں هے ' جسطرح خدا کے مکر کرنے سے حقيقي مکر مراد نہيں ليا جا سکتا - اسی طرح يہاں قتال سے بهی دنيا کا عام قتال مراد نہيں هے :

فان قتلوکم فاقتلوهم (٢ : ١٧٢)	اگر وہ تم سے مقاتله کريں تو تم بهي ان سے مقاتله کرو -

اور اگر اسکو تسليم نه کيا جاے ' تب بهی يه خود کفار کی شامت اعمال کا نتيجه هے - جهاد کا اصل مقصد نہيں هے - چنانچه دوسري آيت ميں اس کي تشريح کردي گئی هے :

فمن اعتدى عليکم فاعتدوا عليـه بمثل ما اعتدى عليکم و اتقو الله ' و اعلمو ان اللـه مـع المتقين (٢ : ١٩١)	جو شخص تم پر زيادتي کرے ' تم بهي اوسي کے مثل زيادتي کرسکتے هو ليکن اس سے زياده تجاوز کرنے ميں خدا سے ڈرو ' اور يقين کرو که خدا پرهيزگاروں هي کے ساتهه هے -

(آيات ستة)

ليکن تمام قران کريم ميں جهاد پر " حرب " کا اطلاق نہيں بهي نہيں کيا گيا هے - صرف چهه جگه " حرب " کا لفظ آيا هے ' حالانکه تمام قرآن کريم جهاد کی ترغيب و تحريص سے بهرا هوا هے :

والذين اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا و تفريقـــا بين المومنين وارصادا لمن حارب الله ورسوله من قبل (٩ : ١٠٨)	جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کيليے ' اون ميں پهوٹ ڈالنے کيليے ' اور اوس شخص کي گهات لگانے کيليے جس نے خدا اور اسکے رسول سے پہلے لڑائی کی هے ' نيز اپنے کفر کے اظہار کيليے ايک مسجد بنالی هے -
انما جزاء الذين يحاربون الله و رسوله ويسعون فی الارض فسادا ان يقتلـوا او يصلبـوا او تقطع ايديهم و ارجلهم من خـلاف او ينفـوا من الارض ذلک لهم خزي في الدنيا ولهم في الاخرة عـذاب عظيـــم (٥ : ٣٧٥)	جو لوگ خدا اور اوسکے رسول سے لڑتے هيں اور زمين ميں فساد پهيلاتے هيں ' اونکی سزا يه هے که وہ قتل کرديے جائيں ' يا اونکو پهانسی دي جاے ' يا انکے ايک ايک دائيں بائيں هاتهه پاوں کاٹ ڈالے جائيں ' يا جلا وطن کرديے جائيں - دنيا ميں بهی اونکے ليے يه ذلت اور رسوائي هے ' اور آخرت ميں دوسرا بڑا عذاب هونے والا هے -

تک پہونچ جاتا ہے - بیوہ عورتیں' یتیم بچے' اپاہج' اور رسد کی فراهمی کا صرف اسکے علاوہ ہے - اس بنا پر اگر ۲۰ - لاکهه نوج ۹ ماہ تک متصل گهر پیکار رہے تو اوسپر ۱۸۰ ملین گنی صرف کرنا هوگی!!

(گذشته جنگ فرانس و جرمنی)

یورپ میں سب سے تازہ ترین اور عظیم الشان جنگ فرانس اور جرمنی کی لڑائی خیال کی جاتی ہے - یه جنگ مہاجنوں کی توقعات کے خلاف قائم هوگئی تهي - اس بنا پر اونکو تاوان اوٹهانا پڑا - ابتدائی جنگ میں فرانسیسی بنکوں کی شرح قرض ۷۳ فی صدی تهی' لیکن اعلان جنگ هونے کے ساتهه هی دفعتا بازار نرخ گر گیا' اور شرح قرض ٦٦ فی صدی تک اتر گئی - جنگ کے ساتهه ساتهه شرح قرض کا یه تنزل بهی برابر جاری رها - یہاں تک که واقعه سیدان کے بعد ۵۳ تک پہونچ گیا' اور اسکے بعد نوٹوں کی خرید و فروخت کا سلسله قریب قریب بالکل رک گیا - اگر کسیکو اسکی ضرورت پیش آتی تهی تو نقد قیمت ادا کرتا اور سخت نقصان اوٹهانا پڑتا تها -

فرانس کے بنکوں سے ۹ - جون سنه ۱۸۷۰ سے ۸ ستمبر سنه ۱۸۷۰ تک کی مختصر مدت میں جو رقم نکال لی گئی' اوسکی تعداد ۳۳ ملین گنی تهي - اعلان جنگ کے وقت پروشیا کے خزانے میں ۴۵۰۰۰۰۰ گنی موجود تهی' اور اوسنے قرض بهی لینا چاها تها جسکی قیمت ۱۸ ملین تک تهی' لیکن اس مدت میں دو ملین سے زیادہ جمع نهوسکا' اور پروشیا کی هنڈیوں کا نرخ ۹۳ سے گر کر ۷۷ تک پهونچ گیا - قومی کمپنیوں کے حصے بهی فی صدی ۴۰ تک میں کم هوگئے تهے - چنانچه اسکے بعد پرنس بسمارک نے خود کہا تها که "اگر ساڑهے چار ملین گنی خزانۂ سلطنت میں نهوتی تو جرمن دو دن بهی فرانس سے نهیں لڑسکتے - "

فتح کے بعد بسمارک نے فرانس سے ٥ لاکهه ملین گنی کا تاوان جنگ طلب کیا تها لیکن آخر میں دو لاکهه ملین گنی پر راضی هوگیا - فرانس نے یه رقم خطیر دو سال کی مدت میں ادا کی اور اسکی وجه سے یورپ کے مالی بازار میں دفعتا جهاڑو پهرگئی -

(روس و جاپان)

زمانۂ جنگ روس و جاپان میں مالی تحفظ کیلیے جاپان نے جو اهتمام اور تیاریاں پہلے سے کی تهیں' وہ اوسکے لیے نہایت مفید ثابت هوئیں - چنانچه جاپان نے اعلان جنگ سے پہلے هی ۱۱٦۹٦۰۰۰ گنی کی رقم خطیر بنک میں جمع کرلی تهي - روس کے بنک اور سلطنت کے خزانه کا کل سرمایه ۱۰۵۰۰۰۰۰۰ گنی تها' لیکن اختتام جنگ پر جاپان کے خزانے میں ۱۰۴۴۴۰۰۰ گنی باقی رهگئي - حالانکه وہ جنگ پر دو لاکهه ملین گنی صرف کرچکا تها - اس مالی فایدہ کی وجه صرف یه تهی که دوران جنگ میں جاپانی قوم اور جاپانی سلطنت اپنی تمام ضروریات کو ملکی ساخت کی چیزوں سے پورا کرتی تهی' اسکا نتیجه یه هوتا تها که روپیه بنک سے نکل کر ملک کی جیب میں آجا تا تها' اور ملک کی جیب سے نکل کر خزانه سلطنت کو پر کردیتا تها - خزانه سلطنت اوسکو بنکوں میں منتقل کردیتا اور اسطرح جو کچهه بنکوں سے برآمد کیا جاتا تها' وہ هر پهرکر پهر دوبارہ اوسی میں داخل هوجاتا تها - یهی وجه ہے که جنگ کے اس طویل زمانه میں جاپانی بنک کو صرف ایک ملین گنی کا خسارہ اوٹهانا پڑا جو تاریخ جنگ میں همیشه اسکے لیے کارنامۂ فخر رهیگا!

جاپان کی حکومت نے اضافه نرخ اشیاء بهی کو نہایت سختی کے ساتهه روکدیا تها' اسلیے حکومت کا سرمایه حکومت هی کے خزانے میں محفوظ رها اور وہ اوس سے نکل کر تاجروں کے خزانه کا جزو نه بن سکا -

(جنگ بلقان)

مالی بازار پر جنگ کا اثر بلقان کی آخری لڑائی سے ظہور پذیر هوا ہے -

جب ریاستہاے متحدہ بلقان نے اخیر ستمبر سنه ۱۹۱۲ع میں فوجی تیاریاں شروع کیں' تو برلن اور واٹنا کے بنکوں پر اول اکتوبر هی میں اسکا اثر پڑگیا' اور رفته رفته پیرس کے بنکوں تک متعدي هوا' لیکن جب مانٹی نگرو نے بهی جنگ کے کیلیے هتیار اوٹهاے' تو پیرس' برلن' اور لندن کے بنکوں کا سنگ استقامت بهی دفعتاً هل گیا' اور ٦ ماہ تک یورپ کے تمام بنک اسی حالت تزلزل میں رہے -

اسی اثناء میں جرمنی اور فرانس نے فوج کي تعداد میں اضافه کرنا چاها - مالی حالت پر اسکا بهی نہایت گہرا اثر پڑا - چنانچه ستمبر ۱۹۱۲ع سے اخیر جولائی ۱۹۱۳ع تک کی مدت میں کمپنی کے حصوں اور هنڈیوں کا نرخ ۵۰۰ ملین گنی گهٹ گیا' اور تمام مہاجنوں نے بنک سے اپنے اپنے روپیے نکال لیے - نتیجه یه هوا که جن بنکوں میں اوائل ستمبر سنه ۱۹۱۳ع تک ۵۴۵۴۳۱۰۰۰ گنی کے نوٹ برآمد هوتے تهے' اون میں اخیر دسمبر سنه ۱۹۱۲ع تک صرف ۵۱۱۵۰۹۰۰۰ گنی رهگئی' یعنے راس المال میں ۳۳۹۰۰۰ گنی کی کمی آگئی!

جنگ بلقان سے یورپ کے بنکوں کو جو نقصان عظیم اوٹهانا پڑا اوسکي تعداد کم از کم ۷۰ ملین گنی ہے' کیونکه لوگوں نے خوف اور بے امنی کي وجه سے اپنا تمام سرمایه بنکوں سے نکال کر اپنے گهروں میں بهر لیا - اسوقت سے تمام بڑی بڑی سلطنتیں آنے والے خطرات کے انسداد کے لیے اپنے اپنے خزانوں اور اپنے اپنے بنکوں کے سرمایه میں اضافه کرنے لگیں - چنانچه ذیل کے نقشے سے اسکا اندازہ هوسکتا ہے:

(آخر سنه ۱۹۰۹ع سنه ۱۹۱۰ع)

نام بنک	سرمایه اصلی	اضافه	اضافه کی مجموعي تعداد
بینک آف انگلینڈ	۲۸۲۲۵۰۰۰	۳۰۲۹۲۰۰۰	۹۵۵۸۰۰۰
امپریل بنک آف جرمنی	۲۲۳۲۵۰۰۰	۳۱۸۸۳۰۰۰	۳۰۳۷۰۰۰
بنک آف آسٹریا هنگری	۴۲۸۰۴۰۰۰	۵۳۴۹۹۰۰۰	۱۰۶۹۵۰۰
بنک آف فرانس	۷۲۲۳۱۰۰۰	۱۲۹۵۷۰۰۰۰	۵۴۳۳۹۰۰۰
بنک آف اٹلی	۱۵۳۸۱۰۰۰	۴۷۷۱۰۰۰۰	۳۲۴۱۹۰۰۰
بنک آف روس	۰۸۷۸۵۹۰۰۰	۱۲٦۸۰۱۰۰۰	۳۸۹۴۲۰۹۰
بنک آف یونائٹیڈ استیٹ (۰امریکه)	۱۳٦۷۷۷۰۰۰	۲۸۲۱۴۴۰۰۰	۱۴۵۳٦۷۰۰۰

سنه ۱۹۰۹ و سنه ۱۹۱۰ع میں دنیا کی کانوں سے بقدر ۸۰۷۴۰۰۰۰۰ گنی کے سونا نکالا گیا - بینک و تجارت وغیرہ پر اوسکی تقسیم جس مقدار سے کیگئی' اوسکا اندازہ ذیل کے نقشے سے هوگا:

تجارت وغیرہ	۱۹۱۷۰۰۰۰۰
هندوستان کو دیا گیا	۰۸٦٦۰۰۰۰۰
مصر کو	۰۰۲۹۰۰۰۰۰
بنک آف جاپان میں داخل کیا گیا -	۰۱۳۸۰۰۰۰۰
بنک آف ساوتهه جنوبی امریکا	۰۰٦۸۰۰۰۰۰
بنک آف میکسکو - (امریکه)	۰۰۵۷۰۰۰۰۰
بنک آف یونائٹیڈ اسٹیٹ (امریکه)	۱۴۵۳۰۰۰۰۰
بنک آف کنیڈا - (برطانی نو آبادی)	۰۱۷۱۰۰۰۰۰
بنک آف اسٹریلیا و جنوبی افریقه	۰۰۱۹۱۰۰۰۰۰
بنک آف یورپ	۱۷۲۷۰۰۰۰۰
عام اور بقیه بنک -	۰۵۷٦۰۰۰۰۰
میزان کل	۸۰۷۴۰۰۰۰۰

جنگ کی تپش میں تپتے ہوے چہروں پر پھر دائمی صلح کا ظل الغمام اپنا سایہ ڈال سکتا ہے ؟

یورپ کے بڑے بڑے ارباب سیاست اور ارباب حل و عقد نے اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دیا ہے' لیکن ایک صلح پسند شخص کیلیے ان میں ایک جواب بھي تسکین بخش نہیں -

امریکہ کا سابق پریسیڈنٹ روز ویلٹ کہتا ہے :

" ہاں دنیا کو صلح و آشتي کے وسائل فراہم کرنے کی کوشش کرني چاہیے' لیکن ہر صلح بھي پسندیدہ نہیں ہوسکتي - دنیا میں بہت سے ظالم ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنکا سینۂ تنگ فتح کا ایک ہولناک میدان ہے' لیکن وہ اس میدان کو صلح کا خوشنما سبزہ زار کہتے ہیں -

بہت سے لوگ بزدلي ' ضعف عزیمت ' اور مکر و فریب کو بھي صلح کے پردے میں چھپا رہے ہیں - اسلیے ہمارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اوس صلح سے الگ رکھیں جسکي ترکیب ظلم اور بزدلي سے ہوتي ہے - تاہم ظالمانہ لڑائیاں بہت اور ظالمانہ صلح کم ہیں - لیکن دونوں کي دونوں قابل نفرت ہیں "

لارڈ اریبري (سر جان لبک) کی راے ہے :

" مجھے صلح کي توقع بہت کم ہے - خود ہم انگریز' اپنے بحري و بري مصارف جنگ کو بڑھا کر دنیا کے سامنے جنگ کي تیاري کا بدترین نمونہ پیش کر رہے ہیں "

سر فریڈریک پولاک نے اپنے وسیع قانوني تجارب کي بنیاد پر جو انکو زمانہ ججي میں حاصل ہوے ہیں' یہ راے قائم کي ہے :

" عام خیال ہے کہ سلطنتوں کے جھگڑے بھي شخصی نزاعوں کے مثل ہیں' اس لیے حکم کے ذریعہ اسکا فیصلہ ہو سکتا ہے ' لیکن سلطنتوں کي اکثر حالتیں اشخاص سے مختلف ہوتي ہیں مثلا باہمی معاہدوں کے دفعات کي تشریح ' یا اونکی خلاف ورزي کا فیصلہ عدالتوں اور ثالثوں کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتا - سب سے بڑا مسئلہ سیادت و اقتدار کا ہے جسکو ایک سلطنت کسي ملک پر قائم کرنا چاہتي ہے - ان تمام باتوں کا فیصلہ صرف تمام سلطنتوں کے اتفاق و اتحاد هي سے ہو سکتا ہے ' اور اس اتحاد کو اوس قوت سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہونا چاہیے جو اوسکي حریف بنکر اوسکا مقابلہ کرنا چاہتي ہے - پھر یہ اتفاق بھي صرف چھوٹي چھوٹی لڑائیوں هي کو روک سکتا ہے - وہ عظیم الشان سلطنت جو دوسري سلطنت کو حقارت سے دیکھتي ہے ' یا اوسکو اپنے ساتھہ ملالینے کي قدرت رکھتي ہے' اس اتفاق کي بھي پروا نہیں کرسکتي "

سرگلبرٹ پارکر نہایت دلیري سے صلح کانفرنس کے خلاف اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں :

" میں صلح کی خوشنما امیدوں سے اپنا دل بہلا نہیں سکتا' واقعات همکو ایک عظیم الشان جنگ کي دھمکي دے رہے ہیں' جب تک بحشت موجود ہے ' جب تک غیر مکمل طور پر تہذیب یافتہ قومیں سطح زمین پر آباد ہیں ' اتفاق و اتحاد نا ممکن ہے - همکو خدا پر بھروسہ کرکے اپنے بارود کو خشک رکھنا چاہیے "

مشہور سر ٹامس برکلی کا خیال ہے :

" دائمي صلح آسان نہیں' بعض لڑائیاں قانون ارتقاء کے ثابت شدہ اصول " تنازع للبقاء " کے لیے کی جاتی ہیں' نو آبادیوں کے لیے صرف اسی غرض سے لڑائیاں قائم ہوتي ہیں کہ انسان پر اپنے ملک کا دائرہ تنگ ہوجاتا ہے ' اور وہ دوسري قوموں کو دھکیل کر آگے بڑھنا چاہتا ہے - کیونکہ اسکے بغیر اوسکي زندگی ممکن هي نہیں - بعض لڑائیاں استبداد و استقلال کے لیے برپا ہوتي ہیں ' جنکي تحریک صرف ظلم کرتا ہے ' بعض لڑائیاں تہذیب و تمدن کے استحکام کی غرض سے قائم کي جاتي ہیں - اگر وحشت و همجیت اپنے انتہائي درجہ تک پہنچ گئی ہے' تو اس قسم کی لڑائیاں دنیا کي سعادت مدنیہ کے لیے مبارک فال ہیں -

اسکے علاوہ جہالت اور جذبات کا جوش بھي کلیتاً نہیں روکا جا سکتا ' پس اگرچہ جنگ کا انسداد کلی محال ہے ' تاہم ہر انگریز' ہر فرنچ' ہر امریکن ' ہر جرمن ' اب لڑائی کو حقارت کي نگاہ سے دیکھتا ہے ' اور اوس کي طرف اپنا میلان نہیں ظاہر کرتا "

مسٹر الزک امریکہ کے ایک سیاسي فیلسوف ہیں آن کی تمناؤں کا خوش نما سبزہ زار یہ ہے :

" میري بڑي خواہش یہ ہے کہ جنگ سے علحدگي اختیار کیجاے' لیکن یہ منزل ابھي بہت دور ہے' بہت سے مسائل ثالثي کے ذریعہ حل ہوسکتے ہیں ' لیکن آگے بڑھنے والے اقتدار و نفوذ کو کون روک سکتا ہے ؟ "

صلح و آشتي کی یہ آخري خدمت تھي جسکو یورپ کي ترقی یافتہ مدنیۃ نے انجام دیا لیکن امن کا یہ فرشتہ یورپ سے نکل کر بلقان ' طرابلس' اور ایران کا دورہ کرچکا ہے' اور اب خود اپنے مستقر یورپ کے تخت جلال کا پایہ پکڑ کر دنیا کو اپنا زخمي چہرہ دکھا رہا ہے :

وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ وقعت الواقعہ وانشقت السماء فھي یومئذ واھیۃ (الحاقہ ۱۴)	آسمان اور زمین اوٹھا کر ایک ساتھہ پٹسک دیے گئے اور وہ دفعتاً چور چور ہوگئے پس آج هي کے دن قیامت کا سب سے بڑا دن آگیا - آسمان پھٹ پڑے ' اور اونکي چولیں ڈھیلي ہوگئیں !!

(۳) يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربوا ان كنتم مومنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله (۲ : ۲۷۸)

مسلمانو! خدا سے ڈرو اور جو رقم سود کی تمھاری لوگوں پر باقی ہے ' اوسکو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو' اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو یقین کرو کہ خدا اور اوسکے رسول کا تمھارے ساتھہ اعلان جنگ ہے -

(۴) و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة كلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله و يسعون في الارض فسادا و الله لا يحب المفسدين (۳۲ : ۰۹)

ہم نے یہود و نصاری میں قیامت تک کیلیے باہم دشمنی ڈالدی ہے - جب جب وہ آتش جنگ بھڑکاتے ہیں ' خدا اوسکو بجھا دیتا ہے ' مگر وہ دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں ' اور خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا -

(۵) الذين عاهدت منهم ثم ينقضون عهدهم في كل مرة و هم لا يتقون - فاما تثقفنهم في الحرب فشرد بهم من خلفهم لعلهم يذكرون (۸ : ۵۸)

وہ لوگ جن سے تمنے عہد لیا مگر وہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور خدا سے بالکل نہیں ڈرتے ' سو اگر تم اونکو جنگ میں پاؤ ' تو چاہیے کہ انپر دباؤ ڈالو تاکہ جو لوگ انکے پیچھے ہیں انکو بھی بھاگنا پڑے -

(۶) فاذا لقيتم الذين كفروا فضرب الرقاب حتى اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء حتى تضع الحرب اوزارها (۴۷ : ۴)

جب تمھارا اور کفار کا جنگ میں مقابلہ ہو' تو اونکی گردنیں اوڑادو یہانتک کہ جب خوب خونریزی ہوچکے تو اونکو غلام بنالو ' اسکے بعد یا تو احسان کرکے اونکو چھوڑ دو یا فدیہ لیکر رہا کردو ' یہانتک کہ لڑائی موقوف ہوجاے -

پہلی آیت میں "حرب" کا جو استعمال کیا گیا ہے' اوسکو جہاد اسلامی سے کوئی تعلق نہیں ایک عرب تھا ابو عامر راهب ' جسکی ریاست مذہبی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے صدمہ پہونچا تھا - اسنے اپنے عز و جاہ کو قائم رکھنے کیلیے متعدد لڑائیاں کی تھیں - چنانچہ آیت میں " من قبل " کا لفظ اسی پر دلالت کرتا ہے' لیکن جب قبیلہ ہوازن کی شکست ہوگئی تو وہ شام کی طرف بھاگ نکلا اور وہاں سے منافقین کو پیغام دیا کہ " تم آلات جنگ فراہم کرو ' اور ایک مسجد بنادو ' میں قیصر کے پاس جاکر فوج گراں لیکے آتا ہوں اور محمد کو مدینہ سے نکال دیتا ہوں " - ظاہر ہے کہ اس جنگ کا مقصد محض بغض و انتقام ' خدع و فریب ' ظلم و عدوان ' اور طلب ریاست تھا جس پر جنگ کی حقیقت لغویہ بالکل منطبق ہوسکتی ہے - اسلیے قرآن مجید نے اس لفظ کو اوسکے صحیح مفہوم لغوی کے مطابق استعمال کیا ہے - نہ کہ جہاد کیلیے -

(۲) دوسری آیت قاتلین قوم ' مفسدین في الارض' غارتگران امن و اخلاق ' اور راہزنوں اور ڈاکوؤں کے متعلق ہے ' اور لوٹ مار حرب کے مفہوم ہی میں داخل ہے' اسلیے یہ آیت پہلے سے بھی زیادہ واضح ہے - جہاد سے اسکو ذرا بھی مس نہیں -

(۳) تیسری آیت میں بے شبہہ خدا نے اپنے اور اپنے رسول کی طرف " حرب کا " انتساب کیا ہے' لیکن جہاد یہاں بھی مراد نہیں ہے - خود مفسرین کو یہ شبہہ ہے کہ مسلمانوں سے یہ طرز خطاب بظاہر صرف کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے' لیکن یہ کیوں ضروری سمجھہ لیا گیا ہے کہ اسلام کی ہر جنگ مقصد جہاد ہی پر مشتمل ہو تاکہ سیاسی حکمتوں سے فوائد دنیوی بھی اسکا مقصد ہوسکتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لفظ بھی اس جگہ اپنی حقیقت لغویہ پر منطبق ہوسکتا ہے' سود خواری درحقیقت ایک راہ زنی ہے اور ہر سود خوار ایک ڈاکو ہے جو بندگان خدا کے مال کو بلا معاوضہ لوٹ لیتا ہے' اسلیے خدا نے فرمایا :

" جس طرح تم غریبوں کا مال لوٹ رہے ہو' ہم بھی اسی طرح تمھارا مال لوٹ کر انکو واپس دلادینگے " یہی " حرب " کے معنے ہیں -

(۴) چوتھی آیت کسی تاویل کی محتاج نہیں ' وہ یہود و نصاری کے متعلق ہے - اونہوں نے باہم جو لڑائیاں قائم کی تھیں ' اونکا سبب صرف بغض و انتقام اور شر و فساد تھا جسپر لغوی حیثیت سے یہ لفظ دلالت کرتا ہے - با ایںہمہ خدا نے اسکو پسند نہیں کیا اور اس مشتعل آگ کو بجھا دیا - کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله -

اب یہ آگ پھر مسیحی دنیا میں اس لعن الہی کی تصدیق دائمی کو محکم کرتی ہوئی مشتعل ہوگئی ہے -

(۵) پانچویں آیت قبیلۂ بنو قریظہ کے متعلق ہے' جنہوں نے اسلام کے ساتھہ متعدد بار معاہدہ کرکے عہد شکنی کی تھی' اور تمام قبائل عرب کو آنحضرت کے ساتھہ جنگ پر آمادہ کردیا تھا' آیت میں " حرب " سے وہی حرب مراد ہے جو بنو قریظہ کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ تھی اور یہ ظاہر ہے کہ انہوں نے جو لڑائیاں قائم کرائی تھیں ' اونکا سبب صرف بغض و فساد تھا ' اسلیے یہاں بھی " حرب " سے جہاد اسلامی مراد نہیں ہوسکتا ' بلکہ حرب کی وہی حقیقت لغویۂ سبیعہ و مذمومہ مراد ہے -

(۶) چھٹی آیت میں بے شبہہ بظاہر " جہاد اسلامی " پر حرب کا اطلاق کیا گیا ہے ' لیکن تشریح و توضیح کے بعد معلوم ہوگا کہ یہی آیت جہاد اسلامی کا مقصد وحید ہے ' اور جہاد کی حقیقت مقدس اسی لفظ میں مضمر ہے ' چنانچہ اسکی تشریح آگے آتی ہے -

(جنگ میں صلح)

یورپ نے اگرچہ فطرۃ کے تمام رازہاے سربستہ فاش کردیے ' مگر وہ ایک " التوحید في التثليث و التثنية في التوحيد " کی گرہ کو نہ کھول سکا - لیکن اسلام " السلم في الحرب والحرب في السلم " کے عقدہ لا ینحل کو حل کرسکتا ہے ' یعنی " امن و صلح میں جنگ اور جنگ میں صلح و امن ! " مگر اس مسئلہ میں ہمکو پہلے یورپ ہی کے کارنامہ اعمال پر نظر ڈالنی چاہیے -

اسلام نے " امن و سلام " کا جو دور جدید قائم کردیا تھا 'دنیا کی سبعیت اور بہیمیت نے اگرچہ اوسکو " جنگ و خونریزی " سے بدل دیا ہے ' لیکن با ایںہمہ ابھی سیاسی مصالح سے اس فراموش شدہ حقیقت کا نام زبانوں پر آہی جاتا ہے ' اور اس بھولے ہوے خواب کی یاد تازہ کرلی جاتی ہے - انہی مصالح سے پچھلے دنوں یہ مقام ہیگ ایک عجیب و غریب مجلس صلح کا انعقاد ہوا تھا جسکا نام ارباب سیاست نے " ہتھیار بند صلح " رکھا تھا !

عرب کے ایک شاعر نے کسی قبیلہ کی ہجو میں کہا تھا " نہ وہ مرد ہیں نہ عورت ' جسطرح شتر مرغ کہ نہ چڑیا ہے نہ اونٹ " اسی طرح اس صلح کی حقیقت بھی اگرچہ مشتبہ ہے' لیکن ہم " فرشتۂ امن " کے بجاے شتر مرغ کے پر کے سائے میں بھی زندگی بسر کرسکتے - تاہم اسکے بعد کے خونیں واقعات نے ثابت کردیا کہ یہ شتر مرغ بھی صرف بعض خاص موسموں ہی میں اپنا سایہ ڈال سکتا ہے !

تاہم جنگ و صلح کی اس امیزش نے دنیا کے لیے یہ نہایت دلچسپ سوال پیدا کردیا کہ " کیا جنگ کا خاتمہ ہوسکتا ہے ؟ کیا

بیج نے اب اگرچہ گھنے شاخ و برگ پیدا کرلیے' لیکن اب تک تلوار کا پھل اونکے اندر چھپا ہوا تھا' اسلیے جنگ قائم نہ ہوئی' بلکہ اس قضیہ کا فیصلہ لندن میں ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا گیا -

اس کانفرنس نے تمام سلطنتوں کی ذمہ داری میں لکسمبرگ کو ایک آزاد اور خود مختار صوبہ قرار دیا - اس فیصلہ نے فرانس کے نفوذ و اقتدار کو بالکل مٹادیا' اور پروشیا کی طاقت و نفوذ اور پرنس بسمارک کی شہرت میں غیر معمولی اضافہ کردیا -

اس بنا پر اس فیصلہ کے بعد ہی دونوں سلطنتوں میں سخت ناچاقی پیدا ہوگئی - فرانس کو یقین ہوگیا کہ سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ اب صرف تلوار ہی کرسکتی ہے - اسی دن سے فرانسیسیوں نے درپردہ جنگی تیاریاں شروع کردیں -

اسی تھوڑے زمانے میں اسپین کا تخت ایک سریرآرا کے وجود کا محتاج ہوا' اور جنرل پریم وزیر اسپین نے ایک جرمن امیر لیوپولڈ وان زولن کو اس منصب کیلیے منتخب کیا' لیکن فرانس نے اوسکو اپنے حقوق کے منافی سمجھا' اسپر سخت لہجہ میں اعتراضات کیے' اور ان اعتراضات کو سفیر پروشیا مقیم پیرس کے پاس ایک یاد داشت کی صورت میں مرتب کرکے بھیجدیا - سفیر پروشیا نے ایمس میں جاکر شاہ پروشیا سے ملاقات کی' شاہ نے جواب دیا کہ لیوپولڈ وان زولن کی تخت نشینی کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے - وہ اسپین کی عام راے پر اوٹھا رکھا گیا ہے' پروشیا اس معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتی' اگر اسپین کی پبلک نے لیوپولڈ کو بادشاہ منتخب کرلیا تو اسکے سوا چارہ نہیں کہ وہ اوسکی تائید کرے -

سوء اتفاق سے اسپین کے عام اجتماع نے لیوپولڈ کے سر پر تاج شاہی رکھدیا' اور چونکہ پرنس بسمارک جنگ جرمنی و فرانس کا شدت کے ساتھہ انتظار کررہا تھا اور یہ واقعہ اوسکا سب سے بڑا معرک ہوسکتا تھا' اسلیے عام خیال یہ ہے کہ یہ بسمارک کی ریشہ دوانیوں ہی کا نتیجہ تھا -

(ابتدائی جنگ)

فرانس بھی پہلے ہی سے جنگ کی تیاری میں مصروف تھا - اس واقعہ کے بعد اوسکی مخفی طاقت علانیہ ابھر آئی' اور اپنی تمام سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردی - بالخصوص دریاے رین کی طرف تو فرانسیسی لشکر کا ایک سیلاب عظیم روانہ ہوگیا اور جنرل مکمیہن اوس کا سپہ سالار بنایا گیا - شاہی فوج کی سپہ سالاری کا منصب جنرل بےزین کو عطا ہوا تھا -

اس جنگ کا اصلی سبب امیر لیوپولڈ تھا جو اسپین کا تاجدار بنایا گیا تھا - لیکن یہ قابل صد ہزار آفرین ایثار نفسی دنیا میں کبھی نہ بھلائی جائیگی کہ اوس نے اپنی تخت نشینی کی یادگار میں اس بد ترین جنگ کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور اس منصب سے کنارہ کش ہوگیا !

بادشاہ پروشیا نے اسکی علحدگی کو صرف اوس خاص اقتدار کی بنا پر تسلیم کرلیا جو تمام ملک کیساتھہ اوسکو لیوپولڈ کے خاندان پر حاصل تھا - مگر اپنے عام ملکی اختیارات سے اسکی تصدیق نہ کی - لیکن نپولین ثالث کو اسپر اصرار تھا کہ اس علحدگی کو عام شاہی اختیارات کی بنا پر تسلیم کرانا چاهیے جسکے معنے یہ تھے کہ سلطنت پروشیا اپنے اس حق سے دست بردار ہوگئی' مگر شاہ پروشیا نے نپولین کے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا اور دریاے رین کی طرف بالمقابل اپنی فوجیں روانہ کردیں -

داهیۂ سیاست " بسمارک "

پرنس بسمارک موقع کا منتظر تھا - اب وہ موقع آگیا - اوپر گذر چکا ہے کہ نپولین ثالث نے سنہ ١٨٦٧ میں الحاق بلجیم کے متعلق جو یاد داشت پیش کی تھی' اوسکو پرنس بسمارک نے دبا رکھا تھا - اب اوس نے اسکو عام طور پر شائع کردیا جس سے تمام یورپ میں ایک تہلکہ مچادیا - انگلستان نے چونکہ بلجیم کی محافظت کی ذمہ داری لی تھی' اسلیے اوسپر نسبتاً اسکا اثر زیادہ پڑا' اور اوس نے فرانس سے زمانہ جنگ میں بلجیم کے حفاظت کی ذمہ داری لینے کا مطالبہ کیا -

پرنس بسمارک جرمنی کے داخلی اتحاد و اتفاق کا جو خواب پریشان ایک مدت سے دیکھہ رہا تھا' یہ جنگ اوسکی صحیح تعبیر تھی - چنانچہ اعلان جنگ کے ساتھہ ہی جرمنی کی پوری طاقت پروشیا کی حمایت کیلیے امنڈ آئی' اور جرمنی فوج کی سپہ سالاری خود فریڈرک ولیم ولیعہد سلطنت اور اوسکے چچا زاد بھائی پرنس فریڈرک چارلس نے لی - کمانڈر انچیف (قائد عام) خود شاہ پروشیا تھا' لیکن اوسنے اس عہدہ جلیلہ کو جنرل کونٹ وان مولٹک کے سپرد کردیا' جو دنیا کے سپہ سالاروں میں سب سے بڑا سپہ سالار خیال کیا جاتا ہے - اور جو موجودہ جنگ کے وان مولٹک کا چچا تھا -

جرمن فوج کا یہ سیلاب مےنس اور کوبلنس کے درمیان جمع ہوا' اور وہاں سے حدود فرانس کی طرف موجیں مارتا ہوا بڑھا - فرانسیسی لشکر نے بھی نانسی اور میتز میں اپنی قوت جمع کی جنکا نام موجودہ جنگ میں بھی سب سے پہلے آیا ہے' اور وہاں سے حدود جرمنی کی طرف روانہ ہوگیا - خود نپولین نے اس کی سپہ سالاری کی تھی -

ابھی جولائی کا مہینہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ٧٠٠٠٠٠ جرمن سپاهی حدود فرانس میں موسیل سے رین تک پھیل گئے - دوسری طرف ٣٥٠٠٠٠ فرنچ سپاهیوں کے ٹڈی دل نے حدود جرمنی کو گھیر لیا -

(معرکہ اولی)

پہلا معرکہ مقام ساربروکن میں ٣ - جولائی کو شروع ہوا' اور یکم اگست تک جاری رہا - اس معرکہ میں میدان فرانسیسیوں کے هاتھہ رہا اور انہوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو ہی تین روز کے بعد زمانہ نے پلٹا کھایا' اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابی کے ساتھہ انہزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچہ ٤ - اگست کو وہ ولی عہد کی سپہ سالاری میں ویسن برگ پر قابض ہوگئی - اور فرانس کا سپہ سالار جنرل دوای اس معرکہ میں کام آیا - نیز تقریباً ٨٠٠ فرانسیسی قیدی بھی گرفتار ہوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررہی تھی' لیکن اس تاریخ سے اوس کی فاتحانہ جنگ کا زمانہ شروع ہوا -

ولیم اول شاہ پروشیا

نپولین ثالث

تاریخ و عبر

اولین جنگ جرمنی و فرانس

سنه ۱۸۷۰ ' ۱۹۱۴ع میں

کہا جاتا ہے کہ زمانہ آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے اور ماضی مستقبل کی طرف مڑکے نہیں دیکھتا' لیکن حوادث کی قوت اوسکو پیچھے ہٹا سکتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ شباب کا زمانہ گذر جاتا ہے اور پھر پلٹ کے نہیں آتا' لیکن دل کے ابھرنیوالے ولولے اوسکو بلا سکتے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ موج گل نکل جاتی ہے' اور پھر لوٹ کر نہیں آتی' لیکن ہوا کا جھونکا اس قافلہ کو لوٹا لاتا ہے -

یہ صرف دعوا ہی دعوی نہیں ہے' بلکہ بیسویں صدی کے ایک ہولناک حادثے' ایک ابھرنیوالی قوت' اور ایک متحرک دائرہ خون و آتش نے ان محالات کو ممکن کر دکھایا ہے - سنه ۱۸۷۰ع میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو یادگار جنگ قایم ہوئی تھی' اوسکا نہ بھولنے والا زمانہ گذر گیا تھا ' اور دنیا سمجھی تھی کہ شاید اب وہ دوبارہ پلٹ کے نہ آسے' لیکن آج ۱۵ - اگست سنه ۱۸۷۰ع کا دن پھر پلٹ کے آگیا ہے ' اورعنقریب اوسکا آفتاب اپنی پوری حرارت قاہرہ کے ساتھہ پیرس کے سرپر چمکنا چاہتا ہے -

(اسباب جنگ)

یہ جنگ جس زمانے میں قائم ہوئی ' جرمنی اور فرانس کی حالت موجودہ دور سے بالکل مختلف تھی' اور سچ تو یہ ہے کہ جرمنی اور فرانس کو موجودہ حالت پر اسی جنگ نے پہونچایا -

جرمنی کے نظام اجتماعی میں آج جو اتحاد اور قومیت نظر آتی ہے ' وہ اوس زمانے میں بالکل مفقود تھی - تمام سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہوگئی تھی' اور جرمنی کا دماغ اعظم یعنی پرنس " بسمارک " دیکھہ رہا تھا کہ ان بکھرے ہوے موتیوں کو صرف کوئی بڑی خارجی جنگ ہی ایک رشتہ اجتماع میں منسلک کرسکتی ہے -

اب اگرچہ فرانس کو جمہوریت کا موسس اول تسلیم کیا جاتا ہے' لیکن وہ اسوقت نپولین ثالث کے دست استبداد کے پنجۂ آہنیں میں گرفتار تھا - نپولین کا دور حکومت مادی ترقیوں کے لحاظ سے اگرچہ فرانس کی تاریخ میں ایک یادگار زمانہ خیال کیا جاتا ہے ' اوسکے عہد میں فرانس نے تجارت میں خاص طور پر ترقی کی ' ریلوے لائنوں کا جال ملک میں پھیل گیا ' زمین کی تمام کانوں نے اپنا خزانہ فرانس کیلیے اوگل دیا ' ملک میں کثرت سے کارخانے قائم ہوگئے ' اور تمام یورپ میں پیرس نے ایک عظیم الشان دارالسلطنت کی حیثیت پیدا کرلی ' تاہم ان ترقیوں کی وسعت اور اونکے وسائل نے ملک کو ٹکس کے بوجھہ سے گرانبار بھی کردیا تھا اور اسلیے ملک میں بے چینی بڑھتی جاتی تھی -

سوء اتفاق سے اسی زمانے میں اوس نے ایک کتاب لکھی ' جس میں شخصی حکومت کو جمہوری حکومت پر ترجیح دی تھی اور تمام ملک کو یقین دلایا تھا کہ فرانس صرف اسی قسم کے طرز حکومت سے ترقی کرسکتا ہے - چونکہ اس قوت کی نشو و نما کیلیے فرانس کی زمین تنگ ہوگئی ہے ' اسلیے فتوحات ملکی کے ذریعہ دوسری سلطنتوں کے حدود میں داخل ہوکر ترقی کرنے کا موقع حاصل کرنا چاہیے -

اوس کے بڑھاپے کے زمانے تک اگرچہ استبداد کا پنجہ آہنیں فرانس کا مالک الرقاب رہا ' لیکن اخر میں لویس تیارے اور ژول فارو نے اوسکی سخت مخالفت کی - ٹکس کی کثرت نے ملک میں نپولین کی طرف سے جو ناراضی پیدا کردی تھی ' اوس سے ان لوگوں نے پورا فائدہ اوٹھایا ' اور اپنی ایک مستقل پارٹی پیدا کرلی - نپولین نے رفق و ملاطفت کے ذریعہ اس فتنہ کو دبانا چاہا اور نیابتی اصول پر ہاؤس آف لارڈز (مجلس الشیوخ) کے ذریعہ ایک قانون مرتب کرکے ۱۵ - اگست سنه ۱۸۶۹ کو نافذ کردیا - اسی قانون نے پارلیمنٹ کی بنیاد ڈالی اور ایک نئی وزارت قائم ہوئی' جسکے اکثر ممبر جمہوریت پسند تھے -

(پروشیا اور جرمنی)

اسوقت جرمنی کے تمام اجزاء (جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے) بکھرے ہوے تھے - ملک میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم تھیں جن میں سب سے زیادہ طاقتور پروشیا تھی ' اور ولیم اول فریڈرک سریر آراے تخت سلطنت تھا - پروشیا جنگ فرانس سے پہلے آسٹریا کو صرف سات ہفتوں میں شکست دیچکی تھی اسلیے ایک طرف تو نپولین ثالث اوسکو بد گمانی کی نگاہ سے دیکھہ رہا تھا ' دوسرے طرف بسمارک جنگ فرانس کو جرمنی کے سلسلۂ اتحاد کی ایک نمایاں کڑی خیال کرتا تھا ' پس جرمنی و فرانس دونوں کے دل میں بغض و عداوت اور رشک و حسد کا بیج پڑ گیا ' جو آگے چلکر دیگر اسباب کے ساتھہ ملکر جنگ کا سبب بن گیا -

جنگ آسٹریا اور پروشیا کے یہی سات ہفتے اپنی یادگار میں ایک طویل و ممتد سلسلۂ جنگ چھوڑ گئے - چنانچہ اس فاتحانہ جنگ کے بعد پروشیا نے جن طبیعی حدود کا الحاق کرلیا تھا اونکے معاوضہ میں نپولین ثالث نے جرمنی کے اون حدود کا مطالبہ کردیا جو دریاے رین کے مغربی سواحل پر واقع تھے -

لیکن بسمارک نے قطعی انکار کردیا - اب مجبوراً نپولین نے اپنے اس مطالبہ سے دست بردار ہوکر سفیر برلن کے ذریعہ ایک یادداشت پیش کی - اسمیں بلجیم اور جنوبی جرمنی کو فرانس کے ساتھہ ملحق کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا - یہ یادداشت جب پرنس بسمارک کے سامنے پیش کیگئی تو اوس نے اس موقع کو مغتنم سمجھکر یادداشت اپنے پاس رکھہ لی' اور کچھہ جواب نہ دیا -

(مسئلۂ لکسمبرگ و بلجیم)

اسی زمانے میں شاہ ہولینڈ ریاست (ڈچی) لکسمبرگ کو فروخت کرنا چاہتا تھا جسکو نپولین نے سنه ۱۸۶۷ع میں خریدنا چاہا' لیکن پرنس بسمارک نے اس پر اعتراض کیا کہ " وہ جرمنی کا ایک ٹکڑا ہے اور پروشیا کی فوج اوسکی حفاظت کی ذمہ دار ہے " اس پر دونوں سلطنتوں میں سخت نزاع قائم ہوگئی - بغض و عداوت کے

ريحكم راصبروا ان الله مع الصبرين - (٨ : ٤٧) ايسا كروگے تو تمهاري قوت ضالع جاليگي اور دشمنوں پر جو تمهارا بهرم قائم هے وہ جاتا رهيگا - پس اپنے اندر ثبات و استقامت پيدا كرو - خدا كي مدد صبر كرنے والوں كے ساتهه ظاهر هوتي هے !

حضرت موسى عليه السلام كا جب فرعون سے مقابله هوا' تو اسكي جماعت پر قهر الهى نے باهمي تنازع اور خانه جنگي كي صورت هي ميں ظهور كيا تها جيسا كه سورہ طه ميں هے :

فتنازعوا امرهم بينهم و اسرو النجوى (٢٠ : ٦٢) پس فرعون كے لوگ اپنے معامله كے بارے ميں باهم نزاع كرنے لگے اور پوشيده اور سازشانه سرگوشياں ان ميں شروع هوگئيں -

يه تعليم تهي جو اسلام نے اپنے پيروؤں كو دي اور وہ اسپر كچهه عرصے تك كاربند رهے ' ليكن افسوس كه بهت جلد نزاع باهمى كے شيطان نے ظهور كيا ' اور اب تو هر طرف عالم اسلامي پر جامع المتفرقين كي جگه اسي وسوسهٔ مفرقه و مشتته كي حكومت هے !

وكل حزب بما لديهم فرحون !

ليكن آج دنيا كي زندہ قوميں اسپر عامل هيں اور موجودہ جنگ كے اندر بهي اسكا ايك يادگار منظر نظر آيا هے -

جنگ سے چند گهنٹے پيشتر انگلستان كيسي عظيم الشان خانه جنگي ميں مبتلا تها ؟ آئرلينڈ كے استقلال كي تحريك نے السٹر ميں آگ لگادي' اور تمام آئرش پروٹسٹنٹ حكومت كي مخالفت پر آماده هوگئے - حتى كه معامله انتهائى حد تك پهونچ گيا' اور تمام السٹر نے بغاوت اور جنگ كا اعلان كرديا - بهتر سے بهتر فوجي طيارياں جو ايك زندہ قوم كرسكتي هے وہ السٹر ميں نظر آرهي تهيں اور صلح كى تمام كوششيں بيكار گئى تهيں - آخر مس خود شاہ كى طرف سے كانفرنس كا انعقاد هوا مگر پهر بهى كوئى نتيجه نه نكلا -

آسٹريا اور سرويا ميں جنگ كا اعلان ٢٨ جولائى كو هوا هے - پهلي اگست كو يورپ كا عهد امن بالكليه ختم هو گيا تها - ليكن ٢٨ كى شام تك مشهور السٹريسٹ سر ايڈورڈ كارسن انگلستان سے جنگي مقابله كرنے كيليے السٹر كے والنٹيروں كو جوش دلا رها تها !

اسى طرح اقتراعيه (سفريجٹ) عورتوں كي جنگى جماعت نے تمام برطانيه كے امن كو غارت كرديا تها -

ليكن جونهى انگلستان كا خارجى مطلع غبار آلود هوا اور جرمنى كي حركت جنگى كى پهلى گرج سنائي دي ' معاً تمام آئرلينڈ اور جزائر برطانيه كى فضا پر انقلاب و تغير كا ايك نيا موسم چها گيا اور باهمي نزاع اور خانه جنگي كي تمام صدائيں آناً فاناً اسطرح نابود و معدوم هوگئيں ' گويا درياے ٹيمس كے كنارے داخلى جنگ كى كوئى آواز صديوں سے آئهى هى نه تهى - اب تمام ملك ايك عضو واحد بنكر باهر كے دشمن كيليے شمشير بكف طيار هے !

السٹر كى تمام فوجى طيارياں جو پہلے حكومت انگلستان كيليے تهيں ' اب دشمنوں كے مقابل هوگئيں' اور سر ايڈورڈ كارسن نے اعلان كرديا كه جب تك باهر كا خطرہ باقي هے ' اس وقت تك همیں اپنا قصه بالكل بهلا دينا چاهيے !

وهى سر ايڈورڈ كارسن جو پہلو سكست سے چند گهنٹے پيشتر كہه رها تها كه " يا جنگ يا موت " ـ هكهي اب بلفاسٹ ميں اپنے پورے سابق جوش كے ساتهه ري كے پاس رها هے جبكه السٹر كي جنگ آزمائے برطانيه كونسل الخ - ليكن اماكه :

محــــاصــرہ پيرس !

استحـــكامات پيرس

جرمنى اسوقت پيرس سے ٣٠ ميل پر موجود هے اور محاصرہ پيرس كا سوال غير متوقع سرعت سے دنيا كے سامنے آگيا هے -

جيسا كه ايك جرمن مقاله نگار نے لكها هے' پيرس فى الواقع دنيا كا سب سے بڑا قلعه هے - پيرس كے پاس مدافعت كے تين حلقے هيں جو ايك دوسرے سے بالكل علحده هيں' اور حمله آور فوج كے ليے ايك حلقه مدافعت كے فتح كرنے كے بعد دوسرے حلقه كي ايك مستقل منزل باقى رهجاتى هے -

اگر آپ پيرس كے اندر سے چليں تو سب سے پہلے آپكو ايك شهر پناہ مليگى - اسكے بعد ان قديم قلعوں كا حلقه هے جنكا محاصرہ سنه ١٨٧٠ ميں پروشيا كي فوجوں نے كيا تها - اس حلقه كے بعد وہ استحكامات هيں جو بالكل جديد ترين اصول پر تعمير هوے هيں اور اپنى وسعت ميں اگر كسي كو حريف تسليم كرسكتے هيں' تو وہ صرف استحكامات اينٹورپ هيں -

يه استحكامات لورے سے ١١ ميل پر اور شهر پناہ سے ٨ ميل پر واقع هيں - انكي شكل ايك دائره كي هے جس كا دور ٧٥ ميل مدور هے -

اتنے وسيع دائرہ استحكام كے محاصرہ كے ليے اسقدر فوج كي ضرورت هوگي ؟ ماهرين جنگ نصف ملين يعنى ٥ لاكهه فوج تجويز كرتے هيں' ليكن جهاں اس پر فوجكشي كے ليے اسقدر لشكر چاهيے' وهاں انكى مدافعت كے ليے پيرس كے اندر اس تعداد كے نصف حصه كي بهى ضرورت نهيں - ان استحكامات كي حفاظت و مدافعت كے ليے ايك لاكهه ٧٠ هزار فوج كافي هے -

ان قلعوں ميں سے هر ايك قلعه ميں ٢٤ سے ليكے ٦٠ تك وزني توپيں اور ٦ سو سے ليكے ١٢ سو تك آدمي هوتے هيں - ان قلعوں كے متعلق جو مورچے اور باتریاں هيں' ان ميں سے هر ايك ميں ٢ سو آدمي اور ٦ توپيں هوتى هيں -

(آتشگير گولوں كا اثر)

ان قلعوں كى تاريخ تعمير سنه ١٨٨٥ ع سے شروع هوتي هے - يهي وہ سال هے جب قلعوں كى موجودہ طرز تعمير كو قبول عام حاصل هوا هے -

(بقيه مضمون پہلے كالم كا)

" ملك اور سلطنت كے فائدے كے لحاظ سے امن قايم رهنا بهت ضروري هے - السٹر كے قومى والنٹروں كو چاهيے كه ملك اور سلطنت كى اعانت كريں اور السٹر اور آئرلينڈ كے ليے عزت حاصل كريں - مجهے پورى اميد هے كه السٹر كے والنٹير انگلستان كے محكمه جنگ كے ماتحت اپنے افسروں كے ساتهه باقاعدہ ڈويژن بناكر جنگ پر جائينگے اور انگلستان كے دشمن كے سامنے ايك هوكر لڑينگے "

انگلستان نے صرف ايك جرمني كيليے اپنى خانه جنگى موقوف كردي - ليكن آہ' آج عالم اسلامى جرمنى جيسے صدها دشمنوں ميں هر طرف سے گهرا هے' ليكن افسوس كه مسلمان تعليم اسلامي پر عمل كرنا ضروري نهيں سمجهتے' اور اپنے جنسي' وطنى' قومى' مذهبى اور جماعتى اختلافات و نزاعات كے نزغات شيطانيه بدستور انهيں محيط هيں ! فما لهولاء القوم' لا يكادون يفقهون حديثا ؟

هنـــا و هـــناک !

دنیا پر خون اور آگ کے عذاب کے دو هفتے اور گذر گئے' مگر معلوم هوتا هے که اسکي جوع خونین اور عطش آتشیں کے لیے نه تو انسان کے گوشت کا ڈهیر ابتک کافی جمع هوا هے' اور نه خون کي نهریں اچهي طرح بہي هیں - اسکي مثال اس مدت کے بهوکے پیاسے انسان کي سي هے جو چند ابتدائی لقمے کها کر اور دو چار گهونٹ آتار کر اپني بهوک پیاس کو اور زیاده مستعد اور طیار کرلیتا هے - پس ابتک جو کچهه هوا هے' یه خوان جنگ کے ابتدائي لقمے تهے - اس عهد الیم و معذب کي بهوک اس سے سیر نهیں هوئی هے' بلکه اور زیاده کهل گئی هے : فذرهــم حتی یلقوا یومهم الذین فیه یصعقون ' یوم لا یغنی عنهم کیدهم شئیاً و لا هم ینصرون - و ان للــذین ظلمــوا ' عذا با دون ذالــک ' و لا کــن اکثــرهم لا یعلمون (۳۹ : ۵۲)

لیکن اس عرصه میں هلاکت و بربادی کي دنیا سے کچهه دیر الگ هوکر بهتر هے که زندگي اور امن کي آبادیوں پر نظر ڈالیں -

پچهلے تین هفتوں کا ایک سب سے زیاده عظیم الشان منظر یه هے که جبکه تمام انگلستان کي سرزمین صف بسته جنگ آوروں کي حرکت سے پر شور رهي هے' تو هندوستان کے هر گوشے اور هر حصے میں عهد وفاداري کي تجدید کے لیے بهي هر باشندے نے متحده حرکت میں حصه لیا هے -

---

انگلستان میں جو کچهه هوا آسے یهي کرنا تها ' اور هندوستان نے جو کچهه کیا ' وه صرف اتنا هي کرسکتا تها -

اگر انگلستان کي موجوده فوجي زندگي کي حرکت اور حفظ وطن کا جوش اسقدر عظیم و وسیع هے' جسکي نظیر پوري ایک صدي کے اندر نهیں ملسکتي' تو هندوستان کا موجوده اظهار وفاداري بهي جس عام اتحاد اور وسعت کے ساتهه تمام ملک میں هوا هے' کوئي پچهلي نظیر نهیں رکهتا - ملک کي هر جماعت اور هر حصه نے اسمیں حصه لیا هے' اور بے شمار جلسوں میں لوگوں نے کها هے که هم اپنا سب کچهه انگلستان کو دیدینے کیلیے طیار هیں -

موجوده جنگ کا سب سے بڑا موثر منظر انگلستان کي داخلي حالت هے - جنگ سے چند گهڑي پیشتر تک السٹر کي بغاوت اور جنگ کا معامله اپني انتهائي منزلوں سے گذر رها تها اور شاهي دعوت پر جو کانفرنس صلح منعقد هوئي تهی' وه بهی ناکام رهي تهي - لیکن اعلان جنگ کے ساتهه هی انگلستان کي اس سب سے بڑي مهلک خانه جنگی کا خاتمه هوگیا ' اور اسطرح تمام آئرلینڈ اور برطانیه متحد هوگیا گویا اختلاف و نزاع کا صدیوں سے وجود هی نهیں -

بلا شبه یه بهت هي شاندار منظر هے اور السٹر کي بغاوت نے ایثار اور اتحاد وقت کی قدر شناسي کا یادگار ثبوت دیا هے' لیکن اسکے ساتهه هي هندوستان کو بهی نظر انداز نهیں کردینا چاهیے - اگر السٹر نے اپنی ایک هی آخري شکایت کو وقت کی مصیبت دیکهکر بهلادیا هے تو هندوستان نے بهی اپنی بهت سي ابتدائي شکایتیں بهلا دي هیں' اور گو اسکے درد کے افسانے بهت طول طویل تهے' مگر سب کو ملتوي کرکے سکون اور اعتماد کا علم اعلان کردیا هے -

---

البته اس اعلان میں نه تو ســر ایڈورڈ گرسن کی تلوار هے' جو اب خانه جنگی کی جگه خارجي دشمن کے دماغ میں چلیگی' اور نه حب الوطنی اور حفظ ملک کا وه زنده جوش هے جو برطانیا کے جزیروں سے لیکر نو آبادیوں کے دور افتاده اور منقطع میدانوں تک میں پهیل گیا هے - ایک همیشه کا اقرار هے جسکو زیاده مستعدي کے ساتهه دهرایا جارها هے ' اور ایک صبر اور ماضی فراموشی کا اعلان هے جسکے اندر اراده کے استحکام اور مستعدي کے ثبات نے تاثیر پیدا کردي هے -

لیکن افسوس که اسکے لیے هندوستان مجبور هے - وه اس سے بهی زیاده کرنا چاهتا هے مگر نهیں کرسکتا - اسکی جنگی زندگي قائم نه رهی - اور اس نے بد قسمتی سے ایسے حالات میں پرورش پائی' جنگی وجه سے اسکے اندر " برطانی شهري" کا قوی احساس پیدا نه هوا - اسکا دل شهریت کے جوش سے خالی هے' اور اسکا هاتهه روح شمشیر کے بغیر مرده هوچلا هے -

---

اگر الجیریا کے ترک فرانس کیلیے سب سے بهتر بندوقچي ثابت هوے اور ٹیونس کے ولي عهد نے اپني تلوار نیام سے نکالي تو هندوستان کے هندو مسلمان بهي اپنی گذشته جنگي روایتوں کو یاد رکهه سکتے تهے اور آج اپنے ملک اور اسکے امن کي حفاظت کیلیے اپنی تلواروں کے جوهر دکهلا سکتے تهے - مگر افسوس که انکو اسکا موقع نهیں دیا گیا اور گذشته زندگي ایسي سرگذشتوں میں بسر هوئي جنکے بعد اُسکي وفاداري کا امتحان گاه اب زبان اور ارادے کے سوا اور کچهه نهیں هے - جبکه میدانوں میں جنگ آوروں کے کام کا اور حفاظت ملک کیلیے سرفروشوں کے کام کا وقت آیا هے' تو هندوستان اتنا هي کرسکتا هے که اپني وفاداري کا مکرر اعلان کردے ' اور اپنے نهتے هاتهوں اور بے ولوله دلوں کو پیش کردے که اگر انسے کچهه کام لیا جا سکتا هے تو وه حاضر هیں !

تاهم هندوستان جو کچهه کرسکتا تها - اس سے دریغ نهیں کیا - اسنے ماضي کے بهولنے اور حال کیلیے ایثار کرنیکي ایک ایسی مثال پیش کردي هے ' جسے اگر روایتوں میں یاد رکها جاے تو ناموزوں نهوگا - وه اپني بے دست و پائي اور افسرده زندگي کے لحاظ سے صرف اتنا کرسکتا هے که انگلستان کو اس نازک وقت میں اپني جانب سے مطمئن کردے ' اور یقین دلادے که اسکي طرف سے ذرا بهي مشوش خاطر نه هونا چاهیے - وه اگر زندوں کي طرح شمشیر بدوش دوڑ نهیں سکتا تو پر امن غافل کي طرح خاموشي اور امن و سکون کے ساتهه سوکر اپني جانب سے کام کرنے والوں کو بے کهٹکے کام کرنے کا موقع دیسکتا هے' اور وه ایسا هي کریگا -

---

اسلام نوع بشري کے حفظ و فلاح کیلیے ایک دین فطري اور صراط مستقیم هے - اس نے فلاح معاد کے ساتهه اصلاح معاش کے بهي اصول بتلاے هیں - جو جماعت اُن اصولوں پر کار بند هوگي' انکے نتائج حسنه اسکا قدرتي ورثه هوگا - ایک زمانے میں انکے کامل ترین محافظ و عامل مسلمان تهے - لیکن اب انکي حقیقت دنیا کي بهت سے قوموں میں بٹ گئي هے -

اسلام نے قومي زندگي کے بقا و ثبات کے لیے ایک تعلیم اولین یه دي تهي :

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب اور آپسمیں خانه جنگي نه کرو - اگو

[۱۹

اسکے بعد دھنے یا بالفاظ دیگر مشرق کی طرف قلعہ آمبرولر واقع ہے جسکی کمان میں پونڈی کا مشہور جنگل ہے -

یہ چاروں قلعے نسبتاً پست زمین پر واقع ہیں - شرقی استحکامات ۴ سو فٹ سے لیکے ۳ سو ۵۰ فیٹ تک بلند زمین پر قائم ہیں - ان استحکامات میں ۴ قلعے اور مختلف چھوٹے برج ہیں' سینٹ مارلیس' فرانسیس کے قریب دو برج ہیں جو باہم ایک نصیل کے ذریعہ سے وابستہ ہیں - اور مروائے سین اور مارنے کے مابین قلعہ شاربلنٹن واقع ہے -

شہر کے جنوب میں شہر پناہ سے ایک میل پر بھی قلعوں کا ایک سلسلہ موجود ہے - یہ قلعے اگرچہ بجائے خود نہایت مستحکم طور پر بنے ہیں' مگر جیسا کہ سنہ ۱۸۷۰ ع میں تجربہ ہوچکا ہے' بہ زالقلہ توپوں کے مقابلہ میں محض بیکار ہیں -

شہر کے مغرب میں قلعہ مونت ریلیوں ہے' اسکا ارتفاع سطح سمندر سے ۵۳۶ فیٹ اور سطح دریا سے ۴۵۰ فیٹ ہے - یہاں پہنچکر قلعوں کے داخلی خط کی فہرست مکمل ہو جاتی ہے - اس اخر الذکر قلعہ کی تحصین و استحکام ان استحکامات کے ذریعہ کی گئی ہے جو اثناء محاصرہ ۱۸۷۰ میں عارضی طور پر بنائے گئے تھے مگر بعد کو مستقل کر دیے گئے -

خندقوں سے گھرا ہوا کیمپ تین حصوں میں منقسم ہے : شمالی' مشرقی' اور جنوبی و مغربی - شمالی حصہ میں مقام سین کے شمالی کناروں پر ایک بہت وسیع اور طویل پشتہ ہے جسکی شکل مقناطیس کے زور بچانے والے لوہے کی سی ہے -

یہ پشتہ کوئی ۵۹۰ فیٹ بلند ہے - اس پشتہ پر استحکامات کا ایک مجموعہ ہے جو کارمیلس نامی گاوں کے نام سے موسوم ہے -

سینٹ ڈینس سے ۵ میل کے فاصلہ پر مونتسگلنی ڈیومونٹ کے استحکامات واقع ہیں - مونٹسگلنی ۹ سو سے لیکے ۹ سو ۷۰ فیٹ تک بلند ہے - مقام ایکوین میں ایک علحدہ پہاڑی پر ایک قلعہ اور ایک برج ہے' اور انکے دھنے جانب قلعہ سیٹن اور دو باتریاں ہیں -

مشرقی حصے میں مقام (پوزیشن) ویں جور ہے جو تمام قلعوں سے نمایاں تر قلعہ ہے - اور شہر کے شمالی پہلو بنھور سے ۳ میل پر دھنے جانب شیلس میں واقع ہے' جو وادی لورنے کے راستوں اور ریلوے للینی کو روکتا ہے مالر نے کے دوسری جانب ویلسر اور شمپگنی کے قلعے ہیں - انکے دھنے جانب بوسی سینٹ لیجر کے قریب ایک اور قلعہ ہے اور اس تمام حصہ کے دھنے جانب ویلینیوسینٹ جوارج کے استحکامات ہیں - جنوبی و مغربی حصہ میں ایک طاقتور قلعہ بنایا گیا ہے جسکا نام پیلی سن ہے اور اسکے ساتھہ باتریاں بھی ہیں - اسکا اقتدار سینٹی ویلی پر ہے -

قلعہ پیلی سین کے پیچھے' اس قلعہ کی اور قلعہ شیلی کی درمیانی مسافت کے نصف حصہ پر قلعہاے ویریرس کا مجموعہ ہے - پیلی سین کے دھنے جانب ویر شلیس کی بلندی پر چند استحکامات ہیں اور ویرسلیس کے گرد قلعہ سینٹ سالر کے دھنے بائیں باتریوں کا ایک نصف دائرہ پھیلا ہوا ہے - مارلیے کے گرد مختلف مقامات پر کوئی سات یا آٹھہ باتریاں اور بھی ہیں -

الاعتصاب في الاسلام

از مولانا عبد السلام ندوی

(۵)

(مدارس قدیمہ میں تعلیمی اسٹرائک)

قدیم نظام تعلیم اگرچہ تجارتی اصول پر قائم نہ تھا' تاہم مناظرہ اسکا ایک ضروری جزو ہوگیا تھا جسنے طلباء کو نہایت آزاد اور دلیر بنا دیا تھا - اس لیے وہ اساتذہ پر علانیہ نکتہ چینی کرسکتے تھے' اور کبھی کبھی ناگواری کی نوبت یہاں تک پہنچ جاتی تھی کہ اساتذہ سے علانیہ علحدگی اختیار کر لیتے تھے - امام محمد' امام شافعی کے استاد تھے' لیکن انہوں نے ایک مجمع میں اہل مدینہ کی ہجو کسی اور کہا کہ "میںنے اہل مدینہ کے رد میں یک کتاب لکھی ہے' جسکے ایک نقطے کو بھی کوئی اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکتا" امام شافعی، اہل مدینہ کی بڑی عزت کرتے تھے' اسلیے غصہ سے بیتاب ہوگئے اور کہا : " بسم اللہ " اور "صلی اللہ" کے سوا آپ کی کتاب کا ایک ایک حرف غلط ہے " (۱)

امام بخاری اور امام ذہلی میں مسئلہ خلق قرآن کے متعلق ایک لفظی نزاع پیدا ہوگئی - ذہلی نے حکم دیدیا کہ ہمارے حلقہ درس کا کوئی طالب العلم امام بخاری کے پاس درس حاصل کرنے نہ جائے - تمام طلبا رک گئے - لیکن امام مسلم باز نہ آئے

امام ذہلی کو اسکی خبر ہوگئی اور کہا گیا کہ حجاز و عراق میں بھی ان کو اس عقیدہ سے روکا گیا تھا مگر وہ اوس پر قائم رہے اس بنا پر امام ذہلی نے اپنے حلقۂ درس میں عام منادی کردی کہ "جو شخص الفاظ قرآن کو مخلوق کہتا ہے وہ ہمارے مجلس درس میں آنے نہ پاے" (۱) امام مسلم سر پر چادر تان کر علانیہ حلقۂ درس سے اوٹھہ کھڑے ہوے' اور جو حدیثیں امام ذہلی کے حلقۂ درس میں لکھی تھیں ان سب کو جمع کر کے ایک مزدور کے ذریعہ سے امام ذہلی کے پاس بھیجدیں (۲) واصل بن عطاء اور امام حسن بصری میں (وہ واصل کے استاد تھے) ایک مسئلہ کے متعلق اختلاف پیدا ہوگیا' اور بات اسقدر بڑھی کہ واصل نے اوسی

(۱) ندوہ میں بخاری کے درس اور مولود کی رکاوٹ پر طلبا کے طرز عمل کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے -

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے دو اصول قائم کردیے ہیں' ایک تو یہ ، معصیت پر اطاعت نہیں کرنا چاہیے' دوسرے یہ کہ ایک شخص کسیکا حق بخوشی نہیں دیتا' تو اوسکو وہ جبرا لے سکتا ہے' (دیکھو ابو داود جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ کتاب الجہاد' و ص ۱۴۶ کتاب الاطعمہ) پس جو لوگ اسٹرائک کو ناجائز قرار دیتے ہیں' ان کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہیے' کہ یہ دونوں اصول غلط ہیں' انہیں دونوں اصولوں کی بنا پر بیٹا باپ پر مقدمہ دائر کرسکتا ہے' اور شریعت و اخلاق کی عدالت میں مجرم نہیں قرار پا سکتا -

(۱) مناقب الشافعی للرازی ص ۳۲ نسخہ قلمی -

(۲) ابن خلکان مطبوعہ مصر جلد ۲ ص ۹۱

سنہ ۱۸۸۵ ع تاریخ جنگ میں همیشہ ممتاز رهیگا ' کیونکہ اسی سال وہ انقلاب انگیز ایجاد (یعنی آتشگیر گولے) وجود میں آے جنهوں نے قدیم طرز تعمیر میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیا ' اور موجودہ طرز تعمیر کو دنیا سے قبول عام کی سند دلوائی -

ان گولوں کا تجربہ سب سے پہلے فرانس میں قلعہ مامليسن پر کیاگیا اور مختلف تجارب کے بعد قلعوں کے طرز تعمیر میں حسب ذیل تغیرات هوے :

(۱) کچکار چھتیں ۶ - انچ سے لیکے ۱۰ - انچ تک موٹی بنائی جانے لگیں - ان چھتوں کی اهمیت کا اندازہ کرنے کے لیے یہ سمجھہ لینا چاهیے کہ انهی چھتوں پر وہ تمام آگ برستی ہے جو قلعہ شکن توپوں کے دهانوں سے نکلتی ہے - انمیں وہ برج بهی شامل هیں جو نصیلوں میں هوتے هیں اور جنمیں شدید گولہ باری کے وقت محافظ فوج آکے پناہ لیتی ہے -

(۲) توپوں کے لیے وہ برجیاں روشناس کی گئیں جو بوقت ضرورت گردش کرسکتی هیں ' اور بسا اوقات نظر سے بالکل هی غائب هوجاتی هیں -

توپیں خود قلعوں میں بہت تهوڑی تعداد میں رکهی جانے لگیں اور بقیہ کے متعلق یہ انتظام کیا گیا کہ یا تو وہ قلعوں کے باهر کسی مخصوص مقام پر رهیں ' یا پهر ایک مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام پر نقل و حرکت کرتی رهیں -

اس حرکت و انتقال کا فائدہ یہ ہے کہ اگر دشمن کو توپوں کا صحیح مقام معلوم هوجاے اور وہ سنگین گولہ باری کرے تو صرف چند توپوں هی کو نقصان پهونچا سکتا ہے ' ورنہ دوسری صورت میں اکثر توپوں کے ضائع هوجانے کا خوف تها - [؟]

(۴) یہ طے کیا گیا کہ قلعے باهم وابستہ هوں ' یعنی انکے درمیان میں پیادہ فوج کے خندقوں سے گهرے هوے مقامات ' موانع ' اور پیادہ فوج کے ٹهرنے کیلیے بانس کی چهت کی پناہ گاهیں هوں -

ان قلعوں میں یہ خیال بهی عملاً تسلیم کیا گیا ہے کہ قلعوں کے حلقہ کو شہر کے باهر فاصلہ پر هونا چاهیے تاکہ دشمن کی قلعوں پر گولہ باری سے شہر کو کسی قسم کا نقصان نہ پهونچے - چنانچہ قلعہ سهنٹ سالو شہر پناہ سے ۱۰ میل پر واقع ہے -

(پیادہ فوج کے فرائض)

اگرچہ یہ امر تعجب انگیز معلوم هوتا ہے کہ قلعوں کی مدافعت میں بهی مدافعت کا سارا بار پیادہ فوج هی پر پڑتا ہے ' مگر کیا کیجیے کہ واقعہ یہی ہے -

اگرچہ پیرس کی مدافعت میں قلعوں کے اندر سے توپوں کی آتشباری اور مختلف قلعوں کی آتشباری میں جو وقفے هونگے ' انکے اثناء میں باٹریوں کی آگے سے گولہ باری هوگی اور یہ دونوں آتشباریاں مہتم بالشان حصہ لینگی ' مگر سچ یہ ہے کہ در اصل اعتماد تمامتر پیادہ فوج هی کی مدافعت پر هوگا ' یعنی قلعوں کے درمیان میں انکے موانع هونگے اور لڑنے والی پیادہ فوج کی صفوں کے مقامات کا سلسلہ هوگا -

ان آتشبار خندقوں کو برجوں سے مدد ملتی رهیگی - جو مختصر هیں ' هر طرف سے سادہ وضع هیں ' بلکہ یوں کهیں کہ درحقیقت پیادہ فوج کے چهوٹے چهوٹے قلعے هیں - ان برجوں میں بهی سپاهیوں اور ساز و سامان کے لیے بانس کی چهت کی پناہ گاهیں یا برجیاں هوتی هیں -

(ذرائع نقل و حرکت)

قلعوں کی مدافعت میں اول درجہ کا اهم سوال ذرایع آمد و رفت کا سوال ہے - کیونکہ اس سے صرف یہی نہیں هوتا کہ ضروریات جنگ کے لیجانے میں سہولت هوتی ہے ' بلکہ مدافع فوج کو اس واقعہ سے پورا فائدہ اٹهانے کا موقع ملجاتا ہے کہ وہ داخلی خطوط پر لڑ رهی ہے - یعنی جب کہ دشمن کی فوج ایک وسیع حلقہ میں پهیلی هوئی هوتی ہے ' تو اسوقت یہ مدافع فوج قدرتاً ایک مقام پر مجتمع هوجاتی ہے - پس اگر داخلی خطوط میں باهم آمد و رفت هوسکتی هو تو فوج بے تکلف حسب ضرورت ایک نقطہ مدافعت سے دوسرے نقطہ مدافعت تک جاسکتی ہے ' یا دشمن کے کسی کمزور نقطہ پر حملہ کرنے کیلیے یکجا جمع هوسکتی ہے -

یہ یاد رکهنا چاهئے کہ جب تک شہر پناہ اور قلعوں کے درمیان صف آرائی کی کافی گنجایش نہ هو - اسوقت تک کسی ایک مقام پر حملہ کے لیے جمع هونا مفید نہیں هو سکتا - یہی قلت وسعت تهی جسکی وجہ سے سنہ ۱۸۷۰ع میں جنرل ٹروشو کے قلعوں سے نکل نکل کے حملے ناکام رہے '

استحکامات پیرس کا ایک مجموعی منظر
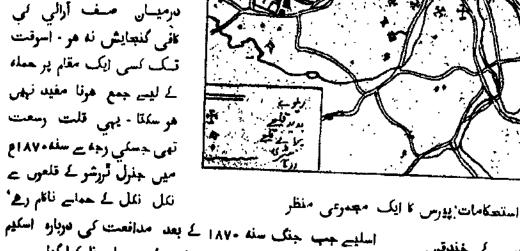
اسلیے جب جنگ سنہ ۱۸۷۰ کے بعد مدافعت کی دوبارہ اسکیم ترتیب دیگئی ' تو اسمیں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکها گیا -

دریاے مارن کے دوسرے جانب ولرس اور شیمپگنی کے قلعہ میں - یہ قلعہ اسطرح بنائے گئے هیں کہ یہاں فوج دریاے مارنے کے آگے جوابی حملہ کے لیے جمع هو سکتی ہے -

شہر پناہ کے حدود ستہ پیمایش میں ۲۲ میل هیں - اسمیں ۹۳ برجیں ' ۹۷ پهاٹک ' اور ۹ ریل کے راستے هیں -

اسکے بعد ان قلعوں کا حلقہ ہے جو سنہ ۷۰ ع میں مشہور هوے تهے - انکے حدود ستہ ۳۴ میل میں هیں - ان میں سے هر ایک کی قطع چهوٹی گڑهیوں کی سی ہے - البتہ انمیں بکثرت برجیں هیں اور سوار بهی رهتے هیں -

شمال کی طرف تین قلعے هیں جو باهم ایک فصیل کے ذریعہ وابستہ هیں - یہ قلعے سینٹ ڈینس کے گرد واقع هیں - ان میں ایک قلعہ اسطرح بنایا گیا ہے کہ سیلاب و طغیانی پر وہ پوری طرح اقتدار رکهتا ہے -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کہانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کہانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ٥ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ٥ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکی پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ٦ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ٥ آنہ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ٦ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا اینٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید یقینی دوا ارزاں قیمت پرگھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلٹیاں بھی ہوگئی ہوں' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - نیز آسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کہانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۲۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

مسیحا کا
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنا یا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو چھانٹکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسجد کے ایک گوشے میں اپنا حلقۂ درس علحدہ قائم کرلیا (۴) -

لیکن جب اسلام کا نظام تعلیم تجارتي و سیاسي اصول پر قائم ہوا تو تجارت و سیاست کے تمام لوازم پیدا ہوگئے ' جن میں ایک موجودہ دورکي اسٹرائک بھی تھی - چنانچہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں دو طلباء کو ایک انتظامی معاملہ پر سزا دیگئي ' اس پر طلبا نے برہم ہوکر جن افعال شنیعہ کا (باصطلاح مسٹر محمد علی) ارتکاب کیا ' اسکو ابن اثیر نے ان الفاظ میں لکھا ہے :

ما علق الفقہاء المدرسة و القوا کرسي الوعاظ فی الطریق' و صعدوا سطح المدرسة لیلاً و استغاثوا و قر توا الادب و کان حینئذ مدرسہم الشیخ ابا النجیب السہروردی (سید الطائفة السہروردیة) (۱)

تو فقہاء نے مدرسہ کا دروازہ بند کرلیا ' اور واعظوں کي کرسیاں راستے میں پھینکدیں اور رات کو مدرسہ کی چھت پر چڑھ گئے ' اور شور و غل کیا اور ادب کو بالاے طاق رکھدیا - اسوقت انکے مدرس شیخ ابوالنجیب سہروردي تھے

لیکن اوسوقت نہ تو اس جرم پر طلباء کو سزا دیگئي ' نہ انکو فتنہ پرداز کہا گیا' نہ انکو مجنون و سفیہ بنایا گیا' نہ اون پر لعنت و ملامت کے ووٹ پاس دیے گئے ' بلکہ خود مدرس اعظم کو سلطنت سے معافی مانگنی پڑی (۲)

(کمیشن تحقیقات)

جب کوئی گروہ اسٹرایک کرتا ہے تو اوسکے شکایات و مطالبات پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن مقرر کیا جاتا ہے جو ضروري شہادتیں لیکر مناسب فیصلہ کر دیتا ہے - تعلیمي اسٹرائکوں میں کمیشن کا تقرر عملاً اصول ذیل کا پابند ہوتا ہے :

(۱) تقرر کمیشن یا کم ازکم تحقیقات سے پہلے اسٹرایک بند کرادی جاتی ہے -

(۲) ارکان کمیشن وہی لوگ ہوتے ہیں ' جو انتظام اندرونی سے تعلق رکھتے ہیں -

(۳) کمیشن خفیہ طور پر تحقیقات کرتا ہے' پبلک کو اسکی خبر نہیں ہوتی -

(۴) ہر کمیشن کا فیصلہ چند طلباء کے نام ضرور خارج کرتا ہے -

(۵) اساتذہ و منتظمین پر بہت کم آنچ آتی ہے' اور اگر باشد ضرورت اسیکو موقوف بھي کیا جاتا ہے ' تو بلطائف الحیل - لیکن ہمکو غور کرنا چاہیے کہ تحقیقات کا یہ طریقہ اصول شریعت کے مطابق ہے یا نہیں ؟ خوش قسمتی سے اسکے متعلق صحیح بخاري میں ایک مصرح واقعہ موجود ہے' جو اس بحث کا فیصلہ ناطق ہوسکتا ہے' (۲) " اہل کوفہ نے حضرت عمر (ض) سے حضرت سعد (ض) کی شکایت کی کہ وہ نماز اچھي نہیں پڑھاتے' حضرت عمر (ض) نے سعد (ض) کو فوراً معزول کرکے اونکي جگہ پر عمار (ض) کو بھیجدیا - پھر سعد کو بلا کر فرمایا کہ "یہ لوگ (اہل کوفہ) کہتے ہیں ' کہ تم نماز اچھي نہیں پڑھاتے" - سعد نے کہا "خداکي قسم میں اونکو بالکل آنحضرت کے طریقہ پر نماز پڑھاتا ہوں اس میں ذرہ برابر کمي نہیں کرتا' عشاء کي نماز پڑھاتا ہوں تو اول دو رکعتوں میں طول دیتا ہوں ' اور آخر کي رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں ' حضرت عمر (رض) نے فرمایا " تمہاري نسبت یہي حسن ظن تھا " پھر اون لوگوں کے ساتھہ تحقیقات کرنے کے لیے چند آدمي کردیے - وہ لوگ کوفہ گئے اور ایک ایک مسجد میں جاکر تحقیقات کي - تمام لوگوں نے سعد کي تعریف کی' لیکن جب بنوعبس کي مسجد میں پہونچے ' تو ایک شخص نے جسکا نام اسامہ بن قتادہ تھا کہا : " اگر تم ہم سے قسم لیکر پوچھتے ہو تو واقعہ یہ ہے کہ سعد (ض) فوج کے ساتھہ نہیں جاتے - انصاف کے ساتھہ مال نہیں تقسیم کرتے - مقدمات کے فیصلہ میں عدل نہیں کرتے" - سعد (رض) نے اوسکو بددعا دي اور وہ اوسپر پڑ گئی -

(۱) اس واقعہ سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں :

(۱) تحقیقات سے پہلے اوس مدرس یا منتظم کو معزول کردینا چاہیے جسکے خلاف شکایت کی گئی ہے ' جیسا کہ حضرت عمر (رض) نے کیا -

(۲) تحقیقات خارجی اشخاص کے ذریعہ سے ہونی چاہیے ' جیسا کہ حضرت عمر (رض) نے خود مدینہ سے تحقیقات کے لیے چند آدمیوں کو روانہ فرمایا

(۳) تحقیقات پبلک طور پر ہونی چاہیے' جیسا کہ اون لوگوں نے ایک ایک مسجد میں جاکر تحقیقات کی -

(۴) تحقیقات دوران اسٹرایک ہی میں ہونی چاہیے چنانچہ حضرت عمر (رض) نے کوفہ والوں سے یہ نہیں کہا " کہ پہلے تم لوگ سعد (ض) کے ساتھہ نماز پڑھو پھر معاملہ پر غور کیا جائیگا" -

(۵) جو لوگ اسٹرائک کے ذریعہ سے اظہار شکایت کرتے ہیں اونکو کسي قسم کی سزا نہیں دینی چاہیے' چنانچہ کوفہ والوں نے جو شکایت کی تھی ' باوجودیکہ وہ تحقیقات سے غلط ثابت ہوئي ' تاہم حضرت عمر (ض) نے اونکو کوئی سزا نہیں دي -

(۶) یہ ضروري نہیں کہ جو شکایت ہو اوسی کا مطالبہ بھی کیا جاے ' بلکہ خاص شکایت کو عام مطالبات کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے ' چنانچہ اون لوگوں نے نماز کی شکایت کی تھی' لیکن مطالبہ یہ تھا کہ سعد فوج میں نہیں جاتے ' انصاف نہیں کرتے -

شریعت کے ساتھہ عقل بھی اسی طریقہ تحقیقات کی تائید کرتی ہے - مقدمہ کے ختم ہونے کے بعد عدالت کا قائم کرنا ایک فعل مہمل ہے - جماعت منتظمہ بالذات یا بالواسطہ فریق ہوتي ہے ' اور کوئی فریق جج نہیں ہوسکتا - جب شکایت کا طریقہ پبلک ہے تو تحقیقات بھی پبلک طور پر ہونی چاہیے - مقدمہ دائر کرنا یا افسروں کی شکایت کرنا کوئی جرم نہیں ہے جسکي سزا دي جاتی ہے - زیادہ سے زیادہ مقدمہ خارج کر دیا جا سکتا ہے - طلبا کا وجود مدرسہ میں عارضی ہوتا ہے ' لیکن مدرسین و منتظمین مستقل ہوتے ہیں' اس لیے انکے موقوف نہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ شر محکم کو اور مستقل کردیا گیا - سزا ہمیشہ عبرت کے لیے دیجاتی ہے ' اور خفیہ موقوفی سے یہ مدعا حاصل نہیں ہوتا - کہا جاتا ہے کہ اس سے مدرسین کي توہین ہوگی جو اصول تعلیم کے مخالف ہے - لیکن سزا تو توہین ہی کے لیے دیجاتی ہے ' اور انتظامی معاملات میں قانون کا احترام اخلاق سے زیادہ کیا جاتا ہے - لیکن ہمارے موجودہ نظام تعلیم کا طرز عمل بالکل ان مذہبی و عقلی اصول کے مخالف ہے ' اور وہ لوگ بھی اسکی پیروی کرتے ہیں ' جو ایک ایسے مدرسہ کو چلانا چاہتے ہیں ' جو عقل و نقل میں تطبیق دینے کا مدعی ہے ! ان ہذا لشی عجاب -

(۱) ملل و النحل زندی ص ۵۳ - ابن اثیر جلد ۱۱ ص ۷۹ واقعات سنہ ۵۴۷ھ -

(۲) یہ تحقیقات اگرچہ اسٹرائک سے تعلق نہیں رکھتي' تاہم نوع قضیہ و اظہار شکایت میں یہ واقعہ اسٹرائک سے مشابہت رکھتا ہے - یہ شکایت پبلک کام کے متعلق علانیہ کي گئی تھي جو اسٹرائک کے مقاصد سے بالکل مشابہ ہے' اسلیے دونوں کے طریقہ تحقیقات کو بھی یکساں ہونا چاہیے -

(۱) بخاري جلد ۱ ص ۹۵ مطبوعہ مصر -

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۴ شوال ۱۳۳۲ ھجری | جلد ۵

Calcutta : Wednesday September 16. 1914.

ہز ایکسلنسی لارڈ ہارڈنگ بالقابہ جنکے زیر صدارت ہندوستان کے مصیبت زدگان جنگ کے لیے ریلیف فنڈ قائم ہوا ہے

" کتاب مرقوم یشهده المقربون " (۸۳ : ۱۸)
" و في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ ہر سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و صحائف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین من مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن، صادق الاعمال مسلم، اور مجاهد في سبيل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ایسے ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیه من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت، متلاشیان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و افضل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور وقت میں ایک مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ھے کہ الھلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ھوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ھو جائیگی

Tel Address – "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵
کلکتہ : چہار شنبہ ۲۴ - شوال ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, September, 16, 1914.
نمبر ۱۲

نقشہ جنگ میں یکایک انقلاب

(جرمنی کی رجعت)

بارے غنیمت ہے کہ اتنے عرصہ کی مایوس کن مصلحت پسندیوں کے بعد اب واقعات میں ایک نئی تبدیلی نمایاں ہوئی، اور متحدہ افواج کے پیچھے ہٹنے کی جگہ آگے بڑھنے کی خبریں آنا شروع ہوگئیں۔

فی الحقیقت یہ ایک غیر متوقع انقلاب ہے جو میدان جنگ میں یکایک رونما ہوا۔ جبکہ جرمن فوج پیہم اقدام کے بعد پیرس سے ۳۵ میل کے فاصلے پر پہنچ چکی تھی، اور محاصرۂ پیرس اسقدر متوقع تھا کہ فرانس نے دار الحکومت چھوڑ دیا تھا، تو یکایک جرمنی کے مقبوضہ مقامات چھوڑ دینے اور متحدہ افواج کے آگے بڑھنے کی خبریں آنا شروع ہوگئیں حتی کہ جرمنی اپنے تمام آخری خط ہجوم کو چھوڑ چکی ہے، اور فوج کے ایک بڑے حصہ کے کسی دوسرے مقام پر روانہ ہونے کی اطلاع آ رہی ہے۔

"ہیمنگن" کے معرکہ کے بعد سے جرمن فوجوں نے اپنی پیشقدمی کا رخ بدلدیا تھا، اور اسوقت سے وہ براہ راست پیرس کیطرف جانے

موجودہ جرمن سرحد کا مشہور جنگی مقام "میٹز" جو سنہ ۷۱ میں جرمنی نے حاصل کیا، اور جہاں قیصر کے ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کی خبر آئی تھی

(قیصر جرمنی فوجی لباس میں)

جو اس وقت لکسمبرگ میں مقیم ہے۔

ایم سازا نوف وزیر خارجیہ روس

ڈاکٹر وان بیتھمن - جرمن چانسلر

کے بدلے پیرس کے مشرق کی طرف بڑھ رہی تھیں - چنانچہ دریاے مارنے کو عبور کرکے " کولومیرس " نامی ایک مقام تک پہنچ گئی تھیں - کولومیرس پیرس کے ٹھیک مشرق میں دریاے مارنے کے اس پار واقع ہے - اور آجکی اشاعت میں جو نقشہ دیا گیا ہے اس میں دیکھا جا سکتا ہے - لیکن نئی خبروں کا مفاد یہ ہے کہ کولومیرس جرمن پیشقدمی کی آخری منزل ثابت ہوا - کیونکہ اسکے بعد ہی پیرس سے فوجیں آگے بڑھیں اور " میرے اور مونٹمیریل نامی دو مقاموں کے درمیان سے حملہ آور ہوئیں" ایک معرکہ بپا ہوا جو دو دن تک جاری رہا - جرمنی کا جو سرکاری تار نقل کیا گیا ہے اسکا بیان ہے کہ " جرمن فوج نے سختی کے ساتھ اپنے حریفوں کو روکا اور آگے بھی بڑھیں ، مگر جب یہ اعلان کیا گیا کہ دشمن کے نئے کالم آ رہے ہیں تو اسوقت جرمن بازو پیچھے ہٹ گیا"

اس واپسی نے طول کھینچا اور جیسا کہ آج کے (۱۲ - کے) تاروں سے معلوم ہوتا ہے ، ۱۰ تک برابر جاری رہی - اس آثناء میں جرمن فوج اور اسکے پیچھے پیچھے متحدہ فوجیں بہت سے مقامات سے گزریں جنمیں سے اکثر چھوٹے چھوٹے غیر اہم اور معمولی مقامات ہیں -

غالبا ۵ - ستمبر تک جرمن فوج کا دھنا بازو پیرس کے شمال و مشرق میں " سینلس " سے لیکے " پرووینس " کے قرب تک پہنچ گیا تھا - " پرووینس " پیرس کے مشرق و جنوب میں کولومیرس کے نیچے اور دریاے " سین " کے ساحل سے اسیقدر فاصلہ پر واقع ہے -

یہاں سے انکی فوجیں مشرق و جنوب میں " ٹرواس " سے گزرتی ہوئی پھیلی ہونگی - آگے چلکر " اور سن " ایک مقام ہے - " سین " اور " اور سن " میں ایک خط پیدا ہوتا ہے غالبا جرمن فوجیں اسی خط کے برابر پھیل گئیں -

نئی خبروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آج سے تین دن قبل اس خط سے جرمن فوجیں تقریباً ۵۰ میل ہٹ چکی تھیں ، اسلیے اسوقت جرمن فوج کا خط " سواسنس " سے شروع ہوکر جنوب و مشرق میں ریمس کی طرف جاتا ہوگا -

خلاصہ یہ کہ اسوقت جرمن فوج کا دھنا بازو جو پہلے مقام " بنیلس " میں تھا ، اب ہٹکے " سوایس سنس " میں آگیا ہے جو پیرس سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے - اسمیں غالباً چار آدمی کوزیعنی تخمیناً ڈھائی لاکھ آدمی ہیں ابھی جرمن فوج کا قلب اور بایاں بازو باقی ہے ، اور اگرچہ اسکے بھی ریمس اور ورتن کی طرف جانے کی خبر دی گئی ہے ، مگر ابھی تک اسکو شکستہ نہیں کہا جا سکتا -

جرمنی کے دھنے بازو میں وہ فوج تھی جو معرکہ لکسمبرگ کے وقت سے لڑ رہی ہے ، لیکن قلب اور دھنے بازو کی فوج نے صرف معرکۂ " مونس " کے وقت سے لڑنا شروع کیا ہے -

متحدہ افواج نے اعلان کردیا ہے کہ اب انہوں نے مدافعت کی جگہہ حملے کا پہلو اختیار کرلیا ہے - " مونس " کے بعد متحدہ کا یہ پہلا جارحانہ اقدام ہے -

بحالت موجودہ واقعات کی صاف رفتار یکایک اسدرجہ الجھہ گئی ہے کہ کسی صحیح راے کا قائم کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے - سول اینڈ ملیٹری گزٹ لاہور کے ایک تار سے معلوم ہوا تھا کہ جرمنی کے یکایک پیچھے ہٹنے سے انگلستان میں یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ فرانس کے دھنے بازو پر حملہ کرنا چاہتی ہے ، مگر بعد کے تاروں سے اسکی مزید تصدیق نہ ہوئی -

یہ امر تو بالکل ظاہر ہے کہ جرمنی نے ابتک اپنی تمام قوت پیرس کی طرف کردی تھی لیکن ، اس اثناءمیں روس نے آسٹریا کے اندر غیر معمولی فتوحات حاصل کرلیں - پس فوج کے ایک حصہ کی نقل و حرکت کے تو صاف معنی یہی ہیں کہ وہ آسٹریا کی مدد اور روس کے روکنے کیلیے روانہ کی گئی ہیں -

اسی طرح ایک عظیم الشان جرمن بیڑہ جسمیں ۴۸ جنگی جہاز ہیں ، بالٹک کی طرف بھی روانہ ہوگیا ہے ، اور غالباً دار الحکومت روس پر بحری حملہ کریگا -

لیکن ان اسباب کا صحیح تعین مشکل ہے جنکی وجہ سے بظاہر جرمنی نے اپنے قدیم خط جنگ کو بدلکر پیرس سے علحدہ ہونا شروع کردیا - جب تک کہ زیادہ صریح واقعات ظاہر نہوں - البتہ آخری دنوں کے تمام واقعات کو جمع کرنے کے بعد ایک نیا خیال سامنے آتا ہے -

جرمنی نے اپنا خط سفر یہ مقرر کیا تھا کہ سب سے پہلے پیرس کا محاصرہ کرکے یا تو اسپر قبضہ کرے یا فرانس کو صلح پر مجبور کرے ، لیکن فرانس نے دشمن کو سر پر دیکھکر پیرس خالی کردیا ، اور ساتھہ ہی انگلستان سے ایک نئی تدبیر یہ کی کہ باہم ایک نیا معاہدہ کرکے فوراً اس کا اعلان کردیا جسکا منشا یہ ہے کہ فریق متحدہ میں سے کوئی حکومت جرمنی سے تنہا صلح کرلینے کی مجاز نہوگی - ممکن ہے کہ ان دونوں کارروائیوں نے جرمنی کی پیش قدمی کو بے حاصل کردیا ہو - اس نے سونچا ہو کہ اگر انتہائی فوجی قربانی کے بعد پیرس پر قبضہ کر بھی لیا گیا تو محض ایک خالی شہر کی گلیاں ہاتھہ آئینگی ، جو جدید دارالحکومت سے ۳۰۰ میل کے فاصلہ پر سنسان ہو رہی ہیں ، اور بوجہ نئے معاہدے کے فرانس صلح بھی نہیں کرسکے گا - اس سے بہتر ہے کہ اب قوت کسی دوسرے جنگ پر صرف کی جاے - اسی خیال سے اب وہ پیرس کو چھوڑ رہا ہے - بہر حال

ہزایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ کے صاحبزادہ لفٹننٹ (آیی - سی) ہارڈنگ جنکے زخمی ہونے کی خبر آئی تھی اور جو اب الحمد للہ رو بصحت ہیں

اس جدید انقلاب کے متعلق ہم بغیر مزید رفتار حال دیکھے ہوے کچھہ نہیں کہہ سکتے -

(حادثۂ خلیج بنگال)

لیکن اس ہفتہ میں سب سے زیادہ عجیب اور سب سے زیادہ غیر متوقع واقعہ ایک جرمن کروزر کا خلیج بنگال میں پہنچنا اور پانچ انگریزی تجارتی جہازوں کو غرق کردینا ہے - یہ واقعہ اسقدر غیر متوقع ہے کہ اگر اسکی اطلاع ہمیں خود پریس سنسر کے دفتر سے نہ ملی ہوتی تو بمشکل ہم اسے تسلیم کرتے -

یہ حادثہ ۱۰ سے ۱۴ - ستمبر کے درمیان واقع ہوا ' لیکن اسکا اعلان اس وقت (۱۵ - کو) کیا گیا ہے غالباً - چین کے طرف سے یہ جہاز آیا تھا اور اپنا وار کرکے پھر مفقود الخبر ہوگیا ہے - اس واقعہ کی اطلاع کے ساتھہ جہاں ہم پبلک کو اطمینان دلاتے ہیں کہ وہ ایک الست کروزر کے ہندوستان آجانے کی خبر سے مشوش خاطر نہو' اور مطمئن رہے کہ اس سے زیادہ وہ اور کچھہ نہیں کرسکتا تھا جو کرگیا - وہاں گورنمنٹ کی بھی غفلت پر متعجب ہوے بغیر نہیں رہسکتے جس کی افسوس ناک بے خبری سے اتنے بڑے نقصان کے پہنچانے اور پریشان کرنے کا دشمن کو موقعہ ملگیا - افسوس کہ اخبار کا آخری فارم چڑھچکا ہے اور مزید گنجایش نہیں - اسلیے تفصیلی حالات آیندہ درج کرینگے -

---

(میدان جنگ سے پہلی رسمی مراسلۃ)

۹ ستمبر کو سر جان فرنچ سپہ سالار افواج برطانیہ نے میدان جنگ سے پہلی تفصیلی مراسلت بھیجی ہے ' جسمیں برطانی فوج کے اولین ورود سے اوائل ستمبر تک کے حالات درج ہیں - یہ پہلی مفصل سرگذشت ہے جو فوج کے اعلی ترین افسر کی زبانی ہمارے سامنے آئی ہے :

تار برقیوں میں صرف اسکا خلاصہ بھیجا گیا ہے - ہم اسکا خلاصہ درج کردیتے ہیں :

" انگریزی فوج وقت معینہ کے اندر فرانس میں وارد ہوئی - فوجی اجتماع عملاً ۲۱ - اگست کی شام تک تکمیل کو پہنچ گیا - ۲۱ - کو میں ان مورچوں کی طرف جنکو میں مستحکم سمجھتا تھا اور جہاں سے لڑائی کی طرح ڈالی جانے والی تھی ' فوج کو حرکت میں لانے کے قابل ہوسکا - دوسری آرمی کورز " کواتھی " سے " مونس " تک لائن پر متصرف ہوئی ' اور اول کورز دوسرے کورز کے دھنے جانب متعین کیگئی - پنجم بریگیڈ رسالہ بنشی پر مسلط ہوا - میرے گرد آوری کے دستوں اور آلات پرواز کی دیکھہ بھال دشمن کے پھیلاو کا پتہ لگانے میں قاصر رہی - ۲۳ - اگست کی خبروں سے منکشف ہوا کہ دشمن نے کسی قدر طاقت سے حملے شروع کردیے ہیں - بالخصوص مونس اور بنشی میں ہمارے مورچہ کے دھنے بازو پر دشمن کا بہت بڑا زور ہے - اسپر رسالہ نے بنشی کو خالی کردیا ' اور دشمن اسپر مسلط ہوگیا - جنرل ژوفری نے پیغام بھیجا کہ فرنچ لشکر پیچھے ہٹ رہا ہے ' کیونکہ دشمن نے ۲۲ - اگست کو شارلی اور نامور کے مابین دریاے سیمبر کے راستوں پر قبضہ کرلیا تھا -

۲۴ - اگست کی شب کو تمام لائن پر جنگ جاری رہی - " مربیوز " کی طرف ہٹتے ہوے دوسرے دستے کے تیسرے ڈویژن کو دشمن نے سخت نقصان پہنچایا ' اور مونس پر مکرر حملہ کیا -

لیکن دوسرا دستہ کسی قدر مورچہ بندی کے ساتھہ ٹھہرا رہا اور پہلے دستے کو بتدریج مراجعت کرنیکا موقع ملگیا - شام کے
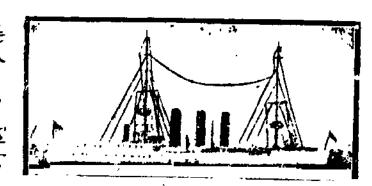
جہاز امڈن جس نے ۸ انگریزی تجارتی جہاز غرق کیے

سات بجے وہ مربیوز پہنچا - میں پہلے سے میجر جنرل الینبی کو اپنے بائیں جانب کام کرنیکا حکم دیچکا تھا جہاں دشمن بڑی مستعدی ظاہر کررہا تھا - صبح کو جنرل النبالی کو سر چارلس فرگیوسن کا پیغام پہنچا کہ پانچویں ڈویژن پر بہت زور پڑا ہے - وہ اپنا رسالہ لیکر کمک کو پہنچے - اس لڑائی کے اثنا میں بریگیڈیر جنرل ڈی لسلی نے جرمنی کے آگے کی پیدل فوج پر حملہ کرکے اسے منتشر کرنیکا موزوں موقع تصور کیا - لیکن مقصود منزل سے پانچسو گز ادھر تاروں کے جال نے اسے روک لیا - اور اسطرح پیچھے ہٹنے میں سخت نقصان پہنچا - اسکے بعد میں نے دریاے سوام یا اوئس پہنچنے کا ارادہ کیا ' جسکی وجہ یہ تھی کہ میرے دھنی جانب فرنچ سپاہ مسلسل طور پر پیچھے ہی ہٹتی جاتی تھی اور ہماری فوج بالکل بے پناہ رہگئی تھی - دشمن کے مغربی دستوں کا منشا مجھے گھیر لینے کا تھا اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ میری سپاہ بہت خستہ ہوگئی تھی -

۲۵ کو پہلا دستہ دن بھر سفر کرتا رہا اور دس بجے شب کے لانڈ ریسز میں پہنچا - میں چاہتا تھا کہ کسی قدر اور مغرب کی طرح بڑھکر لی کاٹو اور لانڈ ریسیز کے درمیانی حصے کو معمور کردیتا - مگر سپاہی تھکے ہوے تھے - اسلیے وہ سستانے کے بغیر آگے بڑھنے کے قابل نہ تھے -

مگر دشمن نے انہیں آرام لینے کی اجازت نہ دی -

۲۴ کو ساڑھے ۹ بجے شب کے لانڈ ریسیز میں محافظ بریگیڈ پر ایک جرمن دستہ نے سخت حملہ کیا ' مگر بریگیڈ نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا - دشمن شمالی جنگل سے نکلکر شہر کے بازاروں میں در آیا تھا - سات سو سے لیکر ایک ہزار تک دشمن کے نقصان جان کا اندازہ کیا جاتا ہے "

اسکے بعد مراسلۃ میں چار روز جنگ کے سخت نقصانات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے - مگر " یہ نقصان نا گزیر تھا ' کیونکہ مجتمع ہونے کے دو روز بعد ہی جرمن کے پانچ دستوں کے سخت حملوں کا برٹش سپاہ کو متحمل ہونا پڑا "

ممکن ہے کہ اس مراسلت میں متحدہ افواج کے بار بار پیچھے ہٹتے رہنے کے اسباب سے کوئی تفصیلی بحث کی گئی ہو' لیکن جو حصہ تاروں میں آیا ہے' اس سے اس سوال پر کچھہ زیادہ روشنی نہیں پڑتی' اور صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی فرانسیسی افواج کے پہنچنے کے بعد جرمن فوج نے طاقتور حملے کیے' اور رفتہ رفتہ متحدہ افواج کو مونس سے ہٹکر سرحد فرانس کے اندر کوندی پر اور پھر دریاے سوام تک چلا آنا پڑا -

ہم نے گذشتہ اشاعت کے افتتاحیہ میں متحدہ افواج کے معرکوں پر بحث کی تھی' اور ان پانچ خطوط دفاع کے نتائج پر نظر ڈالی تھی جو یکے بعد دیگرے متحدہ افواج نے بنائے اور چھوڑے - ساتھہ ہی انکا ایک نقشہ بھی دیا تھا - لیکن اسوقت تک کوئی یکجا مفصل بیان ہمارے سامنے نہ تھا - زیادہ تر قیاس اور متفرق خبروں کے منفردہ واقعات سامنے تھے - اب سر جان فرنچ کی مراسلت

کولومیرس تک پہنچ گئي (جسکا صحیح فاصلہ پیرس سے اب ۳۵ میل کا متحقق ہوگیا ہے) تو قدرتي طور پر محاصرہ کا وقت الیم سامنے آگیا' اور اسکے سوا کوئی صورت نجات نظر نہ آئی کہ پیرس کو خالی کر دیا جاے' اور دشمن سے ۳۰۰ میل دور جا کر حکومت قیام کرے -

اگر " جنگی مصلحت " کا سر عظیم و مخفی یہی تھا تو یہ بالکل ٹھیک ہے ' اور اس خبر کے سنتے ہی ہر متنفس نے یہی سمجھا تھا ' مگر اسکے ساتھہ ہی رسمی اطلاعات میں یہ ظاہر کرنا کہ ' اسکو فرانس کا ضعف اور اضطراب نہ سمجھا جاے " واقعات کی قدرتی زنجیر میں ایک ایسی کڑی کو رکھنا ہے جو باقی کڑیوں سے بالکل مختلف ہے -

پیرس آدمیوں سے خالي ہوگیا ہے - دنیا کا وہ حسین و جمیل شہر جو ابھی چند ہفتے پیشتر تمام سطح ارضي کے لیے اپني رونق اور عیش و نشاط میں کشش رکھتا تھا' اب ایک ایسي مصیبت بن گیا ہے جس سے انسان دور رہنا چاہتا ہے - چوبیس گھنٹہ میں ایک لمحہ بھي ایسا نہیں آتا جب دریا اور خشکي کي راهیں جانے والونکی پیہم قطاروں سے خالي ہوں - حتی کہ ریلوے وغیرہ کے تمام کاموں میں مردوں کي جگہہ عورتیں کام پر لگائي گئي هیں - پیرس کي کل آبادی بیس لاکھہ آدمیوں کي بتلائي جاتي تھي - ساڑھے سترہ لاکھہ انسان چند دنوں کے اندر اس سے نکل گئے هیں - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ تاریخ عالم کا یہ سب سے بڑا هولناک تخلیہ ہے' جسکي نظیر صدیوں سے دنیا میں نہیں ملتي -

اس مہیب منظر کو اپنے سامنے لاو کہ دنیا کے ایک عظیم الشان شہر کے پھاٹک هر طرف سے کھلے ہوے هیں' اور ساڑھے سترہ لاکھہ انسان جن میں عورتوں اور بچوں کی حیرانی بھی شامل ہے' دو چار دن کے اندر هی اندر اس سے نکل جانا چاهتے هیں ! پھر جنگ کے هولناک نتائج کي یہ کیسی انقلابی قسط ہے جو اسقدر جلد دنیا کے سامنے آگئی ہے' اور اگر اس اضطراب و دهشت کے اندر سے اولوالعزمانہ اطمینان اور فیروزمندانہ سکون و ثبات کی صدائیں اٹھہ رهی هیں' تو افسوس کہ ایسی عجیب و غریب صداؤں کے سننے کیلیے ماهرین تدابیر مخفیۂ جنگ کی طرح همیں قوت سامعہ نہیں ملی ہے !

اس هفتہ کے آغاز سے نقشہ جنگ میں جو یکایک انقلاب ہوگیا ہے' اسکی اطلاعات کے ضمن میں تخلیہ پیرس کي حقیقت زیادہ نمایاں ہوگئی ہے - هم اس قسم کے مواقع کے ابتدا سے شکر گذار رہے هیں' جنکے ضمن میں بہت سے غیر معلوم واقعات خود بخود روشني میں آ جاتے هیں -

۸ - کا تار ہے کہ متحدہ افواج کی جدید کامیابی اور جرمن فوج کی واپسی نے محاصرۂ پیرس کے خوف کو بہت کچھہ دور کردیا ہے اور اب پیرس میں اطمینان پھیل رہا ہے - یہاں تک کہ خیال کیا گیا ہے کہ اب بورڈو سے حکومت کو واپس آجانا چاهیے !

اگر پہلے پریشاني نہ تھي تو اب اطمینان کس بات پر ہے؟ اگر پیرس کا چھوڑنا محض محاصرے کے خوف سے نہ تھا ' تو اب دشمن کے دور ہونے پر کیوں دوبارہ پیرس میں چلے آنے کا خیال پیدا ہوا ہے ؟

اس بحث سے همارا مقصود صرف یہ ہے کہ واقعات کو بغیر انکی غیر مطابق توجیہات کے چھوڑدینا هي بہتر ہے ' اور اس قسم کی توجیہیں جو آگے چلکر واقعات کا ساتھہ نہ دیسکیں ' اطمینان کی جگہ دلوں میں اور زیادہ خلجان پیدا کر دیتی هیں - حالانکہ هم سب کو کوشش کرنی چاهیے کہ پبلک میں شک و شبہہ پیدا نہ ہونے دیں -

مسئلـــہ "وفاداری" اور "پایونیر"

عین اسوقت جبکہ امن و سکون کی ایک نازک آزمایش میں ملک کا هر گروہ صرف وقت کي ضرورت اور مصلحت کے سوال هي سے دلچسپي لینا چاهتا ہے ' هم میں سے یقیناً کسی شخص کو اسکي آرزو نہوگی کہ وہ خطرناک " فرانسس جوزف " کی طرح اعتماد اور باهمی صفائی کے حصار پر پہلی گولی چلانے کی ذمہ داري اپنے اوپر لے - کیونکہ کتاب پیدایش کے مقدس لٹریچر میں بدي کا جو هاتھہ قائن (قابیل) نے هابل (هابیل) پر اٹھایا تھا' دنیا کی تمام آنے والي بدیوں کی ذمہ داري اسی پر ہے !

لیکن افسوس کہ گولي چل چکی ہے ' اور اسلیے " فرانسس جوزف" کي طرح نہیں جس نے پہلا قدم اٹھایا' بلکہ " سر ایڈورڈ گرے " کی طرح جنہیں مجبوراً سفارتی تعلقات قطع کرنے پڑے ' هم اس ناگوار اور خلاف وقت بحث میں حصہ لینے کیلیے مجبور ہوے هیں -

روس کی لیمبرگ کي طرف فتحمندانہ پیش قدمیوں کے بعد اسکا فیصلہ مشکل ہوگیا ہے کہ دنیا کا یہ سب سے زیادہ تجربہ کار پادشاہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی یہاں تک قابلیت رکھتا ہے جبکہ وہ دنیا کی صلح جویانہ درخواستوں کو مغرورانہ ٹھکراتا ہے ؟ تاهم اس سے پہلے ایسا نہ تھا - اسي طرح گو بحالات موجودہ اسکا فیصلہ مشکل هو کہ هندوستان کا ایک سب سے زیادہ تجربہ کار اینگلو انڈین پریس (پایونیر) اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کے لیے کہاں تک مستعد ہے جبکہ اس نے ۱۰ - سپٹمبر کی اشاعت میں تیس کروڑ باشندگان هند کی وفاداری کو ٹھکرایا ہے ؟ تاهم اگر اس نے موجودہ " تیوٹینک اخلاق " کی تقلید اسی طرح جاري رکھي تو کچھہ عجب نہیں کہ گلیشیا کے میدانوں کی طرح الہ اباد کے ایک وسیع پرنٹنگ هاؤس کے صحن میں بھی " ذمہ داری " کا مفہوم سمجھا جا سکے !

چنانچہ حاکمانہ رد و قبول کی ایک ایسی بلندی پر سے جو بظاهر لارڈ هارڈنگ کو بھي نصیب نہیں ' وہ هندوستان کے موجودہ اظہار وفاداري کو طے شدہ مسئلہ کی جگہہ ایک بحث طلب سوال کي شکل میں دیکھتا ہے ' اور کونسل کے پچھلے اجلاس کی تقریروں کي نیابتی حیثیت پر حملہ کرنے کے بعد لکھتا ہے :

" هندوستان کی عام راے مصنوعی چیزوں کی طرح هر سال ترقي کر رهی ہے - یہ مشہور ہے کہ صوبوں کے خاص شہروں کے علاوہ بڑے شہروں میں بھی درجنوں ایسے اشخاص موجود هیں جو هر قسم کی نیابتی مجلسیں منعقد کرتے هیں - ایک جلسہ کی روئداد کی اشاعت کے ساتھہ هی هر مرکزي مقام اور ضلع میں اسي قسم کے جلسوں کے انعقاد کا سلسلہ جاري کردیا جاتا ہے اور انهي مضامین کي تجویزیں پاس ہونا شروع هوجاتی هیں"

هندوستان کے اس سب سے بڑے حکمفرما کے عقیدے میں (جو اتنا بڑا ہے کہ هندوستان کی وفاداري کي بحث میں اسے لارڈ هارڈنگ اور مسٹر ایسکوئتھہ کي صف میں بیٹھنے سے بھی عار آتی ہے) وفاداری کے موجودہ اعلانات " مصنوعي " چیزوں سے مثال پانیکے مستحق هیں - کونسل کے ممبروں کے اظہارات عام پبلک کے پوشیدہ جذبات سے مختلف هیں' اور وہ صدها جلسے اور رزولیوشن جو پچھلے پانچ هفتوں کے اندر هندوستان کے تمام طول و عرض میں ترتیب دیے گئے' اس سے زیادہ قیمت پانے کے مستحق نہیں کہ

نے انگریزی اور فرانسیسی خطوط مدافعت کے مقامات واضح اور قطعی طور پر بتادیے ہیں -

اب ہم اس مراسلت کو سامنے رکھکر ایک دوسرا نقشہ بناتے ہیں - اسکے دیکھنے سے واضح ہوجائیگا کہ ہم نے جو صورت حال اس مراسلت کی اشاعت سے پہلے قرار دی تھی وہ بالکل صحیح نکلی البتہ بعض جزئیات اس میں زیادہ واضح ہوگئے ہیں جنکا تذکرہ تاربرقیوں میں نہ تھا -

دوہری جدولیں دریاؤں کی ہیں - سب سے پہلے دریاے میوز کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جسکے کنارے پر لیج اور نامور کے قلعے واقع ہیں - نامور کے قریب آکر اسکا رخ مڑ گیا ہے اور مغرب کی جگہہ جنوب مشرق ہو کر فرانس میں چلا گیا ہے - فرانس کا مستحکم قلعہ وردن بھی اسی پر واقع ہے -

لیکن نامور سے ایک دوسرے دریا کا خط بھی آپ دیکھہ رہے ہیں، جسکے کنارے پر "شارلی راے" اور سرحد فرانس کے اندر "موبیوز" واقع ہے - اسکا نام "سامبرے" ہے - اسکا تذکرہ آغاز ورود افواج متحدہ کے وقت بار بار ہوا تھا -

نیچے سرحد فرانس کے اندر دریاے سوام، ایزن، اور مارنے بھی واضح طور پر دکھلاے ہیں جنکا نام موجودہ جنگ نے صدیوں تک کیلیے مشہور کردیا ہے - ایزن اور مارنے کے درمیان فرانس کا مشہور قلعہ "ریم" ہے -

سرجان فرنچ کی مراسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی فوج نے سب سے پہلے مونس میں اپنا کام شروع کیا - ۲۲ کو جرمنی فوج نے "طاقتور" حملہ کیا اور وہ مجبوراً سرحد فرانس سے ہٹ کر موبیوز کے پاس چلی آئی - فرانسیسی فوج انکے دہنے جانب "لیل" میں موجود تھی نقشہ میں لیل کا سیاہ مربع نشان آپ کے بائیں جانب خط سرحد بلجیم و فرانس کے نیچے موجود ہے، لیکن غلطی سے وہاں نام لکھنا رہگیا -

اسکے بعد ہی جرمن فوج نے بھی سرحد فرانس کو عبور کرلیا، اور انگریزی فوج کو مع فرانسیسی افواج کے دوبارہ جگہہ خالی کرنی پڑی - ۲۵ کو وہ کیمبرے پہونچی اور اس تمام عرصے میں عظیم الشان معرکہ جاری رہا - بالآخر ۲۶ - کی صبح طلوع ہوئی جسے ہم نے

"یوم التغابن" کے نام سے تعبیر کیا تھا، اور ایک ہولناک چار روزہ معرکے کے بعد یہ خط بھی چھوڑ دیا گیا -
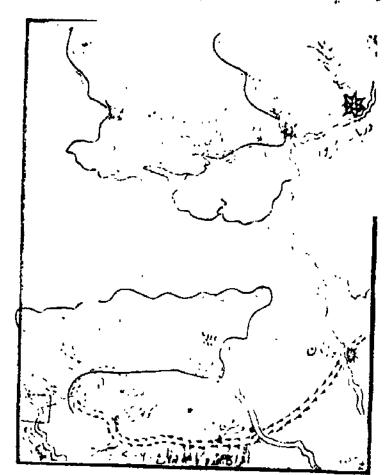
۲۹ - کو انگریزی فوج دن بھر متصل کوچ کرنے کے بعد دریاے سوام کے پاس پہنچی - لیکن دشمن کے حملے نے اس جگہہ کے ترک پر بھی مجبور کردیا

اسکے بعد "امینس" سے متحدہ کا خط مدافعت شروع ہوا، جسمیں بمقام "لافیرے" دریاے اوئس کے کنارے انگریزی فوج مقیم تھی، لیکن یہاں سے بھی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی اور یکم سپٹمبر کو "کمپیگن" کے دونوں کناروں پر چلی آئی - ۳ - سپٹمبر کو "سیلی" میں اسکی موجودگی کی اطلاع دی گئی تھی - یہاں سے بھی پیچھے ہٹنے کے بعد آخری متحدہ خط "مارنے" سے لیکر وردن تک پھیلا دیا گیا - اسمیں پیرس سے قریب تر مقام "ولومیوس" تھا جو صرف ۲۵ میل کے فاصلے پر ہے - اور خط "ریٹری" ہوتے ہوے وردن تک پہنچ گیا تھا - لیکن آخر کو جرمن فوج کے "لافرتے" آنے، ریم پر قبضہ کرکے مارنے کو عبور کرنے، اور نانسی ٹیول اور کولومیوس تک پہنچ جانے نے اس خط سے بھی پیچھے ہٹا دیا، اور اسی خط کے تمام سلسلے پر جرمن نے اپنا خط ہجوم مقرر کرکے وردن کو "میٹز" سے ملادیا - گذشتہ ہفتہ میں ہم اسکا نقشہ دے چکے ہیں -

اس نقشہ میں تاریخ وار صرف انگریزی خطوط دکھلاے ہیں اور گذشتہ اشاعت کے نقشے میں فرانسیسی فوج اور انگریزی فوج دونوں کا متحدہ خط دکھلایا تھا - مثلاً اس نقشہ میں ۱ - سپٹمبر کا خط صرف "کمپیگن" کے پاس نظر آتا ہے لیکن فرانسیسی فوج کے ساتھہ ملکر وہ "ریم" تک چلا گیا تھا -

اس مراسلۃ نے ہمارے گذشتہ افتتاحیہ کے تمام بیانات کی تصدیق کردی -

تخلیۂ پیرس

ہفتۂ زیر تحریر کا آغاز تخلیۂ پیرس کے واقعہ کو بھی روشنی میں لاتا ہے -

اس واقعہ کا قدرتی طور پر جو مقصد واضح ہوتا تھا، انگلستان کے "ماہرین جنگ" کی راے میں فوجی اسرار و غوامض بالکل اسکے برعکس تھے - چنانچہ حکومت فرانس کے بورڈو منتقل ہونے کے ساتھہ ہی اطلاع دی گئی تھی کہ "لندن میں عام طور پر اس انتقال کو ایک قابل صد تعریف فوجی تدبیر قرار دیا گیا ہے، اور فرانس کی تحسین کی جارہی ہے کہ اس نے بہت بہتر کیا"

یقیناً یہ ایک فوجی تدبیر تھی، لیکن ویسی ہی تدبیر جیسی کوئی جماعت دشمن کو سر پر پہنچتا دیکھکر اور اپنے ارد گرد کے سامان حفاظت کو ناقابل اطمینان پاکر آخری علاج کے طور پر قدرتاً عمل میں لاتی ہے - اسلیے اس واقعہ کی اصلیت سمجھنے کیلیے غالباً کسی مزید توضیح کی ضرورت نہ تھی -

اصل یہ ہے کہ سنہ ۱۸۷۱ کے محاصرۂ پیرس کے مصائب فرانس کے سامنے تھے، اور گو پیرس کے نئے استحکامات نے محاصرہ کی کامیابی کو اسقدر آسان نہ رہنے دیا ہو جیسا کہ اسوقت تھا، تاہم استحکامات مکان کو منضبط کرسکتے ہیں، مگر محصوری کی مصیبتوں کو کم نہیں کرسکتے - اسلیے جب جرمن فو

۲۴ شوال ۱۳۳۲ هجري

غـــزوات اسلامیه

اور اسکی یادگاریں

(۱)

سیلاب آتا ہے تو اوسکي سطح پر سر بفلک عمارتیں حباب کی طرح توټتي پهوټتی هیں - زلزله آتا ہے تو فقیروں کی جهونپڑی کے ساتهه قصر شاهی کے ستون بهي متزلزل هو جاتے هیں - آندهی چلتی ہے تو سب سے پہلے عظیم الشان محلوں کے کنگرے هی اونکے سامنے سر تسلیم خم کرتے هیں !

جنگ بهي ایک سیلاب ہے ' جو تمدن کے آثار کو بہا لے جاتا ہے - لڑائي بهی ایک زلزله ہے ' جو نظام امنیة کی بنیادوں کو دفعتاً ہلا دیتا ہے - معرکه کار زار بهی ایک آندهی ہے ' جو علم و تہذیب کے ایک ایک ریشے کو بیخ و بن سے اوکهاڑ کر پهینکدیتی ہے !

دنیا کی تاریخ نے هر زمانے میں اسکی دردناک مثالیں بکثرت پیش کی هیں - بخت نصر اوٹها اور بیت المقدس کو برباد کردیا - ایرانی آے اور بابل کے قدیم تمدن کو تاراج کرکے چلے گئے - رومی نکلے اور کارتهیج کي سر زمین کو آگ اور خون سے بهردیا - سکندر یونان سے نکلا اور ایران کی در و دیوار کے ایک ایک نقش کو مٹا آیا - تاتاری اوبهرے اور بغداد کے قدیم آثار تہذیب کو دجله میں ڈبودیا -

اس قسم کے حملوں نے مادي یادگاروں کے ساتهه همیشه روحانی یادگاروں کو بهی فنا کردیا ہے - تاتاریوں نے بغداد کے کتب خانے کا ایک ایک حرف دجله کے بہتے هوے پانی سے دهو دیا ' اسکندریه کا عظیم الشان کتب خانه آگ کے شعلوں کی نذر هوگیا ' ایران نے تاج شاهی کے موتیوں کے ساتهه اپنے علمي جواهر بهی غارتگروں کے پاؤں پر نثار کردیے ' سیکڑوں بت خانے منہدم هوگئے ' سیکڑوں مسجدیں ویران هوگئیں ' هزاروں گرجے گرادیے گئے ' لاکهوں صومعے اور مدارس برباد هوگئے !

(دارالعلم لوو ین کي بربادی)

آج خود یورپ هی کی روایت سے خود یورپ کي ایک وحشیانه مثال کا همارے معلومات میں اضافه هوا ہے - همارے سامنے موجوده علم و تمدن کی اس سب سے بڑی محافظ قوم کو بضرورت پیش کیا گیا ہے جو آج فلسفه اور صناعة کي نئی عمارتوں کا اصلی ستون ہے - جسکی سرزمین نے علم کی سب سے بڑي خدمت کي ' جسکے حکماء نے فلسفه کي نئی زندگي کیلیے سب سے پہلے نفخ روح کیا ' جس نے مشرقی علوم و آثار کو سب سے پہلے بچایا ' جسکے فلاسفه نے ارسطو کي عظمت خاک میں ملادي اور یونان کے علمي تسلط کي جگه اپنے عرش فکر و ادراک کے آگے تمام دنیا کو مسجود کرا یا ' جسکا ملک سب سے بڑا دارالصنائع ' جسکے دارالعلوم سب سے زیاده پایگاه علم ' اور جسکي قوم سب سے زیاده پرستار معارف اور عشاق علوم ہے !

با این همه همیں یقین دلا یا گیا ہے که اس نے یورپ کے ایک بہت بڑے علمی پایگاه (لووین) کو جلا دیا - اسکا دارالعلوم ' اسکا دارالکتب ' اسکے علمي تجربه گاه ' سب آگ اور دهویں کے اندر فنا کردیے گئے - غیر محارب انسانوں کے قتل اور بے قصور علمي عمارتوں کی آتشزنگی پر آج علم و تمدن کا هر فرزند اپنے آنکهو خونبار و ماتم سنج دکهلاتا ہے !

(یخرج الحی من المیت)

لیکن کبهي کبهی وهی پانی جو طوفان بن بنکے موجیں مارتا تها ایسا بهی هوتا ہے که ابر کرم کا چهینٹا بنجاتا ہے - کبهی کبهی زمین کی وهي جنبش جو زلزله بن جاتي ہے ' ایسا بهی انقلاب هوتا ہے که سبزه کي نشو اور بوے گل کی موج هوجاتی ہے - کبهی کبهی هوا کا وهی تند جهونکا جو آندهی بن کے چلتا تها ' ایسا بهي هوا ہے که نسیم خوشگوار بنکر چلنے لگا ہے : یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحی !

اسلام اسی ابر کرم کا چهینٹا ' اسی بوے گل کا قافله ' اسی نسیم سحر کی موج حیات تها - بخت نصر نے بیت المقدس کو برباد کر دیا تها ' ایرانیوں کے حملے سے بابل کا تمدن منہدم هوگیا تها ' ایران کے در و دیوار سکندر کے حملوں سے چور چور هوگئے تهے ' تاتاري بغداد میں اینٹ پتهر کا ڈهیر چهوڑ کر چلے آئے تهے ' لیکن فرزندان اسلام نے خدا کی راه میں جان و مال کو برباد کیا تاکه دنیا کو آباد کریں - اونهوں نے اپنے آپکو مٹایا تاکه دنیا کي مٹي هوئی یادگاریں پهر زنده هوجائیں ' اونهوں نے اپنے خون کو بہایا تاکه دنیا کے چہرے کا وه آب و رنگ پهر عود کر آے جسکو وحشیانه حملوں کے سیلاب بہا لیگئے تهے !

اونهوں نے اس پاک مقصد کے لیے تلوار هاتهه میں لي ' اور دنیا نے دیکهه لیا که جو چیز سررشتۂ حیات کو پہلے کاٹ دیتی تهي ' وه اب تمدن کے بکهرے هوے اجزاء کو کیونکر جوڑ رهي ہے ؟

دنیا نے دیکهه لیا که عرب کے جن میدانوں میں خاک اڑ رهي تهي ' اوس میں نسیم خوشگوار کے جهونکے چلنے لگے - ایران کے مٹے هوے نقش و نگار پهر ابهر آے ' یونان کي برهم شده مجلس علم پهر گرم هوگئی ' مصر و شام کا کاروان رفته پهر لوٹ آیا - بیت المقدس پهر تمدن کا قبلۂ مقصود بن گیا - پہلوں نے جو کچهه لوٹا تها ' انهوں نے وه سب کچهه واپس دلادیا - پہلوں نے برباد کیا تها - انهوں نے زندگي بخشي - تیٹس رومی یروشلیم آیا تا که برباد کرے ، لیکن اعراب حجاز یروشلیم گئے تاکه اسکے لٹے هوے باغوں کو سرسبز و شاداب کردیں - رومیونکی فوجیں افریقه اور ایران سے گذریں ' لیکن انکي راهوں میں هلاکت اور بد حالي تهي - ٹهیک انهي زمینوں پر سے مسلمان بهي گذرے ' مگر انکے ساتهه ساتهه تمدن و آرائش اور امن و نظام کے فرشتے سایه افگن تهے !

فانظـــر الی آثار رحمت الله ! کیف یحی الارض بعد موتها - ان ذالک لمحی الموتے وهو علی کل شـــي قـــدیر ! (۳۰ : ۴۹)	پس الله کي رحمت کي ان نشانیوں کو دیکهو که اس نے کس طرح زمین کو از سر نو زندگي بخشي جبکه وه مرچکي تهي ؟ بیشک وه موت کو حیات سے بدلنے والا ہے اور سب کچهه کرسکتا ہے !

(مقصد ظهور امم)

لیکن جس قوم نے اعلا ء کلمة الله کا جهنڈا بلند کیا تها ' جو ایک دین قیم کي صداقت کو دنیا کے تمام ظلم و فساد اور عصیان و طغیان پر غالب کرنا چاهتي تهي ' اوسکے سینے کے اندر امن و اصلاح عالم کي جس روح القدس نے اپنا نشیمن بنایا تها ' وه صرف تمدن

محض چند لوگونکي ایک سازشي اور مصنوعي سلسله جنباني هے' جنهوں نے اپنے ایجنٹ هر جگه رکهه چهوڑے هیں !

اسکے بعد وہ افسوس کرتا هے که گورنمنٹ اف انڈیا اس موقعه پر اپنے مرکز کو جو مدد دیسکتي تهي' اس سے کافي طور پر عہده برا نہوي' اور پهر اس هندوستاني فوج کے متعلق (جسکا تذکره ۹ سپتمبر کو گلڈ هال میں کیا گیا) اور (غالباً) کلکته بار کے ان هندوستاني ممبروں کے متعلق جنهوں نے جنگ میں " قلیوں " اور " کہاروں " تک کا کام کرنے کیلیے اپنے تئیں بلا شرط ڈالدیا اگر وہ سپاهي کي ڈیوٹي بجالانے کے قابل نہوں' یه نا قابل فراموش راے دیتا هے :

" هم لوگ اطمینان کے ساتهه هر هندوستاني فوجي دستے کو جرمني کے مقابله پر نہیں بهیج سکتے اور اندروني امن کو بیرسٹر والنٹیروں پر نہیں چهوڑ سکتے - همکو معلوم هے که هندوستان کے ایجي ٹیٹروں نے فوج کو بهکانے کي کوشش کي تهي' اور شاید ان میں وہ لوگ بهي شامل تے جو آج وفاداري کے رزولیوشن پاس کر رهے هیں"

اسکے ساتهه هي وہ خوف ظاهر کرتا هے که هندوستاني فوج کے اندر ان " ایجي ٹیٹروں " کے پهیلاے هوے " جراثیم " موجوده هوسکتے هیں اور اسلیے فرانس کے فیصله کن میدان میں انکا تجربه کوئي دانشمندانه عمل نہوگا -

یه هے ایک سرسري اندازہ اُس قیمت کا جو "پایونیر" هندوستانیوں کو انکي موجوده وفاداري کي جانچ کرلینے کے بعد دینا چاهتا هے :

فماربحت تجارتهم و ما کانوا مهتدین !

جنگ کا اعلان هوتے هي تمام هندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جس تاریخي اتحاد اور سرعت کے ساتهه ملک کے هر گروہ نے عہد وفاداري کي تجدید کي' پایونیر کي نگاه میں وہ ایک " مصنوعي " قسم کي پبلک اوپینین هے اور ذرا بهي قابل لحاظ نہیں - ملک کے هر گوشے سے " جان و مال " کي غیر مشروط اور انتہائي درجه تک پہونچي هوئي صدائیں اٹهیں' مگر وہ اسے ایک سونچي سمجهي هوئي سازشي وفاداري قرار دینے میں بالکل بیباک هے -

تمام ملک نے اپني بڑي سے بڑي شکایتیں بهلادیں' اور ماضي کا پورا دفتر جو اکثر حالتوں میں خوش آیند نه تها' یک قلم تهه کردیا گیا - گورنمنٹ نے افسردہ کن بے توجهي کے ساتهه پبلک کو فوجي خدمات میں لینے سے اغماض کیا' مگر اسکے جوش میں فرق نه آیا - وہ اسکے لیے بهي طیار هوگئي که زخمیوں کے بستر اٹهانے اور انکي گاڑیوں کو کهینچنے هي کیلیے اسے قبول کرلیا جاے - اس سے بهي انکار کیا گیا اور دو هزار آدمیوں کو لینے کي منظوري دیکر ملتوي کردي گئي - با این همه اسکي آمادگي میں ذرا بهي فرق نه آیا - پهر جان کے بعد مال کي منزل آئي' اور گو یورپ کي جنگ نے بے قصور هندوستان کو ناگہاني افلاس اور خوفناک بیکاري سے دوچار کردیا هے' تاهم اسکے لیے بهي هر جماعت آگے بڑهي اور مهاراجه میسور کي یادگار رقم سے لیکر امپیریل ریلیف فنڈ کي چهوٹي رقموں تک' هندوستانیوں نے عام طور پر اسمیں حصه لیا - اسکي فوج سب سے زیادہ کم تنخواہ پر سب سے زیاده جاں نثاري ظاهر کرنے میں کبهي بهي پیچهے نه رهي' اور اب بهي اپني جانوں کو هتیلیوں پر لیکر اندرون فرانس کے اندر پهیل گئي هے - یه سب کچهه هو چکا هے اور هو رها هے - فضا ساکن هے اور موسم پر امن - سمندر کي سطح جیسي اب خاموش هے کبهي نه هوئي' اور " وقت " کے حکم کا جیسا اعتراف اب کیا گیا هے ویسا کبهي بهي نہیں کیا گیا - تاهم اعتماد اور یقین کے اس عام سکون میں یکایک شک اور فتنه کي ایک بے هنگام صدا اٹهتي هے' اور کمزوروں دلوں کو شک اور ناقابل برداشت بے اعتمادي کے حملے سے مجروح کرنا چاهتي هے -

یه پایونیر هے جو اُن حقیقتوں سے کهلے طور پر انکار کرتا هے' جنسے نه تو لارڈ هارڈنگ کو انکار هے اور نه مسٹر ایسکویتهه کو' اور پهر اُس وقت انکار کرتا هے جبکه رقیت کے تغیرات کے لحاظ سے بهي هندوستان کي وفاداري کو اسقدر حقیر نه هونا چاهیے جیسا که اس سے پہلے انگلو انڈین نقطۂ خیال سے رهي هے - پهر کیا همیں بتلایا جا سکتا هے که اگر شک اور خوف کا یه بیج خدا نخواسته پهل لاے' تو اسکي کراهت کا ذمه دار کون هوگا ؟

اعتماد اور سکون کي دیواریں پوري طرح بلند هوچکي تهیں اور انسے ایک مستحکم قلعه کا کام لیا جا سکتا تها' لیکن پایونیر اور اسکے هم آواز (اگر کچهه هیں تو) اس امر کے ذمه دار هیں که انہوں نے ان دیواروں پر حملے کا سب سے پہلا قدم اٹهایا هے - انکے لیے بہتر تها که وہ سر ایڈورڈ گرے کي پالیسي کي پیروي کرتے جنکي امن جوئي کي سرزنشیں ۴ سپتمبر کو برطانوي وزیر اعظم کے خوفناک " بیرسٹر والنٹیروں " کے تذکرہ سے کچهه پہلے سنائي تهي - نه که کونٹ بر چٹولڈ کے دیوانی جنگ کي جس نے " پہلا قدم " اٹهانے کي ذمه داریوں میں اپني تمام عاقبت اندیشي گم کردي هے -

بدقسمتي سے اس نئے علم الجراثیم (Bacteriology) کے متعلق همیں کچهه معلوم نہیں هے' جنکے جرمس هندوستان کے فوجي اعضاء میں متعدي هوچکے هیں' اور جنکو ایک پر آشوب جنگي عہد میں دریافت کرنیکي پایونیر کي اینگلو انڈین اکاڈیمي نے عزت حاصل کي هے - البته بغیر کسي مائکرسکوپ (Microscape) کے هم اُن خطرناک جراثیم کو دیکهه رهے هیں' جو اس قسم کي زهریلي تحریروں کے هر لفظ کے اندر موجود هیں' اور جنکے دیکهنے کے لیے پایونیر کي طرح کسي جدید ساخته "بغاوت نما" (Sedionoscope) آلے کي ضرورت نہیں هے - کیونکه هر عقل اُسے محسوس کر سکتي هے' اور هر عاقبت اندیشي اسکےلیے دیده ور هے -

اگرچه هندوستانیوں کي وفاداري کیلیے یه ایک سخت دلشکن اور درد انگیز حمله هے جو کیا گیا هے' تاهم هم انهیں سمجهائینگے که یه پہلا هي واقعه نہیں هے جس سے وہ متاثر هوں - بد قسمتي سے اینگلو انڈین پریس کي تاریخ ایسے نظائر سے پر هے - پس انکو چاهیے که وہ پایونیر اور اسکے هم مشربوں کے پاس اپني قسمت کي قیمت نه ڈهونڈهیں' بلکه انکي طرف دیکهیں جنهوں نے بالاتفاق انکے لیے کامل اعتماد اور یقین کے پے درپے اعترافات کیے هیں' اور وهي انکي قسمت کے مالک هیں - وہ هندوستان کے چاروں بڑے صوبوں کے حکمرانوں کي طرف متوجه هوں جنهوں نے انکي وفاداري کا بہتر سے بہتر لفظوں میں اعتراف کیا هے - وہ هندوستان کے اس سب سے بڑے حاکم کي آواز سنیں جس نے پچهلے کونسل هال میں انکي جاں نثاریوں کي داد دي هے' اور یه بالکل بهلادیں که اله آباد کے "پرنٹنگ هاوس" میں شمله کے "وایسرائگل لاج" سے زیاده خطرناک عقلمندي کا دعوا پرورش پارها هے - سب سے آخر مگر سب سے زیاده انهیں تاج کے اس یادگار اعلان پر اپني نظریں جمادیني چاهئیں جو اسي هفته کے آغاز کا پہلا یادگار واقعه هے -

لیکن ساتهه هي هم گورنمنٹ سے بهي یه سوال کیے بغیر اس مضمون کو ختم کرنا نہیں چاهتے که کیا وہ ایسي زهریلي رالیوں کے نتائج پر غور کرنیکي جانب کوئي مستعدي دکهلائیگي ؟ کیا وہ اپنے ایسے مشیروں کو یه مشورہ دیسکتي هے که اگر انکے پاس همارے لیے اسکے سوا اور کچهه نہیں هے' تو کم از کم اس موقع پر تو ایسے خیالات کا اظہار ملتوي رکهه سکتے هیں ؟

افسوس که هندوستان کا پریس ایکٹ (بقول حکیم سولن کے) مکڑي کا جالا هے' جو هندوستاني پریس کي مکهي کو تو اپنے اندر قید کرلیتا هے' لیکن اینگلو انڈین پریس کي لاٹهي کے سامنے نہیں ٹهیر سکتا !
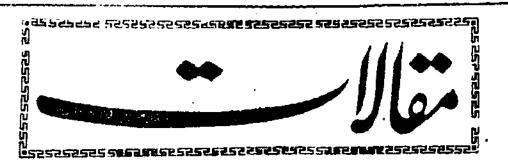
جنگ کے اسبــاب

هاتهي کے دانت !

هاتھي کے دانت دکھانے کے اور هوتے هیں کھانے کے اور - بعینه اسی طرح جنگ بهی ظاهري و باطنی' دو قسم کے اسباب کا نتیجه هوتي هے' لیکن سیاست کي زبان ظاهري اسباب دکھا کر تمام دنیا سے اپنے هجوم و اقدام کے جواز کا فتوی لے لیتي هے' اور جنگ کے حقیقي اسباب کو اونکے پردے کي تاریک آڑ میں چھپا دیتی هے -

جنگ کا حقیقي سبب حرص و طمع کي وہ فوج هے' جو همیشه اپنا کمینگاہ بادشاهوں کے دلوں کو بناتي رهتی هے - یهی فوج دوسري همسایه سلطنتوں پر دهاوا مارتي هے' اور دنیا کی دوسری ضعیف قوموں کے دبانے کے گھات میں لگی رهتي هے -

لیکن جب تک حمله کا کوئی ظاهري سبب پیدا نہیں هوتا وہ خاموشي کے ساتھه انتظار کرتی هے - جب خوش قسمتی سے اس قسم کا موقع هاتھه آجاتا هے تو پھر علانیه میدان جنگ میں آجاتی هے اور اپنے مظالم و وحشت پر ظاهري اسباب کا پردہ ڈال کر دنیا کو خدع و فریب میں مبتلا رکھتی هے - حتی که قتل کرتی هے مگر کهتی هے که امن و تہذیب کے قیام کی ایک مقدس خدمت انجام دي جارهی هے !!

شخصی سلطنت کے زمانے میں جنگ کا اعلان صرف پادشاہ یا سپه سالار کے اراده کی بنا پر کیا جاتا تھا - کسیکو اوسکے اسباب کے دریافت کرنے کی جرأت نہیں - هوتی تهي لیکن اکثر اس حمله کا تعلق پادشاہ کی ذات اور شخصیت سے هوتا تها' ملک اور قوم پر اوسکا کوئی اثر نہیں پڑتا تھا - کبھی کبھی سلاطین قدیم میں صرف عاشقانه رقابت کي بنا پر عظیم الشان جنگیں هوگئي هیں' اور کبھي ایسا بھي هوا هے که چند ناگوار لفظوں نے بغض و انتقام کی آگ دفعتاً دنیا میں بھڑکا دی هے -

سلاطین جب تک انتقام لینے کی قدرت رکھتے هیں' شخصي سلطنتوں میں اونکو اظہار سبب اور توجیه و تعلیل کي ضرورت پیش نہیں آتی - تمام فوج اور تمام ملک انکے اشارۂ چشم و ابرو کے ساتھه دفعتاً حرکت میں آجاتا هے - لیکن جب وہ ضعیف هو جاتے هیں اور اونکا قدم میدان جنگ کی طرف نہیں بڑه سکتا تو اس وقت حیله آفریني کی ضرورت هوتی هے' اور بعض اختراعي اسباب کی بنا پر ملک کے جذبات کو بھڑکا کر آمادۂ جنگ کیا جاتا هے - تمام قوم دهوکے سے یقین کرتي هے که وہ اپني عزت' اپنے وطن' اور اپنے مصالح پر اپنی جان قربان کر رهي هے' حالانکه درحقیقت میدان جنگ سلاطین کي اغراض شخصیه کا شکارگاہ هے' جنکو همیشه مصالح مصنوعي برقع پوش رکھتے هیں -

اگرچه تمام دنیا کی لڑائیوں کے اسباب کی تفصیل نہیں کي کی جاسکتی' تاهم هر جنگ انهی ظاهري و باطني اسباب کا نتیجه هوتی هے' اور میدان جنگ کا غبار همیشه باطنی اسباب کو اپنے پردے میں چھپا هوا رکھتا هے -

(مصر کے دو فاتح !)

جب تک دنیا میں عرب کی ساده سلطنت قائم رهی' اوسکا دامن خدع و فریب' کذب و اختلاق' تدلیس و دسائس کے داغ سے پاک رها - حضرت عمرو ابن العاص نے زمانه جاهلیت میں مصر کی ثروت اور شادابی کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے - جب اسلام لائے اور اونکو حضرت عمر رضی الله عنه نے سپه سالاری کا منصب عطا فرمایا تو اونکو وہ خواب یاد آگیا جسکو اونهوں نے مصر کے سبزہ زاروں میں دیکھا تھا - چنانچه اونهوں نے حضرت عمر کی خدمت میں مصر پر چڑهائی کرنے کی درخواست کی' لیکن اوسکے سبب کا اظہار اوس ذوالوجہین پالیسی کي زبان سے نہیں کیا جو یورپ کے دهن حرص و آز میں رہ کر تیغ دو دم کا کام کرتی هے' بلکه اونهوں نے صاف صاف کہدیا :

"اگر آپ نے مصر کو فتح کرلیا' تو وہ مسلمانوں کی عظیم الشان قوت کا مرکز هو سکتا هے - مسلمانوں کو اوس سے بہت بڑي مدد مل سکتي هے - وہ دولت و ثروت کا خزانه هے اور خوش قسمتي سے اسوقت وهاں کے باشندے جنگ کي طاقت بھی نہیں رکھتے" (۱)

چنانچه حضرت عمر رضي الله عنه نے بہت لیت و لعل کے بعد اجازت دیدي -

لیکن جب اسی مصر پر نپولین بونا پارٹ نے حمله کرنا چاها تو اوس برهنه حقیقت پر جسکو عمرو بن عاص نے صاف نمایاں کردیا تھا تو برتو پردے پڑگئے' اور فرضی و مصنوعی اسباب نے اصلي غرض کو چھپا دیا - جب فرانسیسي کونسل کے ممبروں نے اوسکي رائے سے اختلاف کیا تھا اور حمله کي اصلی وجه دریافت کی تھی تو اوس نے منجمله اور اسباب کے سب سے بڑا سبب وهي بتایا تھا جو حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر کو بتایا تھا' لیکن جب وہ اسکندریه میں داخل هوا تو معاً زبان حقیقت طراز کا لہجه بالکل بدل گیا' اور وهاں پہونچکر اوس نے جو اعلان جنگ دیا اوس میں حقیقي سبب پر یه غلاف چڑها دیا گیا تھا :

" سناجق جو اسوقت مصر کے بادشاہ هیں ایک مدت سے فرانسیسیوں کے ساتھه نہایت ظالمانه اور اهانت آمیز سلوک کر رهے هیں' اور اب هم زیاده ظلم گوارا نہیں کر سکتے - همارا مقصد صرف یه هے که ظلم کا بدله لیں اور عدل و امن قائم کریں خود مصري بھی اونکے ظلم و ستم سے عاجز آ گئے هیں اور اب همارے ذریعه نجات حاصل کرسکتے هیں "

اٹلی نے طرابلس غرب پر جو ظالمانه حمله کیا تھا اس وقت اگرچه اوسکے پہلو میں بونا پارٹ کا بہادر دل نه تھا' تاهم اوسکے منہه میں زبان اوسي کی تھی - اسلیے اوس نے بھی اسباب جنگ کے اعلان میں اسی قسم کے خداعانه فقروں کا اعاده کیا تھا -

لیکن بونا پارٹ کے حملۂ مصر کا ایک سبب اور بھی تھا جو اوسکے دل میں مخفی تھا' اور اوس نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو بھي اوسکی خبر نہیں کی تھی - وہ اوسکی شہرت طلبی اور ابقاے ذکر جمیل کا وہ جذبه تھا جو هر سپه سالار کے دل میں مدة العمر نشو نما پاتا رهتا هے !

و تہذیب کی گلکاریوں ھي پر فریفتہ نہیں ھوسکتي تھي - اسکا مقصد ظہور اس بلندي سے جسکے بعد چشم مادہ کچھہ نہیں دیکھہ سکتي' اور اس وسعت سے جسکے بعد ھماري بڑي سے بڑي رصد گاھیں جواب دیدیتي ھیں' بہت بلند تر تھا :

کنتم خیرامة اخرجت للناس تامرون با لمعروف و تنھون عن المنکر' (۳ : ۱۰۶)	تم کو خدا نے دنیاکی بہترین قوم بنا کر نمایاں کیا ھے - تم سچائي کا حکم دیتے ھو اور دنیا کو برائیوں سے روکتے ھو -

(تشریح مزید)

ھمکو نہیں معلوم کہ عظیم الشان مصري دنیا میں کیوں آئے تھے؟ لیکن ھمنے ھیرو غلیفی نقوش کے اندرپڑھا ھے کہ انھوں نے بڑي بڑي قوموں کو غلام بناکر ذلیل و خوار کیا' انکو عجیب عجیب طرح کے آلہ ھاے تعذیب کے شکنجوں میں کسا' جنکی تصویریں "منفس" کے مندر میں دیکھکر ھم اشک آلود ھوے ھیں' اور اسکے بعد بڑے بڑے مینار بنا کر اور حیرت انگیز عمارتیں کھڑي کرکے دنیا سے چلے گئے - مگر ان تعمیري و صناعي کارناموں کا وجود بھی مظلومي کی اُن آھوں اور بے بسی کے اُن آنسوؤں کی یاد دلاتا ھے جو بلاد نوبہ اور کنعان کی مفتوح قوموں نے انکے لیے چار پایوں سے بھي زیادہ محنت کرتے ھوے بہاے تھے !

ھم نہیں جانتے کہ روم کے ھولناک فاتحوں کا جنکے سر پر تمدن قدیم کا سب سے زیادہ درخشاں تاج نظر آتا ھے' کیا مقصد تھا؟ مگر ھم نے شمالي افریقہ میں کئی میلوں تک پھیلا ھوا ایک تودہ دیکھا ھے' جسکے اندر سے کارتھیج کی دیواروں کي ٹوٹي ھوئي اینٹیں نکلتي رھتي ھیں' اور ایران و شام کي خاک کے ذرے کہتے ھیں کہ ھمیں سب سے زیادہ خون انھي رومي تلواروں کي لعنت سے نصیب ھوا ھے !

تاریخ کے عہد قدیم کی تاریکي ھمیں کچھہ نہیں بتلاتي کہ وہ عظیم الشان ایراني جنھوں نے اصطخر کی عظیم الاثر محرابیں بنائیں اور اپني روایتوں کے اندر دیوؤں سے لڑے اور تمام بحرو بر کو تخت ایران کے آگے سر بسجود دیکھا' دنیا میں کیوں نمایاں ھوے تھے اور دنیا نے انسے کیا پایا؟ البتہ دریاے فرات کے کنارے کے وحشت ناک تودے اور کہیں کہیں سے ابھر کر نظر آجانے والي شکستہ دیواریں اپنے اندر ایک تاریخ عمل ضرور رکھتي ھیں' اور ایران کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بتلاتي ھیں کہ عہد قدیم کے عظیم الشان مشہور تمدن یعنے بابل پر خوفناک درندوں کی طرح وہ چڑھہ آے اور اسکي عجیب الصناعۃ دیواروں کے نیچے بربادي اور تباھي نے انکے مقصد ظہور پر نوحہ پڑھا !

پھر خود وہ بابل (جو ایرانیوں کی خونخواري پر نوحہ خواں ھے) دنیا میں کس غرض سے آیا تھا اور کیا کرگیا؟ یہ سچ ھے کہ اس نے معلق باغ بناے جو بڑے ھي عجیب تھے اور آج بھي عجیب سمجھے جاتے ھیں' لیکن اس نے تمدن و انسانیت کے اُن باغوں کے ساتھہ کیا کیا جو گو عجیب نہ تھے' لیکن باغبان دنیا کے ھزارھا برسوں کی محنت کی کمائي تھے؟ ھولناک بخت نصر کا تاراج کن سیلاب جب شام میں پھیلا ھے تو یروشلیم (بیت المقدس) کی زمین کا چپہ چپہ شادابي و سرسبزي کی بہشت تھا' لیکن بابل کے متمدن فرزند وھاں اسلیے آئے تھے کہ زندگی کی شادابي کی جگہ آگ کے حرفوں کے نقشوں میں اپنے ظہور کا مقصد لکھہ جائیں! فجاسوا خلال الدیار وکان وعداً مفعولا (۱۵ : ۹)

پھر وہ قوم جو ان سب کي جا نشین ھوئي - شام سے اٹھي اور روم پہنچي' پھر یونان و مصر اور شمالي افریقہ تک پھیل گئی' اسکي نسبت بھي ھمیں نہیں معلوم کہ اسکے آنے کا مقصد کیا تھا؟ اورگو وہ کوہ "زیتون" کي ایک چٹان پر بتلایا گیا ھو' لیکن نہ تو روم کي تاریخ میں وہ قابل فہم ھے' اور نہ پانچویں صدي مسیحي سے لیکر (جبکہ اس نے تخت حکومت اور تلوار بے نیام کے ساتھہ اپني نمایش کي) پندرھویں صدي مسیحي تک (جبکہ اسپین میں مجلس تعذیب روحانئین (انکویزیشن) کام کر رھي تھي) وہ سمجھا جا سکتا ھے - البتہ ڈریپر کی رھنمائی میں ھمنے قرطبہ اور غرناطہ کي وہ عمارتیں دیکھی ھیں جہاں پہلے تمدن کی رونق' علم کی مجلسیں' اور عمران و تہذیب کي آبادیاں تھیں' مگر اسکے بعد وحشت و ھمجیت کا ایسا سناٹا چھایا' جسے بیسویں صدی کی عالمگیر چہل پہل بھی ابتک دور نہ کرسکي !

(امة وسط)

لیکن دنیا کي ان تمام بڑي سے بڑي قوموں کے بعد' ھمارے سامنے صرف ایک قوم ایسی آتي ھے جس نے اپنے ظہور کے پہلے ھی دن اپنا مقصد بتلا دیا تھا' اور جو محض قوتوں کا ایک ھجوم' طاقتوں کا ایک اجتماع' اور قہر و استیلاے بہیمي کا ایک انقلابي سیلاب نہ تھا جو آیا اور بہاکر چلاگیا' بلکہ طے شدہ کاموں کا ایک کھلا اور اعلان کردہ پروگرام تھا' جسے اپنے ھاتھوں میں لیکر وہ دنیا کی اجڑي ھوئي آبادیوں اور برباد کردہ علم و تمدن کي یادگاروں کے سامنے نمودار ھوئی :

الذین ان مکنـاھم فی الارض' اقاموا الصلوة واتو الزکواة و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر' و للہ عاقبة الامور ! (۲۲ : ۳۵)	" یہ وہ قوم ھے کہ اگر ھمنے انھیں دنیا میں قائم کردیا تو انکا کام ابادیوں کو اجاڑنا' انسانوں کو قتل کرنا' عمارتوں میں آگ لگانا' اور قہر و استیلا کی لعنت میں عالم انسانیۃ کو مبتلا کرنا نہوگا' بلکہ

وہ کارگاہ عالم میں اسلیے قدم رکھیگی کہ صلوة الہی کو قائم کرے' محتاج اور کس مپرس انسانوں کو اپنے مال کا شریک بناے' سچائی اور راست بازي کا حکم دے' اور ھر طرح کي برائیوں اور ظلم و فساد کو دنیا میں روکے' اور سب کا انجام کار اللہ ھي کے ھاتھہ میں ھے !"

تاریخ موجود ھے اور کئی ھزار سال تک کا سراغ ھم نے لگا لیا ھے' لیکن دنیا میں آجتک کوئی قوم ایسی نہیں آئي جس نے اپنے ظہور کا مقصد یہ قرار دیا ھو' اور اپنے ظہور کے اول دن ایسے صاف لہجے اور ایسی کھلی روشنی میں اسکا عام اعلان کردیا ھو !

(غزوات اسلامیہ کي یادگاریں)

پس جس قوم کے ظہور کا مقصد قیام صلواة' امر بالمعروف' اور نہی عن المنکر تھا' ضرور تھا کہ وہ جو کچھہ کرتي' صرف اسي مقصد کیلیے کرتی' اور اپنے سفر سعي کے ھر قدم پر اسي کو ڈھونڈھتي - چنانچہ ھم دیکھتے ھیں کہ جبکہ دنیا کي تمام قوموں کی لڑائیوں کی یادگاریں بربادي و ھلاکت اور شر و طغیان کي صورت میں صفحۂ زمین پر باقی ھیں' تو اسلام کي غزوات و جہاد کي یادگاریں ایک اور ھی رنگ اور ایک دوسري ھي حالت میں نظر آتی ھیں -

اگرچہ اوسکا نقش قدم جس سرزمین پر پڑتا تھا' ایک یادگار علم و تمدن بن جاتا تھا' لیکن وہ ھر سفر جہاد سے اپنے ساتھہ صرف روحاني یادگاریں ھي لیکر واپس ھوئی -

اسکي مادي و علمي یادگاروں پر بہت کچھہ لکھا گیا ھے مگر اس موضوع پر ابتک کسي نے توجہ نہ کي ھم آئندہ نمبر میں اسکي روحانی یادگاروں کے چند منظر دکھلاینگے -

کہتا ہیں جنہوں نے اوسکے مفہوم' اوسکے اثر' اور اوسکے لہجے کو بالکل بدل دیا - اسکے بعد مارشل مولٹک کی طرف متوجہ ہوا' اور فوجی طاقت اور نتائج جنگ کے متعلق تفصیلی گفتگو کی - مارشل موصوف نے کہا : " اگر جنگ لابدی چیز ہے تو اب اس میں جلدی ہی کرنی چاہیے' کیونکہ لیت و لعل سے روز بروز ہمارے خطرات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے "

بسمارک نے جب اس گفتگو کے ذریعہ اونکے دل کو ٹٹول لیا' تو پھر تلوار سے پہلے اپنی دست سیاست کے جوہر دکھائے' اور اس تار کو نہایت وضاحت کے ساتھ پڑھکر سنایا جسکو سنکر اونکے چہرے فرط مسرت سے چمک - اور اونہوں نے کہا : " اب اس کا لہجہ بالکل بدل گیا ہے " بسمارک کے دل کو اونکی داد نے اور جوھاوا دیا اور اوس نے کہا کہ " یہ تار آدھی رات کے قبل ہی پیرس میں پہنچ جائیگا' اور فرانسیسی جذبات پر اوسکا وہی اثر ہوگا' جو ایک سرخ جھنڈے کا ہو سکتا ہے - ہماری کامیابی تمامتر اس پر موقوف ہے کہ فرانس کی طرف سے جنگ کی ابتدا کی جاے' تاکہ ہم یورپ کو یقین دلاسکیں کہ ہم صرف مدافعت کے لیے اوٹھے ہیں " مولٹک نے مسکرا کر آسمان کی طرف آنکھ اٹھائی اور خوشی کے لہجے میں چیخ اوٹھا " اگر میں زندہ رہا تو اپنی فوج کی سپہ سالاری کرونگا " یہ کہکر فرط مسرت سے اپنے سینے پر زور سے ایک گھونسہ مار کر اٹھہ کھڑا ہوا !

اس تصریح سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جنگ کا اصل سبب بسمارک تھا' اور اوسیکے پر فریب ہاتھوں نے پس پردہ اس آگ کو بھڑکایا تھا - لیکن دیکھو کہ ظاہری اسباب نے اصلی حقیقت کو کیونکر چھپا دیا ؟ اگر پرنس بسمارک خود تصریح نہ کرتا تو دنیا ابتک اس جنگ کی اصلی تاریخ سے واقف نہ ہوتی اور ظاہری حالات ہی کو حقیقی یقین کرتی !

بالتفسیر

الحرب فی القران

(۳)

(اسباب جنگ کی تشریح)

سیاست کی زبان اگرچہ بعض حالتوں میں جنگ کے اسباب و مقاصد کو نہایت پیچدار الفاظ میں بیان کرتی ہے - لیکن استقراء تام و استقصاء جزئیات سے اونکی تعیئن نہایت آسانی کے ساتھہ ہوسکتی ہے -

(ابن ادم کی پہلی جنگ)

قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی سب سے پہلی جنگ کو صرف بغض و حسد کے جذبات نے قائم کیا تھا :

واتل علیھم نباء ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الآخر قال لا قتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین انی ارید ان تبوا باثمی و اثمک فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین - فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فقتلہ فاصبح من الخاسرین فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سواۃ اخیہ قال یویلتی اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب فاواری سواۃ اخی فاصبح من النادمین -

اور آدم کے دونوں بیٹوں کا صحیح صحیح قصہ ان لوگوں کو سنادو جب کہ ان دونوں نے خدا کیلیے قربانی کی' لیکن ایک کی مقبول اور دوسرے کی نا مقبول ہوئی - اسپر دوسرے نے حسد سے بھر کر کہا: "میں تجھکو قتل کردونگا" دوسرے نے جواب دیا کہ "یہ حسد ناحق کا ہے - اسمیں میرا کوئی قصور نہیں خدا تو صرف پرہیز گاروں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے - اگر تم نے میرے قتل کیلیے ہاتھہ بڑھایا تو خیر مجھے قتل کرڈالو' مگر میں تو اپنا ہاتھہ تمہارے قتل کیلیے کبھی نہ اوٹھاونگا کیونکہ میں دنیا کے پالنے والے خدائے برحق سے ڈرتا ہوں - میں چاھتا ہوں کہ تم ھی پر میرے اور تمہارے' دونوں کے گناہوں کا وبال پڑے اور تم ہی اصحاب النار میں داخل ہو بالاخر اوسکے دل نے اوسکو اپنے بھائی کے قتل و خون پر آمادہ کردیا اور اس نے قتل کرکے اپنے سامنے نا کامیابی کا راستہ کھول دیا - پھر خدا نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کرید تا تھا تاکہ اسکو اپنے بھائی کے دفن کرنیکا طریقہ بتاے اوسکو دیکھکر اوس نے کہا : حیف ہے کہ میں اس کوے سے بھی گیا گذرا ! وہ تو اپنے ایک ہم جنس کو گاڑنے کیلیے زمین کھود رہا ہے لیکن میں انسان ہوکر اپنے بھائی کے ساتھہ ایسا سلوک کرتا ہوں! غرضکہ وہ اپنے دل میں نادم و متاسف ہوا -

من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا (۶ : ۳۷)

اور اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض کردیا کہ جس شخص نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر کسی فساد کے قتل کردیا تو گویا اوس نے اپنی گردن پر تمام

امیر جزائر فرنچ قنصل کے پنکھا مار رہا ہے

لیکن جمهوریت کے زمانے میں سلاطین کا اقتدار بالکل اوٹھه جاتا ہے ' اور انکے شخصي اراده کي قوت کلیتاً ضعیف هوجاتي ہے ' اسلیے جنگ پر اونکے انتقامانه اور شخصي جذبات کا کوئي اثر نهیں پرتا - تاهم اسباب ظاهري و باطني کا پرده بهي قائم رهتا ہے ' اور گو تمام متمدن دنیا کو جنگ کے ظاهري اسباب کا یقین دلا کر حمله کے جواز کا فتوی لے لیا جاتا ہے - لیکن ته میں وهي فاتحانه و غاصبانه جذبات کام کرتے میں جو سلاطین قدیم کے دلوں میں موج زن رهتے تھے -

(جنگ جزائر اور ایک پنکها)

فرانس نے گذشته صدی کے اوائل میں الجزائر پر جو حمله کیا تھا ' وہ اس حقیقت کو بالکل بے نقاب کردیتا ہے - جزائر کي سرسبزي و شادابی کا خوشنما منظر ایک مدت سے فرانس کے پیش نظر تھا - اسلیے وہ اونکو اپنے مقبوضات میں شامل کرنا چاهتا تھا ' دسائس سیاسیه ایک سهارا ڈهونڈه رہے تھے - حسن اتفاق سے اس متمدن سلطنت کو وهي حیله هاتهه آگیا جو عرب کے وحشیانه جذبات کو مشتعل کردیتا تھا - ایک خاص معامله کے متعلق گفتگو کرتے هوے فرانس کے قنصل نے امیر جزائر کو کوئي سخت بات کهدي - امیر نے غصه میں اوسکے مونهه پر پنکها مار دیا - قنصل نے سلطنت فرانس سے اس توهین آمیز برتاؤ کی شکایت کردي - اب فرانس کو حملے کا پورا موقع مل گیا ' اور اس پنکهے کی هوانے تین برس تک جزائر میں آتش جنگ مشتعل رکهي - فرانس نے امتداد جنگ سے گهبرا کر آخري فیصله کیلیے سنه ۱۸۳۰ میں امیر البحر دوپریه کي سپه سالاري میں ۳۷۱۰۰۰ پیاده ' اور ۴۰۰۰۰ سوار فوج کے دستے روانه کردیے - جزائر اس فوج گراں کا مقابله نه کرسکا - مجبوراً صلح کرلی ' اور عظیم الشان افریقي ملک رفته رفته فرانس کي نو آبادیوں میں شامل هوگیا !

آخر میں امیر عبد القادر جزائري کے اندر سے حب الوطني کي ایک طاقتور صدا اٹهي اور اسنے فرانس سے جزائر کا تخلیه کرانا چاها - اس واقعه سے جنگ کا ایک نیا سلسله جاري هوگیا جو سات سال تک قائم رها - لیکن بالاخر فرانس نے فتح پالی ' اور امیر عبد القادر کو شام کے اطراف میں جلا وطن کردیا گیا -

(گذشته جنگ فرانس و جرمني)

ان اسباب ظاهري و باطني کا ایک بین نمونه گذشته جنگ فرانس و جرمني بهي ہے - پرنس بسمارک نے اس جنگ کو جن سیاسي مفاسدات سے بهڑکایا تھا ' اونکے نتائج نے اس جنگ کی تاریخ کو بالکل منقلب کر دیا -

بظاهر سب سے پہلے جرمني پر فرانس نے حمله کیا تھا ' اسلیے مورخین نے فرانس هي کو اس جنگ کا محرک اول قرار دیا ہے - لیکن سنه ۱۸۹۲ میں خود پرنس بسمارک نے ایک اخبار کے نامه نگار کے سامنے جس حقیقت کا اظهار کیا ' اوس سے اس جنگ کي تاریخ بالکل بدل جاتي ہے - بسمارک نے اوسکے سامنے اعتراف کیا که " ولیم اول شاه پروشیا کے اوس برقي پیغام کو جو اوس نے فرانس کے متعلق بهیجا تھا ' میں نے قصداً تحریف و تبدیل کرکے شائع کیا ' جسکا مقصد صرف فرانس کے فوجي جذبات کو بهڑکانا تھا " چنانچه بسمارک نے ایک یاد داشت میں جو اوسکي وفات کے بعد شائع کیگئي ' اس واقعه کي عجیب تفصیل درج کي ہے - اس یاد داشت کا خلاصه یه ہے :

جب پروشیا اور فرانس کے درمیان اسپین کے تخت سلطنت کے متعلق نزاع قائم هوئي ' تو نپولین نے اپنے سفیر مقیم برلن کو پیغام بهیجا که وہ شاه پروشیا سے بالمواجهه گفتگو کرکے معامله کو فرانس کی خواهش کے مطابق طے کرائے - ۹ جولائي سنه ۱۸۷۰ کو سفیر نے شاه پروشیا سے ملاقات کي ' لیکن اوس نے نهایت نرم لهجے میں اوسکے مطالبات سے انکار کردیا ' جو سفیر فرانس کی تحقیر و توهین کے اثر سے بالکل خالي تھا - بسمارک کو اس انکار کا حال پہلے سے معلوم تھا - لیکن وہ ایسے سخت لهجے میں اس انکار کا اظهار کرانا چاهتا تھا جو فرانس کے آتش غضب کو بهڑکا کر تمام فرنچ قوم میں آگ لگادے ' اور اوس جنگ کا سبب بن جاے جس کا وہ مدت سے انتظار کر رها تھا -

اس جنگ کا انتظار پرنس بسمارک کو اسلیے تھا که اس وقت جرمني کوئي متحده قوت نه تهی اور ملک چهوٹي چهوٹي ریاستوں میں منقسم تھا - ان میں باهم لڑائیاں هوچکی تهیں اور مرکزي اتحاد کی کوئي صورت نظر نه آتي تهي - بسمارک نے سوچا که اگر اس وقت ایک بڑي خارجي جنگ شروع هوجاے اور جرمني پر باهر کا کوئي غنیم چڑهه آے تو ملک میں حب الوطني کے جذبات بهڑک اٹهیں گے ' اور تمام قوتیں یک جا مجتمع هو کر ایک مرکزي قومي طاقت حاصل کرلیں گے - چنانچه اسي لیے وہ فرانس کو چهیڑنا چاهتا تھا -

لیکن شاه پروشیا کے نرم جواب نے اوسکو بالکل مایوس کردیا ' اور اب اوس نے دوسرے حیلے ڈهونڈهنے شروع کیے -

۱۳ جولائي سنه ۱۸۷۰ کو اس نے مارشل وان مولٹک اور بعض دیگر ارکان حکومت کو کهانے پر مدعو کیا - وہ اونکے ساتهه کهانا کها رها تھا که میز هي پر آکر نوکر نے شاه پروشیا کا ایک تار دیا جو فرانس کے نام روانه کیا گیا تھا - بسمارک نے اوسکو تمام مهمانوں کے سامنے پڑها - بادشاه نے سفیر فرانس کو جس نرم لهجے میں جواب دیا تھا ' اوس نے لوگوں کو اس درجه افسرده اور مایوس کردیا که سب نے کهانے سے هاتهه کهینچ لیا - بسمارک تار کو بار بار پڑهتا رها اور چونکه بادشاه نے اسکي اشاعت کی اجازت دیدي تهي اسلیے اوسیوقت هاتهه میں قلم لیا ' اور اوسمیں چند ایسي باتیں بڑها

فرانسیسی قنصل شاه پروشیا کے سامنے

يحسبون انهم يحسنون صنعا (۱۷ : ۱۰۳)

میں بھی بیکار گئیں اگرچہ وہ سمجھتے رہے میں کہ ایک بہت بڑا کام کررہے ہیں -

اس بنا پر درحقیقت اسلام سے پہلے جنگ کا پیکر خونیں روح حقیقی یعنی مقصد سے بالکل خالی تھا اور دنیا کے ہاتھہ میں کشت و خون کے بعد ندامت کے سوا کچھہ نہیں آتا تھا - چنانچہ ایک جاهلی شاعر جنگ کے آخری نتایج کا دکران حسرت آمیز الفاظ میں کرتا ہے :

فآبوا بالرماح مكسرات و ابنا بالسيوف قد انحنينا

وہ لوگ ٹوٹے ہوے نیزے اور ہم کج شدہ تلواریں لیکر میدان جنگ سے واپس آے -

یہی وجہہ ہے کہ دنیا کی زبانوں میں جنگ کیلیے کوئی ایسا لفظ وضع نہیں کیا گیا جو اسکے مقصد پر دلالت کرتا ہو - بلکہ جنگ کے تمام نام محض اسکے اوصاف و نتائج هی کا بیان تھے - لیکن اسلام نے جنگ کو "جہاد" کی وسیع اصطلاح کے ماتحت لا کر اسکے مقصد اور حقیقت کو اسکے نام هی سے واضح کردیا -

یہی اعلی مقصد ہے جسکے لیے اسلام نے هر موقع پر جد و جہد ' کوشش و سعی ' اور دوڑ دھوپ کی ترغیب دی ہے :

لا يستوي القاعدون من المومنين غير اولى الضرر و المجاهدون في سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم و انفسهم على القاعدين درجة و كلا وعد الله الحسنى و فضل الله المجهدين على القاعدين اجرا عظيما - (ن م ۹۷)

مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہ تھے بااین همه گھر میں بیٹھے رہے ' وہ ان لوگوں کا مرتبہ نہیں پاسکتے جنہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا - ایسے مجاهدین کو گھر میں بیٹھہ رهنے والے مسلمانوں پر ایک خاص درجہ تک بزرگی دی اگرچہ دونوں کیلیے خدا نے بہتری کا وعدہ کیا مگر مجاهدین کیلیے بمقابلہ غیر مجاهدین کے اجر عظیم ہے -

(وہ اعلی مقصد کیا تھا ؟)

قران مجید نے اسکا جواب نہایت مختصر اور سادہ الفاظ میں دیا ہے :

حتى لايكون فتنة و يكون الدين كله لله

هوالذي ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (توبه)

دنیا میں فتنۂ ظلم و فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کیلیے هو جائے وہ خدا جسنے اپنے رسول کو نوع بشری کی هدایت اور دین حق کی دعوت کیلیے بھیجا ' تاکہ اوس کی سچائی کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کردے -

لیکن انهی سادہ اور مختصر الفاظ نے عرب کی تاریخ جنگ کا نقشہ بدل دیا -

اقوام قدیمہ کی لڑائیوں کا اصل مقصد اکثر محض قتل و غارت ' سیادت ' ارضی وسعت ممالک ' عزت و نمود اور اظہار شجاعت هوتا تھا - عرب کا بھی یہی حال تھا جسکے اندر اسلام کی دعوت شروع هوئی :

و ايامنا مشهورة في عدونا

لها غرر معلومة و حجول

"همارے معرکے همارے دشمنوں میں نہایت مشہور هیں - اونکے بیل بوٹے اور نقش و نگار اب تک اچھی طرح چمک رہے هیں "

و الا انّي كل الشجاع فانني

بضرب الطلى و الهام حق عليم

" اگرچہ میں بہت بڑا بہادر نہیں هوں تاهم سر اور گردن اوڑا دینے کا خوب ماهر هوں " (یہ گویا کسر نفسی ہے !)

مشينا مشية الليث

عدا والليث غضبان

" هم میدان جنگ میں شیر کی چال چلے ' ایسا شیر جو صبح کے وقت شدت گرسنگی میں نہایت غضبناک هوکر شکار کی جستجو میں اٹھہ کھڑا هوتا ہے -

اس مقصد کا اظہار صرف میدان جنگ هی میں نہیں کیا جاتا تھا ' بلکہ وهاں سے پلٹ کر عورتوں کو اپنی اپنی بہادری کے افسانے سنا کر انہیں اپنے کارنامہ اعمال سے مرعوب کرتے تھے :

فانك لو رايت ولن تريه

اكف القوم تخرق با لقنيتا

"اے معشوقہ ! اگر تو دیکھتی (حالانکہ تیرا دل گردہ یہ نہ تھا کہ دیکھہ سکتی) کہ دشمنوں کی هتیلیاں کیونکر نیزوں سے چھلنی جا رهی هیں ' تو تجھکو میدان قیامت کا منظر نظر آجاتا "

كفاك الثاني ممن لم تريه و ركبت العواقب لنبنينا

" اگر تو نے مجھے اس معرکہ میں نہیں دیکھا تو یہ بہتر ہے ' ورنہ اپنے اور اپنی قوم کے فرزندوں کیلیے تو دعاے خیر کرتی "

لیکن جسطرح عرب کا اصل مقصد " غارتگری " اس مقصد کے منافی نہیں تھا ' بلکہ دونوں ساتھہ ساتھہ پورے کیے جاسکتے تھے ' اسی طرح اشاعت و اعلان حق اور دعوت صداقت و عدالۃ کے ساتھہ بھی اس مقصد کو پورا کیا جاسکتا تھا - عرب کی لڑائیوں کی تمام خصوصیات صحابہ کرام رضوان اللہ علیهم کے سامنے موجود تھیں ' اور اونکا جوش اون کو اور زیادہ نمایاں کرنا چاهتا تھا - ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا :

الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل للذكر والرجل يقاتل ليرى مكانه فمن في سبيل الله؟ (بخاري جزو ۴ - ص - ۴)

آدمی کبھی لوٹ مار کیلیے لڑتا ہے کبھی شہرت کیلیے اور کبھی میدان میں اپنی شجاعت کے اظہار کیلیے ' لیکن حضور فرمائیں کہ ان میں سے کون شخص مجاهد فی سبیل اللہ ہے ؟

چونکہ اسلام نے هر عمل کا اصول اولین یہ قرار دیا ہے :

انما الاعمال بالنيات (الحديث)

هر عمل کا ثواب تمہاری نیتوں کے مطابق ہے

اسلیے اگرچہ یہ مقاصد اشاعت کلمۂ حق کے منافی نہ تھے ' تاهم اسلام جس خلوص اور جس عدالۃ حقہ کا داعی تھا ' اسکے لحاظ سے ضرور تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے نیتوں هی کو درست کرے - کیونکہ انهی کا اثر خارج کے تمام اعمال پر پڑتا ہے - چنانچہ انحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سائل کو جواب دیا :

من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله (بخاري جزو ۲۰ - ۴)

جس شخص نے اس نیت سے لڑائی کی کہ خدا کا بول بالا هو اور اسکی سچائی قائم کی جاے ' تو صرف اسیکا قتال خدا کی راہ میں ہے !

حقیقت اگر حقیقت ہے تو پردے میں نہیں رہ سکتی - حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ و السلام نے جہاد اسلامی کی اس حقیقت کا اظہار کیا تو خدا نے عملی نمونہ قائم کرکے اونکے اشتباہ کو زائل بھی کردیا - ایک غزوہ میں ایک شخص نہایت بے جگری کے ساتھہ لڑا

دنیا کا خون لے لیا ' اور جس نے کسی ایک آدمی کو قتل سے بچایا تو گویا اوس نے تمام دنیا کو زندہ کردیا "

اس بیان کو توراۃ سے ملانے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ وہ آدم کے بیٹے قابیل و ہابیل تھے - ہابیل کی قربانی قبول ہوئی کہ نیکی کی قربانی کبھی رد نہیں ہوتی' اور قابیل کی قربانی قبول نہ کی گئی کہ وہ دل کا نیک نہ تھا اور بدی کا عمل کبھی قبول نہیں کیا جاتا - یہ دنیا کی پہلی لڑائی تھی جسمیں اولاد آدم نے شیطان سے اپنی بہیمیت سیکھی -

لیکن وہ دونوں درحقیقت آدم کے بیٹے نہ تھے بلکہ " جنگ و صلح" کی مجسم تصویر تھے' اور آن میں سے ہر ایک تصویر دنیا کو "جنگ وصلح" کا [illegible] منظر ایک ہی وقت میں دکھا رہی تھی - ایک نے جذبۂ حسد [illegible] سے بھائی کو قتل کرکے اوسکے گناہوں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں [illegible] اپنے سر پر لے لیا ' جذبۂ بہیمی و شیطانی کا بدترین نمونہ قائم کیا' اور نوع انسانی کیلیے سب سے بڑی مصیبت کی بنیاد رکھی - کما ورد فی الحدیث: قال صلی اللہ علیہ و سلم:

لا تقتل نفس الا کان علی آدم کفل منها (بخاری جزو ۹ ص ۳)	ہر وہ شخص جو قتل کیا جاتا ہے' اوسکے خون کا ایک حصہ آدم کے اوس بیٹے ہی کی گردن پر ہوتا ہے جس نے قتل و خونریزی کی سب سے پہلے بنیاد ڈالی تھی -

لیکن بعد کو اس ناپاک اور بوجهه کے ثقل فرط ندامت سے اسکی گردن جھک جاتی ہے : فاصبح من النادمین -

لیکن دوسرے نے صلح کا ہاتھہ بڑھایا اور خون بہانے کیلیے آمادہ نہ ہوا - اوسنے کہا کہ تم میرے قتل پر ہاتھہ اٹھاتے ہو تو اوٹھاو مگر میں تمہارے قتل کیلیے ہاتھہ نہیں اوٹھا سکتا - آخر کار صلح و امن کی ملکوتیت پر جنگ کی بہیمیت غالب آئی اور وہ قتل کردیا گیا - پھر عالم ہوا کا ایک مکروہ' بد شکل' مردار خوار' اور ذلیل پرند جو مقتولین جنگ کی لاشوں کو نوچ نوچ کے کھایا کرتا ہے' آتا ہے اور اپنے ہم جنس کی لاش دفن کرکے قبر کھودنے کا طریقہ بتاتا ہے' اسپر قاتل کی بہیمیۃ کو کوے کی حیوانیت سے بھی شرم آنے لگتی ہے کہ : یویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب فاواری سوأة اخیه ! فاصبح من النادمین - آخر کار خدا اس اولین تمثیل جنگ و صلح کے بعد ہمیشہ کیلیے ایک نظام عدل قائم کردیتا ہے کہ : من اجل ذالک کتبنا علی بنی اسرائیل - الخ

(اســلام اور صلح)

اسلام اسی صلح ہابیلی کا آخری نتیجہ اور اسی نظام عدل کی آخری کڑی ہے - وہ اس ابتدائی عہد بشری سے برابر بڑھتی رہی اور مختلف صورتوں اور متعدد تعلیموں میں ظاہر ہوتی رہی - لیکن دنیا میں ہمیشہ نیکی برائی کے بعد پھیلتی ہے اور نور ہمیشہ ظلمت کے بعد جلوہ افگن ہوتا ہے - اسلام سے پہلے دنیا ابن آدم کی اوسی فطرت اولی پر عمل کررہی تھی' عرب کی تمام لڑائیاں بغض و انتقام' رشک و حسد' منافست و مباغضت کا نتیجہ ہوتی تھیں - حرب داحس اور غبراء نے صرف ایک گھوڑے کے بھڑکا دینے پر تمام عرب میں آگ لگا دی - حرب بسوس نے صرف ایک اونٹنی کیلیے تمام عرب میں قیامت برپا کردی!

مہذب سلطنتوں میں ملک گیری کیلیے جو سلسلہ جنگ قائم ہوجاتا ہے' وہ اگرچہ اپنی ظاہری خصوصیات میں غیر متمدن اقوام اور وحشیانہ لڑائیوں سے کسی قدر مختلف نظر آتا ہے' لیکن در حقیقت اسکی آخری کڑی بھی اوسی فطرت اولیہ سے جاکر ملتی ہے جسکا ظہور قابیل کی شیطنت کے اندر سے ہوا تھا اور جسکی تمثیل توراۃ اور قرآن دونوں نے دی -

اسلام دنیا میں آیا تو ان دونوں قسم کی لڑائیوں نے سطح ارض کو ایک معرکہ جنگ بنا رکھا تھا' لیکن اسنے دفعتاً لڑائی کے حلق کی شہرگ کاٹ دی :

لا تباغضوا و لا تحاسدوا و لا تدابروا " ایک دوسرے سے دل میں عداوت اور کینہ نہ رکھو! باہمدگر حسد نہ کرو! اور نہ آپسمیں باہم ایک دوسرے کی جگہہ پر آتے پیچھے ہٹا کر قبضہ نہ کرو! "

و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها' کذالک یبین اللہ لکم آیاته لعلکم تفلحون -	اور تم لوگ باہم جنگ و جدل اور قتل و خونریزی کی وجہہ سے گویا آگ کے گڑھے پر کھڑے تھے اور وہ بھڑک رہی تھی' لیکن خدا نے اسلام کی تعلیم دیکر تمہیں اس آگ سے نکال لیا -

روم و فارس کی مہذب سلطنتیں ملک گیری کیلیے باہم دست و گریباں تھیں - اسلام نے انکے مقابلے میں پکارا کہ دنیا اور دنیا کی پرفضا زمیں اسلیے نہیں بنائی گئی ہے کہ اوس پر بنی نوع انسان کے خون کا سیلاب بہایا جاے' ایک فریق دوسرے فریق کو نکال کر تمام روے زمین پر خود قابض ہوجاے' اور آدم کی بہت سی بے خان و ماں اولاد کو نو آبادیاں ڈھونڈھنی پڑیں' بلکہ دنیا کی سطح صرف اسلیے ہے کہ اوس میں آدم کا ہر بچہ اپنے اپنے مرکز پر قائم رکھکر خدا کی عبادت میں مصروف رہے - اور جو خلقت عبادت الہی کے لیے پیدا کی گئی ہے' وہ جنگ و خونریزی کے کاموں کے لیے نہیں ہو سکتی :

وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (۵۶ : ۵۱)	ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلیے پیدا کیا ہے' نہ کہ بغض اور لوٹ مار کیلیے و عداوت' قتل و غارت' اور شروفساد -

اوسوقت جب کہ دنیا نے نظام امن کو بالکل بدلدیا تھا' جب کہ ایک فریق دوسرے فریق کو پامال ستم کر رہا تھا' جب کہ ایک سلطنت دوسری سلطنت کے ممالک مقبوضہ کو چھین رہی تھی' اسلام آیا اور اس ظالمانہ نظام کو بدل کر ایک نیا عادلانہ نظام قائم کیا جسکا مقصد دنیا کی تمام لڑائیوں سے بالکل مختلف تھا -

(مقصد جنـگ)

دنیا کی خونریز لڑائیوں کا مقصد جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے' صرف بغض و انتقام کے تشنہ کام جذبات خبیثہ کی پیاس بجھانا تھا - انسان فرط غیظ و غضب میں اگرچہ جنگ کو ایک عظیم الشان مقصد خیال کرتا ہے' لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو غضب انسانی مقصد عظیم خیال کرتی ہے' مدنیۃ فاضلہ اوسکو کوئی مقصد ہی نہیں قرار دیتی - ڈاکہ اور راہزنی کسی متمدن انسان کا مقصد نہیں ہوسکتا' ظلم و تعدی انسانیت کی غرض نہیں ہو سکتی' بغض و انتقام کے بعد انسان کے ہاتھہ میں انسانیت کیلیے کیا رہ جاتا ہے ؟ اگر تمدن سچا اور شائستگی واقعی شائستگی ہے تو وہ قومی وجنسی بغض و انتقام کے ساتھہ کبھی جمع نہیں ہو سکتی -

عرب سے زیادہ اس قسم کی جنگ و خونریزی کیلیے کس نے دوڑ دہوپ کی ہوگی ؟ لیکن دیکھو خدا خود کہتا ہے :

هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا و هم	کیا ہم تمہیں سب سے زیادہ نقصان میں رہنے والونکا پتہ دیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جنکی کوششیں اس دنیوی زندگانی

مارشل ران مولٹک

اس قدر سپاهی ضائع هوے که میدان کا تمام نشیبی حصه ڈھک گیا - فرانس کے مجروحین و مقتولین و اسیران جنگ کی تعداد ۰۰۰۰۵ تک پهونچ گئي تهي ' لیکن پروشین فوج کا بهی بہت زیاده نقصان هوا تها - آخر میں پروشین فوج نے میٹز کے قریب بازین کا محاصره کیا ' اور اوسکے تمام تعلقات پیرس کو منقطع کردیا -

اب وه سخت مصیبت میں گرفتار هوگیا - دوسري طرف سے ولی عهد جرمنی دو لاکهه فوج لیکر شالون کے جنوب کي طرف پیرس کے محاصره کے لیے (میٹز سے آگے) بڑهتا چلا جاتا تها ' اور اوسکي مدافعت میں جنرل مکماهون کا هر قدم پیچھے تها - شاه ولیم بهي اپني فوج کے ساتهه آگے بڑهکر میٹز کے قریب ولیعهد سے ملگیا ' اور اب اس اجتماعي قوت نے پیرس کے محاصره کو بالکل آسان کردیا -

جنرل مکماهون کو شالون سے هٹنے کے بعد کمک پهونچی ' اور اس نے میٹز کے قریب بازین کو مدد پهونچانا چاهي ' لیکن ولی عهد نے اپنا راسته بدل دیا - اب مکماهون نے شمال کی جانب حدود بلجیم تک اسکا تعاقب کیا اور ۲۸ سے لیکر ۲۹ - اگست تک دونوں فوجوں میں معمولی لڑائیاں هوتی رهیں - ۳۰ - اگست کو مکماهون مون میکسي کی طرف بڑها - پروشین فوج نے اس مقام پر اوسکو شکست دیکر ۱۲ توپیں چهین لیں اور هزاروں قیدي گرفتار کیے ' لیکن اسي مقام پر جدید کمک نے دونوں فوجوں کی طاقت میں ایک نمایاں اضافه کردیا - جس سے اوسی رات کی صبح کو ایک عظیم الشان معرکۂ جنگ گرم هوا - لیکن فرانسیسیوں نے بالاخر شکست هي کهائی ' اور مقام سیدان تک پیچھے هٹ آے -

(یوم سیدان)

یکم ستمبر کي صبح کو مکماهون کو پهر کمک پهونچي ' اور وه مقام سیدان کے قریب قلعه بند هوگیا - پروشین فوج نے صبح تڑکے پانچ هی بجے سے حمله شروع کیا ' اور ابتدا میں فرانسیسی فوج نے بهادرانه مدافعت کي - گو دو پهر تک لڑائي جاري رهی ' مگر پروشین کے حمله کو فرانسیسي فوج نے پسپا کردیا - پروشین فوج نے دوسري بار پهر حمله کیا ' لیکن اس مرتبه بهی ناکامیاب واپس هوئی -

فتح و ظفر کے حوصله مندانه جذبات پر یه ناکامي سخت شاق گذري - اسی دن ۳ - بجے کے بعد پهر پروشین فوج نے جانبازانه حمله کیا ' اور اسی حمله نے اس جنگ کا آخري فیصله کردیا - تمام فرانسیسي فوج کے پانوں اوکهڑ گئے اور اونهوں نے راه گریز اختیار کي - پروشین فوج نے تعاقب کیا اور کامیاب واپس آے - اس معرکه میں ۳۰۰۰۰ پروشین سپاهي مجروح و مقتول هوئے - اور فرانسیسي فوج کے ۲۰۰۰۰ جانوں کا نقصان هوا -

(اعتراف شکست)

اسی معرکه میں مارشل مکماهون بهي زخمی هوا اور اوسکی پوري لشکر پر مایوسی چها گئي - بالاخر اوس نے شاه پروشیا کے سامنے اپنی شکست تسلیم کرلی - نیپولین ثالث بهي مکماهون کے ساتهه شریک جنگ تها ' اوسکو بهی مجبوراً سپر ڈالدینی پڑي جن درد انگیز اور مایوسانه الفاظ کے ساتهه اُس نے شکست کا اعتراف کیا تها ' وه تذکرا عبرت و بصیرت کیلیے همیشه تاریخ میں یادگار رهینگے -

" چونکه میں اپنی فوج کے آگے شریفانه موت مرنے کي قدرت نهیں رکهتا ' اسلیے حضور کے پانوں پر اپنی سپر ڈالدیتا هوں فاعتبروا یا اولي الابصار ! "

شاه پروشیا نے اوسکے ساتهه نهایت شریفانه برتاؤ کیا - اور خاص اوسکے خاندان کے قیام کے لیے کاسل کے قریب ایک محل خالی کردیا -

(انقلابِ حکومت فرانس)

پیرس میں جب شکست کی خبر پهونچي تو ایک تلاطم برپا هوگیا - تمام لوگ بازاروں میں دیوانه وار پهرنے ' اور قیام جمهوریت کے لیے شور و غل مچا نے لگے - بادشاه اور تمام شاهي خاندان سے عمداً نفرت ' بیزاري' اور علحدگی کا اظهار کیا گیا - اسلیے که نپولین نے تلوار ڈالدي اور پروشیا کے آگے سر عجز خم کردیا -

۴ ستمبر کو تمام باشندوں کے ساتهه وطني والنٹیروں نے بهي جمهوریت کا مطالبه کیا - هاؤس آف لارڈ اور مجلس قانون نے تسلیم کیا کہ شاهي خاندان نے ملک کے ساتهه خیانت کي هے - بالاخر جمهوریت کے تمام ارکان نے دارالحکومت میں جاکر نوابان فرانس میں سے گیاره اشخاص کي ترکیب سے ایک وقتي حکومت قائم کي - ملک میں اس انقلاب حکومت کا نهایت خوشي اور مسرت کے ساتهه استقبال کیا گیا ' اور جبراً بادشاه کے تمام اعزازات چهین لیے گئے-

ان گیاره شخصوں میں سے مشهور و نامور یه چند اشخاص تهے : عمانویل اراگو' عمانویل کریمیو ' ژول ویري ' ژول سیمون ژول کا متبنا - ان میں ژول سیمون مشهور مصنف هے -

مارشل مکماهون

تاریخ و عبر

اولین جنگ جرمنی و فرانس

سنه ۱۸۷۰ ، ۱۹۱۴ع مـــیں !

(۲)

(پہلا معرکہ)

پہلا معرکہ مقام سار برک میں ۳۰ جولائي کو شروع ہوا ' اور یکم اگست تک جاري رہا - اس معرکہ میں میدان فرانسیسوں کے ہاتھہ رہا اور انہوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو ہي تین روز کے بعد زمانہ نے پلٹا کہایا ' اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابي کے ساتھہ انہزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچہ ۴ - اگست کو وہ ولي عہد کی سپہ سالاري میں وینس برگ پر قابض ہوگئی - اور فرانس کا سپہ سالار جنـرل دوای اس معرکہ میں کام آیا - نیز تقریباً ۸۰۰ فرانسیسی گرفتار بھی ہوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررہي تھي' لیکن اس تاریخ سے اوس کي فاتحـانہ جنگ کا زمانہ شروع ہوا -

٦ - جولائی کے معرکہ میں پروشین فوج نے فرانسیسي لشکر کو شکست فاش دي ' اور ۴۰۰۰ فرانسیسی قیدي گرفتار کرلیے - اس معرکہ میں فرانس کے ۱۱۰۰۰ سپاہی کام آے ' اور پروشیا کے صرف ۳۵۰۰ سپاہی ضائع ہوے - اب سارابرک پھر پروشیا کے زیر علم آگیا -

فاتحانہ جوش میں پروشین فوج نے اس قوت کے ساتھہ حملے کرنے شروع کیے کہ فرانسیسی فوج کو کور باگ' و سان افوالد' اور ڈیونویل سے نکلنا پڑا' اور انکے ۸۰۰۰ قیدي گرفتار ہوگئے - بالاخر فرانسیسی لشکر پیچھے ہٹا ' او ر پروشین فوج نے میٹز تک فرانسیسی فوج کا تعاقب کیا جہاں سے اوس نے سب سے پہلے اپنے علم ہجوم کو بلند کیا تھا !

(پیرس میں اضطراب)

پیرس میں اس شکست کی خبر سے ایک طوفان بپا کردیا ' تمام رعایا بدحواس ہوگئی ' عام باشندوں میں اس قدر اضطراب پیدا ہوا کہ ارکان سلطنت کو شورش و بغاوت کا خوف پیدا ہوگیا ' چنانچہ اس فتنہ کے فرو کرنے کیلیے یہ جھوٹي خبر مشتہر کی گئي کہ پروشیا نے شکست پائی اور فرانس کو فتح حاصل ہوئي ' لیکن جھوٹ کب تک قیام پاسکتا تھا ؟ واقعہ کی اصلیت بالاخر معلوم ہوگئي اور اوس نے پہلے سے بھی زیادہ ہلچل پیدا کردي - یہانتک کہ تمام اہل شہر نے وزیر اعظم کے محل کو گھیر لیا ' اور واقعہ کی اصلیت دریافت کی - وزیر اعظم نے مجبوراً صرف وینسبرگ کی شکست کا اعتراف کیا - دوسرے دن روتھہ اور کوربرگ کے شکست کی خبر معلـوم ہوئي تو تمام پیرس وزارت خانہ میں امنڈ ایا - اسوقت پیرس میں نپولین ثالث کی بیگم اپنے شوہر کی قائم مقام تھی - اوس نے ۹- اگست کو فرانسیسي دار الامراء اور کونسل قانون ساز (مجلس تشریعي) کا انعقاد کیا - وزیر اعظم جو نہي تقریر کیلیے کھڑا ہوا ' لوگوں نے شور مچاکر روک دیا بالاخر - سابق وزارت توڑ دیگئی اور کونٹ پوالک کي صدارت میں جدید وزارت قائم ہوئي - اسی زمانے میں جنرل مارشل لابو نے بھی استعفاء دیدیا اوسکي جگہ جنرل مارشل مازین فرنچ افواج کا سپہ سالار مقرر ہوا -

(واقعہ و وتھہ وڈیو نویل)

اب پروشین فوج پرنس فریڈرک چارلس کي سپہ سالاري میں لورین کے دار السلطنت میٹز کی طرف بڑھی جو موجودہ جنگ میں مشہور جرمن سرحدي مرکز ہے ' اور جنرل وان وردرشتین بھي جنوبي جرمن فوج کو لیکر اسٹرا سبرگ کی طرف روانہ ہوگیا ' جو الزاس کا سب سے بڑا شہر تھا - ولي عہد نے بھی جنرل مکما ہون کے مقابلہ کیلیے نالسی کا رخ کیا - جنرل مکماہون نے پہلے ہي حملے میں شکست کھائي ' اور شالون سیر مارن تک ہٹ آیا - پروشین فوج نے میٹز میں بھي اسی قسم کی فتح حاصل کی ' اور فرانسیسیوں کو سخت نقصانات کے بعد پیچھے ہٹنا پڑا -

۱۵- اگست سنہ ۱۸۷۰ع کو پروشین فوج نے نہر موسیل کو بھي (جو میٹز اور ڈیونویل کے درمیان واقع ہے) فرانس کے اوس خط رجوع کے توڑنے کیلیے عبور کرلیا جو پیرس تک جاتا تھا - ۱٦ کو ڈیونویل کا معرکہ پیش آیا جس میں فرانسیسیوں نے سخت شکست کھائي - سب سے پہلے دن آخري مدافعت کیلیے تمام فرانس کي قوت امنڈ آئي ' اور ۱۷ - اگست کو میٹز کے عربی جانب ریزنویل کا عظیم الشان معرکہ پیش آیا جو نو گھنٹے تک جاري رہا - بازین نے اس معرکہ میں بھی شکست کھائي ' اور فریقین کے

[بقیہ صفحہ ۱۲ کا]

یہاں تک کہ میدان جنگ سے پلٹ کر تمام صحابہ نے اوسکي شجاعت کي داد دي - لیکن آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا " وہ جہنمی ہے " - ایک صحابي کو اسپر سخت تعجب ہوا - اونھوں نے اوسکے تمام زمانۂ جنگ کی دیکھہ بھال شروع کردي - حسن اتفاق سے وہ ایک موقع پر سخت زخمی ہوا ' اور زخم کي تکلیف سے بیتاب ہوکر خود کشي کرلي (جو حرام ہے کیونکہ اسلام کی نظر میں اپنے تئیں زندہ رکھنا انسان کا اولین فرض دینی ہے) وہ صحابي دوڑے ہوے آنحضرت کی خدمت میں آے اور عرض کي : " بیشک آپ خدا کے رسول ہیں " آپ نے فرمایا کہ تم صرف ظاہري حال دیکھکر متاثر ہوگئے مگر خدا تو نیتوں کو دیکھتا ہے - اس شخص نے بڑي شجاعت سے لڑائي میں حصہ لیا ' لیکن چونکہ خلوص و صداقت کے ثبات سے محروم تھا - اسلیے حرام موت مرکر اپني تمام محنت ضائع کردي اور اسي لیے میں نے اُسے جہنمي کہا :

ان الرجل لیعمل العمل اہل الجنۃ فیما یبدو للناس و ہو من اہل النار	ایک آدمی بظاہر اہل جنت کا کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے ' اور
و ان الرجل لیعمـــل عمل اہل النار فیما یبدو للناس و ہو من اہل الجنۃ (بخاري جزو - ۴ - ص- ۳۷)	ایک آدمي بظاہر دوزخیوں کا طریق عمل اختیار کرتا ہے' لیکن وہ جنتی ہوتا ہے !

اسلام کي دعوۃ اولیٰ کا مقصد مخلصین و قانتین کي ایک پاکباز جماعت کا پیدا کرنا تھا جسکو ہر گروہ ' ہر جماعت ' ہر زندگي ' ہر حال ' اور ہر ایک میں ہونا چاہئیے - فوج کي تنظیم و ترتیب میں بھي ہمیشہ یہی مقصد پیش نظر رہتا تھا اسلیے اگر آب زمزم میں شراب کا ایک قطرہ بھي مل جاتا تھا ' تو اسلام کے دامن خلوص پر اس سے دھبہ آجاتا تھا -

چنانچہ ایک بار غنیمت کی لالچ سے ایک مشرک نے آپکے ساتھہ شریک جہاد ہونا چاہا - اس نے تین بار درخواست کي لیکن آپ نے ہر مرتبہ انکار کردیا - یہ واقعہ تفصیل کے ساتھہ صحاح میں منقول ہے -

بريد فرنگ

(ضرورت قانون سے نا آشنا ہے)

۴ - اگست کو جرمن چانسلر نے برلن میں جو تقریر کي تهی، اسکے اقتباسات لندن ٹائمز نے شائع کیے ہیں - ایک موقع پر وہ کہتا ہے :

"حضرات ! ہم ضرورت کے عالم میں ہیں اور ضرورت قانون سے نا آشنا ہے - ہماري فوجوں نے لکسمبرگ پر قبضہ کرلیا ہے اور شاید وہ اسوقت خاک بلجیم پرقدم زن ہوچکي ہونگي - حضرات ! یہ اقدام بین الملي قانون کے خلاف ہے - یہ بهی صحیح ہے کہ فرانس نے برسیلز میں یہ اعلان کیا ہے کہ جب تک انکے حریف بلجیم کي ناطرفداري کا پاس کرینگے، اسوقت تک وہ بهی لحاظ کریگا - تاہم ہم کو یہ بهي معلوم ہے کہ فرانس تاراج کرنے کے لیے تیار کهڑا ہے - فرانس انتظار کرسکتا ہے مگر ہم انتظار نہیں کرسکتے - ہمارے سرحدي بازو پر فرانسیسي فوج کي نقل و حرکت ہمارے لیے ایک آفت ثابت ہوسکتی ہے - اسلیے ہمیں لکسمبرگ اور بلجیم کے جائز اعتراض کو مجبوراً پامال کرنا پڑا ہے -

ہم علانیہ کہتے ہیں کہ ہم ایک حق تلفی کے مرتکب ہو رہے ہیں، مگر جونہی ہمارا فوجی مقصد حاصل ہوجائیگا، ہم فوراً اسکی تلافی کی کوشش کرینگے - جو کوئی بهی ہماری طرح خطرہ میں ہوگا اور اپنے بلند ترین مقبوضات کے لیے لڑ رہا ہوگا، اسکا صرف یہی ایک خیال ہوگا کہ کسی طرح قطع و برید کرکے اپنا راستہ نکالا جاے "

نیر ایسٹ اپنی تازہ ترین اشاعت کے ایڈیٹوریل نوٹس میں لکهتا ہے :

" انگریزي امیر البحر کے "سلطان عثمان اول" اور "رشادیہ" لے لینے کی خبر سے ایتهنس میں جو مسرت و شادمانی پیدا ہوئي تهی اسکو اس خبر سے کسیقدر صدمہ پہنچا ہوگا کہ جرمنی کے "گیوبن" اور "بریسلا" جہاز اب عثمانی بیڑے کی فہرست میں نظر آتے ہیں - اب بحر ایجین میں بحري قوی کے توازن کا میلان یونان کے خلاف ہے -

جو شخص یہ جانتا ہے کہ ایک طرف تو بعض اعضاء انجمن اتحاد و ترقي کو سالونیکا کی روایات کے ساتھ کسقدر شدید وابستگي ہے، اور دوسري طرف جزائر ایجین کے متعلق ترکوں کی حسیات کیا ہیں؟ وہ اس امر کے معلوم کرنے میں ناکام نہیں رہیگا کہ "گیوبن" کی آمد ایجین کے نا طے شدہ سوال کے لیے ایک سنگین پیچیدگی ہے - غرض حالت سنگین ہے گو اتنی سنگین نہ ہو کہ ان افواہوں کو تسلیم کرلیا جاے، جو ان فقروں کے لکهنے کے وقت مشہور ہو رہی ہیں -

شاید حالات کا سب سے زیادہ تشفي بخش پہلو یہ ہے کہ موسیو وینزیلوس " اتحاد بلقان " کے دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یونان کی تمام دوسري سیاسی جماعتوں کے لیڈر اس نازک وقت میں انکی مساعدت کے لیے بظاہر مستعد معلوم ہوتے ہیں -

اگر ترکی کو غلط مشورہ دیا گیا کہ وہ موجودہ حالت میں اپنے آپ کو بالکل خطرہ کے اندر ڈالدے (جو ایک حماقت ہے جسکے متعلق ہمیں امید ہے کہ ترک اسکے ارتکاب کے قابل نہ ہونگے) تو ایک طرف کے پلہ میں اسکے وزن کا توازن دوسرے طرف کے پلے میں اسکے ہمسایوں کے وزن سے ہوجائیگا "

نیر ایسٹ اسي اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں لکهتا ہے :

" گیوبن " اور اسکے رفیق (بریسلا) کا ایک حریف طاقت کے پاس سے نکلکے ایک نا طرفدار طاقت کے پاس عین جنگ کے زمانہ میں چلا جانا قسطنطنیہ پر ڈپلو میٹک اعتراض کی ایک بنیاد پیدا کرتا ہے - لیکن یہ ایک اہم واقعہ ہے کہ اگر جنگ کا ایک خوفناک انجن معرکہ کی اس صف سے نکلگیا ہے جو ہمارے مقابلہ میں آراستہ کی گئی ہے، تو وہ باب عالی کے ہاتھ میں چلا گیا ہے، اور ہمکو یہ اعتراف کرنا چاہیے کہ جو لوگ اسٹنبول کی پالیسي پر قابض ہیں، وہ مغرب کے دل پر اس احساس کے نقش کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ صلح پسند ارادوں کے متعلق انکے عہد و پیمان میں صداقت و واقعیت ہے "

غالباً نیر ایسٹ کے دفتر میں یہ پیغمبرانہ اخلاق اس وقت ظاہر کیا جا رہا تھا، جب کہ خود یورپ کے باہمی پیمان ہاے صلح و امن کا جنازہ دفن ہوچکا تھا ! سب سے زیادہ دلچسپ حصہ مضمون کے خاتمہ کا ہے :

"انجمن (اتحاد و ترقی) کے ایک حصہ پر افسوس اور دوسرے حصہ کے حوصلوں کی قدر داني کي جا سکتی ہے، اور بہت سے لوگوں سے انہیں عملي ہمدردي بهی حاصل ہوگی، لیکن ہم اس واقعہ کو ایک بد قسمتي خیال کرتے ہیں کہ ان حوصلوں کے خوش کرنے اور ان افسوسوں کے بدلہ لینے کے ذرائع ایسے وقت میں حاصل ہوے ہیں جب کہ قسطنطنیہ کی پالیسي پر متحدہ طور سے دباؤ ڈالنے کے لیے یورپ موجود نہیں ہے " انہ لحسرۃ علي الکافرین و انہ ہوالحق الیقین فسبح باسم ربک العظیم -

---

اسی ہفتہ نیر ایسٹ اپنے ایک دوسرے ایڈیٹوریل نوٹ میں لکهتا ہے :

" یہ اعلان کردیاگیا ہے کہ مصر جنگ کی حالت میں ہے اور انگریزي جماعت کے زیر سایہ ہے - اسکی تفسیر صرف یہ کی جاسکتي ہے کہ سرکاري طور پر خدیو و سلطان کے ساتھ تعلق برطانیہ کے تعلق کے مقابلہ میں کم تسلیم کیا گیا ہے - جسوقت کہ مصر کا براے نام بادشاہ (سلطان المعظم) سنہ ۱۹۱۱ع سے سنہ ۱۹۱۳ع تک جنگ میں مصروف تھا، تو اسوقت وہ جنگ کی حالت میں نہ تھا، مگر اب کہ انگریزی فوج نے ٹیوٹینک شاہنشاہوں (یعني قیصر جرمني اور شاہنشاہ آسٹریا ہنگري) کے مقابلہ میں اپني تیغ علم کی ہے، تو اسکی حالت بالکل برعکس ہے !

ہم کسی روایت کو الٹنا نہیں چاہتے جب تک کہ وہ محض بے ضرر اور خوشنما رہے - مثلاً یہ کہ عباس حلمی (خدیو حال مصر) ایک عثمانی پاشا اور وراثتاً مصر کے وائسراے ہیں - مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ وقت آگیا ہے کہ اس کیپچیولیشن (مشروط اطاعت) کا دور ختم ہوجانا چاہیے جسکی وجہ سے خدیو کی بادشاہي کا استعمال نہایت سنگین طور پر پابزنجیر ہے " یعني نیر ایسٹ کے خیال میں وقت آگیا ہے کہ ترکی کا تعلق مصر سے بالکل منقطع کردیا جاے اور اسکا آخري فیصلہ ہوجاے ! وما تخفی في صدورہم اکبر !

۵ ستمبر کو اس وقتي حکومت نے جمہوریت کا علم اعلان کیا اور وہ بالاتفاق تسلیم کرلیا گیا - نپولین کي بیگم بہاگ کر انگلستان چلي آئي ' اور تمام سلطنتوں میں سب سے پہلے ولایات متحدہ نے فرانس کي جمہوریت کا اعتراف کرلیا -

(محاصرہ پیرس)

لیکن اوبلتے ہوے چشموں' اوبہرنے والي موجوں ' اور بہنے والی طاقتوں کو کون روک سکتا ہے ؟ مکماہون اور نیپولین کے اعتراف شکست کے بعد شاہ پروشیا نے ۴ لاکھہ سپاہیوں کو لیکر پیرس کا محاصرہ کرلیا - اب باشندگان پیرس کے سامنے صلح کے سوا نجات کي اورکوئي راہ نہ تھي - چنانچہ مشہور فرانسیسی سیاسي و مورخ تیارے نے' جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے' اس غرض سے لندن ' وائنا' پیٹرسبرگ کا سفر کیا' لیکن ان سلطنتوں نے بیچ میں پڑنے سے انکار کر دیا -

ژرو یر وزیر خارجیہ فرانس نے خود کونت بسمارک سے صلح کے متعلق گفتگو کي لیکن اوسنے جواب دیا :

" صلح ناممکن ہے ' کیونکہ اسوقت پیرس میں کوئي مستقل حکومت نہیں ہے - ساتھہ ھي پروشیا صوبہ الزاس اور لورین کے الحاق سے دست بردار بھي نہیں ہو سکتي "

اگرچہ فرانسیسیوں نے اپنے مقبوضہ ممالک کے ایک چپہ دینے سے بھي انکار کیا ' لیکن پروشین حکومت نے فتح کے پہلے ھي دن سے اسٹرا سبرگ میں اپنی ایک فوج بھیجدي - اور اس نے اسپر فوجي قبضہ کرلیا -

۱۹ سپٹمبر کو تقریباً نصف ملین پروشین فوج پیرس کے گرد جمع ہوئي اور اوسکے محاصرے کا اعلان کیا - اسوقت پیرس میں ۲۳۰۰۰۰ فوج تھي - اب فرانسیسي صلح سے مایوس ہوگئے تھے ' اسلیے اونہوں نے جان پر کھیل کر مدافعانہ حملے کا عزم کرلیا - حکومت وقتیہ کے بعض ارکان محاصرہ سے پہلے ھي تولوں چلے گئے تھے' اور وہاں سے بیروني دنیا کي خبریں غبارہ کے ذریعہ پیرس کے اندر پہونچاتے رہتے تھے -

جنرل گریبالڈي نے اپنے دونوں لڑکوں کے ساتھہ جمہوریت اعتراف کرلیا ' اور ایک لاکھہ مزید فرانسیسی فوج آکر جمع ہوگئی' لیکن محاصرہ پیرس ھي تک محدود نہ تہا' جنرل بازین نے میٹز میں بھي مجبور ہو کر شکست تسلیم کرلي تھي - باشندگان پیرس پر میٹز کا سقوط نہایت شاق گذرا اور اونہوں نے جنرل بازین پر بھي خیانت کا الزام لگادیا' کیونکہ اوس نے اب تک جمہوریت کا اعتراف نہیں کیا تھا - چنانچہ اوسکے گرفتار کرلینے کا سرکاري اعلان ہوا -

(اتحاد جرمني)

اسي محاصرہ کے زمانے میں جرمني کے تمام مستقل صوبے پروشیا کے ساتھہ ملحق ہوگئے اور جرمني ایک متحدہ سلطنت بن گئی - ولیم اول شاہ پروشیا کو اوسکا بادشاہ بنایا گیا ' اور جنوري سنہ ۱۸۷۱ میں اسکا اعلان عام کردیا گیا - اس طرح اتحاد جرمنی اور " جرمن امپائر " کے اس خواب کي تعبیر ملگئي جو پرنس بسمارک نے دیکھا تہا اور اسکی تعبیر جنگ فرانس و جرمنی کے خون و ہلاکت کے الہ و ڈھونڈھی تھی -

(انعقاد صلح)

اب پروشین فوج کے محاصرہ نے فرانسیسیوں پر دنیا تنگ کردي اور صلح پر بالکل مجبور و مضطر ہوگئے - بالاخر تین ہفتے کي ہنگامي صلح پر دونوں سلطنتوں کا اتفاق ہوا ' اور اس اثناء میں فرانسیسیوں کو مقام بورڈو میں انعقاد مجلس صلح کیلیے وکلاء کے انتخاب کرنے کا موقع دیا گیا - ۲۸ جنوري سنہ ۱۸۷۱ع کو فرانس کي طرف سے ژول ویبز اور پروشیا کي جانب سے بسمارک کا نام پیش کیا گیا - فرانسیسیوں میں وکلاکے انتخاب کے بارے میں سخت اختلاف ہوا ' لیکن ۸ فروري کو جمہوري راے غالب آئي اور ۱۵ وکلاے صلح کا اور انتخاب ہوگیا -

۱۵ فروري کو بورڈو میں تمام وکلا کا جلسہ ہوا' اور موسیو تیارے کو مجلس صلح و حکومت جمہوریہ' دونوں کا پریسیڈنت مقرر کیا گیا - ۲۸ فروري کو بہت سے بحث و مباحثہ کے بعد ایک معاہدہ لکھا گیا جسکے ذریعہ اسٹرا سبرگ اور الزاس کے پورے صوبے' اور لورین کے پانچویں حصے کا الحاق جرمنی کے ساتھہ کردیا گیا - میٹز بھی اس میں شامل تہا - اسکے علاوہ فرانس سے پانچ برس کي مدت میں ۲۰۰۰۰۰۰ گني کا تاوان جنگ بھي دلوایا گیا' اور اسي پر جنگ کا خاتمہ ہوگیا -

اس جنگ پر تقریباً نصف صدي گذر گئي' لیکن فرانسیسیوں کے دل پر اسکا داغ ہمیشہ تازہ رہا -

موجودہ عہد کا بیٹل شپ

فرانس کا ایک جدید ترین جنگی جہاز
(سنہ ۱۹۱۳ع)

ایک وسیع ٹکڑا ہے - اس مقام سے فاصلہ پر ایک کارخانہ ہے جہاں فولاد کی چادریں اور سلاخیں ڈھلتی ہیں - چند کشتیاں ان چادروں اور سلاخوں کو لاکے اس زمین کے ٹکڑے پر ڈالدیتی ہیں - اس مقام پر ریلیں یا الماریاں ہیں جن میں یہ بڑی بڑی چادریں رکھی جاتی ہیں

ان کا طول ۴۰ فیٹ اور وزن ۷ ٹن کا ہوتا ہے - غور کیجیے کہ ایک چھوٹی سی تعمیر گاہ کیونکر اسقدر طویل اور وزنی سلاخوں اور چادروں سے کام لینے کیلیے کافی ہوسکتی ہے ؟

اب ذرا ہموار کرنے والے آلے (پلینز) کو دیکھیے - آپ کو معلوم ہوگا کہ جیسے ایک تولنے والی مشین ہے اور اس کے پچھلے مقام پر ایک آدمی کھڑا ہے - یہاں پر جو چادریں رکھی ہیں انکا سرا پیچھے کی طرف ہوتا ہے - اور وہ آدمی انکے سرے کے برابر برابر دوڑتا چلاجاتا ہے اور انارے ہموار کرتا جاتا ہے - اسکی روز ۳۰ میل کی ہوتی ہے - بظاہر یہ مسافت کافی معلوم ہوتی ہے اور ایک یا دو سال پہلے کافی سمجھی بھی جاتی تھی' مگر اب اسکو ادارہ ماضی سمجھیے کیونکہ یہ مسافت بالکل ناکافی ہوگئی ہے اور اب فولادی چادروں کا طول ۳۰ فیٹ اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے

تعمیرگاہ میں ہرشے پریشان کا ہوتا ہے اور انکی روانگی کی ایک منزل مقصود متعین ہے - سلاخوں اور چادروں کے ہزارہا ٹکڑے ہوتے ہیں - مگر یہ عجیب بات ہے کہ جو ٹکڑا جہاں جانا چاہیے ٹھیک اسی مقام پر جاتا ہے' اور ذرا بھی بے ترتیبی نہیں ہوتی - اور دیکھیے یہ چوڑی سلاخیں ہیں - انکے کناروں کو اسطرح ہونا چاہیے جسطرح کاڈروں کے کنارے مڑے ہوتے ہیں - یہ سلاخیں بسرعت تمام ایک دبانے والی مشین میں چلے جاتے ہیں' اور جب چند سکنڈ کے بعد نکلتے ہیں تو انکی وہی شکل ہوجاتی ہے جو مطلوب و مقصود ہے - اسکے بعد ایک اور مشین ہے جو مختلف شکل کے کونوں میں انہیں کاٹدیتی ہے

اب دوسری طرف نظر اٹھا دیکھیے - یہاں سوراخ کرنے والی مشینیں ہیں - یہاں جو سوراخ ہوتے ہیں انکی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کیل کو نہایت مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں - اس مقام پر آپ کو کچھ آدمی سیاہ عینکیں لگائے ہوے نظر آتے ہونگے انکے ہاتھوں میں لچکدار پائپ ہیں - ان پائپوں سے نیلگوں گیس نکلتا ہوا نظر آتا ہوگا - یہ گیس آکسی ایسٹیلین کے شعلے ہیں جو سخت سے سخت لوہے کو بھی لمحوں کے اندر نرم کردیتے ہیں

اب آپ جہاز کی کمانیوں کے نیچے کھڑے ہوں - یہ کمانیاں نصف حصہ تک فولاد کی چادروں سے مندھی ہوئی ہیں ٹھن - ٹھن ٹھن .... یہ ہتھوڑوں کی آواز ہے جو مسلسل فولاد کی چادروں پر پڑ رہے ہیں - اور گویا اپنی اہنی ہنسی میں قہقہا لگا رہے ہیں کہ باوجود ایسی ایسی عظیم الشان مشینوں کی ایجاد کے ابتک انسان کی دستی صنعت سے صناعۃ بے نیاز نہیں ہوسکی ہے !!

یہ ہتھوڑے چادروں کے ٹکڑوں کو جا بجا جوڑ رہے ہیں -

اب ذرا جہاز کے مختلف اجزاء و حصص کی ترتیب سمجھہ لیجیے - سب سے پہلے جہاز کا پیندا ہوتا ہے جسکو انگریزی میں "کیل" کہتے ہیں - اسکے بعد دو باہر کی طرف اور اوپر کی جانب نکلی ہوئی کمانیاں ہوتی ہیں' جنکو انگریزی میں "رب" کہتے ہیں - یہ کمانیاں پیندے کے دونوں طرف ہوتی ہیں' اور انکی شکل بالکل اس طرح کی ہوتی ہے' جیسی چت لیٹنے کے وقت ہماری پسلیوں سے پیدا ہوجاتی ہے - ہماری پسلیوں پر گوشت اور کھال کا غلاف ہے - اسی طرح جہاز کی ان "پسلیوں" پر بھی آہنی چادروں کا غلاف ہوتا ہے -

اتنا تو آپ خود قیاساً اندازہ کرلےسکے ہونگے کہ ایک جہاز میں کتنی ملیں چھوٹی بڑی کیلیں ہوتی ہونگی جنسے جہاز کی زمین تیار ہوتی ہے -

(کمپریسر)

پورٹسموتھہ کی تعمیرگاہ میں ایک کمپریسر (یعنی ہوا کو دبانے والی مشین) ہوتی ہے - یہ مشین ہر منٹ میں ۴ ہزار فیٹ مربع ہوا کو فی انچ سو پونڈ وزن کے اوسط سے دباتی ہے - یعنی اسکی ایک انچ ہوا میں اتنی طاقت ہوتی ہے جتنی ایک سو پاونڈ وزن کی کسی چیز میں ہوسکتی ہے !

اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ جب ہوا دبائی جاتی ہے تو اسمیں کتنی طاقت پیدا ہوجاتی ہے !

اس مشین کے جوڑنے اور بنانے میں بڑی رقم صرف ہوتی ہے - اسکا ہر ہینڈل ٹول جب چلتا ہے تو ۴۵ پونڈ خرچ کراتا ہے' اور پھر ایسے ہنڈل ٹول ایک دو نہیں بلکہ بہت سے درکار ہوتے ہیں

(ہوائی ہتھوڑے)

یہاں آیکر ہوائی ہتھوڑے بھی نظر آوینگے - ان میں سے ہر ہتھوڑے کی ایک ضرب کا وزن ۳۴ پونڈ ہوتا ہے - ان ہتھوڑوں تک ہوا ربر کے پائپوں میں سے آتی رہتی ہے جو ڈنک کے گرد سانپ کی طرح پیچ کھائے پڑے رہتے ہیں - ان ہوائی ہتھوڑوں کے چلانے کے لیے ہاتھہ کی سخت گرفت کی ضرورت ہوتی ہے - ابتدا میں مزدوروں نے انکے چلانے سے انکار کردیا تھا - کیونکہ انکے چلانے کے بعد انکے ہاتھہ اور بازو مجسم رعشہ ہوجاتے تھے - واقعی انکی یہ شکایت بجا تھی کہ عدیم طاقت ہوائی ہتھوڑوں کے پکڑنے سے انکے عضلات اور اعصاب کانپنے لگتے ہیں - مگر عادت کا دبدبہ بھی کچھہ کم مضبوط نہیں ہے - مزدور جب چند دن تک کام کرتے رہتے ہیں تو بتدریج عادی ہوجاتے ہیں' اور اسکے بعد انہیں ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی

(کرین اور لیٹری)

جب جہاز کا راستہ میں ہوتا ہے اور اسکا اساسی و اصلی حصہ بنایا جاتا ہے' نیز جب وہ پانی میں اتار دیا جاتا ہے اور اسکے باقی حصہ کی تکمیل ہوتی ہے' تو ان دونوں حالتوں میں وزنی چیزوں کے اٹھانے کیلیے کرین اور لیٹری نامی آلات بار برداری کی ضرورت ہوتی ہے - ایک لیٹری کی قیمت ۴۰ ہزار پونڈ ہے -

ملکہ الیزبتھ کے عہد کا ایک جنگی جہاز (سنہ : ۱۵۵۸ م)

ایک دوسرا قدیم برطانی جنگی جہاز جنگ اسپین میں (سنہ ۱۵۸۷ م)

بحــریات حدیثہ

مراکب بحریۂ عظیمہ

و السابحات سبحا !

بیٹل شپ

عظیم الشان جنگی جہازوں کا وجود اور انکے ہولناک اور مہیب آلات دنیا کے تئے علمی دور کا سب سے زیادہ خونریز منظر ہیں سائنس نے آج اپنی قوت کی سب سے بڑی نمایش جس میدان میں کی ہے' وہ بحری آلات و اساطیل ہی کا خوفناک میدان ہے !

موجودہ جنگ یورپ نے کرۂ ارضی کے خشکی اور تری' دونوں میں آتش ہلاکت مشتعل کردی ہے : ظہر الفساد فی البر والبحر بدقسمت بحری انسان ! خشکی کا معرکۂ زار فرانس' آسٹریا ہنگری' اور روس کا مشرقی حصہ تھا جو اچھی طرح گرم ہوچکا ہے' لیکن آنے والا بحری معرکہ ابھی باقی ہے جو بحر شمالی اور بالٹک کی سطح آبی کو رنگین کریگا' اور ملکۂ بحر (انگلستان) اپنے تخت خونیں پر آگ اور دھویں کا نقاب ڈالکر جلوہ افگن ہوگی - یہ حصہ پہلے حصے سے بھی زیادہ ہولناک ہوگا اور انگلستان اور جرمنی کا بحری تصادم قوتوں کی سب سے بڑی ٹکر ہوگی جو ابتک دنیا میں ہوئی ہے !

بحری میدان کے تمام معرکوں کا دار و مدار جنگی جہازوں کے تقسیم و تعداد اور انکے ضعف و قوت پر ہے' اور جب تک انکے متعلق کافی معلومات حاصل نہوں' بحری واقعات سے صحیح دلچسپی پیدا نہیں ہوسکتی - لیکن ہندوستان میں عام طور پر بہت کم لوگوں کو انکا حال معلوم ہے - حتی کہ ہزارہا اخبار بین اشخاص یہ تک نہیں جانتے کہ اجکل روزانہ تار برقیوں میں جنگی جہازوں کی جن قسموں کا تذکرہ ہوتا ہے' انسے کس قسم کے جہاز مراد ہیں' اور کروزر' اللٹ کروزر' سب میرین' دسٹرائر' ڈریڈ ناٹ' بیٹل شپ' تار پیڈو' وغیرہ اقسام میں باہم کیا فرق ہے ؟

اسلیے ہم چاہتے ہیں کہ آجکل کی بحری ترقیات کے متعلق ایک سلسلۂ مضامین شروع کریں - سب سے پہلے بیٹل شپ جہازوں کی صنعت اور مالی مصارف کے متعلق چند دلچسپ معلومات فراہم کرینگے -

(ہولناک صناعی نمائش)

ایک بیٹل شپ کی ساخت میں دو سال اور دوملین پونڈ سے زائد روپیہ خرچ ہوجاتا ہے - اتنی مدت اور یہ رقم بجاے خود بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے' لیکن اگر آپ بیٹل شپ کی ساخت کے طریق پر ایک نیم تفصیلی نظر بھی ڈال لیں اور ساتھہ ہی ہم کی اہمیت اور وسعت کو بھی پیش نظر رکھیں' تو یہ دونوں چیزیں ذرا بھی آپکے لیے تعجب انگیز نہ ہونگی -

ایک بیٹل شپ میں ۹ ہزار ٹن (ایک ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے) تو صرف فولاد کی چادریں اور آہنی لوہے ہوتے ہیں' اور اسکی ذرع ۵ ہزار ٹن کی ہوتی ہے -

اسکی مختلف مشینیں جنکی مدد سے وہ چلتا ہے' ۳۵۰۰ ٹن کی ہوتی ہیں' اور اسیقدر وزن اسکے اسلحہ کا بھی ہوتا ہے -

اتنے وزنی جہاز کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کی تعمیر گاہ جدید ترین آلات سے آراستہ ہو - مثلاً کسی زمانے میں تعمیر گاہ کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک پرزوں وغیرہ کے لیجانے کے لیے ۳۰ یا ۴۰ ٹن وزن تک لیجانے والے آلات بار برداری کافی ہوتے تھے' مگر اب چونکہ جہازوں کا مجموعی وزن بہت بڑھگیا ہے' اسلیے یہ آلات ناکافی ثابت ہوے ہیں - اسوقت جس تعمیر گاہ میں بیٹل شپ بنتے ہیں' اسکے لیے کم از کم ایک سو ٹن وزن اٹھانے والے آلات چاہئیں !

اس قسم کے ایک آلے کی قیمت ۶ ہزار پونڈ ہوتی ہے - یعنی ۹۰ ہزار روپیہ !! -

بیٹل شپ میں ایک خاص قسم کا پہیا ہوتا ہے جسکو اصطلاح بحریات میں " ٹربائن " کہتے ہیں - اس پہیے کے بنانے کے لیے جتنی مختلف قسم کی مشینوں کی ضرورت ہوتی ہے' انکی قیمت ۲۰ ہزار پونڈ ہے ! !

جہاز کی ضروریات تعمیر کی یہ بالکل معمولی مثالیں ہیں' ورنہ یوں تو ایک ایک پرزے اور ایک ایک حصہ کے لیے صدہا بیش قیمت آلات کی ضرورت ہوتی ہے -

علم میکانک کا اصل مقصد یہ ہے کہ جو کام انسان دیر میں اور زیادہ محنت سے کرتا ہے' وہ آلات کے ذریعہ تھوڑے وقت اور کم محنت میں انجام پذیر ہو جاتا ہے -

مسٹر فالف (جنھوں نے خود ایک تعمیر گاہ میں جاکر تفصیل کے ساتھہ جہازوں کو بنتے دیکھا ہے) " لنڈن میگزین " میں لکھتے ہیں:

" میں نے بیٹل شپ کی تعمیر گاہ میں انسانی محنت بچانے والے آلات کی ایجاد کے عجائب و غرائب دیکھے - بعض مشینوں کو دیکھا کہ وہ فولاد کی چادروں میں برق کی سرعت کے ساتھہ سوراخ کر رہی ہیں - بعض ایک ایک انچ موٹی چادروں کے کنارے اسطرح برابر کر رہی ہیں جیسے ایک نہایت چابکدست بڑھئی کسی معمولی لکڑی کے تختے کے کنارے ہموار کرتا ہے - ایک طرف دیکھا کہ بعض حیوانی جبڑوں کی شکلیں اور رولر ہیں جو موٹی موٹی فولادی چادروں کو دباکے اسطرح حسب مرضی موڑ دیتے ہیں' جسطرح ہم تم معمولی کارڈ کو اپنی چٹکی میں دبا کے موڑ دیں ! - ان موڑنے والی مشینوں میں سے صرف ایک مشین کے نصب کرنے میں ۹ ہزار پونڈ صرف ہوتے ہیں !

یہ مشینیں جسطرح فولادی سلاخوں اور چادروں پر اپنے تصرفات کرتی ہیں' اسکا منظر بھی نہایت عجیب و غریب اور سحر آفریں ہوتا ہے -

تھوڑی دیر کے لیے اپنی قوت متخیلہ سے کام لیجیے اور یہ تصور کیجیے کہ ایک طویل کھلا راستہ ہے - اسکے ایک طرف زمین کا

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک قطرہ نگلنے ہی سے پل میں آپکی پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۵ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی ہ پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶/۲ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و ہول سیلر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سر دھونے سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

۲۵۰ ٹن کا ایک کرین جسکا قطر ۱۰۰ فیٹ کا ہو اور وہ بوجھ کو سطح زمین سے ۱۶۵ فیٹ کی بلندی پر اٹھا لیجاتا ہو' ۴۰ ہزار سے بھی زیادہ قیمت پر ملتا ہے!

یہ تو صرف اسکی قیمت تھی - اب اسکے نصب کرنے کے مصارف کو بھی سامنے لایئے تو فی کرین ۵۰ ہزار پونڈ صرف ہوتے ہیں!!

(بحري معمار)

جہاز کی تعمیر گاہ میں تربیت یافتہ بحری معماروں کا ایک معقول اسٹاف ہونا چاہیے - کیونکہ جب امیر البحر کے صیغہ تعمیر سے کسی نئے جہاز کا خاکہ آتا ہے تو وہ اسی اسٹاف کو دیا جاتا ہے - اس خاکے میں جہاز کے محض اصلی خطوط دکھائے جاتے ہیں - خاکے کے بقیہ حصہ کی تکمیل نقشہ کشی (ڈرائنگ) کے دفتر کے اسٹاف کا کام ہے -

تکمیل کے بعد خاکہ ایک اور صیغہ میں چلا جاتا ہے - یہاں اس خاکے کے مطابق پتلی لکڑی کا ایک جہاز نمونہ کے طور پر بنایا جاتا ہے' مگر وہ جوڑا نہیں جاتا - یعنی اسکے تمام حصے علحدہ علحدہ رہتے ہیں - یہ لکڑی کا جہاز اسٹیل ورکس (معمل فولاد) میں بھیجدیا جاتا ہے - اسٹیل ورکس میں ان لکڑی کے پرزوں کے نمونے پر فولاد (اسٹیل) کے پرزے ڈھلتے ہیں -

جب پرزے ڈھلکر آنے لگتے ہیں تو اسوقت سے تعمیر کا اصلی کام شروع ہوجاتا ہے' لیکن ڈھلائی کے آغاز سے پہلے صرف خاکہ بنانے اور لکڑی کے نمونہ وغیرہ کے کام میں ۲ مہینہ لگ جاتا ہے!

(آہنی جلد)

جب چادروں پر چادریں رکھدیتے ہیں - جب کہیں جاکر جہاز کی عظیم الشان آہنی جلد تیار ہوتی ہے - ۴ - مہینہ میں جہاز اس قابل ہوجاتا ہے کہ اسکی جلد پر محافظ ذرع رکھی جاسے - تاہم اسوقت تک یہ ذرع چڑھائی نہیں جاتی جب تک کہ جہاز پانی میں اتر نہیں جاتا - آغاز ساخت سے ۹ مہینہ کے بعد جہاز کو اس قابل ہوجانا چاہیے کہ اس میں آگے بڑھانے والی (پراپلر) مشین لگائی جا سکے -

جب پانی کے اندر رہنے والا حصہ اپنی جگہ پر جڑ جاتا ہے تو جہاز پانی میں اتارا جاتا ہے - اسکے بعد اندرونی حصے کے جڑنے کے وقت طلب کام کا نمبر آتا ہے - جہاز جسوقت پانی میں اتارا جاتا ہے' اسوقت وہ آہنی جلد' بالائی سطح' اور داخلی انتظامات کا ایک سرسری خاکہ ہوتا ہے' مگر آغاز ساخت سے دو سال کی مدت میں عموماً بالکل مکمل ہوجاتا ہے -

(البقية تتلى)

جرمن نو آبادیاں

شہزادہ بسمارک اپنے زمانہ میں دنیا کا ایک سب سے بڑا سیاسی انسان تھا - وہ جب تک جرمنی کا وزیر اعظم رہا اس نے ہمیشہ اپنی تمامتر توجہ اور کوشش ملک کی اندرونی اصلاح اور استحکام تک محدود رکھی' اور جرمن مدبروں کے شور و غوغا کے با وجود اسنے کبھی بھی نو آبادیوں کے قائم کرنے کی طرف توجہ نہ کی - اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اس میدان میں انگلستان' فرانس' اور روس سبقت لیگئے - لیکن جب تجارت کی ترقی اور اطمینان و فارغ البالی کیوجہ سے جرمن قوم میں روز افزوں ترقی ہونے لگی اور جرمن حوصلوں اور ہمتوں کے لیے جرمن قلمرو ناکافی ثابت ہوئی تو نو آبادیوں کی فکر دامنگیر ہوئی' اور افریقہ اور چین میں چند نو آبادیاں قائم کی گئیں -

اگرچہ یہ نو آبادیاں سیاسی اور تجارتی حیثیت سے چنداں اہم نہیں ہیں' خصوصاً دماغ' محنت' اور روپیہ کی ان قربانیوں کی تو ہرگز مستحق نہیں ہیں' جو جرمنی نے ان نو آبادیوں کے حاصل کرنے کے لیے کی ہیں' تاہم اشک شوئی کا سہارا ضرور تھیں - لیکن موجودہ جنگ سے جرمنی کو سب سے پہلا نقصان یہ پہنچا ہے کہ اسکی نو آبادیاں ایک ایک کرکے اسکے ہاتھ سے نکلی چلی جا رہی ہیں' اور اگر یہی رفتار رہی تو خوف ہے کہ جرمنی شاہنشاہی جو نہایت سخت عرقریز اور جانفشاں کوششوں کے بعد یورپ کے دایرہ سے نکلکر افریقہ اور ایشیا تک پہنچی تھی' کہیں سمٹکے پھر اسی یورپین مقبوضات کے دائرہ میں نہ آجاسے' جسمیں وہ بسمارک کے وقت میں محدود تھی -

مسٹر چرچیل سابق وزیر جنگ برطانیہ
وحال وزیر صیغۂ بحریہ

چین میں " کیا چوا " کو جاپانی بیڑے نے محصور کر لیا ہے - اب وہ مرکزی حکومت سے بالکل منقطع ہوگیا ہے -

ادھر افریقہ میں ٹوگولینڈ اسکے ہاتھ سے نکل چکا ہے - یہاں دنیا کا ایک سب سے بڑا لاسلکی (بے تار کی تاربرقی کا) اسٹیشن تھا - ریلوے لائنیں تھیں جو اچھی طرح چل رہی تھیں اور انسے معقول نفع ہوتا تھا - مقام بنجلی میں کچے لوہے کی کانیں بھی ہیں جنسے ۷۰ فیصدی کار آمد لوہا نکلتا ہے - جرمنی یہاں ایک لوہے کا کارخانہ بھی قائم کرنیوالی تھی -

مقام ہربرٹ شو بھی جرمنی کے ہاتھ سے نکلگیا ہے - "ہربرٹ شو" نیو پومیرانیا میں واقع ہے جو بحر پیسفیک کے جنوب میں ہے - یہ مقام جرمن نیو گالینا کا پایہ تخت تھا اور وہاں جرمن گورنر رہا کرتا تھا -

یہ سمجھنا تو بالکل حماقت ہوگا کہ جرمنی کو پیشتر سے ان نقصانات کی اطلاع نہ تھی - کیونکہ کم ازکم مشرقی افریقہ کی نو آبادیوں کے متعلق جو برٹش طاقت سے بالکل ملحق ہیں' یہ بالکل ظاہر بات تھی کہ چند گھنٹوں کے اندر ہی انگلستان ان پر قبضہ کرلیگا - پس معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی قسمت کا اصلی فیصلہ یورپ کے میدان جنگ ہی کو قرار دیا ہے اور سمجھتی ہے کہ یہاں کا فیصلہ تمام کرۂ ارضی کیلیے ناطق ہوگا!

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

نمبر ۱۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta : Wednesday September 23. 1914.

جرمني کا اول درجہ کا ترپیڈ ناٹ جنگی جہاز "ہالستن" جسکا وزن ۱۶ ہزار ٹن ہے -

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ : ۱۸)
" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۶]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

لو اے که مصر سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانهٔ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عنادین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و اسم بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر اسے ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالسنۃ والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا اطراء مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے اعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالیٰ نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فصل مخصوص اور موہبت و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نادرہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلیٰ اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلیٰ ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحیدہ و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی

ضمیمه مدوره:

نعرهٔ حسن ز طبل جنگ

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائی !

Tel. Address :- "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 948.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad,

14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta : Wednesday, September, 23. 1914.

(کشف حقیقت)

گو اس ہفتہ نے بھی جرمن افواج کی رجعت کا راز حل نہ کیا ہو' مگر تاہم تاریخ جنگ میں یہ ہفتہ ہمیشہ نمایاں ضرور رہیگا - کیونکہ اس نے واقعات کے سمجھنے میں اچھہ نہ کچھہ مدد ضرور دی ہے -

۷ - ستمبر سے خبروں نے جس انقلاب حالت کی اطلاع دینا شروع کیا ' انکا مقصد حسب قاعدہ اخبار جنگ بالکل مشتبہ تھا ' اور یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ جرمن فوج پیرس سے ۲۰ - میل کے فاصلے تک پہنچکر خود ہٹ گئی یا ہٹا دی گئی ؟ گو دنیا اور گذشتہ ایک ماہ سے اس قسم کے واقعات کے سمجھنے کیلیے جو سمجھہ بخشی ہے ' اسکا فیصلۂ قطعی پہلی ہی صورت کی طرف تھا ' تاہم خبروں کا تحکم اسکے خلاف تھا -

چنانچہ جو تار مسٹر ولیم میکس ویل نے پیرس سے بوردیو بھیجا تھا ' وہ ان لفظوں میں ہم تک پہنچایا گیا :

" جرمن افواج بالکل پھنس گئی ہیں - انکا اپنے ملک میں صحیح سلامت پہنچ جانا معجزہ سے کم نہ ہوگا - اب پیرس کا محاصرہ نہیں ہوسکتا - گورنمنٹ فوراً پیرس میں واپس آسکتی ہے "

اسکے صاف معنی یہ تھے کہ جرمن افواج کسی نہایت ہی ہولناک مصیبت میں پھنس گئی ہیں اور حریفوں کے تاخت و تاراج نے انہیں پیچھے ہٹا دیا ہے -

جو خیال اس تار میں ظاہر کیا گیا ہے' اگر ایسا ہی ہو تو یہ بہت عمدہ بات ہے ' لیکن دنیا کو جرمنی کے متعلق جو کچھہ معلوم ہے اسے اسقدر جلد بھلادینے کیلیے طیار نہیں کہ چھہ ہفتے کی جنگ سے اسکی قوت کا بالکل خاتمہ تسلیم کرلے - بلکہ یہ ایک ایسا مسرت انگیز خیال ہے جو جنگ کے فریقانہ ادعاوں کے سوا کبھی زبان تک لایا بھی نہیں جا سکتا -

لیکن بہ تمام عمدہ اس اعتراف کے تکرار و اعادے میں بسر ہوا کہ جرمنی کا پیچھے ہٹنا خود اسی کا ایک اختیاری فعل تھا نہ کہ کسی دوسری قوت کا جبر - جب وہ پیچھے ہٹنے لگی تو متحدہ افواج نے بڑھکر اپنے پچھلے مقامات پر قبضہ کرنا شروع کردیا اور اس ادبار و اقدام میں جگہہ جگہہ باہم مڈبھیڑ بھی ہوتی رہی " جس میں متحدہ افواج کامیاب رہیں "

ساتھہ ہی اس ہفتہ نے اس امر کا بھی فیصلہ کردیا کہ جرمنی کی یہ رجعت کسی طویل واپسی کیلیے نہیں تھی ہے جیسا کہ خیال کیا گیا تھا اور اسکی تعبیرِ واپسی کو " معجزہ " سے تشبیہ دی تھی' بلکہ یہ کسی غیر معلوم مصلحت کی بنا پر ایک محدود واپسی ہے اس نے صرف اپنا آخری خط ہجوم چھوڑ دیا ہے اور سرحد بلجیم سے لیکر ایک نہایت وسیع فرانسیسی رقبے پر بدستور قابض ہے - نیز وہ مورچہ بند ہیں اور جہاں آکر رک گئے ہیں' وہاںسے ابتک نہیں ہٹائے جا سکے' اگرچہ جہاںسے وہ ہٹ آئے تھے' وہانسے " ہٹا دیے گئے "

اسکا بڑا ثبوت یہ ہے کہ ابتدا کے دو چار دنوں تک جن مقامات کے نام لیے گئے تھے کہ جرمن فوج وہاں سے ہٹ آئی ہے یا " ہٹا دی گئی ہے " ابتک انکی کوئی اہم اور موثر اضافہ نہیں ہوا ہے' اور تمام عرصہ صرف مقابلوں ' حملوں ' فوجی جوابوں ' اور استحکامات و حصار کی خبروں ہی میں گذر گیا ہے - حالانکہ اگر جرمن افواج واپس ہو رہی تھیں تو ضرور تھا کہ وہ واپس ہوتیں' جس طرح کہ واپس ہونے والے واپس ہوتے ہیں ' نہ کہ وہ کچھہ کرتیں جو وہ کر رہی ہیں -

تمام خبروں کی ترتیب سے صورت حال یہ معلوم ہوتی ہے کہ جرمن فوجیں اپنے خط ہجوم و اقدام میں مشرقی جانب لو میرس اور اوسکے پیچھے ویٹری لی فرانسوا تک پہنچ گئی تھیں - لیکن وہ بکایک پیچھے ہٹیں' اور انکے قلب اور میمنہ کی نسبت پچھلے ہفتہ خبر ملی کہ " سواسنس " تک ہٹتا ہوا چلا آیا ہے جو نہر " اسمی " کے کنارے ہے' اور پیرس سے جانب شمال تقریباً ۴۰ میل پر واقع ہے - اس سے مشرق میں کسی قدر نیچے (جنوب رویہ) ریم ہے' اور ریم کے بعد ایک خط وردن تک چلا گیا ہے -

سگنل کے ذریعہ پوچھتا ہے کہ " تمھیں ظالم ایمڈن کی بھی کچھ خبر ہے " ؟

ایں سخن را چہ جوابست ' توہم می دانی !

پھر جب اسکے سر پر پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ " کمبخت ایمڈن میں ہی ہوں " !!

خیر ' یہ تو اس ایمڈن کی کرشمہ سازیاں تھیں - لیکن یکایک ساحل زنجبار کے قریب ایک بحری معرکے کی خبر بھی آئی ہے جسمیں جرمن کروزر کو لنکز برگ نے انگریزی کروزر " پیگا کس " کو غرق کردیا - اس تار میں پہلی مرتبہ یہ نئی حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ زنجبار کے پاس ایک جرمن کروزر موجود ہے جسکی توپیں ۴-۱۰ انچ کی ہیں -

زنجبار مشرقی افریقہ میں ہے - اسکے ساتھ ہی جرمن نوآبادی پھیلی ہوئی ہے اور اسپر انگریزی قبضہ کی خبر دیگئی ہے - نقشہ کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مشرقی افریقہ عین بحر ہند کا ساحل ہے ' اور وہاں کے ایک تیز رفتار کروزر کیلیے ہندوستان کے تمام ساحلی مقامات کا راستہ بالکل کھلا ہوا ہے - وہاں جرمن کروزر کی موجودگی افریقی جرمن نوآبادیوں کے مسئلہ کو بھی پیچیدہ کردیتی ہے -

اسی سلسلے میں ان سب سے اہم تر آخری واقعہ وہ ہے جو مدراس میں واقع ہوا ہے - ابتک تو صرف سمندر کے اندر جہاز غرق کیے جا رہے تھے - لیکن اب ایک بہت بڑے ساحلی شہر پر گولہ باری تک نوبت آگئی ہے !

یقینی طور پر معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ یہ کس جہاز کی کارستانی تھی ؟ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا جہاز ہو اور ممکن ہے کہ ایمڈن ہی ہو - بہر حال اس وقت تک حادثہ کی تفصیل حسب ذیل معلوم ہوئی ہے :

" ۲۲ - کی رات کو نو بجے یکایک ایک گولہ برما اوائل کمپنی کے تیل کے خزانے پر گرا جس سے تیل میں آگ لگ گئی - پھر دوسرا گولہ آیا جس سے دوسرا خزانہ مشتعل ہوا - اسکے بعد متصل کئی گولے آتے رہے - آخر میں' مدراس کے قلعہ پر گولہ باری ہوئی مگر قلعہ سے بھی جواب دیا گیا اور اسکے بعد جہاز چلا گیا -

تیل کے خزانے جل گئے - نیشنل بنک کی عمارت کا بڑا حصہ گرگیا - نئے پورٹ ٹرسٹ پر بھی گولے پڑے اور کثیر نقصان ہوا - اوائل کمپنی کے دو پہرہ دار زخمی ہوے - ایک مر چکا ہے - ایک ہندوستانی پولسمین کو بھی بندرگاہ میں گولہ لگا اور مر کر بہہ گیا - مدراس سیلنگ کلب بالکل برباد ہوگیا ہے - ریل کی مال گاڑیاں بھی مضروب پائی گئیں "

ہم یقیناً اب بھی پبلک کو اطمینان دلائینگے کہ صرف ان حوادث کی بنا پر وہ اپنا اطمینان نہ کھوے اور ہر صاحب اثر شخص کوشش کرے کہ غلط اور خود تراشیدہ افوا ہیں (جو اکثر حالتوں میں گورنمنٹ سے زیادہ خود ملک کیلیے مضر ہوتی ہیں) پھیلنے نہ پائیں' لیکن ساتھہ ہی ہم سمجھتے ہیں کہ واقعات کے رفتار کی ایسی عجیب و شدید تیزی کا اثر کھونے کیلیے جو اب ۷۵۶۶۰۰ - پونڈ کے جہازی نقصان سے گذر کر عمارتوں' مال و متاع کے ذخیروں' اور انسانوں کی جانوں تک پہنچ چکا ہے ' محض زبانی تسلیاں کافی نہیں ہیں -

افکار و حوادث

حیات بعد الممات !

موجودہ جنگ یورپ دنیا کیلیے ایک عہد انقلاب و تجدد ہے - وہ دنیا کے نقشے کو بدلدیگی' درسگاہوں کے جغرافیے از سر نو بنائے پڑینگے' اور حکومتوں اور قوموں کو نمایاں کرنے والے رنگوں میں جو بڑے بڑے نقشوں کے اندر بھرے جاتے ہیں' نہیں معلوم کیا کیا تبدیلیاں ہوجائینگی ؟

مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ اسکی قوت انقلاب کی سطوت' سطح زمین کی تقسیم و تحدید ہی تک محدود نہیں ہے' بلکہ وہ دنیا کے علمی و مادی عقائد میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا کردیگی -

دنیا آجتک موت و حیات کے عقدہ کو حل نہ کرسکی - اس غیر معلوم آغاز عالم سے لیکر جسوقت سے کہ انسانی دماغ و مدرکہ نے زمین پر نشو و نما پائی' اسوقت تک دنیا کا غیر متزلزل اعتقاد یہ رہا ہے کہ فنا کے بعد بقا نہیں' موت کے بعد زندگی نہیں' اور جو وجود ایک مرتبہ موت کے پنجے میں چلا گیا ' وہ پھر دوبارہ واپس نہیں آسکتا -

لیکن جو عقدہ آجتک امن اور زندگی کی مہلتوں میں حل نہیں کیا جا سکا تھا ' معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ نے خون اور موت کی قوت سے اسے حل کردیا ہے - اور زندگی کو موت سے بدلدینے والے وقت نے دعوا کیا ہے کہ وہ موت کو زندگی سے بھی بدلدے سکتا ہے !

بظاہر یہ بات کتنی ہی عجیب سمجھی جاے لیکن واقعہ یہی ہے کہ مردے زندہ ہوگئے ہیں - عجیب و غریب جرمنی فرانس کے قلعوں کے سامنے خواہ کتنی ہی نامعقول اور بے معنی طور پر آگے بڑھی ہو' لیکن اسمیں شک نہیں وہ موت و حیات کے اس لاینحل عقدہ کے حل کرنے میں تو اس نے بہت ہی معقول اور معنی خیز پیش قدمی کی ہے !

۹ - اگست کا واقعہ ہے کہ روس اور جرمنی کے جنگی جہازوں میں ایک مقابلہ ہوا اور دونوں نے اپنی قوت سے زیادہ کام لینا چاہا - جرمن کروزر کا نام "ایمڈن" تھا' اور روسی کروزر کا "اسکولڈ"- کچھہ عرصے تک کشمکش جاری رہی - بالاخر "ایمڈن" نے "اسکولڈ" کو ڈبادیا -

لیکن چونکہ موجودہ جنگ میں کمبخت جرمنی کیلیے کامیابیوں کے اندر بھی ناکامی ہوتی ہے اور فتح میں بھی شکست' اسلیے قدرتی طور پر اس واقعۂ فتح کے ساتھہ ایک حادثۂ شکست کا پیوند بھی ضروری تھا - چنانچہ "ڈیلی میل" کے معزز نامہ نگار نے اطلاع دی کہ " گو روسی جہاز کو اسے ڈبادیا لیکن ساتھہ ہی خود بھی غرق گیا " :

گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد !

یہ حادثہ مقام "وائی ہے وائی" کے سامنے گذرا تھا - ہمیں معلوم نہیں کہ موجودہ فن اسپر یچو ایلزم (روحانیات و استحضار ارواح) نے عمق سمندر میں بسنے والی روحوں کے متعلق بھی کوئی مشاہدہ کیا ہے یا نہیں جیسا کہ پروفیسر روابرھار نے ارواح ارضیہ کے برزخ روحانی کے متعلق کیا تھا - تاہم نہ تو

اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہٹے اور سواسنس میں مورچہ بند ہوکر شمالی رخ قینچی کے دو شاخے کی صورت میں "نایون" اور "لیون" تک پھیل گئے ' اور " نایون " سے مشرقی جانب " ریم " کے نا ہموار حصے سے ہوتے ہوے ورڈن کے شمال تک ایک خط قائم کردیا -

بحالت موجودہ بھی وہ پیرس سے تقریباً ۴۰ یا ۴۵ میل کے فاصلے پر ' اور سرحد فرانس کے اندر بخط مستقیم ۸۰ - میل سے زیادہ بڑھے ہوے ہیں -

۱۷ - ستمبر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی واپسی کی سمت سے بڑی جنگ اسی مقام پر ہوئی اور چار دن تک جاری رہی - شہر میں داخلہ ناممکن تھا کیونکہ مسلسل آتشباری ہو رہی تھی - تاہم " انگریزی توپخانے نے دریا کو عبور کر لیا اور نہایت مستعدی سے سوری پل نصب کر دیے - جب دشمن بھاگ گئے تو در توپ خانوں پر بھی قبضہ کر لیا "

لیکن افسوس کہ اس تار سے یہ عقدہ حل نہیں ہوتا کہ " سواسنس " پر بالاخر قابض بھی ہوے یا نہیں ؟

لیکن اسکے بعد کی خبروں سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن افواج "سواسنس" پر قابض ہیں - کیونکہ ۲۲ - کا تار ہے کہ سواسنس اور ریم کے درمیان معرکہ جاری ہے - بعض انگریزی دستوں نے سخت نقصان اٹھایا تاہم "انہوں نے استقلال کے ساتھ اپنے کام کو انجام دیا"

(آخـــر الانباء)

آخری تار جو وزیر ہند نے ہز ایکسلنسی ویسرائے کے نام بھیجا ہے ' اسمیں اس وقت تک کی پوری تفصیل دی گئی ہے - اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۰) - کو انگریزی فوج نے دریاے مارنے کو عبور کیا - اسی اثناء میں فرانسیسی بھی ناتھانہ " سول " کو عبور کرگئے - " اسنی " کے شمال میں دشمن کی حالت اچھی ہے - وہ سواسنس کے دونوں جانب مقیم ہیں اور شمال کے جانب پہاڑوں پر مورچہ بند ہیں - انگریزی افواج نے شہر کے نصف جنوبی حصہ پر قبضہ کرلیا - ۱۲ - کو " اسنی " پر پھر جنگ شروع ہوئی اور ابتک جاری ہے - ۱۳ - کو فرانسیسیوں نے " ریم " واپس لے لیا -

ریم پر گولہ باری ' گرجے کی تباہی ' جرمن وحشت کاریوں کا قصۂ طویل ' اور ممالک امریکہ وغیرہ کے احتجاج کے واقعات بھی اس ہفتہ کے اہم نقاط بحث ہیں مگر چونکہ ہمیں ایک مستقل مضمون میں موجودہ جنگ کے " وحشیانہ اعمال " پر بحث کرنی ہے اسلیے انکا تذکرہ یہاں نہیں کرینگے -

حادثـۂ بنـگال و مدراس

جنـگ کی شعلہ افشانیوں کی چنگاریاں ہندوستان تـک !

با وجود اُس پورے اطمینان کے جو ہمیں ہندوستان کے تحفظ کے متعلق ہے ' اور با وجود اُن قطعی و طبیعی جغرافیائی حقائق کے جو بحالت موجودہ حفظ ہند کا یقین دلاتے ہیں ' ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ موجودہ جنگ میں ہندوستان کے بالکل بچے رہنے کی نسبت جوکچھہ سمجھتے رہے ' وہ صحیح نہ تھا ' اور ہم سے جرمنی کو جسقدر دور دیکھتے تھے ' اسقدر دور نہیں ہے !

یہ سچ ہے کہ ہندوستان محفوظ ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ہندوستان کا اصلی بحری دروازہ سوئز ہے ' اور اسمیں بھی ابتک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ مشرقی افریقہ میں جرمن نو آبادیاں غیر اہم ' اور اسکے مشرقی بیڑے کو بے اثر کرنے کیلیے جاپان کی حرکت سے کام لیا جا چکا ہے - تاہم اس سے بھی تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہی جرمن قوم جو برلن میں رہتی ' بلجیم پر قابض ہوتی ' اور فرانس میں لڑرہی ہے ' کلکتہ سے ۴۰ میل کے فاصلے تک پہنچگئی اور خلیج بنگال میں پانچ جہاز غرق کرکے بلا ادنی ضرر اٹھاے صاف نکل گئی و لیاتینہم بغتۃ وہم لا یشعرون -

ہندوستان کی خشکی اور تری پر ایک سو برس سے برٹش گورنمنٹ کا بلاشرکت غیرے قبضہ ہے - خلیج بنگال کا کونہ کونہ انگریزی جہاز رانوں کا جولا نگاہ ہے - اسکے ساحلی مقامات بڑے بڑے شہروں سے معمور ہیں ' اور ہمیشہ سنا گیا ہے کہ ایک انگریزی مشرقی بیڑہ ہندوستان میں بھی رہتا ہے - پھر اس ہوشیاری اور حفظ ما تقدم کا ذکر ہی فضول ہے جو جنگ کی وجہ سے قدرتی طور پر گورنمنٹ آف انڈیا کرچکی ہے - تاہم یہ کیسی عجیب بات ہے کہ " ایمڈن " جہاز اس بے پروائی اور بے فکری کے ساتھہ گویا نہر نیل اندر چہل قدمی کر رہا ہے ' ہندوستان کے سمندر میں بے باکانہ چلا آیا اور ہماری آنکھوں کے سامنے اپنا عظیم الشان وار کرکے صاف نکل گیا ؟ پھر اتنا عرصہ گذر چکا ہے لیکن ایک چھوٹے سے کروزر کو ہماری مجموعی طاقت بھی ابتک گرفتار نہیں کرسکی ہے ؟

ہم مقامی معاصر اسٹیٹسمین کے لفظوں میں پوچھہ سکتے ہیں گو اسے زیادہ طول نہ دیں ' کہ کیا ہندوستان کی گورنمنٹ نے ہمارے اطمینان کیلیے یہی انتظام کیا ہے جو تازہ واقعات ہمیں بتلا رہے ہیں ؟ ہم ناخواندہ پبلک کو الزام دیتے رہے کہ وہ لاحاصل گھبرا اٹھتی ہے- یقیناً اسے اب بھی گھبرانا نہیں چاہیے ' لیکن ساتھہ ہی گورنمنٹ بھی تو اسکے لیے جوابدہ ہے کہ وہ ایک معمولی کروزر کی لائی ہوئی آفتوں سے بچنے کیلیے پیشتر سے کیوں طیار نہ تھی ؟

کاش یہ سلسلہ یہیں تک ختم ہوجاتا - لیکن عجیب و غریب ایمڈن کی یادگار جراتوں کی (خواہ وہ کوئی بھی ہو) بے اختیار داد دینی پڑتی ہے کہ خلیج بنگال سے غائب ہوکر پھر دوبارہ نمایاں ہوا ' اور ۱۹ - کو رنگون سے تار آیا کہ اس نے ایک اور جہاز غرق کردیا ہے !

یہ انکشاف کلین لاز اور کلین تھیسن کے ملاحوں اور افسروں کے ذریعہ ہوا جو ۱۹ - کو رنگون پہنچے - انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ امڈن نے انکے جہاز کو عین دریاے ہوگلی کے سامنے غرق کردیا اور جہاز کے تمام آدمیوں کو کوئلہ کے ایک جہاز پر سوار کرادیا جو اسکے ساتھہ تھا - پھر دونوں رنگون کی طرف روانہ ہوے - راہ میں ایک اور جہاز " ترو " کو گرفتار کیا ' اور قیدیوں کو اسپر منتقل کرنے حکم دیا کہ جہاز پر کوئلہ بھر دیں - نصف ڈالر (یعنی تقریباً سوا روپیہ) یومیہ اجرت ملیگی - اسکے بعد سب لوگ ترو پر سوار کرائے گئے اور انکا کرایہ دیکر رنگون بھجوا دیا -

کیا عجیب واقعات ہیں ! خلیج بنگالہ ' دریاے ہوگلی ' پوری کا ساحل ' کلکتہ کا قرب ' اور ایک چھوٹے سے جرمن کروزر کی یہ فرماں روائیاں کہ جس کو چاہا گرفتار کیا ' جس کو چاہا غرق کردیا ' جسکو حکم دیا اسے قیدیوں کو منزل مقصود تک پہنچا دیا ! کل تک یہ باتیں ناممکن تھیں - آج واقعات ہیں !

پھر ایمڈن کا شریفانہ سلوک اور بہتر سے بہتر انسانیت و اخلاق ایک ایسا موضوع بحث ہے ' جسکی جزئیات کو بغیر ایک مستقل مضمون کے سمیٹنا ممکن نہیں - معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہم سے ایک طرح کی جنگی دل لگی کر رہا ہے - سمندر کے اندر رہکر اپنے کارناموں کے پیامبروں کو بحفاظت رنگون اور کلکتہ بھیجدیتا ہے تاکہ اسکی جراتوں اور شرافتوں کا افسانہ اچھی طرح ہمیں سنادیں !

اس سے بھی بڑھکر اسکے کپتان کی ستم ظریفی یہ ہے جو انڈین ڈیلی نیوز نے عام روایات کو نقل کرتے ہوے لکھی ہے - وہ جب کبھی کسی جہاز کو اپنے قریب پاتا ہے تو خود ہی اس سے

الہـــلال کا آئندہ نمبر جنگ کے مناظر و تصاویر کا خاص نمبر ہوگا

اُسوۂ حسنہ

لقد کان لکم فی رسول الله اسوۃ حسنة

غزوات اسلامیه

اور اسکی یادگاریں

(۲)

(گذشته اشاعة کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد)

دنیا کی موجوده اور گذشته جنگوں کے نتائج تمہارے سامنے هیں - قتل ' آتشزدگی ' سلب و نهب ' بربادی علم ' هلاکت عمران و تمدن کے سوا تمہیں اور کچهه نہیں نظر آتا - اب آو ' اس قوم کی جنگوں کی یادگاروں کی جستجو میں نکلیں جس نے اپنا مقصد ظهور " قیام صلواۃ الهی ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' اور ایمان بالله " بتلایا ' اور اسکے دشمنوں نے اول روز هی سے اسے مسلح هو جانے پر مجبور کردیا - هم ڈهونڈهیں گے که جنگ کے میدانوں میں وہ اپنے مقصد کی حفاظت کرسکی یا نہیں ' اور جب خون اور مٹی کے کیچڑ پر سے گزری تو جنگ کی کیا کیا یادگاریں اپنے پیچهے چهوڑ گئی ؟

اس سفر جستجو میں متعدد منزلیں پیش آئینگی - سب سے پہلے هم روحانی یادگاروں کو جمع کرتے هیں - اس سے ثابت هوگا که مسلمانوں کی غزوات کی سب سے پہلی یادگار " عبادت الهی " هے -

عبادت اسلامی کے ارکان عظیمه پانچ هیں : نماز ' روزه ' صیام ' حج ' زکواۃ - ان میں سے اولی عبادت ایسی نہیں هے جسکے لیے غزوات اسلامیه کی یادگاریں سامنے نه آجاتی هوں - سب سے پہلے نماز سے شروع کیجیے -

(ارکان صلواۃ)

عبادت الهی روحانیت کا سرچشمه ' هدایت قلبی کا منبع ' نیکی کا مرکز ' برکات الهیه کا مهبط ' اور انسان کو تمام بہیمی قوتوں اور نفسانی جوشوں سے بچانے والی هے :

ان الصلوۃ تنهی عن الفحشاء و المنکر ! (۴۵ : ۱۳۹)

نماز انسان کو تمام برائیوں سے روک دیتی هے (کیونکه اسکی وجه سے همیشه خدا کے تعلق کا تصور قائم رهتا هے !)

پس وہ ایک قلعه هے جو برائیوں کے لشکر کو اپنے اندر گهسنے نہیں دیتا ' لیکن اس قلعه کے ستونوں کو اس قوم کے سفر جهاد و غزوات هی نے قائم کیا تها :

کان النبی صلعم و جیوشه اذا علوا الثنایا کبروا و اذا هبطوا سبحوا ' فوضعت الصلوۃ علی ذالک (ابو داود جلد - ۱ - ص ۳۴۳ کتاب الجهاد)

آنحضرت اور مجاهدین کی فوجیں جب پہاڑیوں کے اوپر چڑهتی تهیں تو تکبیر کا غلغله بلند کرتی تهیں ' اور جب اوپر سے نیچے کی طرف اترتی تهیں تو سبحان الله کا نعرہ مارتی تهیں - پس نماز میں قیام و قعود ' رکوع و سجود ' اور تکبیر و تسبیح کو اسی قالب میں ڈهالا گیا -

اس سے ظاهر هوا که نماز کے ارکان لڑائی هی کی بدولت وجود میں آئے - اسلیے نماز مسلمانوں کی لڑائیوں کی ایک پہلی یادگار هے -

تمام نمازوں میں " صلوۃ الخوف " جهاد کے ساتهه مخصوص هے جسکے احکام اور نمازوں سے مختلف هیں :

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوۃ فلتقم طائفة منهم معک و لیاخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم و لتات طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معک و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدۃ (۴ : ۱۰۳)

اور جب تم مجاهدین کی صف میں نماز پڑهنا چاهو تو پہلے ایک گروہ تمہارے ساتهه اپنے هتیار لیکر شریک نماز هوجاے - جب وہ سجدہ کرچکیں تو پیچهے هوجائیں تاکه حفاظت کرتے رهیں اور دوسرا گروہ آے جسنے ابهی نماز نہیں پڑهی هے - اور چاهیے که نہایت هوشیاری کے ساتهه مسلح هو کر تمہارے ساتهه نماز ادا کریں - کیونکه کفار موقع ڈهونڈهه رهے هیں که تم اپنے هتیار اور اپنے مال و متاع سے غافل هو جاو تو دفعتاً تم پر ٹوٹ پڑیں -

مجاهدین اسلام نے اپنی اس یادگار کے ذریعه دنیا کو دکهادیا که خدا کی صداقت کی محافظ قوم دشمن کے مقابلے میں اپنی روحانی یادگاروں کو کیونکر قائم رکهه سکتی هے ؟ جبکه میدان جنگ میں تمام قومیں فرصت کے لمحوں کو ستانے اور کهانے پینے میں خرچ کرتی هیں تو مسلمان تلواروں کے سایے کے نیچے اپنی مہلت کی گهڑیاں صرف الله کی عبادت میں صرف کیا کرتے تهے !

غرضکه صلوۃ الخوف بهی اسلامی غزوات کی ایک یادگار هے -

(واقعۂ حضرت حبیب انصاری)

اسلام میں دو رکعت کی ایک اور نماز بهی بطور یادگار کے قائم رهی گئی هے جو ایک مظلوم مجاهد کے جوش مذهبی کی یادگار هے - سلام صبر و استقلال ' تقوی و طهارت ' اور خشوع و خضوع کا ایک قلعه تها جسکو میدان جنگ میں کهڑا کیا گیا تها :

ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا کانهم بنیان مرصوص (۴ : ۶۱)

خدا ان لوگوں کو دوست رکهتا هے جو اسکی راہ میں اس استقلال کے ساتهه صف بسته لڑتے هیں ' گویا ایک دیوار هیں جسکے اندر سیسه پگهلا کر بهر دیا هے !

اس لیے اسلام نے سخت مصیبت کی حالت میں بهی عزم و استقلال کی زنده امثال یادگار چهوڑی هیں - اسنے فساد کی لڑائیوں کو روکنے کیلیے عدالة کی جتنی لڑائیاں لڑیں ' انکی یادگاریں میں اسکے سوا اور کچهه نہیں هے -

ایک بار آنحضرت (صلعم) نے فوج کے دس دستے روانه کیے اور عاصم بن ثابت انصاری کو اونکا امیر مقرر فرمایا - جب یه لوگ مقام هراۃ میں پہونچے تو قبیله بنولحیان کو اونکا پته لگ گیا ' اور ادهوں نے دو سو قدر انداز اونکے پیچهے روانه کردیے - جب عاصم نے دشمن کے مسلح گروہ کو دیکها تو پہاڑ پر چڑه گئے - دشمنوں نے هر طرف سے گهیر لیا اور امان دیکر پہاڑ سے اونرنیکی خواهش کی ' لیکن عاصم نے کہا : میں کسی کافر کی امان سے فائده اٹهانا نہیں چاهتا - اسپر ان لوگوں نے تیروں کی بارش شروع کردی ' اور وہ سات آدمیوں کے ساتهه شهید هوگئے -

مگر فوج کے تین دستے عهد و میثاق لیکر اونر آے - ان میں حبیب انصاری اور ابن دثنه بهی تهے - کفار نے کمانوں کی زہ اوتار لی ' اور اوس سے ان لوگوں کو باندهه لیا - ان کے ساتهه ایک

يقيني ہے کہ سمندر میں مرنے والے اجسام کي ارواح کیلیے بھي وہ تمام انتظامات ضرور ھی ھونگے جو خشکی پر آزاد ھونے والي روحوں کے متعلق تسلیم کیے جاتے ھیں -

بہر حال مقتول و متوفی ایمڈن معاپنے ۲۵ ناٹ رفتار والے انجن اور ۴×۴ - انچ والي دس توپوں کے (جنھیں بمنزلہ روح کے سمجھنا چاھیے) اور مع اپنے آھني چادروں اور چوبین در و دیوار کے (جو یقیناً اسکا جسم و استخوان ہے) بحر چین کے نیچے پہنچا اور ملائکۂ اموات کے سپرد کر دیا گیا - اسکے بعد انسان کي موجودہ ما بعد الطبیعۃ معلومات اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے اور کچھہ نہیں بتلاتي کہ کیا ھوا ؟

" قبر کا منھہ جب ایک بار لے لیتا ہے تو پھر واپس نہیں کرتا - فنا و ممات کے قانون میں کسي کیلیے رعایت نہیں - ڈوبے ھوؤں کو کسي نے زندہ اچھلتے نہیں دیکھا ہے' اور جو مرجاے پھر اسکي نسبت کسی خبر کے سننے کا انتظار لا حاصل ہے "

ھاں یہ سب سچ ہے' لیکن ڈوبے ھوے " ایمڈن " نے اپني ایک جنبش صعود میں توانین طبیعیۃ کي ان تمام حقیقتوں کو یکسر غلط کردیا !

کیونکہ قبر شق ھوگئي ' قانون ممات نے استثنا قبول کرلیا ' سمندر کي موجوں نے راہ دیدي' اور " ایمڈن" مر کر پھر زندہ ھوگیا ! وہ بحر چین کے سمندر کے عمق سے اڑا' اور خلیج بنگال کی سطح پر نمودار ھوا - دنیا اسکو موت کے حوالے کرکے بھلا چکي تھي ' مگر افسوس کہ اس نے دنیا کو نہ بھلایا ' اور اسکے جہازوں کو غرق کرنے کیلیے دوبارہ آ موجود ھوا !

۹ - اگست کو اسپر موت طاري ھوئي تھي - اور ۹ سپتمبر کے بعد سے اسکي نشئۂ ثانیہ کا ثبوت ملنا شروع ھوگیا - گویا پورا ایک ماہ اس نے عمق سمندر کے دار الارواح میں بسر کیا - بلاشبہ قدیم روایات میں " تین دن کے بعد" مر کر جي اٹھنے کي بعض مذھبي مستثنیات طبیعۃ ملتي ھیں ' لیکن تیس دن کے بعد ڈوبکر زندہ ھوجانے کي بظاھر کوئي نظیر تاریخ قدیم اور " مقدس " روایتوں میں بھي نہیں ملیگي - یہ في الحقیقت مسئلۂ حیات و ممات کے حل کي طرف ھمارے علمي عہد کا اولین کمیاب قدم ہے !

اب تک یورپ کے روایتوں سے ھمیں " جرمني " کي عظیم الشان جنگي طیاریوں کي روایتیں سنائي گئیں' اسکی فوجي قوت اور نظام کے دبدبۂ و سطوت کي ترجماني کي تھي' ھم نے علم و تمدن اور ایجاد و اختراع کے میدان میں بھي اسکا قدم سب سے آگے دیکھا تھا' اور اسکي یونیورسٹیوں اور علمی جماعتوں کے خالص علمي کارناموں کي جو داد عملاً تمام عالم تمدن دے رھا تھا' اسمیں شریک ھوئے تھے -

پھر موجودہ جنگ شروع ھوئي - روایتوں اور جنگي و قومي اعتقادوں کا موسم یکایک بدلا - سفیدي سیاھي سے' بلندي پستي سے' عروج تنزل سے' نیکي بدي سے' اور ملکوتیۃ ابلیسیت سے' ناگہاں بدلدي گئي' اور ھم سے کہا گیا کہ اب سے پہلے جو کچھہ تم سے کہا گیا ہے اور جو کچھہ تمنے دیکھا اور سنا ہے' سب یکسر بھلا دو ! ھمنے ایسا ھي کیا' اور ایسا ھي کرینگے - تا وقتیکہ ھر شے کو بدلدینے والي یہ جنگ ختم نہ ھو جاے -

لیکن " ایمڈن " کے دوبارہ زندہ ھو جانے اور اپنی نئي زندگي کا ایسا تلخ اور غم انگیز ثبوت دینے نے جرمني کے متعلق طرح طرح کے نئے وسوسوں کي طرف رھنمائي کردي ہے' اور ھمیں ڈر ہے کہ کہیں اس کي فوجي اور علمي طاقتوں کي گذشتہ روایتوں کیطرح' اسکی خوفناک اور ما فوق العادۃ قوت کي بھي ایک نئي روایت پیدا نہو جاے - کیونکہ ۹ - سپتمبر والے ایمڈن کا نیا " بھوت " دنیاے قدیم کے روایتي جنوں کي طرح بہت ھي عجیب ہے !

لیکن اگر فرشتۂ موت کي گرفت ھمارے حریف کیلیے ایسي ھي ڈھیلي ھوگئي جس سے صرف تیس دن کی جد و جہد کے بعد چڑیا نکل کر اڑ جا سکتي ہے' تو ھم سمجھتے ھیں کہ ھماري مشکلات کا اصلي میدان دنیا سے باھر ہے - اگر صرف کمبخت " ایمڈن " دوبارہ آگیا یا بقاعدۂ تناسخ اسے نیا چولا ملگیا تو چنداں ھرج نہیں' لیکن اصلي سوال آیندہ کا ہے - ڈیلی میل کے صادق الروایۃ نامہ نگار کي موت بخشي کي طرح موت و حیات کي اور بہت سي تقسیمات بھي ھمارے سامنے ھیں' اور ھماري معلومات کي فہرست اموات بڑي ھي وسیع ہے - اگر خدا نخواستہ موجودہ عہد کے مرنے والوں کی موت اسي طرح صرف تیس دن کی موت ثابت ھوئی' تو نہیں معلوم اور کتنے کروزروں' کتنے ھوائي جہازوں ' اور کتني ھی مقتول لاشوں کو ھمارے فہرست کے خانۂ اموات میں سرخ پنسل کي لکیر نصیب ھوگي !

اس سے بھي ایک زیادہ دلچسپ لطیفہ ہے جو جنگ کی اس خشک اور عاجز کن مشغولیت کے عہد میں امید ہے کہ تبدیل ذائقہ کیلیے بہت ھی کار آمد ھوگا - بعض عوام کے خیال میں جو اپنے ھر قول کے سند میں " داستان امیر حمزہ " کي کسي جلد سے بحوالۂ صفحۂ و سطر استشہاد کرنے کي اعلی قابلیت سے کبھي نہیں چوکتے ' یہ جہاز واقعی ایمڈن نہیں ہے جو جنگ کي خبروں کے عالم میں مرچکا ہے' بلکہ اسکی ایک خبیث روح ہے جو ایمڈن کا بھوت بنکر نمودار ھوئي ہے - بڑا ثبوت اس فلسفہ کی صداقت کا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ۱۰ - سے ۱۴ - تک نمایاں ھونے والا ایمڈن واقعي ایمڈن ھی ھوتا تو اسے ھندوستان آنے کی کیسے جرات ھوتي ؟ اور آگیا تھا تو ابتک کیسے بچا رھتا ؟ کچھہ نہیں - یہ ایمڈن کا بھوت ہے - اور بلجیم میں جرمنیوں کي جو وحشیانہ حرکتیں بیان کي گئي ھیں ' انکے لحاظ سے یقیناً مرنے کے بعد وہ خبیث روحوں ھي کي شکلوں میں مسخ کردیے جاتے ھونگے - پاک روحوں کے برزخ میں تو صرف نیک اعمال انسانوں کو جگہ ملسکتي ہے - قتل و غارت کرنے والے بدکردار اگر مرکر بھوت نہیں بنینگے تو کیا فرشتوں کے آشیانوں میں بھیجدے جائیں گے ؟

بہر حال خواہ کچھہ ھی ھو مگر ھمیں امید ہے کہ جنگ کی خبریں دینے والے آیندہ زندگي و موت کی ایسی بخشش سے ھمیں معاف رکھینگے' اور جب کسی کو مارینگے تو دنیا کے اسي قدیم طریقے کے مطابق مارینگے جسکے بعد نہ تو ڈوبے ھوے اچھل سکتے ھیں' اور نہ مرے ھوؤں کی روحیں بھوت بنکر بے خبر زندوں کو ستانے کیلیے نکلستي ھیں - اس نئي موت اور غرقابي کے علمي تجربے کیلیے سردست ھم لوگ طیار نہیں ھیں - اگر موت کا پھندا واقعي اتنا کشادہ ھوگیا ہے کہ اب مردوں کی گردنیں پھنسکر باسانی نکل پڑتي ھیں تو براہ عنایت اسکا تجربہ بالٹک اور نورتھہ سی ھي تک محدود رکھا جاے تو بہتر ہے - اگر ھر روز ایک سو ڈوبے ھوے جہاز بھي اچھل پڑینگے' جب بھي ھمیں کوئي شکایت نہوگي. لیکن غریب اور بے قصور ھندوستان کے سمندروں کو تو اسکا تختۂ مشق نہ بنایا جاے -

کیونکہ بظاہر یہ ایک وقتی حکم تھا ' لیکن پھر رک گئے کیونکہ انکی نظر دقیقہ سنج نے محسوس کیا کہ یہ یادگار مسلمانوں کیلیے ہمیشہ درس شجاعت وتحریک عزائم کا وسیلہ ہے ' اور ہر سال یاد دلاتی ہے کہ انکے اسلاف کرام نے ضعف جسمانی کی حالت میں بھی کس طرح اپنی صولت اسلامی کو قائم رکھا تھا ؟

(نتائج واقعہ افک)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ افک بھی جو ایک سفر جہاد میں پیش آیا تھا ' اسی سلسلے کی روحانی یادگار ہے - یہ یادگار اگرچہ ابتداء میں نہایت درد انگیز معلوم ہوئی ' لیکن در حقیقت خدا کی رحمت کا بہت بڑا خزانہ اسکے اندر مستور تھا - قرآن مجید میں عورتوں کے تمدنی حقوق کی حفاظت کیلیے ایک خاص سورۃ سورۂ نساء نازل ہوئی جسکو عورتوں کی مخصوص یادگار کہا جاسکتا ہے - لیکن انکی وضع ' لباس ' طرز معاشرت ' حقوق منزلی وغیرہ کی عام اصلاح کے متعلق اب تک کوئی آیت نازل نہیں ہوئی تھی - مگر اس واقعہ کے بعد ہی سورۂ "نور" اتری جو زیادہ تر انہی احکام سے مملو ہے -

چھٹی صدی عیسوی میں انسان کا یہ شریف تر نصف حصہ انتہا درجہ کی بیکسی و ذلت میں ڈالدیا گیا تھا - تمدن اور مذہب ' دونوں نے اسکے ساتھہ بے رحمی کی تھی - اسلام نے سب سے پہلی مرتبہ عورتوں کے حقوق کا اعلان کیا اور انکے معاشرتی درجہ کو خاندان میں سب سے زیادہ نمایاں جگہ دی - لیکن اس انقلاب کا بڑا حصہ سورۂ نور کے نزول سے وجود میں آیا ہے اور سورۂ نور ایک سفر جنگ کو یاد دلاتی ہے - پس عورتوں کے حقوق کی سب سے بڑی اور سب سے پہلی اصلاح بھی غزوات اسلامیہ ہی کی یادگار ہے -

حد قذف اور حد زنا کے متعلق بھی اب تک کوئی آیت نازل نہیں ہوئی تھی ' لیکن اس واقعہ کے بعد ہی ان حدود کی تعین کے لیے آیتیں نازل ہوئیں -

حضرت عائشہ کی فضیلت اگرچہ عام طور پر مسلم تھی ' لیکن قرآن مجید کی برأت نے اسکو اور بھی قطعی کردیا ' پس یہ واقعہ ان احکام کی روحانی یادگاروں کا ایک مجموعہ ہے جنکو حدود اللہ کے جامع و مختصر لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے - وہ ازواج مطہرہ کے فضائل مخصوصہ کا ایک باب ہے جسکو کفار نے کھولدیا تھا - یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے اسکو مسلمانوں کے لیے خیر و برکت کہا :

لا تحسبوہ شرا لکم ' بل ہو خیر لکم (۲۴ : ۱۱)	اس واقعہ کو برا نہ سمجھو ' وہ تو تمہارے لیے موجب خیرات و برکات ہوا -

(اسلامی یادگاروں کا عجائب خانہ)

دنیا کی دوسری قوموں نے اپنے نمایاں کارناموں کی مادی یادگاریں قائم کی ہیں - خاص خاص لڑائیوں کو مختلف محسوس طریقوں سے نمایاں کیا ہے - عجائب خانوں میں سلاطین قدیم اور جانباز بہادروں کے آلات جنگ محفوظ رکھے ہیں - انکی یادگار میں مجلسیں مقرر ہوتی ہیں ' اور شادی و غم کی قومی و ملکی تقریبیں قائم کی جاتی ہیں - اسلام نے اگرچہ اس قسم کا کوئی عجائب خانہ نہیں بنایا ' تاہم اسکی یادگاریں محفوظ ہیں - اسکی لڑائیوں کی یادگار لوہے کی تلوار نہ تھی جو عجائب خانہ میں رکھدی جاتی ' بلکہ وہ روح و دل کے تغیرات و انقلابات تھے ' جنکے لیے تمام عالم انسانیۃ یکسر عجائب خانہ ہے !

مکہ اور مدینہ میں عجائب خانے کیلیے ایک چھوٹی سے عمارت بنادی جاتی تو اس سے کیا فائدہ ہوتا جبکہ تمام دنیا کی سطح ارضی اسکے لیے دار الآثار بنگئی ہے ؟ بدر اور حنین کی ڈھالیں اور نیزے یورپ کی طرح ہم نے بچا کر نہیں رکھے - کیونکہ بدر کے اڈارے نیزوں کے سامنے جو ہاتھہ اللہ کی عبادت کیلیے اٹھتے تھے ' وہ ابتک چالیس کروڑ انسانوں کے اندر سے ہر روز دن میں پانچ بار اٹھکر بدر کی یاد کو مٹنے نہیں دیتے ' اور اس محسوس اور حی و قائم یادگار نے ہمیں معدنی اور سنگی یادگاروں سے مستغنی کر دیا ہے !

(حاشیہ)

(۱) مسلمانوں نے (بزعم یورپ) غزوہ بدر میں کفار کا جو قافلہ لوٹ لیا تھا ' اس میں بچوں کا ایک کھلونا بھی تھا جو خوش قسمتی سے ابن زبیر کے ہاتھہ آگیا تھا - یہ کھلونا کیا تھا ؟ راہ حق میں ایک گہرا زخم جسکے سوراخ سے بچوں نے کھیلا ! ابن زبیر اپنے والد کی نسبت کہتے ہیں :

ضربۃ ضربہا یوم بدر	ان کے مونڈھے پر بہت سے زخموں کے
قال عروۃ کنت ادخل	ساتھہ ایک وہ زخم بھی تھا جو انکو
اصابعی فی تلــک	معرکہ بدر میں لگا تھا - عروہ کہتے
الضــربات العب -	ہیں کہ میں ان زخموں کے اندر انگلی
	ڈال کر کھیلا کرتا تھا !

انہی کھلونوں نے فرزندان اسلام کیلیے جان پر کھیل جانے کو ایک کھیل بنا دیا تھا !!

(۲) غزوات اسلامیہ میں واقعہ بدر نہایت اہم ہے جس نے دنیا کی تاریخ بدلدی - صحابہ اسکے ہر واقعہ کو یاد رکھتے تھے اور اس عہد کی ہر چیز کو یادگار سمجھتے تھے - انہی یادگاروں میں حضرت ابن زبیر کی تلوار بھی تھی جسکے جوہر انہوں نے معرکہ جنگ میں دکھائے تھے - جب عبد اللہ ابن زبیر (رض) کو عبد الملک ابن مروان نے قتل کروادیا ' تو انکے صاحب زادے عروہ بن زبیر کو بلاکر یہ تلوار دکھائی اور کہا : " تم اس کو پہچانتے ہو ؟ " انہوں نے کہا " ہاں " عبد الملک نے اسکی نشانی پوچھی - انہوں نے جواب دیا کہ وہ غزوہ بدر میں ایک جگہ سے کند ہوگئی ہے - مروان نے کہا سچ ہے :

بهن فلول من قراع الکتائب !

"وہ تلواریں دشمنوں کے جسم پر لگتے لگتے کند ہوگئی ہیں" چنانچہ اس مصرع کو پڑھکر یہ خاندانی یادگار عروہ بن زبیر کو دیدی - لوگوں نے ۳ - ہزار تک قیمت لگائی اور ایک شخص نے اپنے لیے سرمایۂ افتخار سمجھکر خرید لیا -

کسی زمانے میں مسلمانوں کی تلواریں دشمنوں کے جسم پر لگتے لگتے کند ہوجاتی تھیں - اب نیام میں پڑے پڑے کند ہو جاتی ہیں:

ابتدا وہ تھی ' انتہا ہے یہ !

و بلونا هم بالحسنات والسيئات لعلهم يرجعون !
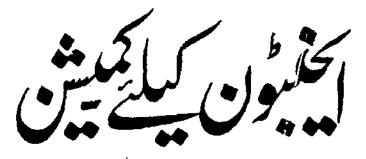
تیسرا شخص بھی تھا - اوس نے کہا : " یہ پہلی عہد شکنی ہے جس سے مجھے قتل و خون کی بو آتی ہے - میں انکے ساتھہ نہیں جا سکتا " ان لوگوں نے جبرا ساتھہ لیجانا چاہا مگر اوسنے انکار کردیا ' یہانتک کہ شہید کردیا گیا - وہ حبیب اور ابن دثنہ کو ساتھہ لیگئے اور مکہ میں غلام بناکر بیچ دیا - قبیلہ بنو حارث ابن عامر نے حبیب کو خرید لیا ' اور چونکہ یہ وہی حبیب تھے جنھوں نے غزوہ بدر میں حارث ابن عامر کو قتل کردیا تھا - اس لیے ان لوگوں نے اس خون کا انتقام لیناچاہا ' اور اونکو حرم سے باہر قتل کرنے کیلیے لیگئے کہ دار الامن میں قتل ناجائز تھا -

لیکن حضرت حبیب کے عزم و استقلال نے شہادت کے وقت ایک روحانی یادگار قائم کردی - اونھوں نے دشمنوں سے دو رکعت نماز کی اجازت چاہی - کفار نے اجازت دیدی - اونھوں نے نہایت سکون و اطمینان کیساتھہ نماز ادا کی ' اور کہا کہ اگر تملوگ اسکو جزع و فزع کے لیت و لعل پر محمول نہ کرتے اور یہ بدگمانی نہوتی کہ میں موت کیوقت میں تاخیر ڈالنے کیلیے بہانہ کرتا ہوں تو میں نماز کو اور زیادہ طول دیتا اور بہت دیر تک اپنے خداوند کے حضور رہتا ! اسکے بعد یہ اشعار پڑھے :

ما ابا لی حین اقتل مسلما   علی ای شق کان للہ مصرعی

" جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں تو مجھے کچھہ پروا نہیں کہ خدا کی راہ میں کس پہلو پر جان دونگا ؟ "

و ذلک فی ذات الالہ و ان یشاء   یبارک علی اوصال شلو ممزع

" میرا قتل صرف خدا کی راہ میں ہے ' اور اگر وہ چاہے تو کاٹے ہوے جوڑوں میں برکت دے سکتا ہے "

کفار نے اونکو نہایت بیدردی کے ساتھہ باندھ کر قتل کردیا ' اور اونھوں نے ان دو رکعتوں کو ہر اوس شخص کیلیے بطور ایک زندہ سنت صبر و ثبات کے یادگار چھوڑا جو ایسے ظالمانہ طریقہ سے قتل کیا جاے !

اسلامی غزوات کی ایک یادگار یہ تھی !

(تیسرات طہارت)

عبادت اسلامیہ کی آسانیوں میں تیمم خدا کی دی ہوئی ایک یادگار آسانی ہے - اسکے برکات کا ظہور زیادہ تر سفر ہی میں ہوتا ہے - آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) کا سفر اکثر جہاد ہی کیلیے ہوا کرتا تھا ' اسلیے سفر ہی میں مسلمانوں کو یہ عطیہ الہی بھی دیا گیا - چنانچہ ایک سفر میں حضرت عائشہ آپ کے ساتھہ تہیں - سوء اتفاق سے راستے میں اونکا ہار گم ہوگیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کے ساتھہ اوسکے ڈھونڈھنے کیلیے ٹھہر گئے لیکن منزل پر دور تک پانی کا نام و نشان نہ تھا - صحابہ نے حضرت صدیق (رضی اللہ تعالی عنہ) سے اسکی شکایت کی - اونھوں نے حضرت عائشہ پر ناراضی ظاہر کی کہ تمہاری ہی غفلت نے تمام قوم کو اس مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے - چنانچہ اسی موقع پر آیت تیمم نازل ہوئی ' اور تمام صحابہ مسرت کے لہجے میں پکار اٹھے :

ما ہی باول برکتکم یا آل ابی بکر ! (بخاری)	اے آل ابی بکر ! یہ کچھہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے !

اس بنا پر تیمم بھی غزوات اسلامیہ ہی کی یادگار ہے -

(تیسرات صلواۃ و صیام)

حالت سفر میں قصر اور رمضان میں افطار صوم کی اجازت بھی جہاد ہی کی راہ میں آسانیاں پیدا کرنے کیلیے دی گئی

قران کریم کی آیات قصر میں صاف طور پر جہاد کے مواقع کا ذکر اوپر گزر چکا ہے - حضرۃ عائشہ فرماتی ہیں کہ حکم قصر دراصل جہاد کیلیے ہوا تھا - (بخاری)

(حج)

عبادات اسلامیہ میں حج مختلف یادگاروں کا مجموعہ ہے - وہ جس گھر میں ادا کیا جاتا ہے ' خدا کے سب سے برگزیدہ بندے کے ہاتھہ کی قائم کی ہوئی یادگار ہے :

و اذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و اسمعیل : ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (۲ : ۱۲۱)	جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل خانہ کعبہ کی دیواریں چن رہے تھے تو اسوقت یہ دعا انکی زبانوں پر تھی کہ خدایا ! ہمارے اس عمل کو قبول کرلے ! توہی سننے والا اور جاننے والا ہے !

بلکہ دنیا کی مذہبی یادگاروں میں سب سے قدیم یادگار وہی ہے :

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ہدی للعالمین (۳ : ۹۰)	پہلا گھر جو انسان کی پرستش گاہ بنایا گیا ' وہی گھر ہے جو مکہ میں تمام دنیا کی برکت و ہدایت کیلیے تعمیر کیا گیا -

ان بندوں نے خدا کے وحدانیت کی ایک زندہ رہنے والی یادگار قائم کی تھی - خدا نے بھی اوسی میں اونکی یادگار قائم کردی :

فیہ آیات بینات مقام ابراہیم (۳ : ۹۱)	اس گھر میں مقام ابراہیم ایک نمایاں یادگار مقدس ہے !

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا حضرۃ ہاجرہ کی اس سراسیمگی کا منظر تازہ کرتی ہے جب وہ پانی کی جستجو اور بچے کی محبت میں پریشان حال تھیں - چاہ زمزم قدرت الہی کی اس کرشمہ سازی کو یاد دلاتا ہے ' جس نے وادی غیر ذی زرع (بنجر اور خشک سر زمین) میں خدا کی رحمت کے دبے ہوے چشمے کا منہہ کھولدیا تھا - قربانی حقیقت اسلامیہ کی اس جاں فروشی اور فدویت کے سر روحانی کو محسوس و ممثل کر دکھاتی ہے ' جس نے حضرت خلیل و ذبیح علیہما السلام کے اندر سے ظہور کیا تھا - "رمی جمار" اس بہیمی و ابلیسی قوتوں سے دنیا کو روکتا ہے جو اس پاک مقاصد کی تکمیل میں سنگ راہ ہو رہے تھے -

لیکن غزوات اسلامیہ نے ان یادگاروں میں ایک یادگار کا اور اضافہ کر بھی دیا - فتح مکہ سے ایک سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ سے صلح کرلی تھی جو صلح "حدیبیہ" کے نام سے مشہور ہے - اس صلح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھہ عمرہ کے لیے تشریف لاے تو صحابہ کو مدینہ کی آب و ہوا نے چور چور کردیا تھا ' اور بخار کے عام ابتلاء نے اونکی طاقت رفتار سلب کردی تھی - اس ضعف کا اثر طواف کی حالت میں بھی صاف نمایاں ہوتا تھا اور مکہ والے دیکھتے تھے -

اسپر کفار نے جو اسلام کی فوجی طاقت کا ہر موقع پر امتحان لیتے رہتے تھے ' طنز آمیز لہجہ میں کہا :

او ہنتہم حمی یثرب ! (مسلم)	مدینہ کے بخار نے تو اونکو چور چور کردیا ہے -

اگرچہ ابھی تک عملاً اونکو یہ یقین نہیں دلایا جاسکتا تھا کہ یہی ناتوان ہستیاں ' یہی ضعیف بندے ' ایک دن اونکی قوت کے سر پر غرور کو کچل دینگے ' تاہم علامات و آثار دکھلاے جاسکتے تھے - اسلیے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و سلم) نے صحابہ کو تندرستوں کیطرح اکڑ کر چلنے کا حکم دیا کہ روح کی ایمانی قوت کو جسم ضعیف کے پردے میں بھی نمایاں کریں - یہ یادگار اب تک قائم ہے ' اور اسکو فقہاء کی اصطلاح میں "رمل" کہا جاتا ہے جسکے معنے اکڑنے کے ہیں - حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے اسکو موقوف کردینا چاہا تھا

کبھی کبھی کتوں کی زرهوں میں مشعل بھی لٹکا دیتے تھے اور وہ دشمن کے خیموں میں بڑھکر آگ لگا آتے تھے -

کتوں کے فوجی نظام تعلیم نے آگے چل کر اس سے بھی زیادہ نشو و نما حاصل کی - سنه ۱۴۷۶ میں جب سوئٹزرلینڈ اور برگنڈی میں معرکہ کارزار گرم ہوا تو فوج کے ساتھ دونوں طرف کے کتے بھی باہم سرگرم پیکار تھے اور سوئٹزرلینڈ کے کتوں نے برگنڈی کے کتوں پر فتح پائی تھی -

(عہد جدید کے ابتدائی فوجی کارنامے)

جدید دور تمدن کی ابتدائی تاریخ بھی کتوں کے کارنامہ هاے شجاعت و جلادت سے لبریز هیں - چنانچہ کوالمبس نے جنگ امریکا میں جن اجزاء سے اپنی فوج کو مرتب کیا تھا ' ان میں ۲۰ - کتے بھی تھے - ان کتوں نے ایسے ایسے نمایاں کام کیے کہ پادشاہ اسپین کو حکم دینا پڑا کہ انکے لیے بھی تمام فوج کی طرح تنخواهیں مقرر کردی جائیں !

اوسٹرلٹس کے اوس مشہور واقعہ میں جو سنه ۱۸۰۵ ع میں فرانس اور روس و اسٹریا کی افواج متحدہ کے درمیان هوا تھا ' علم شاهی کو ایک کتے هي نے اسٹرین فوج کی غارتگری سے بچایا تھا - اس خدمت نمایاں کے صلے میں مارشل لیل نے ایک اعزازی تمغہ اسے پہنایا !

فرانسیسیوں نے جزائر غرب کی لڑائیوں میں کتوں سے پہرے کا کام لیا تھا -

ترک بھی سترھویں صدی میں کتوں کی جنگی قابلیت سے واقف هوگئے تھے - جنگ یونان سنه ۱۸۲۲ ع میں اونہوں نے کتوںسے بیش بہا جنگی خدمات لیں - جب یونانی سپاهی کرلیولیس کی فصیلوں پر چڑھگئے تھے تو ان کتوں نے اونکو ٹڈی دل کی طرح گھیر لیا تھا !

سنه ۱۸۷۷ میں روس نے ترکوں کی جنگ میں کتونکا استعمال کیا - سنه ۱۸۸۲ع میں روس اور اسٹریا کے درمیان جو جنگ هوئی تھی' اوس میں فوج کے ساتھ کتے بھی نبرد آزما تھے -

نپولین نے بھی پہرے کیلیے اسکندریہ کے کتوں کے جمع کرنے کا حکم دیا تھا جب اس نے مصر پر قبضہ کیا تھا - اور جنگ اٹلی میں اون سے جاسوسی اور خبر رسانی کی خدمت بھی لی تھی -

سنه ۱۵۲۲ ع میں فرانس اور اسپین کے درمیان جنگ هوئی - هنری هشتم شاہ انگلستان نے اپنے بھانجے چارلس خامس شاہ اسپین کو فوجی مدد بھیجی - اوس فوج میں ۴۰,۰۰۰ سپاهیوں کے ساتھ ۴,۰۰۰ کتے بھی تھے - چنانچہ ان کتوں نے فرنچ کتوں پر نہایت جانبازانہ حملہ کیا -

اسٹریا کے لوگوں نے سنه ۱۸۸۲ میں ایک خاص نسل کے کتوں کی تربیت و پرداخت کی تھی - یہ کتے دشمنوں کی کمین گاهوں کا سراغ لگاتے پھرتے تھے - جنرل کویف (روسی) نے جب جیوک کے قلعے پر حملہ کیا تھا تو ترکمان لٹیروں کی کمینگاہ کا پتہ کتوں هی نے لگایا تھا -

(لہا بقیۃ صالحۃ)

تبلیغ اسلام اور ایڈیٹر الہلال

لڑائی کے متعلقات میں تاریخی' جغرافی' سیاسی' علمی وغیرہ معلومات جو جناب اپنے اخبار کے ذریعہ کیواسطے نہایت وضاحت و فصاحت اور کمال حسن بیان کے ساتھ مہیا کرتے هیں ' اردو خواں پبلک کیواسطے بیحد مفید ہے - اور هم سب لوگوں کو آپکا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاهیے - اللہ تعالی آپکی عمر اور صحت میں بڑی ترقی عطا فرمائے - لیکن (حاشا اور واللہ باللہ طنزاً نہیں بلکہ صرف بہبودی اسلام و مسلمانان کے واسطے) اسکا افسوس ضرور ہے کہ یہ بے نظیر قابلیت صرف اشاعت اسلام کے لیے منحصر نہ هوئی جسکی بہت ضرورت ہے - غالباً آپ نے اڈیسن کا " افادہ " مطالعہ فرمایا هوگا جس میں میدے یہ خیال ظاهر کیا ہے کہ جزایر ملی پائن میں کسی هندی عالم کو جانا چاهیے - کیا جناب گروہ علما میں سے کسی خاص موزوں شخص کو ترغیب نہیں دے سکتے کہ وهاں چلا جائے ؟ گو بہت سے لوگ عملاً میری اس راے کے مخالف هیں مگر میں تو پھر بھی کہونگا کہ بہ نسبت دوسروں پر اعتراض کرنے کے خواہ وہ اعتراض سچا هی کیوں نہ هو' همکو خود اپنی اصلاح زیادہ مفید ہے : بلکہ سچ یہ ہے کہ اگر مجھکو کوئی شے فایدہ پہنچا سکتی ہے تو وہ اپنی اصلاح - اور اگر اس کا عملی پہلو هو تو بہت هی اچھا ہے -

میں نہایت ادب اور پورے اخلاص سے معافی چاهکر لکھونگا کہ خدا را اب جناب مولوی عبد السلام صاحب ندوی کے مضامین اسٹرایک بند کردیں - جنکو پڑھکر میرا تو دم گھٹنے لگتا ہے - اگر هم ایسی دلیلوں سے کام لیں تو جدال و قتال باهمی کے جواز اور استحسان کی همکو روایتیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے عمل سے ملسکتی هیں - اگر اسٹرایک کو ایسا هی مقبول عمل سمجھا جاے جیسا کہ جناب مولوی صاحب ممدوح ثابت کرنا چاهتے هیں تو مسلمان طلبا کو تو کوئی مکتب - مدرسہ - اسکول - کالج اپنے دروازے کے اندر نہ آنے دیگا -

آپکا نہایت ادنی خــادم

(نواب حاجی) محمد اسمعیل (خاں صاحب رئیس دتاولی)

مسئلہ قیـــام الہـــلال

از جناب مولانا سید مرتضی صاحب (نونہرہ - غازیپور)

الہلال کے بند کردینے کی خبر نے مسلمانوں کی حنین زانین کو فوق فلک الافلاک تک پہنچایا - کوئی دل ایسا نہ تھا جو سینہ میں مضطرب نہو - کوئی اضطراب ایسا نہ تھا جسکی شیون و زاری کی صدا مجیب دعوۃ المضطر کی جناب تک رسائی کی کشمکش نہ کرتی هو - الہلال کا بند هونا گویا آفتاب تعلیمات اسلامیہ و مہر ادب وعلوم' و تحقیق و تدقیق' و درس حریت' و دعوۃ صدق و صفا کا هندوستان سے غروب هونا تھا - اس پرچہ کی قدر اهل علم کے قلوب سے پوچھیے - اردو زبان کو علمی زبان و ادب کا وہ خلعت آپ هي کے خامۂ بدائع نگار نے پہنایا ہے - الا نثر غالب و سید احمد خاں - لیکن وہ ابتدا تھی ' ان کو یہ جامہ زیبا هرگز نصیب نہ تھا - هر موقع پر نوادر اشعار کا وہ مجموعہ آپ کے حافظہ میں ہے کہ معلوم هوتا ہے' صدها دواوین اساتذہ کے آپ حافظ هیں - قرآن کریم کی آیات آپ کے نوک زبان هیں - ملکی مضامین پر آزادی راے کا جو لامع و ساطع حصہ ہے وہ ابھی آپ هي نظیر ہے - فن تفسیر و حدیث کی تنقید و تحقیق کس مرتبہ کی ہے ؟

زفرق تا قدم مش هر کجا که می نگرم

اس کارڈ کو الہلال کے کسی ناحیہ میں ممکن هو تو جگہ دیجیے -

کـــلاب الحرب !

انسان کی جنگ

اور کتوں کی عجیب و غریب خدمات !

و تحسبہم ایقاظا و ہم رقود و نقلبہم ذات الیمین و ذات الشمال' و کلبہم باسط ذراعیہ بالوصید (۱۸ : ۱۷)
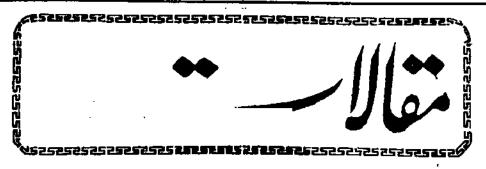
پچھلی ڈاک میں یورپ سے جو اخبارات و رسائل آئے ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ یورپ میں جرمن فوج "فوجی کتوں" سے بھی کام لے رہی ہے - بلجیم کے حملہ میں کتوں کے کئی دستے اسکے ساتھہ تھے - ریل کی گاڑیوں میں انکی نقل و حرکت کیلیے مخصوص گاڑیاں بنائی گئی ہیں جن میں انکی نشست و برخاست اور خواب و خورش کے الگ الگ کمرے ہیں !

اس سے پہلے ہندوستان کے اخبار بین حضرات اُن مضامین کا مطالعہ کر چکے ہیں جن میں فرانسیسی پولیس کے کتوں سے کام لینے کے دلچسپ حالات بیان کیے گئے تھے' اور جو غالباً ابسے تین چار سال پہلے اخبار میں شایع ہوے تھے - چونکہ کتوں کی جنگی خدمات کے متعلق ابتک اردو میں کچھہ نہیں لکھا گیا ہے اسلیے یہ خبر پڑھکر خیال ہوا کہ ایک مستقل مضمون اس موضوع پر شائع کیا جاے -

(انسان کا وفاسرشت خادم)

کتا انسان کا قدیم وفا دار خادم ہے - انسان جب زمانۂ وحشت میں خود جانوروں کی طرح جنگلوں کے اندر زندگی بسر کرتا تھا ' اوسوقت بھی یہ وفا سرشت جانور اوسکی اطاعت اوسی وفا داری کے ساتھہ کرتا تھا ' جسطرح آج بیسویں صدی کے کسی متمدن انسان کی کرتا ہے !

اس زمانے میں اگرچہ وسائل تعلیم کی کثرت اور ذرائع تربیت کی وسعت نے کتوں کو بھی تعلیم یافتہ بنا دیا ہے' لیکن اب تک اونکو عہد وفا کا وہ سبق اچھی طرح یاد ہے' جسکو انسان نے زمانۂ وحشت میں پڑھا دیا تھا -

انسان جب جنگلوں میں وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا تو اوسوقت وہ صرف شکار ہی کی غذا پر زندہ تھا - اس وجہ معاش کی فراہمی میں تیر و کمان کے علاوہ اگر کوئی اور رفیق اوسکی اعانت کرسکتا تھا تو وہ یہی کتا تھا - وہی شکار کو تلاش کرتا تھا' وہی جنگلوں کے گھنے اور گنجان درختوں کے اندر گھس کر اونکو ڈھونڈھتا تھا ' وہی پہاڑوں پر سے اونکو نیچے اوتار کر لاتا تھا' اور وہی اونکو پکڑ کے اپنے آقا کے پانوں پر ڈالدیتا تھا -

آج بھی جب کبھی اس عہد وحشت کی یاد تازہ کی جاتی ہے اور متمدن انسان جانوروں کے شکار گاہ سے اکتا کر خود اپنے ابناے جنس کو شکار کرنا چاہتا ہے' تو کتا اوسکا حق رفاقت ادا کرتا ہے ' اور اوسکے ساتھہ ساتھہ اوسی وفادارانہ طریقہ سے میدان جنگ کا چکر لگاتا ہے ' جسطرح عہد وحشت میں اوسکے شکار کے پیچھے پیچھے دوڑتا پھرتا تھا !

(امم قدیمہ اور کتوں کی جنگی خدمات)

اب اگرچہ جنگی کتوں کی تعلیم و تربیت کا ایک خاص نظام قائم ہو گیا ہے ' لیکن کتوں سے فوجی خدمت تقریباً تمام قدیم متمدن سلطنتوں نے بھی لی تھی - زمانہ قدیم کی تاریخ جنگ میں کتوں کے جنگی کارنامے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں -

سنہ ۳۶۳ قبل مسیح میں جب اجیلارش شاہ اسپارٹا نے منتھی نیا کا محاصرہ کیا تھا تو اوسوقت اوسکی فوج میں کتوں کی صف بھی نظر آتی تھی -

کمبیس تاجدار ایران نے جب مصر پر حملہ کیا تو یہ وفادار خادم بھی اوسکے ساتھہ تھا - یونانیوں نے بھی ٹراوڈا کے محاصرے میں کتوں کی شجاعت سے کام لیا تھا - مقدونیا کی فوج کی تاریخی جرات کا ذمہ دارانہ کام بھی کتوں کے سپرد کیا گیا تھا - ٹیوٹن کے تمام قبایل عموماً جنگ میں کتوں سے کام لیتے تھے اور اونکو زرہیں پہنا کر اور گلے میں خار دار طوق ڈال کر میدان جنگ میں ساتھہ لے جاتے تھے - فرقہ گالین نے کتوں کا ایک دستہ بنا لیا تھا ' اور وہ قدم قدم پر فوجی حیثیت سے اونکے ساتھہ ساتھہ رہتا تھا -

کالین کے بادشاہ ٹیوبس نے جب اپنے سفیر کو رومیوں کے پاس بھیجا تو وہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھہ روانہ ہوا - سفیر ذاتی وجاہت کے لحاظ سے نہایت بلند بالا شخص تھا - اوس نے گلے میں ایک طوق پہن لیا تھا ' اور کلائیوں میں سونیکے کنگن نظر آتے تھے - ساتھہ ساتھہ کاہن قومی ترانہ گاتا ہوا چلتے تھے' با ایں ہمہ خود سفیر کتوں کے جھرمٹ میں محصور تھا ' اور وہ با قاعدہ فوج کی طرح نہایت منظم طور پر اوسکے ساتھہ ساتھہ چلتے تھے !

جب سفیر رومیوں کی فوج میں پہونچا تو رومیوں کو کتوں کی اس فوجی ترتیب و با قاعدگی کا نظارہ نہایت عجیب معلوم ہوا' اور اونہوں نے بھی کتوں کی فوجی تعلیم کا مستقل نظام قائم کرلیا - اس نظام نے اس قدر ترقی کی کہ قلعوں کی حراست کا تمام کام کتوں کے متعلق ہو گیا - عموماً قلعوں کی فصیلوں اور برجیوں پر کتوں کا پہرا رہتا تھا - جب دشمن قلعے کے قریب آجاتے تھے تو یہ کتے بھونک بھونک کر فوج کو ہوشیار کر دیتے تھے !

ہرکلانیوم کے کھنڈروں میں جو آثار عتیقہ ظاہر ہوے ہیں' اون میں ایک زرہ پوش کتے کی صورت بھی ہے جو ایک رومن فوج پر پہرہ دے رہا ہے -

قرون وسطی میں رومیوں نے کتوں کی تعلیم و تربیت میں اس سے بھی زیادہ ترقی کی - کتوں سے پہلے صرف حراست کا کام لیا جاتا تھا - اب وہ میدان جنگ میں ایک مسلم بہادر سپاہی کا کام دینے لگے - یہ عام طور پر مسلم ہے کہ جنگ میں سپاہیوں سے زیادہ گھوڑے کام کرتے ہیں ' لیکن کتوں کا حملہ خاص طور پر گھوڑوں کی قطاروں پر ہوتا تھا - کتوں کے گلے میں خاردار طوق ڈال دیے جاتے تھے ' اور اوس میں بڑی بڑی نوکدار چھریاں باندھ دی جاتی تھیں - یہ مسلم کتے میدان جنگ میں دوڑتے پھرتے ' اور سپاہیوں کو اس مخفی حملہ کی اوسوقت خبر ہوتی ' جب اونکے گھوڑوں کے پانوں زخموں سے بیکار ہو کر آگے بڑھنے کی طاقت سے محروم ہو جاتے تھے !

کس درجہ هولناک ' اور کیسي زهرہ گداز هوجاتي ہے ؟ پهولوں کي سیج پر لیٹنے والوں اور اپنے بستر راحت کے هر طرف همدردوں اور غمگساروں کا جمگهٹا دیکهنے والوں کیلیے میدان جنگ کے زخمیوں کي مصیبت سمجهنا بہت مشکل ہے :

تو اگر این نخوردہ گزند را چہ خبر؟

(یورپ میں اسکی ابتدا)

اسلامي ممالک میں جنگ کے سفري شفاخانے اگرچہ آغاز تمدن اسلامي هي میں قائم هوگئے تهے لیکن یورپ میں اس طرح کے شفاخانوں کي اولین بنیاد دسریں صدي مسیحي میں ڈالي گئي اس زمانے میں اٹلی مشرقي تجارت کا سب سے بڑا مغربي مرکز تها' اور اطالي تجار بکثرت هر سال مصر اور فلسطین کے شہروں سے گذرتے تهے - بیت المقدس میں جب انکا گزر هوتا تو عیسائي زائروں کي هزارها جماعتیں انکي نظر سے گذرتیں جو ممالک اطالیہ سے وهاں هرسال جمع هوا کرتي تهیں وہ سفر کي مشقتوں سے چور هوتیں ' طرح طرح کي بیماریوں میں مبتلا هو جاتیں ' اور ان میں سے اکثر زائر فقر و مرض کے شدائد سے مجبور هو کر رهیں رهجاتے اور نذر اجل هوتے -

اس نظارے نے اطالي تاجروںکے دلونمیں همدردانہ احساس پیدا کیا اور سنہ ۱۰۳۲ ع میں ان کي ایک جماعت نے ظاهر باللہ فاطمي خلیفۂ مصر سے ان مریض حاجیوں کے علاج کے لیے بیت المقدس میں خیراتي شفا خانہ قائم کرنیکي درخواست کي - ظاهر باللہ نے نہایت فیاضي کے ساتهہ اجازت دیدي ' اور اونلوگوں نے قدیس (سینٹ) یوحنا کي یادگار میں ایک خیراتي شفا خانہ وهاں قائم کردیا اور یورپ کے دولت مندوں کي فیاضي سے آسے بیحد ترقي دي -

عرب جاهلیۃ کے زمانے میں جس طرح حجاج اور خانہ کعبہ کي انتظامي خدمات انجام دینے کے لیے مختلف جماعتوں کو شطایہ' سدانۃ ' مجانۃ وغیرہ کے مختلف مناصب عطا کیے گئے تهے' اسي طرح بیت المقدس میں بهي خدام حجاج کا ایک مستقل عملہ قائم تها ' جنکو " شہسواروں کي برادري " کہا جاتا تها - جب خدمت زوار کا یہ جدید طبي صیغہ قائم هوا تو اسکا انتظام بهي ایک جدید اخویت (برادرهڈ) کے سپرد کیا گیا جو تمام اخویات کیطرح اپنا مستقل شعار رکهتي تهي - باهمي امتیاز کیلیے کوئی جماعت سیاہ چادروں پر سفید صلیب لگاتي تهي' کوئي سفید چادروں پر سیاہ صلیب لگا کر نمایاں هوتي تهي - لیکن اس جماعت نے اپنا شعار سفید چادر اور سرخ صلیب کے نقش کو قرار دیا - رفتہ رفتہ یہ علامت اس جماعت ہ عام شعار هوگیا ' اور جو لوگ فوج کے ساتهہ طبي خدمات انجام دینے کے لیے جاتے تهے' اونکي شخصیت کو یہي علامت ممتاز کرنے لگي - بالاخر سرخ صلیب (ریڈ کراس) کي علامت خیراتي شفاخانوں کے لیے مخصوص هوگئي -

(صلیب احمر)

یہی جماعت ہے جو اب " جمعیۃ صلیب احمر" کے نام سے پکاري جاتي ہے -

اگرچہ مذهبي گروہ کي خدمات کیلیے اٹالین تاجروں نے سفري شفاخانہ قائم کیا تها - لیکن اسی سے میدان جنگ میں بهي صلیب احمر کي بنیاد پڑگئي -

هنري دیراں ایک رحم دل پادري تها جو سوئٹزرلینڈ کا باشندہ تها سنہ ۱۸۵۹ ع میں فرانس اور اسٹریا کے درمیان معرکۂ سلفرینو کي جو مشہور خونریز لڑائي هوئي ' اوس میں وہ بهي شریک تها - اس قیامت خیز جنگ میں مریضوں کے علاوہ ۴۰ هزار آدمی زخمی هوے تهے - ا... ... خود ان مریضوں کي تیمار داري کي تهي' اونکي مصیبتوں کو اپنی آنکهوں سے دیکها تها' اونکے کراهنے کي اواز اپنے کانوں سے سني تهي' اور اس درد انگیز منظر کے مجموعي اثر نے اوسکے دل کو رحم و همدردي کے جذبات سے بهردیا تها - چنانچہ وهاں سے پلٹ کر اوسنے ایک کتاب لکهي جسکا نام " یادگار سلفرینو" تها - اس کتاب میں اوس نے جنگ کے ماتم خیز نظارے کا منظر اس موثر طریقہ سے دکهایا کہ هر شخص کے همدردانہ جذبات میں جنبش پیدا هوگئی ' اور اس حرکت کي مجموعي رفتار نے دفعتا جذبات رقیقہ کا ایک طوفان جد و جهد برپا کردیا !

اول اول خود سوئٹزرلینڈ کي جمعیہ خیریہ نے رحمدلي سے اس همدردانہ جنگ میں اوسکے ساتهہ شرکت کی - اسکے بعد یورپ کے تمام شہروں میں مجروحین جنگ کي اعانت کیلیے انجمنیں قائم هوگئیں اور اونهوں نے اس قدر ترقي کي کہ تمام سلطنتوں نے اونکي حفاظت اور نشو و نما کو اپني آغوش میں لے لیا -

(جنیوا کانفرنس)

چنانچہ ۶ جون سنہ ۱۸۶۴ع میں تمام دول یورپ کی ایک کانفرنس جنیوا میں منعقد هوئي ' اور ان انجمنوں کے تحفظ و بقاء کا قانون پیش کیا گیا - سلطنت فرانس نے نہایت سرگرمی سے اوسکي تائید کي ' اور ۱۸ اگست کو کانفرنس کے اجلاس ختم هوے -

اس کانفرنس نے مریضوں کي اعانت اور طریق علاج کے تمام مراتب طے کیے' اور تمام وکلاء دول نے اوسکي تصدیق کي - اخر میں ترکی' ایران' جاپان' سیام وغیرہ کی سلطنتوں نے بهي اس کانفرنس کے رزولیوشنوں کے ساتهہ اتفاق کیا -

بحري جنگ کےمتعلق بهی کانفرنس میں چند دفعات قانوني پیش کي گئي تهیں لیکن ابتک تمام سلطنتوں نے اونکي تصدیق نہیں کي ہے ' اور بہت ممکن ہے کہ موجودہ جنگ یورپ کے بحري میدانوں میں انکے مسائل تازہ هوجائیں -

کانفرنس میں اس انجمن کے متعلق جو قانون پاس کیا گیا اوسکي اهم دفعات حسب ذیل هیں :

(۱) کوئي سلطنت اپنے قانحانہ یا مدافعانہ جنگ میں ان شفاخانوں سے کسیطرح کا تعرض نہ کریگی بشرطیکہ اون میں مریض اور زخمی هوں - فوج نہ هو -

(۲) ڈاکٹروں' تیمار داروں' اور شفاخانوں کے تمام متعلقین کي حفاظت هر سلطنت کا لازمي فرض هوگا - مثلاً اگر وہ دشمن کے هاتهہ میں گرفتار هوجائینگے تو اونکا شمار اسیران جنگ میں نہ هوگا دشمن خود اپنے یہاں اون سے طبي کام لے سکتا ہے - لیکن اگر اوسکو اونکي ضرورت نہیں ہے تو بحفاظت تمام اونکی فوج میں پهونچا دیا جائیگا -

باشندوں میں سے جن لوگوں نے زخمیوں کي تیمار داری کی ہے ' اون پر جنگي ٹیکس اور تاوان کا بار نہ ڈالا جائیگا -

(۳) صلیب احمر کو بلا تخصیص ملک و مذهب هر قوم' هر شخص' اور هر مذهب کے افراد کے زخمیوں کا علاج کرنا هوگا - اگر کسي زخمي کي تیمار داري ناممکن هوجائے تو سپہ سالار کا فرض هوگا کہ اوسکي فوج میں آسے واپس بهیجدے -

(۴) جو زخمي صحت یاب هونے کے بعد بهي جنگ میں شریک هونے کے قابل نہو سکینگے اونکو واپس کردیا جائیگا -

(۶) کوئي شخص زخمیوں کي گاڑیوں سے کسي قسم کا تعرض نکر سکے گا ' البتہ اگر ان گاڑیوں سے فوج کي تنظیم و ترتیب میں کوئي خلل آئیگا ' یا اوسکے راستے میں رکاوٹ پیدا هوگي ' تو سپہ سالار اون گاڑیوں کو دوسرا راستہ اختیار کرنے پر مجبور کر سکے گا -

(لہا بقیۃ صالحہ)

شئون حربیه

صلیب احمـــر

میدان جنگ کے شفاخانے

آجکل لڑائیوں کے میدانوں میں ڈاکٹروں اور تیمار داروں کی جو با قاعدہ جماعتیں زخمیوں کے علاج کیلیے جاتی هیں' انکو ریڈ کراس یعنے صلیب احمر کہتے هیں ترکوں نے صلیب احمر کی جگهه هلال احمر کا لقب انکے لیے اختیار کیا ہے اورگذشته جنگ طرابلس و بلقان کے موقع پر یه نام بچے بچے کی زبان سے نکل چکا ہے -

موجودۂ جنگ یورپ میں بهی هر فوج کے ساتهه صلیب احمر کی جماعتیں مصروف خدمت هیں -

لیکن بہت کم لوگوں کو اس جماعت کے قیام کی تاریخ اور ابتدائی حالات معلوم هونگے - هم چاهتے هیں که ایک مختصر مضمون میں اسکی تاریخ بیان کردیں -

اس مضمون سے قارئین کرام کو اسکا بهی اندازہ هوجائیگا که جنگ کے سفری شفاخانوں کی ایجاد مسلمانوں کے عهد تمدن کی یادگار ہے' اور یورپ کی " صلیب احمر " اس سے تقریباً دو سو برس بعد عالم وجود میں آئی تهی -

(عهـد قـدیم)

فطرت مرض کے ساتهه ساتهه دوا بهی پیدا کردیتی ہے - اس اصول کی بنا پر اگرچه جنگ کی عالمگیر مصیبت کو خود انسان کی فطرت هی نے پیدا کیا تها' لیکن مجروحین جنگ کی مرهم پٹی کا سامان بهی اوسیکے اندر چهپا هوا تها :

بیک دست گوهر بیک دست تیغ !

بدو خلقت هی سے انسان کے سرپر مصیبت کا یه بادل چها گیا' لیکن سب سے پہلے اس ابر غلیظ کے سیاہ پردوں کے چاک کرنے کے لیے جو هاتهه اوٹها' وہ عورت کا نرم و نازک هاتهه تها - اسکے رقیق و لطیف جذبات نے همدردانه احساس سے پیش قدمی کی - عورت اگرچه اپنے ضعف فطری کیوجه سے اس پردے کو چاک نه کرسکی تاهم اوس میں اتنی قوت ضرور تهی که اپنی چادر کو پهاڑ کے اپنے اعزہ و اقارب کے زخموں پر پٹی باندهدیتی - خوش قسمتی سے زمانۂ وحشت کی آزادی نے اوسکو میدان عمل میں مردوں کے دوش بدوش کهڑا کردیا تها' اسلیے وہ اونکے ساتهه میدان جنگ میں بهی جاتی تهی' اور جبکه سنگدل مرد خون کا سیلاب بہاتے تهے' تو وہ اونکو مشک میں بهر بهر کے پانی پلاتی' اونکے زخموں کو دهوتی' اور اونکی کی مرهم پٹی کرتی -

(غزوات اسلامیه)

زمانۂ جاهلیت میں عرب کی عورتوں نے عموماً یه همدردانه شعار قائم کرلیا تها - عهد اسلام میں اس نے اور ترقی کی' اور میدان جنگ میں عورتوں کی خدمات لازمی هوگئیں - غزوات عهد نبوت و خلفاے راشدین میں عورتوں کی جنگی خدمات نہایت نمایاں هیں -

چنانچه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم کے روے مبارک کے زخم کا خون حضرت فاطمه نے دهویا تها' اور حضرت عائشه نے بهی تشنه کامان جهاد کو پانی پلا کر شرکت جهاد کا شرف حاصل کیا تها -

جنگ یورپ : صلیب احمر کا شفاخانه اور " ینٹ (کسٹالن " کی راهبات (ننز) - بمقام ماسٹرٹ (بلجیم)

اسلامی تمدن و تہذیب کے زمانے میں اس همدردانه طرز عمل نے نہایت ترقی حاصل کی' اور اطباء کی ایک خاص جماعت مرتب کیگئی جو فوج کے ساتهه ساتهه میدان جنگ میں جاکر طبی خدمات انجام دیتی تهی - یه سفری شفاخانے همیشه فوج کے ساتهه نقل و حرکت کرتے رهتے تهے' ساتهه هی متعدد اونٹ اور خچر هوتے تهے جن پر زخمیوں کی مرهم پٹی اور مریضوں کے علاج کا تمام سامان لدا هوتا تها اور انکو "مارستانات نقاله" کہتے تهے - یعنے سفری شفاخانے - (مارستان فارسی کے بیمارستان کا معرب ہے)

سلطان محمود سلجوقی کی فوج کے ساتهه جو سفری شفا خانه تها' اوسکا تمام طبی ساز و سامان ۴۰ اونٹوں پر آتا تها ! مورخین اسلام نے عموماً جنگوں کی تفصیل میں شفا خانوں کا بهی خاص طور پر حال لکها ہے -

تاریخ آل سلجوق میں اسکے نظائر بکثرت ملتے هیں - ابن اثیر' ابوالفداء' اور مقریزی کی تصریحات اگر جمع کی جائیں تو ایک مفصل رساله مرتب هوجاے -

(مصائب جنگ)

لیکن دنیا کا کام تمدن و تہذیب کی برکات سے زیادہ همدردی سے چلتا ہے - اس قسم کے سفری شفا خانوں کا سنگ بنیاد عورت نے خالص همدردی کی سطح پر رکها تها' اسلیے اوسکی دیواروں کو بهی همدردی هی کے هاتهوں نے چنا' اور آج هم اوسکو ایک عظیم الشان عمارت کی سکل میں دیکهه رهے هیں !

انسانی مصیبتوں میں مرض سب سے بڑی مصیبت ہے - فقر و افلاس کو اگرچه انسان کیلیے ایک عظیم الشان مصیبت خیال کیا جاتا ہے' لیکن انسان اس حالت میں اوٹهه بیٹهه سکتا ہے' چل پهر سکتا ہے' اور اپنی قوت کے استعمال سے اپنا پیٹ بهر سکتا ہے - لیکن مرض کی حالت میں وہ بالکل بیدست و پا هو جاتا ہے - علی الخصوص سفر کی حالت میں جب ایک مریض صاحب فراش هوتا ہے' تو بعض حالتوں میں تو وہ اپنے جیب سے روپیه پیسه نکالنے کی بهی قدرت بهی نہیں رکهتا که اپنے علاج کا سامان خرید کرلاے - لیکن ایک فقیر گلیوں میں گهوم پهر کے اپنے فقر و فاقه کا علاج کرلیتا ہے -

یه عام سفر کے مصائب هیں - لیکن جنگ کی غربت و بیکسی کا اندازہ کرنے کیلیے انکا تصور کافی نہیں - جبکه غضبناک دشمن سر پر اور از خود رفته ساتهی اپنی اپنی جانوں کی فکر میں هوتے هیں' جب لاشیں گهوڑوں کی ٹاپوں سے روندی جاتی هیں اور سوار کو یه سوچنے کی مہلت بهی نہیں هوتی که کنکر پتهر پس رهے هیں یا انسان کا جسم کچلا جارها ہے ؟ جب زخمیوں کی آهیں اور دم توڑنے والوں کی فریادیں آلات جنگ کے شور اور خونریز فوجوں کی ٹکر کے هنگامے میں بالکل گم هوجاتی هیں' تو کون اندازہ کرسکتا ہے که اس عالم میں زخم اور دکهه کی مصیبت کس قدر درد انگیز'

سیاست رحم دلي كي دشمن هے ' لیکن ابسے پلے اسكی نسبت یا جاتا تھا کہ اوسکي رحم دلي سیاست پر غالب هے - چنانچہ اوسنے چند سال سے پھانسي کے کسی فیصلہ پر دستخط نہیں کیا - جب اسٹریا میں ہیضہ پھیلا تو اوسکے انسداد کیلیے اپنی پوري کوشش صرف کي - لوگوں کے یہاں خود تعزیت کو جاتا تھا ' شفاخانوں میں جاکر مریضوں کو دیکھتا اور اونکو تسکین دیتا تھا - جب ھنگري میں طوفان آیا ' تو خود وهاں جاکر لوگوں کو بچانے کیلیے آمادہ کیا - بلکہ بہت سے ڈوبنے والوں کو اپنے هاتھہ سے بچالیا !

لیکن یہ عجیب انقلاب وقت هے کہ جس بادشاہ کي رحمدلي اسکو گوارا نہیں کرتي تھي کہ ایک مجرم کو پھانسی دینے کیلیے دستخط کرے ' وهي آج لاکھوں بے قصور انسانوں کے قتل و غارت کا محرک اول هوگیا !

کہتے هیں کہ وہ نہایت فیاض اور کریم النفس بھي هے - زمانہ جنگ میں مجروحین کو خود اپنا وظیفہ دیتا هے ' اور خود نہایت سادہ سپاهیانہ غذا پر بسر کرتا هے - اسي همدردانہ برتاو کی بنا پر اوسکو اپني رعایا پر کامل اعتماد حاصل هے - وہ تنہا باهر نکلا کرتا هے ' بجز سرکاري تقریبوں کے کبھي محافظ فوج اوسکے ساتھہ نہیں رهتي یورپ کے اخبارات میں اسکي رحم دلي اور فیاضي کي حکایتیں همیشہ چھپتی رهي هیں -

ایک مرتبہ وہ اپنے بچپنے کے زمانے میں لیمبرگ کے باغ میں اپنے دادا کے سامنے کھیل رها تھا - اسی حالت میں ایک پہرہ دار سپاهي پر اوسکی نظر پڑگئي - اوس نے اپنے دادا سے گھبراکر پوچھا : " کیا یہ فقیر هے ؟ " اسکے دادا نے پوچھا کہ تمھیں اوسکي فقیري کا حال کیونکر معلوم هوا ؟ جوزف نے جواب دیا " اسلیے کہ وہ اپنے فرائض کو مجبورانہ انجام دے رها هے " فرانسیس نے مسکراکر کہا :

" عزیز من ! هر امیر فقیر کو اپنے اپنے فرائض مجبورانہ هی انجام دینے پڑتے هیں یہاں تک کہ شاهنشاهوں کی اولاد کو بھي - لیکن واقعي یہ پہرہ دار محتاج هے - اس نوٹ کو لو اور اسے دے آؤ "

جوزف نہایت تیزي سے نوٹ لیکر اوسکي طرف بڑھا اور کہا "یہ نوٹ لو - میرے دادا نے تمکو دیا هے " اس زمانے کے فوجي قانون کی رو سے کوئی سپاهي کسي قسم کا عطیہ قبول نہیں کرسکتا تھا - اسلیے اوس نے سر کے اشارے سے انکار کیا ' جوزف نہایت ناراض هوا اور اپنے دادا کے پاس جاکر شکایت کی - آس نے کہا کہ جاکر اسکے کارتوس کی تھیلی میں چپکے سے ڈالدو - لیکن جوزف کا هاتھہ سپاهي کی کمر تک نہیں پہونچتا تھا ' اسلیے فرانسیس نے اوسکو گود میں اوٹھالیا ' اور اوس نے نوٹ اوسکي تھیلی میں ڈالدیا - اب اوس نے غایت مسرت کے لہجے میں شور مچانا شروع کیا :

" سپاهی نے مفلسی سے نجات پائي "

جوزف نے ابھي عمر کے پانچ مرحلے طے کیے تھے کہ اوسکے دادا نے انتقال کیا - چھٹے سال اوسکی تعلیم و تربیت شروع هوئي - اوسکي ماں صوفیا خانداني حیثیت سے عالي مرتبہ اور نہایت دور اندیش اور عاقلہ عورت تھی - اوس نے اپنے بچوں کي تعلیم کي نگراني کا اهم فرض خود اپنے ذمہ لیا - آسٹرین شہزادوں کی تعلیم و تربیت کا ایک خاص قانون تھا جسکو شاهنشاہ جوزف ثاني نے مرتب کیا تھا - اوس نے شاهزادوں کي تعلیم کا پروگرام جن اصولوں پر مرتب کیا تھا ' اوسکي تصریح خود اوسي نے اپنے نہایت جامع الفاظ میں ایک بار کي تھي :

" عام لوگ اپنے بچوں سے کہتے هیں کہ اگر تم تعلیم حاصل کرو گے تو ملازمت کے ذریعہ اپني ذات کو فایدہ پہونچاسکوگے - لیکن اگر تم نے علوم و فنون میں مہارت حاصل نہ کی ' تو اس سے ملک کو کوئي نقصان نہ پہونچیگا بلکہ خود تمہیں کو بڑا سے بڑا ضرر پہونچے گا -

لیکن یہ فقرے شاهزادوں کی تعلیم و تربیت پر منطبق نہیں هوسکتے - کیونکہ وہ علم و جہالت دونوں حالتوں میں ملک کے فرمانروا هونگے ' اسلیے اوسکا نفع و نقصان ملک کو لازمي طور پر پہونچیگا ' پس اونکے لیے علوم و فنون میں کامل مہارت حاصل کرنا نہایت ضروري هے "

اهل هنگري اپني زبان کو زندہ رکھنے اور سرکاري زبان بنانے کی کوشش میں همیشہ سے مصروف تھے - مگر سلطنت آسٹریا همیشہ هنگري زبان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھي ' اور کوئی آسٹرین بھولے سے بھي اوسکي تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا - لیکن شاهنشاہ جوزف نے بچپن هي میں اونکی زبان کو سیکھا اور اوس میں اس قدر مہارت حاصل کي کہ اچھي طرح بات چیت کرنے لگا - حسن اتفاق سے سنہ ۱۸۴۷ع میں جب کہ وہ صرف آرچ ڈیوک تھا ' گورنر کے تقرر کی رسم ادا کرنے کیلیے هنگري آیا - یہ هنگرین شورش و بغاوت کا ابتدائي زمانہ تھا - اونکی شورش کا مقصد صرف اپني قومیت ' وطنیت ' اور زبان کو محفوظ رکھنا تھا جو آسٹریا کے ساتھہ مدغم هوتي جاتي تھي - آرچ ڈیوک فرانسس جوزف نے نہایت دور اندیشي سے اس فتنہ کو دور کرنا چاھا اور اونکے سامنے هنگري زبان میں ایک اسپیچ دي - اسپر تمام هنگرین قوم نے اس زور سے خوشي کے نعرے بلند کیے کہ انکے گلے پڑ پڑ گئے ' اور اپنے قدیم طرز پر اظہار مسرت کیلیے تلواریں نیام سے کھینچ لیں !

چند دنوں کے بعد هنگري نے آسٹریا کے دائرۂ اقتدار سے نکلنے کے لیے پھر شورش کی ' لیکن وهاں کے گورنر نے اونکو یقین دلایا کہ جس آرچ ڈیوک نے تمھارے سامنے تمھاري زبان میں تقریر کی تھی ' وہ عنقریب آسٹریا کا شہنشاہ مقرر کیا جائیگا - اس خوشگوار وعدہ کا نہایت اچھا اثر هوا ' اور دفعتاً بغاوت کی آگ بجھہ گئي - چند دنوں کے بعد جب شہنشاہ جوزف کے سر پر تاج شاهی رکھا گیا تو تمام هنگري نے اوسکي رسم تخت نشینی کا نہایت مسرت سے خیر مقدم کیا - حالانکہ وہ دوسرے بادشاهوں سے عموماً اظہار نفرت کرتے تھے -

اسکی روزانہ زندگی کا حسب ذیل پروگرام ایک اخبار میں شائع هوا تھا :

پانچ بجے صبح کو اوٹھتا هے ' اور ساتھے وغیرہ پیکر کام میں مصروف هو جاتا هے - دس بجے سے ۱۲ - بجے تک لوگوں کو دربار میں باریابی کا موقع دیتا هے - پھر اپنے پرائیوٹ سکریٹریوں سے ملکي معاملات میں مشورہ کرتا هے - تین بجے کھانا کھاکر سیر و تفریح کي تیاري کرتا هے ' اور اکثر تھیٹروں میں جاتا هے - ان تفریحي مشاغل سے فارغ هوکر دس بجے تک سو رهتا هے - با اینہمہ مصروفیت اور کسل و تکان کي کبھي شکایت نہیں کرتا - اگر امور ملکي کے انجام دینے سے طبیعت گھبرا جاتي هے تو چند دنوں سیر و شکار کے لیے باهر نکل جایا کرتا هے -

وہ یورپ کي تمام زبانوں کا ماهر هے اور ان تمام زبانوں میں گفتگو کرسکتا هے - اوس نے ایک مرتبہ فوج کا جائزہ لیا تو اوسکے سامنے مختلف قوموں کے پانچ دستے پیش کیے گئے - اوس نے هر ایک کے سامنے اوسیکي زبان میں تقریر کی !

تاریخ و عبر

کرۂ ارضی کی انشزدگی کا اولین شعلہ

فرانسس جوزف شہنشاہ اسٹریا

(حیات خصوصی)

وہ آرچ ڈیوک فرانسیس کارل کا بیٹا ہے - ۱۸ اگست سنہ ۱۸۲۰ ع میں پیدا ہوا' اور سنہ ۱۸۴۸ ع میں جبکہ اسکی عمر صرف اٹھارہ برس کی تھی اوسکی تخت نشینی ہوئی - سنہ ۱۸۲۷ ع میں اوسکے تاج شاہی میں ایک نیا طرہ لگایا گیا - یعنی وہ ھنگری کا بادشاہ بھی بنایا گیا - اسوقت اوسکی عمر تقریباً ۹۴ برس کی ہے -

معمر ترین حکمران عالم

سنہ ۱۸۵۴ ع میں آمنے مکسمیلیان ڈیوک آف با ویریا کی لڑکی سے شادی کی جو یورپ کی شاہزادیوں میں عام طور پر ممتاز خیال کی جاتی تھی' اور اسکا حسن و جمال مسلم تھا - اوس کے بطن سے چار اولاد پیدا ہوئیں جنمیں سے صرف دو لڑکیاں آرچ ڈچیز جمز الا اور ماریہ زندہ ہیں - سنہ ۱۸۹۸ ع میں ملکہ پر جب کہ وہ جنیوا میں شاہی کشتی میں جا رہی تھی' ایک اٹالین نو جوان نے دفعتاً حملہ کیا اور قتل کردیا -

شہنشاہ جوزف کے تین بھائی تھے' جن میں سے ایک مکسیکو پر حکومت کر رہا تھا' اوس نے ۱۸۶۷ ع میں وفات پائی - دوسرے بھائی کا نام آرچ ڈیوک کارل تھا جس نے سنہ ۱۸۹۶ ع میں انتقال کیا - اس نے متعدد اولاد چھوڑی - فرانسیس فرڈیننڈ جو حال میں سراجیو میں قتل کیاگیا' اسی کا لڑکا تھا شہنشاہ جوزف نے پرنس اودلف کے انتقال بعد اسیکو ولی عہد مقرر کیا تھا' لیکن وہ قطرتاً نہایت ضعیف الجثہ تھا - ڈاکٹروں نے اوسکو وائنا کے قیام سے منع کردیا تھا - ماہرین سیاست کی راے تھی کہ وہ حزم و تدبیر کے ساتھہ اسٹریا جیسے مختلف العناصر ملک پر حکومت نہیں کرسکتا - اپنی اس کمزوری کو وہ خود بھی محسوس کرتا تھا - اسلیے ایک خاموش لطف و مسرت کی زندگی بسر کر رہا تھا -

عام خیال تھا کہ اگر یہی حالت قائم رہی تو اسکی جگہہ شاهنشاہ جوزف کے بھائی آرچ ڈیوک اوٹو کو ولی عہد بنایا جایگا' لیکن سراجیو نے ہمیشہ کے لیے اوس سے یہ منصب چھین لیا -

شہنشاہ جوزف کا خاندان تمام یورپ میں سب سے قدیم ترین حکمراں خاندان ہے - وہ ۶۴۲ برس سے حکمرانی کر رہا ہے' اور یہ ایسا فخر ہے جو دوسرے خاندانوں کو بہت کم نصیب ہوا ہے - اس سلسلہ حکومت کا پہلا تاجدار رودلف وان ہیسبورگ تھا - وہ پہلے جرمنی کا ایک کونٹ تھا لیکن سنہ ۱۲۷۳ ع میں جرمانیا کا باشاہ مقرر [illegible]

اس خاندان نے ایک مدت تک اسٹریا' ھنگری' بوھیمیا' وسط جرمنی' ھالینڈ' اٹلی' اسپین وغیرہ' پر حکومت کی ہے اور اوس پر سے ہر قسم کے ملکی انقلابات کا سیلاب گذر چکا ہے - اس وسیع مدت نے مردوں کے ساتھہ عورتوں کو بھی حکومت کرنے کا موقع دیا - چنانچہ سنہ ۱۷۴۰ ع جب شاهنشاہ کارل سادس کا انتقال ہوا' اور اوس نے اولاد ذکور میں سے کسیکو وارث تاج و تخت نہ چھوڑا تو اسکی لڑکی ماریا تریزا کے سرپر تاج شاہی رکھا گیا - حکمراں ہونے سے پہلے سنہ ۱۷۳۶ ع میں اوسکی شادی ڈیوک فرنسیس لورین سے ہوئی تھی - اب جب اوس نے تخت سلطنت پر قدم رکھا تو اوسکا شوہر ڈیوک فرنسیس اول شاهنشاہ بنایا گیا' یہی فرنسیس ہے جسکی اولاد آج تک بر سر حکومت ہے - اسلیے اسٹریا کے موجودہ خاندان شاہی کو ہیسبورگ لورین کہا جاتا ہے -

شاهنشاہ جوزف کا سالانہ وظیفہ ۹۳۰,۰۰۰ گنی ہے' اس رقم میں سے اوسکو نصف آسٹریا اور نصف ھنگری کے خزانہ سے ملتا ہے - وائنا اور بودا پسٹ میں' اوسکے لیے متعدد محل تعمیر کئے گئے ہیں' اور پیرانہ سالی' تجربہ کاری' اور زمانہ شناسی کے لحاظ سے وہ یورپ کے تمام بادشاہوں میں نہایت موقر اور قابل احترام خیال کیا جاتا تھا لیکن افسوس کہ موجودہ جنگ یورپ میں خونریزی کا پہلا قدم اوٹھا کر اسنے اپنی ہشتاد سالہ عزت یورپ کے بڑے حصے میں برباد کردی ہے -

فنون لطیفہ کے ساتھہ نہایت دلچسپی رکھتا ہے - بالخصوص مناظر طبیعیہ کا شیفتہ ہے - ساتھہ ہی فنون سپہگری میں بھی اسے خاص شہرت حاصل ہے - اوس نے اکثر میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جانے پر موت کو ترجیح دی' چنانچہ معرکہ سلفر نیو میں جب اسٹرین فوج نے جنرل ہیس کی سپہ سالاری میں فرانچ اور سارڈینین فوج کی متعدد فوج سے مقابلہ کیا اور جنرل ہیس نے بعض جنگی مصالح کی بنا پر فوج کو بھاگنے کا حکم دیدیا' تو شاهنشاہ جوزف کی بہادری نے اس ہتک کو گوارا نہ کیا اور خود فرانچ توپوں کی بیٹری کے آگے سینہ سپر ہوکر کھڑا ہوگیا' جو نہایت تیزی کے ساتھہ پیچھے ہٹنے والی اسٹرین فوج پر گولے برسارہی تھیں !

ایک مرتبہ وہ سرسبز کھیتوں کے درمیان گذر رہا تھا - اوسکو دو شخص نظر آے جو پالو جانوروں کو شکار کیلیے چرانا چاہتے تھے - جب اون دونوں نے شاهنشاہ جوزف کو دیکھا تو آکر پانوں پر گرپڑے اور روکر کہا :

" ہمارا خاندان بہت بڑا ہے - صرف زراعت سے گذر اوقات نہیں ہوسکتی - پہلے ہم فوج میں ملازم تھے' اب موقوف کردے گئے ہیں - اسلیے اس جرم کے ارتکاب پر مجبور ہوگئے "

شاهنشاہ جوزف نے اونکا نام و نشان پوچھکر اون کو واپس جانیکی اجازت دی - وہ چلے گئے' مگر مواخذہ کا خوف دامنگیر تھا - اسکے بعد شاهنشاہ نے اونکے پاس فرمان بھیجا جسکے ذریعہ اونکو شکار گاہوں کا نگراں مقرر کیا گیا - فرمان کو پہلے تو وہ وارنٹ گرفتاری سمجھے لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اونکی صداقت اور فوجی خدمات کے صلے میں ایک موزوں تر منصب عطا کیا ہے !

ایک روز وہ شونسبرن کو جارہا تھا' راستے میں فائر بریگیڈ ملا جو کہیں آگ بجھانے کیلیے جا رہا تھا - اوسکے گھوڑے کیچڑ میں پھنس گئے تھے -

وہ دفعتاً رک گیا' بادشاہ نے خود اپنی گاڑی کے گھوڑے کھلواکے اوس میں جتوادیے - ان گھوڑوں نے فائر بریگیڈ کو کیچڑ سے نکالا' اور مقام آتش زدگی تک پہنچا آے - شہنشاہ خود کرایہ کی گاڑی پر سوار ہوکر چلا گیا !

انعامی مضامین سے مقصود یہ ہے کہ کسی موضوع یا عنوان کو متعین کرکے اہل قلم کی خدمت میں پیش کیا جاے تا کہ وہ اسپر فکر ازمائی کریں' اور پھر بہتر و امثل مضمون کیلیے ایک اعلان کردہ رقم پیش کی جاے - اسلیے نہیں کہ وہ اسکا معاوضہ ہے بلکہ محض بغرض امتیاز' و تشویق و تحریص -

یہ ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے جس سے ارباب قلم میں تحریر و تصنیف کا شوق پیدا ہوتا ہے - یورپ کے اخبار و رسائل اور مجالس و مجامع کو پبلک کي طرف سے بڑي بڑي رقمیں دي جاتي هیں تاکہ وہ انعامي مضامین کا اعلان کر سکیں - وهانکے اخبارات خود بھي اس قابل هوتے هیں کہ علمي اولوالعزمیوں میں حصہ لیں اور اپنے ادارہ کے طرف سے گرانقدر رقوم ارباب علم و ادب میں تقسیم کریں -

علی الخصوص جب کبھی کوئی نئی اختراع یا علمي تحقیق شائع ہوتی ہے اور اسکی تکمیل و ترقي کیلیے ارباب علم اور عام پبلک کي توجہ مطلوب هوتي ہے تو عموماً اس کام میں سب سے زیادہ مدد انعامی مضامین کے مقابلوں هی سے ملتي ہے اور انعاموں کی تعداد اور مقدار میں خود اخبارات و رسائل کا باهمی مقابلہ شروع هو جاتا ہے - مثلاً کئی سال سے تمام یورپ کے اخبارات و رسائل پر هوائی جہازوں کے تجارب کا ایک بحران علمي طاري ہے - جنگ سے پہلے کوئي هفتہ ایسا نہیں جاتا تھا کہ کوئی نہ کوئی انعام انکے متعلق شائع نہ کیا جاتا هو - صرف ایک اخبار " ڈیلی ٹیلي گراف " لندن نے تین سال کے اندر ۱۲ - بڑے انعام تقسیم کیے جنکي رقوم کي مجموعي تعداد ۳ - هزار پونڈ سے زائد تھي - پھر وہ عظیم الشان انعام اسکے علاوہ ہے جو ڈیلی ٹیلي گراف نے پچھلے سال هوائي مسابقت کیلیے انگلستان میں تقسیم کیا تھا !

افسوس کہ هندوستان میں یہ باتیں ابتک خواب و خیال هیں - یہاں کے اخبارات کو دست سوال کي وسعت اور طبع دریوزہ گری فلاکت سے اتني مہلت کہاں ملتي ہے کہ انکے بڑھے هوے هاتھوں میں دوسروں کیلیے بھی کوئي بخشش هو؟ ان میں سے اکثر اپني فلاکت و درماندگي سے مجبور هیں اور بعض اپني طبعیت سے - پبلک نے ابتک علم و ادب اور مطبوعات و مصنفات کي حقیقت نہیں سمجھی ہے - وہ همیشہ اس فکر میں رهتي ہے کہ ڈیڑھ روپیہ میں سال بھر تک سب سے زیادہ سیاهي اور کاغذ کون دیسکتا ہے؟

لیکن ان تمام باتوں سے بھی زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ اگر بہتر سے بہتر اسباب جمع بھي هوجائیں تو ملک میں بدبختی سے صحیح دلچسپي لینے والي کوئي جماعت نہیں ہے - یہاں اخبار کے معنی یہ هیں کہ ایک مشین بصورت انسان جو پرنٹنگ مشین کي آخرین ایجاد کي طرح خود هي کاغذ کاٹتي ہے' خود هي چھاپتی ہے' خود هي مرتب کرتی ہے' خود هي موڑتي ہے' غرضکہ سب کچھ خود هی کرتي ہے - پھر انعام کے معني بھی یہاں یہي هوسکتے هیں کہ خود هي عنوان تجویز کیا جاے' خود هی رقم معین کي جاے' اور پھر خود هي لکھکر بعد انقضاے مدت مقررہ رقم وصول بھي کرلي جاے :

خود کوزۂ' خود کوزہ گر و' خود گل کوزہ !

آغاز اشاعت الہلال سے همیں کسي ایسے سلسلے کے اجرا کا بارها خیال هوا مگر اهل قلم کي بے توجہي اور اکثر حالتوں میں بد مذاقي نے مایوس کردیا -

لیکن آج اس خیال سے کہ اگر خشک علمي مضامین اور تحقیق طلب مذهبي مقالات کیلیے ارباب قلم طیار نہیں هیں تو اقلاً ادب و انشاء کے میدان میں تو آسکتے هیں' اس تصویر کو شائع کرتے هیں' اور اردو ادب و شعر کے با مذاق حضرات کے آگے صرف فکر و خیال کا ایک نیا میدان کھولتے هیں - اس اولین تجربے پر آیندہ کے ارادے موقوف هیں -

هم سے پہلے ایک اهل قلم کو هم سے بھي زیادہ مصیبت پیش آئي تھي :

رومسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز
تا داد خود از کہتر و مہتر بستاني !

الحمد للہ کہ گو بعض ابناے عصر نے اپنے تئیں یہاں تک بھي پہنچا دیا هو مگر همیں اسکي ضرورت نہیں هوئی ہے' اور اگرچہ علمي و مذهبي مضامین کي جگہ محض ادب و شعر کي دعوت دینا همارے لیے ایک طرح کا تنزل هو - تاهم فی نفسہ اسکي ضرورت سے بھي انکار نہیں کیا جا سکتا -

کچھ عرصہ پہلے عالم ادب و شعر کے هم خود بھي رہ نوردہ تھے اور الہلال کی اشاعت کے وقت ارادہ تھا کہ خالص ادبی و شعري افکار و مقالات کا بھي اسمیں غالب حصہ هوگا - لیکن آگے چلکر معلوم هوا کہ یہاں ایک کے هو رهنے کے سوا چارہ نہیں' اور بالاخر عالم جذبات و حسن و عشق سے الگ هوکر صرف اصلاح و مذهب هی پر قناعت کرلیني پڑي - شاید هم اب بھي اس کام کو کرسکتے هیں مگر نہیں کرتے - و للہ در ما قال :

رند هزار شیوہ را طاعت حق گراں نبود
لیک صنم بہ سجدہ در ناصیہ مشترک نخواست

اگر ارباب ذوق نے اس تجربے میں ساتھ دیا تو انعامي مضامین کا سلسلہ همیشہ جاري رهیگا اور پھر علمي و مذهبي تحقیقات کے عنوان بھي پیش کرینگے -

(نغمۂ حسن و طبل جنگ)

اس مرقع کا موضوع تخیل " نغمۂ حسن و طبل جنگ " ہے - حسن و عشق کي دنیا بھي ایک معرکہ زار ہے مگر وهاں کے اسلحۂ و آلات اور هیں - وہ جنگ جسمیں لوهے کي تلوار اور چمڑے کي ڈھال سے کام لیا جاتا ہے' بظاهر اس سے کوئي ربط نہیں رکھتي' لیکن اس تصویر میں دونوں چیزیں جمع کردي گئي هیں - حسن کي مست و بیخود نگاهیں تلوار پر جھکي هوئي هیں :

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائي !

انعامي موضوع بحث یہ ہے کہ صرف یہ مرقع اور اسکا عنوان شائع کردیتے هیں اور اسکے تاریخي ماخذ اور تمام جزئیات مرقع کے متعلق کچھ نہیں بتلاتے - ارباب ذوق و فکر اس مرقع کو سامنے رکھکر اظہار خیال کریں اور جس پہلو کو زیادہ نمایاں پائیں بحث میں لائیں - آخر اکتوبر تک تمام مضامین آجانے چاهئیں - جو مضمون سب سے زیادہ بہتر و ارفق اور موضوع مرقع پر حاوی کا' اسکے لیے ایک گنی نقد اور ایک گنی قیمت کي مجلدات الہلال پیش کي جائیگي -

مضامین صاف اور خوشخط لکھے هوں - ورق کے صرف ایک صفحہ پر لکھے جائیں - انعام صرف خریداران الہلال کے حلقہ میں محدود رهیگا -

اقـــتـــراح ادبـــی و شــعـری

نغمــهٔ حسن و طبــل جنــگ !

دعوت تسابق افکار و تنافس اقلام

و فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! (۸۳ : ۴۳)

انعامی مضمون - دو گنی کا پہلا سلسلہ : " مواضیع ادبیہ " ۳۱ - اکتوبر تک -

آجکی اشاعت کے ساتھہ ایک دلچسپ مرقع شائع کیا جاتا ہے جو کلکتہ کے ایک دقیقہ سنج اور مشاق مصور کے قلم سحر کار کا نتیجہ ہے - اور ایک عمیق و وسیع حسن تخیل' تفحص تاریخی ' اور فکر شعری نے اسکا خاکہ کھینچا ہے -

بظاہر اس مرقع کو دیکھیے تو صرف دو تصویریں ہیں جنھوں نے زیادہ سے زیادہ ایک صفحہ کی دس بارہ انچ جگہ روک لی ہوگی- لیکن ارباب نظر اگر چاہیں تو انکے صرف ایک گوشۂ نگاہ ہی کے اندر صدہا صفحوں کے صحائف معانی اور دفاتر سوانح و حوادث پڑھلے سکتے ہیں :

احوال ما ز حوصلۂ نامہ بیش بود
لختے ز حال خویش بسیما نوشتہ ایم !

عالم جذبات و حسیات کے صدہا مطالب ہیں جنھیں ہزارہا صفحوں پر پھیلاکر لکھیے -جب بھی سمٹ نہیں سکتے - لیکن اگر ایک سیماء گویا ' ایک چشم سخنور ' ایک نگہ ناطق ' ایک غمزۂ معنی طراز' ایک جمال فکر اندیش' سامنے آجاے تو انکے درس و فہم کیلیے صرف ایک لمحۂ نظارہ ہی کافی ہوتا ہے - بلکہ اس سے بھی کم - یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسکی ہر صاحب حال فوراً تصدیق کریگا -

ارسطو اگر شرم و حیا کے واردات و اثرات کا فلسفہ مرتب کرتا اور دس ضخیم جلدیں لکھہ جاتا ' جب بھی آپ کچھہ نہ سمجھتے- لیکن کسی کے چہرۂ محجوب اور نگہ شرمگیں کا ایک نظارہ آپکو سب کچھہ سمجھا دیتا ہے ' اور حقائق حسن و عشق کے وہ وہ اسرار و غوامض خود بخود حل ہوجاتے ہیں جو دنیا بھر کے حکیموں اور فلسفیوں کی زبانیں ملکر بھی حل نہیں کرسکتی تھیں !

آپ کے نزدیک علم البرق کا سب سے بڑا ماہر وہ ہے جسنے کسی وسیع علمی عمارت کے اندر بڑی بڑی کتابیں اور بڑے بڑے آلات دیکھے ہوں - لیکن میری نظر میں اس کی حقیقت اوس خوش نصیب سے بڑھکر کوئی نہیں جانتا جسے کسی جمال آتشیں کی ناگہانی جلوہ تابی کے نظارہ کا بار بار موقعہ ملا ہے ' اور ہمیشہ اسکے خرمن صبر و شکیب پر بجلیاں گرتی رہی ہیں - و کل حزب بما لدیہم فرحون :

نہ دانم تا چہ برق فتنہ خواہد ریخت بر ہوشم
تصــور کردہ ام بگسستــــن بند نقابــش را

* * *

یہی نکتہ ہے جو فن تصویر و رسوم کو تحریر و کتابت پر ترجیح دیتا ہے - قدیم مصری ہیرو غلیفی (نقوش مصورہ و ممثلہ) کے ذریعہ بخط و کتابت کرتے تھے اور یقیناً ہم سے زیادہ عقلمند تھے دشمن کے ہجوم کی تصویر کھینچنے میں ہم صفحے کے صفحے صرف کردیتے ہیں اور پھر بھی اپنے چشم و دماغ کو مخاطب کے سر میں نہیں رکھہ سکتے - لیکن وہ ایک شمشیر بکف سپاہی کو مکان کے دروازے پر کھڑا دکھلا کر ہم سے زیادہ بہتر درس مطالب پر قادر تھے - جذبات و واردات ' حوادث و سوانح ' اور مظاہر طبیعیہ و تغیرات فطریہ کے بیان میں ہزارہا صفحے ایک طرف ' اور ایک انچ کی چھوٹی سی تصویر ایک طرف ! ہومر نے کسقدر صرف فکر و تصور کے بعد محاصرۂ ترائے کے چند معرکے دکھلاے اور ہومر اعظم ہوگیا ؟ لیکن ایک مصور پنسل کی چند لکیریں کھینچکر دو چار منٹ کے اندر اس سے زیادہ جنگ کے میدان دکھلا دیسکتا ہے' مگر دنیاء کا معیار فضیلت دوسرا ہے -

علی الخصوص انسانی جذبات و خواطر اور عالم عواطف و حسیات کے اظہار کے لیے تو زندہ انسانوں کے بعد صرف تصویر ہی ایک ایسی شے ہے جو دل کے چھپے ہوے راز دوسرے دلوں تک منتقل کر دیسکتی ہے -

واقعہ نویس اور شاعر کے کاموں کو مصور سے وہی نسبت ہے جو ایک فلسفی کے فلسفۂ حسن کے مقابلے میں خود ایک روے جمیل و حسین کو حاصل ہو سکتی ہے - اسی لیے شعر کی ساری فضیلت اسمیں ہے کہ وہ تصویر ہو-

* * *

یہ مرقع جو آپ دیکھہ رہے ہیں ' اس بیان کی تصدیق کر سکتا ہے - تاریخ و وقائع' سوانح و حوادث' عجائب تصادفات' نیرنگی انقلابات' حسن و عشق کی کرشمہ سازی' جذبات متضادہ و متباینہ کی کشاکش ' اور قلمرو حسن و عالم سیف و سناں کی باہمی آویزش ' یہ سب کچھہ اسمیں موجود ہے' اور ان سب سے زیادہ روح شعر و موسیقی کی وہ معنویت اعلی جسکے اظہار سے مورخ کا قلم' خطیب کی زبان' مطرب کی ترانہ سنجی' اور شاعر کی فکر' سب عاجز رہجاتے ہیں ' اگرچہ وہ سب اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اسکے ضروری اجزاء مہیا کردیتے ہیں !

انعـامی عنـاوین و مضـامین

اردو زبان میں " انعامی مضمون " کی ایک نہایت سخیف و عامیانہ ترکیب رائج ہو گئی ہے' اور غالباً رسالۂ " حسن " حیدرآباد کی بہت سی عمدہ یادگاروں کے ساتھہ یہ ایک ناگوار لغوی صناعۃ بھی باقی رہگئی ہے - اس قسم کی ترکیبیں میرے مذاق سے بالکل دور ہیں' لیکن چونکہ رائج ہوگئی ہے اسلیے مجبوراً لکھنا پڑتا ہے - کسی عمدہ ترکیب سے اسے بدلدینا چاہیے -

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے ۲]

هالي اکلس فانسي - لیڈیز و جنٹلس ،
رسٹ واچ - اصلي قیمت دس روپیه رعایتي
تین روپیه چوده آنه

سلور کیس - ۴ روپیه چوده آنه -
اے اچھي چیز - چھه روپیه -
نیکل سلور کیس - انامسل ڈائل -
ایک چھوٹے کي اسکراپ مفت دیجاتي
هے -

بي - اس - نقوي - اینڈ کمپني نمبر ۱-۳۶ - دھرمتله اسٹریٹ

هندوستاني دوا خانه دهلي

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستي
میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وہ عمدگی
ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بهت مشهور هوچکا هے -
صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئي
هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي
کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستھرا پن'
ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :
ان هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -
فہرست ادویه مفت
(خط و کتابت)
منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي

ترجمه تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله
علیه کي تفسیر جس درجه کي کتاب هے '
اسکا اندازه ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں
اگر آج یه تفسیر موجود نه هوتے تو صدها مباحث
و مطالب علیه تھے جو همارے معلومات سے
بالکل مفقود هو جاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان
نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تھا '
ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کي راے هے
که وہ نهایت سلیس و سهل اور خوش اسلوب
و مربوط ترجمه هے "

لکھائي اور چھپائي بھي بهترین درجه کی
هے - جلد اول کے کچھه نسخے دفتر الهلال میں
بغرض فروخت موجود هیں پہلے قیمت دو روپیه
تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ۸ - آنه
کردي گئی هے -
درخواستیں : منیجر الهلال - کلکته کے
نام هوں -

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بهادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا
اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یه سفرنامه یورپ کے اعلی درجه کے سفرناموں کے مطابق
نهایت عمده کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھه خوشخط طبع
هوا هے ممالک اسلامیه مثلاً عرب ' شام ' فلسطین ' مصر ' عراق '
وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نهایت
خوش اسلوبی سے سلیس و با محاورہ اردو میں قلمبند کردیے هیں -
فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکي افسروں سے
ملاقات هوئي اور ان جانبازوں سے اسلامي ممالک کے نهایت
دلچسپ حالات فراهم کرنے میں مصنف کي دلی تائید کی '
کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھه سو هیں اور پھر بوس هاف ٹون
عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق هیں - قیمت صرف
تین روپیه -

المشتهــــــر
عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شرکت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیوٹیز اف اسلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاهب کے احباب کي گرانقدر رایوں
کا مجموعه -

هر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخه ضرور رکھنا چاهیے -
سنهري جلد - عمده چھپائي - قیمت صرف ۸ آنه -
المشتهر :- نور لائبریري - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کلکته

خالص اسلامی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنیه و مصر

ترکی ٹوپی - هر قسم کی ملائم و چمکیلی اسٹر دار ' هر رنگ و هر سائز
کي مبلغ ایک روپیه سے تین روپیه تک کی قیمت کا موجود هے '
کلپاک - انور پاشا ٹوپي - خاکي سبز ماهی و سیاه رنگ کی
قیمت ۴ روپیه و تین روپیه آٹھه آنه -

خادم قوم - ایس - ایف - چشتي اینڈ کمپني دهلی
سول ایجنٹ براے هندوستان
فبریقه هرکه - همایونی - معمولاتی قسطنطنیه فبریقه نیشنل
ایجپشین - قمي تاربوش - قاهرہ مصر

بريد فرنگ

" ٹائمز" کاغذ کي کميابي پر بحث کرتے هوے لکهتا هے ' " يه ظاهر هے که اسوقت کاغذ کي جتني مانگ هے اس سے کاغذ کي مجموعي فراهمي بہت کم هے - کاغذ کي قيمت ميں ۷۵ فيصدي کا اضافه مطابع کي تجارت کے ليے عموماً اور اخبارات کے مالکوں کے ليے خصوصاً ايک سنگين معامله هے ليکن اس گراني کے مسئله سے بهی زياده اهم يه سوال هے که اسوقت جبکه يورپ ميں کاغذ سازي کے ليے لکڑي کے مغز (ارڈ پلپ) کي آمد و رفت بند هے ' تو کيا يه اميد کي جاسکتي هے که آينده گراں تر قيمت هي پر سهي مگر بهرحال کاغذ ملتا رهيگا ؟

بهترين ذرائع اطلاع کے بموجب لکڑی کے مغز کے اسٹاک کا خرچ ۱۵ هزار ٹن سے بڑهکے ۱۹ هزار روزانه تک پهنچگيا هے - رزرواٹر (محفوظ خزانے) ميں معمولي شرح صرف کے لحاظ سے ۱۰ - هفته کا سامان رهتا هے - ليکن آجکل خرچ ۵ جو اوسط هے' اسکے حساب سے تو رزرواٹر بهی ۶ هفته سے زياده نهيں چلينگے -

---

قرون وسطي نے اپنے هر قسم کے وحشيانه اور خود غرضانه جذبات کے ليے مذهب کو آڑ بنايا تها - موجوده زمانے نے مذهب کے بدلے تهذيب و تمدن کو انتخاب کيا هے - چنانچه اسوقت بهي جبکه تهذيب و تمدن کي بستياں تاراج اور انسانيت کا قتل عام هو رها هے ' هر طرف سے جو صدائيں آ رهي هيں ' وه حفظ تهذيب ! حمايت تمدن ! ! اور انتقام انسانيت هي کي هيں ! الله ! الله

يقولون بافواههم ماليس في قلوبهم

اس حقيقت کو ايک انگريز آزاد مقاله نگار کا قلم اسطرح بے نقاب کرتا هے :-

"جنگ کا جو سبب عام طور پر بيان کيا جاتا هے وه اسقدر کم لڑائي کي اصلي اور حقيقي وجه هوتي هے که هم بے تکلف يه اصول قرار ديسکتے هيں که جنگ کا جو سبب بهي علانيه بيان کيا جاے وه محض حيله هے -

صليبي لڑائياں بلکه خود تحريک " اصلاح " کے متعلق جو جرمن سے شروع هوئي اور پهر انگلستان اور فرانس تک پهيلي ' جب شہادتيں لي گئيں تو ثابت هوا که محض ايک نمايش و نمود تهی ' اور در اصل اس پرده ميں دوسری اور مقصد مخفي تها -

مثلا جيمس دوم کے ٹيسٹ ايکٹ (قانون امتحان) کي تنسيخ کے وقت " تسامح " اور " حريت ضمير " کي وکالت کي مگر يه محض ايک حيله هي حيله تها - اب هم کو معلوم هوا هے که اسکا مقصد صرف يه تها که اس بهانه پارليمنٹ ميں کهيتولک عنصر دو رو شناس بلکه غالب کيا جاے - هر قوم جب کارزار ميں اترتي هے تو اپنے اس فعل کے جواز کے ليے قابل قدر اسباب کي جستجو کرتي هے مگر يه کوشش بالکل عبث هے - جو جنگ ضروري هے وه جائز اور بجا هے' گو اسکے ليے خود ساخته شاندار اسباب نه هوں "

موجوده جنگ چاهے مالي حيثيت سے دنيا کے ليے مضر بلکه مہلک ثابت هو مگر اخلاقي حيثيت سے تو وه اپنے اندر عبرت و بصيرت کا ايک بهترين ذريعه هے -

شاهنشاه آسٹريا کل تک يورپ کا "سب سے زياده محترم معمر انسان" تها مگر آج اعلان جنگ کے بعد وه جس شکل ميں همارے سامنے پيش کيا جارها هے اسميں ايک محترم متمدن انسان کے بدلے ايک سفاک ' عياش ' پسر کش ' اور بد عهد ' انسان کے خال و خط زياده نماياں هيں !

اخبار " نيشن " شهنشاه آسٹريا کے متعلق لکهتا هے :

"اسکي تاريخ کيا هے ؟ يه ايک دلچسپ سوال هے - فرانسيس جوزف (شهنشاه اسٹريا) نے اپني بے اصول ماں کي آغوش ميں پرورش پائي تهي' اور اسکے اتاليق کونٹ بمبيل نے برائي ميں هميشه اسکي حوصله افزائي کي تهي - ۱۸ - سال کي عمر ميں اسکے سر پر شاهنشاهي کا تاج رکها گيا - اس نے سب سے پہلے روس کي مدد سے بسرکردگي کونتهه اهل هنگري کے دبانے کي کوشش کي - تمام ملک هنگري قتل و خونريزي کا وحشت ناک منظر بنگيا - ۲۵ جنرل قتل هوے' هزارها انسان بندوق کا نشانه بنے اور پهانسي کے تختے پر لٹکائے گئے - اسطرح فرانسيس جوزف انساني خون کے سيلاب سے گذرتا هوا تخت شهنشاهي پر آکے بيٹها -

ليکن هزارها ناکرده گناه انسانوں کا خون رائگاں نہيں گيا - بالآخر انتقام کي ديوي " نيمسيس " نے اسکا تعاقب کيا - سب سے پہلے اسي ملک پر آفت نازل هوئي جسکے ليے خون کا هولناک دريا بهايا گيا تها - "المبارڈي" اور "سالفرنيو" دو مقام اسکے هاتهه سے نکل گئے -

اسکے بعد کو نگرٹيز کا چرکه لگا - اور آخر ميں ايک مشهور تاريخي شهر وينس بهي چهن گيا -

انتقام کا دائره اسکي قلمرو تک هي محدود نه رها' بلکه اسکی خانگي زندگي بهي تلخي اور ماتم گساري ميں کٹي - ليکن اسکا بهي دمه دار وه خود هي هے -

قدرت نے يورپ کي ايک حسين و جميل ترين عورت کا هاتهه اسکے هاتهه ميں ديا - فرانسيس جوزف اپني عم زاد بهن الزيبته آف بيوريا سے شادي کرنے ميں کامياب هوگيا - مگر اس نے اس مسرت و شادماني کو اسطرح خاک ميں ملايا که ايک مشهور آسٹرين ايکٹرس " فرار وال " نامي کو " اشل " ميں بطور داشته عورت کے رکهليا - اس صدمه سے اسکي حسين و جميل ملکه ٹريسٹ بهاگ گئي -

اگرچه حسين اليزبتهه شاهي کشتي پر ايک دن کے ليے هانبرگ واپس آئي - مگر در اصل ٹريسٹ کي روانگي کے بعد سے اپنے بوالهوس اور بے وفا شوهر کے ساتهه ايک دن بهي نه رهي - اور بالآخر لواسين ميں قتل هوگئي -

قدرت نے اولاد کے بارے ميں اس سے بخل نہيں کيا - روڈلف اسکا بيٹا تها اگرچه اکلوتا - نه کوئي دوسرا بهائي اور نه کوئي بهن - مگر اسکا کيا انجام هوا ؟ ميرلنگ ميں خود کشي اور ايک غم انگيز افسانه جو آج تک کسي کي سمجهه ميں نه آيا ! (روڈلف سے قتل پر يه مشهور کيا گيا تها که اس نے خود کشي کرلي هے مگر ايک شهزادي نے مائي پاسٹ يعني ميري سر گذشت کے نام سے جو کتاب شائع کي هے اس سے ثابت هوتا هے که خود باپ هي نے اپنے بيٹے کو قتل کرديا - يه اسليے که هنگری کا بادشاه نه هونے پاے جسکے ليے وه خفيه طور پر پوري طرح تياریاں کرچکا تها -)

اسکے بعد اسکا بهتيجا ولي عهد هوا -

مگر ابهي انتقام کي ديوي کا غصه فرو نہيں هوا تها - جس چراغ کے گرد برسوں سے اميديں پروانه وار طواف کر رهي تهيں اسے سراجيوا ميں ايک سروي طالب علم کے هاتهه نے گل کرديا !

پس اگر فرانسيس جوزف دنيا ميں شاهي هستي کا ايک غمزده اور اپنے هاتهه سے اپني خوشي کو خاک ميں ملانے والا نمونه بنکے رها تو کوئي تعجب انگيز امر نہيں هے - اسوقت انسانيت جس عالمگير مصيبت ميں مبتلا هے - يه بهي اسکے دل کی پيرانه کمزوري کا صدقه هے "

مفت

مفت

مفت

ایک عجیب و غریب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - اسباب

۱۲ اکتوبر تک

نئے قسم کا رسٹ واچ

(گارنٹی ۶ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ ارکسیڈ ایزڈ اسٹیل کیس - ۵ روپیہ ۰ - آنہ -

سلور کیس ۲ روپیہ عمدہ سلور کیس ۲ روپیہ ۸ آنہ سنہرا جس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

۱۴ ایرٹ ہنٹنگ واچ

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے -

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ زیڈا لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی قابل تعریف -

قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل روبن کیس ۲ روپیہ -

موثر ریگولیٹ لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنٹرش ہنٹنگ واچ -

(گارنٹی ۶ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۹ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موٹی سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ سٹاپ واچ

اصلی عمدہ قسم ۵ روپیہ چار آنہ

گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑی ایک سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصل ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

می انڈیا واچ

گارنٹی پانچ سال

بلکل نئے فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا ڈی دس فانسی سکنڈ ہنڈ سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصل دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ - فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

۱۴ کیرٹ گولڈ واچ

گارنٹی چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

گارنٹی پانچ سال

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت سچا وقت دینے والی بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمیں جنٹس سائز ۲۸ روپیہ

بی - اس - ننکي - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت　　　مفت　　　مفت

ایک عجیب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

دوست - اس بات پر غور کیجئے کہ ہر گھڑی کے ساتھہ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اس طرح کہ

ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت

دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت

تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !

اگر آپکو گھڑی پسند نہ آئے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ برسلٹ واچ -

(گارنٹی ۴ سال)

رولڈ گولڈ - گول شکل - بہت دیر پا - آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجیں -

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ - رعایتی قیمت ۵ روپیہ -

۳۲ پتھر والا	۲ روپیہ
اسکوئر شکل	۲ روپیہ
ھارٹ شکل	۲ روپیہ
ھشت پہل	۲ روپیہ

نئی وضع کا اسکوئر رسٹ واچ

(گارنٹی ۵ سال)

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی ھندوستان میں آئی ھیں - نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ھیں مضبوط کیس نکل کیس ریڈیم ڈائل - عمدہ وقت دینے والی - ٹھیک تصویر کے مطابق -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۷ روپیہ - آٹھہ آنہ اور ایکسپانڈنگ اسٹیل کیس ۷ روپیہ آٹھہ آنہ -

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور باکس کے ملیگی

ملیٹ لیور واچ

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس - کھلا ڈھکنا - سائز ۱۸ - سکنڈ کی سوئی کے شامل کیس چابی پتھر ۳ عدد ڈائل میڈل کے - اسٹیل کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

نیو ڈیزاین بریسلٹ رسٹ واچ

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت مضبوط سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق -

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکیڈایزڈ کیس	۶ روپیہ ۸ آنہ
فالن سل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

بنگال ھنٹنگ واچ

(گارنٹی ۴ سال)

وایٹ میٹل ھنٹنگ ۱۹ سائز - کی وائنڈنگ ھاف پلیٹ - گولڈ گلٹ مرر منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - ایک نہایت خوبصورت گھڑی -

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ - رعایتی ۵ روپیہ ھاف ھنٹنگ - چھہ روپیہ آٹھہ آنہ -

اینگما واچ

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز - پتھر ۲ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی - اصلی قیمت ۸ روپیہ - رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ -

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قرآن مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القرآن علامۂ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمناً بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الآرا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۂ خاتم النبیین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الآرا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ' اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی نو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ' ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمیٰ ! نعمت عظمیٰ !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - واقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر دانش جواہرات کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلی حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوءِ ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنی اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خاں صاحب رامپوری ' جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحوئین لغوئن منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو دی سیلن) " اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں "

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیو دی سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیو دی سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہوگئی ہے - موسیو دی سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھی شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں ' باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند !!

یعنی شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئی ہے - علاوہ معنوی خوبیوں کے لکھائی چھپائی خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعنی حضرت امیر مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعنی تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئی ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں ان کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گی - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) تمدن ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسی عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب - عربی فارسی میں بھی اس فن کی ایسی جامع کوئی کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پرو ڈنس - مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنی سر ڈبلیو - ایچ ریٹنگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوی چراغ علی مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلی کی ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکۂ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علی آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

تاریخ ھندوستان

— * —

آثار مطبوعات قدیمۂ ھند

— * —

ترجمہ فارسی " ھسٹری آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

(۱) ھندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ھیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے۔ اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ لارڈ ایڈنگ کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اھتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ھوے اور کچھہ گورنمنٹ کے لیے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکی نہ ھوسکی ۔

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے۔ کاغذ بھی نہایت اعلی درجہ لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحہ میں ختم ہوئی ہے ۔

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ
تمام درخواستیں : " مینیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا
جواہر نور العین جس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں رو ئے لیعنی گگرے۔ پھولہ۔ ناخنہ۔ پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے۔ عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عہ درجہ اعلےٰ للعہ درجہ اول عا

جوہر شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلےٰ اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں۔ ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلےٰ درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عہ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن بہروں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت عہ

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا
طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنگ اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سکنڈ میں دور قیمت عہ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر بیکے صاحب چیف افسر وانیورا - جواہر نور العین سے پرانا موتیا بند بالکل رفع ہوگیا - (۲) مسٹر ستم جی فرامجی مرچنٹ مقام وارنگل میں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولہ بالکل دور ہوگیا یہ عجیب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لیڈی مجھے بچپن سے رتوندی (شبکوری) کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی - +

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سیریٹنڈ سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال پروپرائیٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

شہبال

ایک هفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکوں کے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس مرچ بگ نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استامبول

الہلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو بنگلہ گجراتی اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت فروخت ھوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے

ب

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار، امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار، رئیس، طلبہ، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے، ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہترین مفید ادویہ اور اعلی درجے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے، جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے، اسکے متعلق اصلی تعریف بجز قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کیبراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں، اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہر مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا، اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث برہانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا ــــ کے خواص بہت ہیں، جن میں خاص خاص باتیں مرد کی زیادتی، جوانی دائمی، اور جسم کی راحت ہے، ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ اس کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راجا نرنجن تھلہ اور برندھر انجن تھلہ - اس دوا کو مہں کے ابا و اجداد نے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں - درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

"زنقرفل کٹیھر" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۷ آنہ -

یونانی لوٹ بازار کا سامپل یعنی سر ۴ درہ کی دوا مفت پر معہ بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نہ ہونے سے واپس

ہمارا سی مرھنی فلوٹ ہارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جاویگی یہ ساگوں کی لکڑی کی بنی ہے جس سے آواز بہت ہی عمدہ اور بہت دیر تک قائم رہنے والی ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے ہمراہ ۵ - روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاہیئے -

کمرشیل ہارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
No 10 /3 Lower Chitpur Road
Calcutta

انڈیا فلوٹ ہارمونیم

اسکے مقابلہ میں تمام ہرمونیم بیکار ہیں اسنے انڈین انگزی بیشن سنہ ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کی ہے - اسکے آگے زیادہ تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹی تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ردتسی ٹوسی قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیہ " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیہ

ہر درخواست کے ساتھہ پانچ روپیہ پیشگی آنا چاہیئے

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

علاج بواسیر

داخلی - خارجی - خونی وغیرہ کیسا ہی ہو، اسکے استعمال سے کلی آرام ہو جاتا ہے

قیمت فی شیشی چار روپیہ -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساہی سفید داغ کیوں نہو اسکے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے -

قیمت فی شیشی چار روپیہ -

White & 50 Tollygunge
Galcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولٹر صاحب کا ہیر ڈیلی ٹری لگا لیجئے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے فی شیشی چھہ آنہ تین شیشی ایک روپیہ -

پھول رانی

نہایت خوشبودار روغن پھول ہے جسکے استعمال سے دل و دماغ تازہ رہتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسی نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت فی شیشی بارہ آنہ ایک درجن سات روپیہ آٹھہ آنہ -

Maithra & Go 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دھج

جو کہ خاص طلا سے بنایا گیا ہے یہ دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے، ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے - مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک تولہ پچاس روپیہ نمبر ۲ " " بتیس ۳۲ روپیہ

۱/۲ سے کم درخواست نہیں آنا چاہے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹی
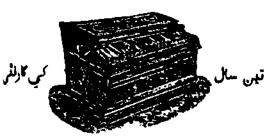
بہترین اور سریلی آواز کی ہارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاہیے -

R. L. Day.
24/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

طبی صاحب ڈاکٹر کے - سی - داس صاحب تصنیف کردہ نوجوانوں کا رہنما و صحت جسمانی و زندگانی کا بیمہ کتاب قانون عیاشی - مفت روانہ ہوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ مرض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک قطرہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پھاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -
قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -
نوٹ — یہ دونوں دوائیں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جریان ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو ملاحظہ کر "مسیحا کسم تیل" تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو ہی سے مدد لی ہے' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سر دہی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرتے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں حسن صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - پھر اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر ہر دو پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

نمبر ۱۲

کلکتہ: چہار شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday September 30. 1914.

جلد ۵

انگلستان کا سب سے زیادہ قوی و اعلی بیٹل شپ: ایچ - ایم - اس بلیر و فون - جسکا وزن ۱۸۵۰۰ ٹن اور جسکی توپیں ۱۰ × ۱۲ - اور ۱۶ × ۴ انچ کی ہیں -

" كتاب مرقوم يشهدہ المقربون (۸۳ : ۱۸)

" وفي ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۶]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامي ميں پہلا هفته وار رساله ہے جو ايک هي وقت ميں دعوۃ دينيۂ اسلاميه کے احياء ' درس قرآن و سنت کي تجديد ' اعتصام بحبل الله المتين و وحدۃ كلمۂ امۂ مرحومه کي تحريک کا لسان الحال ' اور نيز مقالات علميه ' و فصول ادبيه ' و مضامين و عناوين سياسيۂ و فنيه کا مصور و مرصع مجموعه ہے - اسکے درس قرآن و تفسير و بيان حقائق و معارف كتاب الله الحكيم کا انداز مخصوص محتاج تشريح نہيں - اسکے طرز انشاء و تحرير نے اردو علم ادب ميں دو سال کے اندر ايک انقلاب عام پيدا کرديا ہے - اسکے طريق استدلال و استشهاد قرآني سے تعليمات الاهيه کي محيط الكل عظمت و جبروت کا جو نمونه پيش کيا ہے ' وہ اسدرجه عجيب و موثر ہے کہ الهلال کے اشد شديد و اعدى عدو مخالفين و منكرين تک اسکي تقليد کرنے کيليے ساعي هيں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هيں - اسکا ايک ايک لفظ ' ايک ايک جمله ' ايک ايک ترتيب ' بلكه عام طريق تعبير و ترتيب و اسلوب و سبع بيان اس وقت تک کے تمام اردو ذخيرہ ميں مجددانه و مجتهدانه ہے -

(۲) قرآن كريم کي تعليمات اور شريعۃ الالهيه کے احكام کو جامع دين و دنيا و حاوي سياست و اجتماعيۃ ثابت کرنے ميں اسکا طريق استدلال و بيان اپني خصوصيات کے لحاظ سے کوئي قريبي مثال تمام عالم اسلامي ميں نہيں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان ميں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سياسي و غير سياسي معتقدات و اعمال ميں اتباع شريعت کي تلقين کي ' اور سياسي آزادي و حريت کو عين تعليمات دين و مذهب کي بنا پر پيش کيا - يہاں تک کہ هر سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے معتقدانه نكلوا ديا !

(۴) وہ هندوستان ميں پہلا رساله ہے جس نے موجودہ عهد کے اعتقادي و عملي الحاد کے دور ميں توفيق الهي سے عمل بالاسلام والقرآن کي دعوت کا از سر نو غلغله بپا کرديا ' اور بلا ادنى مبالغه کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشككين من مذنبين ' متفرنجين ' ملحدين ' اور تاركين اعمال و احكام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبيل الله مخلص هوگئے هيں - بلكه متعدد بڑی بڑی آباديان اور قصبات و شهر هيں جن ميں ايک نئي مذهبي بيداری پيدا هوگئي ہے ! وذالک فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذوالفضل العظيم !

(۵) على الخصوص حكم مقدس جهاد في سبيل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالى نے اسکے صفحات پر ظاهر کيے ' وہ ايک فضل مخصوص اور توفيق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدايت ' متلاشيان علم و حكمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهيه و علوم نادرہ غرضكه سب کيليے اس سے جامع و اعلى اور بهتر و اجمل مجموعه اور کوئي نہيں - وہ اخبار نہيں ہے جسکي خبريں اور بحثيں پراني هوجاتي هيں - وہ مقالات و فصول عاليه کا ايک ايسا مجموعه ہے ' جن ميں سے هر فصل و باب بجاے خود ايک مستقل تصنيف و تاليف ہے ' اور هر زمانے اور وقت ميں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و كتب کے مفيد هوتا ہے -

(۷) چهه مہينے ميں ايک جلد مكمل هوتي ہے - فهرست مواد و تصاوير به ترتيب حروف تہجي ابتدا ميں لگا دی جاتي ہے - ولايتي كپڑے کي جلد ' اعلى ترين كاغذ ' اور تمام هندوستان ميں وحيد و فريد چهپائي کے ساتهه بڑي تقطيع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چهپ رهي ہے تيسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقي رهگئے هيں تيسری جلد ميں (۹۹) اور چوتهي جلد ميں (۱۲۵) سے زايد هاف ٹون تصويريں بهي هيں ' اس قسم کي دو چار تصويريں بهي اگر کسي اردو كتاب ميں هوتی هيں تو انكي قيمت دس روپيه قرار دی جاتي ہے -

(۹) با ايں همه قيمت صرف پانچ روپيه ہے - ايک روپيه جلد کي اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ہو جائیگی .

Tel. Address :- "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۳

کلکتہ : چہار شنبہ ۹ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ ھجری
Calcutta : Wednesday, September, 30. 1914.

جلد ۵

ھفتہ جنگ

ودایع و وصل جدا گانہ لذتے دارد
ھزار بار برو' صد ھزار بار بیا !

فرانس کے میدان جنگ کے نئے تغیرات کی اولین اطلاع ھمیں ۷ - سپٹمبر کو دی گئی تھی - تمام دنیا نے حیرت و تعجب کے ساتھہ سنا کہ جرمنی پیرس کی طرف مزید پیش قدمی کرنے کی جگہ پیچھے ھٹ رھی ہے -

فی الحقیقت یہ ایک عجیب منظر تھا - فوجوں کا ایک پر جوش سیلاب عین نشیب کے کنارے تک پہنچکر پھر پلٹ پڑا - میجر ... کے لفظوں میں " اگر یہ مصلحت جنگی تھی تو قوۃ جنگی و ضبط عسکری کی ایک ایسی واقعی اور حقیقی مصلحت جسکی نظیر تاریخ جنگ میں نہیں ملیگی "

یہ امر اب روز بروز واضح تر ہوتا جاتا ہے کہ جرمن فوج کی مراجعت محض کسی قریبی استحکام اور ایندہ کے تحفظ کیلیے تھی' نہ کہ کسی خارجی نقل و حرکت کیلیے - اگر یہ سچ ہے تو اس فوج کے ضبط و تحمل اور حقیقی مصلحت فرمائی کا اعتراف کرنا چاہیے' جو اپنے دل پر اسقدر قابو رکھتی ہے کہ منزل مقصود کو بالکل سامنے دیکھکر بھی پیچھے ھٹ سکتی ہے !

ھم نے گذشتہ اشاعت میں ۲۳ تک کی تار برقیوں پر نظر ڈالی تھی اور اس کا خلاصہ پیش کیا تھا - جرمنی کی مراجعت جسقدر ثابت ہوئی تھی' وہ صرف اسقدر تھی کہ اسنے پیرس سے قریبی مقامات کا آخری خط چھوڑ دیا جو نان ٹیول اور کوالومیرس ہوتے ہوے وردن کے جنوب تک پھیلا ہوا تھا' اور دریاے اسنی کے کنارہ سواسنس سے نایوں اور لیون تک کے دو رویہ شکل مثلث میں مقیم ہوگئی -

اس امر کا قطعی ثبوت کہ جرمن افواج واپس نہیں ہو رھی ھیں بلکہ محض اپنے مصالح کی بنا پر ایک خط پیچھے ھٹ ائی ھیں' یہ تھا کہ پچھلے ھفتے یکے بعد دیگرے جرمن فوج کی مورچہ بندی' استقرار جنگی' اور حملہ آورانہ رویہ کی برابر خبریں اتی رھیں - اور انسے بغیر کسی کاوش کے یہ امر واضح ہوتا تھا کہ قافلہ کوچ نہیں کر رہا ہے بلکہ ایک منزل ھٹکر پھر آگے بڑھنا چاھتا ہے :

یعنی آگے بڑھینگے دم لیکر !

اس ھفتے یہ حالت اور زیادہ واضح و بین ہوگئی ہے - سرکاری اطلاعات میں صاف صاف دشمن کے حملہ آورانہ اقدامات کا اظہار کیا گیا ہے - عجب نہیں کہ فضاے جنگ پر انقلاب موسم کی یہ پہلی بدلی ہو -

۲۵ - کی شام تک خبروں میں عموماً ایسے مقابلوں کا ذکر کیا گیا تھا جنمیں دشمن کے اقدام کو واپسی پر مجبور کیا گیا - یا اطلاع دی گئی تھی کہ حالت غیر متغیر ہے -

لیکن ۲۶ - سے خبروں کے رجحان میں ایک محسوس تغیر شروع ہوا اور جرمن کے ھیبت ناک حملے نمایاں ہوے - چنانچہ ایک پریس کمیونک شائع ہوا کہ " مشرق میں دشمن کا نہایت ھیبتناک حملہ جاری ہے - بعض مقامات پر کبھی ھم پیچھے ھٹے کبھی دشمن "

اس مسازیانہ اقدام و ادبار کے بعد جرمنوں کی شکست کی بھی چند خبریں شائع ہوئیں ' لیکن کامیابی کے اظہار میں اسقدر غیر معمولی اور شک آمیز احتیاط سے کام لیا گیا تھا کہ کسی قطعی نتیجہ تک پہنچنا محال تھا - مثلاً " دشمن کے جوابی حملوں کے پسپا کرنے سے ھمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ھم فتحمند ہوے "

اسکے بعد متحدہ افواج کے " پرونی " پر قابض ہونے اور شمال مغرب کی طرف " کسی قدر " بڑھجانے کی خبر آئی -

لیکن ۲۷ - کو تغیر حالت کا ایک قدم اور آگے بڑھا اور سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ " جرمن میمنہ کو لورین اور قلب سے مزید کمک پہنچ گئی ہے "

ایک دوسرا پریس کمیونک ھم تک پہنچا جس نے دریاے میوز کے بلند مقامات پر جنگ کی خبر دی - نیز یہ کہ " شمال مغرب میں دشمن کی تعداد ھم سے بہت زیادہ تھی - ایک خوفناک اور خونخوار جنگ ہوئی - کمک پہنچ جانے سے دشمن نے نہایت طاقتور حملہ آورانہ اقدام کیا' اور ھم اپنی جگہ سے کسیقدر پیچھے ھٹا دیے گئے "

۲۸ - کو اس تدریجی تغیر حالت کا تیسرا قدم ھمارے سامنے آیا ' اور فرانسیسی کمیونک میں نقل کیا گیا کہ " دشمن نے دریاے میوز کو عبور کرلیا ہے تاھم ھمارے حملوں نے ابھی بھٹروں کو مراجعت پر مجبور کیا ' نیز چودھویں جرمن دستہ کو شکست ہوئی ہے "

غرضکہ تمام خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج برابر حملے کر رھی ہے - نہ کہ مراجعانہ مدافعت - نئی کمک اسے پہنچ گئی ہے' اور غالباً وہ اب کوئی اسطرح کا قوی اقدام کرے جس سے اسکا موجودہ مقصد جنگ بالکل واضح ہو جاے - فانی اراہ قریباً ان تجدوہ بعیدا -

CALCUTTA

افکار و حوادث

سر دلبراں!!

ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ نہ دیکھہ! اس نے آنکھیں بند کرلیں - پھر کہا نہ سن! اس نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں - پھر کہا نہ سونگھہ! اس نے ناک کے دونوں نتھنے بند کردیے - آخر میں کہا نہ سمجھہ!

غلام نے کہا یہ ممکن نہیں - آنکھوں کو بند کر سکتا ہوں - کانوں میں انگلیاں ڈال سکتا ہوں - لیکن دماغ کو کیسے بند کروں؟

سچ یہ ہے کہ جرمنی کچھہ بھی نہیں کر سکتی - یہ دوسری بات ہے کہ اس کا ایک چھوٹا سا جنگی جہاز اتفاقاً ہندوستان تک آ گیا اور چند جہاز غرق کرکے ہندوستان کی تجارت کو ۲۵ گز لے پھینک کر پبلک کے اطمینان اور مسئلۂ تحفظ ہند کو کچھہ عرصے کے لیے متزلزل کردیا - اگر آپ کہیں کہ یہی کیا کم نقصان ہے تو ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ جنگ تو نقصان ہی کا نام ہے - اس سے کیا ہوتا ہے!

جنگ پر پورے آٹھہ ہفتے گذر گئے - اس دو ماہ کی مدت میں جرمنی نے لیا بھی اور دیا بھی - اس نے زمین لی یا مٹی اور اینٹ کی دیواریں جو بہرحال فانی ہیں، لیکن اس کے حریفوں نے اخلاق و محاسن، صبر و تحمل، اور مصالح و دانشمندی کی سر زمینوں پر قبضہ کیا جنکے لیے کبھی فنا نہیں -

---

جرمنی اپنی سرحد سے نکلکر برابر بڑھتی رہی اور متحدہ افواج نامور کے عقب سے لیکر پیرس تک برابر ہٹتی ہی آئیں - تا آنکہ ۷ - ستمبر کو نیا تغیر شروع ہوا - اس بڑھنے اور ہٹنے کی ہر منزل پر مقابلے ہوے، اور بڑے بڑے ہولناک معرکوں کے بعد بڑھنے والوں نے سامنے کا اور ہٹنے والوں نے مصلحتاً عقب کا راستہ لیا - یہ سب سچ ہے، اور اس سے بھی ہمیں انکار نہیں کہ ظاہر بیں نظریں ہمیشہ بڑھنے کو طاقت اور ہٹنے کو ذلت سمجھتی ہیں - لیکن ساتھہ ہی اسکو بھی تو دیکھنا چاہیے کہ یہ تمام حوادث کس عالم میں گذرتے رہے؟

حالت یہ تھی کہ متحدہ افواج کمال حزم و احتیاط، و دقائق جنگ، و رموز فن و تجارب کو ملحوظ رکھکے اپنا خط دفاع بناتیں اور دلیرانہ دشمن کے بڑھنے کا انتظار کرتیں - کچھہ عرصے کے بعد جرمن افواج پہنچتیں اور معرکۂ ہجوم و دفاع گرم ہوتا - پھر ناعاقبت اندیش جرمن تو صرف بڑھنے اور اپنی راہ نکالنے کی حماقت ہی میں رہتے، مگر متحدہ افواج پیچھے ہٹنے کے پر اسرار مصالح کو عقلمندانہ پالیتیں، اور دشمنوں کو انکی بیہودہ حماقت میں مشغول چھوڑ کے دانشمندوں کی طرح عقب کا رخ کرتیں - اسکے بعد سر مصلحت سے بیخبر دشمن اس جگہہ پر قابض ہو جاتا اور بے وقوفوں کی طرح خوش ہوتا، مگر یہ بھول جاتا کہ اس نے اس دس بیس میل زمین پر قبضہ اس وقت پایا ہے جب متحدہ افواج شاندار طریقے سے پیچھے ہٹکر، اور سرد طبعی، عاقبت بینی، مصلحت فرمائی، اور حفظ جان و مال کے عظیم الشان اخلاقی کارنامے انجام دیکر فوجی مذاقب کی کتنی ہی اقلیموں پر قبضہ کرچکی ہیں؟

اس تمام عرصے میں جرمنی نے ایک میل زمین بھی ایسی حاصل نہیں کی ہے جسپر اس کے قابض ہونے سے پہلے کسی سر زمین فضائل و محاسن پر ہٹنے والے قابض نہ ہوچکے ہوں - پس جرمنی کی پیش قدمیوں سے ہیبت زدہ ہو جانے والوں کو سوچنا چاہیے کہ فتح پہلے کس نے پائی اور قبضہ پہلے کس کا ہوا؟

مانا کہ اب اتنے دنوں کے بعد جرمنی نے بھی اس بھید کو سمجھا کہ فتح عقلمندوں کی طرح پیچھے ہٹنے میں ہے نہ کہ بے وقوفوں کی طرح آگے بڑھنے میں، اور اس نے بھی پیرس کے سامنے پہنچکر اسکی تقلید کرنی چاہی، مگر:

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند!

دیکھا دیکھی تقلید کرنا بھی ہر شخص کا کام نہیں ہے - بھلا اس بیہودہ رجعت میں متحدہ افواج کے تقہقر کا وہ جاہ و جلال کہاں؟ کہاں وہ عدیم النظیر سرد طبعی (coolness) اور کہاں ان شعلہ مزاجوں کی آتش مزاجی؟

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا؟

وہ شاندار طریقہ سے ہٹنا، وہ باوجود ارضی تقہقر کے اخلاقی فتحمندی کی نمایش کرنا، وہ "بغیر کسی معقول نقصان" کے اپنے خطوط دفاع دشمن کے حوالے کرنا، وہ باوجود جنگی ولولوں اور غضب و انتقام کے استیلا کے عفو و درگذر کے سررشتۂ ملکوتیت کو ہاتھوں سے ندینا، اور بالاخر خونریزی سے دست کش ہوکر نکل چلنا!! پھر جرمنی کس کس بات کی تقلید کریگی اور کس کس وصف کو سامنے لائیگی؟ محض چند میل پیچھے ہٹ جانیکی مصنوعی عقلمندی سے جرمنی فرانس نہیں بن جا سکتی -

---

یہ تقلید نہیں ہے - مذاق چڑانا ہے - متحدہ افواج نے نامور کے عقب سے لیکر پیرس تک پانچ چھہ مرتبہ اپنے ان کمالات مخصوصہ کی نمایش کی - پھر اگر جرمنی کو بھی انکے مقابلے کا دعوا ہے تو زیادہ نہیں، استقامت کے ساتھہ ایک ہی مرتبہ یہ اداے کمال دنیا کو دکھلادے؟ سو دو سو میل تو بہت ہوتے ہیں، اسکے لیے بڑی ہمت اور بڑا دل گردہ چاہیے - اقلاً بیس پچیس میل تک تو اسی طرح ہٹے اور مصلحت و اخلاق کا ثبوت دے؟

لیکن بالاخر دنیا نے دیکھہ لیا کہ پہلے ہی قدم پر ٹھوکر کھائی:

طفل نادانم و اول سبق ست!

جرمنی کس فخر و غرور کے ساتھہ متحدہ افواج کی ریس کرنے چلی تھی، اور پیرس کے سامنے پہنچکر دکھلانا چاہا تھا کہ مجھے بھی "پیچھے ہٹنا" آتا ہے - لیکن اس مغرور ادعا کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس نے اپنے کتنے مقامات چھوڑے؟ کتنے میل پیچھے ہٹی؟ کتنے قلعوں، کتنی آبادیوں، کتنے شہروں کو خالی کیا؟ واقعات کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اور کل کو تاریخ بھی جتلائیگی - دنیا دیکھہ رہی ہے کہ وہ کچھہ بھی نہ کرسکی - اس سے ایک بڑا مستحکم مقام بھی عقلمندانہ چھوڑا نہ گیا - صرف اپنے آخری خط ہجوم کو چھوڑ کر نان ٹیول اور ناوار میرس سے سواسنس چلی آئی، اور دریاے اسنی کے کنارے اسی نا عاقبت اندیشی کے ساتھہ جم گئی جس نے اسے پیرس تک پہنچادیا تھا - پھر کیا صرف اتنی ہی قابلیت تقہقر و مراجعت پر وہ متحدہ افواج کا مقابلہ کرنے چلی تھی؟

اسے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ یہ میدان جنگ ہے - ان کھلونوں کا بازار نہیں ہے جو جرمنی سے بنکر ہندوستان آتے ہیں اور جو اب گورنمنٹ ہند کی صنعت پروری سے خود یہیں بنا کریگی - وہ ایک ایسی جماعت کی "مصلحت فرمائی" کی نقالی کرنے چلی تھی، جس نے فنون جنگ اور اسرار مصالحت کے سامنے پورے خطۂ بلجیم کی کوئی حقیقت نہ سمجھی - اسے بھولنا نہ تھا کہ میرے سامنے ان لوگوں کی تقلید

(بحري نقصان عظيم)

اس هفته ايک هی حادثه کے اندر يکسر تين انگريزي کروزرں کے تباہ ہونے کي بهي خبر دي گئی هے جو برطانوي بيڑہ کيليے في الحقيقت ايک نقصان عظيم هے -

يه تباہ شده جهاز کريسي ' ابوکر اور هوگ تهے جن ميں سے هر ايک ۱۲ هزار ٹن رزنی تها - بحيرہ شمالي ميں پانچ جرمن تحت البحر کشتيوں نے تارپيڈو لگاکر انهيں تباہ کيا - بيان کيا جاتا هے که ايک هفته قبل اس مقام کی ديکهه بهال کي جاچکي تهي - پلے ابوکر پر حمله هوا تها - اسکے آدميوں کو بچانے کيليے کريسي اور هوگ نے کوشش کی - اس کوشش ميں دشمن کو مزيد مهلت ملي اور وہ بهي تباہ هوگئے -

اس حادثه کا سب سے زيادہ هولناک پهلو يه هے که جهازوں کے ساتهه بيک دفعه دو هزار انسانوں کا بهی نقصان هوا جو برطاني بيڑہ کيليے بهت هی افسوسناک هے -

جو لوگ بچکر آے هيں وہ اميد کرتے هيں که سرجان جليکو اب جرمنوں کو تاديب کرديںگے اور پهر ايسي بحري ٹرجڈي واقع نهوگی !

بحـــر هنـــد

جنگی حوادث کے سلسلے ميں هندوستان کے ساحلوں کا بهی زير عنوان آجانا ايک ايسا تعجب انگيز واقعه هے جسکی بالکل اميد نه تهي - يه بالٹک اور بحر شمال نهيں هے جهاں بحري کارزار گرم هے - يه خليج بنگال اور بحر هند هے ' جسکے کنارے صرف دشمن کي ناکاميابيوں کے سننے هي کيليے تهے' نه که انکو ديکهنے کيليے ! ليکن افسوس که " ايمڈن " کے حوادث نے ايک نئے باب کا اضافه کرديا هے اور يکے بعد ديگرے اسکا بيباکانه تاخت و تاراج جاري هے -

وہ پچهلے هفتے مدراس پر گوله باري کرکے پانڈيچري گيا' مگر بغير کسي حادثے کے آگے بڑهگيا - اب کولمبو سے خبر آئی هے که ايمڈن نے بحر هند کے مغربي ساحل کی طرف چار انگريزی جهاز اور ڈوبا ديے هيں جن ميں صيغۂ بحريه کا رسد بردار جهاز (کوئلے کا جهاز) بهي شامل هے !

عشق ازيں بسيار کردست و کند !

ايمڈن نے خليج بنگال ميں پلے پانچ جهاز غرق کيے - پهر ايک جهاز کے ڈوبانے کی رنگون سے خبر ملي - اب چار جهاز اور غرق هوے هيں - کل دس جهاز ابتک وہ غرق کرچکا هے - مدراس کی گوله باری اور خليج بنگال کي تجارتي نقل و حرکت کے نقصانات جان و مال اسکے علاوہ هيں - بنگال چمبر اف کامرس نے صرف خليج بنگال کے جهازي نقصانات کا انداز ۷۵۶۶۰۰ پونڈ کيا هے' اور ظاهر کرتي هے که ايک عرصه کيليے تجارتی نقل و حرکت مسدود هوگئی هے -

سب سے زيادہ موثر اور قابل غور ايمڈن کا وہ طرز عمل هے جس سے زيادہ شريف تر سلوک کوئی دشمن جهاز اپنے حريف ممالک کے ساتهه نهيں کرسکتا - خليج بنگال ميں اسنے کابنگا جهاز کو صرف اسليے چهوڑ ديا که اسپر عورت اور بچے تهے - پهر اسميں غرق شده جهازوں کے تمام آدميوں کو سوار کراکے بحفاظت کلکته بهيجديا - اسيطرح رنگون ميں " ڈورے" کے ذريعه تباہ شده جهازوں کے آدمی پهنچادیے گئے -

اس نئے حادثه ميں بهی اسکا طرز عمل ايسا هی رها اور اسنے کسی انسان کو نقصان نهيں پهنچايا - ايک اسٹيمر گريفويل نامی کو گرفتار کرکے اسپر چاروں جهازوں کے آدمي سوار کراديے اور اسکو کولمبو بهيج ديا -

هر حادثه کی عيني روداد سنانے کيليے وہ ايک گروہ کو خود هی اندرون بحر سے روانه کرديا کرتا هے !

بهرحال ايمڈن خواہ کتنا هی شريف دشمن هو' ليکن هم اس خطرناک شريف کی اخلاقی نمايش سے عاجز آگئے هيں اور اميد کرتے هيں که گورنمنٹ آف انڈيا نے جن تين جهازوں کی حرکت کا اعلان کيا هے وہ عنقريب اپنے وجود کو نماياں کرينگے :

هم از غالب حريفي هاے حسن ست
که يک عالم حريف کودکے نيست !

برطاني افواج کے متعلق ايک عجيب خبر!

(اسکی تغليط ' اور لندن ٹائمز اور گورنمنٹ کا سرگرم مباحثه)

ولايت کی نئی ڈاک ميں ايک عجيب مباحثے کی تفصيلي سرگذشت آئی هے جو آج صبح کو کلکته پهنچي -

اس سے معلوم هوتا هے که ۳۱ - اگست کو لندن ٹائمز نے اپنے نامه نگار جنگ کا ايک مراسله پايا جسکا خلاصه يه تها که " فرانس ميں انگريزي فوج عملاً نابود هوگئي هے " اسکی ابتدا ميں لکها تها که " يه ايک غمناک داستان هے جو ميں لکهه رها هوں - کاش خدا ايسا کرتا که مجهے نه لکهنا پڑتا ' ليکن افسوس که اب چهپانے کا وقت نهيں رها "

اسکے بعد اس نے انگريزی فوج کی ' آوارہ گردی ' شکسته اور ٹوٹي پهوٹي حالت کا ذکر کيا تها ' اور لکها تها که " ان ٹکڑوں ميں سے بعض کے افسر تو تقريباً سب کے سب کام آگئے "

نيز لکها تها که " جرمنی کی پهلی کوشش کامياب هوئي - انگريزی مهم کا خوفناک نقصان هوا " وغيرہ وغيرہ -

ٹائمز نے يه مراسله مسٹر وليم اسمتهه افسر احتساب اخبار کے پاس بهيجديا - انهوں نے اسميں جا بجا تبديلی اور اضافه کرکے واپس کيا اور اپنے خط ميں لکها : " افسوس هے که هم نے آپکو بجنسه چهاپنے کی اجازت نه دي ' مگر همارے ليے يه امر قابل لحاظ تها که موجودہ حالت پبلک ميں لاے جانے کے قابل نهيں هے - هم نے اپنے اختيار سے بهت کم اسميں تبديلي کی هے ' کيونکه همارے خيال ميں سچائي سے بالکل منهه موڑلينا بهی مناسب نهيں "

ٹائمز نے ترميم شده مراسله چهاپديا ' ليکن اسکی اشاعت سے تمام لندن اور اسکے مضافات ميں ايک اضطراب عام پهيل گيا اور صدها آدمی پريشان هوکر حالات تفتيش کرنے لگے -

ليکن لارڈ کچنر نے معاً اس مراسله کی با قاعدہ ترديد کي اور اسکے تمام بيانات کو بالکل فرضي بتلايا' اور کها که يه ايک افسوسناک غلط بيانی کا جرم هے -

اسکے بعد هاوس آف کامنس ميں يه مسئله چهڑا اور مسٹر ايسکويتهه نے افسوس کيا که " انگريزي پريس کي بلند پايه حب الوطنی کے سلسلے ميں ٹائمز کي يه حرکت ايک افسوسناک استثنا هے "

پهر دوبارہ ايک نهايت طول و طويل اور سرگرم مباحثه شروع هوا - مسٹر اسمتهه کو الزام ديا گيا که انهوں نے کيوں اس مراسلے کي اشاعت کي اجازت ديدی ؟ مسٹر اسمتهه نے جواب ميں کها که اسکی اشاعت کی ميں پوري ذمه داری ليتا هوں - بهتر هے که گورنمنٹ ذمه دار نامه نگاروں کو انکے معاذ ميں جانے دے -

ليکن ساتهه هی لندن ٹائمز کو اپنے مراسله نگار کی صداقت پر اصرار رها - اسنے لکها که " يه ايک قابل اور تجربه کار نامه نگار کا مراسله هے' اور اسکي نسبت ذرا بهی خوف نهيں کيا جاسکتا که وہ غلط افواهوں کے فريب ميں آجائيگا "

بهرحال نظارت جنگ سے اس مراسله کی تکذيب هے' اور خود لارڈ کچنر کي رپورٹ بهی اسکے ساتهه آگئی هے -

افسوس که اس هفته بالکل گنجايش نهيں هے اور يه داستان بهت هی طويل هے - ليکن آينده نمبر ميں هم بغير کسی حذف و اضافه کے اس سرگذشت کا مکمل ترجمه درج کردينگے -

سخت دشمنوں کے ساتھہ جیسا انصاف کیا ہے' اگر صرف ایک عہد ھي کے واقعات جمع ایسے جائیں تو مستقل مقالات مرتب ہو جائیں - ہندوستان میں راجپوتوں کي تاریخی شجاعت و مردانگي کے ساتھہ انکا یہ اخلاقي وصف بھي ہر عہد میں اسدرجہ نمایاں رہا ہے کہ آج سرزمین ہند کے ایک ایک ذرے کو انپر ناز ہے - قرون وسطی میں فرانس اور جرمني وغیرہ کے نائٹس اپنے حریفوں کي شجاعت کي داد اس جوش و اعتراف کے ساتھہ دیتے تے کہ انکا عزیز سے عزیز تر رفیق بھي اس سے زیادہ نہیں کرسکتا تھا !

یہ دنیا کے اُس عہد کے واقعات ہیں جسکا شمار تاریخ نے گذري ہوے وحشت و تاریکي میں کیا ہے اور جبکہ علم و تمدن کي اس روشني سے انسان محروم تھا جسکا پورا آفتاب آج ہر متمدن انسان کے دماغ میں درخشاں ہے - لیکن اب کہ دنیا آگے بڑھگئي ہے' اور جبکہ علم و تمدن نے انسان کو اسکے انتہائی مراتب کمال تک پہنچا دیا ہے تو اسکا کیا حال ہے ؟

ہم سردست اسکا جواب نہیں دینگے - کیونکہ عالمگیر جنگ نے اس امتحانگاہ کا میدان ہر حصہ عالم میں گرم کردیا ہے' اور دنیا کي تمام بڑي سے بڑي اور متمدن سے متمدن قومیں جنگ کے بھڑکاے ہوے شعلوں کي روشني میں اپنے اپنے چہرۂ اخلاق و خصائل کو نمایاں کر رہي ہیں' پس کلیات کے استخراج کیلیے ہمیں انتظار کرنا چاہیے تاکہ جزئیات کا کافي ذخیرہ جمع ہو جاے - تاہم ہم خود کوشش کرینگے کہ اس اخلاقي حقیقت کو نہ بھولیں' اور اسے سامنے رکھکر اپنے سب سے زیادہ قریبي دشمن کے ساتھہ انصاف کریں -

جرمني فرانس میں لڑ رہا ہے - اسٹریا ایڈریا ٹک کے کنارے دشمن سے سرگرم پیکار ہے - روس گلیشیا کے اندر ایک ایک لاکھہ انسانوں کو مچھلیوں کي طرح ایک ھي مرتبہ جال میں مقید کر رہا ہے' مگر یہ سب ہم سے اسقدر دور ہیں کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھہ سکتے' اور جو آنکھیں ہمیں دیکھنے کیلیے دي گئی ہیں افسوس کہ وہ روشن نہیں ہیں - البتہ حسن اتفاق سے دشمن کا ایک چہرہ خود بخود ہمارے سامنے آگیا ہے اور ہم سے اسقدر قریب ہے کہ ہم اپنے گھر کی چھت پر سے اسکے ایک ایک خال و خط کو دیکھہ سکتے ہیں - یہ عجیب و غریب " ایمڈن " ہے جو ناگہاں ہندوستان کے سمندروں میں پہنچا اور ساحل کے بڑے بڑے شہروں کے سامنے نمودار ہوا - اب ہمکو تیس ہزار میل کے فاصلے سے دیکھنے کی چنداں احتیاج نہ رہی' کیونکہ جسکو دیکھنا چاہتے تے' وہ تمام درمیانی مسافت طے کرکے خود ھی ہمارے پاس آ گیا ہے - پس اب ہم دیکھینگے' اور خواہ وہ کوئی ہو اور کچھہ ھی کر رہا ہو' لیکن اسکے ساتھہ انصاف کرینگے -

تاریخ ہمیں یاد رکھیگي اور اس سے بڑھکر اور کوئي ناکامي ہمارے لیے نہیں ہوسکتی کہ ہمیں شریف منصف کي جگہ متعصب' تنگ دل' اور سفیہ انصاف کش کے لقب سے یاد کیا جاے -

ہاں' یہ سچ ہے کہ ایمڈن ہماري جانب دوستوں کی طرح نہیں بلکہ دشمنی کیلیے آیا - اس نے جہاز ڈبو دیے' گولہ باري کی' جان اور مال دونوں کا نقصان پہنچایا - تاہم اخلاقي حقائق دوستی و دشمنی کی سطح سے بلند تر ہیں' اور سچائي اور انصاف صرف دوستوں ھی کا حق نہیں ہے - اس نے دشمنی کرتے ہوے بھی اپنی شرافت کي بہت سي یادگاریں ہمارے لیے چھوڑي ہیں اور جنگ کے عفریت کے استیلا سے ہمیں بالکل پاگل نہ ہو جانا چاہیے - اس نے سمندر کي موجوں کے اندر ہماري جانوں کو باوجود قدرت کے ہلاک نہیں کیا - ہم کم سے کم اتنا تو کریں کہ کاغذ کے صفحوں پر اسکے حق اخلاقي کو ہلاک نہ کریں اور جسطرح اس نے اپنے تئیں یاد رکھے جانے کیلیے چھوڑ دیا ہے' ہم بھي اپنے انصاف کو یادگار چھوڑ دیں !

(اولین بحري حملہ)

سب سے پہلے تو ہمارا اخلاقي فرض ہے کہ نہایت کشادہ دلي کے ساتھہ اس شخص کي جانفروشي اور شجاعت کا اعتراف کریں جس نے اس مہلک دلیري کے ساتھہ اپنے تئیں ہندوستان کے سمندروں میں ڈالدیا ہے' حالانکہ انکا کوئي گوشہ اسکا دوست نہیں ہے - وہ ایک وسیع مملکت ہے جسکے تمام ساحلي شہر باقاعدہ آبادي رکھتے ہیں' اور اسکي حکومت کا رعب و داب کوئي چھپا ہوا راز نہیں ہے - ایک ایسے ملک میں تن تنہا اپني چند توپوں اور گولوں کو لیکر داخل ہوجانا اور چھپنے کی جگہ ہر موقعہ پر قاہرانہ نمایش کرنا' انساني دلیری اور اولوالعزمي کا ایک ایسا یادگار واقعہ ہے' جو گو ہمارے دشمن ھي سے ہوا ہو مگر ہم ایسے انصاف کش نہیں ہو سکتے کہ اسکي عظمت سے انکار کردیں !

اسٹیڈسمین لکھتا ہے کہ انسانوں کے بچانے اور انکے ساتھہ بہتر سلوک کرنے میں ایمڈن نے جو شرافت برتي ہے' وہ ایسي ہے کہ اگر جنگ کا زمانہ نہوتا تو ہم اسکے لیے دعا کر سکتے تے - لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان پر دریا کي جانب سے اولین حریفانہ اقدام کیلیے تن تنہا بڑھکر جو یادگار اثر ایمڈن نے دنیا پر ڈالا' وہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اگر جنگ کا عہد نہوتا تو ہم سب اسکي اولوالعزمي کي تعریف میں ترانہ سنجي کرتے !

ہندوستان کی جغرافیائی شکل اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ اسکے تینوں جانب سمندر ہے اور صرف ایک جانب یعنے جانب شمال پہاڑوں کے درے اور چند کوہستاني راستے ہیں جنہوں نے ہندوستان کو ایران' وسط ایشیا' تبت' اور چین و کاشغر تک سے ملادیا ہے -

دنیا کا پچھلا دور بحري نہ تھا - فوجي قوتیں صرف زمین کي سطح تک محدود تھیں - اسلیے ہندوستان کے بحري سلحل حملہ آوروں کي طرف سے ہمیشہ محفوظ رہے' اور سکندر اعظم کے بعد سے احمد شاہ ابدالي تک جسقدر حملے ہوے' سب کے سب اسي شمالي دروازے سے ہوے - ڈچ اور فرانسیسی' اور آخر میں انگریزي جہاز اگرچہ دریا کے راستے آے' لیکن وہ فوجي حملہ نہ تھا بلکہ تاجروں اور سیاحوں کا ورود تھا - اگرچہ بالآخر فوجي استیلا پر اسکا خاتمہ ہوا -

پس تاریخ ہند میں وہ چند گولے جو خلیج بنگال اور سلحل مدراس پر پھینکے گئے' اس لحاظ سے نہایت ھی عجیب و غریب ہیں کہ انمیں بحري حملے کا ایک ایسا اقدام پایا جاتا ہے جو بر اعظم ہند میں کبھي بھي نہیں ہوا - مدراس کے ۲۵ گولوں نے " اولین بحري حملے " کي جگہ اپنے لیے تاریخ کے اوراق میں نکال لي ہے !

گذشتہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمڈن جرمني کے مشرقي بیڑہ کا دروزر ہے اور چین میں تھا - گذشتہ ۹ - سپٹمبر کو اسکے قریب کي بھي خبر دي گئي تھي - ایسي حالت میں ہمارے لیے کچھہ مشکل نہیں کہ اس عجیب و غریب بحري اقدام کا خط سفر متعین کر سکیں -

فرض کیجیے کہ وہ بحر پاسفک کے لق و دق صحراے آبي میں گم ہوگیا تھا' اور اب وہ ہندوستان کی طرف قدم زن ہوا ہے - اس صورت میں وہ غالباً جزائر " فیلي پائن " سے ہوتے ہوے جنوبي بحر چین میں آیا ہوگا' اور ہو چین وغیرہ قریبي چیني سواحل کے محاذ سے گذر کر خلیج سیام کے دہانے پر پہنچا ہوگا - اب اسکے سامنے مشرقي ہند کے جزائر ہونگے جن میں بڑا شہر سینگا پور ہے - اور داہني جانب ڈچ مقبوضات جاوا وغیرہ ہونگے - وہ حسب ضرورت ان مقامات پر ٹھہرا ہوگا اور اگر کوئلہ وغیرہ کی ضرورت ہوئي ہوگي تو کسي بندرگاہ سے لیا ہوگا - پھر وہ آگے بڑھا' اور سینگا پور سے اس بحري شاخ میں داخل ہوا جسکي ایک جانب پینانگ اور دوسري جانب سوماٹرا ہے - اور اس سے نکلتے ھی بحر ہند میں نمودار ہو گیا -

کرنے کی عظیم الشان آزمایش ہے جنہوں نے لیژ کے ۱۲ قلعوں کی پروا نہ کی ' برساز چھوڑ دیا ' نامور کے ۹ قلعوں کو وقعت نہ دی ' فرانس سے پیچھے ہٹ آے ' کیمبرے بھی انکے لیے دامنگیر مصلحت نہوسکا ' دریاے سوام کی لہروں کی فضا بھی انہیں نہ ٹھہرا سکی ' لاویرے کا ساحل بھی ایک طلوع و غروب سے زیادہ انہیں نہ روک سکا ' کمپیگن اور رلم وردن کا استحکام بھی انکے استحکام مصلحت پر غالب نہ آیا ' بالاخر پیرس سے بھی فروتر اور کولو مبوس اور ریثرمی سے بھی آگے انہوں نے قیام کیا ' اور اس طرح اپنی جنگی قابلیت اور مصلحت بینی کی ایک بے نظیر یادگار اوراق تاریخ پر ثبت کردی !

مصالح مراجعت کے ایک ایسے عظیم الشان ' متواتر ' غیر منقطع ' دائم و ثابت ' اور مستمر الحرکۃ سلسلۂ کمال کا مقابلہ (جسکی نظیر فوجوں کی تاریخ مراجعت میں شاید ہی ملسکے) صرف انہی لوگوں کو زیب دیسکتا ہے جو اقلاً اس زنجیر تقہقر کی بے شمار کڑیوں میں سے ایک دو کڑیاں تو خود بھی ڈھال سکیں ؟ یہ کیا کہ ایک ہی منزل پیچھے ہٹ کر قدم ہمت نے جواب دیدیا اور پھر وہی آگے بڑھنے کا سوداے آتشیں مسلط ہوگیا !

اصل یہ ہے کہ بڑی بڑی توپوں سے کام لینا اور فوجوں کے جنگل کو پھیلا دینا دوسری چیز ہے ' اور عقل و مصالح سے کام لینا اور پھیلے ہوے سر رشتہ داے امید کو یکایک سمیٹ لینا دوسرا مقام ہے - جرمنی قلعوں کو مسخر کرنا جانتی ہے ' لیکن جوش و ہیجان کی تسخیر کا راز اسے معلوم نہیں - صبر و تحمل کے یہ معنی ہیں کہ جب مصلحت دیکھی تو بڑے سے بڑے اور مستحکم سے مستحکم مقام کو منٹوں اور لمحوں میں چھوڑ دیا - ایسے لوگوں کی تقلید وہ قوم کیا کر سکے گی جسکی بے صبری کا یہ حال تھا کہ ابھی ایک مقام پر اچھی طرح دم بھی نہیں لیا کہ دوسرے کا رخ کیا ؟

مرد ایں رہ را نشانے دیگر ست !

حادثۂ کلکتہ

(جہاز کوما گاٹو - اسلحۂ ناریہ کا شدید و مہلک استعمال)

کلکتہ سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک ساحلی مقام " بج بج " ہے جہاں بعض اسٹیمر لگاے جاتے ہیں - مشہور جہاز کوما گاٹو کے سکھہ مسافر (جو کنیڈا گئے تھے) ایک اسٹیمر میں سوار کراکے ۲۹ کو یہاں لاے گئے - لیکن جب ان سے کہا گیا کہ وہ اسپیشل ٹرین میں سوار ہوکے سیدھے پنجاب روانہ ہو جائیں تو انہوں نے انکار کیا ' اور کلکتہ کی طرف پیدل روانہ ہوگئے -

چند میل بڑھے تھے کہ مسلح پولیس نے انہیں روکا اور وہ بج بج واپس آگئے - لیکن اسٹیشن کے اندر یکایک برافروختگی پیدا ہوئی ' اور پستول اور دو تلواروں سے انہوں نے پولیس پر حملہ کردیا - فوج ریلوے سڑک کے جنگلے کے حائل ہونے کی وجہ سے بیخبر تھی -

سرجن میجر ایسٹ وڈ کی پیٹھہ میں گولی لگی - سر فریڈرک ہالیڈے کمشنر پولیس کلکتہ کا پانوں زخمی ہوا - مسٹر بیڈریا کے بازو اور پانوں دونوں زخمی ہوگئے - مسٹر ہمفریز کا زخم شدید بیان کیا جاتا ہے - اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے کے بھی نہایت مہلک زخم لگے - کئی پولیس سرجنوں کے سر بری طرح زخمی ہوچکے ہیں -

مجبوراً فوج نے فائر کیا ' مگر اسپر بھی وہ باز نہ آے اور کئی بار یورش کی - بالاخر ۱۶ - آدمی انکے ہلاک ہوگئے ' اور دو تماشائی مقتول - گرفتاری جاری ہے - اس وقت تک ۳۲ گرفتار ہوچکے ہیں - باقی اطراف میں پھیلے ہوے ہیں - گورنمنٹ بنگال سخت متاسف ہے کہ یہ حادثہ کیوں ہوا ' حالانکہ وہ انکی بہتری چاہتی تھی -
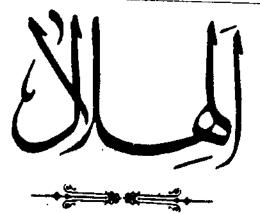
۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری

تاریخ ہند میں اولین بحری حملہ کا اقدام

عجیب و غریب ایمڈن !!

ہے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں پہ میرے
سکھائی طرز اے دامن اٹھا کے آنے کی !

— * —

فرانس کا مشہور انقلابی فیلسوف " روسو " کہتا ہے :

" انسانی اخلاق کی پیمایش کا اصلی پیمانہ جنگ کے ہاتھہ میں ہے اور اسی کی پیمائش ٹھیک بھی ہوتی ہے "

یہ بالکل سچ ہے - کیونکہ جنگ کے زمانے میں ہمارے سامنے دوست نہیں ہوتے جنکے لیے ہمارے ملکوتی خصائل میں حرکت ہوتی ہے اور ہم فرشتوں اور قدوسیوں کی طرح نیک اور مہربان بن جاتے ہیں - بلکہ دشمن ہوتے ہیں جنکے تصور میں غیظ و غضب اور ہیجان و انتقام کے سوا کچھہ نہیں ہوتا ' اور غصہ کا شیطان ہمارے تمام ملکوتی اعمال و عواطف کو یکسر قتل کر ڈالتا ہے - اس وقت دنیا کے سامنے ہم بے پردہ آجاتے ہیں اور وہ ٹھیک ٹھیک جانچ سکتی ہے کہ ہمارے چہرۂ اخلاق کے اصلی خال و خط کیا ہیں ؟

انسانیت کا اصلی مقام یہی ہے - دوستوں کے ساتھہ جنگل کے درندے بھی انصاف کرسکتے ہیں ' لیکن دشمنوں کے ساتھہ صرف انسانیۃ ہی عدل کرتی ہے - اگر ہمارا انصاف صرف اپنے دوستوں کے لیے ہے تو ہم اس کتے سے کچھہ بھی افضل نہیں ہیں ' جو روٹی کا ٹکڑا پھینکنے والے انسان کے قدموں پر لوٹتا مگر بلی پر ہمیشہ حملہ کرتا ہے - اسی لیے مسیح نے کہا : " اگر تم اپنے پیار کرنے والوں سے پیار کرتے ہو تو تمہارے لیے کیا اجر "

اگرچہ بد قسمتی سے دنیا کا حال ہمیشہ اس تعلیم سے مختلف رہا ہے اور تاریخ اور مشاہدہ بتلاتا ہے کہ انسان نے اخلاق کی تمام حقیقتوں کو ہمیشہ دوستوں ہی کے لیے تسلیم کیا ہے نہ کہ سب کے لیے - تاہم دنیا میں ہمیشہ ایسے راستباز انسان بھی رہے ہیں جنہوں نے تلواروں کے نیچے اپنے اخلاق و عدالۃ کا ثبوت دیا ہے ' اور اپنے قاتلوں اور حریفوں کی خوبیوں کا دوستوں سے بڑھکر خیر مقدم کیا ہے -

کتنے واقعات تاریخ نے محفوظ رکھے ہیں جن میں ایک شجاع انسان نے اپنے دشمن کی شجاعت کی داد دی اور اسکی گری ہوئی تلوار خود اٹھاکر اسکے کمر میں باندھدی - عرب جاہلیۃ میں اس شخص سے بڑھکر اور کوئی کمینہ اور سفیہ نہیں سمجھا جاتا تھا ' جو اپنے دشمن کی شجاعت اور مردانگی کے داد دینے میں بخیل ہو - جانفروشان اسلام نے اس بارے میں اپنے سلف سے

هوے خون کا ایک سیلاب' تڑپتي هوئي لاشوں کا ایک ڈهیر' کٹے هوے سروں کا ایک تودہ ' دکها دیا جاتا هے جنکو حوادث زمانہ نے اسلیے ایک جگہ جمع کردیا هے کہ ٹهوکر لگانے کیلیے اسي قسم کا ناهموار نشیب و فراز موزوں هے !

لیکن چشم حقیقت اس پر حسرت نظارہ پر اشکبار نہیں هوسکتي - وہ جذبات سے بالکل خالي هے ' اسلیے بڑي سنگدل اور بڑي هی بے رحم هے - وہ صرف جلد کے بیروني چرکوں هي پر آنسو نہیں بہاتي بلکہ اندر کا ناسور دیکهنا چاهتي هے - یہ سچ هے کہ خون کا یہ سیلاب ' لاشوں کا یہ ڈهیر ' سروں کا یہ تودہ ' نہایت بیدردي کے ساتهہ ٹهکرا دیا گیا هے ' لیکن اصلی سوال یہ هے کہ انسان نے اس گراں قیمت خون ' اس سڈول جسم ' اور اس مغرور سر کو کیوں هر شخص کے روندنے کیلیے هلاکت کی راہ میں ڈالدیا ؟

یہ ایک قیمتي سوال هے ' جسکا جواب دماغ میں نہیں ' بلکہ انسان کی جیب میں هے -

زمین اپنے اندر سے سونا اگلتی هے ' پهاڑ لعل و الماس کا ذخیرہ باهر نکالتا هے ' سمندر سطح آب پر موتیوں کي دکان لگادیتا هے ' انسان اس قیمتي سرمایہ کر دیکهتا هے اور آگے بڑهکر اسکو جیب میں بهرنا چاهتا هے ' لیکن خارجي قوتیں مزاحمت کرتي هیں اور ان میں باهم کشمکش پیدا هوجاتي هے - اب انسان کا بیش قیمت خون خود جوش کهاکے بہنا چاهتا هے - جنگ چهڑ جاتی هے ' اور سونے کي ایک خاک آلود سل پر لاکهوں لاشیں تڑپتي هوئي نظر آتي هیں - لعل کے ایک دانے پر خون کے هزاروں قطرے بہادیے جاتے هیں - ایک موتي کي آب پر هزاروں جسم کي رطوبت غریزي فنا کردي جاتی هے - پس انسان کا سرمایہ وہ بیش قیمت خون نہیں هے جسپر وہ ماتم کرتا هے - انسان کا سرمایہ وہ سڈول جسم نہیں هے جس کے زخموں پر وہ مرثیہ خواني کرتا هے ' انسان کا سرمایہ وہ مغرور سر نہیں هے ' جسکے کٹنے پر وہ نوحہ سنج هے ' بلکہ اوسکا حقیقي سرمایہ وہ تودہ خاک هے جس میں سونے کے ذرے چمک رهے هیں - وہ لعل شب چراغ هے جو شمع طور کي طرح پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر روشن هوتا هے - موتیوں کي وہ آب هے جسکي نمایش سطح دریا پر کی جاتي هے !

جنگ کے بعد گراں قیمت خون کا ماتم ' موزوں اندام جسم کا مرثیہ ' اور مغرور سر کا نوحہ صرف ایک افسانۂ بزم و انجمن کی حیثیت اختیار کرلیتا هے جس سے کبهي کبهي اگلوں کي یاد تازہ کرلي جاتي هے - لیکن دولت کا جو سرمایہ جنگ کی نذر کردیا گیا هے ' اوسکا داغ ایک مدت تک دلوں میں تازہ رهتا هے - خون زمین پر گرتا هے اور بہہ جاتا هے ' لاش کا ڈهیر لگتا هے اور زمین کے اندر دفن کردیا جاتا هے ' سر کٹ کے گرتا هے اور فرش خاک کے برابر هوجاتا هے - لیکن عظیم الشان عمارتوں نے کهنڈر کرکے بهی قائم رهتے هیں - سر سبز کهیتیاں پامال هوکر بهی خرمن آتش زدہ کي شکل اختیار کرلیتي هیں' یتیموں کے آنسو رک جاتے هیں لیکن بهوک نہیں رکتي - بیوہ عورتوں کی آهیں تهر جاتي هیں' لیکن قوت هاضمہ اپنے عمل مستمر سے باز نہیں آتي - پس جنگ کے بعد دنیا در حقیقت مال و دولت کے ماتم میں مصروف رهتی هے اور جن بیدردوں نے اسقدر لاشونکو نہایت بے پروائي کے ساتهہ زمین کے غاروںمیں دفن کردیا تها ' وہ مصارف جنگ کا نقشہ نہایت دیدہ ریزي سے مرتب کرکے دنیا کے سامنے پیش کرتے هیں کہ هر شخص اونکے ماتم دلگداز میں حصہ لے !

لیکن انسان کا سرمایہ صرف اوسکی جیب هی تک محدود نہیں هے - اوسکا ایک بہترین حصہ دماغ میں بهي هے - اگر هم چند ٹوٹتے هوے کهنڈروں پر' اگر هم چند پامال شدہ باغوں پر' اگر هم چند لهوے هوے سروں پر' ماتم عام کر رهے هیں کہ جنگ کا سیلاب عظیم انکو بہا لیگیا ' تو همکو اسکے ساتهہ اپنے بطون و دماغ کو بهي ٹٹولنا چاهیے کہ میدان جنگ میں چمکنے والي تلوار کہیں مردونکے سروں کے ساتهہ زندہ انسانوں کے سرمایۂ هوش و حواس کو تو اڑا نہیں لیگئي؟

اگر بیدرد فوج نے هماري سر سبز کهیتیوں کے ساتهہ همارے خرمن عقل میں بهي آگ لگادي هے ' تو همکو اپنے مال و دولت کے ماتم سے فارغ هوکر اپنے قواے عقلیہ کي اس بیدردانہ غارتگري پر بهي چند آنسو بہا لینے چاهئیں -

لیکن یہ عقلي غارتگري نہایت مخفي طور پر وقوع پذیر هوتي هے - خود تلواروں' نیزوں ' کمانوں ' اور توپوں کے گولوں سے زیادہ تلواروں کي چمک ' نیزوں کي لچک ' کمانوں کي چرچراهٹ ' بندوقوں کي باڑہ ' توپوں کي گرج ' اس عقلي میدان کو فتح کرتي هے -

اس عقلي جنگ میں جوهر بہت زیادہ کام نہیں کرتا ' میدان صرف عرض کے هاتهہ میں رهتا هے -

زمانۂ جنگ میں مال و دولت کی بربادي کا منظر صرف دنیا کے ایک بد قسمت حصے میں نظر آتا هے لیکن یہ عقلي لوٹ مار عام هوجاتي هے - هر جگہہ سر هی سر هوتے هیں مگر سر میں کچهہ نہیں هوتا - مادي غارتگري کا صرف ایک هي اثر هوتا هے جو فقر و فاقہ کی صورت میں نظر آتا هے' لیکن اس عقلي غارتگري کے سیکڑوں نتائج هوتے هیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے هیں - ان میں سے بعض کي تفصیل حسب ذیل هے :

(۱) زمانہ جنگ میں هزاروں غلط افواهیں اڑائي جاتي هیں لیکن تمام دنیا ازپر یقین کرتي هے - واقعات کے نقد کا سب سے بدیہي اصول تناقض هے ' لیکن زمانۂ جنگ میں سیکڑوں متناقض خبریں ایک هي ساتهہ شائع هوتي هیں جن پر اکثر لوگ یکساں وثوق کے ساتهہ یقین کرلیتے هیں ' اور کم ازکم ذوق و شوق کے ساتهہ تو هر انسان انهیں سنتا هے - ایمڈن کے ڈوبنے اور اوچهلنے کا واقعہ ایک هي دلچسپی کے ساتهہ سنا گیا تها - لیـژ کے عدم تسخیر و تسخیر کي حقیقت یکساں کشش کے ساتهہ سامنے آئي - جرمني کا اقدام و ادبار ' دونوں ایک هي وقت نمایاں هوے - زمانۂ جنگ میں وهم کي اختراعي قوت نہایت ترقی کرجاتی هے اور انسان کا دماغ همیشہ احتمال آفرینیوں میں مصروف رهتا هے - اسي وهم پرستی کی بنا پر فوجیں اکثر جنگی غلطیاں کر بیٹهتي هیں - حال میں یہ خبر شائع هوئی هے کہ بحیرہ بالٹک میں ایک فریق نے خود اپنے هي جہازوں پر حملہ کردیا ' کیونکہ وهم نے اوسکو غنیم کے جہازوں کی صورت میں دکهایا تها - بعض اخبارات میں هوائي جہازوں کے متعلق چشم دید شہادتیں شائع هوئي هیں جو زمانۂ جنگ کی وهم پرستیوں کو متمثل کرتی هیں - کئي شخص شرعي قسم تک کهانے کیلیے طیار هیں کہ انهوں نے جرمني کے هوائي جہاز دیکهے !

ایک معمولي شورش بهی بهي یہ نتائج پیدا کردیتي هے - اوگ حادثہ مسجد کانپور کے زمانے میں دریا کے اندر سے کلمۂ شہادت کي آواز سنتے تهے ' اور اسپر متعدد لوگوں کی شہادتوں کي بنا پر یقین کیا جاتا تها !

(۳) واقعات جنگ کا نمایاں اثر همارے روزانہ طرز معاشرت پر بهي پڑتا هے -

جب انسان دن بهر کام کرتے کرتے تهک جاتا هے تو رات کو حلقۂ احباب میں آتا هے اور اونکي صحبت میں دل بہلاتا هے - انسانوں کے مختلف طبقے هیں' اور هر طبقہ اپنے لیے موزوں صحبت احباب ڈهونڈه لیتا هے - زاهدان عبادت گذار معتکفین مساجد کے پاس بیٹهتے هیں اور دوزخ و جنت کا تذکرہ کرتے هیں ' رند میخوار شراب خانے میں جاتا هے اور کیف و سرور کے

اب اسکے دھنی جانب رنگون و برما ' اور نقشۂ ھند کا وہ مشرقي حصہ تھا جو قینچي کی دو شاخوں کي طرح دونوں جانب چلا گیا ہے اور درمیان کا خلا خلیج بنگال ہے - اگر وہ بائیں جانب جاتا تو مدراس اور اس سے شمال تو کولمبو تھا ' مگر وہ کلکتہ کي طرف بڑھا اور معاً اپني تارپیڈو کا دہانہ کھولکر ھر سامنے آ جانے والے جہاز کو گرفتار کرنا شروع کردیا - حتی کہ دہانۂ دریاے ھوگلي کے سامنے پہنچ گیا ' جسکے معني ٹھیک کلکتہ میں آجانے کے تھے - کیونکہ بحري پولیس ' خبررساني ' رھنمائي ' اور فوجي جہازوں کي قطاریں ھمیشہ وھاں موجود رھتي ھیں -

اسکے بعد وہ رنگون کي طرف روانہ ھوا مگر راہ میں ارادہ بدلدیا اور بالیں جانب مدراس چلا گیا - وھاں گولہ باري کي اور پھر کولمبو کو بالیں چھوڑتے ھوئے پانڈي چري کے سامنے نمودار ھوا -

یہ معلوم نہیں کہ اگر وہ پاسفک میں تھا تو اس کے کس حصے میں اس کا حیات بعد الممات ھوا ؟ اسلیے مقدار مسافت کا یقین مشکل ہے - تاھم فلي پائن سے شمار کیا جاسکتا ہے - منیلا سے پینانگ تک ۱۷۰۰ - میل ہے - پینانگ سے پوري (جس کے جگناتھہ مندر کے منارے گرفتاران ایمڈن نے دیکھے تھے) ٹھیک ۱۰۰۰ - میل ہے - پس فیلي پائن سے وسط خلیج بنگال تک دو ھزار سات سو میل کي بحري مسافت اس بحري حملے میں طے کي گئي - جزائر شرقیہ سے اندرون بحر چین تک کي مسافت اس کے علاوہ ہے -

اب غور کیجیے کہ ان ترتیبات سے کیا نتائج سامنے آتے ھیں ؟

(۱) چین میں جاپاني قوۃ بحري دنیا کي ایک بہت بڑي مسلمہ قوت ہے - کیا چوا کے بعد ھی برٹش چائنا کے مقبوضات اور بندر ھینگ کانگ ہے - تاھم ایمڈن محفوظ رھا -

(۲) تاریخ ھند میں بحري حملے کے نظائر ناپید ھیں - مگر ایمڈن نے سب سے پہلے اسکے بحري خطوط کي طرف حملہ آورانہ توجہ کي حالانکہ (حسب تصریحات رسمیہ) وہ تن تنہا ہے - تیسرے درجہ کا کروزر ہے - محض ۱ + ۴ - کي توپیں رکھتا ہے ' اور ھندوستان کے استحکامات صد سالہ کا غلغلۂ و طنطنہ تمام عالم میں بلند ھوچکا ہے - تاھم اس کي دلیري کا ھیجان مصالح پر غالب آیا !

(۳) جزائر فیلي پائن پر امریکن حکومت ہے - کیا وہ اس کے ساحلوں پر نمودار ھوا تھا ؟

(۴) سیدگا پور انگریزي حکومت میں ہے - ظن غالب ہے کہ وھاں ایمڈن کي خبر ملگئي ھوگي ' لیکن مسلم کروزر خواہ کتنا ھی چھوٹا ھو ' ھندوستاني ساحلوں میں ھر جگہہ لا علاج ہے - اگرچہ بحر شمال میں نہو -

(۵) جاوا وغیرہ ڈچ حکومت کے ماتحت ھیں - کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ جرمن جہازوں کے ساتھہ تسامح اور درگذر کرتے ھوں ؟ وھاں کے ساحلوں سے اسے ضروري مطلوبات بھي ملتي ھونگي -

(۶) بحر چین سے داخلی ھند صرف ڈھائي ھزار میل کے فاصلہ پر ہے جسے جنگي جہاز آساني ایک ھفتہ کے اندر طے کرلے سکتا ہے - اور جاپان اب تک کیاچوا پر قابض نہوسکا -

(۷) ایمڈن کا کپتان حیرت انگیز جرأت و شجاعت ' دلیري و جانفروشي ' بے باکی و بے جگري کے علاوہ ھندوستان کے بحر و بر کے متعلق کیسي صحیح ' کیسي باریک ' کیسي جچی تلی اور کیسی بے خطا معلومات رکھتا ہے ؟ بے تار کي خبر رساني کے اسٹیشنوں پر اسکي نظر رھی - بحري خطوط کے ساحلوں سے ھشیار رھا - رنگون نہیں گیا کیونکہ وھاں خطرات تھے - مدراس گیا جہاں کوئی خطرہ نہیں - وہ اپنے تمام کام ایسے لوگوں کي طرح انجام دیتا ہے جنھیں گویا ھندوستان کا تمام حال معلوم ہے !

فلسفہ

الحــــرب

(اسباب و موثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(ا)

الهــــلال میں آج ایک نئے باب کا بعنوان " فلسفہ " افتتاح کیا جاتا ہے -

اس باب کي خصوصیت یہ ھوگي کہ اسکے تحت میں جسقدر مضامین شائع ھونگے ' انھیں ھر طرح کے مذھبي معتقدات و آرا سے الگ رکھا جائیگا ' اور کوشش کي جائیگي کہ محور فکر و نظر صرف فلسفۂ و اجتماع ھو -

ضمناً یہ امر بھي پیش نظر رھیگا کہ اجتماعي و فلسفي مباحث کیلیے ایک نئے طرز بیان و انشاء کا نمونہ پیش کیا جاے - بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ فلسفیانہ مضامین وھی ھوسکتے ھیں ' جنکي عبارت نہایت روکھي پھیکي اور بے مزہ ھو - اگر ایسا نہیں ہے تو اسے فلسفیانہ استدلال و نظر سے بالکل خالي سمجھنا چاھیے - مگر ھمارے خیال میں یہ قلمي پست ھمتي کم از کم ان لوگوں کے لیے تو جائز نہیں رکھي جاسکتي جنھیں خدا تعالی نے اپنے ھر طرح کے افکار کو بہتر لفظوں اور موثر فصاحت کیساتھہ بیان کرنے کي قدرت دیدي ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - اور اُنپر بلاغت قرآني کے درس و افادہ سے فیضان بیان کا ایک ایسا دروازہ کھول دیا ہے کہ دقیق سے دقیق خشک مطالب کو بھي وہ حسن و عشق کي دلچسپ داستان بنادیسکتے ھیں :

آں نیست کہ صحراے سخن جادہ ندارد
وازوں روش کج نظري را چہ کند کس ؟

آج جنگ اور اسکے اطراف و نتائج پر ایک صحبت فلسفي و اجتماعي کا سلسلہ شروع کرتے ھیں - اس ھفتہ تمہید نظر سے گذر لے - آئندہ اصل مطالب شروع ھونگے -

---

انسان فطرۃ مادہ پرست ہے ' اسلیے مادي چیزوں کو اپنا حقیقي سرمایہ سمجھتا ہے -

لیکن مادیات کا آب و رنگ اوسکو اور بھي مسحور بنا دیتا ہے - زمین کے اندر سونا ' پہاڑ کے اندر لعل ' سمندر کے اندر موتي ' انسان کا قیمتي خزانہ ھیں ' لیکن سونا جب ڈھل کر سکہ کي صورت اختیار کر لیتا ہے ' لعل جب پہاڑ سے نکل کر تاج شاھي میں اپني چمک دمک دکھاتا ہے ' موتي جب کسي حسین گردن کے ھار میں جگہ پاکر اپنے اوج قسمت پر ناز کرتا ہے ' تو وہ چہرۂ کائنات کا آب و رنگ اور عالم مادیات کا چشم و چراغ بنجاتا ہے !

زمانۂ جنگ میں دنیا سرگرم فغاں نظر آتي ہے ' انسانیت ماتم کبری میں مبتلا ھو جاتي ہے ' ھمدردي مرثیہ خواني کرتي پھرتي ہے ' رحمدلي کا نوحہ دلگداز دلوں کو پاني پاني کردیتا ہے -

لیکن جب سوال کیا جاتا ہے کہ یہ نالہ و فغاں ' یہ نوحہ و ماتم ' یہ مرثیۂ و سوز و گداز کس متاع عزیز کي گم شدگي پر ہے ؟ تو بہتم

رجال عظیمہ جنگ ہفت لشکر! وزراء ممالک و نظارت ہائے خارجیہ!
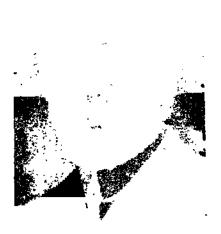
ایم - سازا نوف ناظر خارجیہ: روس

قیصر جرمن میدان جنگ میں

ڈاکٹر وان بیتھمن: جرمن چانسلر

لارڈ کچنر نظارت حربیہ کا عہدہ قبول کرکے دفتر جنگ جا رہے ہیں

فیلڈ مارشل سرجان فرانچ سپہ سالار افواج بریۂ برطانیہ

جرمن سفیر اعظم متعینۂ لنڈن - نظارت جنگ سے جا رہا ہے!

جنرل سوہو ملینوف ناظر حربیۂ روس

جنرل پٹنک سپہ سالار سرویا

... فریڈرک کمانڈر اسٹریا

ترانے سنتا ہے - جو لوگ علمي ذوق رکھتے ہیں وہ کسی درسگاہ یا اکاڈیمی میں جا کر چند خشک دماغ انسانوں کے نتائج فکریہ سے مسرور ہوتے ہیں - لیکن زمانہ جنگ میں عبادت خانوں کي صدائیں دفعتاً رک جاتی ہیں' میخانوں کے ترانے خاموش ہو جاتے ہیں' علمی مجالس کا درس حلقۂ وعلوم موقوف ہو جاتا ہے' تمام دنیا ایک انجمن اور ایک حلقۂ احباب بن جاتی ہے ' جس میں صرف فتح و شکست کي داستان ھي سنائی جاتي ہے - واقعات جنگ کے علاوہ دوسري باتوں کا تذکرہ کیا بھي جاتا ہے تو عموماً ناگوار ہوتا ہے -

(۴) غلط افواہوں کا اثر زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ اور ضعیف الدماغ لوگوں پر پڑتا ہے - موجودہ جنگ کا سب سے زیادہ اثر تاجروں اور تاجروں میں مارواڑیوں پر پڑا ہے - جنگ نے تجارت کو جو نقصان پہونچایا ہے اوس سے کہیں زیادہ ان غیر تعلیم یافتہ تاجروں نے اپني بدحواسي اور پریشان خیالي سے نقصان اوٹھایا ہے -

(۵) زمانہ جنگ میں لوگ اگرچہ فتح و شکست دونوں کي خبروں کو نہایت دلچسپي سے سنتے ہیں ' لیکن فتح و ظفر کا غلغلہ نہایت بلند آہنگي سے بلند کیا جاتا ہے ' اور بغیر کسي قسم کے تعلق کے فاتح کے فضائل و مناقب کا غیر معلوم طور پر اعتراف کیا جاتا ہے - ہندوستان کي قسمت آج سلطنت برطانیہ کے ساتھہ وابستہ ہے ' اور رعایا کو وفاداري کا پورا ادعا ہے - تاہم آغاز جنگ سے پیش قدمي کي متصل خبروں کے وصول نے جرمني کی وقعت عوام میں قائم کردي ہے -

(۶) زمانہ جنگ میں کسي شخص کو نہایت آساني کے ساتھہ نیک نام یا بدنام کیا جاسکتا ہے - رستم کي نیکنامي صرف شاهنامہ کی داستان سرائیوں کا نتیجہ ہے - عیسائیوں میں زمانۂ حروب صلیبیہ کے مخترعہ واقعات نے مسلمانوں کو بدنام کردیا ہے - منافقین نے حضرت عائشہ رضي اللہ عنہا پر جو الزام لگایا تھا اوسکے لیے اسي غرض سے ایک سفر جہاد کو منتخب کیا تھا - جرمني کیطرف سیکڑوں وحشیانہ افعال کا انتساب اسي مقصد سے کیا جاتا ہے ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کتب خانہ اسکندریہ کے جلانیکا الزام زمانۂ جنگ ھي میں لگایا گیا -

(۷) جنگ کے ذریعہ سے اتحاد و اتفاق اور بغض و عداوت کے جذبات کو نہایت ترقي دیجاسکتي ہے - پرنس بسمارک نے اتحاد جرمني کا خواب جنگ کے ہولناک میدانوں ھي میں دیکھا تھا - موجودہ جنگ میں اٹلي نے جرمني سے جو علحدگي اختیار کرلي' اوسنے قدیم عہد مودت کو مبدل بہ عداوت کردیا -

روس' فرانس' برطانیہ' جرمني ' آسٹریا و سرویا وغیرہ کا باہمي عہد مودت پہلے سے بھي زیادہ مستحکم اور پائدار ہوگیا ہے - عہد ابتدائي میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کے جس سلسلۂ زریں نے باہم مربوط کردیا تھا ' وہ اوسي کارخانے میں تیار ہوا تھا جہاں تلواریں ڈھالي جاتي ہیں !

(۸) جنگ کے ذریعہ ہر قسم کے مذہبي' ملکي' ادبي' اور اخلاقي انقلابات نہایت سرعت کیساتھہ ہوسکتے ہیں - فرانس کي جمہوریت جنگ ھي کا نتیجہ ہے' قران مجید کي اشاعت تعلیم کا سب سے بڑا ذریعہ جہاد في سبیل اللہ تھا جسنے عرب کے ادبي اور اخلاقي نظام میں دفعتاً انقلاب پیدا کردیا - عمرو بن کلثوم کے مشہور اور پرجوش معلقہ کو قبیلۂ بنو تغلب کا ایک ایک بچہ انھي جنگي کارناموں کے اثر سے ازبر یاد رکھتا تھا' شاهنامہ کي مقبولیت صرف اس بنا پر ہوئي کہ اوس نے گذشتہ جنگي واقعات کو دوبارہ زندہ کردیا - ہومر کے الیڈ کي شہرت نے اسي بنا پر یونان کي حکمیات کي شہرت ماند کردي کہ وہ میدان جنگ کا ایک رنگین خاکہ تھا -

(۹) جنگ اخلاقي حیثیت سے ایک قوم کو دفعتاً ابھار دیتی ہے اور دوسري کو پست کردیتي ہے - سنہ ۱۸۷۰ع کي جنگ فرانس و جرمني نے فرانسیسیوں کي شجاعت اور عزم و استقلال کا خاتمہ کردیا جسکا اثر آج میدان جنگ میں علانیہ نظر آتا ہے - آج جرمن سپاہیوں کي رگونمیں جو گرم خون دوڑ رہا ہے' وہ صرف آجکل کي تیز و تند شراب ھي سے مخلوط نہیں ہے' بلکہ اوسمیں سنہ ۱۸۷۰ع کے سیلاب خون کے کھولتے ہوے آتشیں قطرے بھی شامل ہیں !

یہودیوں کی بد اخلاقیاں متصل جنگ اور متصل شکستوں کا نتیجہ ہیں - بیت المقدس میں اس قوم نے تین بار شکست کھائي' فرعون کے دربار میں غلام بنکر رھي' عرب کے میدانوں میں بھي ایک ابھرنے والي روحانی طاقت نے انکے لیے جگہہ نہ چھوڑي ' آج ان متصل ذلت آمیز شکستوں کا داغ ہر یہودي کے دامن اخلاق پر نظر آتا ہے !

مسلمانوں کا معیار اخلاق جسقدر جہاد نے بلند کردیا تھا' حضرت عیسیٰ کي اخلاقي تعلیم اوسکے مقابلہ میں بالکل بے اثر رھی -

غرض ہر قسم کا انقلاب صرف جنگ ھی کے ذریعہ ہوسکتا ہے - فلسفہ نے آجتک نظام عالم میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کي' لیکن جنگ نے ذرہ کو آفتاب اور رائي کو پہاڑ بنادیا ہے - پہاڑونکو زلزلہ ھي متزلزل کرسکتا ہے - کسي قوم نے قدیم عقاید' قدیم تہذیب' قدیم طرز معاشرت ایک مدت کے بعد مستحکم پہاڑ بن جاتے ہیں - اونکو لڑائي کا بھونچال ھي آکھاڑ سکتا ہے - اور کوئي نہیں -

مساوات کي حقیقي روح صرف زمانہ جنگ ھي میں پیدا ہوسکتي ہے - فرانس کی شورش کا سب سے بڑا نتیجہ مساوات ہے - مساوات عدل و انصاف کي ایک شکل ہے' اور عدل و انصاف کے ستون کو صرف قوت ھي قایم رکھہ سکتي ہے -

(۱۰) زمانہ جنگ میں ہر انسان کی مخفي طاقت دفعتاً ابھر آتی ہے' فوج جس دلسوزي و بے جگري سے میدان جنگ میں لڑتي ہے' حالت صلح میں اوسکے تصور کي بھي متحمل نہیں ہوسکتي - نامہ نگاران اخبار' جنگ کی خبروں کي فراهمي میں جسقدر عرقریزي کرتے ہیں' صلح کي خبروں میں اوسقدر محنت نہیں کرسکتے - جنگ کے مضامین میں اڈیٹروں کي قابلیت کا غیر معمولي اظہار ہوتا ہے ' قوت حافظہ کو غیر معمولی ترقي ہوجاتي ہے' عرب کے دواوین اشعار کو اسی غیر معمولي قوت حافظہ نے محفوظ رکھا' عرب کي حیرت انگیز قوت روایت کو اسی فوجي اثر نے ترقي دي' شاهنامہ کا وہ سرمایہ جو فردوسی کو نہایت آساني سے مل گیا تھا ' تلوار کے اوس جوہر سے محفوظ رہا جو اسکے دماغ میں سرایت کرگیا تھا !

(۱۱) جنگ کے زمانے میں لوگ وحشت اور بد اخلاقي کي طرف زیادہ تر مائل ہوتے ہیں - فوج تو اسي نشے میں مست رہتی ہے ' لیکن خود رعایا بھي رعایا کے جان و مال اور عزت و آبرو کو نہایت بیدردي سے پامال کردیتي ہے - غدر سنہ ۵۷ میں فوج سے زیادہ بدمعاشوں نے لوٹ مار اور قتل و خونریزي کي تھي ' لیکن ایک اعلی طاقت ان وحشیانہ افعال سے روک بھي سکتي ہے ' بلکہ اخلاق کا ایک بلند معیار قائم کرسکتی ہے -

عہد نبوت اور عہد صحابہ میں اسکي شاندار مثالیں مل سکتي ہیں - زمانۂ موجودہ بھي اس قسم کی مثالوں سے خالي نہیں - فوج فاقہ سے مرتي ہے لیکن مال غنیمت کا بہترین سرمایہ اپنے سپہ سالار کے پانوں پر لاکر ڈالدیتي ہے اور اوس میں کسي قسم کي خیانت نہیں کرتي - سنہ ۱۸۴۸ کي شورش میں جس گروہ نے قصر سویلوي پر حملہ کیا' اوس نے وہانکي بہترین یادگاروں کو ہاتھہ بھي نہیں لگایا - جنگ روس و جاپان میں جب جاپاني سپاہي کسي روسي مقتول کي جیب سے گیني نکالتے تھے' تو اوسکو نہایت دیانت سے واپس کردیتے تھے !

مناظر عمومیۃ اساطیل بحر شمال ! نہر عظیم الصنعۃ "کیل" !

برطاني تباہ کن (ڈسٹرائر) : سربفٹ - وزن ۱۸۰۵ - ٹن - ۴ - انچ کي تارپیڈوسے مسلح

بحر شمال کا مشہور برطانی کروزر : میفٹور - وزن ۹۰۰ و ۱۴ ٹن

جاپان کا قوي ترین ڈریڈ ناٹ : ٹرکیو

مشہور و عظیم برطاني بیٹل شپ : لارڈ نیلسن - وزن ۱۶۵۰۰ - ٹن

نہرکیل (جرمني) کا ایک نظارہ ! قیصر جرمنی مع اپنے اسٹاف کے بائیں جانب کھڑا ہے اور انگریزي جہاز کي سلامی لے رہا ہے جو تہنیت کیلیے جنگ سے کچھ عرصہ پہلے گیا تھا !

زعماء حرب هفت لشکر! و ملوک مقاتلین و محاربین هفت کشور!

پریسیڈنٹ جمہوریۂ فرانس

شہنشاہ : قیصر جرمنی

هز امپیریل مجسٹی شاہ برطانیه، و قیصر هند :
امیر البحر اول مراکب بحریۂ برطانیه —

شاہ سرویا

پرنس آف ویلز (ولی عہد برطانیه)

زار روس

شاہ بلجیم

شاہ اٹلی

شہنشاہ اسٹریا

یورپ کا نیا نقشہ جو طیار ہورہا ہے

جنگ یورپ کے نتائج و عواقب کا ایک سرسری مطالعہ

اخبار ڈیلی میل لندن میں جنگ کے نتائج و عواقب پر ایک نہایت اہم اور دقیق النظر مضمون شائع ہوا ہے جسکے نیچے صرف W - T - T کا دستخط ہے -

لیکن مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ اسکا پورا ترجمہ شائع کر دینا چاہیے :

مشہور جان رالت کا قول ہے :

" جنگ میں بجز اسکے اور کوئی فائدہ نہیں کہ وہ لوگوں کو فن جغرافیہ کی تعلیم دیتی ہے "

اس خیال میں اور برن هارڈی اور پروشیا کے جنگی مذهب کے اس اصول میں کہ " جنگ ایک روحانی مسہل ہے' جسکے بعد قوم صاف اور قوی تر ہوجاتی ہے" ہمارے لیے التطاب کی وسیع گنجایش ہے -

جنگ فن جغرافیہ کی تعلیم دیتی ہے - اسکے متعلق تو کچھہ پوچھنا هي عبث ہے - اسکول کے ایک بد شوق لڑکے کو بھی آج نقشوں اور جغرافیائی حالات سے پوری دلچسپی ہے - اسوقت انکے لیے براعظم یورپ کوئی وسیع خیالی شے نہیں ہے' بلکہ اسی طرح ایک حقیقی شے جسطرح کہ اسکے پڑوس کا فٹ بال میدان -

نقشے اب مردہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ زندہ حقائق ہیں - لڑکوں کی طرح میں نے انکی نہ ختم ہونے والی خواهش کو محسوس کیا ہے -

نقشے اب نقشے نہیں رہے - وہ جنگل ' دریا ' میدان ' شہر اور گاؤں ' ہوگئے ہیں - جہاں سے فوجوں کے کوچ ' توپوں کی گرج ' تلواروں کی جھنکار ' اور سواروں کے ہنگامے کی آواز آتی ہے - اب میں لندن میں نہیں رہتا ہوں' بلکہ "والجیس" اور " ارڈینس " میں ہوں - میں دریاے " می یوز" کے پیچ و خم کو جسقدر جانتا ہوں اسقدر دریاے ٹیمس کو بھی نہیں جانتا - حالانکہ میں نے طفلی کی پہلی آنکھہ اسی پر ڈالی تھی !

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آنکھیں بند کیے معرکے کے وسیع خط کے برابر برابر چلا جاسکتا ہوں - میرے یمین و یسار آبادی کی جگہ موت اور زندگی کے کاروبار کی جگہ وحشت و ہلاکت کا سناٹا ہے ' اور سامنے چند هفتوں کے ہنگامے سے پیدا ہونے والے وہ نتائج جنکو صدیوں تک دنیا پر حکومت بخشی گئی ہے !

(اگر جرمنی فتحمند ہو)

ہمارے دامن خیال کو صرف وہی رقبے نہیں پکڑے ہوے ہیں جہاں جنگ برپا ہے - اب تو تمام یورپ کے نقشے میں ایک مستغرق دلچسپی پیدا ہوتی جاتی ہے - اسوقت یہ براعظم (یورپ) ایک معدنی ٹکڑے کی طرح آگ پر پگھلرہا ہے' جو آیندہ نقشہ اس جنگ کے نتائج کو اپنے اندر قلمبند کریگا ' اسکے متعلق ہم اسوقت صرف قیاس هي کرسکتے ہیں -

یہ مسئلہ اس لیے پیچیدہ ہے کہ ممکن ہے نتیجہ ذو جہتین ہو - یعنی دونوں پہلو رکھتا ہو - فتح و شکست ایک ساتھہ ظہور کرے اور ہر فریق فتحیاب بھی ہو' اور شکست خوردہ بھی - اسکا ایک ہاتھہ جوش مسرت سے اور دوسرا تاسف سے لرز اٹھے !

حلیفوں (دول متحدہ فرانس و روس و انگلستان وغیرہ) کے مقابلہ میں جرمنی کو خشکی میں فتح ہوسکتی ہے' مگر تری میں شکست قرین قیاس ہے -

فرض کرو کہ ایسا هي ہوا تو اسکا سیاسی نتیجہ کیا ہوگا ؟

جہاں تک فرانس کا تعلق ہے یہ نتیجہ اسکے لیے سخت مہلک ہوگا - پرنس بسمارک کا قول تھا کہ " میں فرانس کے بیڑے سے پیرس میں لڑونگا " - اس سے اسکا مقصد یہ تھا کہ اگر وہ ایک دفعہ خشکی میں فرانس کا مالک ہوجالے تو پھر فرانسیسی بیڑہ کس شمار میں رہیگا ؟ فرانس کے متعلق یہ قول اب تک بالکل صحیح ہے لیکن انگلستان کے متعلق نہیں - جب تک ہمارا سمندر پر قبضہ ہے' اسوقت تک اس براعظم (یورپ) میں کوئی آفت ہمیں گھٹنوں کے بل نہیں جھکا سکتی - لیکن اگر ہمکو خشکی پر شکست ملی تو اسکا خمیازہ ہمیں تنہا نہیں بھگتنا پڑیگا - اس لپیٹ میں بلجیم اور فرانس بھی آجائینگے (میں اس باب میں روس کو ابھی نظر انداز کردیتا ہوں -)

کیا سمندر میں ہماری فتح سے جرمنی کی ساحلی کامیابی میں توازن پیدا ہوجائیگا ؟ کیا ہمارے بیڑے کا خطرہ جرمنی کے لیے اتنا هي کھل ڈالنے والا ہوگا جسطرح کہ جرمن فوجوں کا خطرہ فرانس کے لیے ؟ بالفرض ایسا نہ ہوا تو ہمارا پوزیشن اسوقت غیر معمولی طور پر مشکل ہوجائیگا - ممکن ہے کہ ہماری فوجیں صحیح و سالم اور غیر مجروح ہوں ' مگر ہمارا حلیف (فرانس) تو اتنا پسیگا کہ اسکا کام هي تمام ہوجائیگا - ہم جرمنی کو جسقدر سمندر میں پالینگے ' اسی قدر وہ سواحل کی طرف فرانس پر اپنے شکنجے کا پیچ کسیگی - اس صورت میں اگر ہم اپنے حلیف کو یکسر تباہی سے بچا سکینگے تو صرف اسطرح کہ سمندر میں اپنی فوقیت اور برتری سے دست بردار ہوجائیں -

کیا یہ قرین قیاس ہے ؟ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم فرانس کو بچانے کے لیے اپنے تئیں ایسے شرائط کے حوالہ کردیں جو ہمیشہ کے لیے ہمیں جرمنی کا محکوم بنادیں ؟

صورت حال کی یہ ایک خطرناک شق ہے -

اس انتخاب کی جانکنی سے بچنے کے لیے خشکی پر فتح ضروری ہے - اگر ایسا نہ ہوا تو آیندہ نقشۂ یورپ برلن میں بنیگا ' جرمنی " انٹیورپ " (بلجیم) سے لیکے قسطنطنیہ تک کو اپنا مرکب بنالیگی' اور جو اسکینڈ ینوین ' ایبرین' اور اٹالین جزیرہ نما کہ سرحد پر واقع ہیں ' وہ اس خداوند جنگ (وار لارڈ) کے جاگیر دار

مراکب عظیمہ بحریہ المان و برطانیہ! منتہاء قوائے بحریہ فریقین!
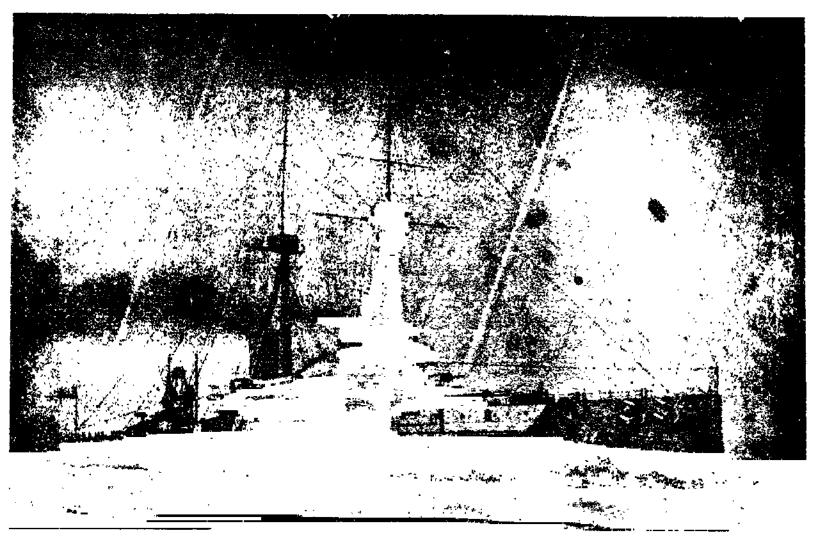
انگلستان کا سب سے زیادہ قوی و اعلی بیٹل شپ : ایم - ایم - اس بلیر و فون - جسکا وزن ۱۸۵۰۰۵ ٹن اور جسکی توپیں ۱۰ × ۱۲ - اور ۱۹ ×۴ انچ کی ہیں -
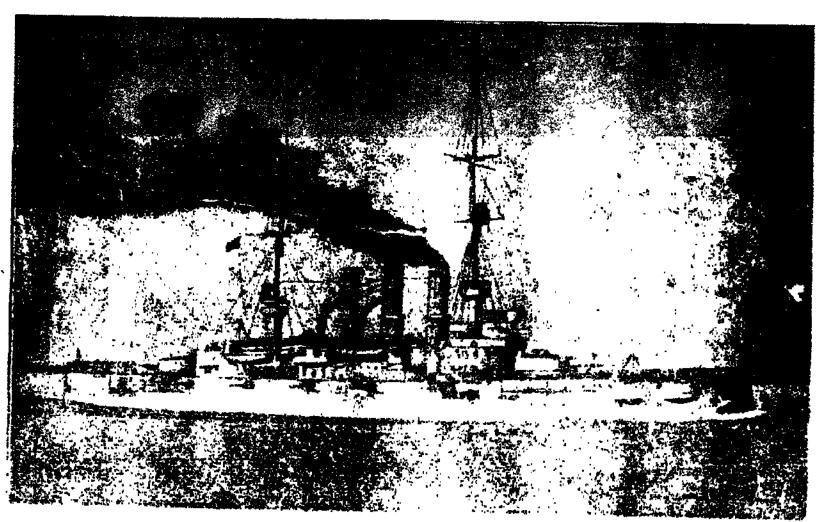
جرمنی کا [illegible] وزن ۱۳۲۰۰ ٹن ہے [illegible]
[illegible] فقط معلوم [illegible])

وجہ سے ہمیں واقعات کے حق میں اندھا نہ بن جانا چاہیے روس کی اسوقت جو حالت ہے' اس حالت میں وہ قدیم بربریت و وحشت کا ایک نہایت ہی قوی پنجہ ہے' اور اوسکی وجہ سے تمدن ایک قاتل و سفاک گرفت کے عالم میں ہے - جسقدر جرمنی کو ہم گھٹالینگے' اسیقدر روس کو بڑھانا پڑیگا' اور روس کو بڑھنا استبداد و ظلم کو تقویت دینا ہے' جو اپنی ایڑی کے نیچے تمام مظلومان روس' پولینڈ' فنلینڈ' بخارا و ترکستان' ایران' اور یہودیوں کو دبائے ہوے ہے!

روس کے خوف سے نکلے ہوے ہمیں ابھی صرف نصف صدی ہی ہوئی ہے - اس امر کے یقین کرنے کی کیا وجہ ہے کہ جب جرمنی نہ ہوگی تو پھر یہ خوف عظیم دوبارہ زندہ نہ ہو جایگا؟

هندوستان جہاں پہلے تھا' ابھی تک اسی جگہہ پر ہے اور روس اس سے بہ نسبت پہلے کے اب اور قریب تر ہے - جرمنی کی طرح روس کے لیے بھی یہی بات کہی جاسکتی ہے کہ ہم روسی قوم سے نہیں ڈرتے بلکہ روسی نظام سے ڈرتے ہیں:

من از عقرب نمی ترسم ولے از نیش می ترسم

کیا ہم کو امید ہے کہ یہ خطرہ دور ہو جایگا؟

ایک ہفتہ قبل تک تو ذرا بھی امید نہ تھی' مگر اس اثناء میں زار روس نے روسی پولینڈ سے اندرونی خود مختاری دینے کا وعدہ کر لیا ہے - بلا شبہہ یہ ایک نہایت ہی اہم واقعہ ہے لیکن در حقیقت کسی فیاضی سے نہیں بلکہ محض ضرورت کے مجبورانہ استیلاء سے وقوع میں آیا ہے پولینڈ میں انقلاب کے برپا ہو جانے کے خطرہ کے ساتھہ روس میدان جنگ میں کیسے جا سکتا تھا؟

خیر' ہم کو اسکے مقصد میں مناقشہ کی ضرورت نہیں - اگر اس وعدہ کا ایفاء ایمانداری سے کیا جاے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ پولینڈ جسکو فریڈرک نے پروشیا' روس' اور آسٹریا میں تقسیم کیا تھا' اب پھر متحد ہو جایگا' اور تاریخ کا ایک عظیم الشان گناہ ڈیڑہ صدی کی ظالمانہ غلط کاری کے بعد مٹا دیا جایگا - آسٹریا ہنگری کی مصنوعی شہنشاہی یورپ کے نقشے سے ناپید ہوجائیگی' اور پولینڈ کی سلطنت نسل' تہذیب' اور اعتقاد کے اتحاد کے ساتھہ وسط یورپ میں پھر ظاہر ہو جائیگی!

(زار کے لیے ایک فرصت)

ہم نے کہا ہے کہ "اگر یہ روسی شاہی وعدہ ایمانداری کے ساتھہ پورا کیا گیا" حالانکہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسوقت سے پہلے بھی یہی وعدہ ایسے ہی حالات میں کیا جاچکا ہے جو موجودہ حالات سے بالکل غیر مشابہہ نہ تھے -

اسکے ساتھہ ساتھہ ہمکو زار روس کے کمزور کیریکٹر کو بھی یاد رکھنا چاہیے' جو عمدہ جذبات سے استقامت کے ساتھہ اثر قبول کرنے میں بالکل عاجز ہے - جب تک استبداد باقی ہے اسوقت تک ہم اس وعدہ کو محفوظ نہیں سمجھہ سکتے - البتہ یہ ممکن ہے کہ اسکے حلیفوں کا نفوذ و اثر کچھہ کام آے -

اگر پولینڈ زار روس کی سیاست میں آزاد ہو گیا تو کیا ہم یہ امید رکھسکتے ہیں کہ زار ایک قدم اور آگے بڑھیگا؟ فنلینڈ' حیرت انگیز فنلینڈ' اپنے شاندار باشندوں اور تعجب انگیز تہذیب کے ساتھہ زار کے دارالسلطنت کے پھاٹک پر خونچکاں پڑا ہے! اسکی آزادی رخصت ہوچکی ہے' اسکے جج قید خانے میں ہیں' اسکی امیدیں جاں کنی میں تڑپ رہی ہیں - ہاں' اس بد بخت فنلینڈ کو بھی داخلی خود مختاری ملنی چاہیے اور اسی وقت ملنی چاہیے - (اس دروازہ کے کھلنے کے منتظر اور بھی ہیں) -

یہ زار کیلیے بہت بڑا موقع ہے - جب وہ بچہ تھا تو انگریزی خیالات کے اثر سے ایک بار چیخ اٹھا تھا: "آہا! عوام کا بادشاہ ہونا!" (O to be common's King!)

وہ افسوس ناک طور پر ناکام ہوا' مگر اسکی ناکامی استبداد کی وجہ سے نہیں بلکہ قوت ارادی کے فقدان کی وجہ سے ہوئی - ورنہ اسکے لیے مواقع بہت تھے' اور اِسوقت بھی ایک زریں موقع اسے حاصل ہے -

اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ جرمنی کو شکست ہوگی تو روس دنیا کے ان تین شہنشاہوں میں سے ایک ہوگا جو اس عالمگیر کشاکش کے بعد رہینگے - ان میں وہ آخرین مطلق العنان و مستبد بادشاہ ہوگا -

یہ پالیسی کی سب سے بڑی ضرب اور سب سے بڑا انصاف ہوگا جو آج تک کبھی نہیں ہوا - اس نازک حالت میں یہ سلطنت کے لیے ضعف کا نہیں بلکہ قوت کا سر چشمہ ثابت ہوگا - اور روس کو معلوم ہو جائیگا کہ آزاد شاہنشاہی سلطنت کا سب سے بڑا طلسم ہے!

مگر یہ (یعنی فنلینڈ کی خود مختاری) اس سے بھی بڑھکے کام کریگی - اسکا اثر ناروے اور سویڈن پر گہرا پڑیگا - جسقدر ہم جرمنی سے خوف کہاتے ہیں' اس سے کہیں زیادہ یہ سلطنتیں روس سے ڈرتی ہیں - سویڈن ناطرفدار ہے اور رہیگا - اس نے ان روسیوں کے ساتھہ تعجب انگیز فیاضی کا سلوک کیا ہے' جو اسٹراک ہوالم (سویڈن) کی راہ سے بھاگ کے روس گئے ہیں' اور اس حسن سلوک کے معاوضہ میں زار نے اسکا احسانمندانہ شکریہ ادا کیا ہے - اگر روس نے فنلینڈ کو آزاد کردیا تو سویڈن کے تمام خوف غائب ہوجائینگے' اور روس یورپ کی خیر اندیشی کے ساتھہ اپنے کام کی طرف بڑھسکیگا -

اگر وہ دانشمند ہے تو قیصر کی ناکامی سے عبرت حاصل کریگا اور فرصت کے آخری لمحوں کو ضائع کردینے کی جگہ تمدن سے اپنا معاملہ صاف کرلینے میں صرف کریگا!

(ایشیا میں رد عمل)

آخر میں جزیرہ نماے بلقان ہے - روسی اثر وہاں غالب ہوگا - لیکن جنگ کے نتیجۂ ثانی کی حیثیت سے ہم بجا طور پر یہ خیال کرسکتے ہیں کہ وہاں بہ نسبت سابق کے عمدہ روح پھیلے گی - سرویا آسٹریا ہنگری کی شاہنشاہی کی غنیمت اور دریا کی طرف راستہ حاصل کرے - مقدونیہ میں بلگیریا کیلیے منصف مزاجی برتی جائیگی' اور قدیم بلقانی اتحاد مع رومانیا کی شرکت کے ابکی مرتبہ سابق سے زیادہ مبارک سرپرستی میں قائم ہوگا -

اصلی خوف دولۃ عثمانیہ اور یونان کے باہمی مخفی مخاصمت کا ہے - اگر جرمنی فتحیاب ہوگئی تو یہ مشکلات ترقی کرینگے' کیونکہ دولۃ عثمانیہ کی نظریں برلن ہی کی طرف لگی ہوئی ہیں - اسکے یہ معنی ہونگے کہ دولۃ عثمانیہ کا خاتمہ ہوجاے' اور بدقسمتی سے ہندوستان کے مسلمانوں میں عظیم الشان رد عمل پیدا ہو جو کیتھولک عیسائیوں کی طرح ایک غیر ملکی وفاداری رکھتے ہیں' جسکا مرکز سلطان عثمانی ہے"۔

(پرانے نقشہ کو لپیٹ دو)

کہتے ہیں کہ جب "آسٹرلیز" کی خبر مشہور سیاسی کھیر "پٹ" کو ملی تو اسنے یورپ کے نقشے کی طرف اشارہ کرکے کہا:

"اس کاغذ کو تہہ کردو - اب ان دس سالوں میں اوسکی ضرورت نہیں پڑیگی"

ہونگے تب - قیصر تمام یورپ کا مالک ہوگا - مرحباے اتلی ! اسوقت تیرا کیا حشر ہوگا ؟

(اگر جرمنی کو شکست ہو)

لیکن اگر جرمنی کو شکست ہوئی تو اسوقت یورپ کا نقشہ کیا ہوگا ؟

ایک بات یقینی ہے - " السیس " اور " لورین " فرانس کو واپس ملجائینگے اور " اسٹراسبرگ " کی شکل " پیلس مدتی کونکورڈ " میں ایک مردہ کی طرح ماتمی لباس میں نہ ہوگی بلکہ دلہن کی طرح پھولوں سے لدی ہوئی !

کہتے ہیں کہ سنہ ۱۸۱۷ ع میں جرمنی نے جو مہلک غلطی کی تھی ' وہ السیس لورین کا الحاق تھا - یہ بسمارک کی غلطی نہ تھی بلکہ جرمنی کے حامیان جنگ کی - اسلیے آیندہ جب فیصلے کا وقت آئے تو کمرے کے اندر ان حامیان جنگ کو گھسنے نہ دینا چاہیے - ہمیں وہ وقت دیکھاے دو جب جرمن کے پاس "السیس لورین" نہ رہے جس سے انتقام کے شعلے بھڑکتے رہتے ہیں !

ہماری جنگ قیصر اور قیصریت (یعنی قیصر کے افکار و عزائم) کے مقابلہ میں ہے - ہمیں جرمنی کو تباہ کرنے کا ارادہ نہ کرنا چاہیے - ہمیں چاہیے کہ بہر حال جرمنی کو اپنے داخلی امور کے تصفیہ کے لیے اکیلا چھوڑدیں - (بشرطیکہ وہ چھوڑ دے الهلال)

(جرمنی کا مستقبل)

جرمنی کی شکست کی صورت میں ہم قیاس کرسکتے ہیں کہ آیندہ کیا ہوگا ؟ جو عمارت کے بسمارک نے خون اور لوہے کے زور سے تیار کی تھی وہ منہدم ہو جائیگی ' جیسا کہ ہمیشہ خون اور لوہے کی بنائی ہوئی چیزوں کا حشر ہوا ہے -

" ہو ہینزولرنس " " بور بونس " کے ردی کے انبار میں ملجائیگا - " ہیولینس " اور " بویریا " وغیرہ جرمن ریاستیں پروشیا کی مبغوض حکومت کو پھینکدینگی - وہ جرمن شاہنشاہی میں بجبر داخل کی گئی تھیں ' اور جو لوگ اس ملک کے وہاں کے زندہ دل اور مہربان باشندوں کو جانتے ہیں ' انہیں اس میں ذرا بھی شک نہ ہوگا کہ یہ ریاستیں بغیر کسی افسوس کے اس شاہنشاہی سے علحدہ ہو جائینگی - قرین قیاس یہ ہے کہ یہ ملک جنوبی جرمن اتحاد کا سر خیل ہو جائیگا - کیونکہ ریاست ہاے بیڈین و ٹمسبرگ وغیرہ کے باشندوں میں ویسی ہی آزادانہ اور فیاض روح ہے جیسی کہ خود اسمیں ہے - خود پروشیا بھی حامیان جنگ کے مظالم سے نجات پاجائیگی - گو پروشیا کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ ہم پروشیا کے لوگوں سے نہیں لڑ رہے ہیں بلکہ اُسکے نظام سے لڑ رہے ہیں -

اسکا نظام اوسکی جمہوریت کے لیے بھی اسی قدر نفرت انگیز ہے جسقدر ہمارے لیے - اگر ان میں فرانسیسیوں کی سی خوفناک انقلابی روح ہوتی ' تو کب کے وہ اس "ملعون" شے (نظام جنگ جو) کو صاف کرچکے ہوتے - عمدہ دماغی اوصاف کے باوجود انمیں آزادی کے لیے عظیم الشان جذبہ کی کمی ہے - انکے اشتراکیین (سوشیالسٹ) موج در فوج انتخاب کے وقت پول میں (پول ایک مقام ہے جہاں چٹھی ڈالی جاتی ہے) پہنچے ' مگر کچھہ نکرسکے - اسکا نظام ان اشتراکیوں کا گلا دباے ہوے ہے اور آج خوفناک سختی کے ساتھہ اسکی مدافعت میں وہ کام آرہے ہیں جس سے وہ بھاگتے تھے - حالانکہ انکو جاننا چاہیے کہ فتح اس ظلم کو اور زیادہ کردیگی ' اور شکست ہی اس سے نجات پانیکا تنہا راستہ ہے !

(چند نظاموں کی جنگ)

اس جنگ کی عجیب و غریب پیچیدگیوں میں ایک پیچیدگی کو یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ جنگ قوموں کی جنگ نہیں ہے ' بلکہ انکے نظاموں اور اصولوں کی لڑائی ہے - پروشیا کی طرح ہمارے یہاں فوج اور بحری بیڑے کے حامی موجود ہیں - اسلیے ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جب ہم اس بیڑے کی حمایت کو جرمنی میں مٹاتے ہوں تو کہیں ہم خود انگلستان میں اس پر زین کسکے سوار نہ ہو بیٹھیں - کیونکہ ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کشاکش کے پیچھے اصلی تنقیح محض نقشہ نہیں ہے بلکہ اسکے علاوہ کوئی اور گہری شے -

اصلی تنقیح آزاد ملکی سرحدیں اور قومی حوصلے ہیں - یہ اصلی تنقیح در اصل ایک سوال ہے :

"آیا استبداد جسکی بنیاد عسکریت اور مخفی سیاست پر ہے اور جسکی پشت پناہی اسلحہ کی مخفی سازش کرتی ہو' اسکو یورپ کا مالک ہونا چاہیے ' یا اُس جمہوریت کو جو ہر طرح آزاد ہو ؟ "

ہم جانتے ہیں کہ اب یورپ میں مدنیت اور بربریت ' اعتماد اور بارود کے نل ' عسکریت اور حریت ' ایک ساتھہ نہیں رہسکتیں - پہلی چیز کو یا دوسری کو ' غرض دونوں میں سے کسی ایک کو رخصت ہوجانا چاہیے - یہ فیصلہ کرنا جنگ اور اسکے بعد کے فیصلے کا کام ہے کہ کون سی چیز نابود ہو ؟ اگر ڈپلو میسٹ گروہ نے فیصلہ کیا تو قدیم طریقہ پھر زندہ ہوجائیگا اور حریت ہلاک ہوجائیگی - فیصلہ قوم کی راے سے ہونا چاہیے ورنہ پھر اس سے کوئی امید نہیں رکھی جا سکتی !

(آسٹریا خارج)

آئیے پھر نقشۂ یورپ پر ایک نظر ڈالیں ! اب مثنی شاہنشاہی (آسٹریا ہنگری) کا خیال فضول ہے - اب یہ خیالی صورت رخصت ہوجائیگی - ایک بڑے ڈپلومیٹسٹ کا قول ہے کہ " آسٹریا فی الواقع موجود ہی نہیں ہے ' وہ ایک مصنوعی شے ہے جو ایجاد کی گئی ہے " اسکا جواب ایک دوسرے ڈپلومیٹسٹ کے الفاظ میں دیا جاسکتا ہے : " میں ضرورت کا قائل نہیں"

یورپ کے نقشے میں آسٹریا ہنگری سب سے زیادہ مصنوعی مخلوق ہے - نہ اسمیں زبان کا اتحاد ہے نہ قومیت کا ' نہ تہذیب کا ' نہ اعتقاد کا ' اور نہ ہی مطمح نظر ایک ہے - یہ ایک ایسی عمارت ہے جو اسلیے بیٹھہ جائیگی کہ آسکی کوئی مستقل بنیاد نہیں ہے - آسٹریا جرمن اتحاد کا ایک رکن بن سکتی ہے - ہنگری خود مختار ہوسکتی ہے - جنوب کے سلافی " سرویاء عظمی " میں شامل ہوجا سکتے ہیں - سرویا مانٹی نگرو کے ساتھہ ملکر اپنی اس نسلی اور ملکی ہمجنسی کو پھر حاصل کرلے سکتی ہے جو اسنے چھہ سو برس ہوے ترکوں کے ہاتھوں میدان کسور (قصوہ) میں کھوئی تھی - اطالیا واقعی جنوبی " ٹرائل " سے لیکے " ٹریسٹ " تک لینا چاہتی ہے - اسطرح ایک نسل کے اوراق پریشاں کی پھر شیرازہ بندی ہوجائیگی !

(پولینڈ کی آمد)

مگر ابھی " پولش آسٹریا " (پولینڈ کا وہ حصہ جو آسٹریا میں شامل ہے) باقی رہگئی ہے جو اس حساب میں سب سے زیادہ ناقابل عمل عدد ہے - ہم روس کے ساتھہ ملکر لڑ رہے ہیں اور روسی اسلحہ کی فتحیابی کیلیے اسی جوش و خروش سے دعا کرتے ہیں ' جسطرح کہ خود اپنے لیے - مگر اس ہنگامی رفاقت کی

چنانچه جرمن فوج کے هر دستے میں دو دو کتوں کو
زخمیوں کي تلاش و جستجو کے لیے مخصوص تعلیم دیگئي اور
سنه ۱۸۹۹ ع میں انجمن نے بلنٹر میں کتوں کي تعلیم کا سرکاري
طور پر امتحان لیا =

امتحان کی صورت یه تهی که ایک اندهیري رات میں
اسي قسم کے چار تعلیم یافته کتے میدان میں چهوڑ دیے گئے '
اور دو سو سپاهیوں کو حکم دیا گیا که میدان کے نشیب و فراز اور
متفرق کهائیوں میں زخمیوں کی طرح لیٹ جائیں - کتوں کے آگے
آگے پانچسو سپاهیوں کو زخمیوں کي ڈولیاں لیکر بهیجدیا گیا - وه
لوگ مشعل لیکر زخمیوں کو ڈهونڈهنے لگے - کتے بهي جستجو میں
مصروف هوگئے - انهوں نے ادهر ادهر چکر لگایا ' اور تهوڑي دیر
میں ان تمام مصنوعي زخمیوں کا جو ٹیلوں اور درختوں کی آڑ میں
چهپے هوے تهے ' بغیر شمع و چراغ کے پته لگا لیا !

یورپ میں اس کامیاب تجربه کي اسقدر شهرت هوئی تهي
که جب روس و جاپان کے درمیان جنگ چهڑ گئي تو فریقین نے
بڑي جد و جهد سے اس انجمن کے تمام کتے خرید لیے !

(اٹلي)

اٹلي میں اگرچه کتوں کي فوجي تعلیم و تربیت کے لیے کوئي
مستقل انجمن قائم نهیں هوئی ' لیکن خود فوج نے اس
طریقه کو جرمنی سے زیاده ترقي دي اور کتوں کي تعلیم کے بعض
جدید کامیاب تجربے کیے -

مثلاً کتوں کے گلے میں طوق ڈال کر اوسمیں بائیسکل کي لالٹین
باندهدي جسکي روشني کا رخ صرف سامنے کي طرف هوتا هے -
اوس طوق میں چهوٹي چهوٹي ڈبیاں لٹکا دي تهیں - اور ان میں
بعض مقوي ' شیریں ' اور نشیلی دوائیاں تهیں جو زخمیوں کو وقتي
فائده پهونچانے میں کامیاب ثابت هوتي هیں - ان تمام سامانوں
کے ساتهه کتوں کو ۲۰ کلیومیٹر مربع میدان میں چهوڑ دیا گیا اور
اوسکے ٹیلوں ' غاروں ' جهاڑیوں ' اور چٹانوں کي آڑ میں مصنوعي
زخمی چهپا دیے گئے - کتوں نے میدان کے ایک ایک گوشے کو چهان
ڈالا اور تمام زخمیوں کا پته لگا لیا - جب کسي زخمی کا سراغ
لگ جاتا تها - تو دو کتے فوراً فوج میں خبر دیتے تهے ' اور دو کتے
بهونک بهونک کے ڈولي والوں کو اونکي طرف بلالاتے تهے - اس کے لیے
پہلي قسم کے دونوں کتے زیاده مفید تهے ' اور رات کو دونوں بهونکنے والے
کتوں کي آواز سے فائده اوٹهایا جا سکتا تها -

اسوقت تک کتوں کي تعلیم کا یه طریقه بهي نا مکمل تها - کیونکه یه
دونوں کام ایک هي کتے سے لیے جاسکتے تهے - اسلیے ایک اٹالین کپتان
نے چند کتوں کو ایسی جامع تعلیم دي که جب کوئي زخمي
اونکي نظر سے گذرتا تها ' تو فوراً وهاں سے هٹ آتے تهے اور ایک
ایسے فاصله سے بهونکتے تهے که اونکي آواز فوج اور ڈولي والے سپاهي '
دونوں تک یکساں طور پر پهونچ جاتي تهي -

لیکن ابهي تک اس سے زخمیوں کي تعداد کا اندازه نهیں هو سکتا
تها - ایک تعلیم یافته کتے نے اس مشکل کو بهي خود هي حل کردیا -
اوسکو پاس پاس دو زخمي نظر آے اور اوس نے ایک هي وقت
کے اندر فوج اور ڈولي والے ' دونوں کو خبر دیني چاهي - اس
غرض سے وه ایک مرتبه زخمي کے پاس آتا تها ' پهر دوسرے
کے دوسرے زخمي کے پاس جاتا تها ' اور دونوں جگهه بهونک
بهونک کے اونکي تعداد کي اطلاع دیدیتا تها !!

(انگلستان)

انگریزوں نے فوجي حیثیت سے اب تک اسطرف چنداں توجه نهیں کي هے

شئون حربیه

جرمني کا زرعی استغنا

(کیا جرمني زیاده عرصے تک جنگ جاری نهیں رکهه سکتي؟)

اگر جنگ نے طول کهینچا تو جرمني کا حشر کیا هوگا ؟

یه ایک سوال هے جو آج بار بار مختلف پیرایوں میں دهرایا
جا رها هے - عام طور پر جو اسکا جواب دیا جاتا هے وه یه هے که اسکا
نتیجه جرمني میں قحط و فاقه کشي هوگا - کیونکه ملک میں هر
قسم کي درآمد بند هے ' اور وه صدها ٹن غله جو مختلف اطراف
عالم خصوصاً هندوستان سے هر هفتے جرمنی جاتا تها ' اب نهیں
جاسکتا -

لیکن کیا یه صحیح هے ؟ کیا چند هي ماه کے بعد وه وقت
آجائیگا که جرمني کے پاس جان دینے کے لیے لاکهوں انسان ' اور
جان لینے کے لیے ۴۰ پونڈ اور ۵۰ پونڈ کے انسان پاش گولے
اور ۲ هاروٹزر کی بهاری بهاری باڑیاں تو هونگي مگر " گیهوں "
اور " چنا " بلکه خود اوسکي دیسي پیداوار " آلو " بهي نه هوگا ؟
یعنے اسکے کیمپ سپاهیوں سے بهرے هونگے ' اسکے اسلحه خانے
هتیاروں سے معمور هونگے ' مگر اسکے سفر مینا کی دکانیں قوت لایموت
سے خالي هونگي ' اور اسطرح جرمني ' جنگجوئي اور ساز و سامان
سے مغرور جرمنی ' عالمگیر طاقت بننے کے حوصلے میں بدمست
جرمني ' فاقوں سے نزار ' اپنے دونوں گهٹنوں کے بل ' انگلستان و فرانس
کے سامنے جهکي هوگی ' اور بصد عجز و نیاز صلح کي درخواست
کریگي ؟ کیا یه ایک زخمي دل کی تنها امیدیں هیں یا واقعات
بهي انکے ساتهه هیں ؟

اسکے جواب کے لیے کم از کم تهوڑي دیر کے واسطے همیں اپنے
مطالعه کا موضوع مغربي اور مشرقي کارزاروں کے بدلے جرمني کے
داخلي کشت زاروں کو بنانا چاهیے ' اور جنگي نقشوں کي
جگهه زراعتي رپورٹوں کي جدولوں اور خطوط هجوم و دفاع کي
جگه ان خطوں کو دیکهنا چاهیے جو دهقانی کچي مٹي کي سطح
زرعي پر گیهوں کو چنے سے الگ کرنے کیلیے کهینچ ڈالتے هیں '
نه که فتح کو شکست سے بدلدینے کیلیے -

(جرمني کا زرعي خزانه)

زراعییات کا ایک ماهر مراسله نگار اخبار ڈیلي میل لنڈن میں
لکهتا هے :

"اهل جرمني کي عادت هے که وه میدان جنگ میں اس وقت
اترتے هیں جب انکے کهیتوں میں فصل تیار کهڑي هوتی هے - اگر
ایسا نهو تو وه جنگ کو کسی نه کسي طرح ٹالدینگے - سنه ۷۰ ع
کي جنگ میں شهزاده بسمارک نے " ایمس " کے تار میں جو
ترمیم کی تهی وه جولائی کے آخر کا واقعه هے - (ایمس کي تار سے وه
تاریخي ٹیلي گرام مقصود هے جو ولیم اول شاه پروشیا نے فرانس
کے مطالبات کے جواب میں بهیجا تها ' لیکن اسقدر شایسته اور نرم
الفاظ میں تها که اسے پڑهکر فرانس کے جنگي ارادوں کا اشتعال سرد
پڑ جاتا ' اور جرمني پر حمله کرنے کے خیال سے باز آجاتا - پرنس
بسمارک نے جب اس تار کو دیکها تو جنگ کي امیدوں میں

آج ایک سو دس برس کے بعد هم بھر یورپ کے نقشه کو تهه کر رهے هیں !

هم اسکے خطوط کو خون کے دریا میں متارهے هیں - همکو خیال رکھنا چاهیے که جب هم آیندہ نسلوں کے لیے نیا نقشه بنانے بیٹھیں تو فریڈرک ولیم کی طرح (اپنی تلوار سے) نقشه نه بنالیں - اگر همنے ایسا کیا تو هم اس عالمگیر جنگ سے ایک دوسري عالمگیر جنگ کی تیاریوں کے لیے نکلینگے -

ان سرخ سمندروں سے جو یورپ ڈھلکر نکلے' ایے انسانوں کا یورپ هونا چاهیے نه که شطرنج بازوں کے لیے ایک نئي بساط - همکو یه کہنا چاهیے که اب کبھي ایسے خوف کا وقت هم پر نہیں آئیگا - اور کوئي قوم بھي دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کیلیے اچھے تئیں مسلح نه کرسکیگي - یورپ کي نگراني ایک طاقت کے هاتھه میں هوني چاهیے - اور طاقت تمام دول کے قائم مقاموں کي ایک منظم جماعت کے هاتھه میں - ایک قوم کا حمله دوسري قوم پر تمام قوم کا جرم سمجھا جاے' اورسب ملکے اُسے سزا دیں -

اُسوقت همارے فرزند اس خوفناک وقت کو احسانمندي کے ساتھه یاد رکھینگے اور انکو همارے اس عالم قتل و غارت میں اچھے بہتر دن کي صبح نظر آئیگي !

غرائب محدثات حربیه حاضرہ !

کلاب الحرب

انسان کي جنگ

اور کتوں کی عجیب و غریب خدمات !

وتحسبهم ایقاظا وهم رقود' و نقلبهم ذات الیمین و ذات الشمال' وکلبهم باسط ذراعیه بالوصید (۱۸ : ۱۷)

(۲)

(کتوں سے کیا کیا کام لیے جاسکتے هیں ؟)

گذشته صحبت سے معلوم هوگیاهوگا که کتا جنگ میں هر قسم کي خدمات انجام دے سکتا ہے - وہ حمله بھي کر سکتا ہے' پهرا بھي دے سکتا ہے' فوج کي ڈاک بھي لاسکتا ہے' دشمن کے خیموں میں آگ بھي لگا دے سکتا ہے' بلکه کبھي کبھي سپاهیوں تک بارود اور گولی بھي پهونچها دیتا ہے - بالخصوص سنگلاخ پهاڑیوں میں' گھنے جنگلوں میں' رات کي گھٹاٹوپ تاریکي میں' موسلا دھار بارش میں' ان خدمات کو صرف کتا هي بهتر انجام دے سکتا ہے -

(جاسوسي)

لیکن ان تمام خدمات میں تجسس و تفحص کیلیے یعني جاسوسي کے کام کیلیے وہ سب سے زیادہ موزوں ہے - اگر کسي شهر یا گانوں کا حال دریافت کرنا ہے تو فقیروں کے جھونپڑے اور امیروں کے محل' دونوں میں یکساں ازادي سے داخل هو جاسکتا ہے - اگر کسي جنگل میں دشمن کا پته لگانا ہے تو گنجان درختوں کے اندر بے تکلف گھس سکتا ہے' اگر اندھیري راتوں میں کسي چیز کا سراغ لگانا ہے تو اسکي نگاهیں تاریکي کا پردہ نهایت آساني سے چاک کردے سکتی هیں' اگر عجلت کے ساتھه کسي واقعه کو معلوم کرنا مقصود ہے' تو وہ دوڑنے میں سواروں کے گھوڑے سے تیز اور انجن کي رفتار کا مقابله کرنے والا ہے - پس وہ اگرچه هر کام کیلیے موزوں ہے' لیکن جاسوسي کیلیے اسکي خدمات نهایت قیمتی اور بے بدل هیں - اسی لیے یورپ میں اس طرف خاص طور پر مزید توجه کی گئي -

(عهد جدید اور کتوں کا فوجي نظام تعلیم)

تمدن جدید نے کتوں کي فوجي تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا ہے' اوس میں کتے کی اس آخرالذکر خصوصیت کو اور زیادہ منظم اور باقاعدہ کردیا ہے -

میدان جنگ کا وہ منظر در حقیقت نهایت درد انگیز هوتا ہے' جب توپوں اور بندوقوں کي زلزله انگیز صدائیں موقوف هوجاتی هیں' اور میدان جنگ پر دفعتاً ایک سناٹا چها جاتا ہے - دنیا سمجھتي ہے که مصیبت کا زمانه اب چند گھڑیوں کیلیے سر سے ٹل گیا لیکن در حقیقت ایسا نهیں هوتا' بلکه یهي وہ وقت هوتا ہے جب جنگ کے تمام نتائج معزنه بیک نظر سامنے آجاتے هیں !

اسوقت میدان جنگ کا دامن خون کے دھبوں کو همارے سامنے علانیه نمایاں کرتا ہے' مقتولین کي لاشیں همارے آگے رنج و غم کا انبار لگادیتی هیں' سب سے زیادہ همکو وہ درد ناک صدائیں بیچین کرتي هیں جو مجروحین کي لڑکھڑاتي هوئي زبانوں سے نکل کر اعانت کي بیکسانه طلبگار هوتی هیں !

اکثر شام کے وقت یه درد ناک نظارہ دیکھنے میں آتا ہے - اسوقت ایک مخصوص جماعت جو خاص مجروحین کی تلاش و اعانت کیلیے مقرر کردي گئي ہے' هاتھه میں چراغ لیکر اوٹھتی ہے' اور زخمیونکو ادھر اودھر ڈھونڈھتي پهرتي ہے - جب ان زخم رسیدہ لوگونکا پته لگ جاتا ہے تو انکو ڈولیوں میں لاد کر فوجی شفا خانوں میں بهیجدیتي ہے -

لیکن بهت سے بدقسمت زخمي ایسے بھي هوتے هیں جنکے منهه سے اوازیں نهیں نکل سکتیں' بهت سے غاروں میں گرپڑتے هیں' اکثر پتھروں کی چٹانونکے آڑ میں چھپ کر همیشه کیلیے دنیا سے روپوش هو جاتے هیں بهتوں کو تو رات کي تاریکی چھپا لیتی ہے - اسلیے یه لوگ اس جماعت کي همدردي سے فائدہ نهیں اوٹھا سکتے -

اس حالت میں صرف ایک اُنکا قدیم وفادار خادم کتا هی اُنکی اعانت کرسکتا ہے - وہ میدان جنگ کے ایک ایک گوشے کو ٹٹولتا ہے' اور زخمیوں کی ڈھونڈھنے والي جماعت کو اونکي طرف رهنمائي کرتا ہے !

خوش قسمتي سے زمانۂ قدیم کي تاریخ نے کتوں کے اس مخصوص وصف کو نمایاں کردیا - مشهور مسیحي بزرگ برنارڈ نے خاص کتوں کي ایک جماعت ترتیب دي تھي جو ان لوگوں کو هلاکت سے بچاتے تھے جو الپ کي پهاڑیوں میں برف اور سردي کي شدت سے ٹھٹھر ٹھٹھر کے مر جاتے تھے -

(جرمني اور کتوں کي فوجي تربیت)

سب سے پہلے جرمني نے برنارڈ کي اس همدردانه رسم قدیم کو تازہ کیا - سنه ۱۸۹۳۰ ع میں جرمنی کے اندر ایک انجمن کی بنیاد ڈالي گئي جسکا مقصد کتوں کو فوجي تعلیم و تربیت دینا تھا -

مطبوعات جدیدہ

اوراق ثلاثـہ عتیقـہ قـرآن

Leaves From Three Ancient Qurans

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی نے قرآن کریم کے ایک قدیمی نسخہ کے انکشاف کی خبر مشتہر کی تھی جسکے اوراق ایک انگریز ایڈی کے ہاتھہ آگئے ہیں' اور جنکے متعلق ڈاکٹر منگانا کی تحقیق ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت کی ترتیب (مزعومہ) سے پیشتر کی حالت کی خبر دیتے ہیں - اور انکے مقابلے سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا موجودہ نسخہ " قدیم " نسخوں سے بالکل مختلف ہے : کبرت کلمۃ تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا -

اس واقعہ کو انگلستان کے علمی و اثری حلقہ میں جو اہمیت دی گئی' وہ اس سے واضح ہے کہ ریوٹر ایجنسی نے اسکی اطلاع ایک خاص ٹیلی گرام کے ذریعہ مشتہر کی' اور گویا تمام عالم کو اس انقلاب عظیم کے انتظار کی دعوت دی جو ڈاکٹر منگانا کی تحقیقات کی تکمیل و اشاعۃ سے دنیا کے سب سے بڑے تاریخی اعتقاد پر طاری ہو جایگا !

اسمیں شک نہیں کہ یہ خبر بہت ہی عجیب تھی - تاریخی و اثری مباحث میں مذہبی اعتقادات سے قطع نظر کرلینی چاہیے - لیکن تاریخی حیثیت سے بھی محفوظات قدیمۂ و خطیہ میں دنیا کی تمام عمر کا راس المال صرف وہی ایک کتاب ہے' جسکی "عجیب و غریب حفاظت" کی کوئی نظیر سر ولیم میور کو نہیں ملی' اور جو سیل کے اعتقاد میں بھی " بہر حال نا قابل اعتراض تحفظ " ہے' اور اسپرنگر کی زبان میں "کسی قوم کیلیے یہ شرف بس کرتا ہے کہ وہ ایک ایسی اعجاز اثر حفاظت کی حامل ہو" -

پس فی الحقیقت اس شخص سے بڑھکر عالم انسانیت کے اعتقاد کا فاتح اعظم اور کون ہو سکتا ہے' جو دنیا کی اس ایک ہی محفوظ کتاب کی تاریخ کو تاخت و تاراج کرے' اور دنیا اپنی تمام عمر میں جس ایک ہی چیز کو ابتک محفوظ رکھہ سکی ہے' وہ بھی اس سے چھین لے ؟

لیکن کیا وہ " فاتح اعظم " آگیا ؟ اور اس اثری انقلاب کا علم فتح ڈاکٹر منگانا کے کاندھے پر رکھا جا سکتا ہے ؟

اولوالعزم " قیصر " کا تمام یورپ کے مقابلے میں اسکندر اعظم سے بڑھکر فاتح ارضی ثابت ہو جانا اس ہولناک فتح اثری کے مقابلے میں کچھہ حقیقت نہیں رکھتا' جسکا مستحق ڈاکٹر منگانا کو (بشرکت میڈم اگینس اسمتھہ) ہونا چاہیے بشرطیکہ وہ مستحق ہو سکے - کیونکہ عجیب و غریب " قیصر " اس زمین کو بدلنا چاہتا ہے جو ہمیشہ بدلتی رہی ہے - لیکن عجیب تر منگانا اوس حقیقت کو منقلب کرنا چاہتا ہے جو خود تو کبھی نہ بدلی لیکن اس نے اپنے استقرار ابدی و الہی سے تمام دنیا کو بدل دیا ! اصلها ثابت و فرعها فی السماء -

(فاتح اعظم کا انتظار)

بہر حال یہ ٹیلیگرام تاریخ عالم کی اعتقادی سرزمین کے لیے ایک الٹی میٹم تھا' جس نے ایک ہولناک " فاتح اعظم " کے مسلح ہوکر نکلنے کی ہمدمی ہیبت بخشی تھی - مقدونیا کے سکندر نے جب ایران اور ہندوستان کی طرف رخ کیا تھا تو یقیناً اسکا کام اتنا عظیم و مہیب نہ تھا جیسا کہ کیمبرج کے اس اثری فاتح کا - اس نے مشرق و مغرب کو اپنی تلوار فتح سے ناپا' لیکن وہ انسانی معتقدات کی ایک انچ سر زمین میں بھی تغیر پیدا نہ کرسکا - مگر بیسویں صدی کا یہ اثری فاتح کرۂ ارضی کے سب سے بڑے محکم اعتقاد کو فتح کرنا چاہتا تھا - اسکا اسلحہ بالکل نیا تھا - اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ اپنے صدھا پیشروؤں کی طرح نہ تو مذہبی تعصب کے انکار محض کے ساتھہ آئیگا اور نہ قیاسات و ظنون کے پیدا کردہ شکوک و شبہات سے مدد لیگا - کیونکہ اسکی فاتحانہ اولوالعزمی اس سے بہت بلند تر ہے کہ اپنے کم ہمت پیشروؤں کے نقش قدم کو دلیل راہ بنائے - بلکہ ایک ہزار سوا تین سو برس کی سب سے زیادہ روشن تاریخی مدت میں وہ پہلا شخص ہوگا جو ذہن و قیاس کے فریقانہ دعوؤں کی جگہہ لکھے ہوے کاغذوں اور مادی آثار و شواہد کے نا ممکن التسخیر آلات کی گرج میں ظہور کریگا' اور تیس کروڑ انسانوں کے اعتقادات کو اپنے سامنے سرنگوں اور عاجز و درماندہ دیکھیگا - پھر آہ ! اس وقت وہ مسکین قوم کیا کریگی جسکی تمام ملی و اجتماعی ہستی کا دار و مدار صرف اسی اعتقاد کی چٹان پر تھا جو اس قاہرانہ قوت کے ساتھہ گرادی جائیگی ؟

لقد استکبروا فی انفسهم' و عتوا عتوا کبیرا -

(فاتح اعظم کا ظہور)

بالاخر تاریخ عالم کے سب سے بڑے اعتقادی انقلاب کی ہولناک ساعت آگئی - اور ڈاکٹر منگانا کی کتاب کیمبرج یونیورسٹی پریس سے چھپکر شائع ہوگئی !

اس عظیم الشان ظہور کا نتیجہ کیا نکلا ؟ کیا تاریخ صحائف نے اپنا سب سے بڑا انقلاب قبول کرلیا ؟ کیا وہ فتح عظیم ظہور میں آگئی جو ہزارہا اسکندروں کی مجموعی قوت سے بھی نہیں ہوسکتی تھی ؟ کیا اعتقاد کی دنیا بدل گئی اور منگانا تاریخ و اثریات کا فاتح اعظم ہے ؟

ان سوالوں کا جواب یہ کتاب بتلائیگی - " قیصر " کے فتح و شکست کا ہم ابھی فیصلہ نہیں کر سکتے' لیکن " منگانا " کے معرکے کا نتیجہ بتلا سکتے ہیں -

(اوراق ثلاثۃ قرآن)

یہ کتاب اواخر اگست کی کسی ڈاک میں ہمیں ملگئی تھی لیکن جنگ کے متعلق مضامین کی اسقدر کثرت رہی کہ اسکے متعلق گنجایش نہ نکل سکی - تاہم بلجیم اور سرحد فرانس کی جنگ کی مشغولیت میں اس جنگ عظیم کو نہیں بھول جانا چاہیے جسکا برلن سے کہیں زیادہ طاقت و ادعا کیساتھہ کیمبرج میں اعلان کیا گیا تھا - ہم جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹی کلکٹر (کلکتہ) کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھا اور اسکے تمام مطالب کا ترجمہ ہمارے لیے مہیا کردیا -

آیندہ نمبروں میں ہم اس اثری حملے کی فتح و شکست پر نظر ڈالینگے -

مایوسي پیدا هوگئي - وہ چاهتا تها کہ کسی طرح فرانس حملہ کرے اور پروشیا کو مجبورانہ جنگ میں پڑکر ایک نئے فتح یاب اور متحدہ شہنشاهی کي تاسیس کا موقع ملے - بالاخر اس نے اصلي تار رکهہ لیا اور اسمیں جا بجا ایسی ترمیمیں کردیں جنسے جواب کا لہجہ بالکل بدل گیا' اور لفظ لفظ میں اشتعال انگیزي پیدا هوگئي - اسي ترمیم کا نتیجہ سنہ ۷۰ کی جنگ فرانس و جرمني ہے - تفصیلي حالات الہلال کے گذشتہ نمبروں میں زیر عنوان " اسباب جنگ " نکل چکے هیں - الہلال)

اسکے بعد ۲ - اگست کو اعلان جنگ هوا - یہ تاریخ اپنے اندر ایک حملہ آور فوج کے لیے بہت سے فواید رکهتي تهي - کیونکہ یہ مہینہ فصل کي طیاري اور پیداوار کي سرسبزي کا اصلي زمانہ تها -

وہ جب شمشیر بکف هوکے نکلی تو اسوقت اُسکے پیچهے ملکي فصل بالکل محفوظ تهي - کیونکہ اب نہ تو کاشتکاروں کی پرورش کی ضرورت تهی اور نہ کسی قوم کی تداخل لاے کا خوف تها - کاشتکار اپنا کام کرچکے تهے اور ملک سر سبز تها - البتہ جس قوم کو تاراج کرنے کیلیے وہ نکلی تهي ' اُسکي سرسبز اور لہلہاتی هوئی کهیتیاں صرف اسکے رحم پر تهیں - کیونکہ دریاے "می یور" کے برابر "ارڈینس" کے جفاکش کسانوں کی کهیتیاں اگست تک طیار نہیں هوئی تهیں' اور فصل کے کٹنے میں ابهی معتدبہ زمانہ باقی تها -

یہ صحیح ہے کہ جرمن ایک دستکار قوم ہے' مگر اسکے ساتهہ هي وہ اس حقیقت ثابتہ سے بے خبر بهي نہیں ہے کہ کسي قوم کی خود اعتمادانہ اور بے نیازانہ زندگی کے لیے کاشتکاري ناگزیر ہے اور اسلیے جہاں لاکهوں انسان اُسکے لوہے اور اسٹیم کے طلسم زاروں میں مشغول رهتے هیں - وهاں اتنی هی تعداد میں اسکے افراد وطن اس قمارخانۂ طبیعۃ میں بیج اور محنت کی بازي بهي لگاتے رهتے هیں' جسکو کهیت اور زراعت کہتے هیں !

اسلیے اگر جرمن قوم جنگجو ہے' تو اس وهم سے بالکل مطمئن نہ هوجانا چاهیے کہ وہ دست کار یا کاشتکار نہیں ہے - اسکے هاتهہ توپوں کو سر کرنا' مشینوں کو چلانا ' اور هل جوتنا ' تینوں کام جانتے هیں اور ایک هی وقت میں کرتے هیں - عین اُس وقت جبکہ اسکے هاتهہ میں دنیا کي سب سے بڑي اور آخري جنگي ایجاد کا آلہ هوتا ہے' اُسکي نظریں هل جوتنے کے چکر پر لگی هوتي هیں جسے بہت جلد وہ اُٹهانے والی ہے -

اس وقت جرمني میں کاشت کاري همیشہ سے زیادہ اور وسیع تر اهم شے ہے' اور بالکل اسیطرح با قاعدہ اور منظم ہے' جسطرح اسکي هولناک اور لا تعد و لا تحصی فوج - ایک مشہور انگریز تاجر تخم نے حال میں جرمني اور اسٹریا هنگري کي سیاحت ختم کی ہے - اسکا بیان ہے کہ گیہوں جرمني میں بکثرت ہے' اور جب سے کہ جرمني میں بسمارک کا "ٹیرف بل" پاس هوا ہے' اسوقت سے جرمني خاص طور پر ایک عمدہ غلہ پیدا کرنے والا ملک هوگیا ہے - جرمن پولینڈ میں (یعنی پولینڈ کے اس حصے میں جو جرمني کے ماتحت ہے) هزاروں ایکڑ زمین میں کاشت هوتي ہے - یہاں خود سلطنت نے کسانوں کے لیے ۲۵ لاکهہ کی لاگت سے ۱۲ گهر بنوادیے هیں -

کوئی ۲۰ هزار پول (اهل پولینڈ) جو عموماً فصل کے زمانے میں اپنے گهروں کے اندر رهتے تهے' جنوبی اور مغربي جرمني سے مشرقي جرمني میں آگئے هیں جہاں انکے خوب اچهی طرح جتے هوے پیداوار کے کهیت هیں !

جن جرمنوں نے اس سر زمین کی کاشت کو باقاعدہ اور با ترتیب بنایا ہے' انکا دعوی ہے کہ یہاں کي فصل اهل جرمني کیلیے بالکل کافي هوگي - اگر انسے پوچهیے کہ تمهاري غذا کا سامان کب تک چلیگا ؟ تو وہ کہینگے کہ "همیشہ تک کے لیے" جسکے معني یہ هیں کہ ایک سال کے لیے کیونکہ دوسرے سال پهر فصل تیار هوجائیگی !

جرمني جسکے افراد کي بهوک اور خود اسکی بهوک ' دونوں طرح کي گرسنگیاں سرعت کے ساتهہ ترقي کر رهي هیں' اگرچہ باهر سے اپنی غذا کا بہت سا سامان خصوصاً اپنی مرغیوں کي غذا منگوایا کرتي ہے' مگر در حقیقت جس قدر ضروري چیزیں انساني غذا کے لیے هیں ' اُن سب کو وہ بغیر باهر سے مدد لیے هوے بلا تکلف اپنے لیے مہیا کر سکتي ہے - اور دوسرے ملکوں سے زرعی تجارت کیلیے مجبور نہیں ہے -

اگرچہ اس سال جرمني' تہذیب اور انسانیت کا ایک گردن زدنی مجرم ہے' مگر یہ عجیب بات ہے کہ فصل اور پیداوار کي دیوی (..........) اُس پر پہلے سے کہیں زیادہ مہربان ہے - اس سال اسکے یہاں آلو کي پیداوار معمول سے بہت زیادہ هوئی ہے -

عام طور پر جرمني میں آلو کي صرف اسقدر کاشت هوتي ہے کہ اگر فصل اچهي هو تو بہت سا آلو بچ رہے - لیکن امسال اس حد سے بهی زیادہ فصل طیار هوچکی ہے -

آلو کے علاوہ هر طرح کی ترکاریاں اور گیہوں وغیرہ کي فصل بهی بہت عمدہ هوئی ہے اور معمولي طور پر تمام امراض زرعي سے محفوظ ہے -

....

هاں یہ سچ ہے اس نازک وقت میں انگلستان کي مدد کیلیے اسکے فرزندوں کی طرح اسکي سر زمین بهي اُٹهہ کهڑي هوئي ہے -

لیکن همیں یہ نہ بهولنا چاهیے کہ اس قدر عمدہ فصل کے باوجود هماري وہ حالت نہیں جو جرمنی کي ہے -

جس بیج کے تاجر انگریز سیاح کا اوپر ذکر آ چکا ہے' اُسکا بیان ہے کہ هنگري میں اس نے چنے کي اتنی بڑي فصل کبهی نہیں دیکهي تهي جیسي اس سال هوئی ہے - وہ کہتا ہے کہ اُنکے کهیت میں سے دو ایک تو ۶۰ - ۷۰ هزار کے هیں' اور اُن میں ریلوے لائن اور کارخانے بهي هیں -

یہ کهیت اسطرح باقاعدہ غلہ پیدا کرتے هیں جسطرح کہ همارے کارخانے با قاعدہ مصنوعات بناتے هیں !

میں اس امر کي طرف توجہ دلا چکا هوں کہ فرانس ' هنگری ' اور کسیقدر کم درجہ پر جرمنی ' یہ تینوں ایسے ملک هیں کہ انکي پیداوار انکے لیے کافي ہے - وہ جنگ کي حالت میں باهر سے غلہ لینے پر مجبور نہیں هیں - لیکن اس میدان میں روس کا بهي ذکر کرنا چاهیے - اسکے پاس سائبیریا ہے - گذشتہ سال همیشہ سے زیادہ نو آباد کار وهاں گئے هیں - سائبیریا کي سر زمین اپني پیداوار کے لحاظ سے تمام دنیا کا پیٹ بهر سکتي ہے ' اور پچهلے دنوں اسمیں اسقدر ترقي هوئي ہے کہ اکیلي سائبیریا چاہے تو تمام روسي فوج کو راشن دیتی رهي جسکي تعداد ۵۰ لاکهہ ہے -

هاں همارے پاس بهي کنیڈا ہے جو نہایت جلد فصل همارے لیے بهیج سکتا ہے "

* * *

اس بیان سے اندازہ هوگیا هوگا کہ جرمني کي زراعتي مجبوري کے متعلق جو بیانات عام طور پر مشہور هوگئے هیں انکی اصلیت تصدیق طلب ہے - آیندہ هم جرمني کی مالي حالت پر نظر ڈالینگے -

بريد فرنگ

آسٹرین قلمرو میں روس کي عظیم الشان اور هولناک فتوحات کي جو خبریں که گذشته هفتوں میں آ رهي تهیں' انکے متعلق شروع سے همارا خیال هے که اگر ان خبروں میں مبالغه کے ساتهه نصف حصه بهي سچ کا هے تو یقیناً اس کا اصلی سبب آسٹرین فوج کا سلافی عنصر هے - آسٹریا میں سلافی نسل کي ایک وسیع تعداد موجود هے' اور یه ظاهر هے که وه روس کے مقابلے میں کسي طرح بهی فوجی جوش کے ساتهه نهیں لڑسکتی جسنے بظاهر صرف سلافی نسل کی حمایت میں ٹیوٹن اقوام کے خلاف اعلان جهاد کیا هے -

اگرچه اس حقیقت کا اعتراف صاف لفظوں میں نهیں کیا گیا هے' اور شاید اگر اقرار کیا بهی جاے تو اسوقت جب تیغ جنگ اپنے دور تمثیل کر کے نیام میں آ چکی هوگی' اور قلم تاریخ اپنا دور تمثیل کرنے کے لیے مستعد هوگا -

تاهم گذشته میل کی لندن سے آئي هوئي بعض معلومات اس پر روشني ڈالتی هیں -

ٹائمز آف انڈیا کا نامه نگار لندن اپني ۲۱- اگست کی مراسلت میں لکهتا هے :

" آسٹرین سپاه سے سلافي رجمنٹوں کي بغاوت کی خبریں آرهي هیں - یه بهي خبر آئي هے که هرزگوندا اور بوسینیا میں علم بغاوت بلند کیا گیا هے -

اسوقت جبکه یورپ زیرو زبر هو رها هے' آسٹریا کا اپنی قدیم حالت پر رهنا ایک معجزه هے - اسلیے اسوقت جو کچهه هو رها هے اسیکی توقع تهي - اسکے ساتهه یه بهي یاد رکهنا چاهیے که آسٹرین سپاه ایک بے ترتیب مجموعه هے جسمیں نصف حصه سلافي عنصر کا هے - اس سلافي عنصر کو روس کے ساتهه عظیم الشان همدردي هے' اور خاندان هیبسبرگ (یعنے شاهنشاه آسٹریا کیونکه وه اسی خاندان سے هے) کے ساتهه ذرا بهی همدردي نهیں "

غالباً اب یه سمجهه میں آگیا هوگا که ایک لاکهه آسٹرین فوج مجهول التعداد روسي فوج کے آگے کیونکر هدیار ڈالدیتي هے ؟

مسئلهٔ مصر

یوروپین اخبارات کے ایشیاء یا افریقه میں جو تنخواه دار ایجنٹ هوتے هیں اور جنکو وه " خاص مراسله نگار " کهتے هیں' انکي عام حالت یه هے که اولاً تو اختلاف قومیت اور دیسی زبان سے ناواقفیت کي وجه سے ملک کے عام اور حقیقي جذبات و خیالات سے بے خبر رهتے هیں - پهر ان موانع کے با وجود انکو جسقدر بهی حالت کا علم حاصل هوتا هے' انکو جب ترتیب دینے بیٹهتے هیں تو اپني اس حیثیت کو ملحوظ رکهتے هیں که وه وقائع نگار نهیں بلکه " مراسله نویس " هیں' اور وه بهی مراسله نویس " خاص " یعنے ماجور و تنخواه دار ایجنٹ !

پچهلے هفتوں میں " نیرایسٹ " کے مراسله نگار نے قاهره مصر کے متعلق جو مراسلتیں بهیجي تهیں' ان میں یه دکهایا تها که مصر میں عمائد و اعیان' لیڈر' دیسي پریس' جمهور' غرض هر طبقه اس جنگ میں انگلستان کے ساتهه هے - اس کوشش میں کونسي روح کام کر رهی تهی ؟ یه که انگلستان کی شاهنشاهي ایک متحده شاهنشاهی هے' اور مصر جو اگرچه عملاً ملحق هوچکا هے مگر زباني طور پر ملحق نهیں هوا هے' وه بهي انگلستان کے ساتهه اسي طرح شریک هے جسطرح که شاهنشاهی کے تمام افریقي اور ایشیائي علاقے جنکا الحاق عرصه هوا مکمل هوچکا هے !

لیکن اخبار " کیپیٹل " کے نامه نگار قاهره نے جو مراسلت بهیجي هے' اس نے اس کوشش کا پرده چاک کردیا هے - وه لکهتا هے :

" جب جنگ شروع هوئی هے تو اسوقت مصر کے دیسي زیاده تر بے تعلق سے تهے' لیکن جب انهوں نے دلچسپی ظاهر کرنا شروع کي تو اسوقت انگریزوں کے طرفدار هوگئے - مگر دس یا پندره دن کے اندر هی حالت بکسر مختلف هو گئي - یه معلوم هونے لگا که ملک کے اس گوشے سے اس گوشے تک جرمني کی طرفداري کي ایک عام هوا چلگئي هے !

قاهره وغیره کے قهوه خانے آسٹرین اور جرمني کی عظیم الشان فتوحات پر سرگرم مباحثوں کا مرکز بنگئے' اب انکے متعلق طرح طرح کے قصے هر طرف پهیلے هوے هیں -

ان افسانوں کے اصلي سر چشمے کا سراغ لگانا چنداں مشکل نهیں- قسطنطنیه سے مصر میں جرمني کے ایجنٹوں کا ایک سیلاب آگیا هے' جنمیں زیاده تر ترک افسر هیں - یه گاوں گاوں پهرتے هیں' جرمن اور آسٹرین کامیابیوں کی داستانیں بیان کرتے هیں' اور یه ظاهر کرتے هیں که جب انگلستان اور فرانس کو شکست هوگی تو اسوقت هم مصر کي طرف توجه کرینگے' اور یهاں جسقدر انگریز هیں سبکو قتل کرکے مصر کي آزادي کا اعلان کر دینگے ! "

ترکوں کو مطعون و بدنام کرنا اور انکي طرف سے انگلستان کے خلاف سنگین ارادوں کو منسوب کرنا عام انگریزی مراسله نگاروں کي ایک دیرینه عادت هے - یه ابهي حال هی کا واقعه هے که اسی مراسله نگار " کیپٹل " کے خواجه تاش ریوٹر ایجنسي نے اطلاع دي تهي که جب " گیوبن " اور " بریسلا " چهار در دانیال میں پهونچے اور ترک افسران پر گئے تو اونهوں نے جرمن افسروں کے ساتهه برادرانه برتاو کیا - پس " کیپٹل " کے نامه نگار نے ترکوں پر انگریزوں کے قتل کے تهیه کا اگر الزام لگایا هے تو اسنے کچهه بهت زیاده ترقی نهیں کی هے - اس دور ارتقاء میں الزام آفریني و بهتان دازی کے فن میں اپنے ایک هم مشرب سے صرف ایک دو قدم هي آگے بڑها هے !

اب یه همارا فرض هے که اس بیان کی منصفانه تحلیل کریں اور واقعه کو اس حصه سے علحده کرلیں جو راویوں کے مسموم قلم کی دسیسه کارخلاقي کا نتیجه هے -

اس بیان کي کائنات صرف چار امور هیں : قسطنطنیه سے عثمانی افسروں کی آمد - جرمن اور آسٹرین کے متعلق بعض مختلف خبروں کي اشاعت' مصر کي عام راے میں تغیر' اور ترکونکا انگریزوں کو قتل کرنے کا اراده -

یه بظاهر بعید هے که تمام واقعه بے اصل هو' اور سچ یه هے که اسکو غلط کهنے کی ضرورت بهي نهیں - یه بالکل ممکن هے که چند یا چند سے زاید عثمانی افسر مصر آے هوں جنکو نامه نگار کا زهر بار قلم " ترک افسروں کے سیلاب " سے تعبیر کرتا هے -

یه بهي ممکن هے که ان افسروں کے دریعه یا انکے علاوه کسي اور واسطه سے مصري پبلک تک فرانس میں جرمن اور روسي پولینڈ میں آسٹرین پیشقدمی کے متعلق زیاده تفصیلي اور زیاده صحیح حالات پهونچے هوں - اور اسلیے قدرتي طور پر مصر کي عام راے میں تغیر پیدا هوگیا هو جو پلے صرف یک طرفه خبروں میں مقید تهي -

مکاتبات حربیہ

شعلہ زار جنگ کا پہلا آتشکدہ

سرویا اور آسٹریا

ڈیلي ٹیلیگراف لندن کا مراسلہ نگار جنگ وسط اگست میں "نش" سے لکھتا ہے :

"میں کل سالونیکا سے اسی ٹرین پر روانہ ہوا جس پر شہزادہ ارینس آرہے تھے - اس اسٹیشن پر سے ایک گشتی تار تمام اسٹیشنوں کے نام شائع کیا گیا تھا جسمیں یہ اعلان تھا کہ "سروي فوج نے ایک قلعہ بند مقام وسگارڈ اور اسکے علاوہ چند شہروں پر قبضہ کرلیا ہے اور بوسنیا کو تاراج کر رہي ہے"

مگر یہیں مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ خبر قبل از وقت ہے - سرکاري طور پر جس خبر کي تصدیق کي گئي ہے وہ صرف اسقدر ہے کہ بوسینیا کي سرحد پر جو ایک چھوٹا سا مقام "اوز تھا" ہے اسکے آگے آسٹرین فوج نے اپنے عارضي قلعوں (بلاک ھاؤسیز) کو مسمار کردیا' اور اس گاؤں کو خالي کرکے پاس کي ایک پہاڑي پر چلے گئے - پھر گولہ باري شروع کي جو کئي گھنٹہ تک جاري رہي -

مذکورہ بالا مبالغہ آمیز خبر قصداً اپنے ملک میں شائع کي گئي تھي - اسکا مقصد یہ تھا کہ قوم کا جوش جو قدرتاً آغاز جنگ کے وقت بہت کم تھا' اسمیں تحریک و بر انگیختگي پیدا ہو جاے -

اسیطرح ان سروي' فتوحات کا جشن منانے کے لیئے کل بڑے گرجا میں ترانۂ حمد (ٹي - ڈي - ایم) گایا جانے والا تھا جو محض ایک منفي شکل میں ہے - یعني وہ صرف اس حد تک هي فتوحات کي خوشي ہے کہ آسٹریا اپنے تاراج کے ارادے میں کامیاب نہ ہوا -

تاهم یہ پالیسي بار آور ہوئي ہے - لوگوں میں اور خصوصاً فوجي افسروں میں بہت هي جوش و خروش پھیلا ہوا ہے - ان فوجي افسروں کے پیش نظر اب ایک مایوسانہ جنگ نہیں بلکہ فتح ہے جس سے هرزگونیا' بوسنیا' اور بحر ایڈریاٹک کے ساحل پر ایک بندرگاہ کے متعلق انکي قومي آرزوئیں پوري ہونگي -

(سرویا میں فوجي اجتماع)

فوجي اجتماع قریباً مکمل ہوگیا ہے - ۱۸ - سے ۵۵ - سال تک کے تمام مرد فوجي خدمت پر مجبور کیے گئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ جسقدر آدمي اسوقت تک جمع ہوچکے ہیں' انکي تعداد ۳ - لاکھ ۵۰ - هزار تک ہوگي - مگر ان میں بڑا حصہ خام کار رنگروٹوں کا ہے - رنگروٹوں میں سے میں نے ۷ - هزار کو اسکوب کے باہر فوجي مشق کرتے دیکھا - رنگروٹوں میں جو لوگ بہت بوڑھے ہیں' ان سے جدید سرویا میں اجنبي آبادي کي نگراني کرائي جائیگي - افسروں اور وردي وغیرہ کي قلت کي وجہ سے ایک معقول تعداد کي بے قاعدہ جماعتیں بھي بنائي جارہي ہیں - یہ جماعتیں بوسینیا میں جائینگي اور وہاں کي سروي آبادي میں انقلاب برپا کرینگي -

سروي سپاہ میں در حقیقت لڑنے کے قابل آدمیوں کي تعداد صرف ۲ لاکھ ۵۰ - هزار هي ہے - روسي سپاہ کے مقابلہ میں یہ تعداد کتني هي کم سہي مگر اسکو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ یہ میدان کي فوج هر طرح آراستہ ہے' اسکے علاوہ اسمیں وہ تجربہ کار لوگ بھي ہیں جو دو جنگوں کي آتشباریوں میں رہچکے ہیں -

آج میں کئي گھنٹے تک اسٹیشن سے فوج کي روانگي کا منظر دیکھتا رہا - تمام آدمي پوشاک اور دوسرے ساز و سامان سے بخوبي آراستہ تھے - میں نے بہت سے لوگوں سے پوچھا اور هر ایک نے یہ جواب دیا کہ هم جنگ بلقان کے فلاں فلاں معرکے میں شریک رہچکے ہیں - هر ٹرین جب اسٹیشن سے روانہ ہوتي تھي تو وہ جوش کے ساتھ گاتے تھے اور سب خوش اور بشاش معلوم ہوتے تھے - فراهم شدہ فوجیں خاص طور سے سروي هنگري سرحد پر بھیجا کي جا رهي ہیں - میں نے دیکھا کہ ۱۴ - ٹرینیں اسٹیشن سے روانہ ہوئیں - ان میں سے ۱۳ تو بلغراد کي طرف گئیں اور ایک ازائس کي طرف جو سرحد بوسینیا سے قریب ترین اسٹیشن ہے -

(نقشۂ جنگ)

معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ شمالي سرحد پر حملہ کرکے اس کام کي کوشش کي جاے جسمیں آسٹریا ناکام رهي ہے - یعني سروي فوج دریاے ڈینیوب کو عبور کرکے روسي فوج سے جا ملے -

اسٹاف افسروں نے مجھسے بیان کیا کہ اجتماع جمعہ (۷ - اگست) تک مکمل ہوگیا - اسکے بعد سے حملہ شروع ہوا ہے - اب فوجیں آگے بڑھنا شروع کردینگي -

بلغراد میں کل کا دن خاموشي اور سکون کا دن تھا' مگر آج صبح سے آسٹرین فوج نے مقام سلم سے پھر گولہ باري شروع کي ہے - مجھسے وزارات خانے میں بیان کیا گیا کہ ابتدائي گولہ باریاں تو بیقاعدہ اور تھوڑي دیر تک ہوئي تھیں' مگر اس دفعہ گولہ باري مسلسل اور دیر پا ہے -

یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کے آجانے اور شہر پر قبضہ کرلینے کے متعلق جو سمن شائع ہوا تھا اور جسکو بلغراد کے سول گورنر نے دربارہ نا منظور کردیا ہے' اس سے سخت ناراضي پیدا ہوگئي ہے' اور انکا یہ ارادہ ہے کہ بلغراد کو جلاکر خاک کردیں -

اس ارادہ کي اهمیت کي طور پر مجھسے بیان کیا گیا کہ جرمن وزیر کي بیوي بلغراد میں رہگئي تھي - اس سے درخواست کي گئي ہے کہ وہ بلغراد سے "نش" میں آکے اپنے شوهر سے ملجائے جو اسوقت تک "نش" میں موجود ہے - تاهم میرا خیال ہے کہ کل تک پروانہ راهداري اسے ملجائیگا -

(بلغراد پر گولہ باري)

توپخانہ کا ایک فرنچ کپتان ڈنہاق نامي ہے جو کل صبح تک بلغراد میں تھا اور اب فرانس میں اپني فوج سے ملنے جارہا ہے - اسکے روز نامچہ سے میں ذیل کا اقتباس دیتا ہوں - اس اقتباس سے نہایت صفائي کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ گولہ باري کے زمانہ میں بلغراد کي حالت کیا تھي ؟

۲۸ - اور ۲۹ - جولائي کي تاریک اور بے چاندني کي شب میں کوئي ایک بجے ریلوے کے پل کے قریب توپوں نے گولہ باري شروع کي - میں اپنے کمرہ سے جو هوٹل مواسکوا کي تیسري منزل میں تھا' دریاے سیو میں جو کچھہ ہورہا تھا' اسے پوري طرح دیکھہ رہا تھا - پل کے قریب سروي ساحل کي طرف ایک بہت بڑي تاریکي بڑھتي ہوئي نظر آئي - اس آگے بڑھنے والي تاریکي اور دریاے دونوں ساحلوں سے آگ کے شعلے نظر آتے تھے اور توپخانوں کي گرج غیر منقطع تھي -

دفعتاً ایک بجکے ۲۵ منٹ پر سرویا کي طرف پل کي چوٹي پر شعلے بھڑکتے ہوے نظر آے جس سے شہر اور اسکے مضافات روشن ہوگئے - ایک سخت دھماکا ہوا اور پل کي بنیادیں هلگئیں' جب صبح کو میں نے دیکھا تو پل بالکل مسمار ہوگیا تھا - اسوقت سے چلے هي شہر پر' پھر گڑھي پر' پھر اسکے میدان پارک پر' گولوں کي بارش شروع ہوگئي تھي مگر سروي اسکا جواب نہ دیسکے - کیونکہ انہوں نے اپنے توپخانے ہٹا لیئے تھے -

غالباً یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک کھلے ہوے شہر پر گولہ باري ہوئي ہے - پرنس مشیل اسٹریٹ کے گھروں پر بھي گولے آکے پھٹتے تھے - جب آگ شہر کي طرف پھیلنے لگي میں اپني کمرہ سے یہ تحقیق کرنے کیلیئے نکلا کہ بربادي کیونکر شروع ہوئي ہے ؟

سخت هیجان پیدا کردیا - اسٹرا لک کے متعلق جو کچهه کارروائي که هم ارکان نے کي ' وه حضور عالیه کو واقعات اسٹرائک و کارروائي جلسه انتظامیه منعقده ٢٦ مارچ سنه ١٤ سے واضح هوگی - هم ارکان ندوة العلما کو اس بات کا یقین هے که گو اسٹرائک طلباء دارالعلوم کا کوئی اور سبب بهي هو ' لیکن واقعي اور اصلی سبب اوسکا وه تحریک تهي جس کا ذکر مولوي عبد السلام صاحب نے اپنے خط مورخه ٢٥ جولائي میں کیا هے -

اصل مقصد بانیان اسٹرائک کا یه تها که ملک اور قوم کو یهه دکهایا جاسے که یه نتیجه بدنظمي انتظام جدید کا هے ' اور ان کوششونکے پورا کرنے کے لیے بعض حضرات نے ایک کمیٹي بنام انجمن اصلاح ندوة العلما ١٥ مارچ سنه ١٤ ع کو قائم کی ' اسمیں بے غالب تعداد انهیں لوگونکي تهي جو خود انتظام جدید کے خلاف شورش پیدا کرنیوالے تهے - مگر اسکے نام اور مقصد نے بعض لوگونکو مغالطه دیا ' اور بعض ایسے اصحاب جو اس جماعة سے علحده تهے وه محض اپني نیک نیتي سے انمیں شریک هوگئے- هنوز انجمن اصلاح ندوه لکهنؤ نے کوئي عملي کام متعلقه اصلاح ندوه نه کیا تها که ١٠ مئي کے جلسۀ دهلي کا اعلان کیا گیا' اور مقصد اوس جلسه دهلي کا بعینه یا قریب قریب وهي تها جو کمیٹی اصلاح ندوة العلما منعقده لکهنؤ کا تها ' هم ارکان ندوه بندگان حضور میں اس امر کا اظهار کردینا بهي اپنا فرض سمجهتے هیں که واقعي اور اصلي غرض کمیٹي اصلاح لکهنؤ و نیز جلسه منعقده دهلي کي یه تهي جسکا وه اعلان نهیں کرسکے که علامه شبلی جو اپني غلطي سے مستعفی هوگئے هیں پهر اپنے عهده پر بحال هو جائیں - جیسا که اون تجاویز سے جو بانئ جلسه دهلي جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے خط مورخه ١٦ - اپریل و ٥ مئي - سے ظاهر هوتا هے - جو نقائص ابتـک دار العلوم میں عام طور سے ظاهر کیے گئے هیں ' جهانتـک انکی اصلیت هے وه سب زمانه استعفا علامه شبلي کے قبل کے هوں ' کیونکه یهه اعتراضات استعفا کے معاً تین دن کے بعد شروع هوئے هیں ' اور ظاهر هے که تین دن میں کوئي تبدیلی نصاب درس اور طریقه تعلیم اور مدرسین میں نهیں هوئی- چنانچه اسیوجه سے مجبوراً کمیٹی منعقده دهلي نے اپني کل قوت موجوده دستور العمل ندوة العلماء پر اعتراضات کرنے پرصرف کردي' اور ایک نیا دستور العمل بنا کر واسطے غور و بحث کے دفتر ندوه میں بهیجدیا -

دستور العمل کے متعلق ارکان ندوة العلماء یهه عرض کردینا مناسب سمجهتے هیں که همکو دو تین سال پہلے اس بات کا خود احساس هوا که ندوة العلماء اور دار العلوم کی ترقی پذیر مالیت کے لحاظ سے دستور العمل میں ترمیم کرنیکي حاجت هے' جیسا که عموماً ایسے دوسے کامونمیں عمل کے بعد دستور العمل میں ترمیم کرنیکی ضرورت پیش آیا کرتی هے - چنانچه اوسکي ترمیم کیلیے چند قانون داں ارکان کي ایک سب کمیٹی قائم کردي تهي جو اسپر غور کر رهي تهی ' اور اب اسکو مکمل کر کے دفتر ندوه میں بهیجدیا هے جسکي اشاعة عام کر دیگئی هے' اور اخبارات میں اظهار راے کیواسطے بهیجدیا گیا هے - واقعات مندرجه بالا سے حضور پر بخوبی واضح هوگا که :

(١) انتظام موجوده آخر جولائي سنه ١٣ سے قائم هے -

(٢) ارکان موجوده کو کافي موقع اس بات کا نهیں دیا گیا که وه دار العلوم کی اصلاح و ترقی کرتے -

(٣) اسٹرائک طلبه دار العلوم جو نتیجه نقائص انتظام موجوده کا ملک اور قوم پر ظاهر کیا گیا هے' وه دراصل نتیجه اوس نا جائز کار روائي کا تها جو اغراض ذاتي کی بنا پر طلبه پر اثر ڈالکر اس غرض سے کي گئی که قوم میں ایک شورش پهیلا کر یه دکهایا جاے که علامه شبلي کا وهاں سے علحده هونا اغراض و مقاصد ندوه کے بالکل خلاف هے ' اور اونکو بحال هونا چاهیے -

(٤) کمیٹی اصلاح منعقده لکهنو و منعقده دهلي کا اصل مقصد بهي یهی اغراض تهے ' جو حاذق الملک کے خط سے صاف ظاهر هوتے -

(٥) جو کام اصلاح کا که کمیٹي دهلي نے جسمیں کمیٹي اصلاح لکهنو بالاخر ضم هوگئی اسوقت کیا اور وه اس سے زیاده کچهه نهیں کرسکتي تهی وه یه هے که کمیٹی مذکور نے ایک نیا دستور العمل واسطے غور و بحث ارالین ندوه کے بدایا حالانکه خود ارالین اس کام کو کررهے تهے -

حضور عالیه نے امداد شاهانه اس خیال پر که ندوه میں نقائص هیں اور جب تک که وه بذریعه کمیٹي اصلاح رفع نه هوجاے ملتوي فرمائی تهی -

اب چونکه کیفیت و نتیجه کمیٹي اصلاح کا معلوم هوگیا اسلیے اسکے اجرا کی جانب بندگان حضورکي توجه مبذول فرمانے کی درخواست کیجاتي هے - دوسرے یه امر بهي قابل غور حضور هے که جب قوم میں شورش پیدا کردي گئی هے اور اوسکي وجه سے ارالین اسقدر چنده بهی بمشکل جمع کرسکتے هیں جو هر سال معمولاً جمع هوا کرتا تها' تو ایسے نازک وقت میں امداد شاهانه کے ملتوي هوجانے کا یهي نتیجه هوگا که جو اصلاحیں همارے اراده میں هیں اور هم کررهے هیں وه نه کرسکیں اور خدا نخواسته یه مذهبی دارالعلوم بند هوجاے' اور اگر اسیوجه سے تهوڑے دنوں کے لیے دارالعلوم بند هوگیا تو پهر اس کا از سر نو زنده هونا بلحاظ همارے قومي اور مذهبی حالات کے بهت دشوار هوگا لهذا هم ارالین ندوه عرض پرداز هیں که حضور عالیه بلحاظ شکسته حالی و بلحاظ اس امر کے که ایسے درسگاه کا بوجه قلت سرمایه بند هوجانا اوسکے قومی اور مذهبی اغراض کے بالکل خلاف هوگا ' امداد شاهانه کو جو معرض التواء میں هے حکم نفاذ جاري فرمائیں -
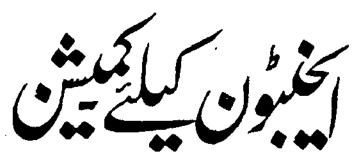
آفتاب دولت و اقبال تاباں و درخشاں باد

ترکوں کے خلاف ایک متعصب انگریزي مراسله نگار کے خوابیده بغض و عداوت کے بیدار کرنے کے لیے اسقدر کافي تها - اس نے موقع سے فائده اٹها کے انگریزي عام راے کو ترکوں کے خلاف برانگیخته کرنے کے لیے اسقدر اپني طرف سے تصنیف کردیا که ترک معرکه آرائي اور انگریزوں کے قتل کا اراده ظاهر کر رہے هیں !

ورنه یه ظاهر هے که ترک مصر کے حالات سے اتنے ناواقف نہیں که انهیں یه تک معلوم نه هو که مصر پر انگلستان کے آهني پنجه کي پوري گرفت هے' اور نه اتنے ساده لوح هیں که وه یه سمجهتے هوں که چند افسر یا بقول مراسله نگار کیپیٹل " افسروں کا سیلاب " بغیر فوج کے مصر کو انگریزوں کے پنجے سے نکالسکتا هے - رهي مصري فوج' تو اسکي حالت همیں اچهی طرح معلوم هے -

عزیز بک مصـــری

خیر' یه تو اس افسانه کی درمیاني داستان تهی - یه مراسله نگار حفاظت مصر کے انتظامات و تدابیر کے متعلق لکهتا هے :

" بہت کوشش کی گئي که مصري هر طرف علم بغاوت بلند کردیں - تاهم انکي کوشش ناکام رهي' اور اسوقت ملک کي حالت اچهی طرح حکومت کے هاتهه میں هے - ساتهه هي ان ترکی افسروں میں سے اکثر پا بزنجیر بهي کرلیے گئے هیں "

قارئین کرام کو یاد هوگا که جب عزیز بک المصري بعض معاملات طرابلس کے سلسلے میں قسطنطنیه میں گرفتار کیا گیا تو تمام انگریزي پریس بیک آواز اسکي حمایت میں چیخ اٹها تها' اور جسطرح اسوقت انگلستان نے بلجیم کی حمایت میں تیغ علم کیا هے' اسي طرح اسکي زبان حال ٹائمز نے شمشیر قلم بلند کی تهي' اور ترکوں اور خصوصاً انور پاشا فاتح ادرنه کے خلاف ایک قلمي معرکه بپا کردیا تها -

غالباً آج بهي " معصوم و مظلوم " عزیز بک المصري قسطنطنیه کے بدلے خود اپنے گهر میں پابجولاں هے !

چنانچه یه مراسله نگار لکهتا هے :

" اگر افواه صحیح هے تو ان اسیروں میں عزیز بک المصري بهي شامل هے جسکو انور پاشا کے پنجه ظلم سے چهڑانے کے لیے انگلستان نے چند ماه هوے عین وقت پر مداخلت کی تهي -

دارالسلطنت کے اندر بغاوت کے جرم میں دیسي فوج کے چند افسر بهی گرفتار هوے هیں - افواه هے که انکی تعداد ۴۰ هے - ....کل هندوستاني فوج کی پہلي قسط نہر سویز کے ساحل پر اوتری هے اور مزید فوج آج اتر رهي هے - اب ۴۸ گهنٹے کے اندر اندر مصر کي محافظ فوج اتنی قوي هو جائیگي که کسي داخلي یا خارجي خطره کے مقابله کے لیے کافي سے بهي زیاده هوگی " : انهم یکیدون کیداً و اکید کیدا !

تجویزات مرکزی کمیٹي شیعه کانفرنس

(منعقده ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ع)

(۱) تجویز هوا که اجلاس هشتم کانفرنس بتواریخ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ اکتوبر سنه ۱۹۱۴ع لکهنئو میں منعقد کیا جاے -

(۲) جو ٹکٹ فروخت هوچکے هیں وه انهیں تواریخ و مقام کیلیے کام میں آئیں اور سفرا سرخي سے تاریخ حال بنادیں -

(۳) دوکانات طعام کا مناسب نرخ کے ساتهه انتظام کردیاجاے -

آنریري جنرل سکریٹري
سید علي غضنفر عفي عنه

مدارس اسلامیه

باز گــو از نجــد و از یاران نجــد

حال میں همیں وه عرضداشت ملگئي هے جو ارباب ندوه نے هر هائنس سرکار عالیه بهوپال کي خدمت میں اجراے وظیفه کے لیے روانه کي هے اور جس کے تمام مراتب نہایت پوشیدگي کے ساتهه طے کیے گئے تهے - آینده نمبر میں هم اس تحریر کي متعدد کذب بیانیوں اور خدع و حیل کو آشکارا کرینگے :

بحضور سرکار عالیه ریاست بهوپال ـــ هم ارکان ندوة العلماء اس وجه سے که بندگان حضور کے دامن دولت سے اکثر مدارس اسلامیه وابسته هیں اور بندگان حضور کو دارالعلوم ندوة العلماء سے خاص دلچسپي و همدردي هے' نہایت ادب سے معروضات مندرجه ذیل کے پیش کرنیکي اجازت چاهتے هیں :

من ابتداے سنه ۹ع حضور سے مبلغ ۳ هزار روپیه سالانه کی امداد دارالعلوم ندوة العلماء کو مرحمت هوتي تهی' مگر امسال چند واقعات ایسے پیش آئے جن سے ندوة العلماء کي نسبت ملک میں بد ظني پهیلي اور ایک بڑا اثر اوسکا یه هوا که امداد شاهانه بهي عارضی طور پر ملتوي کردي گئي - اوسکے بابت جو اصلي حالات هیں لونکو مختصراً سرکار عالیه کے خدمت میں عرض کرنا هم اپنا فرض سمجهتے هیں - عرصه ۹ سال سے دارالعلوم ندوه کا انتظام اس طور سے تها که شمس العلما علامه شبلی نعمانی معتمد دارالعلوم تهے' اور جمله اندروني انتظام متعلقه درس وغیره اونکے زیر اثر اور نگراني میں تهے - جولائي سنه ۱۳ع میں علامه موصوف نے بلحاظ اون معاملات کے که جنکا اعاده خالي از تکلیف دهي حضور نہیں هے' اپنے عہده سے استعفا دینا تجویز کرکے ایک استعفا نامه باضابطه مجلس انتظامیه میں پیش هونیکو بهیجا' اور اس استعفا کي اشاعت اخبارات میں کرائي - جلسه انتظامیه منعقده ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - جولائي سنه ۱۳ع نے اون وجوه پر جو باعث استعفا دینے علامه موصوف هوے تهے' کامل غور کے بعد استعفا کو منظور کرلیا اور اوس انتظام کو جو قبل از تقرر معتمدي علامه موصوف مطابق دستور العمل قائم تها پهر جاري کیا - اس موقعه پر یه عرض کرنا خلاف ادب نہوگا که علامه موصوف کے طریقه عمل مابعد سے هم ارکان ندوة العلماء نیز کل قوم پر صاف طور سے واضح هوگیا که علامه موصوف کا استعفا دینا محض ایک قسم کي دهمکي تهي اور در اصل استعفا دینا نہیں چاهتے تهے' کیونکه فوراً بعد اطلاع منظوري استعفا کے اخبارات میں مضامین خلاف فیصله جلسه انتظامیه و منظوري استعفاء علامه شبلي نکلنا شروع هوئے' اور اس بات کي کوشش شروع هوئي که طلباء دارالعلوم میں خلاف انتظامات جدیده کے شورش پیدا کیجاے' اور هر طرح سے ملک و قوم کو دکهایا جاے که جدید انتظام مضر و مخالف مقاصد ندوه هے - بندگان حضور کو کار روائی جلسه انتظامي ۲۹ - مارچ سے واضح هوگا که جو نا مناسب کارروائیاں اس بارے میں هوئیں انکا اثر یه هوا که ایک گروه مخالف انتظام جدید کا اوسي وقت سے پیدا هوگیا' اور هم ارکان ندوه کو آینده کافي موقع نہیں ملنے پایا تها که نقائص کي اصلاح کرتے که اس مخالفت نے بصورت اسٹرائک طلباء دارالعلوم ایک

المسئلة والمناظرة

الاعتصاب فــي الاســـلام

(دفع مطاعن و ازالۂ شکوک)

مولانا شبیر احمد صاحب عثماني کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ نتیجہ نمبر(۱) و نتیجہ نمبر (۷) میں تناقض ہے' لیکن میں نے ضعیف گروہ کے مقابلے میں قوي گروہ کی اسٹرایک کو کلیتاً ناجائز نہیں کہا بلکہ صرف عدم اولویۃ کا مدعي ہوں جیسا کہ نتیجہ اول میں " سزاوار " کا لفظ دلالت کرتا ہے ' اور اسی قرینہ صحیحہ کي بناپر " جائز نہیں " کا فقرہ اپنے حقیقی مفہوم میں مستعمل نہیں ہوا ہے بلکہ مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے " مناسب نہیں " کا فقرہ لکھا تھا جو دفتر میں شاید بدل دیا گیا - اس بنا پر آنحضرت کا طرز عمل نتیجہ اول کا مناقض نہیں کیونکہ تناقض صرف امتناع و امکان ووقوع میں ہو سکتا ہے نہ کہ عدم اولویت و وقوع میں' کیونکہ ہر خلاف اولی فعل جائز ہوسکتا ہے -

میں نے پہلا نتیجہ قریش اور حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے نکالا تھا۔

قریش کي اسٹرایک تو بالکل اعراض فاسدہ پر مبنی تھی' لیکن حضرت ابوبکر کا طرز عمل بھي ذاتی انتقام کے اثر سے خالي نہ تھا - اسیلئے خدا نے اونکو روک دیا ' مدرسین و منتظمین مدرسہ بھی ذاتی اقتدار ہي کے قائم رکھنے کے لیے طلباء کا کھانا وغیرہ بند کردیتے ہیں ' اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل پر اوسکو قیاس کرکے خلاف اولی قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ نہي کیلیے کم از کم عدم اولویت ضروری ہے' لیکن آنحضرت کا طرز عمل بالکل جمہوري اصول پر مبنی تھا اسلیے وہ خلاف اولی بھی نہیں ہے " لم ینتقم لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله " کی شان یہاں بھی قائم ہے -

اخلاق کے ابواب میں عدل کے ساتھہ ایک باب احسان اور عفو و درگذر کا بھی ہے' اور اسکی توقع صرف بزرگوں سے ہوسکتي ہے' یہي وجہ ہے کہ جب کسي بڑے شخص نے چھوٹے سے قطع تعلق کیا ہے تو اخیر میں اوسکو ندامت ہولی ہے - حضرت عائشہ نے ایک مرتبہ حضرت ابن زبیر سے قطع کلام کردیا اور مدتوں ان سے نہ بولیں ' لیکن بعد میں جب کبھی اونکو یہ افسوسناک واقعہ یاد آتا تھا تو اس قدر روتی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو ہو جاتا تھا (۱) لیکن چھوٹوں نے جب اس قسم کا قطع تعلق کیا ہے تو' اسپر اونکو کولی ندامت نہیں ہولی - حضرت فاطمہ نے ترکہ نہ دینے پر حضرت ابوبکر سے قطع کلام کرلیا اور ان سے تا دم مرگ نہ بولیں لیکن اونکو اس پر کچھہ افسوس نہیں ہوا (۲) باقی رہی یہ بات کہ آنحضرت نے کعب ابن مالک سے بحیثیت اوستاد کے قطع تعلق کیا تھا تو یہ تاویل بارد ہے- آنحضرت کی' جامع حیثیت صرف نبوت ہے' خلافت - تعلیم' قضاوت ' افتاء وغیرہ اسیکي شاخیں ہیں ' جہاد کا تعلق صرف نبوت یا خلافت ہي سے ہوسکتا ہے' آپ کی استادانہ حیثیت کو اس میں کچھہ دخل نہیں ہے ' کیونکہ میدان جہاد دیو بند کا مدرسہ نہیں تھا جہاں آپ تعلیمی

(۱) بخاري مطبوعہ بولاق جزو ۸ ص ۲۰ کتاب الادب

(۲) بخاري جزو ۸ ص ۱۴۹ کتاب الفرائض -

اسٹرایک کرتے ' اور قریش نے تو آپ کو سرے سے اوستاد ھي تسلیم نہیں کیا تھا - یہ تو اعتراف نبوت کے بعد کی منزل تھی لیکن صلح حدیبیہ میں تو ایک صاف گو شخص نے کہدیا تھا کہ اگر ہم آپکو " رسول الله " مانتے تو آپ کی راہ میں رکاوٹ ھي کیوں پیدا کرتے - آنحضرت کی کچھہ دنیوي حیثیتیں بھی تھیں جیسا کہ آپ نے تلقیم نخل کے معاملے میں علانیہ اعتراف کیا تھا " انما انا بشر مثلکم " جب حضرت عائشہ آپ سے ناراض ہوکر آپ کا نام لینا چھوڑ دیتي تھیں (۳) تو اوسوقت آپ اونکے اوستاد نہیں ہوتے تھے' واقعہ افک میں جب آپ ایک مہینہ تک حضرت عائشہ کے پاس بیٹھے تک نہیں' تو آپ کا یہ قطع تعلق اوستادانہ نہ تھا بلکہ ذاتی تھا (۴) " انما بعثت معلما " کا فقرہ بھي آپ نے خاص اوس حالت میں کہا تھا جب صحابہ کے دو گروہوں میں سے ایک گروہ مصروف تلاوت قرآن تھا (۵) اسلیے آنحضرت کے تمام افعال کو صرف آپ کی معلمانہ حیثیت میں محدود کردینا' صحیح نہیں -

لیکن مولانائے موصوف کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ مجھکو مدعی سمجھتے ہیں حالانکہ میں مدعاعلیہ ہوں' میںنے مضمون کے اول ھی میں ظاہر کردیا ہے کہ میں مدعیان عدم جواز اسٹرایک کے دلائل پر نقد و بحث کر رہا ہوں ' ان لوگوں نے ایک دلیل یہ قائم کی تھی کہ " اسٹرایک یورپ کی پیداوار ہے " اب نقص دلیل کیلئے میرا فرض صرف یہ تھا کہ ایشیائی طرز عمل سے اسٹرایک کی مثالیں فراہم کرتا اسلیے میں نے پہلے دیہاتیوں کی مثال دی - پھر قریش کے طرز عمل کو پیش کیا - حضرت ابوبکر کے واقعہ کا ذکر بھی اسی حیثیت سے کیا کہ گو وہ اصطلاحي اسٹرایک نہیں ہے' لیکن جب اوستاد کو باپ فرض کرکے اونکے حقوق کو حقوق والدین پر قیاس کیا جاتا ہے حالانکہ آنحضرت' صحابہ' بلکہ تابعین و تبع تابعین نے بھی اساتذہ کو باپ نہیں کہا ہے' تو ہم اشتراک علت کی بنا پر اسٹرائک کو بھی حضرت ابو بکر کے طرز عمل پر قیاس کرسکتے ہیں ' اسکے بعد آنحضرت کے جمہوری طرز عمل سے اسکي تائید کی ' لیکن اس واقعہ کو صرف اس حیثیت سے پیش کیا تھا کہ وہ ایشاء میں واقع ہوا تھا - اوسکی شرعي حیثیت مقصود بالذات نہ تھی ' گو اوس سے شرعی استدلال بھي کیا جاسکتا تھا نتائج کا استنباط بھی تبعاً واستطراداً تھا - اسلیے اگر کل نتائج غلط ثابت ہوجائیں تو نفس واقعہ کو کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا' اسکي تردید کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ یا تو اس واقعہ کو سرے سے غلط ثابت کیا جائے یا عرب کو یورپ کے نقشہ میں دکھایا جائے' اسٹرایک کو میں نے فطرتی کہا ہے' کیونکہ فطرۃ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور میرے نزدیک اسٹرایک کي یہی دلیل ہے ' کیونکہ کسی شرعی دلیل سے اوسکا عدم جواز ثابت نہیں ہوتا - اخیر میں ہم تسلیم کرلیتے ہیں کہ آنحضرت نے بحیثیت اوستاد کے کعب ابن مالک سے قطع تعلق کیا تھا لیکن یہ کس دلیل شرعی سے ثابت ہے کہ آنحضرت کے افعال کی تقلید صرف اساتذہ ھی کر سکتے ہیں - طلباء نہیں کرسکتے؟ اگر آنحضرت کے افعال اساتذہ کیساتھہ مخصوص ہیں' تو طلباء کو نماز' روزہ ' حج ' اور زکوۃ سے بھي آزاد کردینا چاہیے ' حالانکہ ندوہ کي اسٹرائک کے دوران میں انھي فرائض کي عدم پابندي کی بنا پر طلباء کو بدنام کیا گیا تھا - (عبـد السلام ندوي)

(۳) بخاری جزو ۸ ص ۲۱ کتاب الادب

(۴) بخاري جزو ۵ ص ۱۱۹ کتاب المغازي

(۵) سنن ابن ماجه ص ۳۴ کتاب العلم -

printed And pudlished by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical pntg. and publg. House, 14 Mclod Street, CALCUTTA.

مفت مفت مفت

ایک عجیب غریب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - اعجاب

۱۲ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ - رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ اوکسیڈائزڈ اسٹیل کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ - سلور کیس ۶ روپیہ عمدہ سلور کیس ۹ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

موٹر ریگولیٹ لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا - اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

دی انڈیا واچ

گارنٹی پانچ سال

بالکل نئی فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا کی دس واسطے سکنڈ عدد سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصلی دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ - فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

۱۴ قیراط ہنٹنگ واچ

گولڈ انجن ٹرننگ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے - اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

سلور ہنٹنگ واچ -

(گارنٹی ۲ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۶ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موٹی سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں - اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

امریکن لیور اسٹینڈرڈ واچ

۱۴ قیراط گولڈ واچ — گارنٹی چھ سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت - قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ -

۱۴ قیراط رولڈ گولڈ زیڈا لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی قابل تعریف - قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل روبی فیس ۶ روپیہ -

سنٹر سکنڈ واچ اسٹاپ واچ

نکلس عمدہ قسم کا ۵ روپیہ چار آنہ — گارنٹی پانچ سال

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑی ایک سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصلی ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۲ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

گارنٹی پانچ سال

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت سچا وقت دینے والی بالکل نئی فیشن کا کیس - قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمیں جنٹس سائز ۲۸ روپیہ

بی - اس - نندی - اینڈ کمپنی نمبر ۱ - ۳۶ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت ۔ مفت ۔ مفت

ایک عجیب موقعہ

اصلی چیزیں ۔ کم قیمت ۔ نایاب ۔ کمیاب

اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ ۔ اس بات پر غور کیجیئے کہ ہر گھڑی کے ساتھ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ

ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت

دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت

تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف ایڈجسٹنگ اسپرنگ برسلٹ مفت ! !

اگر آپکو گھڑی پسند نہ آئے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ بریسلٹ واچ ۔

(گارنٹی ۳ سال)

رولڈ گولڈ ۔ گول شکل ۔ بہت دیدہ زیب ۔ آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمائش بھی بھیجدیں ۔ ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ ۔ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۔

۳۲ پتھر والا	۶ روپیہ
اسکوائر شکل	۶ روپیہ
هارٹ شکل	۶ روپیہ
هشت پہل	۶ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

(گارنٹی ۵ سال)

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی هندوستان میں آئی هیں ۔ نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے هیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل ۔ عمدہ وقت دینے والی ۔ ٹھیک تصویر کے مطابق ۔

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ ۔ رعایتی قیمت ۶ روپیہ ۔ آٹھ آنہ او کسیڈائزڈ اسٹیل کیس ۶ روپیہ آٹھ آنہ ۔

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور باکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس ۔ کھلا ڈھکنا ۔ سائز ۱۸ ۔ سکنڈ کی سوئی کے شامل اوپن چابی پتھر ۳ عدد ڈائل میڈل کے ۔ اسپات کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

نیو ڈیزین بیول رسٹ لٹ واچ ۔

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ هے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوائیں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق ۔

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۔

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکسیڈائیزڈ کیس	۶ روپیہ ۸ آنہ
فالس حل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

انگلش هنٹنگ واچ

(گارنٹی ۳ سال)

رایٹ میٹل هنٹنگ ۱۶ سائز ۔ کی ونڈنگ هاف پلیٹ ۔ گولڈ گلٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ ۔ ایک نہایت خوبصورت گھڑی ۔

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ ۔ رعایتی ۵ روپیہ ۔ هاف هنٹنگ ۔ چھ روپیہ آٹھ آنہ ۔

انگوٹا واچ

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز ۔ پتھر ۲ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی ۔ اصلی قیمت ۸ روپیہ ۔ رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ ۔

بی ۔ اس ۔ نندی ۔ اینڈ کمپنی نمبر ۱ ۔ ۳۶ ۔ دھرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغـہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جـدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قـران مجید کے کـلام الہي ہونے کے متعلق اجتـک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغـہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قرآن مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان فيِ علوم القرآن علامۃ سیوطي کے ایک حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معـرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعـریف کي گئي ہے - آنحضـرت صلعم کي نبوت سے بحث کـرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تـدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تـک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانـہ میں جب کہ ہر طـرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قـابل قـدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغـذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمـــیٰ ! نعمت عظمـــیٰ !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کثرت جواہت کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتـاب کا تـرجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے -- اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشا ہیـــرالاسلام ! مشاہیـــرالاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خاں صاحب رامپوري' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تـک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علمـاء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحوئیں لغوئن منجمین مہـندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکـماء اطبا سـلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو دي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں "

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیو دي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثـیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیو دي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کر دئے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیو دي سیلن نے اپنے انگریزي تـرجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۳) مآثر الکرام یعـنے حسان الہند مولا نا میر غلام علي آزاد بلـگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علما ے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعـہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمـدن ہنــد ! تمـدن ہنــد ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخر کار چھپ کر تیار ہوگئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائي چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائي گئي ہے' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) فـغان ایـران - مارگن شوسـٹر کي مشـہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۹۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولا نا غلام حسین قدر بلـگرامي کي مشہور کتاب - عربي فارسي میں بھی اس فن کي ایسی جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سـابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ۲ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سرڈبلیو - ایچ رینٹگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوي چراغ علي مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق اس دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوي ظفرعلي خان صاحب بي - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) ماثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپہ -

(۱۸) تیسر الباري ترجمہ صحیح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

تاریـــخ هنـدوسـتان

— • —

آثار مطبـوعات قدیمـۂ هند

—— • ——

ترجمه فارسی " هسٹري آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکهنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاه محنتیں کي هیں ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتهه قابل ذکر هے۔ اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسي ترجمه لارڈ ایڈنگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکهپوري نے کیا تها ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بهرام شاه نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تها - کچهه نسخے فروخت هوے اور کچهه گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اُسکي نه هولي -

اس کتاب کي ایک بڑي خوبي اسکی خاص طرح کي چهپائي بهي هے - یعنے چهپي تو هے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپو کے بالکل نستعلیق خط کا هے - بهتر سے بهتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کرلي هے تو یهی هے - کاغذ بهي نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا هے - علاوه مقدمه و فهرست کے اصلي کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هولي هے ·

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه ·

تمام درخواستیں : " مینجر الهلال کلکته " کے نام آئیں ·

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے ۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ٥ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ٥ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پیارا ایسے درد کو پانی کردیگی ۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۳ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ٥ آنہ ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ ۔ کلکتہ

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پتنگ دوا ارزاں قیمت پرگھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو ۔ سردی سے ہو یا گرمی سے ۔ جنگلی بخار ہو ۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو ۔ کالا بخار ۔ یا آسامی ہو ۔ زرد بخار ہو ۔ بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے ۔ نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام عصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ـــــ پروپرائٹر

ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۔ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی ۔ مسکہ ' گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا ۔ مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے ۔ بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو ملاکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے ۔ اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب کھلے آگئے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے ۔ درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے ۔ اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سر ہی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔

روغن بیگم بهــار

حضــرات اهلکار ' امراض دماغي کے مبتــلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهی دیکها اور پڑها هے ' ایک عرصے کی فکر اور سوانح کے بعد بهتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحــان و پیش از تجربه مبــالغه سمجهي جا سکتي هے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقــابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمــات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے دل و دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت فی شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بٹیکا ـــ کے خواص بہت هیں ' جن میں خــاص خــاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه آپ آزمایش کي ضرورت هے -

وما ترزهي تهله اور برنسهر انجن تهلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ونڈر فل کالیور " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک ونگر پرسنٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۴ آنه -

یوناني لوٹ بازار کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لفافے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۵/۱۱۳ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Mashur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

پسند نہوے سے واپس

همارا مس مرهنی فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں هي جاویگي یه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بہت دیر تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۵ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹــري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انڈا فلوٹ هارمونیم

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي هے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت هے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ڈسی ٹوسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتهه پانچ روپیــه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

عـــلاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو ' اسکے استعمال سے کلي آرام هوجاتا هے قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیساهي سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا هے -

قیمت في شیشي چار روپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استره کی ضرورت نهین

مولٹرو صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے فی شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پهـــول رانــی

نهایت خوشبودار روغــن پهول هے سکے استعمال سے دل ودماغ تازه رهتا هے اسطرحکا روغن ابتــک کسي نے ایجاد نهیں کیا -

قیمت فی شیشي باره آنــه ایک درجن سات روپیه آٹهه آنــه -

Maithra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکــر دهج

جوکه خاص طــلا سے بنایا گیا هے یه دوا خون کو صاف کرتا هے بدن کو قوت بخشتا هے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا هے -

مرد و عورت دونوں کے استعــمال کے لایق هے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتیس ۳۲ روپیه

۱/۲ سے کم درخواست نهیں آنا چاهیے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنــکاری فلوٹ

بهترین اور سریلي آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ســاتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

داي صاحب ڈاکــٹــر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کتاب قانون عیاشی - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

نمبر ۱۵ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ھجری | جلد ۵

Calcutta. Wednesday October 7. 1914.

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ : ١٨)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانہ تست !

(١) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۂ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرنے کیلیے ساعی ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و وسع بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر هی اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مصالف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالسنۃ والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنیٰ مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین متذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑے بڑے آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذهبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالیٰ نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فصل مخصوص اور نوعیں و موهبت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و هدایت ' دلدادگان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نظریہ غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلیٰ اور بہتر و اکمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(٧) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلیٰ ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھی هیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوں هیں تو انکی قیمت دس روپیہ قرار دی جاتی ہے -

(٩) با ایں همہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الہلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا هوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ هو جائیگی

Tel. Address: "Alhilal" Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۱۵ — جلد ۵

کلکتہ چہار شنبہ ۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۳۲ ھجری
Calcutta : Wednesday, October, 7, 1914

بلجیئن فوج کی آخرین پناہ گاہ اینٹورپ جو جرمن فوجوں میں محصور ہے اور خوفناک گولہ باری کا ہدف بنا ہوا ہے

بیر بیم اسٹیشن کے صحن کا ایک منظر عمومی ، جسکے پیچھے سے آتشباری کا آغاز ہوا ہے

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:o:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں۔اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دم روپیے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:o:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

(ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں - مس کشم کماری دیوی -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(•)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوا کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ .

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

هز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپنے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - هز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنچ — سول کورٹ روڈ لنکاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایم - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

کی' اور قلعوں نے اسکا سختی سے جواب دیا - دوسرے دن صبح کو تمام محاذ پر بلجین اور جرمن توپخانوں میں مقابلہ رہا - جرمن فوجوں نے میلینس پر قبضہ کرلیا اور بلجین فوج نے اسپر گولہ باری کی - جنوب' "رمیسٹ" میں ڈھائی گھنٹہ تک جنگ ہوتی رہی - جرمن فوج بکثرت زخمی چھوڑ کے پیچھے ہٹی -

اسی تاریخ کے ایک سرکاری اطلاع نامہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک طویل گولہ باری کے بعد جرمن کل شام کو قلعہ "ویور" کیطرف بڑھے مگر اندھیرے کی وجہ سے حملہ نامکمل رہا - چند جرمن باٹریوں نے قلعوں سے بہت قریب آنیکی کوشش کی' مگر وہ برباد ہوگئیں -

---

مشرقی رزمگاہ کے متعلق پٹررگارڈ کے ۲۸ ستمبر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی پیشقدمی مشرقی پروشیا کی سرحد کے اسطرف ۱۸ میل سے زیادہ نہیں بڑھی ہے - مقام "سوالپوزکن" اور "ترنسکولکی" جہاں روسی فوج نے معرکہ قبول کیا ہے دریاے نیمین کے بائیں ساحل پر واقع ہے - دریاے برابر کے قریب جرمن فوج کے داھنے بازو کی پیشقدمی میں بہت سی دلدلیں حائل ہیں - صرف ایک مقام سے جرمن فوجیں وار سواپٹرر گارڈ ریلوے سے ۱۸ میل پر ہیں مگر روسی فوجیں اور دریاے نیمین جرمن فوجوں کے درمیان میں حائل ہے -

۲۹ کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آگسٹواف کے جنگلوں کی طرف روسی فوج سرعت کے ساتھہ حملے کو ہٹارہی ہے - مقام ارسوٹیز پر محاصرہ کی بھاری توپیں گولہ باری کررہی ہیں - اپکے قلعوں کے قریب آنے کے لیے ایک جرمن پیادہ فوج' کی کوشش پسپا کردی گئی - دشمن کو کمک پہنچگئی ہے اور سالیلیسین قلعہ میں بہت سرگرم کارہے "پرزیمیسلی" کی محافظ فوج نے قلعہ سے نکلکے فضول حملے کیے اور اپنے بہت سے آدمی اور توپیں گرفتار کرالیں -

اسی تاریخ کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روسی ہیڈ کوارٹر کا بیان ہے کہ پرزیمیل اب پوری طرح گھیر لیا گیا ہے -

۳۰ ستمبر کے لندن کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوونز' ترسکینیکی' اور سمنو میں روسی اور جرمن فوجوں میں سخت جنگ ہوئی - دریاے نیمین کے عبور کرنے کی کوشش میں جرمن ناکام رہے - روسی فوج نے ایک بڑے معرکہ کے بعد آگسٹوف پر پھر قبضہ کرلیا -

اسی تاریخ کے پٹررگارڈ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ ستمبر کو ۲۸ جرمن جنگی جہاز جنمیں ۹ بیٹل شپ اور ۷ باربردار بھی شامل ہیں" ونڈو" سے فاصلہ پر نظر آے - ونڈو کے ساحل کے قریب ۱۸ تباہ کن کشتیاں نمودار ہوئیں جب ان پر آتشباری ہوئی تو وہ بھاگ گئیں -

اسی تاریخ کے بداپیسٹ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو میلومسزیگ (ھنگری) میں ایک معرکہ ہوا یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ روسی فوج پسپا ہوئی - یہ تار یہ تسلیم کرتا ہے کہ چونکہ "میرمیو رس" اور "اونکو میزو" میں باہم مخابرت و مراسلت موقوف ہوگئی ہے اسلیے اہل شہر میں بیچینی پائی جاتی ہے -

ایک اور تار جو اسی تاریخ کو لندن سے چلا ہے یہ مظہر ہے کہ پیٹرو گارڈ میں یہ خبر ہے کہ بد اپیسٹ سے اب روسی فوج نصف راستہ پر ہے -

لندن کے ایک اسی تاریخ کے ایک اور تار سے معلوم ہوتا ہے کہ پیٹرو گارڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ آسٹرین فوج کو مغربی گیلیشیا کے شہر ڈکلا میں شکست ہوئی ہے - ایک اور آسٹرین کالم اپنی توپیں اور ۴ سو گاڑیاں چھوڑ کے بھاگ گیا ہے -

یکم اکتوبر کے پیٹرو گارڈ کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو روسی فوج نے سخت جنگ کے بعد آگسٹو وو اور کوپٹزیو کے پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا - اسکے دوسرے دن روسی فوج نے سمنو یھر' اور لیپنگ کے خلیج کے راستوں پر قبضہ کرلیا - روسی فوج نے سوال کی اور میریمیبولی میں دشمن کو پسپا کردیا -

اسی تاریخ کا پیٹرو گارڈ کا ایک اور تار مظہر ہے کہ والنا میں استحکامات سرعت کے ساتھہ تیار ہو رہے ہیں اور اگرچہ گورنمنٹ اطمینان دلا رہی ہے' مگر لوگ بیچین ہیں - ایک دوسرے تار میں یہ بھی بیان کیاگیا ہے کہ ہنگری کے چند ضلعوں اور والنا میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے -

۲ - اکتوبر کے پیٹرو گارڈ کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی کار روائیاں درخشاں طور پر ترقی کر رہی ہیں - ایک سرکاری اطلاعنامہ اعلان کرتا ہے کہ دشمن "سوالکی" اور "لومزا" کے حدود سے برابر نکالا جا رہا ہے - جرمن فوج نے "آرسو و ڈوزا" پر حملہ کیا' مگر اب وہ سرعت کے ساتھہ شمال کے طرف ہٹرہی ہے - دشمن پیٹر کوف اور رکیلس میں فوج جمع کر رہا ہے' مگر روسی فوج نے اپنے سخت حملوں سے اسکا نقشہ نقل و حرکت درہم برہم کر دیا ہے -

اس تاریخ کے پیٹرو گارڈ کے ایک اور تار سے معلوم ہوا ہے کہ گرینڈ نکولس کے پاس جو مراسلات آئے ہیں' ان سے معلوم ہیں کہ مشرقی پروشیا میں ابھی جنگ جاری ہے - روسی فوج شب خون مار کے سموں کے مغرب میں کریسنا نامی ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے - چونکہ روسی سوار توپخانہ کی اعانت و مدد کے لیے آگے بڑھرہے ہیں' اسلیے دشمن لیپونی اور لینی سے ہٹرہا ہے' اور اس اثناء میں کبھی کبھی اسکی فوج میں سخت بے ترتیبی پھیل جاتی ہے -

جرمن فوج نے ریل کے ذریعہ سے سوالکی میں فوراً کمک پہنچائی اور ایک خونریز معرکہ شروع ہوا - دشمن نے سنگینوں سے حملہ کیا لیکن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا کیا گیا - روسی فوج نے بھاری توپخانہ سے آگسٹوف پر گولہ باری کی- اسکے بعد ہمارے پیادوں نے حملہ شروع کیا اور دشمن کو پیچھے ہٹا دیا - روسیوں کو "بیچسٹر" "چالن" اور "گریجیوبو" میں کامیابی ہوئی ہے - روسی فوج نے جرمن قلمرو کو تاراج کرکے موٹروں کی ایک تعداد گرفتار کی ہے' جو اوسو ویٹز اور رالو کے مابین چلرہی ہیں -

اسی تاریخ کے ایک لندن کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ "کراکو" میں جرمن فوج کی تعداد ۸ لاکھہ ہے - اسمیں ۴ دستے بیوریرین اور سیکسن فوجوں کے بھی ہیں -

اسی تاریخ کا لندن کا ایک اور تار مظہر ہے کہ ۸۱ جرمن روسیوں کے مقابلہ کے لیے ایک عظیم الشان معرکہ کی تیاریاں کر رہے ہیں- جرمن عقب کی محافظ فوج پر روسی فوج نے حملہ کیا' اور انکو خندقوں سے نکال لیا - روسی پیشقدمی ہر مقام پر کامیاب ہو رہی ہے -

---

اس ہفتہ میں مشرق اقصی سے بھی خبریں آئی ہیں - ۲۸ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ ٹسنگ ٹو سے ۵ میل کے اندر جاپانی فوج نے جرمنیوں کو گھیر لیا ہے - ۲۷ ستمبر کو جو معرکہ ہوا تھا اسمیں جرمنی کے تین جنگی جہازوں نے جاپانی فوج کے داھنے بازو پر گولہ باری کی تھی -

ہفتۂ جنگ

فرانس کی قلمرو کے اندر جو معرکہ ہو رہا تھا' اسکا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے -

۲۹ کے ریوٹر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ کو پیرس میں ایک سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا ہے' جسمیں اسوقت کی موجودہ حالت کا یہ نقشہ کھینچا گیا ہے -

" بائیں بازو کے متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ اپنے مفید و موافق ہیں - قلب میں ہماری فوج نے کامیابی کے ساتھہ مزید سخت جوابی حملوں کو روکا ہے - دریاے می یوز کی بلندیوں پر ہم نے کسیقدر ترقی کی ہے' وور میں سخت کھرے کی وجہ سے پیشقدمی روک لی گئی - لورین اور واسجیس میں حالت غیر متغیر ہے "

اسی تاریخ کو ریوٹر نے "ایپل ٹاور" سے آیا ہوا جو فرانچ سرکاری تار شائع کیا تھا' اسمیں یہ تھا کہ " جرمن فوج نے اپنے پوزیشن کی کمزوری اور پیچیدگی کو محسوس کرکے جوابی حملے شروع کیے مگر ہر مقام پر انکو ناکامی ہوئی - جرمن ہزارہا زخمی اور مقتول چھوڑ کے بھاگے - اس تار میں پڑھنے کے قابل فقرہ یہ تھا کہ " بہت سے جرمن اگرچہ ہمارے ہاتھہ سے بچکے نکل سکتے ہیں' مگر وہ عمداً ہتیار ڈالدیتے ہیں' کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ لطف و مہربانی ہماری اسیری کی- ان کا انتظار کر رہی ہے " -

۲۹ ستمبر کو جو تار آئے ہیں انسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ ہوئی مگر کوئی قابل اعتنا نتیجہ نہیں نکلا چنانچہ قلم اطلاعات رسمیہ نے یہ اطلاع دی تھی کہ " حالت میں درحقیقت کوئی تغیر نہیں ہوا ہے - متحدہ فوج کے بائیں بازو پر سخت جنگ ہوئی مگر وہ اپنی جگہہ پر قائم ہے " -

پیرس سے اسی تاریخ کو جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا تھا اسمیں قلم اطلاعات رسمیہ کے تار سے کسیقدر زیادہ تفصیل تھی - اسمیں یہ بتایا گیا تھا کہ سوام اور اوئس کے شمال میں دشمن نے دن اور رات کو چند حملے کیے مگر وہ سب پسپا کردیے گئے - شمال آلسن میں کوئی تغیر نہیں ہوا - قلب میں دشمن نے اپنی کارروائی کو گولہ باری تک محدود رکھا - ارگون اور می یوز کے درمیان میں متحدہ فوج نے کسیقدر ترقی کی - واسجیس' لورین' اور وور میں کوئی قابل ذکر امر نہیں ہوا - اسی تاریخ کے تار میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جرمنی نے خط آلسن کو عجلت و پریشانی کے عالم میں انتخاب نہیں کیا ہے - بلکہ پورے غور و فکر اور استعداد و تیاری کے بعد وہ اس خط پر آکے ٹھیری ہے -

۳۰ ستمبر کو پیرس سے جو اطلاع نامہ شائع ہوا تھا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی کارروائی کا رخ شمال کی طرف بڑھتا جاتا ہے - دشمن نے مقام "لریسی لي مونٹ" پر سخت حملہ کیا جو آلسن اور اوئس کے مابین واقع ہے - لیکن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا ہوا - ریمس سے می یوز تک جہاں قلب پھیلا ہوا ہے سکون ہے - وور میں سخت جنگ ہوئی ہے اور متحدہ فوج نے چند مقامات خصوصاً سینٹ میہیل کی طرف ترقی کی ہے - لورین اور واسجیس کی حالت بدستور ہے - ان مقامات کا ذکر اس دوسرے تار میں ہے جو لندن سے آیا ہے - اس تار کا ماخذ فرانس کا ایک سرکاری بیان ہے - یہ مقام "سي شیپري" اور "اپر مي ڈی" کے شمالی حصے میں - فرانس کی ہاواس ایجنسی نے جو تار شائع کیا تھا وہ بھی قریباً یہی بیان کرتا ہے - گو کسیقدر ناقابل اعتناء و فرق ہے -

یکم اکتوبر کو پیرس سے جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا تھا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک حالت غیر متغیر تھی' گو متحدہ فوجیں اپنے داہنے بازو میں جنوب کی طرف اور بائیں بازو میں شمال سوام کی طرف بڑھی ہیں -

اسی تاریخ کے ایک دوسرے سرکاری اطلاعنامہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وراے میں ایک سخت معرکہ ہوا' مگر اسکا نتیجہ متحدہ فوج کے موافق ہوا - ارگون میں چند تازہ ترقیاں ہوئیں - عام حالت تشفی بخش تھی -

اسی تاریخ کے ایک تار میں یہ بتانیکی کوشش کیگئی تھی کہ خود جرمنی کے ذہن میں اس معرکہ کا حشر کیا ہے - یہ تار صیغہ ضعف یعنی " بیان کیا جاتا ہے" سے شروع ہوتا ہے - اسکا ماحصل یہ ہے کہ فرانس سے واپسی کیلیے جرمنی نے "گرٹ" اور "نامور" کے مابین پل بنالیے ہیں اور " برسیلز" سے جرمن زخمی دوسری جگہ منتقل کیے جارہے ہیں - اس تار میں یہ بھی تھا کہ مقام "لیسگنی" میں جو ۴ ہزار جرمن فوج ہے اسپر ایسی گولہ باری ہو رہی ہے کہ انکے لیے اپنے آپکو حوالہ کردینا ناگزیر ہوگیا ہے -

۲ - اکتوبر کو جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں " وراے " میں جمع ہوگئی ہیں' اور سخت جنگ برپا ہے - فوجی کارروائیاں شمال کیطرف ترقی کر رہی ہیں - جرمن فوج نے سینٹ میہیل کے قریب ایک پل کو دریاے می یوز کے اوپر پھینک دینا چاہا' مگر یہ پل پہلے ہی اڑادیا گیا تھا - "وور" میں حملہ جاری ہے - متحدہ فوجیں بتدریج خصوصاً سینٹ میہیل اور ایپر یمونٹ کے مابین ترقی کر رہی ہیں -

بلجیم میں اینٹورپ کا محاصرہ جاری ہے -

۲۹ ستمبر کو خود انٹورپ سے جو تار آیا ہے اسکا ماحصل یہ ہے کہ جرمن فوجوں نے گولہ باری کی' مگر اس گولہ باری میں جسقدر روپیہ صرف ہوا ہے اسقدر انھیں کامیابی نہیں ہوئی - اینٹورپ کے قلعوں نے گولہ باری کا جواب دیا' - اسکے بعد گولہ باری بند ہوگئی -

۳۰ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ کل جرمن فوجوں نے گولہ باری جاری رکھی - یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ بھاری آسٹرین توپیں استعمال کر رہی ہے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں نے مقام " لیر" پر گولہ باری کی' یہ مقام اینٹورپ سے قریب ہے - لیر کے باشندے بھاگ رہے ہیں - خوف ہے کہ لیر تباہ ہوگیا ہے - جرمن فوجیں مقام " ترال" پر قابض ہوگئیں' وہ کہتی ہیں کہ اگر باشندے شہر میں واپس نہ آے تو وہ شہر کو تباہ کردینگی -

۳۰ کو اینٹورپ میں جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن توپیں بلجیم کی توپوں کو خاموش کرنے میں کامیاب نہیں ہوئیں - جرمن فوجوں نے لیزبل اور بریندو تک کے قلعوں پر حملہ کی کوشش کی - بلجین فوج نے انکو آنے دیا' اسکے بعد توپخانہ اور پیادہ مورچ سے ان پر گولیوں اور گولوں کی بارش کی' اور انکو سخت نقصان کیساتھہ پسپا کردیا - اس فوجی کارروائی کا جو نتیجہ نکلا ہے اسکی بناء پر یقین ہے کہ بلجین فوج اینٹورپ پر قابض رہیگی -

۲ - اکتوبر کو اینٹورپ سے جو تار موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں نے چہار شنبہ کو دن بھر کوٹھی پر گولہ باری
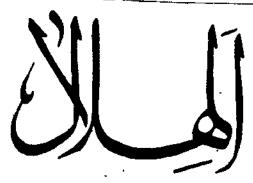
۱۲ ذیقعده ۱۳۳۲ هجري

پابندی عهـــد اور قـــرآن حکیم

هم اس وقت عهد و مواثیق کي غیر متزلزل حقیقت اخلاقي کے اعتراف کیلیے مستعد هوے هیں - عهد شکنوں کي تاریخ لکهنے نہیں بیٹهے هیں - اگر ایسا نہوتا تو هم آن بیشمار معاهدوں ' زباني و تحریري وعدوں ' جنگ و امن کے حلفوں ' اور صدها قومي و شخصي قول و قراروں کي ایک طول طویل فہرست پیش کرتے ' جو گذشته ایک صدي کے اندر سر زمین تمدن نے کیے ' اور عین وقت پر آنہیں اس طرح محو و فراموش کردیا گیا که اخلاق کي گردن ذبح هوگئي ' انسانیت کا سینه شق هوگیا ' شائستگي کا قلب پهٹ گیا ' اور خدا کے پاک حکموں اور مقدس شریعتوں کي متفقۂ و مشترکه حقیقت ثابته کو قومي و نسلي تعصب و خود غرضي کي لعنت نے پاره پاره کردیا ! تاهم نه تو یورپ کے ادعائي اخلاق کي رگوں میں جنبش هولي ' نه تمدن و تہذیب کي پیشانی پر شرم و خجالت کا ایک قطرۂ عرق آیا ' اور نه اس قوم کے فخر و غرور انسانیت کي حیا فروش آنکهیں نیچي هولیں ' جو تمام دنیا کو مسیحي اخـلاق و روحانیت کي بشارت دیتي پهرتي هے :

تکاد السماوات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا ! !

آج یورپ کے ایک بہت بڑے حصے میں تہذیب و انسانیت اور اخلاق و شائستگي کا ماتم برپا کیا گیا هے ' اور فرزندان تمدن اس کوشش میں هیں که جہاں تک ممکن هو چیخ چیخ کر رولیں ' اور جسقدر دست دسائس کي قوت ساتهه دے ' اخلاق و تمدن کے پیش کرده مقتل پر سینه کوبي کریں - یه ماتم انسانیت نیا نہیں هے.- موجوده متمدن ممالک کا ایک دائمي مشغلۂ تمدن هے جو تقریباً ایک صدي سے برابر جاري هے - جس وقت سے که کرۂ ارضي کي نگراني نئي قوموں کو ملي هے - البته قوۂ الہیۂ قاهره نے اسکے موضوع میں ایک عجیب و غریب انقلاب پیدا کردیا هے ' اور وه انکے هنسنے کیلیے ایک دلچسپ تماشا هے جو اس وقت تک دنیا میں صرف رونے دهونے هي کیلیے تهے - کل تک یورپ کا ماتم تہذیب صرف مشرق اور ایشیاء کیلیے تها - لیکن آج پہلي مرتبه خود یورپ هي کیلیے هے - وه همیشه آوروں کیلیے روتا تها ' پر آج خود اپنے اوپر رو رها هے ! فالیوم الذین امنوا علی الکفار یضحکون - علی الارائک ینظرون - هل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون ؟ (۸۳ : ۳۶)

اب افریقه کے وحشت کدوں کا ماتم نہیں هے - اب نائجیریا کے وحشیوں کا رونا نہیں هے - اب ترکي کے مظالم کي داستان الم نہیں بیان کي جاتي - اب طنطه کے متعصب کاشتکاروں کي تادیب کي مہم درپیش نہیں هے - اب مراکش اور الجزائر کي وحشت کاریاں سامنے نہیں آتیں - کیونکه اب علم و فن کے سر چشمۂ اعظم ' تمدن و شائستگي کي پالیگاه اول ' تہذیب یورپ کے مرکز اعلی ' اور دنیا کي نئي ترقیات کے اولین و اعلی ترین ماوی و ملجا ' یعني جـرمني کی وحشت و خونخواري ' درندگی و سبعیت ' اور انسانیت کشی و اخلاق دشمني کا نوحۂ جانگداز اور ماتم کبری درپیش هے- جسمیں وه تمام آنکهیں خون کے آنسوؤں کا وافر ذخیره لیکر شریک هوگئی هیں ' جنهیں کل تک صرف مشرقی ممالک هي کی وحشتوں پر جلد جلد خونتابه افشانی کرني پڑتي تهي :

فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ؟

اب دنیا نے گذشته دو صدیوں کے تمام مشہور سفین و ایام مواثیق بهلا دیے هیں ' اور صرف سنه ۱۸۳۰ کي مظلومي سامنے آگئي هے - یه وه سنه هے جب جرمني نے بلجیم کی غیر طرفداري کے معاهده پر دستخط کیے تهے ' لیکن اسکي فوجوں نے آج تلوار کی نوک سے اس معاهدے کے پرزے پرزے کردیے هیں ' اور ڈاکٹر بیتهه من (جرمن چانسلر) کہتا هے که معاهدے کے کهلونے کی ضرورت کي سنجیدگي کے بعد پروا نہیں کی جاسکتي -

یه سنه ۱۸۱۵ - کا ماتم هے - لیکن همیں سنه ۱۸۴۵ بهي یاد هے جب پیرس کانفرنس میں مشرقی مسئله پہلی مرتبه نمایاں هوا ' اور جون سنه ۱۸۷۸ بهی یاد هے جب برلن کانگریس کا انعقاد هوا ' اور پهر سب سے آخر مگر سب سے زیاده دلگداز سنه ۱۹۱۲ بهي یاد هے جب جنگ کے نتائج کو جغرافیۂ ممالک پر بالکل بے اثر ظاهر کیا گیا تها - ان بد بخت گران سفین مواثیق کو اپنے ماتم میں کوئي صف نہیں ملي ' تاهم تاریخ انکو جگه دینے سے انکار نہیں کرسکتی !

لیکن جیسا که هم نے کہا " هم عهد و مواثیق کي عظمت کا اعتراف کرنے کیلیے اٹهے هیں نه که عهد شکنوں کی فہرست مرتب کرنے کیلیے " پس هم بغیر سنه ۱۸۷۸ کا ذکر کیے هوے سنه ۱۸۱۵ کا ذکر کرینگے ' اور گو همارے لیے کتنا هي مشکل هو مگر غیر ممکن نہیں هے که هم بغیر مشهد مقدس پر روسی گوله باري کا تذکره کیے هوے ریمس کے گرجے کي مصیبتوں پر افسوس کریں -

(اتحاد مثلث)

موجوده عهد کي ایک بڑي عهد شکنی تو یه هے جو جرمني نے بلجیم پر قبضه کرکے کی - لیکن اسکے علاوه یورپ کے مواعید و مواثیق کے صندوق سے ایک اور کاغذ بهی گم هوگیا هے ' جسمیں اٹلي ' جرمني اور آسٹریا کے ساتهه شریک هولي تهی - یه اتحاد اسقدر اهم تها که انگلستان و فرانس و روس نے اسکي زد سے بچنے کیلیے باهم سمجهوته کیا - لیکن انگلستان اور اٹلی کے اوس دوسرے سمجهوته نے (جسکا ذکر مسٹر میکالا نے اپنی کتاب " اٹلیز وار " کے پہلے باب میں کیا هے) چند لمحوں کے اندر آسے بے اثر کردیا اور دنیا نے تعجب سے سنا که اٹلی اپنے حلفا کا ساتهه دینے پر مجبور نہیں هے !

(موضوع مقاله)

موجوده عهد تمدن و انسانیت کے یه مواثیق و مواعید همارے سامنے هیں - هم انکے اسباب و نتائج پر بحث نہیں کرینگے - لیکن دیکهینگے که " اسلام " اور اسلام کي قرون اساسیه و اصلیه میں اخلاق و انسانیت کے اس ماتم کیلیے کوئی صدا هے یا نہیں ؟

جبکه بڑے سے بڑے معاهدے توڑے جارهے هیں ' جبکه حوادث نے ثابت کردیا هے که موجوده تمدن کے سب سے بڑے مرکز کو بهی عهد شکني کا علانیه اعتراف هے ' اور جبکه صاف کہا جارها هے (جیسا که همیشه کیا جاچکا هے) که " ضرورت اور قوت سب سے بڑي چیز هے " تو اخلاق کا زخمي چهره ' انسانیت کا دونیم دل ' صداقت اور راست بازي کے روح فرسا عالم احتضار و سکرات کیلیے همیں صـرف اس صـداے الهي کی ضـرورت هے ' جو وحشت

جاپاني نقصانات کی جو تفصیل پہلے بیان کي گئي تهي' اسکی تصحیح اسي تاریخ کے دوسرے تار میں کی گئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت تک جاپانی نقصانات کي مقدار تین مقتول اور ۱۲ مجروح تهی -

۳۰ ستمبر کے سرکاري تار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو جاپاني فوج نے ٹسنگ ٹو کے دو قلعوں پر گولہ باری کي ' ایک انگریزي جنگي جہاز نے بهی اس گولہ باری میں حصہ لیا - ایک قلعہ نے غیر موثر طور پر گولہ باري کا جواب دیا -

۳۰ - ستمبر تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی بیڑے کے ایک حصے نے بندر گاہ لوشی میں اپنی فوجیں اتار کے اس پر قبضہ کرلیا - لوشی ٹسنگ ٹو کے جوار میں واقع ہے - جرمن کچهہ اپني توپیں چهوڑ گئے تهے جاپانیوں نے ان پر قبضہ کرلیا -

یکم اکتوبر کے ٹوکیو کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹسنگ ٹو میں معرکہ جاري ہے ۳۰ ستمبر کو ایک جاپاني محاصرہ کي توپ نے ایک جرمن تباہ کن کشتي کو غرق کردیا - خود اسکي دو سرنگ صاف کرنے والي کشتیوں کو صدمہ پہنچایا ' جن میں سے ایک تو بالکل تباہ ہوگئی اور ایک صرف خراب ہولي - جاپاني مقتولین اور مجروحین کی تعداد ۲۳ ہے - جرمن جنگي جہازوں نے جاپانی پوزیشنوں پر سخت گولہ باری کي - دو افسر کام آے -

اسی تاریخ کا دوسرا تار مظہر ہے کہ جاپان نے اپنا پروگرام کسیقدر بدلدیا ہے' یعني اب وہ سخت حملوں سے جرمن کو پیچهے ہٹانے کے بدلے اسکا آهستہ آهستہ محاصرہ جاري رکهینگے !

بحر ہند

گذشتہ اشاعت میں یہ اطلاع دیجا چکی ہے کہ ایمڈن نے بحر ہند کے مغربي سواحل کي طرف چار انگریزي جہاز اور غرق کردے ہیں' جن میں صیغہ بحریہ کا رسال بردار جہاز (کوئلہ کا جہاز) بهی ہے - کولمبو کا تار ہے کہ مندرجہ ذیل جہازوں کو ایمڈن نے غرق کردیا :

(۱) " کنگ لڈ " وزن ۳۶۵۰ ٹن - الگزنڈریا سے کلکتہ جا رہا تها

(۲) " ٹائلرک " وزن ۳۳۱۴ ٹن - جمعہ کی شبکو کولمبو سے روانہ ہوا تها

(۳) رائبي بیرا وزن ۳۵۰۰ ٹن - " انگزینڈریا " سے " بٹاویا " جارہا تها

(۴) ٹرائل وزن ۴۱۴۷ ٹن - مانیلا سے رنگون جا رہا تها -

ان غرق شدہ جہازات کے جملہ مسافروں کو " گرا فویل " پر سوار کرکے کولمبو بهیجدیا گیا -

صیغہ بحریہ کا رسال بردار جہاز " برسک " جو کولمبو جارہا تها گرفتار کیا گیا - اسکے عملے کے اشخاص بهی گرافویل پر سوار کردیے گئے اسکے چیف افسر' چیف انجینیر' باورچي اور خزانچي قید کرلیے گئے -

غرق شدہ جہاز ٹرائل کے افسر کا بیان ہے کہ ایمڈن " ایاچور " کے شہر " لومبوک " ہوتا ہوا بحر ہند میں پہونچا - چونکہ ایمڈن یہاں ۵۰ دن سے ہے اسلیے وہ نہایت کثیف حالت میں ہے -

ایک انگریزي کپتان کا خیال ہے کہ ان دریاؤں میں دو جرمن جہازات عامل ہیں - کپتان کے خیال میں صرف ایک ایمڈن سے ان حادثات کا وقوع میں آنا طبیعي طور پر ناممکنات میں سے ہے - غالبا ایک جہاز نے کچهہ دنوں کے لیے اپنا نام تبدیل کردیا ہے' اور وہ غالباً کونگسبرگ ہے -

مسٹر رو برٹسن (رائبي بیرا جہاز کا چیف انجینیر) کا بیان ہے کہ ایمڈن نے جملہ لاسلکي خبروں کو معلوم کرلیا ہے' اور افشاے راز کے خیال سے اس نے خود کبهی ایک تار بهی روانہ نہیں کیا -

حادثۂ الیمہ بج بج

گذشتہ اشاعت میں حادثہ الیمہ بج بج کا تذکرہ مختصراً ہوچکا ہے - اس ہفتہ میں بهي بوجہ قلت گنجایش صرف ان رسمی و غیر رسمی اطلاعات کی تلخیص پر اکتفاء کیا جاتا ہے' جو اس ہفتہ میں شائع ہولي ہیں - انشاء اللہ العزیز آئندہ کسي قریبی اشاعت میں آپ اس سانحہ محزنہ پر ایک مفصل و مصور بحث پڑهینگے -

مشہور کوماگاٹو جہاز جس پر سکهہ مسافر کنیڈا سے واپس آرہے تهے ۲۹ ستمبر کو ہوگلي پہنچا - مسافر جب اتر نے لگے تو ان سے بعض سرکاري عمال نے یہ کہا کہ " آپلوگ براہ راست پنجاب جائیں" مگر انہوں نے بعض غیر معلوم وجوہ کي بناء پر اسے منظور نہ کیا' اور کلکتہ پا پیادہ روانہ ہوگئے - فوج کا ایک دستہ ان کو واپس لانے کے لیے روانہ کیا گیا - جو اس کاروان عازم کلکتہ کو بج بج واپس لایا -

اسٹیشن پر ایک افسر مسٹر ڈونلڈ نامي نے ایک سکهہ افسر کو بلایا - بیان کیا جاتا ہے کہ طلبي کا مقصد یہ تها کہ اسکو ان مسافروں کي موجودہ حالت سے مطلع کیا جاے اور اس سے کہاجاے کہ وہ اپنے اخوان طریقت و ملت کو تعمیل حکم کے لیے فہمایش کرے' مگر یہ سکهہ مسافر اس طلبي پر بر افروختہ ہو گئے -

انکے کوٹوں کي جیبوں میں ریوالوریں چهپی ہوئي تهیں -

بزیر دلق مرقع کمند ہا دارند

انہوں نے فوراً نکالیں اور سر کرنا شروع کر دیں -

کسنور مغلوب یصول علي الکلب

ان " باغیوں " کا مقابلہ کیا گیا' جسمیں سر فریڈرک ہالي ڈے پولیس کمشنر کلکتہ اور دیگر یوروپین افسروں نے بنفس نفیس حصہ لیا' مگر شاید یہ کافي نہ ہوا - فوجي دستہ جو انکو واپس لایا تها وہ باہر کهڑا ہوا تها' اسلیے اسے اطلاع نہ ہوئی کہ اسٹیشن کے اندر معرکہ ہورہا ہے - مگر جب اسے خبر ہولي تو اسنے بهي اپنا فرض ادا کیا لیکن یہ " باغي " اپنے تمرد و بغاوت میں اسقدر سخت تیز کہ اس پر بهي باز نہ آئے ' اور فوراً قرب و جوار کی دوکانوں میں پناہ گزین ہو کے مستقل طور پر آتشباري شروع کر دي' مگر بالاخر یہ باغي منتشر ہو گئے - فوج اور پولیس بهاگنے والوں کي تلاش و جستجو میں مصروف و سرگرم ہے -

کوماگاٹو میں کل مسافر ۳۲۰ یا ۳۳۰ تهے - یہ ان ۶۰ مسافروں کے علاوہ ہیں جو بطیب خاطر وطن واپس چلے گئے -

اس ہنگامہ جدال و قتال میں جسقدر سکهہ مسافر کام آئے ہیں انکي تعداد ۱۶ بیان کی جاتي ہے - شدید مجروحین کي تعداد ۷ ظاہر کي گئي ہے - مجروح و غیر مجروح ماخوذین کي تعداد ۷۸ ہے -

یہ یکم اکتوبر کي خبر تهی ۲ - اکتوبر کو یہ اطلاع دي گئی ہے کہ کوما گاٹو کے مسافر علاوہ ان ۹۰ مسافروں کے جو پنجاب روانہ ہو گئے ہیں کل ۱۶۰ ہیں - جسمیں ۱۶ مقتول اور بقیہ زیر حراست اسپتال میں ہیں -

گورنمنٹ کے کل پانچ آدمی کام آئے ہیں -

اطلاع

ہمارے جن ایجنٹ اور معاونین کرام کے پاس نمبر ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ موجود ہوں اگر وہ یہ نمبر دفتر کو قیمتاً دیسکیں تو براہ مہرباني بذریعہ وي - پي بهیجدیں -

یہی تمام چیزیں اسلام کی روح ہیں ' اور قرآن حکیم بار بار اونکی تجدید کرتا ہے - روزہ' نماز' زکوۃ جہاد کی ترغیبات و فضائل سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ' لیکن جس طرح قرآن کریم نے ان تمام ں کو تر و تازہ رکھا ہے ' اوسی طرح اوس نے عہد و میثاق کی پابندی پر بھی مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی ہے ' بلکہ اوسکو مسلمانوں کے مخصوصات میں شمار کیا ہے ' اور اپنا مخاطب صحیح اونہی لوگوں کو بنایا ہے ' جو پابندی عہد کرتے ہیں :

افمن یعلم انما انزل الیك من ربك الحــق کمن هوا اعمی انما یتذکر اولو الالباب الذین یوفون بعهــد الله ولا ینقضــون المیثاق و الذین یصلــون ما امــر الله بــه ان یوصــل و یخشون ربهم و یخافــون سوء الحســاب (۱۹ : ۱۳)

کیا وہ شخص جو یہ یقین رکھتا ہے کہ رسول پر خدا کی طرف سے جو کچھہ نازل ہوا ہے وہ حق ہے ' مثل اوس شخص کے ہوسکتا ہے جسکے دل کی آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں ؟ قــرآن حکیم سے صرف وهی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو اہل دانش ہیں' اور نیز وہ لوگ جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں ' عہد شکنی نہیں کرتے' اور خدا نے اعزہ و اقارب کو جس رشتے میں منسلک کردیا ہے' اوسکو جوڑتے رہتے ہیں - مشرکین کی طرح کاٹتے نہیں - وہ خدا سے ڈرتے ہیں' اسلیے اوسکی زمین میں عہد شکنی کرکے فساد نہیں پھیلاتے "

کیونکہ تمام اعمال کی طرح قیامت میں معاهدوں کا دفتر بھی پھیلایا جائیگا ' اور اوسکی عدم پابندی پر سخت مواخذہ کیا جائیگا :

و اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (۱۷ : ۳۹)

وفاے عہد کرو کیونکہ عہد کے متعلق خداوند کے حضور تم پوچھے جاؤگے !

(دعــوۃ قــرانی)

انہی فضائل اخلاق سے مسلح ہوکر اسلام میدان جہاد میں بھی آیا ' اسلیے اوس نے جس طرح اقامت صلوۃ الخوف سے صف لشکر کو نمازیوں کی منتظم جماعت ' اور میدان جہاد کو وسیع مسجد کی صورت میں بدل دیا' ٹھیک اوسی طرح اوس نے ساعت قتال کو ایک موتمر السلام (صلح کانفرنس) بھی بنا دیا ' جس میں معاهدہ کی پا بندی کا حلف اوٹھایا جاتا ہے !

اس بنا پر قرآن مجید میں معاهدوں کے متعلق خاص احکام مقرر کردیے گئے ہیں' اور جنگ و صلح' دونوں زمانے میں اونکی پابندی یکساں طور پر فرض کر دیگئی ہے :

الا الذین عاهدتم مــن المشرکین ثم لم ینقضوکم شیا و لم یظاهــروا علیکم احدا فاتموا الیهم عهدهم الــی مــدتهــم ان الله یــحــب المــتــقــیــن (۹ : ۴)

مگر وہ مشرکین جن سے تم نے عہد کرلیا ہے اور اون لوگوں نے کسی قسم کی عہد شکنی نہیں کی ہو' اور تمھارے خلاف تمھارے کسی دشمن کو مدد بھی نہیں دی ہے ' سو جس مدت تک کیلیے تم نے معاهدہ کیا ہے اوسکو پورا کرو ' گو وہ کافر ہیں - کیونکہ عہد کی پابندی بڑی ہی پرہیزگاری ہے ' اور خدا صرف پرہیزگاروں هی کو دوست رکھتا ہے -

سورۂ توبہ میں فرمایا :

الذین عاهدتــم عنــد المــسـجــد الحــرام فما استقاموا الکم فاستقیموا لـهم ان الله یــحــب المتقیــن (۹ : ۷)

جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے ' جب تــک وہ لوگ اپنے عہد پر قائم رہیں' تم بھی قائم رہو' یہ استقامت وفا نری هی پرہیزگاری کا کام ہے ' اور یقین کرو کہ خدا صرف پرہیزگاروں هی کو دوست رکھتا ہے -

(اسلامی اخلاقی قربانی)

اسلام کے ابتداے زمانہ غربت میں ضعفاء مسلمین کا ایک گروہ تھا' جو اتنی طاقت' اتنا سامان ' اتنا زاد راہ نہیں رکھتا تھا کہ ھجرت کیلیے آمادہ ہو جاے' اور کفار کے پنجہ سے اپنے آپ کو آزاد کرے - اسلام نے اگرچہ بعض موقعوں پر اسکو ضعف عزیمت کی بنا پر ترغیب آمیز ملامت کی ہے' لیکن کہیں کہیں اوسکی بیکسی پر آنسو بھی بہائے ہیں - پس یہ گروہ اسلام کی اعانت و امداد کا ہر طرح مستحق تھا ' لیکن قرآن مجید نے اوسکی اعانت کو بھی وفاے عہد پر قربان کردیا ہے '

و الذین آمنوا و لم یهاجروا مالکم من ولایتهــم من شی حتی یهاجروا و ان استنصروکم فی الدین فعلیکــم النصــر الا علی قوم بینکم و بینهم میثاق والله بما تعملون بصیر (۷۲ : ۸)

جو لوگ ایمان لانے کے بعد ھجرت نکر سکے ' تو جب تــک وہ ھجرت نہ کرلیں اونکی حفاظت و اعانت کی ذمہ داری تم پــر قانــوناً تو فــرض نہیں ' ہے البتــہ اگــر وہ مذہبی معاملات میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر اونکی اخلاقی مدد فرض ہے - لیکن تم اونکو کفار کی اوس جماعت کے خلاف ہرگز مدد نہیں دے سکتے' جنکے ساتھہ تمنے معاهدہ کرلیا ہے - خدا تمھارے اعمال کو اچھی طرح دیکھتا ہے -

(انتہاء مسامحت)

قران حکیم نے پابندی عہد کی ایک عملی صورت اور بھی بتائی ہے ' جو ایک طرف تو اسلام کے اصل مقصد کی تکمیل و تائید کرتی ہے ' دوسرے طرف کفار و مشرکین کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے :

وان احد من المشرکین استجارك فاجرہ حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه ما منه ذلك بانهم قوم لا یعلمــــون (۶ : ۹)

اور اگر کوئی مشرک تمھارے پاس پناہ لے تو اوسکو فیاضی کے ساتھہ پناہ دو ' یہاں تــک کہ خدا کی بھیجی ہوئی آیات کو وہ خوب سن لے - پھر اوسکو باحتیاط اسکے گھر تــک یا اوسکی دوسرے پناہ گاھوں تــک پہونچا دو - وہ لوگ جنگ و جدال اور غدر و بیوفائی اسلیے کرتے ہیں کہ قرآن کی طرف کان نہیں لگاتے - اگر اوس سے واقف ہوتے تو تمھاری هی طرح پابند عہد ہوجاتے !

(حقیقی مشکلات اخلاقی)

قرآن حکیم کی حقیقی تعلیم یہی ہے ' لیکن کبھی کبھی عہد کی پابندی نا ممکن ہو جاتی ہے ' اسلیے قرآن حکیم نے اوسکے مواقع بھی بتا دیے ہیں - ان موقعوں پر بھی قرآن حکیم کی تعلیم یہ ہے کہ نقض عہد میں مسلمانوں کو کبھی پیش قدمی نہیں کرنی چاهیے - البتہ اگر کوئی قوم نقض عہد کرنا چاہے ' تو مسلمان بھی اوسکے عہد وفا کو بھلا سکتے ہیں :

و امــا تخافن من قــوم خیــانة فانبــذ الیهــم علــی ســواء ان الله لا یحب الخــائنیــن (۸ : ۶۰)

اگر تم کو کسی قوم سے یہ خوف ہو کہ وہ عہد کرکے خیانت کریگی اور اوس عہد کو توڑ دیگی ' تو تم بھی اوس عہد کی پابندی سے اوسکی طرح بری ہوجا سکتے ہو - کیونکہ خدا خائن لوگوں کو دوست نہیں رکھتا -

(اسلامی اخلاقی مصالح)

قرآن حکیم کی یہی اخلاقی تعلیم ہے ' جسکی روشن مثالیں آگے آئینگی ' لیکن ہمکو اسلام کے کارنامہ اعمال میں جس روح کی تلاش کرنی چاهیے ' وہ تمام دنیا کے نظام اخلاق سے مختلف ہے - دنیوی سلطنتیں مصالح کے لحاظ سے معاهدہ کرتی ہیں ' ا

رخونخواري کي اس فضاء ابليسي کے سامنے اعلان کرسکے که " سچائی اور اخلاق سے بڑھکر اور کسیکو حق طاقت فرمائی نہیں " گو دنیا اوسے جانتي ہے' مگر اوسے پھر یاد دلانا چاهیے که وہ صرف " اسلام " ہے !

(ا)

اسلام سے پہلے دنیا کي اخلاقی زندگي پر ایک عام موت طاري هوچکي تھی ' حضرت عیسی علیه السلام کی معجزانه طاقت چند مردہ اجسام' اور چند افسردہ ارواح میں حرکت پیدا کرکے اپنے اصلي آشیانه میں جا کر چھپ گئی تھي' اور چھه سو برس کی اس وسیع مدت نے روح حیات کي اس خفیف اور نا مکمل جنبش کو بھی مبدل به سکون کردیا تھا' اس لیے تمام دنیا کا شیرازۂ اخلاق درهم برهم هوگیا تھا - اسلام ایک زندگی تھا ' جو دنیا کي روح یعني فضائل اخلاق کو زندہ کرنے آیا تھا ' چنانچه آنحضرت صلی الله علیه و سلم نے اپني بعثت کا صرف یه مقصد بیان فرمایا تھا :

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ! — میں صرف فضائل اخلاق کي تکمیل اور احیاء کے لیے خدا کی طرف سے بھیجا گیا هوں !

اس مقصد اهم کے لیے وہ دنیا میں آیا اور مادہ عالم کے ایک ایک جزو کو ٹٹولا - اگرچه اس روحاني نبض شناسي نے اوسکے ایک ایک ریشه کو روح سے خالی پایا تاهم اوسکے تمام قواء زندگي میں جس چیز پر سب سے زیادہ موت کی افسردگی طاري تھي' وہ پابندي عہد کي اخلاقي قوت تھي -

(امم قدیمه)

امم قدیمه میں سب سے زیادہ قدیم مذهب یہودیوں کا تھا جو تمام عرب پر روحانی حکومت کر رها تھا' لیکن یه مذهبي حکومت بھي هر قسم کے قیود سے' هر قسم کے پابندیوں سے' هر قسم کے قول و قرار سے' بالکل آزاد تھي - چنانچه قرآن مجید نے بار بار اوسکي بد عهدیوں پر تنبیه کي ہے !

اوکلما عهدوا عهداً نبذه فریق منهم بل اکثرهم لا یومنون (۲ : ۹۴) — وہ لوگ جب کبھی کوئي عہد کرینگے' تو کیا ایک گروہ اسکي پابندي کي رسی اپنے گلے سے نکال پھینکیگا؟ یه حال صرف ایک گروہ هی کا نہیں ہے' بلکه اونمیں اکثر ایمان نہیں لاتے' اور ایمان هی ایک ایسی قوت ہے جو پابندي عہد پر مجبور کرسکتی ہے !

الذین عاهدت منهم ثم ینقضون عهدهم فی کل مرة وهم لایتقون (۸ : ۵۸) — وہ یہودي جنسے تم معاهدہ کرتے هو پھر وہ بار بار اوسکو توڑ دیتے هیں' اور خدا سے بالکل نہیں ڈرتے -

یہودیوں هی کی خصوصیت نہیں اون سے پہلے بھي مذهب کا اخلاقي قالب ایفاء عہد کی روح سے خالي رہ چکا ہے - چنانچه قران مجید نے امم قدیمه کی بد اخلاقیوں کے سلسلے میں اونکی بد عہدی کا بھی خاص طور پر ذکر کیا ہے :

وما وجدنا لاکثرهم من عهد وان وجدنا اکثرهم لفاسقین (۷ : ۱۰۰) — هم نے اکثر قدیم قوموں کو بدعهد پایا جسکی وجه یه ہے که اون میں اکثر فاسق اور بد اخلاق تھے -

اسلام سے پہلے دنیا میں بد اخلاقی کے دائرے نے جو وسعت حاصل کرلی تھی' اوسکے محیط نے عمومی طور پر هر طرف سے عرب کو گھیر لیا تھا - اسلیے وہ نقض عہد میں بھي تمام دنیا سے گوے سبقت لیگیا تھا' اور سچ تو یه ہے که نقض عہد هی فتنه و فساد' جنگ و جدال اور لوٹ مار کا سنگ بنیاد بھی رهی تھا -

الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه و یقطعون ما امر الله به ان یوصل و یفسدون فی الارض اولئک هم الخسرون (۲ : ۲۵) — جو لوگ قول و قرار کے استحکام کے بعد خدا کے عہد کو توڑ دیتے هیں' خدا نے اعزہ و اقارب سے جس طرح مل جل کر رهنے کا حکم دیا ہے' اُسکی خلاف ورزي کرتے هیں' اور اونکے رشتۂ اخوت و مودت کو کاٹ دیتے هیں - قانون بین الملي کے فطرتي معاهدے توڑ کر خدا کي زمین میں فتنه و فساد کرتے رهتے هیں' اور سمجھتے هیں که هم لوٹ مار اور جنگ و جدال کے ذریعه ایک کامیاب زندگي بسر کرینگے' تو ایسے شریروں کو یقین کرنا چاهیے که اس کا نتیجه صرف نا کامیابی هي کي صورت میں ظاهر هوگا - وہ کبھي فلاح نه پائینگے !

دوسري جگهه فرما :

کیف وان یظهروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا ولا ذمة یرضونکم بافواههم و تابی قلوبهم و اکثرهم فاسقون (۹ : ۸) — کیونکر تم لوگ کفار کے ساتھه اخلاقي زندگی بسر کرسکتے هو' حالانکه اونکي حالت یه ہے که جب کبھی تمپر معمولی غلبه بھي حاصل کرلیتے هیں' تو قول و قرار اور عہد و میثاق کي بالکل نگہداشت نہیں کرتے - تمھیں بچوں کي طرح بھلانیکے لیے منھه سے تو عہد کر لیتے هیں' لیکن اونکا دل اوسیوقت سے اوسکا انکار کرنے لگتا ہے - ان میں اکثر فاسق هیں' اسلیے اونکے قول و قرار کا کوئي اعتبار نہیں !

(اخلاق کي نشاۃ جدیدہ)

اگر دنیا کا اخلاقي قالب صرف مردہ هوتا تو اسلام اوس میں جدید روح پھونک سکتا تھا ' لیکن صحراء عرب کي گرم هوا نے اوسکو بالکل متعفن کردیا تھا - لاش جب سڑ جاتي ہے تو اوسکے تمام اعضاء وجوارح گسسته هو جاتے هیں - اسلیے روح پھونکنے سے پہلے اوسکے تمام اجزاء کو جوڑنے کي ضرورت هوتي ہے ' لیکن عرب کا اخلاقي قالب اس حد سے بھي گذر چکا تھا - پس اسلام نے ایک جدید قالب تیار کیا ' اور بالکل نئے اجزاء سے اوسکو مرکب کیا - پھر اُس نے اسي قالب میں ایمان کي جدید روح پھونکي ' اور اس روح نے اوسکے اجزاء کي جن خفته قوتوں کو بیدار کیا ' اون میں ایک وفاء عہد کي اخلاقي طاقت بھي تھي :

لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق و المغرب ولکن البر من آمن بالله و الیوم الاخر و الملئکة و الکتب والنبیین وآتی المال علی حبه ذوی القربی و الیتمی و المسکین و ابن السبیل و السائلین وفی الرقاب و اقام الصلوة وآتی الزکوة و الموفون بعهدهم اذا عاهدوا و الصبرین فی الباساء و الضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا و اولئک هم المتقون (۲ : ۱۷۲) — نیکي صرف یهي نہیں ہے که مشرق و مغرب کي طرف رخ کرلیا جاے - اصلي نیکي دوسري هي چیز ہے - خدا کا نیک بندہ وہ ہے جو خدا پر' قیامت پر' فرشتوں پر' آسماني کتابوں پر' انبیاے سابقین پر ایمان لاتا ہے - پھر باوجود اسکے که اوسکو مال کي محبت اور ضرورت هوتي ہے' اوسکو اعزہ و اقارب کو' یتیم بچوں کو' غریبوں کو' مسافروں کو سائلوں کو بطور احسان کے دیتا ہے ' اور اوسکے ذریعه غلاموں کو آزاد کراتا ہے - نیز وہ لوگ جو عہد کرکے اوسکو پورا کرتے هیں' مصیبت کے وقت صبر کرتے هیں ' اور لڑائي کے میدان میں ثابت قدم رهتے هیں! یہی لوگ وہ پاک بندے هیں ' جنھوں نے جو کچھه کہا اوسکو سچ کر دکھایا - کیونکه خدا ' اُسکے رسول ' اور اسکی مخلوق کے عہد کی زبان سے ' دل سے ' عمل سے ' خوشی میں ' غم میں ' صلح میں ' جنگ میں ' هر حالت میں انھوں نے پابندي کی - یہی لوگ حقیقی پرهیزگار هیں -
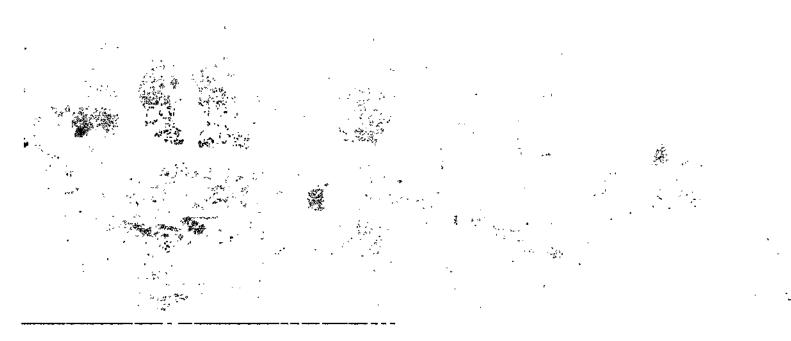
جرمن توپخانہ کا ایک منظر جو میدان جنگ میں نصب ہے

تصادم افواج کا ایک منظر ہائل جسمیں جرمن اور انگریزی سوار ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیغیں علم کیے ہوے پوری سرعت کے ساتھہ جارہے ہیں

ابنائے ڈور میں انگریزی بیڑے کا ایک منظر عمومی

مصالح هی کے لحاظ سے اوسکو توڑ بھی دیتی هیں ' لیکن اسلام مصالح کا پابند نہیں هو سکتا - وہ ایک عظیم‌الشان روحانی طاقت کا سفیر ہے ' اور وہ معاهدے کی پابندي اوسی روحانی طاقت کے تحفظ کیلیے کرتا ہے :

و اوفــوا بعهـد اللـه اذا عـاهـدتـم ولا تنقضـو الایمـان بعـد توکیدها وقد جعلتم الله علیکـم کفیـلا ان اللـه یعلـم مـا تفعلـون ولا تکـونـوا کالتـي نقضـت غـزلها مـن بعـد قـوة انـکاثـا تتخـذون ایمـا نکـم دخلا بینکـم ان تکـون امـة هي اربی مـن امة انما یبلوکم اللـه بـه (۹۳ : ۱۶)

جب کسي سے عهد کرو تو اوس عهد کو پورا کرو - عهد ایک قسم ہے ' اور قسم کو پختہ هو جانیکے بعد هرگز نہ توڑو - تم اسکو کیونکر توڑ سکتے هو ' حالانکہ تمام دنیا مصالح کي بنا پر عهد کرتي ہے - اور اوسکو مدتوں قائم رکھتی ہے ' لیکن تم نے تو خدا کو اپنا کفیل بنا لیا ہے جو همیشہ رهنے والا ہے - مصالح بدل سکتے هیں ' لیکن خدا اور خدا کا بخشا هوا نور ایمان تو بدل نہیں سکتا ؟ وهي تمهارے عهد وفا کا ذمہ دار ہے ' کیونکہ وہ تمهارے اعمال سے اچھي طرح واقف ہے ' اور اوس عورت کے مثل نہ بن جاو جس نے اپنا سوت کات کر پھر اوسکو اودھیڑ ڈالا هو - تم لوگ اپني قسم اور اپنے قول و قرار کو شر و فساد کا ذریعہ بنانا چاهتے هو کہ ایک قوم دوسرے قوم سے قوي تر هو جاے - لیکن عهد میں ضعیف و قوي کي تخصیص نہیں - اسکے ذریعہ سے خدا صرف تمهاري طاقت ایمان کي آزمایش کرتا ہے !

پس اسلام نے پابندي عهد کا جو اخلاقي نظام قائم کیا ہے ' وہ حصون بلجیم و استحکامات پیرس سے زیادہ مضبوط ہے - اگر تمام سلطنتیں مصالح کي پابند هیں ' تو اسلام کا سر رشتہ وفا ایک ازلی طاقت کے هاتھہ میں ہے ' جس میں صرف اوسي اصول فطري کي بنا پر تغیر و تبدل هو سکتا ہے ' جو تمام دنیا کو بدلتے رهتے هیں :

ان الله لا یغیر بقـــوم حتـــی یـــغیروا ما بانفسهم (۱۳ : ۱۲)

خدا کسي قوم کي حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ کہ خود اپني حالت کو نہ بدل دے -

اس بنا پر اسلام نے کسي قوم کي عهد وفا کو اسیوقت بھلایا ہے ' جب پہلے اوسي قوم نے پیش قدمي کی ہے ' فانبذ الیهم علی سواء -

اسلام کا سر رشتہ عهد و وفا نہ مکڑي کے جالے کي طرح ضعیف کو اولجھاتا ہے اور نہ قوي سے ٹوٹتا ہے ' اوس پر نہ تو عظیم الشان کانفرنسیں اثر ڈال سکتي هیں ' نہ هیگ کا عظیم الشان قصر السلام اوسکے ضعف و قوت پر کوئی اثر ڈال سکتا ہے - وہ ایک روحاني طاقت کے هاتھہ میں ہے ' جو تمام دنیا کے سر پر سایہ افگن رهتا ہے - یدالله علی الجماعة - اسلیے اوس نے تمام دنیا سے اخلاقي معاهدہ کر لیا ہے ' اور وہ هر وقت اوسکی پابندي پر مجبور ہے - جب ایک مسلمان دکاندار اپني دکان پر بیٹھتا ہے ' تو اسکا نور ایمان اوس سے صدق و دیانت کا عام معاهدہ لے لیتا ہے :

و اوفو بالعهد ان العهد کان مسئولا و اوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقطساس المستقیم ذلـک خیر و احسن تاویلا (۱۷ : ۳۶)

عهد کو پورا کرو ' کیونکہ عهد کی پابندي و عدم پا بندي پر سوال و مواخذہ هوگا - جب کوئي چیز ناپ کر فروخت کرو تو پیمانے کو پورا بھر کے دیا کرو ' یہ حسن معاملہ کا بہترین طریقہ ہے ' اور اسکا انجام دین و دنیا دونوں میں اچھا ہے -

اگر کوئي دکاندار اسکی پابندي نہیں کرتا تو وہ خدا کا اوسی طرح گنہ گار ہے ' جسطرح ایک مصلحت اندیش بادشاہ جس نے بعض مصالح کی بنا پر عهد شکنی کي ہے -

ویل للمطففین الـذین اذا اکتالو علـی النـاس یستوفون و اذا کالوهم او وزنوهم یخسرون (۸۳ : ۲)

اون کم دینے والوں پر لعنت ہے ' جو لوگوں سے پورا ناپ کر لیتے هیں ' پر جب دیتے هیں تو کم کر کے !

هــوائي بــیــڑہ

(ضمیمۂ مصورہ کے ایک مرقع کي تشریح)

لڑائی کے هوائی بیڑے کے لیے جس قسم کے طیارات کی ضرورت هوتي ہے ' اسپر آجکل ماهرین فن پرواز و جنگ بحث کررهے هیں '

ایک جنگی هوائی بیڑے کے لیے مختلف قسم کے طیارات کي ضرورت هوتي ہے - طیارہ کي یہي مختلف اقسام هیں جو هوائی بیڑے کے اس دلچسپ مرقع میں دکھائے گئے هیں -

سب سے زیادہ بلندي پر زیلن کے طرز کا ایک جرمن طیارہ ہے - یہ نہایت مضبوط بنا هوا ہے اور اسکا انجن بہت عمدہ ہے - اسکے ساتھہ دو گاڑیاں هیں - ایک خشکي پر اترنے کیلیے ہے اور دوسري دریا میں -

اس قسم کے طیارے کي پہلی صفت یہ ہے کہ یہ تفتیش و تحقیق کا فرض نہایت خوبی سے انجام دیسکتا ہے ' کیونکہ اگر یہ اپنے مرکز سے دور بھي هوجاے یا خشکي سے تري میں اور تری سے خشکي میں چلا آے ' جب بھي اسے کوئی خطرہ نہیں - اسلیے کہ اسکے علاوہ یہ طیارہ آتشگیر مادہ بھی اپنے ساتھہ لیجا سکتا ہے اور اگر وقت پڑے تو اوسے دشمن سے جنگ آزما هونے میں بھی پس و پیش نہوگا - اسکا نام " اجڈدر جبل " ہے -

اسکے نیچے اس سے چھوٹا طیارہ ہے - یہ صرف تفتیش حال کیلیے دریا میں کام آتا ہے - اسمیں کوئي فریم یا ڈھانچہ نہیں هوتا ' صرف بڑے بڑے تھیلے هوتے هیں ' جنمیں گیس بھر دیا جاتا ہے - جب چاهیں گیس کو نکالکے تھیلوں کو لپیٹ لے سکتے هیں - اس قسم کے طیارات کو " سیمي ڈرجبل " کہتے هیں -

تیسرا جهاز بڑے قد کا بائي پلین ہے - یہ خشکي اور پاني دونوں میں اتر سکتا ہے - خشکي پر اترنے کیلیے اسمیں پہیے اور پانی میں اترنے کیلیے فلوٹ بناے جاتے هیں - انگریزي میں " فلوٹ " طیارے کے اس حصہ کو کہتے هیں ' جسکي وجہ سے وہ پانی پر تیرتا رهتا ہے -

اسمیں زود کار توپیں بھي هوتی هیں ' جو اوپر نیچے اور دهنے بائیں گولہ باري کرتي هیں - اسکا نام " هیڈروپلین " ہے -

اس طیارے کے نیچے جو ایک بڑا ایروپلین نظر آرها ہے - یہ اغلباً آیندہ چلکے اڑتي هوئي کشتي کي شکل اختیار کرلیگا - اسکو پراپلر چلائینگے - پراپلر انگریزي میں اس آلے کو کہتے هیں جو کسي چیز کو آگے ڈھکیل کے چلاتا ہے -

یہ مشین پاني میں اڑیگي اس سے " ڈرجیبل " طیارے پر حملہ اور ساحل کي ناکہ بندي هوا کریگی -

سب سے نیچے آپ ایک جهاز دیکھتے هونگے اور اسکے آگے ایک چھوٹا سا طیارہ نظر آتا هوگا - یہ جهاز بیٹل شپ ہے اور طیار " مرانو پلین " - مرانو پلین طیارہ کی ایک خاص قسم ہے - جس کا امریکہ میں تجربہ کیا گیا ہے جو کامیاب ثابت هوا -

اس مرانو پلین کا قد مختصر ' مگر اسکے انجن کی طاقت زیادہ هوگي - اسکے پروپلن کھینچنے والے اسکرو هونگے - اور پھر اسطرح لگاے جالینگے کہ وہ آساني سے علحدہ هوسکیں - یا اگر سوء اتفاق سے طیارہ دفعتاً پاني سے بہت هي قریب آجاے تو یہ پھر فوراً اوس سے نکال لیے جاسکیں -

تمام طیارات میں بہترین و اعلی قسم " زیلن " جهاز هیں - اور انپر جرمنی کا قبضہ ہے -
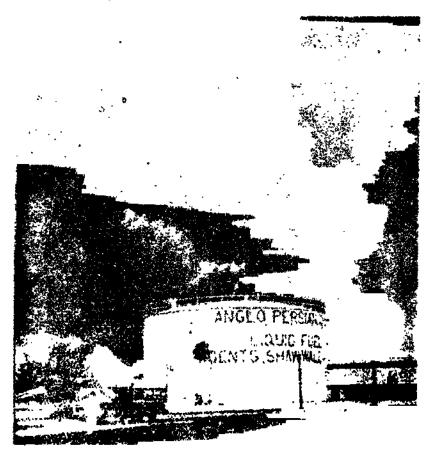
حادثہ مدھشہ "ایمڈن" ! خلیج بنگال و مدراس !

کراسن تیل کے تالابوں کا ایک منظر عمومی جنکو ایمڈن کے گولوں نے مشتعل کر دیا ہے

برھما اوئل کمپنی کا ایک تالاب جس پر دو گولے آکر گرے ہیں اور اس سے قبل اسکے بائیں جانب ایک تالاب سے سر بفلک شعلے بلند ہو رہے ہیں
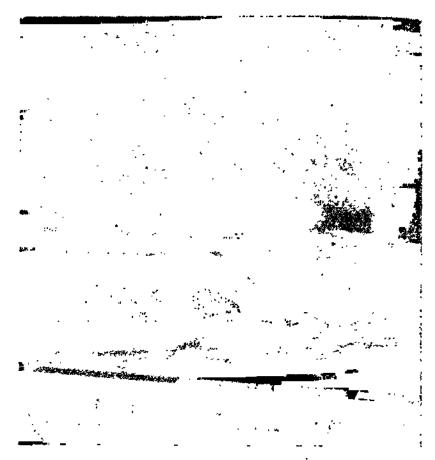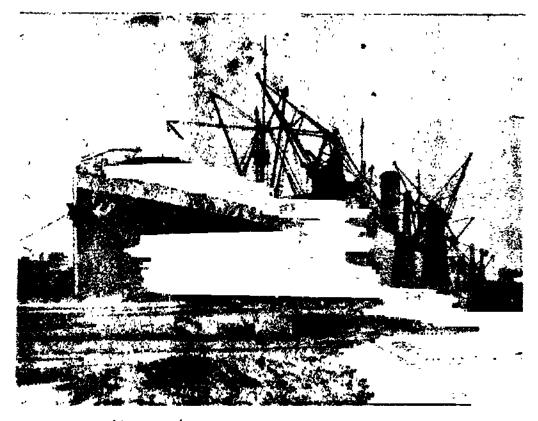
ایس - ایس ڈپلومٹ نامی جہاز جسے ۱۳ ستمبر کو ایمڈن نے خلیج بنگال میں غرق کر دیا ہے

ساحل دریا کا ایک منظر آتشیں جسمیں کراسن تیل کے ایک جلتے ہوئے تالاب کے شعلے نظر آرہے ہیں

کراسن تیل کا آخری تالاب جس سے قیامت خیز شعلے بلند ہو رہے ہیں

فلسفۂ

الحـــــــرب

(اسباب و موثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(۲)

(عقلی غارتگری)
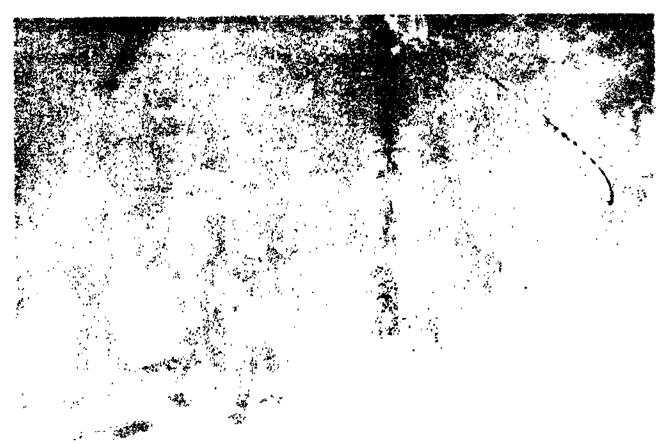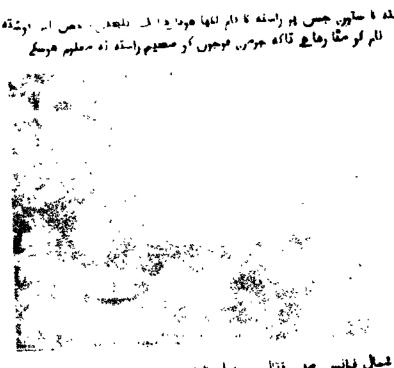
اگرچه هر جنگ بلکه معمولی شورش بهي ان تمام نتائج کو لازمي طور پر پیدا کردیتی ہے جنکی طرف گذشته صحبت میں هم ایک سرسری اشارہ کرچکے هیں - لیکن جنگ کے اشتداد و ضعف کے ساتهه ان نتائج میں بهی مد و جزر هوتا رهتا ہے - یعني جنگ کا حمله حس قوت کے ساتهه جسم و مادہ پر هوگا ' اوسي شدت کے ساتهه عقل و روح بهی اوس سے متاثر هوگی - اگر جنگ نے سر میں ایک معمولی سی ٹهوکر لگادی تو دماغ میں بهی خفیف سي جنبش پیدا هوگی - تاهم جس طرح هر جنگ چهرۂ کائنات کو کچهه نه کچهه ضرور زخمی کر دیتی ہے ' اوسی طرح همارا دماغ بهي اوسکے حمله سے کلیتاً محفوظ نہیں رہ سکتا -

اسلیے جبکه هم بیش قیمت خون ' اور خون سے زیادہ عزیز "دینار سرخ" کی بربادي پر ماتم خوانی کرنے کیلیے صف ماتم بچهاتے هیں ' تو همکو اپنے سرمایه عقل و هوش کي تباهي پر بهي ایک حلقۂ ماتم قائم کرنا چاهیے - نتائج مجموعي طور پر همارے پیش نظر هیں ' اور وہ همارے سامنے عالم عقل و روح کی بربادي کا ایک عبرت خیز منظر پیش کرتے هیں - معرکه کارزار کے گرم هونے کے ساتهه هي هماري عقل اس قدر اندهی هوجاتی ہے که تناقض و تباین کے بدیہی امتناع کو بهی ممکن سمجهنے لگتی ہے !

کبهی روایت و درایت کے تمام اصول اوسکے لیے بیکار هو جاتے هیں - ایک شخص کو کسی جزئي فرو گذاشت کي بنا پر بدنام کرتی ہے تو اوسکے تمام فضائل و مناقب سے آنکهه بند کرلیتی ہے - ایک شخص کو اس مبالغه آمیز طریقه سے شہرت دیتي ہے که اوسکو کبهی فرشته اور کبهی دیو بنادیتی ہے - وہ میدان جنگ میں تمام نظام اخلاق کو درهم برهم کر کے وحشت و بہیمیت کی تجدید کرتی ہے - کبهی کبهی مفید نتائج بهی پیدا کرتی ہے ' تاریخ کو محفوظ رکهتی ہے ' ادبی لٹریچر کو ازبر یاد کرادیتی ہے ' مردہ قالبوں میں شجاعت اور بہادري کی روح پهونکتی ہے ' لیکن یه فضائل بهي اختیاری نہیں هوتے - محض اضطراری هوتے هیں ' اور ان میں بهي حد اعتدال سے آگے بڑھ جاتی ہے -

بہر حال جنگ همارے دماغ میں ایک تلاطم ' ایک طوفان ' ایک مد و جزر کا عالم پیدا کردیتی ہے - اسلیے جو چیز همکو ٹهوکر سے بچا سکتی تهي وہ خود متصل ٹهوکریں کهانے لگتي ہے - پس همکو زمانۂ جنگ میں صرف اپنی جیب هي کو نہیں ٹٹولنا چاهیے - بلکه دماغ کو بهي که اوس میں کیا آیا اور اوس سے کیا گیا ؟

زمانۂ جنگ میں جان و مال کا جو نقصان هوتا ہے ' وہ اسقدر بدیہی ہے که همکو اوسکے علل و اسباب کي تحقیق و تفتیش کیلیے غور و فکر کی ضرورت نہیں ' لیکن دماغ کي حالت اس سے بالکل مختلف ہے - وہ اپنے تمام سرمایه کو کهودیتا ہے مگر خود اوسکو خبر نہیں هوتی - همارے سامنے همارا خزانۂ عقل لٹتا ہے لیکن هم اس تهي کو اپني آنکهوں سے نہیں دیکهتے -

لیکن عقلي نقصانات کی فہرست مرتب هوچکي ہے ' اور وہ همارے سامنے ہے ' اسلیے همکو ان اسباب کا بهي پته لگانا چاهیے جو اس سرمایه محفوظ کو دفعتاً سمیٹ لیتے هیں - اسکے لیے همکو چند مقدمات مرتب کرلینے چاهئیں - جنکي تفصیل حسب ذیل ہے :

(جماعت کی تعریف اور اوسکے خصایص امتیازی)

(۱) عام طور پر چند اشخاص کے اجتماع پر جماعت کا اطلاق کیا جاتا ہے اگر ایک وسیع میدان - یا ایک وسیع سڑک پر سو دو سو آدمی جمع هوجائیں تو عام لوگ اس بهیڑ پر جماعت یا فرقے کا اطلاق کرنے لگتے هیں ' لیکن فلسفه نے جماعت کي ایک نئی ترتیب قائم کی ہے - جماعت کي ترکیب کے لیے اشخاص کا اجتماع ضروري نہیں ہے ' صرف دماغ اور خیال کا رابطۂ اتحاد کافی ہے - اگر ایک لاکهه آدمي شانے سے شانه ملاکر کسي پر فضا میدان میں کهڑے کردیے جائیں لیکن انمیں کسی قسم کا دماغي اشتراک نہو تو انپر جماعت کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا - برخلاف اسکے اگر چار آدمي ' مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے ایک ایک گوشے پر الگ الگ کهڑے هوجائیں ' لیکن انمیں توافق خیال و عقائد نے رابطه اتحاد پیدا کردیا هو ' تو وہ ایک حقیقي جماعت هیں !

پس جماعت کو صرف دماغ هي مرتب کرسکتا ہے - یه کام هاتهه پانوں کے بس کا نہیں ہے - البته یه اشتراک دماغي کبهی کبهي اجسام میں بهی اتحاد و ائتلاف پیدا کردیتا ہے ' اسلیے متحد الخیال لوگ ایک جگه جمع بهی هوجاتے هیں - دنیا کي رنگین صحبتیں ' دنیا کے دلچسپ جلسے ' دنیا کي مفید کانفرنسیں ' انہیں متحد الخیال لوگوں کے اجتماع کا نتیجه هوتي هیں - لیکن یه اجتماع جماعت کي حقیقت میں داخل نہیں ہے بلکه بالکل عارضي ہے - یهي وجه ہے که جاپان کا ایک سوشیالسٹ اپنے آپکو روس کے سوشیا لسٹوں کي جماعت میں داخل سمجهتا ہے ' حالانکه اوسنے اونلوگوں کي صورت بهی نہیں دیکهي ہے - تاهم اشتراک دماغ و اجتماع اجسام میں ایک قسم کا مخفي رابطه ضرور ہے - چند آدمی ایک جگه رهتے رهتے متحد المذاق هوجاتے هیں - متحد المذاق لوگ خود بخود ایک جگه جمع هوجاتے هیں لیکن اونکو دماغ هي نے ایک کیا ہے -

(۲) پس جماعت چند دماغوں ' چند خیالات ' اور چند عقائد کے عقلی مجموعه کا نام ہے - لیکن جسطرح چند مادي اجزاء کے انضمام و ترکیب سے ایک جدید حقیقت عالم وجود میں آتی ہے ' اور ان اجزاء کے تمام خواص و کیفیات سابقه کا استحاله ایک جدید کیفیت میں هوجاتا ہے - آکسیجن اور هیڈروجن ملکر پاني کی صورت اختیار کرلیتے هیں - اور حالت انفراد میں اونکے جو خواص و اعراض تهے ' وہ ایک نئي کیفیت میں متبدل هوجاتے هیں - بعینه اسی طرح چند دماغوں کي ترکیب و انضمام سے ایک مستقل دماغ پیدا هوجاتا ہے جسکے قواے عقلیه فرد کے دماغ سے بالکل مختلف هوتے هیں - ترتیب و انضمام سے پہلے ان دماغوں میں ایک ارسطو کا دماغ تها - دوسرا افلاطون کا - تیسرا ایک مجنون شخص کا - اور چوتها ایک نہایت بلید الطبع آدمی کا ' لیکن اب اشتراک و اتحاد نے ان تمام مختلف العقل دماغوں کو ایک کردیا ہے ' اور اس مجموعه میں شامل هوکر ارسطو اور افلاطون کے مخصوص قواے دماغي بالکل فنا هوگئے هیں - اب همکو اس مجموعه دماغ میں ارسطو و افلاطون کي اوس مخصوص قوت فکریه کی تلاش نہیں کرني چاهیے جسنے فلسفۂ مشائیه و فلسفه اشراقیه کی مستقل شاخوں کو قائم کیا تها - همکو اس مجموعه میں اوس مجنون اور بلید الطبع شخص کے تمسخر انگیز خیالات کا پته بهي نہیں ملسکتا "

ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس ! !

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک منظر عمومی

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک دوسرا منظر جسمیں فوج جمع ہو چکی ہے

روسی وسائل سفر و ارتحال کا منظر عمومي یعنی جرمن سرحد سے روسی
پولینڈ کے دارالسلطنت وارسوا تک جانے والی لائن جس پر
جرمن فوجوں نے قابض ہونیکي کوشش کي تھي

روسي لشکرکي ایک عجیب و غریب فوج جس
کا کام یہ ہے کہ اثناء جنگ میں جب سامان
غذا کي قلت ہو تو شکار کرکے گوشت
وغیرہ بہم پہنچائے

بنا پر توهم میں عموماً مبتلا نظر آتے هیں - لیکن جماعت عموما ضعیف الدماغ هوتي ہے - جماعت میں شامل هوکر ارسطو اپنے بهترین دماغ کي خصوصیات کهو دیتا ہے -

جماعت کي دماغي حالت بالکل عورتوں سے مشابه هوتي ہے - یهي رجه ہے که وہ اس قسم کے توهمات میں مبتلا هو جاتي ہے - یه آج جو لوگ کلکته سے بهاگ رہے هیں' وہ اسي سریان خیال کي ایک بهتي هولي مرج هین !

جماعت میں جو مخصوص اوصاف پیدا هوجاتے هیں' اونکا باعث بهي سریان خیال هي ہے - ایک فرد جماعت میں شامل هوکر دوسرے افراد کي شرکت سے ایک جدید طاقت حاصل کرلیتا ہے - جسطرح مسمریزم کا عمل انسان کي اصلي قوت شاعرہ کو فنا کرکے ایک جدید قوت شاعرہ پیدا کر دیتا ہے جس سے عجیب و غریب افعال سر زد هوتے هیں ' اسیطرح افراد کے باهمي تاثیر و تاثر سے ایک برقي رو پیدا هوجاتي ہے جسکو سریان خیال یا عدوي کهتے هیں - یهي سریان خیال جماعت کے عقائد و خیالات اور مقاصد و اغراض کو متحدہ کر دیتا ہے ' اور اوس سے ایسے عجیب و غریب افعال صادر هونے لگتے هیں جو شخصي حالتوں میں بالکل محال تھے - اوسکے تمام عقائد بدل جاتے هیں ' اوسکا قدیم نظام اخلاق درهم برهم هوجا تا ہے' اوسکے عوارض شخصیه سلب هوجاتے هیں - جماعت میں شامل هوکر بزدل بهادر هوجاتا ہے ' بخیل فیاض ' بنجاتا ہے ' ضعیف غیر معمولي قوت حاصل کرلیتا ہے - مادي اصول کي بنا پر جو چیز جس قوت سے ابهرتي ہے' اوسي قوت سے دبتي بهي ہے - زمانۂ جنگ میں مذهبي عقائد' وطني جوش' اخلاقي محاسن' ادبی لٹریچر' غرضکه هر چیز میں ابهار پیدا هوجا تا ہے- اگر کسي قوم نے ان کو دبا دیا تو وہ همیشه کیلیے دب جاتے هیں- اگر ابهار دیا تو همیشه کیلیے ابهر جاتے هیں - جنگ میں جو انقلاب عام پیدا هو جاتا ہے' وہ اسي سریان خیال کا نتیجه ہے -

اگرچه برقي رو اور عمل مسمریزم کي طرح سریان خیال کي کولي توجیه و تعلیل نهیں کي جاسکتي - تاهم وہ ایک فطرتي چیز ہے' اور انسانوں سے لیکر حیوانات تک میں موجود ہے - بکریوں کے ریوڑ میں ایک بهیڑیا گهستا ہے ' ایک بکري اوسکو دیکهکر بهاگتي ہے - دوسري بکریوں کو اسکی خبر نهیں هوتي ' مگر بهاگنے میں سب کي سب اوسکي شریک هوجاتی هیں : اردو میں بهیڑیا چال ایک عام محاورہ ہے- کسی خطرے کي حالت میں ایک گهوڑا هنهناتا ہے' تمام گهوڑوں کے کان کهڑے هوجاتے هیں - انسانوں میں تقلید کا مادہ بهي اسي سریان خیال نے پیدا کیا ہے - سریان خیال جسم پر بهي اثر ڈالتا ہے- طبي تجارب سے ثابت هوگیا ہے که جو ڈاکٹر پاگلوں کا علاج کرتے هیں' وہ کبهي کبهي خود بهی پاگل هوجاتے هیں -

سریان خیال کیلیے جماعت کا ایک جگهه مجتمع هونا بهي ضروري نهیں - وہ ایک سیلاب ہے جو خود بخود هم تک پهونچتا ہے سنه ۱۸۴۸ع میں پیرس میں جو شورش انقلاب هولي' اوس نے چند هي دنوں کے اندر تمام یورپ کو گهیر لیا-

جماعت کے تمام وحشیانه افعال کا وهي مصدر ہے - انسان کو کسي فعل سے صرف لعنت و ملامت اور روک ٹوک کا خیال باز رکهتا ہے' لیکن سریان خیال جماعت کو متحد الافکار بنا دیتا ہے ' اسلیے محض ایک فرد کسي دوسرے فرد کو روک ٹوک نهیں سکتا - اسی کا نتیجه ہے که جماعت جو کچهه چاهتي ہے کر ڈالتي ہے ' اور اوسکو کسي قسم کي ندامت نهیں هوتي - خود هر فرد کي اخلاقي قوت حاسه فنا هوجاتي ہے - دوسرے افراد روک سکتے تھے ' لیکن وہ بهي اسي مرض میں مبتلا هیں ' ایسي حالت میں اندهوں کو کون راسته دکها سکتا ہے ؟

بعض ڈاکٹروں نے تجربه سے ثابت کیا ہے که زمانه جنگ میں تمام قوم بالخصوص فوج ایک طرح کے جنون میں مبتلا هوجاتي ہے - ممکن ہے که یه سریان خیال کی غلط تعبیر هو ' یا اس هیجان دماغی نے حقیقی جنون پیدا کردیا هو -

شاید کسیکو خیال هو که جماعت بهت سے مفید کام بهي کرتي ہے' وہ جدید مذاهب کي بنیاد ڈالتي ہے ' قدیم عقاید کو محفوظ رکهتي ہے ' آزادي کا سنگ بنیاد رکهتي ہے ' عزت کا جهنڈا بلند کرتي ہے' مظلوموں کي حمایت کیلیے جان تک - دینے سے دریغ نهیں کرتي یه تمام کام کسي قوت شاعرہ سے انجام نهیں پا سکتے - ان میں تو ایک لا زوال روح حیات پائي جاتي ہے - لیکن در حقیقت یه خیال صحیح نهیں ہے - کسي عمل کا مفید هونا اس بات کي دلیل نهیں هوسکتا که وہ کسي بیدار دماغ کي قوت فکریه کا نتیجه ہے -

دنیا کا نظام تمامتر قواے غیر شاعرہ هی کے اشاروں پر چل رها ہے - آفتاب کي حرارت' ماهتاب کی روشني' دریا کي رواني' هوا کے جهونکے' دنیا کیلیے کسقدر مفید هیں ؟ لیکن کیا یه ذي شعور هستیاں هیں ؟ خون مادہ حیات ہے ' لیکن وہ همارے رگوں میں اندها دهند دوڑتا پهرتا ہے - عمل هضم پر مدار زندگی ہے ' لیکن قوت هاضمه میں خود حس و ادراک نهیں ہے -

سب سے بڑهکر یه که قوی دماغوں پر مسمریزم کے عمل کا بهت اثر هوتا ہے - جماعت خود تو ضعیف الدماغ هوتی ہے ' اور اسیلیے سریان خیال کی رو کی لپیٹ میں آجاتي ہے ' لیکن اوسکا لیڈر ایک بیدار دماغ آدمي هوتا ہے ' اسلیے وہ اپنی حس و ادراک کو محفوظ رکهتا ہے - جماعت سے یه تمام مفید کام وهي لیتا ہے -

جماعت صرف کام کرنا جانتي ہے - اوسکو نفع و نقصان سے بحث نهیں هوتي - عظیم الشان عمارتوں کو مزدور بناتے هیں لیکن عمارت کا نقشه دوسرے دماغ کا نتیجه هوتا ہے - مزدور اوسکے حسن و قبح سے نا واقف هوتے هیں -

بهر حال جماعت دماغ رکهتي ہے ' مگر وہ عقل و شعور سے خالي هوتا ہے - لیکن سوال یه ہے که جماعت میں داخل هو کر افراد کي حالت میں ایسا عجیب و غریب انقلاب کیوں پیدا هو جاتا ہے ؟ بظاهر یه ایک نهایت تعجب انگیز بات ہے که ارسطو کبهي کبهي مجنوں بهی هوجاتا ہے ' اور ایک بلید الطبع شخص افلاطون کي خصوصیات ذهنیه سے متصف هو سکتا ہے - حضرت ابوبکر رضی الله عنه کی متانت ' سنجیدگي اور حلم و وقار ضرب المثل ہے - لیکن صلح حدیبیه میں اونکي زبان سے بهي بعض سخت کلمات نکل جاتے هیں -

کیا یه دنیا کا کولي مستثنی واقعه ہے ؟ کیا یه کسي مادي اصول کے تحت میں داخل نهیں هو سکتا ؟ دنیا جن موثرات خارجیه سے لبریز ہے ' اور وہ دنیا پر جس طرح جابرانه حکومت کر رہے هیں ' اونکے پیش نظر رکهه لینے کے بعد یه انقلاب بهی نظام مادي کے تحت میں آسکتا ہے - وہ کتنا هي عجیب و غریب هو لیکن کوئی معجزہ نهیں ہے جسکی تعلیل و توجیه نه کي جاسکے' اور هماري آیندہ صحبت بهت سے اهم سوالوں کا جواب دیگی -

جو کبھی کبھی همارے لیے ظرافت کا سامان مہیا کرتے تھے - اب ایک مستقل دماغ اور جدید خیالات کا سلسله پیدا هوگیا ہے - یہی دماغ ہے جسکو جماعت کا دماغ ' اور یہی خیالات هیں جنکو جماعت کا علم و عقیدہ کہا جاتا ہے - اگر اس دماغ نے اپنے اندر مجنونانه کیفیات پیدا کرلی هیں ' تو سمجھنا چاهیے که ارسطو اور افلاطون بھی مجنون هوگئے هیں' اور اگر یه دماغ ارسطو و افلاطون کے قواے عقلیه کا مرکز ہے ' تو یقین کرلینا چاهیے که کبھی کبھی بعض مجنوں اور بلید الطبع اشخاص بھی ارسطو و افلاطون هوجاتے هیں -

(هیئۃ اجتماعیه کا دماغی اضطرار)

(۳) لیکن چند دماغوں کی ترکیب سے جو مستقل دماغ پیدا هوتا ہے ' وہ اگرچه کبھی کبھی ارسطو و افلاطون کے نتائج فکریه سے بھی لبریز هوجاتا ہے ' لیکن اکثر خواب پریشاں هی دیکھا کرتا ہے - اوسکے پرزے اپنے قابو میں نہیں رهتے بلکه اضطراری طور پر خود بخود کسی اندرونی برقی طاقت سے چلتے رهتے هیں اور کبھی نہیں تھکتے - بلکه همیشه جدید موثرات کے لیے منتظر و آمادہ رهتے هیں -

مادہ جسقدر صورت کے قبول کرلینے کیلیے آمادہ هوگا' اوسیقدر صورت کا شکل آسانی کے ساتھه عمل میں آئیگا - جماعت کا دماغ بھی موثرات کیلیے منتظر و مستعد رهتا ہے - اسلیے وہ هر قسم کی غلط افواهوں اور متناقض خبروں کو قبول کرلیتا ہے - وہ جدت چاهتا ہے - حقیقت سے اوسکو غرض نہیں هوتی - بھوک اچھی اور بری غذا میں تفریق و امتیاز نہیں کیا کرتی - جماعت کا دماغ بھی جوع البقر مرض میں مبتلا رهتا ہے' اسلیے هر قسم کی غذا کو بآسانی هضم کرلیتا ہے - یہی وجه ہے که قدیم لٹریچر میں جو عجیب و غریب قصے مذکور هیں' اونکو جماعت هی کے دماغ نے حسن قبول کا خلعت عطا کیا ہے !

(سفر بے مقصود)

انسان کو صرف نتائج هی جادۂ اعتدال پر لے جاتے هیں - اگر آپ کو بازار میں سودا خریدنا ہے تو آپ اوس سڑک کو ڈھونڈھینگے جو بازار کی طرف بخط مستقیم جاتی ہے ' لیکن اگر آپ آوارہ گردی کیلیے نکلے هیں تو آپ کیلیے هر سڑک مساویانه حیثیت رکھتی ہے - لیکن جماعت نہایت مختلف الاجزاء لوگوں سے مرکب هوتی ہے ' وہ متعدد الخیال هوتی ہے ' لیکن اس اتحاد و اتفاق کا اکثر کوئی حقیقی مقصد نہیں هوتا - اسلیے اونکا دماغ همیشه آوارہ گردی کرتا پھرتا ہے : فی کل واد یهیمون - آوارہ گرد لوگ همیشه سرعت کے ساتھه قدم اوٹھاتے هیں' اسلیے جماعت کا دماغ بھی عموماً مبالغه اور غلو و اغراق کی طرف مائل رهتا ہے اور مختلف دماغوں کی ترکیب سے اوسکی اغراق پسندی کی قوت میں اور اضافه هوجاتا ہے - وہ هرچیز میں مبالغه پیدا کرتی ہے - خبرونکی اشاعت نہایت مبالغه انگیز طریقه سے کرتی ہے - ایک شخص کی تعریف کرتی ہے تو اطراء اوسکا لازمی جزء هوتا ہے - هجو پر آمادہ هوتی ہے تو انسان کو چارپایا بنا دیتی ہے - کسیکی دوستی کرتی ہے تو اس شدت کے ساتھه که تمام جذبات بغض و حسد کو بھول جاتی ہے دشمن هوتی ہے تو پھر قدیم عهد مودت اوسکو یاد نہیں رهتا - ایسی حالت میں وہ بد اخلاق بھی هوجاتی ہے ' خون اوسکے نزدیک پانی کے برابر هو جاتا ہے - مسجد اور بت خانے میں وہ بالکل تفریق نہیں کرتی - کبھی لوٹتی ہے ' کبھی آگ لگاتی ہے ' کبھی خون بہاتی ہے ' کبھی عظیم الشان عمارتوں کو منہدم کردیتی ہے - ایسی حالت میں اوسکی قوت جسمانی میں بھی اضافه هوجاتا ہے - پلوں کو توڑ دیتی ہے ' پہاڑوں کو مسمار کردیتی ہے ' عظیم الشان دریاوں کو دم بھر میں عبور کر جاتی ہے !

(تحریف و تمسیخ صور و افکار)

کبھی کبھی اوسکی یه مبالغه آمیزی ایک نیا قلب بدلتی ہے - یعنے جب واقعات میں اغراق کا کوئی جدید پہلو نہیں پیدا کرسکتی تو اونکو مسخ کردیتی ہے - زمانۂ قدیم کی جنگجو قوموں کے خوفناک چہرے ' اونکے عظیم الشان هتهیار ' اونکے فن جنگ کے عجیب و غریب کرتبوں کی داستانیں ' هم آج تمسخر انگیز سمجھتے هیں - لیکن در حقیقت وہ بالکل اصلیت سے خالی نہیں هیں البته جماعت کے دماغ نے اون کو همارے سامنے مسخ شدہ صورت میں پیش کیا ہے ' اسلیے اونکے اصلی خط و خال همارے نظروں سے چھپ گئے هیں -

(۴) یه ممکن تها که اوسی زمانے میں یه مصنوعی پردے هٹا دیے جاتے اور دنیا ان واقعات کی اصلی صورت دیکھه لیتی - لیکن جماعت جس عالمگیر مرض میں مبتلا هوتی ہے ' وہ متعدی هوجاتا ہے ' وہ ایک هی کان سے سنتی ہے ' ایک هی آنکھه سے دیکھتی ہے' ایک هی دل سے یقین کرتی ہے' اسلیے ایک شخص جو کچھه کہتا ہے ' پوری جماعت کی زبان سے کہتا ہے ' اور هر شخص اوسکا اوسیطرح یقین کرتا ہے جسطرح کہنے والا اوس پر ایمان لایا تها -

(چند مثالیں)

واقعات سے اسکی متعدد مثالیں فراهم کی جاسکتی هیں - فرانس میں سوء اتفاق سے دو لڑکیاں ڈوب گئیں - لاش نکالی گئی تو چند شخاص نے انکی شناخت کی - مزید توثیق کےلیے بہت سے لوگوں کی شہادت لیگئی اور هر شخص نے ارنکی تائید کی - انسپکٹر پولیس نے اونہی لوگوں کی شہادت پر اونکی تجہیز و تکفین کا حکم دیدیا -

لیکن چند هی دنوں کے بعد معلوم هوا که وہ لڑکیاں زندہ هیں ' اون میں اور ڈوبنے والی لڑکیوں میں صرف معمولی مشابہت تهی جس نے ایک جماعت کو دھوکے میں ڈالدیا -

اسی طرح ایک لڑکے نے ایک دوسرے لڑکے کی لاش کی شناخت کی تهی ' اور بہت سے لوگوں نے اسکی شناخت پر یقین کو لیا تها ! اس واقعه کی عام طور پر شهرت هوئی تو ایک عورت روتی پیٹتی آئی که " وہ میرا هی لڑکا تها " لاش کے اوپر سے کپڑا اوتار کر دیکھا گیا تو اوسکے پیشانی میں ایک زخم تها ' اوسکو دیکھکر عورت اور چلائی: "بے شک' یہی میرا لڑکا ہے - وہ تو مہینوں سے گم تها ' چند لوگ اوسکو پکڑ لے گئے اور قتل کرڈالا " اس عورت کے اور عزیز و اقارب بھی آے - اونھوں نے بھی کہا که " بیشک یه وهی لڑکا ہے " جس مدرسه میں تعلیم پاتا تها اوسکے مدرس سے بھی شناخت کرائی گئی - اوس نے بھی اوسکے گلے کے تعویذ کو دیکھه کر کہا که " یه وهی ہے - اسکے تعویذ کو میں خوب پہچانتا هوں "

لیکن بعد کو معلوم هوا که یه تمام شہادتیں غلط تهیں - وہ شہر بوردو کے کسی شخص کا لڑکا تها - وهیں مقتول بھی هوا تها' اُس عورت کے لڑکے سے اُسے بھی تعلق نہیں ! !

(سریان خیال)

جماعت کے اس دماغی مرض کا نام سریان خیال ہے - پہلے ایک دماغ دو چیزوں کی خفیف مشابہت سے ایک غلط خیال پیدا کرتا ہے - پھر تمام جماعت اندھا دھند اوسکا یقین کرلیتی ہے - دریا میں کنکری پھینکنے سے ایک چھوٹا سا دائرہ پیدا هوجاتا ہے جو رفته رفته پھیل کر تمام سطح آب کو محیط هو جاتا ہے - بعینه اسی طرح جماعت میں ایک شخص ایک خیال قائم کرتا ہے ' جسکو جماعت کے دماغ کی کارروائی عام کردیتی ہے - یہی وجه ہے که جماعت کی تمام روایتیں غلط هوتی هیں ' یا کم ازکم قابل اخذ و قبول نہیں هوتیں - سریان خیال کا اثر ضعیف العقل لوگوں پر شدت کے ساتھه پڑ

مراکب بحریۂ مخفیہ ! آلات وسلاسل ناریہ و متصادمہ تحت البحر !

تحت البحر سب میرین کشتیاں بحری ایجادات میں سب سے آخری اور سب سے زیادہ خوفناک و بے خطا ایجاد ہے - حال میں ان کشتیوں نے بحری سرنگو
اور تباہ کن گولوں کے ملحمد ہولناک نقصان پہنچائے ہیں - برطانیہ کے تین جنگی جہازوں کو پانچ جرمن تحت البحر کشتیوں نے پچھلے ہفتے بالکل
تباہ کردیا - یہ تصویر دو انگریزی تحت البحروں "کلاس" نامی کی ہیں، جو بحر شمال میں تباہ کن سلسلے پھیلا رہی ہیں -

اس تصویر میں واضح کیا ہے کہ تحت البحر کیونکر اپنا ہولناک کام انجام دیتی ہے ؟ یہ ایک بندرگاہ ہے جہاں دشمن نے
ساحلی دفاع کے انتظامات کیے ہیں - اچانک ایک تحت البحر کشتی پہنچی اور سطح سمندر کے نیچے چلی
گئی - اوپر کا سیاہ حصہ سمندر کی سطح ہے اور کشتی سمندر کے نیچے بندرگاہ کی طرف جا رہی ہے - سامنے
ایک گولہ لٹک رہا ہے جسے قریب تر ہوکر اسنے بندرگاہ کی جالی کے پاس رکھدیا اور پیچھے ہٹکر آپکے
دہنے جانب چلی آئی، اور چپ چاپ مقیم ہوگئی - اب یکایک وہ پھٹ کر تمام ساحلی دفاع کے
استحکامات کو فنا کردیگا !

جزیرۂ ہلیگو لینڈ

آغاز جنگ سے جرمنی کے اس عجیب و غریب چھوٹے سے جزیرہ کا بارہا ذکر آچکا ہے جسے بے حقیقت سمجھکر انگلستان نے اپنے موجودہ حریف کے حوالے کردیا
تھا - پچھلے دنوں اسکے قریب ایک بحری معرکہ بھی ہوچکا ہے جسمیں انگریزی جہازوں کو کامیابی ہوئی - اس موقع میں پورا جزیرہ مع اپنے استحکامات
کے دکھلایا گیا ہے : ۱ ہوائی جہاز کا اسٹیشن ہے - ۲ قلعہ ہے ۳ اور ۸ اور ۴ بحری سرنگوں کے مراکز ہیں - ۵ وہ مقام
ہے جہاں معرکہ ہوا تھا - ۶ ہوائی رصدگاہ اور توپ خانہ ہے - ۷ بحر شمال کی برطانی رصد کی جانب ہے -

تاریخ و عبر

ریوتــر ایجــنسی

تاریخ تاسیس و اشاعة

ریوٹر ' جسکا نام آج ہر اخبار بیں کي زبان پر ہے ' خبر رسانی کي ایک عظیم الشان کمپنی ہے - اگرچہ ریوٹر ایک جرمن لفظ ہے مگر اس کمپنی کو جرمنی سے کوئی تعلق نہیں - یہ خالص انگریزی کمپنی ہے ' اور کرۂ ارضي کے تمام بحر و بر میں اسکے خاص ایجنٹ موجود ہیں جو ہر قسم کے واقعات کي مرکز کو اطلاع دیتے رہتے ہیں -

اسکا بانی " جولیس ریوٹر " پروشیا کا ایک نوجوان یہودی تھا - جب ٹیلیگراف کي ایجاد کا اعلان ہوا تو اسے خیال آیا کہ اس ایجاد سے اخباروں کو بہت مدد ملسکتي ہے -

یہی خیال تھا جو سنہ ۱۸۴۹ ء میں ایک کمپني کی شکل میں ظاہر ہوا - اس نے بہ مقام لاشاپل (جرمنی) ایک کمپنی قائم کي ' جسکا مقصد یہ قرار دیا کہ مختلف مقامات سے تجارتي اور مالي خبریں فراہم کر کے لوگوں کے پاس بھیجی جائیں - اس وقت ٹیلیگراف کا سلسلہ بہت کم مقامات پر تھا - اسلیے خبریں بسا اوقات ریل کے ذریعہ اور کبھي کبھي نامہ بر کبوتروں کے ذریعہ فراہم کرنا پڑتی تھیں -

چند روز کے بعد وہ لندن چلا آیا اور یہاں آ کے اس نے سنہ ۱۸۵۱ ء میں اپنی مشہور عالم کمپنی از سر نو قائم کی - لندن میں جو کمپنی اس نے قائم کی تھی ' اس نے اپنا دائرۂ عمل صرف تجارتي اور مالی خبروں تک محدود رکھا تھا - اس کي کمپني سے خبریں خریدنے والے زیادہ تر یوناني تاجر تھے ' جنکو دریاے ڈینوب سے گیہوں کي روانگي کے متعلق خبروں کي خاص طور پر ضرورت رہا کرتی تھی -

مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ریوٹر نے محسوس کیا کہ اگر تمام انگریزی اخبارات کو ہر قسم کی خبریں پہنچانے کا انتظام کیا جاے تو اس میں کامیابی کے بہت مواقع ہیں ' کیونکہ اسوقت تک تمام مقتدر انگریزي اخبارات کو خارجی خبروں کے لیے اپنے اپنے خاص نامہ نگار رکھنا پڑتے تھے -

اس زمانہ میں ایک اخبار " مارننگ ایڈور ٹائزر " کے نام سے نکلا کرتا تھا - ریوٹر نے اس اخبار کو کمپنی سے خبر لینے پر راضي کیا - " مارننگ ایڈور ٹائزر " خارجی خبروں کے لیے ۴۰ - پونڈ ماہوار دیا کرتا تھا - ریوٹر نے کہا کہ وہ خارجی خبریں صرف ۳۰ پونڈ ماہوار پر دیدیا کریگا - " مارننگ ایڈور ٹائزر " اور اسکے علاوہ چند اور اخباروں نے یہ نرخ منظور کرلیا -

وہ عظیم الشان کمپني ' جو آج دنیا کی سب سے بڑي خبر رساں کمپني ' ہے اسکا آغاز یہ تھا !

دوسرے سال ایجنسی کي خوش قسمتي سے اسکي اہمیت محسوس ہونے کا ایک عمدہ موقع پیدا ہوگیا -

جب مقام ٹیولریس میں آسٹرین سفیر کو نپولین سوم نے باریاب کیا تو نپولین نے اس سے کہا :

" افسوس ہے کہ میرے تعلقات آپکي حکومت سے جیسے عمدہ چلے تھے ویسے اب نہیں ' مگر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے آقا کو یہ اطلاع دیدیں کہ میرے خیالات میں کوئي تغیر نہیں ہوا ہے "

یہ الفاظ ۹ - فروری سنہ ۱۸۵۹ ء کو ایک بجے کہے گئے تھے مگر اسي دن ۲ بجے ٹائمز کے دوسرے ایڈیشن میں شائع ہوگئے - اس سے ایک طرف تو اسٹاک ایکسچینج میں تہلکہ پڑگیا دوسري طرف ریوٹر کا نام گھر گھر پھیل گیا -

اسکے بعد سے ریوٹر ایجنسی کي طرف اخبارات کی توجہ بڑھنے لگي ' اور وہي ایجنسي جو پہلے صرف یونانی تاجروں کو ڈینوب سے آنے والے گیہوں کي خبریں دیا کرتی تھي ' آج تمام دنیا کي خبریں عالم صحافت کے ایک بڑے حصہ کو دے رہی ہے ' اور اپنے نامہ نگاروں کے جال سے تمام دنیا پر چھائی ہوئی ہے !

(طریق حصول انباء و اخبار)

ریوٹر ایجنسی جسقدر خبریں دیتی ہے ' اسکے متعلق یہ خیال کرنا صحیح نہوگا کہ وہ سب اسے اپنے خاص نامہ نگاروں سے ملتی ہیں -

جسطرح اسوقت ریوٹر ایجنسی انگلستان کی قومی خبر رساں ایجنسي ہے ' اسی طرح یورپ کي اکثر بڑي سلطنتوں میں انکی قومی ایجینسیاں موجود ہیں - فرانس کی قومی خبر رساں ایجنسي کا نام " هاواس " ہے - جرمنی میں " ولف " ہے - اٹلی کی ایجینسي کا نام " سٹیفانی " ہے - جاپان بھی ایک قومي ایجینسي بنانے والا ہے - اور ترکوں نے بھي ایک ایجنسي قائم کرلي ہے -

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ریوٹر کے نامہ نگار دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہیں - لیکن ظاہر ہے کہ واقعات و حوادث صرف بڑے شہروں ہي میں نہیں ہوتے اسلیے ریوٹر ایجینسي نے یہ انتظام کیا ہے کہ دوسري ایجینسیوں سے انکے ملک کے چھوٹے چھوٹے شہروں کي خبریں لےلیتي ہے ' اور اپنے نامہ نگاروں کو دیدیتی ہے - اسکے معاوضہ میں ریوٹر ایجینسی انکو خبریں دیتي ہے -

اس ایجنسي نے اب اپنے عمل کا دائرہ اور وسیع کرلیا ہے - خبر رساني کے علاوہ اب لوگوں کے پرائیوٹ ٹیلیگرام بھي بھیجتي ہے - چونکہ اسکے یہاں کا کوڈ سسٹم نہایت عمدہ ہے اسلیے ایجنسي اور کمپنی دونوں کو کفایت رہتي ہے - اسوقت تک جسقدر پرائیوٹ ٹیلیگرام بھیجتي ہے انکا روزانہ اوسط ایک ہزار ہے -

اس نے روپیہ کا کاروبار بھي شروع کر دیا ہے - ہر سال کروروں روپیہ اسکي معرفت لوگوں کے پاس آتا جاتا رہتا ہے - کمپني کا پہلا ڈائریکٹر بیرن ڈي ریوٹر تھا - اس نے سنہ ۱۸۹۹ میں انتقال کیا - اب ایجینسي کا موجودہ منیجنگ ڈائریکٹر اسکا لڑکا ہے -

اس ایجینسي کي اصلي خصوصیت یعنی جلد سے جلد اطلاع دینا اسوقت پوري طرح قائم ہے - اس نے ولیعہد آسٹریا کے قتل سراجیو کي خبر تمام ایجنسیوں سے ایک گھنٹہ قبل اور جہاز ایمپرس آف آیرلینڈ کے غرق ہونے کي اطلاع دو گھنٹہ قبل دي تھي -

حکایت موش و گربہ !

مسٹر چرچیل اولین خداوند بحریات برطانیہ
[فسٹ لارڈ اف ایڈمرلٹی]

جنہوں نے ۲۱ - سپٹمبر کو وانقیڈرں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوے کہا :
" اگر جرمن بیڑہ جنگ کیلیے نہ نکلے تو وہ اس طرح اپنی
پوشیدہ جگھوں سے نکالا جائیگا جیسے چوہے
سوراخوں سے نکالے جاتے ہیں ! "
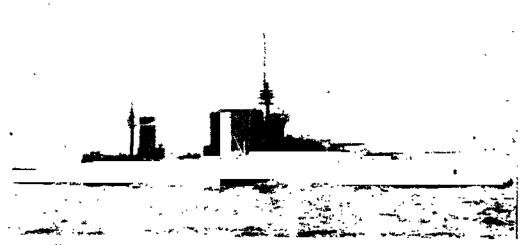
شیر برطانیہ کا ایک سب سے بڑا بحری نیستان: "کوئین میری"
جو نہر کیل کے چوہوں کو انکے پوشیدہ بلوں سے نکال کر
پرزے پرزے کردیگا !!
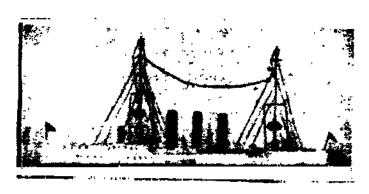
ایک شوخ چوہا "ایمڈن" جو ہندوستان تک چلا آیا
مگر عنقریب اپنی شوخی کی سزا پائیگا !

اولین جنگ فرانس و جرمنی

نتائج سیاسیه و اقتصادیه و عمرانیه

اولین جنگ فرانس و جرمنی نے دونوں سلطنتوں میں ایک عظیم الشان' ملکی' تمدنی' اور اقتصادی انقلاب پیدا کر دیا' جسکا پتو ان دونوں ملکوں کے ذرے ذرے میں نظر آتا ہے -

(فرانس)

(مردم شماری' رقبہ' مداخل و مصارف)

سنہ ۱۸۷۰ ع میں فرانس کا رقبہ ۲۲۲۷۰۰ میل مربع تھا' اور ۳۸۰۰۰۰۰۰ آدمی اوس میں آباد تھے' لیکن اس جنگ کے بعد اوسکا رقبہ ۲۰۷۰۵۴ میل ہو گیا' اور مردم شماری ۳۶۰۰۰۰۰۰ تک گھٹ گئی' کیونکہ سرحد فرانس کا ایک بڑا حصہ جرمنی میں منتقل ہو گیا' اور السیس اور لورین کے دو بڑے صوبے نکل گئے - سنہ ۱۹۰۶ ع تک اس تعداد میں صرف ۳۹۲۵۲۰۰۰ کا اضافہ ہوا تھا -

لیکن جرمنی کی مردم شماری میں جو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے' اوسکے لحاظ سے یہ اضافہ بمنزلہ صفر کے ہے -

سنہ ۱۸۶۵ میں فرانس کی مالی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ گنی تھی اور اسیقدر خرچ بھی تھا - لیکن گذشتہ سال اسکی مقدار ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ گنی تک پہونچ گئی -

سنہ ۱۸۷۰ میں فرانس پر ۵۰۰۰۰۰۰۰۰ گنی کا قرض تھا - لیکن گذشتہ سال میں اسکی مقدار ۱۲۵۷۲۸۷۰۰۰ تھی - پہلے اوسکا نظام سلطنت شخصی تھا' اس جنگ کے بعد اوسنے جمہوریت کا قالب اختیار کر لیا -

سنہ ۱۸۷۰ میں اسکی بری فوج ۲۵۰۰۰۰ پیدل اور ۹۲۰۰۰ سواروں سے مرکب تھی' لیکن جنگ کے زمانے میں پیدل سپاہیوں میں تقریباً دوگنے کا اضافہ کیا جا سکتا تھا' اور سواروں کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ تک پہونچائی جاسکتی تھی - توپچی ۱۶۰۰۰ تھے جنکی تعداد حالت جنگ میں ۴۰۰۰۰ تک ہوسکتی تھی -

سنہ ۱۸۷۰ میں فرانس کی بحری طاقت ۳۳ جہازوں کا مجموعہ تھی' جو مجموعی طور پر ۱۸۵۷۵ گھوڑوں کی طاقت رکھتے تھے' اور ۷۷۷ توپیں ان جہازوں پر نصب تھیں -

لیکن چالیس برس کے بعد اسکی کل بری فوج کی تعداد ۹۳۸۰۰۰ کردی گئی' اور بحری طاقت کو بھی زمانۂ حال کے رجحان بحری کے مطابق بڑی کوشش سے ترقی دی گئی ہے -

ڈریڈناٹ ۲۸' کروزر درجہ اول ۱۲' درجہ ثانیہ ۱۵ درجہ ثالثہ ۴۴ - ڈیسٹرایر (تباہ کن) ۸۰' تار پیڈو ۱۵ سب میرین (تحت البحر) ۷۰ -

(جرمنی)

سنہ ۱۸۷۰ ع میں پروشیا صرف ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا - جنگ کے بعد وہ ایک مستقل سلطنت بن گیا' اور جرمن کے تمام صوبے پروشیا کے ماتحت آگئے' اور داهیۂ سیاست لرنگ یعنی پرنس بسمارک کا اس جنگ سے یہی مقصد بھی تھا - اسکا رقبہ صرف ۱۳۷۰۰۰ میل مربع تھا' اب ۲۰۸۷۸۰ میل ہو گیا - پروشیا کی آبادی جنگ سے پہلے ۱۳,۰۰۰۰۰۰ آدمیوں سے بھی کم تھی' لیکن اب کل جرمنی کی آبادی ۶,۵۰۰۰۰۰۰ - اشخاص کی ہوگئی ہے - جن میں سے ۴۰۲۰۰۰۰۰ آدمی صرف پروشیا میں آباد ہیں - یعنی قتل و خون کی اس غارتگری سے صرف پروشیا کی مردم شماری میں تقریباً دوگنی تعداد کا اضافہ ہوگیا !!

سنہ ۱۸۷۰ ع میں جرمنی کی فوجی طاقت فرانس کے برابر بلکہ اوس سے بھی کم تھی - صرف ضرورت کے وقت اوس میں اضافہ ہو سکتا تھا - اوسکی فوجی طاقت اب بھی اسی قدر ہے' لیکن زمانہ جنگ میں اوسکی تعداد ترقی کر کے المضاعف ہوجاتی ہے -

سنہ ۱۸۷۰ ع میں اوسکی بحری طاقت جن اجزاء سے مرکب تھی' انکی مجموعی تعداد ۹۳ سے زیادہ نہ تھی - ان میں بڑے جہاز صرف ۱۰ تھے - جن میں ۲۵۰ توپیں تھیں' باقی چھوٹی بڑی مختلف قدیم عہد کی کشتیاں تھیں -

لیکن اسکے بعد جرمنی نے اپنی تمام قوت کو جنگ کے بری و بحری ساز و سامان میں صرف کرنا شروع کردیا' اور اس سرعت کے ساتھہ ترقی کی' جسکی نظیر تمام تاریخ عالم میں نہیں ملسکتی - اسکی ترقی محض تعداد نفوس و مراکب جنگ کی نہ تھی - بلکہ فن و صنائع جنگ و آلات جنگ کی' اور اسی وجہہ سے جسقدر وقت گذرتا گیا' اتنا ہی اسکا رعب جنگی اور استیلائے حربی تمام یورپ پر چھانے لگا - یہاں تک کہ چالیس برس کے بعد وہ جدید یورپ میں جنگ و طاقت کے ایک ہولناک عفریت کی شکل میں نمودار ہوئی' اور قواء دول کے توازن کی میزان اسکے ہاتھہ میں آگیا -

ساز و سامان جنگ میں اسکی بحری قوت ہمیشہ ایک راز سربستہ رہی ہے' اور کوئی صحیح اندازہ اسکے متعلق نہیں کیا جاسکا ہے - وہ معمولی شمار و اعداد جو خود برلن میں شایع ہوتے رہے ہیں اور جنکو عموماً اصلیت سے بہت کم سمجھا گیا ہے' انسے معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام عرصے میں اسکی بحری قوت ہر طرح ۲۵۰ جہازوں تک پہنچ گئی جن میں ڈریڈ ناٹ جہاز تقریباً ۶۰ - ۷۰ ہیں -

(دونوں سلطنتوں کا مقابلہ)

ان اعداد و شمار کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے کہ رقبہ اور آبادی دونوں کے لحاظ سے جرمنی نے جو ترقی کی اسکے مقابلے میں فرانس کی ترقی بہت حقیر ہے - سنہ ۱۸۷۰ ع میں جنگ سے پہلے فرانس کا رقبہ ۲۱۲۷۰۰ مربع تھا' صلح کے بعد ۲۰۷۰۰۰ میل ہوگیا - آبادی ۳۸۰۰۰۰۰۰ تھی - صلح کے بعد رقبہ میں جو کمی واقع ہوئی' اوسکے ساتھہ اس تعداد میں سے بھی تقریباً ۲.ملین آبادی اب لازمی طور پر گھٹ گئی' اور صرف ۳۶ ملین آدمی فرانس میں رہ گئے - جنگ پر نصف صدی گذر چکی ہے لیکن اب تک اوسکی آبادی میں ۳ ملین سے کچھہ ہی زیادہ کا اضافہ ہوا ہے -

لیکن جرمنی کی حالت فرانس سے بالکل مختلف ہے پہلے اوسکے تمام صوبے الگ الگ تھے' اب ایک ہوگئے - فرانس کے رقبہ مملکت کا ایک معتد بہ حصہ بھی اوس میں شامل ہوگیا' اسکے ساتھہ ہی اوسکی مردم شماری بھی قدرتی طور پر زیادہ ہوئی' اور ان تمام اسباب سے اوسکی آبادی مجموعی طور پر ترقی کر کے تقریباً سہ گونہ ہوگئی ہے - جنگ سے پہلے پروشیا کی آبادی کی تعداد صرف ۲۳۰۰۰۰۰۰ تھی' اب اوسکی آبادی ۴ ملین سے بھی زیادہ ہے - فرانس کی مردم شماری میں اضافہ نہ ہونے کا بڑا سبب اوسکی عیش پرستی اور بے اعتدالانہ تمدنی زندگی کے مضر نتائج ہیں - فرانس کا ہر عیش پرست انسان آزادہ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے' اور قدیم ازدواجی رسوم کی پابندی سے اکتا گیا ہے اسلیے اکثر لوگ سرے سے شادی کرتے ہی نہیں - بہت سے کرتے بھی ہیں تو اس شرط کے ساتھہ کہ معدود اولاد پیدا کی جائیگی - اسکے متعلق میاں بی بی میں ایک محکم معاہدہ ہوجاتا ہے اور اوسکے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کی جاتی ہے -

مراکب ہوائیہ متحیرہ ! منتہاء ترقیات فضائیہ حالیہ ! !

شپرہ نما ہوائی جہاز

یہ ایک تازہ ترین ایجاد ہے - چمگادڑ کی شکل کا ہوائی جہاز بنایا گیا ہے - ماہرین فن کا بیان ہے کہ ہوا کی ہر حالت پر اسے سب سے زیادہ قدرت حاصل ہوگی !
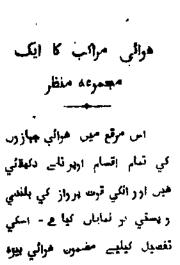
ہوائی مراکب کا ایک مجموعہ منظر

اس مرقع میں ہوائی جہازوں کی تمام اقسام ابہرتی دکھائی ہیں اور انکی قوت پرواز کی بلندی و پستی نمایاں کیا ہے - اسکی تفصیل کیلیے مضمون ہوائی بیڑہ صفحہ ۸ ملاحظہ ہو -

انگریزی مفتش مونو پلین (یعنی محض تفتیش کرنیوالا ہوائی جہاز)

انگریزی عسکری بائی پلین

یعنی فوج کے استعمال کا ہوائی جہاز جسمیں دو انجن ہیں نہایت قابل اطمینان ہے

، فرانسیسی قلعوں کے توپخانے زیادہ تر قدیم وضع کے ہیں -

دونوں سلطنتوں کے توپخانوں کے متعلق ایک سوال یہ بھی ہے کہ ضرورت کے وقت دونوں سلطنتیں جسقدر توپیں فراہم کرسکتی ہیں' انکی صحیح تعداد کیا ہے ؟' یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فرانس ابھی تک بیٹری میں چار توپوں کے طریقہ پر اڑا ہوا ہے - حالانکہ جرمنی کی ایک میدانی بیٹری مین ۶ توپیں ہوتی ہیں - یہ ظاہر ہے کہ ایک ۴ توپوں والی بیٹری ۶ توپوں والی بیٹری کا مقابلہ نہیں کر سکتی -

فرنچ صیغۂ جنگ نے جو اعداد و شمار شایع کیے ہیں، وہ یہ ہیں: " کہ فرانس کے پاس ۲۵۰۴ توپیں اور جرمنی کے پاس ۳۳۷۰ توپیں ہیں - اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ جرمنی سنہ ۱۹۱۷ تک بالکل خاموش رہے' اور اپنے سامان جنگ میں کوئی اضافہ نہ کرے تو اس صورت میں فرانس و جرمنی میں فرانس بہتر ہوگا - مگر اس فرض کی کوئی وجہ نہیں کہ جرمنی تین سال تک بلا وجہ خاموش رہیگی - اسکے علاوہ اسکے پیش نظر توپوں کی ایک اور وضع ہے' اور جب روپیہ کا سامان ہوگیا اسیوقت اس پیش نظر وضع کی توپیں جرمن سپاہ میں روشناس ہو جائینگی -

شعلۂ جنگ کا پہلا آتشکدہ

(سرویا اور آسٹریا)

(۲)

(پل)

پل کے قریب نگرانی کے لیے جو سنتری کھڑے تھے جب انہوں نے سلم سے آتی ہوئی ٹرینوں کو دیکھا تو انہوں نے فوراً الارم بلند کیا - اسوقت ایک اسٹیمر چند کشتیوں کو لیکے پل کے اس حصہ تک گیا' جہاں شگاف پڑگیا تھا - جب ان کشتیوں سے رکنے کو کہا گیا تو انہوں نے اسکے جواب میں رائفلیں سرکیں - انکے جواب میں ادھر سرویوں نے رائفلیں اور مشین گنیں چلانا شروع کیں فوراً آسٹرین ساحل پر چلے گئے -

جو سروی فوجیں پل کی حفاظت کررہی تھیں وہ ان فوجوں سے معرکہ آرا ہونے لگیں' جو ٹرینوں پر آرہی تھیں - یہ واقعہ اسیوقت پیش آیا کہ سرنگوں میں آگ لگادی گئی اور پھٹیں' اور اسطرح پل کو عبور کرکے سروی ساحل تک پہنچنے کے لیے آسٹرین فوجوں کی کوششیں درہم برہم ہوگئیں -

کیا اسی ناکامی کی جھلاہٹ میں شہر پر گولہ باری کی گئی؟ کوئی نہیں کہسکتا' مگر دوسرے ہی دن ۲۹ کو دو گولے پھٹکے انگریزی سفارتخانوں پر گرے اور انگریزی قونصل مرتے مرتے بچ گیا -

بلغراد اور سلم کے مابین ٹیلفون اب تک صحیح و سالم تھا اسکے ذریعہ سے سروین کمانڈر نے آسٹرین کمانڈر کو اس واقعہ کی اطلاع دی کہ اسکی گولہ باری سے انگریزی قونصل اور انگریزی جائداد پر دست درازی ہوئی ہے' جو اسوقت نا طرفدار ہے - اسکا یہ جواب ملا کہ تمہاری کومنڈنس نے ہمارے مانیٹروں پر آتشباری کی تھی اسلیے ہم نے بھی آتشباری کی' اور اگر آیندہ پھر کبھی وہ ایسا کرینگے تو ہم بھی پھر یہی کرینگے -

اسی اثناء میں آسٹرین ریورگن بوٹ (دریا کی توپ بردار کشتیاں) دریا سے ڈنیوب میں پیریڈ کرتی ہوئی خاموش قلعوں کے سامنے سے گذریں - وہ گاہے ماہے گولے بھی پھینکتی جاتی تھیں جو کبھی خالی فضاء میں بلند ہوتے تھے اور کبھی بلغراد کے مکان پر آکے گرتے تھے -

(مسٹر بون پر گولے)

۳۰ جولائی کو صبح کے وقت میں فرنیکو سروین بنک میں تھا کہ ایک شارپنل گولا سڑک پر ٹھیک اس کمرہ کی کھڑکی کے آگے آکے پھٹا' جس میں بیٹھا تھا - اس گولے نے کھڑکی کو چور چور کردیا - میں بنک سے روانہ ہوکے گرینڈ ہوٹل کے قریب آ رہا تھا کہ میرے بائیں جانب چند گز کے فاصلہ پر ایک گولہ آکے گرا' ایک عمارت منہدم ہوگئی اور ہم لوگ بالکل گرد پوش ہوگئے -

تمام باشندوں نے سارا دن اور رات بھر شراب کے تہ خانوں میں بسر کی یہ گن بوٹ قد میں ہمارے تارپیڈو کشتیوں کے برابر ہوتی ہیں' لیکن انکے مصارف بہت ہیں - یہ ایک ہزار میٹر کے فاصلہ سے خاموش قلعوں پر آتشباری کرتی ہیں - سروی اپنے توپخانے لائے تو مگر انہیں استعمال نہیں کیا - یہ مسلسل خاموشی سرویوں کے طرف سے غیر معمولی تھی' اور آبادی میں سخت خوف و پریشانی پیدا کر رہی تھی - کیا اسلیے کہ توپچیوں کی کمی تھی یا سامان جنگ کی ؟ کوئی نہیں کہسکتا - مگر میرے نزدیک دوسری صورت تھی -

اسٹیم رولر کا جمود

روس کو اپنی فتوحات کے اعلان میں جو مخصوص قابلیت حاصل ہے' وہ جنگ کریمیا کے زمانے سے دنیا کو معلوم ہے جبکہ انگلستان' روس' اور ترکی کی متحدہ فوجیں کچی مٹی کے تودوں کیطرح روسی قلعوں کو اڑا رہی تہیں' مگر عین اسی وقت سینٹ پیٹرزبرگ سے تار دیے جاتے تھے کہ ہماری فوج کے ایک ایک کاسک نے دشمن کے ایک ایک دستے کا خاتمہ کردیا -

پس اگر آج ہمکو سنایا جاتا ہے کہ ایک لاکھ آسٹرین سپاہ مچھلی کیطرح جال میں گرفتار ہوگئیں تو یہ چنداں تعجب انگیز نہیں' اور ہمیں معلوم ہے کہ عظیم الشان روس کی فتوحات ہمیشہ کیونکر ہوا کرتی ہیں' لیکن تعجب ہے کہ پچھلے دنوں فرانس کے میدانوں میں بھی بعض نامہ نگاروں نے سلافی اصول روایت کی تقلید کرنی چاہی' اور " ۸۰ ہزار جرمن لاشوں " کو ایک ایک کرکے شمار کرلیا !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

" پایونیر " کو بھی اس انتہائی دروغ بافی پر غصہ آگیا ہے اور وہ جھنجھلاکر پوچھتا ہے کہ ۸۰ ہزار لاشیں کیونکر شمار کی گئیں' اور ایسی صریح لغو بیانی کیوں کیجاتی ہے ؟

ساتھہ دن پورے گذر گئے - روس نے آسٹریا کو درہم برہم کردیا' سرویا نے اسکی بوٹیاں نوچ لیں - مانٹی نگرو بھی روز سراجیو کے پاس بیان کیا جاتا ہے - ایک لاکھ آسٹرین قیدیوں کو روز دو لاکھ مرتبہ فیاض روس راشن دے رہا ہے - تعجب ہے کہ ابتک کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہ نکلا -

روس ابتک وہی گلیشیا کے گوشوں میں بیان کیا جاتا ہے' سرویا اپنے ملک کے ۱۲۰ میل اندر لڑ رہی ہے' مانٹی نیگرو سراجیو تک پہنچتا ہی نہیں - جرمنی کے روسی پولینڈ میں بڑھنے کی خبریں آنے لگی ہیں مگر روسی افواج کے جرمنی کے اندر کاموں کا کچھہ پتہ نہیں چلتا کہ کب برلن کی طرف پیش قدمی ہوگی ؟

لطف یہ ہے کہ ہندوستان کے انگلو انڈین پریس کے دفتر بھی ان خبروں کو سنتے سنتے پریشان ہوجاتے ہیں اور اکتا کر کہہ اٹھتے ہیں کہ روسی بیانات قابل تسلیم نہیں - پایونیر اور ٹائمز آف انڈیا کے نوٹس آجکل نہایت دلچسپ ہوتے ہیں -

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر انگلستان کا پریس بیورا روس کی ایسی خبروں کو بھی قلم احتساب کے حوالے کردیا کرے تو بہتر ہے' کیونکہ فوجی رازوں کے انشا سے کہیں زیادہ روسی خبروں کے اعلان سے دول متحدہ کے مقاصد کو نقصان پہونچتا ہے -

یہی رجہ ہے کہ تمام یورپین قوموں میں فرانس کی آبادی روز بروز گھٹتی جاتی ہے ' اور اس نقصان عظیم کا صرف اوس رقت احساس ہوتا ہے ' جب وطنیت کی راہ میں فرزندان وطن کی قربانی چڑھانیکی ضرورت ہوتی ہے !

سنہ ۱۷۷۰ع میں فرانس کی آبادی پروشیا سے ۱۵۰۰۰۰۰۰ زیادہ تھی ' لیکن اب جرمنی کی آبادی فرانس کی آبادی سے ۲۵۰۰۰۰۰۰ زیادہ ہوگئی ہے - یہ سچ ہے کہ جرمنی کے رقبۂ ملک کی وسعت نے آبادی کے تناسب پر بھی اثر ڈالا ہے' لیکن اسمیں نسل کی عمدہ افزایش اور ازدواجی زندگی کے قیام کو بھی بہت کچھہ دخل ہے - جو لوگ جرمنی سے نکل کر نو آبادیوں میں یا دوسرے ملکوں میں آباد ہوگئے ہیں' انکی تعداد اسکے علاوہ ہے -

دونوں سلطنتوں کے دار الحکومتوں میں بھی آبادی کا یہی تناسب نظر آتا ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں پیرس کی آبادی ۱۷۵۰۰۰۰ تھی - اب ۲۸۴۶۹۸۶ ہے - یعنی ایک ملین سے کچھہ ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے - لیکن برخلاف اسکے اوسوقت برلن کی آبادی صرف ڈھائی لاکھہ تھی ' مگر اب دو ملین یعنی ۲۰ لاکھہ تک پہنچ گئی ہے !!

مالی حالت بھی اسی کے قریب قریب ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں فرانس کی آمدنی ۲۰۰۰۰۰۰۰ گنی تھی اب ترقی کے بعد ۱۷۰۰۰۰۰۰ گنی ہے - با اینہمہ اسمیں دو گنے سے کچھہ ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے - لیکن جرمنی کی آمدنی ۲۰۰۰۰۰۰ گنی تھی' اور اب ۱۴۲۰۰۰۰۰ سے بھی بہت زیادہ ہے - یعنی بہ نسبت پہلے کے سات گنا بڑہ گئی ہے !

اسیطرح ملک و حکومت اور قومی اور وطنی زندگی کی ہر شاخ میں دونوں کی حالت بالکل مختلف ہے -

(اخلاق و عادات)

دونوں قوموں کے اخلاق و عادات اور طور و طبائع میں بھی سخت اختلاف ہے - فرانسیسی عموماً رومی اقوام کیطرح ذکی الحس' تند مزاج' سریع الاشتعال' اور شدید الانفعال ہوتے ہیں - اور اسمیں شک نہیں کہ اعلی ترین شہری و تمدنی زندگی اور جذبات رقیقہ و لطیفہ کے لحاظ سے وہ تمام اقوام یورپ میں فرد ہیں' لیکن عقل و جذبہ دو مختلف چیزیں ہیں اور دونوں کے نتائج مختلف ہیں - فرانس بے شبہہ جذبات مشتعلہ کا ایک آتشکدہ اور بھڑکتے ہوے عواطف کا ایک کوہ آتش فشاں ہے' لیکن سیاست کا دیو صرف عقل کے کوہ ہمالیہ ہی پر رہتا ہے ' جسکی سطح ہمیشہ برف کے برودت سے سرد رہتی ہے -

فرانسیسی عموماً سیاست سے ناآشنا ہے - جب اوسکے غصہ کی آگ بھڑکتی ہے' تو خرمن عقل کو دفعۃً جلا کر خاک سیاہ کردیتی ہے' لیکن سیاست ہمیشہ حزم' استقلال' تدبر اور دور اندیشی کے برف زار میں نہایت سکون و اطمینان اور سرد تحمل کیساتھہ زندگی بسر کرنا چاہتی ہے' اسلیے اوس نے اپنا نشیمن یورپ کے دوسری سلطنتوں کو بنایا ہے - انہی سلطنتوں میں ایک جرمنی بھی ہے جرمن نہایت مستقل' ثابت قدم' اور غور و فکر کے عادی ہوتے ہیں - عقل و دور اندیشی انکے جذبات کو قابو میں رکھتی ہے' وہ ہر معاملہ پر نہایت غور و فکر کیساتھہ نظر ڈالتے ہیں' اور اوسپر عمل کرنیکا صحیح راستہ اختیار کرتے ہیں - وہ صرف مظاہرہ اور نمایش کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں قرار دیتے' بلکہ مادی نتائج و عقلی حقائق انکے پیش نظر ہوتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ خاموشی کے ساتھہ ہر حیثیت سے روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے' اور کسیکو اسکی خبر نہ ہوئی - اگر قیصر جرمنی کی شہرت طلبی انکو نمایاں نکرنا چاہتی' تو وہ ایسی خاموش عملی زندگی بسر کر رہے تھے کہ دنیا کو کبھی بھی انکا علم نہوتا !

مکاتبات حربیہ

فرنچ اور جرمن توپخانے

آغاز جنگ سے کسیقدر قبل " مارننگ پوسٹ " کے جنگی نامہ نگار نے جرمن اور فرنچ توپخانوں کا باہم موازنہ کیا تھا - وہ لکھتا ہے کہ "توپخانہ میں سب سے اہم شے میدانی توپخانے ہیں - اس بارہ میں انگریزی توپچیوں کا یہ خیال ہے کہ فرانس کو اپنے حریف پر قطعی اور یقینی فوقیت حاصل ہے - اگرچہ جرمنی نے اپنی پرانی توپونکے لیے نئی گاڑیوں کا سامان کیا ہے' مگر تاہم فرنچ توپخانوں کی توپوں کی منجنیقیں' گاڑیاں اور دیگر ساز و سامان جرمنی کے میدانی توپخانوں کی توپوں سے بہتر ہے -

یہاں تک تو حالت عمدہ ہے ' لیکن جب پرانی میدان کی ہاوٹزروں کا نمبر آتا ہے' تو اسمیں فرانس جرمنی سے پیچھے نظر آتا ہے' جو " ہاوٹزر " ایک آتشیں آلہ ہے جو افق کے متوازی گولہ باری کرتا ہے -

جرمن سپاہ میں ہر دستہ فوج کےساتھہ میدانی ہاوٹزر کی تین باٹریاں ہوتی ہیں - اسکے مقابلہ میں فرنچ سپاہ کے پاس معاصرہ کے ہاوٹزر نہیں ہیں - فرانس اسکی کمی کی تلافی کرنا چاہتا تھا - اور یہ تجویز کیا گیا تھا کہ میدانی توپوں کے دہانے پر ایک قسم کی ٹوپی لگادی جاے ' جس سے انکی گولہ باری کی سرعت کم ہو جائیگی -

یہ معلوم ہوا ہے کہ اس تدبیر سے نشانہ کی صحت کے متعلق بعض عمدہ نتائج مرتب ہوے تھے -

مگر اس تجویز پر جو اعتراض ہوتا ہے وہ بالکل واضح اور کھلا ہوا ہے - ہاوٹزر کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسکے ذریعہ سے بڑے بڑے گولے مثلاً ۴۰ یا ۵۰ پونڈ کے پھینکے جا سکیں - یہ بات فرانس کی ان توپوں کو حاصل نہیں ' کیونکہ وہ صرف معمولی میدان کی توپوں کے گولے پھینکسکتی ہیں -

جسطرح کہ ہمارے (انگلستان) پاس میدان کے لیے باقاعدہ بھاری باٹریاں ہیں اسطرح فرانس کے پاس نہیں' حالانکہ جرمنی کے پاس اسکا سامان یعنی توپیں وغیرہ ہیں -

بھاری ہاوٹزر کی باٹریاں دونوں سلطنتوں کے پاس ہیں' لیکن اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جاے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ دونوں سلطنتوں میں انتخاب کی ضرورت نہیں - یہ ظاہر ہے کہ میدانی توپوں کے ساز و سامان کی وجہ سے فرانس کو جو فوقیت حاصل تھی وہ اسلیے منسوخ ہوگئی ہے کہ اسکے پاس بھاری باٹریاں اور میدانی ہاوٹزر نہیں ہیں -

ایسے اسباب موجود ہیں جنکی بناء پر یہ یقین کیا جا سکتا ہے

پرزہ (جسکو انگریزی میں " فائرنگ جی ار " کہتے ہیں) لیور کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے -

لیور ایک کمانی پر تہے ہوے تکلےکی وجہہ سے مقفل رہتا ہے- (اس تکلے کو انگریزی میں اسپرنگ سپور ٹیڈ اسپنڈل کہتے ہیں) اسکا مفاد یہ ہے کہ جب لیور اپنی جگہہ سے ہٹے' تو اس تکلے اور کمانی کی وجہہ سے پورے زور کے ساتھہ ہٹے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک شے دبی ہوئی ہوتی ہے' اور وہ اپنی جگہہ سے حرکت کرتی ہے تو زور کے ساتھہ چلتی ہے - کمانی اس قوت و سرعت میں مزید اضافہ کرتی ہے -

لیور اور اسکے اور پرزے سرنگ کے پیندے میں جڑے ہوتے ہیں- یہاں ایک پرزہ ہوتا ہے جس پر تصویر میں حرف "B" بنا ہوا ہے' اسکو انگریزی میں استاپ یعنے روکنے والا پرزہ کہتے ہیں - جہاز جب سرنگ سے ٹکراتا ہے تو ایک قوس نما پرزہ کی وساطت سے اس تصادم کا اثر اس استاپ پرتا ہے - یہ پیچھے ہٹتا ہے اور اسوقت سرنگ آتشبار ہوتی ہے - جب تک یہ پیچھے نہیں ہٹتا سرنگ سے ایک شرارہ نہیں نکلسکتا -

آتشبار پرزہ یعنے فائرنگ جی ار مقفل نہیں رہتا - تصویر میں آپ اس حصہ کو دیکھیں جہاں حرف " A " بنا ہے - یہ بھی ایک تکلا ہے اسکو انگریزی میں اسٹرائکر اسپنڈل یعنی مارنے والا تکلا کہتے ہیں - اسکا سرا اندر سے مجوف ہے - اسکے قریب ہی " C " ہے - "C" کا سرا صلیب نما' خار دار اور باہر کے جانب نکلا ہوا ہے - اسکے ہر کنارے کی شکل ایسی ہے کہ اس " A " کے مجوف سرے آکے بالکل ٹھیک بیٹھہ جاتا ہے - جب یہ صلیب نما خار دار سرا آگے کے جانب نکلتا ہے' تو اسکے کنارے اس وسیع حصہ میں چلے جاتے ہیں' جس پر تصویر میں " D " بنی ہوئی ہے - ان کناروں کے ہٹنے سے تکلا " A " آزاد ہوجاتا ہے - ایک کمانی اس تکلے کو دباتی ہے اور یہ " ڈیٹونیٹر " کے آگے زور سے اچھلتا ہے - " ڈیٹونیٹر " وہ حصہ ہے جہاں آتشگیر مادہ رہتا ہے " E " کے قریب ایک لچکدار جوڑ ہے - یہ اسلیے ہے کہ پانی کے تموج کا اثر آتشبار مشین پر نہ پڑے - '

اطلاع

(۱) ۲۳ ستمبر کے الہلال میں مقالہ افتتاحیہ شائع نہیں ہوسکا لہذا صفحہ ۵ کے بعد صفحہ ۹ پڑھنا چاہیے - امید کہ احباب کرام مزید تفتیش کی تکلیف نہ فرمائینگے -

(۲) جلد پنجم کے تین نمبر یعنی ۱۰' ۱۱' اور ۱۲ موجود نہیں ہیں اسلیے دفتر سردست ارسال سے معذور ہے - جن اصحاب کو ان نمبروں کے موصول نہونیکی شکایت ہے وہ تا اشاعت ثانی عدم تعمیل فرمایش کو معاف فرمائینگے -

منیجـــر

یـــوم التغـــابـــن !

جنــگ احتســاب و روایت !

فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

ہم بغیر کسی ذاتی نظر و نقد کے صرف اس طول طویل سرگذشت کا ترجمہ درج کردینا کافی سمجھتے ہیں' جو لندن ٹائمز کے ہولناک " مراسلۂ امبڈس " کے متعلق ولایت کی پچھلی ڈاک میں آئی ہے :

به آب رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را

اس سرگذشت میں اہل نظر کیلیے بہت سی ضمنی بصیرتیں بھی ہیں اگر چشم تفکر سے کام لیں :

میں ابھی چشم شوق کو الزام خاک دوں
تیری نگاہ شرم سے کیا کچھہ عیاں نہیں ؟

ضمناً اس واقعہ سے انگلستان کے پریس کی خود مختارانہ و فرمانروایانہ طاقت ظاہر ہوتی ہے' وہ سب سے زیادہ قابل غور ہے - ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ ٹائمز کے مراسلہ نگار کا بیان صحیح تھا یا غلط ؟ جب اولیاء حکومت نے باقاعدہ اسکی تغلیط کردی ہے تو اسے غلط ہی تسلیم کرنا چاہیے - لیکن قابل غور امر یہ ہے کہ لندن ٹائمز کو تغلیط کے بعد بھی اپنے مراسلے کی صحت پر اصرار رہا' اور تمام پارلیمنٹ اسکی مقاومت کیلیے اٹھہ کھڑا ہوا' تاہم ہنگامۂ زبان و قلم کے سوا اور کوئی کارروائی نہ کی جاسکی !

اصل یہ ہے کہ جن متمدن ممالک میں حریت صحافۃ اپنی ابتدائی ابتلاؤں سے گذر چکی ہے' وہاں پریس بجاے خود ایک فرماں روایانہ قوت ہے - حکومت اس سے مساویانہ جنگ کرتی ہے مگر اسکی مالک و حکمراں نہیں ہوسکتی -

اسی طرح مسٹر ایف - ای - اسمتھہ کا پوزیشن بھی اس سرگذشت میں خصوصیت کے ساتھہ قابل توجہ ہے - وہ صرف اسی کام کے لیے منتخب کیے گئے ہیں کہ اخبار و مراسلات جنگ کا احتساب کریں - تاہم اس معاملے میں وہ خود مدعی اور ذمہ دار بن گئے ہیں - انہوں نے ترمیم و اضافے کے بعد مراسلے کی اشاعت کو ناقابل اعتراض سمجھا - کیونکہ بقول انکے " سچائی سے بالکل منہہ موڑ لینا بھی مناسب نہیں " !!

پبلک کے نائبین نے اس موقعہ پر پارلیمنٹ میں (باوجود زمانۂ جنگ) جو اظہارات کیے' انسے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ " آزاد ممالک " کے افکار و طبائع کا کیا حال ہوتا ہے' اور انکے محسوسات ان لوگوں سے کس قدر مختلف ہوتے ہیں جو اس عالم سے دور ہیں ؟

بحری سرنگیں

موجودہ جنگ کے تمام عظیم الشان معرکے خشکی پر ہوے ہیں' اسلیے اگر اس جنگ کو مجموعی حیثیت سے بری جنگ کہا جاے تو بیجا نہوگا -

لیکن اگر روے زمین پر ہنگامہ کارزار برپا رہا ہے تو سطح آب کا سکون و قرار بھی قائم نہیں رہا یعنی اگر بلجیم' فرانس' گلیشیا' اور مشرقی پروشیا کی سرزمینیں انسان پاش اور قلعہ شکن توپوں کی ہولناک آتشباری' پانی کی طرح بہنے والے انسانی خون کے سیلاب' مقتولین کی لاشوں کے بلند انبار' اور دم توڑنے والے مجروحین کی کراہت اور نالہائے یکسر اقلیم موت و ہلاکت بنی ہیں' تو بحر شمال' بحر بالٹک' اور چینی سمندروں میں بھی جنگی جہازوں کے حملہ و مدافعت' فرار و تعاقب کبھی زیر آب رو پوشی اور کبھی سطح آب پر رو نمائی سے ایک طوفان و تلاطم اوٹھتا رہا ہے -

ان بحری معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں حصہ لیا ہے -

زیر آب یا بحری سرنگیں کوئی نو ایجاد شے نہیں' مگر انکے مبلغ اتلاف و ہلاکت آفرینی کا حقیقی اعتراف گذشتہ چند سالوں ہی میں ہوا ہے -

اگر آپ اس اعتراف کا سراغ لگانا چاہتے ہیں تو آپ کو تاریخ حروب میں جنگ روس و جاپان کا باب نکالنا چاہیے - اس جنگ میں جاپانیوں نے جس آلہ سے سب سے زیادہ روسی جہازوں کو غرق کیا تھا وہ یہی بحری سرنگیں تھیں -

ایشیا جسکو یورپ اپنے غرور طاقت کے نشہ میں کمزور اور حقیر سمجھتا تھا جب اسکی نوخیز قوم نے یورپ کی ایک بڑی باجبروت و صولت سلطنت کو اسقدر ذلت آمیز اور شرمناک شکست دی' اور یورپ کو یہ معلوم ہوا کہ اس جنگ کے بحری معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں دور تمثیل کیا ہے' تو انکے جنگی حلقوں میں بحری سرنگوں کے متعلق دلچسپی کی ایک عام لہر دوڑ گئی' اور ہر سلطنت میں سرگرمی و مستعدی کے ساتھہ تجربے ہونے لگے -

جنگ جاپان و روس سے پہلے بحری سرنگوں کے متعلق کئی امور محتاج ترقی و اصلاح تھے - ان میں اولین نقص تو یہ تھا کہ وہ محفوظ نہ تھیں یعنی جسطرح وہ دشمن کے جہازوں کے لیے سرچشمہ ہلاکت و بربادی تھیں اسیطرح وہ اپنے جہازوں کے لیے بھی خطرناک اور غیر مامون تھیں' اور سرنگوں کے بچھانے کے بعد راستہ دشمن کے جہازوں کے لیے بند ہو جاتا تھا - تو اپنے جہازوں کے لیے بھی کھلا نہیں رہتا تھا - کیونکہ اگر مخالف جہازوں کے لیے سرنگوں پر سے گذرنا موت و ہلاکت کے منہہ میں جانا تھا تو خود اپنے جہازوں کا اسطرف سے نکالنا بھی اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو گرداب ہلاکت میں ڈالنے سے کم نہ تھا - غرض اسوقت تک وہ مفید تھیں' مگر جسقدر مفید تھیں اسیقدر مضر بھی تھیں - اور گو وہ حصار مدافعت تھیں' مگر اسکے ساتھہ ہی سنگ راہ بھی تھیں -

دوسرا نقص یہ تھا اور یہ پہلے نقص سے کم سنگین نہ تھا کہ انکے نشانہ کی صحت قابل اعتماد نہ تھی - وہ جہازوں کو غرق کرتی تھیں' مگر جب کہ سرنگوں کو چلانے والا انہیں چلاتا تھا تو وہ اسوقت اپنے شکار میں کامیابی کے لیے سرنگوں کی صحت اور اپنی مشاقی سے زیادہ بخت و اتفاق کی مساعدت سے توقع رکھتا تھا

ان دونوں نقائص سے شدید تر نقص' جس وجہہ سے اسوقت تک ان سرنگوں کی قدر و قیمت بہت کم سمجھی جاتی تھی یہ تھا کہ انکی تاثیر و کار فرمائی ناتمام تھی - اسوقت تک یہ بالکل ممکن تھا کہ جہاز سرنگوں پر سے گزرے سرنگیں چلائی جائیں' نشانہ بہدف ہو' جہاز زخمی ہو' مگر غرق نہ ہو کیونکہ یہ نقصان اتنا شدید نہیں ہوتا تھا کہ اسکے بعد غرقابی ناگزیر ہو!

جنگ روس و جاپان کے بعد جو تجربے ہوے انکا محور یہی تینوں نقص تھے -

* * *

مشرق اقصی میں جب ان سرنگوں کو اسقدر نمایاں کامیابی ہوئی تو مسرس وکارس نے جنکا مقصد وحید بحری جنگ کے تمام ضروریات کی فراہمی ہے' اس خوفناک و ہلاکت آفریں آلہ پر توجہ مبذول کی' جسکے نہایت دلچسپ اور مفید نتائج نکلے -

بحری سرنگوں کی ساخت میں تین امور سب سے زیادہ اہم تھے:

(۱) سرنگ کا آتشبار حصہ اسطرح بنایا جاے کہ ایک طرف تو گزرنے والے جہاز کی حرکت کا خفیف ترین صدمہ اسکو مشتعل کردے' اور دوسری طرف سرنگوں میں قبل از وقت یا پانی میں اتارتے وقت آگ نہ لگنے پائے -

(۲) جس قدر پانی میں کہ سرنگیں غرق رہیں' اسکا عمق اور متعین اور دائمی ہو یعنی جسقدر عمق پر کہ ہم سرنگ کو رکھنا چاہیں اسیقدر عمق پر وہ برابر قائم رہے -

(۳) اگر ایک سرنگ چلائی جائے تو یہ نہ ہو کہ اسکی وجہ سے اور سرنگیں بھی بلا ضرورت محض اس سرنگ کی وجہ سے مشتعل ہوجائیں کیونکہ اس صورت میں انکا تعدد بیکار ہوجائیگا -

یہ تینوں امور اگرچہ اہم تھے' مگر جسقدر اہم تھے اسیقدر دشوار بھی تھے' لیکن بالآخر تجربات نے اس مشکل کو آسان کردیا' اور مسرس وکارس کی سرنگوں میں یہ تینوں امور ملحوظ رکھے گئے ہیں -

* * *

مسرس وکارس کی سرنگ (دیکھیے تصویر سرنگ) ایک لو نما مستدیر سرنگ ہوتی ہے' اسمیں ایک لیور ہوتا ہے جو سرنگ کے حلقہ کے باہر نکلا رہتا ہے - جب جہاز سرنگوں سے آکے ٹکراتا ہے' تو یہ لیور اپنی جگہہ سے ایک طرف جھککے جہاز کے تلے (جسکو انگریزی میں ہل کہتے ہیں) کے برابر دوڑتا ہوا آگے بڑھجاتا ہے - لیور کے اس انتقال مکانی سے سرنگ کا آتشبار

میں جوش، طاقت، اور دانائي کے ساتھہ معرکہ آرائي کررہے ہیں"

مسٹر ٹي - پي اوکونر نے چشمدید گواہي دي کہ ایک مشکل فرض کو مسٹر اسمتھہ نے نہایت خوبي سے ادا کیا ہے -

مسٹر پیٹر نے اس امرکي طرف توجہ دلائي کہ جو اخبارات غلط یا دہشت انگیز خبریں شایع کریں انکے بند کرنے کے لیے ہوم سکریٹري کو اختیارات ملنا چاہئیں -

مسٹر رلیم نے خبروں کے دبانے کے موجودہ نظام کی مذمت کي اور اسپر زور دیا کہ گورنمنٹ ذمہ دار نامہ نگاران جنگ کو محاذ میں جانے دے - اس مشورے کے متعلق ہوم سکریٹري نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ ہر شے دشمن کے بے خبر رہنے پر موقوف ہے اس پر عمل کرنا ناممکن ہے -

(مسٹر اسمتھہ کا بیان)

آخر میں مسٹر اسمتھہ دفتر اخبارات کی مدافعت اور یہ تسلیم کرنے کے لیے کھڑے ہوے کہ موجودہ نظام مکمل نہیں ہے، اور یہ کہ اسمیں فوراً اہم ترمیمات ہونا چاہئیں - انہوں نے بیان کیا کہ دفتر اخبارات کي رہنمائي کا عہدہ انہوں نے طلب نہیں کیا تھا - اس عہدہ کی وجہ سے انہیں اتنے گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے کہ اس سے پہلے انہیں کبھي اسکا اتفاق نہیں ہوا -

انہوں نے کہا کہ اب تک عہدۂ احتساب مثنی رہا ہے- (یعني دو مقام پر خبرونکا احتساب ہوتا ہے) یہی واقعہ ہے جو تاروں کے ساتھہ یقیناً غیر مساوي طرز عمل کا ذمہ دار ہے - متعدد دفتروں میں ۸۰ یا ۹۰ تربیت یافتہ فوجي محتسب ہیں - یہ توقع کرنا ناممکن ہے کہ وہ سب کے سب ایک ہي نتیجہ پر پہنچینگے - اسکے بعد تار دفتر اخبارات کے پاس آتا ہے - اب یہ کوشش کي جارہي ہے کہ عہدۂ احتساب کو شامل کرلیا جاے - پریس کے تار جو تمام دوسرے تاروں سے الگ رکھے جائیں گے، ان کے متعلق جو کچھہ ہوگا وہ لندن کے مرکزي دفتر اخبارات هي میں ہوگا - اس مرکزي دفتر میں ۲۰ محتسب ہونگے جو دفتر جنگ اور دفتر اخبارات سے نامہ و پیام رکھینگے - امید ہے کہ اسطرح ایک تار کو دو دفعہ احتساب کرنے کي ضرورت باقي نہیں رهیگي- "

اسکے بعد انہوں نے کہا :

" دفتر اخبارات میں امیر البحر اور دفتر جنگ کے افسر رہتے ہیں، جو ہمہ وقت دفتر جنگ کے سوالات کے جواب دینے کے لیے مستعد رہتے ہیں ، اور جب کسي بلند پایہ جنگي پالیسی کے متعلق بحث ہوتی ہے تو براہ راست لارڈ کچنر کی ذاتي راے اور اسکے اسباب دریافت کرلیتے ہیں -

مجھے پبلک کے فوائد کے متعلق امیر البحر یا دفتر جنگ سے کوئی ایسی اہم شے موصول نہیں ہوئی جو فوراً میں نے شائع نہ کردي ہو -

باقی رہا ٹائمز کا مضمون ، تو وہ اس حیثیت سے دفتر اخبارات میں بھیجا گیا تھا کہ یہ ایک ذمہ دار مراسلہ نگار کا لکھا ہوا ہے - میں نے خیال کیا کہ اگر اسکی ظاہري شکل سے قطع نظر کر لیا جاے تو ہر شخص کے لیے یہ بحث کرنا مشکل ہوگا کہ واقعات کو صحیح سمجھنے کے بعد بھي میں اگر اس مراسلت کو روک لیتا تو بیجا نہ کرتا - اس مراسلت کو خود میں نے جانچا تھا اور بحري یا بري نقل و حرکت کے متعلق جسقدر حوالے اوسمیں تھے، وہ نکال ڈالے تھے -

اس مضمون کي اجازت کے متعلق میں پوري ذمہ داري اپنے اوپر لیتا ہوں - البتہ میں اسوقت خیال کرتاہوں کہ بہتر ہوتا ، اگر ٹائمز کے ایڈیٹر سے دریافت کر لیا گیا ہوتا کہ گو یہ مراسلت قواعد کے موافق ہے، پھر بھي کیا اسکي اشاعت کو دانشمندانہ فعل سمجھتا ہے ؟

(اصل مراسلہ)

افسوس کہ اس مراسلہ کی نقل ہندوستان میں نہیں آئي ہے جو ٹائمز نے دفتر اخبارات کی کاٹ چھانٹ کے بعد شائع کیا تھا - ہمنے اس خلاصہ میں زیادہ تر اسٹیٹسمین کو پیش نظر رکھا ہے، لیکن انگلشمین نے اس مراسلہ کا اقتباس نسبتاً زیادہ دیا ہے - ہم وہ مقتبسہ جملے نقل کردیتے ہیں :

" منتشر اور شکستہ ٹکڑے ! دشمن برابر انکے سروں پر رہا ! جو تیے ڈویژن یعني ۲۰ ہزار آدمیوں میں سے جسقدر لوگ بچے تھے اس عالم میں وہ جنوب کیطرف چلدیے - ہمارے نقصانات بہت عظیم الشان ہیں - میں نے بہت سي رجمنٹوں کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑے دیکھے ہیں - مجھے اس امر کا اعادہ کرنا چاہیے کہ نہ ڈسپلن کی ناکامی ہے اور نہ خوف و ہراس ہے - ہر ایک کا مزاج شیریں ہے اور گھبراہٹ ظاہر نہیں ہوتی -

ایک ٹولی ممکن ہے کہ اسمیں ایک درجن آدمی ہوں یا اس سے کم و بیش، اس شخص کی کمان میں آئی جسکو انپر کمان کرنیکا حق تھا - آدمی کوچ کرتے کرتے چور ہوگئے ہیں، اور بھوک کیوجہ سے انکو کمزور ہوجانا چاہیے - کیونکہ کوئی کمسریٹ ایسي حالت میں ساتھہ نہیں دیسکتا - تاہم وہ سرگرم اور ہشاش بشاش ہیں اور جب پہنچتے ہیں تو سیدھے اصلی افسر کے پاس آتے ہیں - اپنے آپکو پیش کرتے ہیں، اور اپنے ریجمنٹ کی خبریں دریافت کرتے ہیں -

میں دو آدمیوں سے ملا جنہوں نے ایسی ہی سرگذشتیں بیان کیں - ایک شخص نے جلدي سے سلام کرکے کہا : " جناب ! بري طرح سب ٹکڑے ٹکڑے کردیے گئے " دوسرے نے کہا جناب ! مجھے خوف ہے کہ شدید نقصان ہوا " -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہر ڈویژن شریک کار رہا - بعض بعض ریجمنٹوں کے تمام افسر کام آگئے - ریجمنٹ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے مگر اچھي ڈسپلن اور عمدہ اسپرٹ نے ان ٹکڑوں کو یکجا رکھا "

مراسلہ نگار اپنے مضمون کو اسپر ختم کرتا ہے :

" خلاصہ یہ کہ جرمني کي پہلی کوشش کامیاب ہوگئي ! ہمکو اس واقعہ کا سامنا کرنا چاہیے کہ انگریزي فوجي مہم کا خوفناک نقصان ہوا ہے، جسے بدقسمتي سے جرمني کي ضرب کا زیادہ بوجھہ برداشت کرنا پڑا ہے - اسے فوراً بہت زیادہ کمک کي ضرورت ہے - درحقیقت انگریزي فوجی مہم نے لازوال عظمت حاصل کي ہے لیکن اسے ضرورت ہے آدمیونکی ! آدمیوں ! ہاں اور مزید آدمیوں کی !

پیرس کا محاصرہ امکان کے میدان سے خارج نہیں کہا جاسکتا - ہمیں کمک کی ضرورت ہے اور اسیوقت ضرورت ہے - آیا جرمن جنرل اسٹاف کے چیف کے پاس نقصانات کے شمار کے بعد بھي اتنے آدمي بچینگے جو کامیابي کي امید کیساتھہ مزید حملے کیلیے کافی ہوں ؟ اسمیں شک ہے ! فوج نے ایک عظیم الشان کوشش اور غیر معمولي سرعت کیساتھہ نقل و حرکت کی ہے "

(قیاس کہتا ہے کہ اس مضمون کے خط کشیدہ سطور دفتر اخبارات کے وہ اضافے ہیں، جنکا ذکر ٹائمز نے اپنے جواب میں کیا ہے- کیونکہ ربط بیان کے لحاظ سے وہ بالکل ناموزوں اور بے موقع ہیں)

(مسٹر اسمتھہ کا پرایوٹ خط)

مسٹر اسمتھہ کي تقریر کے دوسرے دن ٹائمز نے انکي تقریر پر تنقید کي ، کیونکہ مسٹر اسمتھہ نے اس مراسلے کا پورا مضمون نہیں بیان کیا تھا - ٹائمز کو انہوں نے پروف واپس کیا تھا تو اسکے ساتھہ ایک خط بھي بھیجا تھا جسکے سرے پر " پرائیویٹ " لکھا تھا - لیکن اسکا انہوں نے کچھہ ذکر نہیں کیا -

این زمین را آسمانے دیگرست !

اب هم اصل سرگذشت کي طرف متوجه هوتے هیں جو فی الحقیقت قوۃ احتساب حکومت اور فن روایت و صحافت کی ایک تازہ ترین جنگ ہے :

(هولناک مراسله امینس)

۳۰ - اگست کو لنڈن ٹائمز نے اپنے اتوار کے خاص نمبر میں ایک دهشت انگیز مراسله شائع کیا تھا جس پر پارلیمنٹ میں ایک سرگرم مباحثه هوا ' اور اس روش کی تقبیح کي گئي - نیز سرکاري دفتر اخبارات کے افسر اعلی مسٹر ایف - اي - اسمتھ - کے - سي ممبر پارلیمنٹ نے ایک اهم بیان شائع کیا -

ٹائمز نے اس ایڈیشن میں اپنے نامه نگار متعینۂ امینس (فرانس) کے دو طویل تار شائع کیے تھے ' جن میں اس نقطه کي طرف توجه دلائي گئي تھي که " فرانس میں انگریزي فوج عملاً نیست و نابود هوگئي ہے "

اس نامه نگار نے لکھا تھا که " یه ایک غمناک داستان ہے - جو خدا کرتا که مجھے نه لکھني پڑتي - لیکن دیا کیجیے که اب اخفاء کا وقت کا نہیں رها " آگے چلکے اس نے شکسته فوج کي آوارہ گرد ' متفرق شده ' اور شکسته دستوں کے ٹکڑوں " کا تذکرہ کیا تھا ' جن میں سے بعض کے افسر تو "قریباً بالکل هي کام آگئے تھے" اس مضمون کا اثر پڑھنے والوں پر یه پڑا که فرانس میں انگریزي فوج پر نہایت هي سخت مصیبت نازل هوئي ہے - جسکي خبروں کو سرکاري محکمه احتساب نے دبا دیا ہے -

بعد کی کارروائیوں سے معلوم هوا که یه بیان صحیح نه تھا ' چنانچه لارڈ کچنر نے دوسرے دن ایک سرکاري بیان شائع کیا جسمیں نامه نگار کے بیانات کی سلسله وار تردید کي تھي -

(پارلیمنٹ میں بحث)

تاهم ٹائمز کی یه رد شده داستان لنڈن اور اسکے مضافات میں وسیع پیمانه پر پھیل گئی - ایک سخت هیجان و اضطراب عام پیدا هوگیا - زن و مرد کے جذبات کو انگریزي فوج کي مصیبت کے منظر سے سخت تکلیف هوئي - اخبارات کے دفتروں میں اس هولناک خبر کي تصدیق و ترمیم کے متعلق ٹیلیفون کے ذریعه مضطربانه استفسارات هونے لگے - بالاخر پارلیمنٹ میں یه مسئله ایک اهم موضوع هوگیا اور " اسپیکر" کے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے هي یه موضوع پیش کیا گیا - سب سے پہلے وزیر اعظم کھڑے هوے اور انهوں نے کہا که اس بیان کي ذرا بھي تصدیق نہیں هوئي ہے - انهوں نے متاسفانه کہا که " اس بلند پایه وطن پرستانه خاموشي کی تعریف نہیں هوسکتي جو انگریزی پریس نے دوران جنگ میں اختیار کي ہے ' مگر افسوس که ٹائمز کا یه مضمون ایک تاسف انگیز استثناء ہے " انهوں نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا که " اگر ایسی حرکت پھر هوئي تو عجب نہیں که دار العوام (هاوس آف کامنز) سے درخواست کرنی پڑے که وہ اسکے انسداد کیلیے کوئی سخت قانون وضع کرے "

دار الامراء (هاؤس آف لارڈز) میں لارڈ چانسلر نے بھی اسی قسم کے ملاحظات کیے - انهوں نے کہا که " میں اس خیال سے اتفاق کرتا هوں که اگر اس قسم کے واقعات زیادہ پیش آے تو انکے انسداد کیلیے پارلیمنٹ سے مستثنی اختیارات کے حصول کیلیے کہنا پڑیگا "

اسکے بعد سے حکومت نے حتی الامکان تفصیل وار مکمل شکل میں اطلاعات بهم پہنچانے کي تدبیر کي ہے - یعني آینده روزانه حوادث جنگ کے حالات بیان کیے جائینگے ' جو میدان جنگ سے براہ راست آئي هوئی اطلاعات پر مبني هونگے ' اور جن سے پبلک کي جائز خواهش اطلاع کي تشفي اچھي طرح هوسکیگی -

(الان حصحص الحق !)

مسٹر ایف - اي - اسمتھ

اسی اثناء میں ٹائمز نے اپنے همرشته اخبار " ایوننگ نیوز " میں یه کیفیت شایع کرائی !

" جو مراسله ٹائمز کے دفتر میں هفته کي شام کو موصول هوا تھا ' وہ ایک قابل اعتماد اور تجربه کار مراسله نگار کے قلم کا لکھا هوا ہے ' جو دنیا کے بہت سے حصوں میں معرکه آرا رهچکا ہے ' اور اسلیے اسکے متعلق ذرا بھي امید نہیں که افواهوں کے فریب میں آجائیگا - چونکه ٹائمز کے قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) نے لازمي طور پر سنجیدگي کے ساتھ اسے قابل غور سمجھا ' اسلیے دفتر اخبارات کي هدایت کے بموجب اسے دفتر اخبارات کے پاس بھیجدیا - اس نے اس مراسله کو واپس کرنے سے قبل تین گھنٹے تک اپنے پاس رکھا - جب وہ ٹائمز کے دفتر میں واپس آیا ہے تو اسکي حالت متغیر هوچکي تھي - اسمیں سے وہ چند فقرے نکال دیے گئے تھے ' جن میں همارے مراسله نگار نے اپنے راستوں کا ذکر کیا تھا - تاهم افسر اعلی نے چند فقروں کا رونق کلام کیلیے اضافه بھی کردیا تھا - نیز اسکے ساتھ یه اطلاع بھی دی تھی که اس نئی شکل میں مراسله کی اشاعت دفتر کو منظور ہے - ان حالات میں ٹائمز کے قلم تحریر نے (جو دفتر اخبارات کے فیصله پر حیرت زدہ اور اشاعت کے لیے انتظامی حیثیت سے غیر مستعد تھا) یه نتیجه نکالا که حکومت خود هی چاهتی ہے که یه مراسله شائع هوجاے - اسلیے اس نے بے دریغ شائع کردیا "

(دارالعوام میں دوسرا مباحثه)

اس تصریح کا یه اثر هوا که دارالعوام میں یه موضوع پھر تازہ هوگیا - سر اے - ایچ مارکھم نے اس موقع کو دفتر اخبارات اور مسٹر اسمتھ پر اعتراض کرنے کا ایک فرصت بنا لیا - انهوں نے کہا :

" دفتر اخبارات پر بہت بڑي جواب دهی عائد هوتی ہے ' جو صحیح اطلاعات کو دبا کے اور سچي خبروں کو چھپا کے نئے رنگروٹوں کے داخلے کو نقصان پہنچا رها ہے - کیونکه پبلک کو اس حالت کي سنگینی کا کوئی تخیل نہیں ہے جو اب میدان جنگ میں پیدا هو گئي ہے - ملک کو ایک بڑے سپاهی کي حیثیت سے ارل کچنر پر کامل اعتماد ہے - مگر انکو پارلیمنٹري نظام جمهوریت سے تعلق نہیں رها ہے ' اسلیے وہ چاهتے هیں که تمام خبریں پبلک سے پوشیده رکھي جائیں - انکا یه خیال قوم کي اس راے کے موافق نہیں ہے که جو کچھ هو رها ہے اسکي اطلاع قوم کو ملني چاهیے "

آخر میں سر مارکھم نے پھر اسپر زور دیا که مجلس وزارت کے کسي عضو کے انتظام میں دفتر اخبارات و اطلاعات جنگ دیدیا جاے - اقلاً تین تربیت یافته صحافی (جرنلسٹ) اس کمیٹی میں شامل هوں ' اور لارڈ رابرٹس اور لارڈ چارلس بیرسفورڈ سے درخواست کي جاے که وہ اس کمیٹي میں کام کریں - "

مسٹر ایچ لاسن نے دفتر اخبارات کے افسر اعلی پر اس حمله کو بہت غیر مناسب اور نہایت غلط معلومات پر مبني خیال کیا - انهوں نے کہا که " مسٹر ایف - اي اسمتھ مشکلات اور عوائق کے مقابلہ

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے ۲]

ھالي کلاس فانسي - لیڈیز و جلنٹس
رسٹ راچ - اصلي قیمت دس روپیہ رعایتي
تین روپیہ چودہ آنہ

سلور کیس - ۴ روپیہ چودہ آنہ -
اے اچھی چیز - چھہ روپیہ -
نیکل سلور کیس - اناسل ڈائل -
ایک چھوٹے کي اسکراپ مفت دیجاتي
ہے ۔

بي - اس - ندمی - اینڈ کمپني نمبر ۱-۳۹ - دھرمتلہ اسٹریٹ

ھنــدوستـانـي دوا خــنـہ دھلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی و ر بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے ۔ صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی میں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ھیں) عالی شان در بار' صفائی' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ : ام - ھندوستانی دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ھی کارخانہ ہے ۔

فہرست ادویہ مفت

(خط وہ پتہ)

مینیجر ھندوستانی دوا خانہ دھلی

تـرجمـہ تفسیر کبیر اردو

—:O:—

حضرت امام فخر الدین رازي رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کي کتاب ہے' اسکا اندازہ ارباب فن ھي خوب کرسکتے ھیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتے تو صدھا مباحث و مطالب علیہ تھے جو ھمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کي راے ہے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمہ ہے "

لکھائي اور چھپائي بھي بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخہ دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ھیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ - آنہ کردي گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہـلال - کلکتـہ کے نام ہوں -

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلي درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب' شام' فلسطین' مصر' عراق وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و بامحاورہ اُردو میں قلمبند کردیے ھیں - فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکي افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہـایت دلچسـپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کي دلي تائید کی' کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ھیں اور پھر بیس ھاف ٹون عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ھیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتھـــــر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شرامت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیــوٹیــز اف اسلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاھب کے احباب کي گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ھر شیدائي اسلام کو اِسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاھیے -

سنہري جلد - عمدہ چھپائی - قیمت صرف ۸ آنہ -

المشــتھر:— نور لائبریري - ۱۲/۱ سبزواگ لین - کـلـکـتـہ

خـالص اسلامی تـرکی ٹوپی - ســاخت قسطنـطنیـہ و مصـر

نرکی ٹوپی - ھر قسم کی ملائم و چمکنی اسفر دار' ھر رنگ و ھر سائز کی مبلغ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک کی قیمت کا موجود ہے' کلپاک - انور پاشا ٹوپی - حاجي سبز کاھی و سیاہ رنگ کی قیمت ۴ روپیہ و تین روپیہ آٹھہ آنہ -

خـادم قوم - ایس - ایف - چشتي اینڈ کمپنی دھلی
سول ایجینٹ براے ھندوستان
فبریقہ ھرکہ - ھمایونی - محمولانی قسطنطنیہ فبریقہ داشدل
ایجیپشین - ٹمي تاربوش - قاھرہ مصر

ٹائمز نے مسٹر اسمتھہ کے پرائیوٹ خط کا چھاپنا خلاف متانت و سنجیدگي سمجھا ' لیکن " ڈیلي میل " نے اسکا کچھہ خیال نہ کیا اور خط کو بجنسہ چھاپدیا ' جو یہ ہے :

" ہمیں افسوس ہے کہ ہمنے آپ کے مراسلہ نگار کے مضمون کو بجنسہ شائع کرنیکی اجازت نہ دی ' مگر ہمارے لیے یہ امر قابل لحاظ تھا کہ فوج کی موجودہ حالت کو پبلک کے سامنے لانا بالکل غیر مناسب ہے - اس مراسلے میں آپ جسقدر ترمیم و تنسیخ پاتے ہیں ' وہ اس سے بہت ہی کم ہے جسکی دفتر جنگ نے ہمیں اجازت دی ہے - لیکن ہمارے خیال میں سچائی سے بالکلیہ منھہ موڑ لینا بھی مناسب نہیں "

مسٹر اسمتھہ نے یہ بھي لکھا تھا :

" انگلستان کو چاہیے کہ وہ موجودہ حالت کو محسوس کرے اور فوراً محسوس کرے - اسکو کمک پر کمک بھیجنا چاہیے - کیا یہ بہتر ہے کہ دلیر فوج صرف دشمن کی زیادتي تعداد سے شکست کھا جاے ؟ اور یہاں کے باشندے گھروں میں بیٹھے ہوے " گولف " اور " کریکٹ " کھیلا کریں ؟ ہمیں سپاہیوں کی ضرورت ہے اور فوراً ضرورت ہے "

(دفتر اخبارات کا اعلان)

ٹائمز کے مضمون کے شائع ہونے پر دفتر اخبارات نے حسب ذیل اعلان شائع کیا :

دفتر اخبارات سرکاری طور پر فوج کی لڑائیوں کي حالت بیان کرتا ہے - یہ اعلان جو نہایت هي ہوشیاری اور صحت کے ساتھہ لکھا گیا ہے موجودہ حالت کی پوری تصویر کھینچتا ہے - دفترنے مناسب نہیں سمجھا کہ جنگي مراسلہ نگاروں کے بیان کو چھپنے نہ دے' تا وقتیکہ ان مراسلات سے فوج کے قیام اور دوسری جنگی کارروائیوں پر روشنی نہ پڑتي ہو - خبریں نہایت ہوشیاری کے ساتھہ چھاپی جائیں کیونکہ مراسلہ نگار مقام جنگ پر موجود نہیں رہتے' اور انکو خبریں دوسروں سے ملتي ہیں جنکو خود بھي پوری واقفیت نہیں ہوتي " -

(لارڈ کچنر کی رپورٹ)

لارڈ کچنر نے فوج کے حالات حسب ذیل الفاظ میں بیان کیے :

" اگرچہ سر جان فرنچ کا کوئي رسمی مراسلہ چند دنوں سے نہیں آیا ہے ' تاہم انگریزي فوج کي کارروائیوں کا پتہ لگتا ہے "

لڑائي ۴ دن تک (۲۳ سے ۲٦ تک) جاري رہي - اس اثنا میں انگریزي فوج فرانسیسی فوج کے ساتھہ ملکے جرمن کو پیشقدمي سے روکتی رہی - گو اس اثناء میں متعدد افواج کو عقب کے دفاعی خط پر چلا آنا پڑا - یکشنبہ کو " مونس " میں جنگ شروع ہوئی - جرمنوں نے پر زور حملے کیے' لیکن ہمیشہ پسپا کردیے گئے - دوشنبہ (۲۴ - اگست) کو ایک کثیر فوج نے یہ ارادہ کیا کہ انگریزي فوج کو پیچھے ہٹنے نہ دے اور " موبیوژ " کے قلعہ میں داخل ہونے پر مجبور کردے - لیکن انگریزي فوج کے استقلال نے جرمن کو اس ارادہ میں کامیاب ہونے نہ دیا - انگریزي فوج ۲۵ کو بھی پیچھے ہٹتي رہی - اگرچہ جنگ جاری تھی اور اس روز کیمبرے اور لیکیٹو کے خط پر آ پہونچی - ارادہ تھا کہ ۲٦ کی صبح کو پھر واپسی کا حکم دیا جاے - مگر جرمن کے ۵ دستوں نے اسپر حملہ کیا - یہ ۵ دستے اسقدر نزدیک تھے' اور حملہ اس قدر خونریز تھا کہ شام تک واپس جانے کا موقع نہ ملسکا - اس دن (۲٦ - اگست) کی جنگ نہایت هی سخت اور ہولناک تھی - ہماري فوج دلیرانہ مدافعت کرتی رہی - اگرچہ فوج تعداد میں بہت کم تھی -

آخر کار ہماري فوج خوش ترتیبی کے ساتھہ دشمن سے بچ نکلي - گو کثیر نقصانات کا متحمل ہونا پڑا - توپ کے نہایت سخت حملے کا سامنا ہوا - دشمن بجز ان توپوں کے جنکے گھوڑے مر گئے تھے' کسي اور توپ پر قابض نہوسکے - سر جان فرنچ کا تخمینہ ہے کہ ۲۳ - اگست سے ۲٦ - اگست تک ہمارے نقصانات ۵۰۰۰ اور ٦۰۰۰ کے درمیان ہیں' اور دشمن کے نقصانات ہمارے نقصانات سے کہیں زیادہ ہیں -

" مثلاً سر جان فرنچ کہتے ہیں کہ ۲٦ کو " لینڈ ریسس " میں جرمني پیدل فوج اس قدر باہم ملی ہوئی کوچ کررہی تھي کہ جب شہر میں داخل ہوئی تو سڑک پر مطلق جگہہ باقی نہیں رہي - شہر کے دوسرے جانب سے ہماري توپ خانوں نے ان پر گولہ باري شروع کردي ' جس کی وجہ سے اس فوج کا اگلا حصہ بالکل تباہ ہوگیا - صرف سڑک هی پر ۸۰۰ یا ۹۰۰ جرمن مقتول و مجروح پڑے تھے - دوسري جگہہ جرمن مستحفظ سواروں کا دستہ' ہماري بارھویں پیادہ فوج پر حملہ آور ہوا - لیکن بے ترتیبی کے ساتھہ پسپا کردیا گیا - یہ چند مثالیں تھیں ورنہ اسي طرح تمام خطوط پر ہماري فوج نے نام پیدا کیا ہے ' اور جرمن نے اپنے اقدام کو بہت گراں قیمت پر خریدا ہے " -

" ۲٦ کے بعد سے انگریزي فوج کو پھر ستایا نہیں گیا - صرف سواروں سے ایک خفیف مقابلہ ہوا - انگریزي فوج نے اس اثنا میں اپنے کو پھر جنگ کے لیے طیار کرلیا ہے اور کمک بھي نقصانات سے در چند پہونچ گئی ہے - توپیں بدل دي گئي ہیں ' اور اب فوج اسی ہمت اور استقلال سے نبرد آزما ہونے کے لیے طیار ہے " -

" اج کي خبر پھر حسب دلخواہ ہے - انگریزي سپاہ کو آج لڑنیکا موقع نہیں ملا' مگر فرانسیسي فوج نے دشمن کے اقدام کو میمنہ اور میسرہ پر روکدیا - سر جان فرنچ کی رپورٹ ہے کہ ۲۸ کو ہماري پانچویں سوار فوج نے جرمن سوار کا مقابلہ کیا - اور بارھویں لینسرس (نیزہ باز) اور " رائل اسکوٹس " نے دشمن کو بھگا دیا - مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فرانس کي لڑائیاں کتنی هي بڑي کیوں نہوں مگر فوج کے صرف ایک هي بازو کی لڑائیاں ہیں - ہمارے جنگي مقامات ایسے ہیں کہ ایک فیصلہ کن جنگ میں جرمني کا خاتمہ ہوجائیگا - اگر انگریزي اور فرانسیسي افواج جو جرمن کي بہترین فوج سے مقابل ہیں' صرف دفاع هي کرتي رہینگی تو بھی اسکا نتیجہ صرف ایک هي ہوگا - " (یعني جرمني کي بالاخر ناکامی)

(ملاحظات)

(۱) اصل مراسلے میں جن لڑائیوں کے متعلق مسٹر اسمتھہ کے الفاظ میں " مبالغہ آمیز" اور سرکاري اعلان کی زبان میں " سر تاپا غلط" حالات بیان کیے گئے تھے' اور پھر جنکي نسبت لارڈ کچنر کے مندرجۂ صدر اعلان شائع کیا' وہ وہی عظیم الشان معرکے ہیں جو متحدہ افواج اور جرمن افواج میں " مونس " سے شروع ہوکر " کیمبرے " تک ہوے' اور جنکے بعد جرمن سیلاب بلجیم سے فرانسیسي حدود میں آگیا - ۲۳ سے ۲٦ تک یہ معرکہ جاري رہا تھا -

(۲) لارڈ کچنر کی یہ رپورٹ روزانہ تاروں میں ہم تک نہیں بھیجی گئي - اور اب میل میں آئي ہے - جو بیانات اسوقت یہاں شائع ہوے تھے' انسے یہ پھر بھی کسیقدر زیادہ واضح اور معترف ہے :

(۳) ٹائمز کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسنے خود بھي اس مراسلے کی اشاعت خلاف مصلحت سمجھی تھی' مگر مسٹر اسمتھہ کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ اصلي ضرورت کمک کي ہے - اس مراسلے کی اشاعت سے پبلک کو فوج میں داخل ہونیکی تحریک ہوگی - اگر یہ صورت نہوگئی ہوتی تو وہ اجازت نہ دیتے اور یہ تحریر بھی شائع نہوتی -

حکمت بالغـه ! حکمت بالغه !!

مولوي احمد مكرم صاحب عباسي چريا كوٹي نے ايک نهايت
مفيد سلسله جـديد تصنيفات و تاليفات كا قائم كيا هے - مولوي
صاحب كا مقصود يه هے كه قـران مجيد كے كـلام الهي هونے كے
متعلق آجتـک جس قدر دلائل قائم كيے گئے هيں اُن سب كو
ايک جگهه مرتب و مدون كرديا جاے - اس سلسله كي ايک كتاب
موسوم به حكمة بالغــه تين جلدوں ميں چهپ كر تيار هوچكي هے -
پهلي جلد كے چار حصے هيں - پہلے حصے ميں قران مجيد كي
پوري تاريخ هے جو اتقان في علوم القران علامة سيوطي كے ايک
بڑے حصه كا خلاصه هے - دوسرے حصه ميں تواتر قرآن كي بحث
هے ' اس ميں ثابت كيا گيا هے كه قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم
پر نازل هوا تها ' وه بغير كسي تحريف يا كمي بيشي كے ويسا هي
موجود هے ' جيسا كه نزول كے وقت تها ' اور يه مسئله كل فرقهاے
اسلامي كا مسلمه هے - تيسرے حصه ميں قرآن كے اسماء و صفات
كے نهايت مبسوط مباحث هيں - جن ميں ضمناً بهت سے علمي
مضامين پر معـركة الارا بحثيں هيں - چوتهے حصے سے اصل كتاب
شروع هوتي هے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد كي ايک
سو پيشين گوئياں هيں جو پوري هوچكي هيں - پيشين گوئيوں
كے ضمن ميں علم كلام كے بهت سے مسائل حل كئے گئے هيں ' اور
فلسفة جديده جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر كرتا هے ان
پر تفصيلي بحث كي گئي هے -

دوسـري جلد ايـک مقدمه اور دو بابوں پر مشتمل هے -
مقدمه ميں نبوت كي مكمل اور نهايت محققانه تعـريف كي
گئي هے - آنحضـرت صلعم كي نبوت سے بحث كـرتے هوے آية
خاتم النبيين كي عالمانه تفـسير كي هے - پہلے باب ميں رسول عربي
صلعم كي ان معركة الارا پيشين گوئيوں كو مرتب كيا هے ' جو كتب
احاديث كي تـدوين كے بعد پوري هوئي هيں ' اور اب تـک
پوري هوتي جاتي هيں - دوسـرے باب ميں ان پيشين گوئيوں
كو لكها هے ' جو تدوين كتب احاديث سے پہلے هوچكي هيں - اس
باب سے آنحضرت صلعم كي صداقت پوري طور سے ثابت هوتي هے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل
اور علماے يورپ كے مستند اقوال سے ثابت كيا هے كه آنحضرت
صلعم امي تهے' اور آپ كو لكهنا پڑهنا كچهه نهيں آتا تها - قرآن مجيد
كے كلام الهي هونے كي نو عقلي دليليں لكهي هيں - يه عظيم
الشان كتاب ايسے پر آشوب زمانــه ميں جب كه هر طـرف سے
مذهب اسلام پر نكته چيني هورهي هے ' ايک عمده هادي اور رهبر
كا كام ديگي - عبارت نهايت سليس اور دل چسپ هے ' اور زبان
اردو ميں اس كتاب سے ايک بهت قـابل قـدر اضافه هوا هے -
تعداد صفحات هرسـه جلد (۱۰۶۴) لكهائي چهپائي و كاغـذ
عمده هے - قيمت ۵ روپيه *

نعمت عظمـــي ! نعمت عظمـــي !

امام عبد الوهاب شعراني كا نام نامي هميشه اسلامي دنيا ميں
مشهور رها هے - آپ دسويں صدي هجري كے مشهور ولي هيں -
لواقح الانوار صوفياے كرام كا ايـک مشهور تذكره آپ كي تصنيف
هے - اس تذكره ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب كے احوال و اقوال
اس طرح پر كاتب جهاهت كے جمع كئے هيں كه ان كے مطالعه سے
اصلح حال هو اور عادات و اخلاق درست هوں اور صوفياے كرام
كے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رهے - يه لا جواب كتاب
عربي زبان ميں تهي - همارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني
صاحب وارثي نے جو اعلى درجه كے اديب هيں اور علم تصوف
سے خاص طور سے دل چسپي ركهتے هيں اس كتـاب كا تـرجمه
نعمت عظمى كے نام سے كيا هے - اس كے چهپنے سے اردو زبان
ميں ايک قيمتي اضافه هوا هے - تعداد صفحات هر دو جلد (۷۲۹)
خوشخط كاغذ اعلى قيمت ۵ روپيه *

مشا هيـــر الاسلام ! مشاهيـــر الاسـلام ! !

يعنے اردو ترجمه وفيات الاعيان مترجمه مولوي عبد الغفور خان
صاحب رامپوري' جس ميں پهلي صدي هجري كے اواسط ايام سے
ساتويں صدي هجري كے خاتمه تـک دنياے اسلام كے بڑے بڑے
علمـاء . فقـها قضاة شعراء متـكلمين نحوئيں لغوئں منجمين
مهـندسين مؤرخين محدثين زهاد عباد امراء فقراء حكـماء
اطبا سـلاطين مجتهدين و صناع و مغنيين وغيره هر قسم كے اكابر
و اهل كمال كا مبسوط و مفصل تذكره -

جسے بقول (موسيودي سيلن)
" اهل اسلام كي تاريخ معاشرتي و علمي كي واقفيت كے واسطے
اهل علم هميشه سے بهت هي قدركي نگاهوں سے ديكهتے آئے هيں
يه كتاب اصل عربي سے ترجمه كي گئي هے' ليكن مترجم صاحب
ممدوح نے ترجمه كرتے وقت اس كے اس انگريزي ترجمه كو بهي
پيش نظر ركها هے' جسے موسيودي سيلن نے سنه ۱۸۴۲ع ميں شائع
كيا تها - سواے اس كے اصل كتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيه '
لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني كے متعلق كثير التعداد
حواشي اضافه كئے هيں - اس تقريب سے اس ميں كئي هزار اماكن
و بقاع اور قبائل و رجال كا تذكره بهي شامل هوگيا هے - علاوه بريں
فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيودي سيلن كے وه قيمتي نوٹ
بهي اردو ترجمه ميں ضم كردے هيں جن كي وجه سے كتاب اصل
عربي سے بهي زياده مفيد هوگئي هے - موسيودي سيلن نے اپنے
انگريزي تـرجمه ميں تين نهايت كارآمد اور مفيد ديباچے لكهے هيں
مشاهير الاسلام كي پهلي جلد كي ابتدا ميں ان كا اردو ترجمه بهي
شريک كرديا گيا هے - اس كتاب كي دو جلديں نهايت اهتمام كے
ساتهه مطبع مفيد عام آگره ميں چهپوائي گئي هيں' باقي زير طبع
هيں - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۴) مآثر الكرام يعنے حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد
بلگرامي كا مشهور تذكره مشتمل بر حالات صوفياے كرام و علما ے
عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعـه مطبع مفيد عام آگره خوشخط
قيمت ۲ روپيه -

تمـدن هنـــد ! تمـدن هنـد !!

يعنے شمس العلما مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم كي مشهور
كتاب جس كا غلغله چار سال سے تل هندوستان ميں گونج رها تها
آخركار چهپ كر تيار هوگئي هے - علاوه معنوي خوبيوں كے لكهائي
چهپائي خط ' كاغذ ' تصاوير ' جلد مثل تمدن عرب كے' قيمت ......
(۵۰) روپيه -

(۵) منمخانة عشق - يعني حضرت امير مينائي كا مشهور
ديوان بار سوم چهپ كر تيار هوگيا هے - قيمت ۲ روپيه ۸ آنه -

(۶) قرآن السعدين يعني تذكير و تانيث كے متعلق ايک
نهايت مفيد رساله جس ميں كئي هزار الفاظ كي تذكير و تانيث
بتائي گئي هے' قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

(۷) فهرست كتب خانه آصفيه - جس ميں كئي هزار كتب
قلميه و مطبوعه اور نيز مصنفين كا نام درج هے - جو حضرات
كتب خانه جمع كرنا چاهيں اُن كو يه فهرست چراغ هدايت كا كام
دے گي - صفحات (۵۰۰) قيمت ۲ روپيه -

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيه قيمت حال ۳۰
روپيه (۹) تمدن ايـران - مارگن شوسـٹر كي مشهور كتاب كا
ترجمه صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاوير عكسي عمده جلد اعلى -
قيمت ۵ روپيه -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي كي
مشهور كتاب - عربي فارسي ميں بهي اس فن كي ايسي جامع
كوئي كتاب نهيں هے - صفحات ۴۷۴ قيمت سـابق ۴ روپيه -
حال ۲ روپيه -

(۱۱) - ميڈيكل جورس پروڈنس - مولانا سيد علي بلگرامي
مرحوم كي مشهور كتاب قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

(۱۲) علم اصول قانون - يعنے سرڈبليو - ايچ ريٹگن كي كتاب
كا ترجمه صفحات (۸۰۸) قيمت ۸ روپيه -

(۱۳) تحقيق الجهاد - مصنفهٔ نواب اعظم يارجنگ مولوي چراغ
علي مرحوم - مسئله جهاد كے متعلق كل دنيا ميں اپنا نظير
نهيں ركهتي - صفحات ۴۱۲ - قيمت ۳ روپيه -

(۱۴) شرح ديوان غالب اردو - تصنيف مولوي علي حيدر
صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قيمت ۲ روپيه -

(۱۵) داستان تركتازان هند - كل سلاطين دهلي كي ايک جامع
و مفصل تاريخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قيمت سابق ۲۰ روپيه
قيمت حال ۶ روپيه -

(۱۶) معركه مذهب و سائنس - ڈريپر كي مشهور عالم كتاب
مترجمه مولوي ظفر علي خان صاحب بی - اے - قيمت ۴ روپيه -

(۱۷) مآثر الكرام - مشتمل بر حالت صوفياے كرام تصنيف مير
غلام علي آزاد بلگرامي - قيمت ۲ روپيه -

(۱۸) تيسير الباري ترجمه صحيح بخاري اردو - حامل المتن -
صفحات (۳۷۵۰) نهايت خوشخط كاغذ اعلى قيمت ۲۰ روپيه -

نوٹ — ايک روپيه فی جلد كے حساب سے هر كتاب كی جلد همارے پاس تيار هوسكتی هے - جس پر كتاب كا اور مالک كا نام منقش هوگا -

تاریخ هندوستان

آثارمطبوعات قدیمۂ هند

ترجمه فارسی " هسٹري آف انڈیا " مصنفۂ مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کي هیں ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسي ترجمه لارڈ ایلنگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکهپوري نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بهرام شاه نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت هوے اور کچھہ گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکي نه هوئي -

اس کتاب کي ایک بڑي خوبي اسکی خاص طرح کي چھپائی بھي ہے - یعنے چھپي تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بھي نہایت اعلی درجه لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمه و فہرست کے اصلي کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هوئي ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -
تمام درخواستیں : " مینیجر الهلال کلکته " کے نام آئیں -

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو بنگله گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کي درخواست بھیجیے -

منیجر

لا مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شمس بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سعدی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام غزالی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۳ آنہ رعایتی ۱ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] بابر معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الیبری ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۹ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ آنہ رعایتی ۹ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۳ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام محمد ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۴۰) ارمی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یکجا خریداری کرنے پر صرف ۲ روپیہ ۸ آنہ - (۴۰) پنجاب کے اولیائے کرام کے حالات ۱۲ آنہ رعایتی ۹ آنہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ رعایتی ۳ آنہ [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنہ رعایتی ۹ آنہ [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۴ آنہ رعایتی ۳ آنہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصنیف کی لاجواب کتاب ۱ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہفت بہشت اردو ہم وکن چشمہ اہل بہشت کے مشہور حکیموں کے بالتصویر حالات زندگی معہ انکی سیدہ بہ سیدہ او رصدری مجربات کے جو انکی عمر کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور ان ہزاروں کے جو نسخوں کی تصدیق کی ہے انکی نقلیں لکھدی ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] الامراض اس کتاب میں ہر مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ [۵۱] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جست بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

———:*:———

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول رکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

بچوں بڑوں کے سارے هندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں ہر جگہ ہر دوکانداروں اور
دوا فروشوں کے ہاں مل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا

بنایا ہوا

لال شربت ! لال شربت !!

بچوں کیلیے ایک هي دوا ہے - ماں دینا میٹھا میٹھا لال شربت -

شیر خوار بچے کو اکثر بدهضمي رهتي ہے - دودھ پیتے هي قے کردیتے هیں - پاخانہ کبهي سخت اور کبھي پتلا هوتا ہے پیٹ اونچا هو جاتا ہے هاتهہ پاؤں لاغر هوجاتے هیں - دانت وقت پر نہیں نکلتے هیں غذا جزو بدن نہیں هوتا - ان سب وجوهات سے لڑکے همیشہ کیواسطے کمزور هوجاتے هیں - ایسے حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہیں هونے پاتي اور همیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رهتے هیں - بچے کو دودھ کم هوتا هو طبیعت سست رهتی هو بخار آتا هو غذا هضم نہ هوتي هو تو لال شربت استعمال کرنیسے لاغري جاتي رهیگی دودھ زیادہ هوگا اور بچے خوشحال رهینگے - پوري حالت فہرست جسمیں جنتري اور سارٹیفکٹ درج هیں منگوا کر دیکھیے قیمت فی شیشي ۱۲ آنہ محصول ۴ آنہ تین شیشی کے لیے ۲ روپیہ - محصول ۱۰ - آنہ ادویات هر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتي ہے ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے -

بچوں بڑوں کے سارے هندوستان میں مشہور ہے
اور دوائیاں بیچنے کے صاحب لکھ کر منگائیں
فائدہ کرتی ہیں۔

ڈاکٹر ایس - کے - برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکم لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں ' اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے - بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے - دردِ سر' نزلہ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے - -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - هم نے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکی بدولت بچي هیں' اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھی آتی هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ کلٹھیاں بھی هوگئی هوں' اور اعضا کی کمزوری کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتي ہے - نیز اُسکی سابق تندرستي از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

جلد ۵ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۶

Calcutta : Wednesday October 14. 1914.

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ (۲۲ : ۷۸)

"کتاب مرقوم یشهده المقربون" (۸۳ : ۱۸)
ذالك فليتنافس المتنافسون !" [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال فی مجلدات الهلال

گاہ گاہے بازخوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے۔ اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الهلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو نظیر میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد ' مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ایسے ہیں جن میں ایک کلی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے

(۶) طالبان حق و هدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں ' وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے والایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با ایں همہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

Tel. Address:- "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

[illegible]
[illegible]

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۶ - ۱۷

کلکتہ : چہار شنبہ ۲۳ - ذیقعدہ و یکم ذالحجہ ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, October, 12 - 17, 1914.

جلد ۵

بـاده درجوش ست و یـاران منتظـر
ساقیـا خـذ ما صـفا دع ماکـدر

هز ایکسلنسی غازی انور پاشا متع اللہ الاسلام والمسلمین بطول حیاته جنکی متعلق ایک حادثه کی بے سر و پا افواہ حال میں مشہور ہوئی تھی مگر جسکی کوئی اصلیت نہیں

اطــلاع

نمبـــر ۱۶ اور ۱۷

رمضان المبارک کے بعد کمپوزیٹروں کے اسٹرائک سے جو بد نظمی پریس میں شروع ہوئی اسکا سلسلہ برابر جاری تھا - مجبوراً ہر ہفتے کی تاخیر کو ایک بار ختم کردینے کیلیے پچھلے ہفتے کی اشاعت ملتوی رکھی گئی' اور آج نمبر ۱۶ اور ۱۷ - ایک ساتھہ شائع کیے جاتے ہیں -

آیندہ نمبر عید الضحی کی تقریب سے خاص طور پر مصور و مزین ہوگا اور مستقل خریداروں کے علاوہ عام خریداروں کے لیے ۸ - آنہ قیمت پر فروخت ہوگا -

بوجہ قبل نمبر ہونے کے اس نمبر کی قیمت ۸ - آنہ ہے -

SEWING
MACHINES
KNITTING
ALCUTTA

(۹) سب سے زیادہ یہ کہ سمندر کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور جب تک انگلستان بحر شمال اور نہر ڈوور پر مسلط ہے ' انٹورپ ، زیبر بجیم کے تمام ساحلی مقامات کو جرمنی کسی طرح بھی مسخر نہیں کرسکتی - اگر وہ محاصرہ کرلے ' جب بھی رسد اور سامان جنگ برابر دریا کی جانب سے پہنچتا رہیگا -

یہ اسباب ستہ جس درجہ موثر ' بدیہی ' ناقابل انکار ' اور شاندار و قوی تھے ' انکی نسبت کچھہ کہنا فضول ہے - لیژ اور نامور کے استحکامات کے غلغلے اور انکے عاجلانہ نتائج اگرچہ دنیا کے پیش نظر تھے ' تاہم یہ ساٹھہ میل کا مستحکم حلقہ ' یہ تمام ماہرین جنگ کا اجماع عظیم ' یہ لاعلاج پانی کے منافذ ' یہ ساحلی دروازے کی ہیبت ' اور ان سب سے بڑھکر بحر شمال کی حکمرانی اور برطانی اعانت کا فتح باب ' ایسی دلیلیں نہ تھیں جو بالکل بے اثر رہتیں - تاہم جب حوادث نے ورق الٹا اور حقیقت بے نقاب ہوئی تو دنیا نے امید باطل اور فریب آرزو کا ایک نیا تجربہ اپنے سامنے پایا ' اور طاقت کے دیوتا نے بڑھکر کہا کہ اسکی جادو کی چھڑی کے آگے استحکام کا لفظ بے معنی ' قلعہ کی حقیقت وہم ' اور تمام دنیا کے ماہرین جنگ کا ایمان و اعتقاد نقش غلط و سودائے خام ہے !

اذا جاء موسی و القی العصا

فقد بطل السحر و الساحر

استحکامات کی حقیقت آفتاب کے دو طلوع و غروب کے اندر نہیں بدل جاسکتی - ساٹھہ میل تک پھیلے ہوے قلعے اور آہنی گنبدوں کے توپخانے تیلیوں کے کھانچے اور روئی کے گالے نہیں بنجاسکتے ' بحر شمال کا وہ پر پیچ آبی خط خشک نہیں ہوگیا ہے جس سے نکلکر دریائی لہریں انٹورپ کی دیواروں سے ٹکراتی رہتی ہیں ' اور جسکا پانی بہکر اسکے تمام طول و عرض کو ایک خطۂ آب بنا دیسکتا ہے - پھر انگلستان کی حکومت اس تمام عرض پر پھیلی ہوئی ہے جو ساحل بلجیم اور ساحل ڈوور کے درمیان واقع ہے ' اور ہر طرح کی اعانتوں کے حاصل کرنے کیلیے انٹورپ کے دروازے بدستور کھلے ہوے ہیں -

تاہم دنیا کی جنگی طاقتوں کی تاریخ کے کیسے عجیب و غریب عہد سے ہم گذر رہے ہیں جبکہ با ایں ہمہ جاہ و جلال طاقت و جبروت ' و با ایں ہمہ اسباب و وسائل دفاع و استحکام ' بالاخر انٹورپ اسی طرح مسخر ہوگیا جسطرح جرمنی کے خط جنگ کی ہر روک مسخر ہوئی - اور بلجیم کا یہ آخری نقشہ امید بھی اسیطرح چاک چاک کردیا گیا جس طرح بے شمار نقشے اس سے پہلے پرزے پرزے ہوچکے ہیں - افسوس کہ یقین و اذعان کے اس بستر یاس کو زیادہ سے زیادہ ارزو و حسرت کی پانچ تاریک راتیں ہی نصیب ہوئیں !

(فن جنگ کا نیا دور)

ہم نے تسخیر انٹورپ کے تذکرہ میں اس نقطہ کو زیادہ نمایاں کیا کہ اسکے استحکامات کی تمام حقیقتیں بدستور قائم ہیں لیکن امید کا نقشہ منقلب ہو چکا ہے - یہ پہلو اسلیے زیادہ وضاحت کا محتاج تھا کہ انٹورپ کی تسخیر کے بعد سے اعتراف و تسلیم کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے ' اور یہ خصوصیت ہرطرح اسکی مستحق ہے کہ تاریخ جنگ میں اسے نمایاں جگہہ دی جاے - ابتک جرمنی کی راہ کی ہر روک اپنی مضبوطی اور استحکام کے یقین میں ایک ناقابل فہم سرعت کے ساتھہ منقلب ہوتی رہی ہے ' اور بد قسمتی سے سر زمین و قلاع کیطرح " ماہرین جنگ " کا مذہب بھی مغرور حریف کی تلوار کا اسطرح تابع رہا ہے کہ اسکی ہر حرکت پر اسکے اصول و قواعد بدلتے رہے ہیں - لیژ جب تک فتح نہیں ہوا تھا ' اس وقت تک وہ دنیا کا سب سے زیادہ مستحکم مقام تھا - اوقیانوس کی موجیں اور ہمالہ کی چوٹیاں بھی اسکے استحکام کے آگے ہیچ تھیں - اسکا عجیب الصنعة دائرہ استحکام ' اسکے گھرے ہوے عجیب و غریب قلعے ' اسکی سر زمین کے قدرتی موانع ' اسکی عالم اعتراف و ناقابل تسخیر عظمت ' ایک ایسی مسلم حقیقت تھی ' جسکو ہر اور دو چار کی طرح ہر " ماہر جنگ " تسلیم کرتا تھا -

لیکن جونہی حملہ آوروں کی فوجیں اسکی منہدم دیواروں پر سے گذریں ' یکایک فن جنگ کے حقائق میں ایک انقلاب عام واقع ہوا ' اور جو قلعے چند دن پیشتر تک تمام دنیا کو اپنی آزمائش کا چیلنج دے رہے تھے ' اور جنسے بڑھکر اصول و قواعد حرب و دفاع کا اور کوئی نمونہ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا ' اب اصول و قواعد ہی کی بنا پر بالکل فرسودہ ' ناقابل اعتماد ' بے قاعدہ و بے اصول ' اور ایک بدتر سے بدتر فوج کے ہاتھوں بھی بآسانی تسخیر ہو جانے والی دیواریں بنگئیں :

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بو العجبیست ؟

اب یہ انکشاف ہوا کہ لیژ کے قلعے قدیم طرز پر تعمیر ہوے تھے اور اسلیے انکا مسخر ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو چنداں قابل التفات ہو - سب سے زیادہ یہ کہ اسکے قلعوں کا باہمی فاصلہ بہت کم تھا ' اور ایسی حالت میں وہ ساقط نہو جاتا تو اور کیا ہوتا ؟

تقریباً ایسے ہی انقلابات و انکشافات سریعہ نامور کے آٹھہ قلعوں کے متعلق بھی ہوے - اسرار جنگ اور مصالح حرب کی بخشش اس عہد میں جرمنی کی توپوں سے بھی زیادہ عجیب و غریب رہی ہے !

لیکن غنیمت ہے کہ اب انکشافات " فن جنگ " کے یہ تلاطم و تموج اسیقدر مبدل بہ سکون ہوگئے ہیں ' اور معلوم ہوتا ہے کہ گو جرمنی کی جنگی بیقراریوں کے پانوں نہ تھمیں لیکن انگلستان و فرانس کے " ماہرین جنگ " کے اعتقادات کو تو کسی قدر ثبات و استقرار نصیب ہو جایگا - چنانچہ موجودہ جنگ کی تاریخ میں سب سے پہلے " انٹورپ " کے قلعوں کو یہ تاریخی فخر نصیب ہوا ہے کہ انکی برگشتہ قسمت کی طرح فن جنگ نے انکا ساتھہ نہ چھوڑا - اور انکے استحکامات میں بظاہر اب تک لیژ و نامور کے استحکامات کی طرح کوئی نئی خرابی اور خامی بعد از تسخیر ثابت نہیں ہوئی ہے - وہ مسخر ہوچکے ہیں لیکن ابتک انکی مضبوطی اور حفاظت کی حقیقتیں بدستور قائم ہیں ' اور انکی خامیوں اور نقصوں کی مرثیہ خوانی کی جگہ حملہ آوروں کی طاقت کا اعتراف کرکے حقیقت و واقعیت پر پہلی مرتبہ لطف و احسان کیا گیا ہے !

پہلے جو قوۃ تحقیق و تدقیق بدبخت مسخر شدہ قلعوں کے نقصوں کی دریافت میں صرف ہوتی تھی ' الحمد للہ کہ اب اسکا کچھہ حصہ جرمنی کی عجیب و غریب توپوں کے متعلق ایک نئے انکشاف میں صرف کیا گیا ہے ' اور معلوم ہوا ہے کہ یہ ساری کرشمہ سازی جرمنی کی نہیں بلکہ اسکی قلعہ پاش توپوں کی ہے ' جنکا قطر ۴۲ سنٹی میٹر کا ہے ' اور جنکے گولے تیس تیس من کے وزنی ہوتے ہیں !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

(بحری مہم)

انگریزی اعانت کے بھیجے جانیکی بھی خبر دی گئی ہے جو انٹورپ پہنچی اور تمام مایوس باشندوں نے اسکی بدولت دو راتیں امید و مسرت میں بسر کیں - جب فوج راستوں سے گذری لوگوں نے نہایت جوش سے استقبال کیا اور گرجوں میں حمد و شکر کے ترانے گاے گئے - گو اس قیمتی اعانت سے بد نصیب بلجیم کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور بعض مخالف اتفاقات کی وجہ سے برطانی شجاعت کو اپنے ان موجی مناقب و عسکری فضائل کی نمایش کی کافی مہلت نہ ملی جو فرانس کے میدانوں میں بارہا ظاہر ہوچکے ہیں ' تاہم اسنے نہایت عقلمندی کے ساتھ

حدیث الجنون

(دو معرکے)

جو جنگ دنیا کے نصف حصے میں قتل و غارت کا سب سے بڑا دور ارضی تمثیل کر رہی ہے، اسکے میدانوں سے باہر بھی قوتوں کے تصادم اور طاقتوں کے کشاکش کا ایک معرکۂ تقابل و تسابق بپا ہے - یہ حقیقت اور تصنع کا ایک عظیم الشان مقابلہ ہے جو شاید سلطان حقائق اور انسانی دسائس و خدع کی سب سے بڑی اور سب سے وسیع جنگ کا فیصلہ کریگا - پہلی جنگ اگر اپنے رقبہ کی وسعت، اپنے سامانوں کی ہیبت، اور اپنے نتائج و اطراف کی دہشت میں دنیا کا سب سے بڑا حادثہ ہے، تو یہ جنگ بھی حقیقت کے قہر و استیلا، انسانی خدع و حیل کے انتہائی جد و جہد، اور آلات و اسلحہ تصنع و دسائس کی نئی نئی نمایشوں کا تاریخ عالم میں سب سے بڑا واقعہ ہوگی!

پہلی جنگ کے اعلان کے ساتھہ ہی اس جنگ کا بھی اعلان ہوگیا، اور جس طرح بلجیم اور پولینڈ کے میدانوں میں اوسکے میدان گرم ہوے، ٹھیک اسی طرح اس جنگ کے معرکوں نے بھی جلد جلد اپنے نقشے بدلے - لیژ اور نامور کی دیواروں پر جس وقت تیس تیس من کے قلعہ پاش گولے پھینکے جا رہے تھے، اس وقت ان گولوں سے بھی زیادہ وزنی مصنوعات نے حقیقت کی ناممکن التسخیر دیواروں کو اپنا نشانہ بنالیا تھا - "قیصر" اور "زار" کے دعوں کی اس ادعاء غرور کے آگے کچھہ حقیقت نہیں ہے، جس نے اس دوسرے میدان جنگ میں قوا حقائق و واقعیت کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے!

لیکن اس میدان جنگ کے حریف کی قوتیں دوسری قسم کی ہیں، اور یہ وہ تجربہ ہے جو یکساں نتائج کے ساتھہ دنیا میں ہمیشہ کیا جاچکا ہے - ممکن ہے کہ یہ سب سے بڑا تجربہ ہو اور اسکی وسعت عدیم النظیر ثابت ہو، تاہم نتیجہ وہی نکلیگا جو ہمیشہ نکل چکا ہے: ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا -

حقیقت کی طاقت قیصر اور دول متحدہ کی طاقت سے زیادہ محکم ہے - اسکی دیواروں کے ڈھانے کیلیے کوئی توپ نہیں ڈھالی جاسکتی!

بالاخر دونوں جنگوں کے حریف انکے نتائج ایک ہی وقت میں ظاہر ہوے، اور ایک طرف انٹورپ کے مشہور عالم استحکامات کی تسخیر کا اعلان ہوا - دوسری طرف سے سلطان حقیقت نے بھی اپنے منتظرہ اور ناممکن التبدیل قہر و تسلط کا آخری فیصلہ کردیا:

ولتعلمن نبأہ بعد حین (۳۸ : ۸۸)

(بیمار امید)

انٹورپ کی تسخیر موجودہ جنگ کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم واقعہ ہے - جنگ کے شمالی میدان کی یہ آخری امید تھی، اور چونکہ آخری تھی اسلیے بہت عزیز و قیمتی تھی - مفلس کے جیب کیلیے ایک کھوٹا سکہ بھی بہت قیمتی ہوتا ہے اور دیوار جب گرجاتی ہے تو اسکی ایک قائم و ثابت اینٹ بھی بہت ہوتی ہے - بد نصیب بلجیم کیلیے انٹورپ کا بقیۃ السیف گوشہ ایک پوری اقلیم کامرانی سے بھی بڑھکر قیمتی تھا - لیکن افسوس کہ واقعات کی قوت اٹل ہے، اور اس آخری بیمار امید کی عمر پچھلوں سے بھی کم نکلی - جس مدفن امال میں لیژ اور نامور کی برجیاں دفن کی جا چکی ہیں، وہاں انٹورپ کو بھی سپرد خاک کردینا پڑا:

ای ماتم سخت ست کہ گویند جواں مرد!

نحن قدرنا بینکم الموت و ما نحن بمسبوقین!

(فریب امید)

کسی دوسری جگہ ہم نے سقوط انٹورپ کے تمام حالات لکھہ دیے ہیں - انسے معلوم ہوگا کہ لیژ اور نامور سے کہیں زیادہ امیدوں کا انٹورپ کے گرد ہجوم تھا - بلجیم نے جب برسلز سے اپنا دار الحکومۃ منتقل کیا تو ماہرین جنگ کی نہایت طول طویل رائیں ہم تک پہنچائی گئیں، اور یقین دلایا گیا کہ یہ سب سے بڑی بلجیمی مصلحت تھی جو عمل میں لائی گئی ہے، اور جرمنی کی تمام قوتیں انٹورپ کے سامنے بیکار ثابت ہونگی - ڈیلی میل، مورننگ پوسٹ، ڈیلی کرانیکل، لنڈن ٹائمس، اور نیز پیرس کے مشہور اخبارات فیگارو وغیرہ، سب اسپر متفق تھے کہ پیرس کے استحکامات کے بعد دنیا میں سب سے بڑا مستحکم مقام انٹورپ ہے، اور ہمیشہ یقین کیا گیا ہے کہ بلجیم کا حملہ آور خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہو، لیکن یہاں پہنچکر اپنی نامرادیوں سے سر ٹکرائیگا -

ماہرین جنگ نے اسکے جو وجوہ بیان کیے تھے، ان میں اہم امور حسب ذیل تھے:

(۱) سنہ ۱۹۰۸ میں جو نئے استحکامات یہاں بنائے گئے ہیں، انکی نسبت عام اتفاق ہے کہ ناقابل تسخیر ہیں -

(۲) انٹورپ اور اسکے اطراف میں بیس سے زیادہ قلعے ہیں، اور انکے مثلث دوائر اور قلعے اس ترتیب سے قائم کیے گئے ہیں کہ کسی طرف سے بھی حملہ آور کو اندر کی باڑیوں سے بچکر آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملسکتا - اسلیے تسخیر بجائے خود رہی، دشمن اسکے قریب بھی نہیں پہنچ سکیگا -

(۳) قلعہ بند علاقہ ۹۰ میل سے زیادہ کا ہے - فولادی گنبدوں میں بہترین قسم کی زودکار توپیں نصب ہیں، اندرون شہر کی تمام سڑکیں انکی زد پر ہیں، خندقیں وسیع اور گہری ہیں، میدانی توپیں بکثرت ہر جانب نصب کی گئی ہیں -

(۴) نواح انٹورپ کی قدرتی حالت بھی ایسی ہے جس پر غالب آنا ممکن نہیں - ایک جانب دریا ہے جو شہر کے اندر چلا گیا ہے، اور تینوں جانب پانی کے ایسے عریض حلقے بنے ہوے ہیں جو چند لمحوں کے اندر بھر دیے جاسکتے ہیں -

(۵) اگر محاصرہ کیا جاے تو یہ بالکل بے سود ہوگا - اسکے شمال و مغرب کی سرحد ہے جو غیر جانبدار ہے - ساحلی مقام ہونے کی وجہ سے وہ سمندر کی جانب سے بیرونی آمد و رفت جاری رکھہ سکتا ہے - اور انگلستان سے اسکو ہمیشہ مدد ملتی رہیگی، جو بالکل اسکے سامنے

حادثہ بمبئی

بمبئی کا وہ مقام جہاں جہاز کوما.گاٹو کے مسافر اتارے گئے

شاہ رومانیا کی وفات

جدید شاہ رومانیا

چونکہ متوفی شاہ رومانیا کا کوئی فرزند نہیں ہے اسلیے اسکا بھتیجا پرنس فرڈینینڈ تخت نشین ہوگا -

اسکے ایک بڑے حصے کو ہلاکت سے بچایا ' اور مفرورین انٹورپ کے مقدم ہوالینڈ اور ارسٹینڈ پہنچ گئي !

مورننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص طور پر اس عمدہ اثر کا نقشہ کھینچا ہے جو انگریزي فوج کے انٹورپ پہنچنے سے اهل بلجیم پر پڑا - مسٹر چرچیل (خداوند بحریات برطانیه) انگریزي فوج کے کارناموں پر اسے "مبارکباد" دیتے هیں ' اور فرماتے هیں کہ " هماري بحري فوج نے دشمن کے توپخانوں کی شعلہ باریي میں قابل تعریف جرات کے ساتھہ اپنے تئیں ڈالدیا ' اور یہ صرف انہي کے قدوم میمنت لزوم کے نزول کا نتیجہ ہے کہ انٹورپ ساٹھہ ہزار دشمنوں کے مقابلے میں ۵ دن تک مدافعت کرتا رہا "

" باقي رہا اسکا واپس چلا آنا تو یہ کچھہ اسکا نتیجہ نہیں ہے کہ دشمن کے حملوں کي وہ تاب نہ لاسکي ' بلکہ عام جنگي مصلحت اسیکي مقتضي تھي " ! !

یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ انگریزي فوج کے عمدہ اثر ' اهالیان انٹورپ کي ناپائدار مسرت ' اور قابل تعریف غسل آتشیں کو یہ حقیقت کچھہ بھي صدمہ نہیں پہنچا سکتي کہ انٹورپ کي بدنصیبیوں میں اس نمایش جاہ و جلال سے کچھہ بھي تغیر نہ ہوا - اول تو ایک مایوس جماعت کو دو چار دن تک امید و نشاط سے آشنا کردینا ہي کیا کم بات ہے ؟ پھر ایک ایسے بے پناہ حریف کے مقابلے میں جا کر بقیۃ السیف حصے کا بحفاظت واپس چلا آنا بجاے خود مستحق ہزار تبریک و تہنیت ہے !

(حول سقوط انٹورپ)

انٹورپ کي تسخیر کے بعد جرمني کا کام بلجیم میں ختم ہوگیا - اب جنگ کا ایک نیا صفحہ الٹتا ہے -

انٹورپ کی سب سے بڑي اهمیت اسکے ساحل کا موقعہ ہے - نقشہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ بحر شمالي کي جو شاخ بلجیم و برطانیہ کے درمیان ہوکر گذري ہے اسمیں ہوالینڈ کے کنارے ایک عجیب طرح کے چھوٹے چھوٹے بالمقابل و متوازي جزیرے پیدا ہوگئے ہیں ' اور انکا ایک وسیع گوشہ بحر شمال کے دهنے ساحل میں خود بخود طیار ہو گیا ہے - ہوالینڈ کي سرحد میں یہ حصہ داخل ہے اور یہاں سے ایک دریائي خط نکلکے انٹورپ کے اندر چلا گیا ہے -

اس بحري گوشے کی وجہ سے ہر وہ مقام نہایت قیمتي ہوگیا ہے جو اس سے قریب واقع ہو - یہ ایک ایسا محفوظ مقام ہے کہ جو حکومت یہاں قابض ہوگي ' وہ تمام بحر شمالي کي جنگي طاقتوں کو ایک کونے میں دبئے ہوے بے اثر کردیگی - یہ چھوٹے چھوٹے دریائي خطوط جو نظر آرہے ہیں ' انکے اندر اگر ایک توپ بھي نصب کردي جاے تو وہ باہر کي طرف بحر شمال کا راستہ روکدیگي -

پس انٹورپ جرمني کے خط جنگ کا سب سے بڑا اہم مقام تھا اور اب وہ اسپر قابض ہوگیا ہے - آے ایک طرف تو بلجیم میں ایک ایسي مستحکم جگہ ملگئي ہے ' جسے اپني بڑي بڑي جرمن توپیں چڑھاکر وہ ناممکن التسخیر بنا دیگا ' دوسري طرف ساحل برطانیہ کا رخ بھي اسکے قبضے میں آگیا ہے ' اور اب اس جانب سے میدان جنگ میں کسی مدد کے پہنچنے کا بالکل خدشہ نہیں رہا -

انٹورپ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر گھنٹ اور گھنٹ سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ارسٹنڈ تھا جو بلجیم میں جزیرۂ برطانیہ کے بالکل مقابل اور سب سے زیادہ قریبي مقام ہے - اسکي ساري اهمیت انگلستان کي بحري اعانت کے بندرگاہ ہونے کي وجہ سے تھي - آج صبح کي خبروں میں ارسٹنڈ کے بھي تقریباً لے لینے کي خبر آچکي ہے ' اور شاہ بلجیم جو انٹورپ سے بھاگ کر ارسٹنڈ آیا تھا ' اب فرانس چلا گیا ہے -

ارسٹنڈ کے نیچے سرحد فرانس میں نیلیے ہے ' اور برطانیہ کے سامنے کا [illegible] سے زیادہ قریب تر ساحلي مقام وہی ہے - عنقریب جرمني اس پر بھي قبضہ کرلیگا ' اور اسطرح جنگ کا وہ باب جسکا تعلق تسخیر بلجیم اور ساحل انگلش چینل سے تھا ' بالکل ختم ہوجائیگا -

(بعض حقائق جنگ)

اس واقعہ سے مندرجہ ذیل حقیقتیں بالکل صاف اور غیر مشتبہ صورت میں سامنے آگئي ہیں :

(۱) جنگ کے حقائق کا مطلع اب صاف ہے اور حقیقت اسدرجہ آشکارا ہوگئي ہے کہ اس سے انکار کرنے یا اسے مشکوک کرنیکي بالکل گنجایش نہیں رہي -

(۲) جرمني تمام خاک بلجیم پر قابض ہے - فرانس میں پیرس کے اطراف تک اسنے اپنے دهنے دستے کو پھیلا کر بلجیم کي پوري مملکت اور فرانس کے تمام سرحدي خط کو حریفوں سے خالي کرالیا ' اور نہایت اطمینان کے ساتھہ اپنے پیش نظر استحکامات اور فوجي مرکز قائم کرلیے - اس نے بڑي بڑي خندقیں مشینوں کے ذریعہ اطمینان سے ایسي حالت میں کھودیں کہ دشمن کي ایک گولي بھي اسمیں حارج نہ تھي - اپنے ان تمام کاموں سے جب وہ فارغ ہوگیا تو آگے بڑھي ہوئي فوج ایک قرار دادہ ترتیب کے ساتھہ واپس چلي آئي اور اب اپنے مرکزوں میں مضبوطي کے ساتھہ جم گئي ہے -

(۳) افواج متحدہ نے اول روز ہي یہ غلطي کي کہ سرحد فرانس کو عبور کر کے جرمني کو روکنا چاہا - اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے ہي مقابلے میں انکے پانوں اکھڑے اور پھر خط پیرس کے ادھر تک نہ رک سکے - تا آنکہ جرمني نے خود جگہہ خالي کردي -

(۴) جرمني کی فوجي طاقت ' آلات و اسلحہ جنگ طریق ہجوم و مقاومت ' اور عام انتظامات اور ہر طرح کے سازوسامان کے متعلق جو خیالات و اوہام پھیلاے گئے تھے ' انکا اگر دسواں حصہ بھي صحیح تسلیم کرلیا جاے تو اسکے یہ معني ہونگے کہ میدان جنگ کے تمام واقعات سے یک قلم انکار کردیا جاے - اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عالم آشکار ہوچکي ہے کہ جرمني کي تعجب خیز قوتوں اور سامانوں کے متعلق جو معلومات دنیا برسوں سے رکھتی آئی ہے ' وہ اسي طرح ابتک صحیح ہیں جس طرح جنگ سے پہلے تھے -

(۵) جرمني نے تمام بلجیم پر قبضہ کرلیا - فرانس میں پیرس تک چلي گئي ' روس کے اندر روسي فوج کے ساتھہ لڑرہي ہے اور میلوں اسکے حدود کے اندر ہے - اسکي تمام افریقي نوآبادیاں ابتک بالکلیہ مسخر نہ ہوئیں ' اور کیاؤچو کو جاپان جیسي عظیم الشان بحري طاقت دو مہینے میں بھي نہ لے سکي -

اسکے مقابلے میں جرمن حدود کا ایک چپہ بھي ابتک اس حریفوں کے تصرف میں نہیں آیا ہے ' اور بقول اسٹینڈسمین کے " بہرحال اس سے کوئي انکار نہیں کرسکتا کہ جسقدر بھي لڑائیاں ہو رہي ہیں وہ سب کي سب جرمني کے دشمنوں کے ملک ہي میں ہو رہي ہیں - جرمني کے کسي حصے میں نہیں ہیں " -

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جرمني کے حریفوں کے ملک جنگ کي وجہ سے تہہ و بالا ہو رہے ہیں جیسا کہ بلجیم ' فرانس ' اور روس کے ایک حصے کا حال ہے - لیکن خود جرمني کے اندر کہیں بھي لڑائي نہیں ہے اور اسلیے اسکا اندروني امن و سکون اور داخلي تجارت و اقتصادیات بالکل اصلي حالت میں برقرار ہیں - وہ سامان جنگ کے کارخانوں سے کام لے رہا ہے - توپیں ڈھل رہي ہیں اور ایک ایک سے سب سے مرین طیار کي جارہي ہیں - صرف اس اختلاف مناظر ہي سے جنگ کے موجودہ نتائج واضح ہو جاسکتے ہیں -

(۶) انٹورپ اور ارسٹنڈ کے لے لینے کی وجہ سے میدان جنگ میں اسکا پوزیشن بہت شدید و وزني ہوگیا ہے ' اور میدان جنگ کو دریا کی جانب سے اسکے خلاف جو تقویت تھي ' اسکي راہ مسدود ہوگئي ہے - بظاہر اسکا نصف کام بالکل مکمل ہوگیا - وہ بلجیم اور ساحل کی طرف سے مطمئن ہوکر اب از سرنو اپني پیش قدمي شروع کریگا - دریاے شیلڈٹ میں اس نے بحري سرنگیں ڈالدي ہیں ' اب خاص انگلش چینل پر اپنا قبضہ نمایاں کرنا چاہیگا

اولیاء الشیطان و اصحاب النار کی لعنت سے پاک ہے' اور صرف خدا کے دوستوں اور اسکی محبت میں دکھہ اٹھانے والوں کیلیے مخصوص کردیا گیا ہے -

سمندروں کو عبور کر کے' پہاڑوں کو طے کرکے' کئی کئی مہینوں کی مسافت چلکر' دنیا کی مختلف نسلوں' مختلف رنگتوں' مختلف بولیوں کے بولنے والے' اور مختلف گوشوں کے باشندے یہاں جمع ہوے ہیں - اسلیے نہیں که سلافی یا ٹیوٹانیک نسل کی باہمی عداوتوں سے دنیا کیلیے لعنت بنیں' اسلیے نہیں که ایک انسانی نسل دوسری نسل کو بھیڑیوں کی طرح پھاڑے اور اژدھوں کی طرح ڈسے' اسلیے نہیں که خدا کی زمین کو اپنے ابلیسی غرور اور شیطانی سیادت کی نمایش گاہ بنائیں' اسلیے نہیں که تیس تیس من کے گولے پھینکیں اور سمندر کے اندر ایسے جہنمی الات رکھیں جو منٹوں اور لمحوں میں ہزاروں انسانوں کو نابود کردیں' بلکه تمام انسانی غرضوں اور مادی خواہشوں سے خالی ہوکر اور ہر طرح کے نفسانی ولولوں اور بہیمی شرارتوں کی زندگی سے ماوراء الوریٰ جاکر' صرف اُس خداے قدوس کو پیار کرنے کیلیے' اسکی راہ میں دکھہ اٹھانے اور مصیبت سہنے کیلیے' اور اسکی محبت و رافت کو پکارنے اور بلانے کیلیے جس نے اپنے ایک قدوس دوست کی دعاؤں کو سنا اور قبول کیا' جبکه نیکی کا گھرانا اباد کرنے کیلیے اور امن و سلامتی اور حق و عدالة کی بستی بسانے کیلیے اس نے اپنے خدا کو پکارا تھا :

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تہوی الیہم و ارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون (۱۴ : ۴)

" اے پروردگار! میں نے تیرے محترم گھر کے پاس ایک ایسے بیابان میں جو بالکل بے برگ و گیاہ ہے' اپنی نسل لاکر بسائی ہے تاکه یه لوگ تیری عبادت کو قائم کریں - پس تو ایسا کرکه انسانوں کے دلوں کو انکی طرف پھیر دے اور انکی رزق کا بہتر سامان کردے !

آہ تم ذرا انکی ان عجیب و غریب حالتوں کا تصور کرو! یه کون لوگ ہیں اور کس پاک بستی کے بسنے والے ہیں؟ کیا یه اوسی زمین کے فرزند ہیں جو خون اور آگ کی لعنتوں سے بھرگئی اور صرف بربادیوں اور ہلاکتوں ہی کے لیے زندہ رہی؟ کیا یه اسی آبادی سے نکل کے آے ہیں جو سبعیت و خونخواری میں درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے غاروں سے بھی بدتر ہے' اور جہاں ایک انسان دوسرے انسان کو اسطرح چیرتا پھاڑتا ہے که اجتک نه تو سانپوں نے کبھی اسطرح ڈسا اور نه جنگلی سوروں نے کبھی اسطرح دانت مارے؟ کیا یه اسی نسل اور گھرانے کے لوگ ہیں جسنے خدا کے رشتوں کو یکسر کاٹ ڈالا' اور اسطرح اسکی طرف سے منھه موڑ لیا که اسکی بستیوں اور آبادیوں میں خدا کے نام کیلیے ایک آواز اور ایک سانس بھی باقی نه رہی؟ آہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یه کون ہیں اور کہاں سے آے ہیں؟ یه قدوسیوں کی سی معصومیت' فرشتوں کی سی نورانیت' اور سچے انسانوں کی سی محبت انمیں کہاں سے آگئی ہے؟ تمام دنیا نسلی تعصبات کے شعلوں میں جل رہی ہے' مگر دیکھو یه دنیا کی تمام نسلیں کسطرح بھائیوں اور عزیزوں کی طرح ایک مقام پر جمع ہیں' اور سب ایک ہی' حالت' ایک ہی وضع' ایک ہی لباس' ایک ہی قطع' ایک ہی مقصد اور ایک ہی صدا کے ساتھه ایک دوسرے سے جڑے ہوے ہیں؟ سب خدا کو پکار رہے ہیں' سب خدا ہی کیلیے حیران و سرگشته ہیں' سب کی عاجزیاں اور درماندگیاں خدا ہی کیلیے ابھر آئی ہیں' سب کے اندر ایک ہی لگن اور ایک ہی ولوله ہے' سب کے سامنے محبتوں اور چاہتوں کیلیے اور پرستشوں اور بندگیوں کے لیے ایک ہی معبود و مطلوب ہے' اور جبکه تمام دنیا کا محور عمل نفس و ابلیس ہے' تو یه سب صرف خدا کے عشق و محبت میں خانه ویراں ہوکر اور جنگلوں اور دریاؤں کو قطع کرکے دیوانوں اور بیخودوں کی طرح یہاں اکٹھے ہوے ہیں! انہوں نے نه صرف دنیا کے مختلف گوشوں کو چھوڑا بلکه دنیا کی خواہشوں اور ولولوں سے بھی کنارہ کش ہوگئے - اب یه ایک بالکل نئی دنیا ہے جسمیں صرف عشق الہی کے زخمیوں اور سوختہ دلوں کی بستی آباد ہوئی ہے - یہاں نه نفس کا گذر ہے جو غرور بہیمی کا مبدء ہے' اور نه انسانی شرارتوں کو بار ملسکتا ہے جو خونریزی اور ظلم و سفاکی میں کرۂ ارضی کی سب سے بڑی درندگی ہیں - یہاں صرف آنسو ہیں جو عشق کے آنکھوں سے بہتے ہیں' صرف آہیں ہیں جو محبت کے شعلوں سے دھویں کیطرح اٹھتی ہیں' صرف دل سے نکلی ہوئی صدائیں ہیں جو پاک دعاؤں اور مقدس نداؤں کی صورت میں زبانوں سے بلند ہورہی ہیں' اور ہزاروں سال پیشتر کے عہد الہی اور راز و نیاز عبد و معبودی کو تازہ کر رہی ہیں : لبیک لبیک - اللہم لبیک - لا شریک لک لبیک !!

سر روحانیاں داری ولے خود را ندیدستی
بخواب خود در آ تا قبلۂ روحانیاں بینی !

یه وہ مجمع ہے جسکی بنیاد دعاؤں نے ڈالی - جسنے دعاؤں سے نشو و نما پائی' جو صرف دعاؤں ہی کیلیے قائم کیا گیا' جسکی ترکیب بھی اول سے لیکر آخر تک دعاؤں ہی کے مناسک سے ہوئی' اور جو دعاؤں ہی کی لازوال طاقت سے قائم ہے - سب سے پہلی دعا وہ تھی جو اس گھر کی بنیاد رکھتے ہوے خدا کے دو قدوس دوستوں کی زبانوں پر جاری ہوئی :

ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امة مسلمة لک' و ارنا مناسکنا و تب علینا انک انت التواب الرحیم! ربنا و ابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتک و یعلمہم الکتاب والحکمة و یزکیہم انک انت العزیز الحکیم!

اے پروردگار! ہمیں اپنا اطاعت شعار بنا اور ہماری نسل سے ایک امة پیدا کر جو تیری مومن و مسلم ہو - اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتلادے اور ہماری توبه قبول کرلے - تو تو بہت ہی بڑا توبه قبول کرنے والا ہے - اور پھر اے پروردگار! ہماری نسل میں ایک اپنا رسول مبعوث کر جو اسکے آگے تیری آیتیں پڑھکر سنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انکے اخلاق کا تزکیه کردے -

سر بیابان حجاز کے قدوس لم یزل نے یه دعا قبول کرلی اور اپنی اس " امة مسلمه " کو پیدا کیا جو فی الحقیقت وجود ابراہیمی کے اندر پنہاں تھی :

ان ابراہیم کان امة قانتة -

بیشک حضرت ابراہیم خلیل اپنے وجود واحد کے اندر ایک پوری قوم اور خدا پرست امت تھے !

یه گھرانا درحقیقت دنیا کی امامت اور ارض الہی کی وارثت کیلیے آباد کیا گیا تھا' اور اسکا عہد و میثاق روز اول ہی بندھگیا تھا - پس اس مقدس دعا کی قبولیت نے " امة مسلمه " کو بھی قائم کیا' اور دنیا کے تزکیه اور تعلیم کتاب و حکمت کیلیے سلسلۂ ابراہیمی کے آخری رسول کو بھی مبعوث کیا' نیز جو امامت و پیشوائی اور خلافت فی الارض حضرة ابراہیم خلیل (علی نبینا و علیه الصلوة والسلام) کو دی گئی تھی' اسکی وارث انکی ذریة و نسل ٹھہرائی گئی' البته بموجب اپنے عہد کے " ظالمون " کو اس سے محروم کردیا گیا - اس نسل کے جو لوگ اپنے نفس و روح کیلیے ظالم ہوے اور خدا کے مقدس رشتوں کی

ورود مقدس یوم الحج!

(اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ)

سیریکم ایاتہ فتعرفونہا ' وما ربک بغافل عما تعملون !

گویند مگو سعدی چندین سخن عشقش
می گویم و بعد از من گویند بدسنا نہا !

میں نے بہت چاہا کہ اپنے زخموں کو چھپاؤں لیکن نہ چھپا سکا۔ ایک مدت کے سکون اندمال کے بعد آج پھر ایک لمعۂ اضطراب و کاوش میسر آ گیا ہے - میرے دل کی بے چینیوں نے مجھے بستر انتظار پر تہہ و بالا کردیا ' اور میرے زخم ہاے کہنہ کے ٹانکے بے اختیار کھل گئے - اب انکی خونانہ فشانی نہیں رک سکتی - بل نکتب والیراع یقطر دما ' والقلب یکاد یتمزق اسی و اسفا ' مما اصاب الاسلام والمسلمین ' من الذل المہین ' والعار المشین ' والا زدراء الہائل ' والاحتقار الفاضح ' والظغط الفظیع ' والقتل المریع ! فحاشا للمسلمین ان یکونوا من القوم الکافرین ! !

آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را
پیوندہ کردہ ام جگر پارہ پارہ را

آج میں پھر اپنی وہی متاع کہنہ لیکر بازار مقصود میں نکلا ہوں جو ہمیشہ سے میرے کار و بار آہ و نالہ کا راس المال رہی ہے ' اور جسکے سوا میرے جیب وآستین حسرت میں اور کچھہ نہیں ہے - میرے پاس ایک زخمی دل کے چند ٹکرے ہیں جنسے خون تمنا کے قطرے ٹپک رہے ہیں - میں خریداروں کا متلاشی ہوں - کوئی ہے جو ان پارہ ہاے خونیں کا طلبگار ہو؟

روے بازار مراد امروز عرفی با منست
دامن تر میفروشم دیدۂ ترمی خرم !

میں اپنے جیب زیاں کی یہ کل پونجی دیکر ایک سودا چکانا چاہتا ہوں - مجھے چند آنکھیں چاہئیں جو ماتم یوسف میں یعقوب وار رونا جانتی ہوں - کیونکہ سچے انسوؤں سے بڑھکر عالم انسانیت میں کوئی شے طاقتور نہیں ہے - وا اسفی علی یوسف !

خشک سالیست دریں عہد وفا را اے اشک !
زاں دیاریکہ تو می آئی ' باراں چونست؟

یہی قیمت زخم ' یہی راس المال جراحت ' یہی دست ماتم کار ' یہی چشم خونبار ' اور یہی زبان فغاں سنج ہے ' جسے اپنے ساتھہ لیکر میں نے ہمیشہ خریداروں کو پکارا ' اور یہی متاع دل اور جنس اشک و خونفشانی ہے جسکو ہمیشہ میں نے ڈھونڈھا - میں ہمیشہ روتا رہا اور میںنے لوگوں کو رولایا ہے - میں ہمیشہ ماتم کرتا رہا اور ہزارہا ہاتھوں نے میری سینہ کوبی میں شرکت کی ہے - آج پھر اشک و فغاں کیلیے پیام درد لیکر اٹھا ہوں - پس ان سب پر سلام جنکی آنکھیں خونبار ' دل دو نیم ' جگر سوختہ ' اور زبانیں دعا سنج ہیں - کیونکہ اشک افشانیوں کا آخری وقت ' اضطراب قلوب و ارواح کی انتہائی فرصت ' اور دعا ہاے اشک آلود و فریاد ہاے مجروح و مضطر کی ہر طرف پکار ہے !

دمے ز صدق بر آور کہ آرزو بخشاں
ہزار گنج اجابت بہ یک دعا بخشند !

امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء و یجعلکم خلفاء ؟ ءالہ مع اللہ ! قلیلا ما تذکرون -

اور خدا کے سوا کون ہے کہ ایک مضطر روح کی پکار کو سنے ' اسکے دکھہ کو دور کرے ' اور اپنے آگے جھکنے والوں کو اپنی خلافت بخشے ؟ افسوس کہ بہت کم ہیں جو عبرت و بصیرت رکھتے ہیں !

وہ جو خشک سالی میں پانی کیلیے روے ' کیا اب بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی چمک میں امید کے آخری آنسو نہ بہائیںگے ؟ وہ جنہوں نے نا امیدیوں میں اپنے مقصود کو پکارا ' کیا اب امید و بیم کی آخری دیوار حائل تک پہنچکر خاموش ہوجائیںگے ؟ کیا موسم خزاں کے ماتم زدگان حسرت کیلیے یہ جائز ہے کہ بہار کی عین آمد پر اپنے ولولۂ جنوں کو خیر باد کہدیں ؟

دہقان کا کام موسم کے ظہور کے بعد اور زیادہ بڑھجاتا ہے ' اور منزل جسقدر نزدیک آتی جاے ' رہروان مقصود کے آتش شوق کو اور زیادہ تیز ہوجانا چاہیے - پہلے اگر حسرت و آرزو میں روے ہو تو اب امید میں اور زیادہ چیخ چیخ کر روؤ !

باین کہ کعبہ نمایاں شود ز پا منشیں
کہ نیم گام جدائی ہزار فرسنگ ست

آسمان کے دروازے بند تھے اور تم انکی طرف دیکھہ دیکھہ کر پکارتے تھے لیکن آج کھل گئے ہیں اور تمہاری دعاؤں کے انتظار میں ملائکہ مدبرہ اور ملکوت السماوات نے اپنے اجنحۂ نورانیہ کو کھول دیا ہے - جبکہ جواب نہیں ملتا تھا تو تم پکارتے تھے ' آج خود دست اجابت آمادہ استقبال ہے - پھر زبان سائل کو کیا ہوگیا ہے کہ خاموش ہے ؟ ان رحمۃ اللہ قریب لمن المحسنین !

بطاعت کوش گر عشق بلا انگیز می خواہی
متاعے جمع کن ' شاید کہ غارت گر شود پیدا !

موسم بدل رہا ہے ' اور اضطراب و شورش کی جن خونیں بدلیوں سے فضا چھپ گئی ہے ' وہ بالکل ویسی ہی ہیں جیسے ہر عصر انقلاب ارضی و تجدد مواسم اقوام و ملل میں ظاہر ہوئی ہیں - کچھہ عجب نہیں کہ ایام الاہیہ کا ایک یوم عظیم ختم ہو اور دوسرے دن کا آفتاب طلوع ہو - یہ رات کی آخری گھڑیاں ہیں جو برق کی سی تیزی اور بادل کی سی ہیبت میں گذر جائینگی ' اور لہو اور دھویں کی بدلیوں کے اندر سے دنیا کی حیاۃ جدیدہ کا ظہور ہوگا - پس صبح کی بخشش میں حصہ لینے والوں کو چاہیے کہ اپنے دماغوں کا نہیں بلکہ آنکھوں کا احتساب کریں اور شیطان غفلت سے ہشیار ہوجائیں ' کیونکہ رات بھر جاگنا آسان ہے ' مگر صبح صادق کی گھڑیوں میں اونگھنے سے بچنا مشکل ہے - نہو کہ رات بھر اختر شماری کرنے کے بعد عین صبح کے وقت سو جاؤ ' اور جس روشنی کو دیکھنا چاہتے تھے ' اسکی کرنیں تمہارے خوابیدہ سروں پر ماتم کریں - سچ یہ ہے کہ نہ تم اٹھے اور نہ تم نے بیداری کیلیے کوئی کروٹ لی ' لیکن جبکہ دہقان آبپاشی سے غافل تھا تو آسمان نے خود ہی مینہہ برسا دیا ' اور جبکہ انسانی ہمتیں تھک گئی تھیں تو کارخانۂ الہی خود ہی متحرک ہوگیا - پس وقت کو اسکا حق دینے میں تساہل نہ کرو کیونکہ وہ صرف اتنے ہی کا طالب ہے ' اور جسقدر بھی جلد ہوسکے اپنی اصلاح و درستگی کا سامان کرلو : افلا یتوبون الی اللہ و یستغفرونہ و اللہ غفور الرحیم ؟

(یوم الحج کا ورود مقدس)

آج ذوالحجہ کی پہلی تاریخ ہے اور ایک ہفتہ کے بعد تاریخ عالم کا وہ عظیم الشان روز طلوع ہونے والا ہے جسکے آفتاب کے نیچے کرۂ ارضی کے ہر گوشے کے لاکھوں انسان اپنے خداوند کو پکارنے کیلیے جمع ہونگے ' اور ریگستان عرب کی ایک بے برگ و گیاہ وادی کے اندر خدا پرستی و عشق الہی کا سب سے بڑا گھرانا آباد ہوگا :

الذین ان مکنا ہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف و نہوا عن المنکر -

وہ لوگ کہ اگر اللہ انہیں زمین میں قائم کردے تو انکا کام صرف یہ ہوگا کہ صلوۃ الہی کو قائم کریں ' زکواۃ ادا کرائیں ' نیکی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں

یہ پہلا گھر تھا جو خدا کی پرستش کیلیے بنایا گیا ' اور آج بھی دنیا کے تمام بحر و بر میں صرف وہی ایک مقدس گوشہ ہے جو

اُسوۂ حسنہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

پابندی عہد اور اسلام

(۲)

گذشتہ صحبت میں ہم نے تصریحات قرآنیہ کی بنا پر بحث کی تھی ' اور دکھلایا تھا کہ پابندی عہد و مواثیق کی اخلاقی حقیقتوں کو قرآن کریم نے اپنی تعلیمات اولیہ میں کس درجہ اساسی و مرتفع درجہ دیا ہے ؟

لیکن سچ یہ ہے کہ اخلاقی احکام کا تعلق جہاں تک تعلیم محض سے ہے ' وہ کوئی ایسی متاع غریب نہیں ہے جسکے پیش کرنے پر اسلام فخر کرے - اخلاقی احکام ہمیں ہر جگہ ملسکتے ہیں اور تقریباً ہر مذہب نے اپنا مقصد یہی بتلایا ہے کہ انسان کو اخلاق کا وعظ سنائے - اگر قرآن حکیم تعلیم دیتا ہے کہ عہد و مواثیق کی پابندی کرو تو قانون موسوی اور واعظ ناصری بھی یہ نہیں کہتا کہ عہد باندھکر توڑ ڈالو - حتی کہ آرین نسل کی وہ فلسفیانہ روحانیت بھی جسنے ہندوستان اور ایران میں ظہور کیا ' اپنی ہر ادنی سے ادنی شاخ کے اندر اخلاقی تعلیمات و احکام سے لبریز ہے -

پس اصلی چیز تعلیم نہیں ہے بلکہ تعلیم کے نتائج اور اسکا عمل ہے - دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو کچھ کہا ' اس نے عملی شکل میں کیسی صورت اختیار کی ؟ انسان کی روح اسلیے بیمار نہیں ہے کہ زبانوں نے تعلیم کم دی اور کاغذوں پر زیادہ نہیں لکھا گیا ' بلکہ اسکا اصلی دکھہ زندگی کی عملی مشکلات میں ہے اور صرف وہی تعلیم فتح مند ہوسکتی ہے جو ایک مستحکم عملی نمونہ اپنے ساتھہ رکھتی ہو -

عملی حقیقت کے لحاظ سے اولین نمونہ حامل قرآن و اولین داعی اسلام (علیہ الصلواۃ والسلام) کا ہے : لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ - آج ہم صرف اسی حیثیت سے اسلامی مواثیق و عہود پر نظر ڈالینگے -

(۲)

جنگ و صلح کی متضاد حالتوں میں انسان کا نظام اخلاق دفعتاً بدل جاتا ہے - ایک شخص بذات خود نہایت رحمدل ہے لیکن میدان جنگ میں جاکر نہایت بے رحم ہوجاتا ہے - ایک شخص اپنے شخصی معاملات میں نہایت حلیم الطبع ہے لیکن کسی فوج میں شامل ہوکر سخت مشتعل اور مغلوب الغضب ہوتا ہے ایک شخص امن و صلح کے زمانے میں نہایت صادق القول اور پابند عہد ہوتا ہے لیکن زمانۂ جنگ میں اتنا ہی خداع اور عہد شکن بن جاتا ہے - ایک جماعت ' ایک قوم ' ایک ملک ' امن و سکون کے دور میں انسانیت کا بہتر سے بہتر نمونہ ہوتا ہے لیکن جنگی اغراض ' طامعانہ اقدامات ' اور حربی مصالح کے عہد فساد میں آکر چار پایوں سے زیادہ وحشی اور درندوں سے زیادہ خونخوار ہوجاتا ہے : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ' ثم رددناہ اسفل سافلین ! اسی بنا پر بعض حکماء کا قول ہے کہ " سیاست اپنے پہلو میں دل نہیں رکھتی " !

لیکن دنیا میں صرف " اسلام " ہی ایک ایسی زندہ ہستی ہے جو اپنے پہلو میں دل اور دل میں ایک ناممکن التسخیر اخلاقی طاقت رکھتی ہے - اس پر عوارض خارجیہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا - ظاہر و باطن ' شخصیت و جمہوریت ' افتراق و اجتماع ' جنگ و صلح ' اسکے لیے تمام حالتیں یکساں ہیں - اسکا معیار اخلاق جس طرح امن و صلح کی حالت میں قائم رہا ' اسی استحکام و استواری کے ساتھہ جنگ کے سیلاب اور آگ اور خون کے طوفان میں بھی قائم و ثابت نظر آیا -

پیغمبر اسلام (علیہ الصلواۃ والسلام) کی زندگی اعمال انسانیہ کی ہر شاخ پر حاوی تھی - اسمیں حق و صداقت کے آغاز کی غربت و مظلومی بھی تھی ' اور اتمام کی فتح مندی و کامرانی کا جاہ و جلال اور سطوت و جبروت بھی تھا - انہوں نے امن و صلح کے ایام بھی کاٹے ' اور امن و صلح کیلیے جنگ کی تلوار باندھنے کا حکم بھی دیا - اسلیے عہد و میثاق اور انکے نتائج و عواقب کے واقعات عہد نبوت کی تاریخ میں بے شمار نظر آتے ہیں ' اور انکے اندر اخلاق قرآنی کی عملی صورت دیکھی جاسکتی ہے -

(۳)

سب سے پہلی چیز اس سلسلے میں وہ اخلاقی سلوک ہے جو آنحضرۃ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے غیر قوموں اور حریفان جنگ کے ساتھہ کیا - ان قوموں نے معاہدوں کو اکثر توڑا ہے اور نہایت شرمناک طریقہ سے غداریاں کی ہیں -

رعل ' ذکوان ' عصیہ ' اور بنولحیان کے قبائل نے آنحضرت سے کسی دشمن کے مقابلے کیلیے فوجی مدد کی درخواست کی ! آنحضرت نے قراء صحابہ میں سے ستر صحابی ساتھہ کردیے - لیکن بئر معونہ پر لے جاکر ان لوگوں نے بیوفائی کی ' اور مسلمانوں کو بے دریغ قتل کردیا (۱)

جب حضرت عاصم کی فوج کو قبیلۂ بنولحیان کے دو سو تیر اندازوں نے گھیر لیا ' تو اسے وعدہ کیا کہ اگر وہ نیچے اتر آئیں تو کچھہ تعرض نہیں کیا جائیگا - اسپر ایک جماعت اتر آئی ' لیکن بعض صحابہ کو اسی جگہ قتل کردیا گیا ' اور بعض کو غلام بناکر بیچ ڈالا !

با اینہمہ غدر و بیوفائی ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو معیار اخلاق شخصی حالتوں میں تھا ' وہی میدان جنگ میں بھی قائم رہا - شخصی حالت میں آپکے وفاے عہد کا یہ حال تھا :

عن عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث ' و بقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان آتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فجئت ' فاذا ھو فی مکانہ ' فقال یا فتی لقد شققت علی انا ھہنا منذ ثلاث انتظرک (ابوداود جلد ۲ ص - ۳۲۶ کتاب الادب)

عبد اللہ ابن حمساء کہتے ہیں کہ آنحضرت کے ہاتھہ انکے مبعوث ہونے سے پہلے میں نے ایک چیز فروخت کی جسکا کچھہ حصہ آپ کے حوالے نہیں کیا تھا ' اور وعدہ کیا تھا کہ آپ ٹھہریے - میں اسی جگہ لیکے آتا ہوں - مگر میں گھر جاکر بھول گیا اور تین دن کے بعد اپنا وعدہ یاد آیا - پلٹ کے آیا تو دیکھا کہ آپ اوسی جگہ کھڑے ہیں - آپ نے مجھے دیکھہ کر فرمایا کہ تم نے مجھے بڑی تکلیف دی - میں تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں ! !

جہاد اسلامی کی وسعت نے آپ کی اخلاقی طاقت کو اور بھی مستحکم و استوار کردیا - آنحضرت کا معمول تھا کہ جب مجاہدین جہاد کیلیے روانہ ہوتے ' تو آپ انکو مخاطب کرکے ایک عام وصیت

[۱] بخاری جزو ۵ ص ۱۰۵ - [۲] بخاری جزو ۵ - ص ۱۰۳ .

اطاعت سے سرکشی کی ' انسے وہ امامت موعودہ بھی چھین لی گئی ' اور خلافت موہوبہ سے بھی محروم کردیے گئے کہ " لا ینال عہدی الظالمین " !

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ و اتبعوا الشہوات -

پھر انکے بعد وہ لوگ انکے جانشین ہوے جنہوں نے صلوۃ الہی کو ترک کردیا اور اپنی نفسانی خواہشوں کے بندے ہوگئے

یہ دعاوں کا وعدہ تھا جسکا ظہور ہماری اقبال و کامرانی کی تاریخ ہے ' اور اسی طرح یہ دعاوں ہی کی ایک وعید بھی تھی جسکی سزائیں اور محرومیاں ہماری برگشتگی اور درماندگیوں کا ماتم ہے ! وہ ہم ہی تھے جو " انی جاعلک للناس اماما " کے وارث ٹھہراے گئے تھے ' اور ہم ہی ہیں جو آج " لا ینال عہدی الظالمین " کی تصویر نامرادی ہیں !

ذالک بما قدمت ایدیھم و ان اللہ لیس بظلام للعبید ! -

یہ سب کچھہ ان اعمال کا نتیجہ ہے جو خود انہوں نے اختیار کیے ورنہ خداے کریم تو اپنے بندوں کیلیے کبھی بھی ظالم نہیں ہوسکتا -

پس دعاوں کا یہ اجتماع لاہوتی ' امۃ مسلمہ کا یہ مجمع مبارک ' اور روحانیۃ مقدسۃ ابراہیمیہ کا یہ مظہر عظیم و جلیل ' قریب ہے کہ اسی بیابان حجاز میں ظہور کرے جہاں خداے ابراہیم و محمد (علیہما السلام) نے امامۃ و خلافت الہی کیلیے اولین دعا کو سنا ' اور پھر ہمیشہ دعاوں کے سننے اور اپنی پکاروں اور نداوں کے بلند ہونے کیلیے اسے برگزیدہ کردیا - جس وقت یہ پرچہ تمہارے ہاتھوں تک پہنچیگا ' اس وقت ذوالحجہ کی تیسری تاریخ ہوگی ' اور بادیہ نوردان عشق آباد حجاز کے قافلے کوچ کیلیے طیار ہونگے - اس وقت کا تصور کرو کہ وہ کیسا وقت عظیم ہوگا ' جبکہ لاکھوں انسانوں کے اندر سے اسوہ ابراہیمی کی روحانیۃ عظمی اپنے خداوند کو بیقرارانہ پکاریگی ' اور اسکے مقدس عہد و میثاق کا رشتہ تازہ ہوگا ؟ لاکھوں سر ہونگے جو بیقرارانہ خداوند کے حضور جھکاے جائینگے - لاکھوں پیشانیاں ہونگی جو اسکی چوکھٹ پر گرائی جائینگی ' لاکھوں دل ہونگے جو اسکی نظارۂ جمال کے عشق میں ڈوب جائینگے ' اور لاکھوں زبانیں ہونگی جنسے اسکے حضور میں دعائیں نکلینگی - پھر اس وقت ایسا ہوگا کہ دریاے محبت الہی جوش میں آئیگا ' ملائکہ مقربین اسکے خلوت وصال کو اسکے دوستوں کیلیے خالی کردینگے ' اور وہ اپنے جمال عالم آرا کے جلوہ سے اس تمام محشر عشق و طلب کو ڈھانپ لیگا !

پس چاہیے کہ اس وقت عظیم و جلیل اور ایام الہیۃ مخصوصہ کے حصول کو غنیمت سمجھو ' اور تم خواہ کہیں ہو اور کسی حال میں ہو ' لیکن اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے کوشش کرو کہ تمہاری دعائیں بھی ان دعاوں کے ساتھہ شامل ہوجائیں اور تمہاری بے تابیاں اور بیقراریاں بھی ٹھیک اسی وقت خدا کے حضور رحمت طلب ہوں کہ یہ وقت پھر میسر نہ آئیگا - دنیا انقلاب و تجدد کے ایک مہیب عہد سے گذر رہی ہے اور نئے موسم کی علامتوں نے ہر طرف طوفانوں اور بجلیوں کی ایک قیامت کھڑی بپا کردی ہے - ممکن ہے کہ روز ہجر ختم ہونے والا اور عہد وصال کی ایک نئی رات شروع ہونے والی ہو ' پس ضرور ہے کہ دن بھر جن لوگوں نے غفلت کی ہے وہ اب عین شام کے وقت غفلت نہ کریں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ شام آگئی ہے ' اور چراغوں کا انتظام کرنا چاہیے -

ہاں ' ہر مومن کو چاہیے کہ وہ یکسر دعاوں میں ڈوب جاے ' اور ان مقدس ایام کے اندر صدق دل سے توبہ کرے ' اور اپنے خداوند سے اپنا معاملہ درست کرلے - یہ بڑا ہی سخت وقت ہے جسکی نوشتہ الہی میں خبر دی گئی تھی - وہ وقت موعودہ اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھہ آگیا ہے ' اور زمین اپنے گناہوں کی پاداش میں الٹ دی گئی ہے - پس توبہ کرو اور اس کے سامنے اپنی سرکشیوں کا سر مجرموں کی طرح ڈالدو ' اور تڑپ تڑپ کے وہ سب کچھہ مانگو جسکو تمہارا دل چاہتا ہے ' مگر تمہارے اعمال اسکے سزاوار نہیں ہیں - تم اسکے حضور حج کے دن اور عید کی صبح کو جبکہ خلیل اللہ نے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری رکھی تھی ' مسکینوں اور لاچاروں کی طرح گڑگڑاو ' اپنی سرکشیوں اور نفس پرستیوں کے گوسالہ کو ذبح کردو (فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل) اور گڑگڑا کر دعا مانگو کہ خداوندا ! زمین کی سب سے بڑی مصیبت ' انسانی معصیت کے سب سے بڑے عذاب ' اور انقلاب اقوام و ممالک کے سب سے زیادہ مہیب موسم کے وقت ابراہیم و اسماعیل کی ذریۃ کو نہ بھلائیو ' اور انکے گناہوں کو معاف کردیجیو !

علی الخصوص عید کے دن جب اسکے حضور کھڑے ہو تو اپنے گناہوں کو یاد کرو - تم میں ایک روح بھی ایسی نہو جو تڑپتی نہو اور ایک آنکھہ بھی ایسی نہو جس سے آنسووں کے چشمے نہ بہہ رہے ہوں - یاد رکھو کہ دل کی آہوں اور آنکھوں کے آنسووں سے بڑھکر اسکی درگاہ میں کوئی شفیع نہیں ہوسکتا - پس جس طرح بھی ہوسکے اپنے خدا کو راضی کرو اور اسے مناو ' کیونکہ تم نے اپنی بد اعمالیوں سے اسے غصہ دلایا اور اسکے پاک حکموں کی پروا نہ کی ؟ اور تم یوں پکارو کہ اے ابراہیم اور اسماعیل کے خداوند ' اور اے رسول امی کے پروردگار ! ہم نے تیرے عہد کی پروا نہ کی اور اپنی بد اعمالیوں سے تیری مقدس زمین کو ملوث اور گھنونا کردیا - لیکن اب ہم اپنی سزاوں کو پہنچ چکے اور ہم نے بڑا سے بڑا دکھہ اٹھالیا - ہم مثل یتیم لڑکوں کے ہوگئے ہیں جنکے والدین کو انسے جدا کردیا گیا ہو ' کیونکہ ہمارا خدا ہم سے راضی نہ رہا اور ہم غمگینی اور رسوائی کیلیے چھوڑ دیے گئے - پر اے حی و قیوم ! اب ہم پر رحم کر ' ہمارے قصوروں کو معاف کر ' اور ہم سے منہ نہ موڑ ' گو ہماری خطائیں بیشمار ہیں لیکن ہم سب تیرے ہی نام سے کہلاتے ہیں ' اور تیری راہ میں دکھہ اٹھانے کیلیے طیار ہیں !

اگر نہ بہر من ' از بہر خود عزیزم دار
کہ بندہ خوبی او خوبی خداوندست !

اے ستار و تواب الرحیم ! کیا ہمارا غم دائمی ہے ' کیا ہمارے خزاں کیلیے کبھی بہار نہیں ' اور کیا ہمارے زخم کیلیے کوئی مرہم نہوگا ؟ اے نسل ابراہیمی کے امیدگاہ ! تو ہمیشہ کیلیے ہمیں نہ بھولـ اور ہمیں اپنی طرف لوٹالے - ہم تجھسے ہمیشہ بھاگے ہیں مگر اب ہم تیری طرف لوٹ آئینگے - کیونکہ ہمیں کہیں پناہ نہ ملی !

تو ہمیں نیکی اور صداقت کیلیے چن لے ' اور اپنی ہدایت و عدالۃ کی تبلیغ کا بوجھہ پھر ہماری گردنوں پر ڈال !! دنیا آج انتہاء ترقی کے بعد بھی امن و عدالت کیلیے ویسی ہی تشنہ ہے جیسی ظہور صداقت کبری کے اولین عہد جہالت میں تھی !

" ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ! (۷ : ۱۳۹) اللہم مالک الملک ' تو تی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر ' انک علی کل شي قدیر (۳ : ۲۹) ربنا علیک توکلنا و الیک انبنا و الیک المصیر ! ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفرلنا ربنا ' انک انت العزیز الحکیم . (۶۰ : ۹) ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین (۲ : ۲۵۲) ربنا لاتجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین و نجنا برحمتک من القوم الکافرین (۱۰ : ۸۷) ربنا انک اتیت " فرعون " و ملاہ زینۃ و اموالا فی الحیاۃ الدنیا ' ربنا لیضلوا عن سبیلک ' ربنا اطمس علی اموالہم ' واشدد علی قلوبہم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم ! (۱۰ : ۸۹) رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ! (۷۱ : ۲۷) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ ' انک انت الوہاب (۳ :) "

ان سے گفتگو کی - انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

من کان بینه و بین قوم عهد فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء-

اگر کوئی شخص کسی قوم سے معاہدہ کرے تو اوس معاہدے کی گرہ نہ تو کھولے اور نہ باندھے - (یعنی اوس سے کسی قسم کا تعرض نہ کرے اور اوسکو اپنے حال پر قائم رہنے دے) یہاں تک کہ معاہدہ صلح کی پوری مدت گذرجاے ' یا باہمی معاہدہ کے توڑنے کا عام اعلان کردیا جاے -

چنانچہ امیر معاویہ واسطہ ہی سے لوٹ آے (ابوداؤد)

سلطنتوں میں باہم معاہدے ہوتے ہیں اور وہ قائم بھی رکھے جاتے ہیں ' لیکن کوئی سلطنت اپنے معمولی مقاصد کی کامیابی کو بھی عہد وفا کی اخلاقی پابندی پر قربان نہیں کرسکتی - یورپ کا موجودہ اخلاق اسکے لیے کافی شہادت ہے - اٹلی نے اپنے عالم آشکار عہد کو چند لمحوں کے اندر فراموش کردیا ' اور جرمنی پیرس کی طرف بڑھنے کو اسقدر ضروری سمجھتی ہے کہ اسکے سامنے بلجیم کی ناطرفداری کوئی شے نہیں ہے - اسلام کا مقصد پیرس کے قلعوں کی برجیوں سے زیادہ بلند تھا ' لیکن اوسنے پابندی عہد پر اپنے عظیم الشان مقصد کو بارہا قربان کردیا ہے - اسلام کا مقصد حقیقی اشاعت حق تھا ' اسیکے لیے وہ لڑتا تھا ' اسیکے لیے صلح کرتا تھا ' اسیکے لیے معاہدہ کرتا تھا - یہ مقصد کبھی کبھی بغیر کسی قسم کے جد و جہد کے بھی حاصل ہو جاتا تھا ' اور تلوار کی جگہ صرف داعی اسلام کی روحانی طاقت اس میدان کو فتح کرلیتی تھی - لیکن آنحضرت نے ایسے اعلی مقصد کو بھی جو نہایت آسانی سے حاصل ہوسکتا تھا ' معاہدہ کی اخلاقی پابندی پر ترجیح نہ دی - قریش نے ایک شخص کو آنحضرت کی خدمت میں قاصد بناکر بھیجا - وہ آپکی صورت مبارک دیکھتے ہی اسلام کیطرف مائل ہوگیا اور بے اختیار پکار اوٹھا کہ " اب اس چوکھٹ کو چھوڑ کر قیامت تک نہ جاؤنگا " لیکن چونکہ قاصدوں کے ساتھہ کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جاتا ' اور اونکے ساتھہ ایک خاص معاہدے کی پابندی لازمی ہے ' اسلیے آپنے فرمایا : " میں عہد شکنی نہیں کرسکتا ' تم سردست تو واپس جاو - اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت ہے تو پھر واپس آسکتے ہو " وہ پیغام لیکر گیا اور پھر پلٹ کر آیا اور اسلام لایا (ابو داؤد)

(۷)

مشرکین نے صلح حدیبیہ میں جو شرائط پیش کی تھیں ' اون میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ [2] " کفار مکہ میں سے جو شخص مسلمان ہوکر مدینہ بھاگ جائیگا ' اوسکو مسلمان واپس کردینگے " اس شرط پر باہم سخت اختلاف ہوا - صحابہ نے کہا کہ ایک مسلمان کو کیونکر کفار کے حوالے کیا جاسکتا ہے ؟ ابھی اس شرط کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ ابو جندل ابن سہیل بیڑیاں گھسیٹتے ہوے مکے سے پہونچے اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے پاؤں پر ڈالدیا - ابو جندل کا باپ سہیل تھا ' اور وہی اس وقت قریش کی طرف سے معاہدے کیلیے آیا تھا - سہیل نے کہا کہ میں اپنے بیٹے جندل کی واپسی ہی پر صلح کرونگا - آنحضرت نے فرمایا کہ ابھی تک معاہدہ صلح مکمل نہیں ہوا ہے ' اسلیے اسکی پابندی ہمارے لیے ضروری نہیں ہے - مگر اوسنے کہا کہ اسکے سوا کسی دوسری بات پر صلح ناممکن ہے - آپنے مکرر اصرار کیا کہ کم ازکم جندل کو تو اس شرط سے مستثنی کردو ' مگر سہیل نے صاف انکار کردیا - ابو جندل نے مسلمانوں سے نہایت درد انگیز لہجہ میں کہا کہ " مسلمانو ! میں مسلمان ہوکر آیا ہوں - کیا اب پھر مشرکین کی طرف واپس کیا جاؤنگا ؟ " ان الفاظ نے صحابہ کے مذہبی جذبات میں آگ لگادی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے اختیارانہ اوٹھکر آنحضرت کی خدمت میں آے اور عرض کیا کہ کیا آپ پیغمبر خدا اور آپکے ساتھی برسر حق نہیں ہیں ؟ آپنے فرمایا کہ بیشک حق پر ہیں - حضرۃ عمر نے کہا کہ پھر ہم کیوں اسقدر دب رہے ہیں اور ذلت گوارا کر رہے ہیں ؟ آپنے جواب دیا کہ اللہ کا حکم ایسا ہی ہے -

لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس سوال و جواب سے تسکین نہ ہوئی اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی گفتگو کی - تاہم کچھہ نتیجہ نہ نکلا ' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے تمام شرائط منظور کرکے صلح نامہ مرتب کردیا اور دستخط ہوگئے -

اسکے بعد جب آنحضرت مدینہ کو روانہ ہوے تو ساتھہ ساتھہ ابو بصیر بھی مسلمان ہوکر مکہ سے نکل آے - قریش نے اونکی جستجو میں دو آدمی بھیجے اور شرائط صلح یاد دلائیں - آنحضرت نے فوراً ابو بصیر کو واپس کردیا - وہ اونکو لیکر چلے تو مقام ذوالحلیفہ میں پہونچکر کھجوریں نکالیں اور کھانے پینے میں مشغول ہوے - ابو بصیر نے اس موقعہ پر بلطائف الحیل اونکے پھندے سے نکلنا چاہا - وہ کھجور کھانے میں مصروف تھے - ابو بصیر نے ایک شخص کی تلوار کی طرف دیکھہ کر کہا : " کتنی اچھی تلوار ہے " اوس نے داد پاکر تلوار کھینچ لی اور کہا بے شبہہ میں اسکا بارہا تجربہ کرچکا ہوں - ابو بصیر نے ہاتھہ بڑھاکر دیکھنے کے بہانے لیلی اور سب سے پہلے اسی شخص کی گردن قلم کردی - دوسرا شخص یہ حالت دیکھہ کر بھاگا اور دوڑتا ہوا مدینہ پہونچا - آنحضرت (صلعم) نے اوسکی پریشانی دیکھی تو فرمایا " اوسپر کوئی مصیبت آگئی ہے " اوس نے کہا " میرا ساتھی تو قتل کردیا گیا ہے ' اور میں بھی قتل کے قریب پہونچ گیا تھا " -

اسی حالت میں ابو بصیر بھی پہونچے اور آنحضرت سے کہا کہ " آپ نے اپنا عہد پورا کرکے مجھے واپس کردیا ' اب خدا نے مجھے نجات دی ہے ' آپ اسکے ذمہ دار نہیں ہیں " آنحضرت (صلعم) نے فرمایا " یہ شخص تو لڑائی کا شعلہ معلوم ہوتا ہے " انہوں نے ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ دوبارہ مجھے واپس کردینگے - چنانچہ وہ مدینہ سے بھاگ کر ساحل دریا کے کنارے مقیم ہوگئے - ابو جندل کو خبر ہوئی تو وہ بھی اون سے جاملے ' یہاں تک کہ قریش کا جو شخص مسلمان ہوتا تھا وہ بھاگ کر ابو بصیر کے دامن میں پناہ لیتا تھا - رفتہ رفتہ ابو بصیر نے ایک اچھی خاصی جمعیت قائم کرلی ' اور قریش کے کاروان تجارت کو جو شام کی طرف جاتا تھا ' عام طور پر لوٹنا شروع کردیا - بالاخر قریش نے آنحضرت سے شکایت کی ' اور آنحضرت نے ابو بصیر وغیرہ کو بلا لیا (بخاری)

(۸)

عموماً زمانہ جنگ میں معاہدوں کی پابندی نہیں کی جاتی - اور اشخاص کے باہمی معاہدے تو صلح کی حالت میں بھی کوئی جمہوری وقعت نہیں رکھتے ' لیکن اسلام کی جمہوریت اور شخصیت دونوں ایک ہی روحانی طاقت کی تابع تھیں ' اسلیے زمانہ جنگ میں اشخاص کے مجبورانہ معاہدوں کو بھی نہایت مضبوطی کے ساتھہ قائم رکھا جاتا تھا - حذیفہ ابن یمان کا بیان ہے کہ " میں غزوہ بدر میں صرف اسلیے نہیں شریک ہوسکا کہ میں اور ابوحسیل ساتھہ چلے تو کفار قریش نے ہم کو گرفتار کرلیا ' اور کہا کہ تم محمد کے پاس جاتے ہو - ہم دونوں نے کہا کہ نہیں ہم صرف مدینہ کا ارادہ رکھتے ہیں - چنانچہ انہوں نے عہد

(۱) ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۳ - (۲) ابوداؤد - جلد - ۲ - ص - ۲۲ -

(۱) بخاری جلد ۳ ص ۱۹۶ - ۱۹۷ -

فرماتے جو متعدد اخلاقی هدایات کا مجموعہ هوتی تهی - انهی هدایات میں ایک حکم پابندی عهد کا بهی تها :

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصة بتقوی الله عز و جل و من معه من المسلمین خیرا ' ثم قال اعزوا باسم الله فی سبیل الله - قاتلوا من کفر بالله اعزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا (صحیح مسلم - جلد ۲ ص - ۹۲ کتاب الجهاد)

آنحضرت جب کسی شخص کو کسی فوج کا سپه سالار مقرر فرماتے تو اوسکو سب سے پہلے پرهیزگاری اور مسلمانوں کے ساتهه بهلائی کرنے کی وصیت کرتے - پهر فرماتے که خدا کی راه میں خدا کا نام لیکر لڑو ا جن لوگوں نے خدا کا انکار کیا هے اون سے جهاد کرو' لیکن مال غنیمت میں کسی قسم کی خیانت نه کرنا' عهد کی پابندی کرنا ' بیوفائی نه کرنا ' کسی کے هاتهه ' پاوں ' کان ' ناک نه کاٹنا ! بچوں کو قتل نه کرنا !

مجاهدین عموماً ان احکام پر عمل کرتے تهے ' اور یهی اخلاقی هدایت تهی جو اُن کو هر قسم کے بے اعتدالانه جنگی افعال سے روکتی تهی

لیکن ان هدایات میں پابندی عهد پر مسلمانوں نے جس شدت کے ساتهه عمل کیا ' اوسکی نظیر دنیا کی اخلاقی تاریخ میں نهیں مل سکتی - حضرت حبیب اور ابن دثنه کو قبیله بنولحیان نے امان دیکر پهاڑ سے اُتروایا ' پهر بد عهدی کی اور اونکو غلام بنا کر بیچ ڈالا - عام طور پر جب نقض عهد میں ایک فریق کی طرف سے پیش قدمی کی جاتی هے' تو دوسرا فریق هر قسم کی پابندیوں سے آزاد هوجاتا هے اور تمام معاهدوں کو توڑ سکتا هے ' اسلیے حبیب اگر اسوقت ان هدایات کی پابندی نه کرتے تو وه معذور سمجهے جاسکتے تهے - لیکن آنحضرت کے احکام جبری احکام نهیں هوتے تهے بلکه آپ کا روحانی اثر اونکو مجاهدین کے رگ و پے میں ساری کردیتا تها - جب حبیب کو حارث بن عامر نے خرید لیا اور حرم کے باهر قتل کرنا چاها تو اونهوں نے حارث کی لڑکی سے استره طلب کیا - لڑکی نے استره اونکے هاتهه میں دینا چاها تو حارث کا لڑکا بهی ساتهه ساتهه چلا آیا - حضرة حبیب نے اوسکو گود میں بٹها لیا - وه ڈری که جو شخص جان سے هاتهه دهو چکا هے اوسکو کسیکی جان پر حمله کرنے میں کیا تامل هوسکتا هے ؟ حضرت حبیب گو جان سے هاتهه دهو چکے تهے اور هاتهه میں ایک هتهیار استره بهی تها' لیکن آنحضرت (صلعم) سے بچوں کے قتل نه کرنیکا جو عهد اونسے لے لیا تها وه اونکو جان سے بهی زیاده عزیز تها - اونهوں نے اوسکی سراسیمگی دیکهکر کہا : " کیا تمکو ڈر هے که میں اس بچے کو قتل کردونگا ؟ نهیں' تم ایسا نه سمجهو - میں ایک بچے کا خون اپنی گردن پر نهیں لے سکتا " (بخاری - جزو - ۵)

ان اخلاقی احکام سے زیاده خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے طرز عمل نے صحابه کو پابندی عهد کی تعلیم دی تهی - یهود خیبر نے آنحضرت (صلعم) کو زهر دیدیا' لیکن آپنے کسی قسم کا انتقام نهیں لیا - آنحضرت پر یهودیوں نے اپنی دانست میں جادو کیا' لیکن آپنے معاهده کی بنا پر اونکو معاف کردیا !

(۴)

آنحضرت نے جب کفار مکه سے بمقام حدیبیه صلح کرلی تو صلح کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں باهم میل جول هوگیا - حضرت سلمه کا بیان هے :

" میں اس حالت اطمینان میں ایک درخت کے نیچے جاکر لیٹ گیا - اتفاق سے میرے پاس چار مشرک آئے اور آنحضرت کی مذمت کرنے لگے - میں آپکی هجو نه سن سکا اور اوٹهکر دوسرے درخت کے سایے میں چلا گیا - وه سب درخت کی شاخ میں هتهیار لٹکا کر لیٹ گئے ' اسی حالت میں دفعتاً غل هوا که ابن زنیم قتل کردیا گیا - میں نے تلوار میان سے کهینچ لی ' اور اونهی چاروں پر حالت خواب میں حمله کیا - پہلے اونکے هتهیاروں پر اچهی طرح قبضه کرلیا ' پهر اون سے کہا که اوس ذات کی قسم جس نے محمد کو برگزیده کیا هے - تم میں سے جو شخص سر اوٹهائیگا' اوسکی گردن اوڑا دونگا - پهر ایک طرف سے میں ان چاروں کو' اور دوسری طرف سے میرے چچا عامر ایک دوسرے کافر کو جسکا نام مکرز تها ' گهسیٹتے هوے آنحضرت کے پاس لاے - لیکن آنحضرت نے اونکو بالکل معاف کردیا اور فرمایا : " ان کو چهوڑ دو' برائی کی ابتدا اونهی کے طرف سے هونی چاهیے " (مسلم جلد ۲)

اگر آنحضرت اونکو قتل کردیتے تو درحقیقت اس بدعهدی کے ذمه دار خود وهی لوگ هوتے - لیکن آپنے نقض عهد کی اس ظاهری شکل کو بهی گوارا نه کیا جو اونکے قتل سے پیدا هوتی تهی !!

(۵)

اسلام نے احکام شریعت کے تین درجے قرار دیے هیں:

الحلال بین و الحرام بین وما بینهما مشتبهات -

حلال بهی کهلا هوا هے اور حرام بهی' البته انکے درمیان چند مراتب ایسے هیں جو حلت و حرمت دونوں کا احتمال رکهتے هیں !

یهی مشتبهات درحقیقت زهد و تقوی کا امتحان گاه هیں - ایک خداع شخص ایک کهلی هوئی نیکی پر عمل کرسکتا هے' ایک فریبی دکهلاوے کیلیے کسی صریح برائی سے اجتناب کرسکتا هے' لیکن نیتوں کا کهوٹ وهاں نهیں چهپ سکتا جهاں حلال و حرام کے نهایت نازک درمیانی مقامات هیں - تمام حیل شرعی انهی کے محور پر گردش کرتے هیں -

آنحضرت (صلعم) زهر دینے والے اور سحر کرنے والے یهودیوں کو قتل کرسکتے تهے' آپ اون کفار سے بهی انتقام لے سکتے تهے جنهوں نے صلح حدیبیه کے بعد هجو و غیبت بلکه کشت و خون کی طرف قدم بڑهایا - با اینهمه آپنے اونکو معاف کردیا ' کیونکه ان بدعهدیوں پر اشتباه کے متعدد پردے پڑے هوے تهے - انسے ذاتی انتقام کی بو آتی تهی' اور خلق عظیم کے تمام ابواب اخلاق میں سب سے زیاده نمایاں باب یه هے که :

لم ینتقم لنفسه (صحیحین)

آپنے کبهی اپنی ذات کیلیے کسی سے بدله نه لیا !!

ایسا کرنے سے اگرچه حقیقی طور پر نقض عهد نهیں هوسکتا تها' تاهم بظاهر نقض عهد کا شبهه پیدا هوسکتا تها - اسلام اپنے دامن پر اس قسم کا ظاهری دهبه بهی نهیں دیکهه سکتا !

(۶)

آپکے طرز عمل نے صحابه کیلیے پابندی عهد کا یهی ایک بلند تر معیار قائم کر دیا تها - اونهوں نے اپنے زمانه میں همیشه اوسکو قائم رکها -

عهد صحابه میں جب کبهی نقض عهد کا ظاهری احتمال بهی پیدا هوا تو لوگوں نے علانیه اوسکا انکار کیا - امیر معاویه نے رومیوں سے ایک مدت کیلیے معاهدهٔ صلح کرلیا تها - وه اگرچه نقض عهد کرنا نهیں چاهتے تهے ' تاهم اونهوں نے زمانهٔ صلح هی میں رومیوں سے لڑنے کیلیے تیاریاں شروع کردیں - اور فوج لیکر اونکی طرف بڑهے که مدت صلح گذر جانیکے ساتهه هی جنگ شروع کردینگے - اسی حالت سفر میں ایک شخص گهوڑا اوڑاتا هوا پہنچا اور کہا " الله اکبر ! الله اکبر ! یه بد عهدی تمهارے شایان شان هے ؟ تمکو وفاے عهد کرنا چاهیے " لوگوں نے تعجب سے دیکها تو معلوم هوا که عمرو بن عنبسه هیں - امیر معاویه کو خبر هوئی تو اونکو بلابهیجا اور

مقالات

موجوده جنگ کا علم النفس

جنگ کي قوت محرکه

جديد تربيت عسکري

ماخوذ از نیشن

اوس طاقت کا تصور ' درحقیقت' نہایت مشکل ہے جو ایک فوج کو میدان جنگ کے زہرہ گداز امتحان گاہ میں لا کھڑا کرتي ہے - جسے ہم فوج کہتے ہیں وہ دراصل ہمارے ہی طرح کے معمولی انسانوں کا مجموعہ ہوتی ہے ' اور سپاہی جو اس مجموعہ کا مایہ خمیر ہوتے ہیں ان میں علی الاوسط صبر و ثبات کي کوئی خاص قوت نہیں ہوتي - یورپ کی فوجوں میں وہ ایک معمولی شہري یا کاشتکار ہوتا ہے ' جو وردي اور اسلحہ پہنکے ہمیں ایک جانباز اور سرفروش سپاہي نظر آتا ہے - خود ہماري (انگریزي) باقاعدہ فوج میں وہ ایک معمولی بے روزگار شخص ہوتا ہے' جو تریباً ہمیشہ غیر تعلیم یافتہ اور تہیدست ہوتا ہے ' اور محض فاقہ کشي سے بچنے کے لیے اپنا نام سپاہیوں کے رجسٹر میں لکھواتا ہے - لیکن تاہم اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان طالب معاش انسانوں کے انبوہ میں کچھہ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پیدایشی سپاہي ہوتے ہیں اور انکا بھي میلان طبیعی انہیں فوج میں لیجاتا ہے -

مگر موجودہ فوجوں میں انکي تعداد کم ہے اور نہ صرف کم بلکہ روز بروز مزید کمی کی طرف مائل ہے - ورنہ اکثر تو ہمارے ہی طرح کے لوگ ہیں یعني انکي طبیعي خواہش نہ مرنا چاہتی ہے اور نہ مارنا ' کیونکہ اسوقت ہماري عام حالت یہ ہے کہ ہم موت خصوصاً غیر طبیعی موت کو نفرت کي نگاہ سے دیکھتے ہیں - غور کیجیے کہ ایک قتل کے واقعہ پر کیسا ہیجان پیدا ہو جاتا ہے - کس طرح جمہور کي توجہ سیاسي پیچیدگیوں سے ہٹکر اس واقعہ کي طرف پھر جاتي ہے - سونچیے کہ اسوقت ایک سیاسي قتل کس قدر خوف اور ہول کي نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے - خیال کیجیے کہ ایک ناگہاني مصیبت سے ' جسمیں ہزار ها جانیں کام آتی ہیں ' کس طرح پورے ملک پر حزن و ملال کے بادل چھا جاتے ہیں -

لیکن قتل کي گونہ گوں شکلوں میں معرکہ جمع ہے - جو اپنے اندر بہت سے قتل اور خونریزیاں رکھتا ہے یا یوں کہیے کہ ایک معرکہ مختلف سیاسي قتلوں کي ضرب ہے - البتہ اگر ایک ہزار جانیں ' کام آتی ہیں تو نقصان کا اندازہ نسبتاً ... حیثیت سے کیا جاتا ہے -

(جانبازي کا معرکہ)

نوع انساني میں جو طبیعي میلان کہ تمام دوسرے میلانات پر مغلوب کر لیتا ہے وہ یہ ہے کہ زندگي کی حفاظت کرنا چاہیے خصوصاً اپنی زندگی کي' بظاہر یہ امر بالکل قرین عقل ہے کہ ایک سپاہی میں یہ میلان خاص طور پر قوي ہونا چاہیے ' اور چونکہ وہ جوان ہوتا ہے اسلیے غالباً وہ زندگی کا لطف زیادہ اٹھاتا ہے اور بجا طور پر یہ اعتماد کر سکتا ہے کہ وہ طویل مدت تک لطف اندوز رہسکیگا -

مگر کیا عجیب بات ہے کہ وہ معرکہ کار زار میں اسلیے آتا ہے کہ اپني یہ جان عزیز ہزاروں انسانوں کے پہلو بہ پہلو دے اور جیسا کہ شارلواے کي سڑکوں میں ہوا ہے اتنے بڑے انبوہ کثیر میں دے کہ لاشوں کو گرنے کي جگہ بھی نہ ملے ' بلکہ ایک لاش دوسري لاش کے سہارے پر کھڑي کي کھڑي رہجاے - یہ کون سی طاقت ہے جو اسقدر حیرت انگیز طور پر اس سب پر غالب آ جانے والے میلان طبیعي حفظ نفس (سیلف پریزرویشن) پر غالب آ جاتی ہے ' جو عالمگیر زندگی کا عمیق ترین میلان اور ہر ممکن بقا کا روح وروان ہے ؟

قدیم زمانہ میں غصہ اور بہیمی سنگدلی انسانوں کو موت اور خطرہ کے منہ میں لیجاتی تھی اور سچ یہ ہے کہ اسوقت بھي یہ دونوں چیزیں جنگ و قتال کی ایک قوي محرک ہیں - چنانچہ ہم دیکھہ چکے ہیں کہ دو سال ہوے کس طرح اپنے ظالموں (ترکوں) کي طرف سے دیرینہ بغض نے بلغاریوں کو اپنی زندگی کي طرف سے بے پروا کر دیا تھا ' اور پھر دوسري جنگ بلقان میں کس طرح یہ بغض باہم ان لوگوں میں پیدا ہوا' جو پہلے ایک دوسرے کے حلیف تھے - قریباً ہر جنگ میں بغض و نفرت کی ترقی کے لیے دشمن کے نام پر شدید اور غیر معقول گالیوں اور اسکے ساتھہ اسکے فظائع و مظالم خصوصاً پانی میں زہر ڈالنے کی کوششوں کے بیانات کا علانیہ اظہار کیا جاتا ہے - چنانچہ جنوبي افریقہ کی جنگ میں انواہوں کا اس امر پر اصرار رہا کہ دشمن دریاء میں سالٹ آف پوٹیسیم ڈالرہے میں - موجودہ جنگ میں بھي یہی ہوا اور لڑائي کے پہلے ہفتہ میں برلن کو یہ یقین دلایا گیا کہ برلن میں جو روسي قیام پذیر ہیں وہ اپنی ہاتھہ کی مجوف چھڑیوں سے برلن کے پانی کے محفوظ خزانوں (ریزروائروں) میں ہیضہ کے جراثیم چھڑکنا چاہتے ہیں -

غرض بغض اور سنگدلی ان قدیم زمانہ کي معرکہ آرائیوں میں زیادہ کام کرتی تھي' جبکہ انسانوں میں تیغ و سپر سے دست بدست جنگ ہوا کرتی تھی ' مگر جسقدر زمانہ گذرتا جاتا ہے اسیقدر ان جذبات کی شدت اپنی قوت کھوتي جاتی ہے ' اور اسوقت ایک شخص " قومی بغض " تو محسوس کرتا ہے لیکن اسکے مقابلہ میں شاید ہی وہ کورانہ شخصي غیظ و غضب محسوس کرتا ہو' جو قدیم زمانہ میں اسکي عسکریت و سپہگري کي قوت محرکہ تھی - اسلیے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ " پانچ میل کی زد پر "غصہ" کے عالم میں توپیں سر ہولیں " تو یہ " غصہ " اس " غیظ و غضب " سے بالکل مختلف ہوتا ہے - جو عہد قدیم میں تیغ دو دم سے دشمن کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا کرتا تھا -

(تربیت عسکري)

ہمارے زمانہ میں جو شے قوت محرکہ کا کام دیرہی ہے وہ تربیت عسکري یا ڈسپلن ہے - تربیت عسکري کوئي نئی شے نہیں - ایک قدیم شے ہے' اور جب کبھي تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ کا مقابلہ ہوا ہے تو ہمیشہ تربیت یافتہ فوج غیر تربیت یافتہ دشمن میں اس طرح گھستی چلي گئی ہے جس طرح چھري پنیر کے ٹکڑے میں دوڑتی چلي جاتي ہے -

شرکت جہاد کا معاہدہ لیکر ہمکو چھوڑ دیا - ہم آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوے اور شریک جہاد ہونا چاہا - لیکن آپ نے فرمایا: " تم لوگ مدینہ کو واپس جاؤ - ہم کفار کے معاہدوں کو پورا کرتے ہیں' اور اونکے مقابلے میں صرف خدا سے مدد چاہتے ہیں" (۱)

(۹)

ایفاے عہد کے متعلق سب سے بڑی بحث یہ ہے کہ کس کے ساتھہ معاہدہ کرنا چاہیے اور کس کے ساتھہ قائم رکھنا چاہیے ؟ روما کے مقنن اعظم سولن نے اسکا نہایت مختصر جواب دیا ہے اور وہی تمام دنیا کے سیاست کی روح ہے : " معاہدہ مکڑی کا جالا ہے جو اپنے سے کمزور کو تو اولجھالیتا ہے لیکن اپنے سے قوی کے مقابلے میں ٹوٹ جاتا ہے " لیکن اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے ' جسکے اخلاقی معاہدوں نے سولن کے اس تار عنکبوت کو توڑ دیا ہے - اسلام ضعیفوں کے ساتھہ فیاضانہ معاہدہ کرتا ہے ' اور اوسکو نہایت مضبوطی کے ساتھہ قائم رکھتا ہے - آنحضرت نے کفار قریش سے بہ مقام حدیبیہ جو صلح کی تھی' وہ بظاہر نہایت عاجزانہ و مجبورانہ صلح معلوم ہوتی ہے - خود صحابہ نے اسکا احساس کیا تھا اور آپ نے بھی نہایت صراحت کے ساتھہ فرما دیا تھا :

لا یسألونی خطة یعظمون فیها حرمات الله الا اعطیتهم -

میرے سامنے وہ جو شرط بھی پیش کرینگے میں اوسکو قبول کر لونگا' بشرطیکہ اوس سے شعائر الہی کی توہین نہو -

چنانچہ آپ نے اپنے گوہر مقصود یعنی اون مسلمانوں کو جو نور ایمان سے لبریز ہو کر آئے تھے ' واپس کرنے کا عہد کرلیا - آنحضرت نے صلح نامہ پر " بسم اللہ " لکھنا چاہا - کفار نے اس سے انکار کیا ' لیکن آپ نے بارجود صحابہ کے اصرار کے کفار کی خواہش پوری کردی اور " بسم اللہ الرحمن الرحیم " کی جگہ " باسمک اللهم " لکھا - آپ نے اپنے نام کے ساتھہ " رسول اللہ " لکھنا چاہا ' کفار نے کہا " اگر ہم آپ کو رسول اللہ مانتے تو یہ جھگڑا ہی کیوں ہوتا؟ صرف محمد بن عبد اللہ لکھیے " معاہدہ پر رسول اللہ کا لفظ لکھا جا چکا تھا' لیکن آنحضرت نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ " اس فقرے کو مٹادو " اونکے جوش ایمان نے اسکو گوارا نہ کیا تو آپ نے خود مٹادیا !

اس سے زیادہ کمزوری اور کیا ہو سکتی ہے ؟ لیکن کیا درحقیقت آپ مجبور تھے ؟ کیا قریش کی عظیم الشان طاقت نے آپ کو بالکل بیدست و پا کر دیا تھا ؟

تمام سلطنتیں نقض عہد کیلیے ضعف کا بہانہ ڈھونڈھتی ہیں' اور صلح تو ہمیشہ قوی ہی کے ساتھہ کی جاتی ہے ' لیکن اسلام کی امن پسندی نے ایک نہایت ضعیف گروہ کے مقابلے میں یہ فیاضانہ صلح کی ' اور اوسکو نہایت مضبوطی کے ساتھہ قائم رکھا چنانچہ آپ نے خود فرما دیا :

انا لم نجئ لقتال احد و لكنا جئنا معتمرين - و ان قريشا قد نهكتهم الحرب و اضرت بهم فان شاءوا ماددتهم مدة -

ہم کسی سے لڑنے بھڑنے کیلیے نہیں آے ہیں' صرف عمرہ کیلیے آے ہیں- قریش کو متواتر لڑائیوں نے چور چور کردیا ہے اور اونکی طاقت کو سخت صدمہ پہونچا ہے - اگر وہ چاہیں تو ہم ایک مدت کیلیے اون سے صلح کر سکتے ہیں -

دنیوی سلطنتوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے ؟ وہ اس بہترین موقع سے کیا کام لیتیں؟ انعقاد صلح کا یا اشتعال جنگ کا ؟ دنیا کی قدیم و جدید تاریخ اسکا نہایت آسانی کے ساتھہ جواب دیسکتی ہے - اگر اس حالت میں کوئی سلطنت صلح بھی کرتی تو اوسکا نتیجہ جنگ سے زیادہ درد انگیز ہوتا -

لیکن یہ جزئی طرز عمل صرف اخلاقی حیثیت رکھتا تھا - اسلام کی وسعت ایک مستقل اور جامع ہدایت کی محتاج تھی جو اس اخلاقی طرز عمل کے ساتھہ اپنے اندر ایک قانونی طاقت بھی رکھتی' اور جبکہ پچھلوں کی اخلاقی طاقت آنحضرت کے اسوہ حسنہ کو بھلا دیتی' تو وہ اپنی جزئی طاقت سے اوسکو یاد دلاتی -

آنحضرت نے غیر قوموں کے ساتھہ جو تحریری معاہدے کیے ہیں وہ بالکل قانونی اور سیاسی حیثیت رکھتے ہیں ' لیکن اون سے ثابت ہوتا ہے کہ اس باب میں اسلام کا قانون کس قدر فیاضانہ تھا ؟ آنحضرت نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھہ جو معاہدہ کیا ' اسکے الفاظ یہ ہیں :

على اهل نجران الفي حلة النصف في صفر و النصف في رجب يؤدونها الى المسلمين و عارية ثلاثين درعا و ثلاثين فرسا و ثلاثين بعيرا و ثلاثين من كل صنف من اصناف السلاح يغزون بها و المسلمون ضامنون لها حتى يردوها عليهم ان كان باليمن كيد ذات غدر على ان لا تهدم لهم بيعة و لا يخرج لهم قس و لا يفتنوا عن دينهم (ابو داود جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اہل نجران کو دو ہزار حلے با قساط دینا پڑینگے' ایک ہزار صفر میں ' اور ایک ہزار رجب میں' اور اونکو ۳۰ زرہ ۳۰ گھوڑے ' ۳۰ اونٹ ' اور ہر قسم کے ہتھیاروں میں سے تیس تیس ہتھیار بطور عاریت کے بھی دینا ہونگے - مسلمان اس عاریت کے ذمہ دار ہونگے اگر یمن میں کوئی جنگ ہوگی تو وہ لوگ ان چیزوں کو واپس کر دینگے - اور اس معاہدہ کی بنا پر نہ تو اونکے گرجے گراے جائینگے ' نہ اونکے کسی پادری کو جلا وطن کیا جائیگا' اور نہ اونکے مذہب سے کوئی تعرض ہوگا -

لیکن اسلام کا ہر قانون اپنے اندر اخلاقی روح بھی رکھتا ہے آنحضرت نے اخلاقی نصائح سے اسکو اور بھی موثر بنا دیا :

الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة (ابو داود جلد ۲ - ص - ۷۷)

خبردار' اگر کسی نے کسی غیرمذہب رعیت پر ظلم کیا' یا اوس کی تنقیص کی' یا اوسکی کوئی چیز بجبر لیلی ' اگر ایسا ہوا تو میں اوس کی طرف سے قیامت کے دن خدا کے سامنے جھگڑوں گا -

صحابہ نے آنحضرت کے بعد اس فیاضانہ طرز عمل کو نہایت بے تعصبی کے ساتھہ قائم رکھا - چنانچہ ہشام ابن حکیم نے حمص کے عامل کو دیکھا کہ قبطیوں کو دھوپ میں بٹھا کر جزیہ وصول کر رہا ہے ' اونہوں نے اوسوقت آنحضرت کی یہ اخلاقی نصیحت یاد دلائی :

ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا

خدا قیامت میں اون لوگوں کو عذاب دیگا جو دنیا میں انسانوں کو دکھہ پہونچاتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت اسی اخلاقی قانون کی تجدید کی تھی:

و اوصيه بذمة الله و ذمة رسوله صلى الله عليه وسلم ان يوفى لهم بعهدهم و ان يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا الا طاقتهم (بخاری جزو ۴ ص ۶۹)

میرے بعد جو خلیفہ ہوگا میں اوسکو خدا اور خدا کے رسول کے معاہدے کی حفاظت کے لیے وصیت کرتا ہوں وہ وصیت یہ ہے کہ غیر مذہب رعایا سے جو معاہدہ کیا جاے' وہ پورا کیا جاے - اونکی جان و مال کی حفاظت کے لیے لڑائی کی جاے' اور انپر اتنا ہی بوجھہ ڈالا جاے جس کے وہ متحمل ہوں -

عہد خلافت راشدہ میں کسی موقع پر بھی ان الفاظ سے سر مو تجاوز نہیں کیا گیا ' لیکن ہم عہد صحابہ کے پابندی عہد کی مثالیں ایک مستقل صحبت میں جمع کرینگے -

(۱) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۸۹ -

فلسفۂ

العصـــب

[اسباب و موثرات ' نتائج و علل ' عواقب و علائق ']

(۳)

(جماعت کے موثرات خارجیـــه)

دنیا میں افراد پر مختلف چیزیں اثر ڈالتي هیں : مذهب ' قومیت ' سیاست ' رسم و رواج ' زمانه ' غرض اس قسم کے سیکڑوں موثرات سے شخصی حالتوں میں انسان متأثر هوتا رهتا هے - وہ مجلس وعظ میں جاتا هے ' خطباء کی تقریریں سنتا هے ' تهیٹروں میں شریک هوتا هے ' تصاویر متحرکه کا تماشا دیکھتا هے ' اور ان تمام چیزوں کا اوسپر مختلف اثر پڑتا هے - وہ زرق برق پوشاکوں ' پولیس کی خاکي وردیوں ' اور سلطنت کے جھنڈوں کے لہرانے سے بھی مرعوب هوجاتا هے - وہ اخبار پڑھتا هے ' اور هولناک خبروں سے اوسکے اعصاب میں جنبش پیدا هوجاتي هے - وہ خاک نشین فقیروں کي روحانیت معنویه کے آگے گردن جھکا دیتا هے - غرض دنیا کي هر چیز اوسپر اثر ڈالتی هے ' اور وجود انسانی موثرات کے جلب و انفعال کا ایک پیکر و مثال هے !

جماعت پر بھی یہي چیزیں اثر ڈالتي هیں - لیکن جماعت کا معنوي قوام عموماً رقیق ' نرم ' اور لچکدار هوتا هے ' اسلیے اوسپر به نسبت افراد کے ان موثرات کا اثر زیادہ شدت کے ساتھ پڑتا هے ' اور عمل مسمریزم کي طرح وہ اوسکي قوت شاعرہ کو فنا کر دیتا هے -

بعض شخصي حالتوں میں بھي ضعیف الدماغ افراد کو دیکھا گیا هے که موثرات خارجیه کے شدت تاثر سے بد حواس هو گئے هیں - ایک سڑي لاش کو دیکھکر یا کسي خون چکاں گردن پر نظر ڈالکر بہت سي عورتیں بے هوش هو جاتي هیں -

لیکن " جماعت " عموماً ضعیف الدماغ هوتي هے ' اور بہت شاذ و نادر صورتوں میں اسکا دماغ قوت کی نمایش کرسکتا هے اسلیے یه موثرات خارجیه اوسپر یکسر چھا جاتے هیں اور اسکے هر مرد کو ایک طرح کے جنوں میں مبتلا کردیتے هیں - یہي جنون جماعت کے عجیب و غریب اعمال و افکار کا مصدر و مبدء بن جاتا هے !

جماعت اگرچه دنیا کے موثرات میں کم و بیش هر چیز سے متاثر هوتي هے - لیکن چند چیزوں کا اثر خاص طور پر شدید و بے خطا هوتا هے - ان موثرات کو جماعت کے " مخصوص موثرات " میں شمار کرنا چاهیے - هم یہاں کسي قدر تفصیل کے ساتھ اونہیں دفعه وار بیان کرینگے :

(موثرات شدیده و مخصوصـــه)

(۱) هر جماعت ایک لیڈر کے زیر اثر هوتی هے - لیکن لیڈر جس چیز سے جماعت پر حکومت کرتا هے وہ ایک معنوی طاقت هوتي هے ' جسکو نفوذ یا روحانیت کہتے هیں - کوئی لیڈر اس طاقت کے بغیر لیڈر نہیں بن سکتا - البته یه نفوذ بعض اشخاص میں فطرتا قوي هوتا هے - جیسے نپولین که وہ اپنے حسن ترقی و ریاست کو اپنے ساتھ لایا تھا - یا تاریخ اسلام میں امیر معاویه ' تیمور ' اور نادر ' وغیرہ که ان میں قدرتاً یه داعیه موجود تھی - اس قسم کا فطرتی نفوذ دنیا پر ایک لا زوال عظمت کے ساتھ فرمانروائی کرتا هے - سینٹ هلینا میں نپولین نے اپنے آخري دن نہایت بد حالی میں بسر کیے ' مگر اب تک اسکي

شہرت کے آگے هماري گردنیں اب بھي جھک جاتي هیں - اس کے نام سے هم کانپ جاتے هیں ' جھجھک جاتے هیں ' اور ایک عجیب و غریب مخفي اثر عظمت کا احساس کرتے هیں !

لیکن اکثر حالتوں میں یه نفوذ خارجی اسباب کا بھی نتیجه هوتا هے - دولت ' ثروت ' تزک و احتشام ' وضع و لباس ' اور خطاب و القاب کے ذریعه بعض لوگ قوم میں نمایاں هو جاتے هیں ' اور اسکو اپنا غلام بنا لیتے هیں - پولیس کو وردي اسی لیے پہنائی جاتي هے که اوسکا رعب و داب اوسکے اندر چھپا هوا هے - علماء کا جبه و عمامه اس خارجی و مصنوعی نفوذ کا ایک خطرناک آشیانه هے - بادشاهوں کي سواري جب دھوم دھام سے نکلتي هے تو هنگامه رعب و سطوت بپا هو جاتا هے - سلطنتیں اونہی لوگوں کو خطاب دیتی هیں ' جنکے اثر سے وہ کام لینا چاهتي هیں -

اس نفوذ عارضی اور نفوذ فطري میں تضاد نہیں هے بلکه دونوں ایک ذات میں جمع بھی هو سکتے هیں - نپولین اپنے نفوذ ذاتی کو فوجی لباس میں اور بھی نمایاں کردیتا تھا - لیکن اکثر دونوں علحده علحده جلوہ افگن هوتے هیں ' اور زیادہ تر ایسا هی هوتا هے که مصنوعي نفوذ کو بغیر ذاتی نفوذ کے پیدا کیا جاتا هے - جنرل زوفرے اور سرجان فرنچ کی صورت کیسي مہیب اور شاندار هے ؟ مگر غالباً دل کے آتشکدے میں نفوذ کی ایک چنگاري بھی نہیں هے ورنه ابتک جنگ یورپ کا صفحه الٹ چکا هوتا -

اسي عارضی نفوذ کی نمایش کیلیے لیڈروں کا شاهانه استقبال کیا جاتا هے - یہی مصنوعی نفوذ فوجوں کو لڑاتا هے ' اور ان کو آگ اور خون کے دریا میں دھکیل دیتا هے - جماعت اس مخفی اثر سے مدهوش هوتی هے ' اور اسکو اپنے اعمال کے نتائج کی مطلق خبر نہیں هوتی -

لیکن هر نفوذ جماعت پر اثر نہیں ڈال سکتا - جماعت اور لیڈر کے معتقدات و خیالات میں مناسبت هونی چاهیے - ایک جنرل رامدان عبادت گذار پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا - اونکو صرف واعظ کے پند و نصائح هی متاثر کر سکتے هیں - انبیا کرام علیهم الصلواة و السلام اسلیے امت کے قدیم عقاید و خیالات کا لحاظ رکھتے هیں -

جب آگ کے یه دونوں شعلے باهم ملجاتے هیں ' تو جماعت ایسے عجیب و غریب کام کرگذرتی هے ' جنکو خوارق و عجائب میں شمار کیا جاتا هے !

(۲) جماعت پر کسي بات کے بار بار کہنے کا بھی بڑا اثر پڑتا هے - نپولین کا قول هے که " دنیا میں وهی شخص کامیاب هوسکتا هے جو ایک بات کو بار بار کہتا هے " قرآن حکیم کی مکرر آیتوں کا اصلی فلسفه یہی هے - لیکن اس نکتۂ دقیق و غریب کو بہت کم سمجھتے هیں اور اسسے بھي کم اسکي تقلید کرسکتے هیں -

بعض لیڈر عمر بھر ایک هي موضوع پر تقریر کیا کرتے هیں ' اخباروں میں اشتہارات بار بار اسي غرض سے چھاپے جاتے هیں -

لیکن هر تاکید موثر نہیں هوسکتی اور نه هر اعاده و تکرار مفید هوسکتا هے - وہ ایک خاص اصول کا پابند هے - تاکیدی فقرے کو ساده ' مختصر ' اور دلیل سے خالی هونا چاهیے - قرآن حکیم نے شراب کے متعلق صرف اسقدر کہا : فهل انتم منتهون ؟ کیا تم باز نہیں آؤگے ؟ حضرت عمر رضی الله عنه چیخ اٹھے : انتهینا انتهینا ! ! هم باز آے ' هم باز آے -

لیکن اگر ایک هی بات کو پہلو بدل بدل کے کہا جاے تو تاکید کا نه اور بھی موثر تر طریقه هے - ایک ساده اشتہار جب رنگین کاغذ پر چھاپا جاتا هے تو اوسکا اثر بہت هي بڑھجاتا هے !

قدیم زمانہ میں تربیت عسکری کے معنی یہ تھے کہ کسی شخص کو تہدید یا تعذیب کے ذریعہ سے اسطرح اطاعت کی تعلیم دیتا کہ اطاعت اسکی عادت اور یہ عادت اسکی طبیعت و فطرت - ہو جائے اس طبیعت ثانیہ کے یقینی طور پر حاصل کرنے کے لیے ہولناک تدابیر اختیار کی جاتی تھیں - ابھی اس واقعہ کو صرف ایک صدی گزری ہے کہ ولنگٹن اور مارلبورو اپنے سپاہیوں کو تازیانے اور دار و رسن سے سزا دیا کرتے تھے - اس زمانہ میں تربیت عسکری کے جو معنی سمجھے جاتے تھے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اب پڑھے بھی جائیں -

غالباً یہ بخوبی معلوم ہوگا کہ یہ سرجان مور تھے جنھوں نے مقام "شوار نکلف" میں ایک ہلکے ڈویژن کو تربیت دیکے ہماری فوج کو یہ دکھلا دیا کہ مروجہ تربیت کے علاوہ دوسری قسم کی تربیت بھی وہی اثر پیدا کر سکتی ہے جو مطلوب ہے -

سر جان مور کے نظام تربیت کے متعلق لکھتے ہوے سر ولیم نیپیر لکھتے ہیں " داخلی اور اخلاقی نظام' افسروں کی دائمی نگہداشت' سپاہیوں کی حقیقی حکمرانی و مسئولیت' یہ چیزیں تھیں جنھوں نے تربیت عسکری کو اس حد تک پہنچا دیا -

اسکے نتائج کے متعلق " جنرل ہوپکن " جو ہلکے ڈویژن سے واقف ہیں لکھتے ہیں :

"تربیت کے متعلق میری راے اسقدر قوی ہے کہ میں اسکے متعلق لکھنا چاہتا ہوں - فوج کی بہبودی کے لیے میں تربیت عسکری کو تمام دوسری چیزوں سے بلکہ تجربہ کاری اور بہت سی جنگوں میں شرکت سے بھی بہت بلند مرتبہ دیتا ہوں - جب "تبلاو میرا" میں ہلکا ڈویژن انگریزی لشکر میں شامل ہوا ہے' تو اگرچہ جنگ اسکے لیے ایک نئی شے تھی' مگر تاہم وہ اس لشکر میں تجربہ کار سپاہیوں کی طرح خیال کیے جاتے تھے - انھوں نے یہ امتیاز اپنی تربیت عسکری کی بدولت تمام مدت جنگ میں قائم رکھا - انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی اور صف کے ٹوٹ جانے کے بعد بھی وہ ویسے ہی باقاعدہ سپاہی معلوم ہوتے تھے جس طرح کہ وہ صف میں نظر آتے تھے -

(سر جان مور کا مطمح نظر)

اگرچہ اسوقت بھی ہلکے ڈویژن مرتب کیے جارہے ہیں مگر اب اسکا نظام تربیت اسی حد تک محدود نہیں' در حقیقت تربیت عسکری کے متعلق سرجان مور کا مطمح نظر ہماری ساری سپاہ میں سرایت کرگیا ہے' اور جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہماری سپاہ میں رنگروٹ ایسے اتفاقی طور پر داخل ہوتے ہیں' اور انکی ایسی اصل ہوتی ہے' اسوقت ہمیں پیدا ہونے والے نتائج کسی ساحر کے سحر کا ایک نمونہ معلوم ہوتے ہیں -

اگر چہ اب تربیت کے قدیم معنی اور طریقے بدلگئے ہیں' مگر قدیم تربیت کا جوہر اصلی باقی ہے - وہ غیر تربیت یافتہ مسلم مرد یا عورتیں صرف بیکار ہی نہیں' جو رائفل چلانے کی مشق جنگ کے لیے فرضی تیاری کے خیال میں کرتی رہتی ہیں' بلکہ اپنے وطن کے لیے ایک انتہائی خطرہ ہیں - " مولٹک " ایک مشہور جرمن ماہر فن جنگ کہتا ہے " غیر تربیت یافتہ اشخاص اسیقدر تمسخر انگیز ہیں جسقدر گراں مصارف ہیں کیمپٹ کے والنٹیر اگرچہ بہت تھے مگر تاہم بیکار تھے "

(کامل اعتماد)

اس لفظ سے زیادہ کوئی لفظ آکاہی بخش نہیں - اطاعت و فرمانبری کی عادت جو قدیم زمانہ میں آہنی عسکری ترتیب پیدا کرتی تھی اگر چہ قابل قدر شے ہے' مگر اب تعلیم یافتہ اشخاص میں اسکا پیدا ہونا قریبا ممکن نہیں جبکہ یہ حالت ہے کہ اگر انکو اپنی نقل و حرکت کا کوئی صحیح مقصد معروض طور پر نہیں معلوم ہوتا تو وہ شکستہ دل ہو جاتے ہیں' اور اگر انکو اپنے افسروں پر اعتماد نہیں رہتا' اور اگر مسلسل شکستیں ہوئیں تو انکا اعتماد نفس بھی متزلزل ہو جاتا ہے - لیکن جب تک تربیت عسکری قائم رہتی ہے' اسوقت تک نتائج بالکل مختلف ہوتے ہیں - اس حالت میں یہ لوگ اپنی نقل و حرکت کا مقصد جانتے ہیں - انہیں اپنے افسروں پر کامل اعتماد ہوتا ہے اور واپسی کی سخت خطرناک اور دشوار کارروائیوں میں بھی انکا اعتماد نفس قائم رہتا ہے -

یہ کسقدر عجیب بات ہے کہ تربیت عسکری کی بہترین مختصر تعریف ڈارون نے کی ہے - وہ کہتا ہے کہ " اپنے ہمراہی اور رفیق پر کامل اعتماد کی حالت کا نام تربیت عسکری ہے -" ہم یہ جانتے ہیں کہ " لفظ کامل اعتماد " طویل معاشرت' مشق' تجربہ' اور دستہ کی اس روح پر دلالت کرتا ہے جو سپاہیوں کو دستہ کی صورت میں قائم رکھتا ہے -

جب ہم اس نقطہ تک پہنچ جاتے ہیں تو یہ نقطہ ہمکو ان محرکات سے قریب کردیتا ہے جنکی وجہ سے ایک سپاہی اپنی اس ہستی کو خطرہ میں ڈالدیتا ہے' جسکی دنیا اسقدر قدر کرتی ہے -

اس نئے زمانے کے سپاہیوں کے لیے غالبا سب سے بڑا محرک شرمساری کا خوف ہے - خواہ وہ اپنی ہو' یا اپنی کمپنی کی' یا اپنے رجمنٹ کی یا پھر اپنی قوم کی' افسر کے ساتھ ایک قسم کی محبت بھری وفاداری بھی ایک طاقتور شے ہے - خصوصاً ہماری فوج میں جہاں افسروں اور سپاہیوں میں محبت و تعلق دوستانہ ہوتا ہے -

(نیپولین کے اصول موضوعہ)

جس مقصد کے لیے جنگ ہو رہی ہے اسکے ساتھ محبت و جانثاری بھی ایک بہت عمدہ مگر کمیاب شے ہے' لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نیپولین اپنے جنگ کے ۹۵ - اصول موضوعہ میں اسکو اہمیت نہیں دیتا' بلکہ اسیقدر اسکی تحقیر کرتا ہے -

وہ کہتا ہے کہ " ایک عمدہ جنرل' ایک خوش ترتیب نظام' اچھی تعلیم' اور سخت ترتیب عسکری' جسکو اچھے انتظام سے مدد ملتی ہو' ان چیزوں سے ہمیشہ عمدہ فوجیں تیار ہونگی خواہ جنگ کا سبب کچھہ ہو" -

اسکے ساتھہ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وطن کی محبت' جوش و غیرت کی روح' اور قومی عزت کا احساس نوجوان سپاہیوں پر عمدہ اثر کریگا "

یہ اس شخص کے افسردہ کرنے والے الفاظ ہیں جو پیر و جوان دونوں میں غیرت و نشاط کی آگ مشتعل کرنیکی قوت اپنے اندر رکھتا تھا' اور جسکی عادت یہ تھی کہ آغاز سے انجام تک وہ جنگ کے مقصد یا اپنے ساتھہ محبت کے جذبات پیدا کیا کرتا تھا!

تاہم اسکے پندرھویں اصول سے کسیقدر بہتر اور صحیح نغمہ کی صدا آتی ہے -

" جو جنرل کہ معرکہ پیش کرتا ہے' اسکو اولین فکر اپنی فوج کی ناموری اور عزت کی ہونی چاہیے - آدمیوں کا حفظ و بقا دوسرے درجہ پر ہے - یہ مقدم الذکر (یعنی فکر عزت و نام) سے پیدا ہونے والی ہمت اور اقدام ہیں' جنکے ذریعہ سے آدمیوں کی حفاظت حاصل ہو سکتی ہے "

ڈسپلن یعنی افسروں پر اور باہم ایک دوسرے پر کامل اعتماد شرمساری کا احساس' جو اپنے رفیق' اپنی جماعت' اور اپنے وطن کے لیے ذلت گوارہ نہ کرسکے' اور ساتھ اور حق بجانب مقصد کا احساس' یہ طاقتیں ہیں جو ہمارے سپاہیوں کو سرحد پر جانے اور اس طبیعی خوف کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں' جو نوع انسانی کے لیے تقریباً ایک مغلوب کن شے ہے -

تاریخ و عبر

جرمنی کی ترقی کا راز

جرمنی کی ترقی ہمیشہ دنیا کی تمدنی تاریخ کا دیباچۂ رویں سمجھی گئی ہے' اور آج تو اوسکو ایک معجزہ سمجھا جاتا ہے' لیکن درحقیقت یہ کسی مافوق الفطرۃ طاقت کا ظہور نہیں ہے' بلکہ دنیا میں جب کسی قوم نے ترقی کے تمام مبادی و اصول کا احاطہ کرلیا ہے تو اوسکا ظہور و استیلاء اسی معجزانہ طریقہ سے ہوا ہے -

جرمنی اگرچہ آج تمدن کے تاج کا گوہر درخشاں ہے' لیکن انیسویں صدی کے ابتداء میں اوسپر ایک سخت تاریک تاریخی زمانہ بھی گذر چکا ہے -- آج اگرچہ وہ تمام یورپ کا نقشہ بدل دیتا ہے' لیکن اوسوقت وہ دنیا کے نقشے کا ایک اڑا ہوا سا رنگ تھی' جو جذب نگاہ کی قوت سے بالکل خالی تھا - یہاں تک کہ جب شارلمان کا تخت و تاج بالکل الٹ دیا گیا تو اس سیاسی انقلاب نے دنیا میں کسی قسم کی حرکت نہیں پیدا کی' حالانکہ آج جرمنی کی ایک خفیف سی جنبش سے بھی مرکز عالم لرز جاتا ہے -

اس عہد ظلمت میں جرمنی دسالس پیشہ امراء کی حرص و طمع کا شکارگاہ بنی ہوئی تھی' جو اپنی اغراض شخصیہ کے تحفظ کیلیے اجانب و اغیار کی صف جنگ میں شامل ہوکر خود اپنے اہل وطن بھائیوں سے لڑتے تھے - سیاسی روح سے جرمنی کا قالب بالکل خالی تھا - ان امراء کی متفرق جماعتیں تمام ملک پر استبدادی حکومت کررہی تھیں' اور اونکے پنجۂ آہنیں میں جرمنی کا روئیاں روئیاں گرفتار تھا - اقتصادی حالت نہایت ابتر تھی' رعایا میں باہم کسی قسم کا ربط و اتحاد نہ تھا' زمین بنجر پڑی ہوئی تھی' صنعت و حرفت کا بازار بالکل سرد تھا' اپنے موجودہ مفاخر میں اوسوقت جرمنی صرف شاعرانہ اور فلسفیانہ خیالات پر ناز کرسکتی تھی' اور جبکہ انگلستان یہ فخر کرسکتا تھا کہ وہ عظیم الشان سمندروں کی لہروں پر حکومت کررہا ہے' اور جبکہ فرانس کو یہ ناز تھا کہ اوسکا علم سلطنت سرسبز مرغزاروں پر لہرا رہا ہے' تو انکے مقابل میں جرمنی بہت زیادہ اونچا اوڑکر صرف یہ کہہ سکتی تھی کہ "میری حکومت کا پرچم شاعرانہ خیالات کے ہوائی قلعوں پر اوڑ رہا ہے" لیکن اسی ہوائی قلعہ میں اوسکی تمام ترقیوں کا راز سربستہ محفوظ تھا -

ایشیاء کو یورپ کی قسمت پر رشک کرنا چاہیے کہ جس چیز نے ایران کو برباد کردیا' اوسی نے جرمنی کی ترقیوں کا سنگ بنیاد نصب کیا - شاعرانہ و فلسفیانہ خیالات پھیل کر بالکل ہوا میں نہیں اوڑ جاتے' بلکہ اگر دماغ پاجاتے ہیں تو وہ کرۂ ہوا کی جگہہ اوسیکو اپنا مستقر بناتے ہیں' اسلیے جرمنی کی فضاے بسیط میں اس تیار فکری کی جو لہریں پھیلتی تھیں' وہ سمت سمٹ کے دماغ کے ایک گوشے میں مرتکز ہوتی جاتی تھیں - لیکن جب کاسۂ دماغ ان سے بھرگیا تو دفعتاً چھلک پڑا' اور جرمنی کی فضاے عدر متعرک میں یکایک ترقی کا ایک سیلاب آگیا' اور یہ وہی سیلاب ہے' جو آج میدان جنگ میں صرف آگے بڑھتا جاتا ہے' اور پیچھے ہٹنا نہیں جانتا - خیالات کا پیدا کیا ہوا یہ انقلاب بجاے خود فلسفہ تاریخ کا ایک راز سربستہ ہے' لیکن اسکی کنجی بھی جرمنی ہی کے حدود طبیعیہ میں ہے' اور ہمکو خزانہ سے پہلے کنجی ہی کی جستجو کرنی چاہیے -

جرمنی کی فضا چمکتے ہوے موتیوں' جگمگاتے ہوے ہیروں' لہکتے ہوے سبزوں' مہکتے ہوے پھولوں' کی مرغزار نہیں ہے' بلکہ وہ پیچدار سواحل کا ایک مجموعہ' کھردرے کانوں کا ایک مخزن' پہاڑوں کا ایک طویل سلسلہ' اور نہروں کا ایک بحر بے کنار ہے' اسلیے ان مناظر طبیعہ کا قدرتی اثر بھی ایران اور کشمیر سے بالکل مختلف ہے

مرغزار' و خرمن گل' قہقہۂ تدرو و نالۂ بلبل' اگرچہ انسان میں حسن پرستی اور سرور و گداز سے لطف اوٹھانے کا ایک طبیعی ذوق پیدا کردیتے ہیں جو ترقی کرکے فنون لطیفہ کی شکل اختیار کرلیتا ہے' لیکن عزم و استقلال' رزانت و متانت' سنجیدگی و پختگی کی نشو و نما صرف ناہموار میدانوں' کھردرے پہاڑوں اور سنگلاخ زمینوں ہی میں ہوسکتی ہے - اہل جرمنی کو فطرت نے جو غیر مسطح فضا عطا فرمائی تھی وہ قدرتاً ایران و کشمیر کی سر زمین کی طرح جذبات میں کوئی رقیق یا اشتعال انگیز احساس نہیں پیدا کرسکتی تھی - اسلیے وہ لیٹن قوموں کی طرح مصوری اور موسیقی کے اوستاد تو نہ ہوسکے' لیکن اس نے ہر جرمن کو کوہ شکن عزم و استقلال کا ایک پیکر مجسم بنا دیا -

جرمنی کے مناظر طبیعہ کا یہ اثر ہر جرمن کے سیماے سخن کو سے علانیہ نمایاں ہوتا ہے - اگرچہ اسکی ظاہری شکل و شباہت اور وضع ولباس میں کوئی ایسی مصنوعی کشش نہیں ہوتی جو نازنینان پیرس کی لچکدار کمر کی طرح ذوق طلب آنکھوں کے تار نظر میں سیکڑوں پیچ و خم ڈالدے' لیکن جب وہ کسی نقطے کی طرف حرکت کرتا ہے تو ہر شخص کو صاف نظر آ جاتا ہے کہ وہ ایک توپ کا کھرس گولہ ہے جو ہر چیز کو چیرتا پھاڑتا اپنے نشانے ہی پر جاکر دم لیتا ہے -

ہر جرمن اپنے اس فطرتی نفوذ و قوت کی نمایش کرنا چاہتا ہے' لیکن وہ اسکے ذریعہ سے نہ اپنے تفوق و شہرت طلبی کا اظہار کرتا اور نہ کوئی مادی فائدہ اوسکے پیش نظر ہوتا ہے' بلکہ وہ اس اخلاقی نمایش کو انسانیت' قومیت اور مدنیت کا حقیقی معیار سمجھتا ہے' اسلیے دنیا کے سامنے ہر موقع پر ایک اخلاقی نمونہ قائم کردیتا ہے -

ہر جرمن اگرچہ فطرتاً اعتماد علی النفس کا مجسم نمونہ ہوتا ہے' لیکن اوسکی قومی نشو و نما اس اعتماد کو اور بھی بڑھا دیتی ہے' جرمن عموماً کثیر الاولاد ہوتے ہیں' اور اب تو انکی مردم شماری روز بروز بڑھتی جاتی ہے - چنانچہ سنہ ۱۸۱۶ میں اوسکی تعداد ۲۵ ملین تھی' لیکن سنہ ۱۸۵۰ میں یہ تعداد ترقی کرکے ۳۶ ملین ہوگئی' اور سنہ ۱۹۰۵ میں ۶۰ ملین تک پہونچ گئی' اور اب تو اس سے بھی زیادہ ہے - لیکن اسکے برعکس فرانس توالد و تناسل کے میدان میں رجعت قہقری کررہا ہے - نسل انسانی کی اس افزایش و نشو و نما نے جرمنی میں مزدور اور پیشہور طبقہ کی ایک فوج گراں تیار کردی ہے' جو تجارتی اور اقتصادی میدانوں میں ایک کامیاب تمدنی جنگ کررہی ہے - کوئی جرمن لیٹن قوموں کی طرح اپنی اولاد کے گذارے کیلیے روپیہ کا توڑا چھوڑ کر نہیں مرتا' بلکہ اوسکو صرف ایک زندہ اور متحرک طاقت بنا کر مرجاتا ہے' اور طاقت خون کو رگوں سے خود ہی جذب کرلیتی ہے -

قوت ہمیشہ اپنی نمایش کرنا چاہتی ہے' اسلیے ہر جرمن اپنے نفوذ و اثر کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہتا ہے' اور یہ طبعی میلان

تکرار کا ہر شخص پر اثر پڑتا ہے لیکن جماعت کا معنوی قوام چونکہ نہایت دقیق ہے اسلیے اس میں جو نقش تکرار کے ذریعہ قائم ہوجاتا ہے ' وہ کبھی نہیں مٹتا -

انسان جب ایک بات کو مختلف لوگوں سے سنتا ہے ' تو اوسپر مجبوراً یقین کرلیتا ہے - اسی طرح جماعت جب ایک ہی بات کو بار بار اور مختلف طریقوں سے سنتی ہے' تو اوسپر اوسکا وہی اثر پڑتا ہے جو ایک شخص پر کسی روایت کے مختلف الاوصاف اور متعدد راویوں کا پڑتا ہے - اسی تکرار کے اثر سے جماعت میں یقین کی جو کیفیت راسخہ پیدا ہو جاتی ہے' وہ اوس قوت سالله کی تولید کا باعث ہوتی ہے' جس کا نام " سریان خیال " ہے' اور جو جماعت کو ایک رشتۂ وحدۃ فکر و عمل میں منسلک کر دیتی ہے !

(۳) جماعت صورت سے زیادہ متاثر ہوتی ہے - حقیقت کا اثر اوسپر کم پڑتا ہے - اگر کسی جماعت سے کہا جاے کہ " فلاں محلہ میں دس آدمی مرض دق میں مبتلا ہوکر مرگئے' تو اوسپر کچھہ اثر نہ ہوگا ' لیکن اگر اسی واقعہ کو یوں بدل دیا جاے کہ ایک مکان گر پڑا اور پانچ آدمی دب کر مرگئے تو اسکا چرچا گھر گھر پھیل جائیگا !

طاعون سے لاکھوں جانیں ہر سال ضائع جاتی ہیں - ہم اخباروں میں اونکی رپورٹیں پڑھتے ہیں' لیکن اسکو ایک معمولی واقعہ سمجھتے ہیں' لیکن کسی اخبار میں ہماری نظر سے ایک سطر کی خبر گذر جاتی ہے کہ فلاں جہاز ڈوب گیا ' اور اوسکا ایک مسافر بھی نہیں بچا تو دفعتاً ہمارے تمام اعصاب متزلزل ہو جاتے ہیں اور ہمارے اندر ہیجان و اضطراب پیدا ہو جاتا ہے !

تقریر و خطابت کا اثر جماعت پر صرف اسیلیے پڑتا ہے کہ وہ اوسکی ذہنی صورتوں کو سامنے کھڑا کردیتی ہے - بلکہ خطیب کی حرکات ' اوسکا انداز کلام ' اوسکے مختلف اشارے ' خود اوسیکو اوس چیز کی تصویر بنا دیتے ہیں' جسکا وہ وعظ کہتا ہے - جماعت کان سے اوسکی تقریر سنتی ہے اور آنکھ سے اوسکو دیکھتی ہے - اسلیے اندر اور باہر دونوں جگہہ اوسکا مطمح نظر ایک متحرک صورت میں نظر آتا ہے ' اور اوسی صورت کا اوسپر اثر پڑتا ہے - یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام لیڈروں نے ہاتھہ سے زیادہ زبان سے دنیا کو فتح کیا ہے !

الفاظ کے معانی ہر زمانے میں بدلتے رہتے ہیں ' حریت کا جو مفہوم آج ہے ' گذشتہ زمانے میں نہ تھا - اسلیے مقرر کو الفاظ کے وقتی اثر اور وقتی مفہوم کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے - جب کوئی تقریر ان تمام شرائط کی جامع ہوتی ہے ' تو وہ جماعت کو دیوانہ بنا دیتی ہے -

الفاظ جو مجسمۂ معانی جماعت کے سامنے کھڑا کردیتے ہیں ' وہ پھر بھی برقع پوش ہوتا ہے - لیکن تھیٹر اور تصاویر متحرکہ اوسکو بالکل بے نقاب کردیتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ جماعت پر ان کا شدت سے اثر پڑتا ہے -

رومن قوم جو دنیا کی ایک متحرک اور زندہ قوم تھی ' ہمیشہ تھیٹروں کو اپنی کامیابی کی منزل مقصود سمجھتی تھی - اب بھی بہت سے شورش انگیز خیالات انہی کے ذریعہ پھیلاے جاتے ہیں - شخصی حکومتیں شورش انگیز مضامین کی طرح تصویروں کو بھی ضبط کرلیتی ہیں - پیرس میں ایک ایکٹر نے ایک مجرم کا ایکٹ کیا ' اور اوسکے جرم کے مختلف مناظر دکھاے - تماشائیوں میں اس قدر شورش پیدا ہوئی کہ ہر شخص اوس فرضی مجرم کی طرف حملہ کرنے کیلیے بڑھا - اگر پولیس نے ایکٹر کو اپنے دائرے کے اندر نہ لے لیا ہوتا تو وہ اپنے متمثل جرم کی حقیقی سزا پا جاتا -

تھیٹر اور بائسکوپ کا اثر جماعت پر اسلیے بھی زیادہ پڑتا ہے کہ جماعت واقعات کے نتائج کی تلاش نہیں کرتی - وہ صرف واقعات کی اصلی صورت دیکھنا چاہتی ہے - ہم سنتے ہیں کہ لڑائی میں پانچ ہزار آدمی مرگئے - لیکن بائسکوپ ہمکو اونکے جسم کے زخم اور انکی گردنوں سے بہتا ہوا خون دکھلا دیتا ہے - نتایج کے لحاظ سے اخباروں کی خبر اور بائسکوپ کے تماشے میں کوئی فرق نہیں - لیکن جماعت پر نتیجہ کوئی اثر نہیں ڈالتا - موت سے زیادہ خون کا سیلاب اور زخم کی سرخی اوسکے جذبات کو مشتعل کردیتی ہے - ایک مردہ فلسفی کی لاش جماعت کیلیے کوئی موثر چیز نہیں ہے ' لیکن ایک زندہ سپاہی کا ایک قطرہ خون اوسکو اپنے قابو سے باہر کرسکتا ہے !!

(۴) جماعت پر اوہام کا بھی نہایت شدید اثر پڑتا ہے - وہ حقیقت کو نہیں پوجتی حقیقت کے مظاہر وہمیہ کی پرستش کرتی ہے - بت پرستی کا رواج اسی بنا پر ہوا کہ انسان خدا کو انسان ہی کی شکل میں دیکھنا چاہتا تھا - اگر بت خانے نہ ہوتے تو بتوں کی طاقت کا خاتمہ ہو چکا ہوتا - عظیم الشان عمارتوں پر ہم نوحہ خوانی کرتے ہیں ' لیکن اس اینٹ پتھر کے ڈھیر میں کیا دھرا ہے ؟ اوس میں ہمارے آبا و اجداد کی عظمت گذشتہ کی وہمی حقیقت چھپی ہوئی ہے - تمام دنیا اسی وہم پرستی کیلیے اپنے قدیم شعار ' اپنے قدیم عوائد کو قائم رکھتی ہے - عجائب خانے اسلیے قائم کیے جاتے ہیں کہ وہ قدماء کی یادگاروں کو دکھا کر ہمارے دل کے اندر وہمی تصویر مرتسم کرتے رہیں - تمدن و تہذیب کے ستون کو بھی اسی وہمی حقیقت نے قائم رکھا ہے - اگر آج یہ یادگاریں مٹادی جائیں تو دنیا کی قدیم وحشت پھر زندہ ہوجاے - ہزاروں لاشیں میدان میں کٹ کٹ کے گرتی ہیں' مگر انسانیت کی آنکھہ صرف اشک آلود ہوکر رہجاتی ہے' لیکن جب ایک کتب خانہ ' ایک عجائب خانہ یا ایک قلعہ منہدم کردیا جاتا ہے' تو تہذیب و تمدن کی آنکھہ خون کا سیلاب بہانے لگتی ہے - کیا انسان کے خون سے یہ چیزیں زیادہ عزیز ہیں ؟ کیا انسان سے سب کچھہ ہے یا انسان اینٹ اور پتھر کے ماتم کیلیے ہے ؟

لیکن جماعت اونکی حفاظت کیلیے اپنا خون بہادیتی ہے کیونکہ وہ صرف وہمی امید پر زندگی بسر کرتی ہے' اور اوسکی امیدوں کا مرکز اوسکا دماغ نہیں ہوتا - اوس نے اپنی قوت شعور کو کھو دیا ہے' اوسکی امیدوں کا آشیانہ اسکے قلعے کی برجیاں ہوتی ہیں - جب تک وہ قائم ہیں' جماعت بھی زندہ ہے - اگر وہ منہدم ہوگئیں تو سمجھہ لینا چاہیے کہ جماعت کا شیرازہ بھی بکھر گیا !

میدان جنگ میں بادشاہ کا تاج دفعتاً زمین پر گر پڑتا ہے - ایک فلسفی کی نظر میں یہ نہایت معمولی واقعہ ہے - لیکن تمام فوج کے پاوں معاً اوکھڑ جاتے ہیں' کیونکہ وہی اونکا قبلۂ امید تھا -

(۵) جماعت تجربہ سے بھی شدت کے ساتھہ متاثر ہوتی ہے -

اگر بار بار کے تجربے سے یہ ثابت ہو جاے کہ ایک قوم یا ایک سلطنت ظالم ہے' تو جماعت کو اوسکے مقابلے میں بہ آسانی بھڑکایا جا سکتا ہے - اگر متواتر واقعات کسی قوم کے محاسن کو علانیہ نمایاں کرچکے ہوں تو جماعت اوسکی حمایت کیلیے نہایت مستعدی سے تیار ہو جاتی ہے - اسلام کی مدنیۃ فاضلہ نے جنگ کے موقعوں پر اکثر اس حقیقت کو نمایاں کیا ہے - مسلمانوں کے مستقل ہمدردانہ و عادلانہ طرز عمل اور فیاضانہ برتاؤ نے مختلف قوموں کو خود بخود اونکا حلقہ بگوش بنا دیا تھا - چنانچہ تاریخ اسلام اسکی بکثرت مثالیں پیش کر سکتی ہے -

کرسپی نام کو تو رکیل تھا ' مگر سیاسیات اسکی زندگی تھے - اور قسمت نے اسے پیدا بھی تاریخ کے ایسے دور میں کیا تھا جبکہ اس قسم کی زنـدگی پوری طرح بسر کی جا سکتی تھی

کرسپی جسوقت جوان ہوا ہے اسوقت یورپ نپولین کی والی ہولی ذلت و نکبت سے نکل رہا تھا' اور آیندہ انقلاب کے لیے برپاہ ہو رہا تھا - ہر ملک میں بیچینی و اضطراب کی ایک نئی اور عجیب و غریب روح پیدا ہو رہی تھی ' یعنی جرمنی میں فرڈیننڈ لیسیل اور کیرل مارکس ' ھنگری میں لوئس کوتھ ' فرانس میں لوئس بلینک ' انگلستان میں چارلس جونس ' اور اطالیا میں کیور ' گیری بیلڈی' اور میزینی موجود تھے -

اس زمانے کی روح حریت کے یہ واضح مظاہر اگرچہ مطالبات میں باہم مختلف تھے' تاہم شان انقلاب انگیزی میں سب مشترک تھے - کرسپی اطالیوں کے وطن پرستوں میں شامل ہوگیا' اور سنہ ۱۸۴۸ کی بغاوت صقلیہ میں عملی حصہ لیا - انقلاب کی ناکامی اور بوربونس کی واپسی سے مجبوراً اسے بھاگنا پڑا - اس نے " پیڈمونٹ " میں جا کے پناہ لی' جہاں اسکی انقلاب انگیزانہ روح میزینی کے ساتھہ شریک کار ہوگئی' اور بغاوت " عدن " میں اس نے پھر حصہ لیا -

مگر یہاں سے بھی کرسپی کو بھاگنا پڑا وہ مالطہ سے بچتا ہوا پیرس پہنچا - یہاں سے ایک بار پھر حکام وقت نے اسے نکالا اور بالاخر خارجی باغیوں کے دیرینہ ملجا و ماوی لندن نے اسے معہ میزینی کے اپنے حرم حریت یہاں پناہ دی -

لندن میں ان دونوں آدمیوں نے آزادی اطالیا کے لیے متعدد طور پر کام کیا ' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گیری کی سرگروہی میں ہزارہا نے علم بغاوت بلند کیا اور بالاخر وکٹور عمانوئیل کی ماتحتی میں اطالیا دوبارہ متحد ہوا -

ان تمام جلیل القدر کاموں میں کرسپی نے معقول حصہ لیا - اسوقت تک کرسپی کے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ ایک ایسا جمہوریت پسند ہے کہ ادنی رعایت کے ساتھہ بھی وہ کسی قسم کا تصفیہ کرنے والا نہیں - کرسپی سنہ ۱۸۶۱ میں اکسٹریم لیفٹ (بائیں جانب کی انتہائی جماعت) کے ممبر کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں داخل ہوا' لیکن سنہ ۱۸۶۴ ع میں وہ شاہ پسند ہوگیا' اور اپنے اس انقلاب کی وجہ میزینی سے یہ بیان کی کہ " شاہی متحدہ کرتی ہے' مگر جمہوریت تقسیم کرتی ہے "

اسی وقت سے اس نے وطن پرستانہ ایجیٹیشنوں کی قدیم روح پر خیرباد کہا ' اور کرسپی جو پہلے " جنگجو مشہور تھا وہ اب " پارلیمنٹیرین " " وزیر " اور " ڈپلومیٹ " کہلانے لگا -

آخر عمر میں اس پر رشوت ستانی کے الزامات بھی قائم کیے گئے' جنھیں اسنے بحفاظت تمام برداشت کیا ' مگر اسکے رفقاء قدیم نے ترک اصول اور غداری کے جو الزام لگائے تھے انکے حق میں وہ اسقدر خوش قسمت نہ نکلا اور بالاخر " لیگا " کے چند موحدین (انارکسٹوں) نے اسکی جان پر بعض غیر کامیاب حملے کیے -

تاہم کرسپی میں ہمت کی کمی نہ تھی - کوئی تہدید ' کوئی تنقید اور کوئی توہین اسے اہلی حریت کے دبانے کی پالیسی سے نہ روک سکی اور وہ برابر اس پر قائم رہا اس پالیسی کی وجہ سے گو وہ اپنے ابتدائی رفقاء کو کھو بیٹھا ' مگر اسے نئے سیاسی دوست ملگئے جن سے اس کی خود بینی اور بو لوفی یافتہ طاقت کی تشفی ہوگئی - اس نے گلیڈسٹون سے دوستانہ تعلقات پیدا کیے ' اور بسمارک کے ساتھہ اسکی دوستی نو اسقدر بڑھالی کہ بالاخر اسکا بہت بڑا اثر اطالیا کی خارجی پالیسی پر پڑا -

میموائرس (۱) کی آخری جلد بھی شائع ہوگئی ہے - اس جلد سے ان آخری دوستیوں کے حالات معلوم ہوتے ہیں ' مگر ہمکو اسوقت دلچسپی صرف اس مفاھمت سے ہے جو بسمارک کے ساتھہ ہوئی تھی کیونکہ یہ واقعہ معاملات یورپ کی موجودہ پیچیدگیوں کے سلسلہ کی ایک درمیانی کڑی ہے -

(تاریخ اتحاد ثلاثہ)

ھماری توجہ پر کرسپی کے دعوے کا دارو مدار صرف اس واقعہ کی بناء پر ہے کہ اس نے اتحاد ثلاثہ کی تائید کی - کرسپی کے عہد میں تمام بڑے معاملات کے لیے ہم اس زمانے کے بڑے اشخاص - گیری بالڈی ' میزینی ' اور کیور کے حالات بہت زیادہ جوش کے ساتھہ پڑھینگے ' مگر اطالیا کی موجودہ حالت کے لیے نہیں یعنی اطالیا جس طرح اسوقت متحد اور ایک بڑا ملک ہے یہ بات ان اشخاص کی وجہہ سے نہ پیدا ہوتی - اسلیے اسکی تاریخ کے لیے ہم کو کرسپی کے حالات پڑھنا چاہییے -

یہ صحیح ہے کہ کرسپی نے پہلے ان لوگوں کے مقاصد کی خدمت کی ' مگر اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ آخر عمر میں اس نے ان مقاصد کو اسی طرح روکا اور اپنا قوی اثر انکے خلاف استعمال کیا -

کرسپی ندیہ کی تحریک کا ایک چالاک دشمن تھا -

اطالی وطن پرستوں کی نظر میں غیر مفدی اطالیا (یعنی اطالیا کا وہ حصہ جو کسی دوسری قوم کے پاس ہے اور اب تک فدیہ دیکے آزاد نہیں کرایا گیا ہے) میں آسٹرین قلمرو کا اطالی بولنے والا حصہ شمالی اطالیا' نائس ' مالطہ ' اور کارسکا بھی شامل تھے -

محض زبان کی وجہ سے مالطہ پر اطالی حقوق کا قائم کرنا واقعی مشکل ہے' اور اس سے زیادہ اس امر کا سمجھہ میں آنا مشکل ہے کہ ایسے کارسکا کی پیچیدہ اور مصیبت زدہ تاریخ مفید طور پر چھیڑی جاسکتی ہے - اسلیے ہم اسے قلم انداز کرتے ہیں -

لیکن جنوب ٹرائل اور اسکے متصل کے ملک کی حالت بالکل مختلف ہے' اور آسٹریا کے پاس اس خوف کی وجہ تھی کہ یہ ملک بالاخر اسکے ہاتھہ سے نکلکے اطالیا کے پاس چلا جایگا -

سالہا سال سے اطالیا کی خارجی پالیسی ان خواھشوں میں منقسم رہی ہے کہ جنوب ٹرائل کو آزاد کرایا جاے - فرانس کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی جائے جس سے وہ (بلاوجہ) خائف رہتی تھی' اور اپنے متعلق انگلستان کی عمدہ راے کو قائم و برقرار رکھا جائے -

اطالی جمہوریت پسندوں کا ایک بڑا حصہ فدیہ دینے کا حامی تھا گو اسکی راے کو حکومت نے دبایا اور ویٹکن مانع ہوا -

اس کھلی ہوئی قومی تحریک کے ان دونوں مخالفوں کی وجہ بخوبی ظاہر ہے - ایک طرف تو گذشتہ صدی کی آخری ربع میں ویٹکن پاپائی ریاستوں کی تنسیخ کی پریشانی میں مبتلا تھا ' اور اسے پادریوں کے مخالف اطالیا سے صرف منفی دلچسپی تھی یعنی اسکا نقطۂ دلچسپی یہ تھا کہ اطالیا کوئی مستقل و مستحکم طاقت نہ بننے پائے' دوسری طرف آسٹریا جو ہمیشہ کی طرح اس

---

(۱) یہ ایک کتاب ہے جو کرسپی کے حالات میں تین ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے اسکا ماخذ زیادہ تر خود کرسپی کی تقریریں اور تحریریں ہیں -

صرف افراد کے ساتھہ مخصوص نہیں ' بلکہ جرمني کي سیاست ' جرمني کا تمدن ' جرمني کي تجارت ' جرمني کي صنعت ' جرمني کے علوم و فنون ' غرضکہ اوس سرزمین کا ہر ذرہ دنیا میں اونچا ہي ہوکر رهنا چاهتا ہے - چنانچہ اس بلند حوصلگي کي نمایش نے میدان جنگ میں جرمني کے علم کو دریا کي سطح پر اوسکے جنگي جہازوں کے مستول کو ' زمین پر اوسکے قلعوں کے کنگروں کو تمام دنیا سے بلند ترکردیا ہے ' لیکن جرمني کا یہ تفوق و امتیاز سیاسی قوت اور فوجي استحکام کے نظم و ترتیب کا نتیجہ نہیں ' بلکہ اون پختہ و پیچدار سلسلہ خیالات کا نتیجہ ہے ' جنہوں نے جرمني کي حدود طبعیہ کے نشیب و فراز میں نشو و نما پائي ہے -

جرمني کے علمي میدان میں بھي ان پختہ خیالات کي جھلک صاف نظر آتي ہے - جب تک فنون لطیفہ محض تفریح طبع کا ذریعہ خیال کیے جاتے تھے ' جرمني نے متي کے بنے ہوے کھلونوں سے کبھي دل نہیں بہلایا - لیکن جب علمي و تمدني ترقیوں نے ثابت کردیا کہ اس دل لگي کے ذریعہ سے مادي فوائد بھي حاصل ہوسکتے ہیں - تو اوس نے کانچ اور پتھر کے کھلونوں میں بھي جدید روح پھونک دي -

جرمني کي سپاہیانہ زندگي کوئي معجزہ نہیں ہے ' البتہ اوسکي ایک خصوصیت خرق عادت خیال کي جاتي ہے - جرمني ایک مدت تک اندروني سیاسي کشمکش کي جولانگاہ بني ہوئي تھي ' لیکن جب پروشیا میں سیاسي توازن قائم ہوگیا تو دفعتاً اوسکا گرم خون رگوں میں منجمد ہوگیا - اب تمام نزاعیں ' تمام جھگڑے ' تمام مخاصمتیں ' مبدل بہ اتفاق و اتحاد ہوگئیں ' اور جرمني کي پوري قوت ایک عظیم الشان طاقت کے آگے سربسجود ہوگئي ' اور اوسکا مرکز ثقل تمام یورپ بلکہ تمام دنیا کي طرف منتقل ہوگیا -

تقریباً ہر سلطنت ایک مدت تک رعایا کے ساتھہ سرگرم جنگ رہ چکي ہے - لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ باوجود اس کشمکش کے جرمني کي قوتوں میں باہم کوئي شدید تصادم نہیں ہوا ' اسلیے جرمني کي قومیت کو کسي قسم کا صدمہ نہیں پہونچا ' اور دنیاوي ترقي میں قومیت ہي اصل چیز ہے ' خانہ جنگي کا سب سے بڑا سبب افلاس و دولت کي جنگ اور دولت مند اور سوشیالسٹ فرقوں کا تصادم ہے - جرمني اگرچہ سوشیالزم کا مرکز ہے ' لیکن اس نے بھي وہاں مفید نتائج پیدا کیے ہیں - جرمني کا ہر سوشیالسٹ اپنے حصول مقصد میں سرگرم رهتا ہے ' لیکن اوسکي طبیعي متانت و سنجیدگي نے اوسکو یہ سبق پڑھا دیا ہے کہ جسطرح فوج کي تربیت باہم لڑاکر نہیں کي جاتي ' اسي طرح یہ مقصد صرف جبر و قوت سے حاصل نہیں ہو سکتا - جرمني میں عموماً صنعت ' حرفت کے میدان میں رقیبانہ حوصلہ مندیاں ایک دوسرے سے گوے سبقت لیجانا چاهتي ہیں - اس لیے ہمیشہ ' مزدوروں ' کارخانہ داروں ' اور باہم تاجروں میں سیاسي کشمکش کا اندیشہ رهتا ہے ' لیکن اس قسم کي متعدد انجمنیں قائم کر دیگئي ہیں ' جو تزاحم و تصادم کے اسباب کا انسداد کرتي رهتي ہیں ' اس لیے کسي قسم کي شورش نہیں ہونے پاتي ' اور تجارت کا کام ایک منتظم اصول پر چلا جاتا ہے -

ہر جرمن اگرچہ مغرور ہوتا ہے ' لیکن وہ جماعت کے مقابل میں اپنے آپ کو بالکل حقیر سمجھتا ہے ' اس لیے وہ اوس میں نہایت خوشي سے داخل ہو جاتا ہے - جرمني میں ایک خاص قسم کي بے شمار کمپنیاں قائم ہیں جنکو " قرائن " کہتے ہیں ' ہر جرمن ان کمپنیوں میں سے کسي نہ کسي کمپني میں ضرور شامل ہوتا ہے ' اور اس طرح جرمني کي عملي قوت کا کوئي جزو بیکار نہیں رهتا ' اور یہ اوسکي ترقي کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے -

اجتماع قواء کي اس طبعي سہولت نے جرمني کے لیے وطني فوج کي تنظیم و ترتیب ' بڑے بڑے کارخانوں کے انتظام ' بینکوں ' صنعت گاہوں ' اور کالجوں کے قیام کو نہایت آسان کردیا ہے ' اس لیے وہ علم و ہنر ' صنعت و حرفت ' دولت و ثروت کا مرکز بنگئي ہے - جرمني تمام دول یورپ میں ایک معتدل زندگي بسر کررهي ہے - مذہبي حیثیت سے نہ وہ ملحد ہے ' نہ ٹھیٹھہ متعصب ' بلکہ وہ نہایت سنجیدگي کے ساتھہ ' عقل و نقل میں تطبیق دینا چاهتي ہے -

اسي اعتدال نے اوسکو ایک عجیب و غریب نظام حکومت کا محکوم بنا دیا ہے - جرمني نے شخصیت و جمہوریت میں عجیب و غریب رابطۂ اتحاد پیدا کردیا ہے - جرمن قوم عنان سلطنت اپنے ہاتھہ میں لینا نہیں چاهتي ' بلکہ اوس نے ایک صاحب اختیار اور ذي نفوذ بادشاہ کے ہاتھہ میں اپنے سر رشتۂ امید کو دیدیا ہے - تاہم وہ اس شخصیت کے ساتھہ جمہوریت سے بھي متمتع ہو رهي ہے ' یعني عنان سلطنت تو بادشاہ کے ہاتھہ میں دیدي ہے ' لیکن خود بادشاہ کو اپنے ہاتھہ میں رکھا ہے -

شــئـــون حــــربیـــــہ

اطـالیــا کا لائـحــہ عمــل کیــا ہے ؟

از مسٹر ہالبروک جیکسن

امن یورپ کي بنیاد عہد ناموں پر قائم ہے - ہم ان عہدناموں کا احترام دیانت داروں کي طرح کرتے ہیں - لیکن اگر کوئي شخص انکو توڑیگا تو ہم کو بھي معلوم ہو جائیگا کہ ہمیں کیا کرنا چاهیے ؟

[فرانسسکو کرسپي]

جو سوال میں نے اس مقالہ میں لکھا ہے یہ تاریخ یورپ کي اس عظیم الشان اور مجنونانہ ساعت میں ایک سب سے زیادہ اہم سوال ہے ' اور اس سوال کے نیچے جو قول نقل کیا ہے اس سے طنز و تعریض کي صدا آتي ہے ' کیونکہ یہ قول کرسپي کے ڈپلومیٹک زبان سے نکلا ہے ' جو شہزادہ بسمارک کا گہرا دوست اور اہل اطالیا میں سے اس " اتحاد ثلاثہ " کا قطعي حامي تھا ' جسکو آج اطالیا نے بے تکلف توڑ دیا ہے -

اطالیا کیا کریگي ؟ اسکا جواب اسوقت تک نہیں دیا گیا ہے - مگر مجھے اس میں ذرا شک نہیں کہ اگر اسوقت کرسپي ہوتا تو وہ کیا کرتا - یعني گو اس نے یہ ذمہ لیا تھا کہ ضرورت کے وقت اسکا ملک اپنا فرض ادا کریگا ' لیکن ایک ڈپلومیٹ کي حیثیت سے وہ بلا ادني تکلیف " فرض " کي تفسیر " سیاسي مصلحت " کرتا - بہر حال میرا یہ خیال نہیں کہ اطالیا اپنے اس مشہور مدبر کي تائید کرتي -

(کرسپي کے مختصر سوانح حیات)

فرانسسکو کرسپي سنہ ۱۸۱۹ ع میں بمقام صقلي پیدا ہوا ' اور سنہ ۱۹۱۰ ع میں بمقام نیپلس مرا ہے - اس نے اپني اس طویل عمر میں تاریخ یورپ کے بہت سے انقلابات و تغیرات دیکھے ہیں -

" الان "

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر جرمن سوار کو " الان " کہتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے - جس وقت علم عقاب کے زیر سایہ سواروں کا انسانی سمندر موجزن ہوتا ہے تو اس میں "الان" سے کہیں زیادہ "کوریسیر" "ہسار" "ڈراگوں" ہوتے ہیں - (کوریسیر ، ہسار ، اور ڈراگوں مختلف قسم کے سواروں کے نام ہیں -) .

الان ایک ترکی نژاد لفظ ہے - اس کے معنی "سوار" کے ہیں - یورپین قوموں میں یہ نام سب سے پہلے پول قوم نے اختیار کیا - ایک زمانہ میں فرانسیسی سپاہ میں بھی الان کے چند ریجیمنٹ تھے جو فرانس کے قومی علم "مثلث اللون" کے خدمتگذار تھے ، مگر یہ ریجیمنٹ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہسکے اور بہت جلد انہیں سواروں میں شامل کردیا گیا -

جرمن سپاہ میں " الان " کم و بیش سنہ ۱۷۴۸ میں روشناس ہوے - جس وقت شروع شروع میں الان جرمن سپاہ میں داخل کیے گئے ہیں ، اس وقت انہوں نے جرمن سپاہ میں کوئی امتیاز خاص حاصل نہیں کیا - بلکہ فریڈرک اعظم موسس جرمن شاہنشاہی تو انکی غیر عسکری زندگی سے اس قدر تنگ آگیا تھا کہ بالاخر اس نے ان ریجیمنٹوں کو توڑدیا -

لیکن فریڈرک اعظم کے بعد الان کے ریجیمنٹ دوبارہ ترتیب دیے گئے اور اس مرتبہ انہوں نے ایسے جوہر دکھاے کہ وہ آج تک جرمن سپاہ کے سرخیل سمجھے جاتے ہیں -

جرمن سپاہ میں الان نے یہ شہرت سنہ ۱۸۷۰ کی جنگ فرانس و جرمن میں حاصل کی - اس جنگ میں وہ جرمن سپاہ میں سب سے زیادہ پیش پیش رہے اور اپنی یکساں بہادری ، جانبازانہ حملہ ، اور فوجی قابلیت و سرگرمی سے سب کی نظروں میں اپنے آپ کو نمایاں اور ممتاز بنا لیا - اس جنگ میں انکی یہ حالت تھی کہ بغیر کسی تنبیہہ و اطلاع کے وہ ایک غیر معلوم مقام سے نکلتے تھے اور دشمن پر ٹوٹ پڑتے تھے - اس وقت انکے جوش و خروش کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ہر متنفس لڑنے اور مرنے کے لیے ہمہ تن مستعد نظر آتا تھا !

جرمن سپاہ میں " الان " کا نام " بھاری سوار " ہے - کیونکہ دراصل وہ وہی کام کرتے ہیں جو سوار کیا کرتے ہیں - چنانچہ الان کے ریجیمنٹ اصل فوج کے آگے آگے چلتے ہیں اور دیدبانی ، عام نگرانی ، تفتیش حالات ، اور انکی اطلاع وغیرہ کا کام کرتے رہتے ہیں جو عموماً سواروں کے کام ہیں -

لیکن انکی کارگزاری اسی پر ختم نہیں ہو جاتی - جب پیادہ فوج واپس ہوتی ہے تو اس وقت وہی اسکو دشمن کی تعاقب کرنے والی فوج کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہیں -

امن و صلح کے زمانہ میں ایک الان ریجیمنٹ میں پانچ اسکواڈرن ، اور ایک اسکواڈرن میں ۱۳۵ آدمی ہوتے ہیں ، لیکن جنگ کے زمانہ میں ایک اسکواڈرن میں بجاے ۱۳۰ کے ۱۵۰ آدمی کردیے جاتے ہیں - جب جنگ ہوتی ہے تو ایک ریجیمنٹ کے صرف ۴ اسکواڈرن معاذ میں جاتے ہیں - کیونکہ پانچویں ریجیمنٹ میں صرف رنگروٹ اور غیر ترتیب یافتہ گھوڑے ہوتے ہیں - یہ پانچواں ریجیمنٹ ڈیپو بھیجدیا جاتا ہے - ڈیپو میں نہایت سرگرمی اور مستعدی کے ساتھہ فوجی تعلیم دی جاتی ہے - یہاں تک کہ وہ معرکہ آرا صفوں میں شرکت کے قابل ہوجاتی ہیں -

ایک جرمن الان کا جواب انگریزی فوج میں زیادہ تر انگریزی نیزہ باز (لانسر) کو سمجھیے - دونوں کی وردیاں بہت ہی مماثل و مشابہ ہوتی ہیں ، بلکہ درحقیقت " نیزہ باز " کا خود جسکو صحیح طور پر ٹوپی کہنا چاہیے ، الان ہی کے سرکی پوشاک کی نقل ہے - دونوں فوجیں قبل بریسٹ ٹیونک (دھرے پردے کی صدریاں) اور گہرے گہرے رنگ کے پائجامے پہنتی ہیں -

اسلحہ میں الان کے پاس تیغ ، نیزہ ، قرابین ، یا طپنچہ ہوتا ہے - تاہم اسکا اصلی ہتیار نیزہ ہی ہے - الان بالاوسط شہسوار ہوتے ہیں - انکی نشست اور گرفت دونوں عمدہ ہوتی ہے - البتہ انکی زینیں کسیقدر تکلیف دہ وضع کی ہوتی ہیں جنکی وجہ سے اکثر گھوڑوں کی پشتیں زخمی رہتی ہیں -

(کام اور ڈسپلن)

ہر جگہ سواروں کو پیادوں سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے - اس کلیہ سے الان بھی مستثنی نہیں - جاڑا ہو یا گرمی ، ہر موسم میں اسے صبح ۶ بجے سے چند منٹ بعد پریڈ میں حاضر ہونا پڑتا ہے ، اور پھر شام تک وہ اصطبل اور ڈریل میں لگا رہتا ہے - اسکے بعد بھی اسکا کام ختم نہیں ہو جاتا - کیونکہ رات کو اسے لیکچر سننے کیلیے جانا پڑتا ہے جو افسران فوج فن جنگ پر دیتے ہیں -

ان لیکچروں کا موضوع اگرچہ فن جنگ ہوتا ہے ، مگر وہ درحقیقت مسائل جنگ تک محدود نہیں ہوتے - انمیں تاریخ جنگ اور فن جغرافیہ وغیرہ کا حصہ بھی ہوتا ہے -

ایک الان رنگروٹ کو سب سے پہلے جو شے سیکھنا پڑتی ہے ، وہ اپنے ریجیمنٹ کا ماٹو ہے - اسکے بعد اسے یہ سکھایا جاتا ہے کہ تمہیں قیصر اور ملک کی راہ میں جان دینے کیلیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے !

تمام جرمن سپاہیوں کی طرح الان کو بھی قسم کھانا پڑتی ہے کہ وہ ہر وقت قیصر کی اطاعت و فرمانبری کے لیے مستعد رہینگے البتہ امن و صلح کے زمانہ میں اس الان کو حلف اٹھانیکی ضرورت نہیں پڑتی جو مقام " بیوریا " میں پیدا ہوتا ہے -

• یہ خیال کہ بالاوسط الان نیم وحشی اور نیم " یاہو " ہیں نہایت درجہ تمسخر انگیز اور بے بنیاد ہے - یقیناً جب خونریزی اور دشمن کے مقابلہ میں اپنے وطن کے لیے معرکہ آرائی انہیں مشتعل کردیتی ہے ، تو اسوقت وہ استعارہ کے طور پر نازک اندام خاتونوں کی طرح بکری کی کہال کے دستانے نہیں پہنتے - مگر یہ کچھہ انہی کی خصوصیت نہیں ہے - ہر سپاہی خواہ وہ کسی قوم کا ہو ، ایسے وقت میں یہی کرتا ہے - اگر جنگ نہ ہو تو پھر الان خوش اطوار ، نرم طبیعت ، اور فرماں بردار انسان ہے -

جرمنی کے ہر ریجیمنٹ میں ڈسپلن نہایت سخت ہے - اس موقع پر بھی الان کے دستے اس سختی سے مستثنی نہیں - نن کمیشنڈ افسروں حتی کہ کارپورل اور سارجنٹ تک کو سزا و جزا دینے کا اختیار ہے - اگر ایک عام سپاہی کسی افسر سے شکایت کی جرأت کرتا ہے تو اس شکایت کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اسکے ساتھہ بد سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے -

الان ریجیمنٹ کو صفائی کی نہایت شدید تاکید ہے - اگر پریڈ کے وقت کسی الان سپاہی کے پرتلے یا بٹن پر گرد و غبار کا ایک دھبا بھی ہو یا کوئی بٹن ڈھیلا ہو تو یہ ایک سنگین جرم قرار پائیگا اور اسکی قرار واقعی سزا دیجائیگی - الان سپاہیوں کے کئی کئی گھنٹے روز اپنے بکلس ، پرتلے ، اور جوتے وغیرہ کے صاف کرنے میں صرف ہوجاتے ہیں - وہ اپنے بوٹ پر اسقدر پالش کرتا ہے کہ آئینہ کی طرح چمکنے لگتا ہے -

وقت بهي ررمه كي زفادار معتقد تهي' ممكن تها كه كسي وقت اسے ايک حامي فديه كا دور تمثيل كرنا پڑتا -

اسيطرح حكومت كي مخالفت بهي اچهي طرح "مصلحت" كي بنياد پر قايم تهي - غرض فرانس پر اعتماد كي كمي نے جو نپولين كے وقت سے وراثتاً چلي آ رهي تهي' اور شمالي افريقه ميں فرانس اور اطاليا كے منصوبوں كي وجه سے پيچيده هوگئي تهي' اطاليا كے ليے ايک مركزي طاقت كے ساتهه اتحاد كي ضرورت پيدا كردي -

روس اور انگلستان دونوں كے ساتهه يه اتحاد نا ممكن تها' كيونكه دونوں ملكوں ميں فرانس كے متعلق دوستانه جذبات ترقي كررهے تهے - آسٹريا سے يه كام ليا جاسكتا تها مگر جمهور پسند اس قسم كے اتحاد كو غير طبعي قرار ديتے - جرمني جو فرانس اور روس كي دوستي كے مقابله ميں اپنے استحكام كيليے مضطرب تهي' يه چاهتي تهي كه ايک ايسا اتحاد هو جس ميں آسٹريا كي دوستي بهي شامل هو - بسمارک نے اس قسم كے اتحاد كا اراده كرليا تها' اور اسكي تكميل كيليے وه هر ڈپلو ميٹک اور سياسي چاليں چلتا رها -

اس نے آسٹريا كے دل ميں پاپا كے ساتهه اطالي طرز عمل كے خلاف ايجيٹيشن كا خيال پيدا كيا' اور اسكے ليے ايک اخباري معركه بپا كيا' جسميں اس نے اس امر كي طرف اشاره كيا كه اطاليا كي حالت متزلزل اور بر سر انقلاب هے - شاه هيمبرٹ نے پروشين ڈپلو ميسي كے خلاف جنگ كي' مگر آخر ميں اسكے ارباب سياست بسمارک كي آهني ترغيبات سے مغلوب هوگئے اور سنه ۱۸۸۲ع ميں عهدنامه پر دستخط هوگئے -

اس عهدنامه كے ابتدائي سال خوشگوار نه تهے - كيونكه "اتحاد ثلاثه" هردلعزيز نه تها - اس نے يه فرض كرليا تها كه فديه كي تحريک كو دبايا جائے - اس نے فرانس كے ساتهه مفاهمت كي راه ميں لا ينحل مشكلات پيدا كيے اور انگلستان كے ساتهه مطلوب و مرغوب دوستي كو دشوار كرديا -

پانچ سال كے بعد يه اتحاد ٹوٹگيا مگر اسكے بعد اطاليا كے ليے چند مراعات كے ساتهه پهر اس عهد نامه پر دستخط هوے -

اس عهدنامه پر دوباره دستخط كے ۴ ماه بعد كرسپي وزير اعظم هوگيا - كرسپي اهل اطاليا ميں سے اس عهدنامه كا شديد ترين مويد تها - وزير اعظم كي حيثيت سے اسكے اولين كام يه كيا كه وه اس عهدنامه كے متعلق گفتگو كرنيكے ليے بسمارک سے ملنے گيا' اور اسكے بعد سے اس نے هميشه اس موضوع پر اور اسكے همرشته مسئله يعني تحريک فديه كے متعلق جب كبهي كچهه كها تو وه پروشيا كي زبان سے كها - ذيل ميں كرسپي اور بسمارک كي باهمي گفتگو كا ايک حصه درج هے :

كرسپي لكهتا هے كه ايک دن شام كو هم لوگوں كي باتوں ميں سنه ۱۸۶۶ع كي جنگ كا ذكر آگيا - ميں نے ان سے (بسمارک) يه پوچها كه "ٹريسٹ پر قبضه حاصل كرنيكے ليے اطاليا كي كوششوں كي تائيد ميں آپ نے كبهي آواز كيوں نه بلند كي؟" انهوں نے جواب ديا كه وه اس سرزمين كي حوالگي كے مسئله پر نپولين اور فرانسس جوزف نے بحث كي تهي' اور انهي دونوں شهنشاهوں نے صلح سے پہلے اور هماري مداخلت كے بغير اسے طے كرليا تها"

كرسپي كهتا هے كه يه بالكل ظاهر هے كه سنه ۱۸۶۶ ميں نپولين كي همارے معاملات ميں مداخلت ايک بڑا اتحاد اطاليا كے ليے پهر آفت انگيز هوتي - اس معامله ميں نه پروشيا آزادي سے كچهه كرسكتي تهي اور نه هم خود هي كچهه كرسكتے تهے - وينيشيا صرف

اس بناء پر ديديا گيا كه وه انتظامي سرحد ميں داخل هے' اور اسطرح هم جنوبي الپس پر قبضه كرنے سے محروم كرديے گئے -

كرسپي سرحد آسٹريا و اطاليا كي پيش نظر تجديد ثاني كا مويد رها' اور تحريک فديه كي هميشه همت شكني كي - آخر عمر ميں وه ڈپلوميسي كو ايجيٹيشن پر ترجيح ديتا تها' بلكه وه تو يهاں تک بڑهگيا تها كه اس نے اپنے دل ميں يه اميد قائم كر ركهي تهي كه جب سنه ۱۸۹۲ع ميں عهدنامه كي تجديد هوگي تو وه اسميں سرحد كے تصفيه كے متعلق ايک دفعه روشناس كريگا' اور غالباً اگر اسكے هاتهه سے حكومت نكل نه گئي هوتي تو وه يه كرليتا - كرسپي ايسا شخص نه تها كه اپني پشت پر قوم كو محسوس كيے بغير ايسي روش اختيار كرتا - يه واقعه هے كه اطالي قوم بڑي حدتک تحريک فديه كي حامي هے' اور وه كبهي بهي اتحاد ثلاثه كي پرجوش مويد نه تهي -

(كرسپي كي اپنے اهل وطن كو نصيحت)

"ميموائرس" كے مولف نے كرسپي كو وطن پرست ثابت كرنے كي تكليف اٹهائي هے - مگر همیں يه كبهي نه بهولنا چاهيے كه كرسپي كي زندگي كا آغاز ايک وطن پرست كي حيثيت سے هوا اور انجام ايک سياسي كي حيثيت سے - اسليے خواه اسكے خيالات كچهه هوں مگر اسے ايک "مخلص" كے بدلے "فرصت جو" اور عمده موقع كا متلاشي سمجهنا چاهيے - اسكے يه فرصت جويانه ميلانات ايک فديه كے مخالف تقرير ميں ظاهر هوتے هيں جو اس نے سنه ۱۸۸۹ ميں دي هے - اس تقرير ميں اسنے عهد ناموں كے صلح سازانه انجام پر زور ديا هے' مگر تاهم وه سياسي چالاكي سے يه كهتا هے :

"قوميت كے لحاظ سے يه امر نهايت ضروري هے كه بهترين مناسب موقع كا انتخاب كيا جاے - ليكن يه بات ياد ركهنا چاهيے كه جب كبهي جنگ كے وجه سے يورپ كے نقشه ميں تغيرات هوں تو اس وقت اس سوال كو دوباره زنده هونا چاهيے -

اطاليا كو كسي بات كا خوف نهيں هے - اسے دينا كچهه نهيں' البته لينا اور ملنا بهت هے - ليكن جبكه ان اصول كي حيات بخشي هر محب وطن ميں هوني چاهيے - (ممبروں كي نشستوں كي طرف اشاره كركے) خواه وه ان بنچوں پر هوں (وزراء كي بنچوں كي طرف اشاره كركے) يا خواه ان بنچوں پر تو اسكے ساتهه هي يه بهي هے كه وه چوٹي كي صفت' جسكي حكومت سلطنت اور ارباب سلطنت دونوں پر هوني چاهيے "احتياط" هے"

آج ۲۵ سال گزر چكے هيں اور انكے ساتهه بهت سے اختلافات بهي ختم هوگئے هيں - اطاليا فرانس كو اب ايک خطرناک همسايه نهيں سمجهتي -

دوستي كے جتنے اسباب كبهي هوے هيں انگلستان اور اطاليا كي باهمي دوستي كے ليے اس سے زياده اسباب موجود هيں ايک طرف تو جنگ بلقان روس سے كسي نزاع كے بغير ختم هوگئي هے' اور دوسري طرف آسٹريا كے قبضه ميں جنوب "ٹرواٹل" "ٹرينٹو" هے اور العاق "هرزگونيا" "بوسينا" كي وجه سے "اڈرياٹک" اسكي طاقت اور مستحكم هوگئي هے - اسكے علاوه امن يورپ كو اس عهد نامه كے اصلي دستخط كرنے والے نے توڑا هے جو اطاليا سے محض حفظ امن كے ليے كيا گيا تها - غرض اگر اطاليا محتاط هے تو وه اپنے مشير كرسپي كي طرح آسٹريا ميں "غير مفدي اطاليا" پر نظريں جمائے هوے اختتام جنگ كا انتظار كرتي رهيگي ورنه احتياط كے بدلے جرأت و همت سے كام ليا تو پهر وه يورپ كي مهذب فوجوں كے ساتهه هوگي اور عزت كے ميدان ميں اپنا كهويا هوا ملک واپس ليگي -

اور غیر مانوس زبان بولنے والے حکم رانوں کي محکومي کي قید سے آزاد نہ ہونگے' اسوقت تک ان ۶۰ یا ۷۰ ملین انسانوں میں سے کوئي شخص بھي سیاسي یا اجتماعي حیثیت سے خوش نہیں رہسکتا -

اسي طرح یہ بھي ظاہر ہے کہ جب تک ان لوگوں کي معقول طریقہ سے تسلي نہ ہوجائیگی' اسوقت تـک یورپ کا امن مشکوک اور غیر یقیني رہیگا - غرض در اصل یہي خطہ ہے جس پر فرانس' جرمني' انگلستان ' اور اطالیا کے امن کا انحصار ہے -

اسلیے یورپ کے نئے نقشے کي ترتیب اور جنوب و مشرق یورپ میں قیام امن و آشتي کا اثر کروروں انسانوں کی زندگي پر پڑیگا - خواہ یہ اثر اچھا ہو یا خراب -

(قوم کي ایک خونخوار شکل)

اس نئے نقشے کي ترتیب اور قیام امن و آشتي میں جن امور سے بحث کرني ہے' وہ ایسے عظیم الشان ہیں کہ انکے مقابلہ میں زید یا عمر کے قتل کے واقعات ایک نظر میں غایب ہوجانے والے نقطے کے برابر ہیں -

ایک بادشاہ کا قتل جو اپنے انسانوں کے معاملات عشق و محبت کے تابع تمام قوم کي قسمت کو کرنا چاہتا ہو' اور وہ بھی قوم کے ہاتھوں سے نہیں ' عام جماعت کے ہاتھوں نہیں' بلکہ چند افسروں کا فعل جو اسیقدر محب وطن تھے جسقدر ظالم تھے - یا سازش کا ایک جال جسنے فردیننڈ کو قتل کیا - ان میں سے کسي شے کو بھی ان کئي ملین سرویوں کي آزادي کي راہ میں حائل نہ ہونا چاہیے جو اسیطرح بے گناہ ہیں جسطرح کہ رائشالر کا ایک کسان !

ایک زمانہ میں ہر قوم کي شکل خونخوار و مجرمانہ ہوتي ہے - اہل برطانیہ و امریکہ جو سرویا کے قتل اور بلغاریا کے قتل عام پر اسقدر وحشت و خوف کا اظہار کررہے ہیں' اگر یہ تصنع نہیں تو انہیں اسکاٹلینڈ ' آئر لینڈ ' اور ریڈ انڈین کي تاریخ سے ناواقف محض ہونا چاہیے - اگر سرویا میں سازش قتل کي پرورش کي جارہي تھي' تو کیا آئرلینڈ اور امریکہ میں فینی این (مخفی آئرش سوسائٹیوں کے ممبر) نہ تھے ؟

پھر فونیکس پارک کے اعلی پیمانہ پر تنظیم یافتہ قتل کی وجہ سے ہم انگریزوں نے نہ تو آئرلینڈ کو ہمیشہ کے لیے آزادي سے محروم کیا اور نہ امریکہ سے جنگ کي -

ہم اہل انگلستان و امریکہ جسقدر جلد اپنے اپنے دل تمام سروي قوم کے خلاف اس منافقانہ سخن سازي سے خالي کرلینگے جسکي وجہ چند ہولناک واقعات ہیں اور جو بربري ہنگاموں میں ناگزیر ہوتے ہیں' اسیقدر جلد ہم ان لوگوں کو ترقي اور آزادي میں مدد دیسکینگے ' اور یہی ایک ضمانت ہے جو آیندہ بربري حرکات کے عدم امکان کے لیے ہوسکتي ہے -

اگر تم لیپزگ میں خانماں سوزي و خونریزي کي وجہ سے تمام جرمن زبان بولنے والي قوم کے خلاف (جسکي تعداد ۷۰ - ملین ہے) بغض و عداوت اور بے رحم انتقام کي قسم کھالو' تو یہ تمہارا فعل عین انصاف اور بالکل بجا ہے - لیکن اسیطرح دوسري قوموں کو بھي سمجھنا چاہیے - مظلوم قومیں اور ستم کشیدہ نسلیں غضبناک ظلم کے قلعے ہوتي ہیں - یہ جنگ متحرک تصاویر کا تماشہ نہیں ہے - اس مرقع میں ملکہ ڈراگا اور آرچ ڈیوک فردیننڈ کی تصویریں نہیں ہیں - ایک مدبر کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ گذشتہ باتوں کا انتقام لیا کرے' بلکہ اسے حال کے امکانات اور مستقبل کي امیدوں پر بحث کرني چاہیے !

(اولین بلقان لیگ)

اسوقت ایک واضح امکان یہ ہے کہ بلقان لیگ دوبارہ زندہ کي جاسکتي ہے' اور ان دوبارہ اٹھنے والي قوموں کی امیدوں میں اور اپنے مصالح میں تطبیق دیجاسکتي ہے - اس کار خیر میں انگلستان ایک کار فرما اور براہ راست دور تمثیل کرسکتا ہے - بلقان لیگ کي شکست تمام دنیا میں آزاد خیال زادوں کیلیے ایک گہري مایوسی تھي -

مگر یہ ایسي مصیبت نہیں کہ دور نہ ہوسکے - اتفاق تعجب انگیز تھا - افتراق تعجب انگیز نہ تھا - اور اس افتراق کي وجہ سرویا کي مخالفت تھي جو اسکے دوستوں کے طرف سے نہیں بلکہ اسکے دشمن آسٹریا کی طرف سے ہوئی تھي -

اب آسٹریا کا خیال نہیں رہا - اسوقت رومانیا اور بقیہ تینوں سلطنتوں کیلیے ہمارے ساتھہ عام اتفاق اور یکجائي عمل کے ساتھہ کام کرنے میں واضح اور معقول فائدہ ہے -

یونان کے لیے اپیرس ' جزائر ایجین ' اور قبرص (ہم اسکو چھوڑ سکتے ہیں) میں کافی معاوضے موجود ہیں - بلغاریا میں مقدونیہ کي نیاضانہ اصلاح کا کام موجود ہے اور شمال کي دو سلطنتوں کي طبیعي توسیع ابھي ظاہر ہوچکی ہے - ان ریاستوں کو ہماري طرف سے ہوکے متحدہ طور پر کسي کارروائی سے جو شے مانع ہوتی ہے' وہ درحقیقت صرف بے اعتمادي اور عداوت ہے جو پہلي بلقان لیگ کي شکست کي وجہ سے ہنوز باقی ہے - وہ جلد باہم ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرینگے - لیکن وہ انگلستان پر بخوشي اعتماد کرینگے (؟) وہ اب ایک ایسی کانفرنس میں بخوشي بیٹھینگے جسمیں انگلستان' روس' اور اطالیہ کے قائمقام ہوں' اور انکو یہ یقین دلایا جاے کہ یہ فیصلہ دائمي ہوگا اور پھر ایک ہي دن میں انکے پیش اندیشیدہ حدود کے ہر امر کو طے کردیا جایگا - وہ ایسي صلح بخوشي کرینگے جو ایک صدي تـک قائم رہے -

انگلستان مصالحت کرانیکے علاوہ کچھہ اور بھي کرسکتا ہے - وہ انہیں مالي مدد دیسکتا ہے اور اسطرح آسٹریا اور جرمني پر عقب سے حملے کیلیے ۴ یا ۷ لاکھہ جنگ کے خوگر سپاہیوں کي کمک مل سکتي ہے -

(اطالیہ اور موجودہ جنگ)

اسکے علاوہ اگر بلقان لیگ پھر قائم ہوگئی تو یہ بمشکل ممکن ہوگا کہ اطالیا اس جنگ میں شرکت سے انکار کرے - کیونکہ جب سروي " ڈیلمیشیا " میں ہونگے تو اسوقت اطالیوں کو ٹریست اور نییوم میں داخلہ سے باز رکھنا بمشکل ممکن ہوگا اور روسي سیلاب کو برلن تـک راستہ ملنے سے بہت پہلے (جسکا انتظار سرگرمي کیساتھہ ہو رہا ہے) اسکي جنوبي حملہ آور فوجیں ویانا میں ہونگي -

اس جنگ کے محدود رہنے کا زمانہ گیا - اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ ہر وہ سپاہي جو میدان جنگ میں لڑنے جاتا ہے' یورپ کي جانکني کي مدت کا ایک حصہ کم کردیتا ہے -

یہ بلقان لیگ کے صرف جنگي فوائد نہیں ہیں جنکا مجھے اسقدر خیال ہے - دوبارہ زندہ ہونیوالے یورپ کیلیے صلح کي ایک بلقان لیگ کی شدید ضرورت ہے - بلکہ یہ لیگ تمام عالم کے اطمینان کیلیے بھي ضروري شے ہے - (باستثناے عالم اسلامي - الہلال) میں پھر کہتا ہوں کہ قطعاً اس بلقان لیگ کي ضرورت ہے - اگر رائشالر کے کسان کو امن و امان کے ساتھہ اپني بھیڑوں کے گلے چرانا ہیں - اگر لوگوں کو چکاگو اور بوکوھیما میں خوشحال اور کامیاب ہونا ہے' تو شاید " بلقان لیگ " کافي طور پر وسیع نہیں - کیونکہ جزیرہ نماے بلقان میں رومانیا نہیں ہے - اگر یہ فیصلہ دیرپا ہونے والا ہے تو اسمیں اطالیا کو بھي ضرور شریک ہونا چاہیے -

اگر یورپ کا فیصلہ آزادانہ اصول پر کیا گیا تو اسکي وجہ سے ۲۰ ملین آبادي کي یہ مختلف سلطنتیں پیدا ہوجائینگي جنمیں سے کوئي بھي تنہا اپنی حفاظت کے قابل نہ ہوگي البتہ مجموعي حیثیت سے وہ دنیا کي قوي ترین طاقت ہونگي - اسکے ساتھہ یہ بھی ظاہر ہے کہ باہم ایک عام رابطہ اور مفاہمت کے ذریعہ وابستہ ہوجائینگي -

(غـذا اور تنخـواہ)

مجموعي حیثیت سے جرمن سواروں کو بري غذا نہیں ملتي - جب وہ ایکٹو سروس پر ہوتا ہے (یعني جب وہ کام کرتا ہے مثلاً جنگ میں لڑ رہا ہے یا نمایشي جنگ میں شریک ہے) تو اسے راشن مفت ملتا ہے - ایسے زمانہ میں ڈیڑھ پونڈ روٹي یا بسکٹ' ساڑھے تیرہ اونس گاے کا گوشت' ساڑھے تین پونڈ آلو اور کافي ملتی ہے - یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا راشن ہر وقت اور ہر حالت میں مہیا نہیں ہوسکتا - خصوصاً شدید جنگ میں کہ بسا اوقات کمسریٹ کي گاڑیاں کہیں کی کہیں نکلجاتي ہیں ' اورکبھی تو دشمن کے ہاتھہ لگ جاتي ہیں -

ایسے وقتوں میں اسے اپنے " آھني راشن " سے کام لینا پڑتا ہے - یہ آھني راشن چھوٹا سا ٹین کا ایک ڈبا ہوتا ہے جس میں گوشت ترکاري خشک کي ہوئی بند ہوتي ہے - یہ ڈبا ہر سپاھي کے همراہ رهتا ہے - گرم پاني ' ایک چٹکي آٹا ' اور تھوڑا سا نمک' اچھا خاصا مزیدار سالن تیار ہوگیا !

ایک الن سپاھي کو روپیہ پس انداز کرنے کے مواقع بہت کم ملتے ہیں' کیونکہ غذا' وردي' اور دوسري مدوں کے جبریہ وضع کرنے کے بعد اسکے پاس صرف دو پنس (ایک پنس ایک آنے کا ہوتا ہے) کے پیسے بچتے ہیں - تاہم بیئر اور تمباکو سستي ملتي ہے - البتہ جو والدین اپنے لڑکوں کو بہت چاہتے ہیں' وہ اس عزت کے صلے میں جو انہیں لڑکے کے الن ہونیسے حاصل ہوتي ہے' اسکي جیب میں کبھي کبھي چند " پفین اگ " ڈالدیتے ہیں - پفین تانبے کا ایک جرمن سکہ ہے جو پیني کے برابر ہوتا ہے -

(مـدت خدمت)

۱۷ سے ۴۵ سال تک ہر کام کرنے کے قابل جرمن کیلیے فوجي خدمت لازمي ہے - عام حالات میں ۲۰ برس سے پہلے فوجي تعلیم شروع نہیں ہوتي - اگر کوئي شخص الن فوج میں داخل ہوتا ہے تو اسے ۳ سال ٹروپنکس (عام سپاھیوں) میں اور دو سال سروس (خدمت) میں رهنا پڑتا ہے -

اسکے بعد وہ " لینڈ وهیر" میں آتا ہے - یہاں وہ ۵ - سال تک رهتا ہے - اسکے بعد وہ ۸ سال تک " سکنڈ ڈویژن" میں رهتا ہے اور وہاں سے " لینڈ اسٹرم " میں آتا ہے - جب ۴۵ سال کی عمر ہوجاتي ہے تو پھر اسکي مدت خدمت ختم ہوجاتي ہے اور اپني دنیاوي زندگی بسر کرنے کیلیے آزاد ہوجاتا ہے -

---

بلقـــان کا عقدۂ لا ینحـل

انگلستان کے مصالح و ضروریات اور اقوام بلقانیہ کے حوصلے

بلقان لیگ کي دوبارہ احیاء کي سعي

اثر: کاتب شہیر ایچ - جی - ویلس

بلقان کي ریاستیں کبھی بھي کوئی مستقل مسئلہ نہ تھیں' بلکہ همیشہ سے انکي حیثیت ضمنی و تبعي رهي ہے - یعنی ایک اور مسئلہ ہے جسکي وہ ایک جزو رهی ہیں - یہي وجہ ہے کہ آج تک کوئی شخص اس مسئلہ کا ایسا کاغذي حل بھي پیش نہ کرسکا' جسے دوسرا شخص بھي قبول کرسکتا -

اصل یہ ہے کہ معاملات بلقان کو طے کرنے کی کوشش کرنا اور طے کرتے وقت آسٹریا ھنگری کی شاھنشاھی کو نظر انداز کردینا بالکل ایسا ہے' جیسے کسی اسپتال کے چند مریضوں پر بحث کرنا مگر کسی کے سر' کسی کے شانے' کسی کے پیر' اور کسی کے پیٹ کو نظر انداز کردینا - کیا ایسي بحث لائق قبول ہوسکتی ہے ؟

بلقان اور آسٹریا ھنگری کے باہم ارتباط و وابستگی کی یہ حالت ہے کہ اہل سرویا کا بڑا حصہ اور اہل رومانیا کی ایک کثیر تعداد آسٹریا ھنگری میں رهتی ہے - آسٹریا بحر ایڈریاٹک کی طرف سرویا کی ترقی کی راہ میں ایک پتھر ہے - یہی پتھر ہے جسکی وجہ سے سرویا کو بلغاریا سے نا گوار جنگ کرنا پڑي -

مگر اب شاید ہر شے بدلگئی ہے - اب انگریزوں کو آسٹریا ھنگری کے احساسات کے متعلق کسی قسم کی تکلیف گوارا کرنے کي ضرورت نہیں - اب هماری مصلحتیں بلکہ شدید ضرورتیں بلقاني قوموں کے حوصلوں کے ساتھہ کوچ کررهي ہیں -

(سرویا اور بلغاریا)

همیں پہلے ان چند لغو اور بے معنی خیالات کو صاف کرلینا چاهیے جنکو بہت سے اچھے آدمی بھی ان ریاستوں میں سے دو ریاستوں کے متعلق یقین کرتے ہیں - آجکل کچھہ فیشن سا ہوگیا ہے کہ جب کبھی بلغاریا اور سرویا کے متعلق کچھہ لکھا یا کہا جاے تو اسطرح کہ گویا یہ دونوں قومیں مایوس کن طور پر بربریۃ' جرائم پیشگي' اور حب وطني میں یوروپین قوموں کی رفاقت کے نا قابل ہیں - سرویا کے متوفی بادشاہ اور ملکہ کے قتل' سراجیوا کي خونریزیاں' بلغاریا کی سرویا پر سفا کیاں' مقدونیہ میں عہد جنگ کی بے پایان بربریت و ستم کاری' ان امور کو دوبارہ متحد ہونے والی " سرویائے عظمی " دوبارہ پیدا ہونے والی بلغاریا' اور حسب سابق پھر قائم ہونے والی بلقان لیگ کے خلاف بہت زیادہ وزن پیدا کردیا جاتا ہے -

اب ان جرائم و مظالم سے گذر جانے کی کوئی صورت نہیں' تاہم اسوقت دنیا کے سامنے جو عظیم الشان تنقیحیں پیش ہیں' ان میں ان واقعات کو انکي واجبي حد تک رهنا چاهیے اور اس سے آگے نہ بڑھنا چاهیے -

* * *

آسٹریا میں اہل سرویا کي کل تعداد ۱۰ ملین ہے - اہل رومانیا کي تعداد بھي اسیقدر ہے - اہل بلغاریا غالباً ۷ ملین ہیں - زیش اور سلافي ۶ یا ۷ ملین ہیں - مگر ۱۰ ملین سے زاید نہیں ہیں - اسیطرح اہل روتھنیا بھي اسوقت ۴ ملین ہونگے -

یہ امر ہر انگریز کے لیے ظاہر ہے کہ جب تک یہ لوگ اجنبي

گولی اور شے) اس میں اور توپ کے گولوں میں یہ فرق ہے کہ توپ جب گولہ پھینکتی ہے تو وہ اوپر کی جانب جاتا ہے - اگر اسکی زہ طویل ہو تو ۲۵ سو فیٹ تک بلند ہوسکتا ہے اور پھر نشانہ پر لگنے کے لیے نیچے کی جانب اترتا ہے -

لیکن تارپیڈو کی حالت اس سے مختلف ہے - وہ تارپیڈو کی نلکی کے ذریعہ یا کسی اور طریقے سے پھینکا جاتا ہے - مگر توپ کے گولے کی طرح اوپر کی جانب نہیں جاتا بلکہ نکل کے تھوڑی دیر ٹھہر جاتا ہے اور اسکے بعد پانی کے اندر ہی اندر چلا جاتا ہے - پانی کے عمق کی مقدار پھینکنے والے کی راے و تجویز پر موقوف ہے - وہ جسقدر عمیق پانی میں چاہے تارپیڈو کو لیجاسکتا ہے اور اپنا کام انجام دیسکتا ہے - لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف پھینکنے والے کا ارادہ ہی اس بارے میں کافی نہیں ہے' بلکہ اسکے ساتھہ خود تارپیڈو کی ساخت میں بھی اسکی رفتار و عمق کی پوری استعداد ہونی چاہیے - اگر اسکی مشین اسطرح نہیں بنائی گئی ہے کہ وہ مختلف درجہ کے عمق میں تارپیڈو پھینک سکے تو تارپیڈو پھینکنے والے کا محض ارادہ کچھہ نہیں کرسکتا -

تارپیڈو اور گولے کا ایک اصولی فرق تو یہ تھا - دوسرا اساسی فرق یہ ہے کہ گولے کی سرعت رفتار کا دار و مدار ان آتشگیر مادوں کی قوت و ضعف پر ہے جو اسے توپ کے دہانے سے نکالتے ہیں - لیکن تارپیڈو اپنی سرعت رفتار کے لیے اس قسم کے مادوں کا محتاج نہیں ہے - خود اسکے جسم کے اندر بھی دو پلنگ مشین ہوتی ہے - یہی مشین تارپیڈو کو باہر نکالتی ہے اور اسکی قوت و ضعف پر تارپیڈو کی سرعت و سست رفتاری موقوف ہے -

تصویر نمبر [۳] : تارپیڈو کي مشین میں ہوا بھري جارهي ہے !

تارپیڈو کی ابتدائی حرکت خواہ دبی ہوئی ہوا کے ذریعہ سے ہو (جیسا کہ تارپیڈو ٹیوب میں ہوتا ہے) یا بارود کے ذریعہ ہو' دونوں حالتوں میں جب تارپیڈو نکلتا ہے تو پانی سے ٹکراتا ہے - اس تصادم سے ایک پرزہ ہٹ جاتا ہے جو پہلے ایک قسم کی روک کا کام کرتا تھا - اس روک کے ہٹ جانے سے انجن چلنے لگتا ہے اور بعض مخفی انتظامات کے ذریعہ (جو ایک بحری افسر کی ایجاد ہیں) ایک شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے - اسی حرارت کی وجہ سے دبی ہوئی ہوا کی مقررہ مقدار تارپیڈو کو بہت دور تک لیجاتی ہے -

(تارپیڈو ٹیوب)

اس مضمون میں آپ تین تصویریں دیکھتے ہیں - یہ ایلسرک تارپیڈو ٹیوب ہیں - " تارپیڈو ٹیوب " سے مراد وہ نلکی ہے جو تارپیڈو کے گولے کو دشمن کے جہاز پر اتارتی ہے -

تارپیڈو ٹیوب پہلے کہربائی طاقت سے چلتی تھی مگر اب پانی کے زور سے چلتی ہے - یہ آبی طاقت اسکے لیے یا تو جہاز مہیا کرتا ہے یا برقی اور دستی پمپ کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے - اس پمپ کے ذریعہ فی مربع انچ ۱۰۰۰ پونڈ تک دباؤ پیدا کیا جا سکتا ہے - بالفاظ واضح تو پمپ کے ایک مربع انچ پانی کا دباؤ اس شے کے دباؤ کے برابر ہوتا ہے جسکا وزن ۱۰۰۰ پونڈ ہے !

اس پمپ کے لیے بڑی طاقت ضروری نہیں ہے - چار آدمی اگر ہاتھہ سے چلائیں تو اتنا دباؤ پیدا ہوسکتا ہے جو اس مشین کے تمام کاموں کو کافی سرعت کے ساتھہ انجام دیگا (دیکھو تصویر نمبر ۳ - اسمیں تین آدمی ہوا بھر رہے ہیں)

پہلی تصویر میں مشین کے پہلو کی طرف ایک دروازہ سا نظر آرہا ہے - یہ دروازہ بھی پانی کی طاقت سے بند ہوتا ہے - یہاں ایک چونگا ہے جو پانی کی طاقت سے تار کی رسی پر حرکت کرتا ہے - رسی کے سرے چند چرخیوں پر سے گزرتے ہوے دروازے کے کنارے آکے مل جاتے ہیں -

ایک شکنجہ اس دروازہ کو روکے رہتا ہے' اور وہ بھی پانی ہی کی طاقت سے حرکت کرنے والے چونگوں پر متحرک ہوتا ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ جب تک دروازہ اچھی طرح بند نہ ہوجائے اسوقت تک یہ شکنجہ نیچے نہ گرے - چند سوراخ اسطرح بنائے گئے ہیں کہ شکنجہ گرنے نہیں پاتا -

(یہ مشین کیونکر گولہ باری کرتی ہے ؟)

اس مشین میں پانی کی طاقت سے چلنے والا چونگا ہوتا ہے چونگے کے ساتھہ ایک ریک ہوتا ہے (ریک میکنکس کی اصطلاح میں ایک سیدھی یا خفیف سی ٹیڑھی سلاخ ہے جسکے ایک جانب دانت بنے ہوتے ہیں تاکہ دندانہ دار پہیوں کے اندر کام کرسکے) ریک ایک دندانہ دار پہیے کو گھماتا ہے اور وہ ایک دوسرے دندانے دار پہیے کے ذریعہ ایک زنجیر سے وابستہ ہے - زنجیر ایک شیفٹ کو کھینچتی ہے - شیفٹ سلاخ کا ایک ٹکڑا ہے جسکے ایک سرے پر دندانہ دار پہیا جڑا ہوتا ہے - یہ آخری پہیا ایک دوسرے ریک سے ملا دیا گیا ہے - یہی ریک اندر کی نلکی کی چوٹی پر بھی نصب ہے - جب ریک گھومتا ہے تو اسکی گردش سے یہ نلکی اندر یا باہر آجا سکتی ہے -

جس شیفٹ کا ابھی ذکر کیا گیا ہے' وہ ایک دوسری زنجیر سے وابستہ ہوتا ہے - اس زنجیر کو دو پنجے کھینچتے ہیں - ایک پنجہ اندر کی طرف' دوسرا باہر کی جانب -

یہاں ایک کمانی ہوتی ہے جو اس پنجہ کو مشغول رکھتی ہے جو نلکی کے اندر کسی شے کے دوڑنے کے لیے ضروری ہے -

تارپیڈو نلکی میں ایک " رزرو واٹر " یعنی حوض ہوتا ہے جس میں ہوا بھری رہتی ہے - اس ہوائی حوض میں جب دباؤ فی مربع ۱' انچ ۳۰ پونڈ تک پہنچ جاتا ہے' تو ایک سلنڈر میں (جس کو اردو میں چونگا یا نل کہنا چاہیے) ایک آلہ متحرک ہوجاتا ہے جسے پسٹن کہتے ہیں - پسٹن ایک چھوٹے سے پرزے کا نام ہے جسکی شکل چونگے کی سی ہوتی ہے - وہ نلکی کے سرے میں آکے اس طرح ٹھہر جاتا ہے کہ اگر چاہیں تو باری باری سے آگے اور پیچھے اسے حرکت دیں - اردو میں کسی قدر توسع و تجوز کے ساتھہ اس کا ترجمہ ڈاٹ یا کاگ بھی ہو سکتا ہے -

یہاں ایک اور آلے کی صورت بھی ذہن نشین کرانی چاہیے جسے " ریلو " کہتے ہیں - ریلو سے مقصود ایک قابل حرکت پردہ ہے جو

مذاکرۂ علمیہ

تارپیڈو

غالباً جدید بحریات میں سب سے زیادہ خطرناک اختراع "تارپیڈو" ہے - اسکے بے پناہ خطرے کا اندازہ اس اعلان سے ہوسکتا ہے جو انگلستان کے امیر البحر سر پرسی اسکاٹ نے اعلان جنگ سے کسیقدر قبل کیا تھا :

" ان زیر آب کشتیوں نے جنگی جہازوں کو ایک متروک الاستعمال شے بنا دیا ہے - ان پانی کے اندر چلنے والی کشتیوں نے جو حملہ کے ایک تنہا ہتھیار کی حیثیت سے تارپیڈو کو اپنے ہمراہ رکھتی ہیں' بھاری بھاری توپوں سے مسلح جہازوں کو چشم زدن میں مغلوب کرلیا ہے "

تصویر (۱)

(تارپیڈو کی اختراع)

تارپیڈو کی ایجاد سنہ ۱۸۶۶ع میں ہوئی ہے - اسکا مخترع "لپز" نامی ایک آسٹرین صناع ہے - لپز آسٹرین بیڑے میں کپتان تھا - اسوقت اس ایجاد کی کالذات صرف ایک کشتی تھی جسمیں آتشگیر مادے بھرے ہوتے تھے - اس کشتی میں ایک اسٹیم انجن یا کلاک ورک مشینری ہوتی تھی جو اسے چلاتی تھی - اسکی رہنمائی چند تاروں کے ذریعہ ہوتی تھی جو ساحل کے اسٹیشن یا کسی بڑے جہاز تک آتے تھے اور اسی ساحل یا جہاز کی چھت پر سے اسکی رہنمائی کی جاتی تھی -

یہ تارپیڈو اپنی ہیئت و شکل اور طریق عمل میں بالکل مسٹر برینین سے تارپیڈو کے مشابہ تھا - ان دونوں تارپیڈوں میں بجز اسکے اور کچھہ فرق نہ تھا کہ اول الذکر سطح آب کے اوپر کام کرتا تھا اور دوسرا پانی کے اندر -

انسان کی تمام ایجادوں کی طرح تارپیڈو بھی اپنے ابتدائی عہد اختراع میں غیر مکمل اور محتاج اصلاح تھا - مگر خوش قسمتی سے اسکو ایک خریدار ملگیا جس نے اسکی تکمیل اپنے ذمہ لے لی - یہ خریدار مسٹر رابرٹ وہائٹ ہیڈ تھا -

وہائٹ فیوم کے ایک کارخانہ کا ڈائریکٹر تھا - اوسنے اس نامکمل ایجاد کو لپز سے خرید لیا' اور اسکی اصلاح و تکمیل پر خاص طور سے توجہ کی -

وہائٹ اس موضوع پر دو سال تک غور و خوض کرتا رہا - بالآخر سنہ ۱۸۶۸ع میں ابتدائی مشکلات مغلوب ہوے' اور ایجاد اس حد تک مکمل ہوگئی کہ اسکا اعلان کیا جاسکے -

انگلستان نے وہائٹ کو "ٹیرینس" میں مدعو کیا تاکہ اسکی ترقی یافتہ تارپیڈو کا تجربہ کیا جاے' اور اگر اس امتحان میں وہ کامیاب ہو تو انگریزی بیڑے میں بھی یہ اختراع روشناس کی جاے -

وہائٹ ہیڈ نے اس دعوت کو منظور کیا اور دو تارپیڈو کشتیاں ساتھہ لیکر انگلستان پہنچا - ان میں سے ایک کا قطر ۱۶ - انچ اور دوسرے کا ۱۴ - انچ تھا - ۱۶ - انچ قطر والی تارپیڈو کی زد ۳ ہزار فیٹ' اور ۱۴ - انچ والی کی ۲ ہزار فیٹ تھی' اور دونوں کی شرح رفتار زاید سے زاید ۷ بحری میل - (بحری میل کو انگریزی میں " ناٹ " کہتے ہیں جو ۸۰ ۶۰ فیٹ کا ہوتا ہے)

اس امتحان میں ترقی یافتہ تارپیڈو کشتیاں پوری طرح کامیاب ثابت ہوئیں - اسلیے امیر البحر نے ۱۵ ہزار پونڈ میں اس اختراع کے تمام حقوق خرید لیے اور یہ شرط لگالی کہ ایک خاص جماعت کو اسکے بنانیکی تعلیم بھی دینا پڑیگی' اور آیندہ جسقدر اضافے یا اصلاحیں ہونگی انسے فائدہ اٹھانیکا حق بھی صرف انگریزی بیڑے ہی کو حاصل ہوگا -

(تارپیڈو کیا ہے ؟)

تارپیڈو کے متعلق عام طور پر لوگوں کو غلط فہمیاں ہیں' اور نہ صرف ہندوستان وغیرہ میں بلکہ خود انگلستان میں بھی عام لوگ بہت کم صحیح راے رکھتے ہیں -

مشہور اخبار " گلوب " کا ایک مضمون نگار لکھتا ہے :

" تارپیڈو کیا ہے ؟ اسکے متعلق اسوقت تک اچھے خاصے پڑھے لکھے اور ذہین لوگوں میں بھی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے - لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ تارپیڈو میں جہاز کا عملہ بھی ہوتا ہے اور وہ کوئی خاص طرح کی آبدوز کشتی ہے - حالانکہ اسکی کچھہ بھی اصلیت نہیں - تارپیڈو دراصل ایک پرو جیک ٹائل ہے - (پرو جیک ٹائل کا اطلاق ہر اس شے پر ہوتا ہے جو آگے کی طرف پھینکی جاے - خواہ وہ پتھر کا ٹکڑا ہو یا لوہے کی گولی ' یا

تصویر (۲)

بصائر و حکم

فاتحین کا داخلہ
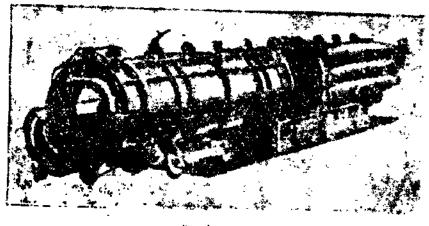
مفتوحہ ممالک میں

تاریخ اسلام کا ایک صفحہ

بہ تقریب فتح بلجیم و ورود فاتحین لوین و بروسلز

ان الملوک اذا دخلوا قریة ، جعلوا اعزة اهلها اذلة و کذالک یفعلون

فوجوں کا سیلاب جب میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے تو اسکے اندر سے ' غیظ و غضب ' جوش و غرور ' اور بغض و انتقام کی لہریں اونھتی ہیں - قدیم جنگی داستانوں بلکہ ملکی تاریخوں میں جنگ کے جن نمایاں واقعات کے گم شدگی کی عام شکایت کی جاتی ہے ' اونکو زیادہ تر انہی طوفاں خیز موجوں نے اپنی آغوش میں چھپا لیا ہے - سمندر میں جب طوفان خیز لہروں کا تلاطم برپا ہوتا ہے تو اوسکے درد انگیز نتائج کا حال اون لوگوں کو معلوم نہیں ہوسکتا جو شام کے وقت ساحل کے کنارے اسلیے جمع ہوجاتے ہیں کہ سطح سمندر کے ہر جدید تغیر سے ایک نیا لطف اوٹھالیں - اونکی حقیقت سے صرف وہی خانہ ویران واقف ہوسکتے ہیں جنکے گھر کی دیواروں سے یہ سیلاب ٹکرا کرگذر گیا ہے -

یونانی فوجوں کے جنوں خیز جوش انتقام ' وحشت انگیز ہجوم ' اور سوختہ زدہ تگ و دو کی داستان سکندر نامہ کے اوراق کی سطح پر اگرچہ ذوق نظر کے لیے ایک مقناطیسی کشش رکھتی ہے ' لیکن اوسکا افسانۂ عبرت صرف ایران کے کھنڈر ہی سنا سکتے ہیں - نظامی نے صرف یہ افسانہ سنا تھا ' اور انھوں نے اسکو دیکھا بھی ہے !

دنیا میں اب بھی معرکہ کار زار گرم ہوتے ہیں ' فوجیں جوش و غرور میں بادل کی طرح امنڈ آتی ہیں - بجلی کی طرح کڑکتی ہیں ' سیلاب کی طرح آگے بڑھتی ہیں - بیسویں صدی کے مناظر جنگ میں اگرچہ قدیم زمانے کے خوفناک چہرے ' رونیں تن انسانوں کے ہاتھہ پاؤں ' اور ہفت خوان سیاحت کے عجیب و غریب مراحل نظر نہیں آتے ' تاہم "مہذب" انسانوں کا یہ سیلاب بھی جب کسی شہر پناہ سے ٹکراتا ہے ' تو ایران و بابل کے بوسیدہ کھنڈر دوبارہ ہمارے سامنے آجاتے ہیں ' اور خانۂ بدوش انسانوں سے کہیں زیادہ تمدن مظلوم چیخ اٹھتا ہے -

(۲)

لیکن دنیا کی ہر ابتداء اور انتہا کے درمیان ایک کڑی اور بھی ہوتی ہے جسکا تناسب صرف ان دونوں سلسلوں کے بیچ میں رکھنے ہی سے نمایاں ہوسکتا ہے - گذشتہ قوموں کے جنگی کارناموں کی داستانیں ' بیت المقدس ' بابل ' اور ایران کی چار دیواریاں سنا چکیں ' جدید دور کے فنون حربیہ و مناقب عسکریہ کا نظارہ لیژ و نامور کے قلعوں کی برجیوں پر سے کیا جاسکتا ہے ' لیکن تاریخ کی - زبان کسی زمانے میں بند نہیں رہی ہے - دور قدیم و دور جدید کے وسط میں ایک زمانہ اور بھی گذرا ہے جس میں ایک گمنام قوم صحراے عرب سے اٹھی ' سیلاب کی طرح بڑھی ' اور موج کی طرح تمام کرۂ ارضی پر پھیل گئی - دنیا نے اس سیلاب کی رو میں بھی ظلم و درندگی کی اونہی لہروں کو دیکھنا چاہا جو ہمیشہ فوجوں کے طوفانوں میں اوٹھتی رہی ہیں ' لیکن ذوق نظارہ نا کامیاب ہوکر گوشہ چشم میں چھپ گیا - دنیا نے دیکھا کہ وہ مختلف مادی طاقتوں سے ٹکرائی ' بڑے بڑے قلعوں سے ٹکرلڑی ' عظیم الشان پہاڑوں کو ٹھوکر لگایا ' اور بالاخر تمام کرۂ ارضی کو اوچھالکر رکھدیا ' تاہم نہ تو کسی جھونپڑی کو اوجاڑا ' نہ کسی گھر میں آگ لگائی ' نہ کسی عظیم الشان محل کو برباد کیا ' نہ تمدن کی یادگاریں مٹائیں ' اور نہ تہذیب کے آثار قدیمہ منہدم کیے - وہ فاتحانہ جوش میں سیلاب کی طرح بڑھی لیکن جب ممالک مفتوحہ میں داخل ہوئی تو گرداب کی طرح سمٹ گئی ! !

(۳)

دنیا نے اس عجیب و غریب متضاد منظر کو دیکھا اور دم بخود ہوکر رہگئی - صرف ایک ابن خلدون کی زبان میں حرکت نطق باقی رہگئی ہے - وہ اسکے فلسفیانہ عقل و اسباب پوچھنا چاہتی ہے لیکن روحانیت کے دریا میں عقل و فلسفہ دونوں غوطہ کہا جاتے ہیں - یہاں یہ سوال بالکل بیکار ہے - تاہم اگر ہم بانی فلسفۂ تاریخ کی خواہش پوری کرسکتے ہیں تو ہمکو اوسکے پورا کرنے میں دریغ نہ کرنا چاہیے -

دنیا میں جب کوئی فوج فاتحانہ جوش میں میدان جنگ کا رخ کرتی ہے ' تو اسکے دل کو مختلف طریقوں سے گرمایا جاتا ہے - طبل و قرنا کی ہنگامہ خیز صدائیں اوسکا خیر مقدم کرتی ہیں - سپہ سالاروں کی فصاحت اور رجز خوانوں کی آتش بیانی آپے گرمجوشی کے ساتھہ رخصت کرتی ہے ' علم و پرچم لہرا لہرا کر انسانی آتش غضب کو بھڑکاتے ہیں ' وطن پرستی کی مقدس قسمیں دیجاتی ہیں ' قوم پرستی کا حلف اوٹھوایا جاتا ہے ' اور قدیم کارنامہ ہاے شجاعت ایک ایک کرکے یاد دلاے جاتے ہیں -

انہی چیزوں کا پیدا کیا ہوا جوش میدان جنگ میں سنگدلی ' بیرحمی ' قساوت اور وحشت و درندگی کی شکل اختیار کرلیتا ہے ' اور جب کسی شہر ٹکراتا ہے تو اوسکو چوڑ چور کر دیتا ہے -

لیکن اسلامی فوجوں کی حالت تمام دنیا کے فوجی نظام سے بالکل مختلف تھی - نہ تو دہل و طبل نے اوسکا دل بڑھایا ' نہ اوسکے سامنے آتش بیانیوں کی آگ بھڑکائی گئی ' نہ سرخ و سبز جھنڈیوں کے سایے کے نیچے اوسکی نمایش کیگئی ' نہ اوسکے سامنے وطن پرستی کے ترانے گاے گئے ' نہ اوسکے دلوں میں قومیت کی یاد تازہ کرائی گئی ' اور نہ عرب کی قدیم شجاعت کے داستانوں سے اوسکے خون کو گرمایا گیا - وہ خدا کی راہ میں ' حق و صداقت کے عشق میں ' خدا کا نام لیکر اوٹھی ' اور قوموں اور فوجوں کے بے شمار نسلی و ملکی مقصدوں کی جگہہ صرف ایک مقصد روحانی اپنے سامنے رکھا :

لیکون کلمة اللہ علیا - تاکہ اللہ کا کلمہ حق سربلند ہو -

وہ صرف ایک اخلاقی دستور العمل لیکر میدان جنگ کی طرف بڑھی :

اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ - اغزوا ولا تغلسوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا - (صحیح مسلم)	خدا کی راہ میں خدا ہی کا نام لیکر لڑنا ' خیانت نہ کرنا ' بد عہدی نہ کرنا ' دشمن کے ہاتھہ پاؤں ناک کان نہ کاٹنا ' بچوں کو قتل نہ کرنا -
یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا (صحیح مسلم)	آسانی پیدا کرنا ' دشواری نہ پیدا کرنا لوگوں کو اطمینان دلانا ' مفتوحوں کو وحشت زدہ اور غیر مطمئن نہ کردینا -
استودع اللہ دینکم و امانتکم و خواتیم اعمالکم (ابو داود کتاب الجہاد) -	میں تمہارے دین کو ' تمہاری امانت کو ' تمہارے نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کر کے تمہیں میدان جنگ میں جانے کیلیے رخصت کرتا ہوں -

نلکي کے اوپر ہوتا ہے' اور اس طرح جڑا ہوتا ہے کہ ایک طرف کھلتا ہے اور دوسري جانب بند ہو تا ہے - پسٹن کے متحرک ہونے سے نلکي کا والو کھل جاتا ہے - اُس کے کھلنے کے بعد ہوا کا دباؤ سلنڈر پر پڑتا ہے جو اندر اور باہر آتا جاتا رہتا ہے' ساتھہ ہی پنجہ کھلجاتا ہے - اور ان تمام ترتیبات کے بعد ہوا کا دباؤ پسٹن کے آگے کي طرف نکلکے اس طرح ٹہر جاتا ہے کہ نلکي اندر آ جا سکتی ہے -

تارپیڈو ٹیوب کے سر ہونے کے بعد ہوائي حوض میں ہوا کا دباو کم ہونا شروع ہوتا ہے' اور جب ۲۵ پونڈ فی مربع انچ سے بھي کم رہجاتا ہے تو اس وقت ایک کماني کے ذریعہ پسٹن اپنے سلنڈر میں پھر واپس چلا آتا ہے - پسٹن کے اندر واپس آجانے سے اندر کي طرف کا پنجہ پھر مشغول ہوجاتا ہے اور ہوائي دباو سلنڈر پر پڑنے لگتا ہے - اسکي وجہ سے نلکي خود بخود اندر چلي آتي ہے -

اس مشین میں دو دستي بیلن بھی ہوتے ہیں - انکا کام یہ ہے کہ وہ بوجھہ کو سنبھالے رہتے ہیں - بیلن ایک پن کے ذریعہ باہم وابستہ ہوتے ہیں - جب پن ہٹا دي جاتي ہے تو پسٹن اور دونوں پنجے حسب دستور کام کرنے لگتے ہیں اور نلکي اندر اور باہر آنے جانے لگتي ہے' بشرطیکہ آتشبار حوض خالي نہ ہوگیا ہو -

ریک اگر کسي وجہ سے اپني جگہ سے ہٹ جاے تو یہ بیلن اسکو ٹھیک بھی کر دیتے ہیں -

تارپیڈو ٹیوب کے متعلق حال میں "کوانگو" نامي جہاز کے تجارب نہایت کامیاب ثابت ہوے ہیں - اسمیں ۲۱ انچ کي ایلسوک تارپیڈو ٹیوب نصب کي گئي تھیں - اس جہاز کي رفتار اثناء تجربہ میں زائد سے زائد ساڑھے ۲۵ ناٹ تھي -

جاپاني جہاز "ہیبي" زیر تعمیر ہے - اسمیں اسطرح کي ۸ مشینیں ہونگی - ترکي کے جو دو جہاز انگلستان میں بنتے تھے' ان میں بھي یہ مشینیں نصب کي گئي تھیں' مگر افسوس کہ اب انکا تجربہ انگلستان کریگا - کیونکہ اس نے جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے اور جنگ چھڑ جانے کي وجہ سے ترکي انسے محروم رہگئي ہے -

(جدید تارپیڈو)

جدید تارپیڈو کي شکل ایسی ہوتی ہے جیسے دونوں جانب سے کاو دم سگار کی ہوتی ہے - (دیکھو تصویر ۳) البتہ اسکے سرے پر ایک ابھرا ہوا حصہ ہوتا ہے جسکو انگریزي میں نوز (ناک) کہتے ہیں - اس نوز میں چند پرزوں کا سلسلہ ہوتا ہے جنکا نام دھسکر (گل مچھ) ہے -

ان دھسکروں کي یہ خاصیت ہے کہ انکي ایک ہلکي سي ٹکر بھي تارپیڈو کے مشتعل ہونے کیلیے کافی ہوتی ہے -

تارپیڈو کي نلکي میں اس مقام پر ایک پنکھا بھی ہوتا ہے - جب تارپیڈو نلکي سے روانہ ہونے لگتا ہے تو یہ پنکھا از خود کھل کے متحرک ہو جاتا ہے - پنکھے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک تارپیڈو اُس جہاز یا کشتي سے کسي قدر فاصلے پر نہ پہنچ جاے جس سے وہ پھینکا جاتا ہے' اسوقت تک زیادہ حرارت نہ پیدا ہونے پاے - کیونکہ اگر جلد گرمي پیدا ہو جاے تو یہ خطرہ ہے کہ شدت حرارت سے راستے ہي میں پھٹ جائیگا' اور بوجہ قرب کے خود اپنے ہي جہاز کو زخمي کردیگا -

تارپیڈو کے ابتدائي حصے میں ۳ سو پونڈ "گن کواٹن" (ایک بہت ہی سخت آتشگیر مادہ) ہوتا ہے - "گن کواٹن" میں ایک پرزہ کے ذریعہ آگ پیدا ہوتی ہے جسکو "ڈیٹونیٹر" کہتے ہیں - یہ ڈیٹونیٹر دھسکروں کے ذریعہ چلتا ہے -

تارپیڈو کے دوسرے حصہ میں دبي ہوئي ہوا ہوتي ہے' لیکن جدید ترین تارپیڈو میں ایک اور کمرہ بھي ہوتا ہے جس میں حرارت انگیز آلات ترتیب دیے گئے ہیں - ان آلات کي وجہ سے جو حرارت پیدا ہوتي ہے اس سے دبي ہوئي ہوا کي قدر و قیمت اور تاثیر بہت زیادہ ہوگئي ہے - ہوا سے بھرے ہوے حصے کے بعد وہ حصہ ہوتا ہے جسمیں انجن لگایا جاتا ہے - اس کے بعد وہ حصہ آتا ہے جسکو "بواے اینسي چیمبر" کہتے ہیں - یہ حصہ کم و بیش خالي ہوتا ہے' اور صرف اسلیے رکھا گیا ہے کہ تارپیڈو بقدر ضرورت تیرتي رہے - کیونکہ ایک مجوف جسم جب کسي دوسرے جسم سے ملیگا تو اس دوسرے جسم کو ڈوبنے نہیں دیگا اور سنبھالے رکھیگا -

تارپیڈو کے آخري حصہ میں جسکو ٹریل (دم) کہتے ہیں "پراپلر" یعنی آگے بڑھانے والا آلہ اور "رڈر" ہوتا ہے - (رڈر وہ آلہ ہے جس سے کشتي کا رخ بدلا جاتا ہے' اسکو اردو میں پتوار اور عربي میں سکان کہتے ہیں)

ہر تارپیڈو میں ایک "کالي روس کوپ" بھي ہوتا ہے - کالي روس کوپ ایک آلہ ہے جس سے گردش کي مختلف خصوصیات معلوم ہوتي رہتی ہیں - تارپیڈو کیلیے یہ بہت ضروري ہے - اسي سے معلوم ہوتا ہے کہ کشتي ٹھیک راستے پر جا رہي ہے یا نہیں ؟

زد کا طول ۱۰ - ہزار گز سے بڑھاکے ۱۲ ہزار گز کردیا گیا ہے - یہ تمام مسافت تقریباً ۳۰ میل بحري کي شرح رفتار کے حساب سے طے کرنا چاہیے - ظاہر ہے کہ جب ۱۲ ہزار گز کا طول ۳۰ بحري میل شرح رفتار کے حساب سے قطع کرنا ہو تو اسوقت قادر اندازي کا سوال کسقدر اہم اور کس درجہ نازک اور مشکل ہے ؟

(تارپیڈو کے مقابلہ میں حفاظت)

انسان کي جنگي ایجادات کا عجیب عالم ہے ! جب کبھي وہ کوئي تباہ کن شے ایجاد کرتا ہے تو ایک ایسي ایجاد کي فکر میں سرگرداں رہتا ہے جو اس برباد کن آلہ کے مقابلہ میں سپر کا کام دے - علی ہذا جب کبھي وہ کوئي محافظ شے ایجاد کرتا ہے تو اسکو یہ خیال دامنگیر ہوتا ہے کہ کوئي ایسي شے ایجاد کیجیے جو اس محافظ آلہ کو بیکار کردے -

انسان نے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کیلیے آہن پوش جہاز تیار کیے' مگر کیا ان آہن پوش جہازوں میں بھي وہ محفوظ رہسکا ؟ جہاں تک توپوں کي آتشباري کا تعلق ہے عام طور پر انگریزي ماہرین بحریات کي راے ہے کہ درع یا وہ غلاف آہني جسمیں جہاز ملفوف ہوتا ہے' توپوں کي آتشبازي کے مقابلہ میں بالکل بیکار ہے -

لیکن جب توپوں کے بدلے تارپیڈو کا نام آتا ہے تو یہ مسئلہ اور بھي نازک ہو جاتا ہے -

اسی بناء پر بعض مستقبل اندیش اشخاص کي راے ہے کہ بحري مدافعت کي اسکیم میں سے جنگي جہاز کو نکالدینا چاہیے -

بہر نوع تارپیڈو کے حملے سے بچنے کیلیے ایک قسم کا جال بھي ایجاد کیا گیا ہے جو "تارپیڈو نیٹ" کہلاتا ہے - یہ جال جہاز سے کسیقدر فاصلے پر رہتے ہیں اور اسے تارپیڈو کے حملے سے بچاے رہتے ہیں -

(۵)

لیکن اس زجر و توبیخ کےساتھہ ایک دوسری طاقت بھی تھی جو مجاھدین اسلام کو جادۂ اعتدال و صراط مستقیم سے آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی - اسلام جابرانہ قوانین اور اقتدارانہ احکام کا مجموعہ نہیں ہے - اوسکا نظام تعلیم تمامتر اخلاقی روح سے لبریز ہے جن احکام کو ہم اسلام کا سادہ قانون کہتے ہیں' وہ بھی اخلاقی رنگ کی آمیزش سے خالی نہیں : اسلیے آنحضرت مجاھدین اسلام کو صرف اخلاقی طاقت ہی سے ان احکام کا پابند کرنا چاھتے تھے' چنانچہ سفر جہاد میں جب کبھی اخلاقی نصائح کا جزئی سے جزئی موقع بھی پیش آجاتا تھا' تو آپ اوسکے ذریعہ مجاھدین کو رفق' وملاطفت' اور نرمی و رحم دلی کی تعلیم دیتے تھے - ایک سفر جہاد میں صحابہ کسی چڑیا کے دو بچے پکڑلاے - چڑیا نے دیکھا تو فرط محبت میں بے اختیارانہ بچوں کے سر پر منڈلانے لگی - آنحضرت کی نگاہ پڑگئی تو فرمایا : " اس چڑیا کا دل کسنے دکھایا ہے ؟ اسکے بچوں کو چھوڑ دو" پھر دوسری طرف نظر اوٹھائی تو دیکھا کہ میدان میں چیونٹیوں کے گھر میں کسی نے آگ لگادی ہے' آپنے پوچھا کہ ان چیونٹیوں کے گھر کو کسنے جلایا ہے ؟ صحابہ نے کہا : کسی خاص آدمی نے ایسا نہیں کیا' ہم سب نے اوسکو برباد کردیا ہے - فرمایا کہ "آگ کا عذاب صرف خدا ہی دیسکتا ہے" (۱)

آنحضرت (صلعم) کا ذاتی طرز عمل اس سے بھی زیادہ موثر تھا - یہودیوں نے آپکو زہر دیا لیکن آپنے انتقام نہیں لیا - ایک کافر نے حالت خواب میں آپ پر حملہ کرنا چاھا - آپ بیدار ہوگئے اور اوسکا حملہ ناکام رہا' تاہم اوسکو کوئی سزا نہیں دی - (۲) یہاں تک کہ اگر حالت اضطرار میں بھی آپکی زبان سے کوئی انتقامانہ فقرہ نکل گیا تو خدانے آپکو اوسپر تنبیہ کی - غزوہ احد میں جب آپکے چہرا مبارک پر پتھر لگا اور دندان مبارک شہید ہوے تو آپنے فرمایا :

کیف یفلح قوم شجوا نبیھم ؟	وہ قوم کیونکر نجات پاسکتی ہے جسنے اپنے پیغمبر ہی کو زخمی کردیا ؟

اسپر یہ آیت نازل ہوئی :

لیس لک من الامر شی او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون (۳)	تمہیں اس قسم کی بددعا کرنیکا اختیار نہیں ہے' یہ کام صرف خدا کا ہے' وہ چاھیگا تو اونکی توبہ قبول کریگا ورنہ اونکو عذاب دیگا - کیونکہ وہ ظالم ہیں -

(۶)

اس احتساب و مراقبہ کی بنا پر جن غزوات میں آنحضرت (صلعم) شریک ہوے تھے' اون میں مجاھدین اسلام جادۂ اخلاق و انسانیت سے سر مو بھی تجاوز نہیں کرسکتے تھے' لیکن جن غزوات میں فوج کا سر رشتۂ نظام صرف امیر العسکر کے ہاتھہ میں ہوتا تھا' وہ بھی آپکی اخلاقی نگرانی سے خالی نہیں ہوتے تھے - آپنے قبیلہ خثعم کیطرف فوج کا ایک دستہ روانہ کیا - معرکہ کارزار گرم ہوا تو چند آدمی جان بچانیکےلیے یا اسلیے کہ وہ حقیقتاً مسلمان تھے' سجدے میں گرپڑے - تمام فوجیں اونہی لوگوں کیطرف جھک پڑیں' اور ان جھکے ہوے سروں کو نہایت آسانی کیساتھہ تہ تیغ کردیا - آنحضرت کو معلوم ہوا تو آپ نے نصف دیت دلا دی (۴) - ایک بار آپنے قبائل حرقات کی طرف ایک سریہ بھیجا - فوج نے حملہ کرکے

---

۱ ابوداود جلد ۲ ص ۷ کتاب الجہاد

۲ بخاری جزو ۵ ص ۱۱۵ کتاب الجہاد

۳ بخاری خیبرۃ ص ۹۹

۴ ابوداود جلد ۱ ص ۳۵۴ کتاب الجہاد

ایک آدمی کو گھیر لیا - وہ کلمہ توحید پڑھنے لگا لیکن مجاھدین کی تلوار نے اوسکا فیصلہ کردیا - آپ کو خبر ہوئی تو فرمایا : " قیامت میں اس خون کا ذمہ دار کون ہوگا ؟" اسامہ ابن زید نے کہا : " وہ حقیقتاً مسلمان نہیں ہوا تھا' جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھ دیا تھا" آپنے برہم ہوکر فرمایا : " کیا تمنے اوسکا دل پھاڑ کر دیکھہ لیا تھا ؟ " (۱)

(۷)

امراء فوج بھی بالکل انہی اصول اخلاق کے پابند تھے' اسلیے وہ فوج کے معمولی وحشیانہ افعال کو بھی گوارا نہیں کرسکتے تھے - فوج کا ایک دستہ عبدالرحمن بن سمرہ کی امارت میں مصروف جہاد تھا - مال غنیمت میں ایک ہاتھی آیا تو ہر شخص نے اپنے قبضہ میں کرنا چاھا - اونھوں نے یہ حال دیکھا تو ایک عام تقریر کی اور فرمایا : " آنحضرت نے اس قسم کی غارت گری سے منع فرمادیا ہے" چنانچہ سب نے مال غنیمت کو جمع کرکے مشترکہ طور پر تقسیم کیا - (۲)

صحابہ میں بعض بزرگ ایسے موجود تھے جو خود امراء کی اخلاقی غلطیوں پر نکتہ چینی کرتے تھے' اور اسلام کے ہیئۃ اجتماعیہ کا اصل اصول یہی امر بالمعروف ہے - عبد الرحمن بن خالد بن الولید نے چار کافروں کو ہاتھہ پاوں باندھہ کر قتل کروا دیا' حضرت ابو ایوب انصاری کو خبر ہوئی تو اونھوں نے کہا : " آنحضرت نے اس قسم کے وحشیانہ قتل سے منع فرمایا ہے" چنانچہ عبد الرحمن بن خالد نے اسکے بدلے چار غلام آزاد کیے (۳)

(۸)

اس اخلاقی احتساب و مراقبہ نے مسلمانوں کو جس قدر خوش اخلاق' متدین' اور فیاض طبع بنا دیا' اوسکی تصدیق متعدد واقعات سے ہوتی ہے -

حضرۃ مقداد ایک بار قضاے حاجت کیلیے گئے تو دیکھا کہ ایک چوہا اپنے بل سے اشرفیاں نکال نکال کے باہر رکھتا ہے - اسطرح رفتہ رفتہ اوسنے ۱۸ دینار نکالے - حضرۃ مقداد اونھیں اوٹھا لاے اور آنحضرت کے قدموں پر ڈالدیا - آنحضرت نے یہ کہکر کہ "خدا تمہارے اس مال میں برکت دے" وہ اشرفیاں اونکے حوالے کردیں - (۴)

ایک مرتبہ حضرت سوید بن عقلہ' حضرت زید بن صوحان' اور حضرت سلیمان بن ربیعہ ایک ساتھہ جہاد کی غرض سے روانہ ہوے - راستہ میں ایک کوڑا پڑا ہوا پایا - سوید نے اوٹھا لیا - دونوں ساتھیوں نے ٹوکا لیکن اونھوں نے کہا : " میں اوسکے مالک تک پہونچانے کی کوشش کرونگا' ناکامیابی ہوگی تو اوس سے خود فائدہ اوٹھاؤنگا " جہاد سے پلٹ کر اونھوں نے حج کا سفر کیا - حج سے فارغ ہوکر مدینہ آے اور حضرت ابی ابن کعب سے کوڑے کا واقعہ بیان کیا - اونھوں نے کہا :

" میں نے آنحضرت کے زمانے میں ایک بار سو دینار پاے تھے - آنحضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ اوسکے مالک کو تلاش کرو' میں نے تین چار سال تک ڈھونڈھا مگر اوسکا پتہ نہ چلا' پھر میں نے آپ سے اوسکے متعلق دریافت کیا تو آپنے کہا کہ تھیلی سمیت گن کر رکھدو' وہ آے تو دیدینا ورنہ تمہارے کام آئیگا " (۵)

(البقیة یتلی)

---

۱ ابو داود جلد ۱ ص ۳۵۴ کتاب الجہاد -

۲ ابو داود جلد ۲ ص ۱۳ کتاب الجہاد -

۳ ابو داود جلد ۲ ص ۱۰ کتاب الجہاد -

۴ ابوداود جلد ۲ ص ۲ -

۵ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۵۹ کتاب اللقطہ

انطلقوا باسم الله وعلی ملة رسول الله ! لا تقتلوا شیخا فانیا' ولا طفلا ولا صغیرا ولا امراة ولا تغلوا وضموا غنائمکم' واصلحوا واحسنوا ! ان الله یحب المحسنین .،، (ابو داود کتاب الجهاد)

خدا کا نام لیکر' اور رسول الله کے مذهب کے پابند هوکر میدان جنگ میں جاو - بڈهوں کو' بچوں اور لڑکوں کو' اور عورتوں کو هرگز قتل نه کرنا - خیانت نه کرنا ؛ مال غنیمت کو متفقه طور پر جمع کرنا' اصلاح اور احسان کرنا' خدا احسان کرنے والوں هي کو دوست رکهتا هے -

(۴)

یه احکام اگر چه خود اپنے اندر روحانی طاقت رکهتے تهے' لیکن امیرالعسکر کے احکام کي پابندي اس طاقت میں اور بهی اضافه کردیتي تهی - اسیلیے اوس کي اطاعت کے متعلق آنحضرت صلي الله علیه و سلم نے خاص طور پر حکم دیا - اس اطاعت کا مقصد جاه و اقتدار کا قایم رکهنا نه تها' بلکه محض اوس شر و فساد کا مٹانا جو فوجوں کے ذریعه عموماً خدا کی زمین میں پهیلتا رها هے :

و من غزا فخرا ورياء وسمعة وعصى الامام وافسد فی الارض فانه لم یرجع بالکفاف (ابو داود کتاب الجهاد)

جو شخص فخر پرستي اور نام و نمود کیلیے لڑا اور امام کي نا فرماني کي' اور خدا کي زمین میں فساد پهیلایا' تو اوسکو سمجهنا چاهیے که وه جهاد کے ثواب سے خالي هاتهه واپس آیا۔

چنانچه جب کسي امیر العسکر نے صرف اظهار اقتدار کیلیے مجاهدین کو کوئی حکم دیا تو فوج کے اکثر حصے نے اوسکي مخالفت کي' اور جب آنحضرت کو اسکي خبر هولي تو آپنے اوسکو حق بجانب فرمایا -

ایک مرتبه ایک امیر فوج نے آگ روشن کي اور فوج کو اوس میں جانے کا حکم دیا - فوج کے ایک حصے نے اوس میں جانا چاها لیکن دوسرے فریق نے انکار کیا' اور کہا که " هم تو آگ هی (دوزخ) سے بهاگ کر یہاں آے هیں " آنحضرت کو خبر هولی تو فرمایا :

" اگر وه لوگ اون بهڑکتے هوے شعلوں کے اندر قدم رکهتے تو همیشه آگ (جهنم) هی کے اندر رهتے - اطاعت گناه کے کاموں میں نهیں کی جاتی' اطاعت کا تعلق صرف نیک کاموں سے هے" (ابو داود - کتاب الجهاد) لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔

یه اخلاقي احکام اور اخلاقي اطاعت اگرچه قدم قدم پر مجاهدین کیلیے زنجیر پا بن گئي تهی' لیکن جس قوم نے وحشت کدۂ عرب میں نشو و نما پائي هو' جس نے صحراے عرب هی میں اپني شجاعت کے جوهر دکهاے هوں' جو بادیه نشین بدؤں سے سرگرم کار زار رهي هو' جو بے سرو سامان اور فاقه مست هوکر گهر سے نکلي هو' جو هر طرف سے بغض و انتقام کے جذبات مشتعله سے گهري هوئی هو' وه دفعتاً اس قدر مهذب' سیر چشم' اور صلح جو نهیں هو جاسکتي که اوسکے اخلاقي دامن پر ایک دهبه بهي نظر نه آے' اسلیے اوس سے قدرتی طور پر بعض جزوي فرو گذاشتیں هوئیں - لیکن ابهي بهي ان فرو گذاشتوں کي حوصله افزائي نهیں کیگئي' بلکه اون سے روکا گیا - ان غلطیوں کی داد نهیں دي گئی' بلکه اونپر ملامت کیگئي - اور عهد نبوت و خلافة راشده ان سے بالکل پاک هے -

چنانچه ایک غزوه میں کسي عورت کی لاش ملی تو آپنے عموماً عورتوں اور بچوں کے قتل کي ممانعت کردی (ابوداود) ایک سفر جهاد میں جب صحابه بهوک کي شدت سے بیتاب هوگئے تو ادهر اودهر سے کچهه بکریاں لوٹ لاے اور ذبح کرکے اونکا گوشت دیگچیوں میں چڑها دیا - آنحضرت کو خبر هوئي تو کمان کے ذریعه دیگچیاں اولٹ دیں' اور فرمایا :

ان النهبة لیست باحل من المیتة (ابوداود)

لوٹ کا مال مردار چیزوں سے کچهه بهتر نهیں هے -

فوج کیلیے خاص طور پر یه حکم تها که اگر راستے میں دودهه دینے والے مویشي مل جائیں تو اونکے دودهه دوهنے کي کسیکو اجازت نهیں - سخت مجبوري کی حالت میں اگر مالک موجود هو تو اوس سے اجازت لے لیني چاهیے' ورنه تین بار بآواز بلند پکار لینا چاهیے (ابو داود - کتاب الجهاد)

(۵)

ان احکام اور اس روک ٹوک کے علاوه مجاهدین اسلام کي خوش اخلاقي کا ایک اور بهي سبب تها - فتح ممالک کیلیے جو فوجیں روانه کي جاتي هیں' عموماً اونکي تعداد بهت زیاده هوتی هے - وه ٹڈي دل کي طرح چاروں طرف اس وسعت کے ساتهه پهیل جاتي هیں که اونکی جزئي نگراني رکهنا بالکل ناممکن هو جاتا هے - لیکن اسلامي فوجوں کي حالت اس سے بالکل مختلف تهي - امر بالمعروف و نهي عن المنکر اور اقامت صلواة و ایتاء زکواة کیلیے اونکا ظهور هوا تها' اسلیے اونکا روحاني پله جسقدر بهاري تها' اوسي قدر اونکی مادیت کا وزن هلکا بهي تها - آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے غزوۂ احد میں مجاهدین کی اسي قلت تعداد کو دیکهکر خدا کي غیرت و رحمت کو ان پر حسرت الفاظ میں جوش دلایا تها :

اللهم انک ان تشاء لا تعبد فی الارض' (مسلم جلد ۲ ص ۹۵)

خداوندا ! کیا تیري یهی مرضی هے که زمین پر اب تیری عبادت کرنے والے چند اشخاص بهي باقي نه رهیں ؟

غزوه بدر میں مجاهدین کي تعداد صرف ۳۱۴ تهی ! اسلامي فوج کا سب سے بڑا اجتماع فتح مکه میں هوا تها' لیکن وه بهي دس هزار سے متجاوز نه تها (مسلم) پس قلت تعداد کي وجه سے ایک محدود فوج کي اخلاقي نگرانی نهایت آساني کے ساتهه هوسکتي تهي۔

تاهم فوج کی ایک عام خصوصیت یه هے که وه میدان جنگ میں جسقدر منظم اور مرتب طور پر دوش بدوش کهڑي هوکر لڑتي هے' اوسیقدر منزل پر پهنچکر غیر منظم طریقے سے منتشر هوجاتي هے۔ یه وقت عموماً کهانے پینے اور گهومنے پهرنے کا هوتا هے - فوجیں اکثر اسي حالت میں ظلم و تعدي' نهب' وسلب' اور لوٹ مار کرتي هیں - ایک غزوه میں مجاهدین کا گروه هر طرف پهیل گیا اور لوٹنا چاها - انحضرة صلی الله علیه وسلم کو معلوم هوا تو منادي کرادي :

من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جهاد له (بخاري جزو ۵ صفحه ۱۴۶)

جس شخص نے منزل کو گهیر لیا' یا دوسروں کیلیے جگه نه چهوڑي اور رهزني کي تو اسکا جهاد جهاد نهیں -

پهر بالکل اسکي ممانعت فرما دی :

ان تفرقکم فی هذه الشعاب و الاودیة انما ذالکم الشیطان

ان گهاٹیوں اور ٹیلوں میں جو تم پهیل جاتے هو تو یه شیطاني کام هے۔

اسکے بعد فوج کے نظام و ترتیب نے جو ترقي کي' اوسکو اسی روایت میں نهایت جامع الفاظ میں اسطرح بیان کیا هے :

فلم ینزل بعد ذلک منزلا الا انضم بعضهم الی بعض حتی یقال لو بسط علیهم ثوب لعمهم (ابو داود)

اسکے بعد جب آپنے پڑاو ڈالا تو مسلمان باهم اسقدر ملے جلے رهتے نظر آتے تهے که اگر اونکے اوپر ایک چادر تان دي جاتي تو سب اوسکے نیچے آجاتے !

دنیا نے آج نظام و ترتیب و قواعد میں اسقدر ترقی کی هے که پچهلے انتظامات اسکے آگے وحشیانه تفرقه و انتشار معلوم هوتے هیں۔ لیکن کیا آج بهي کوئی منظم سے منظم اور مهذب سے مهذب فوج ایسي پیش کي جاسکتي هے جو فتح و مراد کي حالت میں اسقدر باقاعده طور پر یکجا رهتي هو؟ اور پهر اسدرجه اپنے افسر کي مطیع هو که ایک سپاهي بهي قیام گاه سے حرکت نه کرے ؟

انگلستان کا بلجین مدافعین کے پیچھے کھڑا ہونا ایک " تازیانه بدست " شخص کی مثال ہے - ہاں انگلستان ہی ہے جس کی وجه سے انٹورپ کو جس میں لاکھوں جانیں اور ہزاروں صنعت گاہیں تھیں ' نقصانات عظیمه کا متحمل ہونا پڑا - بلاشبه ایک دن آئیگا جبکه نہر کے پار وزغلانے والوں پر ہزاروں بددعاؤں اور لعنتوں کا ورود ہوگا " (یعنی انگلستان پر جو نہر ڈوور کے اُس پار واقع ہے)

لیکن بجنسه اسی طرح انگلستان اسکی تمام ذمه داری جرمنی کے سر ڈالتا ہے جو بلجیم پر بجبر و قوت قبضه کر رہا ہے - بہر حال قصور خواہ کسی کا ہو' لیکن اسمیں شک نہیں کہ بلجیم غریب کی جان تو گئی :

کچھہ آنکھہ کا گیا نہ گیا کچھہ خیال کا
مارا گیا دل اور یہی بے قصور تھا !

(جرمن تیاریاں)

۹ - کی تار برقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انٹورپ کے سامنے ۲۰۰ جرمن توپیں ۲۸ ' ۳۰ ' اور ۴۲ سنٹمیٹر کی لگی ہوئی ہیں جنکے زد کی مسافت ۱۴ کیلومیٹر ہے - ان قلعه پاش توپوں کی ایجاد اس وقت تک دنیا کی نظروں سے بالکل پوشیدہ تھی - ان توپوں کے تجربے اور انکے تیس تیس من کے گولوں کے نتائج نے قطعی طور پر فیصله کردیا ہے کہ جرمن فوج کیلیے قلعوں اور انکی درو دیوار کے استحکامات بالکل بے اثر ہیں' اور انپر بھروسه کرنا وہی نامراد نتائج پیدا کریگا جو لیژ' نامور' اور انٹورپ میں ظاہر ہوچکے ہیں -

(قلعه پاش توپیں)

ایک مراسله نگار کا بیان ہے کہ جرمنی کے محاصرہ کی توپیں اتنی وزنی ہیں کہ وہ لیژ کے خطوط محاربه پر بڑی سڑک کے راستے سے لائی گئیں' کیونکه چھوٹی سڑکوں میں انکا مہیب عرض نہیں سما سکتا تھا - یه توپیں گاڑیوں پر تھیں جنکے ۹ پہیوں کے قطر ۷' ۷ فیٹ کے تھے !

نامه نگار اقبال کرتا ہے کہ " میں ہر جگه گیا ہوں' مگر اتنے ڈیل ڈول کی اور اسقدر وزنی چیز آجتک میری نظر سے نہیں گزری "

" مجھہ سے ایک جرمن افسر نے کہا کہ ہم میں کوئی سپاہی ایسا نہیں ہے جو ان توپوں سے کام لے سکے - اس سے کام لینے کے لیے صرف کروپس کے تعلیم یافته سپاہی ہیں "

ٹائمس کا نامه نگار جرمن توپوں کے گولوں کی تشریح کرتا ہوا لکھتا ہے :

" ۴۰ اور ۵۰ فیٹ تک کی بلندی تک جتنی چیزیں انکی زد میں آتی ہیں' وہ سالم نہیں بچتیں - ایک اصطبل کے اندر جس میں ۶۰ گھوڑے تھے' ان عجائب الصنعة گولونکا ایک گوله گرا اور تمام گھوڑے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے - انکے ایک ایک گولے کا وزن ۳۰ ' ۳۰ من کا ہوتا ہے !

(جرمنی کی انسانیت و اخلاق)

امسٹرڈم کا تار ہے کہ جرمن سپه سالار نے صبح کے وقت اپنے ایک افسر کو سفید علم دیکر انٹورپ میں بھیجا' اور اس نے اعلان کیا کہ ساڑھے ۹ بجے گوله باری شروع کردیجائیگی - اس سے پہلے لوگ اپنی حفاظت کا انتظام کرلیں - اس حکم کے سنتے ہی لوگوں نے ڈچ سرحد کی طرف بھاگنا شروع کردیا - دو پہر کے وقت بلجیم گورنمنٹ بھی اوسٹنڈ چلی گئی -

(گوله باری کا آغاز)

مورننگ پوسٹ لنڈن کا نامه نگار رقمطراز ہے :

" نہایت شفاف چاندنی میں گوله باری کا آغاز ہوا - ۸ - اکتوبر کو ایک بجے گولوں کی پہلی بارش ہی نے اهل شہر کو لرزا دیا - فقراء شہر سڑکوں پر نکلنے لگے اور ایک غم انگیز خاموشی ... سرحد کی طرف گام زن ہوے - تیل کے خزانوں کے [illegible] سے جنہیں خود بلجیم والوں نے جلادیا تھا' شہر کو ہر چہار طرف سے گھیر رکھا ہے - جلتے ہوے مکانات کے دھوئیں سے بالکل تاریکی [illegible] ہے " اور بڑے بڑے گولوں کے ضرب سے مکانات گر رہے [illegible] کی ضرب سے گچ کے جو ٹکڑے اڑتے ہیں' ان سے [illegible] کھڑکیوں کے شیشے چور چور ہو جاتے ہیں -

(الحــرب خـــدعة)

اسی نامه نگار کا بیان ہے :

" ۵ - کی شب کو بلجین فوجی دستوں نے قلعه ڈ[illegible] میں اپنی خندقوں کے سامنے دیکھا که سپاہیوں کی ایک جماعت چلی آرہی ہے - جب یه جماعت نزدیک پہونچی تو بلجین سنتری نے پکارا - انھوں نے جواب دیا کہ " ہم دوست ہیں " - اس جواب سے انہیں یقین ہوگیا کہ یه انگریزی فوج کا ایک دسته ہے - لیکن جب اس جماعت کی نظر بلجین کرنل پر پڑی جو دونوں کی گفتگو سن رہا تھا تو اس میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اسکا منہه بند کردیا " -

نامه نگار کا بیان ہے کہ ہم نے دو بلجین سنتریوں کی نعشیں دیکھیں جنکے گلے گھونٹے ہوے تھے -

" اسکے بعد ہی جرمن بلجین سپاہیوں پر حمله آور ہوے اور دو ہزار سپاہیوں میں سے بارہ سو کو مار ڈالا "

۱۰ - اکتوبر کے تار سے واضح ہوتا ہے کہ جب جرمن انٹورپ کے " ولہن " نامی قلعه پر قابض ہوگئے تو آب رسانی کے اُن کارخانوں کو برباد کردیا ' جنکے ذریعه بلجین گورنمنٹ جرمن فوجوں کو تسخیر انٹورپ میں ناکام رکھنے کی مدعی تھی !

ایک نامه نگار کا بیان ہے کہ پنجشنبه کے دن تیل کے ۵۰ خزانوں میں آگ لگی ہوئی تھی - وسط شب کو معلوم ہوتا تھا کہ سارا شہر آتشکدہ بن گیا ہے !

(امید باطل)

مورننگ پوسٹ کے نام ایک مراسلت میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ۲ - اکتوبر کو بلجینوں نے مجبور ہوکر شہر حواله کردینے کا فیصله کیا - مگر ۳ - اکتوبر کو برٹش کمک کے پہنچنے سے مژدہ سے انکی شکسته ہمتیں پھر بندہ گئیں - برٹش بحری دسته انگلستان سے تمام شب سفر کرکے ۲ - اکتوبر کو انٹورپ وارد ہوا اور فوراً اس مقام پر جہاں سخت ترین جنگ ہورہی تھی متعین ہوگیا - اسپر کمکی سپاہ کے جنگ کا بہت زیادہ زور پڑا اور دشمن کی سخت ترین آتش فشانی کا ہدف بن گیا - بالاخر اُسے مراجعت کرنی پڑی "

(جرمن نشانه بازونکا کمال)

برٹش صفوف میں جرمن توپوں کے گولے ایسی صحت سے آ کر پڑتے تھے جس سے صاف منکشف ہوتا تھا کہ جاسوسوں نے بتا دیا تھا که برٹش بحری بریگیڈ کدھر ہیں؟ ۵ - اکتوبر کو جب دشمن کے پیدل لشکر نے حمله کیا تو وہ ہولناک آتش فشانی سے پسپا کیا گیا - جرمنوں نے وحشیانه طور پر انگریزوں کو گولوں کا ہدف بنایا جنکے پاس مقابله کے لیے ناکافی توپ خانه تھا - جب برٹش کمکی سپاہ کے انٹورپ پہنچ جانے کی خبر مشتہر ہوئی تو انٹورپ میں مسرت و اعتماد کی عام لہر دوڑ گئی - لوگ بازاروں میں مجتمع ہوکر چیرز دینے لگے - گورنمنٹ نے تبادله دار الحکومت کا عمل در آمد ملتوی کردیا - ۴ - اکتوبر تک خوشی و مسرت کا ایسا ہی عالم رہا - اُس روز جرمنوں کے حملے تھم جانے سے گرجوں میں لوگوں کا بہت بڑا ہجوم مجتمع ہوگیا تھا -

تکمیل فتح بلجیم

سقوط انٹورپ

(اجمال تاریخی)

۱۶ - ویں صدی کے آغاز میں انٹورپ دنیا کا عظیم الشان تجارتی صدر مقام تھا - سنہ ۱۵۷۶ع میں جب اسپینی سپاہیوں نے اسپر قبضہ کیا تو ۸۰۰۰ آدمی مار ڈالے گئے ' اور ایوان شہر (city hall) اور تقریباً ایک ہزار مکانات جلادیے گئے - اس واقعہ کے ساتھہ ہی برما ڈیوک کے یورش نے جو سنہ ۱۵۸۵ میں ہوئی ' انٹورپ کو قعر مذلت میں گرا دیا -

سنہ ۱۷۹۴ سے سنہ ۱۸۱۴ تک جبکہ یہ فرانس کے زیر حکومت تھا ' نپولین نے اس سے ایک تجارتی منڈی اور فوجی مرکز کا کام لینا چاہا - سنہ ۱۸۱۵ع میں ہوالینڈ اور بلجیم کا باہمی اتحاد انٹورپ کے لیے نہایت مفید ہوا - سنہ ۱۸۳۰ میں جب انقلاب پسندوں نے اسے فتح کیا تو ڈچ کمانڈر جنرل چسنی نے قلعہ کی طرف مراجعت کی اور گولہ باری شروع کردی - اس حادثہ سے اسکا اسلحہ خانہ برباد ہوگیا - سنہ ۱۸۳۲ میں ۵۰۰۰۰ فرانسیسی زیر کمان مارشل گیرارڈ انٹورپ پر حملہ آور ہوے - فرانسیسی ارٹیلری نے اسکے رہے سہے اندرونی مقامات کو بھی تباہ کرڈالا - اسکے بعد یہ شہر بلجین گورنمنٹ کے حوالے کیا گیا اور سنہ ۱۸۳۹ کے صلحنامہ کے مطابق موجودہ زمانۂ جنگ تک بلجین ہی کے قبضہ میں رہا -

(استحکامات انٹورپ)

اینٹورپ کے قلعوں کے استحکامات کے متعلق مقامی معاصر (اسٹینڈسمین) نے مندرجہ ذیل لفظوں میں ماہرین جنگ کی راے نقل کی تھی :

" ماہرین جنگ کا بیان ہے کہ انٹورپ کے قلعے اسدرجہ مضبوط و مستحکم ہیں کہ دشمن کا یہانتک پہونچنا بالکل ناممکن ہے - اُن استحکامات کے اعتبار سے جو سنہ ۱۹۰۸ میں بسرعت تمام پورے کیے گئے ' اسکو یورپ کے بہترین قلعہ بند مقامات میں شمار کیا جاسکتا ہے ' اور دریا سے جو تعلق اسے حاصل ہے اور جس آسانی سے اسکے اندر رسد وغیرہ پہونچ سکتی ہے ' اس کے لحاظ سے تو اسے بالکل ہی نا قابل تسخیر ہونا چاہیے -

جرمنی نے اگر اسپر قبضہ کرلیا تو اپنے وزنی توپوں اور ترقی یافتہ قلعہ بندیوں سے انٹورپ کو مدافعت کا ایک قوی ترین مقام بنا لیگی "

اسی طرح لندن ٹائمز نے اسکے متعلق حسب ذیل لفظوں میں ماہرین جنگ کا بیان شائع کیا تھا :

"بلجین سپاہ کا برسلز سے انٹورپ کو مراجعت کرنا عین فوجی مصالح و تجویز کے مطابق ہے ' کیونکہ انٹورپ قلعہ بندیوں سے عملاً نا ممکن التسخیر بنگیا ہے - ہمیشہ سے یہ خیال تھا کہ اگر کبھی کوئی طاقت بلجیم کی بے تعلقی میں مخل ہوگی ' تو اسوقت بہ صورت مراجعت انٹورپ جالے پناہ کا کام دے سکیگا - اندازہ کیا گیا ہے کہ انٹورپ کے قرار واقعی معاصرہ کے غرض سے ۲۰۶۰۰۰ سپاہ کی ضرورت ہے -

انٹورپ اور اس کا نواح بیس سے زیادہ قلعوں سے محفوظ ہے - یہ قلعے مشہور فوجی انجینیر جنرل برلیالموٹ کے نقشہ کے مطابق تعمیر کیے گئے ہیں - اسی نے لیژ اور نامور کے حفاظتی قلعوں کا بھی نقشہ تجویز کیا تھا - قلعہ ھاے مذکورہ ان تمام سڑکوں کی جو انٹورپ کو جاتی ہیں محافظت کرتے ہیں - قلعہ بند علاقے کا رقبہ ساٹھہ میل سے زیادہ ہے -

قلعے کنکریٹ کے بنے ہوے ہیں اور ہوائٹزر توپوں سے جو فولادی گنبدوں میں ہیں ' نیز جلد چلنے اور غالب ہونیوالی توپوں سے مسلح ہیں - مستقل حفاظتی سامان ' وسیع میدانی توپخانوں ' پیدل سپاہ کی خندقوں ' اور خاردار تاروں کے دائروں سے مرکب ہے -

انٹورپ کے گرد و نواح کی سر زمین کی قدرتی نوعیت بھی دفاع کی مزید ہے - اس کے بہت بڑے رقبہ کو پانی بھر کر دشمن کیلیے ناقابل گذر بنا دیا جا سکتا ہے - بقول سٹنڈرڈ اینٹورپ کو صحیح معنوں میں کبھی بھی محصور نہیں کیا جاسکتا - کیونکہ شمال و شمال مشرق میں اوسکی حد ڈچ سرحد سے ملتی ہے - اسلیے انٹورپ کا یہ پہلو ڈچ (ہالینڈ) کی رضا مندی کے بغیر بند و مسدود نہیں کیا جاسکتا ' اور ہولینڈ اپنے علاقہ سے معاصرہ کی اجازت نہ دیگا - نیز شلٹ کے ساحل بحری سے بھی محافظین انٹورپ کو فایدہ اٹھانے سے روکا نہیں جاسکتا - جب تک برٹش بیڑہ بحر سمندروں پر حکمراں ہے اہل انٹورپ بحری جانب سے بخوبی متمتع ہو سکتے ہیں - پس انٹورپ کے لوگوں کو فاقہ کشی سے اطاعت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ' اور انہیں اپنے کھلے ہوے راستوں بالخصوص ساحل بحر کی جانب سے کافی آذوقہ اور سامان جنگ پہنچتے رہنے کا یقین ہے "

(انٹورپ کیلیے انگریزی بحری مہم)

لندن کی امارت بحریہ اطلاع دیتی ہے کہ بلجین گورنمنٹ کی درخواست پر ایک بحری فوج اور دو بحری بریگیڈ مع چند بھاری توپوں کے انٹورپ کی مدافعت کیلیے بھیجے گئے - ۵ - اکتوبر کی رات تک بلجین فوج اور انگریزی بریگیڈ نے نہر " نیتھی " کی پوری طرح مدافعت کی ' مگر منگل کی صبح کو بلجین فوجیں جو بحری فوج کے دھنی جانب تھیں ' مراجعت پر مجبور کی گئیں ' اور جملہ مدافعین قلعوں کے اندر واپس چلے آئے - بلجین افواج کے اس مراجعت نے دشمن کو شہر کی گولہ باری پر آور دلیر کردیا - سرکاری بیان یہ ہے کہ خندقوں کی حفاظت میں انگریزی نقصانات ۳۰۰ سے کسی قدر کم ہوے ' حالانکہ سپاہیونکا مجموعی میزان آٹھہ ہزار ہے -

(جرمنی کا بیان)

مشہور جرمن اخبار " برلینز ٹیجی لیٹ " لکھتا ہے :

" جب بلجین کے دلوں میں چند شرائط کے ساتھہ انٹورپ لی حوالگی کا خیال پیدا ہو رہا تھا تا کہ تباہی و بربادی کا سامنا نہو ' تو یہ انگلستان ہی ہے جس نے حاکمانہ امتناع کی آواز بلند کی اور سب لوگوں کو اسکے منظور کرلینے پر مجبور کیا - حتی کہ بلجیم کا غریب بادشاہ بھی اسکو نا منظور نہ کر سکا !

جاء الحق و زهق الباطل، ان الباطل کان زهوقا !

مسئلۂ البانیا

پرنس برہان الدین خلف اکبر سلطان عبدالحمید خاں ثانی جنکے شاہ البانیا ہونے کا حریت خواہان البانیا نے اعلان کیا -

پرنس ویڈ کو دول یورپ نے جبراً شاہ البانیا قرار دینا چاہا لیکن بالآخر نا کام و نا مراد ہوکر اسے بھاگنا پڑا
فما استطاعوا من قیام و ما کانوا منتصرین ! یہ اُس موقعہ کی تصویر ہے جب رات کے وقت پرنس
ویڈ کشتی میں سوار ہوکر بھاگ رہا ہے - قاتلہ اللہ !

مشہور البانی ملت فروش اسد پاشا جو آخری واقعہ کے بعد اٹلی میں نظر بند تھا' لیکن آخری تار برقی سے
معلوم ہوتا ہے کہ اب البانیا میں پھر پہنچ گیا ہے اور اپنے تئیں مفروضہ جمہوریت
البانیا کا رئیس ظاہر کیا ہے - ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا !

(انگریزي بحري مہم کي ناکامي)

انگریزي امارت بحریه کا بیان ہے کہ "پنجشنبه کو دشمن همارے خط مراسلات پر جو " لرکیر" کے نزدیک ہے ' حمله آور هوا - اس جگهه بلجین نہایت استقلال سے دشمن کا مقابله کرتے رہے' لیکن دشمن کي کثرت تعداد نے انکو مراجعت پر مجبور کردیا-" مراجعت ایک بلیغ لفظ ہے - عام بول چال میں اسکي جگه " فرار" کا لفظ بولا جاتا ہے - اور یہي زیاده عام فہم ہے -

شب کے وقت تین انگریزي بحري بریگیڈ " سینٹ کیلي" کي طرف روانه هوے - ان بریگیڈوں میں سے دو صحیح و سالم وسٹنڈ پهونچ گئے' مگر پہلي بریگیڈ کے اکثر حصے کو جرمن حمله نے اوسٹنڈ نہیں پهونچنے دیا اور اسکو دو حصوں میں منتشر کردیا - غالباً اسکے یه معني هونگے که وه دو حصوں میں منتشر هوکر مجبور به فرار هوے - اس بریگیڈ کا بڑا حصه جس میں ۲ هزار افسر اور سپاه تھے ' هوالینڈ میں "هسلیٹ" کے نزدیک داخل هوا - هوالینڈ کے غیر طرفدار هونیکي وجه سے انلوگوں کو اپنے تمام اسلحه رکھدینا پڑے -

لندن کا تار ہے کہ انگریزي فوج اور بلجین فوج کینگ البرٹ (شاه بلجیم) کے همراه اوسٹنڈ پهونچ گئي ہے - فوج کے ایک حصے پر بھي " فوج " کا اطلاق هوسکتا ہے - اسلیے انگریزي فوج کے پهنچنے سے مقصود محض اسکے ایک بقیة السیف حصے کا پهنچ جانا هوگا -

جرمن کمیونک کا بیان ہے کہ قبل اسکے که جرمن انٹورپ میں داخل هوں' انگریزي اور بلجین فوجوں نے شہر کو خالي کردیا تھا - انگریزي فوج ابتدا سے جو عقلمندي حفظ جان و نفس کیلیے ظاهر کررهي ہے' اسکا اقتضا بھي یہي ہے کہ اس نے مقابلے کے ناعاقبت اندیشانه خیال پر طریق فرار کے حفظ و صیانت کو ترجیح دي هوگي !

مفرورین جنگ کا بیان ہے کہ شاه بلجیم اپنے هاتهه کو سلنگ (پٹي جو زخمي عضو کے سہارے کیلیے گلے میں ڈالي جاتي ہے) میں رکھے رهتا ہے - اس سے معلوم هوتا ہے کہ خود اسے بھي کوئي زخم پهنچا ہے - علاوه ان زخموں کے جنسے اسکا دل چور چور ہے !

لندن کا تار ہے کہ ملکه بلجیم لندن پهونچ گئي هیں -

(مفرورین انٹورپ)

ڈچ سرحد کي طرف مفرورین جنگ بکثرت بهاگ رہے هیں -

لندن کا تار ہے کہ انٹورپ میں دو اسٹیمر اوسٹنڈ جانے کیلیے تیار تھے - ان اسٹیمروں میں ۱۶ سو مسافروں کي جگه تھي لیکن مفرورین جنگ کي تعداد دس هزار تک پهونچ گئي - چهوٹي کشتیوں کے کنارے کي طرف بھي بهاگ نے والوں کا کافي هجوم تها - کل شام کو (۹ - اکتوبر کو) بهي ایک گاڑي لندن پهونچي ہے جو مصیبت زدگان جنگ سے بهري هوئي تهي -

(جرمن اعلان)

امسٹرڈم کا تار ہے کہ جرمن اسٹاف نے اعلان کیا ہے کہ انٹورپ کے تمام چهوٹے قلعوں پر جرمن قابض هوگئے هیں -

لندن کا تار ہے کہ مورننگ پوسٹ کو قابل وثوق ذرایع سے خبر ملي ہے کہ انٹورپ ساقط هوگیا اگرچه بلجین وزیر اسکي تصدیق نہیں کرتا - لیکن کسي مقام کے سقوط کے لیے اسکا ساقط هو جانا کافي ہے - تصدیق کي همیں چنداں احتیاج نہیں -

امسٹرڈم کا تار ہے کہ انٹورپ کي حوالگي کے جلسے شریف شہر کي رهنمائي میں هوے - قیدیوں کے شمار کا تخمینه نہیں کیا جاسکتا - جرمنوں نے بیشمار رسد اور سامان جنگ پر قبضه کرلیا ہے -

(اهل شہر کے لیے اعلان)

کمانڈر جنرل بسیلر نے انٹورپ میں داخل هوکر اهل شہر کے نام یه اعلان شائع کیا :

" اگر تم مخالفت سے باز رہے تو تمهارا مال و اسباب چهوڑ دیا جائیگا - ورنه تمام مخالفین کو قانون جنگ کے متعلق سزا دي جائیگي اور خود تم هي اپنے خوبصورت شہر کے برباد کیے جانے کا باعث هوگے "

(جرمن سلوک و حسن معاملة)

لندن کا تار ہے :

" امسٹرڈم کي خبروں سے واضح هوتا ہے کہ انٹورپ میں ڈچ سرحد کي طرف ایک اشتہار شائع کیا گیا ہے - اس میں مفرورین جنگ کو شہر میں واپس آجانے کي دعوت دي ہے ' اور یقین دلایا ہے کہ انکے مال و اسباب کو اس وقت تک کسي قسم کا کوئی نقصان نہیں پهونچایا جائیگا ' جبتک که وه دشمني سے باز رهینگے - دکاندار خصوصیت کے ساتهه بلائے جا رہے هیں اور انکو یه دهمکي بهي دي گئي ہے کہ عدم تعمیل کي حالت میں سخت سزا دي جائیگي - اس اشتہار پر شرفاء شہر اور جرمن کمانڈر کے دستخط هیں -

جرمن حکام کا بیان ہے کہ " ۳۶۵۰۰ بلجین جو تسخیر انٹورپ سے پہلے بهاگ گئے تھے' اب واپس آ گئے هیں" اس سے معلوم هوتا ہے کہ بہت جلد شہر مکرر آباد هوجائیگا - اور فاتحوں کا سلوک نہایت شریفانه ہے -

ٹائمس کا نامه نگار لکھتا ہے :

" جرمن افسر نہایت خلیق هیں - انکا اخلاق اس قدر وسیع ہے کہ راهگیروں کے ساتهه بهي شریفانه سلام و کلام سے پیش آتے هیں "

لیکن کیا یه وهي جرمن هیں جو کل تک وحشي ' درندے ' خوفناک ' شیطان سیرت ' اور بے ننگ و ناموس تھے ؟ انکم لفي قول مختلف !

غالباً لندن کے اس تار کے مطابق که " کچهه دنوں تک انٹورپ کي بربادیوں کي داستانوں پر پرده پڑا رهیگا " ابتک نامنہاد جرمن وحشت کاریوں کی کوئي خبر نہیں آئي ہے !

(انگریزي نقصانات)

سول اینڈ ملیٹري گزٹ کا ایک تار جو ۱۴ کو لندن سے موصول هوا ہے مظہر ہے :

" امارت بحریه کا بیان ہے کہ انٹورپ کي مدافعت میں انگریزي بحري فوج کا ایک میجر مارا گیا اور چار افسر زخمي هوے - کل ۱۳ زخمي انٹورپ سے " ڈوور" (انگلستان) پهونچ گئے هیں "

مورننگ پوسٹ زخمیوں کي تعداد ۲۰۰ لکهتا ہے اور رقمطراز ہے کہ ان لوگوں کو بڑي توپوں کے نه پهونچنے کا افسوس ہے - بحري توپیں بھي بہت دیر میں پهونچیں اور چڑهائي نه جاسکیں -

بہرحال انگریزي فوج کا جسقدر بھي نقصان بیان کیا جاتا ہے' یه محض توپوں وغیره کي اتفاقي بد نظمي کا نتیجه هوگا - ورنه ایک ایسي هشیار اور عقلمند فوج جو مقابله کی جگهه همت آنے کو همیشه ترجیح دیا کرتي ہے' لازمي طور پر همیشه محفوظ هي رهیگي !

بلجین کی کل آبادي کا تخمینه ۷ ملین یعني ۷۰ لاکھ کیا گیا ہے - مفرورین جنگ جو انگلستان یا هوالینڈ پهونچے هیں ' انکي تعداد کا تخمینه ڈیڑه ملین یعنی ۱۵ لاکهه ہے -

بلجین اور انگریزي مفرورین جنگ جو هوالینڈ گئے هیں انکي تعداد ۲۲۰۰۰ بیان کي جاتي ہے -

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

مقام هاڈرسن میں مفرور بلجین سپاہیوں کا پڑاؤ ' جرمن فوج کی واپسی کے بعد !

بلجین سپاہ کا ایک گروہ جنگ سے پہلے آرام کررہا ہے - یہ راحت کی آخری گھڑیاں تھیں جو اس بدبخت قوم کو نصیب ہوئیں !

و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون !

فرانسیسی توپخانے کا ایک منظر جو دشمن پر گولہ باری کررہا ہے !

اسراء جنگ یورپ ! زندانیان رنگون و کلکتہ ! !

ہندوستان کے جرمن قیدی باشندگان رنگون جو ۶ ستمبر کو کلکتہ لائے گئے

رنگون کے جہاز ران جرمن جو جنگ کے بعد قید ہو کر کلکتہ لائے گئے

جرمن قیدیوں کو کلکتہ جیل میں شمار کیا جا رہا ہے !

[اشتہار بقیہ صفحہ تیسرے ۲]

هالي ماس فانسي - ليڈيز و جنٹس،
ريسٹ واچ - اصلي - قیمت دس روپیہ رعایتي
تین روپیہ چودہ آنہ

سلور کیس - ۴ روپیہ چودہ آنہ -
اے اچھي چیز - چھہ روپیہ -
نیکل سلور کیس - انامسل ڈائل -
ایک چھوٹے کي اسکراپ مفت دیجاتي
ھے -

بي - اس - ایمدي - اینڈ کمپني نمبر ۱-۳۶ - دھرمتلہ اسٹریٹ

ھندوستاني دوا خانہ دھلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ھے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ھے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتی ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ : ام. ھندوستانی دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ہی کارخانہ ھے -

فہرست ادویہ مفت (خط لکھیے)

منیجر ھندوستانی دوا خانہ دھلی

ترجمہ تفسیر کبیر اردو

—:O:—

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیہ کی تفسیر جس درجہ کي کتاب ھے' اسکا اندازہ ارباب فن ھي خوب کرسکتے ھیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتی تو صدھا مباحث و مطالب علمیہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کي راے ھے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمہ ھے"

لکھائی اور چھپائي بھي بہترین درجہ کی ھے - … اس کے کچھہ نسخے دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی - بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸ آنہ کردي گئي ھے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلی درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائي کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ھے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب' شام' فلسطین' مصر' عراق' وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروری حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے ھیں - فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکي افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کی دلی تائید کی' کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ھیں اور پھر بیس ہاف ٹون عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ھیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن بکسلر و پبلشر شرافت اسلام پریس کنٹونمنٹ بنگلور

بیوٹیز اف اسلام

اسلام کی خوبیوں پر دیگر مذاھب کے احباب کی گرانقدر رائیوں کا مجموعہ -

ھر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخہ ضرور رکھنا چاھیے

سنہری جلد - عمدہ چھپائي - قیمت صرف ۸ آنہ -

المشتہر: نور لائبریری - ۱۳/۱ سدرلینڈ لین - کلکتہ

خالص اصلی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنیہ و مصر

ترکی ٹوپی - ھر قسم کی ملائم و چمکیلی اسقدر دار' ھر رنگ و ھر سائز کی مبلغ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک کی قیمت کا موجود ھے' کلپاک - انور پاشا ٹوپی - حاجی سبز دھی و سیاہ رنگ کی قیمت ۴ روپیہ و تین روپیہ آٹھہ آنہ -

خادم قوم - ایس - ایف - چشتي اینڈ کمپني دھلی
سول ایجنٹ براے ھندوستان
فبریقہ ھرکہ - ھاماونی - معمورلانی - قسطنطنیہ فبریقہ مشدل
ایجپشین - قمی تاربوش - قاہرہ مصر

اجتماعات حربیہ برطانیہ و سرویا !

نیو سکاٹ لینڈ میں والنٹیروں کا ہجوم

پورٹ سموتھہ (ساحل برطانیہ) میں جنگي اجتماع

بلغراد (پایہ تخت سرویا) میں قومي جوش و خروش اور عام جنگي اجتماعات کا ایک منظر !

لندن کا ایک تاریخي اجتماع احزاب و اتحاد عموم ملت !

پارلیمنٹ کے دروازے پر ہزارہا لوگ جمع ہوگئے ہیں - کچھہ دیر کے بعد مسٹر ایسکویتھہ اپني مشہور پہلي تقریر جنگ کرنے والے ہیں - اسي مجمع میں تمام پارٹیوں نے اپنے اختلافات کے التوا کا اعلان کیا اور مشہور السٹرسٹ لیڈر کارسن نے کہ بیروني دشمن کے مقابلے کیلیے ہم سب ایک ہیں -

مفت　　مفت　　مفت

ایک عجیب غریب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - امیاب

۲۱ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ -

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس - مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ ارکسیڈ ایزق اسٹیل کیس - ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سلور کیس ۲ روپیہ عمدہ سلور کیس ۲ روپیہ ۸ آنہ سنہرا کیس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

۱۴ قیرٹ ہنٹنگ واچ

جولڈ انجن ٹرنڈ کیس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے -

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

۱۴ قیرٹ رولڈ دولڈرر یڈا لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی قابل تعریف -

قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل رولڈ کیس ۲ روپیہ -

موٹر ریگولیٹ لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چسال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنٹرش ہیڈنگ واچ -

(گارنٹی ۲ سال)

نکل ہنٹنگ - سائز ۱۹ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - موتی، سوئیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ اسٹرپ واچ

گارنٹی پانچ سال

نہایت عمدہ قسم ۵ روپیہ چار آنہ -

خاصکر ڈاکٹروں اور دائیوں کیلیے یہ گھڑی ایک سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصل ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

دی انڈیا واچ

گارنٹی پانچ سال

بلکل نئے فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا کی دس فانسی سکنڈ ھنڈ سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصل دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ -

فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

گارنٹی چھ سال

۱۴ قیرٹ گولڈ واچ

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس - دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

گارنٹی پانچ سال

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت - سچا وقت دینے والی بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمبی جنٹس سائز - ۲۸ روپیہ

بی - اس - ننکمی - اینڈ کمپنی نمبر ۱۰۳۲ - دھرمتلہ کلکتہ

مفت　　　　مفت　　　　مفت

ایک عجیب مزہ ۔

اصلی چیزیں ۔ کم قیمت ۔ لاثانی ۔ کفایت
اصل سے آدھی اور آدھی سے چوتھائی قیمت

۳۱ اکتوبر تک

نوٹ ۔ اس بات پر غور کیجیئے کہ ہر گھڑی کے ساتھ ایک چیز بطور تحفہ کے دی جاتی ہے اسطرح کہ
ایک گھڑی کے خریدار کو ایک جرمن سلور چین مفت
دو گھڑی کے خریدار کو ایک رولڈ گولڈ (سونا) چین مفت
تین گھڑی کے خریدار کو ایک جوڑا الکٹرک گولڈ پلیٹڈ سلف کلوزنگ اسپرنگ برسلٹ مفت !!
اگر آپکو گھڑی پسند نہ آئے تو قیمت واپس دیجائیگی

اسپرنگ برسلٹ واچ

(گارنٹی ۴ سال)

رولڈ گولڈ ۔ گول شکل بہت دیدہ زیب آپ لوگ ۲۵ سیکڑے زیادہ فائدہ اٹھاوینگے اگر آپ ایک فرمایش بھی بھیجیں

ٹھیک نقشہ کے مطابق سچے وقت دینے والی قیمت اصلی ۱۰ روپیہ ۔ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۔

۳۲ پہلو والا	۹ روپیہ
اسکوائر شکل	۹ روپیہ
ہارٹ شکل	۹ روپیہ
ہشت پہل	۹ روپیہ

نئی وضع کا اسکوائر رسٹ واچ

(گارنٹی ۵ سال)

اس قسم کی گھڑیاں ابھی ابھی ہندوستان میں آئی ہیں ۔ نہایت فیشن ایبل لیڈیز اور جنٹلمین کثرت سے استعمال کرتے ہیں مضبوط کیس نکل کیس فینسی ڈائل ۔ عمدہ وقت دینے والی ۔ ٹھیک تصویر کے مطابق ۔

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ ۔ رعایتی قیمت ۶ روپیہ ۔ آٹھ آنہ اور کسیڈائز ڈاسٹیل کیس ۷ روپیہ آٹھ آنہ ۔

سلور کیس	۹ روپیہ ۴ آنہ
مادر آف پرل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

یہ گھڑی مع چمڑہ اور باکس کے ملیگی

فلیٹ لیور واچ

(گارنٹی ۵ سال)

نکل کیس ۔ کھلا ڈھکنا ۔ سائز ۱۸ ۔ سکنڈ کی سوئی کے شامل ایلس چابی پتھر ۳ عدد ڈائل میڈل کے ۔ اسپاٹ کے سوئی سادہ کیس اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی ۴ روپیہ ۴ آنہ

نئی تبدیلی ببرل رسٹ لٹ واچ ۔

(گارنٹی ۵ سال)

یہ رسٹ لٹ واچ بہت عمدہ ہے دیکھنے میں نہایت خوبصورت فینسی سوئیاں سچا وقت دینے والی اور جدید فیشن کا ٹھیک نقشہ کے مطابق ۔

قیمت اصلی ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۔

نکل کیس	۷ روپیہ ۴ آنہ
سنہری کیس	۶ روپیہ ۱۴ آنہ
سیاہ اوکسیڈائزڈ کیس	۶ روپیہ ۸ آنہ
فالن مل کیس	۹ روپیہ ۸ آنہ

انگلش ہنٹنگ واچ

(گارنٹی ۶ سال)

وائٹ میٹل ہنٹنگ ۱۶ سائز ۔ کی وائنڈنگ ہاف پلیٹ ۔ گولڈ گلٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ ۔ ایک نہایت خوبصورت گھڑی ۔

اصلی قیمت ۱۵ روپیہ ۔ رعایتی ۵ روپیہ ۸ آنہ ۔ ہاف ہنٹنگ ۔ چھ روپیہ آٹھ آنہ ۔

انیگما واچ

(گارنٹی ۵ سال)

پتلی چپٹی شکل کی گھڑی جنٹلمین سائز ۔ پتھر ۲ عدد دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور سچ وقت دینے والی ۔

اصلی قیمت ۸ روپیہ ۔ رعایتی ۴ روپیہ ۸ آنہ ۔

بی ۔ اس ۔ نندی ۔ اینڈ کمپنی نمبر ۱ ۔ ۳۶ ۔ بہرمتلہ کلکتہ

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قـران مجید کے کـلام الہي ہونے کے متعلق آجتـک جس قدر دلائل قائم ایسے کئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغـہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کی گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کـلام الہي ہونے کي دو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانـہ میں جبکہ ہر طـرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قـابل قـدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سـہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغـذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمـــیٰ ! نعمت عظمـــیٰ !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجری کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لاجواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے -- اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاهیـــر الاسلام ! مشاهیـــر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغویین منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو دي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے' جسے موسیو دي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیو دي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہو گئي ہے - موسیو دي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمـدن هنـد ! تمـدن هنـد ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہو گئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائي چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائي گئي ہے' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ (۹) فضان ایران - مارکن شوسٹر کي مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب - عربي فارسي میں بھي اس فن کي ایسي جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پرو ڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سرڈبلیو - ایم ریننگن کي کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ الدین حصہ دوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکۂ مذہب و سائنس - ڈریپر کي مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامي - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر القاري ترجمہ صحیح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتي ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

تاریخ ہندوستان

— • —

آثار مطبوعات قدیمۂ ہند

— • —

ترجمہ فارسی " ہسٹری آف انڈیا " مصنفہ مسٹر جان مار
مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ۱۸۵۹

(۱) ہندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ہیں ان میں مسٹر سی - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ لارڈ ہارڈنگ کے زمانے میں مولوی عبد الرحیم گورکھپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اہتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھہ نسخے فروخت ہوے اور کچھہ گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت اسکی نہ ہوئی -

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - بہتر سے بہتر نمونہ اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئی ہے تو یہی ہے - کاغذ بھی نہایت اعلی درجہ کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلی کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم ہوئی ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیہ - ۸ آنہ - غیر مجلد ۳ - روپیہ -
تمام درخواستیں : " مینیجر الہلال کلکتہ " کے نام آئیں -

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کی زندہ تصویر دیکھنی منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس مرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Corstantinople - استامبول

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو بنگلہ گجراتی اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

مینیجر

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بو علی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۴] حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سہروردی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام جعفر ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۳ آنہ رعایتی ۱ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] بلہ معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۲ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۵ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۴۰) ارمی عثمان پاشا شیر پلونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یکجا خرید کرنیسے صرف ۳ روپیہ ۸ آنہ - (۴۰) پنجاب کے اولیائے کرام کے حالات ۱۲ آنہ رعایتی ۶ آنہ (۴۱) آئینہ خدا شناسی تصوف کی مشہور اور نادر کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ آنہ رعایتی ۶ آنہ [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ آنہ رعایتی ۳ آنہ - طلب دہلی کی قیمت میں ایک رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ پر تصوف کی لا جواب کتاب ۱ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو ہر مکان چشتیہ اہل بہشت کے مشہور خلیفوں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکی سینہ بہ سینہ اور صدری ہدایت کے جو انکی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور ... خریداران کے جو نسخوں کی تصدیق کی ہے انکی ... ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] المعروف اس نامراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) اکاش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ [۱۵] اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جست بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول رکھوا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ ــ منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلی کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماری اور کھانسی و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور والل کمپاؤنڈ" یعنی ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلی کے تیل سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے -

ایک بڑی خرابی مچھلی کے تیلوں میں یہ ہے کہ اس سے اکثر لوگوں کو متلی پیدا ہوتی ہے اور کبھی کم مقدار کا ایک خوراک بھی کھانا ناممکن ہو جاتا ہے

واٹر بری کی کمپاؤنڈ یعنی مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ناروے ملک کی "کاڈ" مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ایکسٹراکٹ" و "ہائپو فاسفائٹس" و "گلیسرن" و "ارومٹکس" (خوشبو دار چیزیں) اور پھیکے "کریوسوٹ" اور "گوئیا کول" کے ساتھ ملانے سے یہ مشکل حل ہو جاتی ہے - کیونکہ "کاڈ لیور والل" کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اسکی بدمزگی دور ہوگئی ہے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ہے اور اس سے پھرتی اور خوشحالی ہوتی ہے مگر یہ مرکب دوا "کاڈ لیور والل" کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتی ہے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ہیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروری ہو - اور اگر تمہاری طاقت زائل ہو رہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کی کھانسی ہوگئی ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کی طاقت اور اعضائے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاہتے ہو تو ضرور واٹر بری کا مرکب "کاڈ لیور والل" استعمال کرو - اور یہہ اون تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں کہیں بہتر ہے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ہی اچھی ہے - یہ دوا پانی و دودھ وغیرہ کے ساتھ گھلجاتی ہے اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ہیں - نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ہے - قیمت بڑی بوتل تین روپیہ اور چھوٹی بوتل ڈیڑھ روپیہ -

"واٹر بری" کا نام یاد رکھیے

یہہ سب دوا نیچے لکھے ہوئے پتہ پر ملتی ہے :-

ایچ - ایس - عبد الغنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین
الہلال
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت ۸ ـ آنہ

"كتاب مرقوم يشهده المقربون" (٨٣ : ١٩)
في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

گاه گاہے بازخوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(١) " الہــلال " تمام عالم اسلامی میں پہــلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوة دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ ' اور وحدة ملۂ امة مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بالکل علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجتہدانہ و مجاہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و مخالف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' متذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ایسے ہیں جن میں ایک ملی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(٧) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے ' ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(٩) با این ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

Address:—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر - ۱۸ | کلکتہ : چہار شنبہ - ۸ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ھجری | جلد ۵
Calcutta : Wednesday, October, 28. 1914.

قطــرات اشــک

درکار ماست نالہ و ما در ھواے او
پروانۂ چراغ مزار خودیم ما

(عــذر گنــاہ)

(۱) گناہ کی جس معذرت کو " بد تر از گناہ " کہا گیا ہے ' وغالبا وھی معذرت ہے جسکی سوء اتفاق سے آجکل ھمیشہ الہلال کو ضرورت پیش آتی رھتی ہے - و عرفت ربی بفسخ العزائم - امسال ارادہ تھا کہ یوم الحج کے تذکار کی ایک خاص اشاعت مرتب کی جائیگی اور صوری و معنوی ' دونوں حیثیتوں سے اسکے لیے خاص اهتمامات ملحوظ رھینگے - چنانچہ باوجود ضیق وقت کے اسکا انتظام کیا گیا ' اور حسب معمول رسالہ کے آخری ابواب کے مقالات کمپوز ھوکر طیار ھوگئے - اب صرف باب التفسیر ' بصایر و حکم ' مقالۂ افتتاحیہ ' اور مباحث جنگ و شذرات باقی تھے - ان میں سے ھر چیز اگرچہ بظاھر " حج و عید " سے تعلق رکھتی تھی ' لیکن جیسا کہ اس عاجز کا طریق قدیم ہے ' فی الحقیقت سب کچھ وقت و موسم ھی کا افسانہ تھا وللہ در ما قال :

مقصد ہے ناز و غمزہ ' ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنۂ و خنجر کہے بغیر !

علی الخصوص مقالۂ افتتاحیہ جو " اسوۂ ابراھیمی " کے عنوان سے لکھنا تھا اور جو نہایت ھی اھم و ضروری مقاصد پر مبنی تھا - نیز باب التفسیر جسمیں آیۃ کریمۂ " و اذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن ' قال انی جاعلک للناس اماما ' قال و من ذریتی ؟ قال لا ینال عھدی الظالمین " کے متعلق بے شمار معارف و حکم قرآنیہ فیضان الہی سے پیش نظر تھے -

لیکن عین اتوار کے دن (کہ اسی دن سے ابتدا کے فارم مرتب ھونا شروع ھوتے ھیں) یکایک بخار اور عارضۂ ورم گلو کا ایک ساتھہ حملہ ھوا ' اور اسقدر شدید و اشد حملہ کہ اتوار کی شام سے دماغ بالکل معطل اور از کار رفتہ ھوگیا - ھر چند کوشش کی کہ کسی طرح کام جاری رکھہ سکوں مگر دماغ نے ھر بار صاف جواب دیا - بمشکل طیار شدہ فارموں کی آخری تصحیح و ترتیب میں کچھہ مدد کرسکا جو کسی نہ کسی طرح چھپ گئے ' اور اس وقت تک (کہ بدھ کا آفتاب غروب ھو چکا ہے) اپنے تئیں بالکل مجبور و معذور پاتا ھوں :

ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سئیۃ فمن نفسک -

(۲) جو قلبی تکلیف اور روحی صدمہ اسوقت میں محسوس کررھا ھوں ' اسکا صحیح اندازہ شاید ھی آپ کرسکیں - میرے گلے میں اسقدر شدید درد ہے کہ بغیر بھاپ کے آلے کی مدد کے بات نہیں کرسکتا ' تاھم یقین کیجیے کہ یہ درد اس ٹیس کے مقابلے میں کچھہ بھی نہیں ہے جو ھیجان و تموج افکار ' و ضیق صدر و حبس دماغ ' و عدم طاقت تحریر ' و اعلان افکار و جذبات سے میرے دل میں اٹھہ رھی ہے ' اور جسکے دور کرنے کیلیے کوئی آلہ میرے پاس نہیں ہے : یضیق صدری ولا ینطلق لسانی (۲۶ : ۱۲) سال بھر میں عالم اسلامی کیلیے یہ ایک ھی موقعہ تنبہ افکار ' و ایقاظ ھمم ' و تحریک قلوب ' و استقبال وجوہ ' و احیاء ارواح ' و ذھاب الی اللہ کا آتا ہے ' جو فی الحقیقت دین الہی کے تمام آمال و اعمال کا مرکز و محور ' اور حلقہ بگوشان ملت حنیفی کیلیے مبدء تجدد و انقلاب ہے - جبکہ خدا اور اسکے بندوں کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رھتا ' جبکہ اسکے حریم وصال کے دروازے کھل جاتے ھیں ' جبکہ اسکی رحمت و نصرت کے ملائکۂ مسومین ایک ایک مومن قانت اور مسلم مخلص کے دل کو ڈھونڈھتے ھیں ' اور اسے خدا کے طرف لوٹ آنے کی دعوت دیتے ھیں کہ :

یا عبادی الذی اسرفوا	اے میرے غافل بندو کہ تم نے عھد
علی انفسھم لا تقنطوا	عبودیت و نیاز کو توڑ کر خود اپنے اوپر
من رحمۃ اللہ ' ان اللہ	ظلم کیا ہے ' اللہ کی رحمت سے مایوس
یغفر الذنوب جمیعا -	نہو ! خواہ تمہاری بد اعمالیاں کیسی
انہ ھو الغفور الرحیم !	ھی سخت رھی ھوں ' با ایں ھمہ اگر

اب بھی توبۂ و انابت کا سر جھکا دو تو میں تمہارے تمام جرموں بخشدونگا کیونکہ میں بہت ھی بخشنے والا اور رحم فرما ھوں !

باز آ باز آ ' ھر آنچہ کردی باز آ !
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ !
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ !

اللہ اللہ ! ایسے وقت عظیم ' ایسے آوان سعید ' ایسے یوم اللہ الجلیل ' ایسے عھد الہی ' اور ایسے دور قبولیت و اجابت میں اپنی زبان کو بے قابو ' اپنے دماغ کو معطل ' اپنے نظام حواس کو درھم و برھم ' اور اپنے قلم خونفشاں کو اپنے دست نارسا کی رسائی سے دور پاتا ھوں اور مجبور ھوں !

ارید وصالہ ' و یرید قتلی !

حالانکہ یہ وقت تو وہ تھا کہ سال بھر کے ضبط و حبس کا معارضہ اسکے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک سکنڈ سے لیتا ' اور

آیندہ ضخیم و مصور نمبر ۱۱ - نومبر کو شائع ھوگا - بوجہ عید دومہاں کی اشاعت ملتوی رھیگی -

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمی خیزد

و وهبنا لهم من رحمتنا و جعلنا لهم لسان صدق علیا (۱۹ : ۵۰)

یه در اصل حقیقت اسلامي کي اُس عظیم الشان قرباني کي یادگار هے جو حضرة ابراهیم علیه السلام نے اپنے جذبات و محبت ماسوی الله کي اور حضرة اسماعیل نے اپنے جان و نفس کي ٹهیک اسي ریگستان میں کي تهی' اور جو تمام نسل ابراهیمي و اسماعیلي کي روحاني قرباني کے فدیه کے بعد قبول کر لیگئي که فی الحقیقت یهي فدیه " ذبح عظیم " تها :

فلما اسلما وتله للجبین ۔ وناديناه ان يا ابراهيم ۔ قد صدقت الرؤيا ' انا كذالك نجزي المحسنين' ان هذا لهو البلاء المبين' و فديناه بذبح عظيم ! (۳۷ : ۱۰۴)

اور جبکه حضرت ابراهیم و اسماعیل' دونوں پر اطاعت و فدویت اسلامي طاري هوگئي' اور حضرة ابراهیم نے جوش قرباني میں اپنے محبوب فرزند کو ماتهے کے بل گرادیا تاکه راه حق میں ذبح کرڈالیں تو اس وقت هم نے پکارا که اے ابراهیم بس کرو ! بلاشبه تم نے اپنے رویاء صادقه کو پورا کر دکهایا - هم اسي طرح ارباب حق و احسان کو انکي جاں فروشیوں اور قربانیوں کا صله دیا کرتے هیں' چنانچه هم نے یه قرباني اسطرح قبول کرلي که اسکے فدیے میں ایک بهت هي عظیم الشان اور دائمي قرباني قرار دیدي !

یه قرباني جسکا خون هرسال میدان منا میں جوش زن هوتا هے' اور یه ذبح عظیم جسکي هر مسلمان شوق و ذوق سے طیاري کرتا هے' فی الحقیقت اسلام کي حقیقت اعلی کي ایک تمثیل هے' جسکے پردے میں بتلایا گیا هے که ایمان بالله کا دار و مدار قرباني اور خون شهادت پر هے' اور جب تک یه مقام ذهاب الی الله اور جهاد في سبیل الله حاصل نهو' اس وقت تک کوئي هستي مومن و مسلم نهیں هو سکتي : قل ان کان اباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله و جهاد في سبیله فتربصوا حتی یاتي الله بامره و الله لا یهدي القوم الفسقین (۹ : ۲۴)

{ میثاق ابراهیمي }

اور پهر یه یوم الصبح کا طلوع درحقیقت اُس وعدۂ الهي اور عهد و میثاق رباني کي یادگار هے' جو حضرة ابراهیم سے " امة مسلمه " کي امامت و خلافت في الارض کے لیے خدا نے باندها تها :

و اذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال اني جاعلك للناس اماما - قال ومن ذریتي ؟ قال لا ینال عهدي الظالمین !

اور جبکه ابراهیم کو اسکے پروردگار نے حقیقت اسلامي کي قرباني اور معرفة دین فطري کي چند آزمایشوں میں ڈالا اور اس نے انهیں پورا کیا - یعني اپنے جگر گوشے کے گلے پر چهري رکهدي اور چاند اور سورج اور تمام مظاهر خلقت و مادیت سے منهه موڑ کر صرف دین فطري و الهي کي طرف متوجه هوگیا' تو اس وقت هم نے اسے بشارت دي که آج سے تمهیں انسانوں کي امامت و خلافت عطا کي جاتي هے - اسپر حضرة ابراهیم نے سوال کیا که " اور میري نسل کو بهي ؟ " فرمایا که " هاں مگر انکو نهیں جو همارے عهد و میثاق کي پورا نه کریں اور آگے ظالمانه توڑ ڈالیں ! "

چنانچه الله تعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا اور حضرة ابراهیم و اسماعیل کي نسل روحاني و جسماني کو دنیا کي امامت عطا فرمائي - پہلے اسکا ظهور بني اسرائیل کي خلافت و امامت کي صورت میں هوا' اور پهر جب یرو شلیم کا هیکل اور شام کے مرغزار اسکي محبت و اطاعت کے سزاوار نه رهے تو اس نے بني اسماعیل کي قربانگاه غرب اور وادي بطحا و یثرب کے ریگستانوں کو اپنے جلال و قدوسیت کا نشیمن بنایا :

ثم جعلناکم خلائف في الارض لننظر من بعدهم کیف تعملون ؟

اور پهر انکے بعد هم نے تمهیں زمین کي خلافت عطا کي تاکه دیکهیں که تمهارے اعمال کیسے هوتے هیں ؟

سو اے پیروان دین ابراهیمي ! و اے وابستگان نسل اسماعیلي ! " اني جاعلك للناس اماما " کا وعدہ بهي پورا هوچکا' اور " لا ینال عهدي الظالمین " کي وعید کي غمگیني و رسوائي بهي تم دیکهه چکے :

و صرفنا فیه من الوعید لعلهم یتقون او یحدث لهم ذکری ! (۲۰ : ۱۱۳)

اور هم نے قران حکیم میں اپني وعیدوں اور اسکے نتائج بیان کردیے تا که لوگ ڈریں یا اسکي وجه سے انکے دلوں میں عبرت و بصیرة پیدا هو !

یه یوم الصبح کا آفتاب هر سال اسلیے فاران کي چوٹیوں اور جبل رحمة کي وادیوں پر طلوع هوتا هے تاکه اس وعدہ و وعید کي یاد تازه کرے' اور اُس " امة مسلمه " کو میثاق الهي یاد دلاے جسکا ظهور اسي بیابان حجاز کي دعاؤں سے هوا تها -

(۸) پس وه دن آ گیا اور خدا کي رحمتوں اور برکتوں کي سب سے بڑي گهڑي تمهارے سامنے هے -

یهي وه وقت هے که " امة مسلمة " آخري مرتبه اپنے عهد و میثاق کو یاد کرے' اور جبکه خدا کے قهر نے زمین کے فساد کو ڈهانپ لیا هے تو وه اسکي گم کرده رحمتوں اور برکتوں کي تلاش میں نکلے - تم دنیا کے تغیرات اور نقشۂ امن و جنگ کي تبدیلیوں میں مصروف هوگئے هو - مگر تم خود اپنے اندر تبدیلي پیدا نهیں کرتے جس سے تمام عالم کي تبدیلي وابسته هے ؟

اس تبدیلي کیلیے پہلي شرط یه هے که حقیقت اسلامي کي اُس قرباني کو اپنے روح و قلب پر طاري کرو جسکي یادگار میں هر سال تمهارا هاتهه ظاهري قرباني کي چهري پکڑتا هے اور تم خداوند کے حضور خون بهاتے هو - پهر اسکے ساتهه هي تم الله کے حضور گر جاؤ' اپنے تمام اعمال زندگي کے اندر اسکے مقدس حکموں کے عشق و اطاعت کي روح پیدا کرو' توبة و انابت کے آنسو بها کر اور عجز و بیقراري کي تڑپ پیدا کرکے اسکے سامنے مجرموں کي طرح خاک عجز و نیاز پر لوٹو' اور اپني جانوں کو' اپنے مال و متاع کو' اپنے اهل و عیال کو' اپني تمام محبوبات و مطلوبات کو' اسکے لیے' اسکے کلمۂ مقدس کے لیے' اسکي ملت مرحومه کیلیے' اور اسکي صداقت اور عدالت کے لیے اسکے سپرد کردو - وه خدا جس نے ابراهیم کي دعا سني' جس نے اسماعیل کي قرباني کو قبول کیا' جس نے وادي غیر ذي زرع کو ظهور رسالت کبری سے مرکز مشارق و مغارب و مجمع اولین و آخرین بنایا' اگر تمهاري بد اعمالیوں اور سرکشیوں کي وجه سے تمهیں ٹهکرا سکتا تها' تو آج وه تمهیں پیار بهي کر سکتا هے' اور تمهاري دعاؤں کو سن بهي سکتا هے -

پس توبه کرو' اپنے عزائم و اعمال مقدسه کو زنده کرو' دعائیں مانگو' اور خداوند حجاز کو پکارو' تا تمهاري کهوئي هوئي میراث پهر تمهیں واپس ملجاے - تمهارے غمگیني کے دن ختم هوں' اور " لا ینال عهدي الظالمین " کے زمرے سے نکلکر " اني جاعلك للناس اماما " کے حزب الله میں داخل هو جاؤ : ذالك یوعظ به من کان منکم یومن بالله و الیوم الآخر !

مدتوں کے بعد همرهان بے خبر و رفیقان غفلت پیشه کو دکھلاتا که اگر دنیا اپنے موسم خونیں سے گذر رهي ہے تو میرے پهلو میں بھي ایک دجلۂ خون موجود ہے جس سے ایک بهت بڑا زاویۂ حسرت و آرزو سینچا جاسکتا ہے :

پهلو بشگافید و بـه بینید دلـم را
تاچند بگویم که چساں ست و چساں نیست ؟

(۳) میرے درد نے میرا علاج کیا' اور شدت هجوم افکار و فشار جذبات و مضغیات نے بستر ناتوانی سے اٹھا کر بٹھا دیا - بلاشبه میں اسوقت مستعد کار هوں' لیکن چونکه عید مبارک سے پہلے رسالے کي اشاعت ناگزیر ہے اور آخري دن بھي گذر چکا ہے - اسلیے اس وقت کي مستعدي اسکے لیے کچھه مفید نهیں هوسکتي - مجبوراً مقالۂ افتتاحیه وغیره کي جگه " شئون اسلامیه " وغیره کے چند کمپوز شده تراجم" و مضامین درج کردیے گئے هیں تاکه کسي طرح پرچه عید سے پہلے شائع هو جاے - صرف " واقعۂ لاهور" کے متعلق چند سطریں لازمي طور پر لکھني هیں' اور انکے لیے اس آخري فارم کو کسي طرح لکھنے کي کوشش کر رها هوں - اب یوم الحج کي تقریب کے بقیه مضامین کیلیے اسکے سوا چارہ نهیں که آینده نمبر میں انکے لیے سب سے پہلے جگه نکالي جاے - گو کسي قدر دیر ضرور هو جائیگي لیکن اول تو ماہ مقدس ابھي باقي ہے اور پھر :

فریاد کي کوئي لے نهیں ہے
نالہ پابند نے نهیں ہے !

(پیام حج مقدس)

(۴) تاهم دل نهیں مانتا که اسقدر جلد خاموش هوجاؤں :

که حرف نارک و اصحاب پنبه در گوش اند !

اے عزیزان غفلت شعار' و اے بقیۂ ماتم گذاران قافلۂ ملت ! تمهاري غفلتوں پر حسرت' تمهاري سرشاریوں پر صد افسوس' اور تمهاري عزائم فراموشیوں پر صد هزار آہ و ماتم' اگر تم اس وقت عظیم و مجیب کي برکتوں سے محروم رهو' اور جبکه تمام دنیا کي مٹي خون کي بارش سے سینچي جا رهي ہے' تو تم اپنے دلہاے مجروح و ارواح مضطر کو خونباري و دجله ریزي کیلیے طیار نه کرو ! تم کو اُس جنگ کي خبروں کي تلاش ہے جو دنیا کي چند فاني طاقتوں کے درمیان تین مهینے سے شروع هوگئي ہے' مگر آہ' تمهیں اُس جنگ کي بھي کچھه خبر ہے جو دنیا کي سب سے بڑي ضعیف هستي اور سب سے بڑي لازوال طاقت کے درمیان صدیوں سے جاري ہے' اور جسکي بربادي اور هولناکي کے آگے میدان فرانس و پولینڈ کي بربادیاں کچھه حقیقت نهیں رکھتیں ؟ تم فتح و شکست کي خبروں کیلیے شب و روز بیقرار رهتے هو اور اخباروں کا اسلیے انتظار کرتے هو که جرمني اور فرانس کي فتح و شکست کو زیادہ صحت اور زیادہ یقیني طور پر معلوم کرسکو' لیکن تمهیں اُس جنگ کي صلح و شکست کا بھي کبھي انتظار هوتا ہے جو تم میں اور تمهارے خداے قاهر و قیوم میں برپا ہے' جسمیں آجتک کسي بڑي سے بڑي قوت نے بھي فتح نه پائي' اور جسکي آخري شکست بڑي هی الیم و معذب ہے ؟

تم جرمني کي طاقتوں سے مرعوب هو' اور اُن توپوں کي هولناک قوت کا خیال کرکے لرز اٹھتے هو جو تیس تیس من کا گوله پھینکتي هیں - لیکن تم اس فاطر السمارات و الارض کي لایزال و لم یزل طاقت پر ایمان نهیں لاتے جسکي فوج کے گولے صرف انٹورپ اور نامور کي برجیوں هي کو نهیں' بلکه تمام کرۂ ارضي کو خاک و خون میں ملا رہے هیں ؟ تم اُن انساني طاقتوں کي هیبت کا شب و روز وظیفه پڑھتے هو جو تن تنها بڑي بڑي فوجوں کو شکست دے رهي هیں' لیکن تمهیں یاد نهیں آتا که تم اس شهنشاہ ارض و سما سے سرکش هوگئے هو جو اپني ایک نگه مشیت سے تمام نظام ارضین سمارات کو الٹ دے سکتا ہے ؟ آہ تمهاري غفلتوں پر اگر آسمان روے اور زمین ماتم کرے' اگر مرغان هوائي فغاں سنج هوں اور سمندروں سے مچھلیاں غم کرنے کیلیے اچھل پڑیں' جب بھي اسکا ماتم ختم نهوگا - کیونکه تمهارا ماتم تمام دنیا کا ماتم ہے' اور چراغ کے بجھنے کا رونا چراغ پر رونا نهیں ہے بلکه گھر کي تاریکي پر رونا ہے - تم میدان جنگ کي خبروں کے مشتاق هو جو تم سے تیس هزار میل دور ہے - مگر میں تمهارے دل کي خبروں کا آرزومند هوں جو تم سے باهر نهیں بلکه خود تمهارے اندر هي موجود ہے - وفي انفسکم افلا تبصرون ؟ تم دوسروں کي بیداریوں کے افسانے سنکر ترانه سنج مدح و ثنا هوتے هو' مگر اپنے بخت خفته و طالع گم گشته کو نهیں ڈھونڈھتے که وہ کهاں گم هو گیا ہے ؟ فاہ' آہ' ثم آہ' علی ما فرطتم فی جنب الله !

درازي شب و بیداري من ایں همه نیست
ز بخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

(صلح و شکست)

(۵) جرمن و فرانس کي صلح و جنگ کي خبروں کے عشق میں اپنے تئیں گم نه کرو' بلکه جو جنگ تم میں اور تمهارے پروردگار قدوس کے درمیان جاري ہے' اسکي صلح کي کوئي تدبیر نکالو - اگر تم نے اُس سے صلح کرلی تو پھر اُسکی تمام دنیا میں کوئي بھي نهیں ہے جو تم سے بر سر پیکار هوگا - من له المولی فله الکل :

ان ینصر کـم الله فـلا	اگر الله تمهیں غلبه و نصرت عطا فرماے
غالب لکم و ان یخذلکم	تو پھر تم پر کوئي دنیوي طاقت
فمن ذالذي ینصـرکـم	غالب نهیں آسکتي - لیکن اگر وهي
من بعده ؟ و علی الله	تمهیں ٹھکرا دے تو پھر دنیا میں کون
فلیتـوکل المومنـــون !	ہے جو خدا کے بعد تمهاري مدد

کرسکتا ہے ؟ پس صرف الله هي کي ذات ہے جسپر اهل ایمان بھروسه کرتے هیں !

آج کرۂ ارضي کا سب سے بڑا حصه شیطاني فساد و طغیان کے بھڑکاے هوے شعلوں سے جل رها ہے - انسانوں کي ایک نسل دوسري نسل کو بھیڑیوں کي طرح چیر رهي اور اژدهوں کي طرح ڈس رهي ہے' خداے قدوس و قهار نے اپنے دست منتقم و معذب کي ایک هولناک چمک دکھلائی ہے جیسي که همیشه دکھلاتا آیا ہے' اور دنیا کي سب سے زیادہ مغرور و طاقتور آبادیاں اسکے قهر و غضب کے نار جحیم و الیم کے اندر سوکھی لکڑیوں اور خشک پتوں کي طرح ڈالدیگئي هیں فی سموم و حمیم' وظل من یحموم' لا بارد ولا کریم انهم کانوا قبل ذالک مترفین (۴۵ : ۵۶) جبکه یه سب کچھه هو رها ہے تو تم ایک نظر میدان عرفات و منا کے اس سر و پا برهنه گروہ پر ڈالو جو سلافی' یا ٹیوٹانیک نسل کي مسابقت کیلیے نهیں بلکه کلمۂ حق کي عظمت اور خداے واحد کي پرستش و محبت کیلیے جمع هوا ہے' اور جنکے کاندھوں پر خونریز آلات و اسلحه نهیں هیں جنسے آگ اور دهواں نکلتا هو' بلکه الله کے خوف اور اُسکي جستجو نے خود انکے اندر ایک آتشکدۂ محبت مشتعل کردیا ہے اور اسکا دهواں والهانه صداؤں اور بیقرارانه فریادوں کي صورت میں انکي زبانوں سے اٹھه رها ہے :

جمال کعبـه مگـر عـذر رهروان خواهـد
که جان خستهٔ دلاں سوخت در بیابانش

(اسوۂ ابراهیمي)

(۶) اور دیکھو' یه مجمع مقدس و الهي کس واقعۂ کبری کي یادگار ہے' اور کس عهد و میثاق خداوندي کے تذکار عظیم کو همیشه کیلیے زنده رکھتا اور عالم ایمان و اسلام کو اسکي طرف دعوة دیتا ہے؟ گر چشم حقیقت باز اور سامعۂ بصیرة وا هو تو اس ابراهیم کدۂ حجاز کا ایک ایک ذرہ آج اُس واقعۂ کبری اور آیۃ عظمی کا افسانۂ حقیقت بیان کر رها ہے' اور ملاء اعلی اور عالم قدس کا ایک ایک گوشۂ عشق ابراهیمي و ایثار اسماعیلي کے غلغلۂ روحانیت سے گونج رها ہے :

الله اکبر ! الله اکبر ! لااله الاالله و الله اکبر ! الله اکبر ! و لله الحمد !

و اد جعلنا البیت مثابة للناس و امنا ، واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی، وعهدنا الی ابراهیم و اسماعیل
ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (۲ : ۱۹)

صرف خانۂ کعبہ (زاد الله شرفها و اجلالها) کی چار دیواری کا ایک خاص منظر، جسپر نیا مصری غلاف چڑھا دیا گیا ہے ۔

« فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم ! ! »
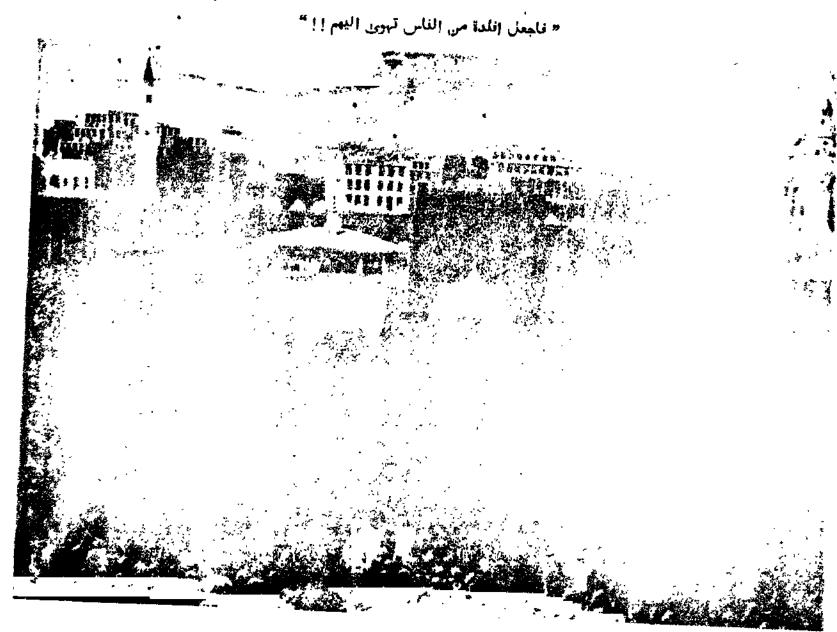
نماز عید حرم محترم کے اندر !

اللهم یا رب هذا لبیت العتیق ! اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و اخواننا و اولادنا من النار فی الدنیا و الاخره !
اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخره !

واقعـہ لاهـور

فاقض ما انت قاض؛ انما تقضی هذہ الحیوۃ الدنیا ! (۲۰ : ۷۵)

لي سكرتان ؛ و للندمان واحدة
شي خصصت به من بينهم وحدي

جس وقت یہ نمبر قارئین کرام کے هاتھوں میں پہنچے گا ؛ اُس وقت مولوي ظفر علي خاں کے واقعہ پر پورا ایک هفتہ گذر چکا هوگا ؛ اور خود ظفر علي خاں بهي محبوسیت کی سات راتیں اپنی منزل تنہائي میں بسر کر چکے هونگے - اینے کتنی هی هفتے ؛ کتنے هي مہینے ؛ کتنے هي سال ؛ اور پهر کتنی هي عمریں زندانیاں صبر و امتحان نے بسر کردي هیں ؛ اور زندگي هر طرح بسر هوهي جاتي هے ؛ مگر :

تو ہم شب را بسر کے مي بری اے شمع کم فرصت ؟
گرفتم سوختي پروانۂ آتش بجانے را !

یہ صرف ایک هفتہ کا واقعہ هے ؛ مگر میرے سامنے صدیوں او ر هزارها سالوں کے واقعات موجود هیں - یہ صرف واقعہ هے ؛ مگر میري یاد میں وہ کچهه محفوظ هے جس میں واقعات کے ساتهه انکے عواقب و نتائج بهي موجود هیں - یہ ابتداے کار هے ؛ اور مجهسے اگر پوچها جاے تو میں انتہاے راہ بهي بتلا سکتا هوں - یہ صرف نشان راہ هے ؛ مگر میري نظریں نشان منزل بهي دیکهه رهي هیں - یہ صداے جرس هے ؛ لیکن میں محمل امتحان کا متلاشي هوں - یہ قدم اولین هے ؛ لیکن ارباب ذوق کا ولولۂ آبلہ پائي جادۂ مصائب و محن کا منتظر هے - یہ جام ابتلا و شکیب کي پہلي گردش هے ؛ مگر میں گردش آخرین کے تصور سے نشاط و سرور حاصل کر رها هوں - و للہ در ما قال :

لي سكرتان ؛ و للندمان واحدة
شي خصصت به من بينهم وحدي !

من كان يرجو لقاء الله فان اجل الله لات !

طفلان شہر بے خبرند از جنون ما
یا ایں جنوں هنوز سزاوار سنگ نیست !

* * *

یہ نہ تو نئي خبر هے اور نہ کوئي نیا واقعہ - تم ایک هفتہ کے تازہ واقعہ سے غمگین هو ؛ لیکن اگر اس قسم کے حوادث پر غمگین هونے کیلیے همیں بنایا گیا هوتا تو هم تاریخ حقوق و حریت سے کہتے کہ اپنے تلیں اکل دے ؛ اور ان تمام حوادث و نتائج کا همارے سامنے انبار لگادے جنکے خزائن عبرت و دفائن بصیرۃ اسکے اندر مدفون هیں - اگر ایسا هوتا تو تم دیکهتے کہ جس حادثہ پر تمہیں آج اچنبها هورها هے ؛ وہ اس امتحان آباد هستي کي کس درجہ پراني ؛ کس قدر عامۃ الورود ؛ اور کس درجہ کثیر الامثال والنظائر کہاني هے ؟ تم غمگین هو کہ ظفر علي خاں کي آزادي سلب کرلي گئي ؛ مگر اوس وقت تم دیکهتے کہ اسي دنیا میں کیا کیا کچهه سلب کیا جا چکا هے ؛ اور بازار عمل میں جو متاع هاے حقیقت رکهي جا چکي هیں ؛ انکے سامنے تمہارے دست بے مایہ کي جنس ناقص کیسي کچهه حقیر هے ؟ في الحقیقت اگر غور کرو تو جلنا بیضاعة مزجاة فاوف لنا الكيل ! کے سوا اور کیا هے جو کہہ سکتے هو ؟

ایک عمر چاهیے کہ گوارا هو نیش عشق
رکهي هے آج لذت زخم جگر کہاں ؟

ولنبلونكم بشي من الخوف و الجوع و نقص من الاموال و الانفس و الثمرات و بشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله و انا اليه راجعون -

پس نہ تو اس حادثہ پر تعجب هے اور نہ شکایت ؛ نہ تو طلب هے اور نہ سوال - اس بارے میں میرا طریق سختي ابناء عصر سے بالکل مختلف هے ؛ اور میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ رسمي طرز تاسف و اعتراض پر اصل حقیقت کو قربان کردوں - جیسا کہ میں نے همیشہ اسطرح کے مواقع پر ظاهر کیا هے ؛ اب بهي بے پردہ کہتا هوں کہ تعجب اُس چیز پر هوتا هے جو ناگہاني هو ؛ اور شکایت وهاں کي جاتي هے جہاں توقع هو - رها طلب و سوال ؛ تو اسکے لیے بهي شرط امید هے اور اب امید هي کسکو رهي هے :

نہیں هے طاقت گفتار اور اگر هو بهي
تو کس امید پہ کہیے کہ مدعا کیا هے ؟

* * *

اس امر پر مزید بحث کرنا کہ گورنمنٹ پنجاب نے جن دفعات کي بنا پر یہ کار روائي کی اور جس حالت میں کی ؛ وہ کہاں تک رسمي اور نمایشي اعتراضات سے بچ سکتي هے ؟ في الحقیقت محض بے سود هے - گورنمنٹ پنجاب ایسا کرنا چاهتي تهي اور اس نے کیا - نہ تو اس نے جرم کي تشریح کي هے اور نہ اسکي چنداں ضرورت تهي :

فقلت وما اذنبت ؟ قالت مجيبة :
وجودك ذنب لا يقاس به ذنب !

یہ ظاهر هے کہ مولوي ظفر علي خاں نے اس مرتبہ هندوستان آکر کوئي بات گورنمنٹ کي محبوبات و مطلوبات کے خلاف نہ کي تهي بلکہ حتي الامکان ان میں معین هوے تهے - حتی کہ آخر میں یہ باتیں اس قدر حد سے گذر گئی تهیں کہ بعض ارباب استقامت اپنے تاسف و تنفض کو چهپا نہ سکے تهے - با ایں همہ گورنمنٹ پنجاب نے بہت سے خطرات اپنے سامنے دیکهے اور اسکا علاج صرف انکي محبوسیت هي میں نظر آیا : ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث (۷ : ۱۷۵)

هر عقلمند شخص جو موجودہ وقت کی نزاکت او ر ضرورت پر نظر رکهتا هے ؛ یہی راے دیگا کہ جو کچهه کیا گیا ؛ گورنمنٹ کیلیے اسکا نہ کرنا کرنے سے زیادہ پر امن تها - جبر و تشدد کے نتائج کبهی بهي خوشگوار نہیں هوے هیں ؛ اور اگر موجودہ وقت کو گورنمنٹ نازک سمجهتي هے تو اوسے اور زیادہ دانشمند اور بہت زیادہ عاقبت اندیش هونا چاهیے - تاهم یہ تمام باتیں گورنمنٹ کے سوچنے کي هیں نہ کہ همارے - همارے سامنے اس وقت دو گروہ موجود هیں - ایک عام پبلک جو یقیناً اس حادثے سے کمال درجہ متاثر هوئي هے - دوسرے وہ نفوس خواص جادوں نے اپنے ادعاء حق پرستي سے نزول امتحان و ابتلاء کو همیشہ دعوت دي هے - پہلے گروہ سے صرف یہ کہنا هے کہ عسى ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيرا (۴ : ۲۳) اور دوسرے کو یاد دلانا چاهیے کہ اب سے هزارها سال پیشتر ایک جماعۃ مومنین قانتین نے حکمران مصر سے کیا کہا تها ؟

فاقض ما انت قاض — جو کچهه تجهے همارے لیے کرنا هے کر
انما تقضي هذه الحيوة — گذر ! تو زیادہ سے زیادہ همارے
الدنيا ! — اس زندگي هي کا فیصلہ کرسکتا هے ؛
جو اس دنیا میں ختم هوجائیگی ؛ حالانکہ هماري اصلي زندگي دوسري هے -

يا رب لا تسلبني حبها ابدا
و يرحم الله عبداً قال آمينا !

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا ؛ تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا ؛ و ابشروا بالجنة التي كنتم توعدون - نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا و في الآخرة - (۴۱ : ۳۲)

لبیک ! لبیک ! اللهم لبیک ! لا شریک لک لبیک ! ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک !

میدان عرفات اور جبل رحمۃ جہاں امیر الحج خطبۂ حج پڑھتا ہے ' اور جہاں حجۃ الوداع میں تکمیل شریعت الاھیہ کا آخری خطبہ مجمع عرب و عجم کو سنایا گیا تھا !

منا میں دسویں تاریخ کو حجاج کا رورہ اور قربانی -

اللهم اعز الاسلام و المسلمین ! و اخذل الکفرة و المبتدعة و المشرکین ! بدوام سلطنت عبدک و ابن عبدک ' الخاضع لجلال کبریائک و مجدک - سلطان البرین و خاقان البحرین ' خادم الحرمین الشریفین - المغازی و المجاهد فی سبیل الله - السلطان ابن السلطان و السلطان محمد خان - خلد الله تعالیٰ ملکه و سلطنته - اللهم انصره و انصر عساکره ! و کن اللهم حافظه و مویده و ناصره ! و امحق بسیفه رقاب الطائفة الکفرة الفجره ! یا من بیده الخیر الدینا و الاخره ! *

و اذن في الناس بالحج یاتوک رجالا علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق ۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی ذرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰة فاجعل افئدة من الناس تہوی الیہم و ارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون (۱۴ : ۴) .

میدان عرفات کی طرف حجاج کا کوچ ۔

" ان الصفا و المروة من شعائر اللہ ۔"

صفا اور مروہ کی پہاڑیاں جہاں حجاج سعی کرتے ہیں ۔

حجاج کا پڑاؤ عرفات میں ۔

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا - و من كفر فان الله غني عن العالمين ! (۳ : ۹۱)

جمـــال کعبـــه مگـــر عـــذر رهروان خواهـــد
که جـــان خسته دلان سوخت دربیـــا بانش !

خانۂ کعبہ کے غلاف کا مصری کا محمل جو ہر سال مصر سے ایک جشن عام کے ساتھ روانہ ہوتا ہے !

مصری محمل کا مکۂ معظمہ میں ورود !

مسجد حضرة سيدنا حمزه رضي الله تعالى عنه

ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا و هدى للعالمين - فيه ايات بينات مقام ابراهيم ۚ و من دخله كان امنا (۳ : ۹۰)

حرم شریف کا ایک داخلي منظر عام !

" وادی غیر ذی زرع " (مکۂ معظمہ) کي آبادي کا ایک منظر عمومي !

مسجد قبا اور نخلستان حجاز کا ایک عام منظر !

اعاظم و امراء هند جنهوں نے افواج و اموال سے انگلستان کي اعانت کي

(۱) هزهائنس راجه نرسنگهه گڑه
(۲) مها راجه اندور
(۳) نواب صاحب سچين
(۴) مها راجه جودهپور
(۵) مها راجه پٹیاله
(۶) راجه صاحب سرمور
(۷) مهاراجه ریوا

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم ، جاوک و استغفروالله و استغفر لهم الرسول ، لوجدو الله توابآ رحيما (٦٧ : ٠۴)

وادي يثرب کجاست ؟ آہ ز حرمانِ ما ! دامن دل ميکشد ، خار مغيلان ما !

مدينہ منورہ زادہ اللہ شرفہا کي آبادي کا ايک منظر عمومي !

ان الوسائل للملوک ببابہم و وسيلتی العظمی بهذ الباب !

مدينہ منورہ کا دروازہ باب العنبريہ (جسکو باب الرشاديہ بھی کہتے ہيں)

مسجد نبوي کا ايک منظر داخل صحن سے - علی صاحبها الصلوة والسلام -

اللهم اعز الاسلام و المسلمين ! و اخذل الكفرة و المبتدعة و المشركين ! اللهم شتت شملهم ! اللهم مزق جمعهم ! اللهم دمر ديارهم !
اللهم انصر من نصر الدين ! و اخذل من خذل المسلمين ! اللهم انصر من نصر دين محمد صلی الله عليه و سلم و جعلنا منهم !
و اخذل من خذل دين محمد ولا تجعلنا منهم ! " رب لا تذر علی الارض من الكافرين ديارا " انك انت العزيز الحكيم -

ہزہالینس ٹھاکر صاحب گنڈال

ہز ہائینس مہاراجہ جیپور

ہز ہائینس مہاراجہ کوٹا

ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر

ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک

ہز ہائینس مہاراجہ دتیا

ہز ہائینس مہاراجہ چرکھاری

هز هائینس بیگم صاحبه بهوپال

هز هائینس سر سید محمد حامد علیخان بهادر والئے ریاست رامپور

آسٹریا کا ایک اسٹیمر " پرلیا " جو کلکتہ میں اعلان جنگ کے بعد روک لیا گیا -

" روٹن فلس " جرمن بوٹ جو اعلان جنگ کے وقت کلکتہ میں تھا اور روک لیا گیا
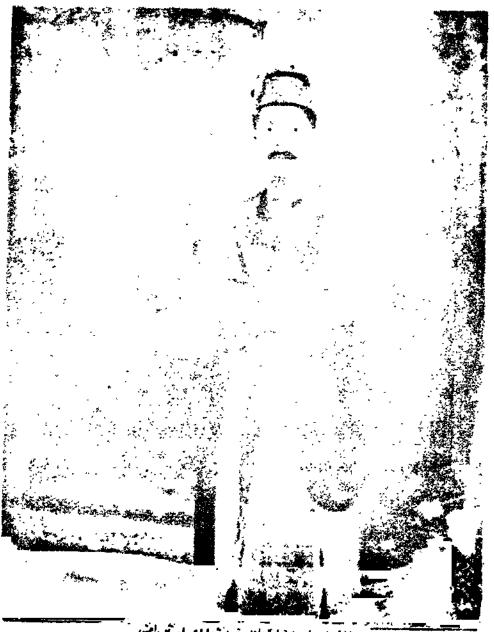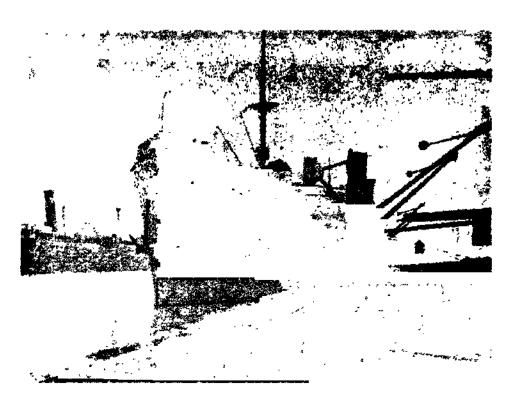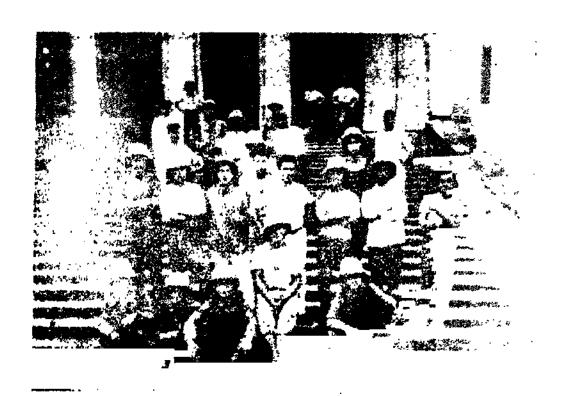
خدر پور هاوس کلکتہ میں جرمن لیڈیز جو اعلان جنگ کے بعد نظر بند کردیے گئے

ہز ہائینس نظام حیدرآباد

ہز ہائینس گائیکوارز بڑودا

ہز ہائینس مہاراجہ میسور

ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر

ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار

حادثہ الیمۂ مصیبت زدگان ”کوما گاٹو“

مشہور جہاز ”کوما گاٹو مارو“

بج بج (کلکتہ) کا وہ مقام جہاں حادثہ ہوا

گرفتار لوگ کوما گاٹو کو حادثہ کے بعد کلکتہ پولیس لے جا رہی ہے

ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله، و تلک الایام نداولها بین الناس (۳ : ۱۳۴)

ریم (واقع فرانس) کي حسین و جمیل آبادی کا ایک منظر عام جسے جرمن گوله باری نے برباد کردیا : فما بکت علیهم السماء والارض و ما کانوا منظرین (۴۴ : ۲۹)

ریم کا مشهور عالم گرجا جسکي دیواریں گر چکي هیں، جسکے برج ٹوٹي هوئي اینٹوں اور گرد و خاک کا ڈهیر هیں، اور زمین مغرب وہ سب کچهه دیکهه رهي هے جو کل تک مشرق کیلیے مخصوص تها - و تلک الایام نداولها بین الناس ۔

بد بخت بلجیم کے حیات آخریں کي رونق : انٹورپ میں توپخانے کے ساتهه سپاهیوں کي موٹر کار پر نقل و حرکت

مدراس اور کلکتہ کے دو متضاد منظر !

ساحل مدراس و اطراف کا ایک منظر عام مع برما اوئیل کمپنی کے حوضوں کے جنکو ایمڈن کے گولوں نے مشتعل کردیا ہے اور انسے دھویں کی لٹیں بلند ہو رہی ہیں-

وهي تمر مر السحاب (۶ : ۸۸)

نصف شب کے وقت ایمڈن کی شعلہ افشانیوں کا ایک منظر مذور ! تیل کے حوضوں سے شعلے بلند ہیں اور تمام فضاے تاریک روشن ہوگئی ہے !

ارمینین کالج کلکتہ کے والنٹیر

بی - آئی - کمپنی کا ایک جہاز جبھیرہ حادثۂ ایمڈن کے وقت بندرگاہ مدراس میں مقیم تھا - اسکا ایک افسر مسٹر فلیچر ایمڈن کی گولہ باری کی زد میں آگیا - اسکا جنازہ قبرستا جا رہا ہے !

بعض مناظر متفرقہ جنگ !

میلینیس کی ایک شاہراہ !

انٹورپ : فضائی گولہ باری سے عمارتوں کا نقصان
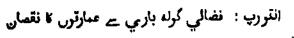
پیرس سے فوج کا کوچ اور بتان فرانس کی مشائعت !

بلجین اجتماع اوسٹنڈ میں

ہیور میں زخمی سپاہی

تاریخ مراکب ھوائیہ کا ایک صفحہ !
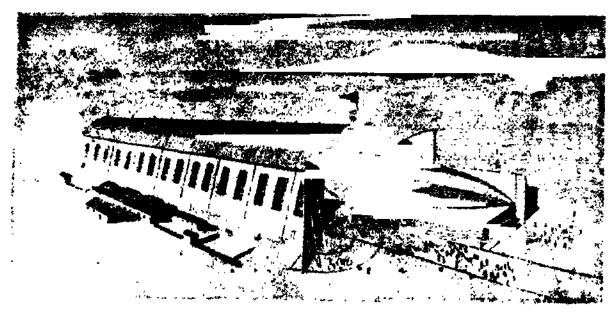
وکٹوریا لوٹس نامی ایروپلین جسمیں سب سے زیادہ جنگی سامان کی تعداد رکھی جاسکتی ہے -
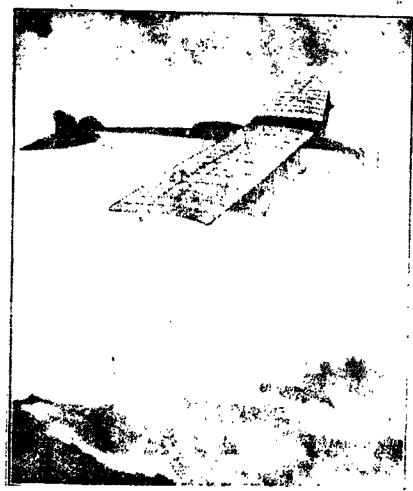
جنگی طیارہ جو فوجی حالات کی تفتیش کر رہا ہے اور جسکی شرح رفتار ۲۸۵ میل فی یوم ہے -

جرمنی کے زپلن قسم کا ایک ھوائی جہاز جسمیں بہ یک وقت ۳۰ آدمی سفر کرسکتے ھیں -

معرکۂ عظیمہ مونس و محاربۂ خط سرحد فرانس !

یہ جنگ کا ایک نہایت درد انگیز منظر ہے - ایک معرکے میں افواج متحدہ کا توپ خانہ جرمن گولہ باری سے بالکل برباد ہوگیا اور تمام توپچی نذر اجل ہوگئے - صرف ایک ہالینڈ سپاہی باقی تھا جو آخر تک موجود رہا

جرمن فوج مونس کے قریب ایک نہر کو حملہ آورانہ عبور کررہی ہے !

جنگ یورپ کے اهتمامات کے مناظر میدان کلکته میں !

میدان قلعه کلکته میں یوروپین والنٹیروں کی روزانہ مشق : توپخانے کی مداومت
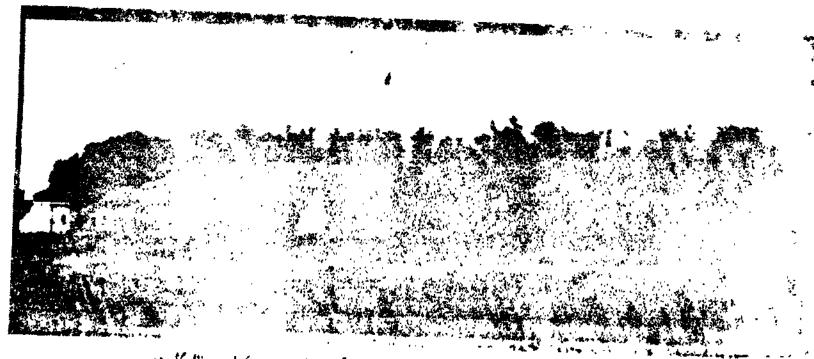
بندوق کی نشانہ بازی کیلیے مٹی کے مصنوعی تودے جو والنٹیروں کی مشق کیلیے بنائے گئے ہیں -

طیارات حربیہ کی ہلاکت افشانی
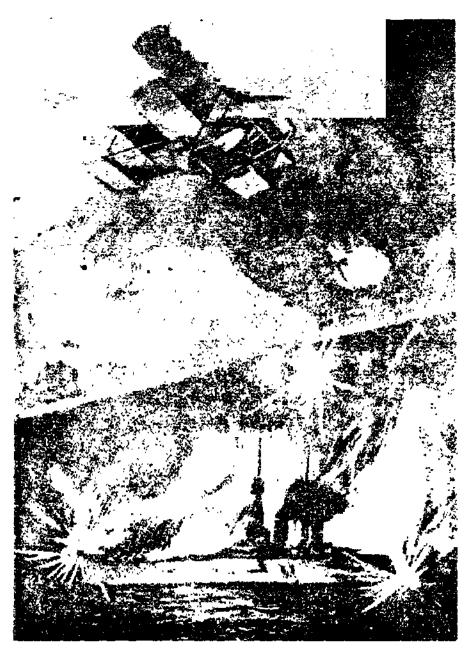
اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے کہ ہوائی جہاز کیونکر سمندر میں اوپر سے بوم باری رہے ہیں اور کس طرح جہازوں کو برباد کردیتے ہیں ؟

ہوائی جہازوں پر نیچے سے گولہ پھینکنے کیلیے یہ توپ ایجاد کی گئی ہے جسکا نشانہ بخط مستقیم اوپر کی طرف رہتا ہے اور ہوائی جہازوں کی حرکت کے ساتھہ اسکی مشینری بھی حرکت کرتی رہتی ہے !

طلسم ایمڈن کی سحر کاریاں !

تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بودست پیش ازین قدرے آرمیدہ تر !

پریس کمیونک مظہر ہے :

" یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایمڈن نے ۱۵ سے ۱۹ اکتوبر کے اندر پانچ اور جہاز غرق کیے ہیں - ان جہازوں کے نام یہ ہیں :

(۱) چلکانا (۲) ٹرورایلس (۳) بن مہر (۴) کلان گرانٹ (۵) پنڈرا ول -

یہ جہاز بحر ہند کے جنوب مغربی ساحل سے کسی قدر فاصلہ پر غرق کیے گئے -

ان جہازوں کے ملاح اور مسافر سینٹ ایگبرٹ اسٹیمر پر کوچین پہنچے ہیں "

اسی طرح کولمبو کا سرکاری تار ہے :

" ایمڈن نے " میني کوائے " سے مشرق کے جانب ۱۲۰ میل کی مسافت پر ۵ جہاز غرق کردیے -

چلکانا ' بن مہر ' اور ٹرورایلس نامی جہاز بالکل نئے تھے اور پہلی بار سفر کے لیے نکلے تھے - " چلکانا " مسافروں کا اسٹیمر تھا - زغال بردار جہاز " ایکسفورڈ " کوئلے سے بالکل لبریز تھا !

جہاز رانی بند ہوگئی ہے ' لیکن گذشتہ شب کی بحری اطلاع واضح کرتی ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر راستہ صاف ہوجانیکی امید ہے (جیسا کہ ایک ماہ سے بحمد للہ برابر امید کی جا رہی ہے !)

"کلان گرانٹ" کے ملاحوں کے علاوہ ۱۳ یورپین مسافر بھی تھے - یہ جہاز اسباب سے لدا ہوا سیلون جا رہا تھا - گورنر مدراس کی کتابیں ' تصاویر ' اور موٹرلس بھی اسی میں تھے ' جنکی قیمت ۲۰۰۰ پاونڈ یعنی ۳۰ ہزار روپیہ اندازہ کی گئی ہے - اسکے ذخائر میں ۲۰۰۰ سے زاید وھسکی شراب کے بکس بھی تھے -

ٹراو یلس کے اسباب میں ۳۲۰ ٹن یعنی ۸۹۶۰ من چاے بھی تھی "

اسی تار سے واضح ہوتا ہے کہ علاوہ ۵ غرق شدہ جہازوں کے ایمڈن نے ایک چھوٹے زغال بردار جہاز " ایکسفورڈ " کو گرفتار کر لیا ہے ' جسکا وزن ۴۵۴۰ ٹن ہے -

(مجموعی نقصانات)

ایمڈن ابتک ۱۵ تجارتی جہازوں کو غرق آب کر چکا ہے جنکے نقصانات کا تخمینہ ۲ ملین پونڈ کیا گیا ہے ' یعنی ۳ کروڑ روپیہ -

ایمڈن کے تمام غرق کردہ جہازوں کی فہرست حسب ذیل ہے

نام جہاز	مقدار وزن بحساب ٹن
ڈپلو میٹ	۷۶۱۵
لوواٹ	۶۰۰۰
بن مہر	۴۸۰۶
کلین متھسن	۴۷۷۹
فوائل	۴۱۴۷
ٹرابک	۴۰۱۴
چلکانا	۳۹۵۲
کلان گرانٹ	۳۹۴۸
کنگ لڈ	۳۶۵۰
کلن	۳۵۴۴
ربرا	۳۵۰۰
ٹرورایلس	۳۴۳۷
انڈس	۳۳۹۳
ٹائمرک	۳۳۱۴
پنڈ راول	۲۶۶۹
میزان	۶۲ ' ۷۶۸ ٹن

ایمڈن نے ۱۰ ستمبر سے غارتگری شروع کی - ۱۰ اور ۱۴ ستمبر کے درمیان انڈس ' لوواٹ ' کلن ' ٹرابک ' ڈپلومیٹ جہازوں کو خلیج بنگال میں غرق کیا اور انکے ملاح اور مسافروں کو کبنگا پر سوار کرکے کلکتہ بھیجدیا -

کبنگا کو روانہ کرنے کے چند گھنٹے بعد " کلین متھسن " پر اپنے گولوں کی مزید مشق فرمائی کی ' اور پھر ۲۲ ستمبر کو مدراس کے سامنے نمودار ہوکر تاریخ ہند میں اول مرتبہ دنیا کی جانب سے جنگی اقدام کیا ' اور برما اویل کمپنی کے حوضوں پر گولے پھینکے -

اس کے بعد ۲۶ - ستمبر کو بحر ہند کے مغربی ساحل پر کنگ لڈ ' ٹائمرک ' ربرا ' اور فوائل کو غرقاب کیا ' اور امیر البحر کے زغال بردار جہاز " برسک " کو بھی گرفتار کرلیا -

اسوقت سے اس زیادہ حملہ کی رپورٹ تک غالباً وہ جزایر لکادیپ میں مقیم رہا ' جو " میني کوائے " سے تقریباً ۱۵۰ میل پر واقع ہیں -

اسی اثنا میں یہ خبر تار برقیوں کے ذریعہ مشہور کی گئی کہ ۲۸ ستمبر کو دو جاپانی جہازوں نے ایمڈن کو غرق کردیا ہے ' ساتھہ ہی ۱۵ - اکتوبر کو امارت بحریہ نے اعلان کیا کہ (انگریزی) کروزر " یا رموتھہ " نے جرمنی کے " تار کو میڈیا " کو ڈبادیا اور اسیطرح اسٹیمر " یونٹو پورس " کو بھی گرفتار کرلیا جو ایمڈن کے ساتھہ بطور بار بردار جہاز کے رہا کرتا تھا - اس سے یہ قیاس پیدا کرایا گیا کہ ایمڈن بھی ضرور غرق ہوگیا ہوگا -

اس واقعہ کے تاریخ سے ہمیں مطلع نہیں کیا گیا ہے ' لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ جس تاریخ کو یہ خبر شائع کی گئی ہے ' عین اسی تاریخ سے ایمڈن نے پھر جہازوں کو مغربی ساحل پر غرق کرنا شروع کردیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمڈن کو زندہ چھوڑ دینا بہ نسبت اسکی موت کے زیادہ پر امن ہے !

(اخری حادثہ کی مزید تفصیل)

مدراس ٹائمس نے ایمڈن کے تازہ ترین حملوں کے متعلق جو بیانات شائع کیے ہیں ' انمیں بعض باتیں نہایت دلچسپ ہیں -

" ۴۰۰ - ستم رسیدگان ایمڈن منگل کے دن کوچین پہونچے - انمیں ایک عورت بھی تھی جسکا نام مسز الیس ہے - مسٹر و مسز الیس مع دو اور مسافروں کے جہاز " ٹراؤس " پر " شنگھے " سے آرہے تھے - ٹراؤس کے کپتان کو خبر دی گئی تھی کہ ایمڈن غالباً خلیج بنگال میں موجود ہے - مگر بد قسمتی سے ایمڈن کو بھی اپنے عجیب و غریب ذرائع سے اسکی اطلاع ہوگئی ' اور اسنے بھی وہی راستہ اختیار کیا جس سے " ٹراؤس " آنیکو تھا - جب ٹراؤس راس کماری (کیپ کومرن) سے گذرا تو دور پر ایک روشنی سی نظر آئی - سنیچر کی شب کو جب وہ جزیرہ " میني کوائے " پہنچا جو کوچین سے ۴۰ میل پر واقع ہے ' تو ایمڈن نے ایک گولہ پھینکر اسے ٹھہر جانے کا حکم دیا - ٹراؤس کھڑا ہوگیا - ایمڈن کے افسر

میدان کلکتہ میں یوروپین والنٹیروں کی عسکری مشق و نمایش !

چھہ ہزار والنٹیروں کا ایک حصہ جو مشق کررہا ہے -

والنٹیروں کا نیا اسکاٹ لینڈی دستہ جسمیں ڈھائی سو سپاہ ہیں -

کلکتہ لائٹ هارس کی قواعد جسکی تعداد آجکل بہت بڑھگئی ہے -

جنگ یورپ

اور خلافة علیه اسلامیه

الهــلال میں ابتک هم موجوده جنگ اور مسئلۂ عثمانی پر کچهه نه لکهه سکے - حالانکه یه موضوع اب اس حد تک یقینی هوگیا هے که بحث و نظر ناگزیر هے - آج مراسله نگار " نیر ایسٹ " کے بعض بیانات بغیر تردید و نقد کے شائع کردیتے هیں جنسے موجوده حالات پر ایک حد تک تازه روشنی پڑتی هے - آینده اس موضوع پر بالتفصیل بحث کرینگے -

(از مراسلۂ یافا مورخه ۷ ستمبر)

جب سے روس اور جرمنی میں جنگ چهڑي هے' اسوقت سے عثمانی حکومت اپنی فوجیں جمع کر رهي هے اور جسقدر سپاهي دستیاب هو سکتے هیں سب' طلب کیے گئے هیں - بیان کیا جاتا هے که صرف یافا اور اسکے ضلع سے ۳۰ هزار آدمي لیے گئے هیں - جو عثمانی یهودي اور عیسائي فوجي خدمت نهیں کرنا چاهتے' ان سے ۵۰ گني استثنا لیا جاتا هے -

اس اجتماع کي وجه یه بیان کي جاتي هے که اگرچه ترکي ناطرفدار رهنا چاهتي هے' مگر اسے کامل امن کی طرف سے جو اسکي دلی خواهش هے اسوقت تک اطمینان نهیں هوسکتا جب تک که وه جنگ کے لیے تیار نه رهے - اسلیے اسے اپنی سرحدوں پر اور اندرون ملک میں مختلف مواقع پر قابل اور اچهي طرح سے مسلح فوجوں کي کثیر تعداد منقسم رکهنا چاهیے - بظاهر تو یه خیال قابل ستایش معلوم هوتا هے' مگر زیاده غور کیجیے تو یه وجه تشفي بخش نهیں معلوم هوتي - اگر واقعي ترکي کا میلان امن کی طرف هے تو اسقدر وسیع پیمانه پر فوجی اجتماع کي ضرورت نهیں هے - کهتے هیں که ۱۵ دن کے اندر ۳ ملین آدمي مسلح هوگئے - یعنے چالیس لاکهه آدمی !

(صرف مسلم فوج)

پهر اور تمام مواقع پر تو تمام عثمانیوں کو فوجي خدمت ادا کرني پڑتي تهي' مگر اس موقعه پر فیس لیکے عیسائیوں اور یهودیوں کو تو مستثنی کر دیا جاتا هے اور مسلمانوں کو مستثنی نهیں کیا جاتا' اسکے صاف معنی یه هیں که حکومت ایک " مسلم فوج " چاهتي هے -

جرمن جنرل اور افسر فوج کو جرمن طریقه پر تعلیم دیرهے هیں- بیان کیا جاتا هے که نابلس' عکا' بیت المقدس' سالت وغیره متعدد مقامات میں کسي نه کسي قسم کے استحکامات زیر تعمیر هیں' اور یه خبر تو عام طور پر مشهور هے که دو دن کے اندر ۴۰ هزار فوج مصري سرحد کیطرف غالباً رافع پر بهیجي جائیگي - یهاں یه باتیں مشهور هیں که ترکی اپنی فوجوں کا ایک حصه طرابلس' مراکش اور مصر بهیجنا چاهتي هے' اور اسکے بعد وه روس پر اعلان جنگ کردیگي -

فوجي اجتماع نے اس ملک پر بهت هي سنگین اثر ڈالا هے' جیسا که میں پہلے بیان کرچکا هوں -

بهت سے خاندان جنکے نوجوان مرد بلا لیے گئے هیں انکے پاس اپني پرورش و تکفل کا کوئی ذریعه نهیں هے' اور حالات کو بد سے بدتر کرنے کے لیے حکومت نے غذا اور کپڑے کا ایک بڑا حصه بغیر قیمت دیے لیلیا هے -

یهاں عیسائیوں کو انگلستان اور اسکے حلیفوں کے ساتهه همدردي هے' یهودي نا طرفدار هیں - اکثر جرمني کے طرفدار بنائے گئے هیں- وه اهل جرمني کا ذکر ایک مخلص مومن کي حیثیت سے کرتے هیں اور اسکي کامیابي کي دعا مانگتے هیں -

(از مراسلۂ سمرنا مورخه یکم ستمبر)

اس وقت تک اس الٹیمیٹم کے متعلق کچهه ٹهیک معلوم نهیں جسکے بابت یه بیان کیا جاتا هے که مفاهمت ثلاثه نے باب عالي کو دیا هے - مگر افواه یه هے که اس الٹیمیٹم میں ترکي سے کها گیا هے که وه فوراً اپنے ارادے بیان کردے - اس کا اثر یه پڑا هے که اس ملک میں رهنے والے انگریزوں کے خلاف برے جذبات اور ترقي کر گئے هیں -

ایک دفعه تو یه حالت بهت هي سنگین هوگئی - بندرگاه میں جسقدر انگریزي تجارتی جهاز تهے سب کو فوراً روانگي کا حکم دیدیا گیا - یهاں کي انگریزي آبادي پر اس کارروائي کا بهت هي دهشت انگیز اثر پڑا' اور بهت سے خاندانوں نے انگریزي قونصل کے اس مشوره پر عمل کیا که جن لوگوں کو سمرنا چهوڑنا هو وه جسقدر جلد ممکن هو روانه هوجائیں' کیونکه خوف هے که هر وقت بندرگاه بند هو سکتا هے - نه معلوم کسوقت بند هو جاے ؟ یه مشوره حتی الامکان خاموشي کے ساتهه دیا گیا تها که جهاں تک هوسکے کم خوف پیدا هو !

جو لوگ سمرنا سے روانه هوے وه صرف جزیره مدلا تک گئے - ان جانے والوں میں سے بعض لوگ سمرنا واپس بهی آگئے هیں -

بهر حال خواه واقعي خطره تها یا نه تها' مگر جسقدر خوف پیدا هوا وه بالکل غیر ضروري تها' اور اسکي وجه سے اس شهرت کو خاص صدمه پهنچا جو انگریزوں کو " سرد مزاجي " میں حاصل هے (اور جس کا ظهور میدان جنگ میں اس کثرت و شدت کے ساتهه هو چکا هے !)

تاهم بعض واقعات سے اس یقین کو مدد ملي که ترکي اهل یورپ اور عیسائیوں دونوں پر حمله کي فکر میں هے -

سمرنا کے مشهور و معروف موجوده والي نے جو بظاهر معلوم هوتا هے که یه عزم کرچکا هے که میں اپنی قدیم قیام گاه سالو نیکا کي طرح سمرنا کو دشمن کا آساني سے شکار نه هونے دونگا' کمانڈر کو حکم دیدیا هے که مختلف اطراف و اکناف شهر میں پولیس کي چوکیوں اور گارد کے گهروں میں پیٹرولیم جمع کرلیا جاے - نیز مشهور هوا هے که اس نے علی الاعلان اقرار

ٹراؤس پر آلے اور مسافروں کو ایک دوسرے گرفتار شدہ اسٹیمر پر سوار کرادیا - مسافروں کو بہت کافي مہلت دي گئی تھي - حتی کہ بلیاں اور چند پالتو جانور بھي مسافر اپنے ساتھہ لے جاسکے -

دوسرے دن ٹراؤس کے قیدي دیگر قیدیوں کے ساتھہ ڈیک (جہاز کے بالائي حصے) پر بیٹھے ہوے اسطرح گپ کر رہے تھے' جیسے ڈرائنگ روم میں باطمینان بیٹھے ہوے ہیں - سب کوئي ایمڈن کے کیٹ ماؤس (ایک قسم کا کھیل ہے جو ہمارے یہاں کے " آنکھہ مچول" کے مشابہ ہے) کا تماشا دیکھہ رہے تھے -

ایمڈن کی مستعدي اور ہوشیاري کے واقعات نے قدیم افسانوں کے عجائب و غرائب کو زندہ کردیا ہے - اسکے افسر کھیل کود میں لگے رہتے ہیں' لیکن جونہي افق پر کوئي سیاہ دھبہ سے نظر آیا اور کپتان اپنے کام کیلیے مستعد ہو بیٹھا - بیچارے قیدیوں کو اسوقت اختلاج قلب ہونے لگتا ہے کہ اب کوئي نیا شکار پھنسنے والا ہے - وہ دعا کرنے لگتے ہیں کہ ایمڈن اسکا تعاقب نکرے - مگر نہیں ! ایمڈن کیلیے ایسي دعائیں بیکار ہیں - اسکا وجود خود بھي دعاؤں ہي سے پیدا ہوا ہے - وہ معاً بخط مستقیم اس جہاز کے پاس پہونچتا ہے' اسکو کھڑا کرتا ہے' اسپر اپنے جہاز رانوں کو بھیجتا ہے' اور پھر مسافروں کو ارتار کر جہاز غرق کردیتا ہے"

اسکے بعد خود مدراس ٹائمس لکھتا ہے :

" میرے مخبر کل ۲۴ گھنٹے ایمڈن پر رہے' اور اس درمیان میں ایمڈن نے سات جہازوں کو گرفتار کیا اور ایک گرفتار شدہ جہاز اسکے ہمراہ پہلے سے موجود تھا - ان میں سے ۵ غرق کردیے گئے - ۲ سے زغال برداري کا کام لیا گیا اور آٹھویں پھر (یعني "سینٹ اگبرٹ" پر) جملہ قیدیوں کو عدن چلے جانیکا حکم دیا اور دور تک اسکے ہمراہ گیا - جب وہ اپنے زغال بردار جہاز کے پاس واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ سنٹ اگبرٹ پر کافي کھانا نہیں ہے - جو عدن تک کافي ہوسکے - ایمڈن فوراً دوڑا اور سنٹ اگبرٹ کو گولہ پھینک کر ٹھہرایا اور عدن کے بجاے کوچین جانیکا حکم دیا -

جسقدر مسافر یہاں پہنچے ہیں' سب کے سب اہل جرمني کے اخلاق و شرافت اور کمال انسانیۃ و حسن معاملۃ کے مداح ہیں - انکي رحمدلي کي ایک مثال یہ ہے کہ قبل غرق کرنے کے جملہ جاندار چیزوں کو (مثلاً مرغي کتا وغیرہ کو) گولی مار دیا کرتے ہیں تاکہ غرق ہونے کی حالت میں انھیں زیادہ تکلیف نہو -

ایمڈن کو ہر بات کي پوري واقفیت ہے اور وہ دنیا کي پوري پوري خبر رکھتا ہے - اسکا ایک افسر ہمسے کہنے لگا کہ ایمڈن کے جہاز ران جزیرہ " میني کواے" پر آج شام کو فٹ بال کھیلینگے ! ایک قیدي نے پوچھا کہ اگر کوئی انگریزي کروزر آپکے تعاقب میں ہو تو آپ کیا کرینگے ؟ اسنے فوراً جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا - کیونکہ دشمن کا جہاز آج رات کو کولمبو میں رہا ہے - ہمیں سب کچھہ معلوم ہے !

(ایک کپتان کا چشم دید بیان)

مدراس میل کے ایک قایم مقام سے " چلکانا " جہاز کے کپتان " ارکڈیکون " نے حسب ذیل حالات بیان کیے ہیں :

" تقریباً تین ہفتے ہوے کہ " بوسک " جہاز کو گرفتار کرلینے کے بعد ایمڈن ڈاگو گرشیا کیلیے کوں چلا گیا جو مجمع الجزائر " چگوس " کا بہت ہي بڑا جزیرہ ہے - یہاں ایمڈن نے اپنے پاني گرم کرنے کے خزانے کو صاف کیا اور اسپر باطمینان رنگ چڑھایا - اسکے بعد " بوسک " سے کوئلہ لیا اور مزید شکاروں کے کھوج میں نکل کھڑا ہوا - پہلا غرق شدہ جہاز ایک ڈریجر تھا (یعنے سمندر سے موتي وغیرہ نکالنے والا جہاز) اور نیوزیلینڈ جارہا تھا - اسیدن اسکو دوسرا شکار " کلافٹ گرانٹ " بھي ملگیا - اتوار کے دن ۲ بجے " ٹن مہر " گرفتار کیا گیا - اور اسي دن " ٹرائلس" سے بھي اسکي توپوں کو کھیلنے کا موقعہ ہاتھہ آگیا -

دوشنبہ کو سینٹ اگبرٹ اور ایکسفورڈ بھي - غرق ہوے ایکسفورڈ اور بوسک میں صیغہ امیر البحري کا کوئلا لدا ہوا تھا - ایمڈن کے نے کہا کہ اگر " بوسک " اور " ایکسفورڈ " ہاتھہ نہ لگتے تو ہم کسی غیر طرفدار بندر میں چلے جاتے - یہ جگہ کوچین سے صرف ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہوئي - غرق شدہ جہازات اور انکے اسباب کے نقصانات کے متعلق ایمڈن کے کپتان نے کہا کہ ۴ یا ۵ ملین اسٹرلنگ سے کم نہیں ہوا ہے - یعني ۶ یا ۷ کروڑ روپیہ -

ٹرائیلس کو ابھي صرف ۷ مہینے پاني میں ڈالے ہوے گذرے تھے - اسپر ہزار ہا ٹن قیمتی اسباب تجارت لدا تھا -

امریکن جہاز " سینٹ اگبرٹ " مشرق سے نیو یورک جارہا تھا - غیر طرفدار جہاز ہونیکي وجہ سے ڈبایا نہیں گیا لیکن قیدیوں کي سواري کیلیے ساتھہ رکھہ لیا گیا - کپتان ارکڈیکن نے کہا کہ ہمارا جہاز غرق شدہ جہاز ، میں ۲۳ واں جہاز تھا - ایمڈن جہازوں کے اوقات نقل و حرکت سے پوري طرح واقف تھا - اسے اسکي بھي خبر تھي کہ دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے - اخبارات برابر اسکے مطالعہ میں رہے ہیں' اور اس میں بھي شک نہیں کہ کسي خاص جگہ سے اسے پوري اطلاع ملتي رہتي ہے اور مراسلات کا سلسلہ جاري ہے !!"

(ایمڈن کا طلسم !)

غرق شدہ جہاز " چلکانا " کا کپتان اور دیگر افسر کلکتہ پہنچ گئے ہیں - پریس کے قائمقام سے ایک افسر نے کہا کہ ایمڈن تمام جہازوں کي نقل و حرکت سے پوري طرح آگاہ تھا - ایمڈن کے ایک افسر نے ایک جہاز کو روانہ کرتے وقت کہا کہ ابھی ہملوگوں کو ۴ جہاز اور غرق کرنے ہیں - پھر ان آنے والے جہازوں میں سے ہر ایک جہاز کے پہونچنے کا وقت بتلایا جو بعد کو بالکل ٹھیک نکلا - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سمندر کے اندر اس تن تنہا وجود قاہر و حاکم کے ذرائع معلومات کیسے عجیب و غریب و طلسمي ہیں ؟

ایمڈن کے افسروں کي صحت بھي بہت اچھي ہے' اور نہایت مطمئن' فارغ البال' اور خوش و خرم رہتے ہیں - وہ اپني ضرورت کي رسد ہمیشہ بر وقت جہازوں سے لے لیا کرتے ہیں -

جہاز " چلکانا " کو خالي کرنے میں ۷ گھنٹے صرف ہوے - اس جہاز پر ۴ بھیڑ تھے - ایمڈن جہاز رانوں نے انکو بڑے شوق سے لے لیا -

" چلکانا " جب پورٹ سعید سے روانہ ہوا تھا تو اس نے اخبار اسٹیٹسمین کا فائل اپنے ساتھہ لے لیا تھا - اس میں اگست کي آخري تاریخوں سے لیکر اول اکتوبر تک کے کل پرچے تھے' اور ان میں ایمڈن کے تمام کارناموں پر بحث و مباحثہ کیا گیا تھا - ایمڈن کے کپتان نے نہایت شوق سے یہ فائل لے لیا اور بڑي دلچسپي سے ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جن میں دشمنوں نے کمالات کا اعتراف کیا تھا !

ایمڈن کے پاس ویلش کا بہترین امیر البحري کوئلہ ہے جو کم سے کم ایک برس تک کیلیے اسکو کافی ہوگا - اسکا وزن ۱۴۰۰۰ ٹن ہے -

کپتان ارکڈیکون سے ایک شخص نے کہا کہ ایمڈن تو نہایت ہي چھوٹا جہاز ہے - ایسا کیوں نہیں کرتے کہ پوري قوت کے ساتھہ اپنے جہاز کو لیجا کر اس سے ٹکرا دو ؟ کپتان نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے - قبل اسکے کہ تمھارا جہاز اسکے پاس پہونچے' تمھارے جہاز پر گولے برسنے لگینگے - علاوہ اسکے پہلا گولہ پھینکنے کے بعد ایمڈن چکر کھا کر جہاز کے عقب میں آجاتا ہے - اسلیے اسکی گرفتاري بہت ہي دشوار ہے - اسکو لاسلکي (بے تار کي خبر رساني کے ذریعہ) ہمیشہ خبریں ملتی رہتي ہیں - یہ اپنے زغال بردار جہاز کي بھي کچھہ پروا نہیں کرتا - اکثر ایسا ہوا ہے کہ اسے کسي صدر مقام پر چھوڑ کر خود شکار کي تلاش میں نکل گیا ہے' اور پھر جب کبھی ضرورت ہوئي ہے اس سے لاسلکی کے ذریعہ گفتگو کرلي ہے"

مقــاصــد حــج

دنیا کے تمام مذاهب میں اسلام کي ایک مابه الامتیاز خصوصیت یه هے که اوس نے تمام عبادات و اعمال کا ایک مقصد متعین کیا ' اور اوس مقصد کو نهایت صراحت کے ساتهه ظاهر کردیا - نماز کے متعلق تصریح کي :

ان الصلوة تنهی عــن الفحشــاء والمنــکــر - نماز هر قسم کی بد اخلاقیوں سے انسان کو روکتي هے -

روزے کے متعلق فرمایا :

لعلکم تتقون روزے کے ذریعه تملوگ پرهیزگار بنجاؤگے -

زکواة کي نسبت بیان کیا :

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیهم بهـا - اونکے مال و دولت میں سے ایک حصه بطور صدقه کے لے لو ' کیونکه تم اوسکے ذریعه اونکو بخل اور حرص و طمع کي بد اخلاقیوں سے پاک و صاف کرسکوگے -

احادیث نے اس سے زیاده تصریح کردي :

الصدقه اوساخ المسلمین تو خــذ من اغنائهــم و ترد الی فقرائهــم - صدقه مسلمانوں کے دل کا میل هے ' اونکے دولت مندوں سے لیکر اون کے محتاجوں کو دیدیا جاتا هے -

اسي طرح خداوند تعالی نے حج کے فوائد و منافع کو بهي نهایت وضاحت کے ساتهه بیان فرمادیا :

یشهدوا منــافع لهـم و یذکروا اسم الله فی ایام معلومات - حج کا اصلي مقصد یه هے که لوگ اپنے اپنے فوائد کو حاصل کریں ' اور اوسکے ساتهه هي چند مخصوص دنوں میں خدا کو یاد بهي کرلیا کریں -

(حج اور تجارة بین الملي)

اس آیت میں قرآن حکیم نے جن فوائد کو حج کا مقصد قرار دیا هے ' اون سے اجتماعي و اقتصادي فوائد مراد هیں ' اور یه حج کا ایک ایسا اهم مقصد هے که ابتدا میں جب صحابه کرام نے دیني مقاصد کے منافي سمجهکر اسے بالکل چهوڑ دینا چاها تو الله نے ایک خاص آیت نازل فرمائی :

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم - اگر زمانه حج میں تجارتي فوائد حاصل کرو تو اسمیں مذهب کا کوئي نقصان نهیں -

قرآن حکیم کا عام طرز خطاب یه هے که وه جزئیات سے کسي قسم کا تعرض نهیں کرتا - اوسکي توجه همیشه اهم باتوں کي طرف مبذول رهتي هے - اس بنا پر خداوند تعالی نے جس قسم کي تجارت کو حج کا مقصد قرار دیا اور اوسکي ترغیب و حوصله افزائي کي ' وه عرب کي اقتصادي و تمدني تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافه تها - عرب اگرچه ایک بادیه نشین اور غیر متمدن قوم تهي ' تاهم معاش کي ضرورتوں نے اوسکو تمدن کی ایک عظیم الشان شاخ ' یعنے تجارت کي طرف ابتدا هي سے متوجه کردیا تها - قریش کا قافله عموماً شام وغیره کے اطراف میں مال لیکر جایا کرتا تها ' اور ان لوگوں نے وهاں کے رهنے والوں سے مستقل طور پر تجارتي تعلقات پیدا کر لیے تهے - خود مکه کے متصل عکاظ اور ذوالمجاز وغیره متعدد بازار قائم تهے ' اور وه حج کے زمانے میں اچهي خاصي تجارتي منڈي بن جاتے تهے - پس اهل عرب کو نفس تجارت کي طرف متوجه کرنے کي چنداں ضرورت نه تهي ' لیکن اسلام جو عظیم الشان و عالمگیر مدنیة پیدا کرنا چاهتا تها ' اوسکي گرم بازاري کیلیے عکاظ ' ذوالمجنة ' اور ذوالمجاز کي وسعت کافي نه تهي ' وه دنیا کی تمام متمدن قوموں کي طرح تجارت بین الاقوام کا مستقل سلسله قائم کرنا چاهتا تها ' کیونکه وه دیکهه رها تها که عنقریب آفتاب اسلام حجاز کي پهاڑیوں سے بلند هوکر تمام بحر و بر پر چمکنے والا هے -

پس اس آیة کریمه میں جن اقتصادي و تجارتي فوائد کي طرف اشاره کیا هے ' وه ایک وسیع بین الملي تجارت کا قیام هے ورنه اهل عرب جس قسم کي تجارت کرتے تهے ' وه تو هر حالت میں قائم رکهي جاسکتي تهي اور قائم تهی - البته تجارت بین الاقوام کا سلسله بالکل قیام امن و بسط عدل و اجتماع عام پر موقوف تها ' اسلیے جب کامل امن و امان قائم هوگیا اور حج نے راستے کے تمام نشیب و فراز هموار کردیے ' تو اوسوقت خدا نے مسلمانوں کو تمدن کي اس منفعت عظیمه کی ترغیب عام دي -

(مقاصد اعلی وحقیقیه)

لیکن اس تصریح و توضیح کے علاوه قرآن حکیم کا ایک طرز خطاب اور بهي هے جو صرف خواص کے ساتهه تعلق رکهتا هے - قرآن حکیم کا عام انداز بیان یه هے که وه جن مطالب کو عام طور پر ذهن نشین کرنا چاهتا هے ' یا کم ازکم وه هر شخص کي سمجهه میں آسکتے هیں ' اونکو تو نهایت کهلے الفاظ میں ادا کر دیتا هے - لیکن جن مطالب دقیقه کے مخاطب صرف خواص هوتے هیں اور وه عام لوگوں کي سمجهه میں نهیں آسکتے ' اونکو صرف اشارات و کنایات میں ادا کرتا هے -

مقاصد حج میں تجارت ایک ایسي چیز تهي جسکا تعلق هر شخص کے ساتهه تها ' اور اوسکے فوائد و منافع عام طور پر سمجهه میں آسکتے تهے ' اسلیے خدا نے اوسکو نهایت وضاحت کے ساتهه بیان فرما دیا - لیکن حج کا ایک اهم مقصد اور بهي تها جسکو اگرچه صراحتاً بیان نهیں کیا گیا لیکن قدم قدم پر اوسکی طرف اس کثرت سے اشارے کیے که اگر اون تمام آیتوں کو جمع کردیا جاے تو کئي صفحے صرف انهي سے لبریز هو جائیں -

حقایق و معارف الاهیه کے اظهار میں قرآن حکیم نے عموماً اسي قسم کا طرز خطاب اختیار کیا هے جس سے با وجود ایهام کے حقیقت کا چهره بالکل بے نقاب هوجاتا هے : وما یعقلها الا العالمون !

کیا ہے کہ میں اپنے ہاتھہ سے سمرنا کو جلا کے خاک سیاہ کردونگا مگر دشمن کے ہاتھوں میں جانے نہ دونگا -

یہ دھمکی ایسی نہیں کہ نظر انداز کردیجاے - بہ چند قونصل اس موضوع کے متعلق دریافت کرنے کے لیے والی شہر سے ملنے گئے - لوگوں کا بیان ہے کہ رحمی بے (والی شہر) نے اس دھمکی کو پھر دہرایا - اگرچہ ہمارے طاقتور والی کی قدرت سے یہ باہر ہے کہ اجنبی جہازوں کے آنے سے پہلے وہ تمام شہر کو خاک سیاہ کردے ' تاہم عیسائیوں سے کسی نہ کسی طرح انتقام لینے کے اس عزم سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دل کسقدر غیر معمولی وضع کا ہے ؟

والی شہر کا جرمن دوست اور مشیر فوجی کرنیل ٹرمولیر میدان جنگ روانہ ہوگیا ہے' مگر وہ اپنے ترکی فوجی رفیق (رحمی بے) کو جرمنی کے طریقے سمجھا گیا ہے - اسوقت رعایا کے خلاف جو بعض سخت تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ' انکا سراغ اسی جرمن کرنیل کے اثر تک لگایا جا سکتا ہے -

(ایشیاء کوچک میں فوجی اجتماع)

کوئی ملک ایسا نہ ہوگا جسے گذشتہ سال میں فوجی اجتماع سے اس قدر نقصان پہنچا ہو - معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کی زراعتی ترقی کی قسمت میں یہی ہے کہ وہ پس پشت ڈالدی جایا کرے - لوگ فوج سے اپنے اپنے گھر واپس آئے ہی تھے کہ پھر بلا لیے گئے - گذشتہ دو سال میں جو تدبیریں اختیار کی گئیں وہ اسوقت کی زیر عمل تدابیر کے مقابلہ میں آسان تھیں - اسوقت رنگروٹ کا داخلہ بخت و اتفاق کے انداز میں ہوتا تھا - اسوقت لوگ رشوت دے دلا کے فوجی خدمت سے بچ جایا کرتے تھے - مگر اس موقعہ پر ایک شخص بھی نہیں بچنے پایا ہے - ایک وقت مقرر کردیا گیا ہے جسکے اندر سب کو قریب ترین مرکز میں حاضر ہو جانا چاہیے - اگر حاضر نہ ہوا تو انتہائی تدابیر اختیار کی جائینگی -

١٨ سال سے لیکے ٤٢ سال تک تمام قوی الجثہ اشخاص عین اسوقت بلا لیے گئے ہیں جبکہ فصل کے کاٹنے' سلطانہ نامی انگور کے خشک کرنے ' اور انجیر کے سکھانے کے لیے انکی سخت ضرورت تھی - اسوقت سمرنا کا بندرگاہ اسٹیمروں' سے بھرا رہتا تھا' مگر اب تو صرف ایک جرمن اسٹیمر نظر آتا ہے اور وہ بھی اس عالم میں کہ روانہ نہیں ہوسکتا .... انگریزی قونصلخانہ میں ایک اطلاع نامہ چسپاں کیا گیا ہے جسمیں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ انگریزی جہاز پھر سمرنا واپس آسکتے ہیں - یہ اس امر کی عمدہ علامت ہے کہ انگلستان اور ترکی کے تعلقات کی کشیدگی کم ہوگئی ہے' اور جو لوگ یہاں سے غلہ بھیجتے ہیں انکا جسقدر غلہ یہاں رہگیا ہے وہ اب چلا جائیگا -

آتی امر اللہ فلا تستعجلوہ

مسئلۂ عثمانیہ

اسٹیٹسمین ٢٢ - اکتوبر کے ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھتا ہے :

" ترکی حکومت کا " گوبن " اور " برسلوا " کو غیر مسلح کرنے سے انکار کرنا اس امر پر صاف روشنی ہے کہ وہ موجودہ جنگ میں اتحادی دول کے مقابلہ میں کیا طریقہ اختیار کریگی ؟ بحری جنگ کے اصول کے مطابق جرمن کروزر کو جس نے ایک ناطرفدار دریا میں جاکر پناہ لی ہے' تا اختتام جنگ وہیں مقید رہنا تھا - اگر یہ صحیح ہے کہ یہ جہاز بوالا اور قسطنطنیہ کے درمیان جرمنی تجارتی جہازوں کی محافظت کرتے ہیں' تو ترکی بحیثیت ایک غیر جانبدار سلطنت ہونے کے اپنے فرائض کے انجام دہی میں صرف پہلو تہی اور بے پروائی ہی سے کام نہیں لیتی' بلکہ وہ جرمنوں کو آسجگہ کی آمد و رفت میں مدد دے رہی ہے جہاں اتحادیوں کی کوشش ہے کہ کوئی جرمن جہاز آنے نہ پاے - یہ گویا برطانیہ عظمی کے اصلی مفاد پر براہ راست حملہ ہے اور نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان میں اس امر کی اصلیت کو محسوس کیا جاے -

زمانۂ گذشتہ میں برطانیہ عظمی کا جو سلوک ترکی کے ساتھہ رہا ہے وہ دو حادثوں پر مبنی ہے :

(١) مقدونیا اور دیگر ممالک کی بد نظمی -

(٢) ترکوں کی عزت جو انگریزی سیاح اپنے ساتھہ لے جاتے ہیں

آخر الذکر ترکی سلوک اور مشرقی راستوں کی حفاظت کے لحاظ سے زمانہ گذشتہ میں انگلستان ترکی کے ساتھہ ہو کر روس کے حملوں کو ہمیشہ روکتا رہا ہے' اور اول الذکر امر کے سبب سے انگلستان نے بلقانیوں کے ساتھہ انکے آزاد ہونے میں ہمدردی ظاہر کی ہے -

ان دونوں متضاد سلوک کی جھلک گلیڈ اسٹون کے کمپین (جنگ در سنہ ١٨٧٢) اور " ڈزرائیلی " کی صلح (سنہ ١٨٧٨) میں کما حقہ نظر آتی ہے -

بہر کیف ہملوگوں کو صرف ہندوستان سے واسطہ ہے اور یہ بات نہایت تشفی بخش ہے کہ ہندوستان کی اسلامی انجمنیں اور کامریڈ اور حبل المتین جیسے موقر اخبار موجودہ حالتوں کا پورا احساس رکھتے ہیں' اور ترکی پر ظاہر کرچکے ہیں کہ انہیں انگلستان کا تعلق کس درجہ عزیز ہے ؟

ہندوستانی فوج میدان جنگ میں

انگریزی معاصر کلکتہ " اسپائر " لکھتا ہے :

"ہندوستان کی دیسی اور انگریزی سپاہ کے یورپ بھیجے جانے سے جرمنی میں بعض بے سر و پا شبہات پھیل رہے ہیں - برن ہارڈی اور پروفیسر شپمن نے اہل جرمنی کو یقین دلایا ہے کہ یورپ میں انگلستان کی جنگی مصروفیت تو اس کی مقتضی تھی کہ ہندوستان میں بغاوت ہو جاے - ایسی حالت میں ہندوستان سے کالی اور گوری فوجونکا فرانس بھیجا جانا فی الحقیقت جرمنوں کیلیے ایک عقدۂ لاینحل ہے - فرینک فورٹ زیٹنگ (جرمنی اخبار) لکھتا ہے :

" اگر یہ رپورٹ صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستانیوں سے بہت خوف زدہ ہے' یہی وجہ ہے کہ ہندوستان سے ہندوستانی سپاہ یورپ بھیجے جارہے ہیں تا کہ وہ ہندوستان کے اندر رہکر ملکی بغاوت کو زیادہ پر خطر نہ بنادیں - بہر حال ہمیں اطمینان ہے کہ کسی حالت میں بھی ہندوستانی سپاہی جنگ پر کوئی قوی اثر نہیں ڈالسکتے - "

اندر خدا کے سوا سب کچهه تها اور صرف اسی کے جمال جہان آرا کی کمی تهی - اسلیے اوسکی تجدید و نفخ روح کیلیے ایک مدت کے بعد حضرت ابراهیم علیه السلام کی دعا کا سب سے آخری نتیجه ظاهر هوا - اونهوں نے کعبة الله کی بنیاد رکهتے هوے دعا کی تهی :

ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم یتلو علیهم آیاتك و یعلمهم الکتب و الحکمة و یزکیهم و انت العزیز الحکیم (بقره)

خدایا ! انکے درمیان اونهی لوگوں میں سے ایک پیغمبر بهیج که وه اونکو تیری آیتیں پڑهکر سناے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دے ' اور انکے نفوس کا تزکیه کرے ' تو بڑا صاحب اختیار اور صاحب حکمت ہے !

چنانچه اسکا ظهور وجود مقدس حضرة رحمة للعالمین و ختم المرسلین علیه الصلوٰة و التسلیم کی صورت میں هوا جو ٹهیک ٹهیک اس دعا کا پیکر و ممثل تها :

هو الذي بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة -

وه خدا جس نے ایک غیر متمدن قوم میں سے اپنا ایک رسول پیدا کیا جو الله کی آیات اسکو سناتا ہے ' اسکے نفوس کا تزکیه کرتا ہے ' اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے !

پس اونهوں نے جو قوم پیدا کردی تهی ' اوسکے اندر سے ایک پیغمبر اوٹها - اوسنے اس گهر میں سب سے پہلے خدا کو ڈهونڈهنا شروع کیا ' لیکن وه اینٹ پتهر کے ڈهیر میں بالکل چهپ گیا تها - فتح مکه نے اس انبار کو مٹا دیا تو خدا کے نور سے قندیل حرم پهر روشن هوگئی - وه قوم جسکے لیے حضرت ابراهیم علیه السلام نے دعا فرمائی تهی ' اس پیغمبر کے فیض صحبت سے بالکل مزکی و تربیت یافته هوگئی تهی - اب ایک مرکز پر جمع کرکے اوسکے مذهبی جذبات کو صرف جلا دینا باقی تها - چنانچه اسکے خانه کعبه کے اندر لاکر کهڑا کردیا گیا ' اور اسکی مقدس قدیم مذهبی یادگاروں کی تجدید و احیاء سے اوسکے مذهبی جذبات کو بالکل پخته و مستحکم کردیا :

کبهی اون سے کہا گیا :

ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما (بقره)

صفا و مروه خدا کی قائم کی هوئی یادگاریں هیں ' پس جو لوگ حج یا عمره کرتے هیں ' اون پر ان دونوں کے درمیان طواف کرنے میں کوئی حرج نهیں -

کبهی اونکو مشعر حرام کی یاد دلائی گئی :

فاذا افضتم من عرفات فاذکروا الله عند المشعر الحرام (بقره)

جب عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام (مزدلفه) کے نزدیک خدا کی یاد کرو !

خانه کعبه خود دنیا کی سب سے قدیم یادگار تهی ' لیکن اوسکی ایک ایک یادگار کو نمایاں ترکیا گیا :

فیه ایات بینات مقام ابراهیم -

اوس میں بهت سی کهلی هوئی نشانیاں هیں - منجمله انکے ایک نشانی حضرة ابراهیم کے کهڑے هونے کی جگه ہے -

لیکن جو لوگ خدا کی راه میں ثابت قدم رہے ' اونکے نقش پا سجده گاه خلق هونے کے مستحق تهے - اسلیے حکم دیا گیا :

واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی -

اور ابراهیم کے کهڑے هونے کی جگه کو اپنا مصلی بنا لو !

مادی یادگاروں کی زیارت صرف سیر و تفریح کیلیے کی جاتی ہے ' لیکن روحانی یادگاروں سے صرف دل کی آنکهیں هی بصیرت حاصل کرسکتی هیں - اسلیے اونکے ادب و احترام کو اتقا و تبصر کی دلیل قرار دیا گیا :

ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب (حج)

اور جو لوگ خدا کی قایم کی هوئی یادگاروں کی تعظیم کرتے هیں ' تو یه تعظیم اونکے دلوں کی پرهیزگاری پر دلالت کرتی ہے -

ومن یعظم حرمات الله فهو خیر له عند ربه (حج)

اور جو شخص خدا کی قرار دی هوئی قابل ادب چیزوں کا احترام کرتا ہے ' تو خدا کے نزدیک اسکا نتیجه اوسکے حق میں بهتر ہے -

آنحضرت صلی الله علیه و سلم ان مقدس یادگاروں کے روحانی اثر و نفوذ کو دلوں میں جذب کرادینا چاهتے تهے ' اسلیے خاص طور پر لوگوں کو اون کی طرف متوجه فرماتے رهتے تهے :

هذه مشاعر ابیکم ابراهیم !

خوب غور سے دیکهو اور بصیرت حاصل کرو ' کیونکه یه تمهارے باپ ابراهیم کی یادگاریں هیں !

(اعلان تکمیل)

جب اسلام نے اس جدید النشئة قوم کے وجود کی تکمیل کردی اور خانه کعبه کی ان مقدس یادگاروں کی روحانیت نے اوسکی قومیت کے شیرازه کو مستحکم کردیا ' تو پهر ملة ابراهیمی کی فراموش کرده روش دکها دی گئی :

فاتبعوا ملة ابراهیم حنیفا وماکان من المشرکین -

پس ابراهیم کے طریقه کی پیروی کرو جو صرف ایک خدا کے هورهے تهے -

اب تمام عرب نے ایک خط مستقیم کو اپنا مرکز بنالیا ' اور قدیم خطوط منحنیه حرف غلط کے طرح مٹا دیے گئے - جب یه سب کچهه هوچکا تو اسکے بعد خداے ابراهیم و اسمعیل کا سب سے بڑا احسان پورا هوگیا :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا !

آج میں نے تمهارے اوس دین کو کامل کردیا جس نے تم کو ایک قومیت کے رشته میں منسلک کردیا ہے ' اور اپنے تمام احسانات تم پر پورے کردیے ' اور تمهارے لیے صرف ایک دین اسلام هی کو منتخب کیا -

---

السلام علیکم - کچهه مدت سے اپنے ایک مهربان سے اخبار الهلال لیکر پڑهه لیا کرتا تها - لیکن اب مجهے اسکے مطالعه سے محروم رکها جاتا ہے - میں خود نهایت هی غریب شخص هوں چنده کی رقم ادا نهیں کر سکتا - اسواسطے بذریعه اپکے اخبار کے تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا هوں که اگر کوئی نیکدل مسلمان اس عاجز کے نام پرچه جاری کرادے تو انکے حق میں همیشه دعاے خیر کرتا رهونگا -

فیض بخش

سفر حج در حقیقت انساني ترقیوں کے تمام مراحل کا مجموعہ ہے۔ اسکے ذریعہ انسان تجارت بھي کر سکتا ہے ' علمي تحقیقات بھي کر سکتا ہے ' جغرافیا اور سیاحت علمیہ کے فوائد بھي حاصل کر سکتا ہے ' مختلف قوموں کے تمدن و تہذیب سے آشنا بھي ہو سکتا ہے ' ان میں باہم ارتباط و علائق بھي پیدا ہوسکتے ہیں ' اشاعت مذہب و تبلیغ حق و معروف کا فرض بھي انجام دیسکتا ہے ' سب سے آخر اور سب سے بڑھکر یہ کہ تمام عالم کي اصلاح و ہدایت ' و انسداد مظالم و فتن ' و قلع و قمع کفار و مفسدین ' و اعلان جہاد في سبیل الحق و العدالة کیلیے بھي وہ ایک بین الملي مرکز و مجمع عموم اہل ارض کا حکم رکھتا ہے -

(امة مسلمه)

لیکن ان تمام چیزوں سے مقدم اور ان تمام ترقیوں کا سنگ بنیاد ایک خاص امة مسلمه اور حزب اللہ کا پیدا کرنا اور اوسکا استحکام و نشوونما تھا -

حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے حج کا مقصد اولین اسیکو قرار دیا تھا :

ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك وارنا مناسكنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم -

خدایا ! ہم کو اپنا فرماں بردار بنا ' ہماري اولاد میں سے اپنی ایک امة مسلمه پیدا کر ' اور اگر ہم سے اس فرماں برداري میں کوئی لغزش ہو تو اوسکو معاف فرما ! تو بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے !

لیکن جس قالب میں قومیت کا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے ' اوس میں دو قوتیں نہایت شدت او وسعت کے ساتھہ عمل کرتي ہیں: آب و ہوا اور مذہب - آب و ہوا اور جغرافیانہ حدود طبیعیہ اگرچہ قومیت کے تمام اجزاء کو نہایت وسعت کے ساتھہ احاطہ کرلیتے ہیں ' لیکن اونکے حلقہ اثر میں کوئی دوسری قوم نہیں داخل ہوسکتی - یورپ اور ہندوستان کي قدیم قومیتیں نے صرف ایک محدود حصۂ دنیا میں نشوونما پائی ہے ' اور آب و ہوا کے اثر نے ان کو دنیا کي تمام قوموں سے بالکل الگ تھلگ کردیا ہے - لیکن مذہب کا حلقہ اثر نہایت وسیع ہوتا ہے - وہ ایک محدود قطع زمین میں اپنا عمل نہیں کرتا بلکہ دنیا کے ہر حصے کو اپنی آغوش میں جگہہ دیتا ہے - کرۂ آب و ہوا کا طوفان خیز تصادم اپنے ساحل پر کسي غیر قوم کو آنے نہیں دیتا مگر مذہب کا ابر کرم اپنے سایے میں تمام دنیا کو لے لیتا ہے - حضرت ابراہیم علیہ السلام جس عظیم الشان قوم کا ڈھانچہ تیار کر رہے تھے اوسکا مایۂ خمیر صرف مذہب تھا ' اور اوسکي روحانی ترکیب ' عنصر آب و ہوا کی آمیزش سے بالکل بے نیاز تھی - جماعت قائم ہوکر اگرچہ ایک محسوس مادی شکل میں نظر آتي ہے ' لیکن درحقیقت اوسکا نظام ترکیبی بالکل روحانی طریقہ پر مرتب ہوتا ہے جسکو صرف جذبات و خیالات ' بلکہ عام معنوں میں صرف قواے دماغیہ کا اتحاد و اشتراک ترتیب دیتا ہے - اس بنا پر اس قوم کے پیدا ہونے سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مذہبي رابطۂ اتحاد کے سر رشتہ کو مستحکم کیا :

اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین ووصی بها ابراهیم بنیه و یعقوب: یابني ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (بقرہ)

جبکہ ابراہیم سے اوسکے خدا نے کہا کہ صرف ہماري ہی فرمانبرداري کرو ' تو اونہوں نے جواب دیا کہ میں مسلم ہوا پروردگار عالم کیلیے - اور پھر اسی طریقہ اسلامي کي انہوں نے اور یعقوب نے اپني نسل کو وصیت کي اور کہا کہ خدا نے تمہارے لیے ایک نہایت برگزیدہ دین منتخب کردیا ہے - تم اوسپر عمر بھر قائم رہنا اور مرنا تو مسلمان ہي مرنا -

(نشأة اولی)

لیکن جماعت عموماً اپنے مجموعہ عقائد کو مجسم طور پر دنیا کے فضاے بسیط میں دیکھنا چاہتي ہے اور اوسکے ذریعہ اپنی قومیت کے قدیم عہد مودت کو تازہ کرتی ہے ' اسلیے اونہوں نے اس جدید النشأة قومیت کے ظہور و تکمیل کیلیے ایک نہایت مقدس اور وسیع آشیانہ تیار کیا :

اذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسمعیل: ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم (بقرہ)

جب ابراہیم اور اسمعیل خانہ کعبہ کي بنیاد ڈال رہے تھے تو یہ دعا انکي زبانوں پر تھی : خدایا ہماري اس خدمت کو قبول کرلے ! تو دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے - !

یہ صرف اینٹ پتھر کا گھر نہ تھا بلکہ ایک روحاني جماعت کے قالب کا آب و گل تھا ' اسلیے جب وہ تیار ہوگیا تو انہوں نے اوس جماعت کے پیدا ہونیکی دعا کي : ربنا واجعلنا مسلمین لك من ذریتنا امة مسلمة لك - اب یہ قوم پیدا ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آخري وصیت کے ذریعہ اس روحاني سر رشتۂ حیات کو اوسکے حوالے کردیا :

ووصی بها ابراهیم بنیه و یعقوب یابني ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون -

اور ابراہیم اور یعقوب دونوں نے اس روحانی طریقۂ نشوونما کی اپنے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ خدا نے تمہارے لیے ایک برگزیدہ دین منتخب فرمادیا ہے - تم اسی پر قائم رہنا !

اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدي ' قالوا نعبد الهك واله آبائك ابراهیم و اسمعیل و اسحق الها واحدا و نحن له مسلمون (بقرہ)

اور پھر کیا تم اوسوقت موجود تھے جب یعقوب کے سر پر موت آ کھڑي ہوئی اور اوس آخري وقت میں اونہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا : میرے بعد کس چیز کی پوجا کروگے ؟ اونہوں نے جواب دیا کہ ہم تیرے اور تیرے مقدس باپ ابراہیم و اسمعیل و اسحاق کے خداے واحد کی عبادت کرینگے ' اور ہم اوسي کے فرمانبردار بندے ہیں !

(آثار قائمہ و ثابتہ)

اب اگرچہ یہ جماعت دنیا میں موجود نہ تھی اور اوسکے آثار صالحہ کو زمانے نے بے اثر کردیا تھا :

تلك امة قد خلت لها ما کسبت ولکم ما کسبتم (بقرہ)

وہ قوم گذر گئی ' اوس نے جو کام کیے اوسکے نتائج اوسکے لیے تھے ' اور تم جو کچھہ کروگے اوسکے نتائج تمہارے لیے ہونگے -

لیکن اوسکی تربیت و نشوونما کا عہد قدیم اب تک دستبرد زمانہ سے بچا ہوا تھا ' اور اپنے آغوش میں مقدس یادگاروں کا ایک وسیع ذخیرہ رکھتا تھا - اوسکے اندر ابتک آب زمزم لہریں لے رہا تھا ' صفا و مروہ کي چوٹیوں کی گردنیں ابتک بلند تھیں ' مذبح اسمعیل ابتک مذہب کے گرم خون سے رنگین تھا ' حجر اسود ابتک بوسہ گاہ خلق تھا ' مشاعر ابراہیم ابتک قائم تھے ' عرفات کے حدود میں ابتک کوئی تبدیلی نہیں کیگئی تھی ' غرضکہ اوسکے

عشر رجلا ' فاستقبل القبلة ثم مد يديه فجعل يهتف بربه : اللهم انجزلي ماوعدتني ' اللهم ات ماوعدتني ' اللهم ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد في الارض - فمازال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه فاتاه ابوبكر فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يانبي الله كفاک ماشدتک ربک فانه سينجز لک ما وعدک - (مسلم)

هیں ' تو آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہوگئے ' اور دونوں ہاتھوں کو پھیلاکر خدا کو پکارنا شروع کیا : " خدایا ! تونے مجھہ سے فتح و ظفر کا جو وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کر ! خدایا ! اگر مسلمانوں کا یہ مختصر گروہ فنا ہوگیا تو پھر تیری عبادت کرنیوالا کوئی نہ رہیگا ! وہ اسیطرح ہاتھہ پھیلاکر متصل پکارتے رہے ' یہاں تک کہ جوش استغراق میں آنکی دوش مبارک سے چادر گرگئی - حضرت ابوبکر نے آپ کے اس تضرع و الحاح کو دیکھا تو پاس آئے اور چادر اوٹھا کر آپ کے کاندھے پر ڈالدی - پھر پیچھے سے اکر آپ سے لپٹ گئے ' اور کہا " یا رسول اللہ ! آپ اپنی مناجات ختم کیجیے ' خدا نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے اوسکو بہت جلد پورا کریگا -

میدان جنگ میں اوسکو شدید زخم لگتا ہے ' تو اس حالت میں صرف یہ کہکر خاموش ہوجاتا ہے :

رب اغفر لقومي فانهم لا يعلمون ! (مسلم)

خدایا ! میری قوم کو معاف فرما ' کیونکہ وہ لوگ حق کو نہیں جانتے !

لیکن جب کبھی اوسکے ہاتھہ سے جہاد کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے تو وہ از فرق تا بقدم غضب و قہر الہی کا پیکر جلال و جبروت بن جاتا ہے :

ملاء اللہ قبور ہم نارا قد شغلونا عن الصلوۃ وسطی

خدا کفار کی قبروں کو آگ سے بھردے کیونکہ اونہوں نے ہماری نماز عصر قضا کرادی -

قصہ مختصر ' ایک فاتح میدان جنگ میں سر پر غرور مگر ایک پیغمبر جبیں نیاز ہوتا ہے ' ایک بادشاہ میدان جنگ میں زبان خودستا مگر ایک داعی حق زبان شکر سنج ہوتا ہے ' ایک بادشاہ میدان جنگ میں غیظ و غضب کا آتشکدہ ' مگر ایک منادی توحید رحم و کرم کا سرچشمہ ہوتا ہے - ان دونوں متضاد حالتوں کا انجام بھی نہایت مختلف اور عبرت خیز ہے - بادشاہوں کے سر پر غرور بارہا ٹھکرا دیے گئے ' لیکن کسی موید من اللہ کی جبین نیاز خاک مذلت سے آلودہ نہ ہوئی - بادشاہوں کی زبان خودستا بارہا ذلت کے ساتھہ خاموش کر دیگئی ' لیکن کسی داعی الہی کا نغمۂ حمد و شکر کبھی بھی چپ نہ ہوا - بادشاہوں کے غیظ و غضب کے شعلے بارہا بجھا دیے گئے ہیں ' مگر کسی پیغمبر کے دریاے کرم کو دنیا کے خس و خاشاک نہ روک سکے : ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلين انهم لهم المنصورون - وان جندنا لهم الغالبون -

تاریخ و عبر

تاریخ فرضیت حج

اہل عرب نے اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مجموعہ تعلیم ہدایت کو بالکل بھلا دیا تھا ' لیکن اونہوں نے خانہ کعبہ کے کنگرے پر چڑھہ کر تمام دنیا کو جو دعوت عام دی تھی ' اوسکی صداے بازگشت اب تک عرب کے در و دیوار سے آرہی تھی :

و اذبوانا لابراہیم مکان البیت ان لا تشرک بي شیئا و طہر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود و اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا و علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق -

اور جب ہم نے حضرۃ ابراہیم کیلیے ایک معبد قرار دیا اور حکم دیا کہ ہماری قدوسیت و جبروت میں اور کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا ' اور اس گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلیے ہمیشہ پاک و مقدس رکھنا ! نیز ہم نے حکم دیا کہ دنیا میں حج کی پکار بلند کردو ! لوگ تمہاری طرف دوڑتے ہوے چلے آئینگے ، ان میں پیادہ پا بھی ہونگے اور وہ بھی جنہوں نے مختلف قسم کی سواریوں پر دور دراز مقامات سے قطع مسافت کی ہوگی -

(بدعات و محدثات جاہلیۃ)

لیکن سچ کے ساتھہ جب جھوٹ ملجاتا ہے تو وہ اور بھی خطرناک ہوجاتا ہے - اہل عرب نے اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس سنت قدیمہ کو اب تک زندہ رکھا تھا ' لیکن بدعات و اختراعات کی آمیزش نے اصل حقیقت کو بالکل گم کردیا تھا :

(۱) خدا نے اپنے گھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیام کی اجازت صرف اس شرط پر دی تھی کہ " کسیکو خدا کا شریک نہ بنانا " ان لا تشرک بي شیئا - لیکن اب خدا کا یہ گھر تین سو ساٹھہ بتوں کا مرکز بن گیا تھا ' اور اونکا طواف کیا جاتا تھا -

(۲) خدا نے حج کا مقصد یہ قرار دیا تھا کہ دنیوی فوائد کے ساتھہ خدا کا ذکر قائم کیا جاے ' لیکن اب صرف آبا و اجداد کے کارنامہاے فخر و غرور کے ترانے گاے جاتے تھے -

(۳) حج کا ایک مقصد تمام انسانوں میں مساوات قائم کرنا تھا ' اسیلیے تمام عرب بلکہ تمام دنیا کو اسکی دعوت عام دیگئی اور سب کو وضع و لباس میں متحد کردیا گیا - لیکن قریش کے غرور و فضیلت نے اپنے لیے بعض خاص امتیازات قائم کرلیے تھے جو اصول مساوات کے بالکل منافی تھے - مثلاً تمام عرب عرفات کے میدان میں قیام کرتا تھا ' لیکن قریش مزدلفہ سے باہر نہیں نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم متولیان حرم حرم کے باہر نہیں جاسکتے - جسطرح آجکل کے امراء فسق و والیان ریاست عام مسلمانوں کے ساتھہ مسجد میں آکر بیٹھنے اور دوش بدوش کھڑے ہونے میں اپنی توہین سمجھتے ہیں -

(۴) قریش کے سوا عرب کے تمام مرد و زن برہنہ طواف کرتے تھے - ستر عورت کے ساتھہ صرف وہی لوگ طواف کرسکتے تھے جنکو قریش کی طرف سے کپڑا ملتا تھا ' اور قریش نے اسکو بھی اپنی اظہار سیادت کا ایک ذریعہ بنا لیا تھا -

اُسوۂ حسنہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

صحیفۂ نبـوت کا ایک صفـحہ !

میدان جہاد میں پیغمبرانہ جاہ و جلال کا ایک روحانی منظر !

فاتح اور پیغمبر کا امتیاز

جہاد اسلامی کي حقیقت جن مقاصد پر مشتمل ہے ' اوس کے لحاظ سے وہ دنیوي لڑائیوں سے بالکل مختلف ہے' اور یہ اختلاف اس قدر بد یہي ہے کہ ہم کو اوسکي ظاہري شکل کے ایک ایک خط و خال کے اندر نمایاں طور پر نظر آسکتا ہے -

ایک فاتح جب ملک گیري کے ارادہ سے میدان جنگ کا رخ کرتا ہے تو طبل و دہل کے غلغلے اور قرناہ و بوق کے ترانے خیر مقدم بجا لاتے ہیں - سر پر پرچم لہراتا ہے - چتر شاہي آفتاب کي شعاعوں کو بھي اوسکي طرف نگاہ کرم سے دیکھنے نہیں دیتا - جاہ و جلال کا یہ دریا میدان جنگ میں ایک مجسمہ کي طرح کھڑا کردیا جاتا ہے اور تمام فوج اسي مرصع بت کے گرد طواف کرنے لگتي ہے عظمت و جبروت کا یہ منظر دنیا کو دفعتاً مرعوب کردیتا ہے ' اور اس رعب و داب کے احساس سے اس دنیوي فاتح کا سر کبر و نخوت سے لبریز ہو جاتا ہے - یہاں تک کہ خاک زمین میں مل کر بھي یہ نشہ نہیں اوترتا - اگر کوئي اس سر پر غرور کو ٹھکرا دیتا ہے تو اوس سے مغرورانہ صدا بلند ہوتي ہے :

زمین را منم تاج تارک نشین
مجنباں مرا تا نجنبد زمیں

لیکن ایک پیغمبر کي حالت اس سے بالکل مختلف ہوتي ہے' وہ گھر سے جب نکلتا ہے تو اگرچہ مخلصین و مومنین کي ایک جماعت اوسکے ساتھہ ہوتي ہے' لیکن وہ اپنا رفیق سفر صرف خدا کو بناتا ہے :

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر قال اللہم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی الاہل ! اللہم اني اعوذ بك من وعثاء السفر و کابۃ المنقلب و سوء المنظر فی الاہل والمال اللہم اطور الارض و ہون علینا السفر !	آنحضرت جب بغرض جہاد روانہ ہوتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے : "خدایا ! تو ہي ہمارا رفیق سفر ہے ' تو ہي ہمارے بال بچوں میں ہمارا قائم مقام ہے ' خدایا ! سفر کي شدائد ' اور پلٹ کر اہل و عیال کو برے حال میں دیکھنے کي مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں ' خدایا مسافت سفر کو کم کردے اور ہمارے لیے آسان بنادے !

(۲)

وہ سواري کي پشت پر قدم رکھتا ہے تو خدا کا شکر ادا کرتا ہے :

سبحان الذي سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین -	کیا پاک و برتر ہے وہ خدا جس نے اس جانور کو ہمارا فرمانبردار بنادیا ورنہ ہم اسکي قدرت نہیں رکھتے تھے -

وہ سفر سے پلٹتا ہے تو راہ میں خدا کي حمد کا ترانہ گاتا ہوا چلتا ہے !

آئبون ' تائبون ' عابدون ' لربنا حامدون !	ہم توبہ کرکے لوٹتے ہیں ' ہم خدا کے عبادت گذار بندے ہیں ' اور ہم اپنے رب کي حمد و ثنا کرتے ہیں !

پہاڑ کي چوٹیوں پر چڑھتا ہے تو غلغلۂ تکبیر بلند کرتا ہے ' نیچے اوترتا ہے تو ترنم ریز تسبیح و تہلیل ہوتا ہے !

فوج کو روانہ کرتا ہے تو اوسکو نہ غرور طاقت کي یاد دلاتا ' نہ اوسکے جوش کو دو آتشہ کرتا ' نہ قدیم کارنامہاے شجاعت کا تذکرہ کرکے اوسکے دل کو گرماتا ہے' بلکہ اوسکے دین کو' اسکي امانت کو' اسکے تمام نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کرکے رخصت کردیتا ہے :

استودع اللہ دینکم و امانتکم و خواتیم اعمالکم -	میں تمہارے دین' تمہاري امانت' اور تمہارے نتائج اعمال کو خدا کے سپرد کرکے تمکو خدا کي راہ میں جہاد کرنے کیلیے بھیجتا ہوں !

(۳)

وہ منزل پر اوترتا ہے تو نہ تو سلاطین کي طرح اوسکے لیے خیمے قائم کیے جاتے ہیں' نہ فرش و بساط شاہانہ سے زمین اراستہ ہوتي ہے ' اور نہ میدان کا نشیب و فراز ہموار کیا جاتا ہے - وہ خدا کا نام لیکر فرش خاک پر لیٹ جاتا ہے اور اس نام کي عظمت کے سہارے پر زمین ہي کو اپني حفاظت کي خدمت سپرد کردیتا ہے :

یا ارض ربي و ربك اللہ اعوذ باللہ من شرك و شر ما فیك و من شر ما یدب علیك	اے زمین ! میرا اور تیرا ' دونوں کا خدا ایک ہي ہے - میں تیرے شر سے ' تیري سطح باطني کے شر سے ' اور تجھپر چلنے والوں کے شر سے ' پناہ مانگتا ہوں !

(۴)

وہ سفر جہاد سے پلٹ کر گھر پہنچتا ہے تو سب سے پہلے اوسکو خدا کا گھر یاد آتا ہے اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے ' جب اوسکو فتح و ظفر کي خبر ملتي ہے تو نہ تو اوسکے سامنے شادیانے بجائے جاتے ہیں ' نہ جشن شاہانہ کي تیاریاں کي جاتي ہیں ' نہ عیش و طرب کے ترانے گائے جاتے ہیں - وہ صرف اپنے خدا کے آگے سر بسجود ہو جاتا ہے اور سجدۂ شکر بجا لاتا ہے - اوسکو جب مشیت ایزدي سے شکست ہوتي ہے ' تو وہ فوج کو بالکل جوش و غیرت نہیں دلاتا ' بلکہ خدا ہي کي غیرت کي سلسلہ جنباني کرتا ہے - کیونکہ وہ اپني فوج کو خدا کي فوج یقین کرتا ہے :

کان یقول یوم احد : اللہم انك ان تشاء لا تعبد فی الارض !	آپ معرکہ احد کے دن کہتے تھے : خدایا ! کیا تو چاہتا ہے کہ اب زمین میں تیري عبادت کرنے والا کوئي نہو ؟

وہ اپني فوج کي قلت اور دشمن کے لشکر کي کثرت کو دیکھتا ہے تو صرف رحمت آسماني ہي سے مدد طلب کرتا ہے اور کسي دنیوي طاقت کے آگے دست سوال نہیں پھیلاتا :

لما کان یوم بدر نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم الی المشرکین وہم الف و اصحابہ ثلثمائۃ و تسعۃ	بدر کے دن جب آنحضرت نے مشرکین کي طرف دیکھا اور آپ کو نظر آیا کہ اونکي جمعیت ایک ہزار کي ہے اور مسلمان صرف تین سو اونیس

غرض سے اوس نے عمرہ کی تیاری کی اور ۱۴ - ۱۵ سو کی جمعیت کے ساتھہ روانہ ہوا کہ پہلی بار اپنے آبائی گھر کو حسرت آلود نگاہوں سے دیکھکر چلے آئیں - لیکن یہ کاروان ہدایت راستے ہی میں بہ مقام حدیبیہ روکدیا گیا - دوسرے سال حسب شرائط صلح زیارت کعبہ کی اجازت ملی اور آپ مکہ میں قیام کرکے چلے آے - اب اس مصالحت نے راستے کے تمام نشیب و فراز ہموار کردیے تھے' صرف خانہ کعبہ میں پتھروں کا ایک ڈھیر رہ گیا تھا اُسے بھی فتح مکہ نے ہموار کردیا :

دخل النبي صلی الله علیه وسلم مکة یوم الفتح وحول البیت ستون وثلثمائة نصب فجعل یطعنها بعود فی یده ویقول جاء الحق وزهق الباطل - (صحیحین)

آنحضرت فتح مکہ کے دن جب خانہ کعبہ میں داخل ہوے تو اوسکے گرد تین سو ساٹھہ بت نظر آے - آپ اُنکو ایک لکڑی کے ذریعہ ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے " جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا " یعنی حق اپنے مرکز پر آ گیا اور باطل نے اوسکے سامنے ٹھوکر کھالی - باطل پامال ہونے ہی کے قابل تھا -

(فرضیت حج)

اب میدان بالکل صاف تھا - راستے میں ایک کنکری بھی سنگ راہ نہیں ہو سکتی تھی - باپ نے گھر کو جس حال میں چھوڑا تھا' بیٹے نے اوسی حالت میں اوسپر قبضہ کرلیا - تمام عرب نے فتح مکہ کو اسلام وکفر کا معیار صداقت قرار دیا - جب مکہ فتح ہوا تو لوگ جوق جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے - اب وقت آ گیا تھا کہ دنیا کو اس جدید النشأة " اُمة مسلمه " کے قالب روحانی کا منظر عام طور پر دکھا دیا جاتا' اسلیے دوبارہ اوسی دعوت عامہ کا اعادہ کیا گیا جسکے ذریعہ حضرت ابراهیم علیه السلام نے تمام عالم میں ایک غلغلہ عام ڈالدیا تھا مگر اس قوت کا فعل میں آنا ظہور نبي امی پر موقوف تھا :

ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا -

جو لوگ مالی اور جسمانی حالت کے لحاظ سے حج کی استطاعت رکھتے' ہیں اونپر اب حج فرض کردیا گیا -

(تکمیل حج)

اس صدا پر تمام عرب نے لبیک کہا اور آپکے گرد ۱۳ - ۱۴ ہزار آدمی جمع ہوگئے - عرب نے ارکان حج میں بدعات و اختراعات کا جو زنگ لگادیا تھا' وہ ایک ایک کرکے چھڑا دیا گیا - آبا و اجداد کے کارناموں کے بجاے خدا کی توحید کا غلغلہ بلند کیا گیا :

فاذکروا الله کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا (بقرہ)

زمانہ حج میں خدا کو اوسی جوش و خروش سے یاد کرو جسطرح اپنے آبا و اجداد کے کارناموں کا اعادہ کرتے تھے' بلکہ اس سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھہ -

قریش کے تمام امتیازات مٹادیے گئے' اور تمام عرب کے ساتھہ انکو بھی عرفہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کردیا گیا :

ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا الله ان الله غفور رحیم (بقرہ)

اور جس جگہ سے تمام لوگ روانہ ہوں تم بھی وہیں سے روانہ ہوا کرو - اور فخر و غرور کی جگہ خدا سے مغفرت مانگو کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے -

سب سے بد ترین رسم برہنہ طواف کرنے کی تھی' اور مردوں سے زیادہ حیا سوز برہنہ عورتوں کے طواف کا ہوتا تھا - لیکن ایک سال پہلے ہی سے اسکی عام ممانعت کرادیگئی :

ان ابا هریرة اخبره ان ابابکر الصدیق رضی الله عنه بعثه فی الحجة التي امره رسول الله (صلعم) قبل حجة الوداع یوم النحر فی رهط یوذن فی الناس' الا : لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان (بخاری جزو - ۲ ص ۱۵۳)

حضرت ابو ہریرہ (ض) کہتے ہیں کہ حجة الوداع سے پہلے آنحضرت نے حضرت ابو بکر رضی الله عنه کو ایک حج کا امیر بنایا اور اونہوں نے مجھکو ایک گروہ کے ساتھہ روانہ کیا تاکہ یہ اعلان کر دیا جاے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک یا کوئی برہنہ شخص حج یا طواف نہ کرسکے گا -

زمانہ حج میں عمرہ کرنے والوں کو فاسق و فاجر کہا جاتا تھا' لیکن آنحضرت نے حجة الوداع میں عمرہ ہی کا احرام باندھا اور صحابہ کو بھی عمرہ کرنے کا حکم دیا - پا پیادہ اور خاموش حج کرنے کی ممانعت کیگئی - قربانی کے جانوروں پر سوار ہونے کا حکم دیا گیا' ناک میں رسی ڈالکر طواف کرنے سے روکا گیا - گھر میں دروازے سے داخل ہونے کا حکم ہوا :

لیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابها واتقوا الله لعلکم تفلحون (بقرہ)

یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے آؤ' نیکی تو صرف اوسکی ہے جس نے پرہیزگاری اختیار کی - پس گھروں میں دروازہ ہی کی راہ سے آو' اور خدا سے ڈرو - یقین ہے کہ تم کامیاب ہوگے -

قربانی کی حقیقت واضح کی گئی اور بتایا گیا کہ وہ صرف ایثار نفس و فدویت جان و روح کے اظہار کا ایک طریقہ ہے - اوسکا گوشت یا خون خدا تک نہیں پہونچتا کہ اوسکے چھاپے سے دیواروں کو رنگین کیا جاے - خدا تو صرف خالص نیتوں اور پاک و صاف دلوں کو دیکھتا ہے :

لن ینال الله لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم (الحج)

خدا تک قربانی کے جانوروں کا گوشت و خون نہیں پہونچتا' بلکہ اوس تک صرف تمہاری پرہیزگاری پہونچتی ہے -

یہ چھلکے اوترگئے تو خالص مغز ہی مغز باقی رہ گیا - اب وادی مکہ میں خلوص کے دو قدیم و جدید منظر نمایاں ہوگئے' ایک طرف آب زمزم کی شفاف سطح لہریں لے رہی تھی' دوسری طرف ایک جدید النشاءة قوم کا دریاے وحدت موجیں مار رہا تھا !

(اعلان عام و حجة الوداع)

لیکن دنیا اب تک اس اجتماع عظیم کی حقیقت سے بے خبر تھی - اسلام کی ۲۳ سالہ زندگی کا مد و جزر تمام عرب دیکھہ چکا تھا' مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ اسلام کی تاریخی زندگی کن نتائج پر مشتمل تھی' اور مسلمانوں کی جد و جہد' فدویت' ایثار نفس و روح کا مقصد اعظم کیا تھا ؟ اب اوسکی توضیح کا وقت آگیا تھا -

حضرت ابراهیم علیه السلام نے اس گھر کا سنگ بنیاد اس دعا کو پڑھکر رکھا تھا :

واذ قال ابراهیم رب اجعل هذا بلدا آمنا وارزق اهله

جب ابراهیم نے کہا کہ خداوندا اس شہر کو امن کا شہر بنا اور اوسکے

(٥) عمرہ گویا حج کا ایک مقدمہ یا جزو تھا ' لیکن اهل عرب ایام حج میں عمرہ کو سخت گناہ سمجھتے تھے' اور کہتے تھے کہ " جب حاجیوں کی سواریوں کی پشت کے زخم اچھے ہو جائیں اور صفر کا مہینہ گذر جاے ' تب عمرہ جائز ہو سکتا ہے "

(٦) حج کے تمام اجزاء و ارکان میں یہودیانہ رهبانیت کا عالمگیر مرض ساری ہوگیا تھا - اپنے گھرتے یا پیادہ حج کونکلنے منت ماننا' جب تک حج ادا نہ ہو جاے خاموش رهنا ' قربانی کے اونٹوں پر کسی حالت میں سوار نہ ہونا ' ناک میں نکیل ڈالکر جانوروں کی طرح خانہ کعبہ کا طواف کرنا ' زمانہ حج میں گھر کے اندر دروازے کی راہ سے نہ گھسنا بلکہ پچھواڑے کی طرف سے دیوار پھاند کے آنا ' در و دیوار پر قربانی کے جانوروں کے خون کا چھاپہ لگانا ' عرب کا عام شعار ہوگیا تھا -

(ظہـــور اسلام و تزکیـۂ حـــج)

اسلام درحقیقت دین ابراهیمی کی حقیقت کی تکمیل تھی ' اسلیے وہ ابتداء هی سے اس حقیقت گم شدہ کی تجدید و احیاء میں مصروف ہوگیا جسکا قالب حضرت ابراهیم علیہ السلام کے مبارک هاتھوں نے تیار کیا تھا - اسلام کا مجموعۂ عقائد و عبادات صرف توحید ' نماز' روزہ' زکوۃ ' اور حج سے مرکب ہے - لیکن ان تمام ارکان میں حج ہی یک ایسا رکن ہے جس سے اس تمام مجموعہ کی هئیت ترکیبی مکمل ہوتی ہے - اور یہ تمام ارکان اسکے اندر جمع ہوگئے ہیں یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو صرف خانۂ کعبہ هی کے ساتھہ معلق کردیا :

انما امرت ان اعبد رب هذہ البلد الذی حرمها ولہ کل شی و امرت ان اکون من المسلمین (قصص)	مجھکو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے خدا کی عبادت کروں جس نے اسکو عزت دی - سب کچھہ اوسی خدا کا ہے' اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسکا فرماں بردار مسلم ہوں -

اور یہی وجہ ہے کہ قران حکیم نے هر موقع پر حج کے ساتھہ اسلام کا ذکر بطور لازم و ملزوم کے کیا :

و لکل امۃ جعلنا منسکا لیذکر اسم اللہ علی ما رزقهم من بهیمۃ الانعام فالهکم الہ واحد فلہ اسلموا و بشر المخبتین (حج)	اور هر ایک امت کیلیے هم نے قربانی قرار دی تھی تا کہ خدا نے اونکو جو چار پاے بخشے هیں اون کی قربانی کے وقت خدا کا نام لیں پس تم سب کا خدا ایک هی ہے

اوسی کے تم سب فرمانبردار بنجاو اور خدا کے خاکسار بندوں کو حج کے ذریعہ دین حق کی بشارت دو -

اسلام خدا کا ایک فطری معاهدہ تھا جسکو انسان کی ظالمانہ عہد شکنی نے بالکل چاک چاک کردیا تھا ' اسلیے خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام کی ناخلف اولاد کو روز اول هی اوسکے ثمرات سے محروم کردیا :

و اذا ابتلی ابراهیم ربہ بکلمات فاتمهن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی ؟ قال لا ینال عهدی الظالمین (بقرہ)	جب خدا نے چند احکام کے ذریعہ ابراهیم کو آزمایا اور وہ خدا کے امتحان میں پورے اوترے ' تو خدا نے کہا کہ اب میں تمھیں دنیا کی امامت اور

خلافت عطا کرتا هوں - اسپر حضرت ابراهیم علیہ السلام نے عرض کیا : اور میرے اولاد کو بھی ؟ ارشاد ہوا کہ هاں' مگر اس قول و قرار میں ظالم لوگ داخل نہیں هوسکتے -

(امۃ مسلمہ)

خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام کو جن " کلمات " کے ذریعہ آزمایا اور جنکی بنا پر اونھیں دنیا کی امامت عطا هوئی وہ اسلام کے اجزاء اولین یعنی توحید الهی ' قربانی نفس و جذبات ' صلواۃ الهی کا قیام' اور معرفۃ دین فطری کے امتحانات تھے - اگرچہ اونکی اولاد میں سے چند ناخلف لوگوں نے ان ارکان کو چھوڑ کر اپنے اوپر ظلم کیا اور اس موروثی عہدے سے محروم هوگئے : قال لا ینال عهدی الظالمین - لیکن حضرت ابراهیم علیہ السلام کی ذات کے اندر ایک دوسری امت بھی چھپی هوئی تھی جسکے لیے خود اونھوں نے خدا سے دعا کی تھی :

ان ابراهیم کان امۃ قانتۃ حضرۃ ابراهیم گو بظاهر ایک فرد واحد تھے مگر انکی فعالیت روحانیہ و الهیہ کے اندر ایک پوری قوم قانت و مسلم پوشیدہ تھی !

(اجـزاء حـــج)

اب اس " امۃ مسلمہ " کے ظہور کا وقت آگیا اور وہ رسول مزکی و موعودہ غار حراء کے تاریک گوشوں سے نکل کر منظر عام پر نمودار ہوا تا کہ اوس نے خود اس اندھیرے میں جو روشنی دیکھی ہے ' وہ روشنی تمام دنیا کو بھی دکھلا دے :

یخرجهم من الظلمات الی النور -	وہ پیغمبر اونکو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے -
لقد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین -	بیشک تمھارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور هدایت اور ایک

کھلی کھلی هدایتیں دینے والی کتاب آئی -

وہ منظر عام پر آیا تو سب سے پہلے اپنے باپ کے موروثی گھر کو ظالموں کے هاتھہ سے واپس لینا چاہا' لیکن اسکے لیے حضرت ابراهیم علیہ السلام هی کی طرح بتدریج چند روحانی مراحل سے گذرنا ضرور تھا - چنانچہ اوس نے اون مرحلوں سے بتدریج گذرنا شروع کیا - اوس نے غار حراء سے نکلنے کے ساتھہ هی توحید کا غلغلہ بلند کیا کہ خدا نے حضرت ابراهیم علیہ السلام سے جو عہد لیا تھا اوسکی پہلی شرط یہی تھی : " ان لاتشرک بی شیئا " پھر اوس نے صف نماز قائم کی کہ یہ گھر صرف خدا هی کے آگے سر جھکانے والوں کیلیے بنایا گیا تھا : و طهر بیتی للطائفین و القائمین و الرکع السجود - اوس نے روزے کی تعلیم دی کہ وہ شرائط حج کا جامع و مکمل تھا :

فمن فرض فیهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (بقرہ)	جس شخص نے ان مہینوں میں حج کا عزم کرلیا تو اوسکو هر قسم کی نفس پرستی ' بد کاری ' اور جھگڑے

تکرار سے اجتناب کرنا لازمی ہے' اور روزہ کی حقیقت یہی ہے کہ وہ انسان کو غیبت ' بہتان' فسق و فجور' مخاصمت و تنازعت' اور نفس پرستی سے روکتا ہے جیسا کہ احکام صیام میں فرمایا :

ثم اتموا الصیام الی اللیل و لا تباشروهن و انتم عاکفون فی المساجد (بقرہ)	پھر رات تک روزہ پورا کرو' اور روزہ کی حالت میں عورتوں کے نزدیک نہ جاؤ اور اگر مساجد میں اعتکاف کرو تو شب کو بھی اون سے الگ رهو -

اوسنے زکواۃ بھی فرض کردی کہ وہ بھی حج کا ایک اهم مقصد تھا

فکلوا منها و اطعموا البائس الفقیر -	قربانی کا گوشت خود کھاؤ اور فقیروں اور محتاجوں کو بھی کھلاؤ !

(فتح مکہ)

اسطرح جب اس " امۃ مسلمہ " کا روحانی خاکہ تیار ہوگیا' تو اوس نے اپنی طرح انکو بھی منظر عام پر نمایاں کرنا چاہا - اس

رسعة و من يخرج من بيته مهاجرا الى الله و رسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله و كان الله غفـورا رحيما (۴ : ۹۱)

جہنم ہے' اور وہ بدترین ٹھکانا ہے- البتـہ وہ ضعیف مـرد و عورت اور بچے جو نہ کسی تدبیر کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اونکو راستہ ملتا ہے تو خدا اونکو معاف کردیگا' وہ بڑا هي معاف کرنے والا ہے -

جو شخص خدا کي راہ میں هجرت کریگا' وہ زمین میں وسعت اور فلاح و نجاح پالیگا' اور جو شخص اپنے گھر سے نکل کر خدا اور خدا کے رسول کي طرف هجرت کرے اور راستہ هی میں اسکو موت آجاے' تو یقین کرو کہ اوسکا بدلہ خدا پر واجب هوچکا' اور خدا بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے *

* * *

وہ دنیا میں پھیلا' اور حبش و مدینہ کی آبادیوں نے اوسکو اپنی آغوش میں لے لیا - بدر و حنین نے اوسکے لیے اپنا دامن خالي کردیا' بنو قریضہ و بنو نضیر کے سر سبز باغوں نے اوسکے لیے اپني جگہ سنواري - خیبر کے نخلستانوں نے اوسکو اپنے سایہ میں بٹھایا' لیکن با اینہمہ وہ ابھی پھیلنے کیلیے اور گنجایش ڈھونڈھتا تھا' اور بڑھنے کیلیے اور وسعت چاهتا تھا - قصر شریعت کي آخري اینٹ نے اوس کمي کو پورا کردیا تھا جسکی وجہ سے دین الهي کي عظیم الشان عمارت تمام دنیا کو بدنما نظر آتي تھی :

ان رسول اللـه صلـى الله عليه وسلم قال ان مثلی و مثـل الانبياء من قبل كمثل رجـل بنى بيـتا فـاحسنه و اجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعـل النـاس يطوفون به و يعجبون له و يقولون هلا وضعت هذه اللبنة قـال فانـا اللبنـة و انـا خاتـم النبيين ! (بخـاري ص۱۸۶ كتاب المناقب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میری اور پچھلے نبیوں کی مثال بالکل اوس شخص کي سي ہے' جس نے ایک نہایت خوشنما مکان بنایا' لیکن اوسکے کسی کونے میں صرف ایک اینٹ کی کسر رهگئی - پھر لوگوں نے خوب گھوم پھر کے دیکھا اور بہت خوش ہوے - تاهم اونکو یہ کہنا پڑا کہ آخر یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھي گئی ؟ تو یقین کرو کہ وہ آخري اینٹ میں ہوں' اور اسی لیے میں خاتم الانبیا ہوں !

شریعت اسلامیہ نے اس کمي کو پورا کر دیا تھا' لیکن تمام دنیا کو دکھا دینا ابھي باقي تھا' خدا نے حجة الوداع میں اس عمارت کو اپنی مکمل صورت کے اندر دکھا دیا اور تمام دنیا نے خانہ کعبہ کا طواف کرکے دیکھ لیا کہ اب ایک اینٹ کي جگہ بھي خالي نہ رهي :

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تمپر اپنے احسانات پورے کردیے' اور تمہارے لیے دین اسلام کو منتخب کیا !

* * *

قرآن حکیم کے بطون و اوراق کي طرح وہ ظروف و مواقع بھي کچھ کم اهمیت نہیں رکھتے' جن میں اسکي مقدس سورتوں اور آیتوں کا نزول ہوا ہے - دیوار کے لیے اینٹ اور گارا ضروري اجزا ہیں مگر انسے اس سفیدي کي دلاویزي میں کچھ فرق نہیں آسکتا جو اگرچہ دیوار کی سطح پر ہے' لیکن مکان کے اور اجزاء سے کہیں زیادہ گذرنے والوں کو اپنی طرف مائل کر رهي ہے -

دین الهي بھی ایک عمارت ہے جسکي تعمیر ازل سے شروع هوئي اور ختم نبوت کي آخري اینٹ نے مکمل کردیا - اس لیے وہ بھي اور عمارتوں کی طرح داخلي و خارجي اجزاء سے مرکب ہے - پہلی قسم کے اجزاء سے اوسکي تقویم و ترکیب هوئي ہے' اور دوسرے قسم کے اجزا نے اوسکے آب و رنگ اور اوسکي زینت و رونق کو نماں کیا ہے -

* * *

اسلام نے کبھي یہ شکایت نہیں کي کہ اوسکے اجزاء پورے نہیں کیے جاتے - اوس نے همیشہ اونکے اظہار کا دعوی کیا - مکہ میں صرف دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی اور آنحضرت و صحابہ بالکل اسپر قانع تھے' البتہ آرزو اسکي تھي کہ آزادي کے ساتھہ اس مختصر عبادت کے ادا کرنے کا موقع ملے - آنحضرت نے نزول فرائض کا کبھي انتظار نہیں کیا' لیکن تبدیل قبلہ کے لیے نہایت اضطراب کے ساتھہ وحی آسماني کي راہ دیکھتے رہے :

قد نرى تقلـب وجهـك في السماء -

هم تبدیل قبلہ کے لیے انتظار وحي میں آسمان کي طرف تمہارے چہرے کي گردش دیکھتے رهتے ہیں -

کیونکہ قبلہ هي دین اسلام کي قوت و نفوذ کا مرکز اولین و مظہر آخرین تھا' اس لیے متمم و مکمل دعوة ابراهیمی اوسکا بیقراري کے ساتھہ انتظار کرتا تھا -

اصل حقیقت کے لحاظ سے اسلام تمام مذاهب عالم کا آب و رنگ تھا - مذهب کے تمام اجزاء بسیطہ پہلے هي سے موجود تھے' اسلام نے صرف اونکو جلا دیکر نمایاں کردیا - آئینہ کا خاکہ پہلے هی سے تیار تھا' اسلام اوسکا جوهر بنگیا - وہ چہرہ کائنات کا غازہ تھا جس نے حسن حقیقت کو اور دلفریب بنا دیا - وہ آب و رنگ تھا' صیقل تھا' جلا تھا' غازہ تھا' ان میں سے هر چیز نمایاں هونے والي ہے - اس لیے وہ نمایاں هونا چاهتا تھا -

اسلام کا قالب حقیقت مکہ هي میں متشکل هو چکا تھا - مدینہ میں آکر اسکے اجزا بھي مکمل هوگئے' لیکن وہ ایک حسن بے پردہ تھا جو دنیا کے سامنے بے نقاب هونا چاهتا تھا - حجة الوداع نے اوسکے چہرے سے یہ نقاب بھی اولٹ دي اور تمام دنیا کو اوسکا روشن چہرہ نظر آگیا -

چنانچہ عرفات کے میدان میں اسلام کي حقیقت کے اسي ظہور کامل کا اعلان کیا گیا : اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا -

* * *

لیکن وہ دنیا کے سامنے صرف ظاهر هونا اور چہرہ دکھا کر گذر جانا نہیں چاهتاتھا - اگر وہ اتنے پر راضي هوتا تو کب کا راضي هوگیا هوتا - آنحضرت (صلعم) نے ایام مظلومي هي میں تمام قبائل کے سامنے اسلام کو پیش کردیا تھا' اور تمام جزیرہ عرب اوس سے روشناس هوچکا تھا' مگر وہ غلبہ کاملہ' تسلط عام' اور ظہور تام چاهتا تھا' یعني وہ ایک عظیم الشان خلافت الهي کي بنیاد ڈالنا چاهتا تھا جو میزان عدل کو قائم رکھے' شعائر الاهیہ کي حفاظت کرے' دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام سنائے' مساوات عامہ کي تعلیم دے' پرانے حقد و حسد کو مٹا کر نئے سرے سے الفت و محبت کي بنیاد ڈالے - اسلام کے تازہ خون کا قصاص لے' جاهلیت کے دم خشک کو اپنے تلووں سے مسل دے' دنیا کو معاملات و مفاوضات کا صحیح اصول بتاے' وہ حکومت چاهتا تھا جو انسان کے تمام عقائد' اعمال' اخلاق' اور معاملات پر محیط هو جاے - اس عمارت کی بنیاد اگرچہ مکہ هي میں پڑ چکي تھي' لیکن اوسکا افتتاح حجة الوداع میں هوا' اسلیے تکمیل دین کا اعلان بھي اسي زمانے میں کیا گیا -

من الثمرات من آمن منهم بالله و اليوم الاخر (بقره)

باشندے اگر خدا اور روز قیامت پر ایمان لائیں، تو اونکو ہر قسم کے ثمرات و نعائم عطا فرما !

جسوقت اونہوں نے یہ دعا کی تھی، تمام دنیا فتنہ و فساد کا گہوارہ بن رہی تھی - دنیا کا امن و امان اوٹھہ گیا تھا، اطمینان و سکون کی نیند آنکھوں سے اوڑ گئی تھی - دنیا کی عزت و آبرو معرض خطر میں تھی - جان و مال کا تحفظ نا ممکن ہوگیا تھا، کمزور اور ضعیف لوگوں کے حقوق پامال کردیے گئے تھے، عدالة کا گھر ویران، حریة انسانیة مفقود، اور نیکی کی مظلومیت انتہائی حدتک پہنچ چکی تھی - کرۂ ارضی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جو ظلم و کفر کی تاریکی سے ظلمت کدہ نہو - اسلیے اونہوں نے اباد دنیا کے ناپاک حصوں سے کنارہ کش ہوکر ایک " وادی غیر ذی زرع " میں سکونت اختیار کی - وہاں ایک دار الامن بنایا اور تمام دنیا کو صلح وسلام کی دعوت عام دی - اب اونکی صالح اولاد سے یہ دار الامن بھی چھین لیا گیا تھا - اسلیے اوسکے واپسی کیلیے پورے دس سال تک اوس کے فرزند نے بھی باپ کی طرح میدان میں ڈیرہ ڈالا - فتح مکہ نے جب اوس کا مامن و ملجا واپس دلادیا تو وہ اوس میں داخل ہوا کہ باپ کی طرح تمام دنیا کو "گم شدہ حق کی واپسی" کی بشارت دے - چنانچہ وہ اونٹ پر سوار ہوکر نکلا اور تمام دنیا کو مژدۂ امن و عدالة سنایا :

(خطبة حجة الوداع)

ان دماءکم و اموالکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا - الا ان کل شی من امر الجاهلیة تحت قدمی موضوع و دماء الجاهلیة موضوعة و اول دم اضعه دماءنا دم ابن ربیعة و ربا الجاهلیة موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا عباس ابن عبد المطلب - اللهم اشهد، اللهم اشهد، اللهم اشهد - (ابو داود جلد ۱ - ص ۲۹ کتاب الحج)

جسطرح تم آجکے دن کی، اس مہینہ کی، اس شہر مقدس میں حرمت کرتے ہو اوسی طرح تمہارا خون اور تمہارا مال بھی تم پر حرام ہے، اچھی طرح سن لو کہ جاہلیت کی تمام بری رسموں کو آج میں اپنے دونوں قدموں سے کچل ڈالتا ہوں - بالخصوص زمانہ جاہلیت کے انتقام اور خون بہا لینے کی رسم تو بالکل مٹادی جاتی ہے، میں سب سے پہلے اپنے بھائی ابن ربیعہ کے خون کے انتقام سے دست بردار ہوتا ہوں - جاہلیت کی سود خواری کا طریقہ بھی مٹادیا جاتا ہے اور سب سے پہلے خود میں اپنے چچا عباس ابن عبد المطلب کے سود کو چھوڑتا ہوں - خدایا تو گواہ رہیو ! خدایا تو گواہ رہیو !! خدایا تو گواہ رہیو کہ میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں تک پہونچادیا !

(تکمیل دین الٰہی)

اب حق پر پھرکے پھر اپنے اصلی مرکز پر آ گیا، اور باپ نے دنیا کی ہدایت و ارشاد کیلیے جس نقطہ سے پہلا قدم اوٹھایا تھا، بیٹے کے روحانی سفر کی وہ آخری منزل ہوئی، اور اوسی نقطے پر پہونچکر اسلام کی تکمیل ہوگئی، اسلیے وہ کہ اس نے تمام دنیا کو مژدۂ امن سنایا تھا، آسمانی فرشتے نے بھی اوسکو کامیابی مقصد کی سب سے آخری بشارت دیدی :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا !

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو بالکل مکمل کردیا اور تم پر اپنے تمام احسانات پورے کردیے، اور میں نے تمہارے اسلام کو ایک برگزیدہ دین منتخب کیا -

وثائق و حقائق

عید اور تکمیل شریعت

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

آگ کا شرارہ کرۂ آتش فشاں کے دامن میں چھپا رہتا ہے، لیکن جب پھوٹتا ہے تو تمام دنیا کو محیط ہو جاتا ہے - نمو کی قوت ذرات خاک میں مخفی رہتی ہے، لیکن جب فصل بہار آتی ہے تو اس میں اسقدر اوبال آ جاتا ہے کہ اوسپر زمین کی فضاے بسیط تنگ ہوجاتی ہے - پانی کا سیال مادہ بادل کے ایک ٹکڑے میں سمٹا ہوا پڑا رہتا ہے، لیکن جب برستا ہے تو پھیل کر خشکی و تری کو باہم ملا دیتا ہے - برق کی رو دنیا کے ہر ذرے میں موجود ہے، لیکن جب اوسمیں تموج پیدا ہوتا ہے، تو کارخانۂ قدرت کے ایک ایک پرزے میں دفعتاً حرکت پیدا ہوجاتی ہے - موج دریا ہی میں پنہاں ہے، لیکن جب اوٹھتی ہے اور اوٹھکر بلند ہوتی ہے، تو دریا میں تلاطم برپا ہوجاتا ہے !!

* * *

اسلام بھی اسی قسم کا ایک شرارہ، اسی طرح کی ایک طاقت نمو، اسی فیاضی کے ساتھہ بہنے والا ایک چشمۂ آب حیات، اسی قوت کے ساتھہ حرکت پیدا کرنے والا بجلی کی ایک رو، اور اسی سرعت کے ساتھہ پھیلنے والی ایک موج ہدایت تھی - جس نے اوڑ کر خرمن جہل و ضلالت میں آگ لگادی، جس نے پھول پھلکر شور زار دنیا کو تختۂ گل و یاسمن بنا دیا، جس نے برس کر تمام دنیا کو سر سبز وشاداب کردیا، جس نے چلکر دنیا کے سکون کو حرکت سے بدل دیا، اور جس نے اوٹھکر کفر و فساد فی الارض کے بحر ظلمت خیز میں ایک عظیم الشان تلاطم برپا کردیا !

* * *

یہ شرارہ، یہ نمو، یہ برق، یہ موج، غار حراء میں دبی ہوئی تھی - ایک مبارک رات میں اسکا ظہور ہوا، لیکن اوسکے لیے ایک فضاے غیر متناہی، ایک وسعت غیر محدود، ایک کرۂ غیر محدود درکار تھا، اسنے اونہوں نے پھیلنا چاہا، لیکن کفر زار مکہ کی زمین گھبراکر پکار اوٹھی : " آهسته خرام بلکه مخرام " - اب اسلام دنیا کے دوسرے حصوں کی طرف بڑھا، کیونکہ سکڑنا اوسکی فطرت کے خلاف تھا، اور فطرت کی خلاف ورزی عتاب الہی کا مقدمہ ہے :

ان الذین توفهم الملئکة ظالمی انفسهم قالوا فیم کنتم، قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا فیها فاولئک ماواهم جهنم وساءت مصیرا الا المستضعفین من الرجال و النساء و الولدان لا یستطیعون حیلة ولا یهتدون سبیلا فاولئک عسی الله ان یعفو عنهم وکان الله عفوا غفورا - و من یهاجر فی سبیل الله یجد فی الارض مرغما کثیرا

جن لوگوں کی روح کو فرشتوں نے ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لوگ ارض شرک میں رہکر اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے، تو اونسے فرشتوں نے کہا کہ تم ایسی مصیبت میں کیوں مبتلا رہے؟ اونہوں نے جواب دیا کہ "زمین کفر میں ہمیں کوئی طاقت حاصل نہ تھی" فرشتوں نے کہا " تو کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ اوس میں ہجرت کرجاتے ؟ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا صرف

نام نہاد جرمن مظالم
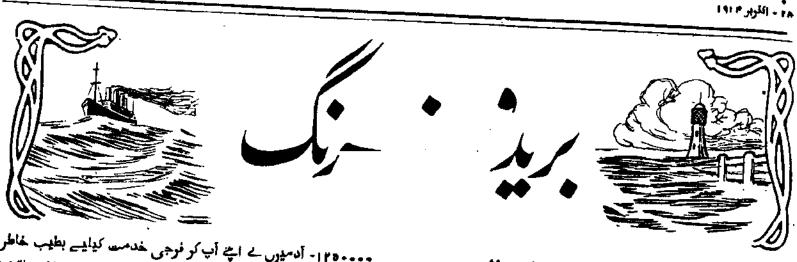
اهل جرمني کے انکار انکے بیان کردہ مظالم کے متعلق

ایک جرمن خاتون کا خط

مقام إلا شیپل (جرمني) سے ۲۷ - اگست کو ایک جرمن خاتون نے اپنے کسي عزیز کے نام ایک خط لکھا تھا - یہ خط اتفاق سے اخبار " مورننگ پوسٹ " لنڈن کے هاتھہ لگ گیا ' اور اس نے اسے شایع کردیا - اس خط میں یہ جرمن خاتون لکھتي ہے :

" مجھے یقین ہے کہ تمام تعلیم یافتہ انگریز اس جنگ کو برا کہتے ہونگے ' جسکي ذمہ داري انگریزي حکومت کي پالیسي پر عاید هوتي ہے "

اهل جرمني کو سالہا سال سے یہ خوف دامنگیر تھا کہ ایک نہ ایک دن انکو میدان جنگ میں مجبوراً دھکیلا جائیگا ' اور اسوقت انکے امن دوست قیصر کے هاتھہ سے صبر و تحمل کا سر رشتہ جاتا رهیگا - بالاخر وہ هولناک دن آگیا ' اور اب دنیا دیکھہ رهي ہے کہ ظاهري عیش و عشرت کے اندر سے کیسي قوي تن اور عجیب و غریب جرمني نکلي ہے ؟ وہ جرمني جو بظاهر عیش و تنعم میں غرق نظر آتي تھي ' اب اس جنگ کے وقت کیسي طاقتور اور کسطرح عجیب و غریب قوتوں کا پیکر معلوم هوتي ہے ؟ "

اسکے بعد اس خاتون نے ظاهر کیا ہے کہ ریشتیگ (جرمن پارلیمینٹ) نے کس اتفاق و هم آهنگی ' یگانگت و یکسرئي ' اور جوش و خروش کے ساتھہ قرضہ جنگ کو منظور کیا ہے ' اور جب وہ تلغرافي مخابرات و مراسلات شائع هوے هیں ' جو قیصر ' زار ' اور شاہ انگلستان میں باهم هوے تھے ' تو جرمن پبلک میں کسقدر جوش و خروش پیدا هوا ہے ؟

وہ لکھتي ہے :

" ان تاروں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ قیام امن یورپ کے لیے همارا شاهنشاہ (یعني قیصر جرمني) جو کچھہ کرسکتا تھا وہ اسوقت اس نے کیا اور کامل طور پر کیا -

عالم سیاسي میں هز مجسٹي (قیصر) کے برابر کوئي شخص معترم اور راست باز نہیں ہے "

اسکے بعد وہ موجودہ جنگ کي نوعیت کا ذکر کرتے هوے لکھتي ہے :

" هم جانتے هیں کہ هم اهل جرمني اپنی هستي و بقاء کے لیے لڑ رہے هیں ' کیونکہ همارے دشمن جو هم سے بہتر کارنامے دکھا کے هماري فوقیت و برتري پر غالب نہیں آسکے ' اب اپنے اس عجز و ناکامی کے بعد چاهتے هیں کہ جسطرح بنے ' هم سب کو قتل کر ڈالیں ' تا کہ همارے همیشہ کامیاب و غالب مقابلہ سے انہیں نجات ملجاے -

یہ صحیح ہے کہ هر طرف ناگواري پھیلي هوئی ہے اور ایسا هونا ناگزیر ہے ' مگر اسکے ساتھہ هي جرمني میں ایثار بھی ایسا ہے کہ اسکا مقابلہ و موازنہ نہیں هو سکتا - صرف گذشتہ تین هفتوں میں ۱۲۵۰۰۰۰ - آدمیوں نے اپنے آپ کو فوجی خدمت کیلیے بطیب خاطر پیش کیا ہے ' اور امیدواروں کا اسقدر هجوم و ازدحام رها کہ بالاخر فہرست داخلہ بند کردینا پڑي - جو جرمن سپاهي همارے شہر سے گذرے هیں وہ نہایت شاندار تھے - انکي وردي اور دیگر ساز و سامان کي هر شے بالکل نئي معلوم هوتي تھي - ان سپاهیوں کا ادھر سے کوچ حیرت انگیز نظم و ترتیب کے ساتھہ انجام پذیر هوا - تمام سپاهیوں کا استقبال شہر والوں کے گھروں میں هونے والا تھا - سب نے انہیں هاتھوں هاتھہ لیا اور بخوشي اپنے یہاں ٹھیرایا - سپاهیوں کا طرز عمل اسقدر عمدہ تھا کہ گھر والوں کو ان پر پورا اعتماد هوگیا تھا - لیکن کیسي عجیب بات ہے کہ انہي مسکینوں کے متعلق فرانس میں کیسي کیسی خوفناک باتیں مشہور کي جارهي هیں ! "

اسکے بعد وہ ان مظالم کا ذکر کرتي ہے جو بموجب اسکے بیانکے اهل بلجیم اپني مغلوبیت و شکست کے جوش انتقام میں درماندہ و عاجز جرمنیوں پر کر رہے هیں - وہ لکھتي ہے :

" اسپتال میں ایک نوجوان آیا ہے جسکی دونوں آنکھیں ایک دس برس کي بلجین لڑکی نے نکال لي هیں - یہ حرکت اس ناشاد لڑکي نے اسوقت کي ہے جب یہ بد بخت نوجوان گولي کھا کے زمین پر گرا ہے - یہ واقعہ تیچ صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر نے خود دیکھا ہے - دوسرے مواقع پر جرمن زخمیوں کے هاتھہ اور پیر کاٹڈالے گئے هیں - جن مکانوں میں کہ جرمن زخمي تھے اور ان پر جرمن علم لہرا رہے تھے ' ان زندہ زخمیوں کے گلے نہایت بے دردي اور وحشیانہ طریقہ سے کاٹے گئے - تعجب انگیز امر یہ ہے کہ یہ حرکتیں صرف سپاهیوں هي نے نہیں کي هیں جو عموماً فوجی اور جنگي زندگي کی وجہ سے قسي القلب اور بے رحم هو جاتے هیں ' بلکہ لڑکیوں اور جوان اور بوڑھی عورتوں نے کیتے هیں - مگر انہیں بھي اپنے کیے کا قرار واقعي خمیازہ بھگتنا پڑا اور بالاخر هولناک سرزنش کی گئي - فوجي قانون (مارشل لا) کے مطابق انہیں گولي ماردي گئي ' اور تنبیہ و عبرت کے لیے انکے مکان جلادیے گئے -

اگر یہي باتیں هیں جنہیں فرانس اور انگلستان میں جرمني کي وحشت و بربریت سے تعبیر کیا جا رها ہے تو اسکی ذمہ دار خود بلجیم کی رعایا ہے ' کیونکہ ابتدا اسیکي طرف سے هوئی ہے ' اور یہ ظاهر ہے کہ اسوقت جنگ کا زمانہ ہے - امن کا وقت نہیں ہے کہ اس قسم کے مظالم کی سزا عدالتي قانون کے مطابق دیجا ئے -

البتہ اس هولناک انجام کو دیکھتے هوے ان بدبختوں کے اندھے پن پر ضرور افسوس آنا چاهیے - کیونکہ یہ لوگ جو کچھہ کر رہے هیں ' اپنے حکام کی تحریک و اغواء سے کر رہے هیں -

هم لوگ قدرتی طور پر یہاں اپنی عظیم الشان فتوحات پر خوشي منا رہے هیں - اسوقت بلجین اخبارات جرمن زبان میں نکل رہے هیں اور ڈاکخانے اور ریلیں جرمن هاتھوں میں هیں - چونکہ لورین میں فرانسیسیوں کو بری طرح شکست هوئي ہے اور همنے نامور اور لبز پر قدم کرلیا ہے - اسلیے امید ہے کہ جنگ زیادہ عرصے تک نہیں رهیگي " -

اسکے بعد یہ خاتون اجنبي خصوصاً دشمن رعایا کے ساتھہ جرمن حکومت کے عمدہ سلوک اور حسن معاملة کا ذکر کرتے هوے لکھتي ہے :

- خدا کا دین پہلے ھي سے کامل تھا لیکن اب تک وہ مسلمانوں کے نفوذ و قوت کے شایان شان نہ تھا - آج خدا نے اوسکو مسلمانوں کے شایان شان بنا کر اوس پر دالمی پسندیدگي اور رضاے تام کي مہر لگادي : و رضیت لکم الاسلام دینا -

* * *

دنیا کا کوئي داعی مذھب ' دنیا کي کوئي صالح قوم ' دنیا کا کوئي اولوالعزم پیغمبر' اپنے مقاصد میں سلطنت کے بغیر کامیاب نہیں ھو سکتا ' چنانچہ دنیا میں جب کوئی صالح قوم پیدا ھوئي ہے اور اوس نے نیکي پھیلانے اور امر بالمعروف و النھي عن المنکر کي الهي خدمت اپنے ذمہ لي ہے تو خدانے اوسکو ھمیشہ صاحب تاج و تخت بنایا ہے' اور جب تک اوسکے سر پر حکومت کا تاج نہیں رکھا گیا ' اوسکا دین خدا کي آخري مرضي کے مطابق نہیں ھوا ' چنانچہ الله تعالی خود فرماتا ہے :

وعد الله الذین آمنوا منکم وعملو الصالحات لیستخلفنھم في الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذي ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا - یعبدونني ولا یشرکون بي شیأ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون (۲۲ - ۵۴)

تم میں سے جو لوگ ایمان لاے اور عمل صالح اختیار کیا ' تو خدا نے اونسے وعدہ کرلیا ہے کہ آنکو زمین کي خلافت بخشیگا جیسا کہ اوس نے گذشتہ لوگوں کو اونکے عمل صالح کي وجہ سے بخشا نیز خدا نے اونکے لیے جو دین پسند فرمادیا ہے ' اوسکو مستحکم کر دیگا ' اور اونکے خوف کو امن سے بدل دیگا - تاکہ اسی کي عبادت کریں اور کسي چیز کو اسکا شریک نہ بنائیں ' اور جو لوگ اس کے بعد کافر ھوے' سو وہ یقیناً مجرم و ملزم ھیں -

* * *

الله تعالے کي اسي سنت جاریہ کے مطابق مکہ میں ایک قوم ایمان لائي اور اسنے عمل صالح اختیار کیا ' اسلیے خدانے اوسکو زمین کا خلیفہ بنایا - خدا نے اوسکے لیے جس دین کو منتخب فرمایا تھا اب تک وہ اوسکے وعدے کے مطابق مستحکم نہیں ھوا تھا - فتح مکہ نے اسکو مستحکم کردیا - مدینہ میں رھکر آنحضرت (صلعم) نے تمام عرب کي مشرکانہ قوت توڑ دي تھي - صرف اھل مکہ اپني اصلي حالت پر قائم تھے - اگر اسلام کو کچھہ خوف تھا تو اسي مرکزي طاقت کا تھا - فتح مکہ نے اس طاقت کو بھی پامال کر دیا - اب خوف مبدل بہ امن و امان ھو گیا - اس امن و امان کا مقصد جیسا کہ خود خدا نے بیان فرمادیا' یہ تھا کہ خدا کي پرستش کي جاے' تمام انساني پرستشوں اور معبودانہ اقتداروں کا خاتمہ کردیا جاے' اور خدا کے بندے صرف خدا ھي کیلیے ھوجائیں - فتح مکہ میں تین سو ساٹھہ بت جاء الحق و زھق الباطل' کي غلغلہ انگیز صداوں کے ساتھہ توڑ دیے گئے ' اور توحید الهي کیلیے میدان صاف ھوگیا - حجة الوداع میں پہلے ھی سے منادي کرادیگئی تھي کہ کوئي مشرک خانہ کعبہ کے اندر داخل نہیں ھو سکتا - دین الهي کی یہی تکمیل تھی' یہی غلبۂ عام تھا ' یہي ظھور تام تھا' یہي حقیقی امن و امان تھا' جو اس عہد سے شروع ھوگیا' اور اسي کا خدا نے وعدہ فرمایا تھا :

لیظھرہ علی الدین کلہ — خدا اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کردیگا

جب یہ وعدہ پورا ھوا تو امت کو یہ بشارۃ عظمی سنائی گئی :

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا -

* * *

یہ آیۃ کریمہ وعظیمہ جمعہ کے دن خاص عرفات کے میدان میں نازل ھوئی اور ایک ایسا عطیۂ الهی سمجھي گئي کہ ایک یہودي نے حضرت عمر رضي الله عنہ سے بہ حسرت کہا: "اگر ایسی آیت ھمارے مذھب میں نازل ھوتي تو ھم اوسکے نزول کي یاد گار میں عید مناتے" حضرت عمر نے فرمایا : "ھمکو اس یادگار کے قائم کرنے کی ضرورت نہ تھي - یہ آیت خود عید ھي کے دن نازل ھوئي جب کہ خدا کے مخلص بندے عرفات کے میدان میں اوسکے سامنے کھڑے تھے - پس ھمیشہ کیلیے یہ دن ھمارے لیے عید کا جشن عام ھوگا اور خدا کی یہي مرضي تھی "

* * *

اسی بشارۃ عظمی نے عید کي حقیقت کو بھی بے نقاب کردیا - وہ محض سیر و تفریح' عیش و نشاط ' لھو و لعب کا ذریعہ نہیں ہے - وہ تکمیل شریعت کا ایک مرکز ہے' وہ سطوت خلافت الهي کا ایک مظھر ہے ' وہ توحید و وحدانیت کا منبع ہے' وہ خالص نیتوں اور پاک دلوں کی نمایش گاہ ہے -

اوسکے ذریعہ ھرقوم کے مذھبي جذبات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ' اگر وہ اپني اصلي حالت میں قائم ہے تو سمجھہ لینا چاھیے کہ مذھب اپني پوري قوت کے ساتھہ زندہ ہے - اگر وہ مٹ گئي ہے' یا بدعات و مزخرفات نے اوسکے اصل مقاصد کو چھپا دیا ہے' تو یقین کرلینا چاھیے کہ اس مذھب کا چراغ بجھہ رھا ہے -

* * *

یہی وجہ ہے کہ اسلام میں جس دن سے قوت کي نشو و نما کا آغاز ھوا اوسی دن سے عید کو اوس کے اظہار کا ذریعہ بنایا گیا - مدینہ میں صرف عید الفطر کے ذریعہ دنیا کو اسلام کی وسعت اثر کا ایک منظر دکھایا جا سکتا تھا' لیکن وہ صرف اتنے ھی پر قانع نہ تھا' وہ تمام دنیا کیلیے ایک چشمۂ رحمت تھا جو ابلنا چاھتا تھا -

ما ارسلناک الا رحمة للعالمین -

وہ عرفات کے میدان میں اوبلا' اور اپنے پھیلنے والي موجوں کي چادر میں تمام دنیا کو چھپا لیا - اسلیے تمام دنیا نے اسلام کے جاہ و جلال' ظھور و غلبہ ' اور نفوذ و وسعت کا تماشہ دیکھہ لیا -

* * *

پس عید اگر شعائر اسلام کو قائم رکھتي ہے' مذھبی روح کو زندہ کرتي ہے' مذھب کے کارنامہ اعمال کو دنیا کے سامنے پیش کرتي ہے' عہد محبت و میثاق الهي کي تجدید کرتي ہے' تمام امت کو ایک نظام میں مربوط کر دیتي ہے' مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان سفارت کا کام دیتي ہے' تو بلا شبہ وہ عید ہے' حج ہے' طواف ہے - ورنہ وہ صرف کھجور کي ایک گٹھلي ہے جسکو ایک سنت کے احیاء کیلیے ھم علی الصباح کھا کر پھینکدیتے ھیں -

* * *

یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ اسلام کي اس سب سے عظیم الشان عید کے بعد اسلام کي دعوۃ الہی کي زندگي کا دور ختم ھوگیا ' اور خود یہ آیت جس نے مذھب کي تکمیل کا اعلان کیا تھا ' اسکا مقدمہ و تمھید تھي - چنانچہ اوس کے نزول پر اگرچہ اکثر صحابہ کو نہایت مسرت حاصل ھوئی' لیکن جو لوگ اس حقیقت کو جانتے تھے کہ داعي حق کي زندگي کا سب سے آخري مقصد دین کی تکمیل اور اوسکا عرض عام و ظھور تام تھا' اونکی آنکھیں تکمیل کے بعد کے نتیجہ کو دیکھکر اشکبار ھوگئیں - یہ مقصد حقیقي حجة الوداع میں حاصل ھوگیا تھا ' اوسکے ایک ھی سال بعد آفتاب نبوت رحمت الهی کي آغوش میں غروب ھوگیا - اللھم صل و سلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت و سلمت علی علی سیدنا ابراھیم و علی آل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید !

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم - اے - ڈی لیٹ بیرسٹرایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس ایف آر - ایچ - ایس کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھہ لکھا جائے یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنی ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کے تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں ' غرض مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے اُن مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کار و بار میں لاحق ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لیے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کار و بار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیرو کار وغیرہ - اگر کسی حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بے گناہ کو سزا ہوجاتی ہے - اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسی طرح اگر کوئی وکیل یا پیرو کار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو بحث و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے مقدمات کے خراب ہوجانے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے جن پر

(عدل و انصاف کا انحصار ہے)

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر - ایم - ڈی - ایف سی - ایس نے ملکر انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت سے اضافے اور مفید حواشی زیادہ کردیے ہیں ' جس کی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کرلی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً :

(مقدمات قتل کے متعلق)

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت طبیہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسانی پر ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

(عورتوں کے متعلق)

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(سمیات کے متعلق)

(۱) معدنی سمیات (۲) فلزی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

(امور مختلفہ کے متعلق)

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ - ان تمام ابواب کے ساتھہ قانونی نظائر بھی مندرج ہیں جس کی وجہ سے ہر مسئلے کے سمجھنے میں آسانی ہوگئی ہے اور ساتھہ ہی ساتھہ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کئے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلیٰ علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھہ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہوجاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شایع ہوئی تھی جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہوگئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کار و بار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کی ضرور قدر کرینگے - یہ کتاب نہایت اعلیٰ اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید علم آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحات میں - اس کی قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھی - مگر اب علم فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردی ہے - اور مولوی عبد اللہ خاں صاحب کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے -

صنمخانہ عشق ! صنمخانہ عشق ! !

یعنی حضرت امیر احمد مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپ کر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

حکمت بالغہ - ہر سہ جلد کامل صفحات ۱۰۹۴ - اس کتاب کا تفصیلی ریویو الہلال کے گذشتہ پرچوں میں چھپ چکا ہے - قیمت ہر سہ جلد ۵ روپیہ -

نعمت علی - مشتمل برحالات صوفیاے کرام - یعنی امام عبد الوہاب شعرانی کی لا جواب کتاب لواقح الانوار کا ترجمہ - صفحات ہر دو جلد ۷۲۶ - قیمت ۵ روپیہ -

مشاہیر السلام - یعنی اردو ترجمہ تاریخ ابن خلکان دو جلد - قیمت ۵ روپیہ -

تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ -

تمدن ہند - شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی آخری یادگار - قیمت ۵۰ روپیہ -

تحقیق الجہاد - مصنفہ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ - قیمت ۲ روپیہ -

داستان ترکتازان ہند فارسی - ۵ جلد کامل صفحات (۳۶۵۶) کل سلاطین دہلی کی ایک جامع اور مفصل تاریخ - قیمت حال ۶ روپیہ -

انسر اللغات - یعنی عربی اور فارسی کے کئی ہزار الفاظ کی ایک کامل ڈکشنری صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مآثر الکرام فارسی - مشتمل برحالات صوفیاے کرام قیمت ۲ روپیہ -

علمی اصول قانون - یعنی مسٹر ڈبلیو - ایم - ریننگن کی کتاب کا اردو ترجمہ صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

گلشن ہند - قدیم شعراے اردو کا ایک نایاب تذکرہ - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

قواعد العروض مصنفۂ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی عربی و فارسی میں بھی علم عروض کے متعلق کوئی ایسی جامع کتاب موجود نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مد القاموس - مصنفہ مسٹر لین ۸ جلد کامل یعنی عربی زبان کا ایک جامع لغت انگریزی زبان میں - قیمت - ۱۲۰ - روپیہ

المشتہر عبد اللہ خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن..

" اغیار یعنی فرانسیسیوں' روسیوں' انگریزوں ' اور اهل بلجیم کے ساتھہ جو عمدہ سلوک یہاں کیا جا رہا ہے ' وہ اسدرجہ حد سے گذرا ہوا فیاضانہ ہے کہ اسپر ہم لوگ اپنی گورنمنٹ سے رفتہ رفتہ بہت ہی ناراض ہوتے جاتے ہیں - ان میں سے جو لوگ مفلوک الحال ہیں' انکے لیے چندے ہو رہے ہیں - نہ معلوم کب جرمنی اپنی اس فضول مہربانی کو رخصت کریگی ؟ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ خود اسکی رعایا کے ساتھہ دوسرے ملکوں میں ذلت آفرین سلوک ہو رہا ہے ! ہم کبھی ان مظالم کو نہیں بھولینگے جو اهل جرمنی پر بلجیم میں کیے گئے - وہاں دولت مند سے دولتمند جرمن موجود ہیں ' مگر انکے بدن پر بمشکل سالم کپڑا نظر آئیگا - انکے ساتھہ خوفناک بدسلوکی کیگئی اور بالاخر انکو بھاگنا پڑا - عورتوں پر ایسے ایسے ظلم ڈھالے گئے کہ انہیں اپنے بچوں کو مکان کی کھڑکیوں کے باہر پھینکدینا پڑا اور بہت سی مائیں تو پاگل ہوگئیں !

ہم کو یقین ہے کہ ہمارے سپاہی ہمارے لیے میدان فتح کرینگے' لیکن اگر بفرض محال ہمارے دشمنوں کی زیادہ فوج نے انہیں کچل بھی ڈالا - جب بھی ہمیں اپنے ایماندار اور راست باز ہونے پر ہمیشہ فخر و ناز رہیگا -

تاہم یہاں تو کسیکو بھی یہ خیال نہیں کہ ہم کو شکست ہوگی - چاہے انگلستان دوسری نصف دنیا کو بھی ہمارے مقابلہ میں لاکے کھڑا کردے مگر ہمیں فتح ہی ہوگی " -

یہ خاتون اسی خط میں بعد کی نوشتہ عبارت مورخہ ۲۹ - اگست میں لکھتی ہے :

" ہم جب اجنبی اخباروں میں یہ پڑھتے ہیں کہ ہم بربری اور وحشی ہیں تو ہمکو بے حد ہنسی آتی ہے - گویا وحشی لوگ بھی کروپ کی توپیں ' زپلن ہوائی جہاز' ہر قسم کے تھیٹر' اوپرا' حیرت انگیز عجائب خانہ ' اور ایمپیرٹیر نامی جہاز کے برابر جہاز بنا سکتے ہیں ! تاہم مسکین اور ذلیل فرانسیسی کیا کریں ؟ وہ اس سے زیادہ کچھہ نہیں جانتے "

ایک دوسری بعد کی نوشتہ عبارت میں لکھتی ہے :

"ہمیں چار چھوٹے کروزروں کے ضائع ہونے کی اطلاع دیگئی - مگر یہ نقصان ان عظیم الشان فتوحات کے مقابلہ میں کچھہ بھی نہیں ہے جو ہمیں حاصل ہوئی ہیں - اسوقت ہمارے پاس ۳۰ ہزار روسی قیدی ہیں جو اس امر پر خوش ہیں کہ انہیں جرمنی میں عمدہ غذا ملتی ہے " (لیکن اسکے بعد روسی قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے)

مکتوب استانہ علیہ

اجیبو داعی اللہ !

مکتوب مبارک جمعیۃ هلال احمر قسطنطنیہ

برادر عزیز محترم :

پس از ستایش و نیایش عرض میشود کہ جمعیۃ هلال احمر عثمانی خدمات شما را کہ از راہ اسلامیت و اخوت در اثنای جنگ طرابلس و بلقان ابراز و اثبات فرمودہ اید' گاہے فراموش نخواهد کرد - نہ تنہا این جمعیت ' بلکہ تمام ملت نجیبۂ عثمانیہ منتدار و شکرگذار انسانیت و نیکیہاے برادران آن دیار بودہ' و همیشہ مشغول تمجید و تحسین می باشند - از پرتو همم عالیہ و تبرعات دیندارانۂ برادران دینی هندوستان در جنگہای گذشتہ و ایام اضطراب ' این جمعیت می توانست از عہدۂ خدمات بزرگ و کارهاے سترگ بر آید ' چنانچہ مبالغ اعانات مرسولہ بے حیف و میل کلیاً صرف غزاۃ و مجروحین عثمانی گردید -

هیچ شکی نیست کہ خبر جنگ عمومی اروپ بسمع مبارک رسیدہ است - امروز تمام دول شرق و غرب - خواہ درین حرب عمومی شریک و سہیم باشند یا نباشند محض صیانت و محافظۂ استقلال و شرف دیرینۂ خود شان مجبور بہ سفر بری و آمادۂ کارزار بودہ' و تمام قواے بری و بحری خود را مہیا و مستعد ساختہ و منتظر حلول وقت میباشند - بمصداق " حاضر جنگ باش اگر میطلبی صلح و صلاح " دولت ابد آیت علیۂ عثمانی نیز' با اینکہ همیشہ صلح و مسالمت را رهبر مساعی نمودہ و آن را بر رزم و وغا ترجیح دادہ است ' برای احتیاط اکنون مجبور احضار و تہیۂ کلیۂ قواے بری و بحری خود گردیدہ - و الحمد للہ بر حسب ارادۂ مبارکۂ سنیۂ اعلی حضرت خلیفۃ المسلمین متعنا اللہ بطول حیاتہ وخلد اللہ ملکہ و دولتہ و بہ همت زمامداران امور و مدبران مہام جمہور از عہدۂ این کار بخوبی چنانکہ شاید و باید ' بر آمدہ ' و قواے مہمۂ عسکریہ و بحریۂ خود را کاملاً تدارک و تجہیز' و بحدود مملکت و ثغور دولت روانہ کردہ است -

خدا نکردہ اگر جزئی تجاوزی بشرف و استقلال دولت علیہ از طرف هر کدام از دول اروپ واقع گردد ' بی محابا در دفع و تنکیل آن و محافظۂ بیضۂ مقدسۂ اسلامی انچہ از دست بر آید ' مادتاً و معناً ' مالاً و بدناً ' کوتاهی نخواهد شد - تا اینکہ استقلال این یگانہ دولت اسلامی و شرف و عزت تمام مسلمانان روے زمین و برادران دینی محفوظ و مصئون مانند و از ننگ خذلان و ذلت وا رستہ آید -

پس درین هنگام و اوقات مغتنمہ بر تمام مسلمانان عالم دیناً و وجداناً واجب است کہ یاری و معاونت نمودہ و از همدیگرے دستگیری کنند -

لہذا جمعیت مرکزیۂ هلال احمر عثمانی و این بندہ کہ بشرف عضویت آن و دوستی جنابعالی مفتخرم ' از راہ دیانت پروری و اسلامخواهی لازم دانستم کہ نظر دقت آن حضرت را بدین نقطۂ باریک درین وقت خطرناک بیش از پیش جلب نمودہ ' و کما فی السابق طلب معاونت و امداد نمایم - البتہ میدانید کہ یاری و اعانت بہلال احمر خالی از همہ گونہ مسئولیت شخصی و دولتی بودہ ' و متفقاً تمام دول متمدنۂ عالم امداد باین گونہ جمعیات را در مجامع رسمیہ و اجتماعیات دولیہ تصدیق و تائید نمودہ اند - جمعیت هلال احمر هیچ وقت با امور سیاسیہ و کارهای پولتیکی رابطہ و علاقۂ نداشتہ و همیشہ تمام همت خود را صرف تداوی مجروحین و واماندگان جنگ نمودہ است - پس درینصورت خواهش می شود کہ از حالا شروع و مبادرت بہ جمع اعانات لازمہ چنانچہ مقتضی شیمۂ مرضیۂ آنجناب و تمام اخوان دین است ' بفرمائید - نیز مترقعیم کہ مبالغ مجموعہ را رأساً بدون هیچ واسطۂ تا جائیکہ ممکن است ' بجمعیت مرکزیۂ قسطنطنیہ ارسال داشتہ و نام اعانت دهندگان را بانگلیسی و فارسی با کمال وضوح تحریر نمائید' تا منتظما و مکملاً در دفاتر اساسیہ و اصلیۂ هلال احمر بی غلط و خطا درج و ثبت شود و در آیندہ موجب هیچ گونہ قیل و قال و مؤاخذہ نگردد - بدین وسیلۂ حسنہ در ختام این عریضۂ اخوت فریضہ پیشکی تشکر از همت و خدمت جنابعالی نمودہ ' موفقیت و عافیت همگی را از درگاہ حضرت احدیت مسئلت می نمائیم والسلام (عند اللہ لا یضیع اجر من احسن عملا) -

بتاریخ ۷ ' ماہ رمضان مبارک سال ۱۳۳۲

خادم انسانیت و اسلامیت :

عضو هلال احمر : کمال عمر - کاتب عمومی هلال احمر : دکتور مدنلی

رئیس ثانی هلال احمر : دکتور بسیم عمر

مفت　　　　مفت　　　　مفت

ایک عجیب غریب موقعہ

اصلی چیزیں - کم قیمت - نایاب - کمیاب

۱۲ اکتوبر تک

نئی قسم کا رسٹ واچ

(گارنٹی ۲ سال)

نہایت خوبصورت - نکل سلور کیس مضبوط کیلس چال وقت ٹھیک دینے والی - چمڑہ ولایتی نہایت ملائم - قیمت اصلی ۱۲ روپیہ -

رعایتی قیمت ۴ روپیہ ۱۴ آنہ ارک-یڈ ایزق مٹامل کیس - ۵ روپیہ ۴ - آنہ -

سلور کیس ۶ روپیہ عمدہ سلور کیس ۶ روپیہ ۸ آنہ سنہرا جس ۵ روپیہ ۴ آنہ -

---

۱۴ ابرت ہنٹنگ واچ

جولڈ انجن ٹرنڈ ابس - دیکھنے میں بہت خوبصورت ٹھیک سونے کا معلوم ہوتا ہے - -

اصلی قیمت ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ -

---

۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈرر یڈا لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

دیکھنے میں قیمتی گھڑیوں کے مشابہ ہے - نہایت اچھی بابر تعریف -

قیمت اصلی ۱۵ روپیہ رعایتی قیمت ۷ روپیہ ۴ آنہ نکل روپن فیس ۲ روپیہ -

---

موٹر ریگولیٹ لیور واچ -

(گارنٹی ۵ سال)

ہر شخص کے لائق لیور کھلا ڈھکنا - مضبوط کیلس چسال ڈائل منقش درمیانہ سائز - نہایت عمدہ اور ٹھیک وقت دینے والا -

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ رعایتی ۳ روپیہ ۴ آنہ

سنٹرش ہنٹنگ واچ -

(گارنٹی ۲ سال)

نکل ہنٹنگ سائز ۱۲ - سادہ ڈائل - کفایت اور اچھا وقت دینے والا - مرتی، سولیاں - ہزاروں گھڑیاں سال میں فروخت ہوتی ہیں -

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۵ روپیہ ۴ آنہ -

سنٹر سکنڈ واچ سٹاپ واچ

گارنٹی پانچ سال

نہایت عمدہ قسم ۵ روپیہ چار آنہ

خاصکر ڈاکٹروں اور دایوں کیلیے یہ گھڑی ایک سکنڈ کے حصہ کو بھی اچھی طرح سے بتلاتا ہے - کھلا ڈھکنا - چال عمدہ - دیکھنے میں خوبصورت قیمت اصلی ۷ روپیہ - رعایتی قیمت ۳ روپیہ ۱۴ آنہ -

---

دی انڈیا واچ

گارنٹی پانچ سال

بلکل نئی فیشن کا سلنڈر واچ کھلا ڈھکنا کی دس فانسی سکنڈ ہنڈ سوئی کے شامل - نہایت سچا وقت دینے والی - قیمت اصلی دس روپیہ رعایتی ۳ روپیہ چودہ آنہ -

فینسی ڈائل ۴ روپیہ آٹھ آنہ -

امریکن لیور اسٹنڈرڈ واچ

۱۴ انٹرنڈ گولڈ واچ

گارنٹی چار سال

کم قیمت میں سب سے اچھا لیور واچ استعمال کے قابل یہ گھڑی پانچ سو روپیہ کے ساتھ اچھی عرصہ مقابلہ کرسکتی ہے - کیس دیکھنے میں نہایت خوبصورت -

قیمت اصلی ۲۰ روپیہ رعایتی قیمت ۹ روپیہ آٹھ آنہ -

لیڈی گولڈ واچ

گارنٹی پانچ سال

لیڈی اور جنٹلمین کے قابل - چھوٹے شکل کا دیکھنے میں خوبصورت - سچا وقت دینے والی بالکل نئے فیشن کا کیس -

قیمت اصلی ۲۵ روپیہ رعایتی قیمت ۱۴ روپیہ آٹھ آنہ - جسمیں جنٹس سائز ۲۸ روپیہ

بی - اس - ننکی - اینڈ کمپنی نمبر ۱۰۲۲ - دھرمتلہ کلکتہ

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

ترکش سلطانہ ھیئرڈائی کمپنی

خضاب اسلامبولي

جسے تمام عالم نے ترکش امپیریل ھیرڈائی" کا لقب عطا فرمایا ہے - یہ بد ضرر بلا داغ جلد بالے بوئي نا گوار بلکہ فرحت افزاے دل و جان عطر بسار خوشبو دار خضاب کمیاب ہے - سہولت کے ساتھہ ۳ - ۴ قطرہ برش یا انگلي سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاہ نما بنالیجیے ایک شیشي برسونکے لیے کافي ہے - قیمت فی شیشي کلاں تین روپیہ - شیشي خرد دو روپیہ -

سارٹیفیکٹ - ڈاکٹران ان - ڈي - صاحب ال - ارسي - پي - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں واقعي یہ ایک تحفہ بیش بہا کمیاب بلکہ نایاب استمبولی خضاب دنیاوي خضابوں میں اعلی و یکتا ہے ' بیشک یہ روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر ہے - اسکي جسقدر تعریف کي جاے بجا ہے -

سول ایجنٹ - رجبي اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱۰ مومن پور روڈ خضر پور کلکتہ

No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوپن ٹائین

یہ عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز غذا ' یہ دوایئں ذماغي طاقتونکو ملع کرتي ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتي ہے - حسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیوںکي بکس کي قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایک بارگي دفع ہو جاتی ہے - اس کے استعمال کرتے ہی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سہام صاحب کا اوبہرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا ہونا - اور اسکے دیر یا ہونیسے تعلیم کا پیدا ہونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو ہوتے ہیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبہرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد ہوں -

مستند مدراس شاہو- ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے ہیں - " میںنے اوبہرالین کو امراض مستورات کیلیے " نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جي - ویلس - ایسل - ایم - ایل - ار - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي ہیں : - " نمونے کي شیشیاں اوبہرالین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بہت نفع بخش پایا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈلي - ایم - ڈي (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان اسپتال ارکاکونم بمبئي فرماتي ہیں : " اوبہرالین جسکو کہ میںنے استعمال کیا ہے " زنانہ شکایتوں کیلیے بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے "

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ ہدایت مفت درخواست آنے پر روانہ ہوتا ہے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta,

ہر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ آف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رہگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - ہر ایک جلد بے جسمیں سنہري حروف کي کتابت ہے اور ۳۱۹ ھاف ٹون تصاویر ہیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینہ کے لیے رعایت تین دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند ہوے -

سائز فاکشن فلوٹ ہارمونیم جسکي دھیمي اور میٹھي آواز بنگالي اور ہندوستانی موسیقي سے خاص مناسبت ہے - شیشم کي لکڑی سے بني ہوئي ' اور نہایت عمدہ رنگ - تین برسکي گارنٹي - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیہ - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیہ - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیہ - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیہ پیشگي ۵ روپیہ -

نیشنل ہارمونیم کمپنی - ڈاکخانہ سملہ A - کلکتہ

National Harmonum Co. P. O. Simla A. Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس ہوگئے ہوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي ہے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رہی ہے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماہوار جاري ہونا - ہر قسم کا ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغی ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندھي جاتی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سي - ہر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رہنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مراق جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع ہوتي ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھي ایسا گمان تک بھي نہیں ہوتا کہ وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت فی شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street, Calcutta

قیمت فی پرچہ - ۲ آنہ

Tel. Address :—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی تحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

جلد ۵ | کلکتہ : چہار شنبہ - ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ھجری | نمبر - ۱۹
Calcutta : Wednesday, November 11, 1914.

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

مسجد نبوی کی تعمیر

ھجرت کے بعد آپ نے پہلا کیا جو کام * تعمیر سجدہ گاہ خداے انام تھا

* * *

ایک قطعۂ زمیں تھا کہ اس کام کے لیے * واقع میں ہر لحاظ سے موزوں مقام تھا
وہ قطعۂ زمیں تھا یتیموں کی ملک خاص * ہر چند قبرگاہ و گذرگاہ عام تھا
چاہا حضور نے کہ بہ قیمت خرید لیں * اُن کے مربیوں سے کہا جو پیام تھا

* * *

ایتام نے حضور میں آکر یہ عرض کی : * " یہ چیز بھی ہے کیا کہ جو یہ اہتمام تھا ؟
یہ ہدیۂ حقیر پذیرا کریں حضور " * اللہ اِس زمین کا یہ احترام تھا !

* * *

لیکن حضور نے نہ گوارا کیا اسے * منت کشی سے آپکو پرہیز تام تھا
اِحسان ' اور وہ بھی یتیمان زار کا ! * بالکل خلاف طبع رسول انام تھا
بارہ ہزار سکۂ رائج عطا کیے * یہ تھا وہ خلق جس سے مخالف بھی رام تھا !

* * *

سامان جو ضرور ہیں تعمیر کے لیے * اب اُنکی فکر ' مشغلۂ صبح و شام تھا
مزدور کی تلاش بھی تھی سنگ و گل کی بھی * ازبسکہ جلد بننے کا خاص اہتمام تھا
انصار پاک اور مہاجر تھے جسقدر * مزدور بنگئے کہ خدا کا یہ کام تھا

* * *

اِک اور نفس پاک بھی ان سبکا تھا شریک * جو آب و گل کے شغل میں بھی شاد کام تھا
کندھوں پہ اپنے لاد کے لاتا تھا سنگ و خشت * سینہ غبار خاک سے بس گرد فام تھا
سمجھے کچھ آپ ' کون تھا انکا شریک حال ؟ * یہ خود وجود پاک رسول انام تھا ! !
جو وجہ آفرینش افلاک و عرش ہے * جسکا کہ جبرئیل بھی ادنیٰ غلام تھا ! !

* * *

صلوا علی النبی و اصحابہ الکرام * اس نظم مختصر کا یہ مسک الختام تھا

(شبلی نعمانی)

"كتاب مرقوم يشهده المقربون" (۸۳ : ۱۸)

"في ذالك فليتنافس المتنافسون!" [۸۳ : ۲۶]

السحر الحلال فی مجلدات الہلال

گاہ گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) "الہلال" تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ اور وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و مقالات سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے۔ اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں۔ اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے۔ اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی سے تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں۔ اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بالکل علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجتہدانہ و مجتہدانہ ہے۔

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا۔

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا۔ یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر هزاروں دلوں، هزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و مخالف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا!

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین، مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام، راسخ اعتقاد، مومن صادق الاعمال مسلم، اور مجاهد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں۔ بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے: ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم!

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے۔

(۶) طالبان حق و هدایت، متلاشیان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں۔ وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں۔ وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے۔

(۷) چھ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے۔ فہرست مضامین و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے۔ والیتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام هندوستان میں یگانہ و فرید چھپائی کے ساتھ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات!

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے۔ تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں۔ تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زائد هاف ٹون تصویریں بھی ہیں۔ اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی۔

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے۔ ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

کردو: " جنت صرف مسلمانوں ہی کیلیے حلال ہے - نماز کیلیے جمع ہوجاؤ " صحابہ جمع ہوے تو آپ نے چپ اونکے ساتھہ نماز پڑھی - پھر نہایت غصہ کے لہجے میں ایک خطبہ دیا جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے :

" کیا تم میں سے کوئی شخص تخت حکومت پر مسند لگاے ہوے اور مغرورانہ بیٹھا ہوا یہ خیال کرتا ہے کہ صرف وہی چیزیں حرام ہیں جنکا ذکر قرآن مجید میں ہے ؟ (اور قرآن نے مال غنیمت کو حرام نہیں کیا ہے ؟) اگر کسیکا یہ خیال ہے تو وہ بالکل غلط ہے - خدا کی قسم ' میں نے بار بار تمکو نصیحت کی ' حکم دیا ' اور بہت سی چیزوں سے روکدیا (جن میں سے ایک غارتگری بھی ہے) میں جن چیزوں کو تم پر حرام کر دیتا ہوں وہ بھی محرمات قرآنیہ ہی کی طرح بلکہ اوس سے بھی زیادہ قابل اجتناب ہیں - خدا نے تمہارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کیا کہ تم بلا اجازت اہل کتاب کے گھر میں گھس جاؤ ' انکی عورتوں کو مارو پیٹو ' اور اونکے پھلوں کو کہا جاؤ " (۱)

بہر حال خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے درخواست کی کہ ہم زراعت کا کام آپ لوگوں سے زیادہ خوبی کے ساتھہ انجام دیسکتے ہیں ' اسلیے ہماری زمین ہمیں کو دیدی جاے اور سال میں نصف پیداوار ہم سے تقسیم کرالی جاے - آنحضرت نے اونکے ساتھہ اسی شرط پر مصالحت کرلی اور اسپر عملدرآمد شروع ہوگیا - جب پہلی فصل تیار ہوئی تو آپ نے حضرت ابن رواحہ کو پیداوار کے تقسیم کرانے کیلیے بھیجا - وہ گئے تو تخمیناً پیداوار کے دو حصے کر دیے اور ایک حصہ خود لے لیا - یہودیوں نے شکایت کی کہ یہ تو بہت ہے - اونہوں نے کہا " تو پھر ہمارا حصہ تمہیں لے لو " اس مسامحت اور فیاضی سے متاثر ہوکر تمام یہودی پکار اوٹھے :

هذا هو الحق و به تقوم السماء والارض (۲)

اسیکا نام انصاف ہے ' اور آسمان و زمین اسی انصاف سے قائم ہیں !

(مجاهدین اسلام کا داخلہ مکہ میں)

اسلام نے ہر چیز کی بتدریج اصلاح کی ہے - شراب بتدریج حرام ہوئی ' نماز میں بتدریج تغیرات کیے گئے ' عرب کی قدیم جنگجو نطرت کی اصلاح بھی اسی اصول پر ہوئی - غارتگری عرب کا علم شعار تھا اور صحابہ بھی دفعتاً اس قدیم عادت کو نہیں چھوڑ سکتے تھے - آنحضرت نے مختلف موقعوں پر مختلف طریقوں سے اس طریقہ کا انسداد کیا ' لیکن اب غزوۂ خیبر میں اسکی تکمیل ہوگئی - غزوۂ خیبر کے بعد فتح مکہ کا مرحلہ پیش آیا تو اسلام کی تربیت یافتہ فوج اپنے قدیم آبائی گہر میں اس سکون و اطمینان کے ساتھہ داخل ہوئی کہ تمام عرب کو نظر آگیا کہ اسلام نے عرب کی فطرت اصلیہ بالکل ' بدل دی ہے : هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین !

آنحضرت نے فتح مکہ کی تیاریاں شروع کیں تو حسن اتفاق سے پہلے ہی منزل پر جلوۂ رحمت کے رفق و ملاطفت کے اظہار کا موقع پیش آگیا - حاطب ایک بدری صحابی تھے جنہوں نے خفیہ طور پر قریش کو ایک خط لکھا تھا اور اسلامی تیاریوں کی خبر دیدی تھی - اونکا خط راستے ہی میں پکڑ لیا گیا اور آنحضرت نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے ؟ اونہوں نے کہا :

" ابھی مجھے سزا دینے میں جلدی نہ کیجیے ' اصلی واقعہ سن لیجیے - میں قبیلۂ قریش سے کوئی خاندانی تعلق نہیں رکھتا - صرف انکا حلیف ہوں ' لیکن بہت سے مہاجرین انکے ساتھہ خاندانی تعلقات بھی رکھتے ہیں جنکی وجہ سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کر سکتے ہیں - میں نے چاہا کہ قریش پر ایک احسان کردوں جسکے صلے میں شاید میں بھی اسی قسم کی محافظت کا مستحق ہو جاؤں - میرا قصور صرف اتنا ہی ہے - ورنہ میں مرتد نہیں ہوا ہوں "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر اسقدر برہم ہوے کہ آنحضرت سے انکی گردن اوڑا دینے کی اجازت چاہی ' لیکن آنحضرت نے شرکت بدر کی فضیلت کی بنا پر انہیں بالکل معاف کردیا ! (۱)

اس ازلین واقعہ ہی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کا سلوک ان لوگوں کے ساتھہ کیسا تھا جنکی وجہ سے اسکے مقاصد کو سخت سے سخت نقصانات پہنچ سکتے تھے یا پہنچ چکے تھے ؟ حاطب بن بلتعہ نے یقیناً بغیر کسی مخالفانہ قصد کے یہ کارروائی کی ہوگی ' لیکن نیت کی صفائی اس نقصان عظیم کی کیا تلافی کرسکتی تھی جو اس خط کے پہنچنے سے اسلامی فوج پر وارد ہوسکتا تھا ؟ جنگ کی حالت میں آج بڑی سے بڑی متمدن قوم بھی جو کچھہ کرتی ہے وہ ہمارے سامنے ہے - فوجی رازوں کا افشاء کرنا اور جنگ کی حالت میں دشمن سے خط و کتابت کرنا ایک ایسا جرم ہے جسکی سزا موت کے سوا اور کچھہ نہیں ہے - با ایں همه وجود مقدس حضرة رحمة للعالمین جو رحمت و رافت لیکر دنیا میں ظاہر ہوا تھا ' اسکے آگے انسانی معاصی و جرائم کے بڑے بڑے سمندر بھی چند قطرہ ہاے آب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے تھے - اسکے نظائر اگر تم سننا چاہو تو ساری عمر اسی تذکرہ میں بسر ہوسکتی ہے ' اور حاطب بن بلتعہ کی معافی اس بحر رحمت کا ایک ذرا کرم ہے :

دفتر تمام گشت و به پایاں رسید عمر
ما همچناں در اول وصف تو مانده ایم

چنانچہ سورہ ممتحنہ کا شان نزول یہی واقعہ ہے - حاطب بن بلتعہ کا قصور معاف کر دیا گیا لیکن ساتھہ ہی آئندہ کیلیے حکم الہی نازل ہوا کہ جنگ کی حالت میں جو مسلمان دشمنوں سے تعلق رکھیگا ' وہ اللہ کے نزدیک انہی میں سے سمجھا جائیگا :

یا ایها الذین آمنوا ! لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة و قد کفروا بما جاءکم من الحق (۶۰ : ۱)

مسلمانو ! اللہ کے اور مسلمانوں کے دشمنوں کو اپنا ایسا دوست نہ بنالو کہ انکے ساتھہ محبت و اعانت کے ساتھہ پیش آنے لگو - حالانکہ جو سچائی اللہ نے تمہاری طرف بھیجی ہے وہ اس سے انکار کرچکے ہیں اور اسکے دشمن ہیں -

اور اسکے بعد مسلمانوں کو دین حنیفی کے اولین داعی حضرة ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه الصلوة والسلام اور انکے متبعین کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی تلقین کی ہے :

قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابراهیم والذین معه ' اذ قالوا لقومهم انا برآؤا منکم و مما تعبدون من دون الله ' کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله وحده (۶۰ : ۴)

" مسلمانو ! حضرة ابراهیم اور انکے ساتھیوں کی زندگی میں تمہارے لیے خدا پرستی اور حق پرستی کا بہترین نمونہ موجود ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہدیا کہ اب ہمیں تم سے اور تمہارے ان معبودان باطل سے جنہیں تم پوجتے ہو ' کوئی سروکار نہیں - ہم تمہارے کاموں سے بالکل انکار کرتے ہیں - اب تو ہم میں اور تم میں ہمیشہ کیلیے دشمنی اور عداوت ہوگئی - تا آنکہ تم خداے واحد پر ایمان لاؤ اور حق کے آگے سر جھکادو ! "

(۱) بخاری جزو ۹ ص ۵۲

[۱] ابو داؤد جلد ۲ ص ۴۳ کتاب الخراج والامارۃ
(۲) ابو داؤد جلد ۲ ص ۱۲۵

بصائر و حکم

فاتــح افــواج کا داخلــه

ممالـک مفتوحه میں

به تقریب و رود افواج السانیه در لووین و برسلز و انٹورپ

(۲)

۱۳ - اکتوبر کی اشاعت میں اس مضمون کا پہلا ٹکڑہ شائع هوچکا هے -

اس حصے میں هم نے صرف اسلام کے فوجي احکام و وصایا اور عهد نبوت کي ابتدائي فتوحات کے چند مناظر دکھلاے تھے - آج هم دیکھنا چاهتے هیں که مسلمان فوجوں کا مفتوحه ممالک میں داخله عموماً کن نتائج و عواقب کے ساتھه نظر آیا هے -

تمہارے سامنے تمدن قدیم اور تمدن جدید' دونوں کے مناظر موجود هیں - روم و ایران سے بڑھکر تمدن قدیم کا اور کونسا عهد هوگا ؟ لیکن شام و ایران اور کارتھیج میں تم دیکھه چکے هو که روم کا تمدن کس ساز و سامان کے ساتھه داخل هوا ؟ سکندر نے ایران کا چپه چپه جلادیا ' ایرانیوں نے بابل میں داخل هوکر خون کے سیلاب ' لاشوں کے ڈھیر' اور منهدم عمارتوں کے کھنڈر اپنی یادگار چھوڑے' اور ٹیٹس کی فاتح فوج جب یروشلم میں داخل هوئي تو وہ انسانوں کا داخله نه تها بلکه جنگل کے درندوں اور اژدھوں کا غول تها جس نے صرف چیرا اور پھاڑا' اور زندگي اور آبادي کے لیے ایک گوشه بھي باقي نه چھوڑا - فجاسوا خلال الدیار' و کان وعداً مفعولا

یه تمدن قدیم کے سب سے زیاده ممتاز فرزند تھے' لیکن آج یورپ کے جدید تمدن کا بھي سب سے بڑا گھرانا همارے سامنے هے - هم نہیں کہه سکتے که اصلیت کیا هے ؟ مگر خود یورپ همیں یقین دلانا چاهتا هے که بلجیم کے فاتح جب اسکي آبادیوں میں سے گذرے تو لووین کا دار العلم تباه هوگیا' ریم کے معبد مقدس کي دیواریں گرادي گئیں' برسلز اور انٹورپ کی آبادي خوف و دهشت سے تھرا گئی' اور وحشت و بربریت کا جو افسانه ایران کے کھنڈر' بیت المقدس کی دیواریں' کارتھیج کے تودے' اور بابل کي برباد شده رونق سناتي تھي' وہ آج کئي هزار برس کے بعد بجنسه اسي طرح بلجیم کے اندر سني جا سکتي هے !

چنانچه جنگ کي یہي وہ حقیقت ثابته و محکمه هے جسکي طرف قرآن حکیم نے ملکۂ سبا کي زباني اشاره فرمایا :

ان الملوک اذا دخلــوا قریة ' جعلوا اعزة اهلها اذلة وکذالک یفعلــون	بادشاهوں کا قاعده هے که جب وہ کسي آبادي میں فاتحانه داخل هوتے هیں تو وهاں کے اهل عزت کو ذلیل و خوار کر دیتے هیں !

لیکن جبکه تم تمام قدیم اقوام کا مفتوحه ممالک میں داخله دیکھه چکے هو ' اور جبکه بیسویں صدي کے عصر تمدن و سلم کي سب سے بڑي قوم کي نسبت بھی جو کچھه تمھیں سنا یا گیا هے وہ تمهارے سامنے هے' تو آو دیکھیں ' اس قوم کا کیا حال هے جس سے گو آج دنیا کے مفتوحه و محکومه ممالک آباد هیں لیکن کبھي دنیا کے بحر و بر کے بڑے بڑے حصوں پر سے اسکے فاتحانه سیلاب گذرا کرتے تھے !

اس سلسلے میں گذشته صحبت کے بیانات تمهارے ذهن میں محفوظ هیں - تم وہ تمام احکام و وصایا سن چکے هو جو آنحضرة صلی علیه وسلم نے همیشه مجاهدین و غزاة اسلام کو دیے' تم نے عهد نبوت کي فاتح افواج و مجاهدین کي اخلاقي حالت بھي دیکھه لي هے که کس طرح ان میں کا هر فرد عین جنگ کي حالت میں بھي ان احکام کي تعمیل کرتا تها ' اور ایک ایک مجاهد اخلاق کي وہ عملي طاقت اپنے اندر رکھتا تها جسکے لیے تیره سو برس کي مدني ترقي کے بعد بھي آج سرزمین تمدن تشنۂ و بیقرار هے ؟ لیکن درحقیقت تلاش و تفحص کے لیے صرف اتنا هي کافي نہیں هے - اسلام نے جنگ اور خونریزي کي حقیقة محزنه کے اندر جو عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ' اسکے نتائج کا ذخیره اسقدر کم مایه نہیں هے که چند گھنٹوں کي صحبت کے بعد ختم هو جاے - اس کا وجود عالم کے لیے رحمت تها : وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ! اس لیے یه ابر رحمت انساني اعمال کے هر گوشے پر برسا اور جنگ کي زمین شور بھي اسکي آبیاري سے امن و سلامتي کے باغوں کي طرح سر سبز و شاداب هو گئي - پس ضرور هے که هماري فکر تفتیش ایک دو قدم آگے بڑھے ' اور اولاً عهد نبوة و عهد صحابه کے مشهور و مسلمه واقعات و فتوحات کے اندر نتائج مطلوبه تلاش کریں -

(خیبر میں مجاهدین اسلام کا داخله)

آنحضرت صلی الله علیه وسلم مدینه سے روانه هوکر جب خیبر کے قریب مقام جہاء میں پهونچے تو نماز عصر کا وقت آگیا اور آپ نے نماز پڑھي - وهیں زاد راه بھي کھولا گیا ' کھانے پینے میں مغرب کا وقت هوگیا ' نماز مغرب سے فارغ هوکر آپ راتوں رات خیبر کي طرف روانه هوگئے اور کچھه رات رهے خیبر کے متصل پهونچ گئے - آپ کا عام معمول یه تها که رات کو کبھی حمله کي اجازت نہیں دیتے تھے کیونکه یه نہایت بزدلي کي بات تھي' اور بے خبري کے عالم میں دشمن کو قتل کردینا اخلاق کي انتهائي موت هے - چنانچه آپ نے صبح کا انتظار کیا اور نماز کے بعد جنگ شروع هوئي - خیبر ایک نہایت آباد اور شاداب مقام تها - صحیحین کی روایت کے بموجب اگرچه وهاں چاندي سونا زیاده نه تها لیکن اسباب و سامان زراعت اور عمده عمده مویشي اور اونٹ بہت تھے - عام مجاهدین اسلام کو آنحضرة کا شدت احتساب عسکري معلوم تها' اسلیے غارتگري کي جرات نہیں هوتي تھي - عبد الله بن مغفل نے ایک توشه دان اٹھایا مگر آپکي نظر پڑگئي تو فوراً پھینک کر الگ هو گئے - با ایں همه آخر میں ایسا هوا که بعض لوگ بے قابو هوگئے اور مال و اسباب پر قبضه کرنا شروع کر دیا -

خیبر کے مفتوحین نے یه حالت دیکھي تو انکا ایک سردار جو نہایت مغرور اور سرکش تها' دوڑتا هوا آیا ' اور ایک سخت گستاخانه لب و لہجے میں آنحضرة صلی الله علیه وسلم کو مخاطب کر کے پکارا :

یا محمد ! الکم ان تذبحوا حمرنا و تاکلوا ثمرنا و تضربوا نساءنا ؟ (ابوداؤد جلد - ۲ - ص - ۷۹)	کیا تمهیں یه سزاوار هے که همارے گدھوں کو ذبح کرڈالو' همارے پھلوں کو کھاجاؤ' اور هماري عورتوں کو مارو پیٹو ؟

اگر کوئي دنیوي بادشاه هوتا تو اس گستاخي کا جواب زبان تیغ سے دیتا - لیکن جب آپ کو یه حال معلوم هوا تو آپ سخت برهم هوے ' اور ابن عوف سے فرمایا که گھوڑے پر سوار هوکر منادي

عن وهب - قال سالت جابرا هل غنموا يوم الفتح شيا ؟ قال لا (۱)

وهب کہتے هيں که میں نے جابر سے پوچھا که کیا صحابه نے فتح مکه کے دن کوئي چیز بطور مال غنیمت لوٹی تھي ؟ اونھوں نے کہا " نہیں "

البته آنحضرت نے خود اپنے دست مبارک سے عرب کي تمام یادگار ھاے ضلالت کو برباد کردیا :

دخل النبي صلی الله علیه وسلم مكة يوم الفتح وحول البيت ستون وثلثما ئة نصب - فجعل يطعنها بعود في يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل - (۲)

آنحضرت جب فتح مکه کے دن مکه میں داخل هوے تو اوسوقت خانه کعبه میں ۳۶۰ بت نصب تھے ' آپ ایک لکڑي یعنی کمان سے اونکو ٹھکراتے جاتے اور یه آیت پڑھتے جاتے که حق آیا اور باطل کو شکست هوئي ا۔

لما قدم مكة ابى ان يدخل البيت وفيه الالهة فامر بها فاخرجت فاخرج صورة ابراهيم واسمعيل وفي ايديهما الازلام - فقال قاتلهم الله لقد علموا ما استقسما بها قط - ثم دخل البيت فكبر في نواحي البيت (۳)

جب آپ مکه میں آے تو خانه کعبه میں اوسوقت تک داخل هونا گوارا نہیں کیا جب تک که اوس میں بت موجود تھے - آپ کے حکم سے وہ نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراهیم و حضرت اسمعیل علیهما السلام کے مجسمے بھي تھے اور اونکے هاتھوں میں جوے کے تیر تھمادیے گئے تھے ' آپ نے اونکو دیکھکر کہا : خدا کفار کو هلاک کرے - وہ خوب جانتے تھے که ان دونوں پیغمبروں نے کبھی جوا نہیں کھیلا - پھرآپ خانه کعبه میں داخل هوے اور اوسکے تمام گوشوں میں تکبیر کا نعرہ بلند فرمایا !

---

۱ ابو داود جلد - ۲ - ص - ۲۳ - کتا الجهاد

۲ ابو داود جلد - ۲ - ص - ۷۲ - کتاب الجهاد

۳ بخاري جزو - ۵ - ص ۱۴۸ -

درخواست اعانت

میں ایک غریب و مسکین طالب العلم علاقۂ سوات بنیر کا باشندہ ' اور عشق علم و دین میں یہاں آیا هوا هوں - بمشکل اخراجات تعلیم کا انتظام کرسکا هوں اور جو کچھه حالت آجکل طلباے علوم عربیه کي هے وہ محتاج تشریح نہیں - ایسي حالت میں کیا کوئي صاحب دل بزرگ قارئین عظام الهلال میں سے میرے حال زار پر توجه فرمائینگے اور الهلال جاري کرا دینگے ؟

برکریماں کارها دشوار نیست !

میں نے ادارۂ الهلال سے خط و کتابت کي - معلوم هوا که دفتر الهلال کي جانب سے علما و طلبا و ائمۂ مساجد وغیرہ کے نام صدها پرچے مفت جاري هیں اور اب مزید اجراء کي دفتر طاقت نہیں رکھتا - مجبور هوکر ننگ سوال کو گوارہ کرتا هوں - (انکا نام اور پته ادارۂ الهلال میں محفوظ هے)
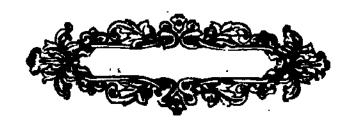
تاریخ و عبر

اهل عرب کی ترقی کا راز

عهد نبوت اور عهد صحابه میں عرب کے قواے علمیه کا ظهور اور اوسکے فلسفیانه علل و اسباب

(تمهید)

جرمني کی ترقي کا متحرک افق آپ کے سامنے هے - وہ نهایت سریع السیر حرکت کے ساتھه آگے بڑھتا چلا جاتا هے اور آپ کا تار نگاہ اوسکي سرعت رفتار کے ساتھه مربوط هوگیا هے - ترقي کي رو جسقدر اوسکو آگے بڑھاتي هے' اسي قدر آپ کا تار نظر بھي تنتا هوا چلا جاتا هے -

لیکن آپ کي جولاني نگاہ کیلیے ایک اس سے زیادہ وسیع اور غیر محدود فضاء بھی مل سکتي هے جس میں روحانیت کی جلوہ افروزیوں نے گونا گوں خوارق اور بوقلموں عجائب کا ایک عجیب و غریب منظر قائم کردیا هے - اس میں آپ صرف عرب هي کي کامیابی کا پرتو نہیں دیکھیں گے بلکه آپ کي عجیب و غریب جرمني بھي اسیکی ایک شعاع منعکس هے - آپ جرمني کي اختراع و ایجاد کے آگے محو حیرت هوے جاتے هیں' لیکن اوس عظیم الشان طاقت کو نہیں دیکھتے' جس نے عرب کو پیدا کیا ' عجم کو زندہ کیا' اندلس کو مرغزار بنایا' بغداد میں علم و حکمت کا دریا بہایا ' اور اس آخري دور میں جب آپ نے اوس سے منهه پھیر لیا تو اوس نے جرمني کے حدود میں اپنے فیض عام کی نمایش کي ؟

جرمني کو صرف ماده هي نے جرمني نہیں بنایا هے - اخلاقي اور قدرتي قوانین کي روح بھي اوسکے اندر خاموش عمل کررهي هے - عرب کو بے شبهه ایک روحاني طاقت نے عرب بنایا' لیکن عرب هي کا ماده اس غیر معمولي روح کا متحمل بھی هوسکتا تها ' اسلیے عمارت اگرچه روحاني هے ' لیکن سطح بهر حال مادي هے -

آپ عرب کے سلسلۂ ترقی سے اسلام یا پیغمبر اسلام کے روحاني اثر کو سر دست بالکل الگ کردیجیے : صرف عرب کے قدرتي مناظر کو پیش نظر رکھیے - پہلے آپ صحراے عرب کے وسیع اور چمکنے والے ریگستانوں پر نظر ڈالیے - اگر اسکا قدرتي اثر انسان کے اخلاق و عادات پر پڑ سکتا هے تو سب سے پہلے نور ایمان کے ان ذروں کو ڈھونڈھیے جو اس چمکنے والے بالو کے اندر اپنا پرتو دکھا رهے تھے - عرب کا یه قیمتي خزانه اونکے اندر محفوظ رہ سکتا تها؟ یا نہیں ؟ آپ ایک قدم اور آگے بڑھکر عرب کے نقش قدم کي اوس حرکت کو دیکھیے جو چند هي دنوں میں تمام دنیا کو محیط هوگئی - قدرتي طور پر اس متحرک سطح پر پھیل سکتي تھي یا نہیں؟ اب آپ نگاہ کو کسي قدر اور بلند کیجیے' اور عرب کے اوس کوهستاني سلسله پر نظر ڈالیے جسکي عظمت و بلندي کے فخر و غرور میں عرب کا ایک مغرور شاعر پکار اوٹھا تها :

لنا جبل يحتله من نجيره ،
منيف يرد الطرف وهو كليل

هم اوس بلند پہاڑ پر رهتے هیں جسکی بلندي سے نگاہ تھک تھک کے گر پڑتي هے' اور اوسپر وهي شخص قیام گزیں هوسکتا هے جسکو هم پناہ اور اجازت دیتے هیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کیلیے رمضان المبارک کا زمانہ منتخب کیا جو اظہار تقوی وخشیت الہی کا بہترین مظہر ہو سکتا تھا - تمام عرب ایمان لانے کیلیے صرف فتح مکہ کا انتظار کر رہا تھا ' اسلیے آپ نے نہایت اہتمام کے ساتھہ تیاری کی - دس ہزار فوج کا اجتماع ہوا اور مدینہ سے بھوک اور پیاس کے عالم میں اوس نے مکہ کا رخ کیا - جب تمام فوج بہ مقام عذار پہونچی تو آنحضرت نے روزہ توڑنے کا حکم دیا -

قریش مکہ کو خبر ہوئی تو ابو سفیان بن حرب' حکیم بن حزام' اور بدیل بن ورقاہ حالات دریافت کرنے کے لیے آگے بڑھے - جب مقام مرالظہران میں پہونچے تو انکو بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے نظر آئے - ابو سفیان نے کہا : " یہ تو عرفہ کی آگ معلوم ہوتی ہے " بدیل بن ورقاہ نے جواب دیا کہ " یہ آگ قبیلہ بنو عمرو نے متفرق مقامات پر جلائی ہوگی " لیکن ابو سفیان نے نہ مانا اور اسی حیض بیض میں تھے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آ پہنچی اور ان تمام سرداران قریش کو گرفتار کرکے آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے گئی - اس طرح یکایک وعدۂ فتح الہی پورا ہوگیا !

آنحضرت مکہ کی طرف بڑھے تو اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ ابو سفیان کو اسلامی لشکر کے جاہ و جلال کا منظر دکھاو ! فوج روانہ ہوئی تو ہر قبیلہ کا دستہ الگ الگ آنحضرت کے ساتھہ چلتا تھا - ابو سفیان کے سامنے سے ایک دستہ گذرا تو اس نے حضرت عباس سے پوچھا : یہ کون سا قبیلہ ہے ؟ اونھوں نے غفار کا نام لیا تو ابو سفیان نے کہا " مجھے ان سے کچھہ مطلب نہیں " اسی طرح جہینہ سعد بن ہذیم اور سلیم وغیرہ کے قبائل سامنے سے گذرے لیکن وہ بالکل مرعوب نہ ہوا - اس کے بعد ایک عظیم الشان فوج سامنے آئی جسمیں بالکل نئے لوگ اور نئے انداز سے چلنے والے مجاہدین تھے - ابو سفیان پر پہلی مرتبہ تعجب اور دہشت طاری ہوئی اور حضرة عباس سے پوچھا کہ یہ لوگ کہانکے ہیں اور کس قبیلہ سے آئے ہیں ؟ حضرت عباس نے جواب دیا : " یہ مدینہ کے انصار ہیں " فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہم !!

سعد بن عبادہ نے ابو سفیان کی مرعوبیت دیکھہ کر طنزاً کہا " آج ہی لڑائی کا اصلی دن ہے ' اور آج ہی خانہ کعبہ لوٹا جائیگا "

اس کے بعد ایک چھوٹا سا دستہ گذرا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے - آپ کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھہ میں تھا - جب آنحضرت ابو سفیان کے پاس آئے تو اسنے سعد بن عبادہ کے دل شکن فقرے اونکو سنائے - آپنے فرمایا :

" سعد نے بالکل غلط کہا ' آج تو خانہ کعبہ کی چھنی ہوئی عزت از سر نو واپس دلائی جائیگی - آج اسپر غلاف چڑھایا جائیگا - آجکا دن لڑنے کا نہیں بلکہ لٹے ہوے کو امن دلانے کا دن ہے !! "

یہ کہکر آپ سورہ فتح پڑھتے ہوے آگے بڑھے اور مقام حجون میں جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا (۱) اور چاروں طرف سے مکہ کا محاصرہ کر لیا گیا - خالد بن ولید نے دہنی طرف سے اور زبیر بن عوام نے بائیں طرف سے حملہ کیا - حضرت ابو عبیدہ پیادہ فوج کو لیکر الگ حملہ آور ہوے تھے -

اب مکہ ہر طرف سے گھرا ہوا تھا اور مجاہدین اسلام کے سامنے جو شخص آتا تھا فوراً تہ تیغ کردیا جاتا تھا - خود اسلامی فوج بالکل محفوظ تھی - صرف خالد کی فوج کے دو شخص شہید ہوے (۲) لیکن قریش کے پر غرور سروں کا ایک تودہ بن گیا تھا - یہاں تک کہ ابو سفیان چیخ اوٹھا :

[۱] بخاری جز و ۵ ص ۱۳۶

[۲] بخاری جزو ۵ - ص - ۱۳۷ -

ابیدت خضراء قریش — قریش کا سر سبز باغ بالکل اوجاڑ دیا

لا قریش بعد الیوم ! — گیا - آج قریش کا خاتمہ ہے !

اس پر حسرت اور مایوسانہ فقرے پر جو اسلام کے سب سے بڑے مغرور دشمن کی نامراد زبان سے نکلا تھا ' رحمت کونین کے دریاے کرم نے جوش مارا اور آپنے امان عام کا حکم دیدیا :

من دخل دار ابی — جو شخص ابو سفیان کے گھر میں

سفیان فہو امن — چھپ جاے اسکے لیے امان ہے '

ومن القی السلاح فہو — جو شخص ہتیار ڈالدے اوسکے لیے

امن و من اغلق بابہ — امان ہے ' جو شخص اپنا دروازہ بند

فہو امن ! — کرلے اسکے لیے بھی امان ہے -

اس فیاضانہ حکم سے انصار کے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی - اونھوں نے کہنا شروع کیا کہ " آخر آپ کو اپنے قبیلہ پر رحم آ ہی گیا " آپ کو اسکی خبر ہوئی تو سب کو بلاکر فرمایا :

" میں خدا کا ایک بندہ اور اوسکا رسول ہوں - میں نے خدا کے بعد تمہاری طرف ہجرت کی ہے - میری موت تمہاری موت اور میری زندگی تمہاری زندگی ہے ' تم نے جو بدگمانی کی وہ سچ ہے ' لیکن تم معذور بھی تھے "

یہ صحیح مسلم کی روایت ہے (۱) لیکن ابو داود میں ہے کہ جب آنحضرت مقام ظہران میں پہونچے تو اسلامی لشکر کے جوش و خروش کو دیکھکر حضرت عباس کے دل میں خیال پیدا ہوا - اگر قریش نے آپ سے امان طلب نہ کی تو سب کے سب ہلاک ہو جائینگے - اس خیال سے وہ خچر پر سوار ہوکر آگے بڑھے کہ اگر کوئی شخص مل جاے تو اہل مکہ کو امان طلبی پر آمادہ کریں - راستہ میں ابو سفیان اور بدیل بن ورقاہ مل گئے - حضرة عباس انہیں اپنے ساتھہ لے آئے - دوسرے دن آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر ابو سفیان کو پیش کیا جو فوراً اسلام لے آیا اور حضرت عباس نے اس موقعہ سے فائدہ اوٹھاکر آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ ابو سفیان اس موقع پر یہ فخر حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اسکے گھر کو دار الامن بنادیا جاے - آنحضرت نے اس درخواست کو منظور فرما لیا ' بلکہ امن عام کا حکم دیدیا :

من دخل دار ابی سفیان — جو شخص ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے

فہو آمن ' و من اغلق — اوسکے لیے امن ہے ' جو شخص اپنا دروازہ

علیہ دارہ فہو آمن ' ومن — بند کرلے اوسکے لیے امن ہے ' اور جو

دخل المسجد فہو آمن — شخص مسجد میں پناہ لے اوسکے لیے

بھی امن ہے !

چنانچہ اس امن سے اہل مکہ نے پورا فائدہ اوٹھایا :

فتفرق الناس الی دورہم — جب رن پڑا تو لوگ پناہ لینے کیلیے

والی المسجد (۲) — مسجد میں اور اپنے اپنے گھروں میں

گھس گئے -

تمام سرداران قریش نے خانہ کعبہ کے دامن میں پناہ لی تھی - (۳)

حضرت ام ہانی نے ایک مشرک کو پناہ دی اور آنحضرت سے اسکا تذکرہ کیا - آپنے فرمایا کہ کسی ایک شخص کی تخصیص نہیں ' تمنے جس کسی کو بھی پناہ دی ہے وہ ہمارے امان میں داخل ہوگیا - غرض آپ کے عفو وکرم نے تمام مکہ کو اپنے دامن میں چھپا لیا اور عین حالت جنگ میں بھی کسی نے کسی کے مال و اسباب کو ہاتھہ تک نہیں لگایا - ابوداود میں ہے :

[۱] مسلم جلد ۲ - ص - ۸۹ - کتاب الجہاد

[۲] ابو داود جلد - ۲ - ص - ۷۱ - کتاب الجہاد -

[۳] ابو داود جلد - ۲ ص - ۷۲ - کتاب الجہاد
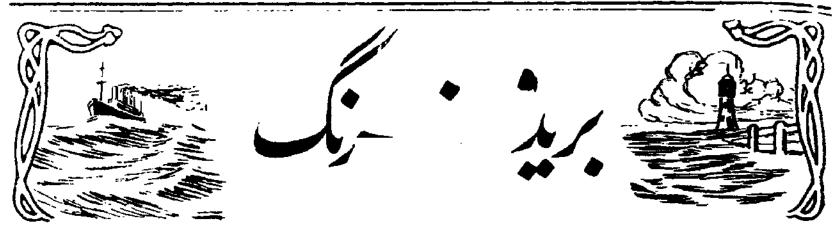
پــريس بيــوريــو لنــدن

(يعني وہ سرکاري محکمہ جو زمانۂ جنگ ميں خبروں کے احتساب اور اطلاع کيليے قائم کيا گيا ہے)

(قلم احتساب و اطلاع)

مقتبس از ٹي - پي ويکلي

" وسٹمنسٹر " کو جاتے ہوے " چيرنگ کراس " کے دھني جانب تين کھڑکياں ملتي ہيں جنکي وضع اپنے لسان حال سے کہتي ہے کہ يہ کسي دکان کي کھڑکياں ہيں - ان ميں سے پہلي دونوں کھڑکيوں کے وسط ميں ايک دروازہ ہے جو آجکل شب و روز کھلا رہتا ہے -

لندن ميں ايک راہگير کے ليے يہ عمارت کوئي اپنے اندر جاذب نظر اور عطف توجہ کي کوئي خاص قوت نہيں رکھتي - کيونکہ وہ کتنے ہي نمونے اس سے زيادہ خوشنما ' زيادہ پر شوکت اور زيادہ صنعتکار ديکھتا رہتا ہے - يہي وجہ ہے کہ جب وہ عام طور پر ادھر سے گذرتا ہے تو بغير کسي خاص توجہ کے اپنے خيالات ميں مستغرق چلا جاتا ہے :

چون سيہ چشم کہ بر سرمہ فروشاں گذرد !

ليکن اب اس " خون اور لوہے " کے عہد نے اس عمارت پر کچھہ ايسا جادو کرديا ہے کہ ايک جامد اور سرد جذبات شخص بھي جب اس طرف سے نکلتا ہے تو شاعرانہ جذبات کے عالم ميں ايک نظر اس پر ضرور ڈال ليتا ہے - يہ طلسم سحر کسي حروف کش کے مو قلم کي چند کششيں ہيں جو انگريزي رسم الخط کے قاعدہ سے " ايڈ ميرلٹي اينڈ وار آفس نيوز بيوريو " (قلم اطلاعات نظارت بحريہ) پڑھي جاتي ہيں !

يوں تو ہر سرکاري دفتر کے دروازہ پر " نو ايڈ ميشن " (اندر آنے کي اجازت نہيں) کي تختي لگي رہتي ہے جو غير متعلق آنے والوں کو روکتي ہے ليکن يہ پيکر ممانعت جو اس دروازہ پر متعين ہوتا ہے ' اسکي ممانعت کي قلمرو ضرورت اور عدم ضرورت دونوں پر مشتمل ہے ' اور ان چند مخصوص اشخاص کے علاوہ جو اسٹاف کے ممبر ہيں اور کسي شخص کو اندر قدم رکھنے نہيں ديتي !

يہ اپنے ادائے فرض ميں نہايت متشدد ' بيمہر ' اور ہمہ وقت مستعد ہوتا ہے - اس کا دل نہ کبھي بڑے سے بڑے شخص کے جاہ و جلال سے مرعوب ہوتا ہے ' نہ کسي ضعيفہ کے اضطرار و اضطراب پر پسيجتا ہے ' اور نہ ہي کسي جميل و دلربا ليڈي کي شيوہ آرائي سے مسحور ہوتا ہے - گويا اسکے پہلو ميں دل کے بدلے ايک پتھر ہے جس پر يہ سب کيفيتيں گذر جاتي ہيں مگر کوئي اثر نہيں کرتيں ' ہر اندر آنے کي اجازت لينے والے کے ليے اسکے پاس صرف ايک ہي جواب ہوتا ہے - يعني " نہيں " !

قديم افسانوں کے طلسمخانے کي طرح اس ممنوع الدخول مقام ميں ايک جماعت کام کرتي رہتي ہے جسکے قلم ہروقت ترميم و تنسيخ اور حذف و اضافہ ميں مصروف رہتے ہيں - اسي جماعت کو " پريس بيوريو " کہتے ہيں ' اور اسي کے افسر اعلى مسٹر ايف اي اسمتھہ ہيں جنہوں نے حال ميں واقعہ ٹائمز کے متعلق مسٹر ايسکوئتھہ کي زبان ميں " افسوسناک استثناء " کي ذمہ داري اپنے اوپر لي تھي -

اس صيغہ کا افتتاح جسوقت ہوا ہے اسوقت اسکے پاس اتنا سامان بھي نہ تھا جسقدر کہ لندن ميں ايک دفتر کے سنجيدہ طور پر کام کرنے کے ليے کافي ہوسکتا ہے - صرف دو کمرے ديے گئے تھے - وہ بھي وہ جو ايک زمانہ ميں کسي دکان کے کام آتے تھے ! مگر اب بالا خانہ کا ايک کمرہ اور بھي ديديا گيا ہے - بالا خانہ کے کمرہ ميں ۴۰ ٹيليفون کے بکس رکھے ہوے ہيں - اکثر بکس کسي نہ کسي اخبار يا خبر رساں ايجنسي کے ساتھہ مخصوص ہيں - صرف نصف درجن بکس مشترک ہيں - نيچے کے دونوں کمرے " ريڈنگ روم " کہلاتے ہيں - اور سچ يہ ہے کہ آجکل يہ دونوں کمرے پورے معني ميں " ريڈنگ روم " ہيں !

ان دونوں کمروں ميں گول ميزيں بچھي ہوئي ہيں جنکے گرد ۴۰ صحافي (جرنلسٹ) بيٹھے رہتے ہيں ' اور خبروں کے انتظار کي تعب انگيز و ملول کن گھڑياں تمباکو نوشي کے دھوئيں کے بقعے اڑانے ميں بسر کرديا کرتے ہيں -

يہ دونوں کمرے ہر وقت ان صحافيوں سے بھرے رہتے ہيں جو ذوق و شوق ' جوش اضطراب ' اور قصد مسابقت کے باہم آميز جذبات کے ساتھہ خبروں کي آمد کا انتظار کرتے رہتے ہيں - اس انتظار کي کيفيت کا صحيح اندازہ کچھہ وہي لوگ کرسکتے ہيں جو کبھي اس سے دوچار ہوے ہيں !

اس انتظار کي يہ وجہ نہيں کہ خبريں نہيں آتيں ' بلکہ سچ يہ ہے کہ جس قدر يہ صحافي بيکاري سے اکتا کے کام اور مشغلہ کے مضطربانہ طالب رہتے ہيں ' اسيقدر تيسرے کمرے کے ٹيليفون والے ہجوم کار سے ہروقت مشغول و منہمک بھي رہتے ہيں - ليکن اس پر اسرار کمرہ ميں جسقدر تار آتے ہيں ' ان ميں سے بہت ہي تھوڑے ہيں جو اشاعت کيليے پريس ميں پہنچے جاتے ہيں ' اور گو اب کسيقدر خبروں کي تعداد ميں اضافہ کيا گيا ہے ' مگر اس اضافہ ميں بھي وہي اصلي نسبت محفوظ ہے - اسليے يہ اضافہ ناقابل اعتناء اور بالکل غير محسوس ہے -

صحافيوں کا کام صرف يہي نہيں ہے کہ وہ يہاں سے اپنے دفتر ميں خبريں ليجايا کريں ' بلکہ وہ اپنے دفتر سے يہاں خبريں لاتے بھي ہيں - مثلاً ڈيلي کرانيکل کو اپنے مراسلہ نگار خصوصي کا تار يا مراسلہ ملا ' اسکا ايک سب اڈيٹر مراسلہ ليے ہوے فوراً يہاں آئيگا اور اطلاع ديگا کہ عمارت يہاں يہ تار يا يہ مراسلہ آيا ہے - کيا ہم اسے شائع کرسکتے ہيں ؟ اسکے بعد تار يا مراسلہ احتساب و نقد کے ليے اس طلسم کے اندر مفقود ہو جائيگا -

اب اصلی واقعہ دن کی روشنی کی طرح ظاہر ہے - یعنی یہ کہ جرمنی کی طاقت اور سامان کے متعلق پہلے دنیا کے پاس جو اطلاعات مالہا سال سے تھے' وہ آج بھی ویسی ہی صحیح ہیں جیسے کہ آغاز جنگ سے پہلے تھے - جرمنی کے قبضہ میں تمام بلجیم ہے اور وہ پیرس تک بڑھ آگئی ہے - وہ روس میں روسیوں سے لڑ رہی ہے اور اسکے حدود کے اندر میلوں بڑھ گئی ہے' اسکی افریقہ کی نو آبادیاں ابھی تک پوری طرح مفتوح نہیں ہوئی ہیں' اور جاپان کی مشہور بحری طاقت دو ماہ میں بھی "کیا چوا" کو نہیں لیسکی ہے - دوسری طرف جرمن قلمرو کی ایک انچ زمین بھی دشمن کے ہاتھ میں نہیں ہے - نتیجہ یہ ہے کہ جرمنی کے حریفوں کے ملک تو جنگ کی وجہ سے زیر و زبر ہوگئے ہیں جیسا کہ بلجیم' فرانس' اور روس کے ایک حصہ کی حالت ہے' مگر خود اسکے یہاں کوئی جنگ نہیں اور اس طرح اس کا داخلی اطمینان اور اندرونی امن تجارت اور اقتصادی حالت بالکل بدستور سابق ہے - وہ اپنے کارخانوں کو فوجی سامان کی تیاری کے لیے استعمال کر رہے ہیں - وہ توپیں ڈھال رہے ہیں' اور ایک وقت میں سو زیر آب کشتیاں تیار کر رہے ہیں -

اس مقابلہ سے جنگ کے موجودہ نتائج بالکل واضح ہوجاتے ہیں - اسٹینڈ اور اینٹورپ کی تسخیر سے جرمنی کا پوزیشن قوی اور وزنی ہوگیا ہے اور جو طاقت دوسری طرف سمندر میں اسکے مقابلہ میں ہے اس نے اپنا راستہ بند کر دیا ہے -

بظاہر جرمنی کا نصف کام پورا ہو چکا - وہ بلجیم اور ساحل کی طرف پریشانی سے آزاد ہے اور آیندہ نئی پیشقدمی کریگی: اس نے دریاے شیلڈت میں سرنگیں بچھادی ہیں اور اب اپنے اثر کا پورا زور انگلش چینل پر لگائیگی "

ان سطروں کے لکھنے والے کا کھلا ہوا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہے کہ جرمنی غیر مغلوب ہے اور انگریزی شاہنشاہی کی طاقت اسکے حملوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی -

ایک اور مقام پر سقوط اینٹورپ کی تشریح میں انگریزوں کے ساتھہ اس اخبار کی روش اور صاف طور پر ظاہر ہوئی ہے - ذیل کے دو مختصر فقرے اس معاندانہ روح کے ظاہر کرنے کے لیے کافی ہیں جو لکھنے والے کے اندر کام کر رہی ہے :

" ایک جرمن سرکاری اطلاعنامہ بیان کرتا ہے کہ جرمن فوج کے اینٹورپ میں داخل ہونے سے پہلے انگریزی اور بیلجین فوج نے شہر خالی کردیا تھا - شروع سے انگریزی فوج نے اپنی حفاظت میں جس دانشمندی کا اظہار کیا ہے اس نے اس امر کو نا گزیر قرار دیا کہ فرار کی، حفاظت و سلامتی کو جنگ کے نا عاقبت اندیشانہ خیال پر ترجیح دینا چاہیے "

انگریزی نقصانات کی طرف اشارہ کرتے ہوے لکھتا ہے :

" مورننگ پوسٹ " کا بیان ہے کہ اینٹورپ میں زخمیوں کی تعداد ۲۰۰ ہے اور یہ کہ لوگ بڑی توپوں کے نہ پہنچنے پر افسوس کرتے تھے - بحری توپیں بھی دیر میں پہنچیں اور نصب نہ کی جاسکیں - تاہم انگریزی فوج کے نقصانات کچھہ ہی بیان کیسے جائیں مگر - یہ تمامتر صرف توپوں کے اتفاقی برے انتظام ہی کے نتائج ہیں - ورنہ ایسی عاقبت اندیش اور دانشمند فوج جس نے ہمیشہ مراجعت کو جنگ پر ترجیح دی ہو یقیناً محفوظ رہتی "

آخری الفاظ کی تشریح فضول ہے - ہم محفوظ طور پر یہ کہسکتے ہیں کہ ایک ایسے وقت میں جیسا کہ یہ ہے' جو گورمنٹ ایک انگریزی رعیت کو انگریزی سپاہیوں اور ملاحوں کے متعلق اس قسم کے بد اندیشانہ اشارات شایع کرنے دیتی ہے - وہ تسامح کی بہت ہی غیر جرمن روح رکھنے کی مدعی ہوسکتی ہے -

الہلال

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ہجری

ہندوستان اور پرو جرمنزم !

و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ ؛ قل موتوا بغیظکم ' ان اللہ علیم بذات الصدور - ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم' و ان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا' و ان تصبروا و تتقوا لا یضرکم کیدھم شیئا - ان اللہ بما یعملون محیط !
(۳ : ۱۱۹)

حسد تہمت آزادی سرزم بگداخت ،
کین مرادیست کہ بر تہمت آن ہم حسدست !

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ پایونیر الہ آباد کے صفحوں پر گورنمنٹ کو راے دی گئی تھی کہ وہ نہ تو ہندوستانی آبادی کی وفاداری پر اعتماد کرے اور نہ ہندوستانی فوج کی شجاعت پر - کیونکہ اسکے عقیدے میں پہلی چیز صرف ایک درجن وقت شناس آدمیوں کی مصنوعی اور سازشی کارستانی ہے' اور دوسری شے کا اگر کوئی وجود ہوتا تو انگریزی حکومت ہندوستان میں نہ ہوتی !

ایسی رائیں ہمیشہ دی گئی ہیں' اور بدقسمتی سے ہندوستان میں گورنمنٹ اور رعایا کے مسئلہ کا تصفیہ اسقدر مشکل نہیں ہے جسقدر اینگلو انڈین جماعت اور پبلک کا سوال ہمیشہ سے لاینحل رہا ہے - تاہم اسکی توقع تو ہم میں سے کسی شخص کو بھی نہ تھی کہ عین اس وقت جبکہ ہندوستانی " وفاداری " کی جنس سب سے زیادہ قیمتی ہوگی' وہی لوگ اسکے وجود سے انکار کرینگے جنکو سب سے زیادہ اسکی ضرورت ہے : یخربون بیوتھم بایدیھم !

با ایں ہمہ انکار کیا گیا ' اور اعتماد اور وفاداری کے قلعہ پر جبکہ وہ سب کے خیال میں مستحکم تھا ' شک اور شرارت کی پہلی گولی چلائی گئی - شرارت کا پہلا قدم خواہ میدان جنگ کی طرف اٹھایا جاے یا کاغذ کے صفحوں پر' مگر بہر حال شرارت ہے - بدی کی نسل کا رشتہ خون سے نہیں بلکہ عمل سے ہے ' اور کتاب پیدایش میں لکھا ہے کہ برائی کا گھرانا جہاں کہیں بھی آباد ہو' اسے باغ عدن ہی کی پہلی برائی کی نسل سمجھنا چاہیے -

پس فساد کا یہ پہلا قدم جو ہمارے سامنے نمایاں ہوا ' اگرچہ اپنے خون کے رشتے میں بالکل بے تعلق ہو' لیکن اخلاق کے رشتے سے اسی " جرمن اخلاق " کی ایک چھوٹی قسم کی نسل تھی ' جسکی نسبت ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ سفینۂ امن پر خون کا پہلا چھینٹا اسی کے گھرانے سے اچھل کر پڑا' اور اسنے تمام یورپ کو رنگین کردیا !

یہ ایک حقیقی " جرمنزم " ہے جو برلن کی طرح الہ آباد میں بھی موجود ہے ' اور جو ہندوستان کے امن اور اعتماد کو بالکل اسی طرح چیلنج دیتا ہے جس طرح برلن کا جنگی اخلاق یورپ کے امن کو - البتہ پہلے کا دائرۂ عمل اتنا وسیع ہے کہ دنیا کے دو صد سالہ تمدن کو برباد کر رہا ہے ' لیکن دوسرا صرف بر اعظم ہند کے

کام کا هجوم خواه کتنا هي هو اور سوالات کي کثرت چاهے جسقدر بهي هوجاے' مگر بهرحال جواب همیشه جلد' شایسته' اور تلطف آمیز پیرایه میں آئیگا - عموماً ممانعت' گاه گاه ترمیم' اور کمتر بجنسه اشاعت کي اجازت دیجاتي هے - اگر شدت کے ساتهه ممانعت مقصود هوتي تو جواب میں "شائع نهونا چاهیے" کہا جاتا هے - ورنه اکثر حالتوں میں معمولي جواب "اسکی تصدیق نہیں کیجاسکتي" ممانعت کے لیے کافي سمجها جاتا هے -

اس بر اعظم (یورپ) میں پریس ایک قاهرانه و فرمانروایانه طاقت هے - اسي لیے جب کبهي وه متحده طور پر کوئي آواز بلند کرتا هے تو وزارتوں اور حکومتوں تک کو اسکے آگے سر تسلیم خم کردینا پڑتا هے - مگر انگریزي پریس کي گذشته تاریخ اور حریت قلم کو دیکهتے هوے اوسکی موجوده بے بسي نهایت هي دردناک اور تعجب انگیز هے -

موجوده عهد کی هر جنگ میں خبریں محتسب کی سرخ پنسل کی زیر مشق رهي هیں' اور کتنے هی واقعات هیں جن کے چهرے کو "مصلحت جنگ" نے اپني چادر اخفا سے بالکل چهپادیا هے' یا کم از کم اسکے خط و خال کو مسخ کردیا هے - تاهم جس طرح آجکل پریس اصلي حقیقت سے بیخبر هے - یا جسقدر اسے معلوم بهي هوتا هے اسکے اخفا پر مجبور کیا جاتا هے' اسکی نظیر تاریخ میں نہیں ملسکتي -

غالباً موجوده جنگ کي تاریخ کے اندر اصلي خبروں کے جلد سے جلد شائع کرنے اور اخباروں کي اولیت و تقدم اور مراسله نگاروں کي مسابقت و منافست کا کوئي باب نه هوگا' اور دنیا دیکهلیگي که اس مرتبه مراسله نگاروں کي نطانت و طباعي کسقدر کند اور معطل رهي هے ؟

اس دفتر کا ایک محتسب اسوقت ایک ایڈیٹر سے کہیں بالاتر طاقت رکهتا هے - جسوقت سے که اخبار ایجاد هوا هے' آجتک کسي شخص نے بهي "سرخ پنسل" کا استعمال اس سے زیاده قاهرانه اور مختارانه نہیں کیا هوگا - اس قدرت و اختیار کا اندازه کیجیے که لندن کے ایک روزانه اخبار مثلاً ٹائمز' ڈیلي میل' ڈیلي کرانیکل یا ڈیلي نیوز کے پاس میدان جنگ سے آئي هوئي "گرما گرم" خبر موجود هے - اسکو یقین هے که اگر وه اس خبر کو شائع کردے تو اسکي لاکهوں کاپیاں فوراً فروخت هوجائیں' اسکے ساتهه هي اسکي اولیت کي فهرست میں بهي ایک نیا اضافه هوجاے' با این همه اس دفتر سے اسے جواب ملتا هے که "یه خبر شائع نه هوني چاهیے" اور اسطرح وه قوت قاهره' جو وزیر اعظم کے هر فیصله کو بهي جرح و سوال کے بغیر تسلیم کرنے کیلیے تیار نہیں هوتي' اس حکم ناطق کے آگے مُهر بلب هوجاتي هے' اور اپني اس متاع گرامي کو چاک کرکے ردي کي ٹوکري میں ڈالدیتي هے !

ترجمه تفسیر کبیر اردو

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کی تفسیر جس مرتبه کي کتاب هے' اسکا اندازه ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں اگر آج یه تفسیر موجود نه هوتي تو صدها مباحث و مطالب عالیه تهے جو همارے معلومات سے بالکل مفقود هوجاتے -

پچهلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تها' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کي راے هے که "وه نهایت سلیس و سهل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمه هے"

لکهائي اور چهپائي بهي بهترین درجه کی هے - جلد اول کے کچهه نسخے دفتر الهلال میں بغرض فروخت موجود هیں پہلے قیمت دو روپیه تهی اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ۸ - آنه کردي گئی هے -

درخواستیں : منیجر الهلال - کلکته کے نام هوں -

کو اسک

بري طاقت میں کئي حیثیت سے یورپ کے اندر دو سلطنتیں سب سے زیاده قوي تسلیم کي جاتي هیں - جرمني اور روس - مگر کیا عجیب بات هے که ان دونوں سلطنتوں کي سپاه میں جو فوج سب سے زیاده بهادر' جري' جانباز' خون آشام' جنگجو' معرکه آرا' سرخیل عسکر' اور راس الجیش سمجهے جاتے هیں' انکے نام خالص اسلامي هیں' اور اس طرح دنیا کے دماغ میں اسلام کي سطوت ماضي اور جلال و استیلاء گذشته کي یاد همیشه تازه کرتے رهتے هیں -

کسي گذشته نمبر میں هم لکهه چکے هیں که جرمن سپاه کے بهترین رساله کا نام "الن" ایک ترکي نژاد کلمه هے - آج هم بتانا چاهتے هیں که جرمني کے حریف سطوت و قوت یعنی روسي سپاه کے ممتاز ترین حصه کا نام بهي ترکي هي کے ایک لفظ کي معرف و مسخ شده شکل هے' جسکے مٹے هوے خط و خال تهوڑے سے غور و فکر کے بعد پہچان لیے جاتے هیں! - "کو اسک" جو اس مقاله کا عنوان هے' لفظ "قزاق" کي متفرنج شکل هے - یه لفظ یورپ میں اسوقت روشناس هوا جب آل عثمان کی تیغ بے پناه یورپ کے سر پر هر وقت چمکتي رهتي تهي' اسکي خون آشامیوں سے تمام یورپ لرزاں و ترساں تها' اور رعب و خوف کے استیلاء عام کا یه عالم تها که روس میں جب بچے اپني ماؤں کو دق کیا کرتے تهے تو وه ڈرانے کیلیے اسقدر کہدینا کافی سمجهتي تهیں که "میں ترک کو بلاتي هوں" کیونکه اسکے بعد بچه خواه سوے' یا نه سوے مگر فوراً آنکهیں ضرور بند کرلیتا تها !

"قزاق" یا اسکي معرف شکل "کو اسک" ابتدا میں صرف ان لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تها جنکو حکومت کي طرف سے چند مخصوص حقوق حاصل هوتے تهے' اور ان کے معاوضه میں انکا فرض تها که جب کبهي حکومت کو انکي ضرورت پیش آے اور طلب کیے جائیں' تو فوراً حاضر هو جائیں -

یه لوگ اسوقت تک با قاعده سپاهی نه تهے اور نه سپه گري

الهلال اور پایونیر

۲ - نومبر کي اشاعت میں مندرجه ذیل ایڈنگ ارٹیکل پایونیر نے شائع کیا ہے :

کلکته میں پرو جرمنزم

"الهلال ایک هفته وار مصور اخبار ہے جو کلکته سے اردو زبان میں شایع هوتا ہے اور اسکو دهلی کا ایک مسلمان ایڈٹ کرتا ہے - اسکی اشاعت اس صوبه (صوبه متحده) اور غالبا هندوستان کے اور حصوں میں بهت ہے - آغاز جنگ کے وقت سے اسکي روش ایسي حیرت انگیز طور پر "پرو جرمن" رهی ہے که جو لوگ اخبارات پڑھتے رهتے هیں انکے لیے یه امر تعجب انگیز ہے که کیونکر گورنمنٹ اب تک اسکي تحریروں کو برداشت کرتي رهي -

غالبا اسکي وجه یه ہے که اس اخبار کي طرف کلکته میں بهت هي کم یا بالکل توجه نهیں کي جاتی ہے کیونکه وہ اردو میں شایع هوتا ہے' اور اسمیں تو ذرا بھي شک نهیں که یه من جمله ان اسباب کے ہے جنکي وجه سے اسکے ایڈیٹر نے اسکے مقام اشاعت کے لیے کلکته کو منتخب کیا ہے -

ایک اور سبب یه بھي هوسکتا ہے که اسکے سب سے زیاده شرارت انگیزانه مضامین کا اسلوب کنایه آمیز' مخفي استهزاء' پوشیده تمسخر' اور اشارات سے لبریز هوتا ہے ' جنمیں سے اکثر کا یه حال ہے که جب انکا ترجمه انگریزي میں کیا جاتا ہے تو یا تو انکا اثر غائب هوجاتا ہے یا وہ اثر هرگز نهیں هوتا ' اور غالباً یه تو هوتا نهیں که بهت سے یوروپین عهده دار خود اصل اخبار پڑھتے هوں -

آغاز جنگ کے وقت اس اخبار میں ایک مضمون نکلا تها جس کا مطلب یه تها که مسلمانوں کو نقصان پهنچانے میں اٹلی کو انگلستان سے جو اعانت ملي ہے ' اسکے شکریه میں وہ اسوقت ناطرفدار ہے -

جس زمانه میں که جرمن پیرس کی طرف پیشقدمي کررہے تھے' اس تمام مدت میں جرمن پیشقدمي کی مقاومت پر مذاق کا سیلاب بهایا جا رها تها ' اور سقوط پیرس ایک قطعی یقین کي حیثیت سے پیش کیا جاتا تها -

اسکا ایڈیٹر جو قران کے اقتباس کرنے کا بڑا شائق ہے' اسنے قران کی وہ مشهور آیت اقتباس کی تهي' جسمیں مکڑی کے جالے کے کمزور هونے کا ذکر ہے -

جونهی یه نظر آیا که جرمن پیرس کا محاصره نهیں کرنے والے هیں تو اس واقعه کو ایک پالیسی اور مصلحت قرار دینے کیلیے هر قسم کے وجوه پیش کیے گئے' اور جب انکی واپسي کم تیز رفتار هوگئی تو اس واقعه پر زور دیا گیا که وہ ابتک پیرس سے بالکل قریب هیں - ایمڈن کي کامیابیوں سے ایک وسیع سرمایه تیار کیا گیا اور اسٹریا کي هزیمتوں کا ذکر نهیں کیا گیا ' مگر جب کبھی روس کی فتوحات کا بالکل انکار نهیں کیا جاسکا تو برابر اسکا مذاق اڑایا گیا اور اسے کم کرکے دکھایا گیا

انگریزي بحري فتوحات کا کوئی ذکر نهیں کیا گیا اور نه زیر شائع کی گئیں جنکا کهلا هوا مقصد پبلک کے دل پر اس خیال کا نقش کرنا تها که جرمن بیڑا بهت بڑا اور طاقتور ہے کبھی کسی ایسے امر کي طرف اشارہ نهیں کیا گیا جو ذرا بھی جرمنی کے خلاف تها -

۷ - اکتوبر کی اشاعت کے بعد یه اخبار ۱۵ دن تک نهیں نکلا اور بهت سے لوگ یه سمجھنے لگے که وہ بند کردیا گیا ہے - خصوصاً اسلیے که اس کی اشاعت میں جنگ کی خبریں بغیر معمولی تنقید کے شائع کی گئي تهیں - تاهم اب ۱۲ - اکتوبر کو اسکا ڈبل نمبر مضمون تشریح کے نکلا ہے که کمپوزیٹروں کي اسٹرائک اسکی ۱۴ کي اشاعت کے شائع هونے سے مانع هوئي -

اس نمبر میں ایڈیٹر جرمني کي تعریف اور انگریزوں کي تحقیر و استهزاء میں پہلے سے بهي بهت آگے بڑھگیا - بلجیم کے ساتھ ایڈیٹر کي روش کا فیصله بلجین سپاهیوں کي ایک تصویر سے هو سکتا ہے جو چند درختوں کے نیچے آرام کر رہے هیں اور جسکے نیچے یه الفاظ هیں " یه آرام کی آخری ساعتیں هیں جو ان بد قسمتوں کو نصیب هوئیں " اس کے بعد قران کا اقتباس ہے :

" یه خدا نهیں جو انکے ساتھ برائي کرتا ہے بلکه وہ خود اپنے ساتھ برائي کرتے هیں "

ایک طویل ایڈیٹوریل مضمون میں موجوده جنگ کے متعلق یه فقرے هیں :

"موجوده جنگ کي تاریخ میں انٹورپ کے قلعوں کو یه تاریخي امتیاز حاصل ہے که ملیٹري سائنس (فن جنگ) نے انکے بد قسمت انجلم کي طرح انکا ساتھ نهیں چھوڑ دیا ہے' اور بظاهر اسوقت تک ان کے استحکامات میں لیژ اور نامور کي طرح کوئي عیب یا خامي نهیں نکالی گئي ہے - اگرچه وہ فتح هوگئے هیں مگر انکي طاقت اور پناه بخشي کے حقائق هنوز غیر مفتوح هیں - اور غیر منقطع طور پر انکے عیوب اور نقائص کا راگ گانے کے بدلیے حمله آور کی طاقت کا اعتراف کیا گیا ہے اور سب سے پہلی مرتبه صداقت اور حقیقت کے ساتھ مهربان توجه کي گئي ہے - الحمد لله که جو قوت نقد پہلے بد قسمت مفتوح قلعوں کے عیوب نکالنے میں صرف کي جاتي تهي' اب اس کا ایک حصه جرمن کے عجیب و غریب توپخانوں کے انکشاف میں استعمال کیا گیا ہے اور یه تحقیق کیا گیا ہے که یه نتائج عجیبه جرمنی کی وجه سے نهیں بلکه اسکی قلعه پاش توپوں کي وجه سے هیں جنکا قطر ۳۷ سینٹیمیٹر کا ہے اور جو ۳۰ من کے گولے پھینکتي هیں (یهاں پر ایک فارسي اقتباس ہے : هم کو گمانس کے اس کمزور پلي سے ایسی امید نه تهي) یه اعلان کیا گیا ہے که انگریزي مدد انٹورپ کو بھیجي گئي جو گئي اور اس سے امیدکي خوشي میں باشندوں کو دو شبیں گزا رنے دیں -

انکی آمد کا استقبال جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا ' اور گرجوں میں حمد و شکر کے ترانے گاے گئے - تاهم اس قیمتی اعانت نے بدبخت بلجیم کو کوئي فائده نه بخشا' اور مختلف مصالحِ حوادث کی وجه سے انگریزي بهادري کو ان فوجي مناقب اور عسکري فضائل کي نمایش کا موقع نهیں ملا جو بارها فرانس کے میدانوں میں ظاهر هوئي هیں - تاهم انهوں نے نهایت دانشمندي کے ساتھ اپنے بیشتر حصه کو تباهي سے بچالیا اور انٹورپ سے بھاگنے والوں کے همراه اوستینڈ اور هوالینڈ آگئے "

اس ایڈیٹوریل کے آخر میں نتائج جنگ کا حسب ذیل خلاصه نکالا گیا ہے :

جرمني کے قبضه میں تمام بلجیم ہے اور اس نے اپنے داهنے بازو کو پیرس کي سرحدوں تک پهیلا دیا ہے - تمام بلجیم اور فرانس کی بیروني سرحد دشمن سے پاک هوگئی ہے ' اور انهوں نے اپنے خطوط مدافعت اور فوجی مراکز بغیر خلل اندازی کے مقرر کر لیے هیں - انهوں نے حسب دلخواه وسیع خندقیں اپنے وقت میں تیار کر لی هیں جبکه دشمن کی ایک گولی نے بهی انهیں تیار رکهنے کے لیے مهلت نه دي اور جب جرمني وہ سب کچھ کر چکے جو کرنا چاهتے تهے تو انکی آگے بڑهنے والي لہر باقاعده پیچھے هٹی اور ایک مضبوط مقام پر آکے ٹهہر گئی -

اگر ان خیالات اور غلط فهمیوں کا ایک عشر بهی صحیح تسلیم کرلیا جاے جو جرمني کي طاقت ' اسکے اسلحه ' اسکے سار و سامان' اسکے طریق حمله و اقدام ' اسکے انتظامات ' اور هر قسم کي رسد رسانی کے متعلق مشهور کی گئی هیں' تو انکي وجه سے میدان جنگ کے واقعات کا قطعي انکار کرنا پڑتا -

انکا فن اور پیشہ تھا - لیکن اس وقت بھی "قزاق" یا "کو اسک" انھی معنوں میں استعمال کیا گیا تھا جو معنی اس لفظ کے خود ترکی میں ھیں در اصل یہ غارتگروں اور لٹیروں کی ایک جماعت تھی ' جنکو حکومت نے سرزنش و سرکوبی کے بدلے اپنے آیندہ فوائد و منافع کے لحاظ سے مخصوص حقوق و امتیازات عطا کردیے تھے -

لیکن سولھویں صدی کے وسط میں انکی حالت بدلچکی تھی - اب وہ محض قزاقوں کی ایک جماعت نہ تھے جو غیر موقت طور پر شاھی سپاہ میں فوجی خدمت انجام دیا کرتے تھے - بلکہ پیٹر اعظم کے عہد میں (۱۶۷۲ - ۱۷۷۵) میں وہ روسی فوج کی اصلی طاقت یا عماد جیش تھے -

یہ وہ وقت نہ تھا جبکہ آج کی طرح سرزمین تاتار رجال تیغ و جنگ کے پیدا کرنے سے عقیم ھوگئی تھی ' بلکہ اسوقت تو اسکا ایک ایک ذرہ ریگ اپنے اندر سے ایک " خان اعظم " پیدا کرتا تھا جس کی صاعقۂ ھلاکت شمشیر سے تمام روس زیر و زبر رھتا تھا - اسوقت جنوبی روس خوانین تاتار کا ایک دائمی جولانگاہ تھا - تاتاری یلغاروں اور یورشوں سے اسکی سرزمین ھمیشہ موت و ھلاکت کا منظر خونین بنی رھتی تھی اور کوئی روسی اپنے گھر میں پیر پھیلا کر طمانینت و جمعیت کی نیند نہیں سو سکتا تھا -

ان تاتاری حملوں کی مدافعت کے لیے جو لوگ بھیجے جاتے تھے وہ بھی " کو اسک " تھے - قوموں کے اخلاق و صفات میں (خواہ وہ اچھے ھوں یا برے) طول عمل اور استمرار کار کو بڑا دخل ھے - ممکن ھے کہ ایک قوم اپنی جغرافی اور نسلی حیثیت سے جنگجو اور بہادر نہ ھو ' لیکن اگر وہ دشمن کے نرغے میں ھر وقت گھری رھتی ھے ' اور ھمیشہ اسے تیغ و تفنگ سے کام لیتے رھنا پڑتا ھے تو یہی مقاتلت و مجادلت اسے جنگجو ' بہادر ' اور جانباز بنا دیتی ھے - یہ بالکل ایسا ھی ھے جس طرح ایک قوم ' جغرافی ' نسلی ' اور روایتی حیثیت سے خالص جنگی و عسکری ھو ' لیکن وہ عرصہ تک فوجی زندگی سے علحدہ ھے اور اسکی عسکریت و جنگ آرائی بالکل نابود ھو جاے -

غرض خوانین تاتار کے ساتھہ مسلسل برسر پیکار رھنے سے کواسکوں میں جدال و قتال کا ایک عجیب و غریب مادہ پیدا ھوگیا - اور وہ کہ انکے لیے ایک زمانے میں معرکہ آرائی ایک ھنگامی امر تھا اب ایک عادت مستمرہ و جاریہ ھوگئی -

* * *

کواسکوں کا بیشتر حصہ دریاے نیپر ' دریاے والگا ' اور دریاے ڈین کے سواحل پر آباد ھے -- موخر الذکر دریا اور شمال کو ایشیا کے کواسک روسی فوج کے گل سر سبد سمجھے جاتے ھیں - اسی طرح دریاے ڈین کے کواسکوں کی بھی دھوم تمام روسی شاھنشاھی میں مچی ھوئی ھے -

تمام کواسک دس مختلف قلعوں میں منقسم ھیں جنکو وہ اپنی زبان میں "والسکو" کہتے ھیں - ان قلعوں کے نام یہ ھیں : اول ' ٹیریک ' ڈان ' کوبان ' آسترخان ' نیبرگ ' سائیبیرین ' سیمی ولشینکس ' اسوری ' نامور -

ھر والسکو مختلف " اسٹینٹ سا " میں منقسم ھوتا ھے " اسٹینٹ سا " کو ھمارے یہاں کے گاوں کے قائمقام سمجھیے -

ھر اسٹینٹ سا یا گاوں میں ایک کمیٹی ھوتی ھے - یہ ایک شیخ القریہ (جسکو وہ اپنی زبان میں " اٹیمن " کہتے ھیں) اور ججوں کو منتخب کرتی ھے جو داخلی معاملات کا فیصلہ کرتے ھیں -

مختلف والسکوس میں حسب اقتضاء حال و ضرورت مختلف قسم کے انتظامات ھیں ' مگر اس امر کا ضرور خیال رکھا جاتا ھے کہ اصول اور معاملات عمومی میں اتحاد و معاونت کا سر رشتہ ھاتھہ سے نہ جانے پاے - اسکے لیے ایک مرکزی جماعت ھے جسمیں دسوں والسکو کے مبعوث وکلاء شریک ھیں - اس مرکزی جماعت کا دفتر سینٹ پیٹرسبرگ کے دفتر جنگ میں ھے -

کواسکوں میں اور بہت سے قدیم آداب و رسوم کی طرح حکومت کے ساتھہ تعلق کی نوعیت قدیم بھی بدستور محفوظ ھے -

اسوقت تک انکے پاس زمینیں معافی کی ھیں جنکا کوئی لگان نہیں دینا پڑتا اور اس معافی کے معاوضہ میں وہ حکومت کی فوجی خدمت کیا کرتے ھیں - انکے لیے فوجی خدمت لازمی ھے - ھر ۱۸ سال کے لڑکے کو فوج میں داخل ھو جانا چاھیے - مدت خدمت ۲۰ سال ھے -

(باقی آیندہ)
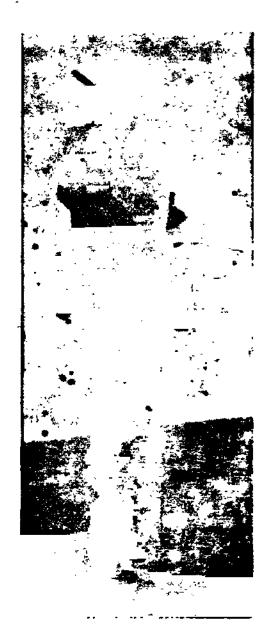
سب سے بڑے دشمن ہوجاتے ہیں' اور ہندوستان کی قانونی حکومت کی برکتوں میں اسکی اصلی آبادی کا کوئی حصہ تسلیم نہیں کرتے - انکے نزدیک دنیا کی کار فرما طاقت غضب اور غصہ ہے نہ کہ محبت اور انصاف' اور حق و راستی کی حقیقت خود حق و راستی میں نہیں ہے جیسا کہ دنیا نے ہمیشہ سمجھا' بلکہ جماعت کے نسلی و قومی امتیاز یا حاکم و محکومی کی تفریق میں جیسا کہ انہوں نے اپنا دستور العمل قرار دیا :

ولہم اعمال من دون ذالک ہم لہا عاملون !

افسوس کہ وہ مسیح کے قول کی یکسر تغلیط و تکفیر ہیں جو کہتا ہے کہ "تو دوسروں کے ساتھہ وہی کر' جو تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ کریں" (متی ۷ : ۱۲)

اس گروہ کے بے پردہ نظارے کیلیے سب سے زیادہ مکمل منظر یہی مضمون ہے جو جنگ یورپ کے متعلق ہر اس بیان اور راے کو "جرمنزم" کا خطرناک جرم سمجھتا ہے' جو خود اسکے لیے اور ہر انگریز اخبار نویس کیلیے بالکل بے خطر بلکہ ایک قابل ستایش "سلامی عبادت" ہے ! فانظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا' فلا یستطیعون سبیلا !

با ایں ہمہ ہم ایسے تعجب کرنے والونکو بتلا سکتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں تعجب اور تحیر کی کرب و شدائد میں بے فائدہ ہلاک نہ کریں' اور اپنے دماغ کو تسلی دیں کہ دنیا میں کبھی کبھی تعجب انگیز اور خلاف توقع واقعات بھی ہوا کرتے ہیں' اور انسان کو صرف اپنی آرزوں ہی کا عادی نہ رہنا چاہیے - وہ خدا جو سچ کو دوست رکھتا اور راست بازوں کا ہمیشہ سے حامی ہے' اور جسکی محیط و لا زوال طاقتوں کا اعتراف اب ان مہذب انسانوں کو بھی غالباً گوارا ہوگیا ہوگا جنکی مادہ پرستی کے گھمنڈ کو موجودہ جنگ کے انقلاب انگیز ظہور نے شکست دی ہے' یقیناً اسکی بھی طاقت رکھتا ہے کہ جب تک وہ چاہے اور ضرورت دیکھے' اپنی راست بازی کو انسانی ادعا و عزائم کی ڈالی ہوئی مصیبتوں سے بے پروا رکھے - اس نے اپنی اس طاقت کے بڑے اور چھوٹے ہر طرح کے مظاہر دکھلاے ہیں' اور الحمد للہ کہ ہم ایسا اعتقاد رکھنے کی سب سے زیادہ قوی فطرۃ اپنے اندر رکھتے ہیں' کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ :

جس رحمت کا دروازہ خدا اپنے بندوں پر کھولدے' اسے کوئی بند نہیں کرسکتا' اور اگر وہ بند کردے تو کوئی نہیں جو اسے کھول سکے - وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے' اور اسکے کام حکمت سے خالی نہیں !	ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا' و مایمسک فلا مرسل لہ من بعدہ' و ہو العزیز الحکیم (۳۵ : ۲)

(الہلال کا طلسم)

اسکے بعد ہوشیار مضمون نگار نے ساری کوشش اس میں صرف کی ہے کہ الہلال کے مسئلہ کو گورنمنٹ کے لیے ایک "پر اسرار طلسم" ثابت کرے جسکے چاروں طرف کنایہ آمیز اسلوب' مخفی استہزاء' اور پوشیدہ اشارات کی آہنی دیواریں کھڑی کردی گئی ہیں' اور جن کو آج تک گورنمنٹ آف انڈیا اور گورنمنٹ بنگال کے آزمودہ اسلحۂ احتساب و نگرانی مسخر نہ کرسکے' مگر انکو فتح کرنے کی تاریخی عظمت سب سے پہلے "پایونیر اعظم" کے افتتاحیہ نگار قلم کو حاصل ہوئی ہے !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

فی الحقیقت یہ معاملہ نہایت عجیب ہے' اور اس شاندار برائی کو جس کی ہمارے سامنے اس بے فکری کے ساتھہ نمایش کی گئی ہے' اگر غارت نہ کیا جاے تو ایک عمدہ ہنسائی کی کہانی موجودہ جنگ کے ضمن میں باقی رہجائیگی - بلجیم کے قلعوں کے استحکام پر تمام دنیا کو اعتماد تھا اور خود شاہ بلجیم انٹورپ کی مضبوطی پر اس قدر مطمئن تھا کہ اس نے دشمن کو ایک طرح کا چیلنج دیدیا تھا - با ایں ہمہ فن جنگ کی جدید ترین ایجادات اسقدر خوفناک ہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انہیں مجبور ہوجانا پڑا' اور آخر تک مقاومت نہ کرسکے -

جس عہد تسخیر و سقوط میں یہ حال ان استحکامات کا ہو جنھوں اپنی نہ بسد ادعا تھا' تو یہ بالکل ظاہر ہے کہ الہلال کے مزعومہ "طلسم" کے متعلق کیا امید کی جاسکتی تھی جس نے آجتک اپنے استحکامات کے متعلق کوئی دعوا نہیں کیا' اور جو ابتدا سے بالکل "اوپن پورٹ" ہے ؟ باوجود اس اختلاف حالت کے وہ کامل تین ماہ تک مسخر نہ ہوسکا - اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہو تو یہ بلا شبہ بڑی ہی عجیب بات ہے' اور فاتح اور مفتوح دونوں کو اسکے فخر و ناز میں مساویانہ حصہ دینا چاہیے !

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ قلم کا یہ مدعی فاتح اپنی فتوحات کو کیونکر قائم رکھہ سکیگا جبکہ دنیا کو معلوم ہوگا کہ الہلال کے جس پر اسرار "پرو جرمنزم" کے افشاء کا اسے دعوا ہے' وہ کبھی بھی راز نہ تھا - اور اگر راز تھا تو ایک ایسا عجیب راز جسکے ایک ایک گوشے اور ایک ایک چپے کے متعلق گورنمنٹ کے تمام صیغہ ہاے احتساب اپنے گھر کی طرح واقفیت رکھتے ہیں' اور زیادہ سے زیادہ خرچ و اہتمام کے ساتھہ ایک سرکاری انتظام جو انڈیا میں ہو سکتا ہے' اسکے لیے کیا جاچکا ہے !

(مقام اشاعت)

الہلال کے مقام اشاعت کو بھی مضمون نگار ایک پیشتر سے قرار دی ہوئی تدبیر قرار دیتا ہے' اور اسطرح گویا اپنی اس حسرت کو ضبط نہیں کرسکا ہے کہ کاش الہلال "الہ آباد" یا "نینی تال" سے شائع ہوتا ! لیجعل اللہ ذالک حسرۃ فی قلوبہم ! لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ دو چیزوں میں سے کسی ایک بہتر چیز کا انتخاب کیوں جرم سمجھا جاے ؟ ہم بغیر کسی تامل کے اعتراف کرنے کیلیے طیار ہیں کہ الحمد للہ' ہمارا قیام ابتدا سے کلکتہ میں رہا' اور اسلیے ہم نے کلکتہ ہی سے الہلال جاری کیا - پنجاب اور "مشہور" غریب کی سرزمین کی جگہ ہم ایک ایسی گورنمنٹ کے زیر حکومت رہنے کیلیے یقیناً قدرتی اسباب کے ممنون ہیں جو ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ آزادی پسند' قانون دوست' عاقبت اندیش' اور فرضی خطروں سے زیادہ مخوف رہنے والی نہیں ہے' اور ہم سمجھتے ہیں کہ غالباً گورنمنٹ بنگال کے متعلق ایسی راے رکھنا پایونیر کے نزدیک بھی "پرو جرمنزم" کے اعمال میں داخل نہوگا !

ہمارا ایسا یقین واقعات پر مبنی ہے اور اسکے لیے بہت ہی قریبی مثال ہم نے یاد رکھی ہے - ہم خوش ہیں کہ ہمارا موجودہ وطن بنگال ہے جہاں "لشکر پور" کی مساجد کا واقعہ پیش آیا' نہ کہ صوبجات متحدہ جو مسجد "کانپور" کے افسوسناک حادثہ کیلیے ہمیشہ یادگار رہیگا - ہزایکسلنسی لارڈ کارمائیکل کی گورنمنٹ کے سامنے "لشکر پور" کا معاملہ ٹھیک ٹھیک اسی طرح پیش آیا تھا جسطرح ہز آنر سر جیمس مسٹن کی گورنمنٹ کے سامنے مچھلی بازار کانپور کا واقعہ' لیکن صرف اسی ایک واقعہ سے دونوں گورنمنٹوں کے اصول حکومت کا فرق سمجھا جا سکتا ہے کہ جبکہ مسلمانان کانپور کی حادثہ سے پہلے تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں تو کلکتہ کے مسلمانوں کی صرف ایک عرضداشت پر اسکا دانشمند حاکم آمادۂ کار ہوگیا' اور اس نے بہ نفس خود موقعہ پر پہونچکر تمام خطروں اور خدشوں سے لشکر پور کی سرزمین پاک کردی :

یزید سلیم و الا عز ابن حاتم !

صرف پنجاہ سالہ اعتماد و امن کی غارتگری پر قانع ہے' اور کہتا ہے کہ جرمن اولوالعزمیوں کی بھوک کیلیے ہندوستان میں اتنی غذا بھی بس کرتی ہے !

لیکن اس عہد عجائب کی عجیب عجیب باتوں میں سے ایک تعجب انگیز واقعہ یہ بھی ہے کہ جرمن اخلاق کے اس ہندوستانی مرکز کو حال میں ایک دوسرے " جرمنزم " کی بھی خبر ملی ہے جو اسکے خیال کے مطابق کلکتہ میں موجود ہے' اور ۲ - نومبر کے لیڈنگ آرٹیکل میں اسپر روشنی ڈالی گئی ہے - اس مضمون کی سب سے زیادہ سنجیدہ ظرافت یہ ہے کہ اسمیں اول سے لیکر آخر تک " جرمنزم " کا ذکر اسطرح غیروں کی طرح لیا گیا ہے گویا مفسدانہ اقدام کی اس خونناک نسل سے خود اسکا کوئی رشتہ نہیں' اور وہ بالکل ایک اجنبی اور غیر آدمی کی طرح " جرمنزم " کا لفظ زبان سے نکال رہا ہے ! اور پھر اس سے بھی بڑھکر لطیفہ یہ ہے کہ اپنے اس صریح مذاق پر پورے مضمون میں کہیں بھی نہیں مسکراتا !

(پایونیر اور الهلال)

ہمارا اشارہ " پاینیر " کے اس لیڈنگ آرٹیکل کی طرف ہے جو ۲ - نومبر کی اشاعت میں نکلا ہے' اور جسکا عنوان " پرو جرمنزم کلکتہ میں " ہے - یہ مضمون غیر معمولی انتظام اور مخصوص کوشش کے ساتھہ ترتیب دیا گیا ہے' اور " الهلال " کی روش کو جنگ یورپ کے متعلق " پرو جرمن " قرار دینے کیلیے وہ پوری قوت صرف کردی ہے' جو تمام ہندوستان کو بغاوت آباد اور تمام ہندوستانی فوج کو نامعلوم باغیانہ جراثیم سے آلودہ ثابت کرنے میں پہلے صرف کی گئی تھی - جو بے باک شرارت ہندوستان کے تین سو ملین انسانوں پر سب سے زیادہ نازک اور سب سے زیادہ مخدوش عہد میں حملہ کرسکتی ہے' اسکی نسبت یہ خیال کرنا محض فضول ہوگا کہ ہندوستان کے ایک فرد پر حملہ کرنے کیلیے اس نے اپنے اسلحہ کو کیوں حرکت دی ؟ اگر ایسا خیال کیا جاے تو یہ بالکل ایسی بات ہوگی' جیسے لووین کا کوئی مسکین پروفیسر اپنی خانہ ویرانی کی شکایت لیکر " قیصر " کے پاس جاے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ قیصر تمام یورپ کے امن کو غارت کر رہا ہے !

پس نہ تو اس حملہ آورانہ اقدام میں ہمارے لیے کوئی تعجب ہے اور نہ ہی وہ چنداں لائق التفات ہے - ہم نے آجتک الهلال کی تحریک دینی کے بڑے بڑے مخالفانہ عزم اور معاندانہ سعی کے ساتھہ جس غیر منقطع بے اعتنائی کا سلوک کیا ہے' کوئی خاص وجہ نہ تھی کہ اس سے " پایونیر " کے اوراق کو بلند تر جگہ دی جاتی اور الهلال کے صفحوں پر اسکا تذکرہ کیا جاتا - لیکن چونکہ اس مضمون میں تعاند و ادعا کے ساتھہ واقعات و استشہاد سے بھی کام لینے کی ایک ظاہر فریب کوشش کی گئی ہے' اور غلط بیانی و کذب سرائی کو بظاہر ذمہ دارانہ ادعا کے ساتھہ ترکیب دیا گیا ہے' اسلیے ہم مجبور ہیں کہ آج اپنے چند صفحات کیلیے تھوڑی سی بے رحمی گوارا کریں' اور صرف اس حد تک جواب دیدیں جس حد تک اظہار حقیقت کیلیے ناگزیر ہے - لیکن ساتھہ ہی اس حملہ کے مقصد اور آرزوں کے بارے میں بالکل خاموش رہیں -

(تصنیف و مصنف)

سب سے پہلا سوال جو اس مضمون کے سلسلے میں سامنے آتا ہے وہ اسکے معنوی مصنف کی شخصیت کا سوال ہے -

اگر ہمارے لیے اس سے دلچسپی پیدا ہو جانے کے وجوہ موجود ہوں تو ہم اسے پایونیر کے ایڈیٹوریل انس ہی میں تلاش کریں یا کسی اس سے بلند تر مقام میں ؟ اور کیا اس مضمون کو موجودہ وقت نے طیار کیا ہے' یا کسی گذشتہ وقت کے انتقام نے جسکے لیے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں ہے ؟

یہ سوال نہایت دلچسپ تھا' لیکن ہم بمصلحت اسے نظر انداز کردینگے - کیونکہ اسکا حل موجودہ حالات میں نہیں ملسکتا - اسکے لیے ضروری ہوگا کہ ایک سال پیشتر کے بعض پرشور واقعات کی تاریخ کو جو صوبجات متحدہ میں ظاہر ہوکر تمام مسلمانان ہند سے متعلق ہوے سامنے لایا جاے - مگر ہم ایسا نہیں کرینگے - کیونکہ انسان کے جذبات ردیہ کا تذکرہ کوئی خوش آیند بیان نہیں ہے جسے زیادہ نمایاں کیا جاے' اور کینہ و انتقام کے چہرے کو حسین نہیں سمجھا جاسکتا جسکے چہرے پر نقاب کا رہنا ہمارے اندر ولولہ پیدا کرے !

(الحق یعلو ولا یعلی)

مضمون نگار کو اسپر بہت ہی اذیت بخش تعجب ہے کہ جنگ یورپ پر تین ماہ سے زیادہ مدت گذر چکی ہے اور اس تمام عرصے میں الهـلال کی روش برابر " پـرو جـرمن رہی - با ایں ہمہ ابتک اسپر کوئی مصیبت نہیں آئی ہے - درمیان میں ایک موقعہ ایسا یقین کرنے خوش ہونے کا اسے ہاتھہ آیا بھی تو اس کی عمر ایک ہفتہ سے زیادہ ثابت نہ ہوئی اور الهلال پھر بدستور شائع ہوگیا - چنانچہ وہ اپنی حالت کو کسی مجہول الحال جماعت کی طرف منسوب کرکے لکھتا ہے :

" آغاز جنگ سے الهلال کی روش ایسے حیرت انگیز طور پر پرو جرمن رہی ہے کہ جو لوگ اخبارات پڑھتے رہتے ہیں' انکے لیے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اب تک گورنمنٹ اسکی تحریروں کو کس طرح برداشت کرتی رہی ہے "

ہم مضمون نگار کی اس راست بیانی کے شکر گذار ہیں کہ کم از کم اس نے اپنے مضمون کی ابتدا ایک سچی بات سے کی' گو اسے سچ پر ختم نہ کرسکا - یہ بالکل سچ ہے کہ اسکے لیے اور اسکے ہم مشرب اشخاص کیلیے دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی عجیب بات نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان میں ایک ہندوستانی قلم و زبان بغیر کسی مصیبت کو جلد تر دیکھے ہوے اپنے بے لاگ کاموں میں مشغول رہے' اور جس طرح آزادی کے ساتھہ اینگلو انڈین اخبارات شائع ہوتے رہتے ہیں اسی طرح تین ماہ تک ایک ہندوستانی رسالہ بھی شائع ہوتا رہے - بلکہ فی الحقیقت تین ماہ کی مدت بھی بہت ہے - اگر وہ کہتا کہ اسکے خیال میں امن اور بے فکری کی ایک سانس بھی الهـلال کے لیے تعجب انگیز ہے' تو جو دماغ اسے ملا ہے اور جن جذبات سے وہ چھلک گیا ہے' انکے لحاظ سے ایسا سمجھنا بالکل درست ہوتا -

بلا شبہ یہ تعجب انگیز ہے - مگر اسلیے نہیں کہ جرم کو مہلت ملتی ہے' کیونکہ جرم کو تو بہرحال مہلت نہیں ملنی چاہیے - البتہ اسلیے کہ بدقسمتی سے کچھہ لوگ ایسے موجود ہیں جنکے خیال میں وجود و قیام ہی جرم ہے' اور نیز اسلیے کہ واسطے کیلیے مہلت نہیں -

اور اسلیے بھی نہیں کہ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ قائم ہے اور وہ تمام گورنمنٹوں کی طرح عدالت کی عمارتیں رکھتی اور سزاؤں کیلیے پینل کوڈ ہے' کیونکہ وہ ایک کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ ہے اور ابتک ہمارا یہ یقین غیر مجروح ہے کہ اسے قانون اور حق سے کبھی بھی انکار نہ ہوا' مگر اسلیے کہ بد بختانہ ملک میں ایسے مغرور اور صرف " طاقت " اور " حکومت " کو اصل کائنات سمجھنے والے لوگ موجود ہیں جو بسا اوقات خود ہی اپنے فوائد کے

یقین تھا اور نہ اطمینان - بلکہ ایک کھلا قیاس جسکا اثر " ترجمہ کے بعد " بھی قائم رھسکتا ھے ' اور جو تقریباً انگلستان اور ھندوستان کے ھر اخبار میں ظاھر کیا گیا ھے -

(ایمڈن)

اسکے بعد وہ ان سب سے بھی خوفناک تر " جرمنزم " کی پبلک کو خبر دیتا ھے ' اور بطور ایک تسلیم شدہ اور غیر محتاج تشریح جرم کے ظاھر کرتا ھے کہ " ایمڈن جہاز کی کامیابیوں سے ایک وسیع سرمایہ طیار کیا گیا "

جرم کی یہ دفعہ بظاھر مختصر اور مبہم چھوڑ دی گئی ھے اور اسکے حصے میں ایک سطر سے زیادہ قوت نہیں آئی - ابتدا میں خیال ھوتا ھے کہ یہ محض اختصار بیان ھے ' یا مضمون نویس کا فیاضانہ تسامح کہ وہ الہلال کے " پرو جرمنزم " رازوں کو زیادہ افشاء کرنے کا شائق نہیں - لیکن فی الحقیقت نہ تو یہ اُس قلم کی اختصار پسندی ھے جو باریک ٹائپ کے دو بڑے کالم سیاہ کرسکتا ھے ' اور نہ ھی کوئی " غیر جرمن " قسم کا " تسامح " جیسا کہ اسکے خیال میں گورنمنٹ ھند الہــلال کے ساتھہ کر رھی ھے - در اصل یہ ایک نہایت اعلی درجہ کی حملہ آورانہ چالاکی ھے جسکے چند لفظوں کے اندر ایک بہت بڑا سرمایۂ خدع و فریب پوشیدہ رکھا گیا ھے -

اول تو وہ " ایمڈن " کے متعلق الہــلال کی روش کو اسطرح سرسری طور پر بیان کرتا ھے گویا یہ ایک بہت ھی واضح اور کھلی بات ھے اور اسکے لیے کسی مزید بیان کی ضرورت نہیں - پھر " ایمڈن کی کامیابیوں " اور " وسیع سرمایہ " کے الفاظ لکھکر بالکل خاموش ھو جاتا ھے اور کوئی ثبوت پیش نہیں کرتا - اس سے اسکا واضح قصد یہ ھے کہ پڑھنے والے کے ذھن میں " کامیابیوں " اور " وسیع سرمایہ " سے یہ خیال پیدا کرائے کہ الہلال میں ایمڈن کے تاخت و تاراج کے واقعات کے متعلق بے شمار مضامین نکلے ھونگے ' اور ان میں نہایت ھی مبالغہ اور اغراق کے ساتھہ اسکی " کامیابیوں " کو (جسکے لیے وہ خود بھی کامیابی کے سوا اور کوئی لفظ لانا پسند نہیں کرتا) چمکایا ھوگا - اور چونکہ اسے اچھی طرح معلوم ھے کہ اصلیت کیا ھے ' اسلیے اسکا زیادہ تذکرہ نہیں کرتا اور بالکل مبہم و غیر معین الفاظ بول کر چپ ھو جاتا ھے - کیونکہ وہ جانتا ھے کہ ایسا کرنے سے غلط فہمیوں کے پیدا کرنے کا شریفانہ مقصد حاصل نہ ھوگا !

یہ ھے وہ ایک نیم رسمی اور معزز اخبار کی ذمہ داری ' اور یہ ھے وہ دیانت بیان و صدق روایت جسکو اپنے ساتھہ لیکر پایونیر کلکتہ کے " پرو جرمنزم " کی تلاش میں نکلا ھے ؟ فویل لہم مما کتبت ایدیہم ' و ویل لہم مما یکسبون !

اسٹیٹسمین نے کالم کے کالم ایمڈن کے متعلق صرف کیے اور اسکی شرافتوں کی بارہا داد دی - حتی کہ یہاں تک لکھدیا کہ " اگر وہ دشمن نہوتا تو ھم اسکے لیے دعا کرتے " وہ گورنمنٹ ھند پر ایک ایسے سخت لہجے میں جو موجودہ عہد کے لیے کسی طرح موزوں نہیں ھو سکتا اعتراض کرتا رھا کہ اسکی غفلت ایمڈن کے تاخت و تاراج کی اصلی ذمہ دار ھے - لاھور کا سول اینڈ ملیٹری ایمڈن کو " سمندر کے عقاب " کا لقب دیتا ھے ' اور کہتا ھے کہ اسکا نشانۂ نگاہ بے پناہ ھے - پھر وہ ایمڈن کے کپتان کی بہادری کا علانیہ گیت بھی گاتا ھے کہ وہ Resolute and Pluck (بلند همت اور صاحب ثبات و استقامت) ھے - اسی طرح ٹائمس اف انڈیا امپائر ' ڈیلی نیوز ' اور انگلشمین ' ھوررز اپنے بے شمار بڑے بڑے کالم اسکے عجائب و غرائب و خوارق و معجزات کے بیان کرنے میں خرچ کرتے رھے ھیں ' اور اسقدر اسکی عظمت کا سامان فراھم ھوگیا

ھے کہ اگر کوئی اصلی " پرو جرمن " دفتر کلکتہ میں موجود ھوتا اور وہ اس تمام سرمایہ کو اقتباس و ترجمہ کے بعد شائع کرتا تو نہیں معلوم ' ھندوستان کی افواہ پسند اور عام پبلک کا خوف و دھشت کس درجہ خطرناک ھو جاتا ؟

الہــلال نے اس قسم کی کوئی بات بھی نقل نہیں کی - وہ پبلک کو ھمیشہ اطمینان اور سکون کی نصیحت کرتا رھا - یہ بڑی سے بڑی خدمت ھے جو ایک پریس اسوقت ملک کی کرسکتا ھے - پھر کیا پایونیر بتلا سکتا ھے کہ ایمڈن کا " وسیع سرمایہ " الہــلال نے فراھم کیا ' یا خود اس نے اور اسکے اخوان طریقت نے ؟ اور کیا وہ چاھتا ھے کہ خود اسی کی صرف ایک ھفتہ کی اشاعتوں سے وہ سرمایہ ھم جمع کرکے شائع کردیں ' جو " ایمڈن کی کامیابیوں " کے متعلق اس نے فراھم کیا ھے ؟

(تنکا اور شہتیر)

سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ھے کہ وہ " روسی فتوحات " کے متعلق بھی الہلال کا ذکر کرتا ھے اور یہ بالکل بھول جاتا ھے کہ اس بارے میں خود اسکا " پرو جرمنزم " برلینز ٹیچی لیت " سے بھی زیادہ خطرناک رھا ھے - وہ کہتا ھے کہ الہلال نے " روسی فتوحات کو کم کرکے دکھلایا " - ممکن ھے کہ ایسا ھی ھو ' تاھم ابتک اس نے پیٹرو گریڈ کے اعلانات کی اسقدر تذلیل و تحقیر تو نہیں کی ' جسقدر خود " پایونیر " برابر کرتا رھا ھے - اسکو چاھیے تھا کہ اس مضمون کی اشاعت سے پہلے اپنی فائل پر ایک نظر ڈال لیتا - گذشتہ ایک ماہ کے اندر یہ کس نے کہا ھے کہ روسی اعلانات دنیا سے مزاح کر رھے ھیں اور انکی بیان کردہ فتوحات نا ممکن الاعتبار ھیں ؟ وہ کون تھا جس نے اسٹرین قیدیوں کی تعداد کا میزان نکالا تھا اور کہا تھا کہ اسکے معنی اسکے سوا کچھہ نہیں ھو سکتے کہ اسٹریا کا خاتمہ ھوگیا ھے حالانکہ خاتمہ نہیں ھوا ؟ پھر شاید وہ اخبار بھی الہلال نہیں بلکہ خود پایونیر ھی تھا جس نے فرانس کے میدانوں میں ۸۰ ھزار جرمن لاشوں کی خبر پر اپنی شرمندگی کو غصہ کی شکل میں ظاھر کیا تھا ' اور جھنجھلا کر پوچھا تھا کہ " ۸۰ ھزار لاشیں کیونکر شمار کی گئیں ؟ " کیا یہ سب کچھہ دنیا کے اس عظیم الشان اخلاقی واعظ کے قول کی ایک نئی تصدیق نہیں ھے جس نے اپنے پیروں سے کہا تھا کہ " تو جو اپنے بھائی کی آنکھہ کے تنکے کو دیکھتا ھے ' اپنی آنکھہ کے شہتیر پر کیوں خیال نہیں کرتا ؟ اے ریاکار ! تو پہلے اپنی آنکھہ سے شہتیر نکال ؟ " (متی ۷ : ۵)

بہر حال ھم کہاں تک ایک صریح خیرہ بیانی پر صرف وقت و دماغ کریں ؟ اسکا ھر بیان تحریف بیانی اور غلط سرائی میں اپنی قسم کی کامل مثال ھے اور اسکے لیے بحث و رد بالکل لا حاصل ھے -

(مسئلۂ تصاویر)

مضمون نگار نے الہلال کی اشاعت دادہ تصویروں کو بھی اسکے فرضی پرو جرمنیزم کے ثبوت میں پیش کیا ھے ' اور لکھا ھے کہ زیادہ تر جرمن طاقت کو نمایاں کرنے والی تصویریں شائع کی گئی ھیں : ھم حیران ھیں کہ اس شخص کے متعلق کیا کہیں جو ایک با وقعت اخبار کے صفحات پر صدق روایت کی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتا اور صریح واقعہ کے خلاف قلم اٹھاتا ھے ؟ شاید ھی دنیا میں کوئی غلط بیانی اس سے زیادہ ادعا کے ساتھہ کی گئی ھوگی جیسی کہ یہ ھے - اول تو جرمن تصویروں کی اشاعت اگر پرو جرمنیزم ھے تو یہ ایک ایسا جرم ھے جس میں الہلال سے زیادہ گریفک ' اسفیر ' لنڈن نیوز ' دی وار ' لنڈن ٹائمس ویکلی السٹریٹڈ ' اور ٹائمس آف انڈیا کا زیادہ حصہ ثابت ھوگا جو

(ادعا و ثبوت)

اسکے بعد مضمون نگار نے الہلال کی کسی گذشتہ اشاعت کا حوالہ دیا ہے جسمیں بقول اسکے ظاہر کیا گیا تھا کہ " اٹلی کی ناطرفداری اس کارروائی کا بدلہ ہے جو انگلستان نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے کی تھی "

ہمارے سامنے الہلال کی فائل موجود ہے - ہمیں یہ جملہ کہیں نہیں ملتا کہ " انگلستان نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے جو کارروائی کی تھی " البتہ یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے اٹلی کی غیر طرفداری کے اسباب پر بحث کی تھی' اور ہر شخص کے لیے آغاز جنگ کے وقت یہ ایک قدرتی سوال تھا کہ با وجود جرمنی اور اسٹریا سے متحد ہونے کے اٹلی نے کیوں اس موقعہ پر علحدگی اختیار کی ؟ بلا شبہ اسکے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ اسکا بڑا سبب وہ واقعات ہیں جو جنگ طرابلس کے وقت پیش آے - لیکن اگر ایسا لکھنا " جرمنیت " ہے تو ہم نہیں سمجھتے کہ " پاینیر" اس وقت کیا کہیگا جب اُسے معلوم ہوگا کہ اس جرم کا اصلی سر چشمہ ایک انگریز مصنف مسٹر فرنسیس میکالا ہے جسنے اپنی کتاب " انگلیز وار " کے تیسرے باب صفحہ (۲۸) میں حرف بحرف یہی لکھا ہے' اور الہلال یقیناً ان معلومات سے فائدہ اٹھانے کا حق رکھتا ہے جو اسے کتب فروشوں کے دکان سے ملسکتی ہیں -

اسکے بعد مضمون نگار نے بہت سے دعوے جلد جلد جمع کردیے ہیں اور چونکہ انکے ثبوت میں کوئی اقتباس پیش نہیں کیا ہے اسلیے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ " پاینیر " کے لیڈنگ آرٹیکل میں دعوا کر دینے کو بھی بمنزلۂ دلیل و برہان کے سمجھتا ہے - مثلاً وہ لکھتا ہے کہ جرمن پیش قدمی کی مقاومت پر مذاق کا سیلاب بہایا گیا - سقوط پیرس کو قطعی اور یقینی ظاہر کیا گیا - جرمن مراجعت کی تاویل کی گئی' اور اسے بالکل پیرس سے قریب بتلایا گیا - وغیرہ وغیرہ -

چونکہ یہ محض ادعاء ہے' اسلیے اسکے جواب میں ہم وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے - ادعاء محض کے لیے انکار محض ہر طرح کافی جواب ہے - لیکن " پاینیر " کے مضمون نگار کے پاس جب ایسے لوگ موجود تھے جو انکے لیے الہلال کے " پر اسرار " مضامین کا ترجمہ کردیسکتے ہیں (باوجود اسکے کہ " ترجمہ کے بعد انکا اثر ضائع ہو جاتا ہے یا کارگر نہیں ہوتا ") تو اسکے لیے کیا مشکل تھا کہ وہ تھوڑی سی زحمت اپنے حاشیہ نشینوں کو اور دیتا اور الہلال کے " سیلاب مذاق " میں سے چند قطرے ہی پیش کر دیتا - مگر اس نے ایسا نہیں کیا' اور اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گو وہ الہلال کے ہر مضمون سے واقف ہے مگر دوسروں کو واقف کرنا پسند نہیں کرتا' اور اس پورے تین مہینے کی مدت میں صرف ایک ہی اشاعت کے معروف اور غیر مربوط اقتباس پیش کرنے کے لیے مجبور ہے -

وہ تمام اشخاص جو الہلال کو جنگ کے بعد سے پڑھتے رہے ہیں مضمون نگار کے ان دعووں کی راستی کا اندازہ کر سکینگے جو اس قدر وثوق کے ساتھ کیے گئے ہیں - جس وقت جرمنی کی فوجیں پیرس سے روز بروز قریب تر ہو رہی تھیں' حتی کہ محاصرہ کا خوف اسدرجہ یقینی ہوگیا تھا کہ گورنمنٹ فرانس مع ستر لاکھ آبادی کے پیرس چھوڑ چکی تھی - اسوقت شاید " پاینیر " کے دفتر میں ان تمام واقعات کا مطلب بالکل برعکس سمجھا جاتا ہو' ورنہ الہلال نے تو اس سے زیادہ بالکل نہیں سمجھا جو تمام دنیا سمجھرہی تھی - بلا شبہ ہم نے جرمنی کے پیرس کے قریب آنے کا مطلب یہی قرار دیا کہ وہ قریب آرہی ہے - اور ہم سمجھتے ہیں نہ بلجیم کی سرحد سے نکلکر جب انسان جنوب کی طرف بڑھے تو اسکے معنی صرف یہی ہوسکتے ہیں کہ وہ جنوب کی طرف بڑھ رہا ہے - اگر پاینیر کے پاس خبروں کے دیکھنے کیلیے کوئی ایسا آئینہ موجود تھا جسمیں ہر چیز اولٹی نظر آتی ہے اور جرمنی کے کولومبرس اور تان ٹیول تک آ جانے کا مطلب وہ یہ سمجھتا تھا کہ پیرس سے روز بروز اسکے دشمن دور ہوتے جاتے ہیں' تو تعجب ہے کہ ایسی نادر و بیش قیمت تشریح کو اسکی عین ضرورت کے وقت کلکتہ کے " پروجرمنزم" کی طرح کیوں پوشیدہ رکھا گیا' اور کیوں فوراً شائع نہ کیا گیا کہ سب سے پہلے الہلال کے صفحوں پر اسے جگہ دی جاتی ؟

ہمیں حیرت ہے کہ یہ مضمون اسلیے لکھا گیا ہے کہ لوگوں کو تعجب ہو' یا اسلیے کہ الہـــلال کی نسبت انکا تعجب دور ہو ؟ کیا ممکن ہے کہ ایک ذی ہوش انسان کسی شخص کو صرف اس بنا پر " پروجرمن " قرار دینے کی جرأت کرے کہ اس نے ۶ - ستمبر سے ۳۱ اگست تک کے اخبار میں " محاصرۂ پیرس " کا خیال کیوں ظاہر کیا جبکہ نہ صرف تمام دنیا بلکہ خود پیرس بھی اپنے محاصرہ کا انتظار کر رہا تھا ؟

البتہ یہ صریح غلط ہے کہ الہلال میں " محاصرہ " کو " قطعی و یقینی " ظاہر کیا گیا - جس طرح واقعات کی بنا پر ہر شخص آثار و علائم و قیاسات کے ساتھہ ترتیب دیتا تھا' اسی طرح الہلال میں بھی ہمیشہ امکان اور ظن و علائم کے کھلے کھلے اور غیر مشتبہ لفظوں میں واقعات پر نظر ڈالی گئی - حتی کے جو لیڈنگ آرٹیکل ۹ ستمبر کے الہلال میں " یوم التغابن " کے عنوان سے نکلا ہے' اسکے آخر میں قرآن کریم کی آیۂ مقدسہ کا اقتباس کر کے ایک طرح کی پیشین گوئی کی گئی تھی کہ عجب نہیں جو جرمنی آگے بڑھکر پھر واپس ہوجاے - چنانچہ لکھا تھا کہ " انہ علی رجعہ لقادر " (اللہ اسپر بھی قادر ہے کہ اسے اولٹے پانوں پھرادے) چنانچہ ایسا ہی ہوا -

رہا جرمن مراجعت کی تاویل اور اسے ایک " جنگی مصلحت" قرار دینا' تو ہم نہیں سمجھتے کہ اس عجیب الحواس دماغ کیلیے کیا کریں جو ایک کو مجرم بنانے کی ہوس میں تمام دنیا کو مجرم بنانے کی بلکہ خود اپنے تئیں مجرم کہنے کی کوشش کا مریض ہے ؟ پاینیر کو چاہیے کہ وہ اس خطرناک روبہ سے جلد باز آ جاے - کیونکہ اسکے تمام پھینکے ہوے پتھر " جرمن پیشقدمی " کی طرح سامنے نہیں بلکہ عقب کی طرف جا رہے ہیں !

وہ جرمن مراجعت کے مصالح پر بحث کرنے کو " پروجرمنزم" کا ایک ثبوت قرار دیتا ہے' مگر یہ کیسا عجیب " پروجر منزم " ہے جسکا تمام مواد حرف بحرف برٹش پریس بیورا اور سنسر کی منظور کردہ انگلش میل نے تقسیم کیا' اور تقریباً ہر انسان نے جو دماغ رکھتا تھا' اسمیں یکساں حصہ لیا ؟

ہم نے اس مضمون کے آخر میں لنڈن ٹائمس' مورننگ پوسٹ' ڈیلی کرانیکل' ٹروتھہ' گلوب' اسٹیٹسمین' ٹائمس اف انڈیا' ڈیلی نیوز' سول اینڈ ملیٹری' اور سب سے آخر مگر سب سے پہلے " پاینیر " کے اقتباسات جمع کردیے ہیں جن میں " پروجر منزم" کی تقریباً ہر طرح کی کم اور زیادہ خوفناک شاخیں نظر آئینگی - اور پبلک اندازہ کرسکے گی کہ یہ پتھر جو پاینیر نے اٹھایا ہے' اسکا اصلی مستحق کسکا سر ہے ؟

(دو عنصر)

اس مضمون کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہ صرف دو عنصروں ہی سے مرکب ہے - یا تو اسمیں کذب ہے یا پھر راستی کذب آمیز - یعنی یا تو وہ سچ نہیں بولتا - یا بولتا ہے تو جھوٹ کو بھی فراموش نہیں کرتا - یہ سچ ہے کہ جرمن مراجعت کی نسبت یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ وہ شاید ایک جنگی مصلحت ہے - لیکن نہ تو اسمیں

جنگ یورپ کی ظلمت فساد و بقیۂ امن کا یہ نقشہ ہے جسے ریویو آف ریویوز لنڈن نے شائع کیا ہے - جسقدر حصہ سیاہ ہے جنگ
کی تاریکی اسپر مسلط ہوچکی ہے ' اور جسقدر سفیدی باقی رہگئی ہے ' نہیں کہا جاسکتا کہ کتنے دنوں کی مہماں ہے -
جس وقت یہ نقشہ ترتیب دیا گیا اس وقت تک پرتگال اور ترکی کا حصہ جنگ میں شامل نہ تھا ' مگر اب
ان حصوں میں بھی سیاہی پھیلا دیجیے : و الله ولي الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات الى النور -
ایسا ھی ایک نقشہ امریکہ کے " دی - کرسچین ہیرلڈ " نے بھی چند ہفتے ہوے سرخ و سفید شائع کیا تھا -
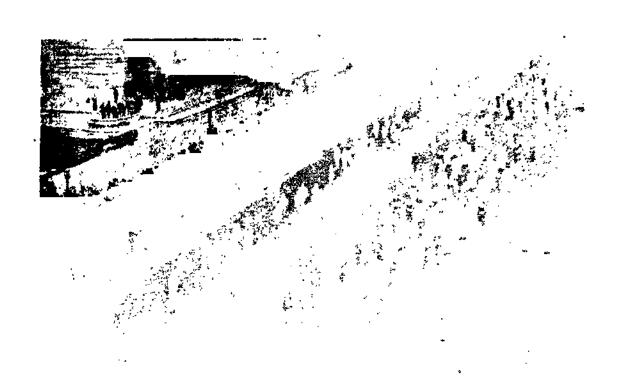
یہ تصویر امریکہ کے ایک اخبار " دی - کرسچین ہیرلڈ سے نقل کی گئی ہے - اسمیں نیو یارک کے اس مظاہرہ کو دکھلایا گیا ہے جو پچھلے
دنوں جنگ یورپ کے بر خلاف امریکی پبلک نے کیا تھا - لیکن اب یہ سب کچھ بے فائدہ ہے کیونکہ سورج ڈوب چکا
اور تاریکی ناگزیر ہے !

اس وقت تک جرمنی کی بحری اور بری قوت کے بے شمار مناظر شائع کر چکے ہیں - اور علی الخصوص لنڈن ٹائمس اپنی " ہسٹری آف دی وار " میں ہر ہفتہ اس " جرمنیزم " کا مواد بکثرت تقسیم کرتا رہتا ہے - ثانیاً یہ بیان بھی انتہائی درجہ کا غلط ہے کہ " زیادہ تر جرمنی اقتدار کو نمایاں کرنے والی تصویریں الہلال میں شائع کی گئیں " - ورنہ تو اس مضمون کی ہر غلط بیانی اپنی قسم کی اعلی غلط بیانی ہے' لیکن اس غلط بیانی تک تو کوئی غلط بیانی بھی نہیں پہنچ سکتی - الہلال میں ۱۹ - اگست سے جنگ کے متعلق تصویروں کی اشاعت شروع ہوئی ہے - اس وقت تک ۱۰۱ تصویریں نکل چکی ہیں ' لیکن ان میں بمشکل ۷ تصویریں جرمنی کے متعلق ہونگی ' اور وہ بھی اسکی فتوحات یا عظمت کے متعلق نہیں ' بلکہ خود قیصر کی جو تمام شاہان جنگ کے سلسلے میں شائع ہوئی ' یا ایک دو جہازوں کی ' یا نہر کیل کی -

اسکے مقابلے میں ۹۴ تصویریں ہیں جو برطانیہ ' فرانس اور روس کے متعلق شائع ہوئی ہیں' اور علی الخصوص ان میں انگریزی افواج کے اجتماع ' برٹش بیڑے کے عظیم الشان مناظر' ساحل ڈور میں جہازوں کی صفیں' اسپیٹ ہڈ میں بحری نمائش ' مشہور برٹش ڈریڈ ناٹ ' ڈسٹرائر' سب میرین ' انکی ہولناک توپیں ' سمندر میں عجیب و غریب حکمرانی ' برطانیہ کی تاریخی فتوحات ' اور بے شمار موثر مقامات و اشخاص اور افواج و اسلحہ کی تصویریں ضروری تشریح کے ساتھ دی گئی ہیں' اور یہ وہ کام ہے جو تمام ہندوستان میں تنہا اردو السٹریٹیڈ جرنل ہونے کی وجہ سے صرف الہـلال ہی کرسکتا تھا اور اس نے بلا امید اعتراف کیا -

اگر اس مضمون کا لکھنے والا فی الحقیقت الہلال کو غور و نظر سے مطالعہ کرنے والا ہے جیسا کہ وہ اسکی اشاعت کے حوالے دیکر ظاہر کرتا ہے' تو یقیناً اس سے بھی اسے واقف ہونا چاہیے کہ آخری ہفتوں میں جبکہ ایمڈن کے تاخت و تاراج سے ہندوستان کی نا واقف پبلک پریشان ہو رہی تھی' تو صرف الہـلال ہی تھا جس نے ہندوستان کی اندرونی فوجی استعداد کے مسلسل مناظر شائع کرکے پبلک کے اندر کس درجہ اطمینان اور اعتماد پیدا کردیا ؟ کیا اسنے وہ دس سے زیادہ تصویریں نہیں دیکھی ہیں جن میں میدان کلکتہ کی فوجی حرکت ' ہزارہا والنٹیروں کی قواعد ' توپخانوں کی مشق ' اور جرمن اور اسٹرین جہازوں کی تصویریں جو قید کرلیے گئے ہیں ' نمایاں کی گئی ہیں ؟ کیا یہ سب کچھ ایک پر اسرار جرمنیزم ہے جس کی نہ تو شملہ کو خبر ہے اور نہ دارجلنگ کو مگر پاینیر کے پرنٹنگ ہاوس کے اندر انکی نسبت کوئی مافوق الفطرۃ الہام ہو رہا ہے ؟

(بلجیم کی خوش قسمتی)

مضمون نگار نے ایک تصویر کا حوالہ دیا ہے جو ۱۷ اکتوبر کو الہلال میں نکلی ہے اور جسمیں بلجیم کے متعلق " بد بخت " کا لفظ لکھا ہے - نیز قرآن کی ایک آیت لکھی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ انسان کی ساری مصیبتیں خود اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں - مگر ہم نہیں سمجھتے کہ ایسا لکھنے میں کونسی جرمنیت پوشیدہ ہے' جو بسقدر واضح ہے کہ اسے پاینیر نے بغیر تشریح کے چھوڑ دیا ہے ؟ آج دنیا میں کون ہے جسے بلجیم کی بدبختی پر جو اس بے دردی کے ساتھ تباہ کردیا گیا افسوس نہوگا ' اور کیا جرمنی کا اس سے سلوک بد بختی نہیں بلکہ خوش قسمتی ہے ؟ اگر پاینیر کے پاس ایسے مددگار موجود ہیں جو قرآن کی آیتوں کا ترجمہ کرسکتے ہیں' تو یقیناً اسے مسلمانوں کے مذہبی اعتقاد کا بھی حال معلوم ہونا چاہیے - بلاشبہ ہم مسلمان اپنے خدا کو رحیم و عادل سمجھتے ہیں اور ہمارا عام قاعدہ ہے کہ ہر مصیبت کے وقت یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ ہوا اسکے خود ہم ہی ذمہ دار ہیں' خدا کبھی بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اور مسلمانوں کی مذہبی تاریخ میں کوئی قصہ صلیب کے متعلق نہیں آیا ہے - پھر پاینیر ہم سے اس اعتقاد کے متعلق کیا چاہتا ہے ؟

اگر " پاینیر " برہم ہے کہ " بلجیم " کو " بدبخت " کیوں کہا گیا تو اسکا صرف یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ اسے " خوش قسمت " سمجھتا ہے - اگر ایسا ہو تو یہ بڑی ہی تمسخر انگیز بات ہوگی' مگر ہم سمجھتے ہیں کہ جو شخص "جرمن پیش قدمی" کو "پیش قدمی" کے معنوں میں لینا جائز نہ سمجھتا ہو' جو محاصرۂ پیرس کے آثار کے تذکرہ کو بھی پسند نہ کرتا ہو حالانکہ تمام دنیا جسمیں وہ خود بھی شامل ہے محاصرہ کو بالکل قریب دیکھ رہی تھی' اور جو ایمڈن کی " کامیابیوں " کے بیان کو (با وجودیکہ وہ خود بھی اسے " کامیابیوں " کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے) الہلال کے صفحوں پر آنا خطرناک کہتا ہو حالانکہ انکی حقیقت سے منکر نہو' تو ایک ایسی دماغی طوائف الملوکی (انارکی) کیلیے یہ کچھ بھی بعید نہیں ہے کہ وہ عین اس وقت جبکہ بلجیم کی ساری ہستی فنا ہوگئی ہو' اسے " خوش قسمت " کے نام سے اپنے رائٹنگ ٹیبل پر پکارتا ہو -

(اسلحۂ جنگ کی آخری نمایش)

ان تمام مرحلوں کے طے کرلینے کے بعد اب مضمون نگار زیادہ مسلح ہوکر ہمارے سامنے آتا ہے اور ادعا و فریب کی جگہ پہلی مرتبہ " ثبوت " کا حربہ پکڑتا ہے - وہ ۷ - اکتوبر کے الہـلال سے ایک لنبا چوڑا اقتباس ترجمہ کرتا ہے جو اسکے خیال میں کلکتہ کے " پرو جرمنزم " کے ثبوت کیلیے سب سے آخری قسم کی منزل ہے' اور جو اسقدر قوی ہے کہ اسکے پیش کرنے کے بعد اسکا کام بالکل پورا ہو جاتا ہے - چنانچہ جونہی یہ اقتباس ختم ہوجاتے ہیں' وہ اسطرح جلد ہم سے رخصت ہوجاتا ہے گویا اس نے اپنے مشن کو بالکل مکمل کردیا !

اسنے الہلال کے مضمون " سقوط انٹورپ " کے ترجمہ کرنے کی وہ عظیم الشان ادبی مہم سر کرنی چاہی ہے جسکی نسبت وہ پہلے کہہ چکا ہے کہ " ترجمہ کے بعد اسکا اثر زائل ہو جاتا ہے " - غالباً اسکا مقصد اس سے یہ ہے کہ سرکاری ترجمہ کے دفتروں کے سامنے ایک نمونہ ایسے ترجمہ کا پیش کیا جاے جسمیں ترجمہ کے بعد اصل خطرہ ضائع نہ ہو بلکہ اور زیادہ ہیبت ناک و خطرناک ہو جاے !

یہ مضمون کا وہ حصہ ہے جسمیں انٹورپ کے آخری واقعات مختصراً درج کیے گئے ہیں اور تمام دنیا کی طرح تعجب کیا گیا ہے کہ اسقدر مستحکم مقام کیونکر ساقط ہوگیا - نیز جرمنی کی نئی توپوں کا تذکرہ کیا ہے' جنکی نسبت ہندوستان بھر میں سب سے پہلی مرتبہ اور سب سے زیادہ خود " پاینیر " ہی نے خوف اور دہشت دلایا تھا !

اس ترجمہ میں بہت سی غلط فہمیاں جمع کیگئی ہیں - وہ علم ادب کی اوس شاخ کا (اگر کوئی ایسی شاخ ہو) ایک بہترین نمونہ ہے ' جسکا موضوع ایک زبان کے مضمون کو کسی دوسری زبان میں ضمنی اور پوشیدہ تحریفات کے ذریعہ بدل دینا قرار دیا گیا ہے - ہمارے سامنے " پاینیر " نے کوئی نمونہ ایسے غیر مفتوح لٹریچر کا تو پیش نہیں کیا جو انگریزی میں آنیکے بعد " اپنا اثر کھو دیتا ہے " البتہ ان اقتباسات کے ذریعہ ایک عمدہ نمونہ وہ اپنی ادبی ہشیاری کا ضرور دکھلا سکا ہے جو ایک بے خطر چیز کو بھی خطرناک بنادیسکتی ہے -

قیصر جرمنی

جرمنی کے دارالحکومت " برلن " کا ایک عمومی منظر!

ہز امپیریل مجسٹی شاہ برطانیہ و قیصر ہند !
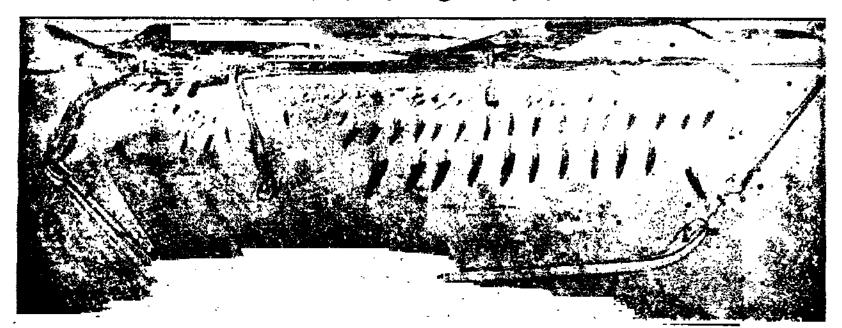
یہ تصویر نہایت اہم اور دلچسپ ہے - اسمیں برطانیہ کے ساحل "ڈوور" کے بحری استحکامات دکھلائے گئے ہیں - سامنے ساحل ہے اور ساحل سے لیکر اندرون دریا تک ایک وسیع دائرہ قلعہ کے سے حصار کا بنایا گیا ہے ' جنکے اندر برطانی بیڑہ دفاع کیلیے مستعد رہتا ہے - یقین کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا بہت بڑا ساحلی استحکام ہے -
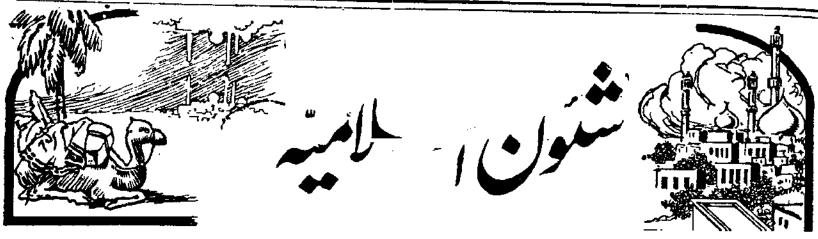
القـــارعـــه !

القارعة ! ما القارعه ؟ و ما ادراک ما القارعه ؟ هاں ' وہ ایک واقعۂ کبری ہے جسے پیش آنا تھا اور پیش آیا : لیس لوقعتها کاذبه ' خافضة رافعه ! وہ ایک حادثۂ عظیمہ ہے جسکے لیے ہم سب اندیشہ ناک تھے مگر بالاخر تقدیر غالب آئي : ذالك تقدير العزيز الحكيم ! وہ مشیت الہی کی ایک اجل مقدر ہے جسے بہتوں نے ٹالنا چاہا مگر نہ ٹلی : فما له من قوة و لا ناصر ! وہ تقدیر آسمانی کا ایک فیصلہ ہے جس سے زمین والوں نے بچنا چاہا مگر نہ بچ سکے : کتب علیکم القتال و هو کره لکم ! وہ انسانی عزائم کی ایک کلی شکست ہے جسنے مشیت الہی کو واضح کردیا : ما تسبق من امة اجلها و ما یستاخرون ! اور زمین کے موسم خونریں کی ایک کلی بدلی ہے جسکی گرج کو کانوں نے لرزکر سنا اور جسکی بجلیوں کو آنکھوں نے خیرہ ہوکر دیکھا : یوم تبدل الارض غیر الارض و السماوات ! وہ دہشتوں کی ایک شب تاریک ہے جسکی شام خوف و طمع سے مضطرب تھی : و هو الذي يريكم البرق خوفا و طمعا ! اور ہولناکیوں کی ایک فضاء خونیں ہے جسکی ظلمت نے دن کی بقیہ روشنی کو بھی ڈھانپ لیا !

فلا اقسم بالشفق ' والليل و ما وسق ' و القمر اذا اتسق ' لتركبن طبقا عن طبق (۸۴ : ۱۴) ' "پس شفق کی قسم جبکہ اسکی سرخی نے زمین کے عہد خونریں کی خبر دی ' اور رات کی قسم جبکہ وہ تاریک ہوئی اور ان سب کی جنکو اسکی تاریکی نے چھپا لیا ' اور پھر چاند کی جبکہ اسکی روشنی پوری ہوئی ' کہ تم سب ایک امر مقدر کے ماتحت ہو ' اور ضرور ہے کہ انقلاب لیل و نہار کے ان مراتب ثلاثہ کی طرح تم بھی یکے بعد دیگرے منازل تبدل و تغیر سے گذرو !"

غرضکہ بالاخر وہ دن آگیا جسکو گو ہم نے نہیں بلایا لیکن آنے آنا تھا اور اس قدیر و حکیم کا فیصلہ یہی تھا : یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ' و تکون الجبال کالعهن المنفوش ! فاما من ثقلت موازینه فهو فی عیشة راضیه ' و اما من خفت موازینه فامه هاویه ! و ما ادراک ما هیه ؟ " نار حامیه " ! ! (۱۰۱ : ۴)

(اعلان حرب)

یعنی دولة عثمانیه اور دول متحدۂ ثلاثہ کے مابین پہلی نومبر کو اعلان جنگ ہوگیا : انا لله و انا الیه راجعون !

(تین مسئلے)

اس وقت تین مسئلے ہمارے سامنے ہیں ' اور گو انکو ایک ہی وقت اور ایک ہی حادثہ نے پیدا کیا ہے ' تاہم انکے نتائج بالکل مختلف ہیں ' اور ان میں سے ہر ایک مسئلہ ایک مستقل اثر اور ایک علحدہ حکم رکھتا ہے :

(۱) اسباب و واقعات جنگ -

(۲) مسلمانان ہند اور دولة عثمانیه کا تعلق ' اور مسئلۂ خلافة اسلامیۂ عظمی -

(۳) ہندوستان کی داخلی حالت کا سوال -

ہم چاہتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ' اختصار کے ساتھ اور سادہ لفظوں میں انپر نظر ڈالیں -

ایک ایسے نازک وقت میں جیسا کہ یہ ہے ' ہم کوشش کرینگے کہ گورنمنٹ کے سامنے کروڑہا مسلمانان ہند کے اصلی خیالات و افکار کو واضح کرسکیں کیونکہ ہمارے عقیدے میں حقیقت کے اخفاء سے بڑھکر کوئی بغاوت اور غداری نہیں ہوسکتی ' اور حق و باطل کی مخلوط صداؤں کا جو ہجوم ہر طرف سے بڑھ رہا ہے اسمیں خالص سچائی نا پید ہے -

(تین جماعتیں)

لیکن جبکہ ہم ان تین مسئلوں پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں تو ہمیں بلا تشریح مزید یہ بھی ظاہر کر دینا چاہیے کہ اس وقت ملک میں تین جماعتیں موجود ہیں :

(۱) طبقۂ متوسطین اور عام مسلمان جو صرف سنتے اور سونچتے ہیں مگر بولتے نہیں - کیونکہ اظہار راے کے وسائل انکے پاس نہیں ہیں - یہی جماعت اصلی پبلک ہے اور اسی سے سات کروڑ مسلمانوں کی تعداد پوری ہوتی ہے - اسکے اعتقادات اصلی اعتقادات ' اور اسکے خیالات ہی پر " عام خیال " کا اطلاق قدرتاً ہو سکتا ہے -

(۲) چند راستی پسند لوگ جو اظہار راے و اعلان حقیقت کے وسائل رکھتے ہیں ' لیکن انکے ضمیر سے زیادہ طاقتور انکی کمزوری ہے - اس لیے وہ ڈرتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں - یا بولتے ہیں مگر صاف صاف نہیں بولتے -

(۳) اونچے طبقہ کے لوگ جنکی ریاست ہندوستان میں قائم ہے ' کیونکہ ترقی یافتہ ممالک کی طرح ہندوستان میں جمہوری اقتدار متشکل نہیں ہے اور مستقل ہستی نہیں رکھتا - پس اظہار راے کے ہر موقعہ پر یہی لوگ آگے بڑھتے ہیں اور گورنمنٹ کے قرب و اعتماد کے وسائل بھی صرف انہی کو حاصل ہیں - یہ فرقہ یا تو پہلی جماعت سے بے خبر ہے ' یا اکثر حالتوں میں گرفتار نفاق و تصنع ' و مبتلاے اغراض شخصیہ و ذاتیہ - اسکا وجود گورنمنٹ اور عام پبلک کے درمیان ایک ایسی دیوار ہے جو ایک طرف کی روشنی دوسری طرف پہنچنے نہیں دیتی - وہ اکثر حالتوں میں قوم سے زیادہ گورنمنٹ کیلیے خطرناک ہے - کیونکہ گورنمنٹ کو اصلیت سے ٹھیک واقف ہونے میں حائل ہوتا ہے ' اور اپنے ذاتی اقتدار اور رسوخ کی بھوک میں ملک اور گورنمنٹ کی بڑی سے بڑی مصلحت کو بھی قربان کردینے کیلیے آمادہ ہے -
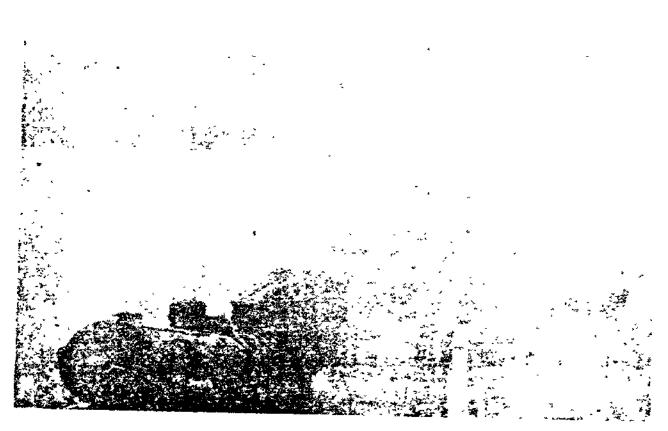
کي حامي نہيں بن جاسکتي ' اور عالمگير جنگ کي شرکت کي ذمه داري کوئي ايسا عقده نہيں ہے جسکے سمجھنے کے ليے صرف ہمارا هي دماغ موزوں ہو - پس ترک جنہوں نے اپنے تئيں اتني بڑي جنگ ميں جنگ بلقان کے بعد هي ڈالديا ہے' ايسے بالاتر اسباب ضرور اپنے پاس رکھتے ہونگے جنکي وجه سے انہوں نے خون اور آگ کے کھيل کو اسقدر جلد گوارا کرليا ہے - يه کچھه ضرور نہيں که انکا خيال صحيح ہو' مگر سچي بات يہي ہے که انہوں نے جنگ يورپ کو اپنے ليے ايک عہد فرصت سمجھا ہے' اور جس طرح هر ضعيف وقت اور فرصت سے کام لينا چاهتا ہے' وه بهي سمجھتے هيں که کام لينگے - انکے سامنے جنگ يورپ کے بعد کے نتائج هيں اور شرکت جنگ کے خطرات - انہوں نے دوسري چيز کو گوارا کيا ہے - اس انتخاب کي غلطي اور صحت کا فيصله وه خود هي کرسکتے هيں ' يا وه لوگ جو انکي طرح موقعه پر موجود هوں -

اصليت مسلمانوں کے عقيدے ميں صرف يہي ہے' اور اسکے سوا جو کچھه انکي طرف سے ظاهر کيا جاتا ہے اس سے انہيں کوئي تعلق نہيں - هم ميں ايک مسلمان بهي ايسا نہيں ہے جو سمجھتا هو که جنگ بلقان کے موقعه پر هلال احمر قسطنطنيه کو کچھه روپيه ديکر هم مسلمانان هند اتنے بڑے هوگئے هيں که خلافة اسلاميه عظمى کو اپنے آگے جوابده سمجھيں اور شہنشاهوں کي طرح انکے بارے ميں حکم ديں -

(۲)

ايک مستقل مسئله مسلمانان هند اور دولة عثمانيه کے تعلقات کا ہے جو انسے اسي طرح تعلق رکھتا ہے جس طرح ديگر حصص عالم سے -

کچھه ضروري نه تها که يه مسئله اس وقت پبلک يا گورنمنٹ کے سامنے بحث کيليے لايا جاتا - کيونکه گذشته پچاس برس کے اندر وه اسقدر واضح اور صاف هوچکا ہے که دنيا کيليے اسکي ايک هي غير متزلزل حقيقت بالکل صاف ہے' اور اسپر کسي مزيد اضافه کي ضرورت نہيں - قسطنطنيه اب بهي وهي قسطنطنيه ہے جو يکم نومبر سے پہلے باسفورس پر آباد تها ' اور هندوستان کے مسلمان اس مقدس تخت کو جو وهاں قائم ہے بالکل ويسا هي يقين کرتے هيں جيسا که برابر يقين کرتے آئے هيں - جس طرح حالت امن ميں وهاں کا رشته اس تعلق کے منافي نه تها جو مسلمانان هند کو تاج برطانيه کے ساتهه ہے' اسي طرح آج بهي اسکا اعتراف اسکے ليے منافي نہيں ہے که ستر مليين مسلمان هندوستان کے امن دوست اور فساد دشمن شہري هوں -

تاهم افسوس ہے که اُن لوگوں - جنکے مفسدانه و شريرانه اعمال کي گورنمنٹ ذمه دار نہيں ہے ' ليکن جنکي فساد پرستيوں کے نتائج سے گورنمنٹ اور ملک دونوں کو آلوده هونا پڑيگا ' بمجرد اعلان جنگ اس مسئله کو از سر نو چهيڑ ديا ہے - اور نفاق و فساد کا وه شيطان لعين جو انکے اندر هميشه وقت کا منتظر رها ہے' بالکل بے باک هوگيا ہے - تا که گورنمنٹ کي سب سے بڑي خير خواهي کي گهڑيوں ميں اسکے ليے سب سے زياده خطرناک مشکلات پيدا کرے :

يعدهم و يمنيهم ' و ما يعدهم الشيطان الا غرورا !

چنانچه اس قسم کي بعض شرير روحيں اپنے انتهائي خبث و فساد کے آلات سے مسلح هوکر باهر نکل آئي هيں' اور بغير اسکے که گورنمنٹ کيليے کچھه بهي مفيد هو ' اور بغير اسکے که گورنمنٹ کي طرف سے ايک ادنى خواهش بهي اسکے ليے ظاهر کي گئي هو ' انہوں نے اُس تپ زده مريض کي طرح جسکے دماغ پر حرارت چڑهجائے اور هذيان کيليے بالکل بے بس هو ' " خلافة اسلاميه " کي بحث از سر نو چهيڑ دي ہے - وه سمجھتے هيں که يه گورنمنٹ کي بہت هي بڑي وفاداري ہے - ايسي وفاداري جو کسي خدا پرست و اسلام دوست مومن سے ممکن نه تهي ' مگر انہوں نے اپني آخري متاع ايمان بهي اس راه ميں قربان کردي - حالانکه نه تو يه وفاداري ہے اور نه هي خير خواهي : بل هي فتنة ولكن اكثر الناس لا يعلمون -

ليکن گورنمنٹ کو ياد رکھنا چاهيے که جو شخص اپنے خدا اور اپني شريعت کا وفادار نہيں ہے' وه اسکے ليے بهي کوئي سچا اور وفادار دوست نہيں هوسکتا - وه صرف چند انسانوں کي حاکم نہيں ہے جو اپنے دلونکي قلب ماهيت کرنے کيليے يا اصلي راه نفاق و ارتداد اختيار کرنے کيليے طيار هيں - بلکه اُن سات کروڑ مسلمانوں کي حاکم ہے جنکے اعتقادات ميں تبديلي محال اور جنکے جذبات بالکل مختلف قسم کے هيں - پس يقينا اسکے ليے صرف يہي راه عمل سچي اور اصلي هوسکتي ہے که وه انکا حال معلوم کرے جو سات کروڑ هيں' نه که انکا جو حقيقي طور پر بمشکل دو سات هونگے !

موجوده حالت ميں جبکه ان اشرار و مفسدين نے ملک اور گورنمنٹ کي حقيقي مصلحتوں کو بالکل فراموش کرکے يه بحث خواه مخواه چهيڑ دي ہے' تو همارے سامنے صرف دو هي راهيں هيں : يا تو اس مسئله پر ادلهٔ شرعيه کے مطابق بحث کريں اور جو هفوات و ترهات اس شرذمهٔ جهل و فساد نے شائع کيے هيں' انکے قلع و قمع کيليے طيار هو جائيں - يا پهر بالکل سکوت اختيار کريں -

پہلي صورت کو اگر اسوقت اختيار کرتے هيں تو لازمي طور پر يه بحث زياده پهيليگي' اور هم موجوده وقت کو کسي طرح اسکے ليے موزوں نہيں سمجھتے - ليکن ساتهه هي دوسري صورت پر بهي کوئي مومن بالله قلب راضي نہيں هو سکتا ' کيونکه جب غلط فهمي پهيلائي جائے اور بدعات و زوائد کسي مسئلهٔ شرعيه کو مشتبه کرديں تو هر مسلمان پر شرعاً فرض ہے که حسب علم و استطاعة تصحيح عقائد و اعلان حقائق کي کوشش کرے : والساكت عن الحق شيطان اخرس !

ايسي حالت ميں ظاهر ہے که ان ناعاقبت انديشوں نے بلا ضرورت کيسي مشکل راست باز مسلمانوں کے ليے پيدا کردي ہے؟ حالانکه نه تو گورنمنٹ کو اس مسئله سے کوئي تعلق تها اور نه وه اسکے متعلق هم سے کسي تبديلي کي طالب تهي - بهر حال هم اس موقعه پر صبر اور ضبط سے کام لينگے اور صرف اصليت کے ظاهر کرنے پر اکتفا کرينگے - اگر يه فتنه نه رکا' اور ان مفسدين نے ملک کے امن و سکون پر رحم نه کهايا ' تو ظاهر ہے که يه مسئله وسيع هوگا اور اسکے نتائج افسوسناک صورت ميں پهيلينگے - ليکن اسکے ذمه دار وهي چند مسلمان هونگے جو بلا ضرورت اس سوال کو زنده کر رہے هيں -

يه بندگان جهل و افساد جنہوں نے کسي طالب العلم سے " الائمة من القريش " کي حديث سيکهه لي ہے' کيا اب امر سے بالکل بے خوف هوگئے هيں که بحمد الله علم شريعت ابهي زنده اور حاملان شريعت ابهي باقي هيں؟ اگر يه جمله کوئي حديث ہے تو اسکے صرف يہي معني هوسکتے هيں که هميں اسکے سمجھنے کا زياده حق حاصل ہے' نه که ان ملاحدة و متفرنجين کو جو علوم دينيه سے اتنے هي بے خبر هيں جسقدر ايک انگلو انڈين اخبار کا ايڈيٹر ! پهر کيا يه بہتر هوگا که خلافت اسلاميه کا مسئله انہيں سمجها ديا جائے ؟

اس سے بهي زياده تعجب اُن لوگوں پر ہے جو آج سلطان مخلوع (عبد الحميد) کي محبت و احترام کا پيام ليکر اٹهے هيں اور لکھتے هيں که جلالت ماب امير المومنين حضرة سلطان محمد خامس کي خلافت مسلم نہيں ہے' کيونکه انہيں نوجوان ترکوں نے خليفه بنايا '

پہلی جماعت ان سے بالکل الگ ہے اور انکے متعلق کوئی اثر اپنے اندر نہیں رکھتی - بلکہ روز بروز تفریق اعتقاد اور تضاد فکر کی جھیل ان دونوں کے درمیان وسیع تر ہوتی جاتی ہے -

ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ پہلی جماعت کی حالت اس مسئلہ کے متعلق گورنمنٹ پر واضح کردیں' اور دوسری جماعت کی کمزوری سے بچنے کی کوشش کریں' تاکہ تیسری جماعت کی ناعاقبت اندیشیاں ایک نازک ترین وقت میں گورنمنٹ کیلیے خواہ مخواہ مشکلات پیدا نہ کردیں - اگر سچائی کو اسکی اصلی ضرورت کے وقت پیش نہ کیا جاے تو اسکے وجود کا اعتراف بیکار ہے' اور چراغ جلانے کا اصلی وقت غروب آفتاب کے بعد آتا ہے نہ کہ پچھلی پہر کو - گورنمنٹ کے پاس جن چیزوں کے معلوم کرنے کے وسائل ضرورت سے زیادہ موجود ہیں انکے پیش کرنے سے کیا حاصل ؟ اگر "خیر خواہی" کو اسکے حقیقی معنوں میں بولا جاتا ہے تو آج بر اعظم ہند میں گورنمنٹ اور ملک کیلیے کوئی چیز بھی ضروری نہیں ہے - الا وہ جو آج ہمارے پاس ہے -

پہلا مسئلہ

اولین مسئلہ جو اس سلسلے میں سامنے آتا ہے وہ اسباب و معرکات جنگ ہیں ' اور انکے متعلق مسلمانوں کا وہ اعتقاد جو واقعی طور پر انکے دلوں میں موجود ہے - ہم اسقدر مختصر لفظوں میں جسقدر کہ ہو سکتے ہیں انکی تشریح کرینگے -

ہم یہاں مسئلۂ مشرقیہ کے ان تاریخی مباحث کو چھیڑنا نہیں چاہتے جو بہت تفصیل و بسط کے محتاج ہیں اور پچھلے چند سالوں کے اندر بار بار بحث میں آچکے ہیں - ہم دولۃ عثمانیہ اور انگلستان و جرمنی کے اثرات و غلبہ کے مختلف دوروں کے تاریخی حالات بھی بیان نہیں کرینگے ' اور نہ سلطان مخلوع (عبد الحمید) کے عہد سے لیکر نوجوان ترکوں کے موجودہ عہد تک کے ان واقعات کو جمع کرینگے جنکی ترتیب سے عثمانی جرمنزم کی مکمل تاریخ سامنے آسکتی ہے - نیز اسی طرح ان تمام حالات و حوادث کو بھی نظر انداز کردینگے جو معاہدۂ سنہ ۱۹۰۷ کے بعد سے پیش آے ' اور جنکی وجہ سے قدرتی طور پر اتحاد و ترقی کی اوس جماعت میں " جرمنزم " نے نفوذ کیا جس نے اپنا عہد مصیبت تمام تر لندن اور پیرس کی آزاد سرزمین میں بسر کیا تھا اور اسکی محبت اپنے ساتھہ لیکر قسطنطنیہ آئی تھی - یہ تمام مطالب ایک نہایت تفصیلی صحبت کے طالب ہیں ' اور ممکن ہے کہ کسی دوسرے وقت " اتحاد و ترقی اور جرمنزم " کے عنوان پر ہم ایک مستقل مقالہ لکھیں - یہاں ہم صرف ان نہایت قریبی واقعات کو لکھینگے جو یکے بعد دیگرے موجودہ جنگ کا مواد بنتے گئے -

اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم اور سب سے پہلا واقعہ جرمنی کے دو جنگی جہازوں "گوبن" اور " بریسلا " کا ہے -

جس وقت یورپ میں جنگ کا اعلان ہوا ہے ' دولۃ عثمانیہ کے دو ڈریڈ ناٹ " رشادیہ " اور " عثمان اول " انگلستان میں طیار ہوچکے تھے ' اور ممالک عثمانیہ کا ہر فرد انکا منتظر تھا -

جنگ بلقان کے ختم ہوتے ہی موجودہ عثمانی حکومت اپنی بحری ترقیات پر متوجہ ہوگئی تھی' کیونکہ یونان سے ایک بحری معرکہ جنگ بلقان کے تتمہ کے طور پر ابھی باقی تھا' اور اولیاء دولۃ عثمانیہ متفقاً اسے بقاء بقیۂ قواے عثمانیہ کیلیے ناگزیر سمجھتے تھے - انہوں نے خزانۂ حکومت کے افلاس کو عام پبلک کی اعانت سے دور کرنا چاہا ' اور تمام ممالک عثمانیہ میں فراہمی زر اعانہ کیلیے با قاعدہ کمیٹیاں قائم ہوگئیں - اسی کا نتیجہ وہ گرانقدر اندوختہ تھا جو دو ڈریڈ ناٹوں کیلیے انگلستان کے کارخانہ کو دیا گیا' اور یونان کے اس آرڈر کو بے اثر کر دیا گیا جو وہ امریکہ کو دیچکا تھا -

لیکن عین اسوقت جبکہ دونوں جہاز طیار ہو چکے تھے ' یکایک جنگ یورپ کی آگ شعلہ زن ہوئی' اور انگلستان نے اپنی جنگی ضرورتوں کی بنا پر ان دونوں جہازوں کو بحالت موجودہ روک لیا -

اسکے بعد ہی جرمنی کے دو جہاز " گوبن " اور " بریسلا " دردانیال میں سے گذرے جسپر دول متحدہ نے اعتراض کیا - یہ اعتراض قانوناً بالکل صحیح تھا' کیونکہ دردانیال میں سے حسب معاہدہ مسلمۂ بین الدول کوئی جنگی اور محارب جہاز گذر نہیں سکتا - لیکن دولۃ عثمانیہ نے جواب دیا کہ چھہ ہزار پاؤنڈ میں اس نے یہ دونوں جہاز خرید لیے ہیں' اور انکا نام سلطان سلیم اور مدللی رکھا گیا ہے -

بظاہر اعلان جنگ یورپ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے جسنے غالباً جرمن کو اپنے اثر کے قائم کرنے کا موقعہ دیا ہے - کیونکہ قدرتی طور پر ترکوں نے ان دو جہازوں کو بہت غنیمت سمجھا ہوگا' جبکہ انکے جہاز جنگ کی وجہ سے رک گئے تھے اور انہیں یونان کی طرف سے خوف پیدا ہوگیا تھا -

لیکن اسکے بعد واقعات نے دوسری کروٹ لی اور ان دو جہازوں کے جرمن افسروں کا مسئلہ شروع ہوگیا - دول متحدہ کو اعتراض تھا کہ اگر یہ جہاز واقعی عثمانی ہیں تو جرمن افسروں کو انپر نہ ہونا چاہیے - حتی کہ بالآخر اخری مرتبہ باب عالی کو ایک نوٹ بھیجا گیا کہ وہ جرمن افسروں کو الگ کردے -

پریس کمیونک جو گورنمنٹ آف انڈیا نے شائع کیا ہے ' ان نقصانات کی تشریح کرتا ہے جو ان جہازوں نے بحر اسود کے برطانی تجارتی جہازوں کو پہنچاے - نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان نے دولۃ عثمانیہ کو اطمینان دلایا تھا کہ وہ ترکی کے دونوں مقبوضہ جہاز جنگ کے بعد واپس کردیگی -

اسکے ساتھہ ہی ترکی کے متعلق بے شمار حالات بیان کیے گئے ہیں جنسے اسکی وسیع اور عظیم الشان فوجی طیاریوں کا سلسلہ سامنے آتا ہے جو اعلان جنگ کے ساتھہ ہی شروع ہو گیا تھا - نامہ نگار نیرایسٹ ' المقطم مصر ' الرای العام ' اور قسطنطنیہ کی آخری ملنے والی ڈاک کے اخبارات سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ فی الحقیقت تاریخ عثمانیہ میں ایک غیر معمولی فوجی طیاری کا عہد ترکی پر سے گذر رہا ہے' اور تمام عراق و شام اور عرب و حجاز سے بلا استثنا جنگ آور جمع کیے جا رہے ہیں -

اصل یہ ہے کہ دنیا ضعف و قوت ' مہلت و فرصت ' اور تنازع للبقا کا ایک میدان کار زار ہے ' اور جنگ کے اسباب حقیقیہ جسطرح ہمیشہ اور ہر حال میں ہوا کیے ہیں ' ویسے ہی اس جنگ کیلیے بھی جمع ہوگئے ہیں - ترکی جسقدر نمایشی عذرات اس وقت کاغذ کے صفحوں پر جمع کردیگی ' اور نیز جسقدر الزامات اسکی مخالفت میں بیان کیے جائینگی ' ان سب کی ہستی حقیقت کی نظروں میں اتنی ہی ہے جیسا کہ ہم میں سے ہر شخص سمجھتا ہے' اور بہتر ہے کہ وہی لکھا بھی جاے - دنیا میں حکومت دراصل طاقت کی ہے ' اور حق و باطل کا عملی میدان بھی اسی کے ہاتھہ میں ہمیشہ رہا ہے' گو نہ رہنا چاہیے - نوجوان ترک اس صاف بات کو ویسا ہی سمجھہ سکتے ہیں جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کہ دو جہازوں کے دیدینے سے جرمنی ترکوں

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی
ایم - اے - ڈی لیٹ بیرسٹرایٹ لا کی
میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس ایف

آر - ایچ - ایس کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھ لکھا جائے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنے ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور ہیں جو انسان کے تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں ' غرض مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے اُن مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کار و بار میں لاحق ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق جو تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لیے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کار و بار میں شریک ہیں - مثلاً : حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیرو کار وغیرہ - اگر کسی .. [illegible] باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ [illegible] گناہ کو سزا ہوجاتی ہے - اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - [illegible] طرح اگر [illegible] وکیل نہ [illegible] کاران امور کا ماہر نہیں ہے تو [illegible] ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات [illegible] [illegible] ہیں ان کے [illegible] [illegible] [illegible] مقدمات [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان [illegible] [illegible] [illegible] حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور [illegible] سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے جن پر

(عدل و انصاف کا انحصار ہے)

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیٹنبرک - ہیر - ایم - ڈی - ایف سی - ایس نے منکر انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت سے اضافے اور مفید حواشی زیادہ کردیے ہیں ' جس کی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کرلی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحث آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں عموماً در پیش رہتے ہیں مثلاً :

(مقدمات قتل کے متعلق)

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت طبیہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسانی زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

(عورتوں کے متعلق)

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(سمیات کے متعلق)

(۱) معدنی سمیات (۲) فلزی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

(امور مختلفہ کے متعلق)

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھ قانونی نظائر بھی مندرج ہیں جس کی وجہ سے ہر مسئلے کے سمجھنے میں بہت سہولت پیدا ہوگئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کئے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلیٰ علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہوجاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شایع ہوئی تھی جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہوگئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کار و بار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھ کر اس کی ضرور قدر کرینگے - یہ کتاب نہایت اعلیٰ اہتمام کے ساتھ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحات میں - اس کی قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھی - مگر اب علم فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردی ہے - اور مولوی عبد اللہ خاں صاحب کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے -

صنمخانۂ عشق ! صنمخانۂ عشق ! !

یعنی حضرت امیر [illegible] مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپ کر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

حکمت بالغہ - [illegible] جلد کامل صفحات ۱۰۹۴ - اس کتاب کا تفصیلی ریویو النظر کے گذشتہ پرچوں میں چھپ چکا ہے - قیمت [illegible] ۵ روپیہ -

[illegible] - [illegible] حالات صوفیاے کرام - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۵ روپیہ -

[illegible] - [illegible] [illegible] ترجمہ [illegible] [illegible] [illegible] - قیمت ۵ روپیہ -

تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ -

تمدن ہند - [illegible] مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی آخری یادگار - قیمت ۵۰ روپیہ -

تحقیق الجہاد - مصنفہ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم صفحات ۲۱۴ قیمت ۳ روپیہ -

شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ - قیمت ۲ روپیہ -

داستان ترکتازان ہند فارسی - ۵ جلد کامل صفحات (۳۶۵۲) کل سلاطین دہلی کی ایک جامع اور مفصل تاریخ - قیمت حال ۹ روپیہ -

افسر اللغات - یعنی عربی اور فارسی کے کئی ہزار الفاظ کی ایک کامل ڈکشنری صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۱ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مآثر الکرام فارسی - مشتمل برحالات صوفیاے کرام قیمت ۲ روپیہ -

علمی اصول قانون - یعنی مسٹر ڈبلیو - ایم - ریفلنگ کی کتاب کا اردو ترجمہ صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

گلشن ہند - قدیم شعراے اردو کا ایک نایاب تذکرہ - صفحات ۲۳۴ قیمت ایک روپیہ -

قواعد العروض مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی عربی و فارسی میں بھی علم عروض کے متعلق کوئی ایسی جامع کتاب موجود نہیں ہے - صفحات ۳۷۴ - قیمت سابق ۳ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مد القاموس - مصنفہ مسٹر لین ۸ جلد کامل یعنی عربی زبان کا ایک جامع لغت انگریزی زبان میں - قیمت - ۱۲۰ - روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن

حالانکه انہیں معلوم نہیں که حسب اصول شریعۂ اسلامیه بہت زیاده ممکن ہے که سلطان عبد الحمید خلیفۂ شرعي نہو ' کیونکه اسلام شخصي حکمرانوں کو تسلیم نہیں کرتا اور وہ یکسر ایک جمہوری نظام حکومت ہے - تاہم جلالة ماب سلطان محمد خامس کي خلافت سے تو کسی طرح بھي انکار نہیں ہو سکتا - کیونکه وہ اولین دستوری خلیفه ہیں اور اجماع اهل حل و عقد اور بیعت عموم ملت و عالم اسلامی کے ساتھه خلیفه ہوے ہیں - بلکه کہا جا سکتا ہے که حضرات خلفاء راشدین (رضي الله عنهم) اور حضرت عمر ابن عبد العزیز کے بعد تمام تاریخ اسلامی میں اعلی حضرة سلطان المعظم سب سے پہلے اسلامی خلیفه ہیں جو اسلام کے حقیقی پارلیمنٹري اصول " شوری " کے مطابق تخت مقدس خلافة اسلامیه پر متمکن ہوے ' اور سواے ایک شرذمۂ قلیلۂ مستبدین و مخلفین کے بلا استثنا تمام عالم اسلامی نے شرقاً و غرباً انکی خلافت کا اعتراف کیا - ولا خلافة الا بالمشوره -

بہرحال اس بارے میں ہمیں صرف یه ظاہر کرنا ہے که خلافت اسلامیه کا مسئله ایک علحده اور مستقل مسئله ہے ' اور اسے اس موقعه پر چھیڑنا کسیطرح بھی مفید نہیں - مسلمانان هند کو ترکوں کے ساتھه جو تعلق ہے وہ بالکل قدرتي ہے ' اور اس سے جو انکار کرتا ہے وہ یا منافق ہے یا مسلمان نہیں - ایک مسلمان هزار مرتبه ترکوں پر تبرا بھیجے لیکن جب تک وہ مسلمان ہے کوئي عقل بھي یه تسلیم نه کریگی که اپنے بھائیوں کی محبت سے اسکا دل خالي ہوسکتا ہے -

پس گورنمنٹ کو یقین کرنا چاهیے که تمام مسلمانان هند خلافة عثمانیه کا اعتراف کرتے ہیں اور اس اعتراف کیلیے شرعاً و [illegible] مجبور ہیں - انکا دیني عقیده ہے که جو مسلمان اپنے عہد کے خلیفه اور اولو الامر سے انکار کرے اسکی تمام صلواة وصیام بیکار ہے ' اور وہ کسی طرح بھی مسلمان نہیں رهسکتا - ایسا ہونا کوئي عمده بات ہو یا نہو ' لیکن تمام مسلمان ایسا یقین رکھتے ہیں ' جو اسکے خلاف کوشش کرنا ' یا حضرة خلیفة المسلمین کی شان میں نا مناسب الفاظ لکھنا ' یا نبیوں کو برابر گالیاں دیتے رهنا ' ان کے دلوں کو سخت زخمي کرتا ہے اور گو وہ کچھه نه بولیں لیکن ایک پرخطر اثر انکے دل میں پرورش پانے کیلیے پیدا ہوجاتا ہے -

اگر خیر خواهی کے معنی وهي ہیں جو سمجھے جاتے ہیں ' اور سچائي اسي چیز کو کہا جاسکتا ہے جو سچي ہو ' اور مشوره دینے کیلیے امانت شرط ہے ' تو ہم گورنمنٹ کو مشوره دینگے که وہ اپنے اثر کو خطره سے پہلے کام میں لاے ' اور ان لوگوں کو پوري طرح روکے جو خلافت اسلامیه کا سوال پیدا کرکے عام مسلمانوں کے اندر تولید اضطراب کے باعث بننے والے ہیں -

(۳)

ان دو مسئلوں کے بعد تیسرا مسئله هندوستان کے مسلمانوں کي داخلي حالت کا ہے -

یه مسئله بھی بالکل صاف ہے اور اسے گذشته مسائل سے کوئي تعلق نہیں - اسکا موضوع صرف یه ہے که مسلمانوں کي جو عظیم الشان تعداد هندوستان میں رہتي ہے اور تاج برطانیه کے ماتحت ہے ' کیا اس نئے واقعه کي وجه سے وہ امن و سکون کي قدرتي حقیقتوں کو اپنے لیے متغیر پالیگي ؟

اسکا جواب ایک هی ہے اور صرف ایک هي - یعنی " نہیں " جنگ کے اسباب خواہ کچھه هی ہوں ' اور مسلمان به حیثیت مسلمان ہونے کے اپنے دیني اعتقادات کے اندر خواہ کوئي اعتقاد بھي رکھتے ہوں ' لیکن کوئي وجه نہیں که هندوستان کے امن و سکون اور اسکي سرزمین کو هر طرح کے فساد سے محفوظ رکھنے میں انکي نسبت ذرا بھي شبه کیا جاے - وہ نماز پڑھتے ہیں اور گورنمنٹ کے وفادار ہیں ' روزه رکھتے ہیں اور گورنمنٹ انپر اعتماد رکھتی ہے ' حج کو جاتے ہیں اور انکے امن دوست شہري ہونے میں کوئی شبه نہیں کیا جاتا - پس ٹھیک اسي طرح انکا ایک مذهبي اعتقاد خلافت کے متعلق بھی ہے اور وہ قدرتی و دیني علائق تمام عالم اسلامي سے رکھتے ہیں ' اگر متذکرۂ صدر اعمال دیني و اعتقادات مذهبي انکے امن دوست ہونے کے منافی نہیں تو یه داخلي اعتقاد و تعلق بھي منافی نہیں ہوسکتا -

هندوستان ایک ملک ہے جہاں مسلمان رهتے ہیں ' اسکی عمارتوں کے اندر انکي عورتیں ہیں ' اور اسکي گلیوں اور میدانوں میں انکے بچے کھیلتے ہیں - پس کیا ایک منٹ اور ایک لمحه کے لیے بھي کوئي ذي عقل اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے که مسلمان هندوستان کے امن کے دشمن ہو جائینگے کیونکه ترکي اور انگلستان میں جنگ ہوگئي ؟

اگر هندوستان کا امن گورنمنٹ کو اسلیے مطلوب ہے که اسکي حکومت ہے - تو هر مسلمان کو اسلیے مطلوب تر ہے که اسکا اور اسکے اهل و عیال کا امن اسی سرزمین کي امنیت پر منحصر ہے -

پس جنگ یورپ کے اس نئے تغیر سے مسلمانان هند کي امن خواهي ' وفاداري ' اور قابل اعتماد سکون پر کسی طرح بھي اثر نہیں پڑ سکتا - وہ مسلمان ہیں اور " مسلمان " ہونا ایک حقیقت ہے [illegible] جو هر حال میں امن کی حامی اور [illegible] و فساد کی دشمن ہے - [illegible] کی نومبر سے پہلے جسطرح گورنمنٹ کے اعتماد کے مستحق [illegible] یقیناً اب بھي ویسے هي مستحق ہیں - یورپ کی جنگ [illegible] ہے [illegible] انکے امن و سکون کا [illegible] ہم کو اس [illegible] ہے که ہم تمام مسلمانان هند کی طرف سے [illegible] ہیں ' اور ہم سمجھتے ہیں که اس پر اتمام میں اس وقت ایک مسلمان بھی ایسا نہوگا جو ملک میں شر و فساد [illegible] کا ایک [illegible] کیلیے بھی خیال کرتا ہو -

خلاصه مطالب :

یه ضروری مطالب ہیں جو اپنی عادت تحریر کے خلاف ہم نے صاف صاف مختصر طریقه سے ظاہر کردیے تاکه جلد سے جلد انکا اثر حاصل کیا جا سکے - آج اس شخص سے بڑھکر کوئي شخص ملک اور گورنمنٹ کا دشمن نہیں ہوسکتا جو ان تین مسئلوں میں بیجا طور پر خلط مبحث کرتا ہے ' اور انکے مختلف احکام کو ایک دوسرے کیلیے لازم و ملزوم سمجھتا ہے -

هندوستان اور پرو جرمنزم

افسوس ہے که شئون اسلامیه کا مضمون بہت طویل ہوگیا اور لیڈنگ آرٹیکل کا جسقدر حصه کمپوز شده باقي تھا اسکے لیے جگه نه رهی - اب اسکے سوا چاره نہیں که آئنده اشاعت تک قارئین کرام انتظار فرمائیں -

کامریڈ کي ضمانت کي ضبطي اور مسئله خطبات مساجد و حفاظت اماکن مقدسه کے متعلق سرکاري اعلانات بھي اهم عنوانات تھے جن پر اس هفته ضروري بحث کرني تھي لیکن افسوس که گنجائش نے جواب دیدیا - کامریڈ کو زنده رکھنا مسلمانوں کا اولین فرض ہے -

Printed and published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical prtg. and publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار ' امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سوزم کے بعد بہتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجھی جا سکتي ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کیمیاوي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک مفید اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیاده تر اعتدال کی رعایت رکھي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پھولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بٹیکا ــــ کے خواص بہت هیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ہے ' ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه اپ آزمایش کي ضرورت ہے -

یه نسخه ہمارے آبا و اجداد سے پایا جو شہنشاه مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" رائل ٹانک " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پلس اور الکٹریک دیگر پوست پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

یوناني لوٹ بازار کا سامپل یعني صرف دو کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Mashur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

بسند نہوے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساکھو کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت هي عمده اور بہت دیر تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۰ - ۲۰ - اور ۲۴ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۹۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه کے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمر شیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10 /3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انندا فلوٹ هارمونیم

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسنے انڈین ایکزي بیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ مڈل حاصل کي ہے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت ہے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ رقسي ٹوسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " " ڈبل " " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتھه پانچ روپیه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and co.
22/1 Budhoo Ostagar Lane,
Calcutta.

علاج بواسیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هي هو ' اسکے استعمال سے کلي آرام هوجاتا ہے

قیمت في شیشي چار روپیه -

سفید داغ کالا جواب علاج

بدن میں کیساهي سفید داغ کیوں نہو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا ہے -

قیمت في شیشي چارروپیه -

White & 50 Tollygunge
Calcutta

استرہ کی ضرورت نہیں

مولٹرو صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجیے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے في شیشي چھه آنه تین شیشي ایک روپیه

پھول رانی

نہایت خوشبودار روغن پھول ہے جسکے استعمال سے دل ودماغ تازه رهتا ہے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت في شیشي باره آنه ایک درجن سات روپیه آٹھه آنه -

Maitbra & Co 1-1 Tarak Chatterjee Lane,
Calcutta.

اصلی مکر دهج

جوکه خاص طلا سے بنایا گیا ہے

یه دوا خون کو صاف کرتا ہے بدن کو قوت بخشتا ہے ' ناتوانوں کو توانا کردیتا ہے -

مرد و عورت دونوں کے استعمال کے لایق ہے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتلیس ۲۳ روپیه

۱ے کم درخواست نہیں آنا چاهے -

Imperial Depot.
60 Srigopal Mullik Lane
Bow Bazar Calcutta

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود ہے -

هر فرمایش کے ساتھه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
24/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !

داي صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنما و صحت جسماني و زندگاني کا بیمه کنندہ قانون عیاشي - مفت روانه هوگا -

Swasthy Sahaya Pharmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

اصلي لاثاني مكمل مجموعهٔ خطب حرمين شريفين ابن نباته
عربي مع ترجمهٔ نظم اُردو طبع هوچكا
مترجمهٔ

عالـم باعمل فاضل بے بدل رئيس العارفين حضـرت مولائي مرشدي سيدالسند مولوي سيد شاه فقير محي الدين صاحب قبله قادري چشتي المتخاص به مقبل - معزز ناظرين! يه وه مقبول خاص و علم مشهور خطبهٔ متبركه هے جس سے اكثـر مولفين و متـرجمين خطب نے بعض خطبونكا انتخاب كركے اُردو نظم فرمايا هے - آجتـك كسى كو بهى پورے نظم ترجمه كي طرف خيال نه هوا - هندوستانكے چند اهل مطابع نے البته اُسكو نثر ميں ترجمه كـرواكے چهاپا' مگـر نثر سے خطيب و سامعين كو كوئى فائده نهيں- فى زماننا عوام الناس زبان عربى سے بالكل بے بهره هوگئے مقتضاے وقت يه هے كه عوام جس زبان كو سمجهيں اُسى زبان ميں احكام آلهيه و امور شرعيه محمديه سنائيں جهالت اور بےعلمى روز بروز اهل اسلام كو احكام آلهى اور امور شرعي سے جدا كر رهي هے - اس پر آشوب زمانه ميں حتى الامكان عامه مسلمين كي اصلاح هر ديني كام ميں مد نظـر ركهنا فرض هے - شارع عليه الصلوة و السلام كا مقصود اصلي اس سے صرف اصلاح هے تمام هفته جنكو اُموراتِ دنياوي سے فرصت نه ملي

انكو ايك وقت ميں اس طريقے سے وه ضروري هدايتيں گوش گذار كيجائيں جس سے اُنكو خوبي دارين حاصل هو- آج خالص زبان عربى سے مقصود شارع بالكل مفقود هوا جاتا هے - اس كام كا خيال عرصه درازے قلب پريشان ميں متمكن رها كه كوئى ايسى صورت هو جس سے همارے اُردوخوان بهائي فائده اُٹهائيں ليكن قادر متعال هر كام كے ليے اوقات مقرر فرما چكا هے اور وه امر اُسي وقت مقرره ميں پورا هوگا الحمد لله ثم الحمد لله توفيق سبحاني اور تائيد رباني سے مجموعهٔ خطب ابن نباته مروجهٔ حرمين شريفين مترجم منظوم وه تمام و كمال طبع هوگيا - اسكے علاوه صحاح سته و مشكوة شريف وغيره سے ضروري احاديث نبويه كے مضامين منظوم كر كے خطبهاے متفرقه كے نام سے آخر ميں شامل كرديے هيں لكهائى چهپائي اور صحت نهايت عمده اور دو قسم كے كاغذ (چكنا ولايتي رسمـــي معمولي) پر چهپا هے تعداد صفحات ۳۱۰) قيمت صرف معمولـــي كاغذ ۱۲ - آنه مجلد ۱۴- آنه چكنا ولايتي مجلد ايك روپيه و نيز خطبه كا ٹائٹل بسبب پنچرنگ و مطلا هونے كے نهايت دلكش اور بهت هي خوشنما هے ٠

ملنے كا پته - كے - حاجي محمد محي الدين سوداگر و تاجر كتب
متصل مسجد ابراهيم نمبر دكان ۳۹۹
بنگلور لشكر

حسبنا الله و نعم‌الوکیل

ترکش سلطانه هیئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولی

جسے تمام عالم نے ترکش امپیریل هیرڈائی" کا لقب عطا فرمایا هے - یه بد ضرر بلا داغ جلد بلاے بولی نا گوار بلکه فرحت افزاے دل و جان معطر بسار خوشبو دار خضاب کمیاب هے - سہولت کے ساتھه ۲ - ۳ قطره برش یا انگلی سے لگا لیجیے اور چند منٹ میں بالونکو سیاه نما بنالیجیے ایک شیشی برسونکے لیے کافی هے - قیمت فی شیشی کلاں تین روپیه - شیشی خرد دو روپیه -

سارٹیفکٹ - ڈاکٹران ان - ڈی - صاحب ال - ارسی - ای - ایس ایڈنبرا مقیم نمبر ۱۰۳ رپن اسٹریٹ کلکته تحریر فرماتے هیں واقعی یه ایک تحفه بیش بہا کمیاب بلکه نایاب استمبولی خضاب دنیاوی خضابوں میں اعلی و یکتا هے ' بیشک یه روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر هے - اسکی جسقدر تعریف کی جائے بجا هے -

سول ایجنٹ - رجبی اینڈ کو منیجر ڈاکٹر عزیز الرحمن
نمبر ۱۰ مومن پور روڈ خضر پور کلکته

No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوہن ٹائین

یه عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا ضعف دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتی هے - یه ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی دفع کرتا هے چالیس گولیاں بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول اور فیل پا وغیره کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے - ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امــراض مســـتــورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نهونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو هوتے هیں - مایوس شده لوگونکو خوشخبری دیجاتی هے که مندرجه ذیل مستند معالجونکی تصدیق کرده دوا کو استعمال کریں اور ثمرهٔ زندگانی حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سی - لنجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - "میںنے اوبهرالین کو امراض مستورات کیلیے" نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جی - ویلس - ایل - ایم - اینڈ - آر - سی - پی اینڈ ایس - سی گوشا اسپتال مدراس فرماتی هیں : - "نمونے کی شیشیاں اوبهرالین کی اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پایا" -

مس ایم - جی - ایم - براڈی - ایم - ڈی (برن) بی - ایس - سی - (لنڈن) سینٹ جارج اسپتال ارکاڈی بمبئی فرماتی هیں : - "اوبهرالین جسکو که میںنے استعمال کیا هے" زنانه شکایتوں کیلیے بہت عمده اور کامیاب دوا هے"

قیمت فی بوتل ۲ روپیه ۸ آنه - ۳ بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۹ روپیه -

پرچه هدایت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta.

هر فــرمـایش میں الہــلال کا حــوالـه دینــا ضروری هے

رینلڈ کی مسٹریز اف دی کورٹ آف لندن

یه مشہور ناول جو که سوله جلدوں میں هے ابهی چهپ کے نکلی هے اور تهوڑی سی رهگئی هے - اصلی قیمت کی چوتهائی قیمت میں دیجاتی هے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑے کی جلد هے جسپر سنہری حروف کی کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وی - پی - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بوبازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت

ایک مہینه کے لیے رعایت تین دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند هوے -

سائز فاکشن فلوٹ هارمونیم جسکی دهیمی اور میٹهی آواز بنگالی اور هندوستانی موسیقی سے خاص مناسبت هے - شیشم کی لکڑی سے بنی هوئی ' اور نہایت عمده ریڈ - تین برسکی گارنٹی - قیمت سنگل ریڈ ۳۸ ' ۴۴ ' اور ۵۰ روپیه - حال - ۱۹ ' ۲۲ ' ۲۵ روپیه - ڈبل ریڈ ۶۰ ' ۷۰ ' ۸۰ ' ۹۰ ' روپیه - حال ۳۰ ' ۳۵ ' ۴۰ ' ۴۵ ' روپیه پیشگی ۵ روپیه -

نیشنل هارمونیم کمپنی - ڈاکخانه سمله A - کلکته

National Harmonum Co. P. O. Simla A Calcutta

ایک بولنے والی جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کی وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑی کو استعمال کرکے دوباره زندگی حاصل کریں - یه جڑی مثل جادو کے اثر دیکهاتی هے - ایس برس سے یه جڑی مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمی اثر دکها رهی هے -

ضعف معده ' گرانی شکم ' ضعف باه تکلیف کے ساتهه ماهوار جاری هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابی هو یا دماغی ' آب نزول وغیره -

جڑی کو صرف کمر میں باندهی جاتی هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتی جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مرضی جنون ' وغیره وغیره دفع هوتی - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهی ایسا گمان تک بهی نہیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشی پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

تیس برس سے سارے ہندوستان میں مشہور ہے
اور دوالیاں بچے کے ضعیف [illegible] کو [illegible]
فائدہ کرتی ہیں -

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا

بنایا ہوا

لال شربت ! لال شربت ! !

بچوں کیلیے ایک ہی دوا ہے - ماں دینا میٹھا میٹھا لال شربت -

شیر خوار بچے کو اکثر بدہضمی رہتی ہے - دودھ پیتے ہی قے کردیتے ہیں - پاخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اونچا ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں لاغر ہوجاتے ہیں - دانت وقت پر نہیں نکلتے ہیں غذا جزو بدن نہیں ہوتا - ان سب وجوہات سے لڑکے ہمیشہ کیواسطے کمزور ہوجاتے ہیں - ایسی حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہیں ہونے پاتی اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہیں - بچے کو دودھ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار آتا ہو غذا ہضم نہ ہوتی ہو تو لال شربت استعمال کرنیسے لاغری جاتی رہیگی دودھ زیادہ ہوگا اور بچے خوشحال رہینگے - پوری حالت فہرست جسمیں جنتری اور سارٹیفکٹ درج ہیں منگواکر دیکھیے قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ محصول ۴ آنہ تین شیشی کے لیے ۲ روپیہ - محصول ۱۰ - آنہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتی ہے ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے -

تیس برس سے سارے ہندوستان میں مشہور ہے
اور دوالیاں ہر جگہ دوکانداروں اور
دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا اینٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پرگھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کلٹیاں بھی ہوگئی ہوں' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکان داروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پرو پرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں معطر نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے' اور عالم متمدن میں نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو ملاکر " روغنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے - جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لا جواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

کلپاک

ساخت قسطنطنیه — ساخت استنبول

انور پاشا ٹوپی

ENVER PASHA WEARING CALPACK

یه نہایت شاندار ٹوپي ہے - جس کے استعمال سے چہرہ با رعب نظر آتا ہے اسے حضور نظام حیدر آباد - و دیگر عمائدین و رؤساے حیدر آباد دکن - نواب بہادر سیجن شاہزادگان بھوپال - علیگذہ کالج سٹاف و طلبا و نیز مولانا حسن نظامي صاحب کے زیب سر ہونے کا فخر حاصل ہے -

اسے جس نے دیکھا سر پر بیٹھایا -

اصلی سمور کھال کي چمڑے کی استدوالی قیمت ۱۵ روپیه
اعلی استر خاں کپڑیکي - سنہري فیتے کي قسم اول ۴ روپیه
اعلی استرخاں کپڑیکي قسم دوم ۳ روپیه ۸ آنه
" " ریشمي رنگین فیتے کی ۳ روپیه ۴ آنه

خاکی ' سیاہ ' سبز ' کاهی رنگ کی ہر سائز کي موجود ہیں -

نوٹ — ہر قسم کی نہایت اعلی ملائم ترکي ٹوپی و نیز چندائي استدوالی ہر رنگ و ہر سائز کی موجود ہیں -

ایس - ایف چشتي اینڈ امپني - متصل دلی لندن بنک - دهلی

سول ایجنت:
تدریقه امپریل ه . ه قسطنطنیه
تدریقه نیشنل ایجیشن - تار برش
قاهره - مصر -

چھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہیں نجات کیلئے بڑا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا
جواہر نور العین بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر و گنی اور ایک ہفتہ میں ردئے عینی لگرے - پھولہ - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عـ۵ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عا

جوبن شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کر کے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں ...

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کر کے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی اکرو پیہ عـ

اکسیر بہرہ پن برسوں کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت ...

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا
طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت عـ

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عـہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ عـ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر ... صاحب چیف انسر دانیورا - جواہر نور العین سے ہمارا موتیا بند بالکل رفع ہو گیا - (۲) مسٹر رستم جی فرام جی مرچنٹ مقام دارنگل ہیں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولہ بالکل دور ہو گیا آپکی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب لینڈی مجھے بچپن سے رتوندہی و شبکوری کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہو گئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سیرین سرجن و در آرمی میڈیکل افسر افغانستان
مالک و پروپرائیٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -

ملازموں کی ضرورت

چونکہ کمپنی کا کام عظیم الشان پیمانه پر شروع ہوگیا ہے اس لیے ہر ضلع' تحصیل تھانہ اور موضع میں کمپنی کی نئی باقاعدہ دوکانیں کھولی جا رہی ہیں جنکے واسطے ہمیں اردو خواں ملازموں کی ضرورت ہے' جن کو پندرہ روپیه ماہوار سے ساٹھہ روپیه ماہوار تک تنخواہ دی جاتي - ضمانت نقد پچاس روپیه کي لی جاتي ہے قریباً تین سو روپیه کا مال ملازم کر دیا جاتا ہے - بعد میں زیادہ دوکانداروں کو خصوصاً تجارتي ملازمت میں بڑا فایدہ ہے کیونکہ ہمارا اور اپنا دونوں کا کام ایک ساتھہ میں کرسکتے ہیں چونکہ ہر ایک جگہه ایک سے زیادہ ملازم نہیں رکھا جاتا - اس لیے فوراً دو پیسه کا ٹکٹ بھیجکر مفصل قواعد طلب کرو -

المشتہر

منیجر کارخانہ رہنماے تجارت لاہور

هندوستاني دوا خانہ دهلی

— * —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - عمدہ دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ہیں) بالیقین شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :
ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویه مفت

(خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ دهلی

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلي درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائی کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب' شام' فلسطین' مصر' عراق' وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروري حالات نہایت خوش اسلوبي سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے ہیں - فاضل مصنف کي دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکی افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کي دلی تائید کي - کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور پچیس متعدد عکسي تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیه -

المشتہر

عبد الرحمن بکسیلر و پبلشر شرکت اسلام پریس کشن گنج ...

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
الهلال
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت ۲ ـ آنہ

Tel. Address:—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الآزاد الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

جلد ۵ | کلکتہ: چہار شنبہ - ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر - ۲۰
Calcutta: Wednesday, November 18, 1914.

بصائر و حکم

فاتح افواج کا داخلہ

ممالک مفتوحہ میں

بہ تقریب ورود افواج المانیہ در لوویں و بروسلز و انٹورپ

(۳)

(بقیہ فتح مکہ)

امن و امان کے بعد صرف ایک شخص قتل کیا گیا چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

جاء رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبة فقال اقتلہ (۱)	ایک شخص نے آنحضرت کو خبر کی کہ ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کو تھام کر کھڑا ہے' آپ نے فرمایا اوسکو قتل کر دو!

لیکن اہل سیر نے چند اشخاص کے نام اور بتالیے' ہیں ابو داود میں دو روایتیں ہیں جنسے اہل سیر کے بیان کی تائید ہوتی ہے' لیکن ان میں ایک روایت کے متعلق خود ابو داود نے لکھدیا ہے کہ یہ میرے حسب دلخواہ نہیں ہے (۲)

مجموعی طور پر ان سابقہ واقعات سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں:

(۱) آنحضرت کا معمول تھا کہ رات کو کسی قوم پر حملہ نہیں کرتے تھے' اس لیے خیبر میں رات کو اسلامی فوجوں کا داخلہ نہیں ہوا - حالانکہ عموماً تمام فوجیں شبخون کے لیے موقع تلاش کرتی رہتی ہیں -

(۳) صحابہ نے خیبر میں غارتگری کی لیکن آپ کو خبر ہوئی تو آپ نے نہایت سختی کے ساتھ تنبیہ فرمائی اور متعدد چیزوں کو حرام کر دیا -

(۴) یہود خیبر کے ساتھ نہایت نرم شرائط پر اونہیں کی خواہش کے مطابق معاہدہ صلح کیا گیا' اور اس عدل و انصاف کے ساتھ اس کی پابندی کی گئی کہ خود ان لوگوں نے اسکا مداحانہ اعتراف کیا - حالانکہ اب عموماً محاصرے کے ذریعہ سے صلح پر مجبور کیا جاتا ہے' اور اس مجبورانہ صلح کا انعقاد ہمیشہ فاتح کی خواہش کے مطابق ہوتا ہے -

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی زبان سے " خربت خیبر " کا جو فقرہ نکل گیا تھا' وہ محض فاتحانہ جوش کا اظہار تھا' ورنہ اس سے یہ مقصود نہ تھا کہ خیبر در حقیقت برباد ہوگیا -

(۶) قریش کو فتح مکہ کی تیاری کی خبر دینے پر آنحضرت نے حاطب ابن بلتعہ کو بالکل معاف کردیا' حالانکہ موجودہ قوانین جنگ کی رو سے ایسے شخص کو گولی ماردی جاتی ہے -

(۷) سعد بن عبادہ نے فخریہ یا طنزاً ابو سفیان کو خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی دھمکی دی' تو آنحضرت نے اوسکی تردید فرمائی -

(۸) فتح مکہ میں آنحضرت نے امان عام دیدی اور اوس امان سے تمام سرداران قریش نے فائدہ اوٹھایا - حالانکہ یہی لوگ اسلام کے اصلی دشمن تھے -

(۹) مکہ میں صحابہ نے کسی چیز کو نہیں لوٹا -

(۱۰) امان کے بعد صرف ایک شخص قتل کیا گیا جو واجب القصاص تھا' بقیہ اشخاص کے قتل کی روایت مشتبہ ہے -

دنیا کی قدیم و جدید تاریخ آپ کے سامنے ہے' آپ اسلامی فوج کے ساتھ اگر اونکے داخلہ کا موازنہ کرینگے تو معلوم ہوگا کہ دنیا کی پوری تاریخ اس قسم کے فیاضانہ داخلہ کی نظیر نہیں پیش کر سکتی -

(عہد صحابہ اور فتوحات اسلامیہ)

عہد صحابہ میں بھی آنحضرت کے فاتحانہ طرز عمل کی تمام خصوصیات قائم رہیں' اور مفتوحہ ممالک کے ساتھ نہایت فیاضانہ مراعات کی گئیں - فتوحات کے لحاظ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت نہایت ممتاز ہے - عرب و افریقہ کے تمام زرخیز و شاداب ممالک اسی زمانے میں فتح کئے گئے - لیکن فتوحات کے اس عظیم الشان سیلاب نے کسی قوم کی مادی اور روحانی یادگاروں کو خفیف سی ٹھوکر بھی نہیں لگائی -

(مدائن کا داخلہ)

فاتح فوج کا علم قاعدہ ہے کہ جب نہایت جد و جہد کے ساتھ کسی شہر میں داخل ہوتی ہے' اور با این ہمہ جانبازی مال غنیمت سے بہرہ اندوز نہیں ہوتی' تو ناکامی کا غصہ اوسکو نہایت وحشیانہ افعال پر آمادہ کردیتا ہے -

[۱] بخاری جزو ۵ ص ۱۴۸ [۲] ابو داود جلد ۲ ص ۹ -

"كتاب مرقوم يشهده المقربون" (٨٣ : ١٨)
"وفي ذالك فليتنافس المتنافسون !" [٨٣ : ٢٦]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

گاہ گاہے باز خوان این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(۱) " الهلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۃ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۃ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاهیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسقدر عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی ترہبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا' اور بلا ادنی مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام' راسخ اعتقاد 'مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشا' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مضامین و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زائد هاف ٹون تصویریں بھی ہیں' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با این همہ قیمت صرف سات روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے

باب التفسیر

الحرب فی القران

" الحرب فی القرآن " کے عنوان سے جو سلسلۂ بحث الہلال میں شروع ہوا تھا ' امید ہے کہ قارئین کرام کے پیش نظر ہوگا - آج اس سلسلے کی تکمیل کردی جاتی ہے -

اس عنوان کی آخری صحبت میں سلسلۂ بحث یہاں تک پہنچا تھا کہ قرآن حکیم نے حرب (جنگ) کی حقیقت میں جو انقلاب پیدا کیا ' اسمیں سب سے زیادہ نمایاں کارنامہ جنگ کے مقصد کو متعین کرنا اور اسے محض بہیمی قتل و غارت کے دائرے سے نکالکر ایک اخلاقی ' اجتماعی ' اور مدنی مقصد کی سطح تک پہنچانا ہے - اسی سلسلے میں ظاہر کیا گیا تھا کہ اسلام کا اصل مقصد صلح و سلام ہے - لیکن صلح و سلام ہی کے قیام کیلیے اسے تلوار پکڑنی پڑی ' اور خونریزی کو محصور کرنے کیلیے خونریز فتنہ کا خون بہانا پڑا - چنانچہ اس نے صاف صاف اعلان کیا کہ لیظہرہ علی الدین کلہ - اسلام کا قتال اسلیے ہے تا کہ صداقت الہی تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو جاے -

لیکن اصل مقصد ابتک مشتبہ اور غیر متعین ہے - یہ سچ ہے کہ جہاد اسلامی کا مقصد وحید وہی ہے جسکو خدا نے بیان فرمایا ' لیظہرہ علی الدین کلہ لیکن ہر ملک کا باشندہ کہسکتا ہے کہ تقریباً ایسا ہی مقصد ہمارے پیش نظر بھی ہے - " ہندوستان ہندوستانیوں کیلیے " " مصر مصریوں کیلیے " " جاپان جاپانیوں کیلیے " اور اس سے بھی بڑھکر ایک قوم کا دعوی ہے ' کہ " مشرق و مغرب صرف ہمارے لیے ہیں " رب المشرقین و المغربین اور وہ اوسی خلوص و صداقت کا مدعی ہے جسکا اظہار صحابہ نے کیا تھا - (اگرچہ یہ معاذ اللہ ہے) تو کیا وہ اپنے آپ کو اسلام کا حریف مقابل نہیں کہہ سکتا - آخر ان دونوں مقصدوں میں کیا فرق ہے ؟ اور جہاد اسلامی کے مقصد کو اوسپر کیا ترجیح حاصل ہے ؟

(السلم فی الحرب)

لیکن قرآن مجید نے دوسری آیتوں میں اسکی تفسیر کردی ہے - اسلام صلح و سلام کا ایک پیغام روحانی تھا جو تمام دنیا کو پہونچایا گیا تھا :

تنزل الملئکۃ و الروح فیہا باذن ربہم من کل امر سلام (سورہ قدر ۴)	نزول قرآن کی رات میں خدا کے حکم سے فرشتے اور روح ہر قسم کی امن و سلامتی لیکر اترتے ہیں -

وہ ایک حکیمانہ قانون تھا جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنا چاہتا تھا :

فیہا یفرق کل امر حکیم (دخان ۳)	اوس رات میں حکیمانہ قوانین کی تقسیم کی جاتی ہے -

اس بنا پر اسلام کا غلبہ ' اسلام کی حکومت ' اسلام کی دعوت بعینہ امن و امان کا غلبہ تھا - بعینہ عدل و انصاف کی حکومت تھی - بعینہ علم و حکمت کی دعوت تھی ' اسلام اسی مقصد کی تمام دنیا کو دعوت دینا چاہتا تھا - لیکن عرب نے سلم کے ساتھہ دعوت صلح کو قبول نہیں کیا :

بملک جستی ما رو نہادہ سلطانے
کہ ما بصلح دہم او بجنگ میگیرد

اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو نشر امن ' بسط عدل ' اور عقد صلح کیلیے جہاد کرنا پڑا - قرآن مجید نے اس جہاد کا اجمالی مقصد یہ بتایا تھا لیظہرہ علی الدین کلہ لیکن دوسری آیتوں نے اسکی تفسیر و تشریح کردی -

و الفتنۃ اکبر من القتل (بقرہ ۱۱۴)	فتنہ و فساد قتل سے بڑھکر برائی ہے -
و اقتلوھم حیث ثقفتموھم و اخرجوھم من حیث اخرجوکم و الفتنۃ اشد من القتل (بقرہ ۱۸۷)	دشمنوں کو جہاں پاؤ قتل کرو ' اور اونکو اوس جگہ سے نکال دو جہاں سے اونہوں نے تمکو نکالا ہے ' کیونکہ فتنہ و خونریزی قتل سے بھی زیادہ سخت ہے -

ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد کا مقصد آتش جنگ کا بھڑکانا نہ تھا ' بلکہ اسکو بجھانا تھا - چنانچہ دوسری آیتوں نے اس سے بھی زیادہ توضیح کردی :

و قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ (بقرہ ۱۸۹)	اور اون کے ساتھہ مقاتلہ کرو یہاں تک کہ لڑائی قائم ہی ہونے نہ پاے اور دین خدا کے لیے ہو جاے -

ان آیات میں جابجا فتنہ کا لفظ آیا ہے اب اگرچہ ہر چیز کو " فتنہ و فساد " کہا جاتا ہے ' لیکن قدیم عربی زبان میں فتنہ کا اطلاق صرف جنگ ہی پر کیا جاتا تھا :

لما رایت الناس ھروا فتنۃ
عمیاء توقد نارھا و تسعر

(یعنی جب ہمنے دیکھا کہ لوگ اوس اندھا دھند جنگ سے جسکی آگ دمبدم بھڑکائی جارہی ہے گھبرا رہے ہیں)

اس باب میں سب سے زیادہ واضح آیت سورۂ محمد کی ہے :

فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء (محمد ۴ - ۵)	جب تم کفار سے مقابلہ کرو تو پہلے خونریزی کرو ' پھر غلام بنا کر بلامعاوضہ احساناً رہا کردو ' یا فدیہ لیکر چھوڑ دو

لیکن اس قتل و خونریزی کا آخری مقصد کیا تھا ؟ خدا نے اسی آیت میں نہایت ایجاز کے ساتھہ اسکا جواب دیا ہے :

حتی تضع الحرب اوزارھا -	یہاں تک کہ صفحہ ہستی سے جنگ ہی محو ہو جاے -

پس جہاد اسلامی کا مقصد خون سے خون ہی کے دھبوں کو دھونا اور جنگ سے جنگ ہی کا خاتمہ کرنا تھا ' تاکہ تمام دنیا میدان جنگ کی جگہ آغوش صلح میں اطمینان کے ساتھہ زندگی بسر کرسکے -

(آیۂ عظیمہ سورۂ محمد)

سورۂ محمد کی آیت قتال کا یہ ٹکڑا نہایت عظیم و جلیل ہے ' اور فی الحقیقت اس میں صاف صاف قرآن حکیم نے اپنے جنگ کی غایت یہ بتلا دی ہے کہ وہ صرف جنگ ہی کے روکنے کیلیے کی گئی ہے - کیونکہ فرمایا کہ جنگ اوس وقت تک کیے جاؤ جب تک کہ جنگ ختم نہو جاے "

اس آیت میں حرب سے مراد جنس حرب و نفس جنگ ہے نہ کہ کوئی خاص جنگ جو کسی قوم اور سرزمین سے مخصوص ہو - امام رازی نے تفسیر کبیر میں خود ہی یہ بحث چھیڑی ہے اور حسب عادت جواب دیا ہے :

لیکن اس عام فوجی طرز عمل سے صرف ایک مسلمانوں کی قوم مستثنی ہے - مسلمانوں نے مدائن کو فتح کرنا چاہا تو ایک بحر ذخار کو عبور کرکے شہر میں داخل ہوے - یزد جرد شاہ ایران نے پہلے ہی سے اپنے آل و اولاد کو حلوان روانہ کردیا تھا - تمام لوگ شہر خالی کرکے چلے گئے تھے' اور اپنے سرمایہ کا بہترین حصہ ساتھہ لے گئے تھے - گھروں میں صرف معمولی چیزیں چھوڑ دی تھیں - اسلامی فوج نے ایک ایک گلی کا چکر لگایا' مگر ایک متنفس بھی نظر نہ آیا - صرف قصر سفید میں کچھہ لوگ موجود تھے' جنکا مسلمانوں نے محاصرہ کرلیا' اور انہوں نے جزیہ دیکر صلح کرلی -

حضرت سعد قصر سفید میں داخل ہوے تو اسمیں بکثرت تصویریں نظر آئیں' لیکن انہوں نے ایک تصویر کو بھی ہاتھہ نہیں لگایا -

(اسکندریہ کا داخلہ)

اسکندریہ کی فتح میں اس سے بھی زیادہ اشتعال انگیز واقعات پیش آے - اسکندریہ مادی سروسامان کے ساتھہ رومیوں کا مذہبی مرکز بھی تھا - رومیونکے تمام بڑے بڑے گرجے وہیں تھے' اور شام کی فتح کے بعد وہ لوگ اسکندریہ ہی میں عید مناتے تھے - اس بنا پر جب مسلمانوں نے اسکندریہ کا محاصرہ کیا تو رومیوں نے مدافعت کیلیے اپنی پوری طاقت صرف کردی -

نو مہینے تک متصل محاصرہ رہا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھبراکر حضرت عمرو بن عاص کو ایک غصہ آمیز خط لکھا' جس کے بعض فقرے یہ ہیں :

و ما ذاک الا احدثتم و احببتم من الدنیا ما احب عدوکم فان اللہ لا ینصر قوما الا بصدق نیاتہم -	فتح میں اس قدر تاخیر صرف اس بنا پر ہو رہی ہے کہ تم نے اپنی قدیم حالت بدل دی اور جسطرح تمہارے دشمن دنیا پرست ہیں اسیطرح تم بھی دنیا کی طرف مائل ہوگئے -

لیکن یاد رکھو کہ خدا کسی قوم کی مدد صرف صدق نیت ہی کی بنا پر کرتا ہے

حضرت عمرو بن عاص نے تمام فوج کو جمع کرکے یہ خط سنایا اور حکم دیا کہ سب لوگ وضو کرکے نماز پڑھیں اور خدا سے فتح کی دعا مانگیں -

محاصرہ کی حالت میں اور بھی بہت سے ناگوار واقعات پیش آے - رومی فوج قبیلہ مہرہ کے ایک شخص کا سر کاٹ کر لیگئی اور لاش کو میدان میں چھوڑ دیا - یہ لوگ سخت برہم ہوے اور اصرار کیا کہ ہم لاش کو بغیر سر کے دفن ہی نہ کرینگے - حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ " اس غصے سے کام نہیں چلتا " تم بھی انکے کسی سپاہی کا سر کاٹ لاؤ تو وہ اوسکے معاوضے میں اوسکا سر واپس کرینگے - چنانچہ تمام لوگوں نے اسپر عمل کیا اور رومیوں نے اس معاوضہ میں اونکے مقتول کا سر واپس کردیا -

ایک رومی نے مسلمہ بن مخلد پر حملہ کیا تھا' اور اونکو گھوڑے سے گرا دیا تھا' چونکہ اونکی تمام فوجی زندگی کا یہ ایک مستثنی واقعہ تھا' اسلیے مسلمانوں کو سخت غیرت آئی - حضرت عمرو بن العاص کو بھی سخت غصہ آیا اور اسی غصہ کی حالت میں فرمایا کہ " عورت ہوکر مردوں کے ساتھہ کیوں شریک جنگ ہوے ؟ " اسی غصہ کی حالت میں نہایت زور شور سے لڑائی ہوئی اور مسلمان فرط جوش میں قلعے کے اندر گھس گئے - لیکن رومیوں نے پھر حملہ کرکے اونکو قلعہ کے باہر نکال دیا -

با اینہمہ غیظ و غضب جب اسکندریہ فتح ہوا اور بچوں اور عورتوں کو چھوڑ کر صرف ۹ لاکھہ قیدی گرفتار ہوے' تو مسلمانوں نے اونکو لونڈی غلام بناکر تقسیم کرنا چاہا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے صرف جزیہ لگاکر ان سب کو چھوڑ دیا گیا -

مضافات مصر کے بہت سے لوگ رومیوں کے ساتھہ شریک جنگ ہوگئے تھے - مسلمانوں نے ان لوگوں کو گرفتار کرکے مدینہ روانہ کردیا - لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو بھی واپس کردیا -

قیصر روم کو ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں نے اسکندریہ کو فتح کرلیا تو سب سے پہلے ان کے گرجے زد میں آئینگے' لیکن گرجوں کے ساتھہ جو سلوک کیا گیا اوسکا اندازہ صرف طبری کے ان الفاظ سے ہوسکتا ہے :

ھذہ الکناسۃ - لکناسۃ بناحیۃ الاسکندریۃ حولہا الحجار - ما زادت و لا نقصت -	یہ گرجہ اسکندریہ کے ایک کنارے پر تھا' اسکے گرد بہت سے پتھر (غالباً بت مراد ہے) تھے' جس میں کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں ہوئی -

حضرت عمرو بن عاص نے مصر پر چڑھائی کی تو وہاں کے لوگوں نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ " جن لوگوں نے قیصر و کسری کو پامال کردیا اونسے صلح ہی کرلینی بہتر ہے " لیکن اوس نے انکار کردیا - معرکہ شروع ہوا تو حضرت زبیر قلعے کی فصیل پر چڑھ گئے - ان لوگوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور معاہدہ صلح کرنا چاہا - حضرت عمرو بن عاص نے جن فیاضانہ شرائط پر ان کو امان دی وہ حسب ذیل ہیں :

اعطی عمرو بن العاص اہل مصر الامان علی انفسہم و اموالہم وکنائسہم وصلبہم و برہم و بحرہم لا یدخل علیہم شی من ذلک و لا ینتقص و علی اہل مصران یعطوا الجزیۃ ان نقص نہرہم من غایتہ اذا انتہی رفع عنہم بقدر ذلک - و من ابی و اختار الذہاب فہو آمن حتی یبلغ مامنہ او تخرج من سلطاننا علیہم	عمرو بن عاص نے اہل مصر کو جان و مال' مذہب' گرجا' صلیب' خشکی و تری غرض ہر چیز کی امان دی - ان چیزوں میں کسی قسم کی مداخلت یا کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں کی جائیگی - اہل مصر کو ان مراعات کے بدلے جزیہ دینا ہوگا' وہ بھی اگر رود نیل کا پانی کم ہو جائیگا' تو بقدر اوسکے نقصان کے جزیہ بھی معاف کردیا جائیگا - اگر کوئی شخص جزیہ دینا پسند نہیں کرتا اور یہاں سے جلاوطنی اختیار کرنا چاہتا ہے' تو اوسکو اوسوقت تک امان حاصل ہے' جب تک اپنے گھر تک پہونچ جاے - یا ہمارے دائرہ حکومت سے نکل جاے'

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کے لوگوں کے ساتھہ اس سے بھی زیادہ فیاضانہ مراعات کے ساتھہ معاہدہ صلح کیا تھا - مسلمانوں کی انہی فیاضیاں تھیں جس سے متاثر ہوکر فتح اسکندریہ میں قبطیوں نے خود رومیوں کے مقابل میں اونکو جانبازانہ مدد دی تھی -

مذاہب کے لوگ آباد تھے' یہودی' عیسائی' مجوسی' بلکہ ملحد و زنادقہ تک کا فرقہ موجود تھا'

(وسائل انعقاد صلح)

اسلام نے ان مختلف قوموں کو مختلف طریقوں سے پیغام صلح دیا' سب سے پہلے مشرکین عرب کو ایک عظیم الشان جنگ کے خطرے سے بچنے کا وعظ سنایا :

مثلی و مثل مابعثنی اللہ کمثل رجل اتی قوما فقال رایت الجیش بعینی و انی انا النذیر العریان فالنجا فالنجاء - فاطاعتہ طائفۃ فادلجوا علی مہلہم فنجوا و کذبتہ طائفۃ فصبحہم الجیش فاجتاحہم (بخاری جزو ۸ ص ۱۰۲).

میری اور میری شریعت کی مثال بعینہ اوس شخص کی ہے' جس نے آ کر ایک قوم کو خبر دی کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک فوج گراں کو تمپر حملہ کرنے کے لیے آتے ہوئے دیکھا ہے' اور میں برہنہ ہو کر تمکو اوسکے خطرے سے ڈرا رہا ہوں (۱) ہوشیار ہوجاو' ہوشیار! یہ سنکر ایک گروہ نے اوسکی اطاعت کی اور رات ہی رات نکل بھاگا' لیکن دوسرے فرقے نے اوسکا کہنا نہ مانا' نتیجہ یہ ہوا کہ لشکر نے چھاپہ مارا اور ارنکا استیصال کردیا -

عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف بار بار مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا' کبھی تو اونکو تمام دنیا سے افضل قرار دیا :

و لقد آتینا بنی اسرائل الکتب و الحکم و النبوۃ و رزقنہم من الطیبت و فضلنہم علی العالمین - (جاثیہ - ۱۵)

ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب' حکومت نبوت اور کہانے پینے کی پاک' حلال اور خوشگوار چیزیں دیں' اور اسطور ہم نے ارنکو تمام دنیا سے افضل و اشرف بنا دیا -

کبھی آنکی کتاب کو دینی و دنیوی برکات کا سرچشمہ قرار دیا :

و لو انہم اقاموا التوراۃ و الانجیل و ما انزل الیہم من ربہم لاکلوا من فوقہم و من تحت ارجلہم (مائدہ - ۷۰)

اگر وہ لوگ توراۃ اور انجیل پر عمل کرتے' تو سرسے پانوں تک برکات ارضیہ و سماویہ انکو محیط ہو جاتیں -

بالخصوص عیسائیوں کے ساتھہ خاص طور پر رشتۂ مودت کو مستحکم کیا :

و لتجدن اقربہم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاری (مائدہ - ۸۵)

تمام اہل کتاب میں عیسائی مسلمانوں کے ساتھہ سب سے زیادہ قربت و اتصال رکھتے ہیں -

اس رفق و ملاطفت' اور تلطف و دلجوئی کے بعد نہایت مختصر الفاظ میں صلح کی سب سے آخری شرط پیش کی :

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ و لا نشرک بہ شیا و لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ (آل عمران - ۵۷ - ۵۹)

اے اہل کتاب آو' ایسی شرط پر باہم صلح کرلیں جس پر ہمارا اور تمہارا دونوں کا اتفاق ہے' یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور کسی کو اوسکا شریک نہ بنالیں' اور ہم میں سے کوئی کسی آدمی کو خدا نہ بنائے -

لیکن دنیا ہمیشہ قوت کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہے' یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جو پیغام نہایت رفق و ملاطفت کے ساتھہ دیا عرب نے تیرہ برس تک اوسکو نہیں سنا' اسلیے مجبوراً اسلام کو تلوار کی زبان سے دنیا کو یہ وعظ سنانا پڑا -

(صلح کا اعلان)

اسلام نے اسی فطرتی اصول کی بنا پر دس برس تک متدکہ جہاد و قتال کو جاری رکھا' لیکن اوسکے نتائج عرب کی جنگ سے بالکل مختلف تھے - عرب کی جنگ کا قتل و غارتگری کے سوا کوئی مقصد نہ تھا' لیکن اسلام جہاد کے ذریعہ اوس گراں قیمت چیز کو محفوظ رکھنا چاہتا تھا' جسکو عرب نے نہایت ارزاں کردیا تھا :

انا للرخص یوم الروع انفسنا

و لو نسام بہا فی الامن اغلینا

ہم جنگ میں اپنی جانوں کو نہایت ارزاں کردیتے ہیں' حالانکہ اگر حالت امن میں اوسکا بھاو چکایا جاتا تو وہ بڑی بیش قیمت نکلتیں -

اور اس گراں قیمت چیز کے تحفظ کی ضمانت میں قانون عدل نے ہمیشہ جان ہی کی قربانی طلب کی ہے :

و لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب لعلکم تتقون (بقرہ ۱۷۹)

اے عقلمند لوگو! قصاص کوئی بری چیز نہیں' بلکہ اسی نے تمہاری زندگی کو قائم رکھا ہے - شاید اوسکے ذریعہ سے تم قتل و خونریزی سے بچو

عرب کی لڑائیاں تفرق و اختلاف پیدا کرتی تھیں' لیکن غزوات اسلام نے ائتلاف و اتحاد' اور انضمام و اجتماع پیدا کیا -

و اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (۳ : ۹۸)

اور خدا کے اوس احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر خدا کے فضل نے تمکو باہم ملا دیا اور تم بھائی بھائی ہوگئے -

جب دس برس کی وسیع مدت نے اس اتحاد کو درجہ کمال تک پہونچا دیا' تو وہ وقت آ گیا کہ جو اجتماع میدان قتال میں نظر آتا تھا وہ ایک دار الامن میں نظر آے اسلیے جب مجموعۂ اتفاق و اتحاد کے تمام بکھرے ہوے اجزاء جمع ہوگئے تو آنحضرت نے اعلان عام کیا :

و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا - (آل عمران - ۹۱)

اور صرف خدا کیلیے تمام ان لوگوں پر حج فرض ہے' جو سفر کی قدرت رکھتے ہیں -

اس اعلان نے تمام دنیا کو حرم کے مقدس میدان میں جمع کردیا' اور آج تک جو پیغام صلح زبان تیغ سے دیا جاتا تھا' وہ خود آنحضرت کی زبان مبارک سے تمام دنیا کو سنایا گیا -

ان دماءکم و اموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ہذا فی شہرکم ہذا فی بلدکم ہذا الا ان کل شی من امر الجاہلیۃ تحت قدمی موضوع و دماء الجاہلیۃ موضوعۃ و اول دم اضعہ دماءنا دم ابن ربیعۃ

ہر مسلمان کا جان و مال ہر مسلمان کے لیے قابل احترام ہے بعینہ اسی طرح' جس طرح تم لوگ یوم الحج کو شہر حج میں' اس شہر (مکہ) میں واجب الادا سمجھتے ہو' میں جاہلیت کی تمام رسموں کو تمہارے سامنے اپنے دونوں پانوں سے کچل دیتا ہوں' اور انتقام خون کی رسم کے مٹانے کے لیے پہلے اپنے بھائی ربیعہ ہی کے خون کو مسل دیتا ہوں -

ان الفاظ نے ایک دایمی صلح کا پیغام دیکر تمام دنیا کی جان و مال کو قتل و سلب سے محفوظ کردیا - لیکن ایک تمدنی غارتگری رہگئی تھی' جس پر خدا نے اعلان جنگ کی دہمکی دی تھی اوسکی نسبت فرمایا :

و ربا الجاہلیۃ موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبدالمطلب فانہ موضوع کلہ -

اور زمانہ جاہلیت کی سود خواری آج بالکل مٹادی جاتی ہے اور پہلے جس سود کو میں مٹاتا ہوں وہ خود میرے چچا عباس ابن عبد المطلب کا سود ہے -

تمام دنیا نے اس پیغام صلح کو سنا' اور توحید و رسالت کے اقرار کے ساتھہ اوس بشارت عظیمہ کی تصدیق کی جو خدا نے تمام دنیا کو وحی کے ذریعہ سے دی تھی : و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

(۱) عرب میں کسی اہم اور خطرناک واقعہ کی خبر عموماً ہوکر دیتے تھے -

هل هذا کقوله تعالى "و اسئل القرية" حتى يكون كانه قال حتى تضع امة الحرب او فرقة الحرب اوزارها - نقول ذلك محتمل فى النظر الاول لكن اذا امعنت فى المعنى تجد بينهما فرقا ' و ذلك ان المقصود من قوله "حتى تضع الحرب اوزارها" انقراض الحرب بالكلية بحيث لا يبقى فى الدنيا حزب من احزاب الكفر يحارب حزبا من احزاب السلام ولو قلنا حتى تضع امة الحرب جاز ان يضعوا الاسلحة و يتركو الحرب وهى باقية بمادتها - كما تقول خصومتى انفصلت ولكن تركتها فى هذه الايام و اذا اسندنا الوضع الى الحرب يكون معناه ان الحرب لم يبق (تفسير كبير - جزو ٥ ص ٦٢١)

قرآن میں ایک جگہه الله نے فرمایا ہے کہ " گانوں سے پوچھو" لیکن فی الحقیقت وہاں مقصود یہ ہے کہ " گانوں والوں سے پوچھو" اور مجازاً سوال کی نسبت خود گانوں کی طرف کردی ہے -

کیا یہ آیت بھی اسی قسم کی آیت ہے؟ اور کیا "حتی تضع الحرب اوزارها" سے بھی مقصود اصل لڑائی کے وجود کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ صرف کسی خاص قوم کی لڑائی کا یا کسی محدود رقبۂ زمین کے جنگ و جدال کا ؟

ہاں' بظاہر یہ احتمال پیدا ہوتا ہے لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جاے تو واضح ہو جاے کہ مقصود الہی یہ نہیں ہے اور دونوں آیتوں کے طرز بیان میں فرق ہے - الله تعالی نے اس آیت میں " تضع الحرب" فرمایا ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب جنگ بکلی موقوف ہو جاے' اور اہل فساد کی کوئی جماعت ایسی باقی نہ رہے جو حرب و قتال کر سکے -

پس اس آیت سے مقصود عام طور پر جنگ کا انسداد ہے نہ کہ کوئی خاص جنگ' اور اگر کوئی خاص جنگ مراد لی جاے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ لڑائی کا وجود اور مادہ تو دنیا میں باقی رہے' مگر صرف کسی ایک جماعت کی لڑائی کا خاتمہ ہو جاے - لیکن اگر ہم خاتمۂ جنگ' کو کسی خاص جماعت و زمین کی جگہہ وجود " جنگ" ہی کی طرف منسوب کر دیں تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ اب دنیا میں جنگ کا وجود ہی باقی نہ رہا -

چونکہ اسلام کا مقصد صرف صفحۂ ہستی سے جنگ کا خاتمہ کرنا تھا ' اسلیے اوس نے تمام دنیا کو صلح کا پیغام دیا - لیکن دنیا کی فطرت وعظ و نصیحت کے بجاے قوت سے زیادہ مرعوب ہوتی ہے ' اسلیے مجبوراً اسلام کو زبان تیغ سے اسکا اعلان کرنا پڑا ' اور دس ہی برس کی مدت میں تمام دنیا صلح کی آغوش میں آ گئی لیکن اصل حقیقت اب تک مشتبہ ہے -

(شریفانہ صلح)

جنگ و صلح توأم ہیں ' - دنیا میں جنگ کے ساتھہ صلح ہوتی رہتی ہے ' اسلام کو اگر تمام دنیا پر یہ مزیت حاصل ہے کہ اوس نے جنگ کا مقصد صرف صلح قرار دیا تو اس سے اصل مسئلہ کا فیصلہ نہیں ہوتا - سوال یہ ہے کہ خود یہ صلح کیسی ہے ؟ دنیا میں عاجزانہ و مجبورانہ صلح بھی کی جاتی ہے ' اگر اسلام نے اسی قسم کی غیر شریفانہ صلح کی ہے تو اس سے موت بہتر ہے ؟

بہت سی قوموں کو خلوص قلب صلح پر آمادہ نہیں کرتا ' بلکہ مصالح اور مجبوریاں اونکے درمیان صلح کرادیتی ہیں ؟ کیا اسلام کی صلح بھی اسی قسم کی ہے ؟ بہت سی قومیں صلح کرلیتی ہیں ' لیکن خود اچھے طرز عمل سے صلح کا کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کرتیں ' بلکہ ان میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جنگ ہی کو اپنا کارنامۂ زریں سمجھتے ہیں - صرف جماعت کی قوت اون کی راے پر غالب آجاتی ہے - کیا مجاہدین اسلام میں بھی اس قسم کے لوگ تھے ؟ اور اگر تھے تو انکو عام فوجی جماعت پر کیا فضیلت حاصل ہے ؟ قرآن مجید نے ان تمام سوالات کا نہایت تفصیل کے ساتھہ جواب دیا ہے - قرآن مجید نے صاف صاف بتایا ہے کہ اسلام کی صلح بزدلانہ نہیں بلکہ شریفانہ ہے :

فلا تهنوا وتدعوا الى السلم وانتم الاعلون (محمد ۳۷)

سست و کمزور نہ ہو جاو' اور دعوت صلح برابر دیتے رہو' در آنحالیکہ تم غالب و سربلند ہو -

قرآن مجید نے مجاہدین اسلام کو ہدایت کی ہے کہ تمکو نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھہ پیغام صلح کے قبول کرنے کیلیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے :

فان اعتزلوكم فلم يقاتلوكم و القو اليكم السلم فما جعل الله لكم عليهم سبيلا (نساء ۹۲)

اگر کفار تم سے الگ ہو جائیں اور جنگ نہ کریں ' بلکہ تمہارے سامنے صلح کو پیش کریں ' تو اس حالت میں خدا نے تمکو ان سے جنگ کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے -

قرآن مجید مجاہدین اسلام کو ترغیب دیتا ہے کہ اگر تمہارا مقصد دنیا کے سامنے صلح کو پیش کرنا ہے ' تو سب سے پہلے تمکو خود صلح کا عملی نمونہ بن جانا چاہیے -

يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين (بقره - ۲۰۴)

مسلمانو ! تم سب کے سب پہلے صلح کے دائرہ میں داخل ہو جاو' اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نکرو وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے -

(عرب کا میدان جنگ)

یہ وہی شیطان ہے جس نے سب سے پہلے انسان کو جلا وطن کروا دیا تھا' جو جنگ کا آخری نتیجہ ہے -

فازلهما الشيطان عنها فاخرجهما مما كانا فيه و قلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو لكم فى الارض مستقر و متاع الى حين (بقره - ۳۴)

شیطان نے آدم و حوا کو جنت سے نکلوادیا اور ہم نے کہا کہ تم سب اب یہاں سے نکل کر زمین میں چلے جاو' وہی ایک خاص مدت تک تمہارا ٹھکانا اور تمہارا ساز و برگ ہے' اور تم میں ہر ایک دوسرے کا دشمن ہے -

اور یہ وہی شیطان ہے ' جس نے آتش سیال کے ذریعہ سے ہمارے اندر بغض و عداوت کی آگ بھڑکا دی تھی -

انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة و البغضاء فى الخمر والميسر و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة فهل انتم منتهون - (مائده - ۹۳)

شیطان چاہتا ہے کہ تم لوگوں کے درمیان شراب نوشی اور قمار بازی کے ذریعہ عداوت ڈال دے ' اور تمکو نماز' اور ذکر الہی سے روک دے تو پھر کیا اب بھی تم شراب نوشی سے باز نہ آؤگے ؟

اب اس شیطان نے آسمان سے اوترکر صحراے عرب کو اپنا مستقر بنایا تھا کہ میدان جنگ کیلیے اس سے زیادہ وسیع قطعہ زمین ' اور اس سے زیادہ بہتر مقام نہیں مل سکتا تھا ' اسلیے تمام ریگستان عرب خون کا ایک دریا بن گیا تھا' جسکے اندر بغض و عداوت ' کینہ و انتقام ' کا ایک طوفان برپا تھا - لیکن دنیا میں خیر و شر نے ہمیشہ ایک ہی مطلع سے سر نکالا ہے' اور نیکی نے ہمیشہ بدی کے ساتھہ ظہور کیا ہے -

(مقام صلح)

الله تعالی کی اسی فطرت ازلیہ ' و سنت جاریہ نے عرب ہی کو صلح کے لیے بھی انتخاب کیا - کیونکہ قدرتی طور پر وہ اسکے لیے ایک بہترین مقام تھا ' مشرکین عرب کے علاوہ وہاں مختلف

آلات بحریه کے لیے ایک عظیم الشان کارخانه قائم کیا گیا ' جنکے ذریعه متعدد بحري فتوحات حاصل هوئیں -

(اندلس اور افریقه کا جنگي بیڑا)

اسکے بعد اندلس اور افریقه میں جنگي جهازوں نے نهایت ترقي حاصل کي - چنانچه عبد الرحمن ' سوم کے زمانے میں صرف اندلس کا بیڑا دو سو جهازوں سے مرکب تها اور افریقي بیڑے کی بهي یہي کیفیت تهي - ان بیڑوں کے هر جهاز پر ایک بحري سپه سالار رهتا تها جو اوسکو لڑاتا تها ' ساتهه هي ایک کپتان بهي هوتا تها جو جهاز کي رفتار ' اور لنگر اندازي ' وغیره کي نگراني کرتا تها - ان جهازوں کے لیے ایک خاص بندرگاه تیار کیا گیا تها ' جهاں وہ لنگر انداز رهتے تهے - جب کوئی لڑائي پیش آتي ' یا کسي شاهي تقریب میں ان کي نمایش کا موقع آتا تها تو بادشاه اپنے سامنے تمام فوجوں کو انپر سوار کراتا تها - اور ان سب پر ایک کمانڈر انچیف مقرر هوتا تها ' جو ان سب کي نگراني کرتا تها - ان جهازوں نے بحر روم میں دفعتاً عیسائیوں کی بحري سطوت کا خاتمه کردیا ' اور مسلمانوں نے انهي کے ذریعه سے تمام مشهور جزیرے مثلاً میورقه ' منورقه ' یابسه ' سردانیه صقلیه ' قورشقه ' مالطه ' اقریطش ' اور قبرص وغیره فتح کیے ' یهاں تک که یورپ بهي انکے حملوں سے محفوظ نه رهسکا - چنانچه ابو القاسم شیعي نے متعدد بار جینوا پر بحري حمله کیا ' اور کامیاب واپس آیا -

اندلس اور افریقه کے جنگي جهاز سطح دریا پر اسطرح چها گئے تهے که عیسائیوں کا ایک تخته بهي بهتا هوا چلا جاتا تها تو وه اونکي زد سے محفوظ نهیں ره سکتا تها - جهازوں کي اسي وسعت نے مسلمانوں کے تمام جزائر اور ساحلی مقامات کو محفوظ رکها - لیکن جب اندلس میں اموي ' اور مصر میں عبیدئین کی سلطنت کو زوال هوا ' تو اونکي بحري طاقت بهي ضعیف هوگئي ' اور عیسائیوں نے موقع پاکر صقلیه ' اقریطش ' مالطه ' طرابلس عسقلان ' صور ' عکا ' بیت المقدس ' اور تمام شام پر قبضه کرلیا -

(موحدین کي بحري ترقیاں)

چهٹي صدي میں ' موحدین نے جب اندلس میں اپني سلطنت کي بنیاد ڈالي ' تو جنگي جهازوں کے ساتهه پہلے سے بهي زیاده اعتناء کي ' موحدین کے بیڑے کا امیر البحر ساحلي مقام کا رهنے والا ایک شخص احمد صقلي تها ' جو فطرةً اس خدمت جلیله کے لیے موزوں تها ' ساحل دریا سے نصاری بچپن هي میں اسکو گرفتار کر لے گئے تهے ' اور انوں نے اونهي کے دامن میں پرورش پائي تهي - شاه صقلیه نے اسکو رها کرادیا اور اسکے مرنے کے بعد وه مراکش چلا آیا ' اور یوسف بن عبد المومن نے اوسکي نهایت عزت کي ' اور اوسکو امیر البحر بنا دیا -

موحدین کے زمانے میں جنگي جهازوں نے اسقدر ترقي کي که جب سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو عیسائیوں سے واپس لینا چاها ' اور شام کے تمام ساحلي مقامات سے عیسائیوں کے جنگي جهاز حملے کے لیے بڑهے ' اور اسکندریه کا بیڑا اونکا مقابله نه کرسکا ' تو سلطان صلاح الدین نے صرف موحدین کے جنگي جهازوں کے مستول کو اپني امیدوں کا نشیمن بنایا ' اور منصور سے بحري مدد طلب کي ' لیکن چونکه خط میں اوسکو امیر المومنین کے خطاب سے مخاطب نهیں کیا تها ' اسلیے اوس نے مدد دینے سے انکار کردیا -

منصور کي وفات کے بعد جب موحدین کي سلطنت میں ضعف آگیا ' اور جلالقه نے اندلس کے اکثر شهروں پر قبضه کرلیا ' تو اونکے جنگي جهازوں نے بهي سطح دریا پر سر اٹهایا ' لیکن اس حالت ضعف میں بهي مسلمانوں کي بحري طاقت اونکے مساوي تهي - مگر رفته رفته اندلس میں بدویت کا غلبه هوتا گیا ' اور اندلس کے مخصوص اخلاق و عادات مٹ گئے ' جسکا لازمي نتیجه یه هوا که مسلمانوں کي بحري مهارت کا بهي خاتمه هوگیا -

(مصر میں جهاز سازي کي ابتداء اور اوسکي عهد بعهد ترقیاں)

مصر نے سنه ۲۳۸ میں متوکل علی الله کي خلافت میں ایک اتفاقي واقعه کے پیش آنے کي بنا پر جهاز سازي کي طرف توجه کي ' متوکل کي خلافت میں رومیوں نے دفعتاً بحري حمله کرکے دمیاط پر قبضه کرلیا ' اور سیکڑوں مسلمانوں کو قتل اور هزاروں بچوں اور عورتوں کو گرفتار کرکے لیگئے - اس واقعه کے درد انگیز اثر نے اهل مصر کو بحریات کي طرف خاص طور پر متوجه کردیا ' اور ایک مستقل بحري محکمهٔ جنگ قائم هوگیا - خشکي کي فوج کي طرح بحري سپاهیوں کي بهي تنخواهیں مقرر کیگئیں ' اور عام طور پر تمام ملک نے فوجي تعلیم حاصل کرنا شروع کي - اس اتفاقي واقعه نے چونکه مسلمانوں کے دل میں کفار کے ساتهه جهاد کرنیکا تازه جوش پیدا کردیا تها ' اسلیے جب بحریات کا نیا صیغه قائم هوا تو بحري سپاهیوں کي خاص وقعت قائم هوگئي ' اور هر شخص نے اپنے آپ کو اونهیں کي جماعت میں بشوق داخل کرنا چاها ' جسکا نتیجه یه هوا که اس صیغه نے دفعتاً نهایت ترقي حاصل کرلي ' اور رومیوں کے ساتهه متصل بحري معرکے جاري هوگئے -

سنه ۳۵۰ هجري میں جب رومیوں نے بلاد شام پر متصل حملے کرنا شروع کیے ' اور بهت سے شهروں کو مسخر کرلیا تو مصر میں جهازوں کي طرف اس سے بهي زیاده توجه کیگئي ' اور معز الدین الله اور اوسکي اولاد نے مصر ' اسکندریه اور دمیاط میں بکثرت جهاز تیار کراے اور اونکو تمام ساحلي مقامات مثلاً صور ' عکا ' عسقلان وغیره میں پهیلا دیا -

ان جهازوں کي کثرت اور اونکی فوجونکي وسعت کا اس سے اندازه هوسکتا هے که صرف سپه سالاروں کي فهرست پانچ هزار ناموں پر مشتمل تهي - جن میں دس کمانڈر انچیف تهے ' اور اونکو آٹهه دینار سے لیکر ۲۰ دینار تک تنخواهیں ملتي تهیں ' اسکے علاوه اونکے لیے جاگیریں بهي مقرر تهیں -

هر جهاز پر ایک کپتان هوتا تها جسکے ساتهه ملازمین وغیره هوتے تهے ' جهاز اوسیکے حکم سے لنگر اوٹهاتا تها اور اوسیکي اجازت سے لنگر انداز هوتا تها ' اسکے علاوه هر جهاز پر ارکان سلطنت میں سے ایک معزز رکن رهتا تها ' اور بحري فوج کي تنخواه خود خلیفه اپنے هاتهه سے تقسیم کرتا تها ' اور اسکے لیے خاص طور پر اهتمام کیا جاتا تها -

جنگي جهاز جب کسي مهم پر روانه کیے جاتے تهے ' تو اونکو نهایت شاندار طریقه سے رخصت کیا جاتا تها ' اور جب اوس مهم سے واپس آتے تهے تو اوسي جوش و خروش سے اونکا استقبال بهي هوتا تها - چنانچه خاص اس غرض کیلیے دریاے نیل کے کنارے ایک کهلي هوئي عمارت بنائي گئي تهي ' جس میں خلیفه اس رسم کے ادا کرنے کیلیے بیٹهه جاتا تها ' اور ادهر اودهر سے سپه سالار اپنے مسلح جهازوں کو لاکر اوسکے سامنے کهڑا کر دیتے تهے ' اور فوجي کرتب دکهاتے تهے - اسکے بعد جهازوں کے کپتان اور افسر اعلی آتے تهے - خلیفه اونکو فتح و ظفر کی دعاؤں کے ساتهه رخصت کرتا تها ' اور کپتان کو دس ' اور افسر اعلی کو ۲۰ دینار انعام دیتا تها -

جهازوں کے ذریعه سے جو مال غنیمت حاصل هوتا تها اوس میں

بحریات اسلامیہ

انسان کے تمرد و طغیان نے بحر و بر میں شر و فساد کا جو طوفان برپا کردیا تھا ' اسلام دنیا کو اوسي سیلاب فنا سے بچانے کیلیے آیا تھا - اگرچہ عہد نبوت میں غزوات اسلامیہ کا دامن صرف صحراے عرب کے کانٹوں میں اولجھا رہا ' تاہم جناب رسالت پناہ نے مجاہدین اسلام کي تلواروں کو سمندر کي لہروں میں چمکنے اور سطح دریا پر عام سلطنت کے نصب کرنے کا مژدہ سنا دیا تھا -

قال رایت قوما ممن یرکب ظہر ہذ البحر کا لملوک علی الا سرۃ - آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک ایسي قوم نظر آئي ' جو سطح دریا پر اس شان کے ساتھہ نمایاں ہوئي جسطرح سلاطین تخت شاہي پر جلوہ گر ہوتے ہیں -

یہ مبارک قوم بھي مسلمانوں کي قوم تھي جسکے ہاتھہ سے اب خشکي کے مقبوضات بھي نکلتے جاتے ہیں - لیکن حضرت ابوبکر کے زمانہ تک یہ پیشینگوئي پوري نہیں ہوئي ' اور دنیا کو اس رویاے صادقہ کي تعبیر کیلیے خلافت فاروقي کا منتظر رہنا پڑا -

عرب ایک بادیہ نشین قوم تھي ' اور بداوت کا اثر اوسکے تمام صنائع و اعمال میں سرایت کرگیا تھا - ابتداء میں وہ بری معرکوں میں بھي اوس نظم و ترتیب کے ساتھہ شجاعت کے جوہر نہیں دکھا سکتي تھي جلکي نمایش متمدن ملکوں کي فوجیں عموماً کیا کرتي ہیں - اوسکے پاس صرف ایک جنون خیز ولولہ و جوش تھا ' جسکو ایک روحاني طاقت نے ایمان خالص کے قالب میں بدلدیا تھا - اگرچہ اس روحاني آتشکدے کے شراروں نے اوڑکر تمام صحراے عرب میں آگ لگا دی - لیکن یہ آگ دفعۃ سمندر میں نہیں لگائي جا سکتي تھي - کیونکہ عرب نے کبھي فن جہاز راني کا خواب بھي نہیں دیکھا تھا - اس بنا پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک کوئي بحری حملہ نہیں کیا گیا - لیکن جب فتوحات اسلامیہ کا سیلاب بر و بحر دونوں کو محیط ہوگیا ' اور اکثر متمدن قومیں اسلام کے زیر اثر آگئیں ' تو مسلمانوں کے سامنے انہي قوموں نے اپنے آپ کو بحري خدمت کیلیے پیش کیا ' اور مسلمانوں نے انہي کے ذریعہ سے فن جہاز راني کي تعلیم حاصل کي - یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خود اس فن کے اوستاد ہوگئے -

(خلافت فاروقي میں پہلا بحري حملہ)

فتوحات اسلامیہ نے خلافت فاروقي میں سب سے زیادہ وسعت حاصل کي - ایران نے حضرت عمر ہي کے سامنے سر جھکایا ' مصر جو ایک ساحلي مقام تھا اونہي کے زمانے میں فتح ہوا اور اسلامي فوجوں کا سیلاب شام و روم کے ساحل سے اونہي کے عہد خلافت میں ٹکرایا - اس بنا پر بحري حملے کي ابتداء بھي اونہي کي خلافت میں ہوئي - چنانچہ سب سے پہلے علاء بن حضرمي رضی اللہ عنہ نے جو بحرین کے گورنر تھے فارس پر بحري حملہ کي تیاري کي ' اور حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي اجازت کے بغیر بحری راستے سے فوج کے متعدد دستوں کو لیجا کر اصطخر میں اوتار دیا - لیکن جہاز سے اوترنیکے ساتھہ ہي ایرانیوں نے خشکي ہي میں ان دستوں کو روک لیا ' اور ان کے تمام جہاز غرق کردیے - لیکن مسلمانوں کو جوش اسلام میں صرف لڑنے سے کام تھا اس بنا پر ایک دستے کے سپہ سالار نے فوج کو مخاطب کرکے ایک پرجوش تقریر کي اور کہا کہ " ان لوگوں نے اس سے زیادہ کچھہ نہیں کیا کہ تم کو خشکي ہي میں لڑنے کیلیے مجبور کردیا - آخر تملوگ بھي تو لڑنے ہي کیلیے آے ہو ' اور لڑائي کیلیے دریا اور خشکي دونوں برابر ہیں "

چنانچہ مسلمانوں نے مقام طاوس میں ایرانیوں کا مقابلہ کرکے بصرہ کو واپس آنا چاہا - لیکن جب ساحل دریا پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ کشتیاں غرق کردیگئي ہیں - اسلیے مجبوراً وہیں ٹھیر جانا پڑا -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس حملہ کي خبر معلوم ہوئي تو علاء بن حضرمی پر سخت نا راضي ظاہر کي ' اور انکو معزول کردیا - لیکن جب شام فتح ہوا تو امیر معاویہ نے حضرت عمر رضي اللہ عنہ سے روم پر بحري حملہ کرنے کي پھر اجازت طلب کي ' اور لکھا کہ " حمص سے روم اس قدر قریب ہے کہ حمص کے بعض گانوں میں روم کے کتوں اور مرغیوں کي آوازیں سنني میں آتي ہیں - چونکہ آنحضرت اور حضرت ابو بکر رضي اللہ عنہ کے زمانے میں کوئي بحري حملہ نہیں ہوا تھا ' اسلیے حضرت عمر رضي اللہ عنہ بھي اسي اسوہ حسنہ کی تقلید کرتے تھے ' اور عموما بحري حملوں کي اجازت نہیں دیتے تھے - لیکن جب امیر معاویہ نے شدت کے ساتھہ اصرار کیا تو اونھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضي اللہ عنہ فاتح مصر کو لکھا کہ " مجھے بحري حالت سے اطلاع دو ' میرا دل بحري حملے کي طرف مائل کیا جارہا ہے ' اور میں اوسکي مخالفت کرنا چاہتا ہوں " حضرت عمرو بن عاص نے جواب میں لکھا کہ " دریا ایک عظیم الشان چیز ہے ' انسان جب اوسمیں گھستا ہے ' تو اوسکو صرف آسمان یا پاني نظر آتا ہے - اس حالت میں اگر دریا کي سطح ساکن ہے تو دل اولجھتا ہے ' اور جب اوس میں طوفان خیز حرکت پیدا ہوتي ہے ' تو ہوش اوڑ جاتے ہیں - یقین کم اور شک زیادہ ہو جاتا ہے ' اور انسان کي حالت اوسکے اندر اوس کیڑے کي سي ہوجاتي ہے ' جو ایک لکڑي کے تختے پر بیٹھا رہتا ہے "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خط ملا ' تو اونہوں نے امیر معاویہ کو صاف لکھدیا کہ " میں دریا میں مسلمانوں کو ضائع نہیں کرسکتا - مجھکو ایک مسلمان کي جان روم کے تمام خزائن و دفائن سے زیادہ عزیز ہے - علاء بن حضرمي کے بحري حملے کا جو انجام ہوا وہ تمکو معلوم ہے " امیر معاویہ نے اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے مجبوراً اس عزم کو فسخ کردیا ' تاہم اونکے دل سے بحري حملے کا شوق نہیں گیا ' چنانچہ حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اونھوں نے پھر بحري حملہ کي اجازت چاہي ' اور اُنہوں نے سخت اصرار کے بعد اس شرط پر اجازت دیدي کہ " کسي مسلمان کو اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا - صرف وہ لوگ اس بحري جنگ میں شریک ہوسکتے ہیں جو بخوشي اسکے لیے تیار ہوں " چنانچہ امیر معاویہ نے عبداللہ بن قیس عاسي کو امیر البحر مقرر کیا ' اور وہ متعدد کامیاب بحري معرکوں سے مظفر و منصور واپس آے ' جس میں ایک جہاز بھي غرق نہیں ہوا -

اس قلیل مدت میں مسلمانوں نے بحری جنگ میں اسقدر ترقي کرلي کہ جب سنہ [illegible] ہجري میں قسطنطین بن ہرقل نے ہزار جہازوں کے ساتھہ اسکندریہ پر حملہ کیا ' تو عبد اللہ بن ابی سرح نے دوسو جہازوں سے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو سخت شکست دي -

(تونس میں جہاز سازي کا ایک کارخانہ)

امیر معاویہ کے زمانے میں اور بھي متعدد چھوٹے چھوٹے بحري حملے ہوے ' لیکن اونکے عہد تک جہاز سازي کا کوئي کارخانہ نہیں قائم ہوا تھا - عبد الملک ابن مروان جب خلیفہ ہوا تو اس نے یہ کمي بھي پوري کردي ' اور اوسکے حکم سے تونس میں

(فسطاط مصر کا ایک کارخانه)
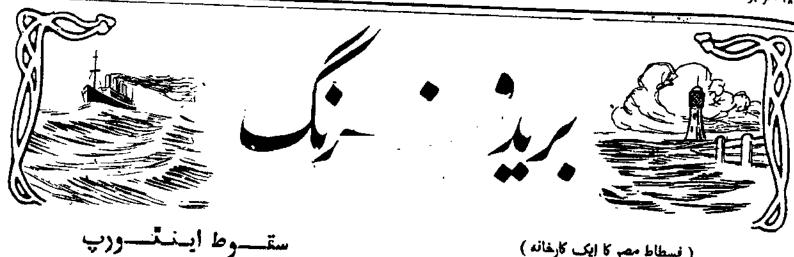
معز لدین الله نے اگرچه جهاز سازي کے کارخانے کو اس وسیع پیمانے پر قائم کیا که دوسرے کارخانے اوسکے سامنے ماند پڑگئے تاهم مصر میں اس سے پہلے بهي جهاز سازي کے متعدد کارخانے قائم هو چکے تھے ' اور وهي اوسکے لیے دلیل راه بنے - فسطاط مصر میں ایک مقام تها ' جهاں فالر بریگیڈ رهتا تها ' اور اس غرض سے وهاں پانچسو آدمی همیشه متعین رهتے تھے - یهی فالر بریگیڈ سنه ۲۵۰ هجري میں جهاز سازي کے کارخانے کي صورت میں منتقل هوگیا - چنانچه امیر ابو العباس احمد بن طولون نے اپنے تمام جنگی جهاز اسي کارخانے میں تیار کراے تھے ' یه کارخانه امیر ابوبکر محمد ابن طغج الاخشید کے زمانے تک قائم رها - لیکن اوس نے اس کو منهدم کرا کے اوس جگهه ایک باغ لگا دیا ' اور اوسکے عوض ایک دوسرا کارخانه قایم کیا -

(جزیرۂ مصر کا کارخانه)

جزیرہ مصر میں جهاز سازي کا ایک اور قدیم کارخانه تها ' لیکن جب سنه ۳۲۳ هجري میں ابوبکر محمد بن طغج الاخشید خلیفه راضي بالله کي طرف سے مصر کا گورنر مقرر هوکر آیا ' تو عیسی بن احمد السلمی نے جو مغرب کا رئیس تها اوسکي اطاعت قبول نهیں کی ' اسلیے ابوبکر اخشید نے اوس پر بحري حمله کیا اور اوس کے تمام جهاز گرفتار کر لیے - جب ابوبکر اخشید کے جهاز فاتح و منصور واپس آے ' اور اسي کارخانے کے متصل لنگر انداز هوے ' تو وه خود کشتي پر سوار هوکر اونکے استقبال کیلیے روانه هوا ' کارخانے پر اوسکي نظر پڑي تو اوس نے کها که " جس کارخانے کو چاروں طرف سے دریاے محیط هے وه کس کام آسکتا هے " چنانچه اوس نے اسکو سنه ۳۲۵ میں دار خدیجه بنت الفتح میں منتقل کردیا -

اس کارخانے میں خلیفه آمر باحکام الله کے زمانے تک جهاز تیار هوتے رهے - تنوع کے لحاظ سے ان کارخانوں میں حربیات حرقات ' شلندیات ' مسطحات ' اسطول وغیرہ متعدد قسم کي کشتیاں تیار هوتي تهیں ' لیکن هم ان اقسام کي تفصیل ' الهلال جلد ثالث کے ایک مستقل مضمون میں کرچکے هیں ' اسلیے ان کو اس موقع پر نظر انداز کرتے هیں -

---

درس قـــران شـــریف

حضرت مولوي حکیم نور الدین صاحب بهیروي ثم قادیاني وه علامۂ دهر تھے جن کي ساري عمر قران شریف کے پڑهنے اور پڑهانے میں گذري اور هر مذهب و ملت کے خلاف اسلام کا رد آپ نے آیات قراني سے کیا - آپ کے پاس علم تفسیر کا ایک بهت بڑا ذخیرہ تها - همیشه قران شریف کا درس دیا کرتے تھے - آپ کے درس کے نوٹ آپکے ایک شاگرد نے جمع کر کے ایک ضخیم کتاب میں شائع کئے هیں ' جن کي اصلي قیمت مبلغ ۵ روپیه هے - آج کل رعایتي مبلغ ۴ روپیه هے - محصول ڈاک بذمه خریدار -

ملنے کا پته - مفتي محمد صادق قادیان - ضلع گورداسپور - پنجاب -

سقـــوط اینٹـــورپ

اینٹورپ کے دفاعی استحکامات پر اولین حمله ۲۵ ستمبر سے شروع هوا هے ' اور خود شهر پر حملے کي ابتدا ۵ - اکتوبر کي خوفناک گوله باري سے هوئی - جرمن یهاں اس شهر کي تسخیر کے لیے اپني آتشباري کا بهترین ساز و سامان لے آے تھے - گوله باري کے لیے کوئی ۲ سو توپیں تهیں جنکے دهانوں کے قطر مختلف طور پر ۲۸ ' ۳۰ اور ۴۲ سینٹیمیٹر کے تھے ' اور زد ۸ میل تک - ۵ سے ۸ تاریخ تک تو غیر معمولی انداز میں گوله باري هوتي رهی - مگر آٹھویں دن آتشباري هولناک طور پر شدید هوگئی ' اور جرمن حمله آور شهر پر روغن نفط اور اسی قسم کے دیگر شهر میں اگ لگا دینے والے گولوں کی موسلا دهار بارش کرنے لگے - شهر میں هر طرف اطلاع نامے چسپاں کیے گئے که لوگ فوراً شهر چهوڑ کر بهاگنا شروع کریں - گو بهت سے امید پرست اور ساده لوح متحده فوج کے جوابی حملے کی امید میں آخر وقت تک شهر میں مقیم رهے ' مگر تاهم جمعه تک کوئی ڈهائی لاکهه بے خانماں اور تهیدست هوالینڈ میں جاکر پناه گزیں هوگئے -

جمعه کی صبح کو جب آفتاب طلوع هوا هے تو اسوقت نصف شهر سے شعلے بلند هو رهے تھے - جرمن فوج نے اُن تیل کے حوضوں پر گولے اتارے جو دریا کي گودي کے برابر برابر چلے گئے تھے - گولوں کے آتے هی آگ لگي اور سارا شهر آگ اور شعلوں سے ایک منظر مهیب بنگیا -

اس هولناک چراغاں نے حلیفوں کی فوج کے جوابی حملے کی امید پر ثابت قدم آبادي کے بهي پیر اکهیڑ دیے ' اور اس نے بهي اضطراب و بدحواسي کے عالم میں (جو ایسي وقت میں طبیعي اور ناگزیر امر هے) بهاگنا شروع کیا - مگر تاهم محافظ فوج ثابت قدم رهی اور برابر جواب دیتي رهي - اس جوابي آتشباري میں خود شاہ البرٹ نے حصه لیا اور قلعوں کے کمانڈر جنرل ڈي گائس کے ساتهه فوجي کارروائیوں کی رهنمائي کرتے رهے - ۹ - اکتوبر یوم جمعه کو دوپهر کے وقت یه واضح هوگیا که نازک وقت قریب آ گیا هے - نواح " بریم " کا جنوبي حصه تباه هوچکا تها اور وسط شهر کے قلعے خاموش تھے - انکے علاوه دوسرے قلعوں میں جهاں جهاں سے نشانه دشمن تک پهنچسکتا تها ان ان مقامات پر مدافعین نے جرمن مورچ پر هر ممکن خوفناک گوله باري کی ' جس سے انکو خوفناک نقصانات پهنچے - اسکے بعد جب باجیئن فوج کو یه نظر آ گیا که اب قسمت کے فیصله سے سرتابي نضول هے تو اسوقت انهوں نے قلعوں کو اپنے هاتهه سے اڑادیا ' اور ایک سپاهي کے هتهیار ڈالے بغیر شهر خالي کردیا گیا -

یه سقوط اینٹورپ کي وه مختصر داستان هے . جو مقامي معاصر اسٹیٹسمین کے نامه نگار لندن کے مراسله سے ماخوذ هے - یه مراسله نگار اسکے بعد لکهتا هے :

" اس داستان میں بهت سے تفصیلي امور کي کمی هے کیونکه بعض نا قابل اندازہ اسباب کی بناء پر محکمه احتساب نے

قیدیوں اور ہتھیاروں کے سوا تمام چیزیں بحری سپاہیوں کی ملک قرار دی جاتی تھیں -

دریاے نیل کی سطح ایک مدت تک ان عظیم الشان جہازوں کی طوفان زا حرکت سے تلاطم خیز رہی' لیکن دفعۃً ہوا کا رخ بدل گیا' اور شاور کی وزارت قایم ہو گئی - اوس نے مصر کے ساتھہ ان جہازوں کے جلانے کا بھی حکم دیدیا - چنانچہ مسلمانوں کی بحری طاقت کے یہ مجسمے آگ کی نذر کردیے گئے - لیکن جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے فاطمئین کی سلطنت کا خاتمہ کردیا تو دوبارہ جنگی جہازوں کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور دریا کی سطح پر پھر ان کی نقل و حرکت سے طوفان کے آثار نظر آنے لگے - چنانچہ سلطان صلاح الدین نے بکثرت جنگی جہاز بنواے' اور ان کیلیے خاص طور پر ایک محکمہ قائم کردیا' جس کے مصارف کیلیے متعدد صوبوں کا خراج' فوجی اوقاف کی آمدنی' مختلف قسم کے ٹکس مخصوص کردیے گئے اور اس محکمے کا افسر اعلی خود سلطان صلاح الدین کا بھائی ملک العادل ابوبکر محمد بن ایوب مقرر ہوا - سلطان صلاح الدین کے مرنے کے بعد بھی اگرچہ مدت تک یہ صیغہ قایم رہا' لیکن رفتہ رفتہ اوسکی طرف سے اعتناء کم ہوتی گئی' یہاں تک کہ اخیر میں جہاز رانی کا ذوق اس قدر کم ہو گیا کہ مصر میں جب کسیکو گالی دینا مقصود ہوتا تھا تو اوسکو جہاز راں کہا جاتا تھا - اسوقت جب کوئی بحری مہم پیش آتی تھی' تو ایک قدم بھی ایسا نہ تھا جو ساحل کی طرف بخوشی بڑھتا' اسلیے جبرا لوگ راستے اور گلیوں سے پکڑ لیے جاتے تھے' اور بھاگ جانے کے خوف سے اونکو قید کردیا جاتا تھا' اور اونہیں لوگوں سے بحری خدمت لی جاتی تھی -

سلطنت ایوبیہ کے بعد مصر میں ممالیک کی سلطنت قائم ہوئی' اور اونہوں نے اس جبری جہاز رانی کا بھی خاتمہ کر دیا - لیکن ایک مدت کے بعد زمانے کے انقلاب نے دریا میں ایک نیا جزر و مد پیدا کیا' یعنی ملک الظاہر کا دور سلطنت قائم ہوا' اور اوس نے پھر اوسی قدیم شان و شوکت کے ساتھہ جہازوں کو سطح دریا پر نمایاں کیا - اوس نے جہازوں کی تعمیر میں اس قدر فیاضی ظاہر کی کہ جنگل کا خراج معاف کر دیا' اور لوگوں کو لکڑیوں میں ہر قسم کے تصرف کرنے سے روک دیا - اوس کو جہازوں کی تعمیر کا اسقدر شوق تھا کہ مصر کے کارخانہ جہاز سازی میں ہمیشہ خود آتا تھا' اور تمام اسباب اور سامان مہیا کرتا تھا - اس طریقہ سے اسکندریہ اور دمیاط کے سواحل پر بکثرت جہاز تیار ہو گئے' اور جزیرہ قبرص کی طرف ابن حسون کی زیر نگرانی ایک عظیم الشان بحری مہم روانہ ہوئی - ابن حسون نے عیسائیوں پر دھوکے سے حملہ کرنے کیلیے جہازوں کے جھنڈوں میں بہت سی صلیبیں لگائیں - لیکن مسلمانوں نے اسکو ناپسند کیا - بیڑا جب قبرص کے بندرگاہ پر پہونچا تو ابن حسون نے اوس پر دفعۃً حملہ کرنا چاہا' لیکن بیڑے کے آگے کی کشتی ایک چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو گئی' اور اوسکے ساتھہ کی تمام کشتیاں بھی اس صدمے سے ٹوٹ گئیں - نتیجہ یہ ہوا کہ اہل قبرص نے پورے بیڑے کو گرفتار کر لیا' اور وہاں کے بادشاہ نے ایک تہدید آمیز خط کے ذریعہ سے سلطان ظاہر کو اس واقعہ کی خبر دی - لیکن ظاہر کی پیشانی پر بل تک نہیں آیا' بلکہ اوس نے خدا کا شکر کیا' اور کہا کہ " مجھے آج تک کبھی شکست نہیں ہوئی تھی' اس بنا پر میں نظر بد سے ڈرتا رہتا تھا' آج اوسکا خوف بھی جاتا رہا " یہ کہکر قوص سے پانچ کشتیاں طلب کیں' اور بیس نئی کشتیوں کے تعمیر کا حکم دیا - جب تک یہ کشتیاں تعمیر نہ ہوچکیں وہ روزانہ جہاز سازی کے کارخانہ میں آتا تھا' اور ضروری دیکھہ بھال کرتا تھا -

چنانچہ جب یہ کشتیاں تیار ہو گئیں تو دریاے نیل میں خاص اہتمام کے ساتھہ ایک دن اونکی نمایش کیگئی - ملک الظاہر کے زمانے میں جنگی جہازوں کا ذوق اس قدر ترقی کر گیا کہ جب جہاز کسی بحری مہم پر روانہ کیے جاتے تھے تو تمام شہر میں دھوم مچ جاتی تھی' اور لوگ اس منظر کے دیکھنے کیلیے نہایت شوق و شغف کے ساتھہ ساحل دریا پر جمع ہو جاتے تھے - چنانچہ جب سلطان ملک اشرف، صلاح الدین خلیل بن قلاون نے ایک جنگی بیڑے کو آلات حرب سے مسلح کرکے ایک مہم پر روانہ کرنا چاہا' تو لوگ روانہ ہونے کے تین دن پہلے ہی سے اوسکی مشایعت کیلیے جمع ہونا شروع ہوے' اور دریاے نیل کے کنارے لکڑی اور پھوس کے عارضی مکانات بنا لیے - لوگوں کے دروازوں کے سامنے جو کھلی ہوئی جگہ تھی اسکو تماشائیوں نے دو دو سو درہم تک دیکر کرایہ پر لے لیا - تیسرے دن بادشاہ تمام ارکان سلطنت کے ساتھہ سویرے صبح کے وقت روانہ ہوا' اور چاؤ وشوں کو عوام کے روک ٹوک کرنے کی ممانعت کردی - اوسکے سامنے ایک ایک کرکے جہاز نمایاں کیے گئے' اور ہر جہاز نے اعمال حربیہ کے منظر دکھاے' اور باہم خود ہی جنگ کی - بادشاہ اس بحری جنگ کا تماشا دیکھکر قلعہ کو واپس آیا' لیکن اور لوگوں نے متصل ایک دن اور ایک رات وہیں قیام کیا' اور لہو و لعب میں مشغول رہے - تماشائیوں کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ایک پوری کشتی کا کرایہ ساٹھہ درہم تک پہونچگیا - ہر زمانے میں عموماً ایک درہم پر بارہ رطل روٹی ملتی تھی' لیکن اوس دن اوسکا نرخ سات رطل ہوگیا -

اس بحری نمایش نے دشمن کو بھی مرعوب کردیا - چنانچہ جب عیسائیوں کو اس کی خبر معلوم ہوئی تو اونہوں نے مختلف تحف و ہدایا کے ساتھہ اپنے قاصد بھیجے اور صلح کی درخواست کی -

سنہ ۷۰۳ میں بھی سلطان ناصر محمد بن قلاون کے زمانے میں اسی اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھہ جزیرہ قبرص کی طرف ایک بیڑا روانہ ہوا اور مظفر و منصور واپس آیا -

(جہاز سازی کے متعدد کارخانے)

اوپر گذر چکا ہے کہ مصر میں سب سے پہلے متوکل علی اللہ نے جہاز تیار کرواے' اور سنہ ۳۵۰ میں معز لدین اللہ نے اوسکو نہایت ترقی دی - لیکن معز لدین اللہ کے زمانے میں اس میں سب سے زیادہ ترقی اسلیے ہوئی کہ اوس نے سنہ ۳۵۴ میں جہاز سازی کا ایک عظیم الشان کارخانہ مقس میں قائم کیا' اور اوس میں ۶ سو جہاز تیار کراے' بعض مورخین نے اگرچہ اس کارخانہ کو اوسکے بیٹے عزیز باللہ کی طرف منسوب کیا ہے تاہم بہر حال یہ کارخانہ معز کے خاندان کا ایک عظیم الشان کارنامہ تھا -

اس کارخانے میں نہایت کثرت سے جنگی کشتیاں تعمیر ہوتی تھیں' اور آلات و ادوات کی کثرت کی بنا پر نہایت سرعت کے ساتھہ کام ہوتا تھا' جسکا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ جب سنہ ۳۸۶ ہجری میں ایک بیڑے میں آگ لگ گئی' اور اسکے اکثر مسلح جہاز جل کے خاک سیاہ ہوگئے تو عزیز باللہ کے گورنر عیسی بن نسطورس نے اپنی تمامتر کوشش جہازوں کی اس کمی کے پورے کرنے میں صرف کی' جو اس آتشزدگی سے پیدا ہوگئی تھی - چنانچہ اوس نے اوسی وقت ۲۰ جہازوں کے بننے کا حکم دیا - ۲۴ ربیع الثانی کو آتشزدگی ہوئی تھی - لیکن جب اوس نے ۷ جمادی الثانی کو کارخانہ کا معاینہ کیا تو اوسکے سامنے ۲۰ عظیم الشان جہاز تیار کرکے پیش کیے گئے' اور اوائل شعبان میں چار جہاز اور تیار ہو گئے -

بہر حال شہر تخریب رگولہ باری کے عذاب میں مسلسل ۴۸ گھنٹے تک مبتلا رہا - اس امر کا صحیح طور پر تحقیق کرنا تو مشکل ہے کہ جرمن فوج کے حملے کیسے ہوتے رہے - مگر افسروں اور نیز ان لوگوں کی گفتگو سے جو خطوط جنگ سے واپس آئے تھے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آخری حملہ پانچ گھنٹہ کی مسلسل گولہ باری پر مشتمل تھا ' جو صبح ساڑھے چار بجے سے لیکے ساڑھے نو بجے تک ہوتی رہی - اس اثناء میں گولوں کی مسلسل اور سخت بارش ہورہی تھی ' اور نقصان پہنچانے سے پہلے یہ گولے جس قدر ٹھیک طور پر آکے نشانہ پر گرتے تھے انکی یہ صحت ایک غیر معمولی امر معلوم ہوتی تھی - مجھہ سے لوگوں نے یہ بیان کیا کہ جرمن فوج کے ساتھہ غبارے تھے جنکے افسر اپنے توپچیوں کو یہ بتاتے جاتے تھے کہ بلجیم کی مدافعت کے ان پوزیشنوں کو اپنا نشانہ بناؤ - شہر پر بعض بعض وقت ایک ایک منٹ میں دس کے حساب سے گولے پھینکے گئے تھے - تمام ملکی آبادی خوفزدہ تھی اور بوڑھوں اور بچوں میں مصیبت ' خوف ' اور مایوسی کے دلسوز منظر نظر آتے تھے -

پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ دو کشتیاں ارسٹینڈ جائینگی لیکن جب یہ اطلاع دی گئی کہ یہ دونوں کشتیاں نہیں روانہ ہونگی تو جو مجمع ایک گودی پر جمع ہوا تھا اس پر نزع کا عالم طاری ہوگیا -

تاہم ان دونوں کشتیوں کے علاوہ بھاگنے کے دیگر ذرائع ۱۵ کشتیوں کی شکل میں موجود تھے' جو روانرقم ' فلشنگ اور انکے علاوہ ہوا لینڈ کے دوسرے بندرگاہ جانے والی تھیں - یہ کشتیاں مسافروں کی معقول تعداد لیجانے والی کشتیاں نہ تھیں مگر چونکہ کوئی شخص با قاعدہ چڑھنے کا انتظام کرنے والا نہ تھا اسلیے ان خوفزدہ انسانوں میں کشتیوں پر جگہہ لینے کے لیے سخت کشا کش شروع ہوئی - جگہہ کے لیے مرد ' عورتیں ' اور بچے ایک دوسرے سے جانبازی کے ساتھہ لڑنے لگے - اسوقت انسانی ہستی اپنے ایک بد ترین انداز میں نظر آرہی تھی - مگر ایسی حالت میں ان خوفزدہ انسانوں کو کون الزام دیسکتا ہے : یہ لوگ " وا بار بربریس " سے بھاگ رہے تھے - اور وہ گولے انکے سروں پر سے سنسناتے ہوے جا رہے تھے' جو انکے گھروں کو خاکسیاہ اور انکے محبوب شہر کو برباد کر رہے تھے - ان لوگوں کا کام جنگ نہیں تھا - یہ لوگ زیادہ تر متوسط العمر دوکاندار' تاجر' اور آرام پسند شہری تھے اور ان میں بچوں اور عورتوں کی بھی کافی تعداد موجود تھی - یہاں ان راہبوں کا قحط تھا جنکے ذریعہ سے جہاز یا کشتی تک پہنچتے ہیں - ان لوگوں کے کشتیوں پر سوار کرنے کے ذرائع صرف وہی تختے تھے جو ڈھالو رکھدیے گیے تھے' اور آخر میں آکے ایک خطرناک زاویہ پر ملتے تھے - پنجشنبہ کو ۲ بجے تک اکثر لوگ روانہ ہوگئے تھے' مگر تاہم ۱۵ ہزار جو نہیں بھاگ سکے وہ راضی بقضا ہو کے یہ انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں قسمت میں کیا لکھا ہے - ہزاروں تو ان سڑکوں سے بھاگ گئے جو جنگلوں کو جاتی تھیں مجھہ سے لوگوں نے بیان کیا کہ بہت سے بوڑھے بھوک' سردی ' اور خوف کے مارے راستہ ہی میں مرگئے -

(جلتا ہوا شہر)

ایک بلجین افسر کی عنایت سے میں بڑے گرجا کی چھت پر چڑھسکا اور وہاں سے میں نے جلتے ہوے شہر کا منظر دیکھا - تمام سڑکیں شعلہ زن تھیں - شعلے ہوا میں ۲۰ اور ۳۰ فیٹ کی بلندی تک اٹھتے جارہے تھے : میں نے اپنے بلند پوزیشن سے تیل کے ان بڑے حوضوں کا نہایت عمدہ منظر دیکھا جو دریاے شیلڈ کے محاذات میں واقع ہیں - ان میں ایک بڑی جرمن توپ کے چار گولوں سے آگ لگ گئی اور دہویں کے عظیم الشان سیاہ بقعے ہوا میں دو سو فیٹ تک بلند ہو رہے تھے - تیل کئی گھنٹے تک زور شور سے جلتا رہا ' اور قرب و جوار کے تمام حصہ پر دہوئیں کے بادل چھا گئے - ہر طرف آگ ' شعلے ' اور تیل سے لدا ہوا دہواں ہی دہواں تھا - وقتاً فوقتاً شعلوں کی بڑی بڑی زبانیں قبل کے حوضوں سے نکلتی تھیں اور مضطربانہ شوق کے انداز میں اپنے متصل حوض کو بوسے دیتی تھیں' جس سے رفتہ رفتہ آگ ہر طرف پھیل گئی اور کوئی حوض بھی آگ سے نہ بچا - اسوقت شہر بالکل ویران ہوگیا تھا اور قریباً سب لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کے چلے گئے تھے - بڑے گرجا سے روانہ ہونے کے بعد میں شہر کے جنوبی حصہ کی طرف روانہ ہوا جہاں کہ فی منٹ ۵ کے حساب سے گولے آرہے تھے -

" میں مقام " ریوفیموینڈر " تک گیا تھا کہ ایک خوفزدہ بلجین عورت مجھے ملی - اسے اختناق الرحم (ہسٹریا) کے سے تنفس کیساتھہ مجھہ سے یہ بیان کیا کہ " بنک نیشنل " اور " پیلس ڈی جسٹس " کے گولے لگے ہیں' اور اب وہ جل رہے ہیں - اور نیز یہ کہ میرے اس مقام پر پہنچنے سے ۵ منٹ قبل اسکے شوہر کے ایک گولہ لگا ہے - جہاں ہم اسوقت تھے وہاں سے سو گز سے کم فاصلہ پر اس (شوہر) کی بے ترتیبی کے ساتھہ کٹی ہوئی لاش خاک و خون میں آغشتہ پڑی ہوئی تھی - جب میں " ایو نیوڈی کیسر " سے جارہا تھا تو ایک گولہ مجھہ سے ۲۰ گز کے فاصلہ کے اندر آکے گرا اور میں منھہ کے بھل گر پڑا - جہاں میں گرا تھا وہاں سے ۱۰۰ گز سے کم فاصلہ پر ایک مکان کو یہ گولہ لگا تھا ' جسکی حالت میں بجز اسکے اور لفظوں میں نہیں بیان کرسکتا کہ وہ (مکان) سڑک پر اینٹوں اور ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کی بوچھار کی شکل میں برسپڑا اور اسکی اینٹ سے اینٹ بجگئی - میں بمشکل سنبھلنے پایا تھا کہ ایک شخص جس کی عمر ۴۰ سال کی ہوگی' قریباً بالکل ننگا اس گھر سے چیختا ہوا نکلا - یہ بد بخت بالکل پاگل ہوگیا -

خیر میں وہاں سے کوین ہوٹل یہ تحقیق کرنے گیا کہ امریکن جرنلسٹ کا کیا حشر ہوا - معلوم ہوا کہ وہ ایک پرائیوٹ مکان میں شب بھر قیام کے بعد روانہ ہوگئے جس پر تین دفعہ گولے گرے اور بالاخر اسمیں آگ لگ گئی -

(لہا بقیۃ صالحۃ)

حول برلن

شئوں و حالات اصلیہ بروایات و شہادات عینیہ

ڈاکٹر پرسٹما افریقہ کی حزب العمال (لیبر پارٹی) کے ایک لیڈر ہیں : اعلان جنگ کے وقت وہ برلن میں تھے' اور اسکے بعد چندے وہاں مقیم رہے - ڈاکٹر پرسٹما ۲۷ اگست کو برلن سے روانہ ہوے ہیں' غالباً وہ آخری شخص ہیں جس نے برلن کو خیر باد کہا ہے - اپنی واپسی کے بعد انہوں نے ایک دلچسپ اور پر از معلومات مضمون " ڈیلی سٹیزن " میں لکھا ہے - اس مضمون میں وہ لکھتے ہیں

یہ ظاہر ہے کہ جسوقت تمام جرمن قلمرو میں قیصر کا اعلان جنگ چسپاں کرکے فوج اور بیڑہ کو اجتماع کا حکم دیا گیا ہے اسوقت اہل جرمن بمعقول زمانے سے ہر قسم کے نتائج کہلیے مستعد تھے - یہ اعلان جو سرخ اور سیاہ دو رنگوں میں چھپے تھے ان پر سنہ ۱۹۱۲ چھپا ہوا تھا' مگر " ۲ " کاٹ کے نیلی پنسل سے " ۴ " بنایا گیا تھا - اسکے بعد سے ہر روز اعلانات شائع ہوتے ہیں اور میں نے سبکو دیکھا کہ وہ دو برس قبل کے چھپے ہوے معلوم ہوتے ہیں - " لینڈ اسٹرم مٹ ویف " فوج جب طلب کی

ان پر پردہ ڈالدیا ہے - اس نے صرف اسقدر معلوم ہونے دیا ہے کہ بحري فوج اور نئي نيول بريگيڈ کے ۸ ہزار آدميوں نے دفاعي کارروائيوں میں حصہ لیا جنمیں سے موخر الذکر حال میں فوج میں داخل ہوے تھے' اور یہ کہ اس فوج میں سے ۱۳۰۰ سو آدمیوں سے ہتھیار رکھوا لیے گئے ہیں' اور انہیں اس کیمپ میں شکست خوردہ فوج کي حیثیت سے داخل کرلیا گیا - جو فوجوں کي یکجائي کے لیے نصب کیا گیا تھا - مگر محصور شہر سے جو مراسلات آئے تھے - انکے اہم اور اصلي فقروں کا سخت احتساب ہوا -

(شہر پر گولہ باري)

" ڈیلي ٹیلیگراف " کے ایک مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ چہار شنبہ کو نصف شب کے وقت شہر پر گولہ باري شروع ہوئي - شام کو جنوب و مشرق کي طرف توپوں کي گرج ہم لوگ سنتے رہے - جرمن فوج نے انکا کوئي جواب نہیں دیا -

وسط شب سے قبل تمام شہر پر ایک پر اسرار خاموشي طاري تھي اور یہ تیرہ و تار شہر مردوں کي بستي معلوم ہوتا تھا - توپوں نے اپني آتشیں گفتگو موقوف کردی تھي - اور اب وہ خاموش تھیں' گوشہ گوشہ سے رات گئے تک ہونے والي جنگ کے آھني قدموں کي چاپ کي آواز بازگشت آ رہي تھي -

یہ عالم تھا کہ ایک گرج نے طلسم سکوت توڑا اور ایک دھماکے کے ساتھ دفعۃ ایک گولہ آکے گرا - جس کے آتے ہي خوف زدہ عورتوں کي ایک تعداد گھروں سے سڑکوں پر دیوانہ وار نکل آئي' اور گھبرا گھبرا کے یہ دیکھنے لگي کہ کیا در حقیقت گولہ باري شروع ہوگئي ہے - توپوں کي گرج ' برق رفتار گولوں کي سنسناھٹ' اور بعض بد نصیب مکانوں سے ٹکراکے انکے پھٹنے کا تڑاخا اور کھڑکھڑاھٹ' یہ چیزیں کچھ اسقدر جلد جلد یکے بعد دیگرے پیش آئیں کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گولے اپنے اس خونیں کام کے لیے شہر کي بالکل اندروني شہر پناہ سے پھینکے جارہے ہیں - اس واقعہ سے ہم میں سے اکثر بے حد پریشان تھے - یہ معلوم ہوتا تھا کہ گولے اسقدر قریب سے آرہے ہیں کہ انہیں اپنے منزل مقصود تک پہنچنے میں بمشکل ایک میل کي مسافت بھي طے کرنا پڑتي ہے - اس واقعہ سے ہم لوگوں کو تھوڑي دیر تک تو یہ یقین ہوگیا کہ یہ وہ گولہ باري نہیں ہوسکتي جسکي دھمکي دي گئي تھي' بلکہ ممکن ہے کہ قلعہ کي سرنگ توڑ کے جرمنوں کي کسي ھمتور ٹولي کو شہر پناہ کے اندر دیکھا ہو اور وہ توپوں کے ذریعہ انہیں نکالنے کي فکر میں ہوں' مگر پاش پاش ہونے والي چیزوں کے تڑاخوں نے اس غلطي کو رفع کردیا -

اب گولے بلا امتیاز محلوں مکانوں اور جھونپڑوں پر آ آکے گر رہے تھے' اور سارا آسمان چمکتے ہوے شعلوں سے روشن ہوگیا تھا - اسکے بعد گوٹھي کي توپوں' اور میدان کي باٹریوں نے ایک ساتھہ آواز بلند کي - اب شور و غوغا خوفناک ہوگیا تھا اور آسمان میں نیچے چلنے والي آگ کے عکس سے شعلوں کا ایک متلاطم دریا نظر آتا تھا - ھمارے ھوٹل کي چھت پر سے شہر کا منظر حیرت انگیز تھا - گولوں کي اعصاب شکن آوازیں' شہر کي کبھي روشن اور کبھي تاریک ہوجانے والي چھتیں (جنکي پچھلي تاریکي پہلي تاریکي سے زیادہ تیرہ و تار ہوتي تھي) اور گولوں کے پھٹنے سے چھتوں اور دیواروں کا پھٹنا' ان چیزوں نے ملکے ایک ایسي شکل پیدا کردي تھي جو ہولناکي میں " ان فرنو " سے کسي طرح کم نہ تھي - اس طرح جب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ جرمن ایک بے بس آبادي پر گولہ باري کي دھمکي کو پورا کررہے ہیں' تو جیسا کہ مقامي اخباروں نے ایک دن قبل مشورہ دیا تھا لوگ تہ خانوں میں چلے گئے -

ان لوگوں کو جن اصول کي پیروي کي ھدایت کي گئي تھي انکا ماحصل یہ تھا کہ جب پہلا گولہ پھٹے تو فوراً تہ خانوں میں چلے جاو' جس میں ساز و سامان تیار رہنا چاھیے - گیس کو نکالو' تہ خانوں میں بکثرت پاني رکھو تاکہ اگر آگ لگے تو بجھاسکو' اور ایسے اوزار رکھو کہ اگر دیوار گرے اور تم اسمیں دب جاو تو کھود کر نکل آ سکو - مزید احتیاط کے لیے بہت سے لوگوں نے تہ خانوں کي جالي پر بالو کے بھرے ہوے بورے رکھوادیے تھے جس سے راستہ چلنے والوں کو چھوٹي چھوٹي تکلیفیں بھي پہونچتي تھیں -

۳ بجکے ۳۰ منٹ پر جنوبي حصہ کا سارا آسمان " برچیم " کي شعلہ زن آگ سے بالکل منور ہوگیا' اور اسطرح آتشزدگي کا خوف گولہ باري کے خوف پر اور مستزاد ہوگیا - مقام " ریلم " میں واٹر ورکس کے تباہ ہوجانے نے اینٹورپ کو ۸ دن سے پوري طرح پاني نہیں ملا تھا - اسلیے نہ وہاں پاني تھا اور نہ آدمي تھے کہ ان پیاسے شعلوں کو سیراب کرتے جو عالم تشنگي میں اپني زبانیں نکال رہے تھے -

شہر کے دوسرے حصوں میں مختصر پیمانہ پر آگ لگي ہوئي تھي - صبح تڑکے جرمن فوج کي آتشباري ختم ہوچکي تھي - اس گولہ باریدہ شہر کي ایک مستعجلانہ سیر نے مجھے ۳۱ گھر دکھاے' جو گولوں کي زد میں آگئے تھے - اس حصہ میں " برچیم " شامل نہیں جسکے متعلق مجھسے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ساري سڑک برباد ہوگئي ہے - دوسرے دن صبح کو ۹ بجے جرمن فوج کي گولہ باري پھر سخت ہوگئي' مگر گولوں کي گرج اور عمارتوں کے دھماکوں نے خوفزدہ آبادي کو جنبش نہ کرنے دي -

دوپہر دس بجے ایک گولہ مٹي کے تیل کے ایک حوض پر آکے گرا' اور اسمیں آگ لگ گئي - اسکے بعد ایک سے دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں آگ لگنا شروع ہوئي اور رفتہ رفتہ تمام حوضوں سے شعلے بلند ہونے لگے -

بار بردار اور دخاني کشتیوں سے جس قدر جلد سے جلد ہوسکتا تھا وہ ان مصیبت زدہ انسانوں کو لاد رہي تھیں اور ان سے ہوالینڈ تک کے مختصر سے سفر کے لیے بیس فرنک چارج کر رہي تھیں - جب بہتا ہوا تیل کے چشمے کے نیچے تک پہونچا تو لوگوں میں دفعتاً بیوجہ تہلکہ مچگیا - جو کشتیوں پر تھے انہوں نے تو افسروں کو پکارنا اور خطرہ کي طرف اشارہ کرکے " بس " " بس " کرنا شروع کیا' مگر جو لوگ کوسي پر تھے وہ یہ نہیں چاھتے تھے کہ پیچھے رہجائیں اسلیے جگہ حاصل کرنے کیلیے بے طرح کشتیوں پر ٹوٹ پڑے -

میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ خود تو اس ھجوم و ازدھام میں غرق ہوگئي' مگر اسکا شوہر جو اس سے کسیقدر زیادہ خوش قسمت تھا اسٹیمر کي چھت پر گرا اور کسي طرف ایک ایسي شے لیکے نکل گیا جو اسکا پھٹا ہوا سر معلوم ہوتي تھي -

عورتیں پہلے ملاحوں کو بچوں کي گاڑیاں' ننھے ننھے بچے' چھوٹے چھوٹے لڑکے اور دوسرے قسم کا اسباب دیدیتي تھیں' اور پھر پیر رکھنے کي جو ذرا سي جگہ بھي ملجاتي تھي اسکے سہارے سے کشتیوں پر چڑہ آتي تھیں - یہ امر تعجب انگیز ہے کہ ایسے ھجوم و کشا کش میں اکثر نہ غرق ہوئیں اور نہ مریں -

(آخرین منظر)

" ڈیلي کرانیکل " کے مراسلہ نگار خاص مسٹر ارتھر جونس کہتے ہیں " کہ جمعہ کے دن ۱۱ بجکے ۳ منٹ ہوے تھے کہ جرمن شہر میں داخل ہوے - جسے رسمي طور پر شریف شہر نے انکے حوالہ کردیا تھا - لیکن دوسرے مراسلہ نگاروں کا بیان ہے کہ جرمن اس سے کہیں بعد کو شہر میں داخل ہوے ہیں -
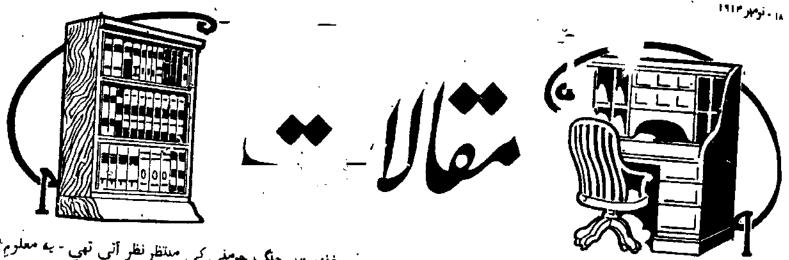
عالمگیر جنگ کي سازش

(جرمني کا معجوزه نقشه)

ڈيلي کرانيکل لنڈن ميں مشهور مسٹر آرتهر کرانين ڈرالل عنوان بالا پر حسب ذيل خيالات ظاهر کرتے هيں :

قبل اسکے که بڑے اور تازه واقعات قديم نقوش کو مٹاليں يه قلمبند کرنا دلچسپ هوگا که اس مصيبت کے نازل هونے سے پہلے همیں حالات عالم کيا نظر آتے تهے ؟

جب ايک گذشته دماغي حالت کي طرف بعض جديد نقطه هاے نظر سے پهرکے ديکهيے تو بسا اوقات موجوده حالت ناقابل يقين معلوم هوتي تهي - ميں منجمله ان لوگوں کے هوں جو جرمني کے ارادوں کو تسليم کرنے سے سختي کے ساتهه انکار کيا کرتے تهے - ميں نے اس موضوع پر لوگوں سے بحث کي' ميں نے اس کے متعلق مضامين لکهے' ميں " اينگلو جرمن فرينڈ شپ سوسائٹي " ميں شريک هوا - غرض جو عقيده ميرا تها اسکے ليے ميں جو کچهه کرسکتا تها وه کيا - مگر گذشته سال کے آغاز ميں ميرے خيالات ميں ايک کامل تغير پيدا هوگيا - ميں نے يه محسوس کيا که ميں غلطي پر تها اور جس شے کے متعلق يه معلوم هوتا تها نه وه اسقدر مجنونانه اور فتنه پردازانه هے که واقعه نہيں هوسکتي وهي درحقيقت واقعه تهي

ميں نے اپني راے کا يه تغير مارچ کے " فورٹ نائٹلي ريويو " کے ايک مضمون ميں قلمبند کيا تها جسکي سرخي " برطانيه عظمی اور آينده جنگ " تهي' اور اب جو ميں نے اس مضمون کو پڑها تو معلوم هوا که اسکا بہت سا حصه موجوده حالت کے مناسب هے - پيشينگوئياں خطرناک هوتي هيں - مگر اس مضمون ميں ايسي باتيں بہت تهيں جنکو مجهے واپس نه لينا چاهيے - ميري راے ميں جس شے نے تغير پيدا کيا وه " برنهارڈي " کي کتاب " جرمني اور آينده جنگ " کا مطالعه هے -

(ناقابل اعتماد حوصلے)

اسوقت تک ميں يه خيال کرتا تها که يه تلوار کي کهڑکهڑاهٹ ايک نو عمر مضبوط قوم کي طفلانه افراط هے جو يه چاهتي هے که اپنے موٹے موٹے جوتے پہنے هوے تمام دنيا کے گرد کهٹ پٹ کرتي پهرے - اس جوش کا ايک حصه تو (جيسا که ميرا خيال تها) کامل قدرتي حسد کا نتيجه تها اور ايک حصه ان غير معمولي پروفيسروں کي تلقين کا نتيجه تها جنکے مسلسل خيالي مباحثوں نے نوجوانان جرمني کے خون کو مسموم بناديا هے -

اسقدر تو بالکل صاف تها' مگر مجهے يه يقين نہيں آتا که ايک عالمگير جنگ کا تخم سازش کے سايه ميں پرورش پا رها هے جس ميں بحر و بر دونوں کے اقتدار کو چيلنج ديا جائيگا - اس هيبتناک رستخيز کا کوئي مقصد نہيں معلوم هوتا تها اور نه کوئي بڑي غنيمت جنگ جرمني کي منتظر نظر آتي تهي - يه معلوم هوتا تها که اگر اس جنگ ميں وه فتحياب هوئي تو زايد سے زايد اسکے نفع و نقصان کا توازن قائم رکهه سکيگي اور اگر اسے شکست هوئي تو پهر هميشه کيليے رخصت هوئي -

اسکے علاوه يه خيال هوتا تها که عيسائيت اور تمدن کسي نه کسي کام کيليے دنيا ميں ابتک قائم هيں' اسليے جو قوم که ان دونوں ميں سے ايک کا ادعا بهي کرتي هے وه تاريخ عالم کے اس زمانه ميں ايسي ٹهنڈے خون والي بربري سازش ميں شريک نہيں هوسکتي جسکے ذريعه سے وه چند سال تک اپني طاقت کو صرف اس ارادے سے بڑهاتي رهے که جب موقع ملے تو بغير کسي نزاع کے محض اپني سربلندي کے خيال سے اپنے همسايوں پر ٹوٹ پڑے -

(برن هارڈي کي تنبيه)

ميں کہتا هوں که ميں ان باتوں کو باور نه کرسکا' ليکن جب ميں نے جرمن مصنف برن هارڈي کي کتاب پڑهي تو پهر ميں ان امور کو بغير يقين کيے نه رهسکا' اور ايک مضمون لکها تا که جو لوگ ميري طرح اندهے هوں انکي آنکهيں هوجائيں' اور وه اس حقيقت کو ديکهيں جو مجهے نظر آئي هے' کيونکه برنهارڈي ايک غير ذمه دار جرنلسٹ يا اتحاد جرمني (پان جرمنزم) کے خبط کا مريض نه تها - وه جرمن سپاه کا ايک ممتاز افسر تها - اس نے فن جنگ پر کئي مستند اور بلند پايه کتابيں لکهي هيں - وه اعلى طبقه ميں رهتا تها' اسليے اس سے توقع هے که وه انکے خيالات سے صحيح طور پر واقف هوگا - با ايں همه اس کتاب ميں (جس ميں اس نے اهل وطن کو مخاطب کيا هے) اس قسم کے جنگجويانه خيالات ظاهر کيے هيں - تم اس قسم کي تحرير کو علحده نہيں کرسکتے - اسکو تم ناقابل شمار نہيں ٹهرا سکتے - جيسا که ميں نے اس وقت لکها تها) " هم مجنوں هونگے اگر اس تنبيه پر سنجيدگي کے ساتهه توجه نه کرينگے -

ليکن ايک عجيب و غريب بات يه هے که اس قسم کي تنبيه شائع کي گئي - جرمن دل ميں ايک تعجب انگيز سادگي هوتي هے' جو موجوده واقعات ميں بارها ظاهر هوچکي هے - مگر يقيناً اس سادگي کي سب سے بڑي مثال يه کتاب هے - يه ذهن ميں نہيں آتا که اس کتاب کے مصنف کے دل ميں يه خيال نه آيا که ممکن هے که اس کتاب کا ترجمه هو اور جس کو هم اپنا شکار بنانا چاهتے هيں وه اسے پڑهے

پهر يه بهي يقين نہيں آتا که ايک نامور سپاهي کي حيثيت سے برن هارڈي کا تعلق جنرل اسٹاف سے نه هو - اسليے اس نے جو خاکه کهينچا هے اسے ايک سرکاري خاکه خيال کرنے کے ليے اسباب موجود هيں -

مگر يه کوئي منفرد مثال نہيں - وان ايڈيشم نے' جس کا تعلق حقيقي طور پر اس معير العقول اسٹاف سے هے' ايک

گئي ہے اور اسکي طلبي کيليے اعلانات شائع هوے هيں تو ان سے بهي يه معلوم هوتا تها که يه دو برس قبـل کے مجوزه مطبوعه هيں -

جرمن سپاه ميں لينڈ اسٹرم دو قسم کے هيں " مت " اور " اونے " يعني مسلم اور غير مسلم - اس هفته کے ميل تـک غير مسلم تو طلب هي نهيں هوے هيں' اور مسلم کا بهی بهت هي تهوڑا حصه ميدان جنگ ميں آيا ہے -

دشمن کو خواه مخواه حقير سمجهنا کوئي عمده پاليسي نهيں - اسليے اهل جرمني کے عزم اور عجيب و غريب جوش سے انگريزوں کو مطلع کرنا بالکل بجا و درست ہے - اولاً تو انکو يقين ہے که موجوده جنگ جنگ مدافعت ہے - انکا قيصر " امن دوست " بادشاه ہے - انکے وطن محبوب پر انکے حاسد دشمن وحشيانه طريقه سے حمله کر رہے هيں - جرمني ميں تمام کام گهڑي کے پرزوں کي رفتار کی طرح هو رہے هيں - هر شخص بالکل صحيح طور پر جانتا ہے که اسے کيا کرنا ہے اور کهاں رهنا ہے - افسروں نے عورتوں کو سپاهيوں کي ٹرينوں کو پتوں اور پهولوں سے آراسته کرنے کي اجازت ديدي ہے - اسليے تمام ٹرينيں پهولوں اور سبز و شاداب پتيوں سے دلهن بني هوئي جاتي هيں - اسکے علاوه هر سپاهي کي رائفل کے سرے پر ايک پهول لگا هوتا ہے -

واقعي جرمن عورتيں نهايت همت ور هوتي هيں - ايسا شاذ و نادر هوا که کسي عورت کا شوهر' بهائي' يا لڑکا رخصت هو رها هو اور ميں نے اوسکے منهه سے سسکي کي آواز بهي نکلتے سني هو - جب انکے عزيز رخصت هونے لگتے هيں تو وه ان سے کهتي هيں که هم يه جانتے هيں که " اب هم اور تم پهر کبهي نهيں ملينگے' مگر تاهم تمکو اپنے آبائي وطن اور قيصر پر قربان هونے کے ليے ضرور جانا چاهيے -

جرمني ميں تمام ريليں سرکاري هيں - اس اجتماع کے زمانه ميں معلوم هوگيا که گذشته زمانے ميں فوجي نقل و حرکت کيليے هر ممکن تياري کي گئي ہے - ميں يه نهيں کهسکتا که يه صحيح ہے يا غلط مگر بهر حال جسوقت ميں ۲۷ - اگست کو چلا هوں اسوقت يه عام طور پر تسليم کيا جاتا تها که ۹ ملين فوج اسوقت مسلح تيار تهی' اور مجموعي تعداد ۱۲ - ملين هوگئي - اسميں هزارها فدا کار شامل نهيں جنهوں نے اپنے خدمات پيش کيے هيں' اور نه وه تين ملين اشخاص محسوب هيں جو اگر ضرورت هوئي تو اسيران جنگ کي حفاظت کے ليے طلب کيے جائينگے - برلن ميں حکام يه کوشش کر رہے هيں که جهاں تک ممکن هو شهر کي وهي حالت رہے جو عام طور پر هوتي ہے - کسي ايسي شے کي اجازت نهيں جس سے آبادي ميں شکسته دلی پيدا هوتي هو - حتی که جب بعض خاندانوں کو اپنے اعزاء کے ميدان جنگ ميں کام آنے کي خبر معلوم هوئي اور انهوں نے ماتمي لباس پهننا چاها تو انکو عملاً ممانعت کي گئی - انهيں يه نصيحت کي گئي که وه اپنے وطن محبوب کي خاطر ابهي اپنے ماتم کو اختتام جنگ تک ملتوي رکهيں

اهل جرمني تمام معاملات کے متعلق نهايت سرگرم و مستعد هيں' اور لهو و لعب ميں اشتغال و انهماک کو يک قلم موقوف کر ديا ہے - مثلاً کسي گهر ميں پيانو کی آواز نهيں سنائي ديتي - انکا قول ہے که يه جنگ کا زمانه ہے يه موسيقي نوازي کا وقت نهيں ہے - تمام تهيٹر اور اوپيرا بند هيں -

شروع ميں تو دو دن تـک بنکوں اور سيونگ بنکوں ميں روپيه نکالنے والوں کا بڑا ازدهام رها' مگر اسکے بعد سے موقوف هوگيا - بنک اپنے اپنے عام انداز ميں کاروبار کر رہے هيں - البته وه طلائي سکے نهيں ديتے هيں - جسوقت ميں چلا هوں اسوقت تـک هنگامي نوٹ شائع نهيں هوے تهے -

جو لوگ محاذ گئے هوے هيں واقعي انکے اعزاء مضطرب و پريشان هيں' مگر حکومت اسکے علاج سے غافل نهيں ہے - هر مستحفظ سپاهي کی بيوي کو ۹ مارک (ايک جرمن سکه) اور هر بچه کو ۲ مارک ملتے هيں - بعض خاندانوں کو ٹريڈ يونينوں (تجارتي انجمنوں) سے بهی کچهه رقم ملتي ہے' جن سے انکے ميدان جنگ ميں جانے والے اعزاء وابسته تهے -

مسٹر فلپ ايچ - وڈ نامي ايک مشهور امريکن هيں جو اگست ميں برلن سے لندن آئے هيں انکا بيان ہے :

برلن ميں زندگي کي وهی معمولي حالت ہے' لندن اور برلن کي زندگي ميں کوئي بڑا فرق نهيں - جنگ سے قبل سامان خور و نوش کي جو قيمتيں تهيں وهي اب بهی هيں - قهوه خانے کهلے هيں اور بينڈ قومي ترانے بجا رہے هيں - کوئي ايسی پريشانی يا گهبراهٹ کي بات نظر نهيں آتي جس سے معلوم هو که جرمني برسر جنگ ہے - گو هر طرف سرگرمي و مستعدي اور جوش و خروش پهيلا هوا ہے - ميں نے ايک شخص کو بهي بهاگتے هوے نهيں ديکها - "

جهانتک هو سکا ميں نے لوگوں سے سامان غذا کے متعلق گفتگو کي' مگر ميں نے کسي ميں پريشاني اور بے چيني محسوس نهيں کي' اور بعض حکام نے تو ان سے يه بيان کيا که اسقدر سامان غذا موجود ہے که ۱۸ مهينه تـک چلسکتا ہے -

برلن ميں عام راے يه ہے که اگر جرمنی فتحياب نه هوئي تو وه واپس چلي آئيگي - اهل جرمنی کو اطمينان واثق ہے که اپني فوج کو کبهي شکست نهيں هوسکتي' اور اگر انکي فوج کو فرانس سے واپس هونا پڑا تو اس حالت ميں وه اپنے ملک کی حفاظت غير محدود وقت تک کرسکتے هيں -

مسٹر وڈ کہتے هيں که ميں نے دو افسروں سے پوچها که آپ لوگوں نے اپني فوج کی شکست کے امکان پر غور کيا ہے ؟ ان ميں سے ايک بولا که " هاں بيشک ممکن ہے' مگر هم اس وقت يهاں نهيں هونگے اسوقت ۱۷ اور ۵۰ برس کے مابين عمر والے مردوں ميں سے تمام جرمني ميں ۵۰ هزار آدمي سے زياده نه رهنے ديے جائينگے - "

ميري راے يه ہے که وساطت کے ذريعه سے ايک ماه کے اندر جنگ موقوف هوسکتي ہے - جب ميں نے ايک جرمن افسر کو اس طرف توجه دلائي تو اس نے کها که جب تـک هم پيرس اور سينٹ پيٹر سبرگ پر قبضه نه کرليں' اسوقت تک وساطت کا ذکر فضول ہے - البته اسکے بعد هم آپکا کهنا سنينگے -

مسٹر وڈ کا بيان ہے که ميں نے انگلستان کے خلاف سخت بغض محسوس کيا اور کسي کو بهي يه يقين نه دلاسکا که انگلستان اهل جرمني کے خلاف نهيں بلکه انکي جنگ پرستی کے خلاف معرکه آرا ہے - وه کهتے هيں که اهل جرمني کا يه خيال ہے که انگلستان جرمني کو کچل ڈالنا چاهتا ہے - انکا يه عزم بالجزم ہے که وه اپنے آپ کو انگلستان کے رحم کے حوالے کرنے کے بدلے آخر وقت تک لڑتے رهينگے - ميں نے اشتراکئين (سوشيالسٹس) ميں کسي قسم کا اختلاف نهيں ديکها - انگريزوں کے ساتهه عمده برتاؤ کيا جا رها ہے -
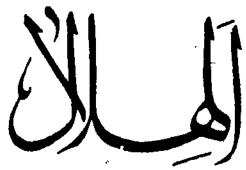
۲۲ ذوالحجه ۱۳۳۲ هجري

هندوستان اور پرو جرمنزم!

(۲)

جو اقتباسات پایونیر نے الهلال کے دیے هیں اول تو یه اقتباسات ایک مضمون کے نہیں - وہ مختلف مضمون کے مختلف مقامات سے لیے گئے هیں جنکي وجه سے الکے سابق و لاحق کا ربط ٹوٹ کر مترجم کے هاتھوں میں بالکل بے بس هوگیا هے' اور وہ انکو اس ترتیب سے پیش کرتا هے که پڑھنے والے کے سامنے انکي مجموعي شکل خطرناک بن کر نمایاں هوتي هے - پھر اصل عبارت کے الفاظ اور ترکیبوں کے ترجمه میں بھی اپنے مقصد کو پوري هوشیاري کے ساتھه پیش نظر رکھا هے اور هر اثر پذیر ٹکرے کے اندر ایک نئے اثرکو پیدا کرنیکي صریح کوشش کی هے - مثلاً عبارت مقتبسه میں لفظ ریٹائر منٹ Retirement اور ریٹریت Retreat کے واضح فرق کو نظر انداز کردیا هے' اور جس جگه مضمون میں محض "خیالات" کا لفظ آیا هے جسکے لیے انگریزي میں تھوٹس Thoughts هونا چاهیے' اسکے لیے نهایت بے باکي کے ساتھه "مس کنسپ شنس" Misconceptions (خیالات باطله) کا لفظ استعمال کیا هے' اور هر شخص اندازه کرسکتا هے که صرف اسي ایک لفظ سے کسقدر خطرناک تبدیلي پیدا هوگئي هے؟

اسیطرح اس پورے ترجمه کے اندر متعدد مواقع میں محسوس و واضح تغیرات کیے گئے هیں' اور پوري کوشش اسمیں صرف کي گئي هے که ترجمه کو پڑھنے والوں کي نظر میں هیبت ناک بنا دیا جاے : یحرفون الکلم عن مواضعه - لیکن انکي اصلیت اوسوقت تک واضح نہیں هوسکتي جب تک هر هر لفظ اور ترکیب کے متعلق تفصیل سے بحث نه کي جاے' اور اسکے ساتھه هي ایک صحیح انگریزي ترجمه هم پیش نه کریں - چونکه یه مضمون بہت بڑھگیا هے اسلیے هم یہاں صرف اتمام حجة کے طریقے سے کام لینگے اور ترجمه کي صحت و عدم صحت کو آینده مستقل طور پر لکھینگے - تاکه وہ همیشه کیلیے اس بہت هي پر خطر مسئله کو اردو پریس کیلیے واضح کردے -

هم تھوڑي دیر کیلیے یہاں تسلیم کرلیتے هیں که یه اقتباسات صحیح هیں - لیکن اسکے بعد معلوم کرنا چاهتے هیں که بصورت صحت بھي وہ کونسي هولناک جرمنیت هے جسکے لیے الهلال اسقدر خطرناک ظاهر کیا گیا هے؟ ان تمام اقتباسات کا زیاده سے زیاده خلاصه یه هے که انٹورپ کے لے لینے سے بلجیم میں جرمني کا کام پورا هوگیا - اسکا پوزیشن اب بلجیم میں زیاده مستحکم هے - انگریزي بحري مهم کچھه زیاده مفید نه هوئي - اب اسکا اراده انگلش چینل پر دباو ڈالنے کا هے - نیز یه که انگریزي فوج مصلحت شناسي اور عاقبت بیني کیلیے قابل تعریف هے - تو خوب اچھي طرح سمجھتي هے که محض زمین کي چند گز زمین کے لیے لڑنے هي کا نام کامیابي نہیں هے بلکه بعض اوقات میدان جنگ سے مراجعت پیش قدمي سے زیاده قابل تعریف هے - جتني تھوڑي فوج انٹورپ کیلیے بھیجي گئي تھي' اگر وہ مصلحت شناسي سے کام نه لیتي اور بالاخر مراجعت کو ترجیح نه دیتي' تو یقیناً همارے نقصانات اس سے زاید هوتے جسقدر که بیان کیے گئے هیں -

لیکن هم پوچھتے هیں که انگلستان کے پریس سے لیکر انڈیا کے تمام انگلو انڈین اخبارات تک کون هے جس نے اس کھلي بات کے اظہار کو بھی نا مناسب سمجھا هے' اور اسکے سوا اس موقعه پر اور کیا کہا جا سکتا تھا؟ یه وہ نتائج هیں جو خود سرکاري خبروں نے دنیا کو بتلاے هیں اور ایسي بے ضرر حقیقت هے جسکا اظہار بالکل ناگزیر هے - کیا پایونیر اسکو پسند کریگا که "جرمنزم" کے اتہام سے بچنے کیلیے هم حقایق سے ایسا کھلا انکار کریں جو دنیا کیلیے تمسخر انگیز هو؟ هم ایک لمحه کیلیے بھي یقین نہیں کر سکتے که هندوستان کي گورنمنٹ واقعات کے اظہار و بحث کو صرف اینگلو انڈین پریس کے لیے جائز رکھتي هو جو هر روز کوئي نه کوئي "پرو جرمن" مضمون شائع کرتے هیں' اور ایک هندوستاني قلم کیلیے جرم سمجھتي هو جو پھونک پھونک کر قدم اوٹھاتے هیں؟

وہ روح جو اس مضمون کے اندر کام کر رهي هے' اس واقعه سے غالباً هر شخص کے سامنے آجائیگي که مضمون نگار نے ترجمه کرتے وقت "اسٹیٹسمین" کا حواله بالکل چھوڑ دیا هے جو الهلال میں دیا گیا تھا - کیونکه ایسا کرنے سے "کلکته کا جرمنزم" الهلال پریس سے معاً "اسٹیٹسمین" کے دفتر میں منتقل هو جاتا اور یه اوسے منظور نہیں هے -

اصلي واقعه یه هے که جنگ کے نتائج پر نظر ڈالتے هوے اسٹیٹسمین کے حوالے سے یه لکھا گیا تھا که "خواه جنگ کي اصلي حالت کچھه هي کیوں نه هو لیکن یه تو ظاهر هے که جسقدر بھي لڑائي هو رهي هے' جرمني کے اندر نہیں هے اور اسکا افسوس ناک نتیجه هے که اسکے اندروني امن کو ابتک کوئي نقصان نہیں پهونچا هے"

صادق الروایت مضمون نگار نے پورے مضمون کو تو لے لیا مگر "اسٹیٹسمین" کا لفظ بالکل اوڑا دیا - پھر یہی کیا واقعه نگاري کي اخلاقي قوت هے جسکی بنا پر پایونیر نے الهلال کي جاسوسي کیلیے اپنے تئیں پیش کیا هے؟

جو خیالات الهلال میں سقوط انٹورپ کے متعلق ظاهر کیے گئے هیں' آج همیں مجبوراً غیر انگریزي داں پبلک کے سامنے ظاهر کرنا پڑتا هے که وہ ان رایوں کے مقابلے میں کچھه بھی نہیں هیں جو آج انگلستان کا پریس علانیه ظاهر کر رها هے' اور جسکو ولایت کي ڈاک هر هفته هم تک پهنچاتي هے - چونکه هم پر حمله کیا گیا هے اسلیے هم جواب دینا پڑیگا - هم پایونیر کو جو الهلال کے پرو جرمنزم کے لیے اسقدر مضطر هے' ان بے شمار مضامین پر توجه دلاتے هیں جو پچھلے هفته ولایت کي ڈاک میں "انٹورپ" کے متعلق آے هیں' اور دریافت کرتے هیں که کلکته کے لیے پرو جرمنزم کا عنوان موزوں هے یا خود برٹش دارالسلطنت کیلیے؟

هم یہاں صرف ایک هی اقتباس دینگے - "مورننگ پوسٹ" لندن کے جو پرچے آخري میل سے آے هیں' انمیں سقوط انٹورپ پر نهایت تفصیلي بحث کي گئي هے - وہ انگریزي بحري مهم کي ناکامیابي پر انتہائي سخت لفظوں میں افسوس کرتا هے اور اسکا سارا الزام مسٹر چرچیل کو دیتے هوے لکھتا هے :

"انگریزي بحري فوج اور بحري والنٹیروں کے ذریعه اینٹورپ کے نجات کي کوشش کرنا ایک گرانبها غلطي تھي' جسکے جواب ده موجوده شہادت کي بناء پر مسٹر چرچیل کو هونا چاهیے -

مختصر سا رسالہ لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ اگر موقع پیش آے تو جرمني ممالک متحدہ امریکہ کے ساتھہ کیا کریگا -

ان علامات کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ درحقیقت ایک شیخي سے پھولے ہوے قومي غرور کے مظاہر میں جو شیخي میں پھولکر اس فیصلہ تک پہنچگیا ہے کہ جرمني کي فتح یقیني ہے اس لیے انکے حریفوں کا غافل یا خبردار رهنا دونوں برابر هیں -

(جنگ کا پروگرام)

اسوقت درحقیقت برن هارڈي کے پروگرام پر عمل هو رها ہے اس پروگرام میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ حملہ کا سارا بار فرانس پر ڈالا جاے اور روس کو اپنے سست رفتار فوجي اجتماع میں روک لیا جاے - اسکے بعد پیرس سے فاتح فوجیں بیشمار ٹرینوں میں بجلي کي طرح مغربي خط جنگ سے مشرقي خط جنگ پر بهیجدي جائیں -

پہلے انگلستان کو بہلایا جاے اور جب اسکی قسمت کے فیصلہ کا وقت آ جائے تو پھر اسکا بیڑا زیر آب کشتیوں ' تارپیڈو کشتیوں ' بحري سرنگوں سے تراشا جائے اور جب تعداد برابر هوجاے تو " ولهیلم شیورین " کے قلعوں سے جرمن بیڑا نکلے سمندر کے فتح کرنے کے لیے حملہ کردے -

(انگلستان کے لیے بري گهڑیاں)

خواہ واقعات کي رفتار کتني هي همارے موافق هو مگر امید نہیں کہ هم چند بري گهڑیوں سے بچکر نکل جاسکیں - جرمن ایک بڑي اور بہادر قوم ہے وہ اپني تاریخ جنگجوئي میں عمدہ کارنامے رکھتي ہے - وہ حلیفوں پر اپنے دیرپا نشان چھوڑے بغیر نہیں مٹیگي - همیں ابتدائي کامیابیوں کو بہت زیادہ اهمیت نہ دینا چاهیے اور یہ نہ سمجھنا چاهیے کہ حالات همارا ساتھہ ضرور دینگے - خشکي اور تري دونوں میں وسیع کوششیں اور مایوسیاں همارا انتظار کر رهي هیں - مگر اس میں زیادہ دیر نہ هوگي جیسا کہ مجھے معلوم هوتا ہے اسمیں زیادہ دیر هونا نا ممکن ہے - زمانہ کا عجلت پسند مزاج سست تدابیر کو برداشت نہیں کرسکتا ' اور نہ جرمني مالي کشش کو غیر محدود زمانہ تک برداشت کر سکتي ہے -

پیشینگوئي کسقدر خطرناک ہے ! چاهے بعینہ یہي الفاظ میرا مضحکہ اڑانے کو واپس آئیں مگر میں خود نہیں سمجھسکتا کہ یہ جنگ ۶ ماہ سے کم میں کیونکر ختم هو سکتي ہے یا ۱۲ ماہ سے زائد عرصہ تک کیسے جاري رهسکتي ہے -

(جرمني کي ایک ڈپلومیٹک غلطي)

یہ کہنا تو بہت زیادہ ہے کہ جرمني کے ڈپلومیٹک حالات جسقدر بوسیدہ هیں اگر کہیں اسکے جنگي حالات بھی ایسے هي هوتے تو وہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رهسکتي - البتہ اسکے یہاں ڈپلومیٹک ناقابلیت کے بعض ایسے درجے ضرور رهیں جو اس حد سے کم درجہ هیں - اس حد تک ناقابلیت یقیني ہے - کم ازکم ان میں مناقشہ کي گنجایش تو نہیں - " ریل پولٹیک " " ویلت پولٹیک " وغیرہ کے مجنونانہ علم سے جرمن کو کیا حاصل هوا ؟ اطالیا کے ساتھہ اتحاد کي بندش اس قدر ڈھیلي کہ اتحاد بیکار ' آسٹریا کے ساتھہ بحر میڈیٹرین کے متعلق اسقدر وسیع مفاهمت کہ یہ مفاهمت جرمن کروزروں کے لیے بیکار ثابت ہونے کے بعد بھي سرویا ' مانٹي نیگرو ' اور بلجیم کو جرمني کے خلاف میدان جنگ میں کھینچ لائي - انگلستان کے ساتھہ وہ برتاؤ کیا جس نے همارے تمام طبقوں کو اس طرح متحد کردیا کہ آپ اگر کوئي

جماعت اس سے اختلاف کرے تو اس کے پیر کے نیچے سے زمین نکلجاے ' اور اس طرح اسکے سقوط و افتاد کا سامان هوجاے - کیا اس سے زیادہ بڑا کوئي خلط ملط هوا ہے ؟ کیا کوئي ایسا نقطہ ہے جسکا انتظام اس سے زیادہ بري طرح کیا گیا هو ؟ اور هاں اسکے نتیجۂ ثاني کے طور پر وہ عام بے اعتمادي و ناراضي جو ناطرفدار ممالک میں پیدا هوئي ہے وہ خود ایک مکمل شے ہے -

(جرمن سپاهي)

جرمن سپاهي ویسا هي اچھا ثابت هوگا جیسا کہ وہ همیشہ تھا ' وہ ویسا هي بہادر ثابت هوگا جیسا کہ وہ همیشہ تھا ' اسمیں مجھے ذرا شک نہیں - مگر وہ ویسا هي جفاکش ثابت هوگا جیسا کہ وہ همیشہ تھا ' اسکي کم امید ہے - کیونکہ اس آبادي سرزمین کي آبادي کا بڑا حصہ کھیتوں سے نکل کے کارخانوں میں چلا گیا ہے ' اور نیز عیش و آرام کا معیار بہت بڑھگیا ہے -

ولیم کے عہد کا ایک ویسٹفلین دستکار فریڈرک کے زمانے کے برینڈ بنرگ کے کاشتکار سے بالکل مختلف شے ہے - بعینہ اسیطرح جسطرح کہ سنہ ۱۹۱۴ ع کا تھوڑے عہد خدمت والا سپاهي سنہ ۱۸۵۰ ع کے دس سالہ خدمت والے سپاهي سے بالکل جداگانہ شے ہے - مجھے توقع ہے کہ جرمن همیشہ کي طرح عمدہ ثابت هونگے ' مگر اپنے همسایوں سے بہتر نہیں - لیکن انکے نقطہ نظر سے جنگ کا عمدہ نتیجہ تمامتر اس پر موقوف ہے کہ وہ بہتر ثابت هوں انہیں صرف فتح هي کرنا نہیں بلکہ جلد فتح کرنا ہے -

(قیصر کي مشینیں)

" ایک قابل ذکر شے اسکا (قیصر کا) فوجي نظام ہے ' جس پر بري شیخي ماري جاتي ہے - میرے ایک امریکن دوست کے جسے راے قائم کرنے کا موقع ملا تھا یہ کہا کہ " هاں بیشک وہ ایک بڑي اور سبکرو مشین ہے جو نہایت نزاکت کے ساتھہ جوڑي گئی ہے - اگر ایک پہیا بھي اٹک گیا تو تمام مشینوں کي طرح وہ بھي فوراً ٹکڑے ٹکڑے هوجائیگي "

ایک پہیا لیج میں اٹک گیا اور دوسرا بھي زیادہ عرصہ گزرنے سے قبل اٹکیگا تاریخ کے سبق بہت منحوس هیں - جینا اور آرئیڈٹ کے پروشین فریڈرک کي روایتوں کے فخر میں پھولے نہیں سماتے تھے ' مگر ایک دن میں انکي شکست اسقدر شدید اور انکي رخنہ بندي کي طاقت اسقدر کم تھي کہ انکا شیرازہ بالکل برهم هوگیا ' اور انکا وطن ۷ سال تک یورپ کي سیاست میں اثر فرما نہ رها - وہ همیشہ بڑے فاتح هوے هیں ' مگر مصیبت و شکست میں وہ بڑے نہیں رهے - اب دیکھنا ہے کہ اس جنگ میں انکي کیا حالت هوتي ہے -

تحت البحر کے زیریں حصہ کا ایک منظر جسمیں لوگ سنگریزوں پر بیٹھ رہے ہیں

بیٹل کروزر "کوین میری" جسکا وزن ۲۷۰۰۰ طاقت ۷۵۰۰۰ اسپ طول ۶۶۰ فیٹ اور رفتار ۲۷ ناٹ فی گھنٹہ ہے

ایک جنگی جہاز کا نقشہ
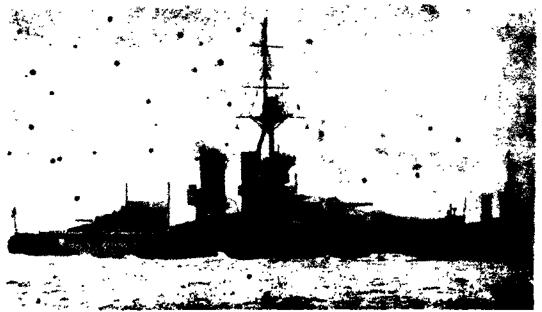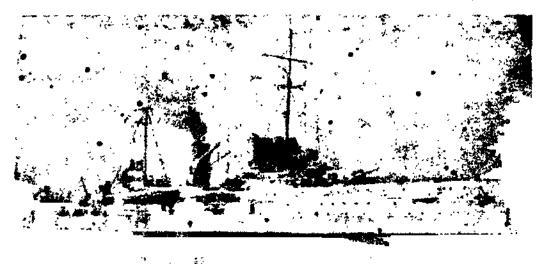
جب یہ واضح ہوگیا تھا کہ جرمنی کا مقابلہ پوری طرح نہیں ہو سکتا تو اوسوقت بلجین فوج کے لیے مناسب طریقہ تو یہ تھا کہ وہ ایک پوزیشن سے ہٹکے دوسرے محفوظ تر پوزیشن میں چلی آتی - صرف ایک صورت جو بد ترین صورت تھی ' یہ تھی کہ درل متعدد ایک قوی نجات دینے والی فوج قلعوں میں بھیج دیتی' جو ہر طرح کے حملوں کے باوجود قلعوں کو اپنے ہاتھہ میں رکھتی' اور اسکے همراہ مدد کے لیے کافی طور پر بڑی توپیں ہوتیں - مگر یہ بدترین صورت بھی اختیار نہیں کی گئی' بلکہ آخری وقت میں ایک ناکام تر اسکیم تیار کی گئی -

انگریزی فوج کی روانگی نے بلجین فوج کو چھڑایا نہیں بلکہ اسکے برعکس انکی دیر لگادی کہ بلجین فوج کے لیے رہائی اور زیادہ مشکل اور خطرناک ہوگئی

ہمارے پاس اس خوف کے اسباب ہیں کہ انگریزی فوج کے جسقدر نقصانات تسلیم کرنے کے لیے امارت بحریہ تیار ہے ' اس سے کہیں زیادہ سنگین نقصانات ہوے ہیں -

انگریزی فوج نے دوسرے فریق (جرمنی) کو اسقدر نقصان نہیں پہنچایا جسقدر کہ خود اسکا نقصان ہوا ہے "

پھر وہ (مورننگ پوسٹ) انگریزی اسکیم کی انتظامی حالت کے متعلق لکھتا ہے :

" جو فوج مسٹر چرچیل نے تیار کرکے بھیجی تھی اس میں بہت سے ایسے والنٹیر تھے جنہوں نے صرف ایک ہفتہ فوجی تعلیم حاصل کی تھی - حالانکہ ٹیریٹوریل فوج اسوقت موجود تھی جو کئی ماہ سے تعلیم حاصل کر رہی ہے -

گورنمنٹ کو چاہیے کہ اپنے جلد باز رفیقوں پر ایک سخت ہاتھہ رکھے -

مسٹر چرچیل کی بعض خصوصیات نے انکی موجودہ پوزیشن کو فوج کے لیے مجسم خطرہ اور اضطراب بنا دیا ہے "

ایک اور موقعہ پر کیسے ہولناک اور دہشت انگیز " پرو جرمن " لہجے میں اس نے انگریزی امیرالبحر کے ساتھہ مضحکہ انگیز جرات کی ہے

" مسٹر چرچیل نے یہ فقرہ کہا تھا کہ جرمن چوہوں کی طرح بلوں سے نکالے جائینگے - لیکن یہ یا تو محض فخاری تھی یا اپنی آیندہ موجی اور بحری کارروائیوں پر روشنی ڈالنا مقصود تھا - اگر فخاری تھی تو یہ انگریزی وزیر کے لیے شایان شان نہیں - اور اگر دوسری صورت تھی تو سوال یہ ہے کہ اسقدر اہم راز کیوں افشاء کیا گیا ؟ "

پچھلی ڈاک ایسی ہی بیانات سے لبریز ہے - مقامی معاصر اسٹیٹسمین نے گذشتہ اشاعت میں میل کی مراسلات جو شائع کی ہیں ' ان میں انگریزی مہم موسلہ انٹورپ کے متعلق اقلاً حسب ذیل بیانات " پرو جرمنزم " کے مطالعہ کرنے والوں کیلیے دلچسپ ہونگے :

" جو فوج بھیجی گئی تھی ' اسمیں آخری نام والنٹیر فوج کا تھا جو صرف چھہ ہفتے کی ترتیب دادہ تھی - سپاہیوں کے پاس کوٹ اور اوورکوٹ تک نہ تھے "

پھر وہ لکھتا ہے :

" آخر میں ایک جہنمی آگ کے برداشت کرنے ہی کا سوال انکے لیے رہگیا تھا "

ہماری مجبوری کیسی درد انگیز ہے ؟ ایک طرف ہماری بے ضرر بیانی اور کم گوئی پر معاندانہ حملہ کیا جاتا ہے - دوسری طرف ہمیں ملک کا امن اور دلجمعی بھی عزیز ہے - اسلیے ہم توازن اور تقابل کیلیے پوری طرح اس سامان سے بھی کام نہیں لے سکتے جو خود انگریزی بیانات ہمارے لیے مہیا کرتے رہتے ہیں -

بنگالی اور پاینیر

مقامی روزانہ معاصر " بنگالی " اپنے ۸ - نومبر کی اشاعت میں ہماری انگریزی مراسلت کو شائع کرتے ہوے حسب ذیل خیالات ظاہر کرتا ہے :

جو تصدیق شدہ مجرم ہوتا ہے ہمیشہ وہی فرضی مجرم پر اولین پتھر پھینکنے کے لیے آگے بڑھتا ہے - اسلیے ہمیں اس امر کے علم پر ذرا بھی تعجب نہیں ہوا کہ " پاینیر " نے اپنا ایک دو کالم کا مقالہ افتتاحیہ کلکتہ کے اردو ہفتہ وار الہلال کے نام بنام جرمنزم کے انشاء کے لیے نذر کر دیا ہے -

جب سے یورپ کی یہ جنگ عظیم چھڑی ہے تو اسی وقت ہمکو یہ تعجب ہوا تھا کہ ہندوستان میں آفیشیلزم کی طرف سے بولنے والی جماعت کا یہ سرخیل کیسے خوشی خوشی اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے جسکو آج وہ اسقدر زور کے ساتھہ برا کہہ رہا ہے - ایک دن اس نے ہم سے کہا کہ متعدد فوجوں کا شروع ہی سے مدافعانہ پہلو اختیار کرنا بجز اعتراف ضعف کے اور کچھہ نہیں - دوسرے دن یہ اشتہار دیا گیا کہ چینی دریاؤں میں جرمنی کا چھوٹا سا ۲ کروزروں کا اسکواڈرن حلیفوں کے ۴۸ کو اچھا خاصہ پریشان کر سکتا ہے - تیسرے دن ہمکو اسکے کالموں میں جرمنی کے ۴۲ سنٹیمٹر کی توپوں کے استعمال پر تعجب و تحیر نظر آیا - کیا یہ باتیں پرو جرمنزم نہیں ؟ بہتر ہوتا کہ پوانیر دوسروں کے آنکھوں سے تنکا نکالنے میں مشغول ہونے کے بدلے اپنی آنکھوں کا شہتیر نکالنے میں مصروف ہوتا - ہم اردو تحریروں کے محاسن کے متعلق اظہار راے کے قابل نہیں - مگر ایڈیٹر الہلال نے جو مراسلت ہمارے پاس بھیجی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر محکمہ احتساب نے مناسب غور کے بعد پاس کی ہیں ' " پوانیر " نے انکا ترجمہ صحیح نہیں کیا ہے اور یہ کہ وہ جب صحیح سیاق و سباق کے ساتھہ پڑھی جاتی ہیں تو اسدرجہ ہیبت ناک نہیں معلوم ہوتیں ' جیسا کہ پوانیر کے کالموں میں نظر آتی ہیں -

ایڈیٹر الہلال اپنی مراسلت میں لکھتے ہیں کہ جس معاملہ میں میری تردید کی گئی ہے اس میں آواز زیادہ تر انگلو انڈین پریس کی صداے بازگشت ہے - اور پوانیر نے میرے ساتھہ صریح ظلم کیا ہے کہ زیر تنقید پیسج سے " اسٹیٹسمین " کی راے حذف کردی ہے' جو تائید کے لیے نقل کی گئی تھی - ایڈیٹر الہلال کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے پرچہ کی آیندہ اشاعت میں گورنمنٹ اور قوم کے سامنے اس امر کو واضح کرینگے اگر وہ " پرو جرمن " ہیں تو " ٹائمز آف انڈیا " " اسٹیٹسمین " اور خود " پوانیر " کی سی ممتاز پرو جرمن جماعت میں سے ہیں -

تاہم جنگ کی خبروں کی اشاعت اور تنقید میں اپنی رہنمائی کے لیے انگلو انڈین پریس کو سامنے رکھنا ہمارے محفوظ طریقہ نہیں - مثلاً " اسٹیٹسمین " نے اپنی گذشتہ جمعہ کی اشاعت میں ہمارے خواندہ اور نا خواندہ طبقہ کے افواہوں کے نکل جانے پر لیکچر دیتے ہوے خود ہی آسٹریلین اخبارات سے خبروں کے دو کالم شائع کیے ہیں ' جنسے بیچینی پیدا ہوتی ہے - اس بے تمیزی کا یہ نتیجہ ہوا کہ شام کو ایک ہزار استفسارات نے ہمیں پریشان کر دیا - انگلو انڈین پریس کو اختیار ہے جو چاہے کرے - مگر ہم ہندوستانی پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خبروں کے انتخاب میں انتہائی عاقبت اندیشی سے کام لیں - انگلو انڈین پریس کی پیروی سے ہم خود بعض غلطیوں میں مبتلا ہوچکے ہیں' اور یہ بالکل ممکن ہے کہ الہلال کو بھی اس قسم کی نا عافیت کی وجہ سے بیعزتی سے دو چار کرایا جارہا ہو
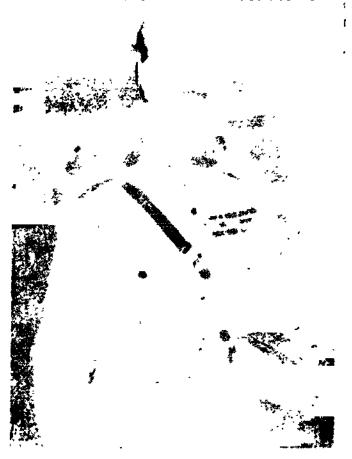
جنرل کراری ابن جو سرگریوسن کی وفات کے بعد انکی جگہ پر انگریزی مہم کے دوسرے دستہ پرکمان کررہے ہیں

فواکہات سے بھری ہوئی گاڑیاں جو جرمن قیدیوں کے لیے جارہی ہیں

ڈارجسٹر کے قید خانہ کا ایک منظر خارجی جسمیں ایک سنتری کھڑا پہرا دیرہا ہے

ایک هندوستاني سپاهي جس ے فرانسیسي گرمجوشي ے ساتهه مصافحه کر رہے هیں

هندوستاني فوج کي تاریخي وزود اور هندوستاني کمیپ کا ایک منظر عمومي

هندوستاني سپاهي کادار توپوں کے لیے بوتلوں میں گولیاں بهر رہے هیں
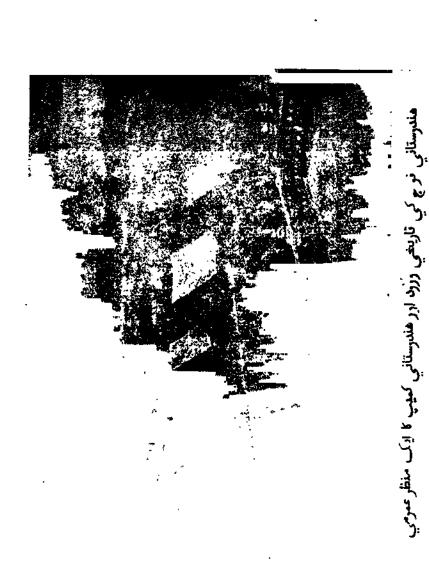
هندوستاني فوج کے لیے سامان غذا بار برداري کي گاڑیاں جو بندرگاہ سے بورے لا رهي هیں

حـادثـه فاجعـه علميـه

وفات مـولانـا شبلـي نعمـانـي

وما كان شبلي هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان علم تهدما

فقيد العلم مولانا شبلي نعماني رحمه الله تعالى

نہايت رنج و افسوس کے ساتھه شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کے وفات کی خبر درج کي جاتی ہے
اس ماتم کیلیے صرف يه موقع رنج و غم کافي نہیں که اسکے لیے تو الہلال کا ایک پورا نمبر بھی
کافی نه ہوتا ' لیکن اسوقت تو یه رونا ہے که ہم دل کھول کر اس شہید علم کا ماتم
بھي نہیں کرسکتے ' اسلیے اپني خوں نابه فشانیوں کو دوسري فرصت
کیلیے ملتوي رکھتے ہیں - درد رسیدوں کے ماتم کیلیے
کوئی وقت محدود نہیں ہے ' آبلۂ دل ہر وقت
پھوٹ بہنے کیلیے تیار رہتا ہے - نشتر غم کي
کھٹک چاہیے ' اور وہ اس حادثه
فاجعه علمیه کی بدولت دل
میں ہر وقت موجود
رہیگی -

سر زمین فرانس میں هندوستانی فوج - کیمپ کا ایک منظر عمومی

نیو مرکنٹائل کمپنی کے ملازمین اور افسر جن سے کلکتہ فرسٹ والنٹیر کور مرکب ہے

سینٹ جوزف اسکول کے نو جوان طلبہ جو اس حصے میں خوش اور آگے کھیل کے لیے والنٹیروں میں داخل ہوے ہیں

نیو مرکنٹائل کمپنی کے والنٹیر کاندھے پر بندوقیں رکھے ہوے کوچ کر رہے ہیں

اسلامي مقدس مقامات كي مدافعت كے ليے مستعد هيں اور انكے مقابلے كے ليے حملہ آوروں سے جنگ آزما هونگے - مگر سلطنت عثمانيہ نے خود كشي كرلي هے اور " اپني قبر اپنے هاتهہ سے كهودي هے " -

۱۳ - نومبر كو لندن كا ايك تار موصول هوا هے جسميں يہ بيان كيا گيا هے كہ پيٹرز برگ سے ايك يہ سركاري اطلاع نامہ ميں يہ دعوى كيا گيا هے كہ مقام كپريكم كے محاذ ميں ايك خونريز جنگ هولي - عثماني فوج پسپا كردي گئي جو جرمن افسروں كے زير كمان هماري فوج كے بازو كو گهير لينے كي كوشش كررهي تهي - تمام مفتوحہ مقامات نہايت مستحكم اور مضبوط هيں -

۱۴ - نومبر كو دارالامراء كا جو اجلاس هوا هے اس ميں لارڈ كريو نے دولت عثمانيہ كا ذكر كرتے هوے كہا كہ " اسلام كے ساتهہ هماري جنگ نہيں هے - دولت عثمانيہ كي قسمت ميں خواہ جو كچهہ هو مگر اسلام باقي رهے گا - اسلامي تاريخ و مذهب كا تعلق تركوں كے ساتهہ نہيں هے بلكہ عربوں كے ساتهہ هے - تركي كے ساتهہ جنگ هماري خواهش كے بالكل خلاف هولي هے اور مسلمانوں نے اپني وفاداري' اطاعت' اور امداد كے ثبوت كيليے جس عجلت سے كام ليا هے اسكو هم نہايت هي تشكر اور قدر كي نگاہ سے ديكهتے هيں -

۱۷ نومبر كي خبروں كا مفاد يہ هے كہ ارض روم كي قلعہ بندي هورهي هے - نيوفوري پريس كا بيان هے كہ دولت عثمانيہ نے اطاليا كے خيال سے مصر پر حملے كا ارادہ فسخ كرديا هے -

روس نے سركاري طور پر اپني فوج كي مراجعت تسليم كي هے اور اسكي وجہ يہ بتالي هے كہ عثماني فوج كو كوسكالا' ارض روم' اور ايشيا انك سے قوي كمك پہنچگئي هے - عثماني فوج نے درہ خاينسر پر قابض هونے كي كوشش كي مگر وہ ناكام رهي -

الہـلال پريس كے ضمانت كي ضبطي

بنگال گورنمنٹ نے ۱۶ - نومبر سنہ ۱۹۱۴ع كو الہلال پريس كي دو هزار كي پہلي ضمانت ضبط كرلي' اور الہلال كے جو نمبر مورخہ ۱۴ و ۲۱ - اكتوبر سنہ ۱۹۱۴ع بهي جو كبل نمبر كي صورت ميں ايك ساتهہ شائع هوے تهے' ضبطي ميں آے' بنگال گورنمنٹ نے جن مضامين كو قابل اعتراض قرار ديا هے وہ " حديث الجنود " اور " سقوط انٹورپ " هيں - ايك بلجين تصوير بهي قابل اعتراض قرار دي گئي هے جسكے نيچے قرآن حكيم كي يہ آيت درج هے :

وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون -

سوء اتفاق سے مولانا اسوقت دورے ميں تهے اور ان كي عدم موجودگي ميں ضبطي و خانہ تلاشي كا وارنٹ آيا - دفتر كي طرف سے انكو اس واقعہ كي اطلاع ديگئي تو انهوں نے بذريعہ تار كے هدايت فرمالي كہ " جو نمبر چهپ رها هے اسكو فوراً شائع كردو اور ايك مختصر نوٹ ميں ضبطي كي اطلاع كے ساتهہ يہ اعلان كردو كہ هم اپني ذات سے آخر وقت تك " الہلال " كو جاري ركهنا چاهتے هيں اور انشاء الله العزيز ركهينگے - اسليے هم حسب هدايت اس پرچہ كو شائع كرديتے هيں' اور " الہلال " كي آيندہ زندگي كي قارئين كرام كو كامل توقع دلاتے هيں - ومن يقنط من رحمة ربہ الا الضالون (۵۶ : ۱۵)

[سب ايڈيٹر]

هفتہ جنگ

يہ هفتہ بهي گزر گيا مگر جنگ نے هنوز كولي فيصلہ كن صورت نہيں اختيار كي - ۱۲ - نومبر كو پيرس كا جو سركاري اطلاعنامہ موصول هوا هے اس كا بيان هے كہ كهرے كي وجہ سے جنگ ميں جو كسي قدر دقتيں پيدا هوگئي هيں انكا كولي عمدہ انسداد يا اصلاح نہيں هولي هے -

هم " لائنس اور لينگ مارك " كے مقامات پر پوري طرح جمے هوے هيں - هم نے " ڈكسمير " اور " لينگ مارك " كے درميان ميں هم نے قابل تعريف ترقي كي هے -

۱۱ نومبر كو وزير هند نے وائسرے كو جو تار بهيجا هے اس ميں وہ لكهتے هيں' كہ دونوں جولانگاهوں سے خبريں حسب خواہ آرهي هيں - بلجيم' اور شمال فرانس ميں حليفوں نے خوفناك حملوں كو روك ديا هے اور جارحانہ اقدام كي تجديد كردي هے - وہ متعدد مقامات كيطرف بڑهے هيں خصوصاً شمال " ميسينس " ميں جو " ايپرس " كے نزديك واقع هے - ارمنيٹريز كے نواح ميں بهي انگريزي سپاهيوں نے خفيف ترقي كي هے - " لابيسي " اور " اراس " كے نواح ميں بهي دشمن كا حملہ پسپا كرديا گيا -

۱۳ نومبر كو جو پيرس كا سركاري اطلاعنامہ آيا هے اس سے معلوم هوتا هے كہ گذشتہ چند دن ميں " لابيسي " اور وربرسے كے مابين جو مفتوحات هوے هيں انكے استحكام كا كماحقہ انتظام كرديا گيا هے - اسكے علاوہ يہ امر بهي قابل ذكر هے كہ هم (فرانسيسيوں) نے " مقام لورلي كے " محاذ ميں ترقي كي هے جو " ريمس " " بيري اور بيك " كے درميان ميں واقع هے' اور دشمن كے وہ حملے پسپا كرديے هيں جو " كرلنے - سينتي ميولاين " كي شمالي بلنديوں اور " تهان " كے جنوب مشرق ميں هوے تهے - " بحر شمال " اور ارمنيٹريز كے جنگ ميں حملہ اور فوجوں كا جارحانہ اقدام ترقي پذير هے - كل سارا دن دشمن كے حملوں كو پسپا كرنے ميں گذرا اور يہ دن همارے اس كارنامے كي وجہ سے هميشہ مشهور رهے گا - هم نے دشمن كو " ايپرس " كے جنوب ميں پسپا كيا - فرانسيسيوں نے " ايپرس " " برشوٹ " اور " لوسنيٹريز " كے درميان ميں ترقي كي هے - اور انگريزي فوجوں نے جرمن فوج كے دو حملوں كو پسپا كرديا هے -

پيرس كا ايك سركاري بيان مظهر هے كہ شمال كي طرف نہايت سخت جنگ هو رهي هے - ميدان جنگ كے بقيہ حصوں پر كولي اهم واقعہ قابل ذكر نہيں هوا هے -

ايك دوسرے تار ميں يہ بيان كيا گيا هے كہ كل سے همارے مهندوپسر " نيورٹ " اور " لائس " كے مابين سخت جنگ شروع هوگئي هے -

باوجوديكہ همارے جنگي مقامات پر دشمن كے سخت حملے هوے هيں مگر انكے استحكام عام ميں كولي فرق نہيں آيا هے - هم نے " لمبرڈالز " پر دوبارہ قبضہ كرليا هے - اور اس نقطے سے آگے بڑھ گئے هيں -

غروب آفتاب كے وقت جرمن " ڈكسمير " كو لے لينے ميں كامياب هوگئے - نواح شهر كي زمينوں پر هم ابتك قابض هيں اور ابهي تك نهر بهي همارے زير اثر هے جو " نيورٹ اور ايپرس " كے مابين واقع هے - يہ وہ مقامات هيں جہاں پر نہايت هي جانبازانہ معركے هوے هيں -

گو متعدد مقامات پر انگريزي فوج نے بهي حملہ كيا مگر تاهم عموما اس نے هر جگهہ دشمن كو روكے ركها - شمال " سوآسنس " او ر
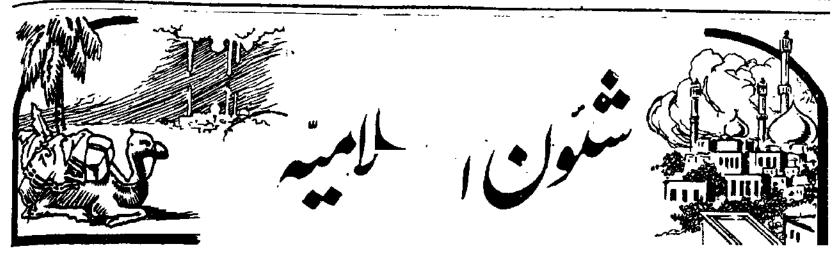
اس جنگ عظیم میں دولت عثمانیه کی شرکت کو آج دو هفته سے زاید هوچکے هیں - گذشته اشاعت میں هم نے دولت عثمانیه کی شرکت پر ایک اصولي و اساسي بحث کي تهی جو با اینهمه سعي اختصار و ایجاز اسقدر طول هوگئی که " شئون اسلامیه " میں وقایع و اخبار کیلیے گنجایش نه رهی - اسلیے اس هفته میں همارا یه اراده تها که بالکل ابتداء سے شروع کریں تاکه تمام حالات قلمبند هوجالیں اور اس سلسله کی تمام کڑیاں قارئین الهـلال کے پیش نظر رهسکیں - چنانچه گذشته تین هفتوں کے تمام واقعات ایک ترتیب خاص کے ساتهه کمپوز کرالیے گئے تیے مگر عین وقت پر شمس العلماء مولانا شبلي مرحوم اور الهـلال پریس کی ضمانت کے دو اندوه ناک سانحے پیش آگئے - جنکا اس نمبر میں تذکره ناگزیر تها اور حسب قاعده آخرین فارم کے علاوه اور تمام فارم چهپ چکے تیے اسلیے بجز اسکے اور کوئي صورت نه تهي که اسي فارم میں گنجایش نکالي جاتي -

پس بمجبوري سلسله وار حالات سے دست کش هونا پڑا اور اس پوري داستان کا صرف وه حصه لے لیا گیا جسکا ذکر اس هفته کے تاروں میں آیا هے -

۱۱ نومبر کے تاروں کا ماحصل یه هے که لندن کا ایک تار مورخه ۹ نومبر مظهر هے که بلغاریا کے وزیر ایم - پیٹرو جیرف نے ثالمس کے ایک قائم مقام سے یه بیان کیا هے که دولت عثمانیه اور بلغاریا میں کوئي مفاهمت خصوصاً ایسي جسکا تعلق عثماني فوج کے تهریس سے گزرنے سے نهیں هوئي -

لندن کے مورخه ۹ نومبر کے ایک دوسرے تار میں یه اطلاع دیگئي هے که " مدللي (بریسلا) " کي طرح کے ایک کروزر نے دره کوه قاف کے " پوٹي " نام مقام پر گوله باري کي جسے روسي فوج نے توپوں اور بندوقوں کي آتشباري سے بهگا دیا - اسي تاریخ کے ایک دوسرے تار میں یه اطلاع دي گئي هے که ترکوں نے جده کي تمام روشنیوں کو گل کر دیا هے -

۱۱ نومبر کو وزیر هند نے جو تار والسراے کو دیا هے اس میں وه لکهتے هیں که پرنس صباح الدین نے ' جو عثماني حزب الاحرار کے باني هیں ' سلطان المعظم کو یه تار دیا هے که جرمني کے حمایت میں آپ کے تلوار اٹهانے سے آپ کي وفادار رعایا میں بددلي پهیلي هوئي هے - آپ کي رعایا کے دل اتحادیوں کے هاتهه میں نهیں هیں -

۱۲ نومبر کے تاروں میں ایک طویل تار ۷۷ صفحه کے " وهائٹ پیپر " کے متعلق هے - اس تار کا بیان هے که وهائٹ پیپر میں ایسے گونه گوں واقعات بیان کیے گئے هیں جن سے جرمني کي مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف خیالات کي اشاعت اور عثماني و جرمن اشتعال انگیزوں اور سازشوں کا سراغ ملتا هے - عثماني وزیر اعظم نے انگریزي سفیر مقیم قسطنطنیه کو بارها یقین دلایا که دولت عثمانیه ناطرفدار رهیگي اور اپنے بیڑے پر جرمن عمله مقرر نهیں کریگي لیکن مراسلات سے ظاهر هوتا هے که انور پاشا کا (جو جرمن کے زیر اثر هیں) اقتدار دن بدن بڑهتا گیا یهانتک که وسط اکتوبر میں انهیں کامل اختیارات حاصل هوگئے - بهرکیف آخر اکتوبر میں عثماني حکومت کے ارکان نے باستثناے انور پاشا جنگ سے علحده رهنے کی کوشش کي -

مراسلات سے معلوم هوتا هے که آخر ستمبر میں جرمني کي سازشونکي وجهه سے دولت عثمانیه میں بے اطمینانی پهیلنے لگي - ۴ - ستمبر کو سفیر انگلستان نے وزیر داخله سے ملاقات کي اور کها که دولت عثمانیه کا جنگ میں شریک هونا نهایت پر خطر هے انور پاشا کے دل میں هندوستاني اور مصري بغاوتوں کے متعلق جو خیال جاگزیں هے وه محض مضحکه انگیز هے - وزیر داخله نے کها که دولت عثمانیه انگلستان کو دو جنگي جهاز قیمتاً دینے کیلیے تیار هے کیونکه اسے روپیه کی اشد ضرورت هے -

وهائٹ پیپر جرمني کي ان خفیه سازشوں کے تذکروں سے مملو هے جو اس نے بلاد اسلامیه خصوصاً مصر میں کي هیں -

عثماني وزیر اعظم نے اسکا اقرار کیا که اسٹریا اور جرمني نے ان سازشوں میں شریک هونیکے لیے هم پر دباؤ ڈالا مگر همنے انکار کر دیا -

انگریزي سفیر مقیم قسطنطنیه کا بیان هے که دولت عثمانیه مفلس هو رهي هے اسکے شریک جنگ هونیکي کوئي وجهه نهیں مگر تاهم همیں شک هے که جرمني اسے اپنے هاتهه میں لیلیگي -

اسی تاریخ کو مسٹر اسکویتهه کي اس تقریر کا اقتباس بهی موصول هوا هے جو انهوں نے گلڈ هال میں کي هے - اس تقریر میں انهوں نے کها که " کهلے هوے روسي بندرگاه پر ناجایز گوله باري اور مصري مقبوضات میں ناجایز حملے جاري رهے حلیفوں نے اسکو نهایت ضبط و تحمل اور صبر و استقلال کے ساتهه دیکها لیکن جب پاني سر سے گذر گیا تو هم اس منطقیانه نتیجه کے نکالنے پر مجبور هوے که دولت عثمانیه هم سے علانیه دشمني رکهتي هے - یه عثماني پبلک نهیں یه حکومت عثمانیه هے جس نے تلوار اٹهائي هے اور میں اس امر کے اظهار میں ذرا بهي پس و پیش نهیں کرتا که عثماني حکومت تلوار هي سے تباه هوگي - سلطنت عثمانیه کے لیے ' هم نے نهیں ' بلکه اسي نے خود ساز موت (ڈیتهه نل) بجایا هے یه ساز موت نه صرف یورپین ترکي کے لیے بجا هے بلکه اس میں ایشیائي ترکي بهي شریک هے - مجهے امید هے اور مجهے اسکا یقین هے که عثماني حکومت ' جو زمانه قدیم میں شاداب ترین قطعات ارض کیلیے صاعقه هلاکت بني هے مع اپنے آلات بربادي اور سامان تباهي کے نیست و نابود هو جائیگي " -

" سلطان (المعظم) کي مسلم رعایا سے هماري کوئي جنگ نهیں هے - همارے ملک معظم کے زیر حکومت لاکهوں مطیع اور فرمان بردار مسلمان رهتے هیں اور یه هملوگوں سے بعید هے که انکے مقدس مقامات اور انکے مذهب کے خلاف اعلان جهاد کریں - هملوگ

اصلي لاثاني مكمل مجموعهٔ خطب حرمين شريفين ابن نباته
عربي مع ترجمهٔ نظم أردو طبع هوچکا
مترجمهٔ

عالم باعمل- فاضل بے بدل رئيس العارفين حضرت مولٰنى مرشدي سيدالسند مولوي سيد شاه فقير محي الدين صاحب قبله قادري چشتي المتخلص به مقبل- معزز ناظرين! يه وه مقبول خاص و عام مشهور خطبهٔ متبرکه هے جس سے اکثر مؤلفين و مترجمين خطب نے بعض خطبونکا انتخاب کرکے اُردو نظم فرمايا هے - آجتک کسی کو بهي پورے نظم ترجمه کي طرف خيال نه هوا - هندوستانکے چند اهل مطابع نے البته اُسکو نثر ميں ترجمه کرواکے چهاپا" مگر نثر سے خطيب و سامعين کو کوئي فائده نهيں. في زماننا عوام الناس زبان عربی سے بالکل بے بهره هوگئے مقتضائے وقت يه هے که عوام جس زبان کو سمجهيں اُسی زبان ميں احکام الٰهيه و امور شرعيه محمديه سنائيں جهالت اور بےعلمي روز بروز اهل اسلام کو احکام الٰهي اور امور شرعي سے جدا کر رهي هے - اس پر آشوب زمانه ميں حتی الامکان عامهٔ مسلمين کي اصلاح هو ايسي کام ميں مد نظر رکهنا فرض هے - شارع عليه الصلوٰة و السلام کا مقصود اصلي اس سے صرف اصلاح هے تمام خلقه جنکو اکثروقت مذاهب سے فرصت نه ملي

اُنکو ايک وقت ميں اس طريقے سے وه ضروري هدايتيں گوش گذار کيجائيں جس سے اُنکو خوبي دارين حاصل هو- آج خالص زبان عربي سے مقصود شارع بالکل مفقود هوا جاتا هے - اس کام کا خيال عرصهٔ درازے قلب پريشان ميں متمکن رها که کوئی ايسي صورت هو جس سے همارے اُردوخوان بهائي فائده اُٹهائيں ليکن قادر متعال هر کام کے ليے اوقات مقرر فرما چکا هے اور وه امر اسي وقت مقرره ميں پورا هوگا الحمد لله ثم الحمد لله توفيق سبحاني اور تائيد رباني سے مجموعهٔ خطب ابن نباته مروجهٔ حرمين شريفين مترجم منظوم به تمام و کمال طبع هوگيا - اسکے علاوه صحاح سته و مشکوٰة شريف وغيره سے ضروري احاديث نبويه کے مضامين منظوم کر کے خطبهائے متفرقه کے نام سے آخر ميں شامل کرديے هيں لکهائي چهپائي اور صحت نهايت عمده اور هر قسم کے کاغذ (چکنا ولايتي رسمـــي معمولي) پر چهپا هے تعداد صفحات ۳۱۰) قيمت صرف معمولـــي کاغذ ۱۲ - آنه مجلد ۱۴- آنه چکنا ولايتي مجلد ايک روپيه و نيز خطبه کا ٹائٹل بسبب پنجرنگ و مطلا هونے کے نهايت دلکش اور بهت هي خوشنما هے -

ملنے کا پته - کے - حاجي محمد محي الدين سوداگر و تاجر کتب متصل مسجد ابراهيم نمبر دوکان ۳۹۹

مغرب " ریلی " میں هماری فوج کی ترقی کے علاوہ میدانی جنگ میں اور کوئی تغیر نہیں ہوا ہے - هم نے مقام ارنکورٹ میں جو بوری کے جنگل کے شمال میں واقع ہے دشمن کو خاص طور پر بری طرح پیچھے ہٹا دیا -

لندن کے ایک تار مورخه ۱۱ نومبر سے معلوم هوتا ہے که پیرس کے ایک سرکاری اطلاعنامه میں یه بیان کیا گیا ہے که دن بھر دشمن کے حملے هوتے رہے مگر وہ بے سود ثابت هوے " ملهر ڈالز " پر دشمن نے جوابی حمله کیا مگر پسپا کردیا گیا -

لندن کا ایک ۱۳ نومبر کا تار یه بیان کرتا ہے که انگلستان کے سرکاری بیان سے اس امر کی تصدیق هوتی ہے که فلانڈاس کے معرکے نہایت شدید تھے - جن میں انگریزی فوج کا بہت نقصان ہوا مگر تاهم دشمن کے نقصانات نسبتاً زیادہ هوے -

گولوں کی پیهم بارش ' اور پیادہ فوج کے مستقل حملوں کے باوجود (جو درهم برهم کردیے گئے تھے) " اسپیرس " کی مدافعت تاریخ جنگ کی حیرت انگیز اور تعجب افزا روایات میں شمار کی جائیگی -

اسکے بعد هی جو دوسرا تار موصول ہوا ہے اسکا بیان ہے که گذشته چند دن میں شمال السن " خصوصاً ارلی بیکی - رتس شهٹی - میسینس کے خط جنگ پر نہایت سخت لڑائیاں هوئیں

زیندورتبی - فریلنگ هین کے خط پر بھی متعدد جنگیں هوئیں - هم نے دشمن سے ۹ کلدار توپیں چھین لیں اور ۱۰۰ قیدی گرفتار کیے -

پیرس کا ایک سرکاری اطلاعنامه مظہر ہے که هم نے شمال کی جانب اپنے تمام مقامات کو مستحکم کرلیا ہے - دشمن شب کے وقت ڈکسمیور سے حمله آور ہوا مگر پسپا کردیا گیا - همنے دشمن کے خلاف پھر جارحانه اقدام شروع کردیا ہے جس نے " ایسر " کو عبور کرلیا تھا اور بعض بالیں ساحل کے جہاں وہ دو یا تین سو گز زمین پر قابض ہے ' هم نے اسے تمام مقامات سے بھگا دیا ہے - قلب میں بھی همکو مقام سرارسی لی ویل اور مقام اکلی کے جنگل کے شمال و مشرق میں فتح حاصل هوئی ہے '

ضلع ارگن میں جرمن فوج پر بار زور حملے هوے مگر اس سے کچھ نقصان نہیں ہوا -

لندن کے ایک تار مورخه ۱۳ نومبر میں یه بیان کیا گیا ہے که جرمن توپخانه درحقیقت متصل گوله باری کرتا رہا - اس اثناء میں ایپرس جنگ کا مرکز رہا ہے - چنانچه تین هفتے سے زاید عرصه ہوا که جرمن توپخانه شب و روز اس پر گوله باری کررہا ہے -

متحدہ فوجوں کی قوت میں کمک کے ذریعه سے برابر اضافه هو رہا ہے - اخری کمک نواح کیلو رینٹ میں بھیجی گئی ہے جو ایپرس کے شمال میں واقع ہے - ڈکسمیور میں بھی فوجی مدد بھیجی گئی ہے -

میدان جنگ کے تمام انگریزی مقامات کو مستحکم کرلیا گیا ہے -

۲۱ نومبر کو پیرس کا جو سرکاری اطلاعنامه مورخه ۱۳ نومبر کو موصول ہوا ہے اسکا بیان ہے " لاسگنی " - اسنی - اور بیری - اوبیک کے محاذ میں جرمن فوج کے حملے ناکام رہے - " ارگن " میں سخت جنگ هو رهی ہے - دشمن نے " فورٹ ڈی پیرس " اور سنٹ میر برٹ پر دوبارہ قابض هوجانیکی ناکام کوشش کی - " ووتن " پر جرمن کے متعدد حملے هوے مگر پیادہ فوج کے آگے بڑھنے سے پہلے همارے توپخانے نے انہیں روک دیا ہے - موسم خراب ہے - " لورین " اور " روبرسے " میں کوئی واقعه قابل اطلاع نہیں ہوا ہے -

دشمن نے بمقام نیو پورٹ " گریٹ برج هڈ " پر حمله کیا مگر ناکامیاب رہا -

جرمن فوج کے متعدد حملے روکدیے گئے ' جو " ایپرس " کے جنوب و مشرق کی طرف هونیوالے تھے - " لا بیسی " " آراس " تک هم نے خفیف ترقی کی ہے -

۱۵ نومبر کو پیرس کے جس سرکاری اطلاعنامه کی اطلاع دی گئی ہے اسکا بیان ہے که ندی سے شمال " لی اے " تک کی جنگ همارے موافق هوئی جرمن کے حملے پسپا کردیے گئے جو شمال " زونی بیک " اور جنوب " ایپرس " میں هوے تھے - موخر الذکر مقام پر جرمنوں کو سخت نقصانات برداشت کرنا پڑے -

ایمسٹر ڈم کا ایک تار مظہر ہے که متحدہ فوج کے پٹرول لوسئنڈ تک نظر آئے هیں -

۱۵ نومبر کو پیرس کا جو سرکاری اطلاعنامه موصول ہوا ہے اس کا بیان ہے که بحر شمال اور اللیس کے درمیان میں جو خط جنگ واقع ہے اسپر گذشته ایام کے بنسبت آجکل جنگ کی شدت کم ہے دشمن نے ڈکسمیور کے مشرق اور دوسرے راستوں سے " ایسر " کو عبور کرنیکی فضول کوشش کی - اسکے تمام حملے روک دیے گئے - میدانی جنگ کے تمام مقامات پر هم جمے هوے هیں " ایپرس " کے شمال ' و مشرق اور جنوب و مشرق سے دشمن کے حملے هوے مگر همارے خط جنگ کے متعدد نقطوں پر یه حملے پسپا کردیے گئے اور اسی طرح انگریزی فوجوں نے بھی دشمن کو بھگادیا - مشرق " آرمینٹریز " اور " اراس " کے مابین جو خط جنگ واقع ہے اسپر بھی سخت جنگ هوئی اور گولوں کی بارش کی گئی -

هم نے " ٹوینکمالی واں " کولے لیا ہے جو " اسنی " کے شمال میں واقع ہے -

همنے " ٹوینکمالی مونٹ " کے شمال ' " نوران " کی جنوب و مشرق ' اور " کروے " اور " ریگنی " کے ما بین خفیف ترقی کی ہے - محاذ " ریلی " میں دشمن نے همارے فوجوں کے مقابلے میں (جنہوں نے " شونی " اور " سون پیر " پر دوبارہ قبضه کرلیا ہے) جوابی حمله کیا مگر وہ پسپا کردیا گیا - اسی طرح " بیری اوبیک " میں بھی دشمن پسپا ہوا " ارگنی " میں سخت توپخانوں کی سخت گوله باری هوئی هملوگوں نے " سنٹ میهل " اور " پونٹ - اے - موسنس " کے ضلع میں دور تک ترقی کی ہے - دشمن کا حمله جو " کول ڈی سینٹی مری " پر ہوا تھا ناکام رہا - وسجس میں برف پڑ رهی ہے -

پیرس کا ایک سرکاری اطلاعنامه مظہر ہے که دریاے للس تک دشمن کے حملے کم شدید هیں اور بعض مقامات پر هم نے بھی جارحانه پہلو اختیار کیا ہے - همنے " بکس شونی " کے جنوب میں ترقی کی ہے - هم نے اپنے جوابی حملوں سے " ایپرس " کے ایک دیہات پر دوبارہ قبضه کرلیا ہے - جنوب " ایپرس " میں همنے پروشین مستحفظ فوج کے ایک حمله کو پسپا کردیا ہے -

مقید جرمن افسروں کا بیان ہے که آغاز جنگ میں مقام " اماسنز " پر ۵۰۰۰۰۰ جرمن تھے - ان افسروں کا تخمینه ہے که ۹۰۰۰۰ جرمن سپاہ اور جرمن جنرل کام آچکے هیں -

لندن کے مورخه ۱۳ - نومبر سے معلوم هوتا ہے که برلیز ٹیجیلیٹ نامی جرمن اخبار کا ایڈیٹر جو معرکه " فلانڈس " میں شریک ہے یه لکھتا ہے که اهل جرمنی نے اپنے ان خیالات کو بدلدیا ہے جو وہ انگریزی فوج کے عسکری اوصاف کے متعلق رکھتے تھے - اس ایڈیٹر کا بیان ہے که ایپرس پر جو انگریزی پیادہ فوج موجود ہے اس کا شمار بہترین افواج میں هوسکتا ہے اور انگریزی توپخانه فرانسیسی اور جرمنی توپخانوں کے هم سنگ ہے - یه ایڈیٹر یه بھی بیان کرتا ہے که هماری بحری توپیں خندقوں میں عام بربادی اور تباهی پھیلا رهی هیں -

Printed and published by A. K. [illegible] ZAD, at the HILAL [illegible] Street, CALCUTTA

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم + اے - ڈی لیٹ بیرسٹرایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس ایف آر - ایچ - ایس کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھ لکھا جائے یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنے ان الفاظ میں بیان کیے ہیں:

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کے تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں ' غرض مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی امور کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کار و بار میں پیش ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق صحیح تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لیے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کار و بار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیرو کار وغیرہ - اگر کسی حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بے گناہ کو سزا ہو جاتی ہے - اصل مجرم رہا کر دیا جاتا ہے - اسی طرح اگر کوئی وکیل یا پیرو کاران امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کر سکتا اور ان امر سے مقدمات کے خراب ہو جانے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے جن پر

(عدل و انصاف کا انحصار ہے)

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیالبرک ہیر - ایم - ڈی - ایف آر سی - ایس نے ملکر انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت سے زائد اضافے اور مفید حواشی زیادہ کر دیے ہیں ' جس کی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کر لی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحث آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً :

(مقدمات قتل کے متعلق)

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت طبیہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسانی پر ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

(عورتوں کے متعلق)

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(سمیات کے متعلق)

(۱) معدنی سمیات (۲) قلزی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

(امور مختلفہ کے متعلق)

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ - ان تمام ابواب کے ساتھ قانونی نظائر بھی مندرج ہیں جس کی وجہ سے ہر مسئلے کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہو گئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلیٰ علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

معلوم ہوتی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئی تھی جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہو گئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کار و بار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھ کر اس کی ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلیٰ اہتمام کے ساتھ مطبع مفید علم آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحات میں - اس کی قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھی - مگر اب علم فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کر دی ہے - اور مولوی عبد اللہ خاں صاحب کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے -

صنمخانۂ عشق ! صنمخانۂ عشق ! !

یعنی حضرت امیر احمد مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپ کر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

حکمت بالغہ - ہر سہ جلد کامل صفحات ۱۰۹۴ - اس کتاب کا تفصیلی ریویو الہلال کے گذشتہ پرچوں میں چھپ چکا ہے - قیمت ہر سہ جلد ۵ روپیہ -

نعمت علی - مشتمل برحالات صوفیاے کرام - یعنی امام عبد الوہاب شعرانی کی لا جواب کتاب لواقح الانوار کا ترجمہ - صفحات ہر دو جلد ۷۲۶ - قیمت ۵ روپیہ -

مشاہیر السلام - یعنی اردو ترجمہ تاریخ ابن خلکان دو جلد - قیمت ۵ روپیہ -

تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ -

تمدن ہند - شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی آخری یادگار - قیمت ۵۰ روپیہ -

تحقیق الجہاد - مصنفہ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی صفحات ۳۴۸ - قیمت ۲ روپیہ -

داستان ترکتازان ہند فارسی - ۵ جلد کامل صفحات (۳۶۵۶) کل سلاطین دہلی کی ایک جامع اور مفصل تاریخ - قیمت حال ۹ روپیہ -

افسر اللغات - یعنی عربی اور فارسی کے کئی ہزار الفاظ کی ایک کامل ڈکشنری صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مآثر الکرام فارسی - مشتمل برحالات صوفیاے کرام قیمت ۲ روپیہ -

علمی اصول قانون - یعنی مسٹر ڈبلیو - ایچ - رینٹنگ کی کتاب کا اردو ترجمہ صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

گلشن ہند - قدیم شعراے اردو کا ایک نایاب تذکرہ - صفحات ۲۳۴ قیمت ایک روپیہ -

قواعد العروض مصنفۂ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی عربی و فارسی میں بھی علم عروض کے متعلق اولی ایسی جامع کتاب موجود نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

مد القاموس - مصنفہ مسٹر لین ۸ جلد کامل یعنی عربی زبان کا ایک جامع لغت انگریزی زبان میں - قیمت - ۱۲۰ - روپیہ

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

ملازموں کی ضرورت

چونکہ کمپنی کا کام عظیم الشان پیمانہ پر شروع ہوگیا ہے اس لیے ہر ضلع' تحصیل تھانہ اور موضع میں کمپنی کی شاخیں دوکانیں کھولی جا رہی ہیں جنکے واسطے ہمیں لوپر خواں ملازموں کی ضرورت ہے' جن کو پندرہ روپیہ ماہوار سے ساٹھہ روپیہ ماہوار تک تنخواہ دی جاتی - ضمانت نقد پچاس روپیہ کی لی جاتی ہے قریباً تین سو روپیہ کا مال ملازم کو دیا جاتا ہے - بعد میں زیادہ دوکانداروں کو خصوصاً ہماری ملازمت میں بڑا فایدہ ہے کیونکہ ہمارا اور اپنا دونوں کا کام ایک ساتھہ میں کرسکتے ہیں چونکہ ہر ایک جگہہ ایک سے زیادہ ملازم نہیں رکھا جاتا - اس لیے فوراً دو پیسہ ٹکٹ بھیجکر مفصل قواعد طلب کرو -

المشتـــــــــــــــــــــــــــــہر

منیجر کارخانہ رہنماے تجارت لاہور

کلپـــاک

ساخت قسطنطنیہ — ساخت استنبـول

انور پاشا ٹوپی

ENVER PASHA
WEARING CALPACK

یہ نہایت شاندار ٹوپی ہے - جس کے استعمال سے چہرہ با رعب نظر آتا ہے اسے حضور نظام حیدر آباد - و دیگر ممالدین و رؤساے حیدر آباد دکن - نواب بہادر بیگم صاحبہ شاہزادگان بھوپال - علیگڈہ کالج سٹاف و طلبا و نیز مولانا حسن نظامی صاحب کے زیب سر ہونے کا فخر حاصل ہے -

اسے جس نے دیکھا سر پر بیٹھایا -

اصلی سمور کہال کی چمڑے کی استدوانی قیمت ۲۵ روپیہ
اعلی استرخان کیوزیکی - سنہری فیتے کی قسم اول ۴ روپیہ
اعلی استرخان کیوزیکی قسم دوم ۳ روپیہ ۸ آنہ
" " ریشمی رنگین فیتے کی ۳ روپیہ ۴ آنہ

خاکی' سیاہ' سبز' کاہی رنگ کی ہر سائز کی موجود ہیں -

نوٹ — ہر قسم کی نہایت اعلی ملائم ترکی ٹوپی و نیز چنائی استدوانی ہر رنگ و ہر سائز کی موجود ہیں -

ایس - ایف چشتی اینڈ کمپنی - متصل دلی لندن بنک - دہلی

سول ایجنٹ
بدریعہ ایچ بل ہ. کہ قسطنطنیہ
بدریعہ نیشنل ایجیپشین - تار برش
قاہرہ - مصر -

ھنـــدوستانی دوا خـانـہ دھلی

— • —

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - عمدہ دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالیشان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ: ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت

(خط کا پتـہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دھلی

حرمین شریفین کی زیارت

— * —

مولانا الحاج خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا -

یہ سفرنامہ یورپ کے اعلی درجہ کے سفرناموں کے مطابق نہایت عمدہ کاغذ پر صحت اور صفائی کے ساتھہ خوشخط طبع ہوا ہے ممالک اسلامیہ مثلاً عرب' شام' فلسطین' مصر' عراق وسط عرب و نا معلوم عرب کے دلچسپ اور ضروری حالات نہایت خوش اسلوبی سے سلیس و بامحاورہ اردو میں قلمبند کردیے ہیں فاضل مصنف کی دوران سفر میں اعلی سے اعلی ترکی افسروں سے ملاقات ہوئی اور ان جانبازوں نے اسلامی ممالک کے نہایت دلچسپ حالات فراہم کرنے میں مصنف کی دلی تائید کی کتاب کی کل صفحات تخمیناً آٹھہ سو ہیں اور بہت سے عکسی تصاویر مقامات مقدس کے بھی ملحق ہیں - قیمت صرف تین روپیہ -

المشتهـــــر

عبد الرحمن - بکسیلر و پبلشر شرکت اسلام پریس کنٹونمنٹ

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھا کر روپیہ ضائع کرنیکی بجائے کارخانہ میں آنے والوں کو ہر ایک دوا امتحاناً مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ نصف قیمت پر

جواہر نور العین ایک سلائی سے اندھی آنکھہ روشن کرنیوالا بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں دمے یعنی لگرے - پھولا - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھہ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عـــہ درجہ اعلے للعہ درجہ اول عـــہ

جوش شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلے اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیرو جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کرکے اعلے درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر بہرہ پن بہرے کا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے

طلسم شفا ایک لمحہ میں درد کو دور کرنے والا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک اور سانپ کے کاٹے کا درد چند سیکنڈ میں دور قیمت

اعجاز مسیحا ... جان میں زندگی کی روح ... پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے - قیمت فی شیشی

ایک شیشی کا شام ... ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور ... ایک ماہ تک قائم رکھتا ہے - قیمت ... شیشی ایک روپیہ

سندات ... (۱) مسٹر ... جیف افسر ... نور العین سے پرانا موتیا بند ... (۲) مسٹر ... نرم جی مرچنٹ ... سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھہ کا پھولا بالکل دور ہوگیا ایک عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لیے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ ... صاحب ... مجھے بچپن سے رتوندی ... کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہوگئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سینیئر سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال پرو پرائیٹر **شفاخانہ نسیم صحت لاہور** - دہلی دروازہ -